بدر صادق

مورخہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۰۶ء

آریہ اور ہم

چونکہ فی زمانہ ہمارے ملک میں اور بالخصوص پنجاب میں جو نئے مذہبی یا پولیٹیکل فرقے جوش مار رہے ہیں۔ اور بحیثیت مذہبی مباحثات اور مناظرات کے خدا کے مُرسل مصلح زمان کو ان کی طرف تھوڑی بابت توجہ کرنی پڑی ہے۔ ان میں ایک وہ فریق بھی ہے۔ جو ہند کے قدیم نام پر اپنے باپ دادوں کے یعنی ہندو کے لفظ کو اپنے لئے عار سمجھ کر اس میں خوش ہوتا ہے۔ کہ اسکو آریہ کہا جائے اور ہندو کا لفظ مطلقاً اس پر نہ بولا جائے۔ خواہ وہ گلی کوچوں میں یہ گیت گاتا پھرے۔ کہ ہندوستان ہمارا۔ ہندوستان ہمارا اس لئے ہم نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ اس گروہ کے آغاز مقاصد اور انجام پر چند مضامین لکھیں۔ جو کسی اگلے پرچہ سے انشاء اللہ تعالیٰ شروع ہوں گے۔ سردست اس وقت مختصر طور پر ہم ناظرین کو آریوں کی ایک نئی چال کی طرف توجہ دلا کر آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کے تازہ شر سے بچنے کے لئے ان سے ایک طرف رہیں۔

ہر ایک شخص جو موجودہ آریہ فریق کے حالات سے کچھ واقف ہے یا وہ چار آریوں کے اندرونی بیرونی حالات سے اطلاع اس نے پائی ہے وہ اس بات کو بخوبی جانتا ہے۔ کہ دراصل یہ کوئی ایسا فرقہ نہیں۔ جسکی بنا مذہبی نیکی کے حصول پر ہو۔ اور ایک دین پر مخلوق کو پختہ کرنے کی غرض سے بنایا گیا ہو۔ تاکہ لوگ بدی کو چھوڑ کر نیکی اختیار کریں اور تقویٰ و طہارت کے اعلیٰ منازل کو طے کریں۔ اس بات کو تو جانے دو۔ کہ مذہب کے نہایت اعلیٰ اور سب سے افضل مقصد یعنے خدا تعالیٰ کی رضا میں اپنے آپ کو محو کر کے اس کے مخاطبہ و مکالمہ سے شرف پانا اس قوم میں نہیں پایا جاتا۔ بلکہ ان کے ویدوں کی یہ تعلیم ہے۔ کہ اس نعمت کو کوئی پا ہی نہیں سکتا۔ پرمیشر ایک دفعہ بولا تھا۔ جب اس کے منہ سے وید نکلے تھے۔ اور پھر اس نے ایسی چپ لگائی ہے۔ کہ گویا چپ بھلی کے مقولہ کا سب سے پہلا عامل وہی ہے۔ لیکن کاش کہ یہ چپ ویدوں سے بھی پہلے شروع ہوتی۔ تو آج مہذب آریوں کو نیوگ کے ادق اور پر معانی فلسفہ کی تشریح اور تفہیم پر اس قدر محنت نہ خرچ کرنی پڑتی۔ گو ویدوں کو آج تک یہ نصیب نہیں ہوا۔ کہ ہند کے باہر ان کی تعلیم کا اثر جائے۔ بلکہ ہندوستان کا اکثر حصہ بھی اپنی خوش قسمتی سے اس کے انوکھے منتروں کے اثر سے بچا رہا ہے اور جو بہت جوشیلے عاشق ویدوں کے بنے پھرتے ہیں۔ وہ بھی قریباً سب کے سب نادیدہ عاشق ہیں۔ کیونکہ ان میں شاید ہی اعشاریہ ایک فیصدی نکلے گا۔ جو وید کا کوئی حصہ اور ہورا سا جانتا ہو۔ بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو ویدوں کا اکثر حصہ دنیا سے غائب ہی ہو چکا ہے۔ اور شاید اس قدر نامرادیوں اور ناکامیوں ہی کے سبب جو ویدوں کو دیکھنے میں آئی ہیں۔ کہ اتنی بڑی دنیا میں ایک ہندوستان میں بند رہا۔ اور ہندوستان بھی پھر سارا نہیں اور جو ہے وہ بھی کچھ بت پرستی میں مست ہے۔ کچھ انگریزی خوانی میں سرشار ہے۔ ویدوں کو کوئی کھول کر دیکھتا ہی نہیں۔ اس بے قدری ہی کا شاید یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ چپ بھلی۔ مگر اس چپ سے تو وہ چپ بھلی ہوتی۔ جو ویدوں سے بھی پہلے لگائی جاتی۔ الغرض اگرچہ اس اعلیٰ مقصد کی طرف چلنے کا ان لوگوں کا نہ ایمان ہے نہ دعویٰ ہے اور بد قسمتی کے گڑھے میں صرف یہی نہیں گرے بلکہ اسلام کے پاک مذہب کے سوائے تمام ادیان باطلہ یہی تعلیم دیتے ہیں۔ اور ان کے بطلان کی بڑی دلیل یہی ہے۔ کہ خدا کی طرف سے سچا ہونے کے لئے خود خدا کی شہادت۔ ان میں سے کسی کے پاس نہیں۔ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ جو اھدنا الصراط المستقیم۔ کی دعا سکھلاتا ہے اور پھر فرماتا ہے۔ ان ربی علیٰ صراط مستقیم۔ کیا معنے تم صراط مستقیم پر چلو۔ اور اس پر چلنے کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ وہاں خدا تمہیں مل جائے گا۔ اور اس کی حضوری کا تمہیں شرف عطا کیا جائے گا۔ اور اس کے مکالمہ و مخاطبہ سے تم معزز کئے جاؤ گے ایک صراط مستقیم ہی کی سڑک ہے۔ جہاں تم خدا سے مل سکتے ہو۔ اس سے بات کر سکتے ہو۔ اور اسکی حضوری کا شرف حاصل کر سکتے ہو۔ سو اگرچہ یہ بات کسی قوم اور مذہب میں نہیں۔ تاہم اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ دنیا کے اکثر مذاہب اپنے اندر ایک مذہبی رنگ رکھتے ہیں۔ اور اپنے عقائد پر ایک حد تک ایمان رکھتے ہیں اور مذہبی اصولوں پر تھوڑا بہت چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ برخلاف اس آریہ فریق کے جسکو مذہب کے ساتھ صفائی باطن کے ساتھ حصول نیکی کے ساتھ صدق اور راستی کے ساتھ کوئی تعلق یا واسطہ نہیں۔ بلکہ یہ صرف ایک پولیٹیکل فرقہ ہے۔ جسکی تمام ہمت ساری کوشش انتہائی محنت اس بات پر ختم ہے۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ عداوت کریں۔ اور ملک میں ایک زور اور قوت حاصل کریں۔ اس قوم کے تمام منازل سلوک ایسی راہوں کے سوچنے میں طے ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے مسلمان ہند سے خارج ہو جائیں۔ اور ہندوستان پھر آریہ ورت بن جائے۔ سینکڑوں برس سے ان نادانوں کو یہ سبق سکھایا جا رہا ہے۔ کہ مالک خدا کا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے۔ دیتا ہے۔ جس سے چاہتا ہے لیتا ہے اے گذشتہ سنین کی گنتی کرنے میں لاکھوں کروڑوں سے آگے نکل کر سنکھوں پدموں تک جانے والو! دور کیوں جاتے ہو۔ یہ تو کوئی دور کی بات نہیں جب کہ تم بھی ہماری طرح وسط ایشیا ہی سے آئے تھے۔ اور اب تک تاریخوں میں جن کو ہند کے اصلی باشندے کہتے ہیں وہ ہند میں موجود ہیں۔ جیسا کہ مسلمانوں نے تم کو فتح کیا تھا ایسا ہی تم نے ان لوگوں کو فتح کیا تھا۔ فرق ہے تو صرف اتنا کہ تم نے اپنے مفتوحوں کو قتل کیا اور جنگلوں اور پہاڑوں میں بھگا دیا۔ جو باقی بچے۔ ان کو ذلیل کیا اور غلام بنایا۔ برخلاف اس کے ہم نے تم کو عزت دی۔ اپنے درباروں میں تم کو وزیر بنایا۔ بڑے بڑے صوبوں پر تم کو گورنر مقرر کیا۔ اور اس سب احسانوں کا صلہ آج یہ ہے۔ کہ تم ہم کو ہند سے ہی نکالنا چاہتے ہو۔

یہ قوم آریہ مدت سے اپنے ان توہمات میں لگی ہوئی ہے لیکن آج کل سوادیشی موومنٹ نے جو تقسیم بنگالہ کے باعث جنم پذیر ہوئی ہے اس قوم میں ایک نئی روح پھونکی ہے۔ اور اپنے خیالی ہوائی گھوڑوں کو دوڑانے کی امید میں انہوں نے ایک نئی تجویز سوچی ہے۔ کہ آؤ! منافقت کے ساتھ مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملائیں۔ سوادیشی کے نام پر جو جلسے کئے جاتے ہیں۔ اور آئے دن حکام سرکاری پر ناجائز حملے جابجا کئے جاتے ہیں۔ اور بیہودہ حرکتیں بنگالی مہاشوں کی طرح کی جاتی ہیں۔ ان میں مسلمانوں کو بھی شامل کریں۔ لیکن یاد رہے کہ مسلمان ایسے نادان نہیں ہیں۔ جو اس طرح سے تمہارے پنجے میں آ جاویں۔ تمہاری وہ گندی گالیاں اور ناپاک حملے جو تم نے بیباک لکھ دیں اور چھپی ہوئی کتابوں میں ہمارے مقدس مطہر افضل الرسل سردار پر اور آپ کے جانشینوں پر اور خدا کی کتاب پر کئے ہیں وہ سب کے سب مسلمانوں کی آنکھوں کے آگے موجود ہیں۔ کیا مسلمان ایسے بے غیرت ہیں؟ کہ وہ دیانند کی بدزبانیوں اور لیکھرام کی فحش تحریروں کو اپنے ہادی اور شفیع کے حق میں تم سے سن کر پھر تمہارے ساتھ باہم شیر و شکر ہو جاویں گے؟ کیا مسلمانوں کو یہ بات بھول جائے گی کہ تم نے سرکاری دفاتر میں اپنے ماتحت مسلمانوں کے ساتھ کیا کیا سلوک کئے۔ کیا مسلمانوں کو معلوم نہیں کہ ہند کے راجواڑوں میں بالخصوص جہاں آریوں کا دخل ہو گیا ہے۔ وہاں مسلمانوں کا کیا حال ہو رہا ہے۔

اے مسلمانو! خبردار! اس دشمن کے قابو میں نہ آنا جس سوراخ سے تم ایک دفعہ نیش کھا چکے ہو۔ اس میں دوبارہ انگلی نہ ڈالنا۔ صدیوں تک جس قوم کو تم نے بچوں کی طرح پالا۔ اور غلامی سے نکال کر درباری اور گورنر اور کیا کچھ نہ بنا دیا تھا۔ اس قوم نے جس احسان فراموشی اور محسن کُشی کا رویہ اور عادت تم پر ظاہر کی ہے۔ وہ قوم اب دوبارہ ہرگز اس لائق نہیں۔ کہ اس پر ذرہ بھر بھی اعتبار کیا جائے۔ مداہنت کے طور پر ان کے ساتھ ملنا ایک بڑا گناہ ہے۔ منافق اور مداہنہ کرنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا۔ یہ تو چاہتے ہیں۔ کہ نفاق کے طور پر تم کو اپنے ساتھ ملائیں۔ پر مسلمان کا کام نہیں کہ نفاق کرے پس ان کے جلسوں میں شریک ہونے اور ان کے ساتھ خلط ملط کرنے سے قطعاً پرہیز رکھو۔ یہ ہمارا ارشاد اور تمہاری بہتری ہے تمہارا دین بھی اس طرح سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اور تمہاری دنیا بھی اسی راہ سے سنور سکتی ہے۔ کہ تم اس قوم کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھو۔

وی پی آتے ہیں چونکہ اخبار کے چلانے کے واسطے فنڈ کی ضرورت ہے اس واسطے خریداران کی خدمت میں ۱۹۰۶ء کی قیمت کی وصولی کے واسطے وی پی ارسال کئے جاتے ہیں وصول کر کے مشکور فرماویں۔ **مینیجر**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

درس قرآن شریف کے واسطے آئندہ بجائے ایک صفحہ کے دو صفحے ہر اخبار مین رکھے گئے ہین۔ اس مین حضرت استاذی المعظم مولوی حکیم نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف اس طرح سے درج ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ قرآن شریف کو مدنظر رکھ کر جن آیات کا ترجمہ حضرت مولوی صاحب خاص طور پر کیا کرین گے۔ اور جو تفسیر حضرت مولویصاحب خاص اعتراضات کے جوابات مین فرمایا کرین گے۔ وہ درج اخبار ہوگی۔ باقی تفسیر اور ترجمہ احباب دیگر تفاسیر اور تراجم مین دیکھ سکتے ہین۔ اس طرح سے انشاء اللہ جلد بہت سا حصہ قرآن شریف کا حل ہوتا چلا جائے گا۔

چونکہ یہ سال کا پہلا نمبر اخبار کا ہے۔ اسمین تبرکاً حضرت اقدس مسیح موعود کی فرمائی ہوئی ایک تازہ تفسیر اول رکوع قرآن شریف کی درج کی جاتی ہے۔ یہ تفسیر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہین ایام مین ۲۶-۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ کی تقریر مین فرمائی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٓمّٓ۔ اس کے معنے ہین۔ انا اللہ اعلم۔ مین اللہ پورے علم والا اور سب سے زیادہ جاننے والا ہون۔ ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ ھدًی للمتقین۔ یہ کتاب جو شک و شبہ سے بالکل پاک ہے۔ متقیون کو ہدایت عطا کرتی ہے۔ ہر ایک شے کے واسطے چار علل ہوتی ہین۔ علت فاعلی۔ علت مادی۔ علت صوری اور علت غائی اس آیت مین اس کتاب کے متعلق چار علتون کو بیان کیا گیا ہے۔ الٓمّٓ۔ انا اللہ اعلم۔ مین خدا سب سے بڑھ کر علم رکھنے والا ہون۔ یہ اس کتاب کی علت فاعلی ہے۔ ذٰلک الکتاب یہ کتاب اُس خدا کی طرف سے آئی ہے۔ جو سب علمون کا مالک ہے اس کی طرف سے یہ کتاب ہے۔ یہ علت مادی ہے۔ لا ریب فیہ یہ اس قسم کی اور اس خوبی کی کتاب ہے۔ کہ اس مین کوئی شک و شبہ والی بات نہین۔ تمام باتین صاف اور پاک ہین۔ یہ اس کی علت صوری ہے۔ ھدًی للمتقین۔ اس کا فائدہ اور نتیجہ یہ ہے۔ کہ متقیون کو ہدایت عطا کرتی ہے۔ یہ اس کی علت غائی ہے۔ اس کے آگے یہ لکھا ہے۔ کہ وہ متقی لوگ کون ہین اور ان کے صفات کیا ہین جو ہدایت کا انعام حاصل کرنے کے مستحق ہوتے ہین۔

الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون۔ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون۔ متقی وہ لوگ ہین جو غیب پر ایمان لاتے ہین۔ اور نماز کو قائم رکھتے ہین اور جو کچھ انہین دیا گیا ہے۔ اس مین سے خرچ کرتے ہین اور جو کچھ تجھ پر نازل ہوا۔ اس پر ایمان لاتے ہین اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہین

اب اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کتاب کی علت غائی یہ قرار دی گئی ہے۔ کہ متقیون کو ہدایت دیتی ہے اور متقی کے صفات یہ بیان کئے گئے ہین۔ کہ خدا پر ایمان رکھتا ہو نماز پڑھتا ہے۔ صدقہ دیتا ہے۔ کتب الٰہی کو مانتا ہے۔ جب پہلے ہی سے وہان صفات سے متصف ہے۔ تو پھر وہ کون سی ہدایت ہے۔ جو اس کو اس کتاب کے ذریعہ عطا ہوگی۔

سو غور سے سننا چاہیئے۔ اس جگہ ہدایت سے ایک اور اعلیٰ امر مراد ہے جو خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ اور مین اس جگہ بیان کرتا ہون۔ پہلی صفت متقی کی یہ ہے۔ کہ یومنون بالغیب یعنی غیب پر ایمان لاتے ہین۔ یہ ایک مومن کی ابتدائی حالت ہے کہ جن چیزون کو اس نے نہین دیکھا۔ ان کو مان لیا ہے۔ غیب نام خدا کا ہے اور نیز غیب سے مراد حشر اجساد اور بہشت اور دوزخ اور وہ تمام امور ہین۔ جو در پردہ ہین۔ پس جو شخص ان سب باتون پر ایمان لاتا ہے۔ اس کو بالآخر ایک انعام عطا ہوتا ہے اور وہ انعام یہ ہے۔ کہ اس کی حالت غیب سے منتقل ہو کر علم شہود کی طرف آجاتی ہے۔ جن باتون پر وہ پہلے غائب کے طور پر ایمان لاتا ہے۔ ان کا عارف بن کر وہ امور ان کے سامنے مشہود ہو جاتے ہین۔ اس کو رفتہ رفتہ وہ درجہ عطا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اسی دنیا مین دیکھ لیتا ہے۔ اگر یہ درجہ غیب پر ایمان لانے والے کو عطا نہ ہوتا۔ تو یہ ایمان عبث ہوتا۔ اس پر ایک دلیل قرآن شریف مین یہ ہے۔ کہ من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ۔ جو اس دنیا مین اندھا ہے وہ اُس دنیا مین بھی اندھا ہی ہوگا جب تک خدا کو دیکھ نہین لیتا۔ اس کا ایمان سماعی ہے۔ پس اس جگہ ھدًی للمتقین سے یہ مراد ہے۔ کہ غیب پر ایمان لانے والے کو آگے ترقی دی جائے گی اور وہ اس کلام کے ذریعہ سے ترقی پاکر مشاہدہ کے درجہ پر پہنچ جائے گا۔

دوسری صفت متقی کی یہ ہے۔ کہ یقیمون الصلوٰۃ نماز کو قائم کرتے ہین۔ نماز کو کھڑا کرتے ہین۔ یعنی جب نماز پڑھنے لگتے ہین۔ تو قسما قسم کے وساوس اور خطرات آکر حارج ہوتے ہوتے آخر نماز کو گرا دیتے ہین۔ متقی کو پھر یاد آتا ہے۔ تو وہ نماز کی طرف اپنی توجہ کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور نماز کو کھڑا کرتا ہے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر گر جاتی ہے۔ غرض یہی حالت اسکی رہتی ہے۔ کہ وہ تکلف کے ساتھ بار بار اپنی نماز کو کھڑا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور بار بار اسکی نماز گرتی رہتی ہے۔ یہان تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کتاب کے ذریعہ سے ایک ہدایت کی کامیابی عطا فرماتا ہے۔ اور نماز اس کیواسطے مثل ایک غذا کے ہو جاتی ہے۔ اور نماز مین اس کو وہ لذت عطا کی جاتی ہے۔ جو سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس وقت انسان کی مرضی خدا کی مرضی کے موافق بن جاتی ہے اور نماز اس کے واسطے ایک طبعی حالت ہوتی ہے۔ معمولی آدمی تو کہے گا۔ کہ یہ ایک بناوٹ ہے۔ لیکن اس دنیا مین ہزار ہا اولیاء گذر چکے ہین۔ جن کو یہ حالت حاصل ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ کہ میری آنکھون کی ٹھنڈک نماز مین ہے جب آدمی اس درجہ پر پہنچتا ہے۔ تو اس کے واسطے بھاری اکمل اور اتم لذت نماز ہی مین حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص کشاکش مین ہے اپنی نماز کو اٹھا کر کھڑا کرتا ہے۔ اور وہ پھر گر جاتی ہے۔ پھر اٹھاتا ہے پھر گر جاتی ہے۔ وہ ہنوز متقی ہے۔ اس جگہ متقی سے مراد وہ شخص ہے۔ جو نفس لوامہ کی حالت مین ہے۔

یاد رکھو۔ کہ نفس کے تین درجات ہین۔ نفس امارہ نفس لوامہ نفس مطمئنہ۔ نفس امارہ وہ ہے۔ جو فسق و فجور مین غرق ہے اور ناخواہی کا غلام ہے۔ اور نیکی کی طرف توجہ نہین کرتا۔ نفس لوامہ وہ ہے۔ جو نیکی کیطرف توجہ کرتا ہے مگر بدی مین بھی پڑ جاتا ہے۔ پھر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے۔ کہ مین نے یہ بدی کیون کی۔ مگر پھر بدی مین گر جاتا ہے۔ غرض اس کا نفس کے ساتھ ایک جھگڑا لڑائی لگا رہتا ہے کبھی وہ نیچے اور نفس اُوپر اور کبھی نفس نیچے اور وہ اُوپر۔ یہان تک کہ وہ فتح پاتا ہے۔ تب لڑائی ختم ہو جاتی ہے۔ اور کل سلطنت اور طاقت خدا کی ہو جاتی ہے۔ وہ نفس مطمئنہ کہلاتا ہے۔ تمام مفسد قتل ہو جاتے ہین یا سزا پا جاتے ہین۔ یا نکالے جاتے ہین۔ اور ایک امن کی سلطنت قائم ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف مین اس امر کی طرف اشارہ آیا ہے۔ کہ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذالک یفعلون۔

یعنی جب بادشاہ کسی گاؤن مین داخل ہوتے ہین۔ تو پہلا تانا بانا سب تباہ کر دیتے ہین۔ بڑے بڑے نمبردار پہلے پکڑے جاتے ہین جب سلطنت بدلتی ہے۔ تو بڑے بڑے نامور ذلیل کئے جاتے ہین۔ اور ایک تغیر عظیم واقع ہوتا ہے اور ایک نئی سلطنت بن جاتی ہے۔ ایسا ہی روحانی طور پر انسان ایک نیا انسان بن جاتا ہے اور فتح [illegible] کے بعد ایک نیا سکہ بیٹھ جاتا ہے۔ اور بالکل امن و امان کی حا[illegible] پیدا ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد متقی کی علامت یہ ہے۔ کہ ممّا رزقنٰھم ینفقون جو کچھ ہمنے ان کو دیا ہے۔ اس مین سے کچھ خرچ کرتے ہین یہ ابتدائی حالت ہے۔ اور ان لوگون کی حالت ہے۔ جو کچھ خرچ کرتے ہین تمام معمولی لوگ بھی ایسا کرتے ہین۔ کون [illegible] جس کے سامنے ایک غریب بھوکا آوے اور وہ رحم کر کے اس کو ایک روٹی بھی نہ دیدے۔ اس کے واسطے تو

مسلمان ہونیکی بھی ضرورت نہیں - یہ فطرت انسانی میں داخل ہے کہ کچھ صدقہ دے - لیکن ایک اعلیٰ ایمان ہے - جو بوساطت انبیاء حاصل ہوتا ہے - جس میں انسان اس درجہ تک پہنچتا ہے کہ وہ سارا ہی خدا کا ہو جاتا ہے - جو فقط کی حد تک رہتا ہے - یعنی خدا کے راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے - وہ ہنوز ناقص ہے اور اپنی علت غائی تک نہیں پہنچا - کامل وہ ہے - جس نے اپنی زندگی خدا کے لئے وقف کر دی - اس میں یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے - کہ اللہ کے راہ میں خرچ کرنے کے واسطے صرف روپیہ پیسہ ہی نہیں - خدا تعالیٰ نے اس کی کوئی تخصیص نہیں کی - بلکہ ہر ایک شے جو خدا نے ہمکو دی - جس میں علاوہ مال و دولت اور ظاہری اسباب اور متاع دنیا کے انسان کی جسمانی روحانی سب قوتیں شامل ہیں - مثلاً ایک طبیب ہے - وہ اپنے فن طبابت کے ذریعہ سے خلقت کو فائدہ پہنچاتا ہے - تو یہی اس کا اللہ کے راہ میں ایک گونہ خرچ کرنا ہے -

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ خدا کی فرستادہ وحی پر جو پہلی کتابوں میں موجود ہے - اور اس کتاب میں ہے - ایمان لاتے ہیں - یہ ایمان وحی اللہ پر ترقی کر کے انسان کو خود ہدایت کا انعام عطا کرتا ہے - اور وہ انعام یہ ہے کہ یہ خود اس قابل ہو جاتا ہے - کہ اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے دروازہ الہام اور وحی کا کھولا جائے - پہلا ایمان تو صرف سماعی ہے - لیکن اب خود انسان کے حال پر وارد ہوتا ہے - جو شخص خدا کے لیے ہو جاتا ہے - اور اس کی طرف پوری پوری توجہ کرتا ہے - اور اس کے لیے اپنے وجود کو گم کر دیتا ہے - اس پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے - اس سے یہ بھی ظاہر ہوا - کہ وحی کے ذریعہ سے انعام و اکرام کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے - جو لوگ کہتے ہیں - کہ اس امت کے واسطے وحی کا دروازہ بند ہے - اور کسی کو مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نصیب نہیں ہو سکتا وہ جاہل ہیں - اللہ تعالیٰ نے جابجا وعدہ فرمایا ہے - کہ یہ دروازہ ڈھونڈنے والوں کے واسطے کھلا ہے - چنانچہ ایک جگہ فرمایا ہے - والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا - جو لوگ ہمارے راہ میں کوشش کریں گے - ان کو کامیابی کی راہیں دی جائینگی ہاں استقامت شرط ہے - اور وہ بہت مشکل ہے - جو لوگ صبر کے ساتھ خدا کی راہ تلاش کرتے ہیں - وہ اس کو پا لیتے ہیں - انپر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں - یہ بات صرف اسی امت مرحومہ کو حاصل ہے - اسلام کے سوائے اور کوئی مذہب اس بات کا قائل نہیں - کہ انسان خدا کے کلام سے مشرف اب ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے - ویدوں نے تو ہمیشہ سے کلام الٰہی کے دروازہ پر مہر لگائی ہوئی ہے - صرف ایک دفعہ خدا بولا تھا - اور اب کوئی ہزار دفعہ اس کے کلام کے سننے کا بھوکھا پیاسا ہو - مگر وہ مہر ٹوٹ نہیں سکتی - عیسائیوں نے بھی مکالمہ الٰہی کا دروازہ قیامت تک کے لیے بند کر کے اس پر مہر لگا دی ہے - برہمو بھی اس بات کے قائل نہیں کہ خدا کسی سے ہمکلام ہوتا ہے - الغرض تمام مذاہب کا یہی حال ہے یہاں تک کہ بد قسمت مسلمانوں کا بھی یہ عقیدہ ہو گیا ہے - کہ اب خدا تعالیٰ کسی کو اپنا مکالمہ نصیب نہیں کرتا - لیکن اگر اللہ تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات نہ ہوتے - تو پھر اسلام کا کیا فخر تھا - جب خدا پر پورا بھروسہ نہیں - تو پھر نجات کیوں کر ہو سکتی ہے ضروری امر اصل اسلام کی اصل روح اور کیفیت یہی ہے - کہ مسلمان خدا تعالیٰ کا انعام و اکرام مکالمہ و مخاطبہ پاتے ہیں - پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا - اولٰئک علیٰ ھدیً من ربھم واولٰئک ھم المفلحون - یہی لوگ ہیں جو کامل ترقی پا کر اپنے رب کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں - اور یہی لوگ ہیں جو کہ نجات یافتہ ہیں -

---

قطعہ تاریخ وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ

(مصنفہ مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب مالیر کوٹلوی)

یہ اشعار حضرت مولوی صاحب کے قبر کے سرہانے کتبہ پر لکھے جاوینگے -

---

یہ ہے اس باخدا مرد خدا کا مرقد روشن
بحکم وحی روشن جو مسلمانوں کا لیڈر تھا
پڑا رہتا تھا سایہ کی طرح عیسیٰ کے در پر وہ
اطاعت اور وفا میں سایہ ظل پیمبر تھا
مسیحا سے ہوا زندہ مسیحا میں سما آخر -
الگ ہے سے مرنا اور جینا اسے پہ دوبھر تھا
دم عیسیٰ کی جنبش تھا یہ یہ تھا کی تھا تابش
شعاع مہر روشن تھا ضیاء بدر انور تھا
خدا کے گھر سدہار اور بہشتی مقبرہ پایا -
مزین جس کے دم سے مسجد و محراب و منبر تھا
مسیحا کے محامد سے بھرا تھا واعظ اور خطبہ
مناقب کا مرقع اس کا ہر اسپیچ و لکچر تھا
نیا طرز ادا اس کا نیا حسن و بیان ہر دم
ہر اک وعظ اس کا شہد اور ہر بیان قند مکرر تھا
جو دل کا سخت آجاتا وہ دم میں موم ہو جاتا
پگھل کر بہنے لگتا تھا کلیجہ جس کا پتھر تھا
مسیحا کو جو ملنے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا
مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا
نہ کچھ پیری چلی اگر یہاں افسون نیچر کی
ہوا آخر مسلمان جو مرید پیر نیچر تھا
وہ تھا اصحاب صفہ کے مبارک پاک گروہ میں
مسیحا کا در و دیوار اس کا بام اور در تھا
زبان و دل موافق تھا مخالف تھا دو رنگی کا
جو دل میں تھا سخن اس کے وہی لب پر مقرر تھا
سخن کی داد دیتا تھا سخن کا قدر دان تھا وہ
سخن سنج و سخنگو و سخن فہم و سخنور تھا
وفات اس کی ہوئی تیرہ سو اور تیس ہجری میں
یہ وہ دن تھا کہ ہر چھوٹا بڑا با دیدۂ تر تھا
یہ بدھ کا روز گیارہ ماہ شعبان المعظم کی
بلا کا دن قیامت کا سماں یا روز محشر تھا
یہ وہ دن تھا کہ چشم مہر و مہ بھی ڈبڈبا آئی
زمین و آسمان اس نوحہ خوانی میں برابر تھا
امڈ کر آیا بادل جبکہ مطلع صاف تھا سارا
سماں رونے کا بام آسمانی پہ سراسر تھا
وہ قطرے مینہ کے تھے یا بندھ گیا تھا جھار آنسو کا
یہ اشک غم بھی گویا موتیوں کا اک سمندر تھا
تڑپ کر بجلیاں کوندیں بہائے اشک آنکھوں سے
یہ کہہ سکتے ہیں بجلی کا بھی انگاروں پہ بستر تھا
کلیجہ پھٹ گیا بادل کا رویا پھوٹ پھوٹ ایسا
دھواں غم کا ہی تھا آخر نہ وہ لوہا نہ پتھر تھا
ہو روح حضرت عبد الکریم آرام و راحت میں
وہ روحانی فرشتہ تھا - دم اس کا روح پرور تھا
دعا کرتے رہو ثاقب کہ بیڑا پار ہو اس کا
وہ علم و معرفت کے بحر کا کامل شناور تھا

بدر کے دو پرچے مطلوب ہیں

اخبار بدر کے پرچے نمبر اکیس ۲۱ و چھبیس ۲۶ دفتری کی غلطی سے بعض خریداروں کو دو دو چلے گئے ہیں - اور بعض کو بالکل نہیں گئے - ان کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے - اور یہاں ایک پرچہ بھی نہیں معلوم چھپوانے پر بہت خرچ اور حرج ہے - اس واسطے التماس ہے - کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہیں - وہ براہ عنایت واپس دفتر بدر کو ارسال کریں - تاکہ سب دوستوں کے فائل مکمل بنے رہیں - مینیجر -

---

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے - جو انجن کے کام سے بخوبی واقف ہو - اور چکی آرد کے کام میں تجربہ رکھتا ہو - سر دست ایک انجن کے کام پر اس کو لگایا جائے گا - ایک انجن کا کام سے جیتا ہو تو سکھایا جائے گا - تنخواہ ... روپیہ ماہوار خشک ملے گی - درخواستیں بمعہ نقول سندات آنی چاہئیں -

المشتہر

شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد - سوداگران - وزیر آباد

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک وُلا ئیت

آمد مسیح - ملک سوئٹزرلینڈ کے شہر ایٹوں میں بہت سے عیسائی جمع ہو رہے ہیں۔ اور نہایت گران قیمتی زمینیں خرید کر مکانات بنا رہے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ مسیح کی آمد کا وقت اب ہی قریب آیا ہے اور اسی سال یعنی ۱۹۰۶ء میں وہ آجائے گا۔ ان کا امیر ایک دولتمند آدمی ہے۔ مسیح کو پہچان لینا اور اس کے ساتھیوں میں صدق دل کے ساتھ شامل ہو جانا تو بڑے خوش قسمت آدمیوں کا کام ہے لیکن اس بات کا کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ تمام دنیا کی در و دیوار سے آواز آ رہی ہے۔ کہ مسیح کی آمد کا یہی وقت ہے۔ جس ملک میں جاؤ۔ مخلوق کے دلوں میں بڑی سنجیدگی کے ساتھ یہ بات میخ آہنی کی طرح گڑ گئی ہے۔ کہ یہ وہ وقت ہے۔ کہ کوئی مسیح مہدی اوتار بدھ پیدا ہو اور اپنے پاک انفاس کی برکت سے لوگوں کو راہ ہدایت پر لائے میں نے مذکورہ بالا فرقہ کے حالات زیادہ تر معلوم کرنے کے لئے ان کو خط لکھا ہے۔ جواب کے آنے پر مفصل حالات درج اخبار کئے جاویں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

عیسائی تہذیب - نے آج کل مردوں اور عورتوں کے اخلاق پر جو اثر کیا ہے۔ اس کے متعلق آئے دن یورپ امریکہ کے سیاحوں بلکہ خود ان ممالک کے اخبار نویسوں اور مضمونوں سے ہم عجیب در عجیب سن رہے ہیں۔ شہر سان فرانسسکو واقع ملک امریکہ میں ایک اخبار نکلتی ہے۔ جسکی ایڈیٹرہ ایک عورت ہے اس خدا کی بندی نے ایک پرزور مضمون اپنے اخبار میں لکھا ہے۔ کہ کیا عیسائی مرد شادی کے وقت اپنی مطلوبہ عورت کے سامنے سچ بول سکتا ہے۔ اس کے جواب میں وہ دلائل کے ساتھ بیان کرتی ہے کہ ہرگز ممکن نہیں اور نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے کہ عیسائی مرد اپنی مطلوبہ کے سامنے سچ بولے اور پھر وہ اس کو اپنے نکاح میں لا سکے۔ عجیب شادی ہے۔ جسکی اصل بنا ہی جھوٹھ اور فریب پر ہے

المفتی - ہمارے بہت دوست اختلافی مسائل کے متعلق یہ سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ ان میں حضرت امام علیہ السلام کا فتویٰ اور عمل کیا ہے۔ چونکہ اس قسم کے بہت سے مسائل میری موجودگی میں لوگوں نے حضرت کے سامنے پیش کئے۔ اور جواب حاصل کئے یا سفر و حضر میں اکثر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہنے کے سبب میں آپ کے حکم یا طریق عمل سے آگاہ ہوں اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر خدا توفیق دے۔ تو اس سال کے اخبار میں ایک کالم اس قسم کے مسائل کے حل کرنے کے واسطے خاص کیا جائے۔ مسائل بطور سوال و جواب اخبار میں درج کئے جاویں۔ اور چھپنے سے پہلے دوبارہ حضرت اقدس کو دکھا یا سنا لئے جاویں۔ جو احباب اس قسم کے سوالات ارسال فرماویں گے۔ وہ حضرت کی خدمت میں پیش کر کے فیصلہ اخبار میں درج کر دیا جاوے گا۔

اس کالم کا نام المفتی ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

انصار بدر

سب سے پہلے ہماری آواز کو حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے سنا ہے۔ جو انصرت بدر کے واسطے کمر ہمت چست کر کے کھڑے ہوئے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دیوے۔ ان کا خط درج ذیل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آج شام کو اچانک میرے دل میں خدا تعالیٰ نے بدر کی اشاعت و اعانت کی توفیق بخشی۔ اور میں نے یہاں تحریک شروع کی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اسی وقت پانچ خریدار پیدا ہو گئے۔ الحمد للہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اور بھی خریدار دوں گا۔ میں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ اس کی اشاعت میں پوری کوشش کروں گا وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

یہ سب خریدار نقد والے ہیں

ایک ضروری عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور اخبار کے لئے بہتری کا ایک ذریعہ جانتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ شروع سال سے جبکہ آپ نے اخبار کو ۸ صفحہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ زائد چار صفحہ ٹائٹیل کی صورت میں رنگین ہوں اور کوئی ایک رنگ تجویز کریں جسکو بالالتزام نبھانے کی کوشش کی جاوے ٹائٹیل کی تقسیم بالالتزام اس طرح پر ہو۔ صفحہ اول بدستور سابق صفحہ دوم کالم اول۔ الہامات و کشوف وغیرہ حضرت اقدس کالم دوم جماعت کے رویا وغیرہ۔ کالم ۳ - سوال و جواب مختصراً ٹائٹیل کا چوتھا صفحہ اشتہارات۔ ٹائٹیل کا تیسرا صفحہ دنیا بھر کی چیدہ اور مفید خبریں۔ متن سارا حسب معمول۔ مگر اس کا التزام شروع سال سے باقاعدہ رکھیں۔ اور کم سے کم پورا سال نبھا کر دیکھیں۔ کہ بدر کیا ہوتا ہے۔ اور کیسی قبولیت بفضلہ تعالیٰ حاصل کرتا ہے۔

ان پانچ خریداروں کی قیمتیں انشاء اللہ جنوری ۱۹۰۶ء کے آخیر تک پہنچ جائیں گی۔ والسلام

اسمائے خریداران

۱ - میاں غلام حسن صاحب سلوتری محکمہ پولیس کوتوالی شہر لاہور
۲ - میاں نورالدین صاحب نیچہ بند۔ بیرون دہلی دروازہ - لاہور
۳ - میاں عبدالرحمان صاحب زرگر۔ بر دوکان میاں مراد بخش صاحب زرگر اندرون دہلی دروازہ - لاہور
۴ - میاں کریم بخش صاحب پہلوان۔ ریلوے پریس نولکھا - لاہور
۵ - میاں عبدالسبحان صاحب معرفت خاکسار - - - قریشی لاہور

عاجز محمد حسین قریشی لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کو شاید معلوم ہوگا۔ کہ سفر دہلی کے بعد میں ڈلہوزی تبدیل ہو کر آگیا ہوں یہاں آنے سے پیشتر میں نے ہر چند کوشش کی تھی۔ کہ بجائے ڈلہوزی کے کسی اور جگہ تبدیل کیا جاؤں۔ مگر بالکل بے سود۔ آخر یہاں پہنچے پر میرا ارادہ تھا کہ خیمہ میں رہوں۔ مگر یہاں سردی نہائت سخت ہے اور برف شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے مجبوراً چھت کے نیچے مع عیال رہتا ہوں۔ اس پر ہی بس نہیں۔ بلکہ جب سے آیا ہوں۔ دو دفعہ خفیف زلزلہ آچکا ہے۔ اور آئندہ زلزلہ عظیمہ والی پیشگوئی علاقہ ڈلہوزی پر پوری ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہاں سے دونیرہ کے قریب سڑک کی طرف سے تو تقریباً پچیس میل اور یوں سیدھا تقریباً دس بارہ میل کے فاصلہ پر چھ گز زمین نیچے بیٹھ گئی ہے۔ اور اس میں تین سوراخ ہو گئے ہیں۔ جن سے کثرت سے دھواں نکل رہا ہے۔ اس امر کے متعلق تھانیدار صاحب دونیرہ نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو رپورٹ بھی بھیجی ہے۔ مگر نہ معلوم کیا ایکشن لیا گیا ہے۔ سنا گیا ہے کہ حکام ملاحظہ کر گئے ہیں۔ دیکھئے ادھر جاپانی پروفیسر کا تجربہ ہے اور ادھر اللہ ذوالجلال والاکرام کا وعدہ ہے۔ میرا دل بڑے زور سے گواہی دیتا ہے۔ کہ وہ وعدہ علاقہ ڈلہوزی کے لئے مقدر معلوم ہوتا ہے۔ ہم عاجزوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ میرے لئے تو نہایت ابتلا کا موقع ہے کیونکہ میری روحانی حالت نہائت گندی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے رحم اور حضرت اقدس کی شفاعت کی امید نہ ہوتی۔ تو میں بے شک جہنم کے لائق ہوں۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حکیم الامۃ کی خدمت میں بھی دعا کے لئے میری طرف سے درخواست کریں والسلام۔

خاکسار نورالدین کلرک ڈاکخانہ ڈلہوزی۔

اللہ تعالےٰ کے وعدے پورے ہوں گے۔ خدا کے مرسل کی فتح ہوگی۔ لیکن ہماری دعا تو یہ ہے کہ اے قادر خدا ہمارے رب اگر وہ وعدہ کا دن تو ہمیں دکھلائے۔ تو ہمیں ظالموں کے درمیان نہ رکھیو۔ آمین ثم آمین

ناظرین - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صفحہ - ۷ - ۸ - ۹ - ایڈیٹوریل و مراسلات کیواسطے رکھے گئے ہین - مگر چونکہ اس وقت حضرت کے تازہ اشتہار الوصیت کا بہت جلد احباب تک پہنچانا ضروری ہے اور اکثر جگہوں مین اشتہار نہین پہنچ سکا ہوگا۔ جہان کہ اخبار پہنچتا ہے اور نیز اخبار مین اس اشتہار کا محفوظ کر دینا ضروری ہے اس واسطے یہ صفحات اس مبارک اشتہار کے درج کرنے مین صرف کرکے دعا کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی ہمکو توفیق دے اور سال جدید کے پہلے اخبار مین اس کا اندراج موجب برکت ہو۔ والسلام

وحی اللہ

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔

یہ رسالہ جس کا نام ہے

الوصیۃ ہے

کلام پاک

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود میرزا غلام احمد علیہ الصلوۃ والسلام قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ - اما بعد چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارے مین اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔ اس لئے مین نے مناسب سمجھا۔ کہ اپنے دوستون اور ان تمام لوگون کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہین۔ چند نصائح لکھون۔ سو پہلے مین اس مقدس وحی کی اطلاع دیتا ہون۔ جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان مین ہوئی۔ اور بعد مین اُردو کی وحی بھی لکھی جائیگی قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا - واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک - تموت وانا راض منک جاء وقتک ونبقی لک الآیات باھرات ط جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات قرب ما توعدون - واما بنعمۃ ربک فحدث انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین - (ترجمہ) تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتون کا نام و نشان نہین چھوڑین گے۔ جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دین گے اور کچھ بھی ان مین سے باقی نہین رکھین گے۔ جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہین کہ جو کچھ مخالفون کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہین۔ ان مین سے تجھے کچھ دکھا دین یا تجھے وفات دیدین۔ تو اسی حالت مین ہوگا۔ جو مین تجھ سے راضی ہون گا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھین گے جو وعدہ کیا گیا۔ وہ قریب ہے۔ اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی۔ لوگون کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکارون کا اجر ضائع نہین کرتا

اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہین چھوڑین گے۔ جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہون اس فقرہ کے دو معنے ہین (۱) اوّل یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنیکی نیت سے شائع کئے جاتے ہین ہم دور کر دین گے۔ اور ان اعتراضات کا نام و نشان نہ رہے گا۔ (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنیوالون کو جو اپنی شرارتون کو نہین چھوڑتے اور بدذکر سے باز نہین آتے۔ دنیا سے اٹھا لین گے اور صفحہ ہستی سے معدوم کر دین گے۔ تب ان کے نابود ہونے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراض بھی نابود ہو جائین گے۔ پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان مین مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہین۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔

حوادث کے بارے مین جو مجھے علم دیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ ہر ایک طرف دنیا مین موت اپنا دامن پھیلائے گی۔ اور زلزلے آئین گے۔ اور شدت سے آئین گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہون گے اور زمین کو تہ و بالا کر دین گے۔ اور بہتون کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کرین گے اور گناہون سے دستکش ہو جائین گے خدا اُن پر رحم کریگا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی۔ ضرور ہے۔ کہ وہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلون کو درست کر لین گے اور ان راہون کو اختیار کرین گے جو خدا کو پسند ہین۔ ان کو کچھ خوف نہین اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ تو میری طرف سے نذیر ہے۔ مین نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکارون سے الگ کئے جائین اور فرمایا۔ کہ دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا ✱ مین تجھے اس قدر برکت دون گا کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈین گے۔

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا۔ مجھے خبر دی۔ اور فرمایا۔ پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے۔ لیکن راستباز اس سے امن مین ہین سو راستباز بنو! اور تقویٰ اختیار کرو! تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن مین رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائین گے۔ خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے۔ کہ کئی حوادث ظاہر ہون گے اور کئی آفتین زمین پر اترین گی۔ کچھ تو ان مین سے میری زندگی مین ظہور مین آجائین گی اور کچھ میرے بعد ظہور مین آئین گی۔ اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا کی سنت ہے۔ اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین مین پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیون اور رسولون کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ✱ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولون اور نبیون کا یہ منشا ہوتا ہے۔ کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کرسکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانون کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا مین پھیلانا چاہتے ہین۔ اس کی تخم ریزی انہین کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہین کرتا۔ بلکہ ایسے وقت مین ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفون کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دیدیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہین۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہنچتے ہین۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیون کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت مین جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور مین آجاتے ہین۔ اور خیال کرتے ہین کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہین۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد مین پڑ جاتے ہین۔ اور ان کی کمرین ٹوٹ جاتی ہین اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہین اختیار کر لیتے ہین۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے وقت مین ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضہ کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دین گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی

✱ اگر دنیا کی آنکھ کھلتی۔ تو وہ دیکھتے۔ کہ مین صدی کے سر پر ظاہر ہوا اور چہارم حصہ کے قریب اب تک چودھوین صدی بھی گذر گئی اور احادیث کے مطابق عین میرے دعوے کیوقت رمضان کے مہینہ مین چاند گرہن اور سورج گرہن بھی ہوا اور طاعون بھی ملک مین ظاہر ہوئی اور زلزلے بھی آئے اور آئینگے مگر افسوس ان پر جنہون نے دنیا سے پیار کیا انہون نے مجھے قبول نہ کیا۔ منہ

✱ ترجمہ۔ خدا نے لکھ رکھا ہے۔ کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہین گے۔ منہ

راہ ہی مین پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاوین فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل مین ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت مین لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسےٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان مین سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتین دکھلاتا ہے۔ تا مخالفون کی دو جھوٹی خوشیون کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہین ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مین نے تمہارے پاس بیان کی۔ غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہین ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہین آسکتی جب تک مین نہ جاؤن۔ لیکن جب مین جاؤن گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ مین وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہین ہے۔ بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ مین اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہین قیامت تک دوسرون پر غلبہ دون گا۔ سو ضرور ہے۔ کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے۔ جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدون کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہین دکھلائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دُنیا کے آخری دن ہین اور بہت بلائین ہین۔ جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دُنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتین پوری نہ ہو جائین۔ جن کی خدا نے خبر دی۔ مین خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ مین ظاہر ہوا اور مین خدا کی ایک مجسم قدرت ہون اور میرے بعد بعض اور وجود ہون گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہون گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار مین اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک مین اکٹھے ہو کر دعا مین لگے رہین۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہین دکھلا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہین جانتے۔ کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہین۔ میرے نام پر میرے بعد لوگون سے بیعت لین * خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحون کو جو زمین کی متفرق آبادیون مین آباد ہین کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہین۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندون کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مین دنیا مین بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤن پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو۔ سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسون کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو۔ کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقوےٰ حاصل نہین ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو۔ جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دُنیا کی لذتون پر فریفتہ مت ہو۔ کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہین۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو۔ جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ۔ تو ہر ایک راہ مین وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہین نقصان نہین پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہین سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ مین وہ تلخی نہ اُٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود مین آجاؤ گے۔ اور تم اُن راستبازون کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہین اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائین گے۔ لیکن تھوڑے ہین جو ایسے ہین۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے۔ جس کو دل مین لگانا چاہیئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے۔ تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑھ ہے۔ کہ اگر وہ نہین تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن قدم صدق نہین رکھتا۔ دیکھو مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے۔ جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہین ہین۔ بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض مین رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتین عبث ہین۔ اس صورت مین تم خدا کی پیروی نہین کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو۔ کہ ایسی حالت مین خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت مین زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنون تک تم اسطرح ہلاک ہو جاؤ گے۔ جسطرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہین۔ اور تم مین خدا نہین ہوگا ...... بلکہ تمہین ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے۔ تب تم خدا مین ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا۔ جس مین تم رہتے ہوگے اور اُن دیوارون پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گھر کی دیوارین ہین اور وہ شہر بابرکت ہوگا۔ جہان ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہین کرو گے اور تعلق کو نہین توڑو گے۔ بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو مین سچ سچ کہتا ہون۔ کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو۔ جیسا کہ مین انسان ہون اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتون کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پُورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو۔ مین خدا کی منشاء کے موافق تمہین کہتا ہون کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلون مین بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو۔ تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہین خوش خبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دُنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو۔ اس کی طرف دُنیا کو توجہ نہین وہ لوگ جو پُورے زور سے اس دروازہ مین داخل ہونا چاہتے ہین۔ ان کے لئے موقع ہے۔ کہ اپنے جوہر دکھلائین اور خدا سے خاص انعام پاوین۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا تمہین ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین مین بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ بیج بڑھیگا۔ اور پھولیگا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخین نکلین گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔ اور درمیان مین آنے والے ابتلاؤن سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤن کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت مین صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا۔ وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہین کریگا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کرین گے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئین گے اور حوادث کی آندھیان چلین گی۔ اور قومین ہنسی اور ٹھٹھا کرین گی۔ اور دُنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر فتحیاب ہون گے۔ اور برکتون کے دروازے اُن پر کھولے جائین گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مین اپنی جماعت کو اطلاع دون کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہین اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہین اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہین۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہین۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہین۔ جنکا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان مین نہ زمین مین۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے۔ جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔

---

* ایسے لوگون کا انتخاب مومنون کی اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کرین گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے۔ کہ میرے نام پر لوگون سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئین دوسرون کے لئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مین تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرون گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرون گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرین گے سو ان دنون کے منتظر رہو اور تمہین یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت مین ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا

یہ خیال خام ہے۔ کہ اس زمانہ مین وہ سنتا تو ہے۔ مگر بولتا نہین بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہین۔ کوئی صفت بھی معطل نہین اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے، جس کا کوئی بیٹا نہین اور جس کی کوئی بیوی نہین وہ وہی بے مثل ہے۔ جسکا کوئی ثانی نہین۔ اور جسکی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہین اور جسکا کوئی ہمتا نہین۔ جسکا کوئی ہم صفات نہین۔ اور جسکی کوئی طاقت کم نہین وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے۔ اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئین ظاہر کر سکتا ہے۔ مگر اس کے لیئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہین کہ سکتے کہ اس کے نیچے اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہین کہ سکتے کہ زمین پر نہین وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیون کا اور جامع ہے تمام طاقتون کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضون کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزہ ہے۔ ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر مین کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کرین۔ اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہین۔ اور تمام روح اور ان کی طاقتین اور تمام ذرات اور ان کی طاقتین اسی کی پیدائش ہین۔ اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہین ہوتی وہ اپنی طاقتون اور اپنی قدرتون اور اپنے نشانون سے اپنے تئین آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہین اور وہ راستبازون پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے۔ اور اپنی قدرتین ان کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے وہ دیکھتا ہے۔ بغیر جسمانی آنکھون کے۔ اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانون کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ مین بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتین ہین۔ نادان ہے۔ جو اس کی قدرتون سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتون سے بے خبر ہے وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہین یا اس کے مواعید کے برخلاف ہین اور وہ واحد ہے۔ اپنی ذات مین اور صفات مین اور افعال اور قدرتون مین۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہین۔ مگر ایک **دروازہ جو فرقان مجید نے** کھولا ہے۔ اور تمام نبوتین اور تمام کتابین جو پہلے گذر چکین۔ **ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہین رہی۔ کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہین بند ہین۔ تمام سچائیان جو خدا تک پہنچاتی ہین۔ اسی کے اندر ہین نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی۔ جو اس مین موجود نہین۔ اس لئے اس نبوۃ** **پر تمام نبوتون کا خاتمہ ہے۔** اور ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے۔ اس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہین بلکہ سب نبوتون سے زیادہ اس مین فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھکر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہین کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس مین ہتک ہے۔ ہان امتی اور نبی دونون لفظ اجتماعی حالت مین اس پر صادق آسکتے ہین کیونکہ اس مین نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہین۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے * اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس مین کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظون مین نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیون کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا۔ کہ **کنتم خیر امۃ اخرجت للناس**۔ اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ **اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم**۔ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت مین صرف یہی خرابی نہین تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھون کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی۔ اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز مین پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا۔ اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا۔ مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی تھی۔ کہ اگر یہ کمال کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا۔ تو ختم نبوۃ کے معنے باطل ہوتے تھے۔ پس ان دونون خرابیون سے محفوظ رکھنے کیلئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ قدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا۔ جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا۔ اور امتی ہونیکا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان مین پائے گئے۔ ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا۔ بلکہ ان کے محویت کے آئینہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہوگیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیون کی طرح

* باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نبوۃ تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہین جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ۔

ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا۔ کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہین بلکہ اگر غور سے دیکھو۔ تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے۔ جو ایک پیرایہ جدید مین جلوہ گر ہوئی یہی معنے اس فقرہ کے ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق مین فرمایا کہ نبی اللہ - **وامامکم منکم** یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے۔ ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہین۔ مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے۔ عیسے علیہ السلام کو خدا نے وفات دیدی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کی صاف اور صریح آیت۔ **فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم**۔ اس پر شاہد ہے۔ جس کے معنے آیات متعلقہ کے ساتھ یہ ہین۔ کہ خدا قیامت کو عیسے سے پوچھے گا۔ کہ کیا تو نے ہی اپنی امت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانو۔ تو وہ جواب دینگے۔ کہ جب تک مین ان مین تھا تو انپر شاہد تھا اور ان کا نگہبان تھا۔ اور جب تو نے مجھے وفات دی۔ تو پھر مجھے کیا علم تھا۔ کہ میرے بعد وہ کس ضلالت مین مبتلا ہوئے۔ اب اگر کوئی چاہے تو آیت **فلما توفیتنی** کے یہ معنے کرے کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ اور چاہے تو اپنی ناحق کی ضد سے باز نہ آکر یہ معنے کرے کہ جب تو نے مع جسم عنصری مجھے آسمان پر اٹھا لیا۔ بہرحال اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ دوبارہ دنیا مین نہین آئین گے۔ کیونکہ اگر وہ قیامت سے پہلے دوبارہ مین آئے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی۔ تو اس صورت مین ممکن نہین۔ کہ عیسے جو خدا کا نبی تھا ایسا صریح جھوٹ خدا تعالیٰ کے روبرو قیامت کے دن بولے گا۔ کہ مجھے کچھ بھی خبر نہین کہ میرے بعد میری امت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا قرار دیدیا۔ کیا وہ شخص جو دوبارہ دنیا مین آوے اور چالیس برس دنیا مین رہے اور عیسائیون سے لڑائیان کرے۔ وہ نبی کہلا کر ایسا جھوٹ بول سکتا ہے کہ مجھے کچھ بھی خبر نہین پس جبکہ یہ آیت **حضرت عیسیٰ کو دوبارہ آنے سے روکتی ہے۔ ورنہ وہ دروغگو ٹھہرتے ہین تو اگر وہ مع جسم عنصری آسمان پر** ہین۔ اور بموجب تصریح اس آیت کے قیامت کے دن تک زمین پر نہین آسکتے۔ تو کیا وہ آسمان پر ہی مرین گے اور آسمان مین ہی ان کی قبر ہوگی۔ لیکن آسمان پر مرنا آیت **فیھا تموتون کے برخلاف ہے پس اس سے تو یہی ثابت ہوا۔ کہ وہ آسمان پر مع جسم عنصری نہین گئے بلکہ مر کر گئے اور جس حالت مین کتاب اللہ نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کر دیا۔ تو پھر کتاب اللہ کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہین تو اور کیا ہے۔**

اگر مین نہ آیا ہوتا۔ تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی۔ لیکن جب مین خدا کی طرف سے آگیا اور صریح اسکے معنے قرآن شریف کے کھل گئے۔ تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایماندار کا شیوہ نہین۔ میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریباً ... حصہ گذر گیا اور ہزارہا نشان ظہور مین آگئے اور دنیا کی مرے ... شروع ہوگیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا یہ کس قسم کی سخت دلی ہے دیکھو مین بلند آواز سے کہتا ہون کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہین ہوئے اس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء مین ظہور مین آیا۔

جس کی ایک مدت پہلے خبر دی گئی تھی۔ پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنیوالا ہے۔ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتدا بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتا نکلتا ہے یا درمیان اس کا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے[*] اور خدا نے فرمایا۔ زلزلة الساعة۔ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور پھر فرمایا لک نری ایات و نھدم ما یعمرون ٭ یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔ اور پھر فرمایا۔ بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔ یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا۔ اور پھر فرمایا۔ انی مع الافواج اٰتیک بغتة یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا۔ اس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی۔ جیسا کہ لوط کی بستی جب زیر و زبر نہیں کی گئی کسی کو خبر نہ تھی۔ اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے۔ کہ ناگہانی طور پر زمین الٹائی گئی۔ پس خدا فرماتا ہے۔ کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا۔ اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور پھر فرمایا۔ زندگیوں کا خاتمہ اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک رحمة منا۔ و کان امرًا مقضیًا۔ یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اترے گا جس سے تو خوش ہو جائیگا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے۔ اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے۔ جو ابتدا سے مقدر تھی۔ اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے جب تک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے۔ کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو۔

یاد رہے کہ یہ اعلان تشویش کے پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ آئندہ تشویش کی پیش بندی کے لئے ہے۔ تا کوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو۔ ہر ایک امر نیت سے وابستہ ہے۔ پس ہماری نیت دکھ دینے کی نہیں بلکہ دکھ سے بچانے کی نیت ہے۔ وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں۔ خدا کی

---

[*] مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں۔ جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنیوالے ہیں یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے۔ جو بہار کا وقت ہوگا۔ بہرحال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بہار کے دن ہونگے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئیگا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے۔ یہی خدا نے مجھے فرمایا ہے۔ منہ۔

٭ ایک خدا کی وحی اس بارے میں یہ بھی ہے۔

تیرے لئے میرا نام چمکا۔ منہ

عذاب سے بچائے جائیں گے۔ اگر وہ بد قسمت ہو تو یہ نہیں کرتا اور ٹھٹھے اور ہنسی کو نہیں چھوڑتا اور بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتا۔ اس کی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں۔ کیونکہ اس کی شوخی خدا کی نظر میں قابل غضب ہے۔

اس جگہ ایک اور امر قابل تذکرہ ہے۔ کہ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھ کو مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا۔ کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھ حوادث پڑیں اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں۔ تا دنیا ایک انقلاب کے لئے طیار ہو جائے۔ اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو۔ اور مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں۔ اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی ہوئی میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کیلئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاکدل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا آمین۔ یا رب العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا۔ جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے قادر کریم۔ اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی[+] اپنے اندر

[+] بدظنی ایک سخت بلا ہے۔ جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے

نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے۔ بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

اور چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمة۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنی صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں ان سب کو بجا لانا ہوگا۔

اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے میں نے اپنی طرف سے دی ہے لیکن اس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائیگی جس کی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی۔ اور اس کے خوشنما کرنے کے لئے کچھ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کنواں لگایا جائے گا۔ اور اس قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھہرا رہتا ہے۔ جو گذرگاہ ہے۔ اس لئے وہاں ایک پل طیار کیا جائیگا اور ان متفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا۔ سو کل یہ تین ہزار روپیہ ہوا جو اس تمام کام کی تکمیل کیلئے خرچ ہوگا۔

جیسا کہ آتش سوزان خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے۔ اور اسکی جنگ کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور اپنے برگزیدوں کیلئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اسکی نظیر نہیں پائی جاتی میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے افروختہ ہوئی جیسا کہ اس نے فرمایا۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم۔ واعطیک ما یدوم۔ لک درجة فی السماء وفی الذین ھم یبصرون۔ ولک نری اٰیات ونھدم ما یعمرون۔ وقالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ انی مھین من اراد اھانتک۔ لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون۔ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ بشارة تلقاھا النبیون۔ یا احمدی انت مرادی ومعی۔ انت منی بمنزلة توحیدی وتفریدی وانت منی بمنزلة لا یعلمھا الخلق وانت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی۔ اذا غضبت غضبت وکلما احببت احببت اثرک اللہ علی کل شیء۔ الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم۔ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔ وکان وعدًا مفعولًا۔ یعصمک اللہ من العدا ویسطوا بکل من سطا۔ ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون۔ الیس اللہ بکاف عبدہ۔ یا جبال اوبی معہ والطیر۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ ان الذین اٰمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم سلام قولًا من رب رحیم وامتازوا الیوم ایھا المجرمون

منہ

سو پہلی شرط یہ ہے۔ کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ محض انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے۔ نہ دوسرون سے۔ بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہیئے لیکن اگر خدا نے چاہا۔ تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہیگا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہیئے۔ کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا۔ اعلاء کلمۂ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں۔ خرچ کریں۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے۔ جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا۔ کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔ اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن وکتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کرین گے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دیگا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہوجائین گے۔ اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے۔ جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔ وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے۔ فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو اس کے جانشین ہوں گے۔ ان کا بھی یہی فرض ہوگا۔ کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجالا دین۔ ان اموال میں سے اُن یتیموں اور مسکینوں اور نومسلموں کا بھی حق ہوگا۔ جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا۔ کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جاوے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے۔ جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں۔ کہ یہ اموال کیونکر جمع ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی۔ جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے۔ کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائین وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں۔ اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں۔ کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں۔ جو خدا کے لئے کام کریں۔ ہاں جائز ہوگا۔ کہ جن کا کچھ گذارہ نہ ہو۔ ان کو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جاوے۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے۔ کہ اس قبرستان میں دفن ہونیوالا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔

(۴) ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کرسکتا۔ اگر یہ ثابت ہو۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور وہ صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہوسکتا ہے۔

ہدایت

(۱) ہر ایک صاحب جو حسب شرائط مذکورہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں تو ان کی وصیت۔ یہ عملدرآمد ان کی موت کے بعد ہوگا لیکن وصیت کو لکھکر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا۔ اور ایسا ہی چھاپ کر شائع کر دینا بھی۔ کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا۔ اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔

(۲) ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہوں۔ جو قادیان کے دور اس ملک کے کسی اور حصہ میں ہوں۔ اور وہ ان شرائط کے پابند ہوں جو درج ہو چکی ہیں۔ تو ان کے وارثوں کو چاہیئے۔ کہ ان کی موت کے بعد ایک صندوق میں ان کی میت کو رکھ کر قادیان میں پہنچا دین۔ اور اگر اس قبرستان کی تکمیل سے پہلے یعنی پل وغیرہ کی طیاری سے پہلے کوئی صاحب فوت ہو جائیں۔ جو حسب شرائط اس قبرستان میں دفن ہوں گے تو چاہیئے کہ بطور امانت صندوق میں رکھ کر اپنی جگہ دفن کئے جائیں۔ پھر تمام لوازم کی طیاری کے بعد جو قبرستان کے متعلق ہیں۔ قادیان میں ان کی میت لائی جاوے۔ لیکن وہ صاحب جو بغیر صندوق کے دفن کئے جائیں۔ ان کا قبرین سے نکالنا مناسب ہوگا۔

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انھوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے۔ اور ایمانی جوش انھیں پیدا کرے۔ اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

مناسب ہے۔ کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو شائع کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں۔ اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق سے اس سے اطلاع دیں۔ اور ہر ایک بدگوئی کی بدگوئی پر صبر کریں۔ اور دعا میں لگے رہیں۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الصمد غلام احمد۔ عافاہ اللہ وایّد

۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء

الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد
پے حرص دنیا مدہ دین بباد
بدین دار فانی دل خود مبند
کہ وارد نشان راتش صد گزند
اگر باز باشد ترا گوش ہوش
ز گورت ندائے در آید بگوش
کہ اے طعمۂ من پس از چند روز
پئے فکر دنیا و دون کم بسوز
ہر آں کو بدنیائے دون مبتلاست
گرفتار رنج و عذاب و عنان است
برست آں کہ بر موت دارد نگاہ
برید ہ ز دنیا و دیدہ براہ
سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار
کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و بار
پئے دار عقبے کمر بستہ چست
رہا کردہ سامان این خانۂ سست
چو کار حیات است کار نہان
ہمان بہ کہ دل بگسلی زین مکان
جہنم کند واد فرقان خبر
ہمین حرص دنیاست جان پدر
چو آخر ز دنیا سفر کردن است
چو روزے ازین رہ گذر کردن است
چرا عاقلے دل بہ بندد درآن
کہ ناگہ رود بر محل او خزان
بدین قحبہ بستن دل خود خطا است
کہ این دشمن دین و صدق و صفا است
چہ حاصل ازین دلستان دو رنگ
کہ گاہے بصلحت کشد گہ بجنگ
چرا دل نہ بندی بدآن دلستان
کہ مہرش رہا ند ز بند گران
برو فکر انجام کن اے غوی
ز سعدی شنو گر ز من نشنوی
عروسے بود نوبت ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

✦ حاشیہ: کوئی اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دیگی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔ منہ

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

ولکلیس و عقد و قایم و حملان و اکسیر اجساد و اجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانون کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی تھی۔ حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت میں دیکھ کر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر **باواشام گر صاحب ہیں**۔ کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیون کی تلاش میں صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہیں۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی مزدور محنت یون ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اسی کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر دیگر ترجمہ طبع کیا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونے ناممکن ہیں۔ اخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریادلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجرب و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہیں۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول ۸ ہے اور مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دھات اور اپدھات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی ترکیب بھی شامل ہیں۔ حجم ۶۴ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ معہ محصولڈاک

خواص قرآنی - المسمی بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہیں۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بنا دے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئیے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۳ تینون کتابون کا خرچ ڈاک محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققانہ کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ و شیرین بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی قیمت بلا جلد ۔۔۔ مجلد ۔۔۔

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت میں جس میں تمام ترجمہ اور مضامین بھی ہیں طبع ثانی کی وجہ بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد ۔۔۔ مجلد

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** - طبع ثالث کی وجہ اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد ۔۔۔

(۴) **تذکرۃ القرآن** - بابت ۱۸۹۹ء ۔۔۔ قرآنی مضامین پر ۔۔۔

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۔۔۔ (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۔۔۔

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۔۔۔ (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی نثر و نحو پر ۔۔۔ مہینہ میں حاوی ۔۔۔

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائکلوپیڈیا اردو ۔۔۔ علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ ۔۔۔ (۳) علم ۔۔۔ (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت ۔۔۔ مجلد ۔۔۔ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی** - زیر طبع ہے قیمت ۔۔۔ مجلد ۔۔۔ (۱۱) **مفید عام** - علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کیساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہیئت کامل طور پر درج کر دیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون زیادہ چند ہو گیا ہے قیمت ۔۔۔ (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت ۔۔۔ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ (۱۴) **مفید النساء والصبیان** دکھون کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۸ (۱۵) الذ۔۔۔ خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ۔۔۔ نمبر ۲ - یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہیں

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مد۔۔۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف یک کا رڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی - یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا کمزوری بینائی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ہے۔

سنون دندان - لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھول ہو یا مسوڑہ میں درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت چھپتے ہون رمنہ سے بدبو آوے دانت میں بس ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ قیمت ۔۔۔

سونے چاندی کی گولیان - یہ وہ اسم بامسمی ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ پڑھ چکے ہیں۔ یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے احتیاطیون نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان جوہرات استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ جوہر حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام بدن پر کرتی ہیں۔ بس سمجھو کہ آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ حبوب ۔۔۔

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اہر روز بالتصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے۔ تازہ سے تازہ خبرین اور تارین ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول و سچائی ہیں اسی لئے تمام حلقون میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور ۔۔۔ ن۔ اس میں ان تمام ۔۔۔ دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے ۔۔۔ بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت ۔۔۔ روپے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے ۔۔۔ خواستون کا پتہ

پیسہ اخبار لاہور

۔۔۔ یا دا دان دائیون کے ۔۔۔ الحکیم نمبر ۱۔ اس میں ۔۔۔ قیمت ۔۔۔ (۲) الذکر الحکیم

ہیں

۔۔۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش ۔۔۔ مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور ۔۔۔ طلب کریں۔

۔۔۔ راوڑی ضلع کرنال

۔۔۔ صاحب عرفانی کے لئے چھاپا گیا

بمطبع پریس قادیان میں میاں معراج الد۔۔۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

نمبر ۲

۱۲ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

سلسلۃ القدیم جلد ۵

بدر جلد ۲

ای جہان منتظر خوش باش کآمد گلستان	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جنکو دوروپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو ۱ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے تمام قیمت پیشگی ۱۲ عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۳ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے ان سے بحساب مابعد لی جائیگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ر کا ٹکٹ آنا چاہیئے خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید زر نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از شقیا است

یکسے دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

ورن شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر قسیم

یا قمر یا شمس

۱۴ ۔ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۰ ۔ جنوری ۱۹۰۶ء ۱ ۔ اللہ غالبٌ علیٰ کلِّ شیءٍ
۲ ۔ ینجیک من کربک

ترجمہ ۔ خدا ہر شے پر غالب ہے (۲) تجھے تیری کرب سے نجات دیگا

ایک رویا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اسپر دستخط کر دو ۔ میں نے کہا کہ میں نہیں کرتا انھوں نے کہا کہ بابا نے کر دئیے ہیں تمہی کہا کہ میں بابک میں نہیں یا کہا کہ بابا سے باہر ہوں ایک اور بات بھی کہنی کو تہا کہ کیا خدا نے اسپر دستخط کر دئیے ہیں مگر یہ بات نہیں کی ہتی کہ بیداری ہو گئی

مقدمات ناظرین بدر معلوم کر چکے ہیں کہ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۵ء کو میاں احمد نور غریب مہاجر پر یہاں کی سکھوں نے متفق ہو کر اپنے قدیم طریق کے موافق بلوہ کر کے حملہ کیا اور اس بیچارے کو مجروح کر دیا ۔ اگر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام دفعدار قادیان موقع پر نہ پہونچ جاتے تو سخت اندیشہ اس امر کا لاحق ہو گیا تہا کہ احمد نور کے مکان کو توڑ کر عورتوں اور بچوں کو سخت ضرر پہنچایا جاتا ۔ پولیس نے موقع پر پہونچکر ۱۱ آدمیوں کا بلوہ میں چالان کیا جس کیلئے ۹ ۔ جنوری ۱۹۰۶ء مقرر تھا فریق ثانی نے بھی آجکل کے دستور کے موافق ایک بالمقابل دعویٰ کیا تہا اس کی تاریخ پیشی بھی ۹ جنوری ۱۹۰۶ء ہی تہی چنانچہ ہر دو مقدمات بمقام بٹالہ بعدالت سردار غلام حیدر خان صاحب ای ۔ سی پیش ہوئے ۔ فریق ثانی نے جو مقدمہ کیا تہا ۔ اس میں حضرت حکیم الامتہ اور مولوی محمد علی صاحب کو بھی ملزم گردانا تھا ۔ مگر خدا تعالیٰ نے راستی کا بول بالا کیا اور عدالت نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دیا مستغیث کے بیان اور اس کے گواہوں کے بیان سے یہ مقدمہ سراسر بے بنیاد پایا گیا اور اسلئے خارج ہوا ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔ دوسرا مقدمہ جو پولیس نے چالان کیا تھا اسمیں کل ملزموں پر فرد جرم لگ چکا ہے ۔ آئندہ تاریخ ۲۲ ۔ جنوری مقرر ہوئی ہے ۔ اللہ تعالیٰ رحم ۔

ڈائری

۲۶ ۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ وقت صبح ۔ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ فرمایا ۔ مدرسہ کے متعلق اصلاح کا ذکر کرتے ہوئے ۔

فرمایا ۔ میں چاہتا ہوں ۔ کہ ہماری جماعت کے واسطے ایسے لوگ طیار ہونے چاہئیں ۔ جن کو واقعی دین کی خبر ہو ۔ اور اس لائق ہوں کہ بیرونی حملات کو دور کر سکیں ۔ اور اندرونی بدعات اور جہالت کا انسداد کر سکے ۔

وقت ابتلاء یہ ایک بڑے ابتلاء کا وقت ہے ۔ ہر طرف سے ہم کافر ٹھہرائے گئے ہیں ۔ اور سب کے درمیان ہم کراہت کی نگاہ سے دیکھے گئے ہیں ۔ حال کے مخالف علماء کا یہ فتویٰ ہے ۔ کہ ہم ان کے قبرستان میں داخل ہونے کے لائق ہی نہیں ہیں ۔ اندرونی قوم کا یہ حال ہے ۔ اور بیرونی قومیں اور مذاہب سب کی سب ہماری جماعت کو خصوصیت کے ساتھ بُرا جانتے ہیں ۔ اور ایک قسم کی ذاتی عداوت ہمارے ساتھ رکھتے ہیں ۔ جو اسلام کے دیگر فرقوں کے ساتھ ان کو نہیں ہے ۔ پادریوں کے سینے پر ہماری جماعت ایک بھاری پتھر کی طرح ہے ۔ اور آریوں کو بھی سخت دشمن ہم ہی معلوم ہوتے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ ان لوگوں کو بخوبی معلوم ہو گیا ہے ۔ کہ کمربستہ ہو کر وساوس اور اعتراضات اور کفر کے طریقوں کو دور کرنا صرف اس جماعت کا کام ہے ۔ اور دوسرے کا نہیں ۔ اس کا سبب یہ ہے ۔ کہ ہم میں نفاق نہیں ۔ جو لوگ خاص خدا کے واسطے کام کرتے ہیں ان کا کام منافقانہ ہوتا ۔ اور وہ ہر ایک کی ہاں میں ہاں ملاتے ۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں ۔ کہ ہم کس طرح اخلاص کے ساتھ کام کرنے والے ہیں ۔ اس واسطے ہم انہیں طبعاً بُرے لگتے ہیں ۔ فطرتاً دلوں کا عکس ایک دوسرے پر پڑتا ہے ۔ ایک بکری کے بچے کو اگر شیر کے پاس باندھ دیا جاوے ۔ تو خواہ اس بچے نے ساری عمر بھی شیر کو پہلے نہ دیکھا ہو ۔ پھر بھی فطرتاً وہ اس سے خوف زدہ ہو جائے گا ۔ ہمارے مخالفین کی فطرت یہ گواہی دیتی ہے ۔ کہ اگر کسی روز ان کے مذہب کا استیصال ہو گا ۔ تو اسی جماعت کے ہاتھوں ہو گا ۔ اور درحقیقت سچ یہی ہے ۔ جو بات آسمان سے نازل ہوتی ہے ۔ وہ در پردہ نہیں رہتی ۔ بلکہ اس کا اثر تمام دنیا پر پڑتا ہے ۔ کافر کا دل محسوس کر لیتا ہے ۔ کہ کفر توڑنے والا کون ہے ۔ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ۔ تو جس قدر دشمنی آپ کے ساتھ کی گئی ۔ اور آپ کو دکھ اور تکالیف پہنچائی گئیں ۔ اس قدر مخالفت مسیلمہ کذاب کی نہیں ہوئی ۔ اس کا سبب یہی تہا ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام کفر بدعات اور شرک کا استیصال کرتے تھے ۔ اور مسیلمہ تو خود ہی کافر تھا ۔ حق کی بات من جانب اللہ ہوتی ہے ۔

اس وقت ہم غریب اور بےکس ہیں ۔ اور خدا کے سوائے اور کوئی ہمارا ساتھی نہیں ۔ ہمیشہ یہ کوشش کی جاتی ہے ۔ کہ یہ قوم نابود کر دیجاوے ۔ بیرونی لوگ مقدمات بناتے اور اندرونی لوگ ان کے ساتھ سازش میں شریک ہوتے ہیں ۔ سب ایک ہی رنگ میں مخالف ہیں اور سب ہمارا استیصال چاہتے ہیں ۔ لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے ۔ جو براہین احمدیہ میں آج ۲۵ برس پہلے سے شائع ہو چکا ہے ۔ کہ خدا اس جماعت کو کفار پر قیامت تک غلبہ دے گا ۔ کفار سے مراد اس سلسلہ حقہ کے انکار کرنے والوں سے ہے ۔ خواہ وہ اندرونی ہوں ۔ خواہ بیرونی ہوں ۔ ہم مطمئن ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں ۔ اور وہ ایک دن ضرور پورے ہوں گے ۔ ان کو کوئی روک نہیں سکتا ۔ لیکن دنیا جائے اسباب ہے ۔ جیسا کہ جسمانی دنیا میں دیکھا جاتا ہے ۔ کہ لوگ اپنے مقاصد کے حصول کرنے کے واسطے سعی کرتے ہیں ۔ اگرچہ فصل آسمانی بارش سے پکتا ہے ۔ تاہم قلبہ رانی تخم ریزی وغیرہ اسباب کا مہیا کرنا ضروری ہوتا ہے ۔ جس طرح اوائل اسلام میں آنحضرت کی قوت قدسیہ نے ہزاروں با اخلاص اعلےٰ درجے کے بنائے تھے ۔ ایسے مخلصین سے کام بنتا ہے

مگر یہ سچ ہے ۔ کہ ایسے اعلیٰ درجہ کے مخلصین جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے تھے ۔ کسی اور نبی کو نہیں ملے ۔ حضرت موسےٰ کے ساتھی وہ تھے ۔ کہ ہمیشہ بغاوت اور سرکشی پر آمادہ رہتے ۔ ایک دفعہ کہنے لگے ۔ جا تو اور تیرا خدا لڑائی کرو ہم تو یہ بیٹھے ہیں ۔ ساری توریت میں ان کی تعریف میں کوئی ایسا کلمہ نہیں ۔ جیسا کہ آنحضرت کے صحابہ کے متعلق قرآن شریف میں ہے کہ خدا ان سے راضی ہوا ۔ بلکہ توریت میں ہر جگہ موسیٰ کی اُمت کو سرکش اور ٹیڑھی قوم اور اس قسم کے الفاظ سے بلایا گیا ہے ایسا ہی حضرت عیسےٰ کے دوست تھے ۔ ایک نے تیس روپے کے لالچ پر اپنے نبی کو پکڑوا دیا ۔ دوسرے نے سامنے کھڑے ہو کر لعنت کی ۔ حضرت عیسیٰ ہی افسوس کیا کرتے تھے کہ اگر تم میں رائی کے برابر ایمان ہوتا تو تم یہ کر لیتے اور وہ کر لیتے ۔ ان انبیاء کا اپنا اقرار ہے کہ انکو ایسی جماعتیں میسر آئیں جو مخلصین کی ہوں ۔ اس کا سبب یہ تہا ۔ کہ ان لوگوں میں وہ قوت قدسیہ نہ تھی جو آنحضرت صلعم میں تھی ۔ میرا دعویٰ ہے ۔ کہ آدم سے لیکر اخیر تک کسی نبی کو ایسی قوت قدسیہ نہیں دیگئی ۔ جو آنحضرت صلعم کو عطا کی گئی تھی اور افسوس ہے کہ ایسی جماعت ہمکو بھی نہیں ملی جب ہم کسی امر کا فیصلہ کر دیں تو تھوڑی میں جانثاری کے ساتھ اس کو قبول کر لیں لیکن آنحضرت کے فدائی ایسے تھے کہ انہوں نے اپنی جانیں دیدیں ۔

سلہ جھوٹے کی مخالفت بہت نہیں ہوتی ۔ اور سچے کی مخالفت بہت ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ کاذب کے معاملہ میں خود شیطان کا حصہ ہے اور صادق کے معاملہ میں شیطان اپنی تمام فوجوں کو جمع کر کے حق اور نور کے ساتھ لڑائی کرنے کے واسطے آمادہ ہو جاتا ہے ۔ (ایڈیٹر)

ایام جلسہ ۲۶ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ء

مولوی صاحب مرحوم باہر بہشتی مقبرہ میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ وہ اس سلسلہ کی محبت میں بالکل محو تھے۔ جب اوائل میں میرے پاس آئے تھے۔ تو سید احمد کے معتقد تھے۔ کبھی کبھی ایسے مسائل پر میری ان کی گفتگو ہوتی۔ جو سید احمد کے غلط عقائد میں تھے۔ اور بعض دفعہ بحث کے رنگ تک نوبت پہنچ جاتی۔ مگر تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک دن علانیہ کہا کہ آپ گواہ رہیں۔ کہ آج میں نے سب باتیں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد وہ ہماری محبت میں ایسے محو ہو گئے تھے۔ کہ اگر ہم دن کو کہتے کہ ستارے ہیں اور رات کو کہتے کہ سورج ہے۔ تو وہ کبھی مخالفت کرنے والے نہ تھے۔ ان کو ہمارے ساتھ ایک پورا اتحاد اور پوری موافقت حاصل تھی۔ کسی امر میں ہمارے ساتھ خلاف رائے کرنا وہ کفر سمجھتے تھے۔ ان کو میرے ساتھ نہایت درجہ کی محبت تھی اور وہ اصحاب الصفہ میں سے ہو گئے تھے۔ جن کی تعریف خدا تعالیٰ نے پہلے سے اپنی وحی میں کی تھی۔ ان کی عمر ایک معصومیت کے رنگ میں گذری تھی اور دنیا کی عیش کا کوئی حصہ انہوں نے نہیں لیا تھا۔ نوکری بھی انہوں نے اسی واسطے چھوڑ دی تھی۔ کہ اس میں دین کی ہتک ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں میں ان کو ایک نوکری دو سو روپیہ ماہوار کی ملتی تھی۔ مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ خاکساری کے ساتھ انہوں نے اپنی زندگی گذار دی۔ صرف عربی کتابوں کے دیکھنے کا شوق رکھتے تھے۔ [illegible] پڑھے ہوئے تھے۔ ان کے انواع میں اپنی عمر بسر کر دی۔ باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی۔ ان کے متعلق ایک خاص الہام بھی تھا۔ "مسلمانوں کا لیڈر" غرض میں جانتا ہوں کہ ان کا خاتمہ قابل رشک ہوا۔ کیونکہ ان کے ساتھ دنیا کی ملونی نہ تھی۔ جس کے ساتھ دنیا کی ملونی ہوتی ہے۔ اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔ انجام نیک ان کا ہوتا ہے جو فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ خدا کو راضی کرنے میں خاک ہو جائیں گے

غیر مذاہب فرمایا ہمیں کسی کے ساتھ بغض و عداوت نہیں۔ ہمارا مسلک سب کی خیر خواہی ہے۔ اگر ہم آریوں یا عیسائیوں کے برخلاف کچھ لکھتے ہیں۔ تو وہ کسی دلی عناد یا کینہ کا نتیجہ نہیں ہوتا بلکہ اس وقت ہماری حالت اس جراح کی طرح ہوتی ہے جو پھوڑے کو چیر کر اس پر مرہم لگاتا ہے۔ نادان بچہ سمجھتا ہے کہ یہ شخص میرا دشمن ہے اور اس کو گالیاں دیتا ہے۔ مگر جراح کے دل میں نہ غصہ ہے نہ رنج نہ اس کو گالیوں پر کوئی غضب آتا ہے۔ وہ ٹھنڈے دل سے اپنی خیر خواہی کا کام کرتا چلا جاتا ہے

مدرسہ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس جگہ طلباء کا اکثر پڑھنا بہت ضروری ہے۔ جو شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں آکر رہے وہ مشرق و مغرب کے مولوی سے بڑھ جائے گا جماعت کے بہت سے لوگ ہمارے روبرو ایسے طیار ہونے چاہئیں۔ جو آئندہ نسلوں کے واسطے واعظ اور معلم ہوں۔ اور لوگوں کو راہ راست پر لاویں۔

دو رشید لڑکے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بحضور فیض گنجور۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور کی کل تقریر سنکر میں نے پختہ عہد کیا ہے کہ میں آئندہ دنیا کے واسطے ہرگز نہیں پڑھوں گا۔ بلکہ آج سے میں اپنی زندگی کو دین کے واسطے وقف کرتا ہوں اور حضور کے منشاء کے مطابق دینی تعلیم اور صرف انگریزی زبان اور سنسکرت پڑھوں گا۔ اور اس کے بعد اگر زندگی نے وفا کی۔ تو محض للہ دین کی خدمت میں زندگی بسر کروں گا۔ چونکہ انسان کمزور ہے۔ اور بچپن اور بھی کمزور کرتا ہے لہذا اس تحریر کے ذریعہ میں حضور سے اس عہد اور ارادہ پر قائم رہنے اور اس کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی استدعا کرتا ہوں۔

حضور کا غلام۔ خاکسار غلام حسین ولد میاں محمد یوسف اپیل نویس مردان پشاور۔ طالب علم جماعت نمبر ۲ ہائی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مفصلہ ذیل جواب عنایت فرمایا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بہت اچھا ہے جزاکم اللہ خیراً خدا تعالیٰ اس میں برکت دے اور آخیر تک اس ارادہ پر استقامت بخشے آمین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنا یہ ارادہ پرچہ الحکم و بدر میں شائع کرا دیں اور خدا سے ارادہ پر قائم رہنے کے لئے دعا کرتے رہیں والسلام

مرزا غلام احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بحضور فیض گنجور۔ جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نہایت ہی عاجزانہ عرض ہے کہ بندہ اس جگہ نویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ لیکن حضور کی متواتر اور برکت والی دو روزہ تقریر سے بندہ کو بہت ہی اثر ہوا اس واسطے حضور کی خدمت میں عرض ہے کہ بندہ اپنے والدین کی رضامندی سے اپنی زندگی اللہ کی راہ میں بڑی خوشی سے وقف کرتا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ اور جو جو علم حضور میرے لئے تجویز فرماویں وہی بندہ کو صدق دل سے منظور ہے والسلام۔ درخواست دعا حضور کا تابعدار خاکسار عبد الرحمان ولد مستری قمر الدین احمدی بھیروی۔

جواب حضرت اقدس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بہت عمدہ اور مبارک ارادہ ہے جزاکم اللہ خیرا۔ خدا اس میں برکت دے۔ یہ ارادہ معرفت الحکم و بدر شائع کر دیں۔ والسلام

مرزا غلام احمد

اوقات ریل

انتخاب از ٹائم ٹیبل جنوری ۱۹۰۷ء

[illegible] صاحبان کی آمد و رفت کی سہولت کے لئے ریل کے اوقات متعلقہ درج ذیل کرتے ہیں۔

بٹالہ سے لاہور امرتسر جانے کے اوقات ریل صبح ۵ بجے ۴۸ منٹ
دوپہر ۱ بجے ۴۵ منٹ
شام ۶ بجے ۱۷ منٹ
بٹالہ سے گورداسپور پٹھانکوٹ جانے کے اوقات ریل صبح ۹ بجے ۱۵ منٹ
دوپہر ۱ بجے ۹ منٹ
شام ۷ بجے ۴ منٹ
لاہور امرتسر سے آکر بٹالہ پہنچنے کے اوقات صبح ۹ بجے ۴ منٹ
دوپہر ۱ بجے ۴ منٹ
شام ۷ بجے ۳۰ منٹ
پٹھانکوٹ گورداسپور سے آکر بٹالہ پہنچنے کے اوقات صبح ۹ بجے ۳۰ منٹ
دوپہر ۱ بجے ۱۴ منٹ
شام ۶ بجے ۴۵ منٹ
امرتسر سے راولپنڈی کی طرف جانے کے اوقات دوپہر ۱ بجے ۲۲ منٹ
شام ۸ بجے ۱۰ منٹ
صبح ۴ بجے ۳۵ منٹ
صبح ۳ بجے ۱۵ منٹ
امرتسر سے دہلی جانے کے اوقات شام ۵ بجے
شام ۶ بجے ۲۳ منٹ
صبح ۱ بجے ۹ منٹ
رات ۱۰ بجے ۱۰ منٹ
دوپہر ۱۲ بجے ۲۹ منٹ

بٹالہ سے قادیان ۱۱ میل ہے یکہ اور تانگا سواری کے لئے مل سکتا ہے۔ کرایہ پورا یکہ قریباً ایک روپیہ تانگہ کا۔ بٹالہ میں رات رہنے کے واسطے اسٹیشن کے قریب دو سرائیں ہیں۔ ایک ٹم ٹم اور ایک تانگا جو بٹالہ اور قادیان کے درمیان کرایہ پر چلتی ہیں کاسغالت [illegible] کی ملکیت ہے۔

شہرت بیعت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میرے دوست سید باقر شاہ صاحب نے جو محکمہ نہر میں اوورسیر کا کام کرتے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کر لی ہے چنانچہ انکی بیعت منظور بھی ہو گئی ہے [illegible] کا نام نامی [illegible] پرچے میں چھپا [illegible] شائع فرما دیں اور میرے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ والسلام

شاہ دین اسٹیشن ماسٹر نارنگ پور

کہ میں آجاوے۔ تو اہل مکہ واپس نہ دیں گے۔ ایک شرط یہ بھی تھی
کہ اہل مکہ میں سے جس قوم کی مرضی ہو۔ اس [illegible] مسلمان کی طرف
ہو جائے۔ اور جس کی مرضی ہو۔ اہل مکہ کے ساتھ رہے اور آئندہ وہ اس
[illegible] مطابق دونوں کی باہمی تقسیم رہے۔ چنانچہ ایک قبیلہ جس کا
نام [illegible] تھا۔ قریش کے عقد و عہد میں ہوا اور خزاعہ
مسلمانوں [illegible]

ان شرائط کے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدون
ادائے [illegible] کے واپس چلے آئے اور اسی مقام حدیبیہ پر
قربانی ذبح کر دی۔ اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا۔ حدیبیہ سے
واپسی کے وقت سورۃ فتح نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ
نے اس صلح کا نام فتح رکھا کیونکہ یہ صلح عنقریب ایک عظیم الشان
فتح کا پیش خیمہ ہوئی۔ شرائط صلح کے مطابق دوسرے سال آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے واسطے آئے اور صرف تین
دن قیام کر کے واپس چلے گئے۔

[illegible] کو ابتلا ہوا۔ ان کے دل میں
وسوسہ آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رؤیا سچا ثابت نہیں ہوا۔
اور ایک منافق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سال کی شرط تھی [illegible] اور اسی طرح
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہ فرمایا تھا
کہ اسی سال ہم زیارت کعبہ کریں گے۔ چنانچہ اگلے سال کعبہ کی زیارت
ہو گئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] اللہ تعالیٰ نے
سچا کر کے دکھا دیا۔ اور یہ پہلی دفعہ آپ کا عازم مکہ ہونا ایک بڑی
بھاری فتح کا پیش خیمہ تھا۔ [illegible]

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ اس صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی
کہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر کفار کے پاس واپس آجاوے۔ تو کفار
واپس نہ دیں گے۔ اور اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس
آجائے۔ تو مسلمان اسے واپس دے دیں گے۔ یہ شرط بعض کے دلوں میں
بہت مشکل گزری۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں کے واسطے ایک
تکلیف نظر آتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں
حرج نہیں۔ اگر کوئی شخص مرتد ہو کر کفار کے پاس جاتا ہے۔ تو ہمیں
ضرورت ہی کیا ہے۔ کہ ایسے آدمی کو اپنے پاس رکھیں۔ اور اگر
کوئی مسلمان کفار کے درمیان رہے گا۔ تو وہ دوسروں کے واسطے
اسلام میں داخل ہونے کا موجب ہوگا۔ چنانچہ یہ شرط بھی مسلمانوں
کو بہت مفید پڑی اور کفار نے اس میں سراسر اپنا نقصان دیکھ
کر بالآخر اس شرط کو درمیان میں سے کاٹ دینے کی درخواست
دی اور کہا کہ جو شخص مسلمان ہو کر آپ کے پاس چلا جائے گا۔ اس
کو ہم واپس نہیں لیں گے۔

اور اس شرط کو بیچ میں سے [illegible] کی وجہ یہ ہوئی کہ
قریش میں سے ایک شخص ابوبصیر نام مسلمان ہو کر آنحضرت کے
پاس مدینہ میں آگیا۔ کفار نے اس کے پیچھے دو شخص [illegible]
آنحضرت کے پاس پہنچے۔ اور ابوبصیر کو واپس مانگا۔
آنحضرت نے معاہدہ کے مطابق ابوبصیر کو واپس کر دیا۔
ابوبصیر چار و ناچار واپس چلے۔ مگر کفار مسلمانوں کو سخت دکھ
دیتے تھے اور [illegible] کے ساتھ مار ڈالتے تھے۔ یہ سارا
نقشہ ابوبصیر کے سامنے تھا۔ راستہ میں ایک مقام ذوالحلیفہ
نام پر جب پہنچے۔ تو وہاں آرام کرنے کے واسطے ٹھہر گئے۔
ابوبصیر نے ان میں سے ایک کو اس کی تلوار کی طرف اشارہ
کر کے کہا کہ یہ تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ ذرا مجھے دکھا
تو سہی۔ اس کافر نے بے پرواہی سے [illegible] اور [illegible]
[illegible] کے شر سے بچانا تھا۔ اس نے اپنی تلوار کی
تعریف [illegible] آگے تلوار ابوبصیر کے ہاتھ دے دی۔ ابوبصیر
نے [illegible]
[illegible]
[illegible] سے ڈر کے بھاگ نکلا۔ اور ابوبصیر واپس مدینہ میں
[illegible] آنحضرت کو خبر ہوئی۔ تو آپ نے [illegible]
[illegible] ابوبصیر کو یقین ہو گیا کہ آنحضرت [illegible]
[illegible]
جا سکتا تھا۔ کیونکہ وہ [illegible] مسلمانوں کے واسطے [illegible]
[illegible]
مسلمان بھی [illegible] کے ساتھ شامل ہو گئے
[illegible]
ایک خاصی جماعت ہو گئی [illegible]
[illegible] کہلا بھیجا کہ
ہم [illegible]
ہم مسلمانوں کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر [illegible]
ابوبصیر کو کہلا بھیجا کہ تم قریش کے قافلوں کے ساتھ
تعرض نہ کرو۔ اور واپس میرے پاس چلے آؤ۔ چنانچہ وہ
واپس آگئے۔

وی پی نئے سال کی قیمت کے وصول کے واسطے ارسال ہوں گے۔ وصول فرما مشکور کریں

تمباکو نوشی

لندن کا برٹش میڈیکل جرنل رقمطراز ہے۔ کہ تمباکو نہ صرف جسمانی
طور پر مضرت بخش ہے۔ بلکہ طالب علموں کی دماغی ترقی بھی روکتا ہے
امریکہ کی تقریباً تمام یونیورسٹیوں نے طلباء کو تمباکو کے
استعمال سے باز رکھنے کی کوشش کی ہے۔ بوسٹن یونیورسٹی نے
سرکلر جاری کیا ہے کہ جو طالب علم تمباکو کے استعمال سے پرہیز
نہیں کر سکتا ان کے نام کالجوں سے خارج کر دئے جائیں گے
نیو یارک یونیورسٹی اور چند اور دار العلوموں نے بھی یہی قاعدہ جاری
کر دیا ہے۔ [illegible] میں ایک سرکاری ڈاکٹر نے نہایت غور اور
احتیاط کے ساتھ نقشہ جات تیار کئے۔ تو تیرہ سو سینتالیس
انڈر گریجوایٹ طلباء میں سے ایک سو ستر ایسے تھے۔ جو تمباکو
سے متنفر تھے۔ اور گیارہ سو ستر استعمال کرتے تھے۔ اول الذکر
اپنے دوسرے ہم سبقوں پر چار سال کے اندر ہر ایک بات میں
سبقت لے گئے تھے۔ [illegible] فیصدی وزن میں۔ اور [illegible]
قد کی بلندی میں اور ۲۶ فیصدی سینہ کی کشادگی میں اور ۸۰ فی
صدی پھیپھڑوں کے نشوونما میں ترقی کر گئے تھے۔

علاوہ ازیں ایک پروفیسر کالج نے [illegible] کی حیثیت
سے [illegible] کو چار درجوں میں تقسیم کیا۔ بعد میں [illegible]
[illegible] شامل کئے گئے تھے۔ ان میں سے
کوئی تمباکو کو استعمال کرنے والا نہ تھا۔ اور جو سب سے نیچے
درجے میں شمار کئے گئے تھے۔ وہ تقریباً سب ہی تمباکو پینے والے
تھے۔ غرضیکہ یہ امر بہمہ وجوہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ تمباکو
استعمال صحت کے واسطے مضر ہے۔

ڈاکٹر نکلسن صاحب کا قول ہے۔ کہ تمباکو استعمال
صحت کے واسطے سخت مضر ہے۔ وہ کفایت شعاری اور
صفائی کا دشمن ہے۔ سانس کو ہمیشہ کے لئے کثیف کر دیتا
ہے۔ اور ہاتھ کو بگاڑتا ہے اور ذہن کو خراب کرتا ہے۔

جو لوگ سگریٹ [illegible] کے شائق ہیں وہ اس کو غور
سے پڑھیں۔ امریکہ کے ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اس میں پانچ
[illegible] تمباکو
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پانچویں۔ افیون کا [illegible]

(ہندوستانی)

ناظرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمباکو نوشی کو بہت کراہت
اور نفرت سے دیکھتے ہیں۔

المفتی

اس کالم میں نمبروار ان اختلافی مسایل فقہ کے متعلق بطور سوال و جواب حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم اور عمل کو لکھا جائے گا۔ جن کے متعلق لوگ اکثر سوال کیا کرتے ہیں۔

سوال ۱ وتر پڑھنے کا کیا طریق ہے۔

جواب - حدیث شریف کے مطابق وتر اور مغرب کے فرائض میں فرق کرنا ضروری ہے۔ اس کے واسطے حضرت مسیح موعود کا طریق یہ ہے کہ آپ پہلے دو رکعت پڑھتے ہیں اور سلام پھیرتے ہیں۔ پھر معاً اٹھ کر ایک اور پڑھتے ہیں۔

سوال ۲ وتر کس وقت پڑھنے چاہئیں

جواب - وتر پہلی رات کو پڑھ لینا بہتر ہے۔ پچھلی رات بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔ بہتر یہی ہے۔ کہ پہلی رات پڑھ لئے جاویں۔ حضرت مسیح موعود کا یہی طریق عمل ہے۔ کہ آپ پہلی رات کو پڑھ لیا کرتے ہیں

سوال ۳ - سفر میں وتر کے کتنے رکعت پڑھنے چاہئیں

جواب - سفر و حضر میں وتر کے واسطے تین رکعت ضروری ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سفر میں بھی وتر کے تین رکعت بعد نماز عشاء پہلی رات کو ضرور پڑھا کرتے ہیں۔

سوال ۴ - ضرورت کے وقت کون کون سی نماز جمع ہو سکتی ہے۔

جواب - ضرورت شرعیہ کے وقت ظہر اور عصر کی نماز جمع ہو سکتی ہے اور مغرب اور عشاء کی نماز جمع ہو سکتی ہے۔

سوال ۵ - نماز جمع کے وقت سنتوں کی رکعتیں پڑھنی ضروری ہیں یا نہیں۔

جواب - نمازیں جمع کی جائیں۔ تو پہلی اور پچھلی دونوں سنتیں معاف ہوتی ہیں اور کوئی پڑھ لے۔ تو ممنوع نہیں۔ نماز ظہر و عصر کے جمع کے وقت حضر میں چار اور چار آٹھ رکعت اور نماز مغرب و عشاء کے لئے جمع کے وقت تین اور چار سات رکعت فرضوں کے پڑھنے ضروری ہیں۔ عشاء کے ساتھ تین وتروں کا پڑھنا ضروری ہے۔

سوال ۶ - نماز تہجد کے علاوہ کے کتنی رکعتیں ہیں۔

جواب - دو سے بارہ آٹھ یا زیادہ جس قدر آدمی توجہ کے ساتھ حضور دل ... کے ساتھ خشوع خضوع کے ساتھ نماز ادا کر سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی عمل ہے۔ کبھی کم از کم دو ہی پڑھ لیتے ہیں اور زیادہ بھی پڑھتے ہیں۔

تعبیر الرویاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادر مکرم جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں کچھ دنوں سے ریاست قلات کی جانب سے حد بندی فیمابین ریاست قلات و ریاست لسبیلہ کے کام پر سپیشل ڈیوٹی پر ہوں اس واسطے بباعث بُعد مسافت الحکم اور بدر عموماً دیر سے ملتے تھے ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو جبکہ میں مقام سونمیانی علاقہ لسبیلہ میں پہنچا تو میرے ایک عزیز دوست نے جو وہاں کے بمنزلہ نائب تحصیلدار ہیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسبت بہت کچھ حسن عقیدت رکھتے ہیں مخدومی مولٰنا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے متعلق مجھے اطلاع دی۔ جو انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر نہایت صبر اور سکوت کے ساتھ سن لی گئی۔ چونکہ مولانا مرحوم کی جدت طبع کے ساتھ مجھے کچھ قدرتی مشارکت معلوم ہوا کرتی تھی۔ کیونکہ جسقدر مضامین مولانا ممدوح کے قلم کے لکھے ہوئے الحکم یا بدر میں کبھی کبھی طبع ہوتے تھے۔ میں ان مضامین کو بالتخصیص کئی کئی مرتبہ پڑھا کرتا تھا۔ اور ہر ایک مرتبہ میں اس سے نیا لطف آتا تھا۔ چنانچہ اس نیچرل لگاؤ اور اُنس کی اطلاع ایک دفعہ بذریعہ تحریر میں نے مولٰنا ممدوح کی خدمت میں بھی عرض کر دی تھی۔ اس لئے مولانا ممدوح کی وفات حسرت آیات کی بابت تقاضائے بشریت غیر محسوس طریق سے قلب پر اثر ہوتا گیا۔ اور اسی قسم کے خیالات میں مستغرق ہو کر رات کو سوتے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس واقعہ کی اصلیت پر مجھے اطلاع بخشی جاوے چنانچہ رات رویا میں میں نے دیکھا کہ ایک موقعہ پر بہت سے آدمیوں کا مجمع ہے جس میں مخدومی مولٰنا نورالدین صاحب بھی ہیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب پورے طور پر تندرست اور موزون صورت میں فربہ اور بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کا لباس عمدگی میں نہایت اعلےٰ ہے۔ دستار اور شلوار بالکل نئی اور سفید ہے گدھیانہ کلاتھ کی قسم کا چکتا ہوا کوٹ زیب تن ہے۔ کوٹ کے اوپر سفید دوپٹہ اوڑھا ہوا ہے۔ جو بغل کے نیچے سے ہو کر گذرا ہے ہاتھ میں ایک لمبا عصا ہے۔ آپ کا چہرہ دلفریب صورت میں گوشت سے بھرا ہوا ہے۔ اور داڑھی اس پر نہایت بھلی معلوم ہوتی ہے جس کے بال اس طرح سے چمکتے ہیں۔ جیسا کہ خضاب کے بعد تیل لگانے سے چمکا کرتے ہیں۔ آپ متانت اور جلال کے ساتھ آنکھیں نیچی کئے ہوئے ایسا کہ کوئی بڑا بارعب اور متمکن فرمانروا کرتا ہو۔ میٹھا سا تبسم فرماتے ہوئے اس مجمع میں آئے ہیں۔ سب اہالیان مجمع نے سرو قد کھڑے ہو کر آپ کو تعظیم دی۔ اور میں ٹکٹکی باندھ کر مولوی صاحب کی ایسی مقبول اور دلربا صورت کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا ہوں (اب بھی اس پاکیزہ اور منتظم صورت کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے) لکھنے میں مولٰنا نورالدین صاحب نے ایک موزون فربہ اندام شخص سے مولوی صاحب کو اس طرح پر انٹروڈیوس کرایا ہے کہ "یہ صاحب کا الفرق کے پریذیڈنٹ ہیں" مولوی صاحب نے اس سے مصافحہ کیا۔ پھر ایک دوسرے سفید پوش آدمی نے مولوی صاحب سے ہاتھ ملایا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ کون ہے۔ پھر ایک تیسرے شخص سے جس کے کپڑے کچھ میلے تھے۔ یہ کہکر کہ "حضرت سلامت" خود مولوی صاحب نے مصافحہ کیا۔ بعدہٗ سب لوگ بیٹھ گئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے مولوی نورالدین صاحب کے پاس بیٹھ کر اُن سے کہا کہ "کل نماز جماعت آپ نے کرانا اور مثنوی کے کچھ اشعار پڑھنا" میں بھی مولوی عبدالکریم صاحب سے ملنے کی اجازت مولوی نورالدین صاحب سے مانگتا الا مولوی صاحب سے مصافحہ کرنے کی نوبت نہیں آئی۔ میں چارپائی پر لیٹا ہوا اس جماعت میں سے ایک سے پوچھتا ہوں کہ "مولوی عبدالکریم کیسے ہیں" مجھے جواب میں کہا جاتا ہے۔ کہ "وہ تو چل دئے یعنی کل مٹی کو فوت ہو گئے" یہ سنکر میں رونے لگ گیا۔ اور میری ہچکی بندھ گئی

اس سے بعد جلدی ہی جب میری آنکھ کھلی۔ تو میں نے گھڑی دیکھی۔ ۲½ بجے رات کا وقت تھا۔ پھر یہ تمام حالات اسی وقت قلمبند کر لئے۔ تاکہ صحت کے ساتھ یادداشت میں قایم رہ سکیں۔ آج کراچی میں پہنچ کر آپکا بدر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء ملا جس میں مولٰنا مرحوم کی وفات کا ذکر تھا۔ وقت وفات کے عین مطابقت سے اور بھی دل پر اثر کیا۔ یہ حالات بغرض تعبیر آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولٰنا مرحوم کو جنت الماویٰ میں جگہ بخشیں۔ آمین ثم آمین

آپکا صادق خاکسار قاضی نظیر حسین احمدی مقام کراچی

یہ خواب حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے خاتمہ بالخیر اور جنتی ہونے پر دلالت کرتا ہے (ایڈیٹر)

تصدیق بالرؤیاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ السلام علیکم۔ عرصہ ہوا کہ میرے بھائی کو اس سال شالامار باغ کے میلہ میں بوقت دن یہ شعر اس طرح نازل ہوئے کہ جناب مسیح موعود حضرت مرزا صاحب ان کے پاس آئے ہیں اور آپ نے اسکو فرمایا کہ میں کون ہوں وہ جواب اس کلام پر دیتا ہے۔ پہلے وہ بالکل حضرت صاحب کو مسیح نہیں مانتا تھا۔ ؎ غلام احمد کا یہ اعلیٰ نشان ہے ٭ زمین قادیان اور مسیح آسمان ہے ٭ وہ بنکر نبی آیا زمین پر ٭ عزیزو دیکھو یہ راز نہان ہے ٭ انھیں کو ملکی سبقت جا نپر ہو ٭ انھیں کے ہاتھ میں ساری عنان ہے ٭

اس کے بعد اس نے حضرت صاحب کی خدمت میں خط بیعت کا روانہ کیا۔ شیخ غلام محمد صاحب مختار عدالت انارکلی لاہور۔ میاں محمد لطیف صاحب کلرک چھاپہ خانہ سرکاری اینی گورنمنٹ پریس انگریزی لاہور کے نام اخبار بدر بذریعہ کارڈ پر ضرور روانہ فرماتے ہیں۔ ان کی اجازت سے لکھتا ہوں۔ والسلام

نبی بخش لاہور خریدار نمبر ۵۵

سالِ گذشتہ

۱۹۰۵ء گذر گیا۔ اور خدا کی عجیب قدرتوں کے بہت تماشے دکھا گیا۔ جو خدا کے سعید بندوں کے واسطے موجب ہدایت اور ازدیاد ایمان ہوئے۔ اور شقی سیاہ دلوں کے واسطے باعث بدبختی و بدنصیبی ہوئے۔ بہت سے سال دنیا میں آتے ہیں۔ اور چلے جاتے ہیں۔ اور ان میں چنداں ایسے امور اور حادثات پیدا نہیں ہوتے۔ کہ تاریخی کتب میں ان کے واسطے کوئی جگہ قائم رہ جاوے۔ لیکن بعثت و ظہور انبیاء کے سنین کسی کی خوش قسمتی اور کسی کی بدقسمتی کے واسطے تاریخ زمانہ پر ایسا گہرا نشانہ لگاتے ہیں۔ کہ قیامت تک مٹنے میں نہیں آتا۔ مصر میں بیسیوں بادشاہ ہوئے۔ سب کا لقب فرعون ہی تھا۔ جیسا کہ بادشاہ روس کا نام زار ہے۔ مگر حضرت موسٰی کی بعثت نے اس زمانہ کی تاریخ کو ایسی شہرت اور یادگاری بخشی۔ کہ آج دنیا فرعون کا لفظ سنتے ہی جھٹ اس بادشاہ کی طرف خیال چلا جاتا ہے۔ جو خدا کے بندے حضرت موسٰی کا تعاقب کرنے کے سبب غرق آب ہوا تھا۔ غرض نبیوں کا زمانہ تاریخی لحاظ سے ایک بڑی عظمت کا زمانہ ہوتا ہے نہ صرف اس لئے کہ ان کی آمد اہل زمانہ کے مذہبی خیالات میں ایک تغیر عظیم پیدا کرتی۔ بلکہ اس لئے بھی کہ ان کے آنے سے زمین و آسمان کے حالات میں ایک غیر معمولی نشان دکھائی دیتا ہے۔

۱۹۰۵ء بھی ان عجائبات اور تاریخی حادثات سے کچھ کم حصہ نہیں لیا۔ سب سے اول زلزلہ ہی کو دیکھو جس نے تختۂ زمین کو پہلے ملک ہند میں جو مذہبی دنیا کا سب سے بڑا نمائش گاہ ہے اور پھر اٹلی میں جو اس وقت کی ملکی طاقتوں کا مذہبی مرکز ہے۔ اس زور سے ہلا دیا۔ کہ آج تک تمام دنیا کے اہل الرائے اس کو ایک قیامت کا نمونہ کہتے چلے آتے ہیں۔ ایک عیسائی اپنے تازہ پرچہ میں ۱۹۰۵ء پر ریویو کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ اس (۱۹۰۵ء) کے آثار صدیوں تک قائم رہیں گے۔ ۴۔ اپریل والا زلزلہ آئندہ پشتوں کے لئے بھی ایک درد انگیز واقعہ ہوگا۔ جس نے ہزاروں خاندانوں کا نام و نشان صفحہ ہستی سے معدوم کر دیا۔ ... کتنی عالیشان عمارتیں سطح زمین سے جا ملیں ... جس کی یاد سے بھی جگر پاش پاش ہوا جاتا ہے۔“ ایسا ہی ایک آریہ اخبار ۱۹۰۵ء پر ریویو کرتا ہوا لکھتا ہے ”ہمیں ایک ایسی مصیبت کا مقابلہ کرنا پڑا جس کی مثال پچھلی چند صدیوں کی آریہ ورت کی تواریخ میں نہیں ملتی“۔ یہ تو سب مانتے ہیں کہ اس زلزلہ کی شدت تباہی کا اثر بہت سخت تھا۔ اور ساری دنیا پر کسی نہ کسی رنگ میں اس کا اثر پڑا۔ لیکن بعض نادان سوال کرتے ہیں کہ اس میں نشان کیا ہے۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس میں نشان اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ہے۔ جو حضرت مسیح نے کئی بار پہلے صاف صاف لفظوں میں کی تھی۔ اور پھر اس میں نشان اس پیشگوئی کا ہے۔ جو پہلے سے قرآن شریف میں درج ہے۔ پھر اس میں نشان اس پیشگوئی کا ہے۔ جو آئندہ کے ایک بڑے زلزلے کے متعلق کی جا چکی ہے۔ چونکہ یہ مسائل اسی اخبار میں کئی دفعہ بالتفصیل ذکر ہو چکے ہیں۔ اس واسطے اس جگہ دہرانے کی ضرورۃ نہیں۔

یہ ایک بہت بڑا نشان ۱۹۰۵ء کا تھا جس کی خبر بجلی کی طرح اور بجلی کے ذریعہ سے تمام دنیا میں ایک دفعہ پھیل گئی تھی۔ اس واسطے ہم نے اس کو پہلے ذکر کیا۔ لیکن دراصل ۱۹۰۵ء کا پہلا نشان اس عظیم الشان فتح کا نشان تھا۔ جو افتتاح سال کے ساتھ ہی ظہور پذیر ہوا تھا۔ جس میں تمام مخالفین اور معاندین نے ہر قسم کی جانی اور مالی سر توڑ کوششوں کے بعد ایک بڑی بھاری ناکامی کا منہ دیکھا۔ اور خدا نے اپنی بندے کی نصرت کی۔ اور ۷۔ جنوری ۱۹۰۵ء کو امرتسر کے سیشن جج نے ہمارے حضرت مقدسہ کا فیصلہ سنا کر دشمنوں کو روسیاہ کر دیا۔ اس مقدمہ میں مولوی لوگوں نے بڑے بڑے زور لگا کر گواہیاں دیں۔ اور خدا کے مسیح کی مخالفت میں یہ بھی کہا۔ کہ زنا چوری جھوٹ کوئی بھی بدی انسان کرے۔ وہ متقی کا متقی رہتا ہے۔ اور ہر حیلے جائز و ناجائز سے خدا کے مسیح پر حملہ کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے وعدوں اور الہامات کے مطابق جو پہلے سے شائع کئے جا چکے تھے۔ آخر فتح حضرت حجۃ اللہ ہی کی ہوئی۔ اگرچہ اس مقدمہ نے بہت طول کھینچا۔ اور دور دور کے گواہوں کے سبب اور مقدمہ کے جہلم سے گورداسپور تبدیل ہونے کے سبب اور ایک دفعہ مجسٹریٹ چندولال صاحب کو جن کے پاس پہلے مقدمہ تھا۔ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی سے واپس منصف ہو کر گورداسپور سے تبدیل جانے کے سبب اور پھر دوسرے مجسٹریٹ ملے صاحب آتمارام کے کچھ دن آنکھوں کی بیماری میں مبتلا رہنے اور دوران مقدمہ میں ان کے دو لڑکوں کے مرجانے پر کچھ رخصت لینے اور بعض دیگر ایسے وجوہ کے سبب جو پیش آتے رہے۔ مقدمہ میں التوا ہوتا رہا۔ اور بار بار گورداسپور جانا پڑا۔ اور اس التوا میں دشمن بہت سی بد خبریں اڑاتے رہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخر کامیابی خدا کے مسیح کو ہوئی۔ عاجز کو یہ فخر حاصل کہ اس مقدمہ کے تمام سفروں میں حضرت مسیح کے ہمرکاب رہا۔ اور بہت سے نشانات کا چشم دید گواہ ہوا۔ خواجہ کمال الدین صاحب خدا انہیں دین میں کمال عطا کرے۔ اس مقدمہ میں اول سے آخر تک وکیل تھے۔ اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے بھی ان کے ہمراہ وکیل تھے۔

پھر تیسرا بڑا نشان جو اس میں پورا ہوا۔ وہ طاعون کا تھا جس نے پہلے سے بہت زیادہ ہندوستان کے مختلف حصوں کی صفائی کی۔ یہ نشان کئی سالوں سے ہندوستان کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے درپے ہے اور صدہا بلکہ ہزارہا خوش قسمت لوگوں کو سلسلہ احمدیہ کی طرف کھینچ لایا ہے۔ مگر ہنوز ان سمجھنے والوں کی تعداد اس سے زیادہ نہیں۔ کہ ان کو قلیل من عبادی الشکور کا مصداق گردانا جائے۔

پھر چوتھا بڑا نشان سیلاب عظیم کا تھا۔ جو ہندوستان کے مختلف مقامات پر ماہ اگست ستمبر میں اس زور سے آیا کہ کئی گاؤں غرق ہو گئے۔ اور ہزارہا جانیں آدمیوں کی اور مال مویشیوں کی تلف ہو کر دوسروں کے واسطے عبرت کا موجب ہوئیں۔

اس کے علاوہ اور صدہا نشان وقوع میں آئے۔ جن کے گواہ زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہے تھے۔

مثلاً میر ناصر نواب صاحب کے چھوٹے صاحبزادہ میاں محمد اسحٰق کا ایسا سخت بیمار ہونا۔ کہ ڈاکٹر کا بیماری کو نہایت خطرناک بیان کرنا۔ حضرت کو اس کی صحت کے متعلق الہام ہونا۔ اور اس کے مطابق عزیز کا جلد شفایاب ہونا۔ برادر محمد افضل کی وفات کے متعلق پہلے سے الہام ہونا۔ پھر باغ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کا ایسا سخت بیمار ہونا۔ کہ آپ نے اپنی وصیت بھی لکھ دی۔ اور اور پھر حضرت کے پہلے بیان کردہ الہام کے مطابق شفا پانا۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کے متعلق امتحان اسسٹنٹ سرجنی میں پاس ہونے کی پہلے سے بشارت دینا اور پھر اس کے مطابق واقع ہونا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے متعلق چھ ماہ پہلے الہام ہونا۔ اور پھر ایام بیماری سے چند روز پہلے اور ایام بیماری میں ایسے الہامات کا متواتر نازل ہونا۔ جن سے مرحوم کی وفات کی اطلاعات تھیں۔ اور مولوی صاحب مرحوم کے سرطان سے شفا پانے کے متعلق الہامات کا ہونا اور پھر اس کے مطابق واقعہ ہونا۔ دہلی جانے سے پہلے دروازے سے نیند کا خواب دیکھنا اور پھر ایسا ہی واقعہ ہونا۔ دہلی میں ایک غمناک امر کی طرف اشارہ پانا۔ اور میر صاحب کا بیمار ہونا۔ امرتسر میں جھگڑا فساد کے متعلق رؤیا دیکھنا اور پھر وہاں بعض ناپاک لوگوں کا شرارت کرنا پیشگوئی کے مطابق نئے مہمان خانہ کا طیار ہونا۔ غرض جو لوگ قریب رہتے ہیں وہ خود اس ایک سال میں اس قدر نشانات دیکھ چکے ہیں۔ کہ ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور عالم الغیب ہونے اور ایک قادر خدا ہونے کے دلائل اور یقین کا ایک بڑا مجموعہ ہے اگر اس سال کے تمام نشانات کو بالتفصیل لکھا جاوے۔ تو ایک بڑی کتاب طیار ہو سکتی ہے۔ یہ سب باتیں اپنے موقعہ پر درج اخبار ہوا ہو چکی ہیں۔

نئے خطابات اس سال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مفصلہ ذیل پانچ نئے ناموں سے اللہ تعالیٰ نے مخاطب و معزز فرمایا۔

(۱) عبدالقادر

(۲) محمد مفلح

(۳) ابن رسول اللہ

(۴) قمر
(۵) شمس

یہ سب نام اپنے مضمون کے اندر حضرت مرزا صاحب کے اس سچے تعلق عبودیت اور رسالت کو ظاہر کرتے ہیں جو آپ کو اپنے حقیقی محسن رب کے ساتھ ہے۔ جو سب باتوں پر قادر ہے۔ اور آپ کے اس باطنی تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو کہ آپ کو خاتم الانبیاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ کیونکہ حقیقی اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی لوگ ہیں۔ جو آپ کے روحانی فیض سے بہرہ ور آپ کے حقیقی وارث اور جانشین بنتے ہیں۔ اور آنحضرت کی متابعت میں ایسے محو ہو جاتے ہیں۔ کہ بس محمدی بن جاتے ہیں اور اسی واسطے ان کو خدا کی طرف سے کامیابی کا تمغہ ملتا ہے۔ کیونکہ محمد کے سوائے کوئی دوسرا اس زمین پر مفلح نہیں ہو سکتا۔ یہ اس دنیا کا چاند ہے۔ جو سورج کی روشنی سے فیض حاصل کر کے خلقت کو ہدایت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جو نادان اس حقیقی نور کو نہیں پہنچتے۔ ان کے واسطے شمس ہو کر انہیں ان کا چاند دکھلا دیتا ہے۔

تازہ تصانیف اس سال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نو تازہ تصانیف بصورت اشتہارات شائع ہوئیں۔ جو سب کی سب اخبار بدر میں وقتاً فوقتاً درج ہو چکی ہوئی ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلی کا نام بھی الوصیت تھا۔ اور سب سے آخری کا نام بھی الوصیت ہی ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے

۱۔ الوصیت ۔ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء ۔ پیشگوئی متعلق زلزلہ اول۔ جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو واقع ہوا۔
۲۔ الدعوت ۔ ۵ اپریل ۱۹۰۵ء ۔ آئندہ ایک آنے والے زلزلہ کے متعلق پیشگوئی۔
۳۔ الانذار ۔ ۱۸ اپریل ۱۹۰۵ء ۔ ایضاً
۴۔ الانذار ۔ ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء ۔ ایک زلزلہ شدیدہ اور سیلاب کے متعلق پیشگوئی۔
۵۔ البلاغ ۔ ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء ۔ ایضاً
۶۔ ضروری گذارش ۔ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء ۔ گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی متعلق زلزلہ۔ اور اس پیشگوئی پر توجہ کرنے کے فوائد کا اظہار
۷۔ ایک تازہ خط ۔ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء ۔ ایک سائل کے چند سوالات متعلق بعض پیشگوئیوں کے جوابات۔
۸۔ تبلیغ الحق ۔ ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ حضرت امام حسین کی شہادت کے متعلق ناجائز کلمات پر تنبیہ۔
۹۔ الوصیت ۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ جماعت کو وصیت مقبرہ بہشتی کی بنیاد۔ اور اس میں دفن ہونے کے شرائط۔

کتاب نصرۃ الحق حصہ پنجم براہین احمدیہ کا بہت سا حصہ اس سال چھپ گیا ہے۔ مگر ہنوز مکمل ہو کر شائع نہیں ہوا

تقریر حضرت اقدس ۱۹۰۵ء میں علاوہ ان تقریروں کے جو حضرت اقدس روزانہ اپنے خدام کو یا مخالفین کو بطور وعظ و نصیحت اور حجت پورا کرنے کے فرمایا کرتے ہیں۔ آپ نے مجمع عام میں پانچ پبلک لکچر دئے۔ ایک لدھیانہ میں۔ ایک امرتسر میں۔ جو مفسدوں کے شور مچانے کے سبب پورا نہ ہوا۔ اور تین قادیان میں جو دسمبر کے آخری ایام ہوئے۔ ایک مسجد اقصیٰ میں اور دو مکان جدید میں۔

اس سال حضرت حجۃ اللہ نے اکتوبر نومبر کے ایام میں ایک سفر دہلی کی طرف کیا۔ واپسی پر راستہ میں دو یوم لدھیانہ ایک یوم امرتسر قیام ہوا۔ کل ایام سفر ۳۰ تھے۔ دہلی کے سفر کے حالات مفصل اخبار بدر میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے سوائے تمام سال قادیان میں قیام رہا۔ جس میں سے تین ماہ اپریل۔ مئی۔ جون باغ میں قیام رہا۔

اس سال میں مفصلہ ذیل احباب نے ہمکو اپنی جدائی کا غم دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ ان کو جنت میں جگہ دے اور ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرماوے۔ دو ایسے کے نام [illegible] اور وہ جن کے نام درج نہیں۔

نواب صاحب محمد خان مرحوم ۔ کپورتھلہ ۔ تاریخ وفات ۵ مارچ ۱۹۰۵ء
برادر خورد افضل صاحب مرحوم ۔ " ۱۳ مارچ ۱۹۰۵ء
برادر شیخ محمد خان صاحب مرحوم برادر [illegible] " اپریل ۱۹۰۵ء
عزیز محمد شاہ مرحوم پسر قاضی امیر حسین صاحب " مئی ۱۹۰۵ء
مولوی جمال الدین صاحب مرحوم ۔ سید والہ " ۲۲ جولائی ۱۹۰۵ء
خالہ [illegible] زوجہ کلاں حضرت مولوی نور الدین صاحب تاریخ وفات ۔ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۵ء
عزیز عبد القیوم ابن حضرت مولوی نور الدین صاحب تاریخ وفات ۱۶ اگست ۱۹۰۵ء (جس کا بدل خدا تعالیٰ نے ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء کو حبیب السلام کے جسم در روح دیا ۔ ۔ حضرت فرمایا)
حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم تاریخ وفات ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء
منشی وزیر الدین صاحب مرحوم " نومبر ۱۹۰۵ء
مولوی برہان الدین صاحب مرحوم جہلم " ۳ دسمبر ۱۹۰۵ء

اس سال میں عاجز راقم کی ایک لڑکی سعیدہ بیگم بھی فوت ہوئی

مقدمہ کپورتھلہ کپورتھلہ میں جو مخالفین نے ایک مسجد میں سے احمدیوں کو نکالنے کی ٹھان کر مقدمہ کھڑا کر رکھا تھا۔ اس میں مسجد احمدیوں کو ملگئی۔ اور مخالفوں کا کوئی دخل و تعلق نہ رہا۔ فالحمد للہ

درس قرآن شریف درس قرآن شریف حضرت مولوی نور الدین صاحب روزانہ (سوائے جمعہ) کے مسجد اقصیٰ میں دیتے رہے ہیں۔ جس کے سامعین اور حاضرین بعض دن دو دو سو تک ہوتے ہیں۔ یہ درس بہت سے برکات کا باعث۔ بہتوں کے واسطے ہدایت کا موجب۔ کئی لوگوں کے دلوں سے وساوس شیطانی کو دور کرنے والا۔ اور اکثروں کو راہ راست پر لانے والا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مدرس کو جزائے خیر دے۔ اور اس کے متعلمین کو فہم قرآن اور اس پر عمل عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین

مدرسہ تعلیم الاسلام مدرسہ تعلیم الاسلام کی تعلیمی حالت اس سال اچھی رہی۔ گو مالی حالت کے ریزرو فنڈ میں تھوڑا حساب ہوا امداد کی بہت ضرورت ہے۔ ابتدائے سال میں جنوری کے مہینہ میں انسپکٹر مدارس نے مدرسہ کا معائنہ کر کے بہت عمدہ رپورٹ کی۔ فروری کے مہینہ میں مدرسہ کے انتظام میں ایک تغیر واقع ہوا۔ اور وہ یہ تھا۔ کہ انتظام مدرسہ بجائے نواب محمد علی خان صاحب کے ایک کمیٹی کے سپرد ہوا۔ کیونکہ نواب صاحب موصوف اس وقت لاہور چلے گئے ہوئے تھے۔ اور کچھ اور عرصہ تک انہیں اپنے بعض ضروری کاموں کی خاطر لاہور میں رہنا ضروری تھا۔ ان کے ایام گذشتہ لاہور میں یہ عاجز چند ماہ تا قیام قائم مقام [illegible] کر رہا تھا۔ اور مارچ کے آخیر تک مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر رہا۔ جب کہ یکم اپریل کو میں بدر کا ایڈیٹر مقرر ہوا۔ اور مولوی شیر علی صاحب کو ہیڈ ماسٹری کا چارج دیا۔ پانچ نئے مدرس اس سال مدرسہ میں ملازم رکھے گئے۔ شیخ عبد الحق صاحب بی اے۔ منشی عبد الحق صاحب۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب جو گورنمنٹ کی ملازمت اس مدرسہ کی خاطر چھوڑ کر یہاں آگئے ہیں۔ اور منشی غلام محمد صاحب۔ سال کے آخر میں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے مدرسہ کی طرف خاص توجہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مدرسہ میں ایک شاخ دینیات کھولی گئی۔

طلباء شاخ دینیات اس مدرسہ کے علاوہ ایک درس کتب دینیات کا حضرت مولوی نور الدین صاحب کا خاص ہے۔ جس میں پانچ دس طلباء ہمیشہ حضرت مولوی صاحب موصوف سے تفسیر۔ ترجمہ۔ حدیث۔ فقہ۔ صرف نحو۔ معانی۔ منطق۔ فلسفہ۔ طب۔ وغیرہ علوم کی تحصیل کرتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کے وقت کا اکثر حصہ روزانہ ان طلباء کی تعلیم میں صرف ہوتا ہے۔ ان طلباء کے ہر طرح کے گذارے کی صورت بھی اکثر حضرت مولوی صاحب کے ذمہ ہی ہے جس میں بعض احباب کچھ ماہواری یا وقتاً فوقتاً امداد بھی دیا کرتے ہیں۔ اس سال کے بعض طلباء یہ ہیں۔ مولوی غلام نبی صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب۔ میاں غلام محمد صاحب کشمیری۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ سید عبد الحی عرب۔ عبد الرحمن صاحب جاتوی۔ محمد حسن ہزاروی۔ محمد شاہ۔ ابو سعید عرب صاحب۔ محمد یار۔

مطب حضرت مولوی نور الدین صاحب کا مطب جس میں صبح شام بیماروں کو حضرت موصوف دیکھتے ہیں۔ اور دوائی بھی مفت ملتی ہے۔ قادیانی اور بیرونی لوگوں کے واسطے کھلا ہے۔ دور دور سے بیمار لوگ بھی آتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے شفا پا کر جاتے ہیں۔ اس سال بھی یہ مطب بدستور مخلوق کو فیض دیتا رہا۔

رسالہ ہفت ملا قرآن اس سال میں ایک رسالہ ماہواری جاری ہوا ہے جو کہ اس میگزین ہے۔ اس کے اڈیٹر برادرم مفتی فضل الرحمان صاحب شاگرد رشید حضرت مولوی نورالدین صاحب ہیں۔ خدا ان کے کام میں برکت دے اور ان کو دینی و دنیوی فوائد سے متمتع کرے۔

ریویو آف ریلیجنز کا پہلا سالہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی و اردو جو کام دنیا میں کر رہا ہے۔ اس کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ مخالفوں نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ اس وقت یہی ایک اسلامی رسالہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کا کام ہند میں اور غیر ممالک میں کر رہا ہے۔ اس کے سوائے الحکم بفضلہ تعالیٰ عمدہ حالت میں ہے۔ خدا اسے قائم اور سرسبز رکھے۔ بدر نے بہت ترقی کی ہے۔ اپریل سے دسمبر تک قریب دو سو نئے خریدار پیدا ہوئے ہیں۔ مگر گذشتہ مشکلات کے سبب مینیجر نے اس سال بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ خدا رحم کرے۔ اور اپنی نصرت سے اس کی امداد کرے۔

انجمن اس سال کا انجام ایک خاص انتظام کے ساتھ ہوا جس نے سلسلہ احمدیہ کے قیام کی بنیاد گویا نئے سر سے باندھی ہے۔ اور وہ پیشگوئی کے مطابق مقبرہ بہشتی کا بنانا ہے جس کے واسطے ایک انجمن بنائی گئی ہے۔

علاوہ ازیں قادیان میں دو نئی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ ایک سنٹرل کمیٹی قومی معاملات کے واسطے۔ اور ایک لوکل کمیٹی مقامی ضروریات کے واسطے۔ پہلی کے سکرٹری حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہیں۔ اور دوسری کے سکرٹری شیخ یعقوب علی صاحب مقرر ہوئے۔

سال گذشتہ کے معاملات پر اس طرح پر ایک مختصر سرسری نظر کرنے کے بعد میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری تمام گذشتہ غلطیوں کو معاف فرماوے۔ اور ہماری پردہ پوشی فرماوے اور گناہوں کی سزا میں گرفتار ہونے سے ہم کو بچا لے اور آئندہ ہم کو نیکی کی توفیق دے۔ اور اپنی رضامندی کے حصول کی راہیں دکھلائے جس مطلب کے واسطے اس نے اپنے پیارے بندے کو مبعوث کیا ہے۔ اس کے پورا کرنے میں ہم ناصران دین میں شامل ہوں۔ اور یہ سال آئندہ ہمارے واسطے موجب برکات اور رحمت کا ہو۔ خدا تعالیٰ کے نشانات سلسلہ حقہ کی تائید میں ظاہر ہوں۔

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا۔ ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا۔ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین۔ اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء۔ بیدک الخیر۔ انک علی کل شیء قدیر۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈوائی کا ایسٹ

ڈوئی کہتا ہے کہ میں نے چند فقرات دیے ہیں جیسا کہ یہوداہ اسکریوتی نے یسوع کو پکڑوانے کے واسطے اس کے منہ پر بوسہ دیا تھا۔ ایسا ہی میرے ساتھ بھی میرے بعض مریدوں نے معاملہ کیا۔ انھوں نے بار بار مجھے بوسہ دیا۔ پر میں نے ان کو اپنے شہر سے ہی نکال دیا۔

(معلوم ہوتا ہے اکثر مرید اس سے بیزار ہوتے رہتے ہیں)

اگر میں شیطان ہوتا۔ تو جا بجا ڈرانے کی تصویریں کھڑا کرتا تاکہ لوگ ڈر جاویں۔

(آپ شیطان کا استاد بننے کا بھی شوق ظاہر کیا کرتے ہیں۔ اگر کے کیا معنے تم ہو ہی شیطان)

یہاں بعض عورتیں اپنے خاوندوں کو تنگ کیا کرتی ہیں کہ تم ہم کو اس ڈوئی کے شہر میں کیوں لائے۔ اور بعض خاوند اپنی عورتوں کو تنگ کیا کرتے ہیں۔ کہ تو نے مجھے اس شہر میں آنے کی کیوں ترغیب دی تھی۔

(یہ مریدوں کی دلی حالت کا نقشہ ہے)

میں نے شیطان کا بہت مطالعہ کیا ہے

بہت سے پادری جب خیر الک ہو جاتے ہیں۔ تو سست کتوں کی طرح دن رات میں اپنا وقت ضائع کرتے پھرتے ہیں شہر شکاگو بہت گندی حالت میں۔ اس شہر میں گذشتہ سال میں اکثر واقعات قتل ہوئے۔ اور نو سو انچاس آدمیوں پر حملہ مجرمانہ کیا گیا۔

(یہ عیسائی مہذب شہروں کا نمونہ ہے)

جب مسیح آئے گا۔ تو لوگوں کو پاک بنانے پر دس ہزار سال لگے گا۔

چالاک تاش باز پادری۔ امریکہ کے اخبار لیوز مورخہ ۲۵- نومبر ۱۹۰۵ء میں تاش باز پادریوں کا ایک عجیب قصہ لکھا ہے۔ لکھا ہے کہ ایک شہر میں پادریوں کو تاش کھیلنے کا بہت شوق تھا۔ دن رات اسی کام میں معروف رہتے۔ لیکن چونکہ عوام میں یہ بات بہت بری سمجھی جاتی ہے۔ اس واسطے خفیہ طور پر تاش کھیلا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اتوار سے پہلی رات کو تاش میں مصروف رہے۔ صبح نماز کا وقت تنگ تھا۔ تاش کو اپنی جیب میں ڈال کر وعظ کرنے کے واسطے گرجا میں چلے گئے۔ ایک پادری صاحب جن کی جیب میں تاش تھی۔ انہوں نے وعظ میں ممبر پر کھڑے جوش وعظ میں کچھ ہاتھ جو مارنے لگے۔ تو تاش کے پتے جیب میں سے نکل کر ممبر کی سیڑھی پر جا گرے۔ پادری صاحب بہت ہوشیار تھے سامنے ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی طرف مخاطب ہو کر لبے دیکھو لڑکے تم لوگوں کی اصلاح کی خاطر مجھے کیسے کیسے ناگوار کام کرنے پڑتے ہیں۔ تمہاری خاطر یہ تاش گھر میں لائی پڑی ادھر آؤ۔ اور ان پتوں میں سے ایک کو اٹھاؤ۔ لڑکا آگے بڑھا اور ایک پتہ اٹھایا۔ پادری صاحب نے فرمایا۔ بتاؤ یہ کیا ہے۔ تو پتہ کا نام بتلایا۔ پادری صاحب نے کہا۔ اچھا ایک اور اٹھاؤ۔ اس نے ایک اور اٹھایا۔ پادری نے کہا۔ اس کا نام بتلاؤ۔ اس نے اس کا بھی نام بتلایا۔ تمام سامعین حیران خاموش رہے تھے کہ کیا معاملہ ہے۔ تب پادری صاحب نے ممبر سے بائیبل اٹھالی اور کھول کر بچے کو کہا کہ پڑھو۔ بچے نے کہا۔ کہ میں نہیں پڑھ سکتا تب پادری صاحب نے نہایت رونی شکل بنائی۔ اور غمگین آواز سے وعظ شروع کیا اور کہا۔ دیکھو یہ تم لوگوں کی عیسائی کا حال ہے۔ تمہارے بچے تاش کے ہر ایک پتے سے واقف ہیں لیکن بائیبل کا ایک لفظ نہیں جانتے۔ (راوی کا بیان ہے کہ یہ بالکل سچا واقعہ ہے)

تعدد ازدواج۔ ڈوئی کے آخری اخبار میں تعدد ازدواج پر ایک لکچر چھپا ہے۔ جو ڈوئی کی بیوی نے اپنی شہر کی عورتوں کے سامنے دیا ہے۔ اور اس امر کا اقرار ہے۔ کہ عیسائی ممالک میں زناکاری بہت ہے۔ اور جس فرقہ عیسائی میں تعدد ازدواج کا رواج ہے۔ ان میں یہ بدکاری نہیں پائی جاتی ہے۔ تاہم خود کثرت ازدواج کو ایک بدکاری اور گناہ قرار دیتی ہے۔ اس کا اقرار ہے۔ کہ توریت نے اس کو جائز رکھا ہے۔ لیکن انجیل میں یسوع مسیح نے اس کو منع کر دیا ہے۔ اس پر میں نے اس کو ایک خط لکھا ہے جس کا ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار کے ڈاک ولائیت کے کالم میں درج کیا جاوے گا۔

پادری کی آربالڈ میک لارن پر آٹھ الزام بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں سے پہلا کثرت شراب نوشی ہے۔ تین عورتوں نے بھی پادری صاحب پر الزام لگائے ہیں۔ (اخبار ۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴۰)

جان میڈک صاحب نے اپنے ایک دوست کو جو انہیں عیسائی رہنے کی ترغیب دیتا ہے ایک لمبا خط لکھا ہے جس میں سے چند ایک فقرات ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں۔ دو ہزار سال سے مسیحیت نے دنیا کو کیا فائدہ پہنچایا ہے۔ عیسائیت میں کوئی ایسی بات نہیں جو دنیا کے واسطے مفید ہو سکے۔ بائیبل میں جو اخلاق اور صفات خدا کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ ان سے (نعوذ باللہ) معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا دیوانہ تھا۔ یسوع اچھا آدمی تھا۔ مگر اس کا کبھی یہ منشا نہ تھا کہ وہ کوئی عالمگیر مذہب لے کر اس دنیا میں آوے۔ آپ مجھے کافر کہنے کے سوائے اور کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے۔ جو انجن کے کام بخوبی واقف ہو اور چکی آرد کے کام میں تجربہ رکھتا ہو۔ سر دست آئل انجن کے کام پر اس کو لگایا جائیگا آئل انجن کا کام نہ جانتا ہو تو سکھلا دیا جاویگا۔ تنخواہ حسب لیاقت ملیگی درخواستیں بمعہ نقول سندات آنی چاہئیں المشتہر شیخ غلام قادر شیخ نیاز احمد سوداگران وزیرآباد

حضرت مولینا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم (رضی اللہ عنہ) کی علالت حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقوےٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

سلسلہ کے واسطے دیکھو بدر نمبر ۳۶ جلد ۱ - مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء

مولوی صاحب کی علالت۔

میں قادیان میں ۲۲- اگست ۱۹۰۵ء کو پونچا۔ اس وقت تین چار روز سے ایک پھنسی جو مٹر کے دانہ کے برابر تھی۔ مولوی صاحب مرحوم کی پشت پر دونوں شانوں کی ہڈیوں کے درمیان گردن کے قریب دو انچ نیچے جلد پر نمودار تھی۔ اس وقت اس میں کاربنکل کے علامات پورے پورے نہ پائے جاتے تھے۔ مگر تین چار روز کے بعد پورا کاربنکل بن گیا۔ چنانچہ اس کو چیرا دیا گیا۔ مگر یہ کبھی اوپر کو بڑھتا تھا کبھی نیچے کو کبھی دائیں کبھی بائیں۔ غرضکہ جس طرف بڑھتا اسی طرف چیرا دیا جاتا۔ یہاں تک کہ اس ایک کاربنکل کو سات دفعہ چیرنا پڑا۔ ایک دفعہ کلوروفارم سنگھا کر۔ اور چھ دفعہ بغیر کلوروفارم کے۔ اور یہ نہیں کہ چیرہ ناکافی طور پر دیا جاتا تھا۔ یا علاج میں کسی قسم کی کمی تھی۔ مگر ذیابیطس کا غلبہ زور سے تھا۔ اس لئے کاربنکل بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ گردن کی پچھلی طرف سب کی سب جگہ رک گئی اور سر کے بالوں کے اندر بھی سوجن چلی گئی۔ اور گردن کے اطراف میں بھی تخمیناً ڈیڑھ ڈیڑھ انچ سوجن آگے کو بڑھ گئی۔ اس کاربنکل کے علاوہ چار اور کاربنکل نمودار ہوئے۔ دو پشت پر ایک دائیں شانہ پر ایک دائیں زانو سے اوپر۔ اس کے علاوہ سات پھوڑے جسم کے مختلف مقامات بازو و ٹانگوں پر تھے۔ اصل تکلیف کا موجب مولوی صاحب کے لئے پہلا کاربنکل تھا۔ جو ایک پھنسی سے اس قدر بڑھا۔ کہ دونوں شانوں کے درمیانی حصہ کمر کو اور گردن کو اس نے روک لیا۔ اور چیرا جو دیا گیا قریباً ۸- انچ طول میں اور چھ انچ عرض تھا۔ اور قریب ڈیڑھ انچ گہرا تھا۔ یہاں تک کہ شروع ایام میں جب کہ اچھی طرح سے زخم بھرا نہ تھا۔ اس کی طرف دیکھ کر اکثر لوگوں کو ہیبت معلوم ہوتی تھی۔ اور اتنے بڑے زخم کا بھرنا ایک اچنبہ بات معلوم ہوتی تھی۔ مگر خدا کے فضل سے اور مسیح کی دعاؤں سے گردن کی طرف کاربنکل کا بڑھنا بالکل رک گیا اور زخم سب کا سب بھر گیا۔ اور صرف دو سطحی لکیریں زخم کی جگہ پر معلوم ہوتی تھیں اور کچھ نہیں۔

چار نئے کاربنکل جو تھے۔ ان میں دوائی کی پچکاری کی گئی۔ وہ سب کے سب بیٹھ گئے۔ بازوؤں پر اور ٹانگ پر جو پھوڑے تھے۔ ان سے بھی بہت تکلیف ہوئی۔ ان سب کو یکے بعد دیگرے چیرے دئے گئے۔ علالت کے آخر ایام میں ان سب کو قریباً آرام ہو گیا۔ اور مواد کسی زخم میں سے کبھی تھوڑا نکلتا تھا ورنہ وہ اچھے ہی ہو گئے تھے۔

اس بیماری کے دوران میں کئی روز تک سخت پیچش رہی پاخانہ کے راستہ خون اور پیپ آتا رہا۔ مگر اس سے بھی خدا نے نجات دی۔

خدا کا فضل و استجابت دعا

مولوی صاحب کی بیماری بہت سخت اور خطرناک تھی۔ اس شدت سے اس کا دورہ ہوا۔ کہ میں ایمان سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کا اتنی لمبی میعاد یعنی ۱۸ دن تک زندہ رہنا ایک معجزہ تھا۔ اور یہ محض حضرت اقدس علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ ورنہ میں خدا کو حاضر و ناظر کر کے کہتا ہوں۔ کہ ہم بہت سے ڈاکٹر مولوی صاحب کے معالجہ کے لئے جمع تھے۔ اور حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی موجود تھے۔ بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی صاحب کی ایسی نازک حالت ہوتی تھی۔ کہ ہماری طبی نگاہ سے ان کا چند گھنٹے بھی زندہ رہنا ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ مگر جب کبھی کہ ہم گھبرا کر حضرت اقدس کی خدمت میں ان کی نازک حالت کا ذکر کرتے۔ آپ کبھی کوئی کلمہ یاس یا ناامیدی کا زبان پر نہ لاتے۔ بلکہ ہم سب کو بہت تسلی دیتے۔ اور ہمیشہ یہی فرماتے کہ اللہ تعالیٰ بہت قدرتوں کا مالک ہے۔ اس کے فضل کا ہر دم امیدوار رہنا چاہیئے۔ ہمارا بھروسہ تو اسی ذات پر ہے اور آپ دعا میں مشغول ہو جاتے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ قضاء و قدر جب نازل ہو جاوے۔ تو اسے کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ مگر حضرت اقدس کی دعا کا اثر بین ہوتا تھا۔ اور فوراً رذی علامات میں ایک غیر معمولی تبدیلی ہو کر آرام کی صورت ہو جاتی تھی۔ حقیقت میں قضاء و قدر کے ساتھ ایک لڑائی ہی تھی۔ القصہ دعاؤں نے اپنا اثر دکھایا کہ اصل عارضہ کاربنکل کا بالکل اچھا ہو گیا۔ اور درمیانی عوارض بھی اچھے ہو گئے۔ یہاں تک کہ خود مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ اب مجھے اصل بیماری سے بالکل صحت ہو گئی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ دو تین روز تک چلنے پھرنے کے قابل ہو جاؤں گا۔ مگر بموجب الہام الٰہی ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ یعنی موت کے تیر خطا نہیں جاتے۔ قضاء و قدر نے اپنا کام دوسرے رنگ میں کیا۔ یعنی مولوی صاحب کو ذات الجنب ہو گیا جس سے تپ ۱۰۶ درجہ کا ہوا۔ اور بالہام الٰہی ۴۷ سال عمر۔ انا للہ و انا الیہ راجعون کے مصداق ہوئے۔

میں بعض درمیانی امور پیش کرتا ہوں کہ جن سے میں اُمید کرتا ہوں کہ مولوی صاحب مرحوم کے لئے جو خدا تعالیٰ نے اس مہلک مرض میں اس قدر تاخیر کی۔ یہ محض ایک خارق عادت امر تھا اور حضرت اقدس کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔

۴- ستمبر ۱۹۰۵ء کو مولوی صاحب مرحوم پر کلوروفارم سونگھا کر اوپریشن کیا گیا۔ یہی سب سے بھاری اوپریشن تھا۔ خاکسار نے یہ اوپریشن کیا تھا۔ اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب پروفیسر سرجری آگرہ میڈیکل سکول نے ان کو کلوروفارم دیا تھا۔ اور اوپریشن قریب گیارہ بجے دن کے ختم ہوا تھا۔ اوپریشن کے بعد قریب شام تک میں مولوی صاحب کے پاس بیٹھا رہا۔ ہاتھ پاؤں بالکل سرد ہو گئے۔ نبض بالکل کمزور تھی۔ اور باقاعدہ نہ چلتی تھی۔ کسی وقت ایک دو حرکتیں دل کی بالکل ساقط ہو جاتی تھیں۔ گویا کہ دل حرکت کرتا کرتا رک جاتا تھا۔ ہوش نہ تھا۔ اور اس کے علاوہ پیٹ میں نفخ بہت تھا۔ اصل میں مولوی صاحب کو ذیابیطس کی وجہ سے عام کمزوری بہت تھی۔ اس کے علاوہ شدت درد و کرب کی وجہ سے کئی دن سے غذا اندر نہ گئی تھی۔ اس پر اوپریشن بڑا بھاری ہوا۔ بہت سا خون گیا۔ کلوروفارم بہت سی مقدار میں سونگھانا پڑا۔ اس لئے ان کی حالت نہایت نازک ہو گئی تھی۔ ہم نے ہر ایک قسم کا علاج کیا۔ کہ دل اپنی اصلی حالت پر آوے۔ اور ہوش آ جائے۔ مگر کوئی بات کارگر نہ ہوئی۔ اور سانس کی عام حالت بھی نیچے ہی نیچے جاتی تھی۔ ہمارے عزیز بھائی ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن و اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور بھی قریب چار بجے دن کے لاہور سے تشریف لائے۔ وہ بھی ان کی حالت دیکھ کر سخت پریشان و حیران ہوئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ بظاہر ان کے بچنے کی کوئی صورت نہیں معلوم ہوتی۔

حضرت اقدس گھڑی گھڑی مولوی صاحب کا حال دریافت کرتے تھے۔ آپ کی خدمت میں ان کی نازک حالت کی اطلاع دی گئی اس خبر کے سننے سے جیسے کہ ایک حقیقی غمگسار اور سچے مشفق کو صدمہ ہوتا ہے۔ آپ کو صدمہ محسوس ہوا۔ اور جیسے کہ والدین کو اپنے عزیز بیٹے کے لئے ایک تڑپ اور اضطراب ہوتا ہے۔ واللہ کہ ہم نے اس سے زیادہ اس مسیح میں اپنے روحانی فرزند کے لئے پایا۔ آپ پھر اندر تشریف لے گئے۔ کچھ مشک لائے۔ فرمایا کہ مولوی صاحب کو دو۔ پھر آپ دعا میں مشغول ہو گئے۔ کہا کہ ہمارے پاس سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہے۔ اور فرمایا کہ خدا کے فضل سے ناامید نہ ہونا چاہیئے۔ وہ چاہے۔ تو مردہ میں جان ڈالدے۔ اس کو سب قدرتیں ہیں۔ مشک بھی دیا گیا۔ پیشتر اس کے اس سے بہت زیادہ طاقتور ادویہ دی جا چکی تھیں۔ بلکہ جلد میں بذریعہ ہائی پوڈرمک سرنج (یعنی پچکاری) دی جا چکی تھی۔ کچھ اثر نہ ہوا تھا۔ مگر میں اس بات کا شاہد ہوں۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب گواہ ہیں۔ کہ ادھر حضرت مسیح نے دعا کے لئے سجدہ میں سر رکھا۔ اور ادھر مولوی صاحب کی حالت جو نہایت خطرناک تھی۔ اصلاح پکڑنے لگی۔ اور ابھی حضرت دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے۔ کہ نبض بالکل درست اور طاقتور ہو گئی۔ جیسے کہ کبھی کوئی ضعف نہ تھا اس وقت ڈاکٹر محمد حسین صاحب کے منہ سے بے اختیار یہ کلمہ نکلا

کرشن کی نبض کا درست ہونا ایک معجزہ ہی ہے کبھی نہیں دیکھا کہ اسہالات کے بعد اس ضعف کی حالت میں اور دل کی بالکل رہ چکنے کے بعد پھر کسی کا دل قوی ہو گیا ہو اور حالت درست ہو گئی ہو"۔ (باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

ملک روس میں سخت بے امنی پھیل رہی ہو۔ جابجا گورنمنٹ کے برخلاف کمیٹیاں ہو رہی ہیں۔ فوجیں بگڑ رہی ہیں۔ قتل و غارت ہو رہے ہیں ہزاروں یہودی تہ تیغ ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں جس کا اصل سبب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کو مغضوب علیہم کہا ہے۔ قرآن شریف میں ان کے متعلق یہ پیشگوئی ہے۔ کہ وہ جابجا ذلت اور ہلاکت دیکھیں گے اور کوئی ان کا سرپرست نہ ہوگا۔ اور ظاہر سبب عیسائی اقوام کا تعصب اور جاہلانہ غصہ ہے جو کہ وہ غیر مذاہب کے ساتھ رکھتے ہیں یہ تعجب اور ہنسی کی بات ہے۔ کہ باوجود اس قدر مفاسد اور خرابیوں کے جو ملک روس میں پڑی ہوئی ہیں۔ زار روس نے بھی سلطان روم کو کہلا بھیجا تھا کہ مقدونیہ کے معاملہ میں اصلاح کرو۔

—— ۲۰۔ دسمبر کو تبتی لامہ اور بھوٹانی تونگسا پلو نے حضور ویسرائے ہند سے ملاقات کی۔ اور دوسرے دن ہز ایکسلنسی نے ان سے ملاقات بازدید فرمائی۔

—— میسور کی ایک کان کی پھٹ جانے سے ۹۔ آدمی ہوئے۔ کئی انگریز زخمی ہوئے۔

—— بمبئی کے ساسن مل میں آتشزدگی سے ۱۴۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

—— بہرام پور کلکتہ میں ایک زیر تعمیر کارخانہ چوب کی عمارت گر گئی۔ جس سے ۲۵۰ آدمی دب گئے۔ ملبہ کھودنے سے ۳ مردہ۔ اور باقی زخمی نکلے۔ انہیں سے زیادہ تر پنجابی کاریگر تھے۔

—— ۳۱۔ دسمبر کو کولمبو میں اسلامیہ کانفرنس کا جلسہ تھا۔ قریب تین ہزار مسلمان شریک تھے۔

—— امیر صاحب کابل مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں حاجیوں کی آسایش کے لئے سرائیں بنوا رہے ہیں۔ اب تک مرزا شاہ بیگ انچارج تعمیر تھے اب سید شہزادہ جان کو بھیجا گیا۔ مرزا صاحب رخصت پر واپس آئے

ایک پادری کی روح بل فاسٹ میں ایک پادری نے ظاہر کیا۔ کہ ایک بھوت رات کو دروازے کھٹکھٹاتا رہتا تھا۔ دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ ایک متوفی پادری کی روح ہے اور کہا کہ میرے حق میں دعا نہیں کی گئی۔ جس سے میں بھوت بن گیا۔ اس پر پادریوں نے دعا کی۔ تو وہ بھوت وہاں سے چلا گیا۔ اس لئے پادریوں نے آیندہ کے لئے اعلان کر دیا۔ کہ اپنے متوفی برادروں۔ دوستوں کے لئے ضرور دعا کی جایا کرے۔

زیور سے ہلاکت دہلی میں ایک سنار کے لڑکے کو جو صرف ۲½ روپے مالیت کی نگین کانوں میں پہنے ہوئے تھا۔ کسی ظالم نے مار ڈالا۔ افسوس یہ لوگ بچوں کو زیور پہنانے سے باز نہیں کرتے۔

طاعون ہفتہ مختتمہ ۲۳۔ دسمبر کو پنجاب میں طاعون سے حسب ذیل موتیں ہوئیں

حصار ۱۔ رہتک ۱۶۔ گوڑگانوں ۳۔ دہلی ۶۔ کرنال ۴۴ انبالہ ۱۷۔ ہوشیارپور ۲۲۔ لودیانہ ۱۔ فیروزپور ۷۔ امرتسر ۹۔ گورداسپور ۶۸۔ سیالکوٹ ۴۵۔ گوجرانوالہ جہلم ۵۔ ریاست پٹیالہ ۳۴۔ ریاست کپورتھلہ ۵۔ ریاست کلسیہ ۲۔ کل میزان صوبہ پنجاب ۳۱۴۔ اور سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں تعداد اموات ۴۴۹۳ تھی

غیر معمولی حوادث ۱۷۔ رمضان المبارک کو قسطنطنیہ میں آندھی کا سخت طوفان آیا جس سے بہت سے جہاز غرق ہو گئے۔ اور مکانوں کے بالاخانے منہدم ہو گئے۔ اور درخت بھی کثرت سے اکھڑ گئے۔ مالی نقصان بہت کچھ ہوا۔ (نیئر اعظم)

جاپان کے بعض علاقوں میں اس وقت سخت قحط پڑ رہا ہے۔ لوگ فاقہ کشی سے تنگ آکر اپنے بچوں کو دو دو اور دو تین تین روپے میں فروخت کر رہے ہیں۔ اور جانوروں کو چرا چرا کر کھا جاتے ہیں۔ آہ ! اہل ایشیا کو آفات ارضی و سماوی سے کامل فرصت نہیں ملتی۔ ایک نہ ایک ناگہانی مصیبت ان کے پیچھے ہی پڑی رہتی ہے۔ خدا جانے ان کے اقبال کا آفتاب برج زحل سے نکل کر کب عروج پر پہنچے گا۔ (دلشاد) جب وہ خدا کی رضامندی کی راہوں پر چلنے لگیگا (بدر)

تازہ اخبار

(تازہ خبر) روسی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ سلطنت کے مختلف حصوں میں فسادات اور شورش جاری ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ انقلاب بالکل نہیں دبایا گیا ہے۔ شہر ریڈم میں پولیس کے اعلے افسر پر بم کا گولہ پھینکا گیا۔ جس سے اس کی ٹانگیں اڑ گئیں۔ اور بیوی مر گئی۔

ہندوستان میں تمثیل ہندو یونیورسٹی قائم کرنے کے لئے بنارس میں نیشنل کانگریس کے ڈیلیگیٹوں نے تحریک کی۔

ہندو یونیورسٹی کے لئے بنارس کے آنریبل منشی مادھو لال نے ۳ لاکھ روپے اور دو ہندوں نے کہ جنھوں نے اپنے نام ظاہر نہیں کئے۔ تین تین لاکھ روپے چندہ دینے کا اقرار کیا۔ شاباش خیال ہے۔ کہ اس یونیورسٹی کے قائم کرنے کے لئے ایک کروڑ روپے چاہئیں۔ جن میں سے نو کروڑ کا تو اقرار ہو گیا۔ باقی ۱۰ لاکھ روپے کا چندہ اور جمع کیا جائیگا۔

بنارس میں دن دہاڑے ایک شیر بازار میں چلا آیا۔ اور تین چار آدمیوں کو زخمی کر دیا۔

کاٹھیاواڑ کی ریاست جوناگڑھ کے دیوان نے اپنی ریاست میں امتناعی حکم جاری کر دیا ہے۔ کہ سوادیشی تحریک کی تائید میں کوئی عام جلسہ نہ ہونے پائے۔ اور نہ عام لوگ مجمع میں سوادیشی تحریک کا ذکر کریں۔ جو اس حکم کی خلاف ورزی کریگا۔ اس کو سخت سزا دیجائیگی۔

علیگڑھ کالج کو ۳۵ ہزار روپے کا چندہ

ہز ہائینس آغا خان نے علیگڑھ کالج میں ولی عہد سلطنت برطانیہ پرنس آف ویلز کے تشریف فرما ہونیکی یادگار برقرار رہنے کے لئے علی گڑھ کالج میں ایک سائنس اسکول قائم کرنے کے لئے ۳۵ ہزار روپے عطا کئے۔ ہز ہائینس نے نواب محسن الملک سکرٹری علی گڑھ کالج میں عربی تعلیم کا تو پورا پورا بندوبست ہو گیا ہے۔ اب کالج کو سب سے زیادہ ضرورت ایک سائنس کے ایسے اسکول کی ہے۔ کہ جس کی زمانہ حال کے موافق انتظام اور آراستگی ہو۔ یوروپین پروفیسر اس سکول میں رکھے جاویں۔ آغا خان کو امید ہے۔ کہ مسلمان اپنے مقدور کے موافق اس بات کے لئے ضرور چندہ دیں گے۔ کہ جس سے ولی عہد سلطنت کی تشریف آوری علی گڑھ ہمیشہ مسلمانوں کے دل میں جاگزین رہے گی۔

روس کو قرض نہیں ملتا۔ روس نے فرانس میں ۳۲ ملین پونڈ قرض لینا چاہا۔ مگر وزیر اعظم فرانس نے گورنمنٹ روس کو یہ اطلاع دی ہے۔ کہ روس کی پولیٹکل حالت آج کل اچھی نہیں ہے۔ اس لئے فرانس کے مہاجن اس وقت قرض نہیں دے سکتے۔

اسپین میں بدامنی۔ اسپین میں مزدوری کا سوال خوفناک صورت پکڑتا جاتا ہے۔ سیویلی اور زیریز کے شہروں میں فاقہ کش مزدوروں نے بازار لوٹ لئے۔ فاقہ کشوں کی امداد کے لئے تدبیریں کیجا رہی ہیں۔

تین مسلمان لڑکیوں کی اعلی تعلیمی کامیابی

بمبئی یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کا نتیجہ حال میں شائع ہوا ہے جس سے تین مسلمان لڑکیوں کا اعلیٰ لیاقت کے ساتھ اس امتحان میں کامیاب ہونے کا حال معلوم ہوتا ہے۔ ان لڑکیوں کے نام مس سعیدہ ایف احمد۔ مس۔ اے۔ ایم۔ علی اور مس نظیر بی۔ ایس احمد ہیں۔ ان تینوں نے دوسری زبان علی الترتیب فارسی فرنچ اور سنسکرت لی تھی۔

سلطان المعظم کا اعتراض گورنمنٹ روس سے

روسی کوہ قاف کے شہر طفلس میں مسلمانوں کا قتل عام ہونے پر باب عالی نے سینٹ پیٹرزبرگ میں گورنمنٹ روس سے روس کی ملک میں ایسی بدامنی کے بابت نہایت سخت اعتراض کیا ہے۔ باب عالی نے اعتراض میں یہ بھی شکایت کی ہے کہ روسی حکام ارمنیوں کو ہتھیار تقسیم کرتے ہیں اور ان کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کی ہمت اور جرأت دلاتے ہیں [illegible] ترغیب دیتے ہیں عیسائی مسلمانوں کی گروہ میں داخل ہو کر مردوں عورتوں بچوں سب کو قتل کر دیتے ہیں۔ اس قتل عام میں بہت سے [illegible] قتل و زخمی ہوئے حکام کی ایسی کارروائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

انا انزلناہ بقادیان وبالحق انزلناہ

بدر

BADR — QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

نمبر ۳ — ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء — جمعۃ المبارک

سلسلۃ الجدید — سلسلۃ القدیم جلد ۵

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

ای جہاد نلم خوش باش گلستان	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عمہ

معاونین درجہ اول جو دس روپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } ۱۰

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۱۰ عام قیمت ہے فی پرچہ — ۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا فرمائیں گے ان سے حسب مابعد لی جائے گی نمونہ کے پرچہ کے واسطے ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ہر اخبار وقت پر نہ پہنچے۔ تو پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسے و عدی نہاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و عتاب

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۳ ۔ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۳ ۔ جنوری ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْ کُلَّ شَیءٍ

۲ ۔ اِنَّ اللّٰہَ مع الّذین ھم یتقون

ترجمہ ۔ تو کہہ دے ۔ اللہ ۔ پھر سب چیزوں کو چھوڑ دے ۔ یعنی اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ کر ۔ اور دوسرے کسی کی پرواہ نہ کر

۳ ۔ رؤیا ۔ رؤیا میں مولوی محمد حسین صاحب کو دیکھا ۔ کہ کہتے ہیں ۔ قطع دابر القوم ۔ دل میں خیال گزرا کہ یہ تو دشمن ہے کس قوم کے متعلق یہ الفاظ بولتا ہے ۔ تب الہام ہوا ۔

قطع دابر القوم الّذین لا یومنون

ترجمہ ۔ اس قوم کی جڑ کاٹی گئی ۔ جو ایمان نہیں لاتے ۔

۴ ۔ رؤیا میں دیکھا کہ دہلی گئے ہیں ۔ اور بخیریت واپس آئے ہیں پھر الہاماً یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے ۔

الحمد للّٰہ الّذی اوصلنی صحیحاً

ترجمہ ۔ سب حمد اس اللہ کے لئے ہے ۔ جس نے مجھے صحیح سالم پہنچا دیا

۱۴ ۔ جنوری ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ کتب اللّٰہ لاغلبنّ انا ورسلی

۲ ۔ سلامٌ قولاً من ربٍّ رحیم

۳ ۔ ہم مکہ میں مریں گے ۔ یا مدینہ میں

ترجمہ (۱) خدا نے ابتداء سے مقدر کر چھوڑا ہے ۔ کہ وہ اور اس کے رسول غالب رہیں گے (۲) خدائے رحیم کہتا ہے ۔ کہ سلامتی ہے یعنی خائب و خاسر کی طرح تیری موت نہیں ہے ۔ اور یہ کلمہ کہ ہم مکہ میں مریں گے ۔ یا مدینہ میں ۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی ۔ جیسا کہ وہاں دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا ۔ اسی طرح یہاں بھی دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے ۔ دوسرے یہ معنے ہیں ۔ کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی ۔ خود بخود لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہو جائیں گے ۔

فقرہ کتب اللّٰہ لاغلبنّ انا ورسلی ۔ مکہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور فقرہ سلامٌ قولاً من ربٍّ رحیم ۔ مدینہ کی طرف ۔

۱۵ ۔ جنوری ۱۹۰۶ء ۔ "تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد"

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں عموماً صبح کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام سیر کے واسطے تشریف لیجاتے رہے مگر بعد دوپہر آپ کو دوران سر کے سبب بہت تکلیف رہتی ہے چنانچہ ظہر و عصر کی نماز میں بھی کم ہی مسجد میں تشریف لاسکتے رہے ہیں ۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف ہر روز شام کے وقت حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے ۔ جس مسجد کا نقشہ ہر بدر اخبار کے صفحہ اوّل پر دیا جاتا ہے ۔

مدرسہ تعلیم الاسلام میں مڈل اور پرائمری کی جماعتوں کے امتحان سالانہ ہو کر نتائج نکل گئے ہیں ۔ اور جماعت بندی ہو گئی ہے ۔ جو احباب قابل تعلیم لڑکے رکھتے ہیں ۔ ان کو چاہیئے ۔ کہ وہ اپنے بچوں کو ضرور اسی مدرسہ میں بھیجیں ۔ اور اس کے متعلق مفصل مضمون حضرت مولوی محمد علی صاحب ۔ ایم ۔ اے ۔ سکرٹری انجمن مدرسہ کا اسی اخبار کے صفحات ۱۰ و ۱۱ پر بغور مطالعہ کرکے اس پر عمل کرنا چاہیئے ۔ یہ سال کا ابتدا ہے ۔ اور بچوں کو یہاں بھیجنے کا بہت عمدہ موقع ہے ۔ محمد عجب خان صاحب تحصیلدار علاقہ سرحد نے اتنی دُور سے اپنے دو لڑکے یہاں پر تعلیم کے واسطے بھیجے ہیں ۔ اور ملک مولا بخش صاحب ساکن گورالی ضلع گجرات نے اپنا چھوٹی عمر کا بچہ علی گڑھ سکول سے علیحدہ کرکے دینی تعلیم کی خاطر یہاں بھیجدیا ہے ۔ ان اصحاب کی قابل قدر کارروائی پر سب دوستوں کو پورے طور پر عمل کرنا چاہیئے ۔ اگر بیرونی احباب اپنے بچوں کو یہاں بھیجنے سے دریغ کرتے ہیں ۔ تو پھر اس مدرسہ کا رکھنا بے فائدہ ہے ۔

اخبار بدر کے صفحہ ۳ پر اخبار عام درج نہیں ہو سکے ۔ کیونکہ مدرسہ کے متعلق مضمون کا تمام ایک ہی اخبار میں درج کر دینا بہت ضروری تھا ۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی قبر پر ایک ستون سفید طیار ہو کر اس پر وہ نظم لکھی گئی ہے ۔ جو اخبار میں درج کی گئی تھی ۔

ڈائری

القول الطیب

۱۵ ۔ جنوری ۱۹۰۶ء ۔ کام جو باہر سے آیا تھا ۔ حضور کی خدمت میں اس الہام کا ذکر کرکے کہ وفات کے دن قریب ہیں ۔ سنا پڑا فرمایا ۔ یہ وقت تمام اہل متبعین کو دیکھنا پڑتا ہے ۔ اور اس میں ایک نشان خدا تعالیٰ کا ہے ۔ نبی کی وفات کے بعد اس سلسلہ کو قائم رکھ کر اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے ۔ کہ یہ سلسلہ دراصل خدا ہی کی طرف سے ہے ۔ بعض لوگ نبی کے زمانہ میں کہا کرتے ہیں ۔ کہ یہ ایک ہوشیار اور چالاک ہے ۔ اور دوکاندار ہے کسی اتفاق سے اس کی دوکان چل گئی ہے ۔ لیکن اس کے مرنے کے بعد یہ سب کاروبار تباہ ہو جائیگا ۔ تب اللہ تعالیٰ نبی کی وفات کے وقت ایک زبردست ہاتھ دکھاتا ہے ۔ اور اس کے سلسلہ کو نئے سرے سے پھر قائم کرتا ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت بھی ایسا ہی ہوا تھا ۔ بادیہ نشین مرتد ہو گئے تھے ۔ لوگوں نے سمجھا کہ یہ بھی موت ہے ۔ صرف دو مسجدوں میں نماز پڑھی جاتی تھی ۔ باقی بند ہو گئی ۔ تب خدا تعالیٰ نے ابوبکر کو اٹھایا ۔ اور تمام کاروبار اسی طرح جاری رہا ۔ اگر انسان کا کاروبار ہوتا ۔ تو اس وقت اور خود رہ ایسا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جو نمونہ ایک ناکامی اور تباہی اور بربادی کا ان کی اُمت نے دیکھا تھا ۔ اس کی تو کوئی نظیر ہی موجود نہیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کا ایک نمونہ دکھانا چاہتا ہے ۔ کہ نبی کے ذریعے سے تمام کاموں کی تکمیل نہیں کرتا ۔ سنت اللہ ہمیشہ اسی طرح سے ہی ہے ۔ کہ لوگوں کا خیال کسی اور طرف ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کوئی اور بات کھلاتا ہے ۔ جس سے بہتوں کے واسطے صورت ابتلا پیدا ہو جاتی ہے ۔ مثلاً حضرت مسیح کے متعلق تمام یہودیوں کو یہی دھوکا رہا ۔ کہ وہ بنی اسرائیل سے ہوگا ۔ حضرت عیسیٰ کے متعلق الیاس کا دھوکا آج تک یہودیوں کو لگا ہوا ہے ۔ لکھا ہے کہ ایک بزرگ جب فوت ہوئے تو انہوں نے کہا کہ جب تم مجھے دفن کر چکو تو ایک سبز چڑیا آئیگی جس کے سر پر وہ چڑیا بیٹھے وہی میرا خلیفہ ہوگا ۔ جب وہ اس کو دفن کر چکے تو اس انتظار میں بیٹھے کہ وہ چڑیا کب آتی ہے اور کس کے سر پر بیٹھتی ہے ۔ بڑے بڑے پرانے مرید جو تھے ان کے دلوں میں خیال گذرا کہ ہمارے ہی سر پر بیٹھیگی تھوڑی ہی دیر میں وہ چڑیا ظاہر ہوئی ۔ اور وہ ایک بقال کے سر پر بیٹھی جو اتفاق سے شریک جنازہ ہو گیا تھا ۔ تب وہ سب حیران ہوئے لیکن اپنے مرشد کے قول کے مطابق اس کو لیگئے ۔ اور اس کو اپنے پیر کا خلیفہ بنایا ۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ لکھا ہے کہ مسیح کئی ہوں گے ۔ فرمایا ۔ جیسا تشابہ فی الصور ہوتا ہے ۔ ایسا ہی تشابہ فی الاخلاق بھی ہوا کرتا ہے لکھا ہے کہ ہر ایک صالح کا دل کسی نہ کسی نبی کے دل پر ہوتا ہے لیکن موعود جو آنے والا تھا وہ صرف ایک ہی تھا ۔ فرمایا ۔ جو لوگ پہلے سے غلطی پر تھے ۔ ان کی غلطی اجتہادی امر میں بھی موجب ثواب پر تھے ۔ لیکن ان لوگوں نے ایک مرسل کا مقابلہ کیا ہے اس واسطے یہ خطا پر ہیں

پیر جماعت علی شاہ صاحب سیالکوٹی کو تبلیغ

۸۶ء ـ بخدمت جناب شاہ صاحب بزرگوار والا تبار حاجی حرمین شریفین

بعد سلام علیکم و تسلیمات فدویانہ التماس ـ یہ خاکسار ایک مدت تک جناب کا قدم بوس رہا ـ اور ہمیشہ حسن اعتقاد سے پیش آتا رہا ـ آپ بھی ہمیشہ مروت اور احسان سے پیش آتے رہے ـ ۱۹۰۰ء میں خاکسار نے چرچا جناب حضرت مرزا صاحب کا سنا چونکہ ان کا دعوے ہم دنیاوی لوگون کی سمجھ و ادراک کے سامنے بہت بڑا دعویٰ معلوم ہوا ـ اس لئے اس مین کمال درجہ کا غور کرنا ضروری سمجھا ـ حتےٰ کہ چند کتابین حضرت مرزا صاحب کی مطالعہ کر کے (ایک دو مولوی صاحب جن سے نہایت درجہ کا سلوک تھا ـ ان پر سوالات کئے) بعد نہ ملنے کافی جواب کے خدا تعالےٰ کی بارگاہ مین دعائین شروع کین ـ معاً سنا گیا ـ کہ شاہ صاحب یعنے آنجناب تو مرزا صاحب کے سخت مخالف ہین ـ مگر چونکہ خدا تعالےٰ نے ہماری مدد کی ـ اور ہمارے دل کو تسلی ہوئی ـ کہ یہ مردان خدا سے ہے ـ اور سچا ہے ـ اور وعدہ کے موافق آیا ہے ـ فوراً قدم بوس ہو کر بیعت کر لی ـ بعد ازان دن بدن کل مسائل وفات مسیح علیہ السلام ـ الہام وحی کشف ـ عصمت انبیاء بخوبی سمجھ مین آ گئے ـ دل چاہتا تھا ـ کہ آپ کی خدمت مین بھی چند ایک مسائل لکھکر فیصلہ چاہون ـ مگر قدرتاً تامل ہوتا رہا ـ مگر آپ کی نسبت دل مین ہمیشہ یہ افسوس رہتا کہ اہل اللہ مین قدم رکھکر پھر مخالفت کیون کرتے ہین ـ آخر دل یہی گواہی دیتا ہے کہ شاہ صاحب کو غلطی لگی ہوئی ہے ـ پھر جب آپ نے سیالکوٹ مین حضرت اقدس کی سخت مخالفت فرمائی ـ تو اور زیادہ افسوس ہوا ـ کہ اگر آپ کو اس مرد خدا کی شناخت نہین ہوئی تھی تو خاموشی بہتر تھی ـ

اب سنا گیا ہے ـ کہ آپ نے حج کا ارادہ فرمایا ہے ـ تو خاکسار نے پختہ ارادہ کر لیا ـ کہ جس وقت آپ حج کو تشریف لے جاوین گے تو وہان عریضہ لکھا جاوے گا ـ سو اب خدا تعالےٰ نے عمدہ موقعہ دیا ہے ـ

اب التماس ذیل ہے ـ آپ جب آدھی رات کو حرم مبارک مین داخل ہون ـ تو بارگاہ رب العزت مین نہایت گریہ و زاری سے بوسیلہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرین ـ کہ اے پیارے رب مجھکو ظاہر فرما ـ کہ حضرت مرزا صاحب اپنی دعوے مین حق پر ہین یا نہ ـ اور اللہ تعالےٰ کو قسم دین کہ جو کچھ تو میرے دل پر ظاہر کریگا ـ مین تیری مخلوقات مین وہی ظاہر کرونگا اگر برعکس بیان کرون گا ـ تو مجھے ذلیل کر دے ـ سو خدا تعالیٰ آپ کو بڑی صفائی سے اپنے پیارے کی سچائی ظاہر کریگا ـ شاہ صاحب ہم اور آپ کے سر پر موت کھڑی ہے نہ معلوم کہ کس وقت اس خدائے لایزال سے معاملہ پڑے ـ ایسا نہ ہو ـ کہ اس کے نذیر کے انکار سے دیدار الٰہی سے محروم رہین ـ دنیا کا جاہ و جلال دیدار الٰہی کے مقابلہ پر ہیچ ہے ـ جب خاکسار نے آپ کا دامن پکڑا تھا ـ تو اسی لئے کہ کسی طرح نجات ہو ـ مگر جب اس موعود بزرگ کی خبر ملی ـ جس پر جناب رسالت مآب رسول اکرم نے سلام بھیجا ـ تو فوراً اس کی آواز کو سن لیا ـ اور قبول کیا ـ اب التجا ہے ـ کہ خدا تعالیٰ اس نیک رستہ پر ثابت قدم رکھے ـ اور صد سلام مسیح موعود مبارک پر جس نے دین محمدی کا اصل چہرہ دکھلایا ـ چونکہ پہلے آپ سے از حد خلوص تھا ـ اس لئے عاجز کا حق تھا ـ کہ آپ کو ایسے پاک مقام پر دعا کرنے کے لئے یاد دلاتا ـ سو یاد دلایا گیا ہے ـ چونکہ آپ زاہد طبع ہین ـ امید کہ غصہ کو کام مین نہ لا کر اور جوش کو جذب کر کے میری نیک نیتی پر حسن ظن کرین گے ـ اور جواب سے اپنی خیر و عافیت سے ضرور اطلاع فرماوین گے ـ خاکسار نے محض خداوند تعالےٰ کو حاضر و ناظر سمجھکر پوری نیک نیتی سے آپ کو عریضہ لکھا ہے ـ جس کا خدا گواہ ہے ـ حضرت شاہ صاحب اگر خدا نے آپ کے ارادہ کو خالص پایا ـ اور آپ کی نصرت کی ـ تو ضرور وہ آپ پر منکشف کرے گا ـ خدا کرے کہ ضرور آپ پر اس موعود مبارک کے حالات منکشف ہون ـ تا کہ آپ سے ہندوستان پنجاب کے بہت لوگون کو فائدہ بھی ہو ـ آمین

اور اگر آپ اس طرح کی دعا اپنے واسطے نہ مانگین گے اور پھر مخالفت فرماوین گے ـ تو انشاء اللہ آپ کو کبھی فتح حاصل نہ ہوگی ـ بلکہ خدائے بزرگ کی آپ کو قسم ہے ـ کہ آپ حرم مبارک مین دعا فرماوین ـ اور نواح مکہ شریف و مدینہ منورہ کے اہل اللہ کو تلاش کرین ـ جو دنیا سے دور کسی گوشہ مین ہون ـ خدا چاہے ـ وہ بھی آپ کی تسلی کرین گے ـ کیونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود موجب وعدہ مبارک نشانون کے ساتھ آیا ہے ـ اور دین محمدی کی تازگی اور روشنی دکھلائی ـ اور اب آپ عرب مین ہو ـ جن کی زبان عربی ہے ان سے وضع الحرب کے معنے دریافت کرین ـ اس کے معنے ہین ـ کہ اس مبارک کے زمانہ مین لڑائی نہین کی جاوے گی ـ دین کی مدد قلم کی لڑائی سے ہوگی ـ یا الٰہی بطفیل رسول اکرم شاہ صاحب پر اس مبارک مسیح موعود کی سچائی ظاہر فرما ـ آمین

مرسلہ آپ کا خادم
خاکسار محمد حسین ـ لائل پور ـ غلہ منڈی

مژدہ ! مژدہ !! مژدہ !!!

ہمنے اکثر دیکھا ہے ـ کہ باہر سے آنے والے مسافر بھائیوں کو بٹالہ سٹیشن پر سواری کی بہت دشواری ہوتی ہے ـ اور کرایہ بان ان سے بہت کچھ تکرار کرتے ہین ـ اور بعض وقت بہت بڑے مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ـ بعض دفعہ یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض احباب کو بوجہ بیماری یا کسی اور وجہ سے یکہ کی سواری ناموافق ہوتی ہے ـ ایسی تکالیف کے رفع کرنے کے واسطے ہمنے یہان اپنی جماعت مین ایک ٹمٹم اور ایک تانگہ مہیا کیا ہے ـ اس لئے احباب کو حسب ضرورت سواری مل سکتی ہے ـ جس سواری کے وہ خواہان ہون ـ ٹمٹم تین چار سواریان عہ مین لیگی ـ اور تانگہ ایک سے تین سواری تک ۲ روپیہ مین ملے گا ـ باہر سے آنے والے احباب کو سٹیشن پر اُوتر کر پہلے اپنی احمدی سواریون کی تلاش کر لینی چاہیئے اور اگر بغرض محال وہ نہ ہون ـ تو پھر دوسرا کرایہ تلاش کرین ـ اور قادیان سے روانہ ہونے والے احباب کو بھی یہی خیال مقدم ہے ـ

ہان جو صاحب اپنے لئے تانگہ یا ٹمٹم بٹالہ سٹیشن پر قبل از وقت مہیا کرانا چاہین ـ وہ کافی وقت پہلے بذریعہ خط اطلاع دین اور پہنچنے آنے کے ٹھیک وقت سے اطلاع دین ـ تو ہم جس قسم کی سواری وہ چاہین گے ـ اور ان کے لئے سٹیشن پر پہونچا دین گے

خاکسار منشی فضل الرحمٰن ـ از قادیان ـ ضلع گورداسپور

نئی کتاب

رسالہ تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام چھپکر شائع ہو گیا ہے یہ رسالہ اختیار الاسلام کا چوتھا حصہ ہے ـ جسمین نہ صرف مہیپال کی افترا پردازیون کا استیصال کیا گیا ہے ـ جو اس نے اسلام اور بانی اسلام پر کی ہین ـ بلکہ زبردست اعتراضون کی فہرست آریہ مذہب کا بھی پول کھ ہے ـ اور بعض دقیق صداقتون اور مخفی حقائق معارف پر کامل طور سے روشنی ڈالی گئی ہے ـ جسمون نے رسالہ مین مسلمان ہو گیا ـ دیکھا ہو وہ لے ضرور دیکھین قیمت تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ـ اختیار الاسلام حصہ اول دوم سوم ـ درخواستین بنام ماسٹر عبد الرحمٰن قادیان آئین ۲ ،، ۲ ،،

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے ـ جو انجن کے کام سے بخوبی واقف اور چکی آٹا کے کام مین تجربہ رکھتا ہو ـ سردست آئل انجن کے کام پر اس کو لگایا جائیگا ـ آئل انجن کا کام نہ جانتا ہو ـ تو سکھلایا جائیگا ـ تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار خشک ملیگی ـ درخواستین معہ نقول سندات آنی چاہئین ـ

المشتہر شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد ـ سوداگران ـ وزیر آباد

بار منابر

مورخہ ۱۱ ذوالقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

گذشتہ اشاعت سے آگے

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ سے بغیر ادائے رسم عمرہ واپس چلے آئے۔ واپسی کے وقت راستہ مین یہ سورۃ نازل ہوئی۔ جس مین اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا ہے۔ حدیث شریف مین آتا ہے۔ مراجعت کے وقت راستہ مین یہ سورۃ نازل ہوئی۔ صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ سورت سنائی اور فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جسے مین دنیا اور دنیا - - - کی چیزون سے زیادہ دوست رکھتا ہون جب اصحاب نے سنا تو انہون نے ایک دوسرے کو اس پر مبارک دی۔ اور خوش ہوئے۔ اس صلح کا نام فتح اس واسطے رکھا گیا کہ اس مین فتح کی بنیاد پڑ گئی اور اسی صلح کے شرائط بالآخر فتح مکہ کا موجب ہوئے۔ اس کی تفصیل یون ہے۔

مکہ کے قبائل مین سے بنو بکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش کے عقد و عہد مین ہوا تھا۔ اور خزاعہ اسلامیون کے طرفدار بن گئے تھے۔ بنو بکر اور خزاعہ مین باہم مدت سے جنگ و جدال چلا آتا تھا اس وقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیون کے مقابلہ کے شغل نے ان دونون قومون کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا ہوا تھا اب جب کہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہو گئی۔ تو اس جنگجو قوم کو چپکا بیٹھنا محال ہو گیا۔ لگے کوئی بہانہ لڑائی تلاش کرنے۔

نوفل بن معاویہ بن نفاثہ الدیلی بنو بکر مین سے ایک نامور سپاہی تھا۔ اس نے خزاعہ قوم پر شبخون مارا۔ خزاعہ کے لوگ اس وقت بے خوف و خطر و بےنام خیمے بر غافل پڑے تھے۔ نوفل کے حملے سے چونک اٹھے۔ اور لڑائی شروع ہو گئی۔ وہان کفار مکہ نے پہلے تو ان کی امداد ہتھیارون سے کی۔ اور جب اندھیرا ہو گیا۔ تو بنو بکر کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جب بنو بکر کو اہل مکہ کی مدد ہو گئی تو خزاعہ قوم کمزور ہو گئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر مین پناہ گزین ہوئے۔ مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بہت مارے گئے۔ صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھ کر وہ بھاگ گئے اور سانہوں نے اپنے امن کو پہنچ کر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین روانہ کیا۔ عمرو بن سالم نے عرب کے طریق و رواج کے مطابق اشعار مین اپنا حال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اس طرح عرض کیا

يَا رَبِّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدَا

اے میرے خدا مین محمدؐ کو قسم دیتا ہون

حِلْفَ أَبِيْنَا وَأَبِيْهِ الْأَتْلَدَا

قسم اپنے اجداد اور اس کے آبادی قدیم کی

إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوْكَ الْمَوْعِدَا

ہر آئینہ قریش نے تجھ سے وعدہ خلافی کی

وَنَقَضُوْا مِيْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا

اور توڑ دیا ان لوگون نے تیرے وعدے مضبوط کو

وَزَعَمُوْا أَنْ لَسْتَ تَدْعُوْ أَحَدًا

اور ان لوگون نے یقین کر لیا کہ تو کسی کو نہین پکارتا ہو

فَانْصُرْ هَدَاكَ اللّٰهُ نَصْرًا أَبَدًا

تو مدد کر اللہ تجھکو ہمیشہ کی نصرت کی راہ دکھائی

وَادْعُ عِبَادَ اللّٰهِ يَأْتُوْا مَدَدَا

خلق خدا کو پکار وہ لوگ برابر بڑھتے آئین گے

فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا

ان لوگون مین اللہ کا رسول تنہا ہو گیا ہے

إِنْ سِيْمَ خَسْفًا وَجْهُهُ تَرَبَّدَا

اگر زمین کے دھنس جانے سے وہ لوگ خلوب ہوتے تو ان کا چہرہ متغیر ہوا

هُمْ بَيَّتُوْنَا بِالْوَتِيْرِ هُجَّدَا

انہون نے ہم لوگون پر سوتے مین وتیر پر شبخون مارا

وَقَتَّلُوْنَا رُكَّعًا وَسُجَّدَا

اور ان لوگون نے ہم سبھون کو رکوع اور سجدے مین ہلاک کیا

وَزَعَمُوْا أَنْ لَسْتَ أَدْعُوْ أَحَدَا

اور انہون نے جانا کہ ہم کسیکو نہین بلاتے۔

خزاعہ صلح نامہ کے مطابق اسلامیون کی طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا ان کے برخلاف سازش کرنا اور ان کو اس طرح سے قتل کرنا دراصل اسی سبب سے تھا۔ ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نُصِرْتَ يَا عَمْرَو بْنَ سَالِم

ادہر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے۔ اور ابوسفیان اپنے رئیس کو اس بد افعالی کے ثمرات سے بچ رہنے کی تدبیر کے واسطے مدینہ روانہ کیا۔ ابوسفیان کو یقین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی اب تک خبر نہین۔ اس خیال پر اس نے اپنے دل مین ایک چالاکی کی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت مین موجود تھا اس لئے مین چاہتا ہون کہ آپ عہد سابق کی تجدید کرین۔ اس عہدنامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑھا دی جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بد عہدیون کو بار ہا دیکھ چکے تھے۔ اور خزاعہ کے مقابلے مین بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعہ پہونچ چکی تھی آپ نے ابوسفیان کو جواب دیا۔ کہ کیا تم نے کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابوسفیان نے کہا۔ معاذ اللہ ایسا نہ ہو۔ کیا ہم ایسے ہین۔ کہ عہد توڑ ڈالین گے۔ تب آپ نے فرمایا۔ الحال سابق عہد و پیمان کو رہنے دو۔ آخر ابوسفیان واپس مکے کو چلا گیا۔

ابوسفیان کے جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفیر مکے کو بھیجا۔ اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولون کا خون بہا دیدو۔ یا بنو بکر کی حمائت اور جانبداری سے الگ ہو جاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے۔ اسے پھیر دو۔ اہل مکہ نے خیال کیا کہ اہل اسلام ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہین۔ اور اس نصرت الٰہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام اور سچے اسلام کی ہمیشہ حامی و مددگار ہے۔ انہون نے صلح کا عہد پھیر دیا۔ قطع عہد اور ان کی بے ایمانی اور خزاعہ کا بدلا لینے کے لئے آپ نے مکہ پر چڑھائی کی۔ چنانچہ مکہ فتح ہوا۔ اور اس حملے مین وہ نرمی اور اخلاقی شریعت کی آپنے پابندی کی۔ جس کی نظیر دنیا مین مفقود ہے۔

فرمایا۔ جو کوئی ابوسفیان کے گھر مین گھس جائے۔ اسے امان۔ جو کوئی مسجد مین چلا جاوے۔ اسے امان۔ غرض مطابق پیش گوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر بجبر مسلمان نہ کیا گیا۔

اس تمہید کے بعد اب ہم آیات قرآنی کا ترجمہ اور تفسیر لکھتے ہین۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۔ تحقیق ہمنے تجھے کھلی فتح دی

یہ ایک پیش گوئی ہے۔ جو فتح مکہ مین پوری ہوئی۔ اور جس کی بنیاد صلح حدیبیہ مین رکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی صلح کا نام فتح رکھا ہے۔ جب ایک کام کا ارادہ خدا نے قادر کرتا ہے اور پہلے سے اپنے مرسل کو اطلاع دیتا ہے۔ تو اگرچہ وہ کام دیر مین پیدا ہونے والا ہو۔ تاہم چونکہ ازلی ارادہ اس کے واسطے ہو چکتا ہے۔ الہامی کلام مین اس واقعہ کو صیغہ ماضی مین بیان کیا جاتا ہے۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

تاکہ اللہ تعالےٰ تیرے اگلے اور پچھلے ذنوب ڈھانک دے

ایک اعتراض اور اس کا جواب

پادری اور دیگر غیر مذاہب کے لوگ اپنی ناواقفی کے سبب اس آیت کا حوالہ دیکر اعتراض کیا کرتے ہین۔ کہ اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ ایک گناہ گار انسان تھے۔ جب خدا نے ان کے اگلے اور پچھلے گناہون کو معاف کر دیا۔ تو اس سے کم از کم

یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ پہلے گناہ گار تھے۔ خواہ پیچھے خدا تعالیٰ نے معاف ہی کر دیا۔ اس اعتراض کے چند ایک جوابات اس جگہ دئے جاتے ہیں۔ ناظرین غور سے مطالعہ فرماویں۔

(۱) سب سے اول میں اس جگہ اس واقعہ کو بیان کرتا ہوں۔ جب کہ یہی اعتراض ایک شخص نے حضرت مولوی نورالدین صاحب پر جراۃ میں کیا۔ آپ کو اس وقت جو جواب اللہ تعالیٰ نے سمجھایا۔ اور آپ نے اس کے ذریعہ سے معترض کو خاموش کرایا وہ یہ تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس جگہ یہ نہیں فرمایا کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو نے کوئی گناہ کیا ہے۔ اور وہ تیرا گناہ اب ہم نے بخش دیا۔ بلکہ اس جگہ فتح مکہ کا ذکر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے کلام کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہم نے تجھے ایک ظاہر اور کھلی فتح عطا کی۔ اور اس فتح کا یہ نتیجہ یہ ہوا (ل۔ نتیجہ کے واسطے آتا ہے) کہ اللہ تعالیٰ نے (لك) تیری خاطر (من ذنبك) تیرے گناہ جو قوم نے کئے تھے بخش دئے۔ کیا معنے۔ جب مکہ فتح ہوگا۔ تو وہ قوم جو تجھے اور تیرے ساتھیوں کو بہت دکھ دے کر تیری بہت ہی قصوردار ہو چکی ہے۔ اس قوم کے گناہ بھی تیری ہی خاطر فتح مکہ کے وقت معاف ہو جائیں گے۔ چنانچہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت قریش کو بالکل امن دیا۔ اور سب بچ گئے۔ اور کوئی خونریزی نہ ہوئی۔ پس اس جگہ گناہوں سے مراد آن حضرت کے افعال سے نہیں۔ بلکہ آپ کے مخالفین کے ان قصوروں اور خطاء کاریوں کا ذکر ہے۔ جو ان لوگوں نے بسبب نادانی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کئے تھے۔

(۲) دوسری تفسیر اس آیت شریف کی یہ ہے۔ کہ جب کبھی کوئی نبی خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔ تو ایک قوم اس کے مخالفین کی اس کے مقابلہ میں کھڑی ہو جاتی ہے اور وہ ہر قسم کے الزام اس پاک وجود پر لگانے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ اعتراض بے جا ہوتے ہیں۔ اور ان کے جواب معقول ہمیشہ دئے جاتے ہیں۔ لیکن دشمن ہمیشہ ان باتوں کو ایسے رنگ میں پیش کرتا رہتا ہے۔ کہ یہ شخص گناہ گار اور خطا کار ہے۔ اس نے فلاں بدی کی اور فلاں کام خلاف شریعت یا خلاف اخلاق کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ آسمان سے اپنے بندے کی تائید میں ایک ایسا امر نازل کرتا ہے۔ کہ بدگو جھوٹے دشمن جو اور کسی طرح سے نہیں مانتے تھے۔ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور ذلیل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر کوئی ایسا نہیں رہتا۔ جو وہ کلمات اس کے حق میں بولے۔ چنانچہ حضرت موسےٰ جب فرعون کے ملک میں تھے۔ تو فرعون نے آپ پر قاتل ہونے کے اور بے وفا ہونے کے اور کئی قسم کے الزام لگائے حالانکہ وہ الزام درست نہ تھے۔ اور وہ لوگ حضرت موسےٰ کے حق میں ایسی باتیں بولتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ سب ہلاک ہو گئے۔ ایسے موقعہ پر ذنبك کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ گناہ جو تیری طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ وہ ایک فتح مبین کے بعد ملیامیٹ ہو جاویں گے اور کوئی ان کا ذکر کرنے والا باقی نہ رہے گا۔ ویتم نعمتہ علیك

اور خدا تعالےٰ اپنے انعام کو تجھ پر پورا کرے گا۔ کوئی نقص باقی نہ رہے گا۔ ویھدیك صراطا مستقیما۔ اور تجھے راہ راست کی کامیابی عطا فرما دے گا۔ تیرے راہ میں کوئی کجی اور بدی باقی نہ رہے گی۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

انصار بدر

جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) مولوی عزیز بخش صاحب بی۔ اے نے اپنی قیمت مبلغ للعہ اور اپنے بھائی کی قیمت مبلغ ۱۲ع بابت ۱۹۰۶ء پیشگی مرحمت فرمائی۔

(۲) عزیزی چودہری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج لاہور تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

استاذی وحبی فی اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پیارے و مکرم استاذ آپ نے مجھے نئے سال کی مبارک باد دی۔ میں بھی آپ کو نئے سال اور بدر کی ترقی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا کرے۔ ہم اس نئے سال میں بدر کے لئے ایسی ہی۔ بہت ترقی دیکھیں۔ آپ کے مخاطب کرنے سے میرے دل میں تحریک ہوئی اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے بغیر محنت کے میرے دل کے اثر سے یا کہنے سے بدر کے واسطے تین خریدار پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

مولوی غلام رسول صاحب تھرڈ ایر۔ وشیخ عبدالمجید صاحب سکینڈ ایر۔ اسلامیہ کالج۔ شیخ محمد امین صاحب ویٹرنری سیکنڈ ایر۔ آپ ان صاحبان کے نام تین ماہ کے بعد وی پی بھیج سکتے ہیں۔ والسلام۔ درخواست دعا۔ فتح محمد از لاہور

(۳) بابو علم الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نے چار نئے خریدار دئے ہیں۔ جن کے اسمائے گرامی ذیل میں درج ہیں۔

(۱) بابو کرم دین صاحب کلرک میشہ دانو
(۲) بابو عبداللہ خان صاحب کلرک میس (mess) دانو
(۳) سردار کرپال سنگہ صاحب چودہری میشہ۔ دانو
(۴) ڈاکٹر یوسف علی صاحب ہاسپٹل کچہری کچہ دانو

(۴) محبی اخویم بابو غلام محمد صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔

۸۶ ۔ محبی اخویم جناب مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بحریت جانبین مطلوب حکیم صاحب قریشی کی دیکھا دیکھی مجھے بھی خواہش ہوئی کہ بدر کے خریدار تلاش کروں۔ مگر تا حال تین ہی خریدار ملے ہیں۔ ان کے نام ۱۲ع پر اخبار یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے جاری فرماویں۔

(۱) میاں عبداللہ صاحب کمپاؤنڈر۔ ریلوے پریس ساٹھ پلی فورڈ
(۲) میاں عبدالکریم صاحب کمپاؤنڈر ریلوے پریس لاہور۔ فورڈ
خاکسار غلام محمد احمدی کلرک ریلوے پریس لاہور

(۵) شیخ عبداللہ صاحب احمدی۔ میڈیکل اسسٹنٹ افریقہ نے قیمت مبلغ صہ روپیہ پیشگی عطا فرمائے۔

(۶) شیخ محمد حسین صاحب احمدی چنیوٹی حال لائل پور اور شیخ محمد اسمٰعیل صاحب لائل پور ہر دو صاحبان اپنی قیمت ۱۹۰۶ء برادر محمد افضل مرحوم کو دے چکے تھے۔ ہر دو صاحبان نے وہ قیمت پر اور مرحوم کو بخشدی۔ اور ۱۹۰۶ء کی قیمت پیشگی کے واسطے وی پی طلب فرمائے۔

رعایتی قیمت

دو غریب احمدیوں کو ہم اخبار بدر ۱۹۰۶ء کے لیے صرف عہ سالیانہ فی کس پر دے سکتے ہیں۔ یہ اس بات کا نتیجہ ہے۔ کہ مولوی عزیز بخش صاحب نے قیمت اخبار سال ۱۹۰۶ء مبلغ للعہ عطا کر دی ہے۔ درخواست قیمت کے ساتھ آنی چاہیئے۔

درثمین اور براہین احمدیہ رعایتی قیمت

میں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ بدر کی خریداری کی طرف لوگوں کو زیادہ متوجہ کرنے کے لئے ایک مکمل درثمین چھپوا کر مفصلہ ذیل رعایتوں سے ان کو دی جاوے۔ چنانچہ (۱) جو لوگ للعہ بدر کی خریداری کی درخواست معہ چندہ سال تمام ۱۹۰۶ء۔ مارچ ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے ان کو کتاب براہین احمدیہ مکمل بے جلد صرف ۱۲ میں اور مجلد ۱۳ میں دیجاویگی۔ مگر شرط یہ ہے کہ براہین احمدیہ کی بھی درخواست اس عرصہ کے اندر آ جاوے۔

(۲) جو لوگ بصورت بالا اخبار بدر اور براہین احمدیہ کی خریداری کریں گے ان سے ایک بڑی رعائت یہ بھی ہوگی۔ کہ درثمین مکمل صرف ۲ میں دیجاویگی۔ یہ تو جناب کو معلوم ہو چکا ہو۔ کہ پہلی رعایتی قیمت براہین کی میعاد گذر چکی ہو۔ اب اسکی اصلی قیمت صہ اور مجلد عہ ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ایک اور رعایتی اشتہار دیا جاوے۔ کہ جو لوگ صرف براہین احمدیہ کی درخواستیں ۱۵۔ مارچ تک بھیجیں گے۔ انکو کتاب براہین احمدیہ عہ میں اور مجلد للعہ میں دی جاویگی۔ البتہ ایسے اصحاب کے ساتھ ایک رعائت کی جاتی ہے۔ کہ کتاب درثمین ان کو صرف ۲ میں دی جاویگی۔

براہین احمدیہ بتخمینہ بہت زیادہ خرچ ہو گیا ہے اور اب انشاء اللہ اسی مہینہ میں شائع ہو جاویگی۔ اس میں ایک تو حضرت اقدس کے حالات براہین کی تمہید صفحوں میں دئے گئے ہیں اور انڈکس مضامین بھی زیادہ کیا گیا ہے۔ اور چھپائی لکھائی بھی بہت اچھی ہے۔

درثمین کے متعلق۔ ایک مکمل درثمین جس میں حضرت اقدس کے آج تک کے

وید کو الہامی ماننا موکش کے واسطے ضروری نہیں

حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک سکھ اور ایک آریہ

ہر سال دسمبر کے آخری ہفتہ میں احمدی احباب مختلف شہروں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور قادیان میں ایک جلسہ کا رنگ ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے آریوں نے بھی چند سالوں سے قادیان میں سالانہ جلسہ کرنے کی تجویز کی ہوئی ہے۔ پہلے تو جھوٹی خبریں اڑایا کرتے تھے۔ کہ مرزا صاحب کے ساتھ مباحثہ ہوگا۔ اس واسطے دور و نزدیک کے آریہ تماش بینی کے واسطے آ جاتے تھے۔ مگر اب بھی خصوصاً ایسے آریہ جو ماشے لکچرار جمع ہو جاتے ہیں۔ کہ اسلام کو گالیاں دینے میں خاص مشق اور ملکہ رکھتے ہیں۔ اس واسطے آریوں کو خوش ہو جانے کا کچھ سامان مل ہی جاتا ہے۔ ان باہر سے آنے والے آریوں میں سے ہر سال کوئی نہ کوئی جماعت ایسی بھی ہوتی ہے۔ جو حضرت مسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہے۔ کہ ہم تو زیادہ تر آپ کے درشنوں کے واسطے آئے تھے۔ اور ایسے لوگ عموماً نہائیت ادب کے ساتھ بیٹھتے اور حضور کی باتیں سنتے ہیں۔ چنانچہ اس دفعہ بھی جلسہ آریہ کی چند جماعتیں متفرق اوقات میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتی رہیں۔ ایک دن ان میں سے ایک آریہ کے ساتھ حضرت کی کچھ گفتگو ہوئی۔ جس کا اندراج دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

آریہ صاحب کے گفتگو کرنے کے وقت درمیان میں ایک سکھ بول اٹھا۔ اور اس نے چاہا۔ کہ حضرت کے ساتھ کچھ گفتگو کرے۔ مگر آپ نے نرمی کے ساتھ اس کو کہا۔ کہ ہم تمہاری عزت کرتے ہیں۔ اور تمہارے ساتھ ہمارا کوئی مباحثہ نہیں۔ کیونکہ ہم باوا نانک کو ہندوؤں کے درمیان ایک اوتار اور بزرگ مانتے ہیں۔ اور اس کو ایک پاک آدمی سمجھتے ہیں۔ پس جبکہ تمہارے مقصد کو ہم پہلے سے ہی مانتے ہیں۔ تو تمہارے ساتھ مباحثہ کرنے کی ہمیں حاجت نہیں۔ اس کے بعد آپ آریہ کی طرف مخاطب ہوئے۔ جس کا نام **پورن چند** تھا۔ جو کہ ہوشیارپور کے رہنے والے ایک صاحب تھے۔

حضرت۔ آریوں میں جو لوگ بڑے بڑے لکچر دیتے ہیں اور قوم کی پست حالت کو ترقی دینا چاہتے ہیں۔ ان کی علت غائی کیا ہے۔ ہر ایک قوم اپنے لئے ایک انتہائی مقصد رکھتی ہے۔ سو وہ انتہائی مقصد تمہارے ریفارمروں کا کیا ہے۔ لیکن مصلحین کے مقاصد دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں۔ جو دنیوی امور کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں۔ جو دینی امور کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ میرا مطلب اس وقت دینی امور میں اصلاح کرنے والوں سے ہے۔ کہ وہ اپنا انتہائی مقصد کیا رکھتے ہیں۔

آریہ۔ ہمارے نزدیک دین دنیا سے علیحدہ نہیں۔ دینی لوگ ہی دنیا کے کاموں کو اچھی طرح سمجھ سکتے اور عمدگی سے کر سکتے ہیں۔ اس واسطے ہم دونوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ ہم دنیا داری کی اصلاح دین میں شامل رکھتے ہیں۔

حضرت۔ میں قبول کرتا ہوں۔ کہ جس شخص کی دین میں آنکھ کھلتی ہے۔ وہ دنیا کے معاملات میں بھی راستی اور دیانت اختیار کرتا ہے اور اس کے بغیر دنیا نہیں سنورتی۔ لیکن میرا مطلب اس جگہ صرف دین کے متعلق سوال کرنے اور دنیا کو علیحدہ رکھنے سے یہ ہے۔ کہ دنیا کے واسطے ایک خاص عقل بھی ہوتی ہے۔ مثلاً راج کا کام میں نہیں جانتا۔ میں اس کے کام پر کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ نہ اس کے کام کی اصلاح کرتا ہوں۔ اگر گورنمنٹ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہ ایسا آدمی ملازم رکھتی ہے جس نے اس فن میں بہت محنت اور کوشش کر کے ایک استعداد پیدا کی ہوئی ہوتی ہے۔ کیسا ہی کوئی دھرم آتما ہو۔ اگر وہ سرکاری قانون سے آگاہ نہیں۔ تو جج نہیں بن سکتا۔ اس طرح دنیوی اصلاحوں کی ایک علیحدہ شاخ ہے۔ جیسا کہ لوگ نئے نئے قسم کی ایجادیں کر کے پہلے سے بہتر گاڑیاں اور اوزار اور سامان بناتے ہیں۔ یہ بھی ایک اصلاح ہے۔ ہاں نیک دل لوگ بھی اصلاح کے واسطے ہی آتے ہیں۔ لیکن دنیوی امور میں ان کا دخل ایک عام تعلق تک ہوتا ہے۔ کہ بدچلنی نکل جاوے۔ اور لوگ تمام کام نیک نیتی سے پورے کریں۔ باقی علوم فنون دنیا دار ہی جانتے ہیں۔ دینی مصلح ایک عام اصلاح کرتا ہے۔ جو رفاہ عام کے متعلق ہو۔

آریہ۔ جیسا کہ تمام اشیاء قدرت نے ہم کو دی ہیں۔ جو ہماری دوسری ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں۔ ایسا ہی گیان کے واسطے بھی قدرت نے ہم کو ایک شے دی ہے۔ اور وہ وید ہیں۔ آریہ سماج کا یہ کام ہے۔ کہ ویدوں کی تعلیم کو پھیلائیں۔

حضرت۔ وہ انتہائی نقطہ کونسا ہے۔ جس کی طرف ویدوں کی تعلیم لے جاتی ہے۔

آریہ۔ جسم کی ترقی۔ سماج کی ترقی اور روح کی ترقی۔

حضرت۔ روحانی ترقی کیا ہے؟

آریہ۔ موکش پانا (نجات حاصل کرنا)

حضرت۔ یہ تو سب کا دعویٰ ہے۔ لیکن ایک ادعائی رنگ ہوتا ہے۔ جو صرف خیالی رنگ اور وہم تک محدود ہوتا ہے۔ کہ ہم نے یہ کام کر لیا ہے۔ لیکن اس میں ایک امتیازی رنگ ہونا چاہیئے۔ جس سے تمیز ہو جاوے۔ کہ اس میں نجات ہے۔ اور اس میں نہیں۔ خیر اس وقت ہم ویدوں کی تعلیم پر حملہ نہیں کرتے۔ فرض کرو۔ وہ سب تعلیم عمدہ ہے۔ لیکن ممکن ہے۔ کہ وہ کسی کی نقل ہو۔ مثلاً جاپان اس وقت ایک طاقت بن گئی ہے۔ لیکن ان کی سب باتیں یورپ کی نقل ہیں ایسا ہی پارسی کہتے ہیں۔ کہ ژند دستا ویدوں سے بھی پرانے ہیں اور ویدوں کی بعض باتیں اس سے ملتی بھی ہیں۔ اس لئے اب سوال یہ ہے **کہ اگر ایک شخص وید کی باتوں پر عمل کرے فلسفیانہ رنگ میں اس کو علم کی طرح حاصل کرے۔ لیکن وید کو الہامی کتاب نہ مانے۔ اور نہ اس کے ساتھ کوئی تعلق رکھے۔ تو کیا وہ موکش کو حاصل کر سکتا ہے؟** جیسا کہ دنیوی علوم و فنون کے واسطے ضروری نہیں ہوتا۔ کہ استاد کس مذہب کا ہو۔ ایک ہندو استاد ہو۔ یا عیسائی ہو یا دہریہ ہو سب مدرسوں میں موجود ہوتے ہیں۔

آریہ۔ ہاں موکش کے واسطے وید کو الہامی ماننا ضروری نہیں۔ جو مثالیں آپ نے دی ہیں۔ وہ درست ہیں۔ اور جیسا کہ اقلیدس کی شکلیں ہیں۔ ہر ایک اس کو سیکھ اور سکھا سکتا ہے۔ لیکن آریہ سماج ان شکلوں کو درست حالت میں رکھتی ہے۔ باقیوں نے غلطیاں ملا دی ہیں۔ اگر دید پر اسلام عمل کرے۔ تو وہ اچھا ہے بہ نسبت اس ہندو کے۔ جو نہیں کرتا۔

حضرت۔ ہمارا سوال تو صرف اتنا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص وید کو خدا کا کلام نہیں مانتا۔ مگر اس کی باتوں پر عمل کرتا ہے۔ تو کیا وہ مکتی پائیگا یا نہیں۔

آریہ۔ بے شک مکتی پائے گا۔ فقط

المفتی

۱۱۔ جنوری کی صبح کو حضرت مسیح بمعہ خدام سیر کرنے کے واسطے باہر نکلے۔ تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی قبر پر تشریف لے گئے جہاں آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ بعد دعا کے ایک شخص نے چند سوال کئے۔ جو اس کالم میں درج کرنے کے لائق ہیں۔

سوال نمبر ۱۔ قبر پر کھڑے ہو کر کیا پڑھنا چاہیئے۔

جواب۔ میت کے واسطے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کے ان قصوروں اور گناہوں کو بخشے۔ جو اس نے اس دنیا میں کئے تھے اور اس کے پس ماندگان کے واسطے بھی دعا کرنی چاہیئے۔

سوال نمبر ۲۔ دعا میں کونسی آیت پڑھنی چاہیئے۔

جواب۔ یہ تکلفات ہیں۔ تم اپنی ہی زبان میں جس کو بخوبی جانتے ہو۔ اور جس میں تم کو جوش پیدا ہوتا ہے۔ میت کے واسطے دعا کرو۔

سوال نمبر ۳۔ کیا میت کو صدقہ خیرات اور قرآن شریف کا پڑھنا پہنچ سکتا ہے۔

جواب۔ میت کو صدقہ خیرات جو اس کی خاطر دیا جاوے پہنچ جاتا ہے۔ لیکن قرآن شریف کا پڑھ کر پہنچانا حضرت رسول کریم اور صحابہ سے ثابت نہیں ہے۔ اس کی بجائے دعا ہے۔ جو میت کے حق میں کرنی چاہیئے۔ میت کے حق میں صدقہ خیرات اور دعا کا کرنا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی سنت سے ثابت ہے۔ لیکن صدقہ بھی وہ بہتر ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے دے جائے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے انسان اپنے ایمان پر مہر لگاتا ہے۔

شکریہ۔ بدر کی نصرت کے واسطے کئی دوستوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ نے تحریک فرمائی۔ جن کے خطوط میرے پاس آ رہے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کرتا ہوں۔ کہ اب بدر کے واسطے اچھے دن آ گئے ہیں۔ جن احباب نے تا حال توجہ نہیں فرمائی۔ ان کی طرف بھی نظر ہے۔ کہ جلد ان کی طرف سے خوشی کا پیغام آئے گا۔ والسلام

بدر صادق

مورخہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء

نئے سال کی طیاری

شکر ہے۔ اس خدا کا جس نے ہمیں آج تک اس امر کی مہلت دی کہ ہم اپنی حالت کو درست کر لیں۔ اور اپنی عاقبت کو سنوار لیں۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں ۱۹۰۵ء کے ریویو سے ظاہر ہے۔ ہمارے بہت سے دوست سال گذشتہ میں ہم میں سے چلے گئے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ سال رواں میں ہم میں سے کس کس کے نام پیغام اجل آ جائے گا۔ پس ہمیں ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ اور ہر وقت اس دن کے لئے طیار رہنا چاہیئے۔ جو اچانک ہم سب پر آنے والا ہے۔

پیارے احمدیو! سب سے پہلے سوچنے کے قابل وہ اقرار ہے۔ جس کے سبب سے ہم احمدی کہلاتے ہیں۔ جس کے شرائط اس اخبار کے پہلے صفحہ پر ہر ہفتہ میں لکھے جاتے ہیں۔ نہ صرف اس واسطے کہ تم مخالفین کو دکھاؤ۔ اور اس پر فخر کرو۔ کہ ہمارے اصول ایسے پاکیزہ اور اعلےٰ درجہ کے ہیں۔ بلکہ اس واسطے بھی کہ تم خود ان کو پڑھو۔ اور ہمیشہ غور کرتے رہو۔ کہ ان پر کہاں تک تم کاربند ہوئے ہو۔ تم صرف احمدی کہلانے سے احمدی نہیں بن سکتے۔ بلکہ ان خوبیوں سے بن سکتے ہو۔ جو احمدؑ تم میں دیکھنا چاہتا ہے۔ پس تم کمر ہمت کو چست کرو۔ اور مجاہدہ میں داخل ہو جاؤ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجاہدین کو قاعدین پر درجہ عظیم عطا فرمایا ہے۔ مجاہدہ کے واسطے اس زمانہ میں یہ ضرورت نہیں رہی۔ کہ تم تلوار کو اٹھا کر دشمن کا مقابلہ کرو۔ لیکن اور بہت سے مجاہدات ہیں۔ جن کی اس وقت ضرورت ہے۔

۱۔ جب تک تم اپنے آپ کو ان مجاہدات میں داخل نہ کرو۔ تم آگے قدم بڑھا نہیں سکتے۔ پس دیکھو سب سے اول نفس کا مجاہدہ ہے۔ اور یہی سب سے مشکل اور اہم ہے۔ اگر اس میں تم کامیاب ہو جاؤ۔ تو پھر کوئی بات تمہارے واسطے مشکل نہ رہے گی۔

یاد رکھو کہ سو کافر حربی کا قتل کرنا آسان ہے۔ ہزار مباحثوں میں مخالف پر فتح پانا سہل ہے۔ لیکن مجاہدہ نفس میں بامراد ہونا ایک بہت بڑا مشکل امر ہے۔ جس کا طے ہونا بجز اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں تھوڑے ہیں۔ جو اس کٹھن منزل کو طے کر کے اپنے مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس منزل کی تکالیف سخت ہیں۔ لیکن اس کا درجہ بھاری ہے۔ اس منزل کی سختیوں کے وقت میں حافظ شیراز چلا اٹھے تھے۔

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

اس شعر میں حافظ نے نفس کی تینوں حالتوں کو مدنظر رکھا ہے نفس امارہ۔ جو اپنی سرکشی میں ایسا غرق ہے۔ کہ کبھی اس سے نکلنے کی خواہش ہی رکھتا نہیں۔ وہ ایسے لوگوں کی حالت ہے۔ جو جانتے ہی نہیں۔ کہ نیکی کے حصول میں اور وصال الٰہی میں کیا کیا لذات ہیں وہ دریا کے اس کنارے بیٹھے ہیں۔ ان کو خبر ہی نہیں۔ کہ اس پار کس قدر باغات اور میوے اور خوشگوار ہوائیں اور لذات اور جنات اور نہریں اور وصال دوست کی نعمت ہے۔ پس وہ اپنی ردی حالت میں بے ہوش ہیں۔ یہ حالت نفس کی سب سے ادنےٰ حالت ہے۔ اور اس کے بالمقابل ایک حالت نفس کی وہ ہے۔ جو نہایت اعلیٰ حالت ہے۔ اس کو نفس مطمئنہ کہتے ہیں۔ جو دنیوی کدورتوں اور رکاوٹوں سے پاک ہو کر اپنے خدا کے ساتھ اپنی مرضی ایک کر چکا ہے۔ اس کے واسطے کوئی درمیان حارج نہیں رہا۔ وہ دریا کے اس پار پہنچ گیا ہے جہاں تمام آرام اور اطمینان کے سامان مہیا ہیں۔ پہلا شخص جو اس پار تھا۔ اور دوسرا شخص جو اس پار ہے۔ ہر دو سبکساران ساحلہا میں شامل ہیں۔ وہ دونوں سبکسار ہیں۔ کیونکہ ان پر کوئی بوجھ نہیں کوئی دقت نہیں۔ اپنی اپنی حالت میں خوش ہیں۔ کسی اہم امر کے حصول کی ان کو تڑپ نہیں۔ لیکن مصیبت میں تو گرفتار ہے جس نے اس کنارہ کو برا جان کر چھوڑا۔ اور اس پار کی نعمتوں کا اس کو پتہ لگا۔ اور ایک خوبصورت دلربا کے وصال کی تڑپ اس کے دامن گیر ہوئی پس وہ حصول مقصد کے لئے دیوانہ وار دوڑا۔ اور پہلی ہی منزل میں دریا نظر آیا۔ تب معلوم ہوا۔ کہ ع

عشق آسان نمود اول و لے افتاد مشکلہا

اور چند قدم دریا میں آگے بڑھا۔ تو ہر طرف سے موجوں نے آن گھیرا۔ رات کی تاریکی۔ دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ گرداب پر گرداب حائل ہوتا ہے۔ ہر دم ڈوبنے کا خوف ہے۔ ایسی بلا میں گرفتار ہوا کہ آگے مشکلات کا سامنا۔ پیچھے مڑنے کے ناقابل۔ تب چلایا اور پکارا ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

یہ حالت نفس لوامہ کی ہے۔ اور لوگ اسی حالت میں گرفتار ہوتے ہیں۔ بدی کرتے ہیں اور بدی سے پشیمان ہوتے ہیں۔ اور پھر کر بیٹھتے ہیں۔ ایک اعلےٰ منزل کی طرف نظر ہے۔ پر کوئی قدم اوپر کو اٹھتا ہے۔ اور کوئی نیچے کی طرف گر دیتا ہے۔ ایک کشمکش کی حالت ہے۔ رات کو سوتا ہے۔ اور پختہ عہد کر لیتا ہے۔ کہ آج رات تہجد پڑھوں گا۔ اور کبھی پہرہ چوکی بٹھا دیتا ہے پہلی رات کا وقت آیا۔ تو ایسی کاہلی دامنگیر ہوتی ہے۔ کہ اب اٹھتا ہوں اب اٹھتا ہوں۔ کرتے کرتے صبح ہو جاتی ہے۔ پریشان خاطر اور ملامت زدہ ہو کر اٹھتا ہے۔ اور دل ہی دل میں عہد کرتا ہے۔ کہ آج رات تو ضرور اٹھوں گا۔ دوسری رات پھر وہی حالت۔ ایک بد فعل کی عادت پڑ گئی ہے۔ کر بیٹھتا ہے۔ پھر روتا ہے۔ سر پیٹتا ہے دعا کرتا ہے۔ اور دوسرے سے دعا کراتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے توبہ کرتا ہے۔ پھر تھوڑے دنوں کوئی موقعہ آ پڑتا ہے۔ تو پھر اسی میں غرق۔ ایسا ہی شخص کبھی فرشتہ ملک بن جاتا ہے اور کسی وقت شیطان کا ہم نشین ہو جاتا ہے۔ یہ ایک جنگ کا زمانہ ہے۔ اور یہی مجاہدہ نفس کا وقت ہے۔ جو شخص ایسے وقت میں چستی اور چالاکی کے ساتھ دشمن پر تلوار مارتا رہتا ہے۔ اور اس کے داؤں سے ہوشیار رہتا ہے۔ تو آخر خدا اس پر رحم کرتا ہے۔ اور اس کو نفس مطمئنہ کا ڈپلوما عطا کر کے آئندہ ہمیشہ کے واسطے ایسے جنگوں میں شامل ہونے سے بچا دیتا ہے۔

سو پیارے احمدیو! سب سے پہلی منزل جو تمہارے راہ میں ہے وہ مجاہدہ نفس ہے۔ تم اس جنگ میں لگے رہو۔ یہاں تک کہ خدا تم کو فتح دیوے۔ کیونکہ اس میدان میں بغیر خدا کی دستگیری کے فتح حاصل ہونی ناممکن ہے۔ سال گذشتہ کی لڑائیوں کی اپنی تاریخ بناؤ۔ اور اس پر غور کرو۔ اپنے کمزور مقامات کو دیکھو۔ اور سال آئندہ میں ان کو مستحکم کرو۔ دشمن جن جن راہوں سے پچھلے سال آتا رہا ہے وہ راہ پہلے سے ہی بند کرنے کی کوشش کرو۔ اور اپنا چوکی پہرہ ہر وقت مستعد رکھو اور ہوشیار رہو کہ شیطان کے داؤں بہت ہیں دعا میں لگے رہو۔ تا خدا تمہارا مددگار ہو۔

پھر سوچو اور غور کرو۔ کہ خدا نے تمہیں ایک ایسی نعمت عطا فرمائی ہے۔ جس کو لوگ تیرہ سو سال سے ترستے چلے آتے تھے۔ اور ہزاروں اب بھی ترس رہے ہیں۔ اور لاکھوں آئندہ قیامت تک ترستے رہیں گے اور نامرادی میں مر جاویں گے۔ کیونکہ جس نے آنا تھا۔ وہ آ گیا۔ پر تھوڑے ہیں۔ جن کو آنکھیں دی گئی ہیں۔ جن سے وہ دیکھا جا سکتا ہے۔ اور خدا کے آگے سجدے میں گرو۔ اور شکر کرو۔ کہ تم ان تھوڑوں میں داخل ہو۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ اور اس قدر دانی کو اپنے عمل سے دکھاؤ۔ جن میں بعض باتیں جو میرے خیال میں آتی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

اول۔ اس کے ہر ایک حکم پر دل و جان سے قربان ہو جاؤ۔

دوم۔ اس کے قریب رہنے کی کوشش کرو۔ جس قدر عرصہ تمہیں اپنی زندگی کا اس امر کے واسطے مل سکے۔ اس کے قدموں میں گذار دو۔ کیونکہ یہ دن ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ دنیوی کاموں کا حرج کر کے اس کے چہرہ کو دیکھو۔ کیونکہ یہ چہرہ بہت ہی مبارک ہے۔ اس کی صحبت میں رہ کر اس سے فیضیاب ہو۔

سوم۔ اپنی مالی امداد کے ساتھ اس کے سلسلہ کی تائید کرو۔ جس کی تفصیل سے تم آگاہ ہو۔

چہارم۔ اپنی بیوی بچے رشتہ دار دوست آشنا سب کے واسطے سعی کرو۔ کہ اس کشتی پر سوار ہو کر طوفان ہلاکت سے بچ جاویں

پنجم۔ جب تمہیں اپنے مرشد کے پاس حاضر ہونے کا موقعہ نہیں ملتا تو اس کو اپنے احوال سے آگاہ رکھنے کے واسطے کثرت سے خطوط ہی لکھو۔ اور جواب کا انتظار نہ کرو۔ کیا یہ سودا تمہارے لئے مہنگا ہے۔ کہ ایک پیسہ خرچ کرنے سے تمہارا احوال اس شخص کے سامنے پیش ہو جائے۔ جس کو خدا نے تمام زمین کے باشندوں میں سے اپنے پیغام کے واسطے چن لیا ہے۔ پیارو! یہ بڑی فائدہ مند تجارت ہے۔

ششم ۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ایسی محبت کرو۔ کہ دوسروں کے لیے نمونہ بن جاؤ۔ یہ کوئی نئی باتیں نہیں ہیں۔ تم میں سے اکثر اس کو جانتے اور اس پر عمل کرنے والے ہیں۔ آئندہ زیادہ احتیاط کے ساتھ اپنے کام میں ہوشیاری اختیار کرو۔ تاکہ یہ سال تمہارے واسطے بڑی برکتوں اور رحمتوں کا موجب ہو جاوے

پھر دیکھو۔ اور غور کرو۔ کہ تمہارا مہدی تمہیں ہدایت یافتہ بنانا چاہتا ہے۔ اور اس کا بڑا حکم یہ ہے۔ کہ تم قرآن شریف کے جوئے کو بکلی اپنی گردن میں ڈال لو۔ پس تم قرآن شریف کو پڑھو۔ فہم اور عمل کے واسطے پڑھو۔ قرآن کی زبان کو پڑھو۔ تاکہ اس کے الفاظ سے تم آشنا ہو جاؤ۔ خدا کے اس حبیب کے اقوال پاک پڑھو۔ جس کا غلام کہلانا تمہارا مسیح کا فخر ہے۔ وہ تمہارے دل کو روشنی بخشیں گے۔ کیا تم ایسا نہیں کر سکتے کہ قرآن شریف کی منزل کے بعد تم ایک حدیث ہی کم از کم روز پڑھ لو۔ بہت سی کتب حدیث اردو میں ترجمہ شدہ ہیں۔ بخاری ہے۔ مشکوٰۃ ہے۔ ریاض الصالحین ہے۔ بلوغ المرام ہے۔ سب مترجم مل سکتی ہیں اور نہیں تو کوئی ایک چہل حدیث ہی سہی۔

پھر سنو۔ تمہارے مہدی نے بہت سی کتب تمہارے واسطے تصنیف کی ہیں۔ کوئی ایک تھوڑی روزانہ پڑھ لو۔ اور اس پر عمل کرو۔ تو سال بھر میں دو تین کتابیں ختم ہو سکتی ہیں۔

اور میں کہاں تک لکھوں۔ ہر ایک شخص اپنی اپنی حالت کے مطابق سب باتیں خود سوچ سکتا ہے۔ اور غور کر سکتا ہے۔ کہ اس کی موجودہ حالت عملی۔ علمی۔ اخلاقی۔ ملی۔ بدنی کیسی ہے۔ اور سال رواں میں کہاں تک اس کو ترقی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ میں اس مضمون کو دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اے خداوند رحیم ہمارے گناہ بخش۔ ہماری پردہ پوشی فرما گذشتہ سال کی لغزشوں کو معاف کر۔ آئندہ کے واسطے ان راہوں پر چلا۔ جن سے تو راضی ہو جائے۔ دین محمدی کے ناصروں کی نصرت کر۔ اور ہمیں ان میں سے بنا۔ اپنے رسول مسیح موعود کی مدد فرما۔ اس کے دشمنوں کو ذلیل اور ہلاک کر۔ اپنے وعدوں کو سچا کر کہ تو سچے وعدوں والا ہے ہم پر رحم فرما۔ ہر ایک احمدی کے ساتھ ہو۔ اور اس کی امداد کر اور اس کو نصرت عطا فرما۔ اور اسے حق کے دشمنوں پر فتح دے۔ آمین ثم آمین

سنسکرت لسان الام ہے

لاہور کا ایک اخبار پنجاب سماچار ناگری حروف کی تائید میں بہت زور لگا چکا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ خود اہل عرب و عجم نے اس کو (سنسکرت کو) ام الالسنہ کہا ہے۔ اردو سے بڑھ کر ناگری کے ہندوستان کے لیے مفید ہونے کے واسطے لمبے لمبے مضامین لکھ کر ایڈیٹر صاحب نے بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ یہ فیصلہ تو نہایت آسانی سے ہو سکتا تھا۔ میں آپ کو ایک راہ بتاتا ہوں۔ آپ ناگری حروف کی تائید میں عملی نمونہ دکھائیں۔ آئندہ اخبار کو بجائے اردو کے ناگری حروف میں لکھنا شروع کر دیں۔ ابھی سال کا ابتدا ہی ہے۔ خریداروں کے واسطے بھی اخبار کا بند کرنا یا جاری کرنا بہت آسان ہو جاوے گا۔ پھر تھوڑے دنوں میں آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ آپ کی اور آپ کے ہم وطنوں کی زبان اردو ہے۔ یا ناگری ہے۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا۔ جس امر پر آپ نے بہت خفگی کا اظہار کیا ہے۔ وہ بھی ہمیشہ کے واسطے خاموش ہو جائے گا۔

اہل عرب و عجم کا وسیع لفظ آپ نے خوب بولا۔ عجم کو تو رہنے دیں کیوں کہ وہ بہت وسیع ہے۔ عرب کے سوائے سب عجم ہے اور اس میں آپ بھی شامل ہیں۔ عرب ہی کو لیں کہ تھوڑا علاقہ ہے۔ اور اس میں سے چند علماء کا براہ عنایت معہ کتاب و صفحہ حوالہ دیں۔ کہ کس اہل عرب نے سنسکرت کو ام الالسنہ کہا ہے۔

فہرست تو آپ کی وسعت علمی سے ہم کو مل جائے گی۔ کیونکہ منقول بات ہے۔ اور آپ اس کے مدعی ہیں۔ ہاں سنسکرت کے ام الالسنہ ہونے کے متعلق ایک بات مجھے بھی یاد آئی ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہ صحیح ہو۔ سو عرض کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ بابا آدم نے اپنی شادی ہند میں کی تھی۔ اور بیوی بیاہنے کو یہاں تشریف لائے تھے۔ پس جب بڑی اماں خود ہند کی تھیں۔ تو سنسکرت ام الالسنہ نہیں۔ تو لسان الام تو ضرور ٹھہری۔ آپ نے سنسکرت کی تائید میں حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا ذکر فرمایا ہے۔ مگر وہاں بھی سنسکرت کا تعلق کچھ ایسی ہی وجوہات سے معلوم ہوتا ہے۔ جو اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

اس میں ہم کو کلام نہیں۔ کہ سنسکرت ہند کی پرانی زبان ہے اور اس کا سیکھنا بعض ضرورتوں کے واسطے خاص شخصوں کو مناسب ہے لیکن قدرت نے جس زبان کو (Dead Language) ڈیڈ لینگویج یعنی مردہ زبانوں میں داخل کر دیا ہے اس کی تعلیم اکثر ماہران علوم السنۂ قدیم یعنی اینٹی کویریس کے حلقہ تک محدود رکھنا چاہیئے۔

گیان ودیا

ہم عرصہ سے دھرم پرچارک بڑے زور شور کے ساتھ آریہ پترکا کو جوش دلاتے ہیں۔ کہ گیان ودیا و گو کیوروں اور دیگر بے انسانوں کے جنگل سے چھڑا کر اعلیٰ اعلیٰ گھر والوں کو زینت بخشنے کے قابل بنا دیا جاوے۔ تو جہاں ایک طرف مہاتما آنند کی بردھی ہوگی۔ وہاں دوسری طرف سوسائٹی کی اخلاقی حالت میں بھی نمایاں ترقی ہوگی۔" اس میں شک نہیں۔ کہ یہ انتقال جو دھرم پرچارک نے تجویز فرمایا ہے۔ آریہ ورت کو اس اخلاقی زینہ کی دوسری سیڑھی پر پہنچا دے گا۔ جس کی پہلی سیڑھی پر سوامی دیانند کی استعمال سے نیوگ کی تعلیم سے آریہ ورت کو چڑھا گئے ہیں۔

تصدیق بالرویا

۷ جنوری سردار خان کی اہلیہ نے خواب دیکھا۔ کہ حکیم شاہ نواز خان ایک مٹی کے برتن میں ایک روٹی جس پر کباب ہے تھے۔ اور اس کو ایک اور روٹی سے ڈھانپا ہوا ہے۔ اور کہا۔ کہ یہ روٹی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واسطے لے جا۔ اس نے روٹی لے لی۔ اور روٹی لے کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مکان پر پہنچے۔ وہ مکان بجانب مغرب ایک باغ کے پاس تھا۔ اس جگہ میری بیوی گئی۔ دیکھا کہ حضرت ابراہیم کی بیوی بیٹھی ہوئی ہے۔ میری بیوی نے پوچھا۔ کہ حضرت صاحب کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ جواب ملا۔ کہ تم کو نہیں ملے۔ میری اہلیہ نے جواب دیا۔ کہ میں پہچانتی نہیں تھی۔ حضرت ابراہیم کی بیوی نے جواب میں کہا۔ کہ یہ روٹی حضرت لوط علیہ السلام کے گھر لے جا۔ اور وہاں کچھ چند لڑکیوں کو نصف روٹی معہ کباب کھلا دی۔ اتنے میں جانب مغرب سے حضرت ابراہیم علیہ السلام آ گئے۔ بہت اونچا قد۔ سفید لباس۔ بھاری پگڑی۔ سیاہ داڑھی۔ گورا رنگ۔ ایسا خوبصورت آدمی میں نے اپنی حیات میں کبھی دیکھا ہی نہیں۔ حضرت ابراہیم صاحب نے جن کے ساتھ ان کے والد بھی تھے۔ سیاہ رنگ۔ چھوٹا قد۔ منہ پر ماتا کے داغ۔ اور میری اہلیہ کو کہا۔ کہ تو کون عورت ہے۔ جواب دیا۔ میں حکیم شاہ نواز صاحب کی بہاوجہ ہوں۔ آپ کے پاس روٹی لائی ہوں۔ خفا ہو کر بولے۔ تمہارا کوئی بھائی نہیں ہے۔ میں نے جواب میں کہا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتے۔ ابراہیم صاحب نے جواب میں کہا۔ وہ ان کے بیٹے ہیں۔ میں نے کہا نہیں بیٹا تو نہیں ہیں۔ بلکہ بال اُن کے (یعنی حضرت ابراہیم صاحب نے کہا کہ کا آدمی بہت بڑا ہوتا ہے) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ حضرت مرزا غلام احمد کا ماننا ضروری ہے۔ اور وہ اس زمانہ میں دین کا خوب کام کر رہا ہے۔

(راقم برادر حکیم صاحب)

ریسید زر

تاریخ	نام	رقم
دسمبر ۱۹۰۶ء	میاں احمد الدین صاحب	[illegible]
″	میاں فضل الٰہی صاحب	[illegible]
″	حکیم نور محمد صاحب	[illegible]
″	بہشت خان صاحب	[illegible]
″	معرفت ناگ پور آؤٹ آفس	[illegible]
۲ جنوری ۱۹۰۷ء	احمد اللہ صاحب	[illegible]
″	نور محمد صاحب دکوارٹر ماسٹر	[illegible]
″	حافظ ناک محمد صاحب	[illegible]
″	منشی احمد بخش صاحب	[illegible]
″	محمد یوسف صاحب	[illegible]
″	صدر الدین صاحب	[illegible]
″	زمان علی صاحب	[illegible]
″	محمد اشفاق صاحب	[illegible]
″	جمیل احمد خان صاحب (بلطور اعانت)	[illegible]
″	غلام نبی صاحب	[illegible]

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم (رضی اللہ عنہ) کی علالت ۔ حسن خاتمہ ۔ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

گزشتہ اشاعت سے آگے

ایسے شخص کے لئے جو تعصب نہ رکھتا ہو حضرت اقدس کے منجانب اللہ ہونے اور ان کو ایک باخدا انسان ماننے کے لئے اس ایک ہی نشان میں کافی ثبوت ہے ۔ یعنی ہم دنیا میں یہ عام نظارہ دیکھتے ہیں کہ جس شخص کو کسی سے بھی محبت اور اخلاص ہوتا ہے وہ اس کے لئے دردناک صدمہ کا [illegible] وسائل استعمال کرتا ہے جس پر اسے سب سے زیادہ بھروسہ ہوتا ہے ۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے جب مولوی صاحب کی اس نازک حالت کی خبر پائی ۔ تو ان کو اس سے ایسا صدمہ ہوا ۔ کہ بلامبالغہ ان کے والدین کو بھی جو اس وقت قادیان میں موجود تھے ۔ ایسا صدمہ نہ ہوا تھا ۔ دوسری طرف جو معالج تھے ۔ وہ سب قسم کے حیلے استعمال کر چکے ہیں ۔ بعد دو یا تین رات مسلسل تک اسی تدبیر میں لگے رہے ۔ کہ ان کا دل طاقت پکڑے اور جسم میں حرارت غریزی قائم ہو اور ہوش آوے ۔ آخر ناچار ہو کر انہوں نے اپنی عاجزی کا اعتراف ۔ اس روحانی باپ کے سامنے کیا ۔ جس کا کہ ایک نازک اور لائق فرزند جو دینی خدمات میں اول نمبر پر تھا اور خدا کی طرف سے مسلمانوں کا لیڈر ہونے کا خطاب بھی پا چکا تھا ۔ ایسی حالت اضطرار میں جو کچھ حضرت اقدس سے ظہور میں آیا ۔ وہ ان کی اصلی قلب کی حالت ظاہر کرتا ہے ۔ اس لئے اسے اس عظیم الشان نشان ماننا ضروری ہے ۔ ہم نے بحیثیت طبیب صدہا بلکہ ہزارہا اپنے عزیز ایسی نازک حالت میں دیکھے ہیں ۔ اور ان کے لواحقین جب اپنے مریض کی آخری حالت کا مشاہدہ کرتے ہیں ۔ (جیسے کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی حالت تھی) اور اکثر ڈاکٹر یا معالج طبیب کے چہرہ پر بھی مایوسی کے آثار دیکھتے ہیں ۔ تو ان کی حالت ناگفتہ بہ ہو جاتی ہے ۔ ایسی حالت میں ان کو کچھ نہ سوجھتا ۔ اور اکثر مریض کے مرنے سے پہلے گویا کہ خود مر جاتے ہیں ۔ مولوی صاحب کی اس نازک حالت کی خبر سے مولوی صاحب سے پاک محبت رکھنے والے کو جو اس وقت قادیان میں موجود تھے ۔ (جو بلحاظ بشریت کے ضروری تھا) وہ گویا کہ دم واپسین کی گھڑی تھی ۔ دنیاوی رشتہ داروں کے لحاظ سے ان کے سب سے زیادہ [illegible] والدین تھے ۔ اور ان کی دونو بیویاں [illegible] دہی تھی ۔ جو ہم عام طور پر لوگوں میں دیکھتے [illegible]

اور چلانے کی آواز آتی تھی ۔ اور وہ ایسے اس غم میں مبتلا تھے کہ گویا اپنی طرف سے اس عزیز کے لئے سب وسائل علاج کے منقطع کر بیٹھے ہیں ۔ مگر ادھر ہم نے اس خدا کے فرستادہ کا حال دیکھا کہ جیسے کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے ۔ کہ سب سے زیادہ صدمہ ان کو محسوس ہوا ۔ ہم ان کے چہرہ کو پڑھ رہے تھے ۔ میں سچ کہتا ہوں ۔ کہ اگر ہم میں سے کوئی ہوتا ۔ اور اس کے دل میں وہ محبت ہوتی جو حضرت اقدس کو جو اس مرحوم سے تھی ۔ تو وہ اس خبر کو سنکر غش کھا جاتا یا حیرت میں دہشت ہو جاتا ۔ مگر آپ نے اپنے صبر اور استقلال کا وہ نمونہ دکھایا ۔ کہ جس کی نظیر دنیا میں صد ہا سال سے مفقود ہو چکی تھی یعنی آپ کوئی لفظ حسرت یا یاس کا زبان پر نہ لائے ۔ اور اس پیارے کی دم واپسین کی گھڑی میں انہوں نے اپنے ایمان اور خدا تعالیٰ سے سچی محبت اور اس کی رحمتوں اور اس کے فضل سے ایک کامل امید کا وہ نمونہ دکھلایا ۔ کہ اس سے سب شکستہ دلوں کی ایک ڈھارس بندھ گئی ۔ عام طور پر تو طبیب بیمار و بیمار کے متعلقین کی تشفی کا موجب ہوتے ہیں ۔ مگر میں سچ کہتا ہوں ۔ کہ قریب تھا ۔ کہ صدمہ سے ہماری کمر ٹیڑھی ہو جاتی ۔ مگر حضرت اقدس نے اپنی قوت قدسیہ سے ہماری کمروں کو سیدھا کیا اور ہم کو پھر ہاں سے عزم میں مضبوط کیا ۔ اور خود اس منعم حقیقی کی جناب میں دعاؤں میں مصروف ہو گئے ۔ یہ گویا کہ آپ پر ایک بھاری ابتلا کا انتہا تھا ۔ مگر آپ کی ثابت قدمی اور استقلال کو دیکھ کر رحمت الٰہی نے اس جوش سے نزول کیا ۔ کہ ایک آن کی آن میں اس مردہ میں کہ جس نے قریباً سات گھنٹے سے ہاتھ پاؤں نہ ہلایا تھا ۔ اور جس کے ہاتھ اور پاؤں برف کی طرح ٹھنڈے ہو چکے تھے ۔ اور نبض بھی الوداع کہتی جاتی تھی ۔ نئے سرے سے جان ڈالدی

میں ایمان سے کہتا ہوں ۔ کہ مولوی صاحب کے دوران علالت میں ہم نے بے اندازہ نشانات دیکھے ۔ جن سے کہ اس خدا کے مسیح پر ہمارا ایمان پہلے سے کئی سو گناہ زیادہ مضبوط ہوا ۔ اور ہم نے اس ایمان کی حلاوت کو اپنے اندر اس طرح سے محسوس کیا ۔ کہ گویا کہ ہمارے جسم کے ہر ایک ذرہ میں انوار سماوی اور برکات الٰہی کی ایک تجلی جس سے ہمارے ہر رگ و ریشہ نے ایک لذت اٹھائی ۔ گویا کہ ہم نے اس زندہ خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ۔ جس کی طرف اس کا مسیح کل اہل دنیا کو بلا رہا ہے ۔ (الحمد للہ ثم الحمد للہ)

ہر سو از جلوہ نمودست گراں سیہ پذیر

اور واقعات کو تو میں بعد میں مشتہر کروں گا ۔ مگر میں اس ایک واقعہ کی طرف ان لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں ۔ جو چاہتے ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اندر کے گند اور آلائش کو دور کرے ۔ اور وہ اس نور معرفت کو حاصل کر لیں ۔ جس سے ان کے اندر کی سب تاریکیاں دور ہو جاویں اور وہ اس خدا کو پالیں ۔ جس کے لئے ابتدائے آفرینش سے لے کر اب تک ہر ایک اہل بصیرت کی تڑپ رہی ہے ۔ اور سب اکابر نے ہم کو یہی بتایا ہے ۔ کہ اس نعمت عظمیٰ کو پا کر پھر انسان کو کسی بات کی آرزو نہیں رہتی ۔ اور یہ وہ شربت ہے ۔ کہ اس کو پینے کے بعد پھر کبھی پیاس نہیں لگتی ۔ اور یہ وہ خوان ہے ۔ کہ جس سے بہرہ ور ہونے کے بعد پھر کسی چیز کی بھوک ہی نہیں رہتی ۔ اور یہ وہ وصال ہے ۔ کہ اس کے بعد فنا کی تو نوبت ہی نہیں رہتی

تا شمع دل اندر کہ چو گردد باز
ہر دو گر دو برآد ای ہمہ راز

اب اگر اس خدا کو ہی پانا مقصود ہے ۔ تو ہم کو قرآن سے اور تاریخ سے یہی معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ہمیشہ سے یہی سنت اللہ چلی آئی ہے ۔ کہ انسانوں کی ہدایت کے لئے ہمیشہ بشر رسول ہی آتے ہیں ۔ اب غور کرو ۔ جیسے کہ روحانی ظلمت اس وقت دنیا میں چھائی ہوئی ہے ۔ کیا پہلے بھی کبھی ایسی تاریکی جہان میں تھی ۔ آج چالیس کروڑ انسان دنیا میں موجود ہیں ۔ جو ایک عاجز انسان کو خدا اور خدا کا بیٹا تسلیم کرتے رہتے ۔ اور اس فرد اکمل اور افضل البشر اور خیر الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس زمانہ میں وہ وہ توہین آمیز الفاظ مخالفین مذہب استعمال کر رہے ہیں ۔ کہ ان کو سننے سے ایک مومن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ اور اس امت میں سے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر امت کہا تھا ۔ کئی لاکھ انسان مرتد ہو چکے ہیں ۔ اور بجائے کہ وہ کوئی خدمت اسلام کرتے ۔ مخرب اسلام بنے ہوئے ہیں اب اے خدا کو چاہنے والے لوگو ۔ اور اس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنے والو ۔ کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا ۔ کہ اللہ تعالیٰ امت میں سے کسی کو منتخب کرے ۔ کہ وہ اعلائے کلمہ اسلام کرے اور جو اپنی طہارت باطنی اور تعلق باللہ سے اسلام کے ایک مذہب ہونے کا ثبوت اور دلیل اپنے اندر رکھتا ہو ۔ بھائیو ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ۔ کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آیا کرے گا ۔ اور ایسا ہی قرآن سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ اس دین کی رسول اللہ کے بعد بھی خلفائے رسول سے تائید ہوتی رہے گی ۔ تو اب صدی کے سر پر بھی ۲۳ سال گذر گئے ہیں ۔ کیا اگر وہ اب بھی وہ مصلح نہ آئے گا ۔ تو پھر کس وقت آئے گا ۔ اسلام تو مخالفین کے نرغے میں اس طرح پھنسا ہوا ہے ۔ کہ اب بھی اگر خدا کی طرف سے نصرت نہ ہو ۔ تو پھر اسلام کا کچھ باقی نہیں رہتا ۔

پس از آن کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

اب اگر ہمارے جیسے بشر نے ہی رسول ہو کر آنا تھا ۔ اور اس امت سے ہی ہونا تھا ۔ جیسے کہ حدیث **اما مکم منکم** سے ثابت ہے ۔ تو پھر ذرا دائیں بائیں آگے پیچھے نظر مارو ۔ کہ کون ہے ۔ جو وہ تعلق محبت اور قرب الٰہی کا رکھتا ہے ۔ جو اس ڈوبتی ہوئی کشتی کو کنارہ پر لگا دے ۔ اپنے قرب و جوار میں نہیں ۔ تو اپنے شہر میں نظر مارو ۔ اپنے شہر میں نہیں تو اپنے صوبہ میں نظر مارو ۔ اپنے صوبہ میں نہیں ۔ تو اپنے ملک میں نظر مارو ۔ اپنے ملک میں نہیں ۔ تو کل جہان پر نظر مارو ۔ اور اگر آپ کو اب بھی وہ مبارک وجود نظر نہیں آتا تو ادھر آؤ ۔ میں تم کو بتاتا ہوں ۔ کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں ۔ اور خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہی ہے ۔ خدا کا برگزیدہ اور سچا خلیفہ و نائب رسول ۔ وہی ہے ۔ جو اپنے سینہ میں اس امت محمدیہ کے لئے ایک جوش رکھتا ہے ۔ کہ جس کی نظیر دنیا بھر میں نہیں ۔

وہی ہے

کہ اس دین کے لیے اور اعلائے کلمہ اسلام کے لیئے اپنے اندر ایک ایسی حرارت رکھتا ہے۔ کہ وہ قریب ہے۔ کہ باطل کو کھا جاوے وہی ہے۔ کہ اسلام کے روشن چہرہ سے جہاد کا داغ مٹانے کے لیئے آیا ہے۔ جو نادان دشمنوں نے لگانے کی کوشش کی ہے اور وہی ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لیئے ایک قطرہ خون کو گرانا بھی ضروری نہین سمجھتا۔ وہی ہے۔ کہ جو اپنے دلایل اور براہین سے جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو ملے ہین تمام دنیا مین پھر اسلام پھیلائے گا۔ اور اسلام اور قرآن اور محمدؐ عربی کے چہرہ کو دنیا پر ایسا روشن کرے گا۔ کہ وہ اس آخری زمانہ مین ایک آفتاب کی طرح چمکے گا۔ تاکہ ہر کوئی اس کا منہ دیکھ لیگا۔

بمستان ابر نصرت را دہند آب اے اخی مدرنہ
فضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

یہ وہی ہے۔ کہ جو مُردوں کو زندہ کرنے کے لیئے آیا ہے۔ جیسے قرآن شریف مین ہے۔ کہ یا ایہا الذین امنوا استجیبوا للہ و رسولہ اذا دعاکم لما یحییکم۔ اور مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون۔ کہ مین مُردہ تھا۔ اس نے مجھے زندہ کیا ہے اور میرے ساتھ اور صدہا مُردہ تھے۔ جو کہ اس کے ہاتھ پر زندہ ہوئے ہین۔ وہ اپنے نفوس پر آپ شاہد ہین۔ اس لئے اے ہمارے دوستو اور بھائیو! اگر تم واقعی اپنی رُوحانی موت کو محسوس کرتے ہو۔ تو اس کے پاس آؤ۔ یہ تم کو زندہ کریگا۔ اور تم اس زندہ خدا کا منہ دیکھوگے۔ کہ جس کو نہ پہچاننے کے لیئے یہ مردنی تم پر چھائی ہوئی ہے۔

آؤ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے

(باقی آئندہ - انشاء اللہ تعالیٰ)

مدرسہ کے متعلق نئی تجاویز

اس سال کے اخیر مین مدرسہ کی حالت خاص طور پر زیر بحث آچکی تھی۔ پہلا سوال یہ درپیش تھا۔ کہ آیا جس صورت مین ہمارے سلسلہ کی اصل غرض اشاعت و تبلیغ اسلام و اظہار دین ہے۔ موجودہ مدرسہ کا قیام جس مین مروجہ تعلیم انٹرنس تک دی جاتی ہے۔ کہان تک اس سلسلہ کے مقاصد کی تکمیل کا موید ہے۔ اور دوسرا سوال یہ تھا۔ کہ آیا اس مدرسہ کے ذریعہ سلسلہ کی اصل غرض بھی پوری ہو سکتی ہے۔ یعنی یہ کہ یہان سے ایسے اشخاص نکلین۔ جو اعلیٰ درجہ کے علوم عربیہ و دینیہ سے واقفیت رکھتے ہون۔ اور دوسری طرف یورپ کی کوئی سی زبان مثلاً انگریزی فرانسیسی یا جرمنی وغیرہ جانتے ہون۔ تاکہ ان کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام نہ صرف ہندوستان مین ہی بلکہ ہندوستان سے باہر بھی ہو سکے۔ ان دونون سوالون پر جماعت احمدیہ قادیان مین خوب بحث ہو چکی تھی۔ مگر اخیر فیصلہ بموجب منشائے حضرت امام علیہ السلام ایام تعطیلات دسمبر تک ملتوی رکھا گیا تھا۔ تاکہ اس وقت جب مختلف احباب مختلف احمدی جماعتون کے جمع ہون۔ تو ان مین بھی ان ہر دو سوالون کو پیش کر کے ان کی رائے لی جاوے۔ اور ان سوالون کے ہر ایک پہلو پر غور کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کیا جاوے۔ چنانچہ یہ امر تین دن برابر جلسہ مین پیش ہوتا رہا۔ اور بہت سے احباب نے اس پر بحث کرنے مین حصہ لیا۔ سوال اول کے متعلق یہ امر قرار پایا۔ کہ اگرچہ مروجہ تعلیم اس سلسلہ کے خاص اور ممتاز اغراض مین سے ایک غرض نہ ہو۔ مگر اس مین شک نہین کہ اس سلسلہ کے چھوٹے بچون کو ایسے طور پر تیار کرنا کہ وہ زمانہ کی طرح طرح کی زہریلی اثرون سے محفوظ اور اصول اسلام پر مضبوط اور قرآن شریف اور مسایل دینیہ سے واقف اور مخالفین کے اعتراضون کے جواب دینے کے قابل اور باطل اصولون کی تردید پر قادر ہون۔ اور پھر ساتھ ہی اس کی عملی زندگی ان کی ایک سچے مسلمان کی ہو۔ یہ اس سلسلہ کی ایک خاص غرض ہے کیونکہ یہ بچے جب یہان سے تعلیم پاکر نکلین گے۔ تو خواہ وہ حافظ نہ ہون۔ اور زبان عربی مین کامل مہارت نہ رکھتے ہون۔ لیکن اس مین شک نہین۔ کہ وہ ایسے مسلمان ہون گے۔ جو دوسرے مسلمانون کے لیے اور غیر مسلمانون کے لیئے نمونہ ہون گے۔ احمدی جماعت کا اور نوجوان کا وجود ہی دوسرون کے لیئے وعظ ہوگا۔ علاوہ ازین جماعت احمدی کی یہ ایک بڑی اور عظیم الشان ضرورت ہے۔ کہ جس صورت مین یہ سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ اور خدائے تعالےٰ کے اس کو بڑی بڑی ترقیان دینے کے وعدے ہین۔ تو اس صورت مین اس سلسلہ کا اپنا ایک مدرسہ ہی ہونا چاہیئے۔ بلکہ کالج بھی ہونا چاہیئے کیونکہ جس صورت مین دین کے لیئے ایک جماعت کی ہی ضرورت ہے اور کل کی کل جماعت ایک ہی کام مین نہین لگ سکتی۔ تو اس صورت مین اپنے مدرسہ کے نہ ہونے کی حالت مین جماعت مجبور ہوگی۔ کہ اپنے بچون کو دوسرے مدرسون مین بھیجے یعنی مشن کے مدرسے یا سرکاری مدرسے۔ جہان شدہ تعلیم دین کی حاصل کرسکتے ہین۔ اور نہ ہی زہریلی ہواؤن کے اثر سے محفوظ رہ سکتے ہین۔ اور یہ امر ایک اتنی جماعت عظیم الشان جماعت مین سخت قابل افسوس ہوگا۔ بلکہ اس جماعت کو تو ابھی اس کام کے لیئے طیار رہنا چاہیئے۔ کہ جیسے جیسے اس کی تعداد مین ترقی ہو جاوے۔ جا بجا مدرسے تعلیم کے لیئے قائم ہوتے چلے جاوین۔ اور مرکزی مقام مین ایک کالج یا یونیورسٹی ہو۔ پس ساری جماعت مین ایک مدرسہ کا بھی نہ ہونا ایک ایسا امر ہوگا جو اس جماعت کے لیئے سخت افسوس کا موجب ہوگا۔ لہذا باتفاق رائے جلسہ یہ امر قرار پایا۔ کہ ضروری ہے۔ کہ دارالامان مین ایک مدرسہ سرکاری تعلیم دینے کے لئے اور سرکاری قواعد کے موجب چلنے والا ہو تا مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ احمدی جماعت کے بچے یہان رہ کر سچے احمدی بن کر دکھلاوین اور دنیا کے ساتھ دین مین بھی ترقی کرین چنانچہ اس کی عملی نظیرین اس وقت بھی موجود ہین۔ کہ جو طالب علم یہان سے انٹرنس پاس کر کے نکلے ہین۔ وہ اپنی عملی زندگی مین اور اپنی دینی ترقی مین کالجون مین ایک ایسا نمونہ دکھا رہے ہین۔ جو واعظ سے بڑھ کر کام دے رہا ہے۔ مگر اس ضرورت کو تسلیم کرنے کے ساتھ ہی منتظمین مدرسہ کے توجہ دلانے پر کہ باوجودیکہ پانچ سال کے عرصہ مین جماعت چند ہزار سے دو تین لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ مگر تعداد طلبا مین ایسی ترقی نہین ہوئی۔ جس کی وجہ کسی قدر جماعت کی بے توجہی ہے ان امور کے پیش کرنے پر کل جماعت نے باتفاق اس ضرورت کو بھی تسلیم کیا۔ کہ کل کی کل جماعت اور ہر فرد واحد کا جو اپنے آپ کو اس جماعت مین سمجھتا ہے۔ یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بچون کو کسی دوسرے مدرسہ مین تعلیم نہ دین۔ بلکہ کل کے کل اسی جگہ تعلیم کے لیئے بھیجین۔ کیونکہ جس صورت مین ضرورت قیام اس مدرسہ کی ہی ہے۔ کہ احمدی جماعت کا اپنا مدرسہ ہو۔ تو پھر اگر احمدی جماعت کل کی کل اپنے بچون کو اس جگہ بھیجنے کے لیئے تیار نہین تو اصل غرض ہی مفقود ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جس قدر حاضرین اس جلسہ مین موجود تھے۔ ان سب نے اس ضرورت کو تسلیم کر کے یہ عہد کیا کہ وہ اپنے بچون کو اسی مدرسہ مین تعلیم کے لیئے بھیجنے کا انتظام کرین گے۔ اور اپنے دوسرے بھائیون کو بھی ترغیب دین گے۔ اور مجبور کرین گے۔ کہ وہ اپنے بچون کو انٹرنس تک تعلیم کے لیئے اسی جگہ بھیجین۔

قبل اس کے جو مین دوسری تجاویز کو بیان کرون مین یہ ظاہر کرنا چاہتا ہون۔ کہ ہر قسم کے بچون کے لیئے جو یہان آئین گے۔ کیا انتظام سوچا گیا ہے۔ جو بچے بارہ سال کی عمر تک پہنچ گئے ہین۔ وہ تو بورڈنگ ہوس مین زیر نگرانی دو سپرنٹنڈنٹون کے رہین گے۔ جیسا کہ آج کل انتظام ہے ہان لڑکون کی تعداد مین زیادتی کے ساتھ سپرنٹنڈنٹ اور رکھے جا سکتے ہین۔ چھوٹے بچے جو زیادہ خبرگیری اور زیادہ نگرانی کے محتاج ہین۔ ان کے متعلق حسب حیثیت دو قسم کا انتظام کیا جاویگا۔ جن کے والدین اپنے بچون کی پوری اور ہمارہ نگرانی کے لیئے کافی روپیہ دے سکتے۔ ان کے متعلق یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ ان کی مدرسہ مین پڑھائی کے علاوہ ایک پراکٹر یعنی الگ نگران ان کا رکھا جاوے۔ ہر پانچ یا چھ بچون پر ایک ایسا پراکٹر موجود ہوگا جس کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ ہر وقت ان بچون کے ساتھ رہے اور ہر طرح پر ان کی خبرگیری اعلیٰ تعلیم کے لحاظ سے۔ صحت کے لحاظ سے کھانے کے لحاظ سے۔ نمازون کے لحاظ سے۔ ورزش کے لحاظ سے۔ وہ ان کے لئے بطور ایک شفیق باپ کے ہوگا۔ اور ان کو باہر سیر کے اوقات مین سیر کے لیئے بھی لیجائیگا۔ اور پڑھائی مین بھی ان کو مدد دیگا۔ یہ صورت ایسی ہوگی۔ جس پر والدین کو انشاء اللہ تعالیٰ پورا اطمینان ہو۔ اور ہم امید کرتے ہین۔ کہ ایسے آدمی جو اس طرح پر بچون کو اپنے بچے سمجھ کر ان کی تعلیم اور تربیت کا پورا پورا خیال رکھین۔ اور عمدہ طور پر شروع سے ان کی تربیت کرین۔ ہمین ضرور آجاوین گے۔ چونکہ ایسا آدمی صرف ایک معقول تنخواہ پر ملسکتا ہے۔ اس لیئے شروع مین کم از کم تین ایسے طالب علم ہونگے۔ تو یہ انتظام کیا جاویگا۔ ایسے بچون کے لیئے پانچ یا پانچ چھ چھ کے لیئے مکان بھی الگ ہوگا۔ اور تین روپیہ فی بورڈر کے حساب سے معمولی اخراجات کے علاوہ فیس لی جاوے گی۔ دوسری قسم کے وہ چھوٹے بچے ہون گے۔ جن کے والدین اس قدر فیس نہین دیسکتے۔

ان سے معمولی فیس بورڈنگ ہوس کی لی جاوے گی۔ مگر ان کی نگرانی کا انتظام خاص کیا جاوے گا۔ یعنی ہر دس یا بارہ لڑکوں کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ ہوگا۔ جو ان کی صحت اور تربیت کا خیال رکھیگا۔ مگر ان کی تعلیم صرف معمولی مدرسہ کی تعلیم ہوگی۔ بڑی عمر کے بچوں کے لیے ایک وسیع بورڈنگ ہوس موجود ہے۔ جس کے قواعد پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ البتہ اس قدر امر بیان کر دینے کے قابل ہے کہ بعض احباب نے یہ کہا تھا۔ کہ غربا اور عموماً زمیندار اس قدر بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ سو اس کا علاج یہ ہے۔ کہ اول تو بورڈنگ ہوس میں دو یا تین قسم کا کھانا پکتا ہے۔ اور ہر ایک بورڈر کے لئے یہ امر اختیاری ہے۔ کہ وہ جس قدر خرچ دے سکتا ہے۔ اسی قسم کا کھانا کھاوے۔ علاوہ ازیں ہم یہ بھی انتظام کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ بعض احباب کی خواہش تھی۔ کہ زمینداروں کے لیے بجائے نقدی کے بچوں کا خرچ آٹے۔ اور دال اور گھی کی صورت میں دینا آسان ہوتا ہے۔ سو جو احباب پسند کریں۔ وہ یہ انتظام کر سکتے ہیں کہ اپنے بچوں کا خرچ مثلاً چھ ماہ یا سال کے آٹے یا دال اور گھی وغیرہ کی صورت میں یہاں بھیج دیا کریں۔ اس صورت میں ان کو خرچ خوراک کچھ نہ دینا پڑیگا۔ صرف زائد اخراجات مثل بالن وغیرہ اخراجات اور باورچیخانہ اور دھوبی وغیرہ کے خرچ یا فیس باقی رہ جائے گی۔ یہ تجویز عموماً زراعت پیشہ احباب کے لیے بہت مفید ہو سکتی ہے۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ ابتدائے سال ہے اور یہی وقت بچوں کے بھیجنے کا ہے۔ جن احباب کے بچے کسی مدرسہ میں تعلیم پاتے ہوں یا اگر تعلیم نہ پاتے ہوں۔ اور وہ انہیں تعلیم دینا چاہتے ہوں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ فی الفور ماہ جنوری کے ختم ہونے سے پہلے ان کو اس جگہ تعلیم کے لئے بھیج دیں۔ ہمارے ملک میں ایک عجیب غلط خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ بچوں کی تعلیم کے لیے خرچ دینے میں والدین اکثر تنگدلی سے کام لیتے ہیں۔ اور ان کی شادیوں وغیرہ کے وقت اسراف سے زیر بار ہوتے ہیں۔ سچ بات یہ ہے۔ کہ وہ وقت ان کی اپنی نمود کا ہوتا ہے۔ ورنہ اگر صرف اولاد کی بہتری منظور ہو۔ تو بیاہ کا فکر کریں نہ کریں۔ اول فکر عمدہ تعلیم کا ہونا چاہیئے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تعلیم کی غرض محض یہی نہیں کہ انٹرنس پاس کر کے نوکری کی تلاش میں لگ جاویں بلکہ ہر ایک انسان کے لیئے کسی قدر تعلیم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور اسی لیئے اس سال مدرسہ میں دوسری شاخ ایسی کھول گئی ہے۔ جس میں مروجہ تعلیم کو کم کر کے عربی اور دینیات کی تعلیم پر زور دیا جاوے گا۔ اور اس کے ساتھ طب سکھائی جاوے گی۔ یا کوئی اور پیشہ۔ مگر اس کے لیئے ابھی کوئی انتظام نہیں۔ اگر جماعت کو اس طرف توجہ ہوئی۔ تو انشاء اللہ ایک دو سال میں سب انتظام خود بخود ہو جائے گا۔ جب ضرورت والے پیدا ہوتے ہیں۔ تو سامان بھی اللہ تعالیٰ ان کے لیئے پیدا کر دیتا ہے۔ اگر قوم اس امر پر اتفاق کرے۔ کہ کل کے کل بچے قوم کے اسی جگہ تعلیم پاویں۔ خواہ وہ مروجہ سرکاری تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں اور خواہ اردو کی تعلیم کے ساتھ عربی اور دینیات کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ تو مدرسہ انشاء اللہ چند ہی دنوں میں ایک حیرت انگیز ترقی دکھائے گا۔ گذشتہ سالانہ جلسہ میں اکثر احباب نے اس قدر اس تجویز پر زور دیا تھا۔ کہ قوم کے کل بچے اسی جگہ تعلیم پاویں۔ کہ جو لوگ اپنے بچوں کے لیئے یہاں نہ بھیجنے کی کوئی مجبوری بھی ثابت کریں۔ ان پر یہ بھی لازم ہوگا۔ کہ جس قدر فیس مدرسہ کی کسی دوسری جگہ وہ دیتے ہیں۔ اسی قدر فیس اس مدرسہ میں بھی ادا کریں۔ چنانچہ ہمارے ایک معزز دوست نے اسی وقت اس پر عمل بھی کر دیا۔ اور اپنے بچوں کی فیس ماہوار اس سکول میں داخل کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ سوائے شاذ و نادر حالات کے کوئی امر اس راہ میں روک نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ہمارے احباب اپنے بچوں کو اسی جگہ تعلیم کے لئے بھیجیں۔

یہ امر بھی قابل تذکرہ ہے۔ کہ پچھلے سال کے اخراجات مدرسہ کے آٹھ ہزار روپے کے قریب ہیں۔ مگر اس سال کئی قسم کے زائد اخراجات کو مد نظر رکھ کر جو طلباء کے بڑھ جانے کی وجہ سے پیش آویں گے۔ اور نیز دیگر وجوہات کے سبب پندرہ ہزار روپیہ کا بجٹ ہمارے معزز احباب نے جو اسی جگہ جمع ہوئے تھے۔ تجویز کیا ہے۔ خرچ کے اس قدر بڑھ جانے کے کئی وجوہات ہیں۔ اول یہ کہ مدرسہ کے سٹاف کو ضرورت زمانہ کے مطابق کرنے کے لیئے ان کا ترقی کرانا اور بعض ٹرینڈ مدرسین کو لینا ضروری سمجھا گیا۔ جو ایک بڑی وجہ معقول خرچ کے بڑھ جانے کی ہوئی ہے۔ پھر دوسری وجہ عمارت کی ہے۔ کیونکہ جس صورت میں کل جماعت کے بچوں نے اسی جگہ تعلیم حاصل کرنی ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ اس کے مطابق بورڈنگ ہوس کو بھی وسیع کیا جاوے۔ اور مدرسہ کی عمارت میں بھی توسیع کی ضرورت پیش آئے گی۔ تیسری ضرورت نئی شاخ دینیات کا کھلنا ہے۔ اور بھی بعض وجوہات ہیں۔ جن کی تفصیل کی اس جگہ ضرورت نہیں۔

اب میں ساری جماعت کو متوجہ کرتا ہوں۔ اور ہر ایک شہر کی جماعتوں کے اعلیٰ ارکان اور کارکن ممبران کی خدمت میں خاص طور پر عرض کرتا ہوں۔ کہ جس صورت میں اس مدرسہ کا قیام محض اس لیئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ جماعت کے بچے اس جگہ تعلیم حاصل کریں۔ اور اس مدرسہ کو جماعت احمدی کی اہم ضروریات میں سے ایک ضرورت قرار دیا گیا ہے۔ تو اس ضرورت کو اب عملی طور پر تسلیم کرنا چاہیئے۔ زبان سے صرف اتنی بات کہدینا کہ اس مدرسہ کا قیام جماعت کے لیئے نہایت ضروری ہے۔ کچھ نہیں بنتا۔ اب عمل کا وقت ہے۔ اگر آپ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ آپکے بچے سچے مخلص احمدی اور عملی زندگی میں دنیا کے لیئے نمونہ بنیں تو ان کی عمروں کو ضائع نہ کریں۔ اس وقت آپکے اہم فرائض میں سے جو اولاد کے متعلق ہیں یہ ہے۔ کہ آپ ان کی تعلیم اور تربیت کے اس پہلو کو اختیار کریں جس سے وہ آئندہ نسلوں کے لیئے ہادی بنیں اگر آپنے ان فرائض کو اس حد تک محدود سمجھ لیا ہے۔ کہ آپ ان سے اس قدر محبت کریں کہ وہ آپ سے جدا نہ ہوں۔ تو آپنے سخت غلطی کھائی ہے۔ ایک قوم جو اس وقت ہمہ تن دنیا میں مصروف اور دنیا پر جھکی ہوئی ہے۔ وہ بھی اپنی اولاد کی تعلیم اور تربیت کو اس قدر مقدم سمجھتے ہیں۔ کہ ایک ماں کا [illegible] اپنے چھوٹے سے پیارے بچے کو تعلیم کی خاطر جدا کرنا گو کیسا ہی دل کو ناگوار معلوم نہیں ہوتا۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ اولاد سے ایسی محبت کرو۔ جس سے ان کی آئندہ زندگی سنور سے۔ اور ایسی محبت نہ کرو۔ جو ہمیشہ کے لیئے ان کو تباہ کر نیوالی ہو۔ یہ تو وہ وقت تھا۔ کہ اگر یہاں دینی تعلیم کا کوئی انتظام نہ بھی ہوتا۔ تو بھی آپ لوگ اپنے بچوں کو اس جگہ بھیجتے۔ اور ان دنوں کو غنیمت سمجھتے۔ کہ خدا کا برگزیدہ مسیح ابھی تم میں موجود ہے۔ وہ تمہارے بچے کیسے خوش قسمت ہوں گے۔ جو آئندہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے مسیح کے زیر سایہ تعلیم پائی ہوئی ہے۔ اور اس کی مجلسوں میں اکثر بیٹھے ہیں۔ اور اس کی پر حکمت گفتگو اور کلام کو سنا۔ اور اس کے کامل نمونہ کو دیکھا ہے۔ دوستو میں سچ کہتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو صدق دل سے کہتا ہوں کہ یہ وقت پھر ہاتھ نہیں آئیگا۔ پھر اس وقت تمہارا تمہیں یہ عجیب قلق ہوگا۔ جب یہ ورق الٹا ہوا دیکھو گے اور آئندہ نسلوں کو کیا جواب دو گے۔ پس خدا کی ان نعمتوں کا شکر کرو۔ اور سستی اور کاہلی اور جھوٹی محبتوں سے اپنی اولاد کی عمر کو ضائع مت کرو۔ اگر تم نے اولاد کو یہاں بھیج کر فرض ادا کر دیا۔ تو وہ اولاد تمہارے لیئے ابدی خوش قسمتی کا موجب ہوگی۔ ورنہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد کیسی نکلے اور کیا کام کرے۔ اپنی طرف سے کوشش کرو اور پوری سعی کرو۔ کہ تمہاری اولاد نیک نیک صحبت میں رہے۔ پھر دل خدا کے ہاتھ میں ہیں وہ جس طرح چاہے ان کو چلاوے۔ اخیر میں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ابتدائے سال ہے۔ یہی وقت ہے جو لڑکوں کو یہاں بھیجنا بارور مفید ہو۔ تاکہ شروع سال سے انکی تعلیم ہمارے کورس کے موافق ہو۔ اور تاکہ ان کو پچھلی تعلیم کی کمی پوری کرنے کیلئے کافی وقت ملے۔ نیز صاحب انسپکٹر صاحب نے معائنہ مدرسہ میں جو تحریر کیا ہے۔ میں اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت تک احمدی جماعت کے تین چار سو لڑکے یہاں موجود ہوں۔ اس جماعت کی عمدہ حالت کا اثر دل پر پڑتا ہے۔ دوسرے سوال کا جواب میں ایک حد تک دے دیا ہوں۔ یعنی واعظین اور مبلغین کی ایک جماعت پیدا کرنے کیلیئے یہ مدرسہ کہاں تک کام دے سکتا ہے۔ اس کے لیئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ پنجم پرائمری تک تو تعلیم موجودہ رہے اس کے بعد دو شاخیں مدرسہ کی ہوں ایک مروجہ تعلیم کی شاخ جس کے ساتھ لڑکوں کی استعداد کے موافق عربی اور دینیات کی تعلیم لازم ہوگی۔ اور دوسرے دینیات کی شاخ۔ اس دینیات کی شاخ کو ہم بہت ترقی دینا چاہتے ہیں اور اس کے متعلق یہ تجویز ہے کہ یہاں سے ایسے لوگ پیدا ہوں۔ جو علوم دینیہ کو پورے طور پر حاصل کریں اصول علم کلام سے پورے واقف ہوں اور عربی زبان میں اس قدر مہارت رکھتے ہوں کہ اس زبان میں لکھ سکیں اور مضمون لکھ سکیں۔ پھر اس کے ساتھ دو صورتیں ہوں جو لوگ صرف اس ملک کے لیئے بطور واعظ تیار کئے جاویں۔ ان کو اس قدر عربی اور دینیات کی تعلیم کیساتھ طب سکھائی جاوے۔ یا بعض اور پیشے اور سنسکرت وغیرہ زبانیں بھی سکھائی جاویں۔ اور جو لوگ بیرونی ممالک کے لئے تیار کئے جاویں گے۔ ان کو کوئی ایک یورپ کی زبان جیسے انگریزی یا فرانسیسی یا جرمنی وغیرہ یا جو لوگ جاپان کے لئے تیار کئے جانے ہوں انکو جاپانی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ لیکن ان سب تجویزوں کی تکمیل کیلئے بہت سا وقت اور روپیہ اور کارکن آدمی درکار ہیں جنکی ہم خدا کے فضل سے یہ امید رکھتے ہیں کہ آہستہ آہستہ میسر آجاویں گے۔ اگر جماعت نے اس طرف پوری توجہ کی۔ تو یہ امور چنداں مشکل نہیں ہم نے بالفعل کام کو ہم نے شروع کر دیا ہے یعنی اول جماعت دینیات کی کھولدی ہے مگر یہ قوم کو دونوں میں ڈالی۔ اور وہ ہمہ تن اس مدرسہ کی اعانت [illegible] مالی امداد سے اور کیا بچوں کے بھیجنے سے۔ تو امید کی جاتی

دو سال میں ہو جاوے۔ وما توفیقی الا باللہ۔ میں امید کرتا ہوں کہ میری یہ تحریر ضائع نہ جاوے گی۔ اور نیز وہ احباب جو جلسہ پر وعدہ کر گئے ہیں۔ اپنے وعدوں کو پورا فرمائیں گے اور دوسرے احباب کو بھی دیسے ہوں۔ جنکو کوئی خاص قسم کی روک بچوں کے یہاں بھیجنے میں ہو۔ تو وہ بذریعہ خط و کتابت ایسے امور کو طے کر سکتے ہیں۔ اس معاملہ میں کل خط و کتابت بنام ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

ولکلیس و عقد و قائم و حملان واکسیر اجساد و اجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانون کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی تھی۔ حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت میں دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر **باوا شام گر صاحب ہیں**۔ کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیون کی تلاش میں صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہیں۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک عمر بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر و بکر ترجمہ طبع کیا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات مندرج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونا ناممکن ہیں۔ اخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریادلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہیں سان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول عہ ہے اور منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دھات اور اپدھات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید ادویات کے تیار کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہیں حجم ۷۶ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ / معہ محصولڈاک

خواص قرآنی ۔ المسمی بہ فضائل فرقانی ۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات وجائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہیں۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی ۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بناوے ۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ / تینون کتابون کے خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

منیجر کارخانہ مخزن الصحت و کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خانصاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** ۔ جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مترجمہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی ہے دلون پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد ۸ مجلد عہ

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت میں تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد عہ مجلد

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** ۔ طبع ثالث کی ہے اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن** ۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت مفصل مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۸ / (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۸ / (۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۸ / (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی نثر و نظم پر دو مہینہ میں حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمت

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو ۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ مع خواص (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشخیص الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) ملٹری سرجری یعنی جراحی حربیہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عہ مجلد للعہ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائیکلوپیڈیا** انگریزی ۔ زیر طبع ہے قیمت للعہ مجلد (۱۱) **مفید عام** ۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت طبع ثانی میں مرض کیساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج کامل طور پر درج کردی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریبا دو چند ہوگیا ہے قیمت عہ (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ / (۱۴) **مفید النساء والصبیان** ۔ اس میں ان تمام دکھون کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں یا نادان دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۸ / (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** ۔ اس میں خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۸ / (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** ۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا تمغا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف یک کمڑہ ٹکٹ کے بھیجنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی سیاہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی ہفتہ سے اپنا زور اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸ /

سنون دندان ۔ اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھول جاوے یا مسوڑھوں میں درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہون شب سے بدبو آوے دانت میں پس نکلے صرف لگائیے۔ پھر مریض بالکل چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ قیمت ۸ /

سونے چاندی کی گولیان ۔ یہ دوا اسم بامسمی ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں۔ یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا لیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کو کمزوری کے شاکی ہوسکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھون پر کر دیتی ہیں۔ پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور روز بالتصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ ہتازہ خبرین اور تارین ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے

تمام حلقون میں نہائیت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے۔ اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف (روپئے چار روپیہ) پیشگی دینے پر جاری ہوتا ہے

درخواستون کا پتہ

منیجر پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط خراس و بیلنے آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین۔

بمطبع ... پریس قادیان میں میان معراج الدین صاحب عمر کے لئے چھاپا گیا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۷

فہرست مضامین

چھپ گیا ہے کہ اہل قادیان بینی	دوا ہی شفا ... دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

قیمت سالانہ

نمبر ۲۶ قادیان دار الامان مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۶ء مطابق یکم جمادی الثانی جلد (۱۰)

کچھ اپنی نسبت

... ہے کہ سرپرستان الحکم کو یہ عادت ہو گئی ہے کہ جب تک میں انہیں اخبار کی بہتری اور توسیع اشاعت کیطرف توجہ نہ دلاؤں وہ متوجہ نہیں ہوتے اور سال میں ایک دو مرتبہ اس فریاد و پکار کی بھی ضرورت پڑتی ہے اخبار کی عمدگی اسکی بروقت اشاعت اسکی کتابت - چھپوائی کاغذ اور دوسرے مراتب کا انحصار ہے۔ کارخانہ کی مالی حالت کے اطمینان بخش ہونے پر - اور یہ منحصر ہے اخبار کی کثرت اشاعت اور اس کے خریداروں کے بروقت چندہ ادا کرنے پر - جب تک یہ باتیں نہ ہوں اسوقت تک ... مہتمم اخبار کے ضروری اخراجات کی فکر میں سرگرداں رہے یا اسکی خوبیوں کے بڑہانے کی فکر میں۔

مذہبی اور قومی اخباروں کے لئے اور بھی مشکلات ہوتی ہیں اسلئے کہ وہ ایک خاص دائرہ اور حلقہ کے اندر محدود ہوتے ہیں انکا موضوع خاص اور انکا مقصد مقرر - ایسی حالت میں اگر وہ قوم یا فرقہ جسکا کہ وہ اخبار ... طرف پوری توجہ نہ کرے تو اس کی زندگی اور ... کا سوال ... آجاتا ہے۔

خدمت قوم کی اس نے ہمیشہ پسند کر لیا ہے اور جب تک اللہ تعالےٰ چاہے گا کرتا رہیگا مگر میں یہ افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ کوئی سال الحکم پر ایسا نہیں گذرا کہ اسکے بقایا داروں کی فہرست میں ایک معقول رقم درج نہ ہو - اگر بقایا داران کی توجہ دلانے کی جاوے تو ہم پر الزام قایم کیا جاتا ہے کہ قوم کو بدنام کرتا ہے ... ورنہ اگر اپنے آپ کو بقایاداران کے رحم پر چھوڑ دوں تو وہ پروا نہیں کرتے زبانی اگر پوچھا جاوے تو اخبار اور اس کے ایڈیٹر کی اسقدر تعریفیں کریں گے کہ حد نہیں لیکن جب ادائے قیمت کا سوال آتا ہے تو ...

سخن درین است

سمجھکر خاموش ہو رہتے ہیں اسوقت تک اجرائے اخبار کی تاریخ سے لیکر کوئی تین ہزار روپیہ سے زاید کا رقم کا بقایا ہے - اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کن مشکلات میں سے مجھے گذرنا پڑتا ہے - اگر خدا تعالےٰ کا فضل دستگیری اور پردہ پوشی نہ کرے تو کئی مرتبہ اخبار بند ہو گیا ہوتا۔

اس لمبے عرصہ کے تجربہ نے مجھے اس نتیجہ پر پہونچایا ہے کہ آیندہ بلاوجہ معقول کبھی کسی کے نام اخبار بدون وصول قیمت پیشگی جاری نہ کیا جاوے - اسلئے سرپرستان الحکم کو ...

مشکلات سرپرستان الحکم کی توجہ کو خصوصیت سے مبذول کرانا چاہتے ہیں - وہ الحکم کے لئے جدید خریدار بہم پہنچائیں کارخانہ الحکم کی کتابوں کے نکلوانے کی سعی کریں - اپنی واجب الادا قیمت بھیجیں - اور دوسروں سے بھجوائیں سودیشی تحریک کی وجہ سے کاغذ گراں ہو گیا ہے اور گراں ہی نہیں کمیاب ہو گیا ہے میں نے پچھلے دنوں چند احباب کو خاص طور پر متوجہ کیا تھا کہ وہ اس وقت مدد دیں تو ایک معقول ذخیرہ کاغذ کا کسی ولایتی کارخانہ سے خرید لیا جاوے مگر چند کے سوا متوجہ ہی نہ ہوئے اسوقت ۲۲×۲۹ کا سفید کاغذ بہت ہی کمیاب ہے اسلئے جس طرح سے ہو گا کام چلایا جائیگا - اور اگر کسی قسم کا کاغذ بھی اس سائز کا نہ ملا - تو میں تبدیل تقطیع پر مجبور ہوں گا - بہرحال میری اس سرگذشت کے بیان کرنے کی غرض یہ ہے کہ

وہ احباب اپنے فرض کو سوچیں جنکے ذمہ مطبع کا بقایا چلا آتا ہے اور پھر وہ اسپر مزید ظلم یہ کرتے ہیں کہ قیمت طلب پیکٹ واپس کر کے دوہرا نقصان پہونچاتے ہیں وہ

ہے - ۳۱ جولائی ۱۹۰۶ء کا پرچہ ایسے بقایا داران کے نام وی پی کیا جاویگا - اگر اس مرتبہ بھی واپس کیا تو پھر پرچہ بند کر کے بزرگان ملت کے واسطے بقایا وصول کر لیا جاویگا۔

والسلام
خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر و مالک الحکم قادیان

اطلاع

اکثر بھائی ایڈیٹر الحکم کو خرید مکانات کے متعلق لکھتے ہیں انہیں واضح رہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے مکان کے اردگرد کوئی مکان سردست فروختنی موجود نہیں - البتہ یہ تجویز ہے کہ باہر زمین کا ایک وسیع قطعہ خرید کر مکانات بنا لئے جاویں - پس جو بھائی ایسا کرنا چاہیں وہ اطلاع دیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بــدرِ مسیح

۳۰ - ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ - مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۰ - جنوری ۱۹۰۶ء کی سیر میں سنایا۔ یَوْمَ تَأْتِی السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِینٍ وَتَرَی الْأَرْضَ یَوْمَئِذٍ خَامِدَةً مُصْفَرَّةً۔

اُس دن آسمان ایک کھلا کھلا دھواں لائے گا۔ یعنی آسمان ایک دخانی صورت کا عذاب زمین پر نازل کرے گا۔ اور تو زمین کو دیکھے گا کہ ایک مردہ سی ہو گئی ہے۔ اور راکھ کی طرح بن گئی ہے۔ اور اس پر بجائے سرسبزی کے زردی چھا گئی ہے۔

۲۵ - جنوری ۱۹۰۶ء - ۱ - تَأْتِی السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِینٍ

۲ - یَوْمَ تَأْتِی السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِینٍ

القول الطیب

فرمایا۔ خدا تعالیٰ ایک وحدت چاہتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کو بے جا رنج دیتا ہے۔ جھوٹ خیانت یا غیبت میں حصہ لیتا ہے۔ وہ اس وحدت کا دشمن ہے۔

۲۲ - جنوری ۱۹۰۶ء - حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے اپنی تحریر کردہ پہلے سیپارہ کی تفسیر (جو میرٹھ میں چھپ رہی ہے) کا ایک حصہ سیر میں حضرت کی خدمت سنایا۔

معجزات کا ذکر تھا۔ حضرت نے فرمایا۔

علوم طبعی ہمیشہ ایک رنگ پر نہیں رہتے۔ مگر خدا تعالیٰ کا کلام ہمیشہ سچا ہے۔ پہلے طبعی والوں کا خیال تھا۔ کہ آسمان گردش کرتا ہے۔ اور زمین متحرک ہے۔ اب طبعی والوں کا خیال ہے۔ کہ زمین حرکت کرتی ہے۔ دن بدن کی تحقیقات کا نتیجہ کچھ اور ہی نکلتا چلا آتا ہے۔ ایک بات کو خدائی قول جان کر اس پر پختہ ہو جانا درست نہیں ہے۔ ہر ایک شے کے اصل سبب کو انسان پہنچ نہیں سکتا۔ صرف اس بات پر معجزات کا انکار کرنا کہ یہ بات ہم نے کبھی ہوتے نہیں دیکھی جائز نہ ہوگا۔ انسان قدرت کے سارے قوانین کا علم نہیں ہے۔

فرمایا۔ کہ صرف بدی کو ترک کرنا کوئی درجہ نہیں رکھتا اس کے بالمقابل نیکی اختیار کرنی چاہیئے۔ ایک شخص کا ذکر ہے۔ کہ وہ ایک دوست کے ہاں دعوت کیواسطے گیا۔ اس دوست نے بہت پر تکلف دعوت پکائی اور ہر طرح سے اس کی خاطر کی۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہوا۔ تو کہنے لگا۔ کہ آپ نے میرے واسطے بہت تکلیف اٹھائی۔ اور عمدہ کھانا کھلایا۔ مگر میں نے بھی آپ پر ایک بھاری احسان کیا۔ میزبان نے کہا۔ کہ آپ بیان فرمائیں۔ تاکہ اور بھی زیادہ آپ کا مشکور اور ممنون احسان ہو جاؤں تب اس نے کہا۔ کہ جب آپ گھر میں نہ تھے۔ اور میں یہاں اکیلا تھا۔ اگر اس وقت میں آپ کے گھر کو آگ لگا دیتا۔ تو آپ کا کئی ہزار روپے کا مکان اور اسباب سب جل کر راکھ ہو جاتا۔

اس شخص نے ترک بدی پر فخر کیا۔ لیکن اس مثال سے ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ ترک بدی میں کوئی عمدگی اور فخر نہیں۔

عید الضحیٰ اور مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ کی پرانی اور نئی ضروریات پر گذشتہ ہفتہ کے پرچہ میں حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا مضمون شائع ہو چکا ہے۔ اور اب اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں چونکہ **عید الضحیٰ** کے دن بہت قریب آتے ہیں۔ اس واسطے آپ کو مدرسہ کی امداد کے واسطے **عید فنڈ** کے چندہ اور مساکین مدرسہ کے واسطے کھال قربانی کی رقم حسب معمول جمع کرنے کے لیے یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ ہر ایک ضلع کی کمیٹی کے واسطے ضروری ہے۔ کہ وہ ہر ایک گاؤں میں اس کام کے واسطے آدمی مقرر کر دے تاکہ مدرسہ کی ضروریات کے واسطے کافی رقم جمع ہو جائے۔

۱۵ - فروری کو مدرسہ کا معائنہ جناب انسپکٹر صاحب مدارس حلقہ امرتسر معہ اپنے ایک نائب کے مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ کریں گے۔ شاخ دینیات کھولی جا چکی ہے۔ جس کے واسطے مدرس بھی علیحدہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور طلباء کے واسطے وظائف بھی مقرر کئے گئے ہیں۔ مدرسہ کی عمارت میں بھی بہت سی توسیع کی ضرورت ہے۔

اخبار قادیان

۱ - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت

آج کل بہ سبب دوران سر عموماً اچھی نہیں رہتی۔ بطور علاج صبح کے وقت سیر کے واسطے باہر تشریف لیجاتے ہیں لیکن کسی کسی دن بہ سبب زیادہ دوران سر کے یہ بھی نہیں ہو سکتا۔

۲ - حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ ہوتا ہے

۳ - حضرت مولوی محمد احسن صاحب چند ضروری تصانیف کے لکھنے میں مصروف ہیں - اور معہ اپنے دو فرزندوں کے اس جگہ بوقت افروز ہیں۔

اختیار الاسلام

حصہ چہارم

اختیار الاسلام حصہ چہارم بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ عبدالغفور مرتد عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپکر شائع ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس میں ایسی برکت اور قبولیت ڈالی ہے کہ ہمارے مخالفین بھی خوبی کلام اور عمدگی جواب پر عش عش کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ تہذیب الاسلام کے کئی جواب نکلے ہیں۔ مگر مرجبا کا تاج تعلیم الاسلام پر رہا ہے ۔ ۔ ۔ خدا مرزا صاحب کو زندہ رکھے جن کے دبستان سے ایسے ایسے ۔ ۔ ۔ فیضان حاصل کر رہے ہیں اور آریوں کی گندگی اور وساوس سے ہمیں بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

درخواستیں بنام ناشر عبدالرحمٰن قادیان آویں

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود ۔ ۲۷ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء

اس وقت میری طبیعت علیل ہے۔ اور زیادہ بول نہیں سکتا۔ ایک ضروری وجہ سے چند کلمات بیان کرتا ہوں۔ کل میں نے سنا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا۔ کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں۔ کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں۔ اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں۔ اور بس باقی سب عملی حالت۔ مثلاً نماز۔ اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج وہی ہے سو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں۔ کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے۔ اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی۔ تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی۔ کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا۔ اور ایک جماعت الگ بنائی جاتی۔ اور ایک بڑا شور برپا کیا جاتا۔ یہ غلطی در اصل آج نہیں پڑی۔ بلکہ میں جانتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی تھی۔ اور کئی خواص اور اولیاء اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا۔ اگر یہ کوئی ایسا اہم امر ہوتا۔ تو خدا تعالےٰ اسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا۔ لیکن اس زمانہ میں بہت سی باتیں مسلمانوں کے درمیان ایسی داخل ہو گئی ہیں۔ جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں۔ کہ وفات مسیح کا مسئلہ اس زمانہ میں **حیات اسلام** کے واسطے ضروری ہو گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ بے شک ہر بات پر قادر ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ایسے امور کے سخت مخالف ہے جو دین کو ضرر پہنچانے والے ہوں۔ حیات مسیح کا مسئلہ اوائل میں صرف ایک غلطی تھی۔ مگر آج کل وہ ایک **اژدہا** ہے۔ جب عیسائیوں کا خروج زور سے ہوا اور انہوں نے مسیح کی زندگی کو ایک قوی دلیل اس کی خدائی کے واسطے پکڑی۔ اور کہا۔ کہ اگر کوئی دوسرا انسان ایسا کر سکتا ہے۔ تو آدم سے لے کر آج تک اس کی کوئی نظیر پیش کرو۔ اور درحقیقت اگر یہ بات صحیح ہوتی۔ جو عیسائی کہتے ہیں۔ کہ وہ زندہ آسمان پر چلا گیا اور عرش پر بیٹھا ہے۔ تو اسلام کے واسطے ایک ماتم کا دن ہوتا اسلام توحید کے واسطے آیا ہے۔ وہ نہیں چاہتا۔ کہ کوئی کسر باقی رہے۔ خدا تعالےٰ واحد لاشریک ہے۔ اگر کسی دوسرے کو خصوصیت دی جاوے۔ تو یہ خدا تعالیٰ کی شان میں فرق لانا ہے اس بات سے دھوکا نہ کھاؤ۔ جو لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ کیا خدا قادر نہیں۔ خدا تعالیٰ بے شک قادر ہے۔ لیکن تمام جہان میں سے کسی ایک شخص کو بعض وجوہ کی خصوصیت دینا جو دوسروں کے واسطے نہیں۔ ایک صریح شرک ہے۔ اور ایسے شخص کو گویا شریک الباری ٹھہرانا ہے۔ جو مسلمان اس زمانہ میں یہ عقیدہ پیش کرتے ہیں۔ کہ عیسےٰ اب تک زندہ چلا آتا ہے۔ وہ اسلام کے اندرونی دشمن اور اسلام کے واسطے **مار آستین** ہیں۔

توفی کے لفظ کے معنے جب تمام جہان کے انسانوں کے واسطے موت کے ہیں۔ جب یہود و نصاریٰ و اسلام تمام قوموں کی لغات میں اس لفظ کے معنے موت کے ہیں۔ تو پھر مسیح کے واسطے کیا خصوصیت ہے۔ کہ صرف ایک انسان کے واسطے اس لفظ کے معنے اور ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک موٹی بات ہے اور یہ مسئلہ در اصل ایسا باریک نہیں ہے۔ کہ اس کے واسطے کسی عظیم الشان مجدد کی ضرورت ہوتی۔ یہی لفظ توفی کا جب کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بولا جاتا ہے۔ تو اس کے معنے سوائے موت کے اور کچھ نہیں لئے جاتے۔ حالانکہ **اگر کوئی نبی زندہ ہے۔ تو ہمارے نبی کریم** صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم ہی ہیں۔ بعض اکابر نے **حیات النبی** پر کتابیں لکھی ہیں۔ اور ہمارے پاس ان حضرت کی حیات کا ثبوت بھی موجود ہے۔ کیونکہ زندہ نبی وہ ہے۔ جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ جاری ہوں۔ سو خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو کبھی ضائع نہیں کیا۔ ہر صدی کے سر پر وہ ایسے آدمی بھیجتا رہا ہے۔ جو مناسب حال اصلاح کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ محافظت کا لفظ ہی دلالت کرتا ہے۔ کہ مجدد پیدا ہوتے رہیں گے۔ جب ایک صدی گذر جاتی ہے۔ اور پہلی نسل اٹھ جاتی ہے۔ اور پچھلے عالم حافظ۔ اولیاء اور ابدال فوت ہو جاتے ہیں۔ تو دین کو تازہ رکھنے کے لئے خدا تعالےٰ اپنی طرف سے نئے آدمی پیدا کرتا ہے۔ ہر صدی کے سر پر ایسے مجدد پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جو غلطیوں اور بدعات اور سستیوں اور غفلتوں کو ان کے ذریعہ سے دور کیا جاتا ہے۔ یہ خصوصیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو ملی ہے۔ اور یہی آپ کی حیات پر دلالت کرتی ہے۔ آنحضرت کی برکات کے تاثیر ایسے تھے۔ کہ صحابہ نے جانیں دے دیں۔ اور آج تک لوگ ان برکات سے فیوض حاصل کر رہے ہیں۔ برخلاف اس کے حضرت عیسےٰ کی تاثیر کا یہ حال تھا۔ کہ اس کے سامنے ایک شاگرد نے تیس روپے لے کر پکڑوا دیا۔ اور دوسرے نے جو سب سے اول نمبر کا حواری تھا منہ پر تین دفعہ لعنت ایسے نازک وقت میں کی۔ پھر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیر اور برکات اور توجہ قدسی کا نتیجہ ہے۔ کہ قرآن شریف کی اس قدر حفاظت ہوئی۔ ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں ہزاروں لوگ قرآن شریف کو یاد کرتے ہیں۔ اور سناتے ہیں۔ برخلاف اس کے انجیل کا پتہ ہی نہیں لگتا۔ کہ سچی انجیل کون سی ہے۔ اور جھوٹی انجیل کون سی ہے۔ پر یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ حضرت عیسےٰ کی حیات کے عقیدہ نے آج تک دنیا میں کیا بنایا ہے۔ اور کیا فائدہ بنی آدم کو پہنچایا ہے۔ سوائے اس کے کہ ہم کروڑ انسان مردہ پرست بن گیا۔ پس پہلوں نے اگر وفات مسیح کے مسئلہ میں اجتہادی غلطی کھائی۔ تب بھی ان کو ثواب ہے۔ کیونکہ مجتہد کے متعلق لکھا ہے۔ کہ **قد یخطی و یصیب**۔ کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب۔ مشیت الٰہی نے ان سے جو کچھ کرایا۔ سو کرایا اس میں بھی اسرار الٰہی تھے۔ خدا نے ایک معاملہ ان سے مخفی رکھا۔ اور وہ غفلت میں رہے۔ خدا جب چاہتا ہے۔ ایک بھید کو مخفی کرتا ہے۔ جب چاہتا ہے۔ ظاہر کر دیتا ہے۔ اب اس زمانہ کے لوگوں پر خدا تعالیٰ نے اس مسئلہ کی حقیقت کھول دی ہے۔ اس وقت اسلام تنزل کی حالت میں ہے۔ اور روز بروز عیسویت کا شکار ہوتا جاتا ہے۔ ایسے ہی مسائل روز بروز لوگوں کے کانوں میں پھونک پھونک کر وہ ان کو برگشتہ کر دیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں چاہا ہے۔ کہ لوگوں کو متنبہ کر دے۔ ایک عیسائی سے پوچھنا چاہیئے اگر سب لوگ ملکر یہ عقیدہ قائم کر لیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا یہی کہ **عیسائیت دنیا سے نابود ہو جائے گی**۔ تعجب ہے کہ عیسائی تو مسلمانوں کی گردن کاٹنے کے واسطے یہ ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ اور مسلمان بھی اپنی گردنیں کٹوانے کے واسطے ان کی امداد میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں ان کی مثال یہی ہوتی ہے۔ کہ ؎

یکے بر سر شاخ و بن مے برید

سو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ کہ اس غلطی کو دور کرے۔ لیکن اس سلسلہ کو قائم کر کے اللہ تعالیٰ اور بہت سی غلطیوں کو دور کرنا چاہتا ہے اس وقت توحید **صرف زبان** پر رہ گئی ہے۔ سچا موحد کوئی نظر نہیں آتا۔ ہر ایک دل دنیا کی محبت میں غرق ہو رہا ہے۔ کسی کو دین کے واسطے ذرہ برابر کام کرنا پڑتا ہے۔ تو وہ سوچ بچار میں پڑ جاتا ہے۔ اس وقت دین غریب بے کس اور یتیم ہو رہا ہے۔ یہ کلمہ نہایت موزوں سچا اور بابرکت ہے۔ کہ **حب الدنیا راس کل خطیئة** دنیا کی محبت ہر بدی کی ابتدا ہے۔ اکثر لوگ دنیا ہی کی محبت کے سبب ہلاک ہو رہے ہیں۔ ورنہ وہ جانتے ہیں۔ کہ جس مذہب و طریقہ کو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ اچھا نہیں۔ اکثر ہندو اور آریہ دل سے جانتے ہیں۔ کہ ان کے اصول اور فروع اچھے نہیں ہیں۔ ہزاروں عیسائی بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ عیسےٰ ایک انسان تھا اور وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن دنیا کی محبت ہے۔ جو انہیں کچھ کرنے نہیں دیتی۔ اور زیادہ تر عیسویت کی امداد میں عورتیں ہیں جو جاہل ہیں۔ کہ شرک عورت سے ہی شروع ہوا ہے۔ اور عورتوں کے ساتھ ہی اس کا قیام ہے۔ یورپ کے عالم اور فاضل لوگ اس کے قائل نہیں رہے۔ اور درحقیقت عیسوی مذہب ہی ایسا ہے کہ فطرت انسانی اس کو دھکے دیتی ہے فطرت اس کو مان ہی نہیں سکتی۔ اگر درمیان میں دنیا کا تعلق اور محبت نہ ہوتی۔ تو ان کا ایک گروہ کثیر آج ہی مسلمان ہو جاتا۔ بعض لوگ مدت تک بظاہر عیسائی رہ کر بالآخر مرتے وقت یہ وصیت کر جاتے ہیں۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور ہماری تجہیز و تکفین اسلام کے مطابق ہو۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

بدر

۳۰ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

گذشتہ اشاعت سے آگے

لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر

تاکہ خدا تیرے اگلے اور پچھلے ذنوب کو غفر کرے۔ اس آیت شریف کا حوالہ دے کر نبیوں کو گنہگار ٹھہرانے اور ثابت کرنے کے لیئے بہت ہی کے پیاسے اس زمانہ کے عیسائی لوگ جو حملہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عصمت پر کیا کرتے ہیں۔ اس کے دو جواب اُوپر دیئے جاچکے ہیں۔ لیکن چونکہ انہیں آیات پر اور اسی مضمون پر ایک عظیم الشان جلسہ میں بشپ لیفرائے کے ساتھ میرا مباحثہ ۱۹۰۰ء میں ہوا تھا جسکا سننا اکثر ناظرین کے واسطے نہایت دلچسپی کا موجب ہوا کرتا ہے۔ اس واسطے میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ مختصر الفاظ میں اس مباحثہ کو اس جگہ درج کر دیا جاوے۔

معصوم نبی

اور

بشپ صاحب

ماہ مئی ۱۹۰۰ء میں جب کہ میں دفتر اکونٹنٹ جنرل میں ملازمت کے سبب لاہور میں قیام پذیر تھا۔ اور مخدومی مکرمی حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب کے ساتھ ایک مکان بیرون شہر میں رہا کرتا تھا۔ تو ایک دن ہم نے اچانک سنا۔ کہ پادری لیفرائے صاحب نے تمام مسلمانوں کو دعوت کرکے ایک لیکچر دینے کا اشتہار دیا ہے۔ جو کہ انارکلی میں فورمن چیپل میں ہوگا۔ اور جس کا مضمون ہوگا۔ معصوم نبی + لیفرائے صاحب اب تک بھی لاہور کے بشپ اور پنجاب کے تمام پادریوں کے افسر یعنی لارڈ پادری صاحب ہیں۔ اس جلسہ کی خبر سنکر شام کے وقت میں مقام جلسہ پر گیا۔ وہاں لوگ نہایت کثرت کے ساتھ بیٹھے ہوئے جمع تھے۔ کیونکہ لیکچر دینے والے صاحب بہت مشہور اور عیسائیوں میں ایک مانے ہوئے جید عالم اور مناظرہ و مباحثہ میں بہت مشق رکھنے والے لارڈ پادری صاحب تھے۔ اور بالمقابل تمام مولوی صاحبان کو بلایا گیا تھا۔ ہماری جماعت احمدیہ کے چند آدمی بھی موجود تھے۔ مگر ہم میں سے کوئی اس امر کے واسطے طیار ہو کر نہ آیا تھا۔ کہ پادری صاحب کے بالمقابل کھڑا ہو۔ اور یہ بھی خیال تھا۔ کہ لاہور کئی ایک اسلامی انجمنوں کا مرکز ہے جنہوں نے مخالفین اسلام کا مقابلہ کرنا اپنا فرض قرار دیا ہوا ہے اور بہت سے مولوی بھی تھے وہ صاحبان خود جواب دے دینگے۔ ہماری جماعت بہت قلیل تھی لیکن اثنائے گفتگو میں مخدومی جناب مولوی عبید اللہ صاحب نے عصمت انبیاء پر چند کلمات فرمائے۔ اور عصمت کے لفظ کو قرآن شریف میں واللہ یعصمک من الناس کی طرف اشارہ کیا۔ خیر یہ باتیں سرسری طور پر ہوگئیں۔ اور لیکچر کا وقت قریب ہونے کے سبب ہم لوگ چیپل ہال کی طرف چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں لارڈ پادری صاحب بمعہ چند عیسائی انگریزوں اور دیسیوں کے تشریف لائے۔ لوگ بہت کثرت سے جمع ہوچکے تھے۔ کئی ہزار آدمی موجود تھا بنچوں اور کرسیوں کے سوائے بہت سے لوگ زمین پر اور چبوترے پر بیٹھے تھے۔ یا نیچے کھڑے تھے۔ اس قدر آدمی کثرت سے جمع ہوگئے تھے۔ کہ بالآخر باہر کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔ بشپ صاحب نے اپنا لیکچر شروع کیا۔ قرآن شریف کی آیات اور احادیث پڑھ پڑھ کر یہ ثابت کرنا شروع کیا۔ کہ تمام انبیاء گنہگار تھے۔ ان کا دعویٰ تھا۔ کہ میں ہر ایک بات قرآن شریف سے ثابت کروں گا۔ چنانچہ آدم کا ذکر کیا۔ کہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ فعصیٰ آدم۔ پس آدم نے گناہ کیا ایسا ہی حضرت موسےٰ کا ذکر کیا۔ اور دوسرے انبیاء کا ذکر کیا۔ اور بالآخر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔ اور ایک تو قرآن شریف کی یہی آیت پڑھی۔ جو اُوپر لکھی ہے اور ایک یہ آیت پڑھی۔ واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات۔ اور ایک حدیث پڑھی۔ کہ مریم اور اس کے بیٹے کے سوائے باقی سب کی ولادت میں شیطان کا حصہ ہے۔ اور پھر کہا کہ دیکھو تمام انبیاء کے متعلق یہ بیان ہے۔ کہ انہوں نے گناہ کیا تھا۔ خواہ وہ گناہ بعد میں معاف ہی ہوگیا ہو۔ تاہم کیا تو تھا لیکن ہمارے عیسےٰ کے متعلق کہیں یہ لفظ نہیں۔ کہ اس نے کوئی گناہ کیا۔ اور انجیل میں بھی لکھا ہے۔ کہ وہ نور تھا۔ پس ثابت ہوا۔ کہ دنیا میں اگر کوئی معصوم ہے۔ تو صرف یسوع مسیح ہے۔ باقی سب گنہگار ہیں۔ پس بھائیو ہم کس کو اپنا شفیع بنائیں۔ کیا اس کو جو گنہگار ہے۔ یا اس کو جو بے گناہ ہے۔

بشپ صاحب نے اس تقریر پر قریب دو گھنٹے کے خرچ کئے۔ درمیان میں حدیث کے موقعہ پر بعض مسلمان بولے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ یا صحیح الفاظ اس طرح سے نہیں ہیں مگر بشپ صاحب نے درمیان میں بولنے سے لوگوں کو منع کیا اور کہا کہ بعد میں پندرہ منٹ اس بات کے واسطے رکھے گئے ہیں۔

چونکہ عاجز کو پادریوں کے ساتھ ملنے اور گفتگو کرنے اور ان کی کتابوں کے مطالعہ کرنے کا بہت موقع ملتا رہا ہے۔ اس واسطے میں بشپ صاحب کے ابتدائے تقریر ہی سے سمجھ گیا تھا۔ کہ یہ دجل کا جال کہاں سے پھیلنا شروع ہوا ہے۔ اور کہاں تک اس کا اثر جائیگا۔ تھوڑے ہی الفاظ سے میں جان گیا۔ کہ بشپ صاحب کہاں سے شروع ہوئے۔ اور کہاں پہنچیں گے میں نے محسوس کیا۔ کہ یہ حملہ نادان لوگوں کے ایمان پر نہایت سخت ہے۔ لیکن دوسری طرف جب میں نے تکا۔ تو مولوی ملانوں اور انجمن کے بزرگوں میں سے کسی کو میں نے نہ پایا۔ کہ وہ اس وقت کافی جواب دے سکے گا۔ اس خیال نے میرے دل پر ایک بڑا بھاری بوجھ رکھ دیا۔ اور دین محمدی کی حمایت نے میرے خون کو جوش دیا۔ میرے پاس اس وقت کوئی کتاب نہ تھی۔ اور نہ کتاب کے دیکھنے کا وقت تھا۔ نہ میں اپنے بزرگ مولویوں کو اور اپنے مرشد ہادی کو جو کسر صلیب کے واسطے مبعوث ہوکر آیا ہے۔ اس وقت اطلاع کرسکتا تھا۔ کہ وہ آوے اور دیکھے۔ کہ نبیوں کے سردار پاکوں کے پاک۔ راستبازوں کے راستباز کو گناہ گار اور خطاکار ثابت کرنے کے واسطے کس قدر کوشش کی جارہی ہے۔ سب طرف میں نے اسلام کو گھرا ہوا پایا۔ اور اس کا کوئی شہسوار میدان کے اندر میں نہ دیکھتا تھا۔ تب میں نے سوچا۔ کہ اس وقت سوائے دُعا کے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں کیونکہ سب دُور ہیں۔ پر خدا بہت نزدیک ہے۔ تب میں اپنے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے قیام کے واسطے دردناک ہوکر اپنے خدا سے دُعا مانگنے لگا۔ اور دو گھنٹہ تک کہ پادری صاحب نے لیکچر دیا۔ میں دُعا کرنے اور درود شریف کے پڑھنے میں جوش اور درد کے ساتھ معروف رہا۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ نے اپنی رحمت کا نزول مجھ پر کیا۔ اور آیت واللہ یعصمک من الناس کے ایک معنے میرے دل پر نازل فرمائے۔ اور میرے سینہ کو ایک انشراح عطا فرمایا۔ اور سارے بوجھ کو میرے اُوپر سے اُتار دیا۔ اور مجھے ایک ہمت اور شجاعت عطا کی۔ کہ میں خود اس میدان میں نکلوں۔ تب فریق مخالف کے دلائل مجھے بہت ہی حقیر نظر آئے اور کسی کا رُعب تو پہلے ہی سے میرے دل پر نہ تھا۔ پس میں طیار ہوگیا۔ کہ بشپ صاحب کے بیٹھتے ہی میں کھڑا ہو کر اپنی تقریر شروع کروں۔ اور اسلام کی حمایت کروں۔ اور خدا کے حبیب کی عزت کو اس میدان میں قایم رکھوں۔

چنانچہ جیسے ہی بشپ صاحب بیٹھ گئے۔ میں کھڑا ہوگیا سب سے پہلے میں نے لارڈ پادری کو اس طرح توجہ دلائی۔ کہ جیسا کہ انہوں نے خود مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرکے اپنی تقریر سنائی ہے۔ ایسا ہی میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ پادری صاحب مسلمانوں کو بھی موقعہ دیں گے۔ کہ ان کی تقریریں سنیں۔ (اس سے میرا منشا یہ تھا۔ کہ آئندہ کوئی عظیم الشان جلسہ کیا جاوے۔ جس میں مسلمانوں کو بھی ایسا دو چار گھنٹہ تقریر کرنے کا موقعہ ہو۔ چنانچہ بعد میں بشپ صاحب کو ایسے جلسہ کے واسطے حضرت مسیح کی طرف سے مدعو

کیا گیا تھا۔ مگر آپ نے نہ مانا۔ (اس کا مفصل ذکر اپنے موقعہ پر ہوگا) ۔ پھر میں نے کہا کہ لارڈ پادری صاحب نے دو گھنٹہ تک تقریر فرمائی ہے۔ اور ہمارے واسطے صرف پندرہ منٹ ہیں۔ اتنی لمبی تقریر کا جواب ایسے تھوڑے وقت میں مفصل نہیں ہو سکتا۔ پس میں ایک **مختصر بات** کرتا ہوں۔ جس سے بہت جلد فیصلہ ہو جاوے۔ لارڈ پادری صاحب نے بہت سے انبیاء کا ذکر کیا ہے۔ اور دلائل میں قرآن و احادیث کو لیا ہے۔ حدیث کے متعلق ابھی ایک مسلمان نے اعتراض کیا تھا۔ کہ یہ صحیح نہیں۔ پس یہ بھی ایک بحث طلب امر ہو گیا۔ اس واسطے دلائل میں سے سردست قرآن شریف ہی کو میں رکھتا ہوں۔ جو سب مسائل کا اصل ہے۔ پھر انبیاء میں سے لاٹ پادری صاحب نے آدم موسٰے۔ داؤد علیہم السلام بہت کا ذکر کیا ہے۔ اور بالآخر حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے۔ چونکہ پہلے تمام انبیاء آپ کے اور ہمارے مشترک ہیں۔ سب کو آپ بھی نبی مانتے ہیں۔ اور ہم بھی نبی مانتے ہیں۔ معصوم تھے یا غیر معصوم تھے۔ آپ کے بھی بزرگ تھے اور ہمارے بھی۔ اور وقت تنگ ہے اس واسطے اُن کے ذکر کی بھی ضرورت نہیں باقی رہی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کو آپ نبی نہیں مانتے اور ہم ان کو تمام نبیوں کا سردار مانتے ہیں۔ اور عیسائی لوگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں۔ اصل جھگڑا آپ کے اور ہمارے درمیان آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ہے۔ پس چونکہ وقت بھی تنگ ہے۔ اور اصل مطلب مباحثہ کا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معصومیت ہی ہے۔ اس واسطے میں باقی تمام باتوں کو چھوڑ کر اصل مرکز پر گفتگو کرتا ہوں۔ اور اسی قرآن شریف کو لیتا ہوں جسے بشپ صاحب نے دلائل کے واسطے پیش کیا ہے۔

سو واضح ہو۔ کہ قرآن شریف کی آیات کو پیش کرنے کے وقت بشپ صاحب کو ایک غلطی لگی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ بشپ صاحب زبان عربی سے ناآشنا ہیں۔ (گو بشپ صاحب کا یہ دعوےٰ تھا کہ میں عربی جانتا ہوں۔ لیکن ان کی عربی دانی ایسی ہی تھی۔ جیسے کہ عموماً انگریزوں کی ہوا کرتی ہے۔ یہاں تک بشپ صاحب مجلس میں قرآن شریف کی سادہ عبارت بھی پڑھنے کی جرأت نہ کر سکے تھے۔ صرف ترجمہ ہی پڑھ دیا تھا۔ اس واسطے میں نے مناسب سمجھا کہ بشپ صاحب کی عربی دانی کا جو رعب حاضرین پر ہو۔ اس کو بھی دور کر دیا جائے) قرآن شریف کی ان آیات میں دو لفظ قابل غور ہیں۔ ذنب اور غفر۔ ان لفظوں کے اگر صحیح معنے کر دئے جاویں۔ تو سب معاملہ طے ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلی غلطی جو بشپ صاحب نے کی۔ وہ لفظ ذنب کے ترجمہ کرنے میں ہے۔ عربی ایک وسیع زبان ہے۔ اور جیسا کہ انگریزی میں Synonyms ہوتے ہیں۔ یعنی مترادف الفاظ جو بظاہر ہم معنے ہوتے ہیں۔ لیکن دراصل ان کے معانی میں بہت فرق ہوتا ہے۔ ایسا ہی عربی میں بھی الفاظ ہوتے ہیں۔ عربی میں اس مفہوم کے واسطے بہت سے الفاظ ہیں۔ مثلاً جرم۔ جناح۔ اثم۔ خطا۔ ذنب وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ ہندی ایک محدود زبان ہے۔ اس واسطے اس زبان میں ہر مفہوم کے واسطے جدا جدا الفاظ نہیں ہیں۔ گناہ کا ٹھیک ترجمہ عربی میں جناح ہے۔ اور غالباً یہی جناح کا لفظ بگڑ کر رفتہ رفتہ فارسی زبان میں گناہ بن گیا ہے۔ ایسا ہی جرم کا لفظ ہے۔ جس کے معنے خدا سے قطع تعلق کرنے کے ہیں۔ یہ الفاظ جرم اور جناح کے کبھی قرآن شریف میں یا حدیث میں ہمارے نبی کیا کسی نبی کے متعلق بھی نہیں آئے۔ کبھی کسی نبی سے جرم یا جناح (یعنی گناہ) کا ارتکاب نہیں ہوا۔ ہاں ذنب کا لفظ آیا ہے۔ سو ذنب کے معنے اس جگہ گناہ کے نہیں ہیں۔ بلکہ ذنب صرف ایک کمزوری کو کہتے ہیں۔ جو بشری تقاضا ہے۔ کہ بشر کمزور ہوتا ہے۔ وہ آخر انسان ہے۔ ممکن ہے۔ کہ ایسے اُمور جو انسانی کمزوری کا نتیجہ ہوں۔ کسی نبی سے بھی صادر ہوں۔ لیکن یہ باتیں الٰہی نارضامندی کا موجب نہیں ہیں۔ اور اس واسطے گناہ کے ذیل میں ان کو شامل نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ تو ذنب کا لفظ ہے۔ جس کے مفہوم اور معنے میں بشپ صاحب نے دھوکا کھایا۔ اب میں دوسرا لفظ غفر کا لیتا ہوں۔ غفر کے معنے ہیں ڈھانکنا۔ پردہ کرنا۔ بچانا۔ جیسے کہ مغفر۔ سپاہی کے سر کے خود کو کہتے ہیں۔ کیونکہ مغفر سپاہی کے سر کو تلوار کی زد سے بچاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا آں حضرت کو یہ کہنا کہ تیرے ذنب کو میں نے غفر کیا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ تو تمام نبیوں اور رسولوں کا سردار اور تمام دنیا کے واسطے میرا رسول اور زمین پر میرا خلیفہ ہے۔ تیرے واسطے لفظ جناح اور جرم وغیرہ کا تو ذکر ہی کیا۔ یہ سبب بشریت کے ممکن ہے۔ کہ تیرے نزدیک ذنب آوے۔ اور اس کا اثر تجھ پر پڑے۔ لیکن میں نے ذنب کے درمیان اور تیرے درمیان غفر کر دیا یعنی ذنب بھی نہ تیرے نزدیک آیا اور نہ آئے گا۔ پس اسی آیت سے جو بشپ صاحب نے پیش کی تھی۔ یہ ثابت ہو گیا۔ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے۔ اور چونکہ اس قسم کی کوئی آیت حضرت عیسےٰ کے متعلق نہیں آئی۔ اس واسطے ان کی معصومیت کا مسئلہ زیر بحث ہو جاوے گا۔

یہ تو بشپ صاحب کے دلائل کا جواب ہوا۔ لیکن جو پہلو بشپ صاحب نے دلائل کا آج اس جلسہ میں اختیار کیا ہے۔ وہ ناک کو اُلٹا ہاتھ لگانے کا پہلو ہے۔ آپ نے دعوےٰ تو یہ کیا تھا۔ کہ معصوم نبی کون ہے۔ پس سیدھا طریق گفتگو کا یوں تھا۔ کہ بشپ صاحب قرآن شریف میں سے لفظ **معصوم** کا نکالتے۔ اور پھر دکھاتے۔ کہ یہ لفظ حضرت عیسےٰ کے متعلق آیا ہے۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہیں آیا۔ لیکن چونکہ یہ طریق بشپ صاحب نے نہیں اختیار کیا۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں۔ کہ اس آسان راہ سے بھی دکھا دوں۔ کہ معصوم کون ہے۔ پس اگر سارے قرآن شریف کو اول سے آخر تک دیکھا جائے۔ تو لفظ عصمت کا صرف ایک جگہ ایک ہی نبی کے حق میں بولا گیا ہے۔ جہاں خدا اپنے ایک پیارے کو خطاب کر کے کہتا ہے۔ کہ **واللّٰہ یعصمک من الناس**۔ اور خدا نے تمام جہان کے لوگوں میں سے معصوم قرار دیتا ہے۔ یہ خطاب کس کو ہوا۔ اسی پیارے نبی کو جو ہمارا سردار بلکہ تمام جہان کا سردار اور سب کا ہادی ہے۔ اس کا پیارا نام محمد ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم اور یہ لفظ معصومیت کا عیسےٰ کے متعلق کہیں قرآن شریف میں بیان نہیں کیا گیا۔ پس ہر طرح سے ثابت ہوا۔ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم نبی تھے۔ یسوع کی معصومیت کا ثبوت آپ لوگوں کی گردن پر ہے۔

اگرچہ بشپ صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ آج رات میں جو کچھ تقریر کروں گا۔ وہ سب قرآن شریف کی سند پر ہوگی۔ تاہم چونکہ آپ نے انجیل کا بھی ذکر فرمایا۔ اس واسطے میں بھی اتنا کہہ دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ انجیل میں بھی یسوع کے متعلق دوسرے لوگوں کا قول نہیں لینا چاہیئے۔ کہ متی یا مرقس نے اس کے متعلق کیا کہا۔ بلکہ مناسب ہوگا کہ انجیل سے یسوع مسیح کی معصومیت ثابت کرنے کے واسطے خود یسوع مسیح کا اپنا قول لینا چاہیئے۔ اور وہ اس طرح سے ہے۔ کہ ایک شخص نے یسوع کو کہا۔ کہ اے نیک اُستاد۔ تو یسوع مسیح نے نیک ہونے سے بھی انکار کیا۔ اور صاف کہا۔ کہ تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے نیک تو خدا کے سوائے اور کوئی نہیں ہے۔ ایسا ہی ایک جگہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یسوع کا سلوک اپنی ماں کے ساتھ اور اپنے بھائیوں کے ساتھ بہت بُرا تھا۔ اور اگر انجیل ہی کو دیکھا جاوے تو یسوع معصوم چھوڑ اس قابل بھی نہیں۔ کہ اس کو ایک نبی مانا جاوے یہ تو قرآن شریف کا احسان ہے۔ کہ اس کو کوئی نبی مان سکتا ہے فقط

یہاں پر میری تقریر ختم ہو گئی۔ اور مسلمان جو بشپ صاحب کی تقریر سُنکر بہت آزردہ خاطر تھے۔ ایسا معقول جواب سُنکر نہایت ہی خوش ہوئے۔ اور خوشی کے نعرے مارے۔ اور چیئرز پر چیئرز دئے۔ اور جب میں بیٹھا۔ تو بشپ صاحب اُٹھے۔ مگر انہوں نے میرے جواب کے دوسرے حصہ کے متعلق بالکل خاموشی اختیار کی۔ اور پہلے حصہ کے متعلق اتنا کہا۔ کہ عربی عجیب زبان ہے۔ کہ گناہ کے واسطے اس قدر الفاظ ہیں۔

تب میں پھر اُٹھا۔ اور کہا۔ کہ بشپ صاحب نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔ اور عصمت کے متعلق دوبارہ اس آیت کو پیش کیا۔ اور بشپ صاحب سے جواب طلب کیا۔

اتنے میں ایک دیسی پادری نے بشپ صاحب کو قرآن شریف میں سے وہ آیت نکال کر دینی چاہی۔ مگر قدرت خدا اس مقام کے بدلے قرآن شریف کا ایک اور مقام نکال کر دیا۔ اور بشپ صاحب کو سمجھایا۔ کہ **واللّٰہ یعصمک من الناس** کا جو ترجمہ اس موقعہ

نے کیا ہے۔ وہ غلط ہے۔ جب بشپ صاحب اُٹھے۔ اور انھوں نے یہ کہکر کہ عصمت کے متعلق جو آئیت شریف اس نبی نے پیش کی ہے۔ اس کا ترجمہ صحیح نہیں۔ وہ آئیت پڑہی۔ تو آئیت کوئی اور ہی تھی۔ مین نے اُٹھکر کہدیا۔ کہ یہ وہ آئیت نہیں تب بشپ صاحب حیران ہوئے۔ اور سب لوگوں نے قہقہہ لگایا اور بشپ صاحب نے اپنی کرسی کے پیچھے دیسی پادری کی طرف اشارہ کیا۔ کہ مجھے اس بھائی نے یہ آئیت نکال کر دی تھی۔ مگر خیر ہم ہار جیت کے واسطے نہیں آئے۔ اور ہم نے اس آئیت پر غور نہیں کیا۔ اچھا ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مان لیتے ہیں۔ مگر باقی نبی تو گناہ گار ثابت ہوئے۔

اس کے بعد ایک اور آدمیوں نے چند کلمات کہے۔ تب بشپ صاحب نے جلسہ ختم کر دیا۔ اور ہماری فتح ہوئی۔ آن حضرت کے متعلق آخر بشپ صاحب کو مجبور ہوکر یہ ماننا پڑا۔ کہ قرآن شریف سے ان کا گناہ گار ہونا ۔ ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا۔ اور انجیل کے متعلق جو کلمات مین نے کہے تھے۔ ان کا تو وہ ہرگز جواب دے ہی نہ سکے۔

اس کے بعد بشپ صاحب کا ایک اور لیکچر ہُوا۔ جس کا مضمون زندہ رسول تھا۔ اس مین بھی اللہ تعالےٰ نے ہم کو ایک عظیم الشان فتح عطا فرمائی۔ اور ہم نے ثابت کیا۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہین۔ اور آن حضرت نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وسلم اب تک زندہ موجود ہین۔ مگر چونکہ اس جگہ اس ذکر کا موقعہ نہیں۔ اس واسطے اسی پر یہ درس ختم کیا جاتا ہے۔

انصار بدر

جزاھم اللہ احسن الجزا۔

(۱) مخدومی ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب تحریر فرماتے ہین۔

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ جب سے جناب اس اخبار کے ایڈیٹر ہوئے ہین۔ مجھ کو اس اخبار سے بہت توقع ہوگئی ہے۔ اور شکر ہے کہ میری توقع کے مطابق سب کچھ ظہور مین آرہا ہے۔ جناب نے جو نئے سال سے سلسلہ مضامین شروع کیا ہے بہت مناسب ہے۔ مین ہر طرح سے اس اخبار کی مدد کے لیئے اپنے آپ کو طیار پاتا ہون جناب میرے نام پر عـــہ روپیہ قیمت کا اخبار جاری فرمادین۔ فی الحال قیمت مین خود انشاءاللہ تعالےٰ اس مہینہ کے اندر ارسال خدمت کرونگا۔ جناب وی پی کی تکلیف نہ کرین۔ اور خاکسار کے لیئے دعا فرمادین۔ خاکسار تابعدار سید محمد حسین۔

دوسرے کارڈ مین ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایک نیا خریدار بھی دیا ہے۔

(۲) برادر عزیز ابو محمد شفیع صاحب بھیروی تحریر فرماتے ہین۔

(۲) میرے عنائت فرمائے جناب اُستاد صاحب۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ بعد آداب آداب و نیاز غلامانہ کے دست بستہ یہ عرض ہے۔ کہ پیشتر ازین جناب اخویم چودہری اللہ داد خان صاحب کی معرفت آپ کی خدمت مین لکھ چکا ہون۔ کہ انشاءاللہ تعالیٰ بشرط زندگی مولا کریم سے مدد مانگ کر اخبار بدر کی قیمت یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے بجائے ؏ کے عـــہ روپیہ دینے کو تیار ہون گا۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے اس سے زیادہ بدر کی خدمت کرنے کی توفیق دی۔ تو زیادہ خدمت کرونگا۔ لیکن فی الحال پانچ روپیہ قیمت سالانہ دینے کو تیار ہون گا۔ اور انشاءاللہ بشرط زندگی ماہ فروری یا ماہ مارچ ۱۹۰۶ء کی تنخواہ پر پیشگی قیمت ارسال کرونگا۔ تسلی فرمادین۔ بسبب اب نہ ہونے کے ارسال نہ کر سکا۔ ورنہ اب ہی روانہ خدمت کر دیتا۔

اور بندہ نے چند ایک صاحبان کی خدمت مین بدر اور میگزین اُردو کے لیئے بہت کچھ کہا ہے۔ اور پھر بھی انشاءاللہ تعالیٰ کہہ کر اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگ کر جلدی خریدار بنا دونگا۔ مطالعہ کے لیئے پرچہ بدر و میگزین دیا کرتا ہون۔ آپ از راہ مہربانی تکلیف فرما کر فی الحال ایک پرچہ اخبار بدر کا سال شروع سے حسب ذیل پتہ پر وی پی کر کے روانہ فرمادین۔

بمقام موضع مہنیانوالہ۔ ضلع و ڈاکخانہ گجرانوالہ۔ نہر اپر چناب بخدمت جناب منشی نبی بخش صاحب ملازم سردار سنت سنگھ صاحب ٹھیکیدار مشرف ہو۔

(۳) مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب تحریر فرماتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

وی پی ابھی تک نہین پہنچا۔ عـــہ روپیہ ادا کرونگا۔ ۱۹۰۵ء و ۱۹۰۶ء کی بابت عـــہ اور عـــہ ۱۹۰۶ء کے لیئے تعمیل حکم جملہ عـــہ تسلہ کیا گیا تھا۔ دوکان خدا کے فضل سے مل گئی ہے۔ ۱۵۔ جنوری ۱۹۰۶ء تاریخ پیشی مقدمہ ہے۔ دُعا فرمائیے۔ اور حضرت کے حضور مین بھی دعا کے لیئے عرض کیجیئے گا۔ خاکسار بندہ رحمت اللہ۔ لاہور

(۴) برادر محمد حیات صاحب احمدی ولد منشی جلال الدین صاحب مرحوم نے تین نئے خریدارون کے نام وی پی روانہ کرنے کے واسطے تحریر فرمایا۔

(۵) برادر عزیز فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج نے ایک اور نیا خریدار دیا۔

(۶) راجہ یار محمد خان صاحب پاڑی پور کشمیر سے تحریر فرماتے ہین۔ کہ مین آئندہ قیمت عـــہ سالانہ دیا کرونگا۔

کیا آپ بدر کے واسطے بہتری کی تجاویز سوچنے اور نئے خریدارون کے پیدا کرنے مین مصروف ہین۔ اگر نہین۔ تو اب سہی۔ والسلام

المفتی

(فقہ احمدیہ)

سوال ۱ لاہور سے ایک دوست نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ میری بیوی فوت ہوگئی ہے۔ مین نے مہر اُس کو دیا۔ نہ بخشوایا۔ اب کیا کرون۔

جواب۔ مہر اس کا ترکہ ہے۔ اور آپکے نام قرض ہے۔ آپکو ادا کرنا چاہیئے۔ اور اس کی یہ صورت ہے۔ کہ اس کو شرعی حصص کے مطابق اس کے دوسرے مال کے ساتھ تقسیم کیا جاوے۔ جس مین ایک حصہ خاوند کا بھی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے۔ کہ اس کے نام پر صدقہ دیا جاوے۔

سوال ۲ کیا کسی شرعی ضرورت کے واسطے نماز جمعہ کے ساتھ بھی نماز عصر جمع جائز ہے۔

جواب۔ جائز ہے۔ گذشتہ دسمبر مین جمعہ کے روز کثرت آدمیون کے سبب اور قبل از نماز ایک عظیم الشان دینی جلسہ مین شمولیت کے سبب کھانا بھی نہ کھا چکے تھے۔ اور نماز جمعہ بھی کسی قدر پچھلے وقت مین ہو سکا۔ اسواسطے حسب الحکم حضرت مسیح موعود جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کی گئی تھی۔

اخبار کی بہتری کی تجاویز

درس قرآن شریف۔ ایک دوست مشورہ دیتے ہین۔ کہ درس قرآن اخبار مین ایسے طرز پر لکھنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی چاہے تو ان اوراق کو جدا کرکے ایک علیحدہ جلد بنا سکے۔ یہ تجویز عمدہ ہے۔ گو اسمین یہ مشکل ہے۔ کہ پورے صفحہ کا مضمون جسین کوئی کمی بیشی نہ ہو۔ ایسے طور پر عموماً ختم نہین ہوسکتا کہ سلسلہ گفتگو پورا ہو جاوے۔ اور باقی آئندہ لکھنے کی ضرورت نہ رہے۔ تاہم سورۃ فتح کے ختم ہونے کے بعد جب نئی سورت شروع کیجاوے۔ تو اس امر کا التزام رکھنے کی کوشش کی جائیگی۔ مین نے یہ ارادہ کیا ہے کہ جو سورۃ شروع کی جائے۔ وہ پوری کرکے چھوڑی جاوے۔

برادرم محمد حسین صاحب اوّل پوری نے مشورہ دیتے ہین۔ کہ ہر اخبار مین روزانہ اوقات نماز لکھے جایا کرین۔ یہ تجویز مجھے پسند آئی ہے امید ہے۔ کہ دوسرے احباب بھی اس کو پسند کرینگے۔ صحیح اوقات کے متعلق کافی واقفیت حاصل کرنے کے بعد انشاءاللہ ماہ مارچ سے یہ سلسلہ شروع کیا جاویگا۔

رعایتی قیمت پر اخبار۔ بعض دوستون نے ہم کو قیمت اخبار مبلغ عـــہ اور للعــــہ دی ہے۔ ہم اس کے عوض مین غریب خریدارون کو اخبار ؏ اور ؏ سالانہ پر دینے کو طیار ہین۔ درخواستین قیمت کے ساتھ آنی چاہیئین۔

ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت

رسالہ الوصیت کے متعلق چند ضروری امر قابل اشاعت ہین جو ذیل مین لکھے جاتے ہین۔

(۱) - اول یہ کہ جب تک انجمن کارپرداز مصالح قبرستان اس امر کو شائع نہ کرے کہ قبرستان بہ اعتبار لوازم ضروری کے من کل الوجوہ تیار ہوگیا ہے۔ اس وقت تک جائز نہ ہوگا۔ کہ اس کی میت جس نے رسالہ الوصیت کی شرائط کی پابندی کی ہے۔ قبرستان مین دفن کرنے کے لیئے لائی جائے۔ بلکہ پل وغیرہ لوازم ضروریہ کا پہلے طیار ہوجانا ضروری ہوگا۔ اور اس وقت تک میت ایک صندوق مین امانت کے طور پر کسی اور قبرستان مین رکھی جاویگی۔

(۲) - ہر ایک صاحب جو شرائط رسالہ الوصیت کی پابندی کا اقرار کرین۔ ضروری ہوگا۔ کہ وہ ایسا اقرار کم سے کم دو گواہون کی ثبت شہادت کے ساتھ اپنے زمانہ قائمی ہوش و حواس مین انجمن کے حوالہ کرین۔ اور تصریح سے لکھین کہ وہ اپنی کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسوان حصہ اشاعت اغراض سلسلہ احمدیہ کے لیئے بطور وصیت یا وقف دیتے ہین اور ضروری ہوگا۔ کہ وہ کم سے کم دو اخبارون مین اس کو شائع کرا دین۔

(۳) - انجمن کا یہ فرض ہوگا۔ کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلی دیکھ کر وصیت کنندہ کو ایک سارٹیفکٹ اپنے دستخط اور مہر کے ساتھ دیوین اور جب قواعد مذکورہ بالا کی رو سے کوئی میت اس قبرستان مین لائی جائے تو ضروری ہوگا۔ کہ وہ سارٹیفکٹ انجمن کو دکھلایا جائے۔ تو انجمن کی ہدایت اور موقع نمائی سے اس کی وہ میت اس موقع مین دفن کی جاوے۔ جو انجمن نے اس کے لیئے تجویز کیا ہے۔

(۴) - اس قبرستان مین بجز کسی خاص صورت کے جو انجمن تجویز کرے۔ نابالغ بچے دفن نہین ہون گے۔ کیونکہ وہ بہشتی ہین۔ اور نہ اس قبرستان مین اس میت کا کوئی دوسرا عزیز دفن ہوگا۔ جب تک وہ اپنے طور پر کل شرائط رسالہ الوصیت کو پورا نہ کرے۔

(۵) ہر ایک میت جو قادیان کی زمین مین فوت نہین ہوئی۔ ان کو بجز صندوق قادیان مین لانا ناجائز ہوگا۔ اور نیز ضروری ہوگا۔ کہ کم سے کم ایک ماہ پہلے اطلاع دین۔ تا کہ انجمن کو اتفاقی موانع قبرستان کے متعلق پیش آگئے ہون۔ ان کو دور کر کے اجازت دے۔

(۶) اگر کوئی صاحب خدانخواستہ طاعون کی مرض سے فوت ہون جنہون نے رسالہ الوصیت کی تمام شرائط پورے کر دئے ہون۔ ان کی نسبت یہ ضروری حکم ہے۔ کہ وہ دو برس تک صندوق مین رکھ کر کسی علیحدہ مکان مین امانت کے طور پر دفن کئے جاوین۔ اور دو برس کے بعد ایسے موسم مین لائے جائین۔ کہ اس فوت ہونے کے مقام اور قادیان مین طاعون نہ ہو۔

(۷) یاد رہے۔ کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا۔ کہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسوان حصہ دیا جاوے۔ بلکہ ضروری ہوگا۔ کہ ایسا وصیت کرنے والا جہان تک اس کے لیئے ممکن ہے۔ پابند احکام الٰہی اور تقوی و طہارت کے امور مین کوشش کرنے والا ہو۔ اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانیوالے ہو۔ اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔

(۸) - اگر کوئی صاحب دسوین حصے جائیداد کی وصیت کرین اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو۔ کہ مثلاً کسی دریا مین غرق ہو کر ان کا انتقال ہو۔ یا کسی اور ملک مین وفات پاوین۔ جہان سے میت کو لانا متعذر ہو۔ تو ان کی وصیت قائم رہے گی۔ اور خدائے تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا۔ کہ گویا وہ اسی قبرستان مین دفن ہوئے ہین اور جائز ہوگا کہ ان کی یادگار مین اسی قبرستان مین ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جاوے۔ اور اس پر واقعات لکھے جاوین

(۹) - انجمن جس کے ہاتھ مین ایسا روپیہ ہوگا۔ اس کو اختیار نہین ہوگا کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے۔ اور ان اغراض مین سے سب سے مقدم اشاعت اسلام ہوگی۔ اور جائز ہوگا کہ انجمن باتفاق رائے اس روپیہ کو تجارت کے ذریعہ ترقی دے۔

(۱۰) انجمن کے تمام ممبر ایسے ہون گے۔ جو سلسلہ احمدیہ مین داخل ہون۔ اور پارسا طبع اور دیانت دار ہون۔ اور اگر آئندہ کسی کی نسبت یہ محسوس ہوگا۔ کہ وہ پارسا طبع نہین یا یہ کہ وہ دیانتدار نہین۔ یا یہ کہ وہ ایک چالباز ہے۔ اور دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتا ہے۔ تو انجمن کا فرض ہوگا۔ کہ بلاتوقف ایسے شخص کو اپنے مجمع سے خارج کرے۔ اور اس کی جگہ کوئی اور مقرر کرے۔

(۱۱) اگر وصیتی مال کے متعلق کوئی جھگڑا پیش آوے۔ تو اس جھگڑے کی پیروی مین جو اخراجات ہون۔ وہ تمام وصیتی مالون مین سے دئے جائین گے۔

(۱۲) اگر کوئی شخص وصیت کر کے پھر اپنے ضعف ایمان کی وجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہوجائے یا اس سلسلہ سے روگردان ہوجاوے تو گو انجمن نے قانونی طور پر اس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو۔ پھر بھی جائز نہ ہوگا۔ کہ وہ مال اپنے قبضہ مین رکھے۔ بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا۔ کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہین۔ اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور رد کرنے کے لائق ہے۔

(۱۳) چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اس لیئے اس انجمن کو دنیاداری کے رنگون سے بکلی پاک رکھنا ہوگا۔ اور اس کے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئین۔

(۱۴) جائز ہوگا کہ اس انجمن کی تائید اور نصرت کے لیئے دور دراز ملکون مین اور انجمنین ہون۔ جو اس کی ہدایت کی تابع ہون اور جائز ہوگا کہ اگر وہ ایسے ملک مین ہون۔ کہ وہان سے میت کو لانا متعذر ہے تو اسی جگہ میت کو دفن کر دین اور ثواب سے حصہ پانے کی غرض سے ایسی میت قبل از وفات اپنے مال کے دسوین حصے کی وصیت کرے۔ اور اس وصیتی مال پر قبضہ کرنا اس انجمن کا کام ہوگا جو اس ملک مین ہی ہے۔ اور بہتر ہوگا۔ کہ وہ روپیہ اسی ملک کے اغراض دینیہ کے لیئے خرچ ہو۔ اور جائز ہوگا۔ کہ کوئی ضرورت محسوس کر کے وہ روپیہ اس انجمن کو دیا جاوے۔ جس کا ہیڈ کوارٹر یعنی مرکز مقام قادیان ہوگا۔

(۱۵) یہ ضروری ہوگا۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔ اور جائز ہوگا۔ کہ وہ آئندہ ضرورتین محسوس کر کے اس کام کے لیئے کوئی کافی مکان طیار کرین۔

(۱۶) انجمن مین کم سے کم ہمیشہ دو ایسے ممبر رہنے چاہئین۔ جو علم قرآن و حدیث سے بخوبی واقفیت رکھتے ہون۔ اور تحصیل علم عربی رکھتے ہون۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتابون کو یاد رکھتے ہون۔

(۱۷) - اگر خدانخواستہ کوئی ایسا شخص جو رسالہ الوصیت کی رو سے وصیت کرتا ہے۔ مجذوم ہو۔ جس کی جسمانی حالت اس لائق نہ ہو۔ جو وہ اس قبرستان مین لایا جائے۔ تو ایسا شخص حسب مصالح ظاہری مناسب نہین ہے۔ کہ اس قبرستان مین لایا جائے۔ لیکن اگر اپنی وصیت پر قائم ہوگا۔ تو اس کو وہی درجہ ملے گا۔ جیسا کہ دفن ہونے والے کو

(۱۸) اگر کوئی کچھ بھی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہ رکھتا ہو۔ اور با این ہمہ ثابت ہو۔ کہ وہ ایک صالح درویش آدمی ہے اور متقی اور خالص مومن ہے۔ اور کوئی حصہ نفاق یا دنیا پرستی یا قصور اطاعت کا اس کے اندر نہ ہو۔ تو وہ بھی میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ مین دفن ہو سکتا ہے۔

(۱۹) - اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی خاص وحی سے رد کیا جائے۔ تو گو وصیتی مال بھی پیش کرے۔ تاہم اس قبرستان مین داخل نہین ہوگا۔

(۲۰) میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ان کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنیوالا منافق ہوگا۔

یہ وہ شرائط ضروریہ ہین۔ جو اوپر لکھی گئین۔ آئندہ اس مقبرہ بہشتی مین وہ دفن کیا جائیگا۔ جو ان شرائط کو پورا کرے گا۔ ممکن ہے۔ کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو۔ وہ ہمین اس کارروائی مین اعتراضون کا نشانہ بناوین۔ اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھین۔ یا اس کو بدعت قرار دین۔ لیکن یاد رہے کہ یہ خدا تعالےٰ کے کام ہین۔ وہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس انتظام سے منافق اور مومن مین تمیز کرے۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہین۔ کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلاتوقف اس فکر مین پڑتے ہین۔ کہ دسوان حصہ جائیداد کا خدا کی راہ مین دین۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہین اور اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الٓمّٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہین کہ مین اسی قدر پر راضی ہو جاؤن کہ وہ کہدین۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے۔ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہین۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امتحان جانون کے مطالبہ پر کیا گیا۔ اور انہون نے اپنے سر خدا کی راہ مین دئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیون یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دیجائے۔ کہ وہ اس قبرستان مین دفن کیا جائے۔ کس قدر دور از حقیقت ہے۔ اگر یہی

پیدا ہوا۔ تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے۔ کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلاوے اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا۔ کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے۔ جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلا رکھا تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس وقت کے امتحان میں بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا۔ کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا۔ اور اپنا صدق دکھا دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت۔ اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہوں گے فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا کی رحمتیں ان پر ہونگی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے۔ کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں۔ اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا۔ قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کرائیں گے۔ اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا۔ کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو۔ کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا۔ اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ تم سے کوئی مال لوں۔ اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے۔ اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں۔ کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جاویں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے۔

ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون
والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

الراقم
خاکسار
میرزا غلام احمد
خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود
۶ - جنوری ۱۹۰۶ء

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم
(رضی اللہ عنہ)
کی علالت۔ حُسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقوےٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

گذشتہ اشاعت سے آگے

۲۔ **دوسرا واقعہ**۔ قریب یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ میں رات کو قریباً دس بجے مولوی صاحب کو دیکھنے گیا۔ اس وقت ان کو سخت ضعف تھا۔ قریباً غشی کی صورت تھی۔ کئی روز سے بیچش تھی۔ کچھ کھایا نہ تھا۔ نبض بہت کمزور اور بے معلوم تھی۔ میں نے اس وقت حضرت اقدس کی خدمت میں کہلا بھیجا۔ فوراً تشریف لائے۔ سب کیفیت عرض کی۔ اس وقت دُعا میں مصروف ہو گئے۔ دوا بھی دی۔ ابھی دعا ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ میں نے نبض پر ہاتھ رکھا۔ نبض فوراً طاقتور ہو گئی۔ اور ہوش میں آ گئے۔ یعنے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھانے ہی کی دیر تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اُسے قبولیت کا شرف بخشا۔ اور جس خطرناک حالت میں میں مولوی صاحب کو چھوڑ آیا تھا۔ ان کی طبیعت فوراً اصلاح پر آ گئی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا کہ یہ ضعف ہوا ہی نہ تھا۔

۳۔ اپریشن کے بعد زخم کی حالت کئی روز تک خراب رہی۔ اور انگور کا نام و نشان نظر نہ آتا تھا۔ حضرت نے دُعا کی صبح کو دو دفعہ سنایا۔ کہ مولوی صاحب مرحوم کو حضرت اقدس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔ یہ ۹۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے یعنی پانچ روز بعد از اپریشن۔ اُسی روز قریب دس بجے میں جو پٹی لگانے کے لئے گیا۔ تو یہ دیکھکر مجھے بڑی حیرانی ہوئی۔ کہ قریباً تمام زخم پر انگور آ گیا تھا۔ اس سے پہلے روز انگور کا نام و نشان نہ تھا۔ اور سڑا ہوا مواد اس کے اندر سے نکلتا تھا۔ یہ بالکل عجوبہ اور خارق عادت بات تھی۔ کہ اتنے بڑے زخم پر جو اس وقت قریب آٹھ انچ لمبا اور چھ انچ چوڑا تھا۔ ایک دن میں انگور آ جائے۔ میرے اور ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے خیال میں یہ قریباً آٹھ دس روز کا کام تھا۔ جو ایک دن میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ اور یہ دُعا کا نتیجہ تھا۔ مولوی محمد علی صاحب۔ ایم۔ اے شیخ یعقوب علی صاحب و دیگر احباب جو زخم کی حالت کو روز دیکھتے تھے۔ اس حیرت انگیز تبدیلی کے شاہد ہیں۔ اور جو خواب حضرت اقدس ؑ نے بیان فرمائی تھی۔ وہ اس درمیانی صلاحیت طبیعت کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ مگر اس خواب کے اخیر میں حضرت صاحب نے تین بار فاتحہ پڑھی۔ جس سے بعد میں اشارہ مولوی صاحب کے حسن خاتمہ کی طرف معلوم ہوا

۴۔ ایسے ہی ۹۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کو یعنی جس روز کہ پہلا اپریشن کیا گیا حضرت کو الہام ہوا۔ سر تو بلا۔ اس کا اور مفہوم بھی خاص حضرت اقدس ؑ کی ذات سے متعلق ہوگا۔ جو خدا انشاء اللہ بعد میں ظاہر کرے گا۔ مگر اس الہام کو مولوی صاحب کی طرف منسوب کیا جاوے تو اس میں اس کاربنکل کی صحت کی طرف اشارہ تھا۔ جو بعد میں بالکل اچھا ہو گیا تھا۔ اور یہ ایک بلا تھی۔ جو خدا کے فضل سے بالکل رد ہو گئی تھی۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ موت ہر ایک کے لئے مقدر ہے۔ اس سے کوئی شخص باہر نہیں۔ وہ دوسرے رنگ میں آ گئی۔ مگر اصل مرض جس کا سب کو خیال تھا۔ وہ دور ہو گئی۔

۵۔ مولوی صاحب کو اس دوران مرض میں بڑا سخت پیچش کا دورہ ہوا۔ جو کئی روز تک رہا۔ کچھ کھا پی نہ سکتے تھے۔ کوئی دوا تیر بہدف ثابت نہ ہوتی تھی۔ خون اور پیپ پاخانہ کے ساتھ آتا تھا۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کی یہ رائے تھی۔ کہ انتڑیوں میں زخم ہو گئے تھے۔ اور دوائیوں سے ان کی طبیعت اتنی متنفر ہو گئی تھی۔ کہ پینے سے انکار کرتے تھے۔ آخرکار حضرت اقدس کی دُعا سے اس سے بکلی نجات ہو گئی تھی۔ کہ پھر اخیر وقت تک تندرستوں کی طرح سے پاخانہ آتا رہا۔

۶۔ پیشاب کی وہ کثرت تھی کہ اسے دیکھکر ڈر لگتا تھا۔ دو بڑے بڑے برتن ایک رات میں بھر لیتے تھے۔ قریباً چودہ پندرہ سیر پختہ پیشاب ان کو چوبیس گھنٹہ میں آتا تھا۔ جس سے بہت خطرہ تھا۔ گو ہر طرح کی ادویہ ذیابیطس کی کی گئی۔ کوئی معتدبہ فائدہ نہ ہوتا تھا۔ مگر حضرت کی دُعا اور توجہ سے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کے پیشاب کی مقدار بہت کم ہو گئی۔ یہاں تک کہ مشکل سے ایک دو دفعہ رات کو پیشاب ان کو آتا تھا۔ اور پیشاب کی مقدار قریباً دسواں حصہ کم ہو گئی تھی۔

اور بھی بہت سے حالات ہیں۔ کہ بعض تکلیف دہ عوارض کو اللہ تعالےٰ نے حضرت کی دعا اور توجہ سے دُور کیا۔ اور اپنی رحمت اور فضل کا اظہار اس موعود مسیح کے طفیل کیا۔ اور بعض دفعہ ایک کرب اور اضطراب کی حالت کو ایک سکون و راحت کی حالت میں بدل دیا۔ اور یہ اتنے امور ہیں۔ کہ بلحاظ طوالت کے میں ان کا ذکر نہیں کرتا۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ پاس رہنے والوں نے خدا کے فضل سے اس علالت کے ایام میں بہت سے نشان اس مسیح کے ہاتھ سے دیکھے۔ جن سے ان کا بہت زیادہ ایمان ہوا۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا فاکتبنا مع الشاھدین

مولوی صاحب کی علالت میں حضرت اقدس مرزا صاحب کا سلوک

جس روز سے کہ مولوی صاحب علیل ہوئے۔ اس گھڑی تک کہ انھوں نے اس جہان سے اپنے تعلقات کا انقطاع کیا۔ مجھے مولوی صاحب مرحوم و مغفور کی خدمت میں رہ کر سعادت حاصل کرنے کا اللہ تعالے نے محض اپنے فضل سے موقعہ دیا۔ اور چونکہ حضرت اقدس اپنے خاص کرم اور مہربانی سے مولوی صاحب مرحوم کے متعلق ہر ایک علاج میں اور ان کے کھانے پینے کی ہر ایک چیز کے متعلق خاکسار سے مشورہ لیتے تھے۔ اور مولوی صاحب کی طبیعت بعض اوقات رات کو بگڑ جاتی تھی۔ اس لیئے مجھے اس وقت حضرت صاحب کی خدمت میں اطلاع دینے کی ضرورت ہوتی تھی۔ اور دن میں بھی کئی دفعہ ایسا موقعہ ہوا۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب یا ایک دو اور احباب کے سوائے کوئی نہ ہوتا تھا۔ حضرت اقدس کو مولوی صاحب کی بیماری میں جو تبدیلیاں ہوتی تھیں۔ ان کو اس سے اطلاع دی جاتی تھی۔ ہر ایک دفعہ جب ہم اطلاع دیتے۔ حضرت اقدس خود تشریف لاتے۔ اور حال دریافت کرتے۔ اور بعض اوقات خود بخود تشریف لاتے۔ اور مولوی صاحب کا حال معلوم کرتے۔ اس لیئے خاکسار کو خدا کے فضل سے مولوی صاحب کی اس علالت میں حضرت اقدس کے اخلاق اور ان کی محبت۔ اور ایثار جو ان کو اپنے خدام کے لیئے ہے۔ اس کے مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملا ہے بعض اوقات ہم نے حضرت اقدس کو سخت کرب اور گھبراہٹ اور اضطرار کی گھڑیوں میں مولوی صاحب کی نازک حالت اور ان کی اطلاع دی جب کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہمارا وہ پیارا رفیق جس نے اپنی ہر ایک خواہش پر اللہ تعالے کی رضا اور خدمت دین کو مقدم کیا ہوا تھا۔ اور ہمارا وہ حبیب جس نے کہ اپنے وجود کے ایک ایک ذرہ کو امام معصوم اور ہادی برحق کی راہ میں ایک بار نہیں بلکہ صد ہزار بار نثار کیا ہوا تھا۔ اور جو اپنے دل سے ہر ایک دوست کا قدردان تھا۔ جس کو کہ وہ دیکھتا کہ اسے اعلائے کلمۃ اللہ و اشاعت دین کے لیئے اعلیٰ سا ہی جوش ہے۔ اس وقت ہم دیکھتے تھے۔ کہ وہ نوجوان جو اپنے شہر کا اور اپنے ملک کا اور اپنی قوم کا اور اسلام کا فخر تھا۔ کہ اس کی کشتی عمر ایسی سخت بیماری کے طوفان میں طلاطم میں پڑی ہے۔

اصل میں یہ وقت ہوتا ہے کسی کی سچی محبت اور اخلاص کو پرکھنے کا۔ نیز اس بات کا کہ اُسے خدا تعالے کی قوت پر کیسا ایمان ہے۔ اور اس کا تعلق خدا کے ساتھ کیسا ہے۔ کیونکہ ایسی نازک حالت میں خصوصاً جب کہ معالج ڈاکٹر اور طبیب بھی یاس کے عالم میں ہوں۔ سوائے ایسے لوگوں کے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہو کوئی ثابت قدم نہیں رہ سکتا اور حضرت اقدس نے مولوی صاحب کی بیماری میں اپنی کمال محبت اور ایثار کا اور اللہ تعالے پر کامل بھروسہ اور توکل کا نمونہ دکھایا۔ وہ ایک اہل بصیرت کے لیئے کافی ثبوت ہے۔ حضرت اقدس کے منجانب اللہ ہونے کا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا سچا تعلق ہونے کا اور اس بات کا کہ اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ آج امت میں دیکھنا چاہے۔ تو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ چاہے کوئی تمام دنیا میں ڈھونڈے اور میں بعض واقعات کو پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ جو کچھ کہ میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کے کمال اخلاق اور محبت اور مہربانی کا نمونہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں بیان کر سکوں۔ اور حضرت اقدس نے اپنے ایک عزیز مخلص دوست کو بے آرامی میں پاکر جو اپنے نفس پر باوجود اس قدر ضعف اور بڑھاپے اور کمزوری کے ہر ایک قسم کا آرام حرام کر دیا تھا۔ اور ان کو اس عزیز کے لیئے جو تڑپ اور دلی توجہ اور اضطراب تھا۔ میں نہیں جانتا کہ میں اس کو کس طرح سے بیان کروں اور کن الفاظ میں ظاہر کروں۔ البتہ ہمارے دلوں پر اس کا ایک نقشہ ہے۔ اور ہماری روح اور ایمان کو اس سے ایک تر و تازگی پہنچی ہے۔ جو خدا کے فضل سے قیامت تک مٹنے والی نہیں۔ اور اگر کوئی اہل دل ہمارے دلوں پر نظر ڈال کر حقائق معلوم کر سکتا ہے۔ تو ہم حاضر ہیں۔ اگر باور نہ ہو۔ تو ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھ لے۔ ماسوائے اس کے حضرت اقدس کو خدا تعالے کی جناب میں تضرع اور نیاز اور خشوع و خضوع نہایت درجہ کا تھا دن اور رات میں حضرت صاحب کا بہت کم حصہ ایسا گذرتا ہوگا۔ جو حضرت احدیت کے حضور میں دعا سے خالی ہو۔ اور بعض دفعہ کئی کئی گھنٹہ دعا میں مصروف رہتے اور سجدہ سے سر نہ اٹھاتے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ نقشہ میں کس طرح سے پبلک کے سامنے پیش کروں کہ وہ حضرت اقدس کے حقیقی تبتل الی اللہ اور ان کے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات کو سمجھ سکیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جیسے کہ اس عالم کے باریک در باریک اسرار اور حقائق قدرت کو دیکھنے کے لیئے ایک دوربین یا خوردبین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس کے سوائے ہماری آنکھیں بے کار ہیں۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے اسرار قدرت کو دیکھنے کے لیئے جو کہ ایک دراء الورا ہستی ہے۔ آنکھیں بے کار ہیں۔ جب تک کہ خدا تعالے کی طرف سے ایک دوربین آنکھ عطا نہ ہو۔ ایسے ہی جو لوگ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں ان کی معرفت کا بھی حاصل کرنا خدا کے فضل سوائے ناممکن ہے ہر زمانے میں ہر ایک رسول اور مجدد کے وقت میں لوگوں نے اپنی عدم معرفت کے سبب ٹھوکر کھائی ہے۔ اور قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم سے یہی سنت اللہ ہے۔ اس لیئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس امت محمدیہ کو پہلوں کے نمونے سے سبق حاصل کرنے کی توفیق دے۔ تاکہ وہ اس امام برحق کی مخالفت سے خدا کے عذاب کے نیچے نہ آویں۔ آمین ثم آمین۔

اور وہ مستہزین میں سے نہ بنیں۔ اور خدا کے خوف اور خشیت کو اپنے دلوں میں جگہ دیں۔ آمین۔

(ا) - ساماں جو مہیا کیا گیا۔ جن لوگوں نے قادیان دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ جس کی آبادی قریباً چار پانچ ہزار ہے۔ وہاں معمولی ضروریات کا مہیا ہونا بھی مشکل ہے۔ چہ جائیکہ ایسے سخت بیمار کے لیئے ہر ایک ضروری چیز بہم پہنچ سکے۔ مگر حضرت اقدس مرزا صاحب نے اس عزیز بیمار کی تیمارداری میں کوئی دقیقہ کوشش کا فروگذاشت نہ کیا۔ مولوی صاحب جس چیز کے کھانے کی خواہش ظاہر کرتے۔ حضرت اقدس فوراً آدمی بھیجکر لاہور یا امرتسر سے منگوا دیتے۔ یا اگر یہ خاکسار یا خلیفہ صاحب یا مولوی نورالدین صاحب کسی دوائی یا خاص غذا کے لئے عرض کرتے یا خود حضرت اقدس ان کے لیئے کوئی چیز تجویز کرتے تو فوراً امرتسر یا لاہور سے منگوا لیتے۔

مولوی صاحب کے لیئے انگور۔ سردے۔ انار وغیرہ ہر ایک قسم کا پھل ہر وقت موجود رہتا۔ مولوی صاحب کو صحت میں بھی ٹھنڈے پانی سے ہمیشہ بڑی محبت رہی ہے۔ یہاں تک کہ موسم سرما میں بھی چھت کے اوپر پانی رکھوا چھوڑتے تھے۔ اور برف کی طرح کا پانی جاڑوں میں پیتے تھے۔ اس بیماری میں چونکہ شروع سے ہی تپ کی شکایت ساتھ ساتھ ہی بعض اوقات حرارت زیادہ ہو جاتی تھی۔ مولوی صاحب کو برف کی بہت ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ اس لیئے حضرت اقدس نے ان کے لیئے یہ التزام کیا ہوا تھا۔ کہ اکٹھی دو تین من برف منگوا لیتے۔ اور پھر جب وہ قریب ختم کے ہوتی۔ تو اور آدمی لاہور یا امرتسر بھیجکر اتنی ہی برف منگواتے۔ اور اس ذخیرہ کو کم نہ ہونے دیتے۔ جس وقت کہ مولوی صاحب کا انتقال ہوا۔ ایک من کے قریب برف موجود تھی۔ اور مولوی یار محمد صاحب اور برف لانے کے لیئے حضرت کے حکم سے لاہور جانے کو طیار تھے۔ کہ یہ حادثہ ہوگیا مولوی صاحب کو چونکہ بہت ضعف ہوگیا تھا۔ کوئی ثقیل غذا ہضم نہ کر سکتے تھے۔ اس لیئے ایک مہینہ سے زائد عرصہ سے رات کے لیئے حضرت اقدس تین چار مرغ کی یخنی ہر روز تیار کرواتے اور ۔۔۔ سوپ اس سے علاوہ اکثر تیار کروا دیتے بعد میں حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی گئی۔ کہ یخنی وغیرہ جو دی جاتی ہے اس میں مقدار بہت ہوتی ہے۔ مگر اصل طاقت کا جزو کم ہوتا ہے۔ انگلینڈ سے تیار ہوکر ایک قسم کا گوشت کا ست آتا ہے (دانیہ صاحب کا انگلینڈ بیف جوس (Beef Juice

وہ مدت تک مولوی صاحب مرحوم کو دیا گیا۔ ایک شیشی جس میں قریب دو اونس (ایک چھٹانک) کی غذا ہوتی تھی۔ تین روپیہ میں آتی ہے۔ حضرت اقدس نے اس کی کئی شیشیاں ان کے لیئے خریدیں بلکہ جس وقت مولوی صاحب کا انتقال ہوا۔ برادرم شیخ رحمت اللہ نے تین شیشیاں اسی غذا کی مولوی صاحب کے لیئے بھیجی تھیں۔ خاکسار کو پہنچیں۔ شیخ صاحب کو مولوی صاحب مرحوم سے خاص محبت اور اخلاص رہا ہے۔ چونکہ پہلی شیشیاں اس غذا کی قریب اختتام کے تھیں۔ میں نے شیخ صاحب کو لکھا تھا کہ جلدی بھیجیں۔ انہوں نے فوراً ہی اس کی تعمیل کی۔ اور اس رفیق کی رفاقت اور آخری خدمت میں حصہ لیا۔ اللہ تعالے ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

۲ - علاج - مولوی صاحب کے علاج کے لئے دو اسسٹنٹ

سرجن یعنی خاکسار اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب جو خدا کے فضل سے اپنے علم اور تجربہ کی رُو سے یکتائے دھر ہیں۔ ہر وقت موجود رہتے تھے۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن و اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور اور ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب امرتسر سے مشورہ کے لئے تشریف لائے۔ اور مولوی صاحب کے لئے ہر ایک قسم کی دوائی اور عمل جراحی کے لئے اوزار قادیان جیسی جگہ میں بہم پہنچائے۔ یہان تک کہ ایک منگوایا تاکہ مولوی صاحب کو کلوروفارم کے سنگھانے کی ضرورت نہ رہے اور اس سے جگہ بے حس کر کے اوپریشن کئے جاویں۔ چنانچہ بعد میں دو دفعہ کاربنکل وغیرہ پر اوپریشن کرنے میں اس سے بہت مدد ملی۔ یہ ایسا اوزار ہے۔ کہ اکثر ہسپتالوں میں بھی موجود نہیں ہوتا۔

حضرت اقدس نے مولوی صاحب کے علاج میں کثرت سے روپیہ خرچ کیا۔ اور کوئی ایسی چیز باقی نہ رہ گئی تھی۔ کہ جس کی نسبت خیال بھی ہو سکے۔ کہ مولوی صاحب کے علاج کے لئے مفید ہوگی اور علاج کے لئے بہم نہ پہنچائی گئی ہو۔ اور مولوی صاحب کی یہ کیسی خوش قسمتی تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے ہر ایک سامان بہم پہنچایا۔ اور علاج کے لئے جو کوشش کی گئی۔ کسی امیر یا نواب کے نصیب ہو تو ہو ورنہ عام اُمرا کے لئے بھی اس قدر کوشش ہونی محالات سے ہے۔ اور یہ سب کچھ حضرت مسیح کی برکت سے تھا۔ ورنہ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ ان کے والد صاحب فرماتے تھے۔ اگر ہم اپنی تمام جائیداد بھی نیلام کر دیتے اور چاہتے۔ کہ ہمارے بیٹے کا اس قدر ڈاکٹر اور حکیم علاج کرتے رہیں اور ان کی خدمت میں دن رات مصروف رہیں۔ تو بالکل ناممکن تھا۔ بلکہ اتنے لمبے عرصہ کے لئے ایک دفعہ دن میں بھی کسی لائق ڈاکٹر کو دکھانا مشکل تھا۔

مگر مولوی صاحب موصوف نے اپنی جان کو اللہ تعالےٰ کے راہ میں وقف کر دیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے بھی ان کے ساتھ حُسن سلوک میں اس دُنیا میں بھی کوئی کمی نہیں کی۔ اور ان کے دل کو کس قدر ٹھنڈک پہنچی۔ اور خدا کی دستگیری اور رحمت سے ان کا دل کس قدر خوش اور پُر حلاوت تھا۔ کہ وہ خود خدا کے اس فضل پر تعجب کرتے اور بار بار کہتے تھے۔ کہ ابھی میں بیمار نہیں ہُوا تھا۔ کہ دو ڈاکٹروں کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہی وقت میں دو مختلف سمتوں سے بھیجدیا۔ اور وہ دونو تین تین ماہ کی رخصت لے کر آئے۔ تاکہ ان کے علاج میں کوئی کمی نہ رہ جاوے اور اس میں بھی ایک بڑا بھاری نشان تھا۔ ورنہ ضرورت پر یکایک رخصت ملنی اور اتنی لمبی رخصت ملنی محال بلکہ ناممکن ہوتی ہے۔ اور میرا ارادہ کسی پہاڑ پر جانے کا تھا۔ مولوی صاحب نے خود مجھے قادیان میں بلایا۔ ان کا وہ خط میں دوسرے موقعہ پر درج کرونگا

گویا یہ ایک منجانب اللہ تحریک تھی جس روز میں قادیان پہنچا۔ وہی دن ان کی بیماری کے نکلنے کے تھے۔ جیسے کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے اور وہ بارہا یہ فرماتے کہ اللہ تعالےٰ نے تم کو اور خلیفہ صاحب کو میرے علاج کے لئے بھیجا ہے۔ باسوائے اس کے مولوی نورالدین صاحب کی موجودگی ان کے واسطے بڑی بھاری تسکین کا موجب تھی۔ یہ تو دنیاوی سامان علاج تھا جو اللہ تعالےٰ نے ان کو میسر کیا۔ اور ان کے سب کے سب معالج ان سے خاص دلی محبت اور اخلاص رکھنے والے تھے جس سے بڑھ کر بیمار کی تسلی کا موجب اور کوئی امر نہیں ہوتا

۳ - حضرت اقدس کا خاص فضل

ان سب کے علاوہ ان کے لئے روحانی اور جسمانی طبیب خود حضرت مسیح موعودؑ تھے۔ اور یہ ایسی تسلی تھی۔ اور ایسا خدا کا فضل تھا۔ کہ کسی بڑے سے بڑے دُنیاوی بادشاہ اور شاہنشاہ کو نصیب ہونا محالات سے ہے کیونکہ دُعا کا اثر تب ہی ہوتا ہے۔ جب خاص دلی اضطرار اور تڑپ اس کے شامل حال ہو۔ اور یہ کیفیت بغیر دلی تعلق کے پیدا نہیں ہو سکتی۔ جیسے کہ والدین کی دُعا اپنے بیٹے کے حق میں اکثر قبول ہوتی ہے اسی طرح سے ایک خدا کے برگزیدہ انسان کے دل میں اگر اپنا گھر کرنا اور اس کے دل میں اپنے والدین سے بھی بڑھ کر سوز و گداز پیدا کرنا تب تک نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان اپنے آپ کو خدا کے رستہ میں قتل نہ کر دے۔ اور خدا کے رستہ میں جان دینے تک بھی دریغ نہ کرے۔ کیونکہ یہ مامور اور خدا کے پیارے لوگ اسی شخص سے پیار اور محبت کرتے ہیں۔ جو خدا سے دنیا اور مافیہا کی سب اشیاء سے زیادہ پیار کرے۔ اور وہی لوگ ان کی حقیقی اولاد اور بیٹوں کے زمرہ میں سمجھے جاتے ہیں۔ جو ان کے رُوحانی علوم کے وارث ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق قائم کرتے ہیں۔ جس کے مقابلہ دُنیا کے اور سب تعلقات ہیچ ہیں۔ الحمد للہ۔ کہ مولوی صاحب ایک جان نثار اور فدائی مرید کے نمونہ تھے۔ اور ان کے سینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور صرف خدا کو راضی کرنے کے لئے اُنہوں نے اپنا سب گھر بار چھوڑ دیا۔ اور ان کی یہی آرزو تھی۔ کہ اس مسیح کے قدموں میں۔ اور دین کی خدمت میں جان نکلے۔ سو ایسا ہی ہُوا۔ اور اس مبارک اخلاص مند انسان نے اپنی مراد کو پایا۔ اور خدا ہی کے راستہ میں اپنی جان دی۔ اس سے بڑھ کر خوشی اور حمد کا موقعہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس مرحوم کو (اور ہم سب کو) کہ آقا اور مُرشد اور امام ایسا دیا۔ کہ اس محب مخلص اور مرید صادق کے اخلاص کے مقابلہ میں وہ محبوب آقا اپنی توجہ اور بذل اور احسان اور ہمدردی اور خاص دلی تعلق اور لگاؤ میں اس محب سے کسی طرح کم نہ رہا۔ حضرت اقدس نے مولوی صاحب کی خاطر اپنا ہر ایک قسم کا آرام ترک کر دیا۔ مولوی صاحب کی علالت سے دو چار روز پہلے حضرت اقدس کے سر میں چوٹ لگنے کے سبب قریب دو سیر کے خون جا چکا تھا۔ جس سے سخت درجہ کی نقاہت تھی۔ کئی روز تک مسجد تک بھی نہ جا سکے اور کئی دن کی بے خوابی تھی۔ اس پر مولوی صاحب کی علالت کی وجہ سے حضرت اقدس بہت سی راتیں نہ سوئے اور ان کی بے چینی کی وہی کیفیت تھی۔ کہ جو والدین کی اپنے عزیز سے عزیز بچہ کی سخت بیماری پر ہوتی ہے۔ بلکہ حضرت اقدس کی محبت مولوی صاحب کے والدین اور ان کے ہر ایک رفیق سے بڑھ کر تھی۔ کیونکہ ان کے والدین بھی بوجہ اپنے ضعف کے بعض وقت سو جاتے تھے اور مولوی صاحب کے کرب و اضطراب کی ان کو خبر نہ ہوتی تھی۔ مگر حضرت اقدس کو مولوی صاحب کی ایسی حالت میں نیند آنی ناممکنات سے معلوم ہوتی تھی۔ حالانکہ حضور کی عمر بھی قریب ستر سال کے ہے علاوہ دوران سر وغیرہ امراض کے بوجہ بہت سے خون نکل جانے کے آپ اور بھی بہت کمزور ہو گئے تھے۔ مگر پھر بھی اپنے آرام پر مرحوم کو آرام پہنچانا مقدم سمجھتے تھے۔ میں نے ایک دن عرض کی۔ کہ حضور خود بہت کمزور ہیں۔ اور حضور کی طبیعت بیمار ہے۔ رات کو کسی وقت آرام فرما لیا کریں۔ تو مجھے جواب میں فرمایا۔ کہ یہ کس طرح سے ممکن ہے۔ کہ ایسا عزیز اور مخلص رفیق ایسی تکلیف اور کرب میں ہو۔ اور بے چین ہو۔ اور میں سو رہوں۔ مجھ سے ایسا نہیں ہو سکتا۔

۴ - اپنی اولاد سے زیادہ عزیز

حضرت اقدس علیہ السلام نے مولوی صاحب کے لئے یہان تک دُعا کی۔ کہ کئی دفعہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اپنی اولاد کے لئے ایسی دُعا کبھی نہیں کی۔ اور ساتھ ہی یہی فرمایا۔ کہ اگر تقدیر مبرم نہ ہوئی۔ تو ٹل جائے گی۔

مجھے حضرت اقدس کی بیعت سے مشرف ہوئے تیرہ چودہ قریباً ۱۳-۱۴ سال کا عرصہ ہُوا ہے۔ اس اثنا میں مجھے کئی دفعہ بہت عرصہ حضرت اقدس کی خدمت میں رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور بارہا میں نے حضرت اقدس کے بچوں کو بہت سخت بیماری کی حالت میں دیکھا ہے۔ بلکہ ایک لڑکی جس کا نام امۃ النصیر تھا۔ وہ شیر خواری کی عمر میں ہی بہت سے دن سخت بیمار رہ کر دو تین سال کا عرصہ ہُوا ہے۔ کہ فوت ہو گئی تھی۔ اکثر دفعہ ان بچوں کی سخت بیماری میں حضرت اقدس اپنی اس خاص مہربانی سے جو اس عاجز پر ہے۔ خاکسار کو علاج کے لئے لاہور سے بلوا لیا کرتے تھے اور بعض دفعہ میں خود قادیان موجود ہوتا تھا۔ مگر جہان تک مجھے علم ہے۔ میں یہ بات حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس کو کبھی بھی اس قدر تڑپ اور اضطراب اور خدا تعالیٰ کی جناب میں تضرع اور ابتہال نہیں ہوا جتنا کہ مولوی صاحب کی علالت پر ہُوا۔ ایک دفعہ مجھے خوب یاد ہے کہ صاحبزادہ میاں مبارک احمد کا بخار ۱۰۶ درجہ کا ہو گیا۔ اور اُسے تشنج شروع ہو گئی۔ اور بے ہوش ہو گیا۔ اس وقت میں قادیان میں موجود تھا۔ اور اس پیارے بچے کے علاج میں مصروف تھا۔ (اللہ تعالےٰ اُسے لمبی عمر عطا فرمادے۔ اور حضرت مسیح کا نمونہ ہو آمین) حضرت اقدس کو اس عزیز فرزند کی یکایک کی ایسی سخت علالت سے بیشک بڑا اضطراب تھا اور اس کیلئے دُعا میں مشغول تھے مگر مولوی صاحب کے لئے حضرت صاحب کے دل میں جو سوز و گداز اور تڑپ مشاہدہ کی۔ وہ اس سے بدرجہا زیادہ تھی جو اپنے بچے کے لئے ظہور میں آئی۔ (باقی آئندہ)

عام اخبار

انتخاب ولایت انگلینڈ۔ ہندوستان مین میونسپل کمیٹیون کے ممبرون کے انتخاب کے وقت جو کچھ ہوتا ہے۔ اس سے آپ لوگ آگاہ ہین۔ مگر یہ سب انگلینڈ مین انتخاب کے وقت کا ایک نقل ہے۔ آج کل وہان پارلیمنٹ کے انتخاب کا وقت ہے۔ ۱۲۔ جنوری کا تار خبر کرتا ہے۔ کہ بعض ممبرون کی کیچڑ کا رپھینکا گیا اور تقریر کے وقت کئی ایک کو عوام نے شور و غل کے ساتھ بیٹھ رہنے پر مجبور کیا۔ پارلیمنٹ پر ایک مضمون اگلے اخبار مین شائع ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالےٰ)

ڈوما۔ روسی رعایا کے باغیون نے جس پبلک پارلیمنٹ کے بنانے پر بالآخر زار کو مجبور کیا ہے۔ اس کا نام ڈوما ہے۔ اس کا اجلاس اس اپریل سے ہوگا۔ اعلےٰ کمیٹی کے ممبر ۶۰۱ ہون گے۔

قرضہ۔ پہلے تو خبر تھی۔ کہ روس کو فرانس مین قرضہ نہین ملتا مگر ۲۱ کے تار سے معلوم ہوا۔ کہ فرانس نے روس کو چھتیس کروڑ ساٹھ لاکھ فرنک دینا منظور کیا ہے۔ سود ۵½ فی صدی ہوگا۔ فرنک قریباً ۱۲ کا ہوتا ہے۔

بمب۔ مقام طفلس ایک ارمنی مکان سے ایک کاسک پر گولہ پڑا جس سے چار آدمی زخمی ہوئے۔ اور ایک لڑکا مرگیا مکان کا محاصرہ کر کے اڑایا گیا۔ اندر کے بمبون کے پھٹنے سے تیتیس ۳۳ آدمی مرگئے۔ اور تین سو زخمی ہوگئے۔

آتشزدگی۔ شملہ کے بازار مین خوفناک آگ لگی کئی سو گز تک دوکانین جلکر راکھ ہوگئین۔ دو لاکھ تک نقصان ہوچکا ہے۔ سینکڑون دیسی دوکاندار بالکل تباہ اور تنگ ہوگئے۔ خدا کی پناہ۔

آتش زدگی۔ کاٹھیاواڑ کی ایک ریاست "لیمڈی" آتشزدگی سے بالکل تباہ ہوگئی۔ محلات شاہی معہ ساز و سامان جلکر خاکستر ہوگئے۔ محلات کے علاوہ تمام شہر بھی جل گیا۔ لوگ بے خانمان ہوکر دربدر پھر رہے ہین۔ آگ برابر تین روز تک جلتی رہی۔ نقصان کا اندازہ ستر (۷۰) لاکھ تک کیا گیا ہے۔ والیئے ریاست کا نام سر جسونت سنگھ جی فتح سنگھ جی ہے۔ والیئے ریاست اور اس کی رعایا نہائیت ہمدردی کے قابل ہے امید ہے۔ کہ گورنمنٹ عالیہ اپنی شاہانہ فیاضی سے کام لے کر اپنا نام روشن کرے گی۔

ڈاکٹر جے ایل اے ایمار ڈ ایم۔ آر سی۔ ایس نے زخمون کو راضی کرنے کا ایک نادر طریق ایجاد کیا ہے۔ بجائے مرہم پٹی کرنے کے وہ شیشے کے ٹکڑے کو کاربالک تیل سے بھگو کر زخم پر باندھ دیتے ہین۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ ایسا کرنے سے زخم بالکل اچھا ہوجاتا ہے۔ اور کوئی نشان نہین رہتا۔

۲۱۔ جنوری کے تار سے معلوم ہوا۔ کہ برطانیہ مین لبرل ممبر ۲۶۲ کامیاب ہوگئے۔ مزدورون کے حامی ۴۴ یونینسٹ ۱۱۴۔ نیشنلسٹ ۷۹۔

فرانس مین نیا پریذیڈنٹ ایم فیلیرز مقرر ہوا۔

فرانس نے نئے سال کے اخراجات جنگ مین ۱۳۱۱ اشرفی کا اضافہ کیا۔

تصادم ریلوے۔ ۲۰۔ تاریخ کو دو مال گاڑیان متانیت زور سے ٹکرائین۔ انجن ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ ۳۳ گاڑیوں کا نقصان ہوا۔ تین آدمی مرگئے۔

آتش زدگی۔ ۲۰ تاریخ کو کلکتہ کے ایک کارخانہ مین سخت آتش زدگی ہوئی۔ بہت نقصان ہوا۔

قنوج۔ ایک پاس والے قریہ مین ایک عورت کے ہان دو لڑکے اور ایک لڑکی ایک ہی حمل سے پیدا ہوئے۔ اور خدا کے فضل سے آج آٹھ روز گذرنے تک صحیح و سالم ہین تینون مولود الگ الگ پیدا ہوئے۔ ایک لڑکا چار گھڑی رات گئی ہوا۔ اور دوسرا آدھی رات گذرے۔ تیسری لڑکی چار گھڑی رات رہی۔ تولد ہوئی۔ شان کی خدا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ وفات جناب مولوی صاحب عبد الکریم مرحوم سیالکوٹی خادم حضرت امام الزمان علیہ السلام

ہوگئے یارو خادم عیسائے مریم کی وفات
جان گئی تن سے نکل اور پھر نہین سوجھی حیات

بلبل شیرین لوائے گلستان قادیان
عنصری تن کے قفس سے جب ہوئی پاکر نجات

مدح خوان شاخسار باغ جنت بن گئی
از طفیل احمد ثانی و فضل پاک ذات

یعنی حضرت مولوی عبد الکریم اہل علوم
جن کے خوش الحان کا چرچا تہا میان شش جہات

طالب حق انتخاب مومنان رحم دل
عاشق زہد و عبادت شائق صوم و صلات

تھا ہمین تاج سلیمان ایک بیضہ مور کا
لحن داؤدی سے سنکر سورۂ والمرسلات

وار فانی سے ہوئے جب راہیے ملک بقا
زندگی بہی سر دنیا دون پر مارلات

شاہ کے قدمون کے نیچے درمیان قادیان
چہوڑ کر سیالکوٹ آئے تھے وہ نیکو صفات

حال پرسان مسافر دستگیر بیکسان
در محراب پیشگاہ حضرت شیرین نکات

تیغ وار دبیر ورد شیعیت تہا کلام
اہل سنت کو تہا ان کی بات مین لطف نبات

اہل فارس دم بخود تہے آپ کی سنکر گفتگو
یورپ مین حیران تہے انگریزی مین سنکر کے بات

اور پنجابی کو بیچوالی بہی باعث رشک کا
چشم سکان عرب کو مند کرتی تہی ثبات

نغمۂ صل علےٰ بر لب عنادل کے لیئے
آشیان ہے گلشن فردوس مین ہر ایک پات

کیا زبردستی کل من علیہا فان سے
چاک ملک الموت کا بہی ہے گریبان حیات

کل نفس ذائقۃ الموت کی آیت صریح
نزع انسان کی طرف کرتی ہے ایمائے ممات

قصۂ غم یاد آیا اشک بہتے وقت اور
یعنی راوی نے لکہا ہے مار کے سینہ پر لات

فاتحہ جنت سے پڑہنے آئی روح پنجتن
مرگئے معصوم پیاسے جب لب نہر فرات

وہ پریشان جنگل اور گرمی نصف النہار
اور وہ تو بہونے ہوئے لاشون کی وارث کالی رات

بیکفن نازک بدن غلطان بخاک کربلا
چہوٹی چہوٹی میتین آلودہ خون گل صفات

واقعۂ جانکاہ کو بہی دیکہہ زندہ رہ گئے
حضرت عیسیٰ کو یارب کیا ہوا اب لطف حیات

وہ خدا ہے یا فرشتہ یا ہے اجرام فلک
کیونکہ انسان کے لیئے تو ہین لازم ہے وفات

گر غم آل عبا مین نا سہی یون ہی سہی
ہر طرح سے پیرو ے انبیا ہے یہ ثبات

ہے ستم اٹھے جنازہ سید کونین کا
بن کے خادم شاد بیٹھے اور وہ ہو دحیات

اے اولی الابصار جائے غور ہے غصہ نہین
کس نے جاری کر دیئے یہ بے سروپا مسئلات

پڑھ شروع سے آیت انا الیہ راجعون
ختم کر قربان تو کہہ کے کل روحون پر صلات

خاکسار سید قربان علی معافیدار مالیر کوٹلہ
معروضہ ۶۔ جنوری ۱۹۰۶ء

عار والے خریدارون کی درخواستین بمعہ قیمت آنی چاہئین۔

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

ونکلیس عقد و قایم و حملان و اکسیر اجساد و اجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانوں کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی تھی۔ حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت میں دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا اشام گر صاحب ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑوں کی مجاوری اور اکسیری بوٹیوں کی تلاش میں صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہیں۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک عمر بھر کی سر تو ڑ محنت یوں ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر و بکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھوں روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونا ناممکن ہیں۔ اخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہیں ان سب خوبیوں پر قیمت علاوہ محصول عہ ہے اور مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دھات اور اپدھات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید اودویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہیں حجم ۶۰ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک

خواص قرآنی - المسمی بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتوں کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہیں۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بناوے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر۔ تینوں کتابوں کے خریدار کو محصولڈاک و خرچ وی پی وغیرہ معاف۔

المشتہر مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توراۃ و انجیل مترجمہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی قیمت بلا جلد ۱۰ مجلد ۱۲

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورت میں کامل ترجمہ اور مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد ۳ مجلد ۴

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد ۸ر

(۴) **تذکرہ القرآن** - بابت ۱۸۹۹ء و سنہ ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر پر بحث قیمتہ فیصل مجلد ۲

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۱۲ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۱۲ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۸ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت ۸ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نظام سابع معانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشخیص الامراض (۵) علم الطب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائی نر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عہ مجلد للعہ۔ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت لعہ مجلد ۱۲ (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کیساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج کامل طور پر درج کر دیگئی ہے پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت للعہ

(۱۲) **تشخیص الامراض** اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں یا نادان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۸ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۸ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** - یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مینجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ٹکٹ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی - یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی ہفتہ سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ر ہے۔

سنون دندان - لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھول ہو یا مسوڑھے میں درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت چھیتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے دانت میں اس ایک دفعہ لگانے سے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ قیمت ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں - یہ وہ اسم بامسمے ہیں جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں۔ یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں۔ پس کمزوروں کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام لبب گڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور روز بالتصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک مل کش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے۔ تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول و سچائی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپنے نہ دیکھا ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستوں کا پتہ

مینجر پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کاندر گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح و آخر مہدی آخر زمان

۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق [illegible] فروری سنہ ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

سر چہ گویم باتو گر آئی بہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | ... ہمہ شفا بینی غرض دارالامان بینی

سلسلہ الجدید جلد ۲ نمبر ۵

سلسلہ القدیم جلد ۵ نمبر ۵

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } ؏

معاونین درجہ دوم جن کو ؏ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ؏ ا

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب نرخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرماوینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کا پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ منیجر ۔ لوکل ؏ ۔ افریقہ صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
اولیاء و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدمے دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ سہ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ سہ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۶۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ فرمایا۔ دل میں ان مشکلات کا خیال تھا جو سلسلہ حقہ کی راہ میں ہیں۔ تو الہام ہوا سفینةٌ وسکینةٌ۔ ترجمہ کشتی اور سکینت۔ ۲۔ دیکھا کہ ایک مربع شکل کا صندوق ہے جس میں دو خانے ہیں ایک خانہ میں موت ایک عورت کی شکل میں بیٹھی ہے اور دوسرے خانہ میں اس کی لڑکی ہے۔ وہ عورت مجھے تلاش کرتی ہے اور وہ صندوق گاڑی کی طرح چلتا ہے۔ میں نے اس کو اشارے سے کہا کہ کچھ تغیر کرو۔ تب وہ متامل سی رہ گئی۔

۲۷۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ الہام ہوا۔ ورڈ اینڈ ٹو گرس
۲۔ خواب میں دیکھا۔ کہ گویا ایک انگریز مذکورہ بالا الفاظ بار بار بولتا ہے پھر جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ انگریز نہیں بلکہ وہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ہیں۔ جو الفاظ بول رہے ہیں اور یہی الہام انگریزی میں ہوا۔ اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی یعنی یہ کہ "وہ ایک کلام اور دو لڑکیاں"
۴۔ ایک کتاب دکھلائی گئی۔ اس پر لکھا تھا۔ لائف
۲۸۔ الہام ۔ ۔ ۲۵ فروری کے بعد جانا ہوگا۔
۲۹۔ خواب میں دیکھا۔ کہ زلزلہ آیا ہے اور زلزلہ شدید ہے لیکن نقصان کچھ نہیں ہوا۔ اور ہم اٹھ کر ایک طرف کو چلے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ بیداری ہے۔ اس کے بعد بیداری ہوئی۔ تب میں نے کہا کہ یہ خواب تھی۔

ہدایات برائے وصیت کنندگان

(۱) وصیت کنندگان وصیت کا مسودہ[ملہ] مولوی محمد علی صاحب سے طلب کریں اور اس کی نقل سادہ کاغذ پر از سر نو کریں اور جہاں جہاں جگہ چھوڑی گئی ہے وہاں حسب حالات خود خانہ پوری کریں۔ وصیت کے لئے کاغذ مضبوط لگائیں

(۲) جہاں تک ممکن ہو۔ وصیت کی رجسٹری کرائی جاوے اور وصیت نامہ پر بطور گواہ ورثاء وصیت کنندہ کے دستخط ہوں اور ساتھ ہی شہر یا گاؤں کے دو معزز گواہ ہوں۔

(۳) وصیت کنندہ اور ایسا ہی گواہان خواہ خواندہ ہوں یا ناخواندہ اپنے دستخط یا مواہیر کے علاوہ نشان انگوٹھا ضرور لگاویں اور جو خواندہ میں وہ دستخط بھی کریں۔ مرد اپنے بائیں ہاتھ اور عورت دائیں ہاتھ کا انگوٹھا لگاوے

ملہ نوٹ۔ وصیت کی فارم صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرماویں۔

(۴) اگر وصیت کنندہ لکھ سکتا ہے تو اپنے ہاتھ سے وصیت لکھنی چاہیئے۔

(۵) وصیت پر اسٹامپ کی ضرورت نہیں ہے۔

(۶) وصیت کنندہ کے اگر کوئی خاص حالات ہوں اور اس میں کسی قانونی مشورہ کی ضرورت ہو۔ تو وہ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور سے جو انجمن کے مشیر قانونی ہیں بخط و کتابت کریں

(۷) پنجاب میں جو لوگ مالکان اراضی ہیں۔ اور ان کی راہ میں وصیت کرنے میں کوئی دقتیں ہیں۔ تو ان کے لئے مناسب ہے کہ وہ جس قدر جائیداد کو وصیت کرنا چاہتے ہیں اسے بجائے وصیت کے اپنی زندگی میں ہبہ کر دیں۔ اور ہبہ نامہ پر اپنے ورثاء بازگشت کے اگر کوئی ہوں۔ دستخط کرالیں۔ جن سے ایسے ورثاء کی رضامندی پائی جاوے اور جائیداد موہوبہ کا داخل خارج مجلس معتمدین کے نام کرا دینا لیکن ایسی صورت میں نئی پیدا کردہ جائیداد کے متعلق ایسا ہی وقتاً فوقتاً کرنا ہوگا۔

(۸) اگر مذکورہ بالا ریزولیوشن میں بھی دقت ہو۔ تو جس قدر جائیداد کی وہ وصیت یا ہبہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی قیمت بازاری مقرر کرکے یا اس کو فروخت کرکے زرِ ثمن کو یا قیمت مقرر کردہ کو مجلس کار پردازان قبرستان کے حوالہ کر دیں۔ لیکن ایسی صورت میں جب وہ نئی جائیداد پیدا کریں تو اس کے متعلق بھی انہیں وقتاً فوقتاً ایسا ہی کرنا ہوگا۔

(۹) جو احباب کوئی جائیداد نہیں رکھتے۔ مگر آمد کی کوئی سبیل رکھتے ہیں۔ اپنی آمد کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ ماہوار انجمن کے سپرد کریں۔ یہ ان کا اختیار ہے کہ جو چندہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد میں اس وقت دیتے ہیں۔ ان کو اس ۱/۱۰ میں شامل رہنے دیں۔ یا وہ الگ کر دیں۔ اگر وہ اپنے موجودہ چندوں کو اس ۱/۱۰ حصہ میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ تو جس طرح وہ چندہ بھیج رہے ہیں وہ بھیجتے رہیں۔ البتہ ان چندوں کو منہا کرکے جو بچے وہ بقیہ رقم فنانشل سکرٹری مجلس کار پردازان مصالح قبرستان کے نام بھیجیں باقی خط و کتابت اس مجلس کے سکرٹری سے کریں۔ لیکن ان کو وصیت کرنی ہوگی کہ مرنے کے بعد ان کے متروکہ میں سے کم از کم ۱/۱۰ کی مالک انجمن ہو۔

جو صاحب مزید واقفیت قانونی دربارہ وصیت یا ہبہ بہ تعلق مجلس کار پردازان مصالح قبرستان حاصل کرنا چاہیں۔ وہ وصیت یا ہبہ لکھنے سے پہلے خط و کتابت خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور سے کر سکتے ہیں۔

(۱۰) کل روپیہ چندہ جو قبرستان کے متعلق ہو یا جو زیر اشتہار الوصیت صورتہا مذکرہ بالا میں بھیجا جاوے وہ صرف اس پتہ پر آنا چاہیئے۔ "فنانشل سکرٹری مجلس کار پردازان مصالح مقبرہ بہشتی قادیان" اور کسی شخص کے نام یا پتہ پر نہیں آنا چاہیئے۔

(۱۱) وصیتیں اور ہبہ نامے بعد تکمیل کے سکرٹری مجلس کار پردازان مصالح قبرستان کے نام آنے چاہئیں۔ اور جو احباب اپنی آمدنیوں کے حصے حسب قاعدہ ۹ دینا چاہیں ان کی اطلاع بنام سکرٹری اور روپیہ بنام فنانشل سکرٹری مذکور آنا چاہیئے۔ نوٹ۔ یہ وصیت اور ہدایات باجازت حضرت امام علیہ السلام صدر انجمن نے شائع کئے ہیں۔ خاکسار محمد علی از قادیان

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود۔ ۲۷۔ دسمبر ۱۹۰۶ء

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسلام لوگوں کے دلوں میں گھر کر رہا ہے۔ یورپ اور ایشیا کے لوگ اندر ہی اندر اس بات کو بخوبی سمجھ رہے ہیں کہ دیگر تمام ادیان باطل ہیں۔ مگر دنیا سب کو محبوب بنی ہوئی ہے۔ یہ ایک زہر ہے۔ جو ایک منٹ کیا بلکہ ایک سیکنڈ میں ہلاک کر دیتی ہے۔ بڑا گناہ جو اس زمانہ میں پیدا ہوا ہے وہ حبِ دنیا ہی ہے۔ یہ ایک باریک زہریلا کیڑا ہے۔ جو کہ خوردبین سے بھی نظر نہیں آتا۔ مسلمانوں کے اندرونی فرقے بھی بخوبی جانتے ہیں اور ان کو دل پہچانتے ہیں۔ کہ کس فرقہ کے اصول عمدہ ہیں اور خدا تعالیٰ اس وقت کیونکر راضی ہو سکتا ہے۔ مگر ان کی اندرونی حالتیں خراب ہیں قرآن شریف میں آیا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اے نبی ان کو کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے پیار کرتے ہو۔ تو آؤ میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرتے ہیں۔ کیا ان کی طرح آنحضرت سود لیتے تھے۔ یا مداہنہ کرتے تھے یا غفلت کرتے تھے۔ یا نفاق کرتے تھے یا دنیا کو دین پر مقدم کرتے تھے۔ یہ سب باتیں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور ان کی حالتیں وہ نہیں رہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کی ہوا کرتی تھیں۔ چاہیئے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ اسی طرح زندگی بسر کریں۔ تب سچے مسلمان ہو جائیں گے۔ ان لوگوں کے دلوں میں اسلام کا مذہب نہیں رہا۔ مگر کتب میں اور آثار میں اسلامی حقیقت موجود ہے صحابہ کی یہ حالت تھی کہ نہ دنیا ان سے پیار کرتی تھی اور نہ وہ دنیا سے پیار کرتے تھے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں ایک نئی زندگی حاصل کی تھی۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا ان لوگوں کا قدم صحابہ کے قدم پر ہے ہرگز نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا منشاء اس سلسلہ کے قیام سے یہ ہے کہ لوگ پھر اس راہ پر چلنے لگیں۔ آج کل تو لوگوں کی یہ حالت ہے کہ تین تین آنہ کے واسطے جھوٹی گواہیاں دیتے پھرتے ہیں۔ کیا وکلاء قسماً کہہ سکتے ہیں کہ وہ عدالتوں میں سچ بولتے ہیں اور سچ کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ صرف اپنا پہلو بچا کر جھوٹ سچ جو کچھ ہو بولتے چلے جاتے ہیں۔ کیا یہی دین ہے اور خدا تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے کہ تم مطلق العنان ہو جاؤ اور جھوٹ کو شیرِ مادر سمجھ لو خدا نے جھوٹ کو شرک کے ساتھ ملا کر ہر دو کی ایک ہی جگہ ممانعت فرمائی ہے جیسا کہ خدا کو چھوڑ کر کوئی شخص بُت کے آگے اپنا سر جھکاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ میں اسی کے ذریعہ سے پار ہو جاؤنگا۔ یہ کس قدر خرابی کی بات ہے اگر کہا جاتا ہے کہ تم جھوٹ کو چھوڑ دو۔ تو کہتے ہیں کہ اس طرح تو گذارا نہیں ہو سکتا یہ اور ہی بدبختی کی بات ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں کہ وہ گذارا چلا سکتا ہے۔

اس موقعہ پر مثال کے لئے میں اپنی ایک آپ بیتی سناتا ہوں

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم (رضی اللہ عنہ) کی علالت حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لیے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

جماعت پر شفقت مولوی صاحب مرحوم کی علالت کے ایام میں مولوی مبارک علی صاحب کے ایک لڑکے کے ہیضہ سے فوت ہو جانے کی خبر آئی۔ اس پر حضور نے بہت افسوس کیا اور فرمایا کہ ہم تو ہر وقت اپنی جماعت کے مخلص احباب کے رنج و راحت میں حصہ لینے کو تیار ہیں اور جیسے کہ ہم مولوی عبدالکریم صاحب کے لئے دعا میں مصروف ہیں۔ ایسے ہی ہم ہر ایک دوست کے لئے دعا کرنے کو تیار ہیں۔ سب احباب کو اطلاع کر دینی چاہیئے کہ ہر سخت بیماری میں ہم کو اطلاع دیا کریں۔ اور خطرے دیری کا احتمال ہو تو بذریعہ تار اطلاع دیا کریں ہم دعا کریں گے۔ خدا قادر ہے۔ وہ اپنے فضل سے دُعا کے ذریعہ سے بیماروں کو بھی اُٹھا سکتا ہے۔ میں نے حضرت اقدس کا یہ پیغام بغرض اندراج اخبار شیخ یعقوب علی صاحب تراب کو پہنچا دیا تھا۔ غالباً انہوں نے درج اخبار کیا ہوگا۔

یہ تو حضرت اقدس کا ارشاد اس خاص موقعہ پر تھا۔ مگر ہم نے اپنے سالہا سال کے تجربہ سے دیکھا ہے۔ کہ حضرت اقدس ہر ایک مخلص مرید سے اس کے اخلاص اور محبت کے مقابل اس پر غائت درجہ کا لطف و مہربانی کرتے ہیں۔ اور اگر خدانخواستہ کسی پر کوئی مصیبت آ جاوے۔ تو اس قدر اس میں ہمدردی اور مروت اور غمخوار توجہ دلی کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ گویا کہ خود اس کے درد اور غم سے حصہ لیتے ہیں۔ اور ان کے لئے اس قدر دعائیں کرتے ہیں کہ بہت کم والدین ہیں۔ جو اپنی اولاد کے لئے اس قدر سوز و گداز رکھتے ہوں۔ جو حضرت اقدس کو اپنے خدام سے ہے۔ بلکہ بارہا حضور نے یہ فرمایا ہے کہ دعا ہو ہی نہیں سکتی۔ جب تک دوستوں کے دُکھ اور درد میں اپنے اوپر نہ لے لوں۔ چنانچہ ہم نے یہ خود دیکھا۔ کہ واقعی حضرت اقدس کی وہی حالت ہوتی ہے۔ جو ایک سچے مونس و غمگسار اور سچے طور پر بنی نوع انسان سے محبت کرنے والے انسان میں ہونی چاہیئے جیسے کہ انبیاء اور مرسل ہوتے ہیں۔

یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ آج ہم اپنے درمیان اس محبت اور خلق محمدی کا نمونہ اس مسیح موعود میں دیکھتے ہیں۔ کہ جو خلق خدا کے لئے اپنی جان فدا کرنی اور ان کے لئے سچی ہمدردی کرنی اپنا عین مقصد سمجھتا ہے۔ رسول اللہ کا عشق جس کی جان ہے اور جو اس اُمت محمدیہ کی بہبودی کے لئے اپنے سینہ میں ایک خاص محبت اور جوش رکھتا ہے۔ اور کیسے ظالم ہیں۔ وہ لوگ جو ایسے دل کو دکھ دیتے ہیں۔ جس کے ہر ایک گوشہ میں خدا اور اس کے رسول کی محبت رچی ہوئی ہے۔

کا فر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں۔

نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے

گالیاں سُن سُن کے دُعا دیتا ہوں ان لوگوں کو

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے مونھ ہی کی قسم میرے پیارے احمدؐ

تیری خاطر ہی یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

تیری اُلفت سے ہے معمور میرا ہر ذرہ

اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

۶- دہلی کا سفر مولوی صاحب مرحوم کی علالت سے ایک روز پہلے حضرت ام المومنین صاحبہ کا ارادہ دہلی جانے کا تھا۔ چنانچہ جس روز میں قادیان پہنچا۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ حضرت صاحب دو چار روز کے بعد دہلی تشریف لے جانے والے ہیں۔ مگر جب مولوی صاحب کی علالت نے طول پکڑا۔ اور مرض دن بدن ترقی کرنے لگی۔ تو حضرت اقدس نے دہلی جانے کا ارادہ بالکل فسخ کر دیا۔ اور حضرت ام المومنین صاحبہ نے بھی (جو للّٰہی کاموں میں کسی قسم کی مدد سے دریغ نہیں فرماتیں۔ اور ہر ایک مخلص مرید کو اپنے بچوں کے برابر سمجھتی ہیں) یہ مناسب نہ سمجھا کہ مولوی صاحب کی علالت کے ایام میں دہلی جاویں۔ اگرچہ ان کو بعض خانگی امور کی وجہ سے جلدی جانا ضروری تھا۔ مگر انہوں نے مولوی صاحب کی تیمارداری کو مقدم سمجھا۔ ایک روز میں نے حضرت اقدس سے پوچھا۔ کہ حضور کا دہلی تشریف لے جانے کے متعلق کیا ارادہ ہے۔ فرمایا۔ مولوی صاحب کی بیماری کی وجہ سے میں نے اس ارادہ کو ملتوی کر دیا ہے۔ یہ شرط مروت کے خلاف ہے۔ کہ مولوی صاحب کو ایسی بیماری میں چھوڑ کر میں دہلی چلا جاؤں۔

۷- خدام کو نصیحت فرمایا۔ کہ جماعت کا فرض ہے کہ وہ مولوی صاحب کے لئے دعا کریں اور یہ بھی فرمایا۔ تم اپنے بھائی کے لیے دعا کرو۔ اور اس طرح سے اپنے بھائی کی مدد کرو۔

۸- خداتعالیٰ پر بھروسہ حضرت اقدس نے اخیر دم تک مولوی صاحب کے لیئے دوا اور دُعا سے کام لیا اور ایک لمحہ کے لئے بھی خداتعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے مایوس نہ ہوئے۔

اگرچہ بعض[۱۴] الہامات صاف موت کی طرف دلالت کرتے ہیں۔ اور بعض خوابوں سے بھی یہی پایا جاتا ہے۔ مگر چونکہ الہاموں میں مولوی صاحب کا نام نہ تھا (اگرچہ بظاہر انہی کی بیماری کی طرف اشارہ معلوم ہوتا تھا) پھر بھی اپنی نیک فال لینے والی طبیعت سے جب تک کہ خداتعالےٰ کی طرف سے تصریح نہ آئی مل لے چاہا۔ کہ ان الہامات کو خود اس عزیز کی طرف منسوب کریں۔ اور اخیر تک خدا کی جناب سے مایوس نہ ہوئے۔ کہ وہ موت میں تاخیر ڈال دے۔ چنانچہ جب کبھی مولوی صاحب کی نازک سے نازک حالت کی ہمنے اطلاع دی۔ یہی فرماتے۔ کہ خدا سے مایوس مت ہو۔ وہ شخص بہت بدقسمت ہے۔ جو اسباب پر بھروسہ کرتا ہے۔ میں تو اس کے فضل پر بھروسہ کرتا ہوں۔

ایک دفعہ علاج کے متعلق ذکر ہو رہا تھا۔ مجھے اور ڈاکٹر رشید الدین صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اس ملک کے اکثر ڈاکٹر یورپ کی آواز کے منتظر رہتے ہیں۔ اور اس کے متبع ہوتے ہیں۔ مگر ہم ہر وقت خدا کی آواز کے منتظر رہتے ہیں۔ اور اسی کے اتباع کو اپنے لیئے فرض سمجھتے ہیں۔

ایک دن فرمایا۔ مصیبت کے زخم کے لیئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں۔ جیسے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرنا۔

چنانچہ ہم اس بات کو حضرت اقدس کی روزمرہ کی زندگی میں مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ جیسے ان کو خداتعالیٰ کی ذات پر بھروسہ ہے۔ موجودہ زمانہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ بالخصوص مولوی صاحب کی بیماری میں تو ہمنے خدا کے عجائبات پر ایمان کا اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ دیکھا۔ یعنی ایک طرف تو مولوی صاحب کی حالت ایسی نازک ہے اور دوسری طرف الہام ہو رہے ہیں۔ کہ جن سے موت ہی کی خبر ملتی ہے۔ مگر پھر بھی خدا کے فضل سے اپنی اُمید کو

حاشیہ ۱۴- مثلاً ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء - اذا جاء افواجؐ و سمعؐ من السماء یعنی آسمان سے فوجیں اور زہر اترا۔ ۲ ستمبر ۱۹۰۵ء - ۴۷ سال عمر انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء - کفن میں لپیٹا گیا۔ ۹ ستمبر ۱۹۰۵ء - انا المنایا لا تطیش سهامها - موتوں کا تیر خطا نہیں جاتا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور اس سے بہت عرصہ پہلے کا الہام تھا دو شہتیر ٹوٹ گئے - ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء - ماکان لنفس ان تموت الا باذن اللہ نیز از بدر مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء - کوئی روح کہتی ہے۔ "ہمنے وہ جہان چھوڑ دیا ہے" (حضرت اقدس نے فرمایا) اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی آدمی ہم سے تعلق دوستی یا دشمنی رکھنے والا اس جہان سے گذر جائے گا۔

ٹہ - مثلاً خواب میں تین بار سورہ فاتحہ پڑھی۔ اور خوابوں کے حصے جن میں مولوی صاحب کو صحت میں دیکھا۔ اس سے درمیانی صحت مراد تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کاربنکل سے بالکل نجات دیدی۔ بہت عرصہ پہلے یہ بھی دیکھا گیا تھا۔ کہ جس چبارہ میں مولوی صاحب رہتے ہیں۔ وہ چوبارہ گر گیا۔

نہیں تڑپتے۔ اور دعاؤں میں اس درجہ تک کوشش کرتے۔ کہ گویا اس پیارے اور عزیز کے لئے اپنے آپ کو فنا کر دیا۔ تاکہ اگر کسی طرح سے ممکن ہو تو اللہ تعالیٰ اس خادم دین کی موت میں تاخیر ڈال دے۔

گھر میں تو دن رات دعاؤں ہی میں گذرتا تھا۔ ۸ ستمبر کو فرمایا کہ ہم جنگل میں جا کر دعا کریں گے۔ اور سب جماعت کو حکم دیا۔ کہ وہ ایسا کریں۔ اور علیحدہ علیحدہ ہو کر سجدہ میں گر گر دعائیں مانگیں ممکن ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کسی کی دعائیں اثر ڈالے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ وہ ایسے اسباب پیدا کر دے۔ جو ان کے مرض کے لئے مفید اور معاون ہوں۔ صحت عطا کرنا اس کے اختیار میں ہے۔

اس قدر دعائیں کرنا۔ گویا کہ رات دن دعاؤں میں مصروف رہنا ہر ایک کا کام نہیں۔ سوائے ان لوگوں کے کہ جن کو خاص خدا سے تعلق اور پیار ہوتا ہے۔ ورنہ جس کا دل خدا کے ساتھ نہیں ہوتا۔ اسے دعا کے لئے توفیق ہی نہیں ملتی اور اگر ہاتھ اٹھاتا بھی ہے تو مرے ہوئے دل سے۔ اور پھر نتیجہ یہ کہ اس سے بھی رہ جاتا ہے دعاؤں میں کمال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا حصہ تھا یا اب ہم اس کے کامل بروز اور مظہر حقیقی امام زمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں دیکھتے ہیں۔ جس کو یاد رنہ ہو وہ خود کچھ عرصہ صحبت میں رہ کر دیکھ لے۔ اور اگر طالب حق مقصود ہو۔ تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور ہے کہ ہر ایک سعید الفطرت اسی نتیجہ پر پہنچے گا جس پر ہم پہنچے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ ۔ ما توفیقی الا باللہ

۹۔ حضرت کا پیغام مولوی صاحب کو

یہ ایک عجیب واقعہ قابل ذکر ہے۔ کہ مولوی صاحب مرحوم پر جب عمل جراحی کیا گیا۔ تو اس روز سے جیسے کہ میں پہلے ذکر کر آیا ہوں۔ حالت نہایت ردی ہو گئی تھی۔ اور بظاہر کوئی بچنے کی امید نہ تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسب بشارت گھنٹے کی بے ہوشی کے بعد حضرت اقدس کی دعا سے پھر مولوی صاحب کو ہوش آ گئی۔ اور نبض کی حالت کہ جو بالکل ڈوب رہی تھی درست ہو گئی۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے نئے سرے سے جان عنایت فرمائی۔ اس سے اگلے دن مولوی صاحب کی حالت بہت اچھی تھی۔ اور کاربنکل کا تمام ردی مواد کاٹ کر پھینک دیا گیا۔ مولوی صاحب اور ان کے تمام احباب اور عزیز اس تبدیلی کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر بجا لائے۔ اس روز جو میں مولوی صاحب کو پٹی لگانے کے لئے جانے لگا۔ تو حضرت اقدس حسب معمول مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ اور مولوی صاحب کے متعلق گفتگو فرما رہے تھے۔ مجھے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کو خطرناک حالت سے نجات دی ہے اور اس تکلیف دہ عارضہ سے مخلصی بخشی ہے۔ ہم نے ان کے لئے بہت دعا کی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو شخص خطرناک اور سخت مرض سے نجات پاتا ہے۔ وہ فرشتوں سے جا ملتا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب سے کہنا کہ وہ میرے لئے بھی دعا کریں۔ کہ میرے جو مقاصد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں کامیاب کرے۔

میں نے یہ پیغام برادرم مرحوم مولوی عبد الکریم کو سنایا۔ اس وقت اخویم مولوی محمد علی صاحب اور شیخ یعقوب علی و خلیفہ رشید الدین صاحب اور چند اور دوست موجود تھے۔ مولوی صاحب مرحوم یہ سنتے ہی چشم پر آب ہو گئے۔ اور حضرت اقدس کے ساتھ اپنے اخلاص اور غایت محبت کے جوش کو روک نہ سکے۔ یہاں تک پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ اور روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ اور چند منٹ کے بعد جب طبیعت سنبھلی۔ تو فرمایا۔ کہ اس کی سچائی کا یہ کیسا بین ثبوت ہے۔ میں کیا اور میرے لئے اس قدر شفقت اور کرم کیا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ ہمیشہ اپنے وعظوں تقریروں اور تحریروں کو دیکھ کر اپنے اندر ہی اندر سوچا کرتا تھا۔ کہ وہ اخلاص جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ ابھی نہیں ہے۔ لیکن اب اس مرد خدا کی دعاؤں اور توجہ نے مجھے یقین دلایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس کا ہمارے لئے دعا کرنا تو اس کا عین فضل ہے۔ لیکن ہمارا اس کے لئے دعائیں کرنا کہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو۔ ہمارا فرض ہے۔ میں آپ کی اس شفقت کو جب دیکھتا ہوں۔ تو ساری کوفت دور ہو جاتی ہے۔

پھر حضرت اقدس جب ظہر کی نماز کے وقت تشریف لائے۔ تو میں نے عرض کیا کہ حضور کا پیغام خاکسار نے مولوی صاحب کو پہنچا دیا تھا۔ اور جو جواب مولوی صاحب نے دیا۔ وہ بھی عرض کر دیا۔

اس پر فرمایا۔ اصل میں مولوی صاحب سے دعا کرانے میں میرا ایک بڑا بھاری مقصد یہ بھی تھا۔ کہ مولوی صاحب کو اللہ تعالیٰ شفا دے۔ اس لئے ہماری یہ مراد تھی۔ کہ اس رنگ میں بھی وہ اپنی شفا کے لئے دعا کریں۔

اللہ اکبر۔ اس پاک امام کو اللہ تعالیٰ نے کیسا پاک دل دیا ہے۔ اور اس کی شفقت اور مہربانی اور ہمدردی اپنے خدام سے کیسی ہے۔ گویا کہ انہیں جزو جان سمجھتا ہے۔ اور ان پر رحم اور فضل اس کی فطرت میں مرکوز ہے۔ یہ نباہ اور وفاداری ان لوگوں کے سوائے کسی میں نہ پاؤ گے۔ جن کو خود خدا نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

۱۰۔ حضرت اقدس کی محبت اور رقت قلب

جو کچھ کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔ اس سے حضرت اقدس کی محبت کا خوب اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ مولوی صاحب مرحوم آپ کو کہاں تک دل سے عزیز تھے۔ اور جیسے کہ والدین اپنے پیارے بچوں کا ہم و غم دیکھنے کی برداشت نہیں کر سکتے۔ ایسے ہی حضرت اقدس کی قلب کی کیفیت تھی۔ کہ وہ مولوی صاحب مرحوم کو اس کرب و قلق کی حالت میں دیکھ نہ سکتے تھے۔ ماسوائے اس کے حضرت صاحب نچلی منزل میں رہتے تھے اور مولوی صاحب مرحوم اوپر بالاخانہ میں رہا کرتے تھے۔ حضرت اقدس سر پر چوٹ لگنے کے سبب سے بہت کمزور ہو گئے تھے اس کے علاوہ کئی راتوں کی بے خوابی اور بے چینی سے اور بھی ضعف زیادہ ہو گیا تھا۔ آپ نے مجھ سے اور دیگر احباب سے بارہا فرمایا۔ کہ میں نے کئی دفعہ شام کی نماز کے لئے وضو اس نیت سے کیا ہے۔ کہ اوپر جا کر نماز پڑھوں گا۔ (موسم گرما میں مسجد کی سقف پر مغرب کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ جو مولوی صاحب کے کمرہ سے بالکل ملحق ہے۔) اور نیز مولوی صاحب کو دیکھوں گا مگر میں ضعف دل کی وجہ سے سیڑھیاں نہیں چڑھ سکا۔

مجھے اس موقعہ پر اپنے چھوٹے بھائی مرزا ایوب بیگ مرحوم کی بیماری اور حضرت اقدس کی محبت اور درد دل کی کیفیت یاد آ گئی ہے۔ مرحوم ایوب کو بھی مولوی عبد الکریم صاحب سے ایک برادرانہ بلکہ خادمانہ تعلق تھا۔ اور مرحوم مولوی صاحب سے غایت درجہ کی محبت رکھتا تھا۔ اور جیسے کہ وہ حضرت اقدس مرزا صاحب کا عاشق و شیدا تھا۔ ایسے ہی اپنے ہمرنگ عشاق (مثلاً مولوی صاحب مرحوم) کا بھی فدائی اور جان نثار رفیق تھا۔ اس لئے اس ضمن میں اس مرحوم سے حضرت اقدس کے رحم اور فضل کا کچھ تذکرہ بھی بے جا نہ ہوگا۔ مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم اپنی علالت کے آخری ایام میں خاکسار کے پاس فاضلکا ضلع فیروزپور میں تھا۔ اور اس کو حضرت اقدس کے ملنے کا اس قدر خیال تھا۔ کہ ہر وقت اس کا ان کی طرف دھیان لگا رہتا تھا۔ اور ان کے قدم بوس ہونے کا اسے از حد شوق تھا اور خود اس قابل نہ تھا۔ کہ اتنا لمبا ریل کا سفر برداشت کر کے حضرت اقدس تک پہنچ سکے۔ اس نے حضرت اقدس کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا۔ کہ حضور اس جگہ فاضلکا میں آن کر مل جاویں۔ میرا دل بہت چاہتا ہے۔ کہ میں حضور کی زیارت کروں۔ پھر اسی مضمون کا ایک تار بھی دیا۔ حضرت اقدس نے جو جواب اس مرحوم کی طرف لکھا۔ میں اسے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ ممکن ہے۔ کہ اس سے کوئی دل ہدایت پا رے۔ اور وہ سمجھ لے۔ کہ ایسا دل بجز خدا کے خاص الخاص پیاروں اور ماموروں کے اور کسی کو عطا نہیں ہوتا تاکہ وہ اس نور کو حاصل کرے۔ جو کہ اس منبع فیوض سے ہر وقت جوش مار نکلتا ہے۔ شاید ہے۔ کہ کسی سعید فطرت پر اس کا پرتو پڑے۔ اور وہ اپنی آلائشوں اور کدورتوں سے پاک و صاف

۱؎ مفصل حالات کے لئے دیکھو سیرت ایوب مولفہ خاکسار جو الحکم میں زیر طبع ہے۔ اور انشاء اللہ جلد شائع ہوگی

ہو کر خدا کی رحمت سے حصہ لے۔ اور ٹھٹھا کرنے والے اور جھٹلانے والے گروہ سے دُور ہو۔ آمین۔

خط مفصلہ ذیل ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

محبی عزیزی مرزا ایوب بیگ صاحب و محبی عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس وقت جو میں درد سر اور موسمی تپ سے یکدفعہ بیمار ہو گیا ہوں۔ مجھکو تار ملی۔ جس قدر میں عزیزی مرزا ایوب بیگ کے لئے دعا میں مشغول ہوں۔ اس کا علم تو خدا تعالیٰ کو ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز نا امید نہ ہونا چاہیئے۔ میں تو سخت بیماری میں بھی آنے سے فرق نہ کرتا۔ لیکن میں اس تکلیف کی حالت میں ایسے عزیز کو دیکھ نہیں سکتا۔ میرا دل جلد صدمہ قبول کرتا ہے۔ یہی چاہتا ہوں۔ کہ تندرستی اور صحت میں دیکھوں۔ جہاں تک انسانی طاقت ہے۔ اب میں اس سے زیادہ کوشش کروں گا۔ مجھے پاس اور نزدیک سمجھو۔ نہ دُور۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں اس درد دل کو بیان کروں۔ خدا کی رحمت سے ہرگز نا امید مت ہو۔ خدا بڑے فضل اور کرم کا مالک ہے۔ اس کی قدرت اور فضل اور رحمت سے کیا دُور ہے۔ کہ عزیزی ایوب بیگ کو تندرستی میں جلد تر دیکھوں۔ اس علالت کے وقت جو تار مجھکو ملی میں ایسا سراسیمہ ہوں۔ کہ قلم ہاتھ سے چلی جاتی ہے۔ میرے گھر میں بھی ایوب بیگ کے لئے سخت بے قرار ہیں اس وقت ان کو بھی اس تار کی خبر نہیں دے سکتا۔ کیوں کہ کل سے وہ بھی مبتلا ہیں۔ اور ایک عارضہ حلق میں ہو گیا ہے۔ مشکل سے اندر کچھ جاتا ہے۔ اس کے جوش سے تپ بھی ہو گیا ہے۔ وہ نیچے پڑی ہیں اور میں اُوپر کے دالان میں ہوں۔ میری حالت تحریر کے لائق نہ تھی۔ لیکن تار کے درد انگیز اثر نے مجھے اس وقت اٹھا کر بٹھا دیا آپ کا اس میں کیا حرج ہے۔ کہ اس کی ہر روز مجھکو اطلاع دیں۔ معلوم نہیں کہ جو میں نے ابھی ایک بوتل میں دوا روانہ کی تھی۔ وہ پہنچی ہے یا نہیں۔ [illegible] کی معرفت روانہ کی گئی تھی۔ اور یہ معلوم نہیں۔ کہ مالش ہر روز ہوتی ہے یا نہیں۔ آپ ذرہ ذرہ حال سے مجھے اطلاع دیں۔ اور خدا بہت قادر ہے۔ تسلی دیتے رہیں۔ چوزہ کا شوربا یعنی یخنی خوردہ کو ہر روز دیا کریں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دستوں کی وجہ یہ ہے کہ کمزوری نہایت درجہ تک پہنچ گئی ہے۔ والسلام۔ ۲۵ اپریل ۱۹۰۰ء

الراقم۔ خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

یہ وہ خط ہے۔ کہ جو مرحوم ایوب کی عین نزع کی حالت میں پہنچا اور اس نے اس کو سننے کے بعد فوراً جان دیدی۔ گویا کہ اسے اس خط کا انتظار تھا۔

میں مرحوم ایوب کا واقعہ مختصراً پیش کرتا ہوں کہ اسے سخت [illegible] بعد دو سال تک برابر اُسے سخت تکلیف رہی مہینوں پہلو کے بل رات کو نہیں سویا۔ اور ایسا دُبلا ہو گیا تھا کہ مجھے کہا کرتا تھا کہ بس اب میں جی۔ اگر کسی میڈیکل کالج کے طالب علم نے ہڈیوں کا علم تشریح پڑھنا ہو۔ تو مجھ پر پڑھ سکتا ہے۔ آخر میں خون کے اسہال جاری ہو گئے۔ مگر اس مرحوم سے جب کسی نے طبیعت کا حال پوچھا تو یہی جواب دیتا تھا۔ کہ الحمد للہ۔ خدا کا بڑا مجھ پر فضل ہے۔ میں خوش ہوں۔ اور اس میں کوئی بناوٹ اور تصنع نہ ہوتا تھا۔ واقعی اس کا چہرہ ہمیشہ بشاش اور خوش رہتا تھا۔ اور آخری دم تک کوئی ملال یا شکوہ شکایت یا یاس کا لفظ اپنے مونہہ پر نہ لایا۔ اپنی والدہ اور ضعیفہ دادی کو ان الفاظ میں تسلی دیا کرتا تھا۔ کہ جس خدا نے مجھے پچیس سال تک ہمیشہ صحت اور تندرستی میں رکھا۔ اب میں تھوڑے دنوں کی بیماری سے اُس پر شکایت کروں یہ ہرگز واجب نہیں۔ کہ اس کی شکایت کی جاوے۔ اس کا شکریہ کرو۔ اور اس سے فضل مانگو۔ مرحوم نے اپنی تمام بیماری میں کوئی نماز فوت نہ کی۔ بیماری کے ایام میں قرآن مجید حفظ کرتا تھا صبح کی نماز پڑھ کر فوت ہوا۔ اور اس کا چہرہ اس وقت تبسم کر رہا تھا۔ اور مرنے سے پہلے بالکل ہوش میں تھا۔ اور خود ہی اپنے ایمان واسلام و حضرت اقدس کی فرمانبرداری اور ان کے فضائل کا تذکرہ اور شکریہ کیا۔ اور اپنے مُنہ سے کلمہ شہادت پڑھ کر۔ قبلہ کی طرف مُونھ کر کے سو گیا۔ اور اپنے سید و مولا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملا۔ جن کا کہ اُسے کمال عشق تھا۔ اور ہر ایک بات میں ان کی اتباع میں لذت اور سرور پاتا تھا۔ وہ خدا کے فضل سے کمال و خوبی کے ساتھ اپنی منزل مقصود کو پچیس سالہ عمر میں آن لے کر کے واصل الی اللہ ہوا اور ہم ابھی اس کے فضل کے امیدوار ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اس مرحوم کے متعلق حضرت اقدس نے بارہا فرمایا۔ کہ ایوب بیگ اولیاء اللہ کی صفات اپنے اندر رکھتا تھا۔ گویا وہ ایک شیشہ تھا۔ جو لبالب عطر سے پُر تھا۔

اب میں نہایت سچے دل سے ان اصحاب سے پوچھتا ہوں جو اپنے اندر تعصب نہیں رکھتے۔ اور صرف خدا کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کہ میں نے آپ کے سامنے بلا کم و کاست ایک پچیس سالہ نوجوان کا نمونہ پیش کیا ہے۔ جو اپنی اتنی تھوڑی سی عمر میں صرف چند سالہ تعلق حضرت اقدس سے ایسے اعلیٰ روحانی مدارج پر پہنچ گیا۔ کہ کوئی دن کا اور جوان کہ کوئی اُسے خدا کی رضا سے غافل نہ کر سکا۔ اور اس کا دل ایک لمحہ کے لئے متزلزل نہ ہوا اور وہ اپنے اندر ایسے اخلاق اور عادات کا مجموعہ رکھتا تھا۔ کہ ہر کہ و مہ اور ہم مذہب اور غیر مذہب جن کو کہ اس سے واسطہ پڑا اس کے دلدادہ اور ثناخوان تھے۔ آپ ذرا اور کچھ اپنے اندر غور کر کے دیکھیں۔ کہ کیا آپ نے اپنے اندر وہ روحانی تبدیلی کی ہے۔ جو اس نوجوان نے کی تھی۔ [illegible] رسول ایسا ہی پیارا ہے۔ جیسے اس نوجوان کو تھا۔ اگر نہیں تو بتاؤ۔ کہ پھر اس سے بڑھ کر اور نعمت اس جہان میں مومن کے لئے ہے۔ اور اگر تم اس نعمت سے مالامال ہونا چاہتے ہو تو آؤ۔ اور اس مسیح آخر الزمان غلام احمد کا دامن پکڑو۔ جو کہ آقا و مولیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک تم کو پہنچا سکتا ہے۔ اور اس زمانہ میں اس کو اللہ تعالیٰ نے کل جہان میں سے امام زمان منتخب کیا ہے۔ آؤ اور ان نعمتوں سے حصہ لو۔ جو یہ لایا ہے۔ ورنہ پچھتاؤ گے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ ایک نہیں ایسے صدہا ہیں۔ جو مُردہ تھے۔ اور اس مسیح کے ہاتھ پر زندہ ہوئے۔ اور ان میں سے ایک میں بھی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کامل بزرگ کی طفیل ایک روحانی موت کے بعد زندگی عطا فرمائی ہے۔ [illegible] اگر خدا کو پانا چاہتے ہو۔ تو اس کی سیدھی راہ یہی ہے۔ اور اس [illegible] کے مصداق نہ ہو۔

صد حیف کین گروہ عجب بیزاں مرا ندید
رفتند جنبنا رہم۔ کہ ازین خاک مگذرم

(باقی آیندہ)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لیے فی سطر کالم ہ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا ضمیمہ بحساب فی سیکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا ضمیمہ بھیجنے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت تصفیہ کر لیں ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت [illegible] سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصول ڈاک ادا کرنا پڑے گا۔

اختیار الاسلام

حصہ چہارم

اختیار الاسلام حصہ چہارم جواب تہذیب الاسلام [illegible] مرزا محمد [illegible] کاغذ پر خوشخط چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس میں ایسی برکت و قبولیت ڈالی ہے کہ ہمارے مخالفین بھی خوبی کلام اور مسکت جواب پر عش عش کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ تہذیب الاسلام کے کوئی جواب لکھنے میں [illegible] [illegible]

دستخط شیخ یعقوب بنام ماسٹر عبدالرحمٰن قادیان آوین

بدر قادیان
مورخہ ۷ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲ فروری ۱۹۰۶ء

پارلیمنٹ

(زمینی و آسمانی)

آج کل سب اخبارون مین برطانیہ اعظم کی پارلیمنٹ کی تبدیلی کی خبرین کثرت سے لکھی جاتی اور شوق سے پڑھی جاتی ہین۔ چونکہ یہی پارلیمنٹ دراصل تمام سلطنت انگلشیہ پر حکومت کرتی ہے۔ اور اس کے مجوزہ امور اور منظور شدہ قوانین کا رد کرنا گو بادشاہ کے اختیار مین ہے۔ لیکن ان اختیارات کا کبھی ظہور نہین ہوتا۔ اس واسطے ہندوستانی رعایا کے واسطے اپنی اس حکمران مجلس کے حالات سے آگاہ ہونا دلچسپی سے خالی نہین ہے۔ لہذا مختصر الفاظ مین اس کے طرز و طریق اس جگہ بیان کرنا فایدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کیونکہ اکثر عام لوگ ایسی باتون سے آگاہ نہین ہوتے۔

برطانیہ کی حکومت ایک بادشاہ کے ہاتھ مین ہے۔ جو ملک کے قانون کے برخلاف کوئی حکم نافذ نہین کرسکتا۔ اس کے ماتحت دو مجلسین ہین۔ مجلس اُمرا۔ و مجلس عوام۔ اسی کا نام پارلیمنٹ ہے۔ مجلس اُمرا کے ممبر عموماً عمر بھر کے لیے منتخب ہوتے ہین۔ اس مین دو قسم کے لارڈ ہوتے ہین۔ دینی لارڈ اور دنیوی لارڈ۔ یعنی پادری صاحبان۔ اور بڑے بڑے رئیس۔ تعجب ہے۔ کہ وہ بزرگ جو لوگون کو یہ تعلیم دینے کے واسطے مقرر ہین۔ کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذرنا آسان ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ دولتمند آسمان کی بادشاہت مین داخل ہو۔ خود رؤسا اور اُمرا کی مجلس کے ممبر بنتے ہین۔ مجلس عوام یعنی ہوس آف کامنز کا انتخاب سات سال کے بعد ہوتا ہے اور اسی انتخاب کے آج کل دن ہین۔ اس مین تمام ملک مین سے ہر ایک علاقہ سے جن کو یہ حق دیا گیا ہے۔ ایک دو یا زیادہ ممبر عام لوگ کثرت رائے کے ساتھ مقرر کرتے ہین اور ان کا تقرر اس طرح سمجھنا چاہیے۔ جس طرح ہمارے شہرون مین میونسپل کمیٹیون کے ممبرون کا انتخاب ہوتا ہے۔ اور شہر مین پرچیون اور پرچی والون کا ایک کہرام مچتا ہے۔ برطانیہ مین مختلف قسم کے خیالات ملکی کے لوگ اپنے اپنے قسم کے آدمیون کے حق مین رائے دیتے ہین۔ بڑے فریق دو ہین۔ ایک لبرل یعنی آزادی پسند لوگ۔ جو آیندہ ترقی چاہتے ہین۔ اور گذشتہ طریق حکومت مین مناسب تغیر کے خواہان رہتے ہین۔ دوسرے کانزرویٹو جو قدیم رسومات کی پابندی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ اور بہت تبدیلیون اور آزادیون کو ناپسند کرتے ہین۔ آجکل کے انتخاب مین لبرل فریق کے ممبر زیادہ ہوتے جاتے ہین اور غالب رائے یہی ہے۔ کہ اس دفعہ پارلیمنٹ لبرل زبردست رہے گی۔ لیکن ان بڑے فریقون کے علاوہ اور چھوٹے چھوٹے فریق بنتے جاتے ہین جو دراصل ان بڑے فریقون مین سے کسی نہ کسی ایک فریق کی شاخ ہوتے ہین۔ مثلاً آج کل ایک نیا فریق مزدوری پیشہ لوگون کے حامیون کا بنگیا ہے۔ جو کہ لیبورائٹس کہلاتے ہین۔ یہ فریق بھی اب ترقی کرتا جاتا ہے۔

ان انتخابات مین بڑی بڑی لڑائیان۔ جھگڑے۔ تقریرین تحریرین۔ اور بعض دفعہ گالی گلوچ اور مار پیٹ تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جب ایک وزارت کسی امر مین ناکامی حاصل کرتی ہے تو وہ وزارت توڑ ڈالی جاتی ہے۔ اور نئی وزارت قایم ہوجاتی ہے۔ یہ ہے ہماری گورنمنٹ کی انتخابی حکومت کا طرز و طریق۔

اب مین احکم الحاکمین سلطان الارض والسموات کے انتخاب کا کچھ ذکر کرتا ہون۔ بہت سی باتون مین آسمانی انتخاب کا طریق زمینی انتخاب کے بالکل برخلاف ہوتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ خداتعالیٰ کی عجیب قدرت کا ایک نمونہ ہوا کرتا ہے خداتعالیٰ زمینی بندون کی ہدایت کے واسطے ہمیشہ ایک ایسا آدمی منتخب کرتا ہے۔ جو دنیا کا روحانی سردار بنے۔ اور اپنی قوت قدسیہ کے ساتھ سب کو نیکی اور ہدایت اور حیات جاودانی کی طرف لے جائے۔ وہ زمین پر اس ذوالجلال و الاکرام کا خلیفہ ہوتا ہے۔ اور خدا کی طرف سے ایک روحانی بادشاہ بناکر بھیجا جاتا ہے۔ جو نعمت اس کو عطا کی جاتی ہے۔ اس کے سامنے تمام زمینی بادشاہتین ہیچ ہین۔ اسی پر اس زمانہ کے روحانی بادشاہ نے فرمایا ہے۔

آں کس کہ بتو رسد شہاں را چہ کند
با فر تو فر خسروان را چہ کند
چوں بندہ شناخت بداں عز و جلال
بعد از تو جلال دیگراں را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانہ تو ہر دو جہاں را چہ کند

خدائی انتخاب مین سب سے پہلی عجیب بات یہ ہے کہ مخلوق کی نظرون اور رائون کے بالکل برخلاف ایک ایسا آدمی چنا جاتا ہے۔ جو عوام کی نگاہ مین نہ علم رکھتا ہو۔ نہ بڑی شہرت والا ہو۔ نہ کسی بڑے شہر کا پنچ ہو۔ وہ ایک ایسا شخص ہوتا ہے۔ جو کہ اگر اس کے زمانہ کے لوگون سے ووٹ لیا جاوے۔ تو ایک شخص کا بھی وہم و گمان اس کی طرف نہ جائے۔ اور کوئی بھی اس کے حق مین اپنا ووٹ نہ دے۔ تب خدا اس کے حق مین اپنا ووٹ دیتا ہے اور اپنے فرشتون کو حکم دیتا ہے۔ کہ اس کے حق مین ووٹ دین۔ اور وہ فرشتے خدا کے نیک بندون کے دل مین تحریک کرتے ہین۔ کہ اس کے حق مین ووٹ دین۔ دنیا کے برسر آوردہ لوگ سخت مخالفت کا جھنڈا اس کے مقابلہ مین کھڑا کرتے ہین۔ اور پکار پکار کر اس کے برخلاف دو ٹکٹ دیتے ہین۔ اور فتوے لگاتے ہین اور ہنگامہ برپا کرتے ہین۔ اور شور و غل مچاتے ہین۔ اور تقریرین کرتے ہین اور اخبارین لگاتے ہین۔ اور خود اس پر پتھر پھینکتے ہین۔ اور اس کو قتل کر دینے کی سازش کرتے ہین۔ اس وقت خدا کی طرف سے ایک پروانہ نازل ہوتا ہے۔ جسمین یہ لکھا ہوتا ہے کہ

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

تب اس کے تمام مخالف خائب و خاسر ہو جاتے ہین۔ اور وہ اکیلا کامیاب ہو جاتا ہے۔

پھر برخلاف دنیوی انتخاب کے قانون کے اس کے برخلاف ایک میجارٹی یعنی کثرت رائے ہوتی ہے۔ اس کی موافقت مین ایک مناریٹی یعنی قلت رائے ہوتی ہے۔ اور وہ بھی نہایت غریب کس مپرس مناریٹی۔ یہ سب کچھ اس واسطے ہوتا ہے کہ دنیا پر ثابت ہوجائے۔ کہ درحقیقت وہ خدا کی طرف سے ہے کہ باوجود اس قدر بے سر و سامانی کے اور اکیلا ہونے اور لوگون کی مخالفت کے پھر وہی کامیاب ہوتا ہے۔ کیونکہ دنیوی رنگ مین تو ہم صاف دیکھ رہے ہین۔ اور مشاہدہ کر رہے ہین۔ کہ دنیوی اُمور مین وہی فتح پاتا ہے۔ جس کے ساتھ کثرت رائے ہوتی ہے۔ پس اس کے ساتھ یہ ایک معجزہ ہوتا ہے۔ جس سے خلق عاجز ہوجاتی ہے۔ اور دنیا کی نظرون مین وہ ایک خارق عادت امر ہوتا ہے۔ کہ ایک غریب بے کس یتیم کس مپرس انسان باوجود اس قدر مخالف کثرت رائے کے میدان مین فتح پائے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ اس انتخاب کی کمیٹی کا امیر دنیوی کمیٹیون کے پریزیڈنٹون کی طرح صرف اس واسطے نہین ہوتا کہ وہ خاموش ہو کر بیٹھ رہے۔ اور اپنی کوئی رائے دینے کا اس کو حق نہ ہو۔ صرف اختلاف رائے کے وقت وہ دو رائین دے سکے۔ بلکہ یہ پریزیڈنٹ تمام رائون کا مالک ہے۔ اس کی ایک رائے دوسرون کی تمام رائون سے بڑھ کر ہے۔ وہ چاہے۔ تو کثرت کو قلت کر دے اور چاہے تو قلت کو کثرت کر دے۔ یہ سب کچھ اس واسطے ہے۔ کہ دنیا اس کو جان لے اور اس کو پہچان لے اور اس کو مان لے۔ کہ وہ ہے۔ اور طاقت والا ہے جو چاہے سو وہ کر دینے والا ہے۔ اس انتخاب کی ایک تازہ بتازہ نظیر اس وقت دنیا مین مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود مین موجود ہے جس کے برخلاف سخت سے جاریٹی اب تک قائم ہے۔ مگر وہ دن بدن ترقی کرتا اور فتح پر فتح پاتا چلا جاتا ہے جس کا جی چاہے دیکھے اور نجات حاصل کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ایک خط اور اس کا جواب

(از محمد سرور)

جناب حکیم صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پہلے مین آپ کے خط کا خلاصہ درج کرتا ہون۔ اور پھر اس کا جواب لکھون گا۔ **خلاصہ خط حکیم صاحب**۔ مین آپکے (مرزا صاحب) کے حالات سے ایسا واقف ہون۔ کہ جو حضور مین رہتے ہین۔ شاید وہ بھی کم واقف ہون گے۔ مین جناب کی نیکی اور خدمت اسلام کا مشکور ہون۔ اور دل سے معتقد ہون۔ اور مین نے بہت سے لوگ آپ کی بیعت کے لئے بھیجے ہین۔ اور آپ ہی بیعت کا ارادہ رکھتا تھا۔ اور اب بھی انکار نہین ہے۔ پر آپ کا دعوے نبوت یہ آپ کا حال ہے۔ اور حال بمقابلۂ قرآن مجید اور عمل رسول اللہ دلیل نہین ہے۔ میری تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آپ نبی نہین ہین۔ اور جو کچھ فرماوین۔ وہ مانتا ہون۔ پس آپ پر فرض ہے۔ اور مناسب مشورہ بھی یہی ہے۔ کہ آپ سب کام چھوڑ کر علماء دین سے نبوت کا فتویٰ حاصل کرین۔ ورنہ تو پھر یہ دعویٰ چھوڑ کر اور کام کرین۔ اگر ہند کے علماء لائق نہین۔ تو سلطان روم یا امیر کابل سے فتویٰ لین۔ تمام شد۔ اس خلاصہ مین تین امر ہین۔ ۱۔ یہ کہ آپکا دعویٰ نبوت حال ہے۔ اور حال قرآن مجید اور سنت کے مقابل دلیل نہین۔ ۲۔ یہ کہ علماء کے پاس جا کر فتویٰ نبوت حاصل کرین ۳۔ یہ کہ مین آپکے حالات کا بہت واقف ہون۔ اور آپ کی نیکی اور خدمت اسلام کا مشکور ہون۔ اور دعویٰ نبوت کے سوا آپ کی سب باتون کو تسلیم کرتا ہون۔ اور معتقد ہون۔

۱۔ **کا جواب**۔ آپ نے نہ اس امر کی کوئی دلیل اور سند پیش کی ہے۔ کہ آپکا دعویٰ نبوت حال ہے۔ اور نہ قرآن مجید اور عمل رسول اللہ سے کوئی ایسا امر بیان کیا ہے۔ کہ دعویٰ نبوت اس کے خلاف ہو۔ اور بے دلیل بات قابل التفات بھی نہین ہوتی۔ پھر حکیم کا خط اور نبوت جیسے نازک مسئلہ پر بحث اور دعویٰ بے دلیل اگر قابل افسوس نہین۔ تو قابل تعجب تو ضرور ہی ہے۔ پھر یہ دعوی بے دلیل ہی نہین۔ بلکہ محض غلط ہین۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب نے ہرگز نہین لکھا۔ اور نہ فرمایا۔ کہ میرے دعویٰ نبوت کی بنا حال پر ہے۔ بلکہ صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ میرے دعویٰ کی بنا ان امور پر ہے۔ کہ جن پر سب انبیاء کے دعویٰ کی بنا تھی۔ اور وہ امور انبیاء نے بیان فرمائے ہین۔ اور حضرت مرزا صاحب نے بھی بیان فرما دیئے ہین۔ پر حال نہ پہلون نے بیان کیا ہے۔ اور نہ حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے بلکہ حضرت مرزا صاحب نے صاف لکھا ہے۔ کہ میرے دعویٰ کی بنا قرآن مجید اور سنت اور وحی الٰہی پر ہے۔ اور پھر محض دعویٰ ہی نہین کیا۔ بلکہ بڑے بسط کے ساتھ اس کو ثابت کیا ہے۔ پر باوجود دعوے واقفیت تامہ کے آپ لکھتے ہین۔ کہ دعویٰ نبوت حال ہے۔ اور کہ قرآن مجید کے خلاف ہے۔ پھر قرآن مجید مین ہرگز نہین آیا۔ کہ آن حضرت صلی اللہ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا۔ بلکہ اس کے خلاف ہے۔ کہ ضرور آئے گا۔ نہ آنے پر اگر کسی نے قرآن مجید کی کسی آیت کو پیش کیا ہے۔ تو وہ خاتم النبیین ہی ہے۔ پر اس کا جواب اسی قدر کافی ہے۔ کہ قرآن مجید مین لفظ **خاتَم** ہے۔ جو بمعنے مُہر ہے۔ نہ **خاتِم** بمعنے ختم کرنیوالا اور مُہر ہونا اس بات کو نہین چاہتا۔ کہ آپکے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ بلکہ وہ چاہتا ہے۔ کہ آپ کے بعد ضرور ہون۔ جو کہ اس مُہر سے نبی بنین۔ اور اسی کے ساتھ کام کرین۔ اور پوری آیت پر نظر کرنے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ **ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین**۔ محمد تم سے کسی مرد کے باپ نہین۔ بلکہ اللہ کے رسول اور نبیون کی مُہر ہین۔ پس لٰکن کے ماقبل اور مابعد پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ آپ اگرچہ جسمانی طور پر کسی مرد کے باپ نہین۔ پر روحانی طور پر ان نبیون کے باپ ہین۔ جو کہ آپ کی مُہر سے نبی ہون گے۔ اور اسی سے سب کام کرین گے۔ پس یہ آیت تو ان کی آمد ضروری قرار دیتی ہے۔ اور ان کی آمد کی نفی کا اس مین اشارہ تک نہین ہے۔ پھر خداوند کریم نے فاتحہ شریف مین دعا بتائی۔ کہ ہمین انعمت علیہم کی راہ بتا۔ اور اس پر چلا۔ اور ہر ایک نماز کی ہر ایک رکعت مین اس کو لازم کیا۔ اور قرآن مجید مین خود بتایا۔ کہ انعمت علیہم کون ہین۔ چنانچہ اس نے فرمایا ہے۔ **اولٰئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین**۔ پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس امت مین چارون قسم کے انعم اللہ علیہم ہو سکتے ہین۔ کیا بلکہ ضرور ہون گے۔ ورنہ تو پھر اس دعا پر اس قدر زور دینا بلکہ اس کا سکھلانا بالکل لغو ہے۔ نیز جب سب مانتے ہین۔ کہ اخیر تین قسم کے منعم علیہم تو اس دعاء کے کرنے والے اس امت مین ہو سکتے کیا بلکہ ہوئے بھی ہین۔ تو پھر کم از کم اس سے ضرور یہ ثابت ہوگا۔ کہ اول قسم کے منعم علیہم بھی ہو سکتے ہین۔ پھر خداوند کریم نے آن حضرت صلعم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے۔ اور آپ کے خلفاء کو خلفاء موسیٰ کا مثیل قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس نے فرمایا ہے۔ **انا ارسلنا الیکم رسولا شاہدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا** اور فرمایا۔ **وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم** اور ظاہر ہے۔ کہ حضرت موسیٰ کے خلفاء تو سب انبیاء تھے پس اگر ان حضرت صلعم کے خلفاء کا نبی ہونا ممنوع ہوتا۔ تو یا خدا **کما استخلف الذین من قبلہم** نہ فرماتا۔ یا پھر بتا دیتا۔ کہ وہ نبی نہ ہون گے۔ پر خدا نے کچھ بھی بولا۔ اور ان کی نبوت کی نفی بھی نہ کی اور ہم دیکھتے ہین۔ کہ خدا تو خدا ہے۔ آن حضرت نے بھی جب اپنے ایک ایسے قول مین ایسا اشتباہ پڑتا دیکھا تھا۔ تو اس کو ساتھ ہی رفع فرما دیا تھا۔ چنانچہ حدیث مین آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ سفر پر جاتے وقت آن حضرت نے اپنے اہل بیت مین حضرت علی رضہ کو خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ اور بزدلون کی مانند عورتون مین رہنا حضرت علی کو کسیقدر ناگوار معلوم ہوا تھا۔ تو آنحضرت نے ان کو تسلی دینے کے لئے فرمایا۔ کہ **انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ**۔ یعنی تم میرے بعد اس طرح خلیفہ ہو۔ کہ جیسے حضرت موسیٰ کے بعد حضرت ہارون نبی خلیفہ تھے۔ اسی طرح آنحضرت صلعم کے بعد لیعنی سفر پر جانے کے بعد حضرت علی نبی خلیفہ ہون گے۔ لہذا آنحضرت نے من موسیٰ کے ساتھ متصل فرما دیا کہ **الا انہ لا نبی بعدی**۔ یعنی اگر فرق ہے۔ کہ ہارون تو موسیٰ کے بعد (یعنی ان کے پہاڑ پر جانے کے بعد) خلیفہ بھی تھے اور نبی بھی تھے پر تم خلیفہ تو ہو۔ لیکن نبی نہین ہو۔ پس جب کہ آن حضرت نے اس تشبیہ سے ایک حضرت علی کی نبوت ثابت ہوتی دیکھ کر ساتھ ہی اس کے نفی فرما دی۔ تو پھر خدا نے کیون نفی نہ کی۔ حالانکہ خدا کی بیان کردہ تشبیہ مین تو بہت سے لوگون کی نبوت ثابت ہوتی تھی۔ حدیث مذکورہ دو امر کی مثبت ہے۔ ۱۔ یہ کہ کسی نبی کے خلیفہ کو کسی دوسرے نبی کے نبی خلیفہ سے تشبیہ دینا اس کی نبوت کا مثبت ہے۔ ۲۔ یہ کہ ایسی تشبیہ کے وقت اگر فی الحقیقت وہ خلیفہ نبی نہ ہو۔ تو پھر اس کی نبوت کی نفی ساتھ ہی کر دینی چاہیئے۔ اور یہی حدیث ہے۔ کہ جس کو راویون نے مختلف طرزون پر بیان کیا ہے اور بعض نے اس کے ایک ٹکڑے کو لے کر اس کے کچھ کے کچھ معنے کر کے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ آن حضرت کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ حالانکہ یہ خاص وقت اور خاص شخص کی نسبت تھی۔ اور اس کو عام کرنا بالکل غلط ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جب حضرت عائشہ رضہ کو علم ہوا۔ کہ لوگون نے **لا نبی بعدی** کے معنے غلط فہمی سے یہ خیال کر لئے ہین۔ کہ آپکے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ تو آپنے لوگون کو فرمایا۔ **قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدی**۔ یعنی یہ تو کہو۔ کہ آن حضرت خاتم النبیین ہین۔ پر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پس اگر یہ بات سچی ہوتی۔ کہ آن حضرت کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا۔ تو پھر حضرت عائشہ جیسی فاضلہ اور رازدار شریعت کس طرح کہہ سکتی ہین۔ کہ یہ نہ کہو۔ کہ آپکے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اگر صحابہ رضہ کو یہ علم ہوتا۔ کہ قرآن مجید کی فلان آیت مین یا آن حضرت کی فلان حدیث مین ہے۔ کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ تو ضرور وہ حضرت عائشہ کا خلاف کرتے۔ اور کہتے کہ ہم آپ کی بات کو کس طرح تسلیم کرین۔ جبکہ قرآن و حدیث مین موجود ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پر کسی نے ان کا خلاف نہین کیا۔ اور نہ کسی نے کوئی آیت یا حدیث پیش کی ہے۔ اور حضرت عائشہ کے اس قول سے صاف ثابت ہو گیا۔ کہ خاتم النبیین کے معنے یہ نہین کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ ورنہ تو پھر وہ کس طرح کہہ سکتی تھین۔

کہ خاتم النبیین تو کہو۔ پر یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پھر اس کے علاوہ صحیح حدیثوں میں موجود ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے مسیح موعودؑ کو نبی اللہ فرمایا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مسیح موعود آنحضرت کے بعد ہوگا۔ اور اگر یہ کہو۔ کہ مسیح موعود وہی اسرائیلی نبی ہوگا۔ کہ جس کی اُمت اس وقت ان کو اور ان کی والدہ کو خدا کہتی ہے۔ تو پہلے یہ عرض ہے کہ قرآن نے اس مسیح کی نسبت خبر دی ہے۔ کہ وہ ان کے (قوم کے) گمراہ ہونے سے پہلے فوت ہوا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے حضرت مسیح کا وہ جواب جو کہ وہ قیامت کے دن دیں گے۔ بدیں الفاظ نقل فرمایا ہے۔ **وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم**۔ یعنی میری موجودگی میں انہوں نے مجھے اور میری ماں کو خدا نہیں بنایا۔ ہاں جب تو نے مجھے فوت کر دیا۔ تو اس کے بعد کا مجھے علم نہیں۔ پس اس جواب سے بوضاحت تامہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح پہلے فوت ہوں گے۔ اور ان کی وفات کے بعد ان کی قوم اُن کو اور ان کی ماں کو خدا بنائے گی اب چونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان کی قوم تو ان کو قرآن مجید کے نزول سے پہلے ہی خدا بنا چکی ہے۔ تو ضرور تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے حضرت مسیح فوت ہی ہو چکے ہیں۔ اور اس کے علاوہ اور بہت سی آیات ہیں۔ جو ان کی وفات کی خبر دیتی ہیں اور آنحضرت نے اپنی رویت کی شہادت دی ہے کہ میں نے معراج کی رات حضرت مسیح کو مُردوں میں دیکھا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف وعدہ فرمایا ہے۔ کہ آنحضرت کے سب خلفاء منکم (تم سے) ہوں گے۔ اور آنحضرت نے بھی فرما دیا ہے۔ کہ وہ مسیح موعود امام ہوگا۔ پر امامکم منکم (تمہارا امام تم سے ہوگا) پھر خداوند کریم نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ آنحضرت کے سب خلفاء حضرت موسےٰ کے خلفاء کی مانند آئیں گے۔ جیسا کہ فرمایا۔ **کما استخلف الذین من قبلھم** پر حضرت موسےٰ کے خلفاء میں سے ایک بھی ایسا نہیں۔ جو کہ پہلے نبی اور خلیفہ ہو۔ اور پھر کئی ان کے لئے آسمان پر اموات کے ارواح میں جا بیٹھا ہو۔ اور پھر کسی وقت میں اتر کر پھر حضرت موسیٰ کا خلیفہ بنا ہو۔ چہ جائے۔ کہ وہ ۱۹ صدیوں سے زیادہ آسمان پر اموات کی ارواح کے ساتھ رہا ہو۔ ہاں الیاس نبی کی نسبت ملکی نبی کی کتاب میں لکھا ہوا تھا۔ کہ وہ آسمان پر ہے۔ اور مسیح سے پہلے اتر کر حضرت موسیٰ کا خلیفہ بنے گا۔ اور لوگوں کا بھی یہی اعتقاد تھا۔ کہ حضرت الیاس آسمان پر زندہ ہیں۔ اور کسی وقت بذات خود تشریف لائیں گے۔ لیکن حضرت مسیح نے خود فیصلہ کر دیا۔ کہ وہ الیاس فوت ہو گیا ہے۔ اور جس الیاس کے اُترنے کی خبر دی گئی تھی۔ وہ یحییٰ ہے۔ جو زکریا کے گھر پیدا ہوا ہے پس دونوں سلسلۂ خلفاء کی اس مشابہت سے جو کہ خدا نے بیان فرمائی ہے۔ صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت رسول اکرمؐ کا ایسا خلیفہ کوئی نہ ہوگا۔ جو کہ چند دن کیلئے آسمان پر اموات کی ارواح کے ساتھ رہ کر پھر خلیفہ بننے کے لئے زمین پر اُترے۔ اور کہ ایسا کوئی خلیفہ ضرور ہوگا۔ کہ جس کی نسبت الیاس کی مانند پہلے سے یہ خبر مشہور ہو کہ وہ زندہ آسمان پر ہے۔ اور لوگوں کو بھی اس پر یقین ہو پر آخر ثابت ہو جائے۔ کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ اور یحییٰ کی طرح دوسرا اس کے نام اور صفات پر خلیفہ بنے۔ پس اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے بذات خود ہرگز ہرگز نہیں آنا۔ نیز قیامت کو وہ جواب دیں گے۔ کہ مجھے قوم کی گمراہی کا کچھ علم نہیں پس اگر وہ دوبارہ آئیں۔ اور چالیس سال دنیا میں رہیں۔ اور کسر صلیب کریں۔ اور کروڑ ہا مسلمان بنائیں۔ تو پھر یوم **ینفع الصادقین صدقھم**۔ میں خدا کے سامنے ایسا صریح جھوٹ بولیں گے۔ جو کہ نبی تو در کنار ایک ادنیٰ مومن بھی نہیں بول سکتا۔ اور ثانیاً یہ عرض ہے۔ کہ حضرت مسیح اگر لوگوں کے خیال کے مطابق دوبارہ آئیں۔ تو دو حال سے خالی نہ ہوں گے۔ یا نبی نہ ہوں گے یا ہوں گے پہلی حالت میں تو سلب نبوت لازم آئے گا۔ کہ جس کی پہلے کوئی نظیر نہیں پائی جاتی۔ اور دوم یہ کہ یہ اعتقاد بفتویٰ علماء اسلام کفر ہے۔ سوم یہ کہ حضرت مسیح کی نبوت قرآن مجید سے ثابت ہے لہذا اس کے سلب کے لئے کوئی صریح آیت چاہئے۔ جو ندارد ہے چہارم۔ یہ کہ آنے والے مسیح کو آنحضرتؐ نے نبی اللہ فرمایا ہے اور مسلوب النبوت کہنا اس کے خلاف ہے۔ اور دوسری حالت میں خاتم النبیین اور **لا نبی بعدی** کے خلاف ہوگا۔ کیونکہ جب ان کے یہ معنے ہوئے۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا! اور نئے اور پرانے کی تخصیص کا کوئی لفظ نہ خاتم النبیین میں ہے اور نہ **لا نبی بعدی** میں ہے۔ پس ان معنوں کی رُو سے جیسی نئے کی نفی ہوگی۔ ایسی ہی پُرانے کی بھی نفی ہوگی۔ بلکہ نئے کی آمد اگرچہ ان غلط معنوں کے لحاظ سے منفی ہوتی ہے۔ پر جو صحیح معنے ہم نے بیان کئے ہیں ان کے لحاظ سے اس کی نفی کیا بلکہ جواز ثابت ہوتا ہے۔ پر پرانے کی آمد دونوں معنوں کے رُو سے منع ہے کیونکہ وہ آنحضرت کی مُہر سے نبی نہیں بنا۔ بلکہ حضرت موسےٰ کے اتباع سے نبی بنا ہوا ہے۔ بلکہ نئے کے آنے سے جس قدر آنحضرت کی عزت افزائی ہوتی ہے۔ اسی قدر پرانے کے آنے سے آپ کی توہین اور بے عزتی ہے۔ کیونکہ پھر یہ لازم آئے گا۔ کہ آنحضرت تو سب دُنیا کو مسلمان نہ کر سکے اور نہ آپ کے خدام ایسا کر سکے۔ یہاں تک آخر خداوند کریم کو یہ ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ جس طرح مسیح کے پرستاروں نے جرنل رائٹ پنشن یافتہ کہن سال کو ٹرنسوال کی جنگ میں کمان دی تھی۔ تب کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ اسی طرح میں بھی اپنے پنشن یافتہ دو ہزار سالہ پیر کہن تجربہ کار کو پھر کمان دوں تا اس کام کو سرانجام دے۔ جو کہ محمد اور اس کے اتباع سے ہرگز نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ آخر محمد صاحب نے تو یہی فرمایا ہے۔ کہ **ما کنت بدعا من الرسل** یعنی میں اور رسولوں سے کوئی نرالا رسول نہیں ہوں۔ پس ان سے یا ان کے اتباع سے ایسی نرالی فتح اور کامیابی کب ہو سکتی تھی اور حضرت مسیح ہی ہر ایک بات میں نرالے رسول ہوئے۔ حتیٰ کہ اوروں کو سفلی اور ارضی زندگی بھی چند سالہ میسر ہوئی۔ پر ان کو دو ہزار سالہ زندگی ملی۔ اور وہ بھی آسمان پر اور روح القدس کبھی گا ہے نگاہے اتنے سے پر ان کی خدمت میں ہر وقت حاضر ہے۔ اور دوں نے تو ایک کیڑا بھی نہ پیدا کیا۔ پر آپ پرندوں میں خدا کے حصہ دار ہیں۔ پس اگر اس نرالی فتح کا کوئی حاصل کرنیوالا ہے۔ تو وہی بے مثل اور نرالا مسیح ہے۔ پس اس پُرانے نبی کے آنے سے آنحضرت کی عزت جو کہ فی الحقیقت عزت ہے۔ خاک میں مل جاتی ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ مسلمان زبان سے تو کہتے ہیں کہ آنحضرت افضل الانبیاء ہیں۔ پر جس قدر فضائل ہیں۔ وہ اوروں کو دیتے ہیں جیسے کہ حضرت موسےٰ کے اتباع میں تو ایسے فیض کے قابل سمجھے۔ کہ ان کی اتباع سینکڑے نبی بن گئے۔ بلکہ مسیح جیسے نرالے نبی بھی ان ہی کے فیض اتباع سے تیار ہوئے۔ پر آنحضرت کے اتباع کو ایسا بے فیض قرار دیا۔ کہ اس سے ایک بھی اور پہر امتی اور جہ کا نبی نہیں ہو سکتا بلکہ یوں ہوا۔ کہ اور بہت سے انبیاء قربانی خاندان نبوت ہوئے۔ اور آنحضرت دہلی کے آخری اور خاتم السلاطین بادشاہ کی طرح خاندان نبوت کے تباہ اور برباد کن قرار دئے گئے۔ **نعوذ باللہ من ذالک**۔ علاوہ بریں۔ نبوت کی حقیقت فقط اس قدر ہے۔ کہ خدا سے خبر پاکر خدا کے حکم سے اس کے بندوں کو اطلاع دے۔ اور سب محقق علماء اور صوفیا کرام اس کے قائل ہیں۔ کہ یہ حقیقت اُمت محمدیہ کے بعض افراد میں موجود ہوتی رہی ہے۔ پس جب یہ حقیقت موجود ہے۔ تو پھر نفس نام پر بحث کو طول دینا عقلمندوں کی شان سے بالکل بعید ہے۔ ہاں اگر کسی کو اس میں شک ہو۔ کہ کیا محقق علماء اور صوفیا اس کے قائل ہیں۔ تو ہم اس کو ایسے صریح حوالے بتا سکتے ہیں۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ آپ کا یہ اعتراض کچھ نیا اعتراض نہیں بلکہ پہلے بھی بہت سے انبیاء پر یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت الیاس کی دوبارہ آمد کی نسبت کتاب اللہ میں یہ لکھا ہوا تھا کہ وہ زندہ آسمان پر ہے اور جب تک وہ دوبارہ نہ آئے گا۔ تب تک مسیح نہ آسکے گا۔ اور یہود کا بھی یہی عقیدہ تھا جیسا کہ مسلمانوں کا حضرت مسیح کی آمد ثانی کی نسبت عقیدہ ہے۔ پس جب حضرت مسیح نے دعویٰ کیا۔ تو یہود نے یہی اعتراض کیا۔ کہ آپ کا یہ دعوے نبوت کتاب اللہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ کتاب اللہ میں صاف لکھا ہوا ہے۔ کہ مسیح سے پہلے الیاس ضرور آئیگا۔ اور وہ اب تک نہیں آیا۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح نے ہرچند ان کو سمجھایا۔ کہ وہ الیاس یحییٰ ہے۔ پر انہوں نے ایک نہ مانی۔ اور یہی کہا کہ یہ کتاب اللہ کو اپنی تاویلوں سے رد کرتا ہے اور اب بھی ان کا حضرت مسیح پر سب سے بڑا یہی اعتراض ہے پس اس واقعہ سے جیسا یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ اعتراض حضرت مسیح پر بھی یہود نے کیا ہے۔ ایسا ہی یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی نبی کے زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے یا اس کے دوبارہ آنے کے کیا معنے ہوتے ہیں۔ اور سلسلوں کی مشابہت سے یہ تو ضروری تھا کہ ایک خلیفہ آنحضرت کا بھی ایسا ہو۔ کہ جس کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے اور دوبارہ آنے کی نسبت الیاس نبی

کی مانند پہلے سے خبر مشہور اور لوگون کا عقیدہ ہو۔ پر مسیح کا نام غدا نے اس لئے پہنا تا کہ وہ مسیح کے اس فیصلہ کو یاد دلانے والا ہو۔ جو کہ آپ نے کسی نبی کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے یا دوبارہ آنے کی نسبت کیا ہے۔ اور قانون اور ججون کے فیصلے تو بدلتے ہین۔ پر خدا کی سنت کا قانون اور فیصلہ کبھی نہین بدلتا پہر اہل کتاب نے آن حضرت پر بھی اعتراض کیا۔ کہ ان کا دعویٰ کتاب اللہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ نبی جو موسیٰ جیسا آنیوالا ہے۔ کتاب اللہ مین اس کی نسبت لکھا ہوا ہے۔ کہ وہ بنی اسرائیل مین سے ہوگا۔ اور یہ بنی اسماعیل سے ہین۔ اس کے جواب مین بہت کچہ بیان کیا گیا۔ یہان تک کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی وہ دعا بھی پیش کی گئی۔ جو کہ بیت اللہ کے بنانے کے وقت دونون نے کی تہی۔ اور اس مین مانگا تہا۔ کہ وہ نبی ہم دونون کی ذریت سے ہو۔ اور ہو بھی مکہ مین۔ اور فلان فلان بات کرنے والا ہو۔ پر اہل کتاب اپنے اعتراض سے باز نہ آئے پس آپکا یہ اعتراض کوئی نیا اعتراض نہین۔ پہلے ہی انبیا پر ہوتا رہا ہے۔ اور اہل کتاب ہی کرتے رہے ہین۔

جواب امر ۲ یہ امر بھی آپنے بے ثبوت لکھا ہے۔ اگر قرآن حدیث سے آپ کوئی ثبوت نہ پیش کر سکتے تہے تو کم از کم کسی معتبر تاریخ ہی سے لکھدیتے۔ کہ فلان فلان نبی نے جب دعویٰ نبوت کیا تہا۔ اور لوگون نے اس سے انکار کیا تہا کہ یہ دعویٰ خلاف کتاب اللہ ہے۔ تو اس وقت وہ علمار کی خدمت با برکت مین حاضر ہوئے تہے۔ اور فلان نبی کو تو فتویٰ مل گیا تہا لہذا وہ نبی ہوگیا۔ اور فلان نبی کو جب علمار نے فتویٰ نہ دیا۔ تو اس نے دعویٰ نبوت چھوڑ دیا تہا۔ پر مشکل یہ ہے۔ کہ اگر آپ ساری عمر بھی اس مین صرف کرین۔ تو بھی نہ قرآن و حدیث سے اس کا کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہین۔ اور نہ کسی معتبر تاریخ سے آپ ایسی نظیر پیش کر سکتے ہین۔ پہر تعجب یہ ہے۔ کہ آپ ایک طرف تو لکھتے ہین۔ کہ مین دخل در معقولات نہین دیتا۔ اور پہر دخل بھی دیتے ہین۔ تو ایسا بے نظیر حکیم۔ اور پہر ایسا مناسب مشورہ۔ جناب حکیم صاحب۔ انبیاء کے جانی دشمن۔ تو علمار امرا و صوفیار یعنی سجادہ نشین ہی ہوتے رہے ہین۔ حضرت مسیح پر بھی کفر اور صلیب دینے کا فتویٰ اہل کتاب علمار نے ہی دیا تہا۔ اور جب یہ معلوم ہوا۔ کہ حاکم وقت ہمارے فتویٰ سے متاثر نہین ہوتا۔ تو ان کے شیخ الکل صاحب نے اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے تہے پس یہ حضرات انبیاء کے مقابلہ مین ہمیشہ اپنے کپڑون سے باہر ہوتے رہے ہین۔ ہان جب علمار نے حضرت مسیح کے خلاف فتویٰ دیا تہا تو اس وقت حضرت مسیح نے اپنا دعویٰ ترک نہ کیا تہا۔ پر شاید آپ جیسا مناسب مشورہ دینے والا نہ ملا ہوگا۔ انبیاء تو انبیاء ہیں۔ اہل امت کے باخدا لوگ بھی ان حضرات کی زبان درازیون اور دست اندازیون سے نہین بچ سکے۔ آنحضرت کے چاریار کبار اور اہل بیت اور بہت سے صحابہ پر طعن و طعن

اور نکتہ چینی اور تبرا بازی کی کتابون کے انبار بھی ان ہی حضرات کی زور قلم کا ثمرہ ہین۔ امام ابو حنیفہ جیسے باخدا امام اور محی الدین سید عبد القادر جیلانی جیسے ولی بھی ان کے فتوی سے نہ چھوٹے۔ کہان تک لکھون۔ اس فہرست کے لئے ہی ایک دفتر درکار ہے کیونکہ ان حضرات کے کفر کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ پہر طرفہ یہ کہ آپس مین بھی ان کا جوتہ پیزار چلا ہوا ہے۔ سب فرقون کے علمار دوسرون کو ضال و مضل کا فتویٰ دے رہے ہین اور آج دن تک نہ کوئی عالم مفتی ان سب کے نزدیک قابل فتوے ثابت ہوا ہے۔ اور نہ کسی انسان یا خدا کی کتاب پر ان کا اتفاق ہوا ہے۔ قرآن عظیم مین سب سے پہلا مسئلہ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ ہے پر ان حضرات کا اس پر بھی اتفاق نہین ہے۔ بہتون نے اس کو بیاض عثمانی قرار دیا اور کہا کہ اس مین بہت کمی بیشی ہوگئی ہے جسکی وجہ سے ہرگز قابل اعتبار نہین رہا۔ اور اصل قرآن مجید حضرت علی کے پاس تہا۔ جو کہ مہدی قائم ظاہر کریگا۔ پہر اصول سے لیکر فروع تک حتی کہ توحید مین صفات باری حلال و حرام تک ان کے اختلاف کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔ پہر ہر ایک فرقہ دوسرون کے مقابلہ مین تو اپنے اپنے علمار کی بڑی بڑی تقدیس بیان کرتا ہے۔ پر اپنے گہر مین کوئی تو کہہ رہے ہے اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم کے مصداق ہمارے ہی علمار ہین۔ کوئی ان کی طرف اشارہ کرکے حافظ صاحب کا یہ شعر پڑھ دیتا ہے۔ واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر مے کنند + چون بخلوت میروند این کار دیگر مے کنند۔ پہر قرآن و حدیث نے جس طرح یہود کے علمار کا نقشہ کھینچا ہے۔ اسی طرح آخری زمانہ کے علمار دین متین کے کچہ احوال اور خطابات بھی بیان فرمائے ہین جن مین سے ایک یہ ہے۔ شر من تحت ادیم السماء علماء ہون گے۔ پس آپ پر یہ بھی لازم تہا۔ کہ علاوہ امور مذکورہ کے پہلے یہ بھی لکھتے۔ کہ سب فرقہائے اسلام نے فلان فلان مولوی صاحبان کو متقی اور باخدا راستباز اور عالم تسلیم کیا ہوا ہے اور سب نے اپنے جمیع امور متنازع فیہا مین ان کا فتویٰ تسلیم کیا ہوا ہے۔ اور سب ان کے ہر ایک فتویٰ کو واجب التعمیل مانتے ہین۔ پر آپ دنیا مین ایک عالم بھی ایسا نہین بتا سکتے۔ ہان آپ نے علم کے لحاظ سے بڑے معتبر دو عالم فاضلون کے نام لئے۔ جو کہ بخیال جناب علم و تقویٰ کے لحاظ سے تو وہ کبھی کسی کے نزدیک غیر معتبر ہو سکتے ہی نہین اور وہ دو سلطان روم اور امیر کابل ہین۔ پر اگر آپ لاہور ہی کے چند شیعہ اور اہل حدیث سے دریافت کرتے کہ کیا آپ لوگ ان دو فاضلون کا ہر ایک فتویٰ تسلیم کرتے ہو تو بھی آپ سنتے کہ ان جاہل بیدین خارجیون اور دشمنان اہل بیت یا مشرک مقلدون کی بات ہم ہرگز نہین تسلیم کرتے۔ پہر اگر ان کے فتویٰ پر سب کا اعتبار ہوتا۔ تو اس وقت ملک عرب مین سوائے حنفیون کے کسی اور مذہب کے پیرو نہ نظر آتے۔ پر افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ آپ کو اس قدر بھی خبر نہین۔ کہ یہ دونون صاحب اپنے مذہب کے لوگون مین بھی مفتی تسلیم نہین کئے گئے۔ اور نہ افتاء کے لائق ان کا علم ہے۔ اور نہ اور صفات ہین۔ جو کہ مفتی کے لئے ضروری ہین۔ بلکہ ان کو خود بھی جب ضرورت پڑتی

ہے۔ تو اور مفتیون سے فتوے طلب کرتے ہین۔ پہر خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا یعنی رسالت اور نبوت کے لئے کسی مولوی کے فتویٰ کی ضرورت نہین۔ بلکہ اللہ کی شہادت اس کے لئے کافی ہے۔ پر آپ باوجودیکہ اس امر کے قائل ہین۔ کہ کتاب اللہ کے خلاف جو امر ہو۔ وہ قابل اعتبار نہین ہوتا۔ پہر بھی شہادت اللہ کو نا کافی کیا بلکہ بالائے طاق رکہکر سارا حصر آخری زمانہ کے مولویون کے فتویٰ پر رکھتے ہین۔ جو کہ یہودیون کے مول چلتا ہے۔ پہر قرآن سے صاف ثابت ہے۔ کہ نبی اور ان کے خلیفے کسی کے بنائے نہین بنتے۔ بلکہ خدا خود ان کو بناتا ہے۔ اور آپ علمار کو نبی ساز قرار دیتے ہین۔ پہر خداوند کریم فرماتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی ہمنے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ لیطاع باذن اللہ (تاکہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جاوے) پر آپ ان کو مولویون کے مطیع بناتے ہین۔ پہر خداوند کریم ہم نبی اس لئے بھیجتے ہین۔ کہ لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ (تاکہ جو اختلاف لوگون مین پڑے ہوئے ہین۔ ان مین حکم ہون) اور آپ بالعکس مختلفین مولویون کو ان کا حکم قرار دیتے ہین۔ پہر حدیث صحیح مین ہے۔ کہ مسیح موعود امام اور حکم عدل ہوگا۔ اور آپ مولویون کو اس کا امام اور حکم بناتے ہین۔ اگر اس زمانہ کے مولوی فتوون کے لائق ہوتے۔ تو پہر مہدی اور مسیح کے آنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ پس یہ خوب یاد رکھو جو شخص مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرے۔ اور اپنے دعویٰ کا فتویٰ اس وقت کے مولویون سے طلب کرے۔ تو وہ ہرگز مامور من اللہ نہین بلکہ وہ اس کارروائی سے خود فیصلہ کرتا ہے۔ کہ مامور من اللہ کے آنے کی اس وقت ضرورت نہین۔ ان کے فتوون کی تو یہ قدر ہے۔ کہ جب حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ شائع کیا۔ تو بڑے بڑے علمار دین نے آپ کی نسبت بڑے زور و شور سے تکفیر کا فتویٰ دیا۔ لیس اگر ان کے فتویٰ کا کچہ اعتبار یا اثر ہوتا۔ تو اس وقت جو چند آدمی حضرت اقدس کے ساتھ تہے۔ وہ بھی علیحدہ ہو جاتے۔ اور آیندہ کوئی بھی آپ کی بیعت مین داخل نہ ہوتا۔ لیکن نہ پہلے علیحدہ ہوئے۔ اور نہ آیندہ بیعت مین داخل ہونے سے رکے۔ یہان تک کہ پہلے انگلیون پر گنے جاتے تہے۔ اور اب لاکھون مین۔ اور روز افزون ترقی ہو رہی ہے۔ پہر بنی اسرائیل کے ایک مولوی کے مسلمان ہو جانے سے خداوند تعالیٰ بنی اسرائیل کو وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فرما کر ملزم کرتا ہے اور آپ لوگون کے بیسیون مسلم مولوی صاحبان نے اس سلسلہ مین داخل ہونے سے حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود اور راستباز ہونے کی شہادت دی۔ پر آپ لوگون نے یہ کہکر ہر ایک کی شہادت کو رد کر دیا۔ کہ بڑا عالم اور نیک تہا۔ پر خدا کی بے نیازی دیکھو۔ اب کیسا گمراہ اور بے دین ہوگیا ہے۔ کہ قرآن کے خلاف کہتا ہے کہ مسیح مر گیا ہے اور قادیان والا مرزا مسیح موعود ہے۔ یا یہ کہ کیا ہوا۔ شیطان نے بھی بارہ چودہ علم پڑہے ہوئے تہے۔ اور فرشتون کا استاد تہا۔ پر آخر گمراہ ہوگیا۔ یا یہ کہ آن پڑھ ہی اچھے ہین۔ جو زیادہ پڑھتے ہین وہی خراب ہوتے جاتے ہین۔ پس جن مولوی صاحبان کے فتوے پر آپ

ہر وقت اعتبار کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی وقت اس جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو بجائے اس کے کہ آپ اس معتبر شہادت سے فایدہ اٹھائیں یہی فرمائیں گے کہ کیا اچھا آدمی تھا۔ پر خدا کی شان سودائی ہو گیا۔

امر ۳ کی نسبت اس قدر کہنا کافی ہے کہ میں آپ کی تکذیب تو نہیں کرتا۔ پر آثار اس کے خلاف ہیں۔ کیونکہ جب آپ حضرت مرزا صاحب کی نیکی کے قایل ہوئے جس کی ایک جزو یہ بھی کہ کسی انسان پر کذب افترا نہیں کرتے تو کیا اب انسانوں سے بڑھ کر خدا پر افترا کرنے لگے۔ کہ خدا مجھے کہتا اور بار بار بڑی صفائی سے کہتا ہے کہ تو ہی مہدی اور مسیح موعود ہے۔ ہرقل نے ابو سفیان سے آن حضرت کی راست گوئی کی خبر سنکر آپ کے دعوی نبوت میں صادق ہونے کے لئے یہی استدلال کیا تھا۔ جیسا کہ صحیح حدیثوں میں موجود ہے۔ پس کیا ہی افسوس ہے۔ کہ ایک غیر مسلم کو تو یہ استدلال سمجھ میں آوے اور ایک مسلمان حکیم کے خیال میں نہ آوے اور اگر یہ کہو کہ ہم افترا نہیں کہتے ہیں۔ تو اس کی نسبت یہ عرض ہے۔ کہ حال اس کو نہیں کہتے کہ ایک انسان میں نہ ہو اور وہ خیال کرے کہ مجھ میں ہے یہ تو جنون اور جہالت اور بیوقوفی ہے۔ بلکہ حال اس کو کہتے ہیں کہ جیسا وہ زبان سے کہتا ہے فی الحقیقت ہی وہ امر اس میں موجود ہو اور اس کا پورا پتہ اس سے چلتا ہے کہ حال کو قال کے مقابل استعمال کرتے ہیں پس جب آپ نے یہ تسلیم کیا کہ نبوت کا دعوی حضرت مرزا صاحب کا حال ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ جیسا مرزا صاحب قال سے کہتے ہیں کہ میں نبی اور مسیح ہوں اور اسی طرح وہ فی الحقیقت نبی اور مسیح ہیں۔ اور جب آپ یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نبی نہیں تو اس کے یہ معنے ہیں کہ مرزا صاحب فی الحقیقت نبی نہیں بلکہ نبوت کے دعوے میں خدا پر افترا کرتے ہیں پس یہ دونوں باتیں آپس میں ہرگز جمع نہیں ہو سکتیں۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ نبوت حضرت مرزا صاحب کا حال ہے۔ تو پھر آپ نے ان کی نبوت کو تسلیم کیا۔ - - -

- - اور اگر یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نبی نہیں تو ضرور آپ نے ان کو مفتری علی اللہ قرار دیا۔ جو کہ ان کی نیکی کے قایل کی شان سے بعد المشرقین کے برابر دور ہے پھر جب آپ کہتے ہیں کہ دعوی نبوت کے سوائے اور سب کچھ مانتا ہوں اور نبوت کے سوا مرزا صاحب کا یہ بھی دعوی کہ میں مجدد اور مہدی ہوں اور آپ کے قول مذکور سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ان دونوں باتوں کو مانتے ہیں پھر کیسی تعجب کی بات ہے کہ آپ ایک شخص کو مجدد اور مہدی بھی تسلیم کرتے ہیں اور اس پر نبوت کا جھوٹا مدعی بھی مانتے ہیں اور یہ بھی کہ وہ قرآن مجید اور حملی رسول کو نہیں سمجھا اور یہ کہ مولوی بابک شاہ مرحوم اور امیر حبیب اللہ اس سے زیادہ اور شک سمجھتے ہیں اور یہ کہ جب تک یہ اس کی بات پر فتوی نہ دیں تو اس مہدی اور مجدد کی بات قابل اعتبار نہیں پھر تو مہدی اور مجدد کیا ہوا۔ مولویوں اور سلطان عبد الحمید خان اور امیر حبیب اللہ کا بے چارہ اس چپراسی ہوا۔ نیز یا تو آپ حضرت مرزا صاحب کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہوں گے کہ نبوت آپ کا حال ہے یعنی فی الحقیقت نبی ہیں یا یہ کہ نبوت آپ کا قال ہے اور حال نہیں یا یہ کہ آپ کو دونو باتوں میں سے کسی ایک کا علم نہیں ہوگا۔ اول صورت میں آپ نے جن لوگوں کو حضرت اقدس کی بیعت کے لئے بھیجا ہے بہت اچھا کیا ہے پر خود بیعت نہ کرنے میں اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم کے سخت عتاب کے نیچے آئے اور قاعدہ ہے کہ حق کی معرفت کے بعد بھی جب کوئی اپنا قدم نہیں بڑھاتا تو آخر وہ معرفت اس سے چھین لی جاتی ہے یا اس کی اتباع سے اس کو روک دیا جاتا ہے۔ چنانچہ جن کے حق میں اتامرون الخ نازل ہوا ان کی نسبت یہ بھی آیا ہے۔ فلما جاءھم ما عرفوا کفروا به اور یہ کہ افتطمعون ان یؤمنوا لکم الخ اور دوسری صورت میں آپ نے دیدہ و دانستہ بہت مسلمانوں کو گمراہ کیا کہ ایک غیر نبی اور مفتری کو نبی منوایا۔ جو کہ بہت بڑا گناہ ہے اور تیسری صورت میں بھی برا کیا۔ اور لیقل الناس بغیر علم کے عتاب کے نیچے آئے۔ ایسی کارروائی سے بہت توبہ اور استغفار چاہئے

اب میں آپ کے جواب کو ختم کرتا ہوں ہاں اس قدر کہنا مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ ایسے اعتراضوں یا شکوں کے رفع کرنے کا عمدہ طریق یہی ہے کہ چندوں کے لئے آپ یہاں پر تشریف لے آئیں یا حضرت اقدس کی کتابیں غور اور تدبر سے پڑھیں۔ اور سچی استغفار کے بعد حق و باطل میں فرق کرنے کے لئے خدا سے دعا مانگیں۔

فقط۔ الراقم۔ محمد [illegible] احمدی

فارم وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں مسمی — ولد — قوم — سکنہ — تحصیل — ضلع بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ۔ اپنی خوشی اور رضا مندی سے آج بتاریخ — ماہ — سنہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا یا سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا کمیٹی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے۔ یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے وارثان میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے

(۴) میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ . . . . . مالیت جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں میں آج کی تاریخ اس جائیداد کے . . . . حصے کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائیداد جو اس وقت جس کی قیمت مبلغ . . . ہے۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کی کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن ہذا کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے۔ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے۔ یا نہ بیچنا منظور نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے۔ مفاد لینا شروع کرے۔ غرض کہ انجمن کو پیدا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک تصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن ہے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ما سوا جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق (۴) وصیت ہذا میں کیا ہے۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں۔ یا آیندہ شائع ہوں گے۔ دار الامان قادیان میں پہنچا دی جاوے۔ اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کے متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب منشاء کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکورہ کے حوالہ کر دوں گا۔ جس کی اطلاع انجمن مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہو۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے یا قادیان ہی نہ پہنچ سکے۔ یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کسی بعض مصالح اجازت نہ دیں کہ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہو چکے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا۔ بلکہ انجمن کو ہوگا۔

نوٹ۔ جو احباب پہلے وصیتیں حضور علیہ السلام کو بھیج چکے ہیں۔ یا جنہوں نے وصیت کے مسودے یا اور ہدایات کے متعلق خطوط لکھے تھے۔ وہ سب اس فارم وصیت اور ہدایات کو ملاحظہ کرکے اس کے مطابق اپنی اپنی وصیتیں دوبارہ بھیج دیں اور الگ الگ جوابی خطوط کا انتظار نہ کریں۔

اِس سے کسی شخص کو بھی انکار نہین۔

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دار و مدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑہ ہے۔ جب انسان کی غذا ہی کم ہو گئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری۔ سُستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا دو صورتون سے ممکن ہے۔ ایک تو غذا کا کافی طور سے چبانہ سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ۔ کہ جن کو اطبا نے ام الامراض اور سرچشمہ امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہین۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہ نہین جانتے۔ کہ یہی مرض گوناگون اور سخت امراض کا باعث ہو کر آخر ش لا علاج ہو جاتی ہے۔ ہمارے

"خوشبودار منجن دندان"

سے ہلتے دانت مضبوط۔ مسوڑون کا گوشت درست۔ خون کا جانا بند۔ بدبو و میلا پن دور۔ دانت موتیون کی طرح صاف و چمکدار ہو جاتے ہین۔ دانت گرنے سے محفوظ رہتے ہین۔ کیڑا لگنے نہین پاتا۔ اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کی امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی یعنی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ باد گولا۔ درد شکم۔ پیچش۔ سنگرہنی تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ طحال۔ درد سر کھٹے ڈکارون کا آنا۔ سینہ جلنا۔ مونھ سے بدمزہ پانی کا چھوٹنا۔ نفخ کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ وغیرہ جملہ امراض معدہ و شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزہ خوشبودار۔ خوراک کا تھوڑا۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھارنے والا ہے۔ علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس مین پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہون تو پیٹ کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعوی ہے۔ کہ اس کے ایک ہفتہ کے استعمال سے غذا دگنی ہو جاتی ہے۔ وُہ دھاردگی کے ہضم کرنے مین بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس مین ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قیمت بکس جس مین تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہین۔

[illegible] (للعہ)

حکیم منشی محمد عبد العزیز کامل کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمہ

لاھور

نہایت ہی مفید و ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر
محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توراۃ انجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد ے۔ مجلد عہ

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کیصورت مین تمام ترجمہ اور مضامین ہی ہین طبع ثانی کی بہ نسبت بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد ے۔ مجلد

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کیونکہ یہ اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین قیمت مجلد ے

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت سالانہ مجلد

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۶ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ مین یاد کرکے قران مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۳ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ مین حاوی از مشاق ہو سکتا ہے قیمت ۸ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و نظام جسمانی (۳) علم دو سازی (۴) علم تشخیص الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) ائی ر سرجری یعنی جراحی حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم اسرار الاعضا (۱۳) علم تشریح (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹی کل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت ۱۲ مجلد ۱۴۔ علاوہ محصولڈاک

(۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت ۱۲ مجلد ۱۴

(۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین ہر لفظ کے ساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے۔ قیمت عہ (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت ۱۲

(۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اس مین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء و الصبیان**۔ اس مین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آ جاتے ہین۔ یا ماان دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۸ر

(۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ا**۔ اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہین

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اوّل ہی اوّل ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جسکا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اوّل ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھلا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ر ہے۔

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض دارھ و دانت تکلیف نہین دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈارھ پھولی ہو یا مسوڑے مین درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت چھیتے ہون۔ منہ سے بدبو آتی ہے دانت مین پس ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو تباہ کر چکے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضا کو تباہ کر دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا لیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کرین۔ پھر دیکھیے۔ کہ آپ کیونکہ اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہین۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھون پر کر دیتی ہین۔ پس کمزور کو آب حیات ہین۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ع

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام لب گنج ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہین اس کا ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رایون اور واقعات نہایت مدلل اور معقول و سچائی ہین۔ اسی لئے تمام حلقون مین نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دل دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستون کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریت۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز لاہور سے باقاعدہ نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا۔ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین

مینیجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلہ الجدید جلد ۲ نمبر ۶

۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۔ ۹ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء ۔

جمعۃ المبارک

سلسلہ القدیم جلد ۵ نمبر ۶

سرچہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جنکو دو دو پیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } ـہ

معاونین درجہ دوم ۔ جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے ۔ عام قیمت پیشگی ۶ عہ

عام قیمت بعد سے ۔ فی پرچہ ۲ ر ۔ جو صاحب ریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی ۔ نمونہ کی پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئیے ۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے ۔ بعد میں نہیں ملسکیگا ۔ رسیدِ اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاوے گی ۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے ۔ مینجر ۔ لوکل عہ ۔ افریقہ صـہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت نعمت ماست
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمے دوری ازاں عالیجناب

مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شد
ہر نبوت را برو شد اختتام
نو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خداست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوئم ۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواو ہوس سے باز آجائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بدر مباحہ

مورخہ ۱۴ ذی الحجہ مطابق ۹ - فروری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

یکم فروری ۱۹۰۶ء - ۱ - تتبعها الرادفة

ترجمہ - اس کے پیچھے آئے گی - پیچھے آنے والی - یعنی ایک زلزلہ آیا - اس کے بعد ایک اور آنے والا ہے -

۲ - پھر بہار آئی - خدا کی بات پھر پوری ہوئی -

۳ - واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض -

ترجمہ - اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہے - وہی زمین میں ٹھہرے گی - یعنی جو انسان خلقت کو فائدہ پہنچانے والے ہیں ان کو زندگی عطا کی جاوے گی -

۳ - فروری ۱۹۰۶ء - رات کے ۲ بجے کے قریب جب کہ بادل نہایت زور سے گرج رہا تھا - الہام ہوا -

" اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں "

فرمایا - اس وقت ہمارا شغل یہی ہوگا - کہ نمازیں پڑھیں اور خدا کی عبرت کا نظارہ دیکھیں -

۸ - فروری ۱۹۰۶ء تازہ الہام - زمین کہتی ہے - یا نبی اللہ لنت لا اعرفک

ترجمہ - اے اللہ کے نبی میں تجھے نہیں پہچانتی تھی -

یخرج همه وغمه دوحة اسمعیل فاخفها حتی تخرج

ترجمہ - اس کا ہم و غم باہر نکال دیگا - اسمعیل کے درخت کو پس اس کو پوشیدہ رکھ یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جاوے -

ایک دوست نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا - کہ حضور کو الہام ہوا - کہ ۲۵ - فروری کے بعد جانا ہوگا - تو کیا اب ہم شہر کے باہر کوئی مکان لے لیں - فرمایا اس کا مطلب ہم ابھی نہیں کہہ سکتے - کہ کیا ہے - اور نہ ہم ابھی باہر جانے کے واسطے کوئی مشورہ دیتے ہیں - علاوہ ازیں ایسے خوفناک وقت میں بچ رہنا محض اللہ تعالے کے فضل اور رحم پر منحصر ہے - صرف اندر رہنا یا باہر جانا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا - یہ تو ظاہری اسباب ہیں - اصل بات یہ ہے - کہ سچے دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہئے - اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے - استغفار بہت کرنا چاہئے - اور اپنی حالت میں ایک تبدیلی کرنی چاہئے - سوا اس کے کوئی سند پہلے کی نہیں - زلزلہ کے متعلق متواتر الہامات ہو چکے ہیں - اور خواہیں آئی ہیں - اور بھی بہت لوگوں نے ویسے خواب دیکھے ہیں -

قادیان اسکول ٹیم

ٹورنیمنٹ میں شامل ہونے کے واسطے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبار کی ٹیم اس دفعہ بٹالہ گئی - یہ پہلی دفعہ ہے - کہ اس مدرسہ کے طلبار کھیلوں کے مقابلہ میں شامل ہوئے - مگر باوجود اس کے بعض کھیلوں میں دوسروں سے اچھے رہے - بعض میں اوروں کے برابر اور بعض میں انعام لیا - بالخصوص جو بات قابل ذکر ہے وہ یہ ہے - کہ ٹورنیمنٹ میں جس قدر استاد اور افسر دوسرے مدارس کے شامل تھے - ان سب نے ہمارے مدرسہ کے طلبار کے حسن اخلاق - نیکی - دینداری کا اعتراف کیا - اور خواہش ظاہر کی کہ ان کے طلبار بھی قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبار کا نمونہ اختیار کریں - کھیلوں میں جو کامیابی ہوئی - یہ شیخ عبد الحق صاحب بی - اے - ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول و ماسٹر عبد الرحیم صاحب سپروائیزر آف گیمس کی توجہ اور محنت کا نتیجہ ہے - اس کھیل میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے مفصلہ ذیل طلبار کو انعام ملا -

انعام	رقم	نام
انعام فٹ بال میچ	۶ر	قادیان کی فٹ بال ٹیم کو ملا
رسہ کشی	عہ ر	" کی ٹیم کو ملا
آلو دوڑ	عہ ر	- محمد رفیع خان طالبعلم سوئم مڈل
گولہ پھینکنا	عہ ر	- غلام حسین طالبعلم فورتھ ہائی
کوارٹر سائیل ریس	عہ ر	- محمد رفیع خان
سوگز دوڑ	عہ ر	- عبد العزیز
بیسٹ کرکٹ فیلڈنگ	۱۲ر	- منظور علی
بیسٹ فٹ بال فیلڈنگ	۶ر	- محمد رفیع خان
کیپٹن کرکٹ	عہ ر	محمد شفیع

جناب زاہد حسین صاحب رئیس بٹالہ نے صہ روپیہ انعام دیا - جس کے واسطے ان کا شکریہ ہے -

یوم عید

قادیان میں عید الضحیٰ پیر کے دن ۵ - فروری ۱۹۰۶ء کو ہوئی لاہور - امرتسر اور دیگر مختلف مقامات سے بہت سے دوست تشریف لائے - مسجد اقصےٰ میں عید کی نماز ادا کی گئی - اور نماز ظہر اور عصر بھی جمع ہو کر مسجد اقصےٰ میں پڑھی گئی - ہر سہ نمازوں میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح موعود مسجد اقصےٰ میں تشریف لے گئے تھے - حضرت مولوی نور الدین صاحب عید کی نماز پڑھائی اور دو خطبے پڑھے - ایک عید کا خطبہ اور دوسرا نماز ظہر و عصر خطبہ نکاح برادر عزیز محمد اسحاق صاحب بن حضرت میر ناصر نواب صاحب - خطبہ اول میں حضرت مولوی صاحب نے عید کی اجتماع کی فلسفی بیان فرمائی - اور خطبہ نکاح میں مختصر پر جوش الفاظ میں وعاؤں کے اثر اور دعائی کی ضرورت کی طرف اشارہ فرمایا -

لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب - بابو غلام محمد صاحب - صوفی محمد علیم صاحب - چودہری فتح محمد صاحب - چودہری ضیاء الدین صاحب - مسٹر تیمور - میاں معراج الدین صاحب - حافظ محمد اسحاق صاحب - میاں عبد المجید صاحب - ودیگر بہت سے دوست تشریف لائے تھے - امرتسر سے ڈاکٹر عباد اللہ صاحب - مولوی فضل حق صاحب - ماسٹر مولا بخش صاحب - صوفی صاحب وغیرہ احباب - ایسا ہی اور مقامات سے بہت سے دوست تشریف لائے تھے - جن میں سے بعض اسی دن بعض دوسرے دن واپس چلے گئے - ہر دو تقریریں انشاء اللہ تعالیٰ اخبار میں شائع ہوں گی -

زار روس اور مسلمان

بظاہر معلوم ہوتا ہے - کہ زار روس نے اب جان لیا - کہ ان کی حکومت میں جس قدر رعایا ہیں - ان میں سب سے زیادہ وفادار مسلمان ہیں کیونکہ سختی و مصیبت کے وقت (جیسا کہ مسلمانوں کی عام خصلت ہے کہ جہاں رہتے ہیں اور جس سلطنت کے زیر سایہ حکومت رہتے ہیں -) یہی مسلمان زار کے مددگار اور پشت و پناہ رہے - الّلوا نے روس کے اسلامی اخبار ترجمان سے نقل کر کے لکھا ہے - کہ گورنمنٹ روس کا قصد ہے - کہ ایک خالص اسلامی کالج شہر ولاڈیقفقاز واقع صوبہ کوہ قاف میں قائم کرے - اس اسلامی کالج میں روس کے وہ مسلمان طلبا تعلیم پائیں گے - جو ایف اے اور بی - اے پاس کر چکے ہیں - اس میں عربی علوم اور تمام اسلامی فنون کی تعلیم دیجاویگی اور علوم جدیدہ کی تعلیم روسی زبان میں ہوگی - (البیان)

شراب خانہ خراب - یورپ میں بلجیم کی آبادی ۷ ملین سے زاید نہیں ہے - لیکن ایک لاکھ ۹ ہزار شراب خانے ملک میں موجود ہیں یعنی ہر ۶۰ شخصوں کے لئے جن میں عورتیں اور لڑکے بھی شامل ہیں ایک ایک شراب خانہ بھی ہے - گذشتہ نصف صدی میں بلجیم کی آبادی میں فی صدی ۵۰ کی ترقی ہوئی لیکن شراب خانے فی صدی ۵۰۰ زیادہ ہوئے اہل بلجیم سال میں ۵ کروڑ گیلن شراب پیتے ہیں - اور مجموعی مقدار میں ۸ کروڑ ۱۰ لاکھ ۴۰ ہزار اشرفی شراب میں خرچ کرتے ہیں - یعنی روزانہ ۲ ہزار ۲ سو اشرفی کی شراب خرچ ہوتی ہے - فی کس یہ ایک امیر اوسط خاندان کا سالانہ حساب بالاوسط ہے - اس شراب خوری و اسراف کا نتیجہ یہ ہے - کہ تعداد جرائم بہت بڑھی ہوئی ہے - مجرموں میں فیصدی ۸۰ خودکشی کرتے ہیں - ۴۷ قید خانے میں رہتے ہیں - ۶۰ فقر و فاقہ میں بسر کرتے ہیں اور ۵۰ فیصدی مجنون اور پاگل ہیں - حقیقت میں اسلام نے شراب کو حرام کر کے نوع انسان پر غیر معمولی احسان کیا ہے - (البیان)

جان و دلم فدائے جمال محمد است ٭ خاکم نثار کوچۂ آل محمد است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش ٭ در ہر مکان ندائے جلال محمد است
این چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم ٭ یک قطرہ ز بحر کمال محمد است
این آتشم ز آتش مہر محمدیست ٭ این آب من ز آب زلال محمد است

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء

گذشتہ اشاعت سے آگے

زمانہ گذر جاتا ہے۔ لیکن بات یاد رہتی ہے اس مقدمہ میں (مقدمہ واقعات جن کا ذکر گذشتہ اشاعت میں ہو چکا ہے) ہم نے اللہ تعالےٰ کے پہلو کو اختیار کیا۔ تو خدا نے ہماری رعایت رکھی خدا تعالےٰ نے جھوٹھ کی رعایت نہیں رکھتا۔ جھوٹھ جیسی کوئی منحوس شے نہیں۔ سچ والی ہر بات میں فتح ہوتی ہے۔ ہم پر بہت مقدمات بنائے گئے۔ سب میں خدا نے ہم کو فتح دی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص اپنے مقدمہ میں سچا تھا۔ لیکن پھر بھی اس نے سزا پائی اصل بات یہ ہے۔ کہ جو لوگ اس طرح سزا پاتے ہیں۔ وہ درحقیقت کسی اور جھوٹھ کی سزا پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ہاں ایک سلسلہ حساب ہوتا ہے۔ بٹالہ میں مولوی گل علیشاہ صاحب تھے۔ وہ شیر سنگھ کے لڑکے کے استاد تھے۔ اور شیر سنگھ ایک جابر اور ظالم حاکم مشہور تھا ایک دفعہ شیر سنگھ نے ایک باورچی کو کسی ادنیٰ قصور مثلاً ہنڈی میں نمک کی زیادتی پر سخت سزا دی۔ مولوی صاحب سادہ مزاج آدمی تھے۔ اور شیر سنگھ ان کی عزت کرتا تھا اور خاطر داری سے پیش آتا تھا۔ اس واسطے وہ بے تکلف اس کے ساتھ بات کر لیا کرتے تھے۔ سو اس موقعہ پر بھی مولوی صاحب نے شیر سنگھ کو کہا۔ کہ آپ نے تھوڑی سے قصور پر سخت سزا دی ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ آپ نہیں جانتے۔ اس شخص نے ہزارہا بکرا چوری کھایا ہے۔ ایسا ہی انسان گناہ کسی اور موقعہ پر کرتا ہے۔ اور پکڑا کسی اور موقعہ پر جاتا ہے۔ انسان کے واسطے شامت اعمال کا ذخیرہ رکھا ہوا ہوتا ہے وہی اس کے پیش آ جاتا ہے۔ جو شخص سچائی کو کسی طرح اختیار کرتا ہے۔ اور خدا کے لئے ہو جاتا ہے۔ خدا اس کی محافظت کرتا ہے۔ خدا جیسا کوئی قلعہ نہیں۔ لیکن ادھوری بات فائدہ نہیں دیتی۔ پیاسے آدمی کو اگر ایک دو قطرے پانی کے دیدئے جائیں۔ یا سخت بھوکے کو روٹی کے ایک دو ٹکڑے کھلا دئے جاویں تو وہ اتنے کے ساتھ بچ نہیں سکتا۔ ناقص اعمال خدا کو خوش نہیں کر سکتے۔ یہ دنیا کے دھوکے ہیں۔ راستباز مرسل ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ وہ کمال حاصل کرتے ہیں ؎

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی
کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من

ایک دوائی کے جاننے سے کوئی حکیم نہیں بن سکتا۔ اور ایک سلائی کر لینے سے کوئی درزی نہیں کہلا سکتا۔ لوگ خود کمزوری دکھلاتے ہیں اور پھر خدا کو طعنے دیتے ہیں۔ اور تھوڑی نیکی کو جتلانا گستاخی میں داخل ہے۔ مخلصین لہ الدین بننا چاہیئے۔ دنیا دار تو خیرات بھی کرتا ہے۔ تو لوگوں کی آفرین چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا۔ تو بہت لوگ تھوڑے دنوں میں ولی بن جاتے۔ جو شخص خدا کا ہو جاتا ہے۔ خدا اس کا ہوتا ہے۔ مگر جو شخص اپنے ناقص اعمال کے ساتھ خدا کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ وہ خود دھوکے میں ہے۔ دنیا میں ایک عقلمند انسان کسی کے دھوکے میں نہیں آتا۔ تو خدا تعالیٰ کس طرح کسی کے دھوکا میں آسکتا ہے۔ مگر ایسے افعال بد کی جڑ دنیا کی محبت ہے۔ اور سب سے بڑا گناہ جو اس وقت مسلمانوں کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ وہ یہی دنیا کی محبت ہے۔ سوتے۔ جاگتے۔ اٹھتے بیٹھتے۔ ہر وقت لوگوں کو دنیا کا غم لگا ہوا ہے۔ اگر اس قدر غم کسی کو دین کے واسطے ہوتا تو بیڑا پار ہو جاتا۔ ملازم لوگ اپنی نوکری میں چست رہتے ہیں۔ لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے۔ تو فکر میں پڑ جاتے ہیں۔ خدا کی عظمت کو دل میں قائم رکھنا چاہیئے۔ اکثر لوگ ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں۔ دین کے کام میں برسوں صبر کرنے سے کام بنتا ہے۔ صرف پھونک مار دینے سے کام نہیں بن سکتا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کیا یہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ میں اتنے پر ہی راضی ہو جاؤں گا۔ کہ وہ منہ سے کہہ دیویں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور ان کی آزمائش نہ کی جاوے۔ اگر یہ سنت ہوتی۔ کہ پھونک مارنے سے سب ولی ہو جاویں۔ تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے اور اپنے اصحاب کو امتحان میں ڈلوا کر ان کے سر نہ کٹوا دیتے۔ وہ بیوقوف ہے۔ جو خیال کرتا ہے۔ کہ معرفت الٰہی کا حاصل کرنا حلوائے بے دود ہے۔ ہر ایک نعمت محنت اور مشقت کو چاہتی ہے۔ ہندوؤں میں ہی دیکھو کس قدر فقر فاقہ کے ساتھ جوگی لوگ از حد محنت برداشت کرتے ہیں۔ عیسائیوں میں بھی رہبانیت ہوتی ہے۔ اسلام میں خدا تعالےٰ نے یہ باتیں نہیں رکھیں۔ اور ایسا زور نہیں دیا۔ تاہم یہ حکم ہے۔ کہ قد افلح من زکھا۔ نجات وہی پا سکتا ہے۔ جو اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔ بدعت فسق و فجور چوری جھوٹھ سب باتیں چھوڑ کر خدا کے واسطے الگ ہو جاوے۔ جس نے دین کو مقدم کیا۔ وہ خدا کے ساتھ مل گیا۔ نفس کو خاک کے ساتھ ملا دینا چاہیئے۔ خدا کو ہر بات میں مقدم کرنا چاہیئے۔ یہی دین کا خلاصہ ہے۔ جتنے برے طریق ہیں۔ ان سب کو ترک کر دینا چاہیئے۔ تب خدا ملتا ہے۔ دنیا میں دراصل کوئی شے بری نہیں۔ لیکن ہر ایک شے بد استعمالی سے بری ہو جاتی ہے۔ ورنہ ریا بھی برا نہیں اگر خدا کے لئے کوئی ریا کرتا ہے۔ تو وہ بھی ایک نیکی ہے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے۔ کہ جب کوئی آدمی صدقہ دیتا ہے اور لوگوں کے سامنے دیتا ہے اور دل میں یہ نیت رکھتا ہے کہ لوگ مجھ سے خوش ہو جاویں۔ تب وہ گناہ ہے۔ لیکن اگر دل میں یہ نیت رکھتا ہے۔ کہ میری خیرات کو دیکھ کر دوسروں کے دل میں بھی نیکی کی تحریک پیدا ہو اور وہ بھی صدقہ دیں۔ تو ریا جائز اور موجب ثواب ہے۔ ایسا ہی جو نماز لوگوں کے واسطے لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔ وہ تو ریا میں داخل ہے۔ لیکن جو نماز نیک بندوں کی تاثیر صحبت سے فائدہ حاصل کرنے کے واسطے اور حکم خدا اور رسول کے مطابق مسجدوں میں وقت مقررہ پر ادا کرنے کے واسطے پڑھی جاتی ہے۔ اس میں ثواب ہوتا ہے۔ پس مسجدوں میں بھی نمازیں پڑھو۔ اور گھروں میں بھی نمازیں پڑھو۔ ایسا ہی اخلاق بھی محل پر برتے جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ایک شخص کفار کے مقابلہ میں اکڑ کر نکلا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ کو کسی کا اکڑ کر چلنا پسند نہیں۔ مگر اس وقت اس شخص کا اکڑ کر چلنا پسندیدہ ہے۔ دراصل خدا تعالیٰ نے کوئی شے بری نہیں بنائی۔ ہر ایک شے کی بد استعمالی اس کو برا بنا دیتی ہے۔ تم یہ کوشش کرو۔ کہ ہر ایک قوت کا استعمال اس کے محل پر ہو۔ اسلام کی تعلیم ہی ایسی ہے۔ کہ ہر ایک قوت کو محل پر استعمال کرنا سکھلاتی ہے۔ ان لوگوں پر افسوس ہے۔ جو صرف میٹھی باتیں سنکر فریب کھا جاتے ہیں۔ صادق ہر حالت میں دوسروں کے واسطے شیریں ظاہر نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ ماں ہر وقت بچے کو کھانے کے واسطے شیرینی نہیں دے سکتی بلکہ وقت ضرورت کڑوی دوائی بھی دیتی ہے۔ ایسا ہی ایک صادق مسلم کا حال ہے یہی تعلیم ہر پہلو پر مبارک تعلیم ہے۔ خدا ایسا ہے۔ کہ سچا خدا ہے۔ ہمارے خدا پر عیسائی بھی ایمان لاتے ہیں۔ جو صفات ہم خدا تعالےٰ کے مانتے ہیں۔ وہ سب کو ماننے پڑتے ہیں۔ پادری فنڈر ایک جگہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایسا جزیرہ ہو جہاں عیسائیت کا وعظ نہیں پہنچا۔ تو قیامت کے دن ان لوگوں سے کیا سوال ہوگا۔ تب خود ہی جواب دیتا ہے۔ کہ ان سے یہ سوال نہ ہوگا۔ کہ تم یسوع پر اور اس کے کفارہ پر ایمان لائے تھے یا نہ لائے تھے۔ بلکہ ان سے یہی سوال ہوگا۔ کہ کیا تم اس خدا کو مانتے ہو۔ جو اسلام کے صفات کا خدا واحد لاشریک ہے۔ اسلام کا خدا وہ خدا ہے۔ کہ ہر ایک جنگل میں رہنے والا فطرتاً مجبور ہے کہ اس پر ایمان لائے۔ ہر ایک شخص کا کانشنس اور نور قلب گواہی دیتا ہے۔ کہ وہ اسلامی خدا پر ایمان لائے۔ اس حقیقت اسلام کو اور اصل تعلیم کو جس کی تفصیل کی گئی۔ آج کل کے مسلمان بھول گئے ہیں۔ اور اسی بات کو پھر قائم کر دینا ہمارا کام ہے اور یہی ایک عظیم الشان مقصد ہے۔ جس کو لے کر ہم آئے ہیں۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

یہ تو آپ ضرور پڑھیئے

کیا آپ نے اخبار کی قیمت سب ادا کر دی ہے؟ کیا آپ کے نام کچھ بقایا تو نہیں؟ کیا آپ نے اخبار کے واسطے کوئی نیا خریدار پیدا کیا ہے۔ کیا آپ اخبار کی بہتری کے واسطے کوئی تجویز پیش کر سکتے ہیں؟

بدر منیر
مورخہ ۱۴ ذوی الحجہ مطابق ۹- فروری ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

(پارہ ۲۶ رکوع ۹)

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء

ویتم نعمتہ علیک ویہدیک صراطاً مستقیما
اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کرے۔ اور تجھے سیدہی راہ دکھاوے
یہ فتح اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پورا کرتی تھی کیونکہ مکہ میں فتح اور کامیابی کے ساتھ داخل ہونے کے جو وعدے پہلے سے دئے گئے تھے وہ سب خدا تعالےٰ کے فضل سے پورے ہوئے اور مخالفین اور معاندین کا مونہہ بند ہو گیا اور کامیابی کی راہ خدا نے اپنے بندوں کو دکھائی۔ اور دشمن کے مقابلہ میں ان کو فتحیاب کیا
وینصرک اللہ نصراً عزیزاً۔ اور اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا۔ ایک غالب آنے والی مدد۔ جس سے تو دشمنوں پر غالب آئے گا۔ اور عظیم الشان فتح تجھے حاصل ہوگی۔
ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین۔
وہ خدا جس نے مومنوں کے دلوں میں تسکین نازل فرمائی جنگ کا موقعہ اور نیز صلح حدیبیہ کا موقعہ ایک بڑی گھبراہٹ کا مقام تہا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے قلوب میں ایک طمانیت اور سکینت نازل کر دی۔ جس سے ان کی تمام گھبراہٹ جاتی رہی
لیزدادوا ایماناً مع ایمانھم۔ تاکہ ان کا ایمان اور بہی ترقی کرے۔ جب کبہی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نشان وارد ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی پیشگوئی سچی ہوتی ہے۔ تو وہ وقت مومنین کے واسطے ایمان میں ایک بہت بڑی ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی ہستی اور قوت اور اقتدار کا یقین بہت بڑھ جاتا ہے۔ وللہ جنود السموات والارض۔
اور آسمان اور زمین کے سب لشکر اللہ تعالےٰ ہی کے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو کامیاب کرنا چاہتا ہے۔ تو ہر طرف سے اس کے واسطے فتح مندی کے سامان مہیا کر دیتا ہے اور تمام زمین اور آسمان اسی کی امداد میں نظر آجاتے ہیں۔ وکان اللہ علیماً حکیماً۔ اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ وہ کون سے سامان ہیں جو کسی کے واسطے موجب فتح مندی کے ہو سکتے ہیں۔ لیدخل المومنین والمومنات جنٰت تجری من تحتھا الانھار خلدین فیھا ویکفر عنھم سیاٰتھم وکان ذلک عند اللہ فوزاً عظیما۔ تاکہ مومن مردوں اور عورتوں کو اس باغ میں داخل کرے۔ جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ اس میں رہ پڑیں گے۔ اور تمام بری باتیں ان سے دور کر دی جائیں گی۔ اس میں اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایک بڑی مراد کا حصول ہے۔ اس آیت شریف میں مسلمانوں کو ایک اور عظیم الشان فتح کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اور یہ اس ملک کے فتح ہونے کی بشارت ہے جس کو جنت عدن کہتے ہیں۔ جو دجلہ فرات اور جیحون سیحون کے پانیوں سے سیراب ہونیوالا ملک ہے۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۴- فروری ۱۹۰۶ء	۱۴۵	محمد عبد الرحمان صاحب	ستعہ
۴ - "	"	کرم داد خان صاحب	عہ
۴ - "	"	محمد عظیم صاحب کلرک	عہ/۱۲
۴ - "	۱۴۶	عبد العزیز صاحب	عہ/۱۲
۴ - "	"	مرزا رحم علی صاحب	عہ/۱۲
۴ - "	"	محمد بن محمد خلیل صاحب	عہ/۱۲
۴ - "	"	محمد اکرم بیگ صاحب	عہ/۱۲
۴ - "	۲۲۶	فضل الٰہی صاحب	سعہ
۴ - "	۱۶۹	محمد سرفراز خان صاحب	سے
۴ - "	"	کرم الٰہی صاحب	۲
۵ - "	۲۴۵	مولوی محمد احسن صاحب	عہ
۵ - "	۱۰۲	میاں دولت علی صاحب	عہ/۱۲
۵ - "	۲۱	مولوی ابو عبد العزیز صاحب	عہ/۱۲
۵ - "	۱۲۰	بابو عطار محمد صاحب	عہ/۸
۵ - "	۳۲۲	سید صادق حسین صاحب	عہ/۱۲
۵ - "	۱۲۹	مولوی ابو الحمید صاحب	سے
"	۲۶۷	نواب دین صاحب	عہ/۱۲
"	۹۸۹	میاں فضل دین صاحب	عہ/۱۲
"	۹۹۱	چودہری نتھے خان صاحب	عہ/۱۲
"	۱۲۳	غوث علی صاحب	عہ/۱۲
"	۲۱۳	جلال الدین صاحب	عہ/۱۲
"	۳۱۱	محمد حیات صاحب	عہ/۱۲
"	۹۹۹	عبد المجید صاحب	عہ/۱۲

چون مرا نوری پئے قوم مسیحی دادہ اند مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند
می درخشم چون قمر تابم چو قرص آفتاب کور چشم آنان کہ در انکار ہا افتادہ اند
بشنوید اے طالبان کز غیب بکنند این ندا مصلحے باید کہ در ہر جا مفاسد زادہ اند
صادقم و از طرف مولیٰ با نشان ہا آمدم صد در علم و ہدیٰ بر روئے من بکشادہ اند
آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم

(کے متعلق نظم تصنیف کردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کے تواں کردن شمار خوبی عبد الکریم
آں کہ جاں داد از شجاعت بر صراط مستقیم
حامی دین آنکہ یزداں نام او لیڈر نہاد
عارف اسرار حق گنجینۂ دین قویم
صدق ورزید و بصدق کامل و اخلاص خویش
مورد رحمت شد اندر درگہ رب علیم
گرچہ جنس نیکواں ایں چرخ بسیار آورد
کم بزاید مادرے بایں صفا دُرّ یتیم
ہمتے در آتش ہجر فرو افتادہ بود
ایں کرامت بیں کہ آتش بعد ازاں آمد سلیم
زیں جہت آنکہ او در صحبتم در چند روز
مظہر اسرار حق شد عارف راز قدیم
گوہرش چوں آب تاب داشت از فہم رسا
ہر چہ ما گفتیم داخل شد دراں طبع فہیم
دل بدرد آمد ز ہجراں چنیں یک رنگ دوست
لیک خوشنودیم بر فعل خداوند کریم
آہ روز چار شنبہ بود بر ما سخت تر
زآتش سوز اں چو از ما شد جدا یار صمیم
داغ ہجراں داد و در ہفت و چہل از عمر خویش
ماہ شعبان بود چوں پیش آمد این فرع الیم
این صدی کو بدر را مانند با وصاف کمال
بود ز و لبست و سوئم ور دقت این حشر عظیم
مشربش چوں بود اخلاص و وفا و اتقا
شد وصالش مہر ہیں تاریخ از فضل حکیم
اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم
نیز ما را از بلاہائے زماں محفوظ دار
تکیہ گاہ ما توئی اے قادر رب رحیم
آمین

اگلے اخبار میں اہل حدیث کے متعلق ایک ضروری

مضمون ہوگا آپ خود پڑھیں اور اپنے شہر کے اہل حدیثوں کو پڑھائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی فی اللہ جناب مفتی صاحب ۔ ذیل میں میں اپنی وصیت تحریر کرکے خدمت میں بھیجتا ہوں اور ملتجی ہوں کہ اسے اخبار بدر میں شائع کرکے مشکور فرماویں ۔ اور عند اللہ ماجور ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۔ اما بعد رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بغرض [illegible] حال میں شائع فرمایا ہے ۔ میں نے غور سے پڑھا اس کے مطالعہ سے دنیا و مافیہا کی بے ثباتی کا نقشہ آنکھوں کے آگے پھر گیا اور یہ سمجھ کر کہ شاید موت کا پیام کسی وقت آجاوے اور پھر اس وقت کچھ کہنے یا لکھنے کا موقعہ نہ مل سکے ۔ اور اس طرح زندگی کے ایک آخری اور ضروری امر کے اظہار سے قاصر رہ جاؤں میں نے ارادہ کیا کہ اپنی وصیت قلمبند کرکے شائع کروں ۔ چنانچہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر بقائمی ہوش و حواس ذیل میں اپنی وصیت تحریر کرکے شائع کرتا ہوں ۔ اور سچے دل سے دعا کرتا ہوں کہ مولا کریم میری اس تحریر کو اپنی رضا جوئی کا ذریعہ بنادے ۔ آمین

وصیّة

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ امنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت

(۱) میں صدق دل سے اس بات پر ایمان رکھتا ہوں ۔ کہ سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ علیہ افضل الصلوات والتحیات خدا تعالیٰ کے مظہر اتم اور کل مرسلوں کے سردار اور خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کامل کتاب ہے ۔ جس میں ہدایت ۔ نور اور شفا اکمل طور پر بھرا ہے ۔ میرا ان سب خلفائے راشدین اور آئمہ مہدیین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بھی ایمان ہے ۔ جو اپنے اپنے وقت پر بجانب اللہ حمایت و حفاظت دین متین کے لئے ممتاز و مبعوث ہوئے ۔ جن کے خاتم علیہ صلوٰۃ اللہ وسلام کے مقدس ہاتھ پر بیعت کرنے کا بحمد اللہ مجھ عاجز کو بھی فخر حاصل ہے اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں ۔ کہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام وہی مسیح ومہدی اور حکم وعدل ہیں جن کی مبارک بعثت کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ دیا گیا ۔ فالحمد للہ رب السموات ورب الارض رب العالمین ولہ الکبریاء فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم

(۲) میری جائیداد جو بفضلہ تعالیٰ میری خود حاصل کردہ ہے منقولہ ہو یا غیر منقولہ میری وفات کے بعد بہ تفصیل ذیل تقسیم کی جاوے اول جو قرض میری ذمہ داری یا از روئے شرعی شہادت ثابت ہو ۔ وہ ادا کیا جاوے ۔ پھر باقی کا نصف یعنی آدھا حسب ہدایات رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضور کے مقرر کردہ امین کے ذریعہ اعلاء کلمہ اسلام واشاعت دین نبی ذوالاکرام صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف کیا جاوے اور یہ نصف اغراض مذکورہ کے لئے بلا توقف حضور ممدوح یا آپ کے مقرر کردہ امین کے حوالہ کیا جاوے ۔ باقی ماندہ نصف جائیداد میرے جائز ورثاء پر جو صرف احمدی ہوں نہ غیر بموجب احکام قرآن شریف تقسیم کی جاوے ۔

(۳) جو زیورات میری وفات کے وقت میری ازواج کے قبضہ میں ہوں گا ۔ وہ میری جائیداد متروکہ میں متصور نہ ہوں ۔ کیونکہ وہ ازواج کی ملکیت ہوں گے ۔

(۴) میری وفات پر میری میت کو بموجب قواعد مندرجہ رسالہ الوصیۃ ایک چوبی صندوق میں بند کرکے دارالامان قادیان کے مجوزہ قبرستان میں دفن کیا جاوے ۔ اور اگر میری موت قبل از تکمیل قبرستان مذکور ہو تو میری میت کو امانت میں رکھا جاوے ۔ جب تک قبرستان طیار ہو جاوے

(۵) میری ہر دو ازواج بھی بذریعہ میری تحریر وصیت کرتی ہیں ۔ کہ ان کی وفات کے بعد ان کے مال متروکہ کا ایک خمس یا پانچواں حصہ زیر ہدایات رسالہ الوصیت بغرض اشاعت دین اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے جانشین امین کے سپرد کیا جاوے ۔ اور ان کی تدفین بھی حسب قواعد دارالامان کے قبرستان میں کی جاوے ۔

(۶) ان وصیتوں میں تغیر و تبدل کرنے کا کوئی شخص مجاز نہیں ۔ البتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اختیار ہوگا ۔ کہ کوئی امر بلحاظ احکام شریعت قابل اصلاح دیکھیں ۔ تو اصلاح کردیں ۔ اور یہ اصلاح ہر طرح جائز ہوگی ۔

بالآخر میں نہایت انکسار سے دعا کرتا ہوں ۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام میں ہی زندہ رکھے اور اسلام پر ہی وفات دے ۔ اور میری اور میری ازواج کی یہ وصیت ہمارے لئے حصول رضاء الٰہی کا موجب ہو آمین ۔

اللّٰھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار

امین برحمتک وبفضلک یا ارحم الراحمین ۔

۵ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۳۰ - فروری سنہ ۱۹۰۶ء

احقر العباد شاہ دین احمدی ولد میاں شیخ احمد صاحب مرحوم متوطن موضع ساہووالہ ۔ ضلع سیالکوٹ ۔ حال اسٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے ۔ لارنس پور

دعا مدد ۔ بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول [illegible] امتحان میں کامیابی کے واسطے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بارک اللہ

شکر ہے ۔ اس محسن حقیقی کا جس نے اپنی حکمت کاملہ کے ساتھ انسان کو زوج بنایا ۔ اور صلوٰۃ اور سلام اس نبی کریم پر جس سے بہتر فطرت انسانی کی حقیقت کو سمجھنے والا کوئی نہیں ہوا ۔ اور نہ ہوگا ۔ اور جس نے فرمایا ۔ لم نر للمتحابین مثل النکاح ۔ نہیں دیکھیگا ۔ تو علاقہ دو محبت کرنیوالوں کے لئے بہتر نکاح سے ۔ الحمد للہ ۔ آج عید کا دن ۔ دو خوشیوں کا دن ہے ۔ ایک عید کی خوشی اور دوسرے ہمارے دو پیاروں کے درمیان مبارک تعلق کی خوشی ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج رات رویا میں دیکھا تھا کہ میاں محمد اسحاق پسر حضرت میر ناصر نواب صاحب اور صالحہ بی بنت صاحبزادہ منظور کے باہمی تعلق نکاح کی طیاری ہو رہی ہے ۔ سو آج ہی یہ رویا پورا ہوا ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ایک خاص جوش کے ساتھ بعد جمع نماز ظہر و عصر مسجد اقصیٰ میں جہاں خود حضرت امام بھی رونق افروز تھے ۔ خطبہ نکاح پڑھا اور جانبین پر خدا تعالیٰ کے فضل خاص کا ذکر کیا ۔ خطبہ انشاء اللہ اگلے ہفتہ کے اخبار میں شائع ہوگا ۔ اس وقت ہم سچے دل کے ساتھ دعا کرتے ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دولھا دولھن کے واسطے ان کے معزز والدین کے واسطے تمام خویش و اقارب کے واسطے اور دوستوں عزیزوں کے واسطے موجب برکت اور رحمت کا کرے اور اس خوشی کی تقریب پر ہم دلی جوش کے ساتھ مبارکباد کہتے ہیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں میر صاحب کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں حضرت ام المومنین کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں والدہ محمد اسحاق کی خدمت میں اور اپنے پیارے بھائی ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی خدمت میں (خدا ان کو ہمیشہ صحت و عافیت کے ساتھ رکھے ۔) اور پیر جی منظور محمد صاحب کی خدمت میں ۔ عزیز محمد اسحاق کے ساتھ مجھے خاص محبت ہے ۔ خدا اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے ۔ و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین ۔ آمین

"بدر" ۵ - فروری سنہ ۱۹۰۶ء

جرمنی قونصل کا اسلام

مراکش کا سابق جرمن قونصل مسلمان ہوگیا۔ موجودہ قونصل کو اس کے اسلام کی خبر پہنچی۔ تو وہ فوراً اس کے مکان پر آیا۔ اور پادریوں کا بھی ایک گروہ حاضر ہوا اور سب نے چاہا۔ کہ اس کو پھر عیسائی بنالیں لیکن اس نے ان سب کا جواب ان لفظوں میں دیا کہ "اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ" قاضی و مفتی و محتسب اور شاہی اشخاص کے افسر اور وزیر محکمۂ تجارت کو اور خود بادشاہ کو بھی خوشی ہوئی۔ اور بادشاہ نے اس کو بلوا کر خلعت عطا فرمایا۔ اور نہایت تعظیم و تکریم کی (البیان)

آثار علم و ادب

اسلام پر ایک جدید کتاب

ذیل کا مضمون المؤید مورخہ ۲۰ نومبر سے لیا جاتا ہے۔ اخبار مذکور نے اس کو جنیوا جرنل مورخہ ۶ ۔ نومبر سے نقل کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

اسلام کے متعلق بہت کم کتابیں یورپ و امریکہ میں چھپی ہیں جس سے اسلام کی حقیقت اور اس کی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس عنوان پر جو نئی کتاب چھپے۔ ہم اس سے ناظرین کو آگاہ کرتے رہیں ۱۸۹۶ء میں کاونٹ ہنری دی کاسٹری نے حقیقت اسلام کے متعلق ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب لکھی تھی۔ جس کی ہم اپنے ناظرین سے معرفی کرانا چاہتے ہیں۔ کاونٹ دی کاسٹری اور میڈم لولین دونوں نے ایک ہی خیال سے عربی قوم اور دین محمدی کے متعلق کتاب لکھوائی۔

میڈم لولین کی کتاب کے مضامین خاص کر لطیف اور دلکش اور پڑھنے میں حد درجہ کے دلچسپ ہیں۔ کیونکہ اس کے شوہر فادر یاسنٹ کے واقعات معلوم ہونے کے علاوہ اس کتاب میں الجیریا و تونس و مصر و شام میں جو سفر دونوں نے کئے ہیں۔ ان کے حالات بھی ہیں۔ اور مسلمانان مشرق اور عیسائیوں اور یہودیوں کے حالات جانچ کر لکھے ہیں۔ میڈم نے مسلمانوں کے عادات و اطوار اور ان کی زندگی بسر کرنے وغیرہ کے جو حالات لکھے ہیں۔ وہ خاص کر نہایت مفید ہیں۔ کیونکہ ان سے اسلام کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ مصنفہ کتاب عیسائی ہے۔ تو گویا جو اس کی کتاب کا عنوان ہوا۔ وہ "اسلام ایک عیسائی عورت کی نظر میں"

اس کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اسلام کے معنی سمجھ گئی ہے۔ اور اس کے پاکیزہ سنن و آداب سے واقف ہے۔ جس کی نگہبان ایک بڑی قوت اور جس کی آیندہ حالت کا زمانہ کفیل ہے۔ یہ بات فادر یاسنٹ نے سمجھ لی ہے۔ حقیقت اسلام کے متعلق وہ ایک مضمون لکھتا ہے۔ کہ ابتک حقیقت توحید کے متعلق جتنے مذاہب نکلے۔ اسلام سب میں زیادہ صحیح اور قوی ہے۔ یہ درحقیقت واقعی بات ہے۔ گو مسلمانوں میں بعض اوہام اور اِدھر اُدھر کی باتیں داخل ہوگئی ہیں۔ لیکن ان کا دین توحید کے معنی میں عیسائیوں کے دین سے اچھا ہے۔ خواہ وہ کیتھولک ہوں یا پراٹسٹنٹ۔

یہی وہ کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ جس کو میڈم لولین اپنی کتاب میں علانیہ دکھا رہی ہے۔ اس نے اپنی تحریر کی ابتدا اسی کے اقرار سے کی ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ جو کچھ اس نے اپنے نفس کی تاثیر سے لکھا ہے۔ وہ خدا کے متعلق۔ جو خالق اور ہر چیز کا مدبر اور ہر چیز پر نگہبان اور رحمت والا ہے۔ اس کے اعتقاد کا ثبوت ہے اس کا یہ کہنا لفظاً و معنیً مسلمانوں سے بالکل موافق ہے۔ مصر میں انگریزوں کی مداخلت کے متعلق وہ لکھتی ہے۔ کہ مصر میں تین قسم کے تسلط ہیں۔ ایک انگریزوں کی مداخلت کا تسلط۔ دوسرا خدیو کا تسلط کہ یہی محبوب بھی ہے۔ تیسرا سلطان روم کا تسلط۔ جو بحیثیت خلیفہ ہونے کے اس ملک کے مالک ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان سب کے اوپر ہے۔ کوئی مسلمان اگر مصر کے متعلق کچھ کہتا۔ تو مسلمانوں کے دلی خیالات کو اس سے زیادہ عمدگی سے ظاہر نہ کرسکتا ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ میڈم لولین اسلام کی بے انتہا تعریف کرکے عیسائیت کی خوبیوں کا انکار کرتی ہے۔ بلکہ اس کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ ہم اہل یورپ کو اس مذہب کی خوبیوں سے جس کو جیسا کہ جاننا چاہیئے۔ ہم نہیں جانتے۔ ہم کو واقف کرے۔ شاید اس سے مشرق اسلام اور مغرب عیسائیت میں تعلقات پیدا ہوکر جو نفس عزیز کا اعلیٰ درجہ کا مقصد ہے۔ (البیان)

نظم

موسےٰ تو ہے ہمارا
ثانی نہیں تمھارا
ہرجا ہے تیری قدرت
ہر دم ہے تیری رحمت
ہرجا پہ تو ہی تو ہے
تیرا نام کو بکو ہے
دنیا نہ راہ پر تھی
گمراہ سر بسر تھی
تھی مصطفےٰ کی اُمت
احمد نے کی یہ ہمت
کل تھا جو آسمان میں
تو نے اسے جہاں میں
تو نے ہمیں دکھایا
کیوں کر ہو حمد تیرا
میں نے اسے خدایا
وس نے مجھے سبلایا

ہے جان سے بھی پیارا
ڈھونڈا جہان سارا
ہر بات تیری حکمت
مجھ پر ہی آشکارا
ہر جان پہ تیری لَو ہے
دیکھا جہان سارا
دین کی نہ کچھ خبر تھی
یاں تھا نہ کوئی چارا
آئی خدا کو غیرت
اس قوم کو سنوارا
آیا وہ قادیان میں
نازل کیا دوبارا
خوش رنگ یہ سبھا
امکان نہ تھا ہمارا
تیری مدد سے پایا
دیکھا نشان ہمارا

دشمن جو اس کا آیا
پھر کر نہ زندہ آیا
لیکھو جو آگے آیا
کیا خاک پر بچھایا
آتھم نے سر اٹھا لا
سر اس کا کچل ڈالا
جب کرم دین نے چھیڑا
کیا غرق اس کا بیڑا
دنیا نے جب نہ مانا
طاعون نے فی زمانہ
پہنچی وہ کل جہان میں
جس طرح نیستان میں
وعدے جو سب نبھائے
کیوں کر کوئی لگائے
ہے نور کا شجر یہ
دنیا کا ہے قمر یہ
اشرف ہے عاصی بندا
ہر دم ہو فضل تیرا
ہر رنج سے بچانا
بھائیوں سے ہر جا پیارا
اے میرے ہادی رازق
اس کا بنا ہوں عاشق
ہو کر تساں کا عامل
ہو جائے منشا حاصل
ہر دم ہے یہ تمنا
جس کام میں یہ پہنچا

تو نے اُسے بھگایا
ایسا اُسے پچھاڑا
خنجر ہے کاری کھایا
دے کر بغل میں آرا
ہوا اس کا منہ بھی کالا
تھپڑ اُسے جو مارا
تیرا لگا تھپیڑا
ہوا کیسا پارا پارا
اس کو مسیح نہ جانا
جگ میں کیا اتارا
ہر کون اور مکان میں
گرے آگ کا شرارا
صادق ہیں ہم نے پالے
گن کر حساب سارا
احمد کا ہے ثمر یہ
جوں باغ میں ہزارا
اس کو بھی کرنا چنگا
مسعود ہو ستارا
کوئی ابتلا نہ لانا
ہر دم رہے مدارا
مہدی ہے تیرا صادق
دیکھوں ترا نظارا
ہو جاوں اس میں کامل
ہو تیرا گر اشارا
حاصل ہو میرا منشار
ینائے الٰہی مارا

محمد علی اشرف ۔ کلرک ۔ لاہور

اخبار بدر کس طرح اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہو سکتا ہے؟ آپ لوگوں کی امداد سے۔ مجھے اس امر کے اظہار پر بہت ہی خوشی ہے۔ کہ کئی ایک دوستوں نے میری اپیل پر بہت توجہ کی ہے۔ اور اخبار بدر کے واسطے خریدار پیدا کرنے کے لیے بہت سعی کی ہے۔ مگر ہنوز بہت سے ایسے دوست ہیں۔ جن پر میری نظر ہے۔ کہ وہ اس طرف اپنی کوششوں کو متوجہ کریں۔ اور تا حال ان کی طرف سے صدائے

برنخاست والا معاملہ ہے
دوستو اٹھو اور توجہ کرو
کہ یہ امداد کا وقت ہے
اخبار بدر کا حال ہمیشہ یہ
نہیں رہے گا کہ
بار بار آپ سے مدد مانگی جاوے

بد قسمت یہود

اے خدا ہمیں یہودی بننے سے بچا

آج کل روس کے ملک میں یہودیوں کا جو حال ہوا اور ہو رہا ہے۔ اس سے تمام اخبار بین دنیا بخوبی آگاہ ہے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں بے دریغ قتل کئے گئے۔ اور ان کے بال بچے نہایت بے رحمی کے ساتھ مہذب اور رحم دل عیسائیوں نے تہ تیغ کر دئے ہیں۔ لاکھوں اس مصیبت کو دیکھ کر اپنا گھر بار مال اسباب وطن چھوڑ کر اور فقط جانیں لے کر دوسرے ملکوں میں بھاگ کر چلے گئے اور غنیمت جانتے ہیں کہ جانیں ہی بچ گئی ہیں۔ تعجب ہے کہ سلطان روم کے ملک میں ایک لڑنی باغی عیسائی سپاہیوں کے ہاتھوں سے مارا جاتا ہے۔ تو سارا یورپ چلا اٹھتا ہے۔ اور چاروں طرف سے فریاد مچ جاتی ہے۔ لیکن لاکھوں غریب یہودیوں کا بے گناہ اور بے قصور خون بہایا جاتا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کوئی باز پرس کرنے والا نہیں۔ کوئی ان کی حمایت کرنے والا نہیں یہ کیا سبب ہے۔ کہ زمانہ کی تہذیب کے دعوے بھی بعض خوش قسمت ہی کے کام آتے ہیں ورنہ جس نے ظلم اٹھانا ہوتا ہے۔ وہ اب بھی پہلے سے زیادہ ظلم اٹھا رہا ہے۔ آخر اس قدر ذلت اور خواری کا جو اس قوم یہود کے حصہ میں آئی ہے۔ راز کیا ہے؟

اس کا راز وہی قرآن شریف کی پیش گوئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر انبیاء کی مخالفت کی وجہ سے ایک غضب اور لعنت نازل کی ہے یہ قوم خدا کے غضب کے نیچے ہے اور لعنت میں ہے یعنی دربدر خوار رہنے کا عذاب ان کو دیا گیا ہے۔ ایک وقت وہ تھا۔ کہ یہ قوم ساری دنیا میں سب سے زیادہ خدا کی پیاری قوم ہوتی تھی۔ اس کی خاطر دوسری قوموں کو ہلاک کیا جاتا تھا۔ خدا نے اس قوم کی خاطر فرعون جیسے شہ وقت کو معہ لشکر کے سمندر میں غرق کر دیا۔ اور ایک یہ وقت ہے کہ جب اس قوم نے خدا کے انبیاء کے ساتھ دشمنی کی اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کی۔ تو خدا نے ان کو چھوڑ دیا۔ اور اب وہ دربدر ذلیل اور خوار پھرتے ہیں۔ اور قتل ہوتے ہیں اور کوئی ان کی ہمدردی کرنے والا نہیں۔ گویا وہ انسان ہی نہیں بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح ہو جاتے ہیں اور کوئی پروا کرنے والا نہیں۔

اور یہ مصیبت اس قوم پر آج ہی نہیں۔ بلکہ جب سے کہ ان کے درمیان ان کا آخری نبی آیا جس کا نام عیسےٰ مسیح تھا اور وہ بھی ان کے مردوں میں سے کسی کا نطفہ نہ تھا۔ کیونکہ خدا اس وقت اس قوم پر ناراض ہو چکا تھا۔ اور خدا نے نہ چاہا۔ کہ ان میں سے کسی کا بیٹا آخری نبی اس قوم کا ہو۔ اور پھر آگے وہ نبی خود بھی لاولد ہی رہا اور لاولد ہی مر گیا۔ جس میں یہ اشارہ تھا۔ کہ اس قوم میں سے اب نبوت کے سلسلہ کا خاتمہ ہے۔ اور وہ نبی ہی صرف اس واسطے مبعوث ہوا تھا۔ کہ اپنی قوم کو آگاہ کر دے کہ تمہاری شرارتوں اور بدکاریوں اور سخت دلیوں کے سبب خدا تعالیٰ نے تم میں سے سلسلہ نبوت کو منقطع کر دیا ہے۔ اور اب یہ سلسلہ بنی اسماعیل میں شروع ہوگا پس تم میں سے جو لوگ اس نبی پر ایمان لائیں گے۔ وہ بچائے جائیں گے۔ اور بدستور خدا تعالےٰ کی رحمت میں سے حصہ وافر حاصل کریں گے اور بادشاہتوں کے وارث ہوں گے۔ باقی سب دربدر ذلیل اور خوار ہوتے پھریں گے۔ اور ہلاکت کا راہ دیکھیں گے۔ اس مسیح کے زمانہ سے لے کر آج تک یہ قوم ہلاکت اور تباہی اور ذلت دیکھ رہی ہے۔

ان دنوں یورپ امریکہ کے لکھے پڑھے یہودیوں کی ایک کمیٹی نے اپنی گذشتہ تاریخ جغرافیہ علوم رسوم وغیرہ پر ایک کتاب تالیف کی ہے۔ جو بارہ ۱۲ ضخیم جلدوں میں ختم ہوگی۔ اس میں سے دس جلدیں چھپ چکی ہیں اور ہمارے پاس پہنچ گئی ہیں۔ میں نے اس کا بہت حصہ دیکھا ہے۔ کتاب کیا ہے۔ قرآن شریف کی پیش گوئی کے پورا ہونے کا ثبوت ہے۔ جو صفحہ کھولو یہی نکلتا ہے۔ یہاں مارے گئے وہاں پیٹے گئے۔ اس جگہ خانہ بدر کئے گئے۔ اس جگہ ملک سے خارج کئے گئے۔ کہیں ذلیل ہوئے۔ کسی جگہ قتل ہوئے۔ نہ کوئی بادشاہ رہا۔ نہ کوئی امیر رہا۔ نہ کوئی سلطنت باقی رہی۔ ان کا قصہ پڑھ کر ایک عبرت حاصل ہوتی ہے۔ لوگ تعجب کیا کرتے ہیں۔ کہ یہ کس طرح بندر اور سؤر بن گئے تھے۔ یہاں ان کی تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بندر کی تو پھر کچھ عزت ہے۔ کہ وہ تماشہ دکھلانے والوں کی روزی کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور چڑیا گھر کی زینت ہوتا ہے۔ یہ تو بندر سے بھی گئے گذرے ہوئے۔ کہ سوائے گردن کشی کے مہذب دنیا نے ان کے ساتھ دوسرا کوئی سلوک ہی نہیں کیا۔ اور سؤر تو اس زمانہ میں بہت کام آتا ہے کیونکہ سارے یورپ امریکہ کا گوشت پوست سؤر ہی سے بنتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ڈوئی نے کہا تھا کہ تم سب چلتے پھرتے بھوت خانے ہو کیونکہ یسوع مسیح نے آدمیوں میں سے بھوت نکال کر سؤروں میں ڈال دئے تھے۔ اور تم سب سؤر کے کھانے والے [illegible] گوشت سے بھرے ہوئے ہیں۔ پس تم سب بھوت خانے ہو۔ سؤر [illegible] بھی عزت ہے کیونکہ وہ پرورش میں گوشت کے لئے پالا جاتا۔ اور خوراک اور مکان دیا جاتا ہے۔ لیکن یہود کی ذلت کہ ساتھ قتل ہوتا۔ اور اس کی لاش ذلت کے ساتھ پھینک دی جاتی ہے۔

اس بات کا اس جگہ ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ کتاب جیوش انسائیکلو پیڈیا یعنی جامع علوم یہود ۱۲ جلد ایک چندہ کرکے یہاں منگوائی گئی تھی۔ لیکن چندہ پورا نہ ہوا تھا اور چار دن جلدوں کی قیمت ابھی ہم نے ادا کر لی ہے۔ قیمت فی جلد ۳۵ روپیہ ہے اور کل ۴۲۰ روپیہ ہنوز چندہ میں کمی ہے۔ ولایت سے قیمت کے واسطے مطالبہ ہو رہا ہے۔ اس واسطے احباب سے درخواست ہے کہ تھوڑا بہت جو کچھ کسی سے ہو سکے کوشش فرما کر اس چندہ میں حصہ لینے کی سعی کریں۔ اس کا روپیہ بنام حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے آنا چاہئے۔

یہ تو یہودیوں کی حالت زار کا ایک مختصر سا نقشہ ہے جس سے خدا کے کلام کے پورا ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ لیکن اس وقت میرے لئے اس مضمون لکھنے کا محرک صرف یہی نہیں کہ یہود کی تباہ حالت میں قرآن شریف کی پیش گوئی کا پورا ہونا دکھاؤں۔ بلکہ اس وقت میں ایک اور بھاری غم میں مبتلا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ میں دیکھتا ہوں کہ ہمسایہ کی آگ ہمارے گھر میں بھی آ لگی ہے۔ جن امور نے اس قوم کو یہ دن دکھایا ہے۔ وہی کرتوت ہماری قوم بھی کر رہی ہے۔ جو اپنے تئیں مسلمان کہتی ہے۔ خدا نے اسلامیوں کو پہلے دن سے یہ دعا سکھلائی تھی۔ کہ یہودیوں کی حالت میں ہو جانے سے خدا کی پناہ مانگتے رہنا۔ سورہ فاتحہ میں **غیر المغضوب** کے مقام پر مغضوب سے مراد مفسرین نے یہودی لیا ہے۔ وہ پیش گوئی خدا کے پاک کلام کی جو یہود کے حق میں پوری ہوئی۔ وہی اب اپنی قوم کے حق میں لگتی ہوئی دیکھ کر دل درد سے بھر جاتا ہے۔

جس طرح ان کے درمیان نزول شریعت موسےٰ کے ۱۴۰۰ سال بعد مسیح پیدا ہوا تھا۔ اسی طرح ان کے درمیان بھی شریعت محمدی کے نزول کے ۱۴۰۰ سال بعد ایک مسیح پیدا ہوا ہے۔ جس طرح انہوں نے اس کو دکھ دیا تھا اسی طرح یہ اس کے دکھ دینے پر کمربستہ ہیں۔ جس طرح اس کے واسطے قتل کا منصوبہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح انھوں نے اس کے ہلاک کرنے کے واسطے ہر طرح کے منصوبے کئے اور نہ صرف منصوبے ہی کئے۔ بلکہ پتھر پھینک پھینک کر ہلاک کر دینے کی ہر طرح سے کوشش کی۔ وہ تو کچھ خدائی حفاظت ہی تھی۔ جو بچ گئے۔ ورنہ قوم نے کسی بات میں فرق نہیں رکھا۔ بلکہ اکثر امور میں ان یہودیوں سے بڑھ کر ہی قدم رکھا ہے۔ اس قوم کی یہ حالت صاف بتلا رہی ہے۔ کہ [illegible] کیا حال ہوگا۔ اور ان کی پستی اور ذلت اور ہلاکت کس درجہ تک پہنچے گی۔ آہ۔ یہ قوم اپنی ہمسایہ قوم سے عبرت حاصل کرتی اور اس حالت کو نہ اختیار کرتی۔

یہ بھی خدا کا شکر ہے۔ کہ اسلام کا مذہب موسےٰ شریعت کی مانند مختص القوم اور مختص الزمان نہیں ہے۔ ورنہ ان کی تباہی کے ساتھ ہی اسلام کا بھی خاتمہ ہو جاتا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب فرمایا کرتے ہیں۔ کہ یہ ہم تو وہم کو بھی نہیں۔ کہ اسلام دنیا سے مفقود ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ تو قیامت تک رہنے والا دین ہے۔ لیکن غم ہے۔ تو اس بات کا ہے۔ کہ اسلام اس قوم کے گھروں سے نکل کر دوسرے گھروں کو چار دانگ دے گا۔

ملت قوم کے ممبرو! ذرا سوچو اور غور کرو۔ جوش کو دور کرو اور ٹھنڈے دل کے ساتھ علیحدہ بیٹھ کر فکر کرو۔ موت کا دن نزدیک ہے۔ اور معاملہ بقا اور فنا کا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں زندگی اور موت کا ہے۔ جلدبازی کی بات نہیں تحمل اور صبر سے کام لو۔ ذرا ذرا بات پر خفا نہ ہو جاؤ۔ ہم نے اسلام سے باہر کوئی قدم نہیں رکھا۔ ہمنے اسلام کو عزت دینے کی ہر ایک راہ اختیار

المفتی

اشرف احمد حسین صاحب نے امرت سر سے چند سوال بھیجے۔ جن کے جواب حضرت مولوی صاحب نے تحریر فرمائے ہیں

مکرمی و معظمی حضرت حکیم الامتہ ادام اللہ برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ذیل کے چند سوالات دریافت طلب ہیں۔ ان کے جواب اگر مناسب تصور فرمائیں تو بذریعہ الحکم یا بدر شائع فرما دیں۔ ورنہ بذریعہ پرائیویٹ چٹھی ہی مرحمت ہوں عین کرم بزرگانہ ہوگا۔

سوال نمبر ۱۲ حالت جنب۔ حالت مباشرت اور جائے ضرور میں اگر کسی امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر دل میں پیدا ہو تو آیا زبان سے اس کا اظہار بانفاظ الحمد للہ وغیرہ (جو اکثر بے ساختہ ہو جاتا ہے) جائز ہے یا نہیں؟

جواب ۔ جنبی حالت جنابت میں۔ اور جماع کنندہ حالت جماع میں الحمد للہ کہے۔ حدیث میں ہے۔ کان صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ۔ البتہ بول و براز میں تصریح سے ثابت نہیں کہ حضور علیہ السلام نے منہ سے فرمایا ہو۔ مگر یہی حدیث پیش کی جا سکتی ہے۔

سوال نمبر ۱۳ ظہر کے وقت فرض سے بعد کی دو رکعت سنت غیر مؤکدہ کہلاتی ہیں۔ تو آیا بوقت عجلت و عدم فرصت ان کے ترک سے معصیت لازم آتی ہے یا نہیں۔

جواب ۔ سنتیں تکمیل فرائض کرتی ہیں۔ ضرورت پر عفو ہو سکتی ہے۔ والا فرائض ناقص رہیں گے۔

سوال نمبر ۱۴ غیر احمدی لوگ جو اپنی جگہ پر عقیدت ہم سے صریح سخت مخالفت رکھتے ہیں۔ اگر وہ بڑے اخلاق سے سلام میں پیش قدمی کریں۔ تو ان کے جواب میں وعلیکم السلام کہنے کے علاوہ ہمیں بھی ان پر سلام کہنے میں پیش قدمی کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب ۔ میں نے تو ایسے اخلاق والے نہیں دیکھے کہ ہمارے امام سے ان کو بغض ہو اور ہم سے محبت۔ ! ہم میں عیب یا ان میں بہر حال اخلاق والے سے اخلاقی معاملہ کرو۔

سوال نمبر ۱۵ اگر کسی عذر شرعی سے غسل جنابت کی بجائے تیمم کرکے نماز پڑھ لی جاوے۔ تو پھر اس کے بعد کی نمازوں سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے۔ یا وہ تیمم باستقلال غسل کا کام دے گیا ہو۔

جواب ۔ عذر شرعی کے باعث تیمم عذر شرعی تک محدود ہے جب وہ عذر جاتا رہا۔ تو تیمم باطل ہو گیا۔ پھر غسل کرو۔

سوال نمبر ۱۶ ایک احمدی کتب فروش کے لئے کیا ان کتابیں کی خرید و فروخت جائز ہے۔ جن کے مضامین کے حسن و قبح کا کچھ علم نہیں۔ مثلاً بعض ناول اخلاقی یا سراغ رسانی کے کہلاتے ہیں۔ اور نہیں معلوم کہ ان کے بیچ میں حسن و عشق یا فسق کا مخرب الاخلاق کا ڈھکڑا بھی مرقوم ہے۔ یا نہیں۔ یا عامیانہ قصے فسانے یا مذہبی رنگ کے رہب دیالیس نقشہ وغیرہ یا کتب نجوم۔ وجفر و عملیات

جواب ۔ صریح بری کتاب اور خلاف قانون کتاب کا بیچنا جائز نہیں۔ والا علی العموم جائز ہے

سوال نمبر ۱۷ ۔ ایک احمدی نے ایک ہندو دوکاندار کا کچھ دینا تھا۔ (اندازاً آٹھ روپے) وہ دوکاندار مر گیا۔ اور اس کے ورثاء کا کچھ پتہ نہیں ملا۔ تو اس قرض کے بوجھ سے کیسے سبکدوشی ہو سکتی ہے؟

جواب ۔ جس کا دینا ہو اور وہ مر جاوے۔ یا اس کا وارث نہ ہو۔ تو وہ مال صدقہ کر دے۔

سوال نمبر ۱۸ تلاوت قرآن بلا فہم معانی بھی کسی حد تک موجب ثواب ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر شخص کو تمام و کمال کلام مجید کا علم معانی نہیں ہوتا۔ پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ جہاں سے اس کی سمجھ میں نہ آئے۔ وہ مقامات بیچ میں چھوڑتا جاوے

جواب ۔ صرف تلاوت قرآن کریم کا بھی حکم فرمایا ہے اتل ما اوحی الیک من الکتاب ہے۔ اس میں حفاظت قرآن کریم ہے۔ اور حفاظت کا ثواب

نور الدین

خدا نعم البدل دے

مخدومی ڈاکٹر غلام غوث صاحب سینیر ڈپٹی اسسٹنٹ کا لڑکا فضل کریم ۳۰۔ جولائی ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوا تھا۔ اور جس کی پیدائش کی خبر اخبار البدر کے ذریعہ شائع کی گئی تھی۔ ۸۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر صاحب کی درخواست پر ان کے افریقہ کے احباب کی اطلاع کے واسطے شائع کیا گیا۔

مقبرہ بہشتی

میں صرف بہشتی دفن ہوگا

ایک دوست سوال کرتے ہیں۔ کہ اشتہار الوصیت میں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے۔ کہ وہ کوئی خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جاوے گا" یہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس کو ذرا کھول کر بیان کیا جائے

سو واضح ہو کہ ان کلمات کا یہ مطلب ہے۔ کہ یہ زمین بجائے خود کوئی ایسی شے نہیں۔ کہ اس میں داخل ہونے والا اور دفن ہونے والا بہشتی بن جاوے۔ اور کوئی شخص خواہ کیسے ہی بد افعال رکھتا ہو۔ اور مشرک ہو یا کافر ہو۔ تو اس زمین کی تاثیر اس کو شرک اور کفر سے بچا کر مومن اور بہشتی بنا دے گی۔ ہرگز نہیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے سچے وعدوں اور پیشگوئی اور الہام الٰہی کے مطابق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبول ہو جانے والی دعاؤں کے مطابق خدا تعالیٰ ایسے سامان ہمیشہ بناتا رہے گا۔ کہ صرف وہی لوگ اس قبرستان میں دفن کئے جاویں۔ جو بہشتی ہوں اور جو بہشتی نہ ہوگا۔ اس کے واسطے ایسے اسباب ہی پیدا نہ ہو سکیں گے کہ اس مقبرہ میں دفن ہو سکے۔ پس یہ زمین کسی کو بہشتی بنانے والی نہیں بلکہ برخلاف اس کے بہشتی لوگوں کی خوابگاہ ہونے کی خوش قسمتی سے اس زمین کو بہشتی بنا دیا ہے۔

رسید زر

۳۰۔ جنوری ۱۹۰۶ء ۔ نذیر الدین صاحب

اعانت

۳۱ ۔ ،، ،، ۔ شیخ محمد رمضان صاحب

۳۱ ۔ ،، ،، ۔ میر احمد شاہ صاحب

۳۱ ۔ ،، ،، ۔ میاں محمد بخش صاحب حجام

۳۱ ۔ ،، ،، ۔ مرزا احمد صاحب

۳۱ ۔ ،، ،، ۔ حکیم خادم علی صاحب

۳۱ ۔ ،، ،، ۔ میر جمال الدین صاحب

۳۱ ۔ ،، ،، ۔ شیخ غلام نبی صاحب

۳۱ ۔ ،، ،، ۔ ڈاکٹر یعقوب خان صاحب

۳۱ ۔ ،، ،، ۔ سید حسین علی صاحب

۳۱ ۔ ،، ،، ۔ محمد دین صاحب

۳۱ ۔ ،، ،، ۔ میاں فضل الٰہی صاحب

۳۱ ۔ ،، ،، ۔ چودھری ملا صاحب

۳۱ ۔ ،، ،، ۔ داد خان صاحب

یکم فروری ۱۹۰۶ء ۔ شیخ محمد مبارک دین صاحب

،، ،، ،، ۔ انوار الحق صاحب

،، ،، ،، ۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب

،، ،، ،، ۔ میاں مولا بخش صاحب

،, ،، ،، ۔ خواجہ غفار جو صاحب

،، ،، ،، ۔ میر محمد اسماعیل صاحب

،، ،، ،، ۔ عبد الحق صاحب

،، ،، ،، ۔ نبی بخش صاحب

عام اخبار

تار خبر ۲۷ جنوری۔ روس مین ۲۲ کو سپاہیون نے افسر کے مکان پر حملہ کر کے اس کو زخمی کر دیا۔ ڈاکٹر کلائین نے طاعون کے واسطے نیا ٹیکہ ایجاد کیا ہے۔ پہلے نے کیا کیا تھا۔ جو یہ کیے گا۔ افسوس کہ لوگ اصلی علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

جنگ مین جاپانیون کا خرچ گیارہ کروڑ ستر لاکھ اشرفی ہوا اور ایک ملک قحط سے تباہ ہو رہا ہے۔ اور جو ہزارون جنگ مین قتل ہوئے۔ وہ جدا۔

جزیرہ کریٹ والون نے اہل اٹلی کا ایک سپاہی قتل کر دیا۔ یہ جزیرہ ہی ہمیشہ مفسدہ (رہا) سلطان کے قبضے سے تو یورپ نے اس کو نکالا۔ پھر یورپ کو اس نے کوئی سکھ نہین دیا۔

کرسچین کی موت۔ ڈنمارک کا بادشاہ مر گیا۔ اس کا بیٹا فریڈرک ہفتم بادشاہ بن کر تخت نشین ہوا۔ وزیر اعظم نے بالاخانہ پر چڑھ کر نعرہ لگایا۔ اس کا نام کرسچین تھا۔ لفظ کرسچین کے معنے ہین۔ عیسائی۔

آتش زدگی۔ کلکتہ مین رالی برادر کے ذخیرے کو آگ لگی۔ دو لاکھ کا نقصان ہوا۔

تصادم ریل۔ بنگلہ مین دو ریلین ۳۰ جنوری کو ٹکرائین۔ کئی جانین ہلاک ہو گئین۔ خدا کی پناہ۔

بنگالی بہادر۔ اخبار سول جاپان اور ہند کی فوجی طاقت کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ جاپان میں ۴۲ ملین کی آبادی اور ہند میں ۳۰۰ ملین کی آبادی ہے۔ مگر اس آبادی کو کیا کرین۔ جس مین ۶۰ ملین تو بنگالی ہی ہین۔ انگریز خوب جانتے ہین۔ کہ بنگالیون کا کیا حوصلہ ہے۔

کسی غیر رجسٹری شدہ خط وغیرہ کی رسید کی فیس بجائے ۲ کے ۳ پائی کر دی گئی۔ ڈاکخانہ۔

یہ بات کہ درہ خیبر کی شاخ ریلوے مومندیون کی مخالفت کے باعث رک گئی ہے۔ غلط ہے۔

امیر صاحب ملاؤن کو وظائف دیتے ہین۔ کہ وعظون مین ان کی وفاداری پر بھی مائل کرین۔

اتوار کے روز بریڈلا ہال کے احاطہ مین سودیشی پرچار کا ایک اور جلسہ منایا گیا ہے۔

پنجاب مین بارش کی بدستور جا بجا مانگ ہے۔ نرخ غلہ بھی روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے۔

دہلی مین ژالہ باری سے بھی صدمہ پہنچا۔ حصار۔ گوڑگانون۔ ملتان و لاہور مین ٹڈی دل ہی۔

راجپوتانہ مین قحط زدگان کی تعداد قریب ساڑھے ۵ ہزار تک بڑھ گئی ہے گوالیار مین ۲۶ ہزار قحط زدون کو مفت کھانا ملتا ہے اور بھی ۱۲۵۰۰ مین سوموار ہفتہ گذشتہ ۱ بجے کے بعد دوپہر شاہ پور کانگڑہ مین بھاری بھونچال آیا تھا۔

سلویہ نام جرمن وخلانی جہاز آبدوز سرنگ سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا۔ اس پر فوج لدی تھی۔

یہ جہاز ولاڈیووسٹاک فوج لے کر روانہ ہوا تھا۔ لیکن [illegible] واپس لایا گیا ہے۔

اس حادثہ مین دس سپاہی قتل اور ۸ زخمی ہوئے۔ نہ معلوم کتنی آبدوز سرنگین باقی ہین۔

جہاز مذکور پکی تمام فوج راس فوسلکی کے برفانی ساحل پر اتار دی گئی ہے۔ بد حال۔

جاپان سے ۳۰ ہزار روسی قیدی وطن کو پہنچ چکے ہین۔ [illegible] ہنوز باقی ہین۔

اگلے روز جمعہ سے پیرس کے گرجہ سنٹ پائری پر بھی سخت ہنگامہ ہوا۔ جوش تیز ہے۔

یہ گرجہ مکان پارلیمنٹ کے قریب ہے۔ اس مین تین ہزار آدمی [illegible] آمادہ تھے۔

فوجی سپاہیون نے دروازے پر حملہ کیا۔ اندر ٹھہرا ہوا۔ ہر طرح روکنے کی کوشش کی ملکی سپاہی ننگی تلوارین لئے ہوئے کواڑ توڑ کر گھس گئے۔ وہان خوب ہاتھ صاف کئے تھے۔

کئی دست بدست مقابلے ہوئے کئی نقصان تھے آخر کار گرجہ کا مکان بدقت خالی کرا لیا۔

گرجہ والے جہان دم ٹھونکے ہوئے وہ اسباب گرجہ کی سرکاری فہرست نہین بننے دین گے کچھ ہو۔

مزید ہنگامون کا خوف طاری ہے۔ تمام ملک فرانس مین مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔

لارڈ منٹو

انڈین ایسوسی ایشن کے ڈیپوٹیشن کے سامنے لارڈ منٹو نے جو اسپیچ دی وہ ہوا اس [illegible] اور کسی حیثیت سے اس امر کی [illegible] والی نہیں سمجھی جا سکتی کہ تقسیم بنگالہ کے متعلق رعایا کی ناراضی ظاہر کرنے کی اور کوشش کی جاوے وہ صاف صاف فرماتے ہین۔ کہ مین آپ کو گمراہ کرونگا اگر مین آپکے دل مین کسی طرح سے یہ امید پیدا کرون۔ کہ وہ پالسی پلٹ دیجائے گی۔ آپ یقین کیجئے۔ کہ فوائد اور نقصانات تقسیم کی پوری طرح سے جانچ کر لی گئی ہے۔ اور گو یہ قبول کیا جاتا ہے۔ کہ بعض حالتون مین مقامی فوائد کو نقصان پہنچے گا۔ مگر میرے بہترین خیال مین اس سے عام بہبودی اور دستکاری کے فروغ کو مدد ملے گی۔ اور مجھے تعجب ہوگا کہ اگر جیسا زمانہ گذرتا جاتا ہے۔ یہ قبول نہ کیا جاوے۔ کہ اس سے بہت فوائد حاصل ہوئے ہین"۔ کیا اس سے بھی بڑھ کے کوئی صاف اور صریح انکار جو ایک مہذب حاکم کی زبان سے نکل سکتا ہے۔

اس کے بعد ان جھگڑون اور ان شدتون کا ذکر ہے جو بنگالے مین رعایا کے ساتھ کی گئین۔ ان کی نسبت لارڈ منٹو فرماتے ہین۔ کہ مین [illegible] گرا ہون۔ کہ مین [illegible] واقعات کا لحاظ کر کے [illegible] ثابت شدہ یا [illegible] تسلیم کر سکتا ہون۔ کہ جو بیانات آپ [illegible] رعایا [illegible] اصل ہے۔ کہ جو انھون نے مین [illegible] ثابت کرین۔ گو مین [illegible] ہون۔ کہ معاملات کی اس درجہ کیفیت سے مجھے معلوم ہوئی۔ یا کسی شکست ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو کارروائی [illegible] کی سے وہ پوری طرح پر جا پہنچتی۔"

مگر ان الفاظ کا مطلب پبلک کو یہ سمجھایا جاتا ہے۔ کہ انھون نے دو باتون کہین۔ ایک یہ سیکرٹری آف سٹیٹ کی مستقل کی ہوئی پالسی کو وہ پلٹ نہین سکتے۔ دوسرے یہ کہ تمام بنگالہ تقسیم کے خلاف نہین ہے۔ لہذا بنگالیون کا کام ہے کہ دوبارہ جلد جلد شروع کرین اور ہر ایک [illegible] تقسیم کے خلاف ناراضی ظاہر ہو۔ اس کو [illegible] الفاظ [illegible] تہذیب کا بتا دو گورنر جنرل بہادر نے کیا اور [illegible] ان کارروائیون سے۔ رک سکتے والی نہین ہے بلکہ بغیر کسی سخت جواب کے ہم شائق ہین۔ [illegible] جاپانیان اور رعایا کو شریر ساتے پڑھا فساد اور ہنگامہ پیدا کرنے کے معین ہوا کرتے ہین۔ فقط

سائنس کے کرشمے نرالا دودھ۔ گائے بھینس۔ بکری وغیرہ کا دودھ تو ہم سے تقریباً ہر ایک نے پیا ہوگا۔ لیکن مچھلی کا دودھ پینا تو در کنار شاید کبھی سنا بھی نہ ہوگا۔ یہ اپنے طرز کا بالکل نرالا دودھ ہے۔ پروفیسر [illegible] صاحب نے برسون کے تجربہ کے بعد ویل مچھلی کا دودھ دوہنے مین پوری پوری کامیابی حاصل کی ہے۔ ویل کو تمام لوگ مچھلی کہتے ہین لیکن دراصل یہ دودھ پلانیوالا دریائی جانور ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف نے چار مچھلیون کو پال رکھا ہے۔ اور ان کا دودھ [illegible] ایک خاص مشین ایجاد کی ہے۔ ویل مچھلی کا [illegible] ایک مچھلی دن بھر مین تقریباً ساٹھ یا ستر من دودھ دیتی ہے۔ [illegible] ہاتھ کی طاقت سے اتنا دودھ دوہ سکے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ دودھ نہایت ہی شیرین و مفرح گاڑھا اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ یہان تک کہ ان صفات مین یہ دودھ جزیرہ جرزی واقع یورپ کی گائے کے دودھ سے بھی بدرجہا اعلیٰ ہوتا ہے۔ لیکن یہی خوب ثابت ہے علم کیمیا کے طریقہ سے یہ معلوم کیا گیا ہے۔ کہ اس دودھ مین دافع امراض کے بھی اجزا زیادہ تر پائے جاتے ہین جن کی باعث لوگ کاڈ لور آئل استعمال کرتے ہین۔ جن لوگون نے اس دودھ کا استعمال کیا ہے وہ بتاتے ہین کہ یہ دودھ تمام دودھون سے زیادہ عمدہ ہے۔ اس مین شک نہین کہ اب نیوفونڈلینڈ کے باشندے اس دودھ سے ہر ایک قسم کا تجارتی فائدہ اٹھائین گے۔ نقط

اصلاح ۔ گذشتہ پرچہ بدر مین صفحہ ۹ پر جو ہدایات برائے وصیت کنندگان درج مین۔ ان کی سطر اول کے چھاپنے مین غلطی ہوئی ہے۔ اصل عبارت یون ہے کہ اگر ضرورت ہو تو وصیت کنندگان وصیت کا مسودہ محمد علی سے طلب کرین اور اس کی نقل سادہ کاغذ پر از سر نو کرین جس کا مطلب یہ ہے کہ سادہ کاغذ پر نقل کرنی ضروری ہے۔ اور چھپی ہوئی فارم کی خانہ پری نہین کیجائیگی پس احباب کے پاس اخبار الحکم اور بدر پہنچ چکے ہین۔ ان کو مسودے طلب کرنے کی ضرورت نہین۔ کیونکہ مسودے اخبارون مین چھپ چکے مین وہان سے طلب کرین۔ محمد علی۔

اِس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں۔

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دار و مدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑہ ہے جب انسان کی غذا ہی کم ہو گئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری۔ سستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا دو صورتوں سے ممکن ہے ایک تو غذا کا کافی طور سے چبا نہ سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ۔ کہ جن کو اطبا نے ام الامراض یعنی سرچشمۂ امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ یہی مرض گوناگوں اور سخت امراض کا باعث ہو کر بعض اوقات لا علاج ہو جاتی ہے۔ ہمارے

"خوشبودار منجن دندان"

سے ہلتے دانت مضبوط۔ مسوڑوں کا گوشت درست۔ خون کا جانا بند۔ بدبو و میلا پن دور۔ دانت موتیوں کی طرح صاف و چمکدار ہو جاتے ہیں۔ دانت گرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ کیڑا لگنے نہیں پاتا اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کی امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی یعنی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ بادگولا۔ دردشکم۔ پیچش۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ کھال۔ درد سر کھٹے ڈکاروں کا آنا۔ سینہ جلنا۔ مونہہ سے بدمزا پانی کا چھوٹنا۔ نفخ کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ وغیرہ جملہ امراض معدہ و شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزا خوشبودار۔ خوراک کا تھوڑا۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھار نیوالا ہے۔ علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں تو پیٹ کو اصلی حالت پہ لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے دائما کے استعمال سے غذا ادگنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ چار روپیہ (للعہ)

المشتہر

حکیم منشی محمد عبد العزیز کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت

لاہور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمیں تمام اخلاقی اور روحانی مسایل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ و تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کی الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد ہے۔ مجلد ہے۔

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کے حاشیہ میں تمام ترجمہ اور مضامین ہی ہیں طبع ثانی کی حصہ میں بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد عہ مجلد ہے

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کیوجہ سے اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد ہے۔

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و سیپارہ الم** قیمت ۶ (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ (۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۳ (۸) **مفتاح العرب** اسکے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت ۳

(۹) **جامع العلوم** یعنی مڈیکل سائی کلو پیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمیں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و نظامہائے جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشخیص الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) ائی ر سرجری یعنی جراحی حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم اسرار الاعضا (۱۳) علم تشریح (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت مجلد عہ۔ علاوہ محصولڈاک

(۱۰) **مڈیکل سائی کلو پیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت مجلد

(۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں ہر مرض کے ساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت (۱۲) **تشخیص الامراض** اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بترتیب لغت درج ہے قیمت

(۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام دوائیاں ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں۔ یا ماں دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت

(۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جسکا مال چاہو قیمتاً طلب کرو

سرمہ سلیمانی یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی دفعہ سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھلا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ہے۔

منجن دندان۔ لو اب کسی کو امراض دانت و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا مسوڑے سے درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے دانت میں پس ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہوتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے صرف ۴

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو ماتم کر بیٹھے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا لیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۶

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ الحمدیہ مقام لب گنڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور مضامین ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول و سچائی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دل دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ۴ پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں معہ حسب ایڈیٹوریل۔ ہر روز لاہور سے باقاعدہ نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا۔ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دل پسند اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

منیجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بدر مسیح

مورخہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۸ - فروری ۱۹۰۶ء - تازہ الہام - زمین کہتی ہے -

یا نبی اللہ کنت لا اعرفک

ترجمہ :- اے اللہ کے نبی مین تجھے نہین پہچانتی تہی -

یخرج ھمہ وغمہ دوحۃ اسمٰعیل فاخفہا حتیٰ یخرج -

ترجمہ - اس کا ہم اور غم باہر نکال دیگا - اسماعیل کے درخت کو پس اس کو پوشیدہ رکہہ - یہان تک کہ وہ ظاہر ہو جاوے -

"ایک دانہ کس کس نے کہانا"

۸ - فروری ۱۹۰۶ء - خواب مین دیکہا گیا تہا - کہ ہمارے باغ کے قریب ایک نہر رواں ہے - مین کہتا ہون - کہ اب باغ جلد چند روز مین پرورش پا جائے گا - اور اگر پانی بہی نہ ملیگا تب بہی سر سبز ہو جاوے گا - میرے نزدیک اس کی تعبیر یہ ہے - کہ باغ سے مراد اپنی جماعت ہے - اور نہر سے مراد نصرت اور تائید الٰہی ہے - جو شاخوں کے رنگ میں ظاہر ہوگا -

۱۰ - فروری ۱۹۰۶ء - دیکہا - کہ ایک جماعت کثیر میرے پاس کھڑی ہے - ایک حاکم آیا اور اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ کیوں اس جماعت کو منتشر نہ کیا جاوے - مین نے کہا کہ اس جماعت مین کوئی مخالفت نہین - صرف تعلیم پاتے ہین - پھر اس حاکم نے کہ گویا وہ ایک فرشتہ تہا - آسمان کی طرف مونہہ کر کے ایک دو باتین کین - جو سمجہ مین نہیں آئین - پھر اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ سلام اور چلا گیا

بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی

۱۱ - فروری ۱۹۰۶ء - الہام ہوا - پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچہہ حکم جاری کیا گیا تہا - اب ان کی دلجوئی ہوگی

ایک پوشیدہ خبر شائع ہونیکی پیشگوئی

۱۱ - فروری ۱۹۰۶ء - اول کسی نے کہا - کرنسی نوٹ پھر ایک کتاب مجھے دی گئی - گویا وہ کرنسی نوٹ تھے - اور پھر الہاماً میری زبان پر جاری ہوا -

دیکہو میرے دوستو اخبار شائع ہو گیا -

(فرمایا - اخبار سے مراد خبر ہے)

ہفتہ قادیان

۱ - حضرت اقدس بخیر و عافیت ہین -

۲ - حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ مین ہوتا ہے -

۳ - حضرت مولوی محمد احسن صاحب اسی جگہ قیام پذیر ہین - اور بعض ضروری تصانیف مین مصروف ہین

۴ - اس ہفتہ مین بیرون جات سے خاں صاحب عبد المجید خاں صاحب بمعہ چند دیگر احباب کے کپورتھلہ سے اور دیگر مختلف احباب مختلف مقامات سے تشریف لاکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین حاضر ہوئے -

مدرسہ قادیان

۱۴ - فروری ۱۹۰۶ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائینہ کے واسطے جناب رائے صاحب جگل کشور صاحب سینیر اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس حلقہ امرت سر تشریف لائے - عاجز راقم بہی بوجہ اس کے کہ مدرسہ کے معاملات کے ساتہ پرانی دلچسپی ہے - صاحب موصوف کی خدمت مین حاضر ہوا - صاحب موصوف ایک خلیق افسر ہین - آپ نے جماعت پنجم کا امتحان کیا - اور ۱۵ ر کو بہی مدرسہ کا معائینہ فرماوین گے - ۱۷ ر کو جناب گاڈ صاحب انسپکٹر تشریف لاوین گے - اور مدرسہ کا معائینہ کرین گے - باقی حالات ہفتہ آیندہ کے اخبار مین درج کئے جاوین گے

ڈائری

القول الطیّب

۱۱ - فروری ۱۹۰۶ء - فرمایا - بڑے شکر کی بات ہے - کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مین جو دعائین کی جاتی ہین - وہ اکثر قبول ہوتی ہین - قضا و قدر تو رک نہین سکتی - اور اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کاملہ سے ہر ایک کام کرتا ہے - لیکن اکثر دعاؤن مین اپنی مراد کے مطابق کامیابی ہو جاتی ہے - اور ایک قطعی اور یقینی امر یہ ہے - کہ دعا کا نتیجہ خواہ کچہہ ہی ہونے والا ہو - جواب ضرور مل جاتا ہے - خواہ وہ جواب حسب مراد ہو - اور خواہ خلاف مراد ہو -

فرمایا - زلزلہ کے بارے مین مین نے یہ توجہ نہین کی کہ کب اور کس وقت واقع ہوگا - کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ اللہ تعالیٰ اس مین اخفا چاہتا ہے - انسان کے ملکی رازون مین بہی اخفا ہوتا ہے - ایسا ہی اللہ تعالیٰ کے کامون مین بہی اخفا ہوتا ہے اس واسطے مین ڈرتا ہون - کہ اس کے متعلق زیادہ دریافت کرنے کی کوشش کرنا کہین بے ہودگی نہ سمجہی جاوے - تاہم اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے - وہ دعا کرنیسے ناراض نہین ہوتا - لکہا ہے - کہ جب آنحضرت کو کہا گیا کہ اگر تو فلان اشخاص کے متعلق ستر دفعہ بہی دعا کرے - تب بہی قبول نہ ہوگی - تو آنحضرت نے کہا - کہ مین ستر سے بہی زیادہ دفعہ دعا کرون گا - ایسا ہی حضرت ابراہیم نے قوم لوط کے متعلق مجادلہ کیا - حالانکہ مجادلہ کرنا سوء ادب ہے - اکثر مجادلہ مین بے دلیل درخواست ہوتی ہے - لیکن چون کہ یہ دعا کا رنگ تہا - خدا تعالیٰ نے اس کو ناپسند نہین فرمایا -

فرمایا - زلزلہ کے متعلق بہت خطرہ ہے - اور اس کا علاج بجز دعا کے اور کچہہ نظر نہین آیا - راتون کو اٹھ اٹھ کر تہجد مین دعائین کرو - تاکہ خدا تعالیٰ رحم کرے -

ایک شخص نے سوال کیا - کہ میت کے ساتہ جو لوگ روٹیاں پکا کر یا اور کوئی شے لے کر باہر قبرستان مین لے جاتے ہین - اور میت کو دفن کرنے کے بعد مساکین مین تقسیم کرتے ہین - اس کے متعلق کیا حکم ہے -

فرمایا - سب باتین نیت پر موقوف ہین اگر یہ نیت ہو - کہ اس جگہ مساکین جمع ہو جایا کرتے ہین اور مردے کو صدقہ پہنچ سکتا ہے - ادہر وہ دفن ہو - اور ہر مساکین کو صدقہ دے دیا جاوے - تاکہ اس کے حق مین مفید ہو - اور وہ بخشا جاوے - تو یہ ایک عمدہ بات ہے - لیکن اگر صرف رسم کے طور پر یہ کام کیا جاوے - تو جائز نہین ہے - کیون کہ اس کا ثواب نہ مردے کے لیئے نہ دینے والون کے واسطے اس مین کچہہ فائدے کی بات ہے -

ایک شخص نے سوال کیا کہ کسی شخص کے مرجانے پر جو اسقاط کرتے ہین - اس کے متعلق کیا حکم ہے - فرمایا یہ بالکل بدعت ہے - اور ہرگز اس کے واسطے کوئی ثبوت سنت اور حدیث سے ظاہر نہین ہوسکتا -

نظم میان محمود احمد صاحب

میان اسحاق کی شادی ہوئی ہے آج اے لوگو
ہراک منہ سے یہی آواز آتی ہے۔ مبارک ہو
دعا کرتا ہوں میں بھی ہاتھ اٹھا کر حق تعالیٰ سے
کہ اپنی خاص رحمت سے وہ اس شادی میں برکت دے
خدایا اس نبی پر اور بیٹے پر فضل کر اپنا
اور ان کے دل میں پیدا جوش کر دے دین کی خدمت کا
کلام پاک کی الفت کا ان کے دل میں گھر کر دے
نبی سے ہو محبت اور تعشق ان کو تجھ سے
ہر اک دشمن کے شر سے تو بچانا اے خدا انکو
ہمیشہ کے لئے رحمت کا تیری ان پہ سایہ ہو
ہمیشہ کے لئے ان پر ہوں یا رب برکتیں تیری
دعا کرتا ہوں یہ تجھ سے خدایا سن دعا میری
انہیں صبح و مسا دین اور دنیا میں ترقی دے
نہ ان کو کوئی چھوٹا سا بھی آزار اور دکھ پہنچے
عطا کر ان کو اپنے فضل سے صحت بھی اے مولیٰ
ہمیشہ ان پہ برسا ابر اپنے فضل و رحمت کا
میں اگلے شعر پر کرتا ہوں ختم اس نظم کو یارو
ایسے ان کے واسطے تم بھی خدا سے کچھ دعا مانگو
بہت بھایا ہے اے محمود یہ مصرعہ میرے دل کو
مبارک ہو یہ شادی خانہ آبادی مبارک ہو

ضرورت مصلح بہ شہادت زمانہ

اخبار وفادار میں ایک نظم مسلمانوں کی موجودہ حالت پر چھپی ہے۔ چند شعر ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

کہاں اب وہ فروغ ملت بیضا رہا باقی
فقط دنیا میں ہے اک نام اسلام کا باقی
یہیں سورج کی یہ کرنیں ڈوبنے والی کوئی دم میں
نہ وہ گرمی نہ وہ تیزی نہ اس میں ہے ضیا باقی
کہاں ہیں وہ عقیدے وہ ارادے کیا ہوئی ہمت
نہ دولت ہے نہ حشمت ہے نہ کچھ صدق و صفا باقی
مسلمان نام کے ہیں ہم نہیں ہم میں مسلمانی
لٹا سب قافلہ یہ رہ گئے ہیں نقش پا باقی
کسی کے ہم شریک حال ہوں یا کام آئیں کچھ
جو ہمدردی کریں ہم میں نہیں اس کا پتا باقی
کریں گے قوم کی کیا خیر خواہی اور ہمدردی
نہ ہو جن میں کہ کچھ بھی بوئے انس اقربا باقی
اسی پر فخر کرتے ہیں اسی پر ناز ہے ہم کو
گئی دولت مگر گھر میں ہے اک بوریا باقی
ہماری قوم سوتی ہے کچھ ایسی بے خبر ہو کر
سوا اک سانس کے اور کچھ نہیں اس میں ذرا باقی

کیا حالت آسمانی مصلح کی ضرورت کو ظاہر نہیں کرتی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک نیا عجیب و غریب رسالہ دار الامان سے

ہم نے ایک سہ ماہی رسالہ قادیان سے نکالنا چاہا ہے۔ جس کے **ایڈیٹر** صاحبزادہ **حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد** صاحب ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے اس رسالہ کا نام **تشحید الاذہان** تجویز فرمایا ہے اس رسالہ میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہوا کریں گے۔
(۱) اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ کی وہ تقریریں جو آپ گو عورتوں کو وعظ کے طور پر سنایا کرتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً درج ہوا کریں گی (۲) مکتوبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن (۳) مسائل شرعیہ (۴) سوانح مشاہیر اسلام (۵) مخالفین اسلام کے دندان شکن جواب (۷) عربی کی تعلیم کے لئے آسان طریقے۔ وغیرہ وغیرہ۔ پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو شائع ہوگا۔ سالانہ قیمت پیشگی ۱۲/ ہے۔

درخواستیں بنام منیجر رسالہ تشحید الاذہان قادیان آئیں

پچیس فروری والے الہام کا مطلب

ایک دوست نے حضرت سے دریافت کیا۔ کہ کیا اس الہام کا یہ مطلب ہے۔ کہ ہم لوگ پچیس فروری کے بعد باہر میدانوں میں چلے جاویں۔ فرمایا۔ نہیں۔ اس کا یہ مطلب تا حال مجھ پر ظاہر نہیں کیا گیا۔ اور نہ اس کی بنا پہ مکانوں کو چھوڑنا چاہیئے۔

مبارکباد

(۱) اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے جناب قاضی امیر حسین صاحب اول مدرس دینیات کے ہاں فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے لڑکے کا نام فضل حق رکھا۔ قریب دس ماہ کا عرصہ گذرا ہے۔ کہ قاضی صاحب موصوف کا جوان لڑکا عزیز محمد شاہ مرحوم فوت ہوا تھا۔ بعد کئی دوستوں نے اور خود قاضی صاحب نے اور اس عاجز نے بھی (کیونکہ قاضی صاحب موصوف کے واسطے دعا کی جاتی تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں عظیم صدمہ کے بعد نعم البدل عطا فرماوے۔) یہ خواب دیکھے تھے کہ عزیز محمد شاہ گویا کہیں گیا ہوا ہے۔ اور پھر واپس آگیا ہے۔ اس عالم سے جا کر پھر واپس آنے کے یہی معنے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے عوض میں ایک لڑکا عطا فرمایا۔ فالحمد للہ۔ اللہ تعالےٰ اس فضل حق کو قاضی صاحب اور دیگر لواحقین اور احباب کے واسطے موجب فضل حق بنا دے اور اس کو نیکی اور صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرما وے۔ اور خادم دین بنا دے۔ آمین ثم آمین۔
(۲) مخدومی مولوی شیر علی صاحب۔ بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام کے لڑکے کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے عبد الرحمان رکھا۔ خدا اسے اسم با مسمےٰ بنا دے۔ آمین۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲/ لیکن ۲ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا۔ ضمیمہ بحساب ۲/ فیصدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔
اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا

ثناء اللہ کا فیصلہ ہو گیا

آج کل کے اہلحدیث کا نمونہ

ہمہ کارش ز خودکامی بہ بدنامی کشید آخر
نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا

ثناء اللہ کے فیصلہ سے اس وقت ہماری مراد یہ نہیں ہے کہ غزنوی وغیرہ مولویوں نے اس پر جو کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ باوجود ثناء اللہ کی بہت کوشش کے تاحال اس کے استاد الاستاد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور پھر خود غزنوی صاحبان جو اصل موجد فتوے کے تھے۔ اب تک اس کے مخالف ہیں اور اس کو کافر جانتے ہیں۔ لیکن اس جگہ فیصلہ سے مراد اس کا فیصلہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ کیونکہ اس نے ایک تازہ تحریر کے ساتھ اس نے بالوضاحت یہ ظاہر کر دیا ہے کہ احمدی جماعت کی مخالفت میں وہ راستبازی یا سنجیدگی کی کہاں تک پرواہ رکھتا ہے۔

آہ! اسلام کے واسطے یہ کس مصیبت کا زمانہ ہے اور جو ہمارے علماء ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اسلام کی طرف سے بڑی بڑی کتابیں چھاپتے ہیں۔ اخبارین نکالتے ہیں فتوی لکھتے ہیں۔ قوم کی اصلاح کا بیڑا اٹھاتے ہیں۔ جب ان کے حالاتِ اندرونی ظاہر ہوتے ہیں۔ تو حافظ شیراز کے اس شعر کے مصداق ہوتے ہیں۔ ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب منبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

حافظ شیراز کے وقت تو شاید خلوت تک ہی معاملہ محدود تھا۔ مگر اب تو بر خلاف علانیۃ ببانگ دہل بسر بازار اس قسم کی باتیں کی جاتی ہیں۔ کہ اسلام ایک عجیب مذہب ہے۔ کہ اس کے ماننے والے جھوٹ بولو چوری کرو۔ متقی کے متقی بنے رہو گے ایسے ہی بزرگ علماء کے متعلق لکھا ہے۔ کہ بھیڑیئے نے بھی ان کی حالت میں گرفتار ہونے سے پناہ مانگی تھی۔ کیونکہ بھیڑیا تو اپنے آپ کو بھیڑیا ہی کہتا ہے اور یہ بھیڑیئے ہو کر بھیڑوں کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔

یہ واقعات نہایت ہی قابل افسوس ہیں۔ مگر اس وقت جس واقعہ کی طرف میں ناظرین کو متوجہ کرتا ہوں۔ وہ سب سے بڑھ کر تعجب انگیز ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ امرتسر سے ایک ہفتہ وار اخبار نکلتا ہے۔ جس کا نام اہل حدیث ہے۔ اس اخبار کے مقاصد اور اغراض جو ہونے چاہئیں۔ خود اس کے نام سے ظاہر ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ سوائے بدنام کنندۂ نکونامے چند کے اور کوئی بات اس میں پائی نہیں جاتی۔ بالخصوص سلسلہ احمدیہ کے متعلق دروغ بیانی کرنا اور خلائق کو دھوکہ دینا اس کا شیوہ ہے۔ اس کی نظیریں ہم پہلے بھی دے چکے ہیں۔ جن کا جواب وہ نہیں دے سکا۔ اس اخبار میں کوئی لطیف مضمون تو کبھی ہوا ہی نہیں۔ البتہ اس کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اڈیٹر صاحب نے بڑی محنت کے ساتھ اردو و عشقیہ اشعار کی ایک فہرست اپنے پاس بنا رکھی ہے۔ اور موقعہ بے موقعہ ہر صفحہ و کالم میں ان اشعار کو ایسے طور پر استعمال کرتے رہتے ہیں جس سے آپ کی متانت اور بلند خیالی کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ اخبار ہفت وار حسب الارشاد **مولوی ثناء اللہ صاحب** ان کے اپنے مطبع اہل حدیث میں چھپ کر شائع ہوتا ہے۔

اس اخبار کے پرچہ ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ کالم ۲ میں اخبار بدر کا حوالہ دے کر اہل حدیث نے اپنی سچائی اور راست گوئی کا ایک عجیب ثبوت دیا ہے۔ اس جگہ ہم بدر کی عبارت اور اہل حدیث کی عبارت ایک دوسرے کے سامنے تحریر کر دیتے ہیں تاکہ ناظرین خود اندازہ کر سکیں۔ کہ اس زمانہ میں اہل حدیث کا نمونہ قائم کرنے والے علماء کس پایہ اعتبار تک پہنچے ہوئے ہیں۔

نقل اخبار بدر مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء

اس وقت میری طبیعت علیل ہے اور زیادہ بول نہیں سکتا لیکن ضروری وجہ سے چند کلمات بیان کرتا ہوں۔ کل میں نے سنا تھا۔ کہ **ایک شخص نے کہا۔ کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے کچھ فرق نہیں۔** کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں اور باقی سب عملی حالت مثلاً نماز۔ روزہ اور زکوٰۃ اور حج وہی ہے۔ سو سمجھنا چاہیئے **کہ یہ بات صحیح نہیں۔** کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے۔ اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی۔ تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا۔ اور ایک جماعت الگ بنائی جاتی۔ اور ایک بڑا شور برپا کیا جاتا۔ یہ غلطی دراصل آج نہیں پڑی۔ بلکہ میں جانتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوڑی ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی۔ اور کئی خواص اور اولیاء اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا۔ اگر یہ کوئی ایسا اہم امر ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ اسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا۔

نقل اہل حدیث مورخہ ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳

خیر آج ہم ناظرین کو خوش خبری سناتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب گرچہ قادیانی گو اتنی مدت خفا سے ہیں۔ لیکن اب مدت کے خوف سے سیدھے ہونے لگے ہیں۔ آپ نے ۲۷ دسمبر کے روز جو اپنی سبھا کے بیچ میں لیکچر دیا ہے۔ وہ قادیانی اخبار بدر ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء میں چھپا ہے۔ آپ نے اس اپدیش (لیکچر) میں احمدی (مرزائی) اور غیر احمدی میں فرق بتلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"اس فرقہ (مرزائیہ) میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں کہ یہ لوگ (مرزائی) وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں۔ اور بس باقی سب عملی حالت مثلاً نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج وہی ہے"

بہت خوب مولوی صاحب! کوہ کندن و کاہ برآوردن پورا ہو گیا۔ ہم چاہتے تو اچھی طرح ثابت کرتے۔ کہ آپ نے اس بیان میں کہاں تک راستی سے کام لیا ہے۔ اور اس حصر کرنے میں آپ نے کہاں تک حسب عادت شریف سچ بولا ہے۔ لیکن آپ بخوف موت مصالحت کی طرف شائق ہو چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی اس تکید کرنے سے کیا مطلب ہے اس لئے صرف اتنا پوچھتے ہیں۔ کہ زمانہ قدیم کے معتزلہ اور زمانہ حال کے نیچری تو وفات مسیح کے قائل ہیں۔ پھر ان سے تو آپ کو کوئی رنج نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی علیحدگی؟

یہ تو ممکن نہیں۔ کہ اہل حدیث نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے کوئی ایسی حدیث تلاش کر لی ہو۔ جس کے مؤدے دوسرے کے کلام میں اس قسم کی خیانت کر کے پبلک کو دھوکا دینا جائز ہو گیا ہو کیونکہ نبی کا پاک کلام ایسے ظالمانہ طریقوں کی تعلیم کے واسطے تھا نہ کہ ان کو دنیا میں قائم کرنے کے واسطے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جہاں یورپ امریکہ میں بڑی بڑی ایجادیں ہو رہی ہیں وہاں ہمارے نئے اہل حدیث کو بھی اپنی جدت طبع سے یہ سوجھا ہو۔ کہ کوئی نئی حدیث بتلائے۔ اور گذشتہ احکام تقویٰ و دیانت کو منسوخ کر کے ان لوگوں میں شامل ہو جائے۔ جو یحرفون الکلم عن مواضعہ کے مصداق تھے۔

گو بظاہر اہل حدیث کا یہ کلام شرع اسلام کے برخلاف ہے۔ تاہم اس میں بھی شریعت اور قرآن اور حدیث کی ایک خدمت اس اہلحدیث نے خود کی ہے اور اس کے ہم قائل ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلے سے آخری زمانہ کے علماء کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ بد سیرت بن جائیں گے اور خدا کے مسیح کی مخالفت کریں گے۔ اس کا ایک اعلیٰ درجہ کا نمونہ اس عالم جہان نے دکھلا دیا ہے۔

اس کی یہ کارروائی ہمارے اور اس کے درمیان ایک فیصلہ کرتی ہے۔ کیونکہ جب ان لوگوں نے ہماری مخالفت میں یہاں تک

جائز رکھا ہے۔ کہ صریح اور صاف عبارت میں سے آگے پیچھے سے الفاظ کاٹ کر شکل اس شخص جیسے کہ بنا دیں۔ جس نے کہا تھا کہ میں نماز اس لئے نہیں پڑھتا۔ کہ قرآن شریف میں حکم ہے لا تقربوا الصلوٰۃ۔ یعنی نماز کے نزدیک مت جاؤ۔ تو ایسے لوگوں سے کہ بات گفتگو کرنے یا ان کی طرف مخاطب ہونے سے کیا فائدہ۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

منظور کردہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

اغراض

(۱) انجمن ہذا کی غرض اشاعت اسلام اور ان تجاویز کو سوچنا اور عمل میں لانا ہے۔ کہ جن کے ذریعہ اشاعت اسلام ہو سکے اور ایسے افراد پیدا کرنا ہے کہ جن سے تبلیغ اسلام ہو۔

اراکین انجمن ھذا

(۲) سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہر ایک ایسا فرد جو کسی طرح اس سلسلہ کی امداد کرتا ہو۔ وہ اس انجمن کا ممبر ہوگا۔

انجمن ھذا کی شاخیں۔

(۳) ہر ایک انجمن احمدیہ جو ممبران سلسلہ احمدیہ کسی جگہ قائم کریں وہ اس انجمن کی شاخیں ہوں گی۔

انجمن کا انتظام

(۴) اس انجمن کا نظم و نسق ایک مجلس معتمدین کے ماتحت ہوگا۔ جس کا نام مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ ہوگا۔

مجلس معتمدین

(۵) مجلس معتمدین کے عہدیدار صدر انجمن احمدیہ کے عہدیدار سمجھے جائیں گے

(۶) مجلس معتمدین کے ماتحت انتظام کرنے کے لئے بالفعل چار مجالس انتظامیہ ہوں گی۔

(الف) مجلس اشاعت اسلام

(ب) مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

(ج) مجلس تعلیم

(د) مجلس انتظام امور متفرقہ

نوٹ۔ مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا کہ حسب ضرورت و مصلحت خود ان مجالس میں سے کسی مجلس کی بجائے صرف ایک مددگار یا ناظم مقرر کرے اور مجلس نہ بنائے۔

اراکین مجلس معتمدین

(۷) مجلس معتمدین کے اراکین کی تعداد چودہ سے کم نہ ہوگی اور سب کے سب احمدی ہوں گے۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ ان چودہ اراکین میں سے دو ممبر ایسے ہوں گے۔ جو قرآن و حدیث سے بخوبی واقف ہوں یعنی علم عربی رکھتے ہوں اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں۔

اراکین مجلس معتمدین کا تقرر

(۸) اراکین مجلس کا تقرر حسب ضرورت جدید انتخاب یا ان کا اخراج یا تعداد اراکین میں کمی بیشی کل حالی حضرت جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود بانی سلسلہ علیہ السلام اپنی زندگی میں خود کریں گے۔

(۹) حالی حضرت جناب مسیح موعود علیہ السلام کے بعد یا ان کی زندگی میں ان کی اجازت سے کمی بیشی تعداد ممبران تقرر ممبران۔ یا اخراج یا انتخاب جدید حسب ذیل ہوگا۔

(الف) جس قدر اراکین مجلس معتمدین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مقرر ہو چکے ہیں اور وہ آخری وقت تک خارج نہیں ہوئے۔ وہ بدستور ممبر سمجھے جائیں گے۔

(ب) اراکین مجلس معتمدین لائف ممبر ہوں گے۔

(ج) جدید تقرر۔ یا اخراج باتفاق رائے ⅔ ممبران موجودہ کے ہوگا۔ ممبران کے ⅔ لینے میں جو کسر ہوگی وہ پورا ممبر سمجھا جائیگا

(د) ممبران کی تعداد میں کمی بیشی باتفاق رائے کل ممبران موجودہ ہوگی

(ہ) نئے تقرر کے وقت انتخاب سے چھ ہفتہ پہلے ہر ایک مقامی انجمن احمدیہ کو مجلس معتمدین کی طرف سے جدید تقرر کی اطلاع دی جاویگی اور وہ انجمنیں تاریخ اطلاع سے چار ہفتہ کے اندر امیدواران اپنی طرف سے تجویز کر کے اس کی اطلاع سکرٹری کو دیں گے۔ اور سکرٹری ان کا علم پانچویں ہفتہ میں کل موجودہ اراکین مجلس معتمدین کو دیگا۔ اور وہ چھ ہفتہ گذرنے کے بعد مقامی انجمنوں کے تجویز کردہ امیدواران میں سے حسب ضرورت انتخاب کریں گے

نوٹ۔ ایسے تقرر کے لئے امیدوار تجویز کرنے کا حق صرف اسی مقامی انجمن احمدیہ کو حاصل ہوگا۔ جس کو مجلس معتمدین پہلے سے بذریعہ سارٹیفکٹ ایسی اجازت دیگی۔

عہدیداران مجلس معتمدین

(۱۰) پریزیڈنٹ ایک
جنرل سکرٹری ایک
قانونی مشیر۔ ایک

نوٹ۔ ان عہدیداران کے علاوہ مجلس کو اختیار ہوگا کہ وہ ایک محاسب مقرر کرے۔ جو کل حسابات کی وقتاً فوقتاً پڑتال کرے۔ یہ محاسب ضروری نہیں کہ ممبران مجلس ہی سے ہو

فرائض عہدیداران مجلس معتمدین

(۱۱) فرائض عہدیداران حسب ذیل ہوں گے

(الف) پریزیڈنٹ مجلس معتمدین کا ہر ایک جلسہ بصدارت پریزیڈنٹ ہوگا۔ اور اس کی غیر حاضری میں حاضر جلسہ ممبران میں سے باتفاق رائے دیگر کوئی ممبر بطور پریزیڈنٹ کام کرے گا۔ اور کل روئیداد جلسہ گذشتہ ان کے دستخط سے منظور ہوگی۔

(ب) سکرٹری۔ ہر ایک قسم کی خط و کتابت سکرٹری کریگا۔ جس میں دیگر مجالس کے سکرٹری اس سے مدد دیں گے۔ جلسہ کا انعقاد جلسہ کی روئیداد کا لکھنا وغیرہ وغیرہ۔ اور دیگر ان تمام خدمات کا بجا لانا۔ جن کا ذکر ان قواعد میں اس کی ذات کے متعلق کیا گیا ہے۔

(ج) قانونی مشیر۔ ہر ایک معاملہ قانونی میں رائے دینا یا انتقال یا حصول جائیداد یا اجارہ وغیرہ کے لئے متعلق مسودات بنانا ہر قسم کے مقدمات جو صدر انجمن احمدیہ کو کرنے ہوں اور ان میں پیروی کرنا یا کرانا وغیرہ۔

مجلس معتمدین کے حقوق اور فرائض

(۱۲) مجلس معتمدین کے حقوق و فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) کل جائیداد جو صدر انجمن احمدیہ یا اس کی کوئی شاخ کسی جگہ حاصل کرے۔ اس پر مالکانہ اختیار مجلس ہذا کو ہوگا۔ اور جو جائیداد آئندہ حاصل کی جائے گی یا فروخت یا اجارہ پر دی جائیگی وہ مجلس ہذا کی طرف سے سکرٹری مجلس کے نام پر ہوگی۔ اسی طرح آئندہ جس قدر چندے یا ہبہ یا زکوۃ یا مختلف مدات سلسلہ احمدیہ کی آمدنیاں ہوں گی۔ وہ سب مجلس معتمدین کے نام پہنچیں گی

(ب) مجلس ہذا کا اختیار ہوگا کہ وہ اپنی طرف سے امور بالا مندرجہ ضمن الف فقرہ ۱۲ کے انتظام کے لئے اس کام کو کسی ماتحت مجلس کے سپرد کرے یا اس کا کوئی اور انتظام کرے

(ج) مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا۔ کہ وہ ان فرائض کے سرانجام دینے کے لئے کام کے بڑھ جانے پر اپنے عہدیدار آنریری یا بامشاہرہ رکھے۔ مشاہرہ سے کسی ممبر یا عہدیدار مجلس ہذا کی حیثیت میں فرق نہ آئیگا۔

(د) کل مقامی انجمنہائے احمدیہ کی تمام جہاں کہیں وہ انجمنیں ہوں مجلس ہذا کے ماتحت ہوں گی۔ اور ان کے معاملات میں دخل دینے کا حق اسے حاصل ہوگا۔ مجلس ہذا کے فیصلہ جات کی کل انجمنیں پابند ہوں گی۔

(ہ) صدر انجمن احمدیہ کے لئے نئے قواعد مرتب کرنا یا موجودہ قواعد متعلقہ انجمن ہذا کی ترمیم و تنسیخ اسی مجلس کے ہاتھ ہوگی۔

(و) ماتحت مجالس کے عملدرآمد کے لئے قواعد بنانا اور ان کے لئے عہدیدار تجویز کرنا۔ یا موجودہ عہدیداران کو برطرف کرنا۔

(ز) مقامی انجمنہائے احمدیہ کے مرتبہ قواعد کو منظور کرنا اور ان کو انتخاب ممبران مجلس معتمدین کے لئے سفارش کرنیکا حق دینا۔

(ح) ماتحت مجلسوں کے پیش کردہ بجٹ کو منظور کرنا یا اس میں تغیر و تبدل کرنا۔

(ط) مجلس معتمدین کو اختیار نہیں ہوگا کہ وہ جائیداد انجمن کو بجز اغراض انجمن کسی اور غرض میں خرچ کرے۔ لیکن وہ اس امر کی مجاز ہوگی۔ کہ سرمایہ انجمن کی افزائش کے لئے ان اموال کو بذریعہ تجارت یا اور کسی طرح ترقی دے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

انصار بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم
مکرمی معظمی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔
مین ۱۹۰۶ء کی قیمت بدر منشی محمد افضل صاحب مرحوم کو دے چکاہون ۔ جو مین ان کو چھوڑتا ہون ۔ بدر کا پرچہ اب آپ میرے نام روانہ فرماوین ۔ وہ ۱۹۰۶ء کی پیشگی قیمت کے واسطے وی پی کر دین ۔ والسلام ۔ خاکسار عبد الرحمان کلکتہ

(۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مکرم بندہ جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ابتدائے جنوری ۱۹۰۶ء سے اخبار بدر بنام میان ودہاوا سکنہ موضع مہدی پور ڈاک خانہ کلاس والہ ۔ ضلع سیالکوٹ جاری فرماوین ۔ والسلام ۔ خاکسار ابو محمد عبد اللہ بکہوہ

(۳) بابو محمد امین صاحب طالب علم ویٹرنری کالج نے ایک اور خریدار دیا ۔ فضل حق صاحب ۔ چہاونی ملتان ۔ محلہ لوان شہر معرفت مستری کریم بخش ۔

(۴) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مکرم ومعظم جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ جب سے بدر میرے نام جاری ہوا ہے ۔ مین خدا کے فضل سے اس کو خاص محبت اور شوق سے پڑھتا ہون ۔ اس کی بہتری اور ترقی اشاعت میری عین دلی آرزو ہے ۔ مین اس کے لئے نئے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہون ۔ اسی واسطے اپنے اخبار بعد پڑھنے کے دوستون کو بطور نمونہ کے مطالعہ کے واسطے بھیجدیتا ہون ۔ خدا چاہے تو مین اپنی کوششون مین ضرور کامیاب ہون گا ۔ انشاء اللہ ۔ فی الحال ایک اخبار میرے چھوٹے بھائی کے نام مفصلہ ذیل پتہ پر جاری فرماوین ۔ اور قیمت بذریعہ وی پی اس سے وصول فرماوین ۔ پتہ اس کا یہ ہے ۔ ڈاکٹر مرزا عزیز الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ کنٹنل ڈسپنسری سرگودہ

(۵) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
اخویم جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح ہو ۔ کہ آپ براہ مہربانی اخبار بدر زر سالانہ ؏۲ کا وی پی مسمی مولوی محمد عبد القادر صاحب بمقام پوڈ گاؤن منجو ضلع اکولہ ملک برار بلاتعل روانہ کر دیجئے گا ۔ کیونکہ جناب مولوی صاحب ممدوح اپنے محسن ہین ۔ جہان تک ممکن ہو بملاحظہ عریضہ ہذا کے بہت جلدی وی پی اخبار بدر کا کر دین ۔ جس کا زر سالانہ ؏۲ ہے اور مجھکو اطلاعاً تحریر فرماوین ۔ اور ان کا نام درج رجسٹر کر لین ۔ والسلام
خاکسار حافظ [illegible] احمد اکولہ

(۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مخدومی ومکرمی محبی اخویم جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عرض ۔ مولےٰ کریم بدر کو روز بروز ترقی عطا فرمائے ۔ مین بہی آپ کو ایک خریدار دیتا ہون ۔ جو ؏۲ پر بدر کا خریدار ہوا ہے ۔ آپ اس کو یکم جنوری ۱۹۰۶ء کے جو نمبر چہپے ہین ۔ ارسال فرماوین ۔ پتہ خریدار بدر ۔ مولوی نور محمد صاحب چاہ اڑانوالہ ۔ موضع امیر پور ۔ ڈاک خانہ کبیر والہ ضلع ملتان اور یکم اپریل کا پہلا پرچہ وی پی بھیجکر قیمت وصول فرمالین ۔
میرے نام آپ نے سال گذشتہ سے ۲۴ ۔ اگست ۱۹۰۵ء کو بدر جاری کیا تہا ۔ اس تاریخ سے لیکر یکم جنوری ۱۹۰۶ء تک جو قیمت بدر ہے تحریر فرماوین ۔ جو بقایا آپ کو بہیجدون نئے سال کی قیمت بہی انشاء اللہ بہیجدونگا ۔ والسلام
خاکسار نور احمد مدرس مدرسہ امدادی لبتی دریام

(۷) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میرے نام اخبار بدر جاری کر دین اور پہلا پرچہ وی پی کر دین ۔ بلکہ یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے تمام پرچے لکہکر کے وی پی کر دین ۔
مستری مہتاب الدین ۔ اندرون بہاٹی دروازہ لاہور

(۸) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اخبار بدر کا ایک پرچہ ایک سال کے لئے میری طرف سے مولوی محمد فاضل ۔ بالقوالہ ۔ کبیر والہ ملتان کے نام جاری کر دیوین ۔ اور پہلا پرچہ وی پی قیمت طلب میرے نام بھیجکر وصول فرمالیوین ۔ رسیدن کارڈ وی پی میرے نام بھیجکر رقم وصول کر لین ۔ پہر ان کے نام حسب معمول سال تک پرچہ جاری رکہین ۔ والسلام
خاکسار شیخ محمود دین ۔ سوداگر کپاس ۔ کبیر والہ ۔ ملتان

(۹) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
جناب بہائی صاحب مفتی محمد صادق
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ قطعہ خط قبل ازین بخدمت آنجناب ارسال کر چکا ہون ۔ غالباً بملاحظہ جناب سے گذرا ہوگا ۔ تابعدار کے واسطے آپنے ضرور دعا کی ہوگی ۔ مین آج کل مبتلا مرض ۔ ۔ ۔ ۔ ہون ۔ اللہ کا شکر ہے جس حال مین پروردگار رکھے ۔ راضی برضائے مولا ہون ۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے ۔ اس مسیح موعود کی صداقت کے ساتہہ دنیا سے ساتہ ایمان کے اٹہائے ۔ میرے واسطے جملہ برادران احمدی جماعۃ کو بذریعہ تحریر بدر دعائے خیر سے یاد شاد فرماوین ۔ آپ خود بہی اور جناب مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب حکیم الامت سے دعا کے واسطے توجہ دلادین ۔ اور اگر موقعہ مناسب ہو تو حضرت اقدس حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہی ۔ کیونکہ مین حضور کا خادم ہون ۔ حضور کی دعا میرے حق مین بہترین ازالہ ہے ۔ میری تو یہ نیت تہی ۔ کہ قادیان مین میرا خاتمہ ہوتا ۔ زیر قدم مبارک مسیح موعود ۔ اب آئندہ جو خدا کو منظور بہتر ہے ۔ مین نے آپ کے واسطے ایک خریدار پیدا کئے ہین ۔ نمونہ کا پرچہ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیے ۔ ان کا پتہ یہ ہے ۔ سید موسےٰ قاسم حاجی والا ۔ بمبئی ۔ بہولیسر مارکیٹ ۔
خاکسار محمد عبد الرحمان ۔ بمبئی ۔

پھر افسوس نہ ہے

اگر وقت گذر گیا ۔ کیونکہ ایک ماہ کے اندر ہی اندر قریب نصف کے یہ زبردست کتاب باہر جا چکی ہے ۔ اور اختیار الاسلام سے کہین بڑھکر تعلیم الاسلام زیادہ مفید اور آریون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہے ۔ غالب یقین ہے ۔ کہ تہوڑے عرصہ مین لوگ اس کے لئے ترسین گے ۔ کیونکہ یہ معمولی نہین بلکہ علمی کتاب ہے ۔
قیمت الاسلام مع ضمیمہ ۲۵۲ صفحہ ۔
درخواستین بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آوین ۔

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ دوستون کو مفید ہونگی کیونکہ فی الحقیقت مفید ہین ۔

(۱) حبوب مقوی باہ ۔ دل ودماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہین ۔ اور اعصاب کو تقویت دیکر نکمے کو کام کا بنا دیتی ہین ۔ دو ہفتہ کے لئے ؏

(۲) حلوائی موصلی ۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغلظ ہے ۔ فی سیر تین روپیہ ۔

(۳) دوائی جریان ۔ جو جریان وضعف بچپن کی غلط کاریون سے ہو جاوے اس کے لئے مفید ہے ۔ چالیس خوراک ؏

(۴) اکسیر آتشک ۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے ؏ ۔ حالات لکہو تا مطابق اس کے ہدایت ہو ۔

(۵) سرمہ عجیب ۔ دہند ۔ جالا ۔ پہولا ۔ سبل ۔ خارش چشم ۔ درد آنکہون سے پانی جاری رہنا ۔ سلاق (ککرے پن) کے لئے ازبس مفید ہے ۔ فی تولہ ؏

(۶) حبوب جدوار ۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے اس کے لئے نہایت مفید ہین ۔ چالیس گولی ؏

(اطلاع ۔ دیگر امراض کے لئے بہی بعد تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر
حکیم محمد الدین احمدی ۔ سانوالیہ ۔ بازار کنہیکان ۔ سیالکوٹ

بنگالہ کے متعلق حضرت مسیح کی پیشگوئی صفحہ دوم پر دیکہو

کیونکہ عیسائیوں کا خداوند مسیح ان کو تعلیم دیتا ہے۔ کہ مجرم کو انتقام لئے بغیر معاف کرو۔ یہاں تک کہ اگر کوئی تمہاری گال پر طمانچہ مار کر قانون اخلاق کی نافرمانی کرے۔ تو تم انتقام مت لو۔ بلکہ اپنی دوسری گال اس کے آگے کردو۔ مسیح جب خدائی صفت کو دنیا میں لایا تھا۔ تو معافی کے لئے انتقام اور معاوضہ اور کفارہ کی ضرورت سے بری تھی۔ اس نے اپنے مجرموں پر کمال شفقت اور نرمی اور حلم اور رحم کرنا سکھلانا چاہا تھا۔ تو کیا اس کی یہ نرمی سکھانا عیسائیوں کی طرف سے اس سلوک کا مستحق ہے کہ اس پر لعنتوں کا بوجھ ڈالدیا جاوے۔ راقم مضمون نے دو پہلو اختیار کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مسیح کی زندگی (عیسائیوں نے) خدا کے ہاتھ گناہوں کے عوض فروخت کر کے نجات خریدی۔ اور دوسرے یہ کہ مسیح نے جان بوجھ کر سولی پر چڑھ کر موت منظور کی۔ یہ دونو پہلو نہایت شرمناک نتایج کا پیش خیمہ ہیں۔ کیونکہ جو شخص کسی انسان کو کسی کے ہاتھ بیچتا ہے۔ وہ اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ جس کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۱ سات سال کی قید اور جرمانہ کی سزا دیتی ہے۔ اور ہماری عادل گورنمنٹ انگریزی نے ایک بڑا فخر جو دنیا میں حاصل کیا ہے وہ بردہ انسان فروشی کی رسم کا انسداد ہے۔ اگر عیسائی صاحبان نے مسیح کو بیچ کر نجات کا عوض حاصل کیا ہے۔ تو وہ بھی ایسے ہی جرم کے مرتکب ہوئے۔

اور اگر یہ بات تسلیم کی جاوے۔ کہ اس نے اپنے آپ کو خود ہلاک کیا۔ تو وہ خودکشی کی تعریف میں آتا ہے۔ کیونکہ ویبسٹر کی انگریزی ڈکشنری سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو شخص صحت حواس اور تمیز اور بلوغت کی حالت میں جان بوجھ کر اپنی جان ہلاک کرے۔ وہ خودکشی کرتا ہے۔ اور اس کے تدارک کے لئے سرکار انگریزی کی بنائی ہوئی تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۰۵ موجود ہے۔ اگر ایسا واقعہ سرکار انگریزی کے عہد میں ہوتا۔ تو خدا معلوم قانون اس کے ساتھ کیا سلوک کرتا۔

اور منطق تقابل پر زور دے کر ابدی زندگی کی قید کے لئے حیات مستعارہ کا مزہ چکھنا ضروری ٹھہرا لینے سے گریسے کلارک صاحب نتیجہ کو متعدی ثابت نہیں کر سکتے۔ اگر یہ ضروری ہی ہو۔ تو بھی تو اس کا فائدہ صرف مسیح کی ذات تک ہی محدود رہتا ہے اس سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اور یہ کیوں کر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ دونوں لذات کو چکھنے کے لئے مسیح ہو۔ اور ان کا اثر دوسرے لوگوں میں پہنچ جاوے۔

گناہوں کا فدیہ طلب کرنا نہایت خفت اور بخل کا کام ہے۔ اور اس قانون فطرت کے خلاف ہے۔ جس پر انسان کو مفطور کیا گیا ہے۔ لیکن اگر بالفرض کسی فدیہ کی ضرورت کو مان بھی لیا جاوے۔ تو ایسے فدیہ کے لئے کسی کی جان تجویز کرنا ایک سخت حماقت ہے۔ مسیح کی خودکشی کو دنیا کے گناہ گاروں کے گناہوں کا معاوضہ سمجھنا معلوم نہیں کس عقلمندی پر مبنی ہے وہ بیچارہ جو بقول عیسائی صاحبان کے گناہ سے بالکل ناآشنا تھا۔ اس کے سر پر ساری دنیا کے گناہوں کی گٹھڑی کس انصاف سے رکھدی گئی۔ اور یہ بات کہ مسیح نے اپنے تئیں آپ اس فدیہ کے لئے پیش کیا محض افترا معلوم ہوتی ہے کیونکہ عہد نامہ اس پہلو میں ساکت ہے۔ اور اگر اس نے ایسا کیا ہے تو وہ بھی حماقت ہے۔ کیونکہ قانون معاوضہ اس کی جان کو دنیا کے گناہوں کے بدلہ میں لینے کا تقاضا نہیں کرتا۔ اور یہ بات بھی غلط ہے۔ کہ اس کے کفارہ نے گناہ کے اثر مٹا دیا۔ جیسا کہ راقم مضمون نے لکھا ہے۔ اصل منشائے کفارہ یہ ہے۔ کہ انسان کو اس منزل تک واپس پہنچاوے۔ جہاں پر یہ گناہ کرنے سے پہلے موجود تھا۔ اور اس امر میں آدم اور حوا کا حوالہ دیا ہے۔ اب جہاں گناہ کرنے سے پہلے آدم و حوا تھے۔ وہ مقام ایسا پاکیزہ تھا۔ کہ وہاں کوئی جرم اور گناہ سرزد نہیں ہو سکتا تھا۔ اور کفارہ کا اثر بھی ہونا چاہیئے تھا۔ کہ اس کے بعد دنیا ایک ایسے بہشت میں داخل ہو جاوے۔ جہاں پہلے آدم اور حوا تھے۔ اور جہاں گناہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ بجائے اس کے اس کفارہ کے ماننے والے تمام دنیا کے گنہگاروں سے بڑھ کر گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جس کی تشریح کی اس جگہ ضرورت نہیں۔ تو پھر جبکہ یہ نتیجہ موہومہ ہی حاصل نہیں۔ تو اس کو مؤثر ہی کیسے کہہ سکتے ہیں اور اور جب یہ مؤثر ہی نہیں۔ تو غلط اور لغو ٹھیرتا ہے۔

یسوع کی بے گناہی میں اوصاف کفارہ کا مرکوز ہونے کا مسئلہ بھی غلط ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ نہ تو وہ اپنے آپ کو آپ ہی بے گناہ سمجھتا ہے۔ اور نہ ہی دوسرے لوگ اس کے دوست اور رشتہ دار اور ہمسائے اس بات پر گواہی دیتے ہیں۔ وہ تو نیک ہونے سے انکار کرتا ہے۔ اور انبیاء کی توہین۔ اور شراب خوری اور والدہ کی بے ادبی۔ اور لوگوں کے کھیتوں کی چوری وغیرہ جرائم کا مرتکب اور محرک ثابت ہوتا ہے۔ پس نہ وہ بے گناہ ہے۔ اور نہ وہ کفارہ ہو سکتا ہے۔

(باقی پھر کبھی)

خاکسار معراج الدین عمر احمدی۔ قادیان۔ ۸ فروری ۱۹۰۶ء

حضرت مسیح کی خدمت میں ایک خط اور اس کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب مرشدنا ومولانا امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام

بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم تین شخص جماعت احمدیہ مقام مونگ ضلع گوجرات تین مدت سے حاضر حضور ہوئے ہیں۔ اپنے عرض حال کے واسطے کوئی موقع اور وقت ایسا کم ملا نہیں آیا۔ جو اپنے حالات زبانی حضور میں عرض کئے جاتے۔ اس لئے یہ عریضہ خدمت حضور میں پیش کرتے ہیں۔ اول میں مسمی عبد اللہ بیگ اپنا عرض حال کرتا ہوں کہ مجھ کو حضور سے بیعت ہوئے عرصہ تقریباً ڈیڑھ سال کا گذرا ہے۔ اس عرصہ میں مخالفین نے اکثر تکالیف پہنچائی ہیں۔ اور اب بھی پہنچا رہے ہیں۔ کاروبار دنیوی میرا ہر طرح سے روک ڈالا ہے ہیں۔ غرضیکہ ہر طرح سے نقصان پہنچانے میں کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ خاص رشتہ دار بھی میرے دشمن ہوگئے ہیں۔ مجھکو وہاں پر نہایت مشکل ہو گیا ہے۔ کسی صورت سے مجھ کو وہاں پر گذارہ کرنا نظر نہیں آتا۔ بطور وہاں پر مجبور ہو گیا ہوں۔ اور میری طبیعت بھی خود ان لوگوں سے بیزار ہے۔ میں خود وہاں میں رہنا نہیں چاہتا۔ مگر مجبور پڑا ہوا ہوں۔ اب میری بابت جیسا کچھ حضور انور مناسب سمجھا حکم فرما دیں۔ اب مجھ کو کیا کرنا چاہیئے۔ جیسا حکم ہو عمل میں لاؤں۔ دوسرا میرا بھائی احمد دین ہے۔ اس کی بھی ایسی ہی حالت ہے وہ بھی وہاں پر رہنا نہیں چاہتا۔ اور تیسرا امام الدین نامی کشمیری ہے۔ اس کو وہاں پر ہماری جیسی تکلیف تو نہیں ہے۔ مگر دعا کے واسطے وہ بھی عرض کرتا ہے۔ کیونکہ مخالف زیادہ ہیں۔ اور ہم صرف تین شخص احمدی ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں نے تمام خط پڑھ لیا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ بے صبری نہ کریں۔ بلکہ اپنے صبر اور استقامت اور نرمی اور اخلاق کے ساتھ دشمن کو شرمندہ کریں اور نیک سلوک سے پیش آویں۔ اور بہت نرمی کے ساتھ اپنے عقاید کی خوبی اور راستی ان کے ذہن نشین کریں۔ اور اپنا نیک نمونہ ان کو دکھلا دیں۔ ممکن ہے۔ کہ وہ ایذا دہی کی خصلت سے باز آجاویں۔ بہرحال بے صبری نہیں کرنی چاہیئے۔ اور کچھ صبر اور استقامت سے کام لینا چاہیئے۔ اور اپنے دشمنوں کے حق میں ہدایت کی بھی دعا کرتے رہیں۔ کیونکہ ہمیں خدا نے آنکھیں عطا کی ہیں۔ اور وہ لوگ اندھے اور دیوانہ ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ آنکھ کھلے۔ تب حقیقت کو پہچان لیں۔ علاوہ اس کے خدا تعالیٰ نے مجھے ایک بڑی نشان کا وعدہ دیا ہے۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ وہ ایک سخت زلزلہ ہوگا۔ جو دنیا کے دلوں کو ہلا دے گا۔ اور وہ بہت سخت ہوگی۔ بہتیرے اس کے صدمہ سے دنیا سے گذر جائیں گے اور بہتیرے ایمان پائیں گے۔ مردے زندہ ہوں گے۔ اور زندے مریں گے۔ اور ضرور ہے۔ کہ جاہل لوگ اپنی ضد پر قائم رہیں جب تک خدا تعالےٰ کا وہ دن آوے اور ایک دنیا کو زیر و زبر کرے۔ سو اس وقت تک اپنے صبر اور نیک چلنی کا لوگوں کو نمونہ دکھاؤ۔ اور بدی کی جگہ نیکی کرو۔ تا آسمان پر تمہارے لئے اجر ہو۔ اور میں انشاء اللہ تعالیٰ سب کے لئے دعا کروں گا۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد۔ ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء

بھی وہ بڑھے ہوئے ہین۔ لیکن خوشی کی یہ بات ہے۔ کہ وہ بیکار بیٹھنا عیب جانتے ہین۔ جفاکشی ان کی سرشت مین داخل ہے۔ تجارت ان کی نسبتہً وسیع ہے۔ اور صنعت و حرفت مین ہندوستانیون سے بہت بڑھے ہوئے ہین۔ پردہ کا ان مین بھی رواج ہے۔ شادی و غمی کی رسمین اکثر سیدھی سادی اور مختصر مین۔ تعدد ازدواج و کثرت طلاق کا بہت شیوع ہے

مصری اخبار "الشرق" مین کاپی سے ایک دلچسپ مضمون ترجمہ ہو کر شائع ہوا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اب سے دس برس پیشتر روس مین تعلیمات کا انحصار فقط مذہبی تعلیم پر تھا۔ اور اس مین بھی حدیث و تفسیر بدارد معقولات، کم کم اور زیادہ تر صرف و نحو فقہیات کی تعلیم ہوتی تھی۔ علم ادب کا بالکل رواج نہ تھا۔ اور علما مین بہت کم ایسے مولوی ہوئے تھے جو بلاتکلف عربی مین گفتگو کر سکتے ہون۔ لیکن اب مسلمان ضروریات زمانہ سے آگاہ ہوتے جاتے ہین۔ اور تمام مفید علوم کی باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے ہین۔ پورا قرآن شریف مع تفسیر کے پڑھایا جاتا ہے۔ اور حدیث و اصول حدیث کا درس بھی فقہ و اصول فقہ کی طرح ہونے لگا ہے۔ تاریخ اسلام اور اسلامی جغرافیہ کا پڑھنا ہر طالب علم کے لئے لازمی ہے۔ ریاضی و سائنس پر زیادہ توجہ ہے۔ اور ادب مین یہ کیفیت ہے۔ کہ طلبہ مختلف عنوانون پر جو پہلے متعین کر دئے جایا کرتے ہین دارالعلوم مین بزبان عربی تقریر کرتے ہین۔ ابھی زیادہ دن نہیں گذرے کہ علما کا وہ پولیٹکل جلسہ جو شیخ الاسلام کی صدارت مین اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ مسلمانون کو جنھون نے جنگ جاپان مین پوری وفاداری سے کام کیا ہے۔ اپنے جائز مطالبات کو حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ روس سے کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہئیے۔ اور کیا روش اختیار کرنی چاہئیے اور جس کی خبر "الشرق" مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء مین چھپ چکی ہے اس مین ایک خطاب العلماء نے عربی زبان مین نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ "اسلام کی فلاسفی" پر تقریر کی تھی۔ اس تقریر کا ترجمہ روسی زبان مین اخبارون مین بھی شائع ہوا تھا۔ اور اخبارون نے معزز اسپیکر کی روشن خیالی پر تعجب کیا تھا۔ کہ ان ملایان خشک میں جو بجز مسائل عبادات کے اور کسی فن کی طرف توجہ نہین رکھتے فلسفی مذاق کے ایک شخص کا نکلنا حیرت انگیز امر ہے

علاقہ قازان اور کریمیا مین ۴۳ لاکھ تاتاری مسلمان آباد ہین۔ پہلے یہ لوگ نہایت وحشی جنگجو اور نیم خانہ بدوش خیال کئے جاتے تھے۔ اب ان کی نسبت پروفیسر ویمبری اپنے مضمون بعنوان "تاتاری مسلمانون کی بیداری" مین لکھتا ہے۔ کہ اس وقت سلطنت روس مین کوئی فرقہ مسلمانون جیسا صلح جو، محنتی، فرمان بردار، پابند مذہب، اور دیانت دار نہین ہے۔ ان مین بیشتر تاجر اور کاریگر ہین۔ بعض ملازمت پیشہ بھی ہین۔ ان کی دیانت داری اور وفاداری مسلم ہے۔ جس کی وجہ سے عیسائی اُمرا بھی عموماً انہین کو ملازم رکھتے ہین اور عیسائیون پر ترجیح دیتے ہین۔ وہ اپنے مذہب مین ایسے راسخ ہین۔ کہ باوجود روسی حکومت کے سعی بلیغ کے جو ان کے جبراً عیسائی بنانے کے لئے کی جاتی تھی۔ ان کو الٹے یورپین روس کے بیابانی علاقون کے بت پرست نیم قومون پر روسی کلیسیا کے کوششون کے برخلاف جس نے ان لوگون کے عیسائی بنانے کے لئے کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا تھا حیرت انگیز کامیابی ہوئی۔ وہ تاجرون کے بھیس مین ان علاقون مین رات دن پھرتے ہین۔ اور اپنے وعظ و نصائح سے بت پرست تاتاریون کو اسلام کی طرف رغبت دلاتے ہین۔ چند سال ہوئے تاتاری علاقہ قرغز کے ایک مسلمان نے جرمن فلاسفر شوپنہور کے فلسفہ اور انگریز کاتب ارونگ کی سوانح عمری حضرت محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پر بسیط نکتہ چینی کرکے ایک مطول خط فارسی زبان مین مجھے بھیجا۔ تو مین اسے پڑھ کر دنگ رہ گیا۔ کہ یورپ کی تاثیر ان لوگون مین بھی پہنچ گئی ہے۔ اور وہ اس قابل ہو گئے ہین کہ ان پر نظر تنقید کر سکین۔ لیکن اب تو مین اپنے تاتاری دوستون کے خطوط اور ان کی مطبوعہ تالیفات کثرت سے موجودہ تمدن و تہذیب اور خیالات مین رنگی ہوئی دیکھتا ہون۔ یورپین اور خاص کر انگریز جو ایشیائیون کو ابھی تک خواب غفلت مین سمجھتے ہین۔ ایک حد تک قابل معافی ہین۔ ان کا ان لوگون سے نہ چندان تعلق ہے۔ نہ ان سے کوئی ہمدردی۔ پھر وہ ان کے خیالات سے کیونکر آگاہ ہو سکتے ہین۔ سب سے زیادہ قابل تذکرہ ایک سفرنامہ ہے۔ جو محمد فاتح گلمانی نے سنہ ۱۹۰۴ء مین جب کہ وہ اورنبرگ کے مسلمانون کی طرف سے نائب ہو کر باغچہ سرائے (واقع کریمیا) کے تاتاری اسلامی اخبار "ترجمان" کی بیسوین سالگرہ کے جلسہ مین شریک ہونے اور اس کے ایڈیٹر پروفیسر اسماعیل بک کو مبارکباد دینے کے لئے کریمیا گئے تھے۔ لکھا تھا۔ جس مین اس سفر کے دلچسپ حالات درج ہین۔ یہ سفرنامہ اورنبرگ کے ایک مطبع سے چھپ کر شائع ہوا ہے۔ محمد فاتح ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال آدمی ہے۔ مغربی معاشرت سے بخوبی واقف ہے۔ موجودہ زمانہ کے فاضلون کے مثل معاملات پر غائر نظر ڈالتا ہے۔ اور ان سے نتائج اخذ کرتا ہے۔ اس سفرنامہ سے اورنبرگ اور کریمیا کے درمیانی علاقون کے روسی مسلمانون کے حالات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اور اس حیرت انگیز تغیر کا جو مشرقی خیالات، مذہبی، اخلاقی اور سیاسی معاملات مین واقع ہوا ہے۔ بخوبی پتہ چلتا ہے۔ اس سفرنامہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایشیائی جن کو ہم وحشی اور جاہل کے لقب سے ممتاز کرتے ہین۔ آج الوکھڑ؟ الشرا؟ اور اسپنسر کے اقوال و حالات اپنے دلائل کی تائید مین پیش کرتے ہین۔ روسی تاتاری مسلمان یورپین علما اور فلاسفرون کی کتابین اور خیالات ہی سے صرف آگاہ ہین۔ بلکہ خود وہ بھی روشن خیال اور آزاد ہو گئے ہین۔ برخلاف ہندوستان کے مسلمانون کے کہ یہان جس عالم نے مروجہ رسم و رواج کے خلاف ذرا بھی اصلاح کی کوشش کی اور قوم مین نئی روح پھونکنی چاہی۔ چارون طرف سے اس کی تکفیر ہونے لگی۔ اور نیچریت کا لقب اس کو دے دیا گیا یہی تاتاری سیاح محمد فاتح مذہبی خیالات بھی نہایت وسیع و معقول رکھتا ہے۔ اور مسلمانون سے سخت ناراض ہے۔ کہ وہ اپنی عمر ظاہرداری اور رسم و رواج مین گذار دیتے ہین۔ اپنے مذہب کی اصلیت و غایت سے بے خبر ہین۔ ایک مشہور شیخ سے روسی مسلمانون نے سوال کیا۔ کہ از روئے شرع ان کو کس قسم کا لباس پہننا چاہئیے۔ جواب دیا گیا۔ کہ رسول مقبول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) درزی یا فیشن کے استاد تو تھے نہیں جو لباس و پوشاک کے متعلق بھی تفصیلی احکام صادر فرماتے۔ مذہب کو ایسے معاملات سے کوئی سروکار نہیں وہ سیرت کی اصلاح کرتا ہے۔ ظاہری صورت کا دل دادہ نہیں۔ در عمل کوش ہرچہ خواہی پوش۔ ان کا علم ادب موجودہ رنگ مین آگیا ہے۔ جدید علوم و فنون اور سائنس کی مختلف شاخون پر جو کتابین ان کی زبان مین شائع ہوئی ہین۔ ان کے علاوہ گذشتہ ۱۰ برس مین ایک سو زیادہ کتابین شعر و سخن اور تاریخ وغیرہ مین شائع ہو چکی ہین۔ تعلیم کی تعلیم دن بدن پھیل رہی ہے۔ اور یہ انقلابی اثر نہ صرف مشرقی ترکستان بلکہ صحرائے وسط ایشیا کے خانہ بدوش قبائل تک پہنچ گیا ہے۔ دریائے والگا کے نواحی تاتاریون کی نسبت کریمیا اور جنوبی روس کے تاتاری نسبتاً زیادہ ترقی کر رہے ہین۔

اضلاع قاف مین تین لاکھ کی آبادی شیعہ مسلمانون کی ہے داغستان مین بھی قریب دو لاکھ کے شیعہ آباد ہین۔ اہل تسنن کے کل مذہبی امور کا فیصلہ قازان کے قاضی القضات کے یہان ہوتا ہے۔ اور اہل تشیع کا مجتہد قاف کے یہان

ابھی حال کا ذکر ہے کہ شیخ اسماعیل المعروف آفندی نے شہر باغچہ سرائے واقع کریمیا مین ایک مدرسہ مسلمان مدرسین کی تعلیم کے لئے قائم کیا ہے۔ عربی علوم کے علاوہ مختلف یورپی زبانون کی بھی تعلیم بھی اس مین لازمی کر دی گئی ہے۔ تاکہ متعلم ایک فاضل دینی و قومی اور ہر قسم کی ضروریات زندگی سے واقف ہو کر نکلے اور زندہ اقوام کی درس گاہون کی شائستگی مین مقابلہ کر سکے۔ صاحب موصوف کے ساتھ اور بھی بزرگان قوم اس کار خیر مین مشغول ہین۔

روسی مسلمان بھی ہندوستان کے مسلمانون کی طرح زکوٰۃ کی رقم مختلف کامون مین صرف کیا کرتے تھے۔ اور کسی خاص قاعدہ کے پابند نہ تھے۔ کہ اس سے فقط مستحقین کو فائدہ پہنچتا۔ حال مین ایک روسی امیر نے قوم سے درخواست کی کہ زکوٰۃ جمع کرنے کے لئے ایک انجمن قائم کی جاوے۔ یہ درخواست پسندیدگی سے دیکھی گئی۔ اور فوراً اس کے لئے ایک

کمیٹی قائم ہوئی اور نیز یہ قاعدہ بھی مقرر کیا گیا۔ کہ جو زکوۃ لینے کے مستحق ہوں وہ انجمن سے درخواست کریں۔ اور انجمن ہی مسلمانوں سے زکوۃ لیا کرے۔ تمام روسی مسلمانوں نے اس کو بخوشی قبول کر لیا ہے۔ اور اس کی پابندی کا وعدہ کیا ہے۔

مسلمان روسی گورنمنٹ کے ظلم سے سخت تنگ آ گئے تھے۔ جس نے ان کے کل سابقہ حقوق کو غصب کر لیا تھا اور ان کی مذہبی آزادی میں بھی دست اندازی شروع کر دی تھی جس سے مجبور ہو کر ان کو سلطنت عثمانیہ میں ہجرت کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہ گیا تھا۔ اور قریب ۸۰۰۰ لاکھ مسلمانوں کے گورنمنٹ عثمانیہ کے ممالک میں ہجرت کر چکے تھے۔ اور آج تک اس ہجرت کا سلسلہ بند نہ ہوا تھا۔ کہ جنگ روس و جاپان چھڑ گئی۔ روسی فوجی ملازمت جیسے عیسائیوں پر لازمی ہے۔ ویسے ہی مسلمانوں پر ہے۔ کیتھرائن کے عہد میں مسلمانوں کے ۶ ڈویژن طیار کئے گئے تھے۔ ان کی شجاعت و بہادری اور وفاداری اس قدر مسلم تھی۔ کہ اسکندر دوم نے ۶ کے ۱۲ ڈویژن بنائے۔ انہیں کل فوجی عہدہ بلا امتیاز قومیت و مذہب دئے گئے۔ فی الحال روسی فوج میں بہت سے مسلمان افسر ہیں۔ دوران جنگ میں روس کے کل فرقوں میں بغاوت کے آثار کم و بیش نمایاں ہوئے۔ اور جا بجا روسی رعایا نے بلوے اور فساد کئے اور روسی گورنمنٹ سے دھمکی دے کر آزادی کا مطالبہ کیا یہ سب بلوے فساد عموماً عیسائیوں نے کئے۔ مسلمان اس سے بالکل محترز رہے اور حتے الوسع اپنی گورنمنٹ کی مدد کرتے رہے۔ لیکن ظلم کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ جب روسی مظالم حد برداشت سے متجاوز ہو گئے۔ تو انہوں نے بھی با ادب تمام ایک درخواست شہنشاہ روس کی خدمت میں ارسال کی۔ اور اپنے سابقہ حقوق کی بازخواست چاہی اور مذہبی آزادی دیئے جانے کی درخواست کی۔ چونکہ مسلمان دوران جنگ میں گورنمنٹ کے خیرخواہ رہے تھے۔ اور اپنے عیسائی بھائیوں کی طرح انہوں نے ملک میں شور و فساد نہ پھیلایا تھا۔ اور نہ زار روس کو دھمکیاں دے کر اور اس کے وزرا کو ڈائنامیٹ سے اڑا کر انقلاب حکومت کی خواہش نہیں کی تھی۔ بلکہ مؤدبانہ ایک عرضی میں اپنے جائز حقوق کی جو کچھ عرصہ سے گورنمنٹ نے ضبط کر لئے تھے۔ پھر واپس دیئے جانے کی خیرخواہانہ لہجے پر درخواست کی تھی۔ لہذا زار روس نے توجہ کر کے حکم دیا ہے۔ کہ روسی مسلمانوں کو بھی عام طور سے روسیوں کے برابر حقوق دیئے جاویں۔ چنانچہ فرمان مذکور کی دفعہ ۶-۷ کا یہی مطلب ہے۔ ناظم داخلیہ کو یہ بھی حکم ملا ہے کہ اپنی زیر صدارت ایک کمیٹی قائم کرے کہ روسی مسلمانوں کی جلا وطنی کے اسباب میں غور کرے اور ان کو ایسے حقوق دئے جاویں جس سے یہ شکایت جاتی رہے اور وہ تحت روس کے ساتھ اخلاص رکھیں اور قوموں کی طرح جلائے وطن سے باز رہیں۔

رسید زر

فروری ۱۹۰۶ء نمبر ۱۷۶	شیخ عبدالرحمان صاحب	سے
" " " ۲۱	حکیم شاہ نواز صاحب	عہ ۱۲
" " " ۱۴۱	محمد شفیع صاحب	عہ ۱۲
" " " ۲۱۸	متولی رحیم بخش صاحب	عہ ۸
" " " ۳۲۵	مولوی چراغ الدین صاحب	عہ ۱۲
" " " ۱۳۷	میاں غلام حسین صاحب	عہ ۸
" " " ۶۷	مرزا محمود علی صاحب	عہ ۱۲
" " " ۱۰۲	میاں عبدالصمد صاحب	عہ ۱۲
" " " ۱۶۷	چودہری کرم الہی صاحب	سے
" " " ۲۲	بابو فخر الدین صاحب	عہ ۱۲
" " " ۵۵	میاں رحیم بخش صاحب	عہ ۱۲
" " " ۲۲۵	شیخ خدا بخش صاحب	عہ ۱۲
" " " ۱۳۹	سید مظہر علی صاحب	سے
" " " ۵۲۶	بابو عبدالرحمان صاحب	سے
" " " ۱۵۸	بابو الہٰی بخش صاحب	عہ ۸
" " " ۳۱۵	ذوالفقار علی خان صاحب	سے
" " " ۹۱۲	منشی گوہر علی صاحب	عہ ۱۲
" " " ۶۲	فوجدار خان صاحب	عہ ۱۲
" " "	عبدالوہاب صاحب	عہ
" " " ۶۷	عبدالکریم صاحب	عہ ۱۲
" " " ۳۸۱	گلزار محمد صاحب	عہ ۱۲
" " "	عزیز الدین صاحب	عہ ۱۲

عام اخبار

امیر صاحب کابل نے غالباً ورنگ پر حسب معمول قلمرو میں [illegible]

کشمیر میں عین آغاز بہار میں ۴۸ گھنٹہ برفباری ہوئی۔ برف دو گز سے زیادہ موٹی تھی۔

اسلام آباد کشمیر میں پچھلے ہفتہ سخت آگ لگی۔ دفتر بندوبست جل گیا۔ کاغذات بچا لئے۔

رنگون کے مقدمہ اغوا میں تمام ملزم بری ہو گئے جیوری نے قرار دیا کہ وہ بے قصور ہیں۔

حضور نظام کی بڑی دختر فوت ہو گئیں۔ پرنس آف ویلز کے جلسوں میں ناگہانی بے لطفی تھی۔

دختر صاحبہ نظام کی عمر ۲۲ سال تھی نکاح کی تیاریاں ہو رہی تھیں گرم مرض میں مبتلا ہو گئی تھی۔

وسط ہند میں ۵۴ ہزار خیراتی کاموں پر۔ اجمیر مرواڑہ میں ۲۶ ہزار راجپوتانہ ۵۳ ہزار۔

جمعہ کو رنگون میں چاول کا عظیم الشان کارخانہ جل کر راکھ ہوا نقصان دس لاکھ ہے۔

شاہ سپین کا بیاہ برٹش شاہزادی اینہ کے ساتھ ۲ جون کو ہوگا۔ اہل سپین نہایت بشاش۔

جمعہ گذشتہ کی خبر کہ روسی مقام پنزہ کا چیف انسپکٹر پولیس بھی قتل کیا گیا۔ حالت بدستور ابتر۔

یمن میں ترکوں کے خلاف بغاوت کا سرغنہ محمد یحییٰ ہے وہ ابھی تک مغلوب نہیں کیا گیا ہے۔

مورا کو کی کنفرنس میں تمام طاقتیں فرنچ حقوق کی طرف داری میں جرمن دعوے فضول سمجھے گئے ہیں۔

روسی فرانسیسی اتحاد۔ مجلس معتنا فرانس میں فرانسیسی روسی تجارتی معاہدہ کے متعلق جو بحث ہوئی۔ اس سے سخت بے اطمینانی پیدا ہو گئی۔ تقریروں میں کہا گیا۔ کہ روس نے فرانسیسی نقدی امداد اتحاد کے معاوضہ میں کچھ بھی نہیں دیا۔ چونکہ روس کو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے معاوضہ میں اس سے بھی رعایتیں حاصل کرنا چاہئیں۔

نیا جنگی جہاز (لنڈن ۹۔ فروری) "ڈریڈ ناٹ" نامی نئے جنگی جہاز کے متعلق جسے ملک معظم کل سمندر میں تیرا دیں گے اخبارات میں تفصیلی حالات شائع ہو رہے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ اس کے مقابلہ میں سب جہاز ہیچ ہیں۔

فرانس میں کلیسیا کے فساد۔ ایک سابق عہدہ دار و ایک طالب علم کو دو دو سال قید کی سزا اس وجہ سے بمقام وارسیلز ہوئی۔ کہ کلیسیا کے اسباب کی فہرست مرتب کرنے کے وقت فساد برپا کیا تھا۔

بغاوت یمن۔ (لنڈن ۱۱۔ فروری) ترکی فوج نے مجبور ہو کر قلعہ شکارا پر حملہ کرنے کا ارادہ فسخ کر دیا ہے۔ یہ قلعہ یمن میں ایک ضروری مقام پر واقعہ ہے اور باغی اس پر قابض ہو رہے ہیں۔ ترکوں کی چار توپیں چھن گئیں۔ ایک پاشا قتل اور دوسرے زخمی ہوئے۔

حادثہ۔ پیر کے روز لورپول میں ٹریم سے گاڑی سے حادثہ ہوا۔ کئی لوگ زخمی ہوئے۔ مگر جان کی خیر رہی۔ ۲۶ آدمی ہسپتال میں بھیجے گئے جن میں سے صرف دس زیر معالجہ رکھے گئے۔ باقی مرہم پٹی کرنے کے بعد رخصت کر دئے گئے۔

آتشزدگی۔ ولسڈن میں فوجی گھوڑوں کے اصطبل کو آگ لگی ہے ۱۰ گھوڑے جل کر مر گئے سو گھوڑے رسے توڑ کر بھاگ گئے ایک گھوڑے کی ٹکر سے ایک آدمی مر گیا۔ گھوڑے بمشکل قابو میں آئے۔

اس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں۔

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دار و مدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑہ ہے جب انسان کی غذا ہی کم ہوگئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری۔ سستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا دو صورتوں سے ممکن ہے۔ ایک تو غذا کا کافی طور سے چبا نہ سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ۔ کہ جن کو اطباء نے ام الامراض اور سرچشمہ امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ یہی مرض گو ناگون [illegible] امراض کا باعث ہو کر [illegible] لا علاج ہو جاتی [illegible]۔ ہمارا

[illegible] منجن دندان

[illegible] دانت [illegible] مسوڑوں کا گوشت [illegible] خون [illegible] ہلنا بند۔ [illegible] دانت موتیوں کی طرح صاف [illegible] ہو جاتے ہیں۔ دانت گرنے سے محفوظ رہتے ہیں [illegible] اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کی امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی یعنی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ بادگولا۔ درد شکم۔ ہیضہ۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ کھال۔ درد سر کھٹے ڈکاروں کا آنا۔ سینہ جلنا۔ منہ سے بدمزہ پانی کا چھوٹنا۔ نفخ کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ وغیرہ جملہ امراض معدہ و شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزہ خوشبودار۔ خوش رنگ [illegible]۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھار دیتا ہے۔ علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں تو پیٹ کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے ایک ہفتہ استعمال سے غذا دگنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ چار روپیہ (للعہ)

المشتہر
حکیم منشی محمد عبد العزیز مالک کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت
لاہور

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے۔ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توراۃ انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں۔ دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت [illegible] مجلد ہے۔

(۲) **[illegible] التفسیر** یعنی تفسیر القرآن [illegible] جس میں تمام ترجمہ [illegible] [illegible] قیمت [illegible] مجلد

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن** انگریزی [illegible] اصل تفسیر القرآن کی نسبت [illegible] نکات زیادہ [illegible] مجلد [illegible]

(۴) **تذکرۃ القرآن** [illegible] قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی [illegible] مجلد [illegible]

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۲ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں دیکھ کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۲ر (۸) **مفتاح العرب** جسکے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت [illegible]

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و تطابق جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) [illegible] سرجری یعنی جراحی حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم اسرار الاعضاء (۱۳) علم تشریح (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم [illegible] ہے کل قیمت [illegible] مجلد [illegible]۔ علاوہ محصولڈاک

(۱۰) **میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت [illegible] مجلد [illegible]

(۱۱) **معین [illegible]**۔ علم طب [illegible] ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کے ساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت [illegible] (۱۲) **تشخیص الامراض** اس میں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت [illegible]

(۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام دواؤں کا ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت [illegible] (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آ جاتے ہیں۔ یا ماؤں اور دائیوں کو ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت [illegible]

(۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں
فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جسکا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ر ہے۔

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا مسوڑھے [illegible] دانت [illegible] منہ سے بدبو آتی ہو دانت [illegible] چند روز کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو دو ماہ کو کافی ہے صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کو استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۶

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام لب گڑہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو۔ تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت ماہی صرف ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔
درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا۔ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینیجر روزانہ اخبار عام

مطبع پریس قادیان میں بمان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی
بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی

۱۱- فروری - الہام ہوا - پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا - اب ان کی دلجوئی ہوگی -

۱۶- فروری ۱۹۰۶ء - ربِّ اشف زوجتی هٰذه واجعل لها برکاتٍ فی السماء وبرکاتٍ فی الارض -

۱۹- فروری ۱۹۰۶ء - عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی - بریّت - واذ کففت عن بنی اسرائیل - یہ خیال گذرتا ہے - واللہ اعلم کہ کوئی شخص زنانہ طور پر کار کرے - یعنی مرد میدان بنکر کارروائی نہ کرے - بلکہ چھپ کر عورتوں کی طرح کوئی نقصان پہونچانا چاہے - جس کا نتیجہ آخر بریت ہو مگر یہ صرف اجتہادی رائے ہے - اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے - اس کے کیا معنے ہیں - ایک مردوں کی چال ہوتی ہو اور ایک زنانہ چال ہوتی ہے جو گمنام ہو کر کوئی بدی کرتا ہے - یا عورت کی طرح چھپکر کوئی حملہ کرتا ہے اور آخری فقرہ کے یہ معنے ہیں کہ فرعون کے شر سے ہمنے بنی اسرائیل کو بچالیا -

۱۹- فروری ۱۹۰۶ء - دیکھا کہ منظور محمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہیں کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے - تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا

"بشیر الدولہ"

فرمایا - کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہیں کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے - ممکن ہے کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے پیدا ہوگا جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولتمندی ہوجائے - اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبالمند اور صاحب دولت ہو - لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا - خدا نے کوئی وقت ظاہر نہیں فرمایا - ممکن ہے کہ جلد ہو یا خدا اس مین کئی برس کی تاخیر ڈالدے

ڈائری
القول الطیب

۱۸- فروری ۱۹۰۶ء - فرمایا - خدا تعالیٰ ظالم نہیں اور نہ انسان کی طرح چڑچڑا ہے - جب کسی کو عذاب ملتا ہے تو وہ دراصل اس انسان کے اپنے ہی اعمال کی ایک حالت ہوتی ہے -

ایک شخص نے عرض کی میرے باپ کی دوکان خراب حالت مین ہوگئی ہے - اگر وہ درست ہوجاوے تو مین مرزا صاحب کو مان لونگا - فرمایا - خدا تعالیٰ کو ان باتوں کے ساتھ آزمانا نہیں چاہیئے - مین تعجب کرتا ہوں ان لوگوں کی حالت پر جو اس قسم کے سوال کرتے ہیں - خدا کو کسی کی کیا پرواہ ہے - کیا یہ لوگ خدا پر اپنے ایمان لانے کا احسان رکھتے ہیں جو شخص سچائی پر ایمان لاتا ہے - وہ خود گناہوں سے پاک ہونے کا ایک ذریعہ تلاش کرنیوالا ہے ورنہ خدا کو اس کی کیا حاجت ہے - خدا فرماتا ہے - کہ اگر تم سب کے سب مرتد ہو جاؤ - تو وہ ایک اور نئی قوم پیدا کریگا - جو اس سے پیار کریگی جو شخص گناہ کرتا اور کافر بنتا ہے وہ خدا کا کچھ نقصان نہیں کرتا اور جو ایمان لاتا ہے - وہ خدا تعالیٰ کا کچھ بڑھا نہیں دیتا - ہر ایک شخص اپنا ہی فایدہ یا نقصان کرتا ہے -

جو لوگ خدا پر احسان رکھ کر اور شرطیں لگا کر ایمان لانا چاہتے ہیں ان کی وہ حالت ہے - کہ ایک شخص جو سخت پیاس میں مبتلا ہے - پانی کے چشمہ پر جاتا ہے مگر وہ کھڑا ہو کر کہتا ہے - کہ اے چشمہ مین تیرا پانی تب پیوں گا جب کہ تو مجھے ایک ہزار روپیہ نکال کر دیوے - بتاؤ اس کو چشمہ سے کیا جواب ملیگا - یہی کہ جا پیاس سے مر - مجھے تیری حاجت نہیں - خدا تعالیٰ غنی بے نیاز ہے

۱۹ فروری ۱۹۰۶ء - ایک دوست نے جو باہر سے تشریف لائے تھے - اس جگہ کی جماعت احمدیہ کے ایک شخص کی کسی عملی کمزوری کی شکایت کی - فرمایا - جیسے جیسے جماعت بڑھتی جاتی ہے اس قسم کے مشکلات بھی پیدا ہوتے جاتے ہیں - کیونکہ ہر قسم کے لوگ داخل ہوجاتے ہیں - خدا تعالیٰ چاہے تو رفتہ رفتہ ان کی کمزوریاں بھی دور ہوجاتی ہیں -

۲۰- فروری ۱۹۰۶ء - امریکہ مین دو جگہ سخت زلزلہ کا ذکر تھا -

فرمایا بحالت مجموعی تاریخ مین دیکھا جائے - تو ایسا سلسلہ زلازل جو تمام دنیا پر محیط ہوگیا ہو - کبھی نظر نہیں آتا - اس مین ایک تنبیہ ہے - جس سے سمجھنے والے فایدہ حاصل کرسکتے ہیں - کسوف خسوف بھی پہلے اس طرف ہوا تھا - پھر دوسرے سال امریکہ میں ہوا تھا

حضرت باوا نانک کا ذکر تھا - فرمایا - چولہ اور مسلمانوں کی مصاحبت اور دیگر تمام امور صاف بتلاتے ہیں - کہ بابا نانک مسلمان تھے - لیکن ان کا اس طرح سے ظاہر نہ ہونا بھی ایک بڑی مصلحت اپنے اندر رکھتا ہے - کیونکہ وہ اس طرح کھلے طور پر تمام تعلقات چھوڑ کر مسلمانوں میں شامل ہوتے تو اکیلے ہوتے - برخلاف اس کے اب ایک بڑی جماعت کئی لاکھ آدمیوں کی سکھوں کی گروہ مسلمان ہیں -

اخبار قادیان

۱- حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں

۲- حضرت مولوی نورالدین صاحب بخیریت ہیں - درس قرآن شریف حسب معمول ہوتا ہے - حضرت مولوی محمد احسن صاحب ایک ضروری کام خانگی کے سبب وطن تشریف لے گئے ہیں

۳- اس ہفتہ مین بابو برکت علی صاحب بمعہ برادران لاہور سے بابو محمد الٰہی بابو خیرالدین شاہ صاحب فخرالاسلام کوہاٹ سے بعض دوست دیپ گراں سے اور دیگر مختلف مقامات سے تشریف لائے -

۴- اس ہفتہ مین بارش خوب ہوئی - موسم مین خنکی ہے - ہوا تیز چلتی ہے -

۵- سید امیر علی شاہ صاحب اسی جگہ مقیم ہیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریباً ہر شب آپ کو زیارت ہوتی ہے اور دیگر بزرگ انبیاء کی اور اولیاء اللہ کی تصدیق دربارہ حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے وہ ہر شب دیکھتے ہیں - فقط - عرب صاحب کی کتاب لغات القرآن ۲۰۰ صفحہ تک چھپ چکی ہے

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود - ۲۷- دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر مورخہ ۹ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

ان امور کے علاوہ جو اوپر بیان کئے گئے اور بھی علمی اعتقادی غلطیاں مسلمانوں کے درمیان پھیل رہی ہیں جن کا ادا کرنا ہمارا کام ہے۔ مثلاً ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ اور اس کی ماں مس شیطان سے پاک ہیں اور باقی سب نعوذ باللہ پاک نہیں ہیں۔ یہ ایک صریح غلطی ہے۔ بلکہ کفر ہے۔ اور اس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت اہانت ہے۔ ان لوگوں میں ذرہ بھی غیرت نہیں۔ جو اس قسم کے مسائل گھڑ لیتے ہیں اور اسلام کو بے عزت کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ لوگ اسلام سے بہت دور ہیں۔ اصل میں یہ مسئلہ اس طرح سے ہے۔ کہ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پیدائش دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک مس روح القدس سے اور ایک مس شیطان سے۔ تمام نیک اور راستباز لوگوں کی اولاد مس روح القدس سے ہوتی ہے اور جو اولاد بدی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ وہ مس شیطان سے ہوتی ہے۔ تمام انبیاء مس روح القدس سے پیدا ہوئے تھے۔ مگر چونکہ حضرت عیسیٰ کے متعلق یہودیوں نے یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ وہ نعوذ باللہ ولد الزنا ہیں اور مریم کا ایک اور سپاہی پنڈلا نام کے ساتھ تعلق ناجائز کا ذریعہ ہیں۔ اور مس شیطان کا نتیجہ ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمہ سے یہ الزام دور کرنے کے واسطے ان کے متعلق یہ شہادت دی تھی۔ کہ ان کی پیدائش بھی مس روح القدس سے تھی چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کے متعلق کوئی اس قسم کا اعتراض نہ تھا۔ اس واسطے ان کے متعلق ایسی بات بیان کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑی۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین عبد اللہ اور آمنہ کو تو پہلے ہی سے ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اور ان کے متعلق ایسا خیال و گمان بھی کبھی کسی کو نہ ہوا تھا۔ ایک شخص جو مقدمہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ تو اس کیواسطے صفائی کی شہادت کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن جو شخص مقدمہ میں گرفتار ہی نہیں ہوا۔ اس کے واسطے صفائی شہادت کی کچھ ضرورت ہی نہیں۔

ایسا ہی ایک اور غلطی جو مسلمانوں کے درمیان پڑ گئی ہوئی ہے۔ وہ معراج کے متعلق ہے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تھا۔ مگر اس میں جو بعض لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ صرف ایک معمولی خواب تھا سو یہ عقیدہ غلط ہے۔ اور جن لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ معراج میں آں حضرت اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے سو یہ عقیدہ بھی غلط ہے۔ بلکہ اصل بات اور صحیح عقیدہ یہ ہے کہ معراج کشفی رنگ میں ایک نورانی وجود کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ ایک وجود تھا۔ مگر نورانی اور ایک بیداری تھی۔ مگر کشفی اور نورانی جس کو اس دنیا کے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ مگر وہی جن پر وہ کیفیت طاری ہوئی ہو۔ ورنہ ظاہری جسم اور ظاہری بیداری کے ساتھ آسمان پر جانے کے واسطے تو خود یہودیوں نے معجزہ طلب کیا تھا۔ جس کے جواب میں قرآن شریف میں کہا گیا تھا۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا - کہدے میرا رب پاک ہے میں تو ایک انسان رسول ہوں انسان اس طرح اڑ کر کبھی آسمان پر نہیں جاتے۔ یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے۔

ایک اور غلطی اکثر مسلمانوں کے درمیان ہے۔ کہ وہ حدیث کو قرآن شریف پر مقدم کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط بات ہے قرآن شریف ایک یقینی مرتبہ رکھتا ہے اور حدیث کا مرتبہ ظنی ہے۔ حدیث قاضی نہیں بلکہ قرآن اس پر قاضی ہے۔ ہاں حدیث قرآن شریف کی تشریح ہے۔ اس کو اپنے مرتبہ پر رکھنا چاہیئے۔ حدیث کو اس حد تک ماننا ضروری ہے۔ کہ قرآن شریف کے مخالف نہ پڑے۔ اور اس کے مطابق ہو۔ لیکن اگر اس کے مخالف پڑے۔ تو وہ حدیث نہیں بلکہ مردود قول ہے لیکن قرآن شریف کے سمجھنے کے واسطے حدیث ضروری ہے قرآن شریف میں جو احکام الٰہی نازل ہوئے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عملی رنگ میں کرکے اور کرا کے دکھا دیا اور ایک نمونہ قائم کر دیا۔ اگر یہ نمونہ نہ ہوتا۔ تو اسلام سمجھ میں نہ آسکتا۔ لیکن اصل قرآن ہے۔ بعض اہل کشف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست ایسی احادیث سنتے ہیں جو دوسروں کو معلوم نہیں ہوتیں۔ یا موجودہ احادیث کی تصدیق کر لیتے ہیں۔

غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں۔ جو کہ ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ جن سے خدا تعالیٰ ناراض ہے۔ اور جو اسلامی رنگ سے بالکل مخالف ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ اب ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا۔ جب تک کہ وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آجاویں۔ اور اس مطلب کے واسطے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔ کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کرکے اصلی اسلام پھر دنیا پر قائم کروں۔

یہ فرق ہے۔ ہمارے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان۔ ان کی حالت وہ نہیں رہی۔ جو اسلامی حالت تھی۔ یہ مثل ایک خراب اور نکمے باغ کے ہو گئے۔ ان کے دل ناپاک ہیں۔ اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ایک نئی قوم پیدا کرے جو صدق اور راستی کو اختیار کرکے سچے اسلام کا نمونہ ہو۔ فقط

یادگار کریم

یہ وہ نظم ہے۔ ۲۱ بند میں جو مخدومی ثاقب صاحب نے اس دن پڑھی تھی۔ جس دن حضرت مولوی عبد الکریم مرحوم کے صندوق جنازہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کے واسطے حضرت مسیح موعود ع مع خدام میدان مقبرہ میں موجود تھے۔ سفید عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپ کر طیار ہو گئی ہے جب میرے پاس کل پہنچی تو اس کو پڑھتے ہوئے حضرۃ مولوی صاحب مرحوم کے حالات زندگی اور وفات کا ایک نقشہ آنکھوں کے سامنے کھچ گیا۔ یہ نظم میرے پاس ریویو کیواسطے آئی ہے مگر وہ میرے ریویو کی محتاج نہیں جب کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرما دیا کہ میرا بھی کچھ لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر اب ضرورت نہیں رہی۔ محمد نواب خان صاحب نے میرے منشا کو پورا کر دیا ہے۔ اگر یہ نظم بصورت کتاب نہ چھپ چکی ہوتی اور چھپوانیوالے صاحبان کا اس پر خرچ نہ ہو چکا ہوتا جو کہ صرف فروخت کتاب سے نکل سکتا ہے تو میں ساری نظم کو اول سے آخر تک درج اخبار کر دیتا۔ اسوقت چند اشعار بطور نمونہ درج کرتا ہوں۔

آہ اے عبد الکریم اے جان قوم
وے نشان احمدیت شان قوم
قوم دل سے تھی تری جاں پر نثار
اور جان و دل سے تو قربان قوم
لوٹ بیٹھے تو ملاتا تھا ہمیں
روٹھ بیٹھے تو مناتا تھا ہمیں
توڑتا تھا دشمنوں کے دانت تو
ہنستے تھے جب دین کے احکام پہ
آہ پیارے دوست اے عبد الکریم
ہم ہوں قربان تیرے پیارے نام پر
خلد میں جانا مبارک ہو تجھے
ہو رہا ہے خلد میں ویلکم ترا
شوق مہمانی جنت میں گیا
چھوڑ کر تو ہم کو پیارے میزبان
عیسے احمد کے در پر مر مٹا
اک دم معجز نما کے واسطے

لحن داؤدی ترے قرآن کا ٭ دلگداز تخت سلیمانی تجھے
آکے پکڑا تو نے جب پائے امام ٭ مل گیا تجھ کو امامت کا مقام
کر دیا تو نے مسلمان سیالکوٹ ٭ تیرا کب ہوئے کا احسان سیالکوٹ
تجھکو رخصت کرکے کرتے ہیں دعا ٭ تو خدا سے خوش ہو اور تجھ سے خدا

ابتدا میں ثاقب صاحب نے اپنی گذشتہ اور موجودہ شاعری پر مفید مضمون لکھا ہے قیمت صرف ۲/ ہے۔ مالیرکوٹلہ میں محمد اسماعیل و عبد اللہ احمدی تاجران کتب سے اور قادیان میں سید عبد الحی عرب سے مل سکتی ہے۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

مذہبِ عیسوی کا فرقہ مارمن

اس زمانہ کے عیسوی فرقوں میں سے ایک فرقہ مارمن ہے جس کے بعض حالات سننے کے قابل ہیں اور چونکہ مذکورہ بالا سرخی یعنی تحقیق الادیان کے دائرہ کے اندر یہ بات داخل ہے کہ دنیا کے مختلف ادیان اور مذاہب سے بھی وقتاً فوقتاً ناظرین کو آگاہ کیا جائے۔ اس واسطے آج میں اس فرقہ کے حالات کسیقدر تفصیل کے ساتھ درج اخبار کرتا ہوں۔

مارمن عیسائیوں کا پرانا فرقہ نہیں ہے بلکہ انیسویں صدی عیسوی میں ہی اس کی ابتدا ہوئی تھی۔ اس فرقہ کا بانی ایک شخص جوزف سمتھ نام تھا۔ جوزف انگریزی میں لفظ یوسف کا بگاڑ ہے۔ اور سمتھ کے لغوی معنے لوہار کے ہیں۔ اس جگہ سمتھ کا لفظ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جوزف کا خاندانی نام سمتھ تھا۔ اور پیدائش پر اس کا نام جوزف رکھا گیا تھا چونکہ اس فرقہ کی کتب میں اس بانی کا نام زیادہ تر جوزف ہی لکھا جاتا ہے۔ اس واسطے ہم بھی اس کا نام اختصار کے واسطے صرف جوزف ہی آئندہ لکھیں گے سب سے پہلے ہم مختصراً جوزف کے سوانح لکھتے ہیں۔

جوزف۔ ۲۳۔ دسمبر ۱۸۰۵ء کو بمقام شرن ضلع ونڈسر واقعہ ریاست ورمانٹ ملک امریکہ شمالی پیدا ہوا تھا۔ وہ ایک غریب کسان کے گھر میں پیدا ہوا۔ جو بہ سبب افلاس کے اپنی اولاد کو چنداں تعلیم نہ دے سکتا تھا۔ اس واسطے جوزف کے واسطے حصول تعلیم کے راہ کچھ کشادہ نہ تھے۔ اور وہ اپنے آبائی پیشہ میں مصروف رہتا لیکن اس زمانہ میں عیسائیوں کے درمیان مختلف فرقوں کا باہم بہت تنازعہ ہو رہا تھا۔ اور سخت لڑائی جھگڑے باہم ہمیشہ واقع ہوتے رہتے تھے۔ چونکہ مذہب عیسوی کی بنا کسی خاص شریعت پر نہیں۔ توریت کی شریعت کو خود یسوع کے کفارے نے ترک کر دیا اور یسوع خود کوئی شریعت لیکر نہ آیا تھا۔ صرف چند اخلاقی باتیں تھیں وہ بھی دفع الوقتی کے نسخے تھے اور انسان کی فطرت طبعاً ایک قانون اور قاعدہ چاہتی ہے۔ اور وہ قانون خدا کی کتاب میں نہ ملا۔ تو لوگ خود گھڑنے لگے اور من گھڑت کو مقدس اور متبرک کہنے لگے تو خواہ مخواہ اختلاف ہوا۔ اس واسطے ہمیشہ جو کثرت فرقوں کی عیسائیوں کے درمیان عیسائیت کے روز اول سے لے کر آج تک ہوتی رہی ہے۔ وہ کسی اور فرقہ میں نہیں ہوئی۔ سب سے اول خود یعقوب برادر یسوع اور پولوس رسول کے درمیان اس قدر اختلاف تھا کہ ہر دو کے گرجے جدا جدا تھے۔ پولوس کہتا تھا کہ یعقوب میں عیسائیت سے دخل نہیں زیادہ یہودی کا یہودی ہے۔ پرانے عقائد اور رسومات کی پیروی کرتا ہے۔ ہیکل میں جاتا ہے یعقوب کہتا تھا کہ یسوع کوئی نیا مذہب ہمارے واسطے نہیں لایا وہی شریعت جو موسیٰ لایا تھا اور اسی پر پختہ کرنا اور غلطیوں کو دور کرنا یسوع کا کام تھا وہ موسیٰ کی شریعت کا ایک خادم نبی تھا۔ ہماری رائے میں یعقوب کا مذہب سچا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ دیر تک چل نہ سکا اور چونکہ پولوسی عقائد میں اباحت اور آزادی اور دنیوی آرام اور عیش کا حصہ بہت تھا اس واسطے بالآخر پولوسی عقیدہ دنیا پرست لوگوں پر غالب آیا اور آج کل جو عیسوی عقیدہ دنیا میں رائج ہے اس کو اگر پولوسی مذہب کہا جاوے۔ تو بہت موزوں ہوگا خیر۔ اس جگہ ہم عیسوی مذہب کی تاریخ لکھنے نہیں بیٹھے۔ مطلب صرف اتنا ہے کہ عیسوی مذہب میں فرقے بہت بنتے رہے ہیں اور اب بھی بنتے رہتے ہیں جس کا اصل باعث یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی صحیح جامع شریعت نہیں ہے۔

لیکن اصل بات کی طرف رجوع کرنے سے پہلے میں اتنا کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ میں نے یسوع کی چند اخلاقی باتوں کو دفع الوقتی کے نسخے کیوں کہا۔ اس کا باعث یہ ہے۔ کہ یسوع کے وقت میں قوم یہود نہایت سخت دل تھی۔ یسوع کو جو ساتھی ملے تھے۔ وہ نہایت کمزور بودے اور کچے تھے۔ اور ایک تو ایسا نمک حرام تھا۔ کہ مبلغ ۳۰ کی لالچ پر اپنے مرشد کو بیچ دیا۔ یہ ایسا واقع ہے کہ ہم کو بیان کرتے بھی شرم آتی ہے۔ ایسے وقت میں یسوع نے اپنے مریدوں کو چند ایک اخلاقی باتیں جو اس وقت مصیبت غربت اور تنگی کے مناسب حال سکھلائیں۔ مثلاً یہ کہ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو۔ کوئی کرتہ مانگے تو چادر بھی دیدو وغیرہ۔ یہ سب باتیں دفع الوقتی کے لئے تھیں۔ ورنہ یسوع کوئی شریعت یا عام قانون نہ سکھلاتا تھا۔ اور نہ وہ کوئی قانون سکھلانے کے واسطے دنیا میں آیا تھا۔ اور نہ ایسا قانون عام ہو سکتا ہے اور نہ اس پر کوئی عمل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی کر سکتا تو روس کوریا کے ساتھ سائبیریا بھی ایک حصہ لڑائی کے بغیر جاپانیوں کو دیدیتا اور ہماری سرکار برطانیہ ٹرنسوال کے ساتھ کیپ کالونی بھی بوئرس کو دیدیتی۔ مگر دانا لوگ جانتے ہیں۔ کہ یہ قواعد علم انسانی فطرت کے برخلاف ہیں۔ لیکن ممکن ہے کہ کسی خاص سخت کمزوری کے وقت میں دفع الوقتی کے طور پر ان کا استعمال کیا گیا ہو۔

الغرض امریکہ میں مختلف مذاہب کا ایک بڑا شور برپا تھا۔ جس وقت کہ جوزف نے کچھ ہوش سنبھالی اور اس کے گھر کا کوئی آدمی کسی فرقہ میں شامل ہوتا تھا۔ اور کوئی کسی میں لیکن جوزف ہمیشہ ششو پنج میں رہا۔ اور کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ کہ کس فرقہ میں داخل ہو۔ ہر ایک فرقہ کی کچھ کچھ خبر رکھتا۔ کبھی کسی کے گرجہ میں جاتا اور کبھی کسی کے گرجہ میں۔ فرقہ میتھاڈسٹ کی طرف نسبتاً اس کا میلان زیادہ تھا لیکن کچھ فیصلہ نہ کر سکتا تھا کہ میں کس میں داخل ہو جاؤں۔

اس وقت جوزف کی عمر پندرہ سال کی تھی اور اس کا بیان ہے کہ میں مذہب کے متعلق اسی فکر میں تھا۔ کہ کون سا مذہب سچا ہے۔ کہ ایک دن انجیل میں سے یعقوب کا خط پڑھتے ہوئے یہ آیت میری نگاہ سے گذری کہ ”اگر کوئی تم میں سے حکمت میں قاصر ہو وے تو خدا سے مانگے جو سب کو سخاوت کے ساتھ دیتا اور الزام نہیں دیتا ہے کہ اس کو عنایت ہوگی“ اس آیت کو پڑھکر میری زندگی کا ایک نیا پہلو شروع ہوا اور میں علیحدگی میں گیا۔ اور ایک بالکل خلوت کی جگہ تلاش کر کے اور اپنے اردگرد دیکھ کر کہ مجھے کوئی نہیں دیکھتا۔ میں دعا میں مصروف ہوا کہ خدا سے دریافت کروں کہ ان فرقہائے مذہب عیسوی میں سے کون سا فرقہ راہ راست پر ہے۔ میں نے قبل ازیں کبھی دعا نہ مانگی تھی۔ میں اسی دعا میں مصروف تھا۔ کہ مجھ پر ایک حالت طاری ہوئی۔ کہ فوراً مجھے کسی طاقت نے زور کے ساتھ گرفت کر لیا اور میری زبان بالکل بند ہو گئی۔ میرے اردگرد تمام بالکل تاریکی چھا گئی اور ایسا معلوم ہوا۔ کہ میں فوراً تباہ ہو جاؤں گا۔ تب میں نے خدا سے التجا کی۔ کہ اس دشمن سے مجھے رہائی ملے۔ اس وقت ایک روشنی میرے سر کے اوپر نمودار ہوئی اور مجھ پر پڑی اور وہ دشمن چلتا رہا اور میں نے دیکھا کہ میرے سامنے دو شخص کھڑے ہیں۔ اور وہ ہوا میں معلق ہیں۔ ان میں سے ایک نے میرا نام لے کر اور دوسرے کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے اس کی سنو۔ جب مجھے اسی حالت میں بولنے کی طاقت محسوس ہوئی تو میں نے ان اشخاص سے دریافت کیا کہ کون سا فرقہ سچا ہے اور کس میں میں شامل ہو جاؤں۔ تب انہوں نے جواب دیا کہ ”تو کسی فرقہ (عیسویت) میں داخل نہ ہو کیونکہ وے سب کے سب جھوٹے ہیں۔“ اس کے بعد جب مجھ کو ہوش آئی تو میں نے دیکھا کہ میں پشت کے بل لیٹا ہوا ہوں اور میرا مونھ اوپر کی طرف ہے۔

یہ ایک حالت مکاشفہ ہے۔ جو جوزف کو حاصل ہوئی اور اس کے باقی سارے سوانح میں کوئی ایسی حالت ہمکو نظر نہیں آتی اس مکاشفہ میں دو باتیں بالخصوص قابل غور ہیں اول یہ کہ جوزف کو فقط اتنے پر کہ وہ عیسائیت کے تمام فرقوں سے بیزار ہو اللہ تعالیٰ کی طرف دعا کرنے کے واسطے جھکا۔ اور اس دعا میں اس نے کسی شرک کا بھی استعمال نہیں کیا۔ کیونکہ اس نے ایک موحد کی طرح خدا تعالیٰ سے دعا مانگی اور مشرک عیسائیوں کی طرح یسوع کو خدا نہیں مانا۔ اس توجہ الی اللہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس کے حق میں وہ الفاظ بولے گئے جو خود حضرت عیسےٰ کے حق میں بولے گئے تھے۔ کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ عیسائی لوگوں نے ان الفاظ کے معانی کے سمجھنے میں بہت غلطی کھائی ہے خود توریت انجیل کا عام محاورہ ہے۔ کہ جو شخص خدا کی طرف جھکتا ہے وہ خدا کا بیٹا کہلاتا ہے۔ یہ ایک عام محاورہ ہے۔ اور بیٹے سے مراد فقط پیارے کے ہیں کیونکہ تمام کتب سماوی سے ثابت ہے کہ جب انسان توبہ و استغفار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تو خدا اس سے پیار کرتا ہے۔ دوسری بات قابل غور یہ ہے۔ کہ جوزف کے سامنے صرف عیسائی مذہب موجود تھا۔ امریکہ

ہین اور کل دوسرا مذہب تہا۔ عیسائیت کے سوا دیگر مذاہب کے حالات مفصل ہو گیا بلکہ ممکن ہے کہ اس نے کسی اور مذہب کا نام بھی کبھی نہ سنا ہو۔ اس واسطے اس کی دُعا یہی تہی کہ عیسائیت کے جس قدر فرقے اس وقت دنیا میں ہیں۔ ان میں سے کون سا سچا ہے اس کا جواب جو اوسے ملا وہ بالکل صحیح تہا۔ کہ اس وقت **عیسائیوں کا کوئی فرقہ بھی راستی پر نہیں وہ سب جھوٹے ہیں۔** یہ بالکل سچا کلام ہے کیونکہ اس وقت تو تمام مذہب عیسوی جہوٹا ہے۔ آں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے پہلے ہی سے عیسائیت میں اس قدر ناپاکی پہیل چکی تہی کہ اصل مذہب عیسوی کا نام و نشان باقی نہ رہا تہا۔ چہ جائیکہ کوئی فرقہ اس وقت سچا ہوتا۔

(باقی آیندہ۔ انشاء اللہ تعالے)

بدر منور

مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۹۰۶ء

سورۂ فتح

(سلسلہ کیواسطے دیکہو اخبار ۹ فروری ۱۹۰۶ء)

وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

اور عذاب دے اللہ۔ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو۔ اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو۔ جنہوں نے گمان کیا اللہ پر بُرا گمان۔ ان پر گردش ہے بدی کی اور غضب کیا ہے اللہ تعالے نے اُن پر اور ان کو دور بدر کیا ہے اور طیار کیا ہے ان کے واسطے دوزخ اور وہ بُری جگہ ہے رہنے کی۔ اس جگہ نفاق کا اشارہ ان لوگوں کی طرف ہے جو صلح حدیبیہ کے وقت حضور علیہ السلام کے ہمراہ نہیں گئے تھے اور انہوں نے خیال کیا تہا۔ کہ اب اس مہم سے مسلمان واپس نہ آئیں گے۔ اور اسی جگہ ہلاک ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق بھی پہلے سے پیش گوئی کی۔ کہ اس وقت ایک گروہ ایسا بھی ہوگا۔ جو خدا پر بھروسہ رکھنے والا نہ ہوگا۔ اور یہ خیال کرےگا کہ اب تو مسلمان ہلاک ہی ہو جائیں گے۔ ان کا اور مشرکوں کا جو ہلاک ہونے والے اور دربدر ہونے والے تھے ایک ہی سا انجام تہا۔

علاوہ اس عذاب کے جو ان منافقین اور مشرکین کے واسطے مابعد الموت ہو خود اس دنیا میں بھی ان کے واسطے ہلاکت اور تباہی اور دربدر خواری کا ایک عظیم الشان نمونہ نمودار ہوا۔ اول تو خود فتح مکہ کے پہلے تمام بڑے بڑے سرغنہ کفر کے ہلاک ہو گئے۔ اور ان کی اولاد کچھ مسلمان ہو گئی۔ کچھ ذلیل اور تباہ ہو گئی۔ دوم کچھ لوگ فتح مکہ پر وہاں سے بہاگ کر ملک افریقہ میں چلے گئے۔ اور جونکہ اسلامی نفوذ ہر طرف ترقی کرتا گیا۔ اور افریقہ کے شہروں اور بستیوں میں بھی جا پہنچا۔ تو وہ تاریکی کے دوست اور روشنی کے دشمن وہاں سے بھی بہاگ کر جنگلوں اور بیابانوں میں جاگزین ہوئے۔ جہاں تہذیب سے محروم رہ کر رفتہ رفتہ بالکل تباہ ہوئے۔ اور یورپ کی مہذب قومیں ان کو غلام بنا کر امریکہ اور دیگر مختلف بلاد میں مزدوری کے واسطے لے گئیں۔ اور جس بے رحمی کا سلوک ان کے ساتھ ہوا۔ وہ غضب الٰہی کا ایک عبرتناک نظارہ ہے۔ کہتے ہیں کہ مشکیں باندھ کر اور پاؤں میں زنجیر ڈال کر جب ان لوگوں کو جہاز پر سوار کرکے امریکہ کی کانیں کھودنے کے لئے لے جاتے۔ تو جہاز پر کہانے کی اس قدر تنگی کی جاتی۔ کہ کبھی کبھی ہفتوں تک ان لوگوں کو بہوکہا رکہا جاتا۔ اور جب یہ بے حس و حرکت ہوکر مردہ سے ہوکر پڑ رہتے۔ اور بڑی بڑی چابکوں سے ان کو مارا جاتا تاکہ وہ اچہلیں اور کودیں اور ان کے خون کا دوراں اور جوش قائم رہے۔ اس قسم کے بہت سے واقعات عیسائیوں کے طریقہ غلامی کی تاریخ کو سیاہ کر رہے ہیں۔ لیکن یہ سب عذاب ان لوگوں پر اس وجہ سے پڑا۔ کہ انہوں نے اللہ تعالے کے رسول کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن میں ڈالنا نہ چاہا۔ اور اس سے بہاگ نکلے مگر خدا کے آگے سے بہاگ کر کوئی کہاں جا سکتا ہے

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔ اور اللہ تعالے کے لئے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین کے اور ہے اللہ تعالے غالب اور حکمت والا۔ دنیا کے بادشاہوں اور سلطنتوں کو یہ گھمنڈ ہوتا ہے کہ وہ بڑے لشکر والے ہیں۔ یا قواعد دان فوج رکہتے ہیں۔ لیکن در اصل فتح اسی کو ہوتی ہے جس کے لئے خدا تعالے کی نصرت کے سامان مہیا ہو جاویں۔ تمام انبیاء اور رسل دنیا میں بے سر و سامانی کے ساتھ آئے ہیں۔ اور بڑے بڑے بہاری لشکروں پر فتح پاتے ہیں۔ کیونکہ خدا کی فوجیں ان کی تائید میں ہوتی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اکیلے تھے۔ جب فرعون کے مقابلہ میں کھڑے ہوئے۔ فرعون کی فوج ایک باقاعدہ جنگی اور قواعد دان فوج تھی۔ موسیٰ کی فوج وہ تھی۔ جنہوں نے ساری عمر تلوار کو ہاتھ نہ لگایا تہا۔ لیکن الٰہی فوجوں نے جو حضرت موسیٰ کی مددگار تھی۔ ایسا ہاتھ دکہایا۔ کہ فرعون کو اس کے لشکر سمیت غرق کر دیا۔ ایسا ہی آں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب کل ۳۱۳ مسلمان میدان بدر میں نکلے۔ تو مقابل ہزار دشمن تھے۔ کفار سب میدان جنگ کے جوان تجربہ کار اور فنون حرب سے آگاہ تھے۔ اور مسلمان اکثر ناتجربہ کار لوگ تھے۔ کفار کے پاس سب سامان جنگ موجود تھا باوجود ان سب باتوں کے چونکہ خدا کا لشکر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں تہا اس واسطے آپ کی جماعت کو فتح ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کا لشکر اگرچہ عوام کو نظر نہیں آتا۔ مگر پوشیدہ اندر وہ ایسا کام کرتا ہے۔ کہ دشمنان دین بہی حیران رہ جاتے ہیں۔ جنود اللہ کی امداد مختلف رنگوں میں ظاہر ہوتی ہے اور اس کی مثالیں خود اس زمانہ میں موجود ہیں۔ حضرت مسیح موعود کو اکثر ظہور نشانات کے وقت اللہ تعالے کی طرف سے یہ الہام ہوتا ہے۔ کہ میں اپنے لشکروں کے ساتھ تیری امداد کے واسطے آتا ہوں۔ چنانچہ ان لشکروں کی ایک کارروائی گذشتہ زلزلہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کی شکل میں نمودار ہوئی۔ اور ابہی ایک اور زبردست کارروائی ہونے والی ہے۔

رب اِمّا تُرِیَنّی ما یوعدون رب فلا تجعلنی فی القوم الظلمین

(باقی اگلے صفحہ پر)

انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا

تحقیق ہم نے ہی تجھے بھیجا ہے۔ گواہی دینے والا۔ اور خوش خبری دینے والا۔ اس آیت شریف میں اللہ تعالےٰ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہے کہ یہ رسول بے شک میری طرف سے ہے۔ اور رسول کے تین عظیم الشان کاموں کا ذکر فرمایا ہے۔ اور یہی تین کام ان کاموں میں کامیابی اس امر کا ثبوت ہے کہ بے شک یہ شخص اللہ تعالےٰ کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہے۔ ان میں سے پہلا کام یہ ہے۔ کہ وہ شاھد ہے تمام صداقتوں کا۔ گذشتہ کتب اور انبیاء کی تعلیم میں بہت کچھ خلط ملط ہو چکا تھا۔ سچ اور جھوٹ کا پہچاننا انسانی کوشش کی طاقت سے باہر نکل چکا تھا۔ یہودیوں کی کتب مقدسہ توریت اور صحف انبیاء کے کئی نسخے بن چکے تھے۔ سامریوں کا نسخہ اور تھا۔ یہودیوں اور اسرائیلیوں کے آپس میں سخت نزاع تھے۔ کوئی ان میں اگر قیامت کا قائل تھا۔ تو ان کے مقابل قیامت کے منکر بھی تھے۔ اور یہ ایسی غلطی تھی۔ کہ تمام نیکیوں کی بیخ کنی بات تھی۔ اور ستاروں کی عبادت میں لگ چکے تھے۔ تفسیری کلام اصل کلام میں مل چکا تھا۔ پارسی آتش پرستی اور ستاروں کی عبادت میں لگ چکے تھے۔ آریہ ورت بتوں کے آگے پیشانی رگڑ رہا تھا۔ بلکہ وید کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والے اس قدر فرقے آپس میں اختلاف رکھتے تھے۔ کہ ان میں بعد المشرقین کا فرق نمایاں تھا۔ عیسائیوں کا یہ حال تھا۔ کہ اور مذہب والوں کے تو مختلف اعتقادی فرقے ستر بہتر ہو رہے تھے۔ اور عیسائیوں کی خود کتب مقدسہ یا انجیل کے مختلف نسخوں کی تعداد ستر بہتر تک پہنچ چکی تھی۔ ان سب میں سے جھوٹ کو الگ کرنا اور صداقت کو لے لینا یہ اس شاہد کا کام تھا۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے رسول ہو کر آیا۔

لطیفہ۔ ایک دفعہ ایک پادری اور حضرت استاذی الاعظم مولوی نور الدین صاحب ملے۔ پادری صاحب کو اسلامی کتب کے دیکھنے اور اسلام کے برخلاف کتابیں جمع کرنے کا شوق تھا۔ اسی ضرورت سے ایک کتاب عدم ضرورت قرآن آپ کے پیش کر دی۔ رسالہ چھوٹا سا چند اوراق کا تھا۔ اور اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ کہ قرآن شریف کی یہ صداقت توریت میں موجود ہے۔ وہ انجیل میں موجود ہے۔ اس آیت کا مطلب وید میں پایا جاتا ہے۔ اس آیت کا خلاصہ ژند وستا میں مل سکتا ہے۔ اس طرح مصنف نے بڑی محنت کے ساتھ قرآن شریف کی بعض آیات کو مختلف کتب مقدسہ میں سے تلاش کرنے کی کوشش کی ہوئی تھی۔ کتاب مختصر تھی۔ اور پھر مولوی صاحب دیکھنے والے۔ آپ نے تھوڑی دیر میں ختم کر لی۔ اور پادری صاحب کا شکریہ کرتے ہوئے ان کی مفید کارروائی کی داد دی۔ اور فرمایا۔ پادری صاحب آپ کی کتاب نے قرآن شریف پر میرے ایمان کو بہت ترقی دی۔ اور مجھے اور بھی یقین بڑھ گیا۔ کہ بے شک یہ خدا کا کلام ہے۔ کیونکہ اس قدر دنیا کی مختلف کتابوں کو جمع کرنا۔ پھر ہر ایک کتاب کی زبان جدا ہے۔ سنسکرت۔ پہلوی۔ عبرانی۔ سریانی۔ پالی وغیرہ وغیرہ سب زبانوں کو سیکھنا پھر ان کتابوں کو بغور مطالعہ کرنا۔ جن میں سے ایک وید کے مطالعہ کے واسطے کم از کم چالیس سال کا عرصہ بتلایا جاتا ہے۔ پھر ان سب میں سے صداقتوں کا نکالنا اور ایک جگہ جمع کر دینا در حقیقت عرب کے بادیہ نشین اُمّی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام نہ تھا۔ یہ خدا ہی کا کام تھا۔ جو سب کتب اور سب زبانوں کا مالک ہے۔ پادری صاحب اس جمع کرنے کے علاوہ عظیم الشان صداقتوں کے دلائل صرف قرآن کریم دے۔ اور عقل اور قانون قدرت میں تدبر کرنے کی راہ کھولائی۔ اگر آگے جس طرح ملکی سلاطین جبر و اکراہ سے کام لیتے۔ اور مذہبی دیان وین اپنے مسائل کے سامنے کسی کو کلام کرنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ اور استاد شاگردوں کے لئے آزادی کے مجاز نہ تھے۔ تو اسلام نے افلا تعقلون۔ افلا تبصرون۔ افلا یتدبرون القرآن کہہ کر آزادی بخش دی۔

اس قصہ سے لفظ شاھد کے معنے ناظرین کی سمجھ میں بخوبی آگئے ہوں گے۔ پہلا کام آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی تھا۔ جو بذریعہ قرآن شریف اس وقت دنیا کے سامنے موجود ہے۔ دوسرا کام آپ کا یہ تھا۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشیر تھے۔ کیا معنے۔ ان لوگوں کو خوش خبری دینے والے جو احکام الٰہی کو مانتے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرتے تھے۔ ان کیواسطے آپ بشارت دے کر آئے تھے۔ کہ وہ اس دنیا میں بادشاہ ہوں گے۔ اور دوسرے عالم میں اہل جنت ہوں گے۔ یہ عظیم الشان بشارت اپنے پہلے حصہ میں دنیا کے دیکھتے دیکھتے پوری ہو گئی۔ اور اس کا پورا ہونا خود دوسرے حصہ کے پورا ہونے کی گواہی دیتا ہے۔ پس آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاہد تھے اور مبشر تھے۔ اور ان ہر دو کاموں میں کامیاب ہونا آپ کے رسول صادق ہونے پر گواہ ہے۔

تیسرا کام آپ کا یہ تھا۔ کہ آپ نذیر تھے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے احکام کو نہ ماننے والوں کو ایک عذاب کی خبر دینے والے تھے جیسا کہ عرب کے غریب بے کس بے سر و سامان ابتدائی مسلمانوں کے حق میں یہ پیشگوئی کرنا ایک خارق عادت اور معجزہ تھا۔ کہ وہ قوموں کے بادشاہ ہوں گے۔ قیصر و کسریٰ کے خزانے ان کے پاس آئیں گے۔ اور بادشاہوں کی لڑکیاں ان کے گھروں میں داخل ہوں گی۔ ایسا ہی اس زمانہ کے باسامان اور باعزت لوگوں کے حق میں یہ پیشگوئی بھی ایک معجزہ تھا۔ کہ وہ اسلام کی مخالفت کے سبب ہلاک ہو جاویں گے۔ اور ان کا اور ان کے بتوں کا اور ان کے حامیوں کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ مگر یہ پیشگوئی بھی اسی طرح پوری ہوئی۔ اور کفار عرب آپ کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو گئے اور آپ کامیاب ہوئے۔

پس آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول تھے اور آپ کی رسالت پہلا کام یہی تھا۔ کہ آپ نے حق کو حق اور باطل کو باطل۔ حالانکہ دنیا نہ جانتی تھی۔ کہ حق اور باطل میں کس طرح تمیز کرے۔ پھر حق کو ماننے والوں کے لئے آپ بشیر ہوئے۔ اور باطل پر چلنے والوں کے لئے آپ نذیر ہوئے۔ اور اس بشارت اور انذار نے جلد اپنا عملی رنگ دنیا کو دکھایا۔ جس سے آپ کی صداقت رسالت روز روشن کی طرح چمکنے لگی۔

رسید زر

- فروری ۱۹۰۶ء نمبر ۲۶۹۔ میاں الہٰی بخش صاحب — [illegible]
- ″ ″ ″ ۴۹۶۔ منشی فیروز علی صاحب — [illegible]
- ″ ″ ″ ۴۹۸۔ منشی رحیم بخش صاحب — [illegible]
- ″ ″ ″ ۴۲۸۔ مستری خدا بخش صاحب — [illegible]
- ″ ″ ″ ۴۴۳۔ چودھری جلال الدین صاحب — [illegible]
- ″ ″ ″ ۵۹۷۔ میاں خدا بخش صاحب — [illegible]
- ″ ″ ″ ۵۱۱۔ غلام شاہ صاحب — [illegible]
- ″ ″ ″ [illegible]۔ نور دین صاحب — [illegible]
- ″ ″ ″ ۴۴۰۔ غلام حسین صاحب — [illegible]
- ″ ″ ″ ۲۷۹۔ میاں عبد الرحمن امام الدین صاحب — [illegible]
- ″ ″ ″ ۴۵۸۔ حافظ محمد دین صاحب — [illegible]
- ″ ″ ″ ۱۰۱۰۔ عبد المجید صاحب — [illegible]
- ″ ″ ″ ۸۲۲۔ فضل دین صاحب — [illegible]
- ″ ″ ″ ۱۰۱۶۔ عبد القادر صاحب — [illegible]
- ″ ″ ″ ۴۷۹۔ محمد داؤد صاحب لدھی الدین صاحب — [illegible]

قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

منظور کردہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

قواعد عامہ متعلق مجلس معتمدین

(۱۳) اس مجلس کا اجلاس لازماً سال میں ایک دفعہ ایام تعطیلات ماہ دسمبر میں ہوگا۔ جس میں اراکین مجلس معتمدین کو حتی الوسع اصالتاً حاضر ہونا ہوگا۔ اس کے علاوہ حسب ضرورت سکرٹری مجلس جب چاہے اس مجلس کا انعقاد کر سکتا ہے لیکن انعقاد کی اطلاع اور اسی طرح ہر ایسے امر کی اطلاع جو آئندہ اجلاس میں پیش ہونا ہوگا۔ سکرٹری مجلس ہذا ہر ایک ممبر کو تاریخ اجلاس سے دو ہفتہ پہلے دیگا اور ممبران مجلس کا حق ہوگا۔ کہ وہ اپنی رائے تحریر کر کے سکرٹری کے پاس انعقاد جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے بھیجدیں۔ اور اگر وہ خود نہ آسکیں۔ تو یہ تحریری رائے بمنزلہ ان کی ایک رائے کے سمجھی جاوے گی۔

نوٹ۔ سکرٹری مجلس معتمدین باتفاق رائے پریزیڈنٹ و باجازت حضرت مسیح موعود اشد ضرورت کیوقت انعقاد جلسہ بلا اطلاع ممبران بیرون جات کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ قورم پورا ہو۔ اور ایسے جلسہ کے فیصلے اگر حضرت اقدس منظور فرماویں۔ تو قطعی ہوں گے۔

(۱۴) بصورت اختلاف رائے۔ پریزیڈنٹ مجلس کی رائے بمنزلہ دو رائوں کے ہوگی۔

(۱۵) مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا۔ کہ اپنی طرف سے کوئی کارکن مجلس ضروری امور کے فیصلہ کے لیئے اراکین مجلس میں سے بناوے ان کی تعداد پانچ سے کم نہ ہوگی اور یہی تعداد مجلس معتمدین کی بطور قورم کے کام دیگی۔ ہاں اس کارکن مجلس کے فیصلے بلا منظوری مجلس معتمدین قطعی نہ ہوں گے۔

نوٹ۔ اس کارکن مجلس کے ممبر مجلس معتمدین سال بسال تجویز کرے گی۔

(۱۶) مجلس معتمدین ہر سال اس قدر رقم تجویز کرے گی۔ جس سے زیادہ کوئی فنانشل سکرٹری یا امین اپنے پاس نہ رکھ سکے گا۔

دیگر قواعد متعلق صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کا کل روپیہ بنک بنگال میں جمع کیا جاوے گا۔ جو سکرٹری مجلس معتمدین کے نام جمع کرائیگا۔ اور کوئی روپیہ بنک ہذا سے نکالا نہ جائیگا۔ جب تک چک پر صاحب پریزیڈنٹ اور سکرٹری کے علاوہ اور ممبران کے دستخط نہ ہوں گے۔ ان دو ممبران کو مجلس معتمدین سال بسال آئندہ کے لئے نامزد کرے گی۔

(۱۸) ہر ایک ماتحت مجلس کے فنانشل سکرٹری یا امین کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ہر ایک رقم جو رقم مقرر کردہ زیر قاعدہ ۱۶ سے زاید ہو۔ وہ جنرل سکرٹری کے پاس جمع کرادے۔

(۱۹) جنرل سکرٹری ہر ماہ کے اخیر میں وہ روپیہ بنک بنگال میں جمع کرادیگا۔ جو اس کے پاس فنانشل سکرٹری یا امین زیر قاعدہ ۱۸ بھیجدیں گے۔ البتہ اس کے پاس اس قدر رقم بطور سائر خرچ مستقل طور پر رہے گی۔ جو مجلس معتمدین تجویز کرے گی۔

(۲۰) جس قدر روپیہ مجلس معتمدین بطور بجٹ سالانہ کسی مد کا منظور کردیگی۔ اس سے زیادہ کوئی روپیہ سکرٹری یا پریزیڈنٹ بنک سے نکالنے کا مجاز نہ ہوگا۔ بصورت سخت ضرورت جنرل سکرٹری کارکن مجلس معتمدین سے اجازت تابع منظوری مجلس معتمدین حاصل کر سکتا ہے۔

(۲۱) انجمن کی جائداد انجمن یا کسی مجلس ماتحت کے ممبر کے ذاتی اغراض کے لئے استعمال ہونا سخت ممنوع ہوگی۔

مجلس کارپردازان مصالح قبرستان

(۲۲) اس مجلس کا پریزیڈنٹ سکرٹری مشیر قانونی وہی اصحاب ہوں گے جو مجلس معتمدین کے پریزیڈنٹ جنرل سکرٹری اور مشیر قانونی ہوں گے البتہ اور عہدیدار وہ ہوں گے۔ جن کو مجلس معتمدین ہر سال آئندہ سال کے لئے تجویز کرے گی۔ لیکن فنانشل سکرٹری مجلس معتمدین کے اراکین میں سے ایک رکن ہوگا۔

(۲۳) مجلس معتمدین کے کل اراکین اس مجلس کے ممبر استحقاقاً ہوں گے البتہ ان کے علاوہ دس کی تعداد تک اور ممبر مجلس معتمدین مقرر کر سکتی ہے۔ جو حتی الوسع مقیم قادیان ہوں گے۔ یہ تقرر سالانہ ہوگا

(۲۴) یہ مجلس معاملات قبرستان میں ان تمام ہدایات کی پابند ہوگی۔ جو رسالہ الوصیت ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء و ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت مورخہ ۶۔ جنوری ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے شائع ہوئی ہیں۔ ایسا ہی مجلس ان تمام قواعد و ضوابط اور ہدایات کی پابند ہوگی۔ جو حضرت اقدس کی طرف سے یا مجلس معتمدین کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری ہوں گی۔

(۲۵) مجلس معتمدین کو مقبرہ بہشتی کے متعلق نئے قواعد بنانے یا گذشتہ قواعد کی ترمیم کرنے کا ہر وقت اختیار ہوگا۔

مجلس انتظام اشاعت اسلام

(۲۶) اس مجلس کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) ایسی تجاویز سوچنا اور عمل میں لانا جن سے اسلام کی حمایت اور اشاعت میں ایک سلسلہ تصانیف کا انگریزی اردو اور دیگر زبانوں میں طیار ہو اور ان کو غیر اسلامی بلاد اور غیر اسلامی اقوام میں قیمتاً یا مفت حسب مصلحت شائع کیا جاوے۔ ایسی تصانیف میعادی رسالوں کی صورت میں زیادہ تر قابل ترجیح سمجھے جاویں گے۔

(ب) تبلیغ اسلام کے لئے مختلف بلاد میں مبلغین کا بھیجنا (ایسے مبلغین لازماً سلسلہ احمدیہ کے ممبر ہوں گے۔)

(۲۷) یہ مجلس ان قواعد و ضوابط کے ماتحت ہوگی۔ جو مجلس معتمدین تجویز کریگی۔ ایسا ہی ہر ایک معاملہ میں مجلس ہذا مجلس معتمدین کے ماتحت ہوگی۔

مجلس انتظام تعلیم

(۲۸) یہ مجلس مجلس معتمدین کے ماتحت ایسی تجاویز سوچے گی جس سے علاوہ تعلیم مروجہ زمانہ کی ضروریات کے مطابق مبلغین اسلام پیدا ہو سکیں۔

مجلس انتظام متفرقہ

(۲۹) اس مجلس کے متعلق ان امور کا انتظام ہوگا۔ جو مجلس معتمدین ان کے سپرد کریگی۔

(۳۰) ہر ایک معاملہ میں صدر انجمن احمدیہ اور اس کے ماتحت مجالس اور اس کی کل شاخوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا

نوٹ۔ اگر حسب ضرورت مجلس معتمدین کسی مجلس ماتحت کے اس کے فرائض کسی ایک یا دو یا زیادہ ناظموں کے سپرد کردے تو ایسے ناظم بھی اسی مجلس کے ماتحت ہوں گے۔

اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام احباب ذیل کو مجلس معتمدین کے اراکین اور عہدیدار مقرر فرماتے ہیں۔

مجلس معتمدین

(۱)۔ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب (بھیروی) ۔ پریزیڈنٹ

(۲)۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔ سکرٹری

(۳)۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ وکیل چیف کورٹ پنجاب، قانونی مشیر

اراکین

(۴)۔ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

(۵) مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی

(۶) خان صاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ

(۷) سیٹھ عبد الرحمان صاحب۔ مدراس۔

(۸) مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار پشاور

(۹) میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت ضلع سیالکوٹ

(۱۰) شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر مالک انگلش ویرہوس لاہور

(۱۱) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن

(۱۲) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن

(۱۳) ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ اسسٹنٹ سرجن

(۱۴)۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن

المشتہر۔ محمد علی سکرٹری مجلس معتمدین انجمن احمدیہ قادیان

۲۹۔ جنوری ۱۹۰۶ء

تار کی خبرین

۱۵ فروری سے ۲۱ فروری تک

قہری نشان ۔ ۱۶ فروری کے تار خبر سے معلوم ہوا ۔ کہ امریکہ کے ممالک کولمبیا اور ایکوے ڈور مین سخت زلزلہ برابر ایک ہفتہ تک آتا رہا ۔ بہت سے شہر تباہ ہو گئے اور سینکڑوں جانین تلف ہو گئین ۔ اللہ تعالیٰ کے قہری عذاب برابر ہر طرح نازل ہو رہے ہین ۔ اس کے بعد بذریعہ تار خبر معلوم ہوا ۔ کہ مقام مارسلی نیک مین بھی نہایت سخت زلزلہ آیا ہے یہ زلازل کا سلسلہ ایسا شروع ہوا ہے ۔ کہ عیسائیون کی انجیل کو پیشگوئی کی طرف متوجہ کرتا ہے ۔

سیستان واقع ایران مین طاعون پھیلی ہوئی ہے

۱۱ فروری ۱۹۰۶ء کو بمقام جمیکا اور سنٹ ونسنٹ سخت زلزلہ آیا

بمقام پانی پت طاعون پھوٹ نکلا ۔ ۱۳ فروری تک ۱۹ آدمی مر چکے ہین ۔

خوفناک چوری ۔ رنگون مین ایک صاحب بہادر کے تین لاکھ کے جواہرات کی چوری ہوئی ۔

ممالک اسلامی ۔ امیر کابل کے افسران زیر عتاب ہین ۔ بعض کے قتل کی بھی افواہ ہے ۔ مصر اور عرب کی سرحد پر کچھ تنازعہ مابین مصری اور ترکی حکام ہو گیا ہے ۔ انگریزون نے جہاز اور فوجی افسر روانہ کر دیا ہے ۔ اور سلطان روم کو قسطنطنیہ مین اطلاع کی ہے ۔ سلطان نے فرمایا مجھے خبر نہیں کہ ترکی افسرون نے کیون ایسا کیا ۔ معاملہ رفع دفع ہونے کی امید ہے ۔

باران رحمت ۔ رہتک کے کل اضلاع مین کم و بیش بارش ہو رہی ہے ۔

عیسائیت کو زوال ۔ فرانس نے جو مذہب کو امور سلطنت سے جدا کر دیا ہے ۔ اس پر پوپ نے بڑی خفگی کا اظہار کرتے ہوئے ایک سرکلر جاری کیا ہے ۔ مگر کوئی فوجی کارروائی کرنی مناسب نہین سمجھی ۔ اور سمجھے کیون کر جب کہ اس زمانہ مین کوئی ایسی بے وقوف سلطنت موجود نہین ہے کہ مذہب عیسوی کی خاطر تلوار اٹھائے ۔

برٹش پارلیمنٹ کے جھگڑے ۔ بلفور صاحب یونینسٹ پارٹی کے افسر ہو گئے ۔ لے بر پارٹی یعنی گروہ مزدوران بہت زور پکڑ رہا ہے ۔

نئی پارلیمنٹ کا افتتاح ۱۹ فروری کو ہوا ۔

حوادث روس ۔ روس مین بے امنی کا سلسلہ ہنوز چلا جاتا ہے ۔ اب پولینڈ مین کشت و خون ہو رہا ہے ۔ سینکڑوں جانین تلف ہو رہی ہین ۔ بازار بند ہین ۔ مزدوری پیشہ لوگ بیکار پھرتے ہین ۔ سرکاری لوگون کو مارتے ہین ۔ امرا کو لوٹتے ہین ۔

یورپ کی خانہ جنگی ۔ مراکو کانفرنس کا معاملہ کچھ پیچیدہ ہی نظر آتا ہے ۔ کبھی امید صلح ہو جاتی ہے ۔ پھر کوئی پھیلکی پڑ جاتی ہے ۔ جرمن والے بہرحال مراکش مین اپنی ٹانگ اڑانا چاہتے ہین ۔ فرانس والے اس کو برا مناتے ہین دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے ۔ یورپ والون نے اسلامی سلطنتون کو تو نگل لینا چاہا ہے ۔ مگر یہ نوالے آسانی کے ساتھ حلق سے نہ اترین گے ۔

مشنریون کے بکھیرے ہوئے کانٹے ۔ یہ عیسائی مشنری ہی اس زمانہ کے جنگون کا پیش خیمہ ہین چین مین بمقام نان کنگ دیسیون نے ان پر پھر حملہ کیا ۔ مگر جانین بچ نکلین ۔

باغی نناتہ ۔ ناٹال مین باغیون کو سخت سزائین دی جا رہی ہین ۔ ان کے گاؤن جلائے جاتے ہین ۔ اور فصلین تباہ کی ہین ۔

غریب خریدار کیلئے عمدہ موقع

منشی قاسم علی صاحب مدرس مدرسہ چک ۱۲۷ بہلول پور نے ۱۲ سالانہ قیمت پر کسی غریب بھائی کے لئے اخبار بدر جاری کرانے کی درخواست کی ہے ان کی درخواست کو منظور کیا گیا ہے ۔ لہٰذا کوئی غریب احمدی بھائی جو اس رعایت کا مستحق ہو ۔ کارخانہ بدر مین درخواست کرے ۔ قیمت پیشگی آنی چاہئے

محمد افضل احمدی محرر بدر قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے مل سکتی ہین

نور الدین رد ترک اسلام ۴ر

انوار اللہ ۴ر

عدم نجات مذہب پولیسی ار

مباحثہ ۔ مابین شیخ الٰہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام لاہور و پادری احمد مسیح صاحب واعظ ۔ پی ۔ بی ۔ مشن کیمبرج دہلی ار

فہرست بیعت کنندگان

افسوس ہے کہ اخبار بدر کے مالی مشکلات کے ساتھ جو ان اور بے قاعدگیان عمل مین آئین وہان فہرست بیعت کنندگان کا ضروری کالم بھی درج ہونے سے رفتہ رفتہ رہ گیا ۔ اگرچہ بیعت کنندگان کا سلسلہ ایسا وسیع ہے کہ پورے طور سے اس پر حاوی ہونا مشکل ہے پھر ایک اخبار نویس کے واسطے جس کو بہت سے کام تمام خود کرنے پڑتے ہین اور بھی مشکل ہے ۔ کیون کہ بعض لوگ خطوط کے ذریعہ سے بیعت کرتے ہین بعض صرف زبانی پیغام کے ذریعہ سے کرتے ہین ۔ عورتین زنانہ مکان مین بیعت کرتی ہین ۔ یا صرف اپنے مردون کے معرفت کوئی سفر مین کرتے ہین ۔ بعضون نے چلتی ریل مین بیعت کی ۔ پھر قادیان مین بھی اس کے واسطے کوئی خاص وقت مقرر نہین جو آیا اور جیسا موقع ہوا کبھی صبح اور کبھی شام کبھی دوپہر کبھی رات ۔ جس وقت ہو سکا ۔ اس نے بیعت کر لی اس قسم کے سلسلہ کو پورے اہتمام کے ساتھ تحریر کرنا واسطے مشکل ہے ۔ تاہم اس خیال سے کہ اس سلسلہ تحریر سے باہمی واقفیت کا ایک ذریعہ پیدا ہو سکتا ہے ۔ اور سلسلہ حقہ کی ترقی کا کچھ نہ کچھ اظہار ہوتا رہتا ہے ۔ سارا نہین تو تھوڑا ہی سہی کے مقولہ پر عمل کر کے انشاء اللہ کوشش کی جائے گی کہ کچھ نہ کچھ اس سلسلہ مین درج ہوتا رہے ۔ سردست چند تازہ نام درج اخبار کرتا ہون ۔

مرزا مبارک بیگ صاحب ساکن کلانور

مرزا امیر محمد صاحب ساکن پٹی

سید الطاف حسین صاحب ولد ڈاکٹر محمد حسین صاحب لاہور

بابو فخر الاسلام صاحب حال ساکن کوہاٹ

نعمت خان ساکن ضلع گورداسپور

عبد اللہ ولد خزانہ ساکن سڑوعہ ضلع ہوشیارپور

نظام الدین صاحب ولد حسن ساکن اچیان ٹانگشان ضلع گوجرانوالہ

جوایا ولد حاکم ساکن " " "

کرم ولد سجاول " " " "

شاد محمد ولد نبی بخش صاحب " " " "

بختاور سوداگر " " " "

سردار ولد حسن " " " "

اسماعیل ولد عبد اللہ ساکن لوہر ڈاک خانہ ننال تحصیل پسرور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کاں مرد ستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۸ | آں مسیح دو آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۹ | ۴ محرم سنہ ۱۳۲۴ ھجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء جمعۃ المبارک | سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۹

چہ گویم باتو از آں چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی تعرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ — عہ
معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو — سے
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو — لعہ
معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ
عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے۔ ان سے بحساب بعد لیجائیگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
از دیں آمدہ از ما دریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمانے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
آں ندائے قول او در جاں است
از ملائک از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدگر و دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
بر نبوت را بروشد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائی بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر رسالت شد و ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کیمتعلق کوئی خط وکتابت یا روپیہ حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

اخراجات کی متحمل ہوئی۔ اور سینکڑون مین ہزارون کا نقصان برداشت کرکے اس رسالہ کو جاری کیا نہین آج اس کل قوم کو الگ کرکے اس رسالہ کو اس مشن سے قطعاً بے تعلق کردیا جاوے اور ان کو ان کا معاوضہ بھی کچھ نہ دیا جاوے۔ اگر آپ کو صرف اس تجویز کی خاطر کہ آپ نے ریویو آف ریلیجنز کو جو احمدی مشن کا آرگن تھا اس مشن سے الگ کرنا چاہا - مرزائی کہا جاتا ہے تو آپ میری پوزیشن پر بھی غور فرماوین کہ جس مشن کے آرگن کو اس مشن سے الگ کیا جاوے گا۔ اس کے خیالات اس الگ کرنے والے کے متعلق کیا ہوں گے۔ اسمین شک نہیں کہ میرے اکثر احباب نے بہت زیادہ حسن ظنی سے کام لیا ہے۔ مگر کثرت سے ایسے خطوط میرے پاس آئے ہین۔ کہ لوگ حیرانی ظاہر کرتے ہین کہ یہ تجویز کیوں کی گئی ہے۔ ابتدائی تجویز مین یہ عرض کیا گیا تھا کہ یہ صدمہ جو سلسلہ احمدیہ کو ریویو آف ریلیجنز کے الگ کرلینے سے پہونچے گا۔ اس کا ایک چھوٹا سا معاوضہ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ سلسلہ کے متعلق ہم ایک الگ رسالہ جاری کردین۔ مین کہتا ہون کہ یہ اس کا کچھ بھی معاوضہ نہین۔ اخبارون کے قائم کرنے اور چلانے مین جو دقتین پیش آتی ہین ان کا اندازہ آپ تو کرسکتے ہین۔ پھر آپ سمجھ سکتے ہین۔ کہ یہ تجویز جو منظور کی گئی تھی۔ اس مین اس سلسلہ کو کس قدر بڑی قربانی کرنی پڑی تھی۔ پس اگر یہ چھوٹی سی بات جو پیش کی گئی تھی۔ کہ چونکہ نئے رسالہ کا اجرا کثیر اخراجات کو چاہتا ہے۔ اس لئے جب تک ایک ہزار رسالہ کی امداد کا وعدہ نہو اس وقت تک نئی ترتیب کو شروع نہین کیا جاسکتا۔ اس پر بھی بدظنی پیدا ہوسکتی ہے تو مین نہین جانتا کہ یہ کام کیونکر چلیگا۔ جن لوگون کے دلون مین ہماری طرف سے ایسی بدظنی ہے۔ ان کے ساتھ معاملہ کرنا بہت مشکل ہے۔ مین احمدی قوم پر یہ ظلم ہرگز روا نہین رکھ سکتا کہ ایک تو ان کا رسالہ ان کے سلسلہ سے الگ کیا جاوے۔ اور دوسرے ان کو اس کا معاوضہ بھی کوئی نہ دیا جاوے اور نہ ہی احمدی قوم اس تجویز کے ساتھ ایک لحظہ کے لئے بھی اتفاق کرسکتی ہے پس آپ پسند کرین۔ تو اس امر کا اعلان کردین اور اس تحریر کو چھاپکر شائع کردین کہ جب تک ایک ہزار رسالہ کی اعانت کا وعدہ نہ ہوگا۔ جس مین سے پانسو کی قیمت پیشگی وصول ہوجاوے اس وقت تک نئی تجویز عمل مین نہین آسکتی۔ افسوس ہے کہ آپ ایک ہی پہلو پر زور دیتے ہین۔ کہ احمدی قوم کل نقصان برداشت کرے اور دوسرے پہلو پر غور نہین فرماتے۔

امر دوم۔ جو آپکے اس خط نے میرے دل مین سوال اٹھایا ہے یہ ہے کہ جس صورت مین میری اس چھوٹی سی استدعا کو بدظنی پر محمول کیا گیا ہے تو آئندہ خدا جانے اس کام مین کیسی کیسی بدظنیان پیدا ہون گی اور کیسی کیسی مشکلات پیش آئین گی۔ اس لئے قبل اس کے جو مین کسی دوسرے کا ایک پیسہ بھی اعانت مین لون کہولکر بیان کردینا چاہتا ہون۔ تاکہ بعد مین کوئی دقت اور جھگڑا نہ ہو کہ ہماری طرف سے صرف یہ وعدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے دعوی کے دلائل کو اس رسالہ مین پیش نہ کرین گے اور ان کو ضمیمہ مین پیش کرین گے لیکن یہ بات نہ چھوڑین جو کچھ اس رسالہ مین لکھون گا۔ اس مین اپنے عقاید کا پابند ہونگا اور یہ منافقانہ کارروائی مجھ سے ہرگز نہ ہوسکیگی کہ اپنے عقاید کو چھپاؤن۔ مثلاً میرا یہ عقیدہ ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور یہی ایک خصوصیت ہے جو اس کو تمام دوسرے مذاہب سے ممتاز کرتی ہے اور کہ اللہ تعالیٰ جس طرح سے قدیم زمانہ مین اپنی برگزیدہ بندون کو اپنی مکالمہ مخاطبہ سے شرف کرتا تھا اسی طرح اب بھی کرتا ہے۔ مین چونکہ علی البصیرت اس عقیدہ پر قائم ہون۔ اس لئے یہ ہرگز نہین ہوگا کہ اسلام کی فضائل اور اس کی خصوصیات کو بیان کرتے وقت مین اس بات کو چھپا لون اور اس کا ذکر نہ کرون۔ ایسا کرنا میرے نزدیک وہی نفاق ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ ایسا ہی مین اس عقیدہ پر قائم ہون اور علی البصیرت قائم ہون کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہین اور کسی نبی کو کسی قسم کی فضیلت آپ پر نہیں دیگئی۔ اور آپکے معجزات بھی سب نبیون سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ بین ہین اور کہ ایسی معجزات جو حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کیے جاتے ہین۔ مثلاً مردون کا زندہ کرنا یہ واقعی اور حقیقی معنون مین صحیح نہین ہین اور نص صریح فیمسک التی قضی علیہا الموت کے خلاف ہین ہان اس رنگ مین وہ صحیح ہین کہ آپ روحانی مردون کو زندہ کرتے تھے یا یہ کہ ایک مریض جس کی حالت بالکل موتی کی طرح ہوگئی ہو۔ وہ آپ کی دعا سے اچھا ہوگیا ہو اور ایسا ہی مین اللہ تعالیٰ کی توحید کے عقیدہ پر قائم ہون کہ کسی بشر کو خدا تعالیٰ نے اپنی صفات مین شریک نہین کیا پس یہ صحیح نہین ہے کہ حضرت عیسیٰ بھی پرندون کے خالق تھے۔ جیسا کہ عام مسلمانونکا اعتقاد ہے یا یہ کہ ایک ایسا دجال آئیگا جو اللہ تعالیٰ کی قدرتون کا مالک بن بیٹھیگا اور مردون کو زندہ کریگا اور جہان چاہیگا بارش برسائیگا ایسے اعتقاد میرے نزدیک مشرکانہ ہین اور انکی بیخ کنی ہر ایک مسلمان کا فرض ہے نیز مین اس عقیدہ پر قائم ہون کہ یہ امت محمدیہ خیر الامم ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ اس امت کے ساتھ سچا وعدہ ہے کہ آنحضرت کے خلفا اسی امت مین سے ہونگے باہر سے کوئی نہین آئیگا۔ اور نیز مین اس عقیدہ پر قائم ہون کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اور آپکے بعد کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا ایسا نہین آسکتا کہ اس کو بدون وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت ملی ہو اور خدا تعالیٰ کے وہ انعام جن کا دروازہ اس نے اس امت کیلئے کھلا رکھا ہے یعنی مکالمہ مخاطبہ کی انعام وہ بدون وساطت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اب دنیا مین کسی کو حاصل نہین ہوسکتے اور نیز مین اس عقیدہ پر قائم ہون کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ بزور شمشیر دین پھیلانیکے نہ تھے۔ اور نہ ہی آپکے کسی سچے جانشین کے جنگ اس غرض کے لئے تھے کہ جو لوگ اسلام کو قبول نہ کرین ان کو تہ تیغ کیا جاوے اور نہ کوئی ایسا شخص آپکے بعد آنیوالا ہے۔ جو بزور شمشیر دین کو پہیلائے۔ اور جسقدر حدیثون سے یہ معلوم ہو وہ وضعی ہین۔ خدا کا دین اس کے نشانون اور دلائل اور براہین سے ہی پہیلیگا۔ اور مین اس عقیدہ پر بھی قائم ہون کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہین جیسا کہ دوسرے تمام نبی ان سے پہلے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بعد فوت ہوگئے ہین اور جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر زور نہ دیا جاوے۔ اس وقت تک عیسائی مذہب کی ترقی نہین رک سکتی۔ حضرت عیسیٰ کی زندگی عیسائی مذہب کا بڑا شہتیر ہے۔ میرے نزدیک حضرت عیسیٰ کو زندہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا عیسائی مذہب کی تائید کرنا ہے اور اسلام کی عظمت کبھی قائم نہیں ہوسکتی جب تک کہ غلط عقائد کے خلاف پوری بعدو جہد سے جہاد نہ کیا جاوے۔

مین نے یہ باتین اس لئے نہین لکھین کہ ان سب کا ذکر باہم رسالہ مین کیا جائیگا بلکہ اس لئے کہ کسی موقعہ پر بحث کرتے کرتے اگر ان سوالون مین سے کوئی سوال میرے سامنے آئیگا۔ تو اسے مین اپنے عقیدہ کے مطابق لکھونگا اور کہولکر لکھونگا جس چیز کو الگ کرنا ممکن ہے وہ صرف حضرت مرزا صاحب کا دعوی ہے اور اس دعوی کے دلائل اور پیشگوئیان اور نشانات وغیرہ اور اگر آپ غور کرین گے تو آپ آسانی سے سمجھ لین گے کہ یہ ممکن ہی نہین کہ رسالہ کی ایک ایسی صورت بن سکے جس مین ان باتون کا ذکر ہی نہ آئے خواہ مخواہ انکو درمیان مین لانا میرا مطلب نہین ہے مثلاً جہان انکی ضرورت نہ تہی۔ جیسے پردہ۔ تعداد ازدواج۔ طلاق۔ غلامی سود وغیرہ کے مضامین مین جو لکھے جاتے ہین ان مین کہین ان باتون کا ذکر نہین پایا جاتا۔ حالانکہ کوئی شخص بالغ نہ تہا۔ مگر ان چند فروعی مسائل پر اسلام محدود نہین ہزارون بحثین ایسی کرنی پڑینگی جنمین ان باتونکا ذکر آئیگا پس بجائے اس کے کہ بعد مین کوئی عہد شکنی کا الزام ہم پر لگایا جاوے مین پسند کرتا ہون کہ یہ بات جو ہے پہلے ہی مین پیش کردی جاوے۔ اس کے بعد آپکے ناظرین مین سے یا دیگر مسلمانون مین سے جو لوگ مدد دینا چاہتے ہین اور جب ان کی تعداد حد معین تک پہنچ جاوے تو نئی ترتیب کو شروع کردیا جاوے۔ مین نے اوپر جو کچھ بیان کیا ہے وہ صرف مثال کیلئے ہے۔ مین امید کرتا ہون کہ آپ اس تحریر کو چھاپ کر اپنی ناظرین کی رائین اس کے متعلق معلوم کرین گے اس وقت جلدی کرنا مناسب نہین بلکہ جسقدر دیر سے اور پوری بحث ہو چکنے کے بعد یہ تجویز عمل مین آئیگی اسیقدر دیرپا ہوگی۔ عجلت مین پیچھے نقصان بہت ہوتا ہے والسلام۔ مہربانی کرکے اس خط کو پرچہ مین اپنی درج فرمادین

خاکسار محمد علی۔ از قادیان

نوٹ۔ مین تو اس بات سے بھی حیران ہون کہ ان باتونکو الگ کرکے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے کونسا اسلام غیر قومون کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے ایک ہی امتیازی نشان مذہب اسلام کا ہے اسمین خدا تعالیٰ کی برکات کا دروازہ ابد تک کھلا ہے ورنہ خالی قصے کسی مذہب کی سچائی ثابت نہین کرسکتے اس اصول کو چھوڑکر نہ توحید ہی ثابت ہوتی ہے نہ رسالت۔ اسلام کی توحید کو پھر کیا فضیلت ہے یہودی بھی خدا کو واحد لاشریک مانتے ہین اور یہود وغیرہ بھی رسالت کا ثبوت اس لئے نہین دیتا کہ رسالت کی غرض تو یہ تھی کہ رسالت کے چراغ سے دوسرے لوگ اپنی چراغون کو روشن کرین اگر چہ نور نبی کریم نے پہیلایا تھا اس کا کوئی حصہ اس کی امت کو نہین پہنچتا تو اسکی تعلیم کا فائدہ اور اس کی رسالت کسطرح ثابت ہوگی یہی ایک امتیازی نشان اسلام کا ہے اور اس کو چہوڑکر اسلام کو دنیا پر کیا [illegible]

نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی دربارہ مسیح موعودؑ

برادرم محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے نعمت اللہ ولی کے قصیدہ کا ایک نسخہ اخبار میں چھاپنے کے واسطے بھیجا ہے۔ یہ نسخہ اس نسخہ سے مختلف ہے۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی کتاب نشان آسمانی میں شائع فرمایا تھا۔ اس نسخہ میں جس قدر تفصیل نام بنام لکھی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحیح اور اصلی نہیں کیونکہ پیشگوئیوں کا عموماً یہ رنگ نہیں ہوتا۔ لیکن کم از کم یہ نسخہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری سے پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے دعاوی سے پہلے کی لکھی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اس سے اور نہیں تو یہ ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح اور مہدی کا عام انتظار جمہور اسلام میں تیرہویں صدی کے آخر اور چودہویں صدی کے ابتدا میں تھا۔ نظم درج ذیل کی جاتی ہے۔

راست گویم پادشاہے در جہان پیدا شود
بعد ازاں مرزا محمد وارثش گردد پدید
چوں کند عزم سفر او از فنا سوئے بقا
بعد ازاں گردد عمر شاہنشہ مالک رقاب
شاہ نادر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ
از سکندر چوں رسد نوبت بابراہیم شاہ (لودی)
باز نوبت ابر ہمایوں چو رسد۔ از لایزال
حادثہ رو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ
میرود در ملک ایران پیش اولاد رسول
شاہ شاہاں مہربانیہا کند بر حال او
تا زماں آنکہ او لشکر بیارد سوئے ہند
پس ہمایوں میرسد در ہند و قابض میشود
بعد ازاں شاہ جہانگیر است گیتی را پناہ
چوں کند عزم سفر زیں جا سوئی دار البقا
بیشتر اندر قرن کمتر از چہل شاہی کند
رخنہا گردد بعالم ملک او گردد خراب
در تحیر خلق افتد چوں جہاں گردد چنیں
راستی گم شود کبر و دغل گردد فزوں
ہمچناں دو عشر پاسے بادشاہی او کند
لو پرادر برکند از حکم خود اندر جہاں
اندریں آید قضا از آسمان گردد پدید
خلق را فی الجملہ اندر دور گردد سکوں
ایں چنیں تا چند سال او پادشاہی را کند
از طفیل مقدمش در دور گردد اعتدال
ہمچنیں دہ عشر یک سال او بود آخر فنا
نادر آید ہم ز ایران او ستاند ملک ہند
چوں کند عزم سفر سوئے بقا ایں بادشاہ
بعد ازاں شاہ قوی زور است گیتی را پناہ
قوم سکھاں جبر و ستمہا کند بر مسلمیں

نام تیمور بے بود صاحبقران پیدا شود
والئے صاحب قرآن اندر زماں پیدا شود
بعد ازاں اخوان شاہ انس و جان پیدا شود
گرد دآں ہم مدتیش ہم در آں پیدا شود
پس بدہلی والے ہندوستان پیدا شود
ایں یقیں داں فتنہ در ملک آں پیدا شود
ہم در اں افغان یکے از آسمان پیدا شود
آں کہ نامش شیر شاہ باشد ہماں پیدا شود
تا کہ قدر و منزلت زاں قدرداں پیدا شود
تا وقار و عزتش چوں خسرواں پیدا شود
شیر شاہ فانی شود۔ پورش ہراں پیدا شود
بعد ازاں اکبر شہ کشورستاں پیدا شود
وارث اورنگ جہاں شاہجہاں پیدا شود
ثانی صاحب قرآں شاہ جہاں پیدا شود
تا کہ پورش خورد و پیش آں کلاں پیدا شود
از عجائبہا چہ گرداب جہاں پیدا شود
ہمترے از آسمان آتش فشاں پیدا شود
دوست دشمن میشود شاک اندراں پیدا شود
تا ز فرزنداں کو چک بعد ازاں پیدا شود
والئے از خلق عالم سرفشاں پیدا شود
وانکہ نام او معظم بے گماں پیدا شود
مرہبے بر منہائے مرداں پیدا شود
عاقبت از کو تکے ابدالیاں پیدا شود
غم بدر گردد ز عالم خوش جہاں پیدا شود
آں پسر آید دریں شاہ زماں پیدا شود
قتل دہلی پس بنود تیغ آں پیدا شود
رخنہ اندر خاندانش زیں میاں پیدا شود
او بملک ہند آید حکم آں پیدا شود
تا چہل ایں دور بدعت اندراں پیدا شود

بعد ازاں گیرد نصاریٰ ملک ہندوستان تمام تا صدی حکمش میان ہندیان پیدا شود
از برائے دفع دجالے ہے گویم شنو
عیسیٰ احمد مہدی آخر زماں پیدا شود
پانصد و ہفتاد ہجری تا زمن ایں گفتہ شد
یک ہزار و دو صد و ہفتاد آں پیدا شود

تمام شد۔ قصیدہ حضرت ولی نعمت اللہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

تیغ اسلام

اے ہمدردان اسلام۔ کب تک خواب خرگوش سے بیدار نہ ہوگے۔ دیکھئے زمانہ گرگٹ سا رنگ بدلا اور کچھوے کی طرح پاؤں نکالے آج اس بت پرست گروہ (ہنود) نے ایک سنالادب وار آریہ دھرم گھر اس اسلام کیلئے آرہ اٹھایا اور آنکھیں دکھلانے لگا۔ جس نے جہالت کی پٹی کو کاٹ کر جہان کی آنکھیں کھولدیں۔ ادہر پادری بھی پاؤں پھیلانے لگے۔ اور اپنی اسی منسوخ شدہ کتاب کی تائید میں گاؤں گاؤں شہر شہر اپنے لکچرار کا دام پھیلانے لگے۔ یوں سادہ لوح مسلمانوں کو خصوصاً دیہاتیوں کو اسلام سے ورغلا کر آریہ اور عیسائی بنانے لگے۔ یہ ہی نہیں۔ بلکہ ان باطل مذاہب کے اخبارات نے تو اس ظلم پر کمر کسی کہ الامان۔ ہمارے آقا رسول پاک صاحب لولاک سرور کائنات کی شان مبارک میں ایسی ایسی بے ادبیاں اور گستاخیاں لکھنی شروع کیں کہ جن کو دیکھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں۔ اف۔ وہ اسلام جس کے سایہ سے کفار عالم کانپتے تھے۔ اور جسکی صدا سے آسمان گونجتے تھے۔ آج اس پر کیسے کیسے بے جا حملے ہو رہے ہیں۔ ہائے افسوس مسلمان اب بھی کروٹ بدلنے کا نام تک نہیں لیتے۔ ورنہ انکی کیا مجال تھی۔ جو اسلام جیسے جلیل القدر مذہب کے آنکھ بھی ملا سکتے۔ آہ اے اسلامی حمیت تو کدہر چلی گئی اور اے اسلامی ستارے تو کہاں ہے۔ آ۔ اور جلدی دیکھ۔ تیرے طالب ابھی بیدار ہیں بالکل سو ہی نہیں گئے۔

صوبہ پنجاب میں جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے دیں سے تیغ کا نہ اخبار مسلمانوں پر چھپتے ہیں افسوس مسلمانوں کی طرف سے ایسے اخبار بہت ہی کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں جو ان بے ادبوں کو ادب سکھائیں اور اپنے ناواقف مسلمان بھائیوں کے دلوں سے وہ شکوک بد (جو ان کی وجہ سے ہوں) مٹائیں چونکہ اب گستاخانہ اخبارات کی تعداد برساتی مینڈکوں کی طرح روز بروز بڑہتی جاتی ہے۔ جن کی ٹرٹراہٹ کی صدا ہر مسلمان کے کان تک پہنچکر اس کا دل دکھا رہی ہے۔ علاوہ ازیں اب بھلا ہم کہاں تک صبر کئے جاویں اور یہ کیونکر اپنی آنکھوں سے دیکھے جاویں۔ کہ ہمارے سچے بے عیب پاک دین پر اور ہمارے پیارے معصوم نبی پر جھوٹے الزام لگائے جائیں۔ اور ہم چپ چاپ بیٹھے رہیں۔ آخر ہمیں اس اسلامی حمیت نے غیرت دلائی۔ تو ہم نے ان دشمنان دین کے سر کچلنے کے لئے اخبار تیغ اسلام فی الحال عشرہ وار جاری کردیا ہے۔ جو ان بیجا حملہ آوروں کے لئے ایک تیغ آبدار کا حکم رکھتا ہے۔ مضامین بہ تفصیل ذیل ہیں۔ (۱) اسلامی حقانیت (۲) انجیل مروجہ کی تردید (۳) ویدوں کے جال دیا نند کے خصائل (۴) تیغ آبدار بر حملہ کفار (۵) مختلف کارآمد نسخے و نظم باثر (۶) اسلامی خبریں (۷) عام خبریں۔ (۸) غیر ممالک کی خبریں وغیرہ قیمت سالانہ پیشگی للعہ پرچہ نمونہ اسکے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

خوشخبری۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے پیشتر کے خریداروں کو انعام میں ایک ایک گھڑی ۳۶ گھنٹہ چالی کی انعام میں دیگئی ہے۔ چونکہ اب تیغ اسلام کی اشاعت کو ترقی دینا منظور ہے۔ اس لئے یہ خوشخبری پر اور خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ کہ مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء سے پیشتر جو صاحب تیغ اسلام کی خریداری کے لئے پیشگی قیمت روانہ فرمائیں گے۔ ان سے بجائے للعہ روپیہ کے ۲ قیمت اخبار لے کر وہی راسکوپ جیسی گھڑی ۳۶ گھنٹہ چالی کی معہ گارنٹی ۲ سال انعام میں دی جاویگی۔ لیکن یہ رعایت پر رعایت صرف

۱۱۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء تک کے لئے ہی ہے۔ بعد انعام پر انعام کے لئے خط وکتابت فضول ہے۔ البتہ کم استطاعت طلبا وغیرہ جو یکمشت بہ ادا نہیں کر سکتے۔ ان سے بطور قسط بھی قیمت اجبا لے کر وہی انعامی گھڑی انعام میں دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ پہلی قسط عہ ۱۱۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء سے پیشتر روانہ کریں۔

انعامی گھڑی۔ یہ گھڑی عام گھڑیوں میں شامل نہیں ہے بلکہ اس کے پرزے نہایت ہی مضبوط اور پائیدار ہیں۔ جن پر ہمیں پورا بھروسہ ہے۔ اسی لئے ہم اس کے چلنے کی گارنٹی ۲ سال کی لکھکر دیتے ہیں۔ اس کے پیچھے دو ڈھکنے ہیں۔ جو گرد و غبار سے گھڑی کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ڈائل چینی کا ہے۔ کاغذی نہیں چابی اوپر سے بھرائی جاتی ہے۔ اور سوئیاں بھی اوپر سے ہی پن دبا کر گھمائی جاتی ہے۔ سب سے زیادہ خوبی یہ ہے۔ کہ اس کا اسپرنگ لینے چابی دینے کی کمانی نہیں ٹوٹتی۔ خواہ آپ سارے ہی دن چابی گھمائی جاویں۔ کچھ نقصان نہ ہوگا۔ وقت کی ایسی سچی کہ اب تک صدہا انعام میں دی گئیں کسی کی شکایت نہیں آئی۔

خادم الاسلام یامین محمد خان مینیجر و ایڈیٹر تیغ اسلام انبالہ شہر (پنجاب)

بدر منور

مورخہ ۱۰ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح ۔ پارہ ۲۶۔ رکوع ۹

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا۔ تاکہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے رسول کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو۔ اور صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک رسول تمہارے درمیان ارسال فرمایا ہے۔ جو شاہد ہے اور مبشر ہے اور نذیر ہے (ہر سہ الفاظ کی مفصل تشریح گذشتہ اشاعت میں کی جا چکی ہے) وہ رسول اس واسطے بھیجا گیا ہے۔ کہ تم اس پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے حکموں پر عمل کرو۔ اور گذشتہ غلطیاں جو کتب اور مسائل میں داخل ہو گئی ہیں۔ وہ سب دور ہو جاویں۔ اور تم اس رسول کے ساتھ ہو کر اسے قوۃ دو۔ اور دنیا کے اندر نیکی اور ہدایت پھیلانے کے واسطے اس کے ساتھی بنو۔ اور اس کی عزت اور تکریم کرو۔ کیونکہ وہ خدا کا رسول ہے۔ اور اس کی توجہ سے اور دعا سے تم ہدایت کی طرف کھینچے گئے ہو۔ اور راہ راست پر لائے گئے ہو۔ اور صبح و شام خدا کا شکر کرو۔ اور اس کی تقدیس کرو۔ کہ اس نے تم پر اس قدر فضل اور رحمت کی۔ کہ تمہارے درمیان ایک ہادی مبعوث کیا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا۔

وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ خدا سے ہی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پس جو کوئی اس عہد کو توڑے گا۔ وہ اپنی جان کو نقصان میں ڈالیگا اور جس کسی نے یہ عہد پورا کیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ بڑا اجر عطا فرمائیگا۔ اس آیت شریف میں بیعت الرضوان کی طرف اشارہ ہے جس کا مفصل ذکر اس سورہ فتح کی تفسیر کی تمہید میں (اخبار بدر مورخہ ۱۲۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء) میں کیا جا چکا ہے۔ اور اس واسطے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس جگہ بیعت کے متعلق چند باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ کسی نبی یا مامور یا امیر کے ہاتھ پر بیعت کرنا ابتداء سے ایک اسلامی قاعدہ ہے۔ جو قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور سنت رسول اور عمل خلفائے کرام سے ظاہر ہے۔

۲۔ بیعت کے معنے ہیں۔ اپنے آپ کو بیچ دینا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر تصریح کے لئے فرمایا ہے۔ جب ایک شخص کسی کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ تو اپنے آپ کو اس کے ہاتھ پر بیچ دیتا ہے۔ اس کی رضامندی کو اپنی رضامندی پر مقدم کرتا ہے۔ ہر حال میں اس کا حکم مانتا ہے۔ اور اس کی خاطر اپنا مال اور جان اور عزت قربان کرنے کے واسطے ہمیشہ طیار رہتا ہے۔

۳۔ اول بیعت جو اسلام میں ہوئی۔ وہ اسی قسم کی بیعت تھی سورہ ممتحنہ میں تصریح ہی ہے۔ جہاں فرمایا ہے۔ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ۔ جس کا نام بیعت رضوان ہے۔ دوم۔ اسلام و جہاد پر بھی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کیا کرتے تھے۔ سوم۔ بیعت ترک معصیت والزام حسنات پر ہے۔ بلکہ بعض وقت ایسی ہی بیعت ہوتی ہے۔ کہ آنحضرت کسی نے کسی سے بیعت لی۔ میں سوال نہ کروں گا۔ جیساکہ سورہ ممتحنہ میں ذکر ہے۔ یہی تیسرے قسم کی بیعت ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی معہود خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے مریدین سے لیتے ہیں۔ اور جس کے شرائط اخبار کے صفحہ اول پر درج ہیں۔ خلاصہ ان تمام شرائط کا یہ ہے کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا"

(۴) یہ عہدنامہ دراصل صرف اس انسان کے ساتھ نہیں جس کے سامنے ہم بیٹھے ہیں۔ اور جس کے ہاتھ پر ہم ہاتھ رکھتے ہیں۔ بلکہ عہدنامہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ جو ہر وقت ہمارے اعمال اور افعال اور خیالات کا شاہد ہے اسی واسطے فرمایا۔ کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ اصل خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ ید اللہ فوق ایدیھم۔ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ انھوں نے اس قول و قرار کے وقت اپنا ہاتھ خدا کو دیا ہے اور یہ ایک بڑی سخت ذمہ واری کا کام ہے۔ حضرت مرزا صاحب کو بھی اپنی بیعت لینے کے معاملہ میں جو حکم خدا تعالیٰ سے صادر ہوا ہے۔ اس کے الفاظ یہی ہیں۔ اور اس واسطے احمدی جماعت اس بیعت کے وقت اپنے آپ کو ایک بہت بڑی ذمہ واری میں ڈالتی ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ

ہلکا اور لطیفہ ہے۔ کہ مرزا صاحب تو بیعت کے وقت فرماتے ہیں۔ احمد کے ہاتھ پر اقرار کرتا ہوں۔ اور احمد کے ہاتھ کے متعلق فرمایا گیا ہے۔ انما یبایعون اللہ

ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ

اس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دارومدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑا ہے۔ جب انسان کی غذا ہی کم ہو گئی ہے۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری لاغری سستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے غذا کا کم ہو جانا دو صورتوں سے ممکن ہے ایک تو غذا کا کافی طور پر چبا نہ سکنا دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ کہ جن کو اطبائے ام الامراض اور سرچشمہ امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے یہ نہیں جانتے کہ یہی مرض گوناگوں اور سخت امراض کا باعث ہو کر آخرش لاعلاج ہو جاتی ہے بیمار۔

خوشبودار منجن دندان

ہلتے دانت۔ مضبوط۔ مسوڑوں کا گوشت درست خون کا جانا بند۔ بدبو میلاپن دور۔ دانت موتیوں کی طرح صاف و چمکدار ہو جاتے ہیں۔ دانت گرنے سے محفوظ رہتے ہیں کیڑا لگنے نہیں پاتا۔ اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کے امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ باد گولا۔ درد شکم پیچش۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ طحال۔ درد سر۔ کھٹے ڈکاروں کا آنا۔ سینہ جلنا۔ منہ سے بدمزا پانی چھوٹنا۔ نفخ کا ہوجانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ جملہ امراض شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزا خوشبودار۔ خوراک کا تھوڑا۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھارنیوالا ہے علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کردیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں۔ تو پیٹ کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس کے ایک ماہ کے استعمال سے غذا دگنی ہوجاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ چار روپیہ (للعہ)

المشتہر

حکیم منشی محمد عبد العزیز کامل کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت لاہور

اب اندھے بھی دیکھنے لگیں گے

امریکہ کے ایک پروفیسر نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس سے بقول پروفیسر نہ صرف وہ اندھے جن کی بینائی وسط عمر میں جاتی رہی ہے بلکہ وہی جو مادر زاد اندھے ہیں۔ دیکھنے لگیں گے۔ پروفیسر مذکور کا بیان ہے۔ کہ وہ اس آلے سے بالکل تیرہ و تاریک کمرہ میں جاسکتا ہے۔ اور اس کے اندر تمام چیزوں کو تاریکی میں اسی صفائی سے دیکھ سکتا ہے۔ جس طرح دن کی روشنی میں وہ دیکھ سکتا تھا۔ یہ آلہ ٹیلیفون کے علمی اصول پر طیار کیا گیا ہے۔ اور دماغ کے خاص حصے میں اس طرح روشنی داخل کرتا ہے۔ جس طرح ٹیلیفون آواز کو کانوں کے اندر پہنچاتا ہے۔ (صادق الاخبار)

قبر سے نکل بھاگا

ہے تو یہ کہ دنیا کے لوگوں کی مکاری اور چالبازی کی بھی کوئی انتہا نہیں رہی۔ ذیل کا حیرت انگیز واقعہ انتخاب سے نقل کیا جاتا ہے۔

"امریکہ میں ایک ملزم نے حاکم کے ہاتھوں سے بچنے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا۔ وہ درحقیقت عجیب و غریب ہے یہ تو اکثر سننے میں آیا ہے۔ کہ مختلف وجوہ سے لوگوں نے اپنے دم سادھ لئے اور بظاہر بالکل مردہ بن گئے لیکن یہ شخص سب پر سبقت لے گیا۔ اس نے دم چرا کر اپنے آپ کو صرف مردہ ظاہر کیا بلکہ لوگوں کو اپنی لاش صندوق میں بند کرنے اور اس کو قبر میں دفن کرنے میں بھی منع نہ کیا۔ اس نے اپنے دوستوں کو پہلے سے پڑھا رکھا تھا۔ چنانچہ انہوں نے لاش کے صندوق کے ایک سمت میں دو فیٹ مربع کی کھڑکی بنا دی تھی۔ اور قبر کے ایک پہلو میں سے جو پہاڑی کے قریب بنائی گئی تھی۔ ایک سرنگ بنا دی گئی تھی۔ جس کے ذریعے سے ہوا اندر جاسکتی تھی۔ تجہیز و تکفین کے وقت لاش کو صندوق میں اتارا گیا۔ وہ ایک اور صندوق پر جاکر رکھا گیا۔ جو اس مکار متوفی کے دوستوں نے ایک دن پہلے رکھ دیا تھا۔ اس صندوق میں بھی ایک کھڑکی لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ ان دونوں کھڑکیوں کو کھول کر وہ چالباز اس سرنگ کے ذریعہ سے قبر سے باہر نکل آیا۔ اور اس طرح سزائے جرم سے بچ گیا۔ (صادق الاخبار)

اخبار سائنس سفٹنگز سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر رابرٹ ہچنسن جو ایک مشہور طبیب ہیں۔ وہ غذا کی بے ترتیبی یا زیادہ کھانا کھانے کو بدہضمی کا باعث نہیں قرار دیتے۔ بلکہ دماغی اور جسمانی تکان کو۔ ان کی رائے ہے۔ کہ جس شخص کو بدہضمی ہو۔ اگر اس کا سبب جسمانی بے آرامی ہو۔ تو وہ اپنے جسم کو خوب آرام دے اگر دماغی تکان اس کا باعث ہو۔ تو دماغ کو آرام دیا جاوے

اخبار۔ برٹش میڈیکل جرنل رقمطراز ہے۔ کہ اگر انگور کو مندرجہ ذیل ترکیب سے کھایا جاوے۔ تو بھوک بڑھتی اور قوۃ ہضم ترقی کرتی ہے۔ اسے بیچ میں سے دو ٹکڑے کرو۔ پھر بیج اور اس کے اردگرد کا سفید گودا نکال ڈالو اور رکھدو۔ اور اس کے گودے کی جگہ شکر بھردو۔ پھر کوئی ایک گھنٹہ بعد کھاؤ

مکسیکو۔ میں ابھی حال میں ایک ٹوٹنے والا تارہ گرا ہے اس کا وزن کوئی ۵۰ ٹن ہوگا۔

مندرجہ ذیل ترکیب سے جو روغن بنایا جاوے۔ اسے لکڑی کے اوپر لگا دینے سے لکڑی لوہے کی طرح مضبوط اور دیرپا ہوجاتی ہے۔ روغن السی کو جوش دو۔ اور پھر اس میں پسا ہوا کوئلہ ڈال کر تھوڑی دیر تک چلاؤ۔ اور پھر اسے لکڑی پر لگا دو

اگر کاغذ کو خواہ وہ سادہ ہو خواہ وہ لکھا ہوا اور خواہ چھپا ہوا ہو۔ پھٹکڑی کے پانی میں بھگو کر خشک کرلیا جاوے تو پھر اس میں آگ اثر نہیں کرسکتی۔ بعض کاغذ کو کئی ڈوب لگائے جائے۔ اور ہر بار خشک کرلیا جاتا ہے۔ سکے بھی اسی طریقے میں محفوظ کرلئے جاتے ہیں۔

اخبار۔ سائنس سفٹنگز سے معلوم ہوا کہ سگرٹ کثرت سے پینے سے انسان دیوانہ ہوجاتا ہے۔ ایک شخص کوفمن نامی جو سگرٹ بنانے کا کام کرتا ہے۔ اس کا لڑکا کثرت سے سگرٹ پیتا تھا۔ جہاں تک کہ ایک سو سگرٹ دن بھر میں ختم کردیتا تھا۔ اس نے ایک سال تک سگرٹ بہت کثرت سے پئے۔ جن کی بری اثر سے وہ آخر کار دیوانہ ہوگیا۔

بعض لوگوں کے پاؤں نہایت بدنما ہوجاتے ہیں۔ انہیں ٹھنک پڑجاتی ہے۔ یا انگلیاں آگے سے موٹی ہوجاتی ہیں۔ مگر جو لوگ دو جوڑے جوتوں کو ادل بدل کر استعمال کرتے ہیں۔ اور پاؤں کو روز دھوتے ہیں۔ ان کے پاؤں بدنما نہیں ہوسکتے۔ اگر پاؤں گرم پانی سے دھوئے جاویں۔ تو دھونے کے بعد ہی سرد پانی میں ڈالدئے جاویں۔ تاکہ زیادہ ملائم ہونے کے باعث مڑ نہ سکیں۔

غریب احمدی کیلئے عمدہ موقع

چودھری رستم علی خان صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ کسی غریب احمدی کے لئے اخبار بدر جاری کرانا چاہتے ہیں۔ لہذا کوئی غریب احمدی جو اس رعایت کا مستحق ہو۔ دفتر اخبار بدر میں درخواست کرے۔ یاد رہے کہ کوئی غیر مستحق شخص درخواست کرنے کا مجاز نہیں۔ خاکسار محمد نصیب احمدی محرر دفتر بدر قادیان

درخواست دعا

میاں عبد الرحمان و مراد بخش صاحبان ساکن راولپنڈی اپنی بیمار والدہ کی صحت کے لئے احمدی بھائیوں سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ ایسا ہی میاں عبد اللہ صاحب از حضرو اپنے لئے دعا کراتے ہیں۔

براہین احمدیہ

کتاب براہین احمدیہ چھپ کر قریباً طیار ہوچکی ہے۔ اور عنقریب شائع ہوجائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ تاکہ جلد فروخت ہوجانے کے سبب بعد میں خریداروں کو مایوس نہ ہونا پڑے

درخواستیں آنی چاہئیں بنام منیجر دفتر بدر قادیان

درثمین

جس میں تمام نظمیں جواب تک حضرت مرزا صاحب کی شائع ہوئی ہیں۔ اردو اور فارسی اور عربی جمع ہونگی۔ بہت عمدہ کاغذ پر خوشخط ہوں گی۔ درخواستیں درج رجسٹر کی جاتی ہیں۔

درخواستیں بنام منیجر دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور

بدر صادق

مورخہ ۶ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۰۶ء

مخالفتِ انبیاء کا راز

قصۂ یوزآسف (یسوع پراگندہ بھیڑوں کو جمع کرنیوالا)

جس کا ترجمہ یورپ کی تقریباً سب زبانوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ عربی۔ عبرانی۔ سریانی۔ وغیرہ مشرقی زبانوں میں بھی قدیم سے اس کا ترجمہ موجود ہے۔ اس میں بھی اناجیل یونانی کی طرح امثال سے بہت کام لیا گیا ہے۔ اس کی امثال اکثر تو اُن امثال کے ساتھ بہت ہی ملتی ہیں۔ جو ان اناجیل میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن یا تو ان اناجیل کے مولفین یعنی متی مرقس وغیرہ کو یسوع کی سوانح صرف تینتیس ۳۳ سال تک کی عمر کے ہی مل سکے تھے اس کے بعد کے ملے ہی نہیں۔ کیونکہ یہ مورخین متی مرقس لوقا مسیح کے حواریین میں سے نہ تھے۔ بلکہ اس کے زمانہ میں بھی نہ تھے بعد میں سنی سنائی باتوں کے لکھنے والے راوی ہیں۔ اور یا چونکہ یہ اناجیل رومی سلطنت میں شائع کرنے کے واسطے لکھی گئی تھیں اس واسطے مناسب نہ تھا۔ کہ سلطنت نے جس شخص کو صلیب کا حکم دیا ہے۔ اگر وہ کسی ذریعہ سے بچ نکلا ہے (گو اس ذریعہ میں حکام کا دخل بھی ہو۔) تو اس کے بچ نکلنے کے راز کو افشا کر کے اُس پر اور اُس کے ساتھیوں پر مصیبت عائد کی جاوے۔ اس واسطے صلیبی واقعہ کے بعد جو کچھ وعظ و نصیحت کا سلسلہ یسوع کی طرف سے جاری رہا۔ وہ ان اناجیل میں شامل نہ کیا گیا۔ اور علیحدہ اشاعت میں بھی وہ ایسے رنگ میں شائع ہوا۔ کہ حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ ... کے اسلام کی طرح اس کا صحیح پتہ خواص کے معلومات تک ہی محدود رہا۔ ان وجوہات سے یوزآسف کے قصہ میں جو تماثیل ہیں وہ مروجہ اناجیل کی تماثیل کے سوائے بعض اور ایسی اعلیٰ درجہ کی تماثیل اپنے اندر رکھتی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان امثال کا بیان کرنے والا انجیلی امثال کے بیان کرنے والے سے بڑھ کر صاحبِ تجربہ اور صاحبِ کشف صاحب حال تھا۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ امثال دو مختلف اشخاص کا کلام نہیں۔ بلکہ ایک ہی شخص کے دو مختلف زبانوں کا کلام ہے۔ اور جو کلام یوزآسف کے نام پر مشہور ہوا ہے۔ وہ آخری عمر اور زیادہ تر تبتل الی اللہ اور توجہ الی اللہ کے وقت کا کلام ہے۔ اس واسطے اس میں ایک خاص برکت اور نور نظر آتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ کلام جلد تر یورپ ایشیا کی زبانوں میں رائج ہو گیا۔ حالانکہ یونانی اناجیل کا ترجمہ تھوڑے ہی عرصہ سے دوسری زبانوں میں کیا جانا شروع ہوا ہے۔ گو ممکن ہے۔ کہ قصۂ یوزآسف کی اس سُرعتِ اشاعت کا یہ بھی موجب ہوا ہو۔ کہ عیسائی قوم کے خواص خوب جانتے تھے کہ یسوع مسیح کی اصل کتاب البشریٰ جس کو عبرانی میں בשרה بشوراہ کہتے ہیں۔ یہی ہے۔ اور اندر ہی اندر سب نے یہ کوشش کی ہو۔ کہ اس کی اشاعت فوراً تمام ممالک میں پھیل جائے۔ لیکن دراصل اُس کی کثرتِ اشاعت کا موجب اُس کی تعلیم کی عمدگی اور اُس کے کلام کی برکت اور تاثیر تھا۔

ناظرین تعجب کریں گے۔ کہ اس مضمون کی سُرخی تو ہے مخالفین انبیاء کا راز۔ اور قصہ شروع ہو گیا ہے۔ یوزآسف کا۔ یہ کیا بات ہے۔ اس واسطے عرض کر دیتا ہوں کہ اس جو قصۂ یوزآسف میں درج ہے۔ اور چونکہ ہمارے ملک کے بعض لوگ اس قصہ کے حالات سے چنداں واقف نہیں ہیں۔ اس واسطے اُن کی اطلاع کے واسطے میں نے قصۂ یوزآسف کے متعلق چند سطریں درج کر دی ہیں۔ اور اب میں اصل مضمون کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

قصۂ یوزآسف میں سوال جواب کے طور پر ایک تمثیل لکھی ہے جس کا مطلب ہم اس جگہ درج کرتے ہیں۔ سوال یہ کیا گیا ہے کہ انبیاء دنیا میں جب آتے ہیں۔ تو اُس وقت مخلوق دو رنگ کی ہوتی ہے۔ ایک دنیا دار کہلاتے ہیں۔ رات دن اپنے دنیوی کاموں میں غرق رہتے ہیں۔ اور دنیوی دھندوں میں ایسے پھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ ان کو سر اٹھا کر دین کی طرف ایک نظر کرنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی۔ جھوٹھ۔ چوری۔ خیانت۔ غیبت۔ بدگوئی۔ بدمعاملگی۔ سب باتیں کرتے ہیں۔ اور چھپاتے نہیں۔ اور ان باتوں کا اپنی دنیا کے چلانے کے واسطے حکمتِ عملی نام رکھتے ہیں اور ان کا کرنا ضروری جانتے ہیں۔ یہ لوگ ظاہر و باطن میں دنیا دار مشہور ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو بظاہر دینداری کا اظہار کرتے لیکن دراصل ان میں بھی دنیا داروں کی سب باتیں اُن کے برابر بلکہ ان سے بڑھ کر پائی جاتی ہیں۔ وہ دین کے پیشوا بنتے ہیں۔ لیکن دین ان میں پایا نہیں جاتا۔ (الا ماشاء اللہ) ہر طرح کی مکاری۔ فریب۔ دھوکھا۔ وغیرہ افعال شنیع پیسہ حاصل کرنے کے واسطے کر گذرتے ہیں اور دراصل ان لوگوں سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔ جو دنیا دار کہلاتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ دنیا دار بھی ان کو خوب جانتے ہیں کہ یہ ایسے خراب اندرون ہیں۔ لیکن وہ سب باہم ملکر شیر و شکر کی طرح رہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی مخالفت نہیں کرتے۔ نہ کسی کو آپس میں ستاتے یا دکھ دیتے ہیں۔ برخلاف اس کے جب کوئی نبی ان میں پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ مخلوق سے کوئی دولت نہیں چاہتا۔ اُن کے دنیوی اموال میں سے کوئی حصہ نہیں لیتا۔ صرف دین سکھاتا ہے۔ نیک باتوں کی ہدایت کرتا ہے۔ ایسے گُر بتلاتا ہے۔ جن سے دین اور دنیا مخلوق کی سنور جاوے۔ پھر کیا سبب ہے۔ کہ دُنیا کے لوگ اُس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور ہر طرح سے اُس کی ایذا رسانی کے درپے ہوتے ہیں۔ اور اُس کو دُکھ دینے کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ سچا دیندار ہے۔ سچائی کو اختیار کرتا ہے۔ سچائی کی طرف بلاتا ہے۔ اور خود بھی سچائی کا نمونہ دکھاتا ہے۔

یہ تو سوال ہے۔ اور اس کا جواب جو تمثیل میں دیا گیا ہے اس کا مطلب کلام یہ ہے۔ کہ دیکھو ایک جانور مر گیا ہے۔ اور اس کی لاش جنگل میں پڑی ہے۔ اور کتے اُس کے کھانے کے واسطے جمع ہو گئے ہیں۔ کچھ جنگل کے کتے ہیں اور کچھ شہر کے ہیں مگر وہ تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ سب مل کر اُس کے کھانے میں مصروف ہیں۔ گاہے گاہے آپس میں ایک دوسرے کو گھورتے ہیں۔ لیکن اس کے کھانے میں سب لگے ہوئے ہیں اور اس میں غرق ہیں۔ اور ہر ایک اس حرص میں ہے۔ کہ اپنے ساتھیوں سے زیادہ اور جلد کھائے۔ اس واسطے وہ سب تیز دانت چلاتے ہیں۔ لیکن اتفاق سے وہاں ایک سفید پوش آگذرا۔ وہ لوتھ کی بدبو سے گھبرایا ہے۔ اور جلدی سے اپنی ناک پر کپڑا رکھا۔ اور اپنا قدم تیز اٹھایا۔ کہ وہاں سے گذر جاوے اور لاش کی بدبو کے احاطہ سے دور رہے۔ لیکن کتوں نے جب اس کو دیکھا۔ تو وہ سب اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو بھونکنے لگے۔ گویا وہ اُن سے لاش چھیننے آیا ہے۔ اور اُس کے پیچھے پڑے۔ اور اُس کو کاٹنا چاہا۔ اور نادانوں نے نہ جانا کہ وہ تو مردہ لاش سے خود بھاگتا ہے۔

یہی صحیح تمثیل اُن لوگوں کی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے نبی اور مُرسل پر حملہ کرتے ہیں۔ اُن کا حملہ اس واسطے نہیں کہ یہ نبی اُن کو کچھ ایذا دیتا ہے۔ بلکہ یہ اس واسطے ہے۔ کہ اُن کی بدفطرۃ کا یہ تقاضا ہے۔ کہ وہ مُرسل آلہی پر ناجائز حملہ کریں۔ اور اُس کو دکھ دیں۔ اور ستائیں۔ اور اپنے شامت اعمال کے ساتھ اپنے لئے جہنم کے سامان کو پوری طرح سے مہیا کریں۔

پس پہلی وجہ مخالفت انبیاء کی یہ ہے۔ کہ اس زمانہ کے لوگ نیکی اور ہدایت سے بہت دور جا کر ایک ایسی گندی حالت میں پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ وہ فطرتاً نور کے دشمن ہوتے ہیں اور تاریکی کے ساتھ پیار کرنے والے ہوتے ہیں۔ اُن کی فطرتوں کا یہ تقاضا ہوتا ہے۔ کہ وہ انبیاء کی مخالفت کریں۔ اور اُن کو دنیا میں نیکی اور ہدایت کے پھیلانے سے روکیں۔ نبی کا آوازہ ان کے کانوں میں بالکل ایک اجنبی آواز ہوتا جس کو سننے کے وہ عادی نہیں ہوتے۔ اور اس واسطے وہ چونک اٹھتے ہیں۔ کہ ہیں یہ کیا ہوا

اِس شخص نے کیا بنا دیا۔ یہ تو ہم نے کبھی نہیں سنا۔ اور ایسی بات کی برداشت ہم نہیں کر سکتے [illegible] نبی کی بات کو سن کر تنے ہیں اور چلاتے ہیں۔ اور شور و غل مچاتے ہیں۔ اور اس کے برخلاف ہر طرح کی کوشش کرتے ہیں۔ اور تمام ناجائز امور کو اس کی مخالفت میں جائز کر دیتے ہیں۔

دوسرا راز اس مخالفت میں یہ ہوتا ہے۔ کہ نبی کی ضرورت ایسے وقت میں ہوتی ہے۔ جب کہ کوئی قوم تقوےٰ کے راہوں سے دُور جا پڑے۔ اور گذشتہ ملہمین کی بتلائی ہوئی صداقتوں کو رفتہ رفتہ بھول جائے۔ اور جو نقشہ ابتدائے زمانہ نبوت میں تھا۔ وہ بالکل مسخ ہو جائے۔ اور نالائق اور خود غرض لوگ جو دین کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں رکھتے۔ دین کے امام بن جاویں۔ اُن کی یہ ردی حالت خود اس امر کا ثبوت دیتی ہے۔ کہ وہ جو دوسروں کے مصلح بنتے ہیں۔ خود اس قابل ہیں کہ اُن کی اصلاح کی جائے۔ نبی کے آنے سے پہلے عوام میں سے چلے وہ اس طرح رہتے ہیں۔ کہ اُن کی خراب حالت اندرونی کا اظہار نہیں ہوتا۔ لیکن نبی کا ظہور اُن کے اندرونے کو باہر نکالکر دکھا دیتا ہے۔ تب وہ اپنے افعال اور حرکات جو نبی کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس سے یہ صاف کھل جاتا ہے کہ درحقیقت یہ لوگ سچے راہ پر نہیں چلتے۔ اور اُن کی اس حالت کا [illegible] خود اس بات کا ثبوت ہو جاتا ہے۔ کہ جس شخص کی مخالفت میں وہ سرگرم ہیں وہ خدا تعالیٰ کا فرستادہ اور اُس کا سچا رسول ہے۔

تیسرا راز اس مخالفت کا یہ ہے۔ کہ نبی کے آنے سے پہلے وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہیں، شیطان کے پیرو کار ہوتے ہیں اور وہ لوگ جو ان کو گمراہ کرتے [illegible] جیسے ہیں۔ وہ بھی شیطان کے پیرو ہوتے ہیں۔ پس جھوٹے مدعی ہیں اور اس کے ساتھیوں میں اور بلکہ اس کے مخالفوں میں ہی سب طرف شیطان ہی کا جال پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ اس واسطے بہت مخالفت جھوٹوں کی نہیں ہوتی۔ مثلاً آج کل جو لوگ جھوٹے گدی نشین اور امام بنے بیٹھے ہیں۔ وہ بجائے خود شیطان کے ساتھی ہیں۔ اور ان کے برخلاف جو لوگ تھوڑا بہت ہاتھ اُٹھاتے ہیں۔ وہ بھی جھوٹے پیر بنے بیٹھے ہیں۔ اور ہر دو میں ایک دوسرے سے حسد اور خود غرضی کے سوائے اور کوئی وجہ مخالفت نہیں سب شیطان ہی کے پیرو ہیں۔ اِدھر بھی شیطان ہے۔ اور اُدھر بھی شیطان ہے۔ شیطان کی شیطان کے ساتھ جنگ ہے۔ جیسا کہ [illegible] اندر سے ملے ہوئے صرف لوگوں پر گٹھ [illegible] روپیہ جمع کرنے کی خاطر اکھاڑہ لگتے پھرتے ہیں۔ [illegible] گر گیا۔ اور کبھی میں وہ گر گیا۔ اور روپیہ جو ملا۔ برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ لیکن انبیاء کے وقت اور صورت میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ یہاں

دین طرف نبی ہے۔ اور اُس طرف شیطان اپنے تمام لشکر کو ساتھ لاکر کھڑا ہے۔ اس واسطے نبی کے برخلاف مخالفت کا جوش بہت بھڑکتا ہے۔ کیوں کہ شیطان کے واسطے یہ موقع ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنا سارا زور اور ساری طاقت اس مقابلہ پر خرچ کرتا ہے۔ اور اپنے لشکر کو بہت جوش دلاتا ہے۔ اور اپنے ساتھیوں کو للکارتا اور [illegible] ہے۔ کہ یہ وقت [illegible] مرنے کا ہے۔ یہ موقعہ شیطان [illegible] کے واسطے بہت [illegible] ہے۔ کیوں کہ اُس کی موت قریب آ ہوتی ہے۔ اس واسطے اُس کے حملے مایوسانہ [illegible] ہوتے ہیں۔ یہ وجہ ہے۔ کہ انبیاء کی مخالفت کے جوش سے بڑھ کر اور کوئی جوش نہیں ہوتا۔

چوتھا راز مخالفت انبیاء میں یہ ہے۔ کہ نبی ابتداء میں اکیلا ہوتا ہے۔ اور شروع سے وہ خدا سے خبر پاکر پیش گوئی کرتا ہے کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اس کے دعوے بڑے عظیم الشان ہوتے ہیں اور شروع میں اُس کے ساتھ شامل ہونے والے صرف چند ایک غریب لوگ ہوتے ہیں۔ جن سے کوئی اُمید نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی کوششوں سے اُس کے دعاوی کے مقاصد کو پورا کر سکیں۔ اور تمام بڑے بڑے لوگ اُس کے مخالف ہو جاتے ہیں یہ اس واسطے ہوتا ہے۔ تاکہ اُس کی آخری کامیابی ایک معجزہ نما ہو۔ کیوں کہ دنیوی امور کی سنت تو یہ ہے۔ کہ فتح وہ پاتے ہیں جن کے ساتھ آدمی بڑے بڑے ہوں۔ اور رُعب والے اور مال والے اور طاقت والے ان کے حامی ہوں۔ برخلاف اس کے جب کہ نبی باوجود ان سب سامانوں کے نہ ہونے کے فتح پاتا ہے اور کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو دنیا پر معجزانہ رنگ میں یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ فی الواقع خدا کی طرف سے ہے۔ ورنہ اُس غریب بے سروسامان کے اختیار میں نہ تھا۔ کہ وہ اس قدر کامیابی حاصل کر لیتا۔

پانچواں راز اس مخالفت میں یہ ہے۔ کہ رسمی عالم اور خاندانی فاضل اور پُرانے دولت مند تو پہلے ہی سے مشہور اور باعزت اور آسودہ حال ہوتے ہیں۔ اگر وہ نبی کے ساتھ شامل ہو جاویں۔ تو خواہ مخواہ ان کے دلوں میں یہی خیال آئے گا۔ کہ ہم نے اس نبی سے کیا لیا۔ ہم نے خود اُس کو عزت دی اور مال دیا۔ ان کے قلوب شکرگزاری کی طرف نہیں آ سکتے۔ برخلاف اس کے غریب لوگ اور ناخواندہ لوگ جب اس نبی کے طفیل امیر اور عالم اور عارف بن جاتے ہیں۔ تو وہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں گر جاتے ہیں۔ مثلاً عرب کے اَن پڑھ اور دنیا کے علوم سے ناواقف اور سامان و قواعد جنگ سے جاہل جب قیصر و کسریٰ کے فاتح بنے تو وہ کس قدر خدا تعالیٰ کے حضور میں شکر کے سجدوں میں گرے ہوں گے۔ کہ وہ قوم جس کے متعلق تاریخ شہادت نہیں دیتی۔ کہ انہوں نے کبھی بھی کسی زمانہ میں کوئی ملک فتح کیا ہو۔ تمام مہذب دنیا کے مالک ہو

گئے۔ یہ کس کی طفیل تھا۔ ایک اُمّی نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سردار انبیاء اور خاتم النبین کی اطاعت کا نتیجہ تھا۔

چھٹا راز اس مخالفت میں یہ ہے۔ کہ مخالفت جب بڑھتی ہے۔ اور نبی کو دیسے نکالا دیا جاتا ہے۔ اور وہ ہر طرف سے اپنے آپ کو بے سروسامان پاکر خدا تعالےٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کے واسطے نشانات دکھاتا ہے۔ [illegible] آیات نازل کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بار ہا فرمایا کرتے ہیں۔ کہ اگر عرب کے سب باشندے حضرت صدیق اکبر کی طرح آمنّا وصدّقنا کہنے والے ہوتے تو اس قدر مجموعہ قرآن شریف کا کس طرح نازل ہوتا اور اتنی پیش گوئیاں اور معجزات اور خوارق کیوں کر دنیا کو دکھلائے جاتے جس نے مان ہی لیا۔ اُس کے واسطے نشانات کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو ابوجہل اور اُس کے ساتھیوں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مکہ دیا۔ اور طرح طرح کی ایذاء پہنچائیں۔ تو آیات اور نشانات نازل ہونے شروع ہوئے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ [illegible] کہ قرآن شریف حزن کی حالت میں نازل ہوا ہے۔ اس کو حزن کے ساتھ پڑھو۔

ساتواں راز اس مخالفت انبیاء میں یہ ہے۔ کہ نبی جب ابتداء میں مبعوث ہوتا ہے۔ تو اس کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام اس کو دیا جاتا ہے۔ وہ پیغام سب مخلوق کو جس کے واسطے وہ مبعوث ہو کر آیا ہے پہنچادے لیکن اس اہم کام کو پورا کرنے کے واسطے نہ اُس کے پاس کافی تعداد آدمیوں کی ہوتی ہے۔ اور نہ مالی اسباب مہیا ہوتے ہیں اور نہ اتنی جلدی ایسے مخلصین کی کافی تعداد بہم پہنچ سکتی ہیں۔ جو فوراً دنیا بھر میں اس کی تبلیغ کو پہنچا دیں۔ پس ایسے وقت یہ کام اُس کے مخالفین اور منکرین سے لیا جاتا ہے۔ جو نہایت جوش اور محنت کے ساتھ اور اپنا زر اور مال اور وقت اور محنت خرچ کر کر اس کی تبلیغ کو سب جگہ پہنچا دیتے ہیں۔ اس خدمت کی مثال جو کفار سے لی جاتی ہے۔ خود اس زمانہ میں پورے طور پر موجود ہے اس زمانہ میں ایک نہیں بہت سے آدمی اس قسم کے موجود ہیں جنھوں نے اس خدمت کو بہت عمدگی سے ادا کیا ہے من جملہ اُن کے ایک تو **مولوی ابو سعید محمد حسین** صاحب بٹالوی ہی ہیں۔ جنہوں نے سب سے اول فتوی کفر لکھا اور اُس میں خدا کے مسیح کے دعاوی کا اکثر حصہ پیش کیا۔ اور پھر ایک لمبے سفر کی محنت شاقہ اُٹھائی۔ اور جابجا پھر کر لوگوں کو سمجھایا۔ اور فتوے پر مہریں کرائیں۔ اور پھر اس فتوی کو اپنے خرچ سے چھپوایا۔ اور شائع کیا۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ آج تک مخالفت کے جوش میں ہیں۔ گو پہلے کی نسبت یہ جوش ٹھنڈا ہے۔ یا شاید زمینی مصروفیتوں کے سبب فرصت کم پاتے ہیں۔ کئی لوگوں کے خطوط ہندوستان کے مختلف حصوں

سے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں اس مضمون کے آ چکے ہیں۔ کہ ہم آپ کے حالات سے بے خبر تھے۔ مولوی محمد حسین کی تصنیف دیکھ کر آپکی خبر لگی۔ اُس تصنیف میں کچھ آپ کی عبارت نقل تھی۔ اور پھر اس کا جواب تھا۔ آپ کی عبارت میں ایک روحانیت اور تاثیر تھی [illegible] ایک خشک اور [illegible] تھی۔ [illegible] ہدایت ہوئی الہامی آیات۔ اور [illegible] مولوی غلام دستگیر قصوری تھا جس نے [illegible] کفر کا فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف لکھوایا۔ اور پھر اپنی کتاب میں تحریری مباہلہ شائع کر کے اور اپنی دعا کے مطابق موت پاکر ہمیشہ کے واسطے خدا کے نبی کی صداقت پر مہر لگا گیا۔ ایسا ہی مولوی اسماعیل علیگڈھی تھا۔ ان لوگوں نے [illegible] بہت [illegible]۔ چند اور لوگ بھی اس کام میں مصروف ہیں مگر دھیمے پن سے [illegible] اور ان کے جیسے کہتے ہیں کہ [illegible] جن میں متانت اور سنجیدگی نہیں۔ اس واسطے ان کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ لیکن بہر حال [illegible] وہ بھی خادم ہیں۔ اور ہماری جماعت کی ترقی کا موجب [illegible] ہیں۔

آٹھواں راز مخالفت انبیاء میں یہ ہے۔ کہ دنیا کے [illegible] کے مخالفین [illegible] کرتے ہیں [illegible] اور کامل [illegible] قائم ہو جاویں۔ اور ہر [illegible] یہ بات پہچانی جاوے۔ کہ جو کام انبیاء کے ہوتے ہیں۔ آیا وہ کام اس شخص کے ہیں یا نہیں۔ جو سلوک نبی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ آیا وہ سلوک اس کے ساتھ کیا جا رہا ہے یا کہ نہیں۔ مثلاً اس زمانہ میں دو فریق موجود ہیں۔ ایک حضرت مرزا صاحب اور ان کے خدام۔ دوسرے آپکے مخالفین ان ہر دو کی کارروائیوں میں سے چند باتیں بطور مثال کے ہم دو بالمقابل کالموں میں لکھتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص خود بخود اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ ان میں سے کون سے کام نبیوں کے ہیں اور کون سے کام مخالفین انبیاء کے ہیں۔ مقابلہ کرنے سے یہ بات ظاہر ہو جاوے گی۔ کہ اس زمانہ میں آیا حضرت مرزا صاحب نبی ہیں یا نہیں۔ اور آں کے مخالف مخالفین انبیاء میں سے ہیں یا نہیں ہیں۔ اس جگہ مخالفین میں سے ہم صرف [illegible] مخالفین کو لیتے ہیں جو مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔ [illegible] کارروائیوں میں سے بھی صرف چند بطور نمونہ باتیں پیش کرتے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب اور آپکے متبعین	آپکے مخالفین قومی
کہتے ہیں۔ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کے آنے کی جو پیشگوئی حدیث شریف میں تھی۔ وہ اب پوری ہوگئی ہے۔ اور مجدد آگیا	کہتے ہیں۔ کہ حدیث تو ہے پر مجدد کوئی نہیں آیا
کہتے ہیں۔ کہ حدیث میں جو پیشگوئی تھی کہ مہدی کے وقت کسوف خسوف رمضان میں ہوگا۔ وہ حدیث پوری ہوگئی۔ کسوف خسوف ہوگیا اور مہدی آگیا۔	کہتے ہیں۔ حدیث تو سچی ہوگی مگر اصل میں حدیث صحیح نہ تھی۔
کہتے ہیں۔ کہ اب جہاد کی ضرورت نہیں۔ پہلا جہاد بھی اسلام کی طرف سے پیش قدمی کے طور پر نہ تھا۔ صرف مخالفین نے بہت دکھ دیا تھا۔ تب اسلام نے اُن کو شر سے روکنے کے واسطے تلوار اٹھائی تھی۔ اب کوئی شخص مذہب کے واسطے تلوار نہیں اٹھاتا اس واسطے مذہبی جنگوں کی ضرورت نہیں۔	کہتے ہیں۔ جہاد جائز ہے
مخالفین اسلام کی ایسی خبر لیتے ہیں کہ کوئی مخالف ان کے مقابلہ میں کھڑا نہیں ہوسکتا عیسائی ہو یا آریہ یا کوئی اور	مخالفین اسلام ان کو تلاش کر [illegible] ہیں۔ اور ان کو اپنا شکار بناتے ہیں
یقین رکھتے ہیں کہ جو لوگ خدا کی طرف جھکتا ہے۔ خدا ان کی سنتا ہے۔ اور ان کو جواب دیتا ہے۔	کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے جواب کا سلسلہ قطعاً بند ہے۔
حضرت مرزا صاحب نے کہا۔ آؤ میں تم کو سناؤں۔ کہ اسلام میں دوسرے مذاہب پر کیا فوقیت ہے	کہنے لگے۔ آؤ۔ اس کی تقریر میں شور مچائیں۔ اور لوگوں کو سننے نہ دیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور پتھر پھینکے اور تقریر نہ ہونے دی
کہتے ہیں۔ ما مسلمانیم از فضلِ خدا مصطفیٰ ما را امام و پیشوا آں کتابِ حق کہ قرآن نام اوست بادۂ عرفانِ ما از جام اوست آں رسولے کش محمد ہست نام دامنِ پاکش بدستِ ما مدام ہست او خیر الرسل خیر الانام ہر نبوت را بروشد اختتام	کہتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) کافر ہے۔ دجال ہے۔ ملحد ہے۔ زندیق ہے۔ بے ایمان ہے۔ ملعون ہے وغیرہ وغیرہ
کہتے ہیں۔ حدیث کی پیشگوئی کے مطابق تم پر طاعون اور زلزلہ کا عذاب آیا	کہتے ہیں۔ لوگ مرا ہی کرتے ہیں۔ ہم اس کی پرواہ نہیں کرتے
کہتے ہیں۔ ایک اور زلزلہ آنیوالا ہے۔ میں تمہیں پہلے سے اطلاع دیتا ہوں۔ اور خدا کے عذاب سے بچنے کے واسطے توبہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں	کہتے ہیں۔ تو جھوٹ کہتا ہے کوئی زلزلہ نہیں آنے گا۔

یہ مثال کے طور پر چند باتیں لکھی گئی ہیں۔ ان اقوال کو گذشتہ تاریخ میں لے جاؤ۔ اور مقابلہ کرو۔ کہ ان میں سے کون سے الفاظ گذشتہ زمانہ میں نوح ابراہیم۔ لوط۔ یسعیا۔ عیسیٰ۔ اور آں حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں تھے۔ اور کون سے الفاظ ان انبیاء کے مخالفین کے مونہہ میں تھے۔ پس ظاہر ہو جائے گا۔ کہ کون کس کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے۔

نواں راز اس مخالفتِ انبیاء میں یہ ہے۔ کہ جو لوگ نبی کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ وہ ایک مدرسہ میں داخل ہوتے ہیں۔ جہاں انہوں نے تمام مشکلات کو طے کر کے اعلیٰ مقامِ سلوک تک پہنچنا ہوتا ہے۔ اور اس سلوک کے منازل کے درمیان یہ بات ضروری پڑی ہوئی ہے۔ کہ وہ کچھ ابتلاء بھی اٹھاویں تاکہ اُن کا ایمان اچھی طرح سے آزمایا جاوے۔ اب یہ ابتلاء دوستوں کی طرف سے تو آ نہیں سکتے۔ ناچار اس کے واسطے کوئی دشمنوں کا سلسلہ ہونا چاہئیے۔ اور وہ سلسلہ یہ مخالف پیدا کر دیتی ہے۔ تمام انبیاء کے متبعین ہمیشہ دکھ اٹھاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنا صدق اور صفا دکھا کر یہ ثابت کیا کرتے ہیں۔ کہ وہ فی الحقیقت خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ کے ساتھ ایک سچی محبت کا تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مخالفین نے آں حضرت کے صحابہ کو کیسے کیسے دکھ دئے۔ اور ہر طرح کے ابتلاء میں ڈالا لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے وفاداری اور صدق کا ایک ایسا نمونہ دکھایا جس کی نظیر پہلوں میں موجود ہے اور نہ پچھلوں میں دکھائی دیتی ہے ایسا ہی اس زمانہ میں ہم ہر روز سنتے ہیں کہ ناپاک لوگ جماعت احمدیہ کو دکھ دینے میں کیا کیا حیلہ بازیاں کرتے ہیں۔ ہر ایک گناہ کا کام اس جماعت کو دکھ دینے کے وقت ان کے واسطے ایک ثواب کا کام بتلایا جاتا ہے۔

انبیاء کی مخالفت کے راز کو ہم نے اس جگہ مختصر طور پر بیان کیا ہے۔ اور بھی بہت سی باتیں ہیں لیکن سردست اتنا بیان کافی ہے امید ہے کہ ناظرین اس سے فائدہ حاصل کرینگے۔ تو ان کیواسطے اور کئی طرح کے راہ فہم کے خود بخود کھل جاوینگے۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مراسلات

ڈائرکٹر لینڈ ریکارڈس اینڈ ایگری کلچر صوبہ پنجاب نے ہمارے پاس زمینداروں کے فائدہ کے واسطے شائع کرنے کے لئے چند مفید ہدایات ارسال کی ہیں۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ یہ ہدایات کسی انگریزی کاغذ کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر ترجمہ گو مطالب کو ظاہر کر دیتا ہے تاہم اردو لٹریچر کی ایک اجنبی فارم کو پیش کرتا ہے۔

ہدایات دربارہ ہلاک کرنے سونڈیوں کے جو فصل کپاس کو سخت نقصان پہنچاتی ہیں

(۱) ماہ دسمبر میں دفتر ہذا سے دربارہ جلانے کپاس کے بوٹوں کو اور ہل چلانے اُن کھیتوں میں جہاں کہ فصل کپاس بوئی گئی تھی۔ جاری ہوئی تھیں۔ اور ان ہدایات [illegible] کرنے کی بڑی وجہ تھی۔ کہ اُس سے [illegible] جن کے باعث سال ۱۹۰۵ء میں فصل کپاس کو سخت نقصان پونچا تھا ہلاک ہو جاویں۔ جس جگہ ان ہدایات پر عمل ہوا ہے وہاں ضرور ہی سونڈیاں اچھی تعداد میں ہلاک ہو گئی ہونگی مگر یہ بھی یقین ضروری ہے۔ کہ سونڈیوں کی اچھی تعداد بچ گئی ہوگی۔ جو ماہ مارچ میں موسم گرما کے شروع ہوتے ہی نکل پڑیگی۔ ہر ایک جوڑا ایک مہینہ کے عرصہ میں ساٹھ بچہ پیدا کر سکتا ہے۔ پس اس وقت تک جب کہ آئندہ فصل کپاس کو بیل اور پھول لگیں۔ سونڈیوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جاوے گی۔ اور اُسی قدر فصل کپاس کو نقصان پہنچائے گی۔ جتناکہ پچھلے سال پہنچایا تھا۔ حتیٰ کہ ان کے روکنے کی کوئی تدبیر عمل میں نہ لائی جاوے۔

(۲) تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کپاس کی سونڈیوں کی خوراک بھنڈی پودہ ہی ہے۔ مگر کپاس سے زیادہ بھنڈی کو چاہتی ہیں۔ ماہ مارچ سے لے کر ماہ جولائی کے اخیر تک جب کہ کپاس کو پھول لگنے شروع ہوتے ہیں سونڈیاں بھنڈی کے پودوں پر گذارہ کر[illegible] گی۔ [illegible] اس کی پھلیوں میں گھس جائیں گی۔ اور اس وقت کپاس کو بالکل نہیں چھوڑیں گی۔ مگر جو نہی کپاس کو بیل اور پھول لگنے شروع ہوں گے۔ سونڈیاں پچھلے سال کی مانند کپاس پر حملہ آور ہونگی۔ اور سخت نقصان پہنچائیں گی۔

(۳) اس نقصان سے بچنے کے لئے جو تدبیر اب تبلائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ماہ مارچ یا اپریل میں ہر کپاس کے کھیت کے نزدیک بھنڈی پودوں کا ایک چھوٹا سا جھنڈ بویا جاوے۔ اور یہ جھنڈ ہر ایک ایکڑ کپاس کے پیچھے قریباً ۱ مرلہ ہو یا ۵ بھنڈی کے پودوں کا لگانا چاہئے۔ تب ماہ جولائی کے اخیر میں جب کہ سونڈیاں بھنڈی میں موجود ہوں ہر ایک بھنڈی کا پودہ بغیر کسی لحاظ کے خواہ وہ سونڈیوں کے پھنسانے کے لئے یا سبزی ترکاری کے لئے بویا گیا ہے کاٹ کر جلایا جاوے۔ مذکورہ بالا طریقہ سے ملک امریکہ جہاں کہ کپاس بہ نسبت اور ملکوں کے بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ ان سونڈیوں کے ہلاک کرنے میں پوری پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لہذا امید کی جاتی ہے۔ کہ تمام کاشتکاران و زمینداران ملکر حتی الوسع کوشش کر کے اس تدبیر پر عمل کریں گے۔ اور اچھی طرح سے اس علاج کو آزماویں گے

(۴) بھنڈی البتہ ماہ جولائی کے اخیر تک بطور سبزی ترکاری کے استعمال ہو سکتی ہے۔ مگر فصل کپاس کی خاطر یہ ضروری ہے۔ کہ تمام بھنڈی کے پودوں کو کم از کم ماہ جولائی کے اخیر تک یعنی ماہ ساون کے درمیان تک اکھیڑ کر ان کا ملیامیٹ کر دیا جائے۔ ان کو کاٹ دینا ہی صرف کافی نہیں ہے بلکہ وے آگ سے جلا کر بالکل نیست و نابود کر دینے چاہئیں۔

(۵) مناسب ہوگا۔ کہ اس سال بہت زیادہ رقبہ کپاس کا نہ بویا جاوے [illegible] جہاں تک ممکن ہو سکے۔ کپاس کی بجائے دیگر [illegible] زمینیں بوئی جاویں۔

نماز جنازہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نیاز مند محمد عبد اللہ خاں احمدی دوم مدرس عربی مہندر کالج پٹیالہ

بعالیخدمت مخدوم مکرم و برادر معظم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کے عرض پرداز ہے

بھائی صاحب! میں نہایت افسوس سے جناب کی خدمت میں اس بات کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ احمدی جماعت کے ایک بڑے جوشیلے اور باعمل ممبر مولوی حافظ عظیم بخش صاحب آج ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء کی صبح کو بعارضہ نمونیا راہی عالم جاودانی ہوئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حافظ صاحب مرحوم حضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کے اولین خدام میں سے بڑے پکے عقیدتمند اور مخلص تھے اور وہ اس مشن پاک کی اشاعت کا اور اسلام کی خدمت کا اپنے دل میں سچا جوش رکھتے تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ کیا اچھا ہو۔ کہ حضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام ان کے نماز جنازہ غائبانہ اصحاب صفہ کے ساتھ پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت [illegible] فرماویں۔ اور آپ ان کی نماز جنازہ کے [illegible] جماعت احمدی کو بذریعہ اخبار گوہر بار بدر [illegible] فرماویں

اور نیز جو وصیت حافظ صاحب نے ۱۵۔ فروری کو بروز جمعہ بغرض اشاعت ہر دو اخبارات الحکم و بدر فرمائی ہے۔ وہ بھی درج اخبار فرمائی جاوے۔ چنانچہ حافظ صاحب کی وصیت ۱۵ فروری روز جمعہ روبرو ئے حافظ نور محمد صاحب سکرٹری انجمن اخوان الصفاء احمدیہ پٹیالہ و منشی احمد بخش صاحب محرر الگیان سرکار پٹیالہ و حافظ امام بخش صاحب امام مسجد احمدیہ سوداگران واقعہ ڈنک بازار کی تھی وہ ذیل کے الفاظ میں ہے۔ (مجھے مخاطب کر کے) آپ صاحب حضرت صاحب کی خدمت میں کہہ دیں۔ کہ میں اکثر بیمار رہتا ہوں اور زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ میرے پاس میری جائیداد کچھ کتب مصنفہ حضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور نیز میرے پاس قریباً ایک سو بیگہ زمین زرعی واقعہ موضع بنگہ تحصیل گڑھ شنکر میں موجود ہے۔ فی الحال یہ زمین بارہ تیرہ برس کے لئے ایک کثیر رقم قرضہ میں بطور چکوتہ ایک ہندو ساہوکار کے پاس مکفول ہے۔ یہ زمین سمت ۱۹۷۵ میں اس سے ہمارے پاس واپس ہوگی۔ اس وقت خواہ میں زندہ ہوں یا نہ ہوں۔ اس زمین میں سے اپنے بھائیوں کا نصف نکال کر یعنی پچاس بیگہ میری مملوکہ ہوگی۔ اس پچاس بیگہ میں سے چوتھائی زمین معہ اپنی تمام کتب وغیرہ اسباب کی چوتھائی کے انجمن اشاعت اسلام قادیان کے نام دیدی جاوے۔

اس زمین پر قبضہ کرانا منشی برکت اللہ صاحب احمدی کا (مجھے اچھی طرح اس بزرگ کا نام یاد نہیں رہا۔ شاید برکت علی یا برکت اللہ کہا تھا) جو کہ تحصیل گڑھ شنکر میں اپیل نگار ہیں اور ہمارے خانگی تمام حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ کام ہوگا۔ اور وہ پیروی کر کے اس پچاس بیگہ کی چوتھائی زمین پر جو قریباً ساڑھے بارہ بیگہ ہوگی۔ انجمن اشاعت اسلام قادیان کو قبضہ کرا دیں گے فقط

یہ آپ اُن کی وصیت [illegible] درج اخبار فرما دیں۔ اور الحکم میں بھی۔ باقی ان کا جو اسباب یہاں ہے۔ اس کی چوتھائی حصہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد فروخت انجمن اشاعت الاسلام قادیان کے نام بھیجدیں گے۔ والسلام۔ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ گذارش یہ ہے۔ کہ بتاریخ ۲۰۔ فروری ۱۹۰۶ء میری اہلیہ مساۃ امتیازن کا انتقال ہو گیا ہے۔ لہذا احمدی جماعت کے نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کا خواستگار ہوں۔ فقط

عبد المجید احمدی۔ [illegible]

ان مرحومہ کا جنازہ گذشتہ جمعہ کو قادیان میں پڑھا گیا

دعا۔ مسمی بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول لاہور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

تار کی خبریں

(از ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۶ء تا ۲۷ فروری سنہ ۱۹۰۶ء)

پارلیمنٹ انگلستان۔ ۲۰ فروری کو بادشاہ کی افتتاحی تقریر پر بحث ہوئی۔ لبرل فریق نے بیان کیا کہ آئرلینڈ کو سلف گورنمنٹ ۲۰ سال تک دینے کا ہمنے وعدہ کیا ہے۔ جلد اس مسئلہ پر گفتگو شروع کرنی چاہئے۔ کیونکہ حالت آئرلینڈ ہماری سلطنت پر ایک بڑا داغ ہے۔ لیبر فریق کے سرگروہ نے بیان کیا۔ کہ ہم تو ہمیشہ غرباء کا معاملہ سب سے آگے رکھیں گے۔

مورلے صاحب نے ہندی فوج کے انتظام پر پورا غور کرکے ایک مراسلت گورنر جنرل کو روانہ کردی ہے۔ مگر ہنوز شائع نہیں ہوئی۔

ایک تازہ تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مورلے صاحب نے لارڈ کچھنر والی تجویز کو منظور کیا ہے۔

یورپ کی خانہ جنگی۔ ہنگری کی پارلیمنٹ سرکار سے بگڑ کھڑی ہوئی۔ سرکار نے اس کے اجلاس کو موقوف کیا۔ ممبروں کو اجلاس سے نکالنے کے لئے فوج سے کام لینا پڑا

معاملہ مراکش۔ پر جرمن فرانس کی تجویز کو نہیں مانتا۔ فرانس میں بہت ناامیدی کا اظہار ہو رہا ہے۔ جرمن نے ایک بنک بنانے کی تجویز پیش کی ہے۔ جس میں فرانس والوں کا دخل نہ ہو۔ فرانس نے اس کے برخلاف ایک تجویز پیش کردی۔ معاملہ میں دن بدن پیچیدگی بڑہتی چلی جاتی ہے۔

شاہ ایڈورڈ۔ سنا گیا ہے۔ کہ ہمارے بادشاہ سلامت قیصر جرمن کی ملاقات کا ارادہ رکھتے ہیں۔

تبت۔ چین نے ارادہ کیا ہے۔ کہ تبت کو اپنا ایک صوبہ بنالے۔ اور اپنا ایک گورنر اس طرف روانہ کرے

ممالک اسلامی۔ قسطنطنیہ سے ایک نامہ نگار نے انگریزی اخبار کو لکھا ہے۔ کہ سرحد عرب و مصر پر جو جھگڑا اٹھا ہے۔ اس میں سلطان نے اپنے گورنر کا عہدہ اور بھی بڑھا دیا ہے گویا اس کی کارروائی کو پسند کیا ہے۔ تاہم آخری تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ معاملہ رفع دفع ہو جائے گا۔

اہل یمن سخت بغاوت کر رہے ہیں۔ ترکوں نے مقابلہ میں کچھ نقصان بھی اٹھایا ہے۔

مشہور شہر۔ عسقلان ملک شام میں ایک مشہور شہر ہے کسی زمانہ میں یہاں تجارت کی بڑی بھاری منڈی تھی۔ گردش زمانہ سے اس قدر زوال آیا کہ معمولی بستی کی حالت میں ہوگیا۔ اب پھر آہستہ آہستہ اس کی رونق اور آبادی ترقی پر ہے اور یقین کیا جاتا ہے۔ کہ تھوڑے عرصہ میں یہ شہر [illegible] شہروں میں تیسرے نمبر پر شمار ہونے لگے گا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نے عیسائیوں سے یہ شہر چھیننے میں بڑی مصائب برداشت کی تھیں۔

طبی مدرسہ۔ دمشق میں ایک طبی مدرسہ ہے۔ اس میں کئی نئی اصلاحوں پر عملدرآمد کرنے کے لئے تعداد مصارف میں توسیع دیگئی ہے۔

محصول معاف۔ گورنمنٹ عثمانیہ نے روزمرہ کی ضروریات کی اشیاء کا محصول جو کہ جو ایک بندرگاہ سے دوسرے بندرگاہ اندرون ملک میں لائی یالی جاتی ہیں معاف کردیا ہے۔

تمغے۔ سلطان المعظم نے طرابلس الغرب میں رہنے والے جنگی جہاز کے افسران و سپاہیان کو کئی تمغے نمایاں خدمات کے صلہ میں ارسال فرمائے۔

کمیٹی۔ کتب خانہ (استنبول) کی پڑتال کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو بہمراہ افسران سررشتہ تعلیم اس کی اصلاح اور قیمتی کتب کی حفاظت کا نئے سرے سے انتظام کریگی

خواہش۔ عثمانی محکمہ تجارت نے محکمہ تعمیرات عامہ سے خواہش کی ہے۔ کہ ملکی پیداوار غلہ کو ترقی دینے اور عمدہ بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنا چاہتی ہے۔ جس کی کوشش سے غیر ممالک سے غلہ کی درآمد تجارت سرد پڑ جاوے اور مقابلہ کے لئے ہر قسم کی واجبی کوشش کی جاوے۔

تبادلہ ڈاک۔ محکمہ ڈاک دولت عثمانیہ نے ممالک متحدہ امریکہ کے محکمہ ڈاک و تار سے تبادلہ ڈاک کا سمجھوتہ کیا ہے۔ جس سے امید ہے کہ کئی قسم کی سہولتیں ہو جائیں گی۔

بیمہ۔ قلمرو عثمانیہ میں حکم دیا گیا۔ کہ جو لوگ آتشزدگی کا بیمہ کرانا چاہیں۔ وہ پہلے سرکاری دفتر سے اپنی جائیداد کی تخمینی قیمت کا سرٹیفکیٹ حاصل کریں اور سفایر انشیورنس کمپنیوں کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ بلا ایسے سارٹیفکٹ کے کسی جائیداد یا مکان کا بیمہ نہ کیا جاوے۔ اس حکم سے یہ غرض ہے کہ کوئی شخص بیمہ کمپنیوں کو فریب نہ دے سکے۔

ریلوے۔ مارچ آئندہ میں بغداد بصرہ ریلوے کے اس حصہ پر بھی کام شروع ہو جائیگا۔ جو مقام بالفور سے شروع ہو کر ریل کی اصلی لائن سے جا ملتا ہے۔

ایران۔ روس کی دیکھا دیکھی ایران کے مولویوں نے بادشاہ سے درخواست کی ہے کہ ایک پارلیمنٹ بنائی جاوے۔ بادشاہ نے منظور کیا ہے۔ کہ ایک پارلیمنٹ بنائی جاوے جس کے ممبر مولوی۔ زمیندار اور سوداگر ہوں گے۔

شاہزادہ۔ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو پرنس اور پرنسس نے بنارس کے شہر اور دریا کی سیر کی۔

۱۲ گوالن بہادروں کو تمغے عطا کئے۔ جنہوں نے [illegible] زلزلہ کے بعد دہرم سالہ میں دب گئے تھے آدمیوں کی جانیں بچائیں۔ دوسرے شہزادہ صاحب گوالیار کو چلے گئے اور بیگم لکھنؤ۔ ڈیرہ دون کے سیر کو چلی گئیں۔

آغا خان۔ پر ایک رشتہ دار عورت نے قریب ۲ لاکھ روپیہ کی نالش کی ہے۔ ورثہ میں پورا حصہ نہیں ملا۔

نیا سکہ۔ ٹکسال کا جو ایک نیا سکہ جاری ہوگا اس کا وزن ۲۰ گرین یعنی قریباً پونے ماشہ ہوگا۔

وائسرائے۔ ۲۹ مارچ کو کلکتہ سے چلیں گے۔ لکھنؤ آگرہ۔ اجمیر سے ہو کر سرگودہ اور رہوتا (ضلع شاہ پور) کو جائیں گے پھر راولپنڈی اور پشاور سے ہو کر اختتام اپریل سے پہلے شملہ جائیں گے۔

پاگل۔ چند روز ہوئے لدہیانہ کی ایک ریل میں ایک پاگل صاحب سوار ہوگئے۔ جو شکل و صورت سے مہذب اور عمدہ لباس پہنے ہوئے تھے۔ گاڑی روانہ ہو جانے پر آپ انجیل پڑھنے اور دو زانو ہو کر رونے اور دعا مانگنے لگے۔ اس کے بعد ہمراہی مسافروں کو گھسہ کرنے شروع کئے۔ اتنے میں ٹرین سٹیشن پر پہونچی تو انہیں گارڈ اپنی بریک میں لیگیا وہاں انہوں نے ہر ایک اسباب و پارسل پھینکنے کی کوشش کی منع کرنے پر گارڈ کا گلا پکڑ لیا۔ گارڈ کا شور سن کر دوسرے مسافر مدد کو پہونچ گئے۔ نہیں تو بیچارے کی جان ہی جاتی رہتی۔ آخر کار بمشکل تمام انہیں پولیس کے حوالے کیا گیا۔ اور صاحب مجسٹریٹ نے پاگل خانہ بھجوا دیا تحقیق سے معلوم ہوا۔ کہ یہ صاحب کیمبرج یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ ہیں۔

پیرس میں مسجد۔ فرانس کے صدر مقام پیرس میں عالیشان مسجد کی تعمیر کا اہتمام ہو رہا ہے۔ اس کو گورنمنٹ فرانس نے مفت زمین دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ بندرگاہ اورشہ کے متصل ایک ٹکڑا زمین کا پسند کیا گیا ہے۔ جس کی نسبت گورنمنٹ فرانس سے درخواست کیگئی کہ اگر مفت نہیں تو قیمتاً یہ اراضی دیجاوے

بادشاہ ایڈورڈ۔ ہسپانیہ کے بادشاہ الفانسو کی شادی کے متعلق گفتگو کے واسطے بمقام بیارٹز واقع ملک جنوبی فرانس تشریف لیجائیں گے۔

مراکو کانفرنس میں آسٹریا نے جرمن کی طرف بہت بیزاری ظاہر کی ہے اور بیان ہے۔ کہ جرمن کو چاہیے کہ فرانس کی باتوں کو مان لے۔

مشنریوں کے بکھیڑے ہونے کا نتیجہ۔ بمقام نان چنگ واقعہ کیا نگ سی امریکہ کے مشنریوں پر حملہ ہوا مکان کو تباہ کیا گیا۔ ایک کنبہ دو جوان اور دو بچے قتل ہوئے۔ باقی بھاگ گئے اب امریکن جہاز لڑائی کو جاتا ہے۔ مشنری بھی ہر جگہ جنگ کا پیش خیمہ بنتے ہیں۔

فوجی اصلاح پر لارڈ مورلے کا خط شائع ہوا بعض امور میں لارڈ کچھنر کے برخلاف کیا گیا ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کہ مدد لستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آن مسیح وقت آخر مہدی آخر زمان

سلسلہ الجدید جلد ۲ — نمبر ۱۰

۱۲ - محرم ۱۳۲۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق - ۹ - مارچ ۱۹۰۶ء — جمعۃ المبارک

چہ گویم باتو گر آئی بچشم در قادیان مینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا مینی شفا مینی غرض دارالامان بینی

القدیم جلد ۵ — نمبر

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } ـــہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ ۱۲ار

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے۔ ان سے بحساب بعد لیجاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب۔

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفے ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر زغایت شود ایمان سست

از ملائک از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکسر ما دوری اوان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسیدزر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بدر

۱۴ ۔ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۷ ۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء ۔ ها انی آثرتک
ترجمہ ۔ خبردار رہو ۔ میں نے تجھے چن لیا ۔

زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوئی

اب مولوی صاحبان کیا فرمائیں گے

موسم بہار میں زلزلہ کے آنے کی پیشگوئی ایک سال سے برابر اخبارات میں اور علیحدہ اشتہارات کے ذریعہ سے شائع ہو رہی تھی ۔ مخالف اخباروں (جیسے اخبار اہلحدیث وغیرہ) اور عام اخبارات (اخبار عام ۔ اردو اخبار وغیرہ) نے بھی کئی دفعہ اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا ۔ اور خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق یہ پیشگوئی ۲۸ ۔ فروری کی رات کو پوری ہوئی ۔ اور اس کی تصدیق میں مختلف مقامات سے ہمارے پاس شہادتیں آئی ہیں ۔ جن میں سے چند ایک ہم ذیل میں بطور نمونہ درج کرتے ہیں ۔ مولوی صاحبان مثلاً مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی اور غزنوی صاحبان سے سننا چاہتے ہیں ۔ کہ اب وہ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں ۔ امید ہے ۔ کہ مولوی صاحبان ہماری خواہش کو پورا کریں گے ۔ ہاں اتنی گذارش ہے ۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب کہیں اس مضمون کو اشاعۃ السنہ کے کالموں کے واسطے نہ رکھ چھوڑیں ۔ جو کہ شاید سنہ ۱۹۰۹ء کا پرچہ سنہ ۱۹۱۱ء میں نکلے ۔ بلکہ اس انتظار میں ایک اور شدید زلزلہ بھی آجائے ۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے یہ عرض ہے ۔ کہ کم از کم اس کے جواب میں اپنے اس [illegible] کے [illegible] لیں ۔ جس کے مطابق [illegible] سب جائیں [illegible] کی وہ شہادتیں [illegible] ۔ اور جس [illegible] کے مطابق انہوں نے حضرت [illegible] اور غزنوی صاحبان [illegible] ان کا مسجد [illegible] ہم بھی سن لیں ۔

ہاں اس زلزلہ کے متعلق ایک بات کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے [illegible] کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس میں مکانوں اور جانوں کا وہ نقصان نہیں ہوا جو پچھلے سال میں ہوا تھا ۔ سو اس کے جواب میں سمجھنا چاہیے کہ پچھلے سال کے زلزلے نے اس قدر تباہی کر دی تھی ۔ اور مکانات گرا دیئے تھے کہ دوبارہ مکانات [illegible] باقی ہی کہاں تھے [illegible] ۔ گورنمنٹ [illegible] کر لی گئی ۔ اور دیگر لوگ بھی [illegible] ۔ صرف [illegible] ۔ اگر ان کو [illegible] سچا [illegible] نشان کرتا ہے ۔ اب ہم وہ شہادتیں درج کرتے ہیں ۔

۱ ۔ دھرم سالہ ۔ نامہ نگار [illegible] لکھتا ہے کہ [illegible] زلزلہ نے رعایا کی رہی سہی امیدوں کو ڈگمگا دیا ۔ جس [illegible] ۔ اول جھولا خفیف تھا ۔ دوم قریب پانچ منٹ تک رہا ۔ یہ پانچ منٹ پانچ برس کی مصیبت سے کم نہ گذرے تھے ۔ نہ معلوم کانگڑہ کی کیا حالت رہی ہوگی ۔ خدا اپنا فضل ہی کرے ۔ رعایا قحط کی شاکی پہلے ہی تنگ ہے ۔ [illegible] تک کی خبر ہے ۔ (اخبار عام)

۲ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
جناب مرشدنا و مولانا امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آج بتاریخ ۲۸ فروری کی رات کو وقت ۱۲ بج کر ۵ منٹ پر زلزلہ شدید آیا کہ میں جب اٹھا تو ہر طرف سے رونے اور چلانے کی آواز آرہی تھی ۔ جس مکان میں میں رہتا تھا وہ پتھر کا بنا ہوا تھا اور چھت بھی پتھر کی سلوں کی تھی [illegible] خاکسار [illegible] مگر اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا ۔ کہ مومن کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا ۔ بڑی مشکل سے دروازہ کھولا ۔ اور اپنی بیوی و طفل کو لے کر باہر میدان میں جا کر بیٹھے ۔ اس وقت کی کیفیت کیا ہی عرض کروں ۔ جس وقت زلزلہ زور سے آرہا تھا ۔ اور دھڑا دھڑ مکان گر رہے تھے ۔ اور چاروں طرف سے خوفناک گرجنے کی آواز آرہی تھی ۔ اس کے بعد زلزلہ قدرے تھم گیا ۔ تو ہوش بحال ہوئے ۔ بازار میں آہ و زاری کا بازار گرم تھا ۔ کئی آدمی دب گئے تھے ۔ جو فوراً نکالے گئے ۔ صرف [illegible] زخمی ہوئے ۔ خاکسار ابھی تک باہر میدان میں ہے ۔ امید ہے کہ یہ زلزلہ [illegible] میں بھی آیا ہوگا ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور بھی خیریت سے ہوں گے ۔ آمین یا رب العالمین ۔ خاکسار کے خیال ناقص میں آتا ہے ۔ کہ اس خبر کو اخبار الحکم و بدر میں چھاپ کر دیا جاوے ۔ تو بہتر ہے ۔ تاکہ مخالفین پر حجت [illegible] ہے ۔ اس جگہ کے مسلمان گنتی کے بارہ چودہ ہیں ۔ جو [illegible] حضور کے دعوے کو اور حضور کو سچا ماننے لگ گئے ہیں ۔ حضور خاکسار کے لئے دعا فرماویں ۔ کہ اللہ تعالیٰ ایمان کو ترقی دیوے ۔ والسلام

خاکسار محمد ابراہیم [illegible] ریاست [illegible]

۳ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
[illegible] السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ [illegible] ۔ اس [illegible] بیان [illegible] شدید ایک [illegible] زلزلہ آیا کہ جس کا بیان قابل تحریر نہیں [illegible] دل قابو میں نہیں ہے [illegible] علیہ السلام [illegible]

۴ ۔ مرزا [illegible] صاحب از مقام [illegible] ضلع کانگڑہ تحریر فرماتے ہیں ۔ ۲۸ ۔ فروری کی رات کو قریباً ایک بجے سخت زلزلہ آیا ۔ جو ۴ ۔ اپریل کے بعد کے زلزلوں سے زیادہ تیز تھا ۔ پیشگوئی پوری ہو گئی ۔

۵ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
جناب حضرت مفتی صاحب سلمہ ربہ ۔ واقعہ ۲۸ فروری رات گذشتہ تقریباً بارہ بجے رات سخت زلزلہ ہوا ۔ چڑیاں بھی اپنے گھونسلے چھوڑ کر مکانات سے باہر ہو گئیں ۔ [illegible] خیریت گذری ۔ عاجز کے حق میں حضرت جی سے دعا کرائی جاوے ۔ خاکسار [illegible]

دعا ۔ چونکہ عاجز کا امتحان ایف ۔ اے کا سر پر ہے ۔ اس لئے احباب سے التجا ہے کہ امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرماویں ۔ والسلام ۔ خادم عبد المجید ایف ۔ اے کلاس
اسلامیہ کالج لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

زلزلہ کی پیشگوئی

دوستو! جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے | پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے
وہ جو ماہِ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ | تم یقیں سمجھو کہ وہ اک زجر سمجھانے کو ہے
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج | آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں فرمایا تھا۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ چنانچہ میں نے یہ پیشگوئی رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۱۴ میں اور نیز اپنے اشتہارات اور اخبار الحکم اور بدر میں شائع کردی تھی سو الحمد للہ والمنۃ کہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔ لیکن آج یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت پھر خدا نے یہ وحی میرے پر نازل کی جس کے یہ الفاظ ہیں زلزلہ آنے کو ہے۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنے کو ہے اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیشگوئی کے مطابق پورا ہوا۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۱۴ میں قبل از وقت لکھا تھا صرف ایک زلزلہ کی پیشگوئی نہیں بلکہ کئی زلزلوں کی نسبت خدا نے مجھے اطلاع دی تھی۔ سو یہ زلزلہ تھا جس کا موسم بہار میں آنا خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق ضروری تھا سو آگیا اور ممکن ہے کہ وہ موعود زلزلۂ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے اس لئے میں مکرر اطلاع دیتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ جہاں تک میرا خیال ہے وہ دن دور نہیں ہے۔ توبہ کرو اور پاک اور کامل ایمان اپنے دلوں میں پیدا کرو اور ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں میں مت بیٹھو۔ تا تم پر رحم ہو۔ یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں تو داخل ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک جو بچایا جائیگا اپنے کامل ایمان سے بچایا جائیگا۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو؟ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے؟ اسی طرح ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے اور صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیز پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مُہر لگاتے ہیں۔ میں سخت دردمند ہوں کہ میں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دل میں داخل کروں اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں۔ ہمارا خدا نہایت کریم و رحیم اور وفادار خدا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خیانت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا۔ سو تم اگر پوشیدہ بیج خیانت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے۔ اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤ گے جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفرتی کام کرتے ہیں بلکہ خدا پہلے تمہیں ہلاک کریگا۔ اور بعد میں ان کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکہ نہ دے کہ بے آرامی کے دن نزدیک ہیں اور ابتدا سے جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا۔ کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لاوے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے۔ اور کیا بدنصیب وہ شخص ہے جو بڑھ بڑھ کر دعویٰ کرتا ہے کہ میں اس جماعت میں داخل ہوں مگر خدا اس کے دل کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خباثتوں سے بھرا ہوا دیکھتا ہے۔ اس کے بعد تم لوگوں سے جھگڑا مت کرو اور دعا میں مشغول رہو۔ ٹھٹھے اور ہنسی سے پرہیز کرو۔ اور کسی کو دکھ مت دو۔ اور ڈرتے رہو جب تک وہ خوفناک دن گذر جائے جس کا خدا نے وعدہ دیا ہے۔ تمہیں یہ بھی ضروری نہیں کہ اس خوفناک دن سے پہلے کسی اخبار یا اشتہار کا جو اس پیشگوئی کی تکذیب کے بارہ میں لکھا گیا ہو، رد کرو کیونکہ اب خدا ان تکذیبوں کا آپ جواب دیگا۔ نیکی کرو۔ بھلائی کرو۔ صدقہ دو۔ راتوں کو اٹھ کر اپنے یگانہ خدا کو یاد کرو اور اگر گالیوں کا پہاڑ بھی تم پر ٹوٹ پڑے تو ان کی طرف نظر اٹھا مت دیکھو۔ خدا کے غضب کے دن سے فرشتے بھی کانپتے ہیں۔ سو تم ڈرتے رہو۔ ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر

مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان ضلع گورداسپور

(یہ اشتہارات تقسیم کرنے کے واسطے اگر کوئی دوست طلب کریں تو [illegible] سینکڑہ کے حساب سے دفتر بدر سے مل سکتے ہیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولویوں کی [illegible] احمدیوں کی شکست

اور ایک سوال کا جواب

(از [illegible])

خدا کی پاک اور محفوظ کتاب اور اُس کے بھیجے ہوئے انبیاء کے حالات پر نظر کرنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ جب خدا کا کوئی فرستادہ آتا ہے تو وہ عالم الغیب کے اعلام سے اپنی بے کسی و کس مپرسی کی حالت میں آئندہ [illegible] اپنی ترقی اور کامیابی اور اپنے دشمنوں کی ناکامی اور مغلوبی کا اعلان [illegible] ہر ایک طبقہ کے لوگ [illegible] مخالفت شروع کرتے ہیں اور مادہ کے بندے یقین کر لیتے ہیں کہ اب اس کے لیے کوئی بچاؤ کی راہ باقی نہیں۔ پر باوجود اس کے خداوند کریم اپنے وعدوں کے موافق اس کو ہر ایک خطرناک اور زہر آلود تلوار کی دھار سے بال بال بچاتا اور ترقی اور غلبہ دیتا جاتا ہے جو اہلِ فراست کے لئے اس کی موعود ترقی اور کامیابی اور دشمنوں کی ناکامی اور مغلوبی کی دلیل بین اور برہان ساطع ہوتا ہے۔ چنانچہ خداوند کریم نے اس استدلال پر متنبہ کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ افلا یرون انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها افهم الغالبون۔ پر مادہ کے بندے اپنے [illegible] طاقت اور سلاح و کثرت اور وفور اسباب پر مغرور ہو کر امید [illegible] رہتے ہیں اور نشانات اور آیات اور دلائل و بینات کی طرح خدا کی اس قوی اور فعلی دلیل کو بھی ردی میں پھینک دیتے ہیں یہاں تک کہ اپنے پہلے بزرگوں کی طرح اخذتهم بغتة وهم لا يشعرون کا مصداق بن جاتے ہیں۔ اور خدا کا فرستادہ کتب الله لاغلبن انا و رسلی اور ان جندنا لهم الغالبون کا مصداق ہو جاتا ہے۔ اس زمانہ میں بھی جب خدا نے اپنے وعدہ کے موافق حضرت مرزا صاحب (روحی فداہ) کو مہدی اور مسیح بنا کر مبعوث فرمایا اور عین وقت اور ضرورت حقہ پر بھیجا۔ تو آپ نے بھی مذکورہ بالا سنت کے مطابق خدا کے اعلام سے اپنی بے کسی اور کس مپرسی کے زمانہ میں لوگوں کی مخالفت اور اپنے غلبہ اور کامیابی اور ترقی اور دشمنوں کی ناکامی اور مغلوبی کا بڑے زور اور تحدی کے ساتھ دنیا میں اعلان کر دیا۔ اس کے بعد دنیا کے ہر ایک طبقہ کے لوگوں نے اپنے پورے زور کے ساتھ آپ کی مخالفت شروع کی اور انتہا درجہ تک پہنچی۔ تکفیر و قتل کے فتوے دئے قتل کے منصوبے باندھے۔ عدالتوں کے سخت مقدمات دائر کئے گئے۔ [illegible] کتابوں [illegible] اور اشتہاروں پر [illegible] لاکھوں اور کروڑوں [illegible] روپے کے [illegible] آدمی [illegible] آپ کی بات بات پر اعتراض شروع کئے گئے۔ لیکن خدا نے اپنے وعدۂ عصمت کے مطابق آپ کو ان کی سب شرّوں اور منصوبوں سے محفوظ رکھا۔ اور آپ کو وہ کامیابی اور ترقی دی جو کہ موعود غلبہ اور کامیابی کے لئے بیّن دلیل ہے۔ ایک عقلمند خیال کر سکتا ہے کہ جس وقت بڑے زور سے مخالفت شروع کی گئی تھی۔ اس وقت آپ کے ساتھ چند ہی آدمی تھے۔ جو کہ انگلیوں پر گنے جاتے تھے۔ پس اگر ان مخالفوں کے مذکورہ ہتھیار کچھ بھی مؤثر اور کارگر ہوتے تو اس کا اثر یہ ہوتا کہ حضرت مرزا صاحب [illegible] کی طرح [illegible] وہ پیشگوئی کے خلاف تباہ ہو جاتے یا کم از کم جو چند اشخاص آپ کے ساتھ [illegible] آپ کو چھوڑ دیتے یا غایت سے غایت یہی ہوتا کہ اس کے بعد ترقی رک جاتی اور اور لوگ آپ کی بیعت میں داخل ہوتے پر ان سب باتوں کا نام و نشان بھی نہیں دکھلائی دیتا۔ چنانچہ پہلے اگر آپ کے فدائی انگلیوں پر شمار ہوتے تھے تو اب کئی لاکھ ہیں اور جو ہوئے ہیں وہ بھی عموماً ان ہی سے ہوئے ہیں۔ جو کہ ننقصها من اطرافها کا نظارہ بتا رہے ہیں جس کا لازمی نتیجہ خدا کا بتایا ہوا ہے۔ کہ افهم الغالبون پر انہوں نے اپنے بزرگواروں کی طرح (ان تمام دلایل اور براہین کے ساتھ جو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلعم سے آپ کے منجانب اللہ ہونے پر پیش کئے گئے اور ان تمام انبار در انبار نشانات اور آیات کے ساتھ جو کہ خداوند تعالیٰ نے آپ کی صداقت پر شہادت دینے کے لئے ظاہر فرمائے تھے اور ان تمام علامات و امارات کے ساتھ جو کہ خداوند کریم نے اپنے فرستادوں کے لئے مقرر فرمائی ہوئی تھیں۔ یا مہدی معہود اور مسیح موعود کے لئے بالخصوص بیان فرمائی تھیں۔ اور سب کی سب آپ میں پائی گئیں) غلبہ موعود کی اس بیّن دلیل کو ردی میں پھینک دیا اور خدا کی بیان کردہ دلیل کا کچھ بھی خیال نہ کیا۔ اور اپنے سالہا سال کے تجربہ شدہ بے کار و بے اثر ہتھیاروں پر مغرور ہو کر اپنے خیالی غلبہ کا نقارہ بجانے کی امید واثق رکھے بیٹھے ہیں اور بالکل سچ ہے۔ من جرب المجرب حلت به الندامة۔ اگرچہ مخالفوں نے تو نہ اپنے بزرگوں کے عبرتناک قصص سے فائدہ اٹھایا اور نہ اپنے سالہا سال کے تجربہ سے۔ لیکن ہر ایک عقلمند خیال کر سکتا ہے کہ ان سب کے سب ہتھیاروں کے بے کار و بے اثر ہونے کو مشاہدہ کرنے والا اور خدا کی نصرت اور غلبہ دینے کے سب وعدوں پر کامل ایمان رکھنے والا ان سب کی ساری مخالفت اور بالخصوص مولویوں کے ان کفر [illegible] کی جو کہ کوڑیوں کے مول [illegible] سکتے ہیں۔ یا ان کی [illegible] اعتراضوں کی ایسی [illegible] پروا کر سکتا ہے [illegible] ہے بلکہ وہ ان کی سب کارروائی کو [illegible] کرتا ہے [illegible] سے نہیں بلکہ ہم یہاں سے کہتے ہیں کہ یہ بالکل سچ ہے۔ پھر طرفہ یہ کہ ان کے اعتراض بھی عموماً تین قسم کے ہوتے ہیں۔ یا تو از خود ایک بہتان لگا کر اعتراض کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ یہ کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب فرشتوں اور عذاب و ثواب۔ قبر اور بہشت اور دوزخ سے منکر ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ میں خدا کا بیٹا بلکہ خدا کا باپ ہوں۔ نعوذ باللہ۔ پس ایسے اعتراض تو بعینہ ایسے ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ بہت سے خالق بتاتا اور شرک اور بت پرستی کی تعلیم دیتا ہے یا دیا ہے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ توحید کی تعلیم دیتا ہے۔ یا وہ ایسا ہوتا ہے کہ ساتھ ہی [illegible] ہے۔ پر تعصب سے آنکھیں بند کر کے اعتراض [illegible] جیسا کہ ایک مولوی صاحب نے رب کل شیء خادمك پر اعتراض شائع کیا تھا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ہر ایک شے کا جو رب ہے وہ میرا خادم اور غلام ہے۔ حالانکہ اس کے ساتھ کلمات طیبات یہ ہیں۔ رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ (اے میرے رب میری حفاظت کر اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر) جو خدا کے لا انتہا جلال اور عظمت اور حضرت مرزا صاحب کی کامل اور اتم عبودیت کو ظاہر کر کے اعتراض مذکور کی ذرہ بھر گنجائش یا وہم و گمان نہیں رہنے دیتے یا جیسا خسوف و کسوف کے نشان پر اعتراض کیا کہ چاند گرہن پہلی تاریخ کو ہونا چاہئے۔ اور ایسا نہیں ہوا حالانکہ حدیث میں قمر کا لفظ موجود ہے جو کہ پہلی تاریخ کے ہلال پر نہیں بولتے یا جیسا کہ بعض نے اس جواب کے بعد یہ اعتراض کیا کہ حدیث کے تو یہ معنے ہیں کہ قمر ہونے کی راتوں میں سے جو پہلی رات ہے (چوتھی) اس میں گرہن ہوگا۔ اور ایسا نہیں ہوا۔ حالانکہ حدیث کا دوسرا فقرہ یہ ہے وتنکسف الشمس فی النصف منه۔ پس اگر مولوی صاحب کے یہ معنے صحیح ہیں تو اس کے یہ معنے ہونے چاہئے کہ شمس ہونے کے دنوں میں سے جو دن نصف ہوگا۔ اس میں سورج گرہن لگے گا اور یہ صریح غلط ہیں اور پھر ان سب سے بڑھ کر میں آپ کو امرتسر کے ایک مولوی صاحب کا وہ اعتراض سناتا ہوں۔ جس پر وہ اتراتے ہوئے لکھتے ہیں۔ مرزا جی کے مقابلہ اس علم اور سمجھ و دیانت پر بھی ان کو مجدد و حکم مانتے ہو۔ ام تامرکم احلامکم بهذا ام انتم قوم طاغون۔ اور وہ اعتراض یہ ہے کہ حضرت اقدس نے لکھا تھا کہ عجل جسد له خوار له نصب و عذاب۔ میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ جس طرح گوسالہ سامری عید کے دن جلایا گیا تھا جیسا کہ خروج ۳۲ سے ثابت ہے اسی طرح لیکھرام بھی اسلامی عید کے قریب قتل کیا جائے گا اس پر مولوی صاحب اعتراض کرتے ہیں کہ تورات سے ثابت ہے کہ عید کے دن

[illegible] اور ان کے واپس آنے تک [illegible] گئے پس بہر حال گوسالہ [illegible] بنایا گیا۔ بلکہ کئی دن بعد بنایا گیا۔ حالانکہ مدارس کی بلند اور اونچی چوٹی [illegible] کہ اس پہاڑ کی بلندی نصف میل [illegible] گز ہے۔ اور مسیحیوں کی پرانی کتاب بکستان میں بھی لکھا ہوا ہے۔ کہ

قل جبال الارض طول قامتہ ۔ لا عظم عند اللہ قدر اً و منزلا۔ پھر طرفہ یہ کہ تورات خروج باب ۱۹ میں ہے اور خداوند نے موسےٰ سے کہا کہ لوگوں کے پاس جا اور آج اور کل میں انہیں پاک کر اور ان کے کپڑے دھلوا اور تیسرے دن تیار رہیں۔ کہ خداوند تیسرے دن سارے لوگوں کی نظر میں کوہ سینا پر اتر آئیگا۔ ۱۰۔ ۱۱۔ تب موسےٰ پہاڑ سے اتر کر لوگوں کے پاس گیا اور اس نے لوگوں کو پاک صاف کیا۔ انہوں نے اپنے کپڑے دھلوائے اور اس نے لوگوں سے کہا کہ تیسرے دن طیار رہو۔ جورؤوں سے الگ رہو۔ ۱۴۔ ۱۵۔ اور اس سے صاف ثابت ہے کہ دن کے اندر وہ واپس آگئے تھے۔ اور ابھی اس قدر وقت باقی تھا کہ انہوں نے کپڑے بھی دھلوا لئے۔ بلکہ اسی باب کی آیت ۲۰ سے ۲۵ تک پڑھو۔ تو صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک ہی دن میں اوپر جاتے اور پھر نیچے آجاتے تھے۔ بلکہ مولوی صاحب نے خروج ۳۲ کی عبارت نقل کی ہے۔ اس میں یہ تو آگیا ہے۔ کہ انہوں عید منائی اور گوسالہ کے آگے قربانیاں کیں۔ اور کھانے پینے کو بیٹھے۔ اور کھیلنے کو اٹھے۔ تب خدا نے موسیٰ کو کہا اتر جا۔ اس کے بعد آیت ۱۵ سے اترنے کا حال یہ لکھا ہے اور موسیٰ پہاڑ سے پھر کر اتر گیا۔ اور جب یشوع نے لوگوں کی آواز جو پکار رہے تھے سنی۔ تو موسےٰ سے کہا کہ لشکر گاہ میں لڑائی کی آواز ہے۔ موسیٰ بولا یہ تو نہ فتح کے شور کی آواز نہ شکست کے شور کی آواز۔ بلکہ گانے کی آواز میں سنتا ہوں۔ اور یوں ہوا کہ جب وہ لشکر گاہ کے پاس آیا اور بچھڑا اور راگ ناچ دیکھا پس یہ عبارت صاف صاف بتلاتی ہے۔ کہ ابھی عید کے کھیل راگ ناچ میں مشغول تھے۔ کہ حضرت موسیٰ واپس آ گئے تھے۔ (۳) یا وہ اعتراض ایسا ہو تا کہ براہ راست کسی مسلم نبی یا اس کے مسلم حال پر وارد ہوتا ہے۔ جیسا کہ یہی امرتسری مولوی صاحب لیکھرام والی پیشگوئی پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ لیکھرام کی نسبت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی تھی۔ کہ اس کی موت خارق عادت عذاب کے ساتھ ہوگی۔ اور اس پر کوئی خارق عادت عذاب نہیں اترا بلکہ وہ ایک چھری سے قتل ہوا ہے۔ اور ایسی وارداتیں عموماً ہوا کرتی ہیں۔ یہ نہ کوئی ہیبت ناک عذاب ہے اور نہ خارق عادت موت ہے حالانکہ مولوی صاحب کا یہ اعتراض بعینہٖ جنگ بدر پر وارد ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید سے صاف ثابت ہے۔ کہ کفار کا قتل عذاب تھا۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ قاتلوهم يعذبهم الله بايديكم پھر یہ بھی ثابت ہے۔ کہ بدر میں ان کا قتل ہونا ایک عظیم الشان معجزہ اور خارق عادت تھا۔ جیسا کہ خداوند کریم کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ پھر خدا نے اس کو بالخصوص فرقان فرمایا ہے اور بہت سے مقاموں میں اس فرقان کو حضرت موسیٰ کے فرقان اور اس کے مقتولوں کو فرعون اور آل فرعون سے مشابہ بتایا ہے پس جس طرح حضرت موسیٰ کا فرقان معجزہ تھا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرقان بھی معجزہ ہے۔ پھر خداوند کریم اس کا نام بھی وہی بتایا ہے۔ جو کہ شریعت اور لسان قرآن میں معجزات وخوارق کا نام ہے چنانچہ فرمایا۔ لقد كان لكم آية في فئتين التقتا۔ اور اہل اسلام اس کو معجزہ اور خوارق عادت مانتے ہی ہیں۔ پس اگر خوارق عادت کے یہی معنے ہیں۔ جو مولوی صاحب نے لے کر حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کیا ہے۔ تو پھر یہ اعتراض براہ راست آنحضرت ؐ (فداہ ابی وامی) پر وارد ہوتا ہے بلکہ حضرت اقدس ؑ کے الہام میں تو کوئی لفظ ایسا نہیں جو کہ بتاتا ہو۔ کہ وہ عذاب خارق عادت ہوگا۔ فقط نصب و عذاب موت وقتل کا ذکر ہے اور بدر کی نسبت تو خدا کے کلام میں موجود ہے۔ ہاں حضرت اقدس کے اپنے کلام میں یہ الفاظ ہیں۔ (جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔) اور یہ عبارت اپنا مطلب خود بتاتی ہے کہ وہ عذاب ان معمولی اور معتاد تکلیفوں سے نہ ہوگا۔ کہ جن سے عادتاً کوئی انسان خالی نہیں ہوتا جیسا کہ سر درد وغیرہ۔ کیونکہ ایسی تکلیفوں کی نسبت پیشگوئی کچھ قابل قدر نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسی تکلیفوں سے وہ بالا تر ہوگا۔ ہاں جن معنے سے جنگ بدر کا قتل خارق عادت عذاب ہے۔ ان معنوں کی رو سے لیکھرام کا قتل بھی خارق عادت ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا کے فرستادہ نے مدتوں پہلے قتل کی خبر دی اور پھر متحدیانہ طور پر دی اور پھر محض خدا کی تائید سے پوری ہوئی۔ اور بے شک یہ معجزہ اور خارق عادت ہے۔ اور اس کی نظیر بجز معجزات انبیاء کے ہرگز ہرگز نہیں پائی جاتی۔ ہاں نامعقول مولویوں کے فتووں سے بے شک ایسی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ پر مذکورہ بالا دو قتلوں کی نظیر ہرگز نہیں پائی جاتی۔ پس جب ان کے اعتراضوں کا یہ حال ہے۔ تو کیا بتاں کچھ مدت تک دنیا پر پوشیدہ رہ سکتے ہیں۔ یا ساری دنیا کی آنکھیں وہ بند کر سکتے ہیں۔ یا سب دنیا تعصب کی ظلمت میں پھنسی ہوئی ہے یا اگر وہ اپنے اعتراض کے پردے سے صداقت کے آفتاب کو چھپانا چاہیں۔ تو وہ چھپ سکتا ہے کیا اگر ہمالیہ کے پاس کے رہنے والے ایک متعصب اور جغرافیہ سے ناواقف بلکہ مسیحیوں کی ایک معمولی کتاب سے بے خبر نے۔ طور سینا کو ہمالیہ کی اونچی سے اونچی چوٹی پر قیاس کر کے یقینی طور پر یہ کہہ دیا کہ موسےٰ کے واپس آنے میں ہی کئی روز لگ گئے اور جس کتاب کا حوالہ دیا۔ اس کے آگے پیچھے کو بھی نہ دیکھا۔ تو ایک منصف بابصیرت اس جہالت میں اس کی ہاں میں ہاں ملا کر اپنی پردہ پوشی کریگا۔ یا خروج کی ۱۰ عبارتیں جو اس کی پردہ دری کے لئے کافی ہیں۔ دنیا پر پوشیدہ رہ سکتی ہیں۔ یا اگر کسی نے تعصب سے اندھا ہو کر ایسا اعتراض کیا۔ جو مسلم راستبازوں پر وارد ہوتا ہو تو ان کو ماننے والے ایسے اعتراض کو حق بجانب تسلیم کریں گے۔ یا سب دنیا کی آنکھوں پر تعصب کا پردہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ یہ اعتراض طالب حق کے لئے ہدایت کے راہ پر ہو جاتے ہیں۔ بلکہ میرا تجربہ ہے کہ بہت سے لوگ جو حضرت اقدس ؑ کی بیعت میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ابتدائی محرک ایسے اعتراض ہی ہوا کرتے۔ لہٰذا جب تک کوئی اور محرک ہو تو ہم لوگ ان کے واہیات اعتراضوں کے جواب پر اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔

چنانچہ اس وقت میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے جس اعتراض کا جواب لکھنے لگا ہوں وہ میں نے مدت سے سنا ہوا ہے لیکن کبھی میرے وہم وگمان میں بھی نہیں گزرا تھا کہ میں اس کو کبھی لکھوں اور اس کا جواب لکھے یا یہ کہ لکھنا چاہئے۔ اور اس وقت اس کی تحریک یوں ہوئی۔ کہ کسی شخص نے میرے ایک دوست سے اس کا جواب دریافت کیا تھا۔ اور بوجہ کم فرصتی کے اس نے مجھے دیدیا۔ اب میں پہلے اس اعتراض کو لکھتا ہوں اور پھر جواب لکھوں گا۔ اعتراض کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے غلام دستگیر قصوری کی موت کو اپنی صداقت پر دلیل قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس کی کتاب میں یہ دعا ہرگز نہیں ہے کہ اگر میں حق پر ہوں۔ تو مرزا صاحب پہلے مر جاویں اور اگر وہ حق پر ہیں۔ تو میں پہلے مر جاؤں۔ بلکہ اس کی کتاب میں اسی قدر ہے۔ کہ مرزا اور مرزائیوں کو ہلاک کر اور بس۔ اور استدلال تب ہی صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے لئے بھی دعا کرتا۔

الجواب۔ اس اعتراض کے جواب میں دو امر پر نظر کرنا ضروری ہے۔ اول یہ کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر استدلال کرنے میں ضروری ہے کہ قصوری اپنے لئے بھی ویسی ہی موت کی بد دعا کرے۔ جیسی کہ اس نے حضرت مرزا صاحب کے لئے کی ہے۔ یا کہ فقط مرزا صاحب کے لئے بددعا کرنا ہی استدلال کے لئے کافی ہے۔ دوم یہ کہ اگر ضروری ہے۔ تو کیا قصوری کی کتاب سے یہ ثابت ہے یا نہیں۔ امر اول کی نسبت میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ کہ ہرگز ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس نے یہ لکھا ہے کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں۔ کہ زبانوں میں زخم پڑ جاویں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائے اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جاویں اور پلکیں جھڑ جاویں۔ اور کثرت گریہ زاری سے بینائی کم ہو جاوے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جاوے۔ تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جاویں گی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میری پر بددعا کریگا۔ وہ بددعا اسی پر پڑیگی۔ اب ہم اس کی مطابق دیکھتے ہیں کہ کیا قصوری نے حضرت اقدس پر موت کی

لہ۔ اگر عیسائیوں کیموافق کوہ سینا ہی تسلیم کیا جاوے تو اس کی بلندی ہی ایک میل ۳۰۰ گز ہے۔

بددعا کی ضرورت کی اور معترض بھی اس کو تسلیم کرتا ہے۔

کیا امام محمدؒ کی دُعا کی طرح قصوری کی یہ بددُعا حضرت مرزا صاحب پر وارد ہوئی یا کہ حضرت مرزا صاحب کے متحدیانہ دعوے اور پیشگوئی کے موافق خود قصوری پر اُلٹ پڑی۔ حضرت مرزا صاحب پر ہرگز نہیں پڑی۔ وہ اللہ کے فضل سے کامیاب زندہ ہیں۔ بلکہ حضرت اقدس کے دعوے کے مطابق خود قصوری پر اُلٹ پڑی کہ وہ اپنے کامیاب دشمن کے سامنے ناکام مرگیا اور اپنی موت سے اپنے دشمن کے متحدیانہ دعوے کو ثابت کرکے اس کی صداقت پر دائمی شہادت چھوڑ گیا۔ اور ہمارا یہ دعوے (کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کے من جانب اللہ ہونے پر استدلال کرنے میں کچھ ضرورت نہیں کہ قصوری نے اپنے لئے بھی موت کی بددُعا کی ہو) قرآن مجید سے بھی ثابت ہے بلکہ حضرت مرزا صاحب نے تو کم از کم بدّدعا کا ذکر تو کیا ہے۔ لیکن قرآن مجید نے ان لوگوں کی موت کو بھی اپنے راستبازبندوں کی صداقت کی دلیل قرار دیا ہے۔ جو کہ ان راستبازوں کی ہلاکت اور دوائر کا انتظار اور تربص کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ سید المرسلین اور خاتم النبین کو یہ پرتحدی جواب سکھاتا ہے۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ ونحن نتربص بکم ان یصیبکم اللّٰہ بعذاب من عندہ او بایدینا فتربصوا انا معکم من المتربصین۔ علیھم دائرۃ السوء وغیر ذالک۔ پس اگر قرآن کی تبلائی ہوئی مذکورہ بالا دلیل کی لحاظ سے قصوری کی موت کو دیکھا جاوے۔ تو بھی وہ حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل بیّن اور برہان ساطع ہے کیونکہ اس کی دُعا کا مفہوم جسقدر کہ معترض کو بھی مسلم ہے اس کے منتظر ہلاکت مرزا صاحب اور متربص ہونے کا کافی مُثبت اس کی بددعا ہے۔ اور اس کے بعد اس کا ناکام جانا حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔ پس جب یہ ثابت ہوگیا کہ استدلال مذکور میں یہ ضروری نہیں کہ قصوری اپنے لئے بھی دُعا کرے لہذا اب اُس کے ثابت کرنے کی بھی ضرورت نہیں کہ اس نے اپنے لئے بھی بدُدعا کی ہے۔ پر باوجود اس کے میں بتلاؤں گا۔ کہ قصوری نے اپنے لئے بھی بدُعا موت کی ہے۔ اور یقیناً کی ہے۔ اس کے ثابت کرنے کے لئے میں آیت مباہلہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور اس کے قابل توجہ الفاظ یہ ہیں۔ ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔ یہاں پر نہ تو میں کا ذکر ہے نہ تُم۔ تُم کا نام ونشان ہے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ جو فی الواقعہ اور عنداللہ کاذب ہیں۔ ان پر لعنت کریں اور ظاہر ہے کہ اس مباہلہ پر بلانے والا نبی بلکہ خاتم الانبیاء ہے جس کو اپنے صادق ہونے کا یقین کامل ہوتا ہے اور کاذب ہونے کا وہم وگمان تک نہیں ہوتا اور فریق ثانی بھی تب ہی مباہلہ پر جرأت کرسکتا ہے۔ کہ اس کو اپنے صدق کا یقین ہو۔ اور نبی کو کاذب خیال کرتا ہو۔ ورنہ وہ مباہلہ پر ہرگز جرأت نہیں کرسکتا یہی وجہ ہے کہ جن کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ پر مدعو فرمایا تھا۔ چونکہ وہ آپ کے صدق اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کذب پر یقین نہ رکھتے تھے۔ لہذا مباہلہ کے میدان میں آنے کی جرأت نہ کرسکے تھے۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ جو دو فریق مباہلہ کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا یہی یقین ہوگا کہ الکاذبین کا مصداق میں نہیں ہوں بلکہ فریق مقابل ہے اور ان کی بددُعا کا یہ مطلب ہوگا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ جو کہ یقیناً فریق مخالف ہے۔ لیکن باوجود اس کے پھر بھی یہ بددعا عام رہتی کیونکہ اس کی علت کذب واقعی قرار دیا ہے نہ وہ جو کسی فریق کے اعتقاد یا الفاظ میں ہو لیں جس میں یہ کذب واقعی ہوگا اُس پر یہ بددعا پڑیگی۔ بلکہ اگر کوئی فریق یہ کہے۔ کہ اے اللہ میرے مقابل کو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مورد بنا تو چوں کہ یہاں پر بھی کذب واقعی علت قرار دیا گیا ہے۔ جو کہ مقابل کے ساتھ مختص کیا بلکہ اب تک یہ بھی ثابت نہیں ہوا۔ کہ اس میں ہے بھی۔ اور زبان اور شریعت میں یہ قاعدہ مسلم رکھا گیا ہے کہ جب مورد خاص ہو اور علت حکم عام ہو تو حکم عام رہتا ہے۔

لہذا یہ دُعاء مقابل کے ساتھ مخصوص نہ ہوگی بلکہ جس میں کذب واقعی پایا جائیگا۔ (خواہ وہ مقابل ہو یا خود داعی ہو) اس کو شامل رہیگی اس تمہید کے بعد قصوری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں قصوری نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱ سطر ۱ سے صفحہ ۲ سطر ۱۰ تک بیان کیا ہے کہ میں مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے اپنے فرزندزادوں کو لیکر لاہور مقام مباہلہ پر آیا اور سب شرائط بھی میں نے منظور کرلئے تھے۔ لیکن جب مرزا صاحب نے یہ جواب کسی کی معرفت دیا۔ کہ خطوط کا اعتبار نہیں پہلے اشتہار دو۔ تب ہم مباہلہ کرینگے۔ تو اس وقت میں نے یقین کرلیا کہ یہ اشتہاری ہیں اور میں مایوس ہو کر واپس چلا گیا پھر اس کتاب کے صفحہ ۲۶ و ۲۷ پر لکھتا ہے جیسا کہ تونے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مولف مجمع بحار الانوار کی دُعاء اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا ویسا ہی دعاء والتجاء اس فقیر قصوری سے مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو ...... مورد اس آیت قرآنی کا بنا۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للّٰہ رب العالمین الخ۔ اب ہم اس آیت پر غور کرتے ہیں کہ جس کے مصداق بنانے کی قصوری نے دعا کی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس میں بھی نہ تو میں ہے نہ تُم ہے اور قطع دابر کی علت الذین ظلموا یعنی ظلم واقعی قرار دیا ہوا ہے جس کی نہ تو داعی کو ساتھ خصوصیت ہے۔ اور نہ مدعو علیہ کے ساتھ ہے اور نہ اس کو مورد بنانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ پہلے الذین ظلموا کا اُسکو مورد بنا اور پھر قطع دابر کا بلکہ یہ ہے کہ جو الذین ظلموا کا مورد ہے اس کا قطع دابر کر۔ ہاں جس طرح ہر ایک فریق مباہل کے نزدیک الکاذبین کے مفہوم عام کا مورد خاص فریق مقابل ہوتا۔ اسی طرح قصوری کے نزدیک الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مورد خاص مرزا صاحب ہیں لیکن جس طرح لعنۃ اللہ علی الکاذبین اپنے مفہوم اور علت کے عموم کی وجہ سے عام بددعا ہے اور خصوص مورد اس کے عموم کو باطل نہیں کرسکتا۔ خواہ وہ تخصیص نیت واعتقاد میں ہو یا الفاظ میں ہو اسی طرح اللھم اقطع دابر القوم الذین ظلموا بھی اپنے مفہوم اور علت کے عموم کے لحاظ سے عام بددعا ہے جو کہ فریقین میں سے ہر ایک کو شامل ہوسکتی ہے اور مورد خاص کی تخصیص اس عموم کو باطل نہیں کرسکتی خواہ نیت واعتقاد تک محدود رہے یا الفاظ میں بھی کی جاوے۔ ہاں اگر کوئی قصوری کی تخصیص کو سب اہل زبان اور رسول اور خدا تعالیٰ کی تخصیص سے زیادہ قوی تسلیم کرتا ہو جو سب قواعد کو پامال کرسکتی ہو ... کہ تخصیص رد سکتی ہو اور پھر تخصیص بھی ایسے مورد کی کہ اس کی خود بددعا اور واقعہ شہادت دیتے ہیں کہ علت بدُدعا اس میں موجود نہیں تو یہ اس کا اختیار ہے لیکن ابھی ہم اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں غرض کہ جن قواعد کے مطابق خدا اور رسول اور انسانوں کے کلام کے معنے کئے جاتے ہیں ان کے لحاظ سے قصوری کی اس بدُدعا کا خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ اے ارحم الراحمین تو القوم الذین ظلموا (ظالم لوگوں) کا جو واقعی مصداق ہے اس کا قطع دابر کر اور وہ میرے نزدیک یقیناً مرزا ہے۔

اور جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بھی روایت بالمعنے کثرت کے ساتھ موجود ہے۔ جو کہ علاوہ حامل شریعت ہونے کے من کذب علی متعمداً کا سخت وعید بھی اپنے ساتھ رکھتی ہے تو اگر تفصیل کی غرض سے قصوری کی عام بدُدعا کی روایت بالمعنے کردی تو کونسا نقص لازم آگیا۔ اور چوں کہ موت تو ہر ایک پر آنیوالی ہے۔ لہذا ایسی بدُعاؤں میں عرفاً یہی معتبر ہے کہ فریق ثانی سے پہلے مرجاوے نہ یہ کہ کبھی مر جاوے اسی وجہ سے خداوند تعالیٰ نے ایسے عذابوں میں بھی دانتم منتظرون۔ فرمایا ہے اور یہ مسلم قاعدہ ہے کہ المعروف کالمشروط اور خداوند کریم وامر بالعرف فرماتا ہے تو اگر اس معروف اور معتبر شرط کو ظاہر کردیا۔ تو کونسا نقص ہوگیا ہر ایک عقلمند غور کرسکتا ہے۔ کہ اگر قصوری کی اس عام بدُدعا کی تفصیل کریں تو بجز اس کے اور کیا ہوگی کہ اگر میں ظالم ہوں یا حق پر نہیں ہوں تو مجھے پہلے ہلاک کر اور اگر مرزا غلام احمد ظالم ہے یا حق پر نہیں ہے تو اس کو مجھ سے پہلے ہلاک کر ...... علیم نے قطع دابر کرکے اسی شخص کو الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مصداق ثابت کیا ہے کہ جس کو قصوری نے اس کا واقعی مصداق ظاہر کیا تھا یا کہ خود قصوری ہی کا قطع دابر کرکے ثابت کردیا ہے کہ وہ خود ہی اس کا مصداق واقعی تھا تو ظاہر ہے کہ جس کو قصوری نے الذین ظلموا کے عام مفہوم کا مصداق قرار دیا تھا۔ وہ تو اب تک کامیاب زندہ ہے اور محمد طاہر صاحب کے مدعو علیہ کی طرح اس کا بیڑا ہرگز غارت نہیں ہوا۔ بلکہ کشتی نوح کی طرح اس کا بیڑا بہت سے انسانوں کی نجات کا ذریعہ ہو رہا ہے جس سے صاف ثابت ہوا کہ وہ الذین ظلموا کا مصداق واقعی نہیں ہے۔ جیسا کہ قصوری نے اپنے قصور سے یقین کیا تھا اور نہ اس میں وہ ظلم ہے جو کہ قطع دابر کی علت قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ خود قصوری اپنے کامیاب

دشمن کے سامنے اس بڑے مال کے شائع کرنے کے چند ہی روز بعد ناکام ہلاک ہو گیا جس سے صاف صاف ثابت ہو گیا کہ وہ خود ہی الذین ظلموا کا واقعی مورد تھا۔ اور اسی میں در واقعی ظلم تھا۔ جو ان قطع دابر کی علت قرار دیا گیا تھا۔ والحمد للہ رب العالمین

اب جواب تو ہو چکا لیکن میں ناظرین کو ایک عجیب بات بتلانے سے نہیں رک سکتا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہ اعتراض کرنیوالے وہی مولوی صاحب ہیں جو خروج باب ۳۲ کے حوالجات سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ حضرت موسےٰ کے واپس آنے میں کئی روز لگ گئے ہوں گے نہیں بلکہ لگ گئے۔ حالانکہ خروج میں اس کے خلاف صریح طور پر موجود ہے اور قصوری کی بد دعا پر پھر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ جو ہم معترض صاحب کو تو نہ مخاطب کرتے ہیں۔ اور اس کو مناسب خیال کرتے ہیں۔ ہاں جس صاحب نے ہمارے ایک دوست سے جواب طلب فرمایا ہے ان کو اس قدر کہتے ہیں۔ کہ جس طرح آپ نے معترض صاحب کے سوال کا جواب طلب کیا ہے۔ اسی طرح آپ ہمارے اعتراض کا جواب بھی طلب کریں۔ یعنی ہمارے پیش کردہ حوالجات کی تردید کے علاوہ خروج سے کوئی ایسا حوالہ دیا جاوے۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ اس وقت واپس آنے میں کئی روز لگ گئے تھے۔ یا کم از کم یہ کہ ایک دن میں اس پہاڑ سے اس لشکر گاہ تک ایک دن میں نہ کبھی آ سکے اور نہ آ سکتے تھے۔ اور اگر ایسا نہ کر سکیں اور انشاء اللہ نہ کر سکیں گے۔ تو پھر ان کو خوف خدا کی نصیحت کریں۔

محمد سرور

مصری اخبارون کا انتخاب

مراکش

[illegible] جرمنی اخبار نے ان اسباب کو بیان کیا ہے جنکی بنا پر جرمنی کو معاملات مراکش میں دخل [illegible] کیا کہ یہ ایک ایسا راز ہے جس کا اب تک کوئی نہیں جانتا [illegible] بیان کیا کہ سلطان مراکش تقریباً جرمنی نسل سے ہیں [illegible] کہ وہ سلطنت مراکش کا اہتمام کرے۔ کیونکہ سلطان [illegible] ایک طرف سے ان کا رشتہ جرمنی سے ملتا ہے جرمن [illegible] موسیو جبت نے گذشتہ بہار میں مراکش کا سفر کیا تھا۔ اور وہاں انہیں وہ واقعات پیش آئے جن کا اشارہ بیرن رشتوفن نے [illegible] میں کیا ہے۔ اسی سفر کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے [illegible] میں بیان کیا ہے کہ موجودہ سلطان کی دادی کی ماں جرمنی نسل کی تھیں۔ اور ان کا نام ساجبا تھا۔ مقام [illegible] واقع جرمنی میں پیدا ہوئیں۔ اور اتفاق سے سواحل مراکش پر قید ہو گئیں اور سنہ [illegible] میں سلطان مراکش کی ماتحت پرورش ہوئیں لیکن انگریز ان کو اس واقعہ سے انکار ہے وہ کہتے ہیں کہ سلطان کی دادی کا یہ نام نہ تھا اور وہ آئرلینڈ کی تھیں اس بنا پر سلطان مراکش انگریزی نسل سے ہیں اس مسئلہ میں ابھی فریقین میں اختلاف قائم ہے

بدر صادق

۱۳ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۸ مارچ ۱۹۰۶ء

کیا مسیح موعود کے منکر کافر ہیں؟

لفظ کافر کا اطلاق کن لوگوں پر ہو سکتا ہے

محمد نواب خان صاحب ثاقب کی تصنیف کردہ نظم جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی قبر پر لکھی گئی ہے اور اخبار بدر میں چھاپی گئی تھی۔ اس میں سے محبی ملک مولا بخش صاحب رئیس گورداسپور نے یہ شعر

مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا
مسیحا کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا

پیش کر کے بذریعہ خط دریافت کیا ہے۔ کہ کیا حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود نہ ماننے والے کو کافر ماننا چاہیئے۔؟

چونکہ اس مسئلہ کے متعلق اور بھی بعض لوگ دریافت کیا کرتے ہیں۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پر کسی قدر مفصل بحث کر دی جاوے۔

سب سے اول لفظ کافر کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے معنے بلحاظ لغت کے کیا ہیں اور پھر یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ بلحاظ اصطلاح شرعی کے اس کا کیا مطلب ہے۔ اور مسلمانوں کے درمیان عموماً یہ لفظ کن معنوں میں اور کن وجوہات پر استعمال ہوتا رہا ہے اور اب ہو رہا ہے۔

سو لفظ کافر کے لغوی معنے ہیں ڈھانکنے والا۔ چھپانیوالا۔ الکفر ستر الشئ۔ کفر کے معنے ہیں کسی شے کو چھپانا۔ چونکہ جو شخص کسی بات کو نہیں مانتا۔ وہ بھی اس شے کی عظمت اور خوبی اور اصلیت کو چھپاتا ہے۔ اس واسطے اس کو بھی کافر کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے کافر کے معنے ہیں۔ انکار کرنیوالا الکفر ضد الایمان۔ لفظ ایمان کے بالمقابل لفظ کفر ہے ایمان کے معنے ہیں مان لینا۔ اور کفر کے معنے ہیں انکار کر دینا جو شخص خدا تعالیٰ کا حکم مانتا ہے۔ اور شیطان کی ترغیب کو نہیں مانتا۔ وہ خدا کا مومن ہے اور شیطان کا کافر اور جو شیطان کے پھندے میں پھنس جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ٹال دیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کافر ہے۔ اور شیطان کا مومن ہے۔

پس کفر کئی وجوہات سے ہوتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتا وہ کفر باللہ کا مجرم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے رسول پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ کفر بالرسول کے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایسا ہی جو لوگ ملائکہ یا کتب یا حشر نشر پر ایمان نہیں لاتے وہ ان خاص باتوں کے کافر ہیں۔ لیکن ایمانیات کی عظیم الشان باتیں باہم ایک دوسرے کے ساتھ ایسا تعلق رکھتی ہیں۔ کہ ایک کے کفر سے انسان سب کا کافر ہو جاتا ہے اور ہر ایک ایمانی لذت اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔

مختصراً شریعت کی اصطلاح میں کافر وہ ہے۔ جو دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور لفظ کفر لفظ اسلام کی ضد ہے

لیکن اس زمانہ میں جہاں ہمارے علماء کے درمیان اور بہت سی غلطیاں اور نقص وارد ہو گئے ہیں۔ وہاں ایک یہ بھی ہے۔ کہ ان بزرگوں نے کسی کو کافر بنا دینا بہت آسان سمجھ رکھا ہے۔ اور جس طرح ابتدائے اسلام میں ہر مسلمان کے کارناموں میں یہ بات درج ہوتی تھی۔ کہ اس کی طفیل دس بیس کافر مسلمان ہو جاتے تھے۔ اس طرح ان بزرگوں نے یہ خدمت اپنے ذمہ لی ہے۔ کہ ہر ایک عالم دس بیس کافر اپنی عمر میں بنا ڈالے۔ ذرا ذرا سی بات پر کفر کا فتویٰ دینے کے واسطے کمربستہ ہو جاتے ہیں اگر کسی نے نماز میں [illegible] کر دی۔ تو کافر ہو گیا۔ کسی نے آمین اونچی آواز سے کہہ دی [illegible] کسی نے نماز میں ٹخنہ سے ٹخنہ نہ ملایا تو وہ کافر ہو گیا۔ اور کسی نے مولوی کے وعظ میں اس کی کسی بات پر سوال کر دیا۔ خواہ بات مولوی کی من گھڑت ہی ہو۔ اور خواہ سائل نے سمجھنے کی خاطر ہی سوال کیا ہو تو کافر ہو گیا۔ سکول کے لڑکے نے مسجد میں آ کر کہا کہ زمین گول ہے۔ تو کافر ہو گیا۔ اور اگر بھولے چوکے کوئی انگریزی کتاب ساتھ لے کر مسجد میں داخل ہو گیا تو کافر ہو گیا۔

شیعوں کے نزدیک سنی کافر۔ سنیوں کے نزدیک شیعہ کافر۔ مقلدین کے نزدیک غیر مقلدین کافر۔ غیر مقلدین کے نزدیک مقلد کافر۔ کسی کے نزدیک علی گڑھ کے نیچری کافر۔ کسی کے نزدیک ندوہ کے ممبر کافر۔ کسی کے نزدیک قبروں پر جانے والے کافر۔ کسی کے نزدیک نہ جانے والے کافر۔ بیرونی کفر۔ عیسائی۔ یہودی۔ ہندو۔ بدھ۔ جینی آریہ۔ کان سش۔ پارسی۔ قبطی کا تو باہر رہا۔ یہاں تو سارا گھر ہی کفر سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ ع۔

ہر طرف کفر است جوشان ہمچو افواج یزید

ان مولویوں کے کفر کے فتوے کسی عظمت اور عزت کے لائق نہیں ہوتے اور ان کی تعداد بالخصوص اس زمانہ میں زیادہ ہو گئی ہے۔ لیکن ایک کفر کا فتویٰ ہمیشہ ملہمین اور مصلحین پر لگتا آیا ہے۔ جنہوں نے خدا سے الہام پا کر دین کی تجدید کی۔ وہ بھی ضرور نشانہ کفر ہوئے۔ چنانچہ امام ابو حنیفہ پر شیخ عبدالقادر صاحب پر۔ مجدد الف ثانی پر سب پر کفر کے فتوی لگائے گئے اور سب سے آخری فرقہ اور جماعت

جن پر کفر کا فتوے لگایا گیا وہ ہماری جماعت یعنی فرقہ احمدیہ ہے۔ اور اس جماعت کا امام یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود [illegible] ہیں۔ پس جن لوگوں پر کفر کے فتوے لگ جاتے ہیں۔ وہ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو عام علماء جن کا دعویٰ ملہم یا مامور ہونے کا نہیں ہوتا۔ اور دوسرے وہ روحانی علماء جو خدا کی طرف سے مامور اور مصلح قوم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان لوگوں پر کفر کا فتویٰ لگایا جاتا ہے مگر یہ خود کسی کے واسطے کفر کا فتویٰ طیار کرنے کی کوشش نہیں کرتے گو ان کے مخالف اپنے اعمال سے خود بخود اس حالت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جو حالت کفر ہوتی ہے۔

[illegible] اصل مطلب کی طرف آتا ہوں [illegible] مخالفین [illegible] اور ان کے واسطے میں چند ایک [illegible] پیش کرتا ہوں جن سے [illegible] بہت ہو جاوے [illegible] گیا ہوں۔

(۱) [illegible] اور ان لوگوں کے مولویوں سے سوال کرنا چاہیے [illegible] جو مسیح اور مہدی آسمان سے یا زمین سے [illegible] جب وہ آ جاویں۔ تو جو لوگ اس کو نہ مانیں گے۔ وہ [illegible] ہوں گے یا نہ ہوں گے۔

[illegible] ایمان [illegible] مسیح اور مہدی وہی ہے جس کا وعدہ [illegible] ہے۔

[illegible] حدیث شریف میں [illegible] ہے کہ جو شخص کسی کو کافر کہتا ہے تو وہ [illegible] بشرطیکہ وہ کافر ہو۔ لیکن اگر وہ [illegible] خود [illegible] جس نے [illegible] دیا تھا۔

حضرت مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے اگر وہ [illegible] خدا کے نزدیک کافر ہیں تب تو علماء کی بات بن گئی۔ اور اگر وہ نہیں ہیں (اور فی الحقیقت نہیں ہیں) تو پھر یہ کفر لوٹ کر کس پر پڑا؟ **بینوا و توجروا**۔

(۳) خدا تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرط ایمان اسلام [illegible] ایک شخص آدم سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پر ایمان لاتا ہے۔ درمیان میں سے ایک رسول کو (بالفرض مسیح بن مریم ہی سہی) نہیں مانتا۔ کہتا ہے وہ تو کافر تھا۔ [illegible] وہ شخص یہودی کہلائے گا۔ یا مسلمان۔

حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ جو خدا کے رسولوں میں سے ایک کا انکار کرتا ہے اس کا [illegible] آپ ہی بتلائے۔ مگر انصاف شرط ہے۔

[illegible] میں ہم نے یہ تین سوال اس جگہ پیش کئے [illegible] سوال ان علماء کے سامنے پیش کرنے چاہئیں۔ جو ہمارے مخالف ہیں۔ اور ان کے جواب جو کچھ وہ دے سکتے ہیں وہی جواب ہماری طرف سے [illegible] لوگوں کے حق میں ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور مرسل اور مجدد لوگوں کو مومن اور مسلمان بنانے کے واسطے آیا کرتے ہیں۔ ان کا کام نہیں ہوتا۔ کہ وہ کسی کو کافر بنائیں۔ اور اسی واسطے ناظرین نے کبھی نہ سنا دیکھا ہوگا۔ کہ انبیاء نے بڑے اہتمام کے ساتھ کسی کے واسطے کفر کا فتویٰ طیار کیا ہو۔ اور اس پر مہریں لگوائی ہوں۔ جیسا کہ آج کل کے علماء کا حال ہے۔ لیکن خدا کے مرسلین ہمیشہ مومنین کی ایک جماعت بنانے کے واسطے آتے ہیں اور اور وہ جماعت خدا تعالیٰ کے حکم سے بنائی جاتی ہے۔ اور اس کے بنانے کی ضرورت یہ ہوتی ہے۔ کہ عام حالت دنیا کی ایسی ہو گئی ہوتی ہے۔ کہ گویا ایمان زمین سے اٹھ کر ثریا پر چلا گیا ہو تب وہ نبی دوبارہ دنیا میں ایمان قائم کرتا ہے اور جو لوگ اس کی متابعت حاصل کرتے ہیں۔ وہ اس ایمان سے حصہ لیتے ہیں۔ اور جو لوگ اس کی متابعت میں داخل نہیں ہوتے بلکہ مخالفت کرتے ہیں۔ وہ اس ایمان سے خارج رہتے ہیں جو خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ سے دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔

آغاز عیسویت ہند میں۔ ہند میں عیسویت کے آغاز کی تاریخ اخبار نور افشاں نے ایک کالم اخبار میں شائع کی ہے ایسے بڑے عظیم الشان مسئلہ کو صرف ایک کالم میں آغاز کر کے ایک ہی میں ختم کر دینا ہند میں عیسائیت کی اشاعت کے معاملہ کو بہت سخت لیکن بجا امید ہی میں ڈالتا ہے۔ تاہم اس وقت جو انجام عیسویت کا نظر آتا ہے۔ اس کے لحاظ سے امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب آغاز کے کالم کے ساتھ ایک انجام کا کالم لگانے سے عیسویت کی تاریخ پوری ہو جائیگی ہم اس پر [illegible] کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ صرف ہمعصر نور افشاں کو اس آغاز اور انجام کے متعلق دو نہایت ضروری باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جن کے بغیر یہ تاریخ کسی صورت میں کمل اور مفید نہیں ہو سکتی۔ اور وہ یہ ہے کہ اگرچہ جیسا کہ آپ نے لکھا ہے مسیح کا حواری تھوما رسول بھی ہند میں ضرور آیا تھا۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر ہندوستان کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ خود حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہندوستان میں تشریف لائے تھے اور اسی خاک ہند کو اپنا دائمی خوابگاہ بنایا۔ اور کشمیر جنت نظیر میں اب تک آرام فرما رہے ہیں۔ پس عیسویت کا آغاز ہند میں تھوما حواری کے ساتھ نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح کے ساتھ ہوا اور ایسا ہی ہند میں بلکہ دنیا بھر میں عیسویت کا انجام بھی مسیح کے ذریعہ سے ہی ہونے والا ہے۔ ان ہر دو باتوں کو مد نظر رکھا جاوے تو عیسائیت کی تاریخ میں ہند کا باب سب سے زیادہ دلچسپی رکھنے والا ہے چاہئے کہ عیسائی صاحبان آئندہ ایسی غفلت نہ کریں۔ کہ ہند میں عیسائیت کی تاریخ کے مضامین لکھتے وقت ان ضروری اور مفید نکتوں کو چھوڑ دیں۔

تھوما کی عظمت۔ نور افشاں مورخہ ۲۔ مارچ ۱۹۰۶ء کی صفحہ ۴ کالم ۱ میں لکھا ہے۔ کہ تھوما حواری کو جب ہند کے آنے کے واسطے مقرر کیا گیا۔ تو تھوما نے انکار کیا۔ تب **یسوع** نے تھوما کو ایک ہندوستانی کے ہاتھ تیس روپیہ پر فروخت کر دیا۔ اور اس طرح تھوما کو غلام بن کر مجبوراً ہند میں آنا پڑا۔ گو اس روایت میں تھوما کے اخلاق کو سرکشی اور بغاوت کا جو داغ لگایا گیا ہے وہ یسوع کے حواریوں کی عام عادت کا ایک حصہ ہے۔ تاہم ہند کے واسطے یہ بھی ایک فخر کا مقام ہے کہ جو حواری اس ملک کے واسطے منتخب ہوا۔ اس کی قیمت خود یسوع سے کم نہ تھی۔ کیونکہ یسوع بھی تیس روپیہ پر فروخت ہوا تھا۔ اور تھوما بھی تیس پر فروخت ہوا۔

یسوع ہی تھوما تھا۔ ہند میں تھوما کا آنا تو سب [illegible] تسلیم کرتے ہیں۔ اور پرانی کتب اور تاریخ سے یہ بھی [illegible] ہے۔ کہ یسوع ہند میں آیا تھا۔ یسوع کے تیس روپے پر فروخت ہونیوالا واقع تو اناجیل سے ثابت ہے۔ لیکن تھوما کا تیس روپیہ پر فروخت ہونا کوئی پختہ تاریخی شہادت نہیں رکھتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل دو مختلف قصوں کو بیان خلط ملط کیا گیا ہے۔ اصل میں تو وہ یسوع ہی تھا۔ جو تیس روپیہ پر فروخت ہوا۔ اور یسوع ہی تھا۔ جو ہند کو آیا ممکن ہے کہ تھوما بھی آپ کے ساتھ آیا ہو۔ کیونکہ یسوع کی قبر کے ساتھ کشمیر میں ایک اور قبر بھی ہے۔ اس واسطے کسی قصہ نویس نے بات کو مخفی رکھنے کے واسطے یسوع کی بجائے تھوما کا لفظ لکھ دیا۔ آخر استاد شاگرد ایک ہی وجود ہوتا ہے۔ اور پھر تھوما بھی ہمراہ تو تھا ہی۔ اس طرح اصل واقعہ کسی قدر شبہ میں پڑ گیا۔ اور یہود کے واسطے **ولکن شبہ لھم** والی بات پوری ہو گئی۔

مسلمانانِ چین

ہم اس مضمون کو المؤید (نمبر ۴۷۵۰) و طرابلس (نمبر ۶۱۳) و ثمرات الفنون (نمبر ۱۵۴۴) سے انتخاب کر کے شائع کرتے ہیں۔

مسلمانان چین اپنی زبان کے علاوہ ترکی و عربی بھی سیکھتے ہیں مغربی حصہ چین کے اکثر باشندے مسلمان ہیں اور سب زندہ دل ہیں اور کام کرنا پسند کرتے ہیں۔ غیر زبانیں بہت آسانی سے سیکھ لیتے ہیں گورنمنٹ چین کا برتاؤ بھی ان کے ساتھ اچھا ہے اور خاص طور ان کی طرف میلان رکھتی ہے۔ مغربی چینی ولایتوں کے حاکم کل مسلمان ہیں اور چینیوں میں اسلام کا بڑا اثر ہے کیونکہ بدھ مذہب والے بھی عادات و اخلاق میں اپنے ہم وطن مسلمانوں کی تقلید کرتے ہیں۔ اکثر بڑے بڑے عہدہ دار مسلمان ہیں خصوصاً عہدداران

سررشتہ علوم و فنون - مسلمان خاص طور پر تجارت اور فوجی زندگی کے شوقین ہیں مشہور چینی جنرل (ماہ) مسلمان ہے۔ اسی نے چینی وزیر جاپان کی مدد سے منچوریا کی فوجیں یورپی طرز پر مرتب کی ہیں۔ ان فوجوں کے بہترین سپاہی مسلمان ہیں۔ قسطنطنیہ کے اخبار ... نے لیدانش سرائد کا رسالہ ... سے ایک مضمون نقل کیا ہے جس میں مضمون نگار نے اچھا لاچین کے حالات لکھنے کے بعد وہاں کے مسلمانوں کی کیفیت لکھی ہے۔ ناظرین کے لئے ہم اس کا خلاصہ نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتا ہے۔

جنگ ... سے قبل یونان (ایک چینی صوبہ کا نام ہے) مسلمانوں کا ملجا تھا۔ تمام مسلمانان چین وہیں جمع تھے۔ اور وہیں اقامت رکھتے تھے۔ ان میں صناع بھی تھے۔ تاجر بھی تھے۔ اور ... بھی۔ اب یعنی اس جنگ کے بعد جو کھنڈر باقی ہیں ان ... بالفعل ... مسلمانوں کے اکثر علاقے ... منہتم بالشان ... وہاں کے باشندوں کے حالات سے پوری واقفیت حاصل کی۔ اور اب میرے لئے ممکن ہے کہ ان میں اور بدھ مذہب والوں میں جو دونوں ایک ہی پیشہ اور ایک ہی شغل کرتے ہیں۔ مقابلہ کروں میں ان کی عادتیں اچھی دیکھیں۔ اور ان میں ضعف پایا۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ:-

اکثر مسلمانان یونان وتبع چین زراعت پیشہ ہیں اور جس زمین کی زراعت کرتے ہیں۔ اس کو زندہ کر دیتے ہیں وہ خود زندہ دل - ذہین - عمدہ صفات سے موصوف ہیں۔ میں نے ان کی اکثر جائدادیں دیکھیں - سردار ان قبائل مجھ سے تعظیم و تکریم سے ملتے تھے۔ ان کے مدرسوں میں دینی و دنیاوی علوم کی تدریس کی کیفیت دیکھ کر مجھکو تعجب ہوا۔ ہیں کے بودھ جہالت کے دائرہ میں منحصر ہیں۔ اور بھنگ پیتے پیتے ان کی عقل جاتی رہی۔

مسلمانوں کی جائدادوں کی صفائی اور مکانات کی ترتیب بھی مجھکو تعجب ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی منزلی زندگی اچھی ہے اور گھر کے ممبروں میں اتفاق رہتا ہے۔ ان جائدادوں کی دوسری جانب بدھ مذہب والوں کی جائدادیں ہیں۔ جو بلحاظ مستقیم صفائی و طہارت کے اعتبار سے اس کے مخالف ہیں۔ اسی وجہ سے ان میں متعدی امراض اور خبیث بیماریوں کی کثرت ہے۔

میں نے کارخانوں کی سیر کرتے وقت دیکھا کہ مسلمانوں کا کام بودھوں سے بہت زیادہ ہے۔ وہ تکلیف پر صبر کرتے ہیں۔ اور ضبط اشتغال میں کوشاں رہتے ہیں۔ اور صفائی کا خیال رکھتے ہیں بخلاف بدھوں کے کہ ان میں کاہلی عام ہے۔ غلاظت کا انہیں خیال نہیں۔ اور ان کے حرکات و افعال سے کوئی ایسی بات نہیں ظاہر ہوتی جس سے معلوم ہو کہ ان میں کچھ بھی عقل یا تمیز ہے۔

علاوہ بریں مسلمان طب کے فوائد کی پوری قدر کرتے ہیں اور امور حفظان صحت کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اور ایک طبیب ہونے کی حیثیت سے میں نے ان میں یہ خاص کیفیت دیکھی۔

لیکن بودھ مذہب والے بیماریوں کو تقدیری سمجھتے ہیں۔ کہ اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ اسی وجہ سے ان میں مسلمانوں سے دس گنا زائد موتیں ہوتی ہیں۔

غرض کہ مسلمانان یونان کی حالت بودھوں سے بہت مختلف ہے۔ مسلمان فضل و کمال سے واقف ہیں۔ اور چیزوں میں امتیاز کر سکتے ہیں۔ ان میں اور ان کے ہمسایوں میں کوئی نسبت نہیں۔

انگریزی اخبار اوپسہ یوں لکھتا ہے۔ کہ مسلمانان چین قدیم زمانہ سے علم کے خواہشمند ہیں۔ اور تحصیل علم میں رغبت و شوق سے مشغول رہتے ہیں۔ اکثر تحصیل علم کی خواہش سے ہندوستان یا جزائر جاوہ و سیلون کا سفر کرتے ہیں اور تین زبانیں سیکھتے ہیں عربی۔ ترکی۔ چغتائی زبان۔ ... کے بعد ان میں سے کسی ایک زبان کی مسلمان لڑکوں کو خاص خاص مدرسوں میں جو اسی غرض سے کھولے جاتے ہیں۔ تعلیم دیتے ہیں ... مسلمان باشندے عربی زبان سیکھنے کا زیادہ اہتمام کرتے ہیں کیونکہ تجارتی معاملات میں اس کی بڑی ضرورت انہیں پڑتی ہے اندرون ملک یا سرحد مغولستان (منگولیا۔ مغولیہ) کے باشندے بیشتر ہمت چغتائی زبان حاصل کرنے میں صرف کرتے ہیں۔

جاپان و روس کی آخری جنگ کے زمانہ میں گورنمنٹ چین نے ملک کی حفاظت و مدافعت کا کام اس فوج کے سپرد کیا تھا جو مسلمانوں سے مرتب تھی۔ اسلام کی امتیازی تربیت کی بدولت اب یہ دیکھنا ممکن ہو گیا ہے کہ چین میں ہی باقاعدہ منظم فوج ہے۔ جو ملکی حقوق کی جانب سے مدافعت کرتی ہے۔ مسلمانوں کی تعداد البتہ اس سیت ملک میں دوسرے باشندوں کی نسبت کم ہے۔ لیکن ان کا اثر اور ان کی اہمیت ایسی زیادہ ہے۔ کہ تعداد کو دیکھتے قیاس میں نہیں آتی۔

اہتمام و وقت نظر کے قابل یہ بات ہے کہ چین کے اکثر حکام و رؤسا خواہشمند ہوتے ہیں۔ اور فخر کرتے ہیں۔ کہ اپنے لڑکوں کی تعلیم مسلمانوں کے سپرد کریں اور خصوصاً عربی دانوں کے۔ آخری دنوں میں مسلمانوں نے بہت سے مدرسے بنام مدارس ابتدائیہ عمومی کھولنے کی رائے پاس کی ہے۔ کہ علوم اسلام کا دائرہ وسیع اور عام ہو جاوے یہ رائے پسند کی گئی۔ اور اس کی اہمیت و ضرورت کی تمام مسلمانان چین نے قدر کی۔ ان مدارس میں ان مسلمانوں کو تعلیم دی جائیگی جو جاپان کے تجارتی و جنگی اسکولوں میں ختم کر چکے ہیں۔ مزید برآں مسلمانوں نے طلبہ کو قسطنطنیہ بھیجنا بھی شروع کر دیا ہے۔ جہاں کہ وہ اقسام علوم و فنون کے متعلق کافی معلومات حاصل کر کے پھر اپنے وطن واپس آتے ہیں اور اپنے ہم مذہبوں میں ان تعلیمات کو پھیلاتے ہیں۔

ثمرات الفنون کہتا ہے۔ اس مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کا وہاں بڑا اثر ہے۔ اور ترقی پر ہے۔ گورنمنٹ کو مسلمانوں پر اتنا اعتماد و بھروسہ ہے۔ کہ ملک کی حفاظت و مدافعت کا کام ان کے سپرد کرتی ہے۔ یہ فوج جس کے متعلق اخبار مذکور نے کہا کہ وہ منغولستان کی سرحد پر مفسدوں کے حملے روکتی رہی جنرل ماہ کے ماتحت تھی۔ اور یورپ کے اکثر اخبارات نے اس کی تعریف کی ہے۔ کہ اہتمام و حسن انتظام میں وہ یورپین فوجوں سے ملتی جلتی ہے۔

بڑی خوشی اس سے دل کو ہوتی ہے۔ کہ مسلمان علم کو عام کرنے اور اس کا دائرہ وسیع بنانے کی طرف ملتفت ہیں۔ اور بڑی زندہ دلی سے علمی ضروریات کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ اور خاص بات یہ ہے۔ کہ اسلامی دنیا سے تعارف و ارتباط پیدا کرنا چاہتے ہیں اور بذریعہ طلبہ کے قسطنطنیہ سے اپنے تعلقات مضبوط کر رہے ہیں۔

ہم کو امید ہے۔ کہ علم کے عام ہونے سے اسلام کو بڑے بڑے فائدے ہوں گے۔ اور اس ملک میں جہاں کے لوگ اس فطری دین کو قبول کرنے کے لئے مستعد ہیں۔ علم سے مدد ملیگی۔ جاپان بحسب اقتضای حالت ایسا دین اختیار کرنا چاہتا ہے۔ جو دنیاوی خوشحالی کا کفیل اور ترقی کی راہ میں اس کا معاون ہو۔ جاپانی آزاد خیال و روشن ضمیر ہیں۔ اور کیفیت معلوم ہونے پر اصل حقیقت ان سے مخفی نہیں رہ سکتی۔ اور حسن انتخاب سے نہ بازرہیں گے۔ بات اب اس پر موقوف ہے۔ کہ ہمارے چینی بھائی ان کو دعوت اسلام کریں۔ اور اگر وہ ثابت قدم رہے۔ تو خدا اپنے فضل سے ان کی کوشش کامیاب بنائیگا۔

رسید زر

۳ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ع - شیخ علی محمد صاحب ۱۹۷ ۱ر
۳ - " " " - ۱۰۹۶ - سید عالم صاحب ۶/۸ عہ
۳ - " " " - ۱۹۱۷ - احمد الدین صاحب عہ
۳ - " " " - ۱۰۵۳ - مولوی محمد فاضل صاحب ۶/۱۲
۴ - " " " - ۲۲۸ - منشی رستم علی صاحب ۶/۸
۵ - " " " - ۱۰۳۰ - مولوی عبد الصمد صاحب ۶/۱۲
۵ - " " " - ۱۰۳۳ - احمد علیخان صاحب ۶/۱۲
۵ - " " " - ۳۸۱ - نظام الدین صاحب ۶/۱۲
۵ - " " " - میاں احمد الدین صاحب - منارہ پور ۲ر
۵ - " " " - مقبول احمد صاحب - پشاور عہ
۵ - " " " - سید لعل شاہ صاحب نوشہرہ ۶/۱۲
۵ - " " " - گلاب الدین صاحب - رہتاس ۲ر

دعا مدد

بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول لاہور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

نصائح حضرت مسیح

جو گھر میں عورتوں کے متعلق بیان فرمائے۔

مرتبہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان)

ایک روز کسی بیمار بچے نے کسی سے کہانی کی فرمائش کی۔ تو اس نے جواب دیا کہ ہم کہانی سنانا گناہ سمجھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ گناہ نہیں کیونکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کبھی کبھی کوئی مذاق کی بات فرمایا کرتے تھے۔ اور بچوں کو بہلانے کے لئے اس کو روا سمجھتے تھے جیسا کہ ایک بڑھیا عورت نے آپ سے دریافت کیا کہ حضرت کیا میں بھی جنت میں جاؤں گی۔ فرمایا نہیں وہ بڑھیا یہ سن کر رونے لگی۔ فرمایا۔ روتی کیوں ہے۔ بہشت میں جوان داخل ہوں گے۔ بوڑھے نہیں ہوں گے یعنی اس وقت سب جوان ہوں گے۔ اسی طرح سے فرمایا۔ کہ ایک اصحابی کی داڑھ میں درد تھا۔ وہ چھوارا کھاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ چھوارا نہ کھا۔ کیونکہ تیری داڑھ میں درد ہے۔ اس نے کہا میں دوسری داڑھ سے کھاتا ہوں۔ پھر فرمایا۔ کہ ایک بچے کے ہاتھ سے ایک جانور جس کو حمیر کہتے ہیں۔ چھوٹ گیا۔ وہ بچہ رونے لگا۔ اس بچہ کا نام امیر تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **امیر ما فعلت حمیر**۔ اے امیر حمیر نے کیا کیا۔ لڑکے کو قافیہ پسند آگیا۔ اس لئے چپ ہو گیا۔ ایک بچے کی خبر لگی۔ کہ اس نے کوئی شرارت کی ہے یعنی آگ سے کچھ جلا دیا ہے۔ فرمایا۔ بچوں کو تنبیہ کر دینا بھی ضروری ہے۔ اگر اس وقت ان کو شرارتوں سے منع نہ کیا جاوے۔ تو بڑا ہو کر اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بچپن میں اگر لڑکے کو کچھ تادیب کی جاوے۔ تو وہ اس کو خوب یاد رہتی ہے۔ کیونکہ اس وقت حافظہ قوی ہوتا ہے۔ (اس موقعہ پر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت صاحب بچوں کو ہر وقت مارنے اور جھڑکتے رہنے سے بھی سخت منع کرتے ہیں۔ ہر ایک کام ایک اندازہ تک ہونا چاہیئے۔ مندرجہ بالا ذکر سے مراد حضور علیہ السلام کی یہ ہے۔ کہ بچہ کو بالکل آوارہ نہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ ایڈیٹر)

ایک دن حضور علیہ السلام بیمار تھے۔ ایک شخص کو کچھ چیزیں فاکہ کی قسم سے لانے کے لئے امرتسر بھیجا جب وہ آیا۔ تو اس وقت حضرت کی طبیعت زیادہ ناساز تھی۔ اس وقت ایک میوہ کی خواہش ہوئی۔ جو اس شخص سے منگوایا تھا۔ لیکن وہ امرتسر سے نہیں لایا تھا۔ تھوڑی دیر ہوئی تھی۔ کہ قاضی نظیر حسین صاحب تحصیلدار تشریف لائے اور وہی پھل ساتھ لائے آپ نے فرمایا۔ ہمسے گھر کے لوگوں کو ان چیزوں کے کھانے وقت خیال کرنا چاہیئے۔ کہ آج سے چھبیس یا ستائیس برس پہلے خدا تعالیٰ کا وعدہ شائع کیا گیا تھا۔ کہ یاتون من کل فج عمیق ویاتیک من کل فج عمیق۔ ان سب لوگوں کے آنے سے پہلے خدا تعالیٰ نے ان کے آنے کی خبر بھی دی۔ اور یہ بھی اطلاع دی تھی کہ ان کے کھانے کے سامان بھی میں دور دور سے تیرے پاس لاؤں گا۔ ان باتوں کو دیکھ کر کتنا بھروسہ کرنا چاہیئے۔ کہ خود بخود بغیر ہماری کوششوں کے ہر قسم کے سامان مہیا کرتا ہے۔

ایک روز ایک عورت نے کسی دوسری عورت کا گلہ کیا آپ نے فرمایا۔ کہ دیکھو یہ بہت بری عادت ہے۔ جو خصوصاً عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ چونکہ مرد اور کام بہت رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کو شاذ و نادر ہی ایسا موقعہ ملتا ہے۔ کہ وہ فراغت سے بیٹھکر آپس میں باتیں کریں۔ اور اگر ایسا موقع بھی ملے۔ تو ان کو اور بہت سی باتیں ایسی مل جاتی ہیں۔ جو وہ بیٹھ کر کرتے ہیں۔ لیکن عورتوں کو نہ علم ہوتا ہے اور نہ کوئی ایسا کام ہوتا ہے۔ اس لئے سارا دن کا شغل سوائے گلہ اور شکایت کے کچھ نہیں ہوتا۔ ایک شخص تھا۔ اس نے کسی دوسرے کو گنہگار دیکھکر خوب اس کی نکتہ چینی کی اور کہا کہ تو دوزخ میں جائیگا قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا۔ کہ کیوں تجکو میرے اختیارات کس نے دئے ہیں۔ دوزخ اور بہشت میں بھیجنے والا تو میں ہی ہوں۔ تو کون ہے۔ اچھا جا۔ میں نے تجکو دوزخ میں ڈالا اور یہ گنہگار بندہ جس کو تو گلہ کیا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ یہ ایسا ہے ویسا ہے۔ اور دوزخ میں جائیگا۔ اس کو میں نے بہشت میں بھیج دیا ہے۔ سو ہر ایک انسان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ میں ہی اس کا شکار ہو جاؤں۔

فرمایا۔ دل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے۔ اور اس کی کنجی اس کے پاس ہوتی ہے۔ کسی کو کیا خبر کہ اس کے اندر کیا ہے۔ تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈالنے کا کیا فائدہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ایک شخص بڑا گنہگار ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کو کہیگا۔ کہ میرے قریب ہو جا۔ یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کر دیگا۔ اور اس سے پوچھے گا کہ تو نے فلاں گناہ کیا۔ فلاں گناہ کیا۔ لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنائے گا وہ وہ کہیگا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ اچھا آج کے دن میں نے تیرے سب معاف کئے۔ اور ہر ایک گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دیا۔ تب وہ بندہ سوچیگا کہ جب ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب ملا ہے۔ تو بڑے بڑے گناہوں کا تو بہت ہی ثواب ملیگا۔ یہ سوچکر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ گنائیگا کہ اے خدا میں نے تو یہ گناہ بھی کئے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ اس کی بات سنکر ہنسے گا اور فرمائیگا کہ دیکھو میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا دلیر ہو گیا ہے کہ اپنے گناہ خود ہی بتلاتا ہے۔ پھر اسے حکم ہوگا۔ کہ جا بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہو جا۔ تو کیا خبر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا اس سے کیا سلوک ہے یا اس کے دل میں کیا ہے۔ اس لئے غیبت کرنے سے بکلی پرہیز کرنا چاہیئے۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۱۶ فروری ۱۹۰۶ء	۷۹	الٰہی بخش صاحب	عا
۱۶ " "	۲۹۷	منشی فیروز علی صاحب	عا/
۱۶ " "	۵۹۹	رحیم بخش صاحب	عا/
۱۶ " "	۲۹۴	جلال الدین صاحب	عا/
۱۶ " "	۵۹۵	خدا بخش صاحب	عا/
۱۶ " "	—	سلطان علی صاحب نمبردار	عا/
۱۸ " "	۵۹۵	منشی گلاب الدین صاحب	۔/
۱۸ " "	۱۵۴	احمد الدین صاحب	۔/
۱۹ " "	۲۶۰	مرزا سلطان احمد صاحب	۔/
۲۱ " "	۲۱۹	مرزا الٰہی بخش صاحب	عا/
۲۲ " "	۶۱۵	میاں صاحب دین صاحب	عا/
۲۲ " "	۲۳۹	یار محمد خان صاحب	۔/
۲۲ " "	۱۹۳	سید سرور شاہ صاحب	للعہ/
۲۳ " "	۲۵۷	عنایت اللہ صاحب	عا/
۲۳ " "	۹۷	محمد حسین صاحب	عا/
۲۴ " "	۲۰۳	عبد العظیم صاحب	عا/
۲۴ " "	۳۳۲	سید محمد علی شاہ صاحب	۔/
۲۴ " "	۶۱۹	احمد دین صاحب	۔/
۲۴ " "	۳۲۱	فیاض علی صاحب	۔/
۲۴ " "	۵۵۹	محبوب عالم صاحب	۔/
۲۴ " "	۳۳	حافظ فضل احمد صاحب	عا/
۲۴ " "	۱۰۱	مستری محمد دین صاحب	عہ/
۲۶ " "	۹۳۹	غلام محمد صاحب	عا/
۲۶ " "	۹۵	عبد السبحان صاحب	عا/
۲۶ " "	۹۵	عبد الرحمان صاحب	عا/
۲۷ " "	۱۲۵	حکیم محمد حسین صاحب	۔/
۲۷ " "	۱۰۴	مسٹر محمد علی خان صاحب	للعہ
۲۷ " "	۱۰۳۲	محمد اشرف صاحب	عا/
۲۷ " "	۱۹۶	فضل الٰہی صاحب	۔/
۲۷ " "	۳۰۳	محمد علی صاحب	عا/
۲۷ " "	۳۱	بدیع الدین صاحب	عا/
۲۸ " "	۶۹۵	ماسٹر عبد الحق صاحب	عا
۳ مارچ ۱۹۰۶ء	۱۸۴	شیخ رحمت اللہ صاحب	عا/
۳ " "	۱۲۵	عمر الدین صاحب	عا/

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ روپے

منون فندان۔ تو اب کسی کو امراض دانت ودرد دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ دانت پیپ والی ہو یا دانت کے مسوڑھے مین ورم ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہون۔ منہ سے بدبو آتی ہو دانت مین کیڑا ہو غرض ہر مرض جاتا رہتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین رہتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین۔ قیمت فی ڈبیہ جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۴

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ وہ اسم بامسمیٰ ہیں جو صاحب اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا لیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کرین پھر دیکھئے کہ آپ کیون کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام عضوان پر کرتی ہین پس کمزور کے لئے آب حیات ہین۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۱۲

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام گلبدہ ضلع ڈیرہ والے

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین اور تارین ہر روز چھپتی جاتی ہین۔ اس کا ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کا ہے رائین اور واقعات مدلل اور معقول ہوتی ہین۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہائت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دل دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۴ (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستون کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیکھو میرے دوستو رسالہ شائع ہو گیا

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر کے تین گذشتہ پرچون مین اشتہار پڑھتے رہے ہین۔ وہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان مین جو کہ **حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد** صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ سہ ماہی نکلا کریگا۔ جس کی قیمت ۱۲ ؍ سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نقلیے وقتاً فوقتاً درج ہونگے جو گھرون کئے جاتے ہین۔ یہ رسالہ طالب علمون کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا

درخواستین بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہون

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ بہتون کو مفید ہونگی کیونکہ فی الحقیقۃ مفید ہین۔

۱۔ حبوب مقوی باہ۔ دل دماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہین اور اعصاب کو تقویت دیکر سکے کو کام کا بنا دیتی ہین دو ہفتہ کیلئے ۸
۲۔ حلوائی موصلی۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے نہائت مقوی اور مغلظ ہے۔ فی سیر تین روپیہ ۳
۳۔ دوائی جریان۔ جو جریان و منی بچپن کی غلط کاریون سے ہو جاوے اس کے لئے نہائت مفید ہے۔ چالیس خوراک ۱۲
(۴) اکسیر آتشک۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے گا۔ حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔
۵۔ سرمہ عجیب۔ دھند جالا۔ پھولا۔ لبس۔ خارش چشم۔ رمد۔ آنکھون سے پانی جاری رہنا۔ سلاق (پڑ بال) کے لئے ازبس مفید ہے۔ فی تولہ ۔ ۴
۶۔ حبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس کے لئے نہائت مفید ہے۔ چالیس گولی ۱۲

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ سنداتوالیہ۔ بازار کشمیریان

سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ؍ لیکن ۱۲ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جائے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ ؍ فی صدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کر لینا چاہیئے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والون کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۱۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۲۵ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصول ڈاک نہین دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چیٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کرین۔ بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ دیتے ہین۔ کہ یہان کسی سے نہین پڑھا جاتا۔ اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین۔

عمدہ و مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرین۔

تفسیر القرآن مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قیمتی ہے۔ علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر قادیان سے طلب فرماوین

بدر پریس قادیان مین میان سراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش اے ہندوستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آن مسیح ودآخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۱ — سلسلہ الجدید جلد ۲

محرم سنہ ۱۳۲۴ ھجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۶ع — جمعۃ المبارک

نمبر ۱۱ — سلسلہ القدیم جلد ۵

گرچہ گویم باتو گر آئی چہ بادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی۔

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عــــہ

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۔ صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عــہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۔ للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عــہ ۱۲ار

عام قیمت ابعد مدرس .... پرچہ اجرا صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے۔ ان سے بحساب عــہ لیجائیگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید زر نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو فورا لکھکر دریافت کرنا چاہیئے منیجر

..... افزائی ..... صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفی مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی وایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائی بود

ما ازو یابیم ہر نور وکمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات انبیاء ہمہ حق اندو راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان ودل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکدم از دوری از ان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران وتباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت وفساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا وحتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموما اور مسلمانوں کو خصوصا اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت عسر ویسر اور نعمت وبلا میں اللہ تعالی کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کیمتعلق کوئی خط وکتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔۔۔ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر

۲۰ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۹ - مارچ ۱۹۰۶ء - ۱ - "زلزلہ آنے کو ہے ہمارے لئے عید کا دن"

۲ - رب لا ترنی زلزلۃ الساعۃ - رب لا ترنی موت احد منھم -

ترجمہ - اے میرے رب مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھلا - اے میرے رب ان میں سے کسی کی موت مجھے کو نہ دکھلا -

۳ - "جس سے تو بہت پیار کرتا ہے - میں اس سے بہت پیار کروں گا - اور جس سے تو ناراض ہے - میں اس سے ناراض ہوں گا" یعنی تیرا کسی سے محبت کرنا اس کو ایسی آفت سے بچا لے گا - تیرا کسی سے ناراض ہونا اس کو ایسی آفت میں مبتلا کرے گا -

۴ - اینما تولوا فثم وجہ اللہ

ترجمہ - جس طرف تیرا منہ ہوگا اسی طرف خدا کا بھی منہ کریگا یعنی جس سے تجھے محبت ہوگی - خدا بھی اس سے محبت کریگا اور اسے بچائے گا -

۵ - "خدا نے تیری ساری باتیں پوری کر دیں" یعنی خدا تیرے کام تیری مراد کے موافق کریگا -

۶ - "واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک"

ترجمہ - اور وہ تمام عذاب جو کہ مخالفین - منکرین ظالمین [illegible] جو ہم نے وعدہ کیا ہے [illegible] یا ان میں سے کچھ تیری [illegible] زندگی [illegible] وفات دیں گے - اور بعد میں [illegible] [illegible] اور کچھ [illegible] [illegible] [illegible] لوگ [illegible] اور یہ [illegible] [illegible] ان خیال کے موافق اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ میری زندگی میں مخالفین کو لعنت یا نہ کرنے تو بہ کے ان کی زبان درازیوں اور شوخیوں کی کچھ سزا دے گا کیونکہ انہوں نے تقوی سے کام نہ لیا -

۷ - قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین یعنی کہو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا محض خدا کے لئے ہے - جو رب العالمین ہے - نہ کسی اور کام کے لئے - اور پھر زلزلہ کی طرف اشارہ کرکے یہ الہام ہوا -

۸ - "رب ارنی آیۃ من السماء اکرام مع الانعام

ترجمہ - اے میرے رب مجھے آسمان سے ایک نشان دکھلا - اس نشان کے ظہور کے وقت خدا ایک عزت دیگا - جس کے ساتھ ایک انعام ہوگا -

نوٹ - مذکورہ بالا الہامات - ۹ - مارچ کے اخبار کے ساتھ بطور ضمیمہ کے بھی شائع ہو چکے ہیں -

۱۱ - مارچ ۱۹۰۶ء } چو دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

۱۲ - مارچ ۱۹۰۶ء - انی مع الافواج اتیک بغتۃ

ترجمہ - میں اپنی فوجوں کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا -

۲ - لنجعل لک سھولۃ فی کل امر

ترجمہ - اور تاکہ ہر بات میں تیرے واسطے ہم آسانی کر دیں

۳ - ان ربک فعال لما یرید

ترجمہ - تحقیق تیرا رب کرنیوالا ہے جو کچھ چاہے -

۱۳ - مارچ ۱۹۰۶ء - ۱ - "مردوں کو جتنے چاہو ساتھ لے جاؤ - مگر عورتیں نہ جاویں -

۲ - انا اعطینک الکوثر - فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر

ترجمہ - تحقیق ہم نے تجھے کوثر عطا کیا پس نماز پڑھ اپنے رب کے لئے - اور قربانی کر - تحقیق تیرا دشمن بے نسل ہے

۳ - ان احد من المشرکین استجارک فاجرہ

ترجمہ - اگر مشرکین میں سے کوئی تیری پناہ چاہے تو اسے پناہ دے -

۴ - سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون

ترجمہ - ان کے لئے برابر ہے کہ تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے - وہ نہیں ایمان لائیں گے -

۵ - رؤیا - خواب میں دیکھا کہ میر ناصر نواب صاحب اپنے ہاتھ پر ایک درخت رکھ کر لائے ہیں جو پھل دار ہے اور جب مجھ کو دیا تو وہ ایک بڑا درخت ہو گیا - جو بیدانہ [illegible] کے درخت کے مشابہ تھا - اور نہایت سبز تھا - اور پھلوں اور پھولوں سے بھرا ہوا تھا - اور پھل اس کے نہایت شیریں تھے - اور عجیب تر یہ کہ پھول بھی شیریں تھے - یہ معمولی درختوں میں سے نہیں تھا - ایک ایسا درخت تھا کہ کبھی دنیا میں دیکھا نہیں گیا - میں اس درخت کے پھل اور پھول کھا رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی - میری دانست میں میر ناصر سے مراد خدا کی ناصر ہے - کہ وہ ایک ایسے عجیب طور سے مدد کریگا - جو فوق العادت ہوگی -

۱۴ - مارچ ۱۹۰۶ء - ۱ - انت سلمان منی یا ذا البرکات -

ترجمہ تو سلمان ہے اور مجھ سے ہے اے صاحب برکات فرمایا - یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جو کہ آپ نے اصحاب میں سے ایک فارسی شخص سلمان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا -

نوٹ - حضرت مرزا صاحب فارسی الاصل ہیں اور آپ کے مسیح موعود ہونے میں آنحضرت کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی ہے کہ مسیح فارسی الاصل ہوگا - اڈیٹر

۲ - "چمک دکھلاؤنگا - تم کو اس نشان کی پانچ بار" یعنی زلزلہ کا نشان پانچ مرتبہ ظاہر ہوگا -

ہفتہ قادیان

۱ - حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں -

۲ - کتاب چشمہ مسیحی شائع ہو گئی ہے قیمت ۴ ر - میر مہدی حسین صاحب ملازم کتب خانہ سے مل سکتی ہے -

۳ - سردار اقبال سنگھ صاحب برادر سردار فضل حق صاحب جو کہ ۱۸ سال کی عمر کے ہیں - اسلام کی خوبیوں پر شیدا ہو کر برضا و رغبت خود پولیس میں اطلاع کر کے ۱۳ - مارچ ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے نام محمد اقبال رکھا گیا -

۴ - اس ہفتہ میں جملہ دیگر مہمانوں کے ایک حاجی الہی بخش صاحب ہیں - جو اسی سال حج بیت اللہ سے مشرف ہو کر واپس آتے ہوئے راستہ میں قادیان میں ٹھہر گئے - چونکہ وہ گھر نہیں گئے - انہوں نے جلد گھر جانے کے واسطے حضرت سے اجازت طلب کی - مگر آپ نے فرمایا - کہ آپ چند دن اور یہاں قیام فرماویں -

فرمایا - اللہ تعالی کی طرف سے جب کوئی سلسلہ قائم ہوتا ہے تو وہ بھی ایک حج کی جگہ ہوتا ہے - لکھا ہے - بایزید کا ایک مرید کو حج کا ارادہ رکھتا تھا کہا کہ تو میرے گرد سات مرتبہ طواف کر یہی تیرا حج ہو جاویگا -

زلزلہ والی پیشگوئی کے پورا ہونے پر پبلک شہادتین

(۶) از دفتر اخبار "ارشاد" میرٹھ شہر۔
نمبر ۲۶۳/۱۲ ۔ ۸ مارچ ۱۹۰۶ء
مکرمی تسلیم نیاز۔

۲۸ اور ۲۷ / ۲۸ ماہ فروری کی درمیانی شب کو زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس ہوا کہ الامان! تمام در و دیوار کشتی کی مانند ڈگمگانے لگے۔ اور ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کا ہیبت ناک نقشہ تمام اہل میرٹھ کی آنکھوں کے روبرو کھچ گیا۔ ہندو رام رام۔ مسلمان اللہ اللہ پکارنے لگے۔ میرا رہائشی مکان اس زلزلہ سے نقصان پہنچا۔ ایک دیوار تڑق گئی۔ مجھے اس زلزلہ کے آنے سے خوشی اور رنج دونوں ہوئے۔ رنج اس اندیشہ سے ہوا۔ کہ کہین ۴۔ اپریل کی طرح خدانخواستہ زیادہ نقصان نہ ہوا ہو۔ اور خلق خدا ضائع نہ ہوئی ہو۔ خوشی اس وجہ سے ہوئی کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک دعویٰ کی تصدیق اچھی طرح سے ہو گئی۔ جسے وہ عرصہ سے بطور پیشین گوئی پبلک پر ظاہر کر رہے تھے۔ مین نہ تو آپ کے فرقہ کا ممبر ہون۔ اور نہ مرزا صاحب کا مرید۔ تاہم چونکہ انصاف پسند شخص ہون۔ اس لئے یہ مختصر تحریر اطلاعاً ارسال خدمت ہے۔ "ارشاد" مین احمدی خبرون کے لئے علیحدہ کالم وقف ہے۔

(۷) حضرت اقدس حضرت عبدالقادر قادیانی جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

یا حضرت عبدالقادر قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین آپ کے دل سے اقرار کرتا ہون کہ مین نے بہار کے زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوتی ہوئی ۲۸ فروری کی رات کو دیکھ لی ہے۔ اور آئندہ کے زلزلہ کی پیشگوئی سے دل سے تصدیق کرتا ہون۔ چونکہ مین اس قدر گنہگار ہون۔ کہ شاید اس وقت میرے برابر کوئی بشر نہ ہوگا۔ اس لئے بصد ادب گذارش کرتا ہون۔ کہ میرے لئے دعا فرماوین۔

میرا پختہ یقین اس بات پر ہے۔ کہ بغیر حضور کی دعا کے میری نجات کی کوئی صورت نہین۔ اے عبدالقادر قادیانی۔ اے رسول اللہ تو مستجاب الدعوات ہے۔ دعا کرین۔ کہ جس وقت سے آپ کی مخالفت کی باتین سنتا ہون۔ خدا ایمان عطا فرماوے۔ عاجز رکن الدین مدرس گورنمنٹ سکول گوجرانوالہ

چھاؤنی انبالہ مین خشمناک عذاب

(منقول از الحکم)

یون تو خدا کے سچے رسول حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کا ایک سمندر ہر ایک ملک کے اندر غوطے کہا رہا ہے۔ مین اسی طرح انبالہ توپخانہ بازار بھی اسی مہلک مرض مین گرفتار ہے۔ مگر یہان مخالفت۔ جہالت۔ تعصب۔ ہر سہ نے اپنا دخل کر رکہا ہے۔ تعصب کا یہ حال ہے۔ کہ چند احمدی جو نووارد تھے۔ مسجد مین نماز پڑھنے گئے۔ اور ملان سے دریافت کیا کہ محمد یوسف احمدی کا مکان کون سا ہے۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ مکان بتلاوے۔ کہنے لگا۔ تم ہرگز اس کے پاس نہ جانا اور نہ اس سے ملنا۔ وہ تو مرزائی ہے۔ اگر تم گئے۔ تو تم بھی مرزائی ہو جاؤ گے۔ جہالت کا یہ حال ہے۔ کہ دیوی دیوتا کی پرستش کرتے ہین۔ مخالفت کا یہ حال ہے۔ کہ اگر کسی دس برس کے بچے کے روبرو حضرت مرزا صاحب کا ذکر کیا جاوے۔ تو وہ گالیان دینے لگ جاتا ہے۔ اور بڑون کا تو کیا کہنا۔ اول تو لوگ اس قابل ہی نہین۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی کتب کو سمجھ سکین۔ اور اگر دو چار ایسے بھی ہین۔ تو عوام کو بہکاتے ہین۔ کہ مرزا صاحب کی کتابین مت پڑھو۔ ان پر جادو کیا ہوا ہے۔ اور حضرت اقدس کی شان پاک مین بیہودہ الفاظ نکالتے رہتے ہین۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے عظیم الشان زلزلے نے ان لوگون کی زبانین بند کر دی تہین۔ مگر جب زلزلہ کو ایک عرصہ گذرنے لگا۔ تو ان کی خباثت کا تھرمامیٹر بھی ۱۲۰ درجہ پر ترقی کر گیا۔ اور یہ مخالفین جب مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب سیالکوٹی اور حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کے پرزور۔ دندان شکن لیکچرون سے بھی جب اپنی خباثت سے باز نہ آئے۔ تو خدا کے سچے وعدے کا ظہور ہوا۔ اور اس پاک معبود نے ایک قہری نشان ظاہر کیا۔ یعنی تاریخ ۲۴ فروری کی شام کو بوقت ۳ ½ بجے شام پلیگ کارنٹین کے پاس سے دھوان نکلنا شروع ہوا۔ اور آسمان کی جانب روانہ ہوا۔ اس دھوین مین اس قدر روشنی تہی۔ جیسے کہ بجلی کی روشنی ہوتی ہے۔ اور ایسی گڑگڑاہٹ تھی۔ جیسے توپین سر ہوتی ہین۔ یہ دھوان شمال سے اٹھ کر جانب جنوب روانہ ہوا۔ اس کے راستہ مین ایک پختہ عمارت تہی۔ جہان چیچک کا ٹیکہ لگایا جاتا تہا۔ اس کی چھت کو صاف اڑا دیا۔ بس اسی پر خیر نہین ہوئی۔ وہان سے یہ خدا کا زبردست نشان گورنمنٹ کچہری پر جا پڑا جو اس جگہ سے قریباً ۲ فرلانگ تہی۔ اس پختہ عمارت کی چھت کو بالکل اڑا دیا اور احاطہ کی ایک دیوار کو گرا دیا۔ اور دو تین آدمیون کو خفیف سی چوٹین بہی آئین۔ اور یہان پر کچھ ریل گاڑی کی کٹہڑی تہین جس مین تین کو نقصان دیا اور ایک عظیم الشان کیکر کو جڑ سے اکہیڑ کر پہینک دیا۔ اور ۷۔ ۸ کیکرون کے تنے توڑ دئے۔ ترانہ جو اس جگہ گرا ہوا تہا۔ اس کا ایک پلڑا قریب ایک فرلانگ باہر کہیت مین گرا۔ اس کے بعد پولیس کی چوکی کے بالمقابل گرا کر یہ دھوان غائب ہو گیا۔ مخالفین کے دلون مین اس قہری نشان نے ایک بڑی گھبراہٹ پیدا کر رکہی ہے۔ مین دعا کرتا ہون کہ خداوند کریم اپنے مامور کے طفیل سے ان آسمانی عذابون سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ ۲۴۔ فروری ۱۹۰۶ء

(رقیمہ منیلہ)

احقر نصیر احمد ولد شیخ محمد یوسف احمدی کمسریٹ ایجنٹ توپخانہ بازار کیمپ انبالہ

مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

اخی مکرم جناب مفتی محمد صادق صاحب زاد عنایتہ۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مولوی عبدالکریم صاحب شہید مرحوم کے متعلق چند ابیات درج اخبار بدر فرما کر مشکور فرماوین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولوی عبدالکریم خوش خصال
نیک بخت و پارسا شیرین مقال

کردہ ہجرت از رہ صدق و یقین
آمدہ قادیان با نور دین

نزد مہدی از رہ صدق و صفا
گشت وابستہ بخدمت سالہا

شد بفیض مہدی آخر زمان
عالم متبحر قرآن دان

ہمسر احمد الدین شمشیر تیز
آنچنان می زد کہ کرد ے ریز ریز

کردہ تا لیف خلافت راشدہ
در گسستہ تار و پود رافضہ

لیکچر کہ ہم داد در کاف امام
خوب واضح کرد اصلاح عوام

چونکہ عاشق امام وقت بود
ہم بوعظ و خطبہ کرتش می نمود

ہمچنین احقاق حق را می نمود
روز و شب ابطال باطل کار بود

وارد دنیا نیست چون دلہم قیام
از قضا ئش لاجرم آمد پیام

اولاً سرطان بہ پشتش رو نمود
حملہ او گرچہ صعب و سخت بود

لیک بود اعجاز آن مہدی کہ تب
از دعائش رفع شد آن مرض سخت

گشت ذات الجنب من او را پدید
شد بعمر چہل و ہفت آخر شہید

ماہ شعبان بد گذشتہ یازدہ
نیز لبست و سہ قرن چاردہ

خادم مہدی امام آخرین
چون سپردہ جان بجان آفرین

آمد از عالم بالا ندا
آمدی خوش بدی صد مرحبا

چونکہ او در دین حق خادم بدہ
مدفن او شد بہشتی مقبرہ

اے خداوندم بنام مصطفےٰ
سید کونین احمد مجتبیٰ

بخش بہر مولوی عبدالکریم
جنت الفردوس اے رب الکریم

احقر العباد۔ محمد حسین خان ہلوادری۔ از مالیر کوٹلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وحدت

رقم زدہ میان معراج الدین عمر صاحب

(جو ہفتہ وار جلسہ احمدیہ لاہور میں ۱۰ فروری ۱۹۱۲ء کو پڑھا گیا تھا)

خدا ایک ہے ـ یہ ایک ایسا جملہ ہے ـ کہ جس کے ماننے سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا ـ خدا تعالیٰ کی بے انتہا صفتین اپنے اپنے محکموں میں جدا جدا کام کر رہی ہیں ـ رحیمیت ـ رحمانیت خالقیت ـ ربوبیت ـ ستاریت وغیرہ صفتین جن کا شمار اور حساب انسانی قلم نہیں کرسکتا ـ اور کوئی دفتر ان کو گنجائش نہیں دے سکتا ـ یہ تمام محکمے اپنے کام اس طریق پر کر رہے ہیں کہ ایک دوسرے کو خبر بھی نہیں ہونے پاتی ـ کہ وہ کام کر لیتے ہیں البتہ بعض کو بعض سے صرف اتنا تعلق ضرور ہے ـ جہان تک اس کے خیا میں کاموں کے انصرام کے لئے اشتراک واقعہ ہو ـ مثلاً رحمانیت کے صیغہ میں رحیمیت کو دخل نہیں ـ کیونکہ وہاں تو اسباب درخواست وریاضت وتقاضائے بالفعل کے موجود ہونے سے پہلے احسان کی انتظار کے بغیر ہی کام کر دیا جاتا ہے ـ اور اس محکمہ میں بالفعل درخواست وریاضت وتقاضا اور نیز بھی باضابطہ اور صحیح اور جائز وسائل اور ذرائع سے پیش کرنے پر جتنا مرضی ہوتی ہے ـ کام کیا جاتا ہے ـ لیکن ربوبیت ـ خالقیت ـ توابیت ـ ستاریت ان دونوں صفتوں سے ملاق ہے ـ کیونکہ یہ محکمے بے مانگے بھی کام کرتے ہیں اور درخواست پر بھی کام کر رہے ہیں ـ مثلاً انسان اپنی اس حالت میں جب کہ والدہ کے رحم میں ہوتا ہے ـ یا اس حالت میں کہ جب وہ پیدا ہو کر شیر خوار کی عمر بسر کرتا ہے ـ تو اس وقت کون سی محنت یا خدمت یا تجارت یا صنعت وحرفت یا درخواست ہوتی ہے ـ کہ جو اس کی پرورش کا سامان کرے اور اس کے لئے ضروریات پیدا کرے ـ اور ہر ایک آفت اور بلا سے اس کو بچا دے ـ اور اس کی خطاؤن پر پردہ ڈالے بس اس وقت ربوبیت وخالقیت وغیرہ رحمانیت ہی کے محکمے کے ماتحت ہو کر یہ فرض ادا کرتے ہیں ـ اور پھر جب وہ ایسی عمر کو پہنچ جاتا ہے ـ کہ جب درخواست یا ریاضت تقاضا کر سکے ـ تو یہ اوصاف رحیمیت کے محکمے سے جو جو احکام نافذ ہوتے ہیں ـ ان کی تعمیل کرتے ہیں ـ اسی طرح بیشمار اوصاف الٰہی دنیا میں کام کر رہے ہیں ـ جن میں ا بعض بعض سے کم تعلق اور بعض بعض سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں ـ اور ان کی ہیئت اجتماعی کا نام توحید ہے ـ اور وہ سب اسی ایک ذات میں مجتمع ہیں ـ

خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کو مختلف اجزا سے مرکب پیدا کیا ـ اور ہر ایک مخلوق طرح طرح کے اجزا سے ترکیب دے کر بنائی ـ اور ہر ایک جزو میں ایک علیحدہ خاصیت رکھدی ـ اور کئی خاصیتوں کو ملا کر پھر ایک ہستی بنا دی ایک چھوٹی سے چھوٹی مخلوق کے اجزا بھی احاطۂ تحریر میں لانے مشکل ہیں ـ گویا بجائے خود وہ ایک دنیا آباد ہوتی ہے اس ہستی کی زندگی صرف اس بات پر قائم ہوتی ہے ـ کہ وہ تمام اجزا جن کی ترکیب وہ بنی ہوئی ہے ـ اپنے اپنے کام میں اتفاق اور یک جہتی کے ساتھ لگے رہیں ـ اور اپنے حدود متنصبہ سے تجاوز کر کے افراط تفریط اختیار نہ کریں اور جب ان میں سے وہ حالت وحدت مفقود ہونے لگتی ہے تو اس ہستی پر خزان آنی شروع ہوتی ہے ـ یہان تک کہ موت وارد ہو جاتی ہے ـ اور اس وقت وہ اجزا بھی جو اس فساد میں شریک نہ ہوئے تھے ـ اس جرم میں تہ میں ڈالے جاتے ہیں کہ انہوں نے وحدت قائم کرنے کی کوشش کیوں نہ کی ہزارہا انسان آپ نے مرتے دیکھے ہوں گے ـ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ اس لئے مرے ہیں کہ ان کی ہستی کے سارے اجزا بگڑ گئے تھے ـ ہرگز نہیں ! صرف چند اجزا کے بگاڑ نے تمام دنیاوی جسم کو خاک میں ملا دیا ـ اور جو بے قصور تھے لیکن انہوں نے وحدت توڑنے والوں کو سنبھالا نہ تھا وہ بھی ان کے ساتھ ہی خاک میں ملا دئے گئے ـ

ایک ذرہ سے لے کر ساری انسانی مخلوقات کے وسیع دائرہ تک اللہ تعالیٰ کی قدرت وحدت کا تقاضا کرتی ہے باوجود اختلاف طبائع واختلاف خواص واختلاف اجسام واختلاف اشکال وہ ہر ایک ہستی کے ذرات کو یک جہتی کی رہائک میں منسلک کر کے دن رات ہمارے سامنے زندگی اور کامیابی کے نمونے پیش کر رہی ہے ـ اور طرح طرح سے انسان کو سمجھا پڑھا رہی ہے ـ کہ وحدت ہی ایک اصلی غرض اور علت غائی ہے ـ خدا تعالیٰ نے وحدت کے لئے انسان کو پیدا کیا ـ اور وحدت ہی کے مکتب میں اس کو تربیت کی ـ اور چاروں طرف اس کے لئے وحدت آموز کتابیں کھول کر رکھیں ـ کہ جدھر نظر کرے ـ ادھر وحدت ہی وحدت کے نمونے اور سبق ملیں ـ صحیفہ قدرت وحدت ہی کی رنگ آمیزی سے سہاونا معلوم ہوتا ہے ـ گل وگلشن کی رونق وحدت ہی میں نظر آتی ہے ـ ورنہ اگر ایک خوش نما پھول کے خواص اور اجزا علیحدہ علیحدہ کئے جاویں ـ یا باغ کے سب پیڑ متفرق طور پر زمین میں منتشر کر دئے جاویں ـ تو نہ وہ خوشبو پھول کی رہتی ہے ـ اور نہ وہ رونق وعزت باغ کی ہی رہتی ہے ـ یہ جمعیت ہی ہے ـ کہ جس نے بلبلوں کو شیدا کیا ـ اور رنگین بیان شاعروں کی لگتا پو کا انتہائی نکتہ حاصل کیا ـ ایک قوم کو دوسری قوم پر اسی وحدت کے ذریعے فوقیت حاصل ہوتی ہے ـ تمام علوم وفنون وحدت ہی کی بدولت بڑھے اور پھلے پھولے ہیں ـ ورنہ یہ حروف متفرق طور پر جدا جدا کس قدر وقیمت کے ہیں ـ ان کی وحدت سے ہی لطلے سے اعلیٰ امور حیطۂ تحریر میں محفوظ ہوئے ـ اور کلام ضبط میں آئے ـ یہان تک کہ خدا کا کلام خود بھی انہیں حروف کی وحدت سے ہم تک پہنچا ـ

خدا تعالیٰ نے (جو ہر ایک کمال کا مظہر اور جامع اور سر چشمہ ہے) انسان کو عقل ونقل کا جوہر دے کر ان کو مدنی الطبع اس لئے بنایا ہے ـ کہ ایک دوسرے کا رنگ وبو اختیار کر کے اور باہمی تفرقوں اور فسادوں سے بچ کر وہ ایک وحدت اور جماعت بنے رہیں ـ تمام نبوتوں کے سلسلوں اور اعلیٰ اخلاقی تعلیموں کی علت غائی بھی وحدت ٹھہرتی ہے ـ

وحدت اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے ـ کہ یا تو مالکیت کی صفت درمیان میں سے اٹھا دی جاوے ـ اور یا حقوق کی حفاظت کا ایسا انتظام ہو کہ کوئی دوسرے کا حق دبانے نہ پائے کیونکہ حق تلفی موجب فساد اور نشقاق وتفرقہ ہے ـ اور خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں انسان کو خلیفہ فرمایا ہے ـ اس خلافت کی ذیل میں حقوق مالکیت اور ان کی حفاظت کا علم مرکوز رکھا گیا ہے ـ کیونکہ دو ہی مفہوم ہیں ـ ایک تو یہ کہ انسان دنیا پر خدا کا خلیفہ ہے ـ اور اسی لئے وہ تمام دوسری مخلوقات سے بڑھ کر خواص سے کرایا ہے ـ انسان کے سوا فرشتوں سے لے کر ادنیٰ سے ادنیٰ کیڑے تک جن جن کاموں میں لگے ہوئے ہیں ـ وہ اپنی اپنی فطرتوں اور جبلتوں کے تقاضا سے اپنے کام کر رہے ہیں ـ گویا وہ ان کاموں کے لئے ایسے مجبور ہیں ـ کہ ان کے سوا کچھ کرنے کا نہ تو ان میں خیال ہی پیدا ہو سکتا ہے ـ اور نہ وہ کچھ کر ہی سکتے ہیں ـ کسی حیوان کے بچے کو ہی سوسائٹی اور اپنی ماں اور باپ سے کتنا دور اور بے خبر ہی کیوں نہ رکھو ـ اور کیسی ہی غیر جنس مخلوق میں کیوں نہ پرورش کرو ـ لیکن وہ اپنی طبیعت اور حالت میں کچھ بھی تبدیلی نہیں کریگا ـ ہم نے ایک دفعہ دو نیل گاؤن کے بچے اور کئی دفعہ ہرن کے بچے اپنے ایک گاؤن میں رکھے ـ اور ان کی بڑی خاطر اور خدمت کرتے رہے ـ یہان تک کہ ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ ایک ایک گائے رکھی ہوئی تھی ـ لیکن وہ اس حالت فطری میں ایسے مجبور تھے ـ کہ ہماری پرورش اور گائے کے دودھ کے اثر کا کچھ حصہ ہی نہ پایا ـ اور آخر کچھ بعد دیگرے موقعہ پا کر جنگل میں بھاگ گئے ـ کئی دفعہ بطخ یا کسی اور جانور کے انڈے مرغی کے نیچے بچے نکلنے کے لئے رکھے جاتے ہیں اور جب بچے نکل آتے ہیں ـ تو وہ اپنی آبائی رسم وعادت کو جبلت سے ہی لے کر پیدا ہوتے ہیں ـ اور مرغی سے کچھ بھی نہیں سیکھتے ـ چنانچہ بارہا دیکھا گیا ہے ـ کہ بطخ کے وہ بچے

جو مرغی کے نیچے اس کے اپنے بچون کے ساتھ پیدا ہوئے تھے پانی سامنے آنے پر جھٹ اس مین کود کر پیرنے لگ گئے اور ماں (یعنی مرغی) باہر کھڑی حیرت سے تاک رہی ہے اور اپنی زبان حال سے ان کو اس خطرے سے نکل آنے کے لئے بلا رہی ہے۔ لیکن وہ ان کے لئے خطرے کا مقام نہین غرض تمام حیوانی دنیا جس مین سے انسان مستثنیٰ ہے۔ اپنی فطرت کے تقاضون کو باکراہ پورے کر رہا ہے۔ اور یہ قاعدہ ہے۔ کہ جس قدر اپنے عہدے۔ تعلقات اور حقوق کے لحاظ سے کوئی کمتر ہوتا ہے۔ اسی قدر اس کو اپنے فرائض ادا کرنے مین دوسر کا جبر اور اثر ماننا پڑتا ہے۔ اور جتنا عظمت اور فوقیت کی طرف قدم مارتا جاتا ہے۔ اسی قدر اس کے حقوق بھی بڑھتے چلے جاتے ہین۔ اور اکراہی صورت بدلتی جاتی ہے۔ اور آزادی اور اختیار وسیع ہوتے چلے جاتے ہین۔ یہی حال انسان اور حیوان بلکہ ساری مخلوقات کا ہے۔ یہ تمام مخلوقات اپنے اپنے فرائض ادا کرنے مین اکراہ اور جبر سے کام کرتے ہین۔ اور اس لئے ان کی پرورش کے سامان بھی اکراہی اور جبری ہی ہین۔ یعنی ان کو اپنے پیٹ پالنے کے لئے کسی کسب اور ہنر۔ ریاضت وغیرہ کی ضرورت نہین رکھی گئی۔ اور نہ کوئی ذمہ واری اُن پر ڈالی گئی ہے اور نہ ہی عقل و نقل کا مادہ ان کو دیا گیا ہے۔ اور اس لئے ان کو کسی شے کا مالک بننے کا حق نہین دیا گیا۔

لیکن برخلاف ان کے انسان کی فطرت ایسی ملائم اور نقش پذیر بنائی گئی ہے۔ کہ عکسی شیشے کی طرح فوراً دوسرے کے اخلاق و حالات و گفتار و رفتار وغیرہ کا اثر قبول کر لیتی ہے اور قدرت نے اس کی ایسی رعایت رکھی ہے۔ کہ اس کو ان کی طرح مجبور نہین بنایا۔ بلکہ ایک حد تک آزادی اور اختیار انتخاب دیا گیا ہے۔ اور جیسے کسی مشین کی تعدیل اور رہنمائی کے لئے ایک مقیاس لگا ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کو اس اختیار کی قوت مین ہدایت اور تعدیل کے لئے نور قلب بخشا گیا ہے۔ یہ نور قلب ایک خاصۂ انسانی ہے۔ جس سے حیوان محروم ہین اور اپنی شکم پروری کے لئے اس کو ریاضت کرنا سکھایا گیا ہے اور مالک بننے کی طاقت اور جوہر اس مین رکھے گئے ہین۔ خلافت کا دوسرا مفہوم یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہان انسان کی فطرت کا حال بیان کیا ہے۔ کہ انسان مین ہم نے ایک ایسا وصف ڈال دیا ہے کہ وہ دوسری مخلوقات پر تصرف جما کر مالک بنے۔ اور اس ملکیت کے تحفظ کا یہ سامان کیا ہے۔ کہ جو قرابت بلحاظ خون و پیدایش مسلم ہو۔ وہ ایک شخص مالک کے ختم ہو جانے کے بعد اس کی مالکیت پر جانشین ہون۔ گویا یہ ایک ایسی مخلوق ہے۔ کہ ایک دوسرے کا خلیفہ بننے کا اس کو حق دیا گیا ہے۔ اور صلبی اور خونی قرابت کا حقدار بنانا ہی انصاف تھا۔ صلبی اور خونی قرابت سے مراد وہ رشتہ ہے۔ جو مرد کے نطفہ اور عورت کے خون سے

قایم ہوتا ہے مجھے اس کی تشریح کرنے کی اس جگہ گنجائش بھی نہین۔ اور ضرورت بھی نہین۔ گنجائش تو بوجہ ضرورت اختصار نہین اور ضرورت اس لئے نہین کہ کچھ نہ کچھ ہر صاحب میرا مطلب ضرور سمجھ گیا ہوگا

اب سب سے پہلا فرض قدرت کا یہ تھا کہ انسان کے ان حقوق کی خود بھی حفاظت کرتی اور دوسری طرف جہان تک اس کے اختیار کا تعلق تھا۔ اس کو محفوظ کرنا تعلیم کرتی۔ مشکل امر اس مین یہ تھا کہ وہ ذریعہ جس سے یہ حق پیدا اور قایم ہوتا ہے۔ وہ ایک ایسا مخفی در مخفی تعلق ہے۔ جس کو خود مخدوم و خلیفہ دونون بھی یقینی طور پر ثابت اور معین نہین کر سکتے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو محفوظ اور معین اور یقینی کرنے کے لئے یہی ایک ذریعہ قرار دیا۔ کہ مرد اور عورت کے تعلق کو ایسا پابند کیا جاوے کہ جس مین اختلاط نطفہ کا اشتباہ باقی نہ رہے۔ اس لئے دونون کے درمیان ایک تعین اور معاہدے کو ضروری کیا۔ اور اس عقد عہد کے لئے تشہیر لازمی ہوئی۔ اور اس سے غرض یہ رکھی کہ تاکہ عام طور پر یہ بات معلوم رہے۔ کہ فلان عورت سے فلان مرد کا ایسا تعلق ہو گیا ہے۔ کہ اس کے شکم سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ اس مرد کا ہوگا۔ اور اس کی خلافت اس بچہ کو وسے طبعی حق کے پہنچے گی۔ اس کی خلاف ورزی کے لئے جو نقص وحدۃ کا بڑا بھاری باعث ہے۔ سخت تعزیر رکھی گئی۔ کیون کہ اس سے بڑے بڑے مظالم اور خطرناک حق تلفیان واقعہ ہوتی ہین مثلاً اگر حیوانون کی طرح انسانون مین بھی تعیین زوج کا مادہ نہ ہوتا۔ تو نتیجہ یہی ہوتا۔ کہ جو جس وقت جس جگہ جس کے ہاتھ چڑھے وقت کے لئے جا پاتا۔ تعلق زوجیت رکھکر علیحدہ ہو جاتا۔ اور ایسی ہی حالت ہوتی۔ جو آج کل حیوانون کی دیکھی جاتی ہے۔ نہ کسی بیوی کا خاوند پر حق ہوتا اور نہ خاوند کا بیوی پر اور نہ اولاد کا والدین پر اور نہ والدین کا اولاد پر۔ ایک مشکل تو انسان کو یہ پڑتی کہ چون کہ عام حیوانون کی طرح یہ پیدا ہوتے ہی چلنے پھرنے کے قابل نہین ہوتا۔ بلکہ بہت عرصہ تک اپنی پرورش کے لئے دوسرون کا محتاج ہوتا ہے۔ تو اس عالم سرد مہری مین اس کا خاتمہ ہی ہو جاتا۔ اور دوسرے سلسلہ مالکیت و خلافت قطعی طور پر مفقود اور مقطوع ہو جاتا۔ اور پھر انسان و حیوانات مین فرق ہی نہ رہتا۔ یا انسان ہی نہ رہتا۔

حفظ حقوق کی یہی ایک راہ تھی۔ کہ عورت کے لئے ایک معین زوج تمام سوسائٹی مین مشہور ہو۔ جیسا کہ خاوند کا معین نہ ہونا تباہی کا موجب ہے۔ ایسا ہی اس تعلق کا مخفی ہونا خطرناک نقصون کا باعث ہے۔ کیون کہ مخفی تعلق والے خاوند کے مر جانے کی صورت مین اس کے ترکہ کا اس عورت کی اولاد کو تنازعہ کی صورت مین حقدار ثابت کرنا مشکل بلکہ قریباً ناممکن ہے غرض یہی مصالح آلہی تعیین زوج اور شہرت عقد مین ہین۔ اور قدرت

نے اس بات کا علم بھی بہت مخفی رکھا ہے۔ کہ کب اور کس وقت کسی مرد سے ایسا نطفہ خارج ہو سکتا ہے۔ جو نشو و نما پاکر بچہ بن سکے۔ اور کب اور کس وقت اس عورت مین اس کے استیسال کی قوت غالب ہوتی ہے۔ اس لئے یہ بھی ضروری ہوا۔ کہ یہ تعلق مستقل اور دامی ہو اور زن و مرد کی فطرت مین اس کی حفاظت کی خاصیت رکھدی۔ جس کا نام غیرت ہے یہ انتظام اللہ تعالیٰ نے انسانون مین وحدت قایم رکھنے کے لئے فرمایا۔ اور دونون شقون سے اس کو مضبوط کیا ظاہری جسمانی انتظام اور باطنی روحانی انتظام دونون پختہ کئے پھر اس کی خلاف ورزی کی سخت سزا دینے کی خاصیت انسان کے اندر رکھدی۔ یہان تک کہ انسان اس جوش مین اگر بدبخت مجرم کو مار دینا اپنی مردانہ غیرت کا صحیح استعمال سمجھتا ہے۔ اور عورت مین بھی اپنی عفت کا بچانا اعلیٰ درجہ کی خوبی رکھی گئی بعض لوگ جو غیرون کا نطفہ اپنی منکوحہ بیویون کے شکم مین لے کر اس کو اپنی اولاد سمجھتے ہین۔ یا جو اپنی عورتون کو دوسرون کے ساتھ ہم بستری کراتے ہین۔ یا جو لوگ کچھ عرصہ کے لئے جوش شہوانی مٹانے کے لئے کسی کو اجیر مقرر کرتے ہین۔ وہ دراصل انسانی فطرت کے لیول سے بہت نیچے گرے ہوئے ہین۔ ان مین اور حیوان مین صورت و شکل کے سوائے کوئی فرق نہین۔ ان کے ذمہ سخت حق تلفیون کا جرم ثابت ہے۔ پس خدا کے کلام نے عقد نکاح کا انتظام اور زنا کا انسداد اسی لئے کیا ہے۔

درحقیقت حق تلفی وحدت توڑنے کا بڑا بھاری موجب ہوتی ہے کیون کہ غاصب جب کسی کا حق چھینتا ہے۔ تو اس وقت ہی وحدت ٹوٹتی ہے۔ اور جب مغصوب اپنا حق کھوتا ہے۔ تو اس وقت بھی اس کا دل کدورت اور کینہ اور بغض سے پُر ہو جاتا ہے۔ اور وحدت قایم نہین رکھ سکتا۔ اگر کوئی شخص کسی کی کوئی شے چوری کرے۔ یا خیانت اور ظلم سے کسی کی حق تلفی کرے تو ایک فساد ڈالتا ہے۔ اور ناحق تفرقہ کی بنیاد قایم کرتا ہے۔ ایسا ہی تمام جرائم کا حال ہے۔ اور کلام خدا نے مکتوب طور پر اور فعل خدا نے مرکوز طور پر ان کے روکنے کا انتظام اسی لئے کیا ہے۔ اسی لئے سود کو حرام کیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان میں دو خاصیتین رکھی ہوئی ہین۔ ایک تو روحانی کیفیت ہے۔ اور دوسری جسمانی کیفیت ہے۔ روحانی کیفیت سے تو یہ اپنا پیوند خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے۔ اور اس کو ایسی حد تک ترقی دے سکتا ہے۔ کہ جس سے دوسری کوئی مخلوق تجاوز کر ہی نہین سکتی۔ بلکہ وہان تک پہنچ ہی نہین سکتی۔ اور جسمانی کیفیت سے تمام مخلوقات سے تعلق رکھنا پڑتا ہے۔ دراصل انسان کی روحانی کیفیت جسمانی حالت کے زیر اثر ہوتی ہے کیون کہ انسان کو اپنی قوتین استعمال کرنے کی آزادی دی گئی ہے اور نیکی و بدی کے نتیجون کا اس کے سر پر وارد ہونا اسی وجہ سے ہے

اور ذمہ واریوں کا سلسلہ اس لئے بھی بڑا ہوتا ہے۔ چونکہ زیادہ کثرت سے جسمانی قوا، کا استعمال کرتا ہے۔ اس لئے وہ غلبہ پا جاتی ہیں۔ انسان اپنی اختیاری حالت میں ایسا ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ کہ فطرت کے سچے تقاضوں کو توڑ اور قوت قلبیہ کی رہنمائی سے لاپرواہ ہو کر ایسے افعال کا مرتکب بن جاتا ہے جو وحدت کے نقیض ہوتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اس کو سنبھالنے کے لئے اور اس میں وحدت بحال رکھنے کے لئے انبیاء نازل فرمائے۔ انبیاء کا نزول اسی زمانہ میں ہوتا ہے جب عداوت۔ دشمنی۔ تفرقہ کے پیدا کرنیوالے تمام اسباب جمع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جناب سرور کائنات ہمارے ہادی و محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود ایسے زمانہ میں ہی تشریف لائے تھے۔ اور اب بھی ایسے ہی زمانہ میں خلیفۃ المومنین حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے لباس میں آپ کا نزول بحث اس چودھویں صدی میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وکیف تکفرون وانتم تتلی علیکم آیات اللہ وفیکم رسولہ ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم۔ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا کذالک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تھتدون۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ واولئک ھم المفلحون۔ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البینات۔ واولئک لھم عذاب عظیم۔ ھذا بیان للناس وھدی وموعظۃ للمتقین ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ۔ وتلک الایام نداولھا بین الناس ولیعلم اللہ الذین آمنوا ویتخذ منکم شھداء واللہ لا یحب الظالمین۔ ولیمحص اللہ الذین آمنوا ویمحق الکافرین۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ویعلم الصابرین۔ یا ایھا الذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا۔ ان اللہ مع الصابرین۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ وما لکم من دون اللہ من اولیاء ثم لا تنصرون۔ ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین۔ الا من رحم ربک ولذلک خلقھم۔ وتمت کلمۃ ربک لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین۔

یعنی تم کس منہ سے انکار کا حوصلہ کرو گے۔ تمہارے آگے آیات اللہ اچھی طرح ذہن نشین کی گئی ہیں۔ تمہارے ہی ہاتھ میں عبد اللہ آتھم اور لیکھرام کے واقعات ہوئے۔ کلارک اور محمد حسین سے جنگ میں فتح پائی۔ کرم دین مقہور ہوا۔ تمہاری آنکھوں نے کسوف و خسوف دیکھا۔ تمہیں دجال اور یاجوج ماجوج دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور تمہاری ان آنکھوں نے نبیوں کے سردار تمام دنیا کے محسن صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اور ان کے بروز مسیح موعود و مہدی کو دیکھا۔ ان ہاتھوں نے ان کا دامن چھو کر برکت پائی۔ تم میں وہ خدا کا رسول موجود ہے۔ جو کوئی خدا کو محکم پکڑے گا وہی صراط مستقیم پر ہدایت یافتہ ہے۔ اے لوگو! تم جو سب کچھ چھوڑ چھاڑ اور ہر ایک طعن و تشنیع کو برداشت کر کے ایمان لے آئے ہو۔ اب یہی مناسب ہے کہ تم خدا کے لئے ایسا تقویٰ اختیار کرو۔ کہ جو حق تقویٰ ہے۔ اور اب ہی اپنے انجام کی فکر کرو۔ کہ موت تمہیں ایسی حالت میں پائے کہ اس وقت تم مسلمان ہو۔ اور اس پاک سلسلہ اسلام کو جو خدا کی رسی ہے۔ سب کے سب وحدت اور اتفاق سے اکٹھا زور لگا کر پکڑو۔ اور مضبوط پکڑو اور خبردار تم میں کوئی وسیلہ نہ ہو اور زور لگاتے ہیں کمی کر کے پھوٹ کا موجب نہ ہو۔ اور خدا کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم بغض اور عداوت کی بھٹی میں جل رہے تھے۔ اور ایک دوسرے کو دشمن سمجھتے تھے۔ خدا نے تم پر احسان کیا ہے کہ تمہارے دلوں میں الفت والدی اور اس کینہ و حسد و بغض و نفرت کی کالی رات سے نکالکر اپنی نعمت کے خوان پر وہ مبارک صبح دکھائی۔ کہ تم دشمن سوئے تھے اور بھائی بھائی بن کر اٹھے۔ یہ تفرقہ ایک ایسی آگ تھی۔ جو نہایت ہی خطرناک تھی۔ اور جس میں گر جانے سے تمہارا بچنا نہ تھا۔ تم اس کے کنارے پر ایسی حالت میں کھڑے تھے کہ یہی گمان ہو رہا تھا کہ اب گرے۔ اب گرے۔ مگر خدا تعالیٰ نے تم پر احسان کیا۔ کہ تم کو وہاں سے بچا لیا۔ اور یہی وہ راہ ہے جس میں خدا تعالیٰ اپنے نشانات اور قدرت نمائی کے کرشمے کھول کھول کر دکھاتا ہے۔ تاکہ تم اسی راہ پر چلتے رہو۔ اور خدا نے تمہیں اسی لئے انتخاب کیا ہے۔ کہ تم میں ایک ایسی جماعت ہے۔ کہ جو تبلیغ حق پر کمربستہ ہوں۔ اور بھلائی کی طرف لوگوں کو منادی کریں۔ اور امر معروف اور نہی عن المنکر کا بیڑا اٹھائیں ایسی جماعت یقیناً بامیاب اور بہرہ مند ہوگی۔ اور ہوشیار رہو کہیں تم ان لوگوں کی طرح مت بنو جنہوں نے نشانات دیکھے بھی آپس میں اتفاق نہ کیا۔ اور وحدت قائم نہ کی بلکہ پھٹے رہے ایسے لوگ سخت عذاب میں ہوں گے۔ سمجھدار لوگوں کے لئے بیان اور متقین کے لئے یہ موعظت نصیحت ہے۔ کہ تم اس کام میں دل مت ہارو۔ سستی مت کرو۔ ہمت اور ہوشیاری سے کام کرتے جاؤ گے۔ تو تمہارے آگے کوئی حزن نہیں آئے گا۔ اور اگر تم ایمان اور ثبات قدم سے کوشش کرو گے تو کامیابی اور فوقیت تمہیں حاصل ہوگی کیا ہوا اگر تمہیں بھی کسی وقت کوئی زخم لگ گیا۔ غور کرو۔ ان لوگوں کو بھی تو اسی طرح زخم لگے ہیں۔ او گھبراؤ مت۔ یہ دن تو خدا باری باری پھیر پھیر کر لوگوں میں لاتا ہے تاکہ ایمان والوں کا کھلے طور پر پتہ لگ جائے۔ اور تم بھی گواہ ہو جاؤ۔ اور جن کے اندر ظلم بھرا ہوتا ہے خدا ان سے بیزار ہے۔ اور اس طرح ابتلاؤں میں ڈالنے سے ایک یہ بھی غرض اللہ کی ہے۔ کہ ایمان لانیوالوں میں سے ہر ایک عیب اور نقص نکال کر ان کو خالص بنا دے۔ اور کافروں کو مٹا دے جنت میں داخل ہونا کوئی آسان کام نہیں۔ تم نے یہ گمان کر لیا ہوگا کہ چپکے سے ہی جنت میں داخل کر دئے جاؤ گے۔ یہ بات نہیں جنت میں بغیر اس بات کے واضح کر لینے کے کہ تم میں مجاہدہ کرنیوالے کون ہیں۔ اور ثابت قدم صابر کون ہیں۔ داخل نہیں کئے جاؤ گے۔ اے ایمان والو جب تمہیں کسی جماعت سے مقابلہ ہو تو اپنی جمعیت اور وحدت بڑی ثابت قدمی سے قائم رکھو۔ اور اپنی ہمت اور کثرت پر بھروسہ مت کرو۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔ اور اسی کو بہت یاد کرتے رہو۔ اسی طرح سے تم جیت جاؤ گے اور جو حکم تم کو خدا اور اس کا رسول فرمائے اس کی اطاعت اپنا مقدم فرض سمجھو۔ اور سنو! اور غور کرو! آپس میں جھگڑے مت کرو۔ خدا کے لئے اپنے جھگڑوں کو ہمیشہ طلاق دو اور باہم صلح کر لو۔ اور ایک ہو جاؤ۔ نہیں تو اسی نحوست میں کام کرنے کے لائق نہ رہو گے۔ تمہارے قویٰ ضعیف اور سست ہو جائیں گے اور تمہاری عزت اور وقعت اور آبرو اور اعتبار سب جاتے رہینگے پس چوکنے ہو کر ثابت قدم رہو۔ کیونکہ ثابت قدموں کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ ظالموں اور حق تلفی کرنیوالوں کی مجالس کے رکن مت بنو۔ اور نہ ان کے یار بنو۔ بلکہ ان کی طرف جھکو بھی مت۔ اگر ایسا کرو گے۔ تو جس آگ سے ان کو کھانا ہے وہ تم کو بھی لگیگی خدا کے سوا تمہارا کون دوست ہو سکتا ہے۔ اگر تم باز نہیں آؤ گے تو خدا کی طرف سے تمہیں نصرت نہیں دی جائیگی۔ اگر رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ لیکن مشیت ایزدی یہی ہے۔ کہ جن لوگوں پر خدا نے رحم کر کے ان کو نور معرفت اور فہم ہدایت بخشا ہے۔ ان کے سوا یہ لوگ ہمیشہ اختلاف میں رہیں۔ یہ لوگ اسی لئے پیدا ہوئے۔ خدا کی بات پوری ہوئی کہ جہنم کو ان لوگوں اور جنوں سے بھریگا۔

[illegible] غور کرو۔ نماز اور حج اور [illegible] ارکان فرض سمجھے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح [illegible] درجہ کا احکام اور فرائض [illegible] ہے۔ کہ ایک ہی اور [illegible] قائم رہے۔ [illegible] میں جماعت اور جمعہ

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۔ (ثبوت)

[illegible] ہونی بات ہے۔ کہ بادشاہ بغیر لوازمات شاہی کے بادشاہ نہیں مانا جاسکتا۔ پس مامور۔ مرسل۔ نبی۔ ولی بھی [illegible] ذاتین ہوتی ہیں۔ کہ خدا کے نشانات جن کے ذریعہ سے دنیا کو پہنچتے ہیں۔ اور ان نشانوں کو زمانہ کے حالات سے مطابقت کرا کر۔ زمانہ کے اعمال کا نتیجہ ثابت کر کے مامورمن اللہ تزکیہ نفوس کرتے ہیں۔ اور ایمان کی تخم ریزی کرتے ہیں۔ پھر اعمال صالحہ سے جو الکتاب کی تعلیم سے معلوم ہوسکتے ہیں۔ نہ کسی اور طرح اس ایمانی کشت زار کی آبیاری ہوتی ہے۔ تب وہ کشت زار الحکمت کے انمول پھل لاتی ہے۔ اور ایسا انسان حکیم مانا جاتا ہے میں اپنے جماعت کے بھائیوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ ہم کو دنیا کے سامنے ناقص ادھورا اسلام پیش کرنا چاہیئے؟ یا کامل؟ ناقص تو وہ ہے جس میں صرف اصولاً خوبیاں اور ترقی کے مدارج [illegible] ذریعہ معلوم ہوسکیں۔ کامل وہ ہے کہ ایسا علم ہونے پر عمل کی توفیق ہو۔ اور زندہ خدا کا قرب حاصل ہوسکے۔ اس کی زندگی کو ہم مشہودات سے زیادہ محسوس کرنے والوں میں ہوں۔ تا یقین پیدا ہو۔ اور وہ یقین ایک طرف بدیوں سے بیزار کرے۔ اور دوسری طرف نیکیوں سے آراستہ کرے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ ریویو کی اشاعت ممالک غیر میں حضرت مسیح موعود کی وحیوں کے بغیر کرنا چاہیے۔ یا الہامات امام ربانی کے ساتھ؟ اسلام کی کامل صداقت تو جبھی ہوسکتی ہے جب ہم اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیوند ثابت کرسکیں [illegible] تو ایشیا میں اور یورپ میں اور دیگر ممالک میں مسلمان معہ اپنی کتاب کے موجود ہیں۔ پھر کیا ان کی موجودگی اشاعت کے لئے کچھ کرسکی؟ کچھ نہیں۔ قرآن شریف کا افسانہ کی حیثیت سے گذر کر ایک پرتاثیر نسخہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ مزکی [illegible] اس کی شناخت ہو۔ اور اس کے فیضان صحبت [illegible] کے ذریعہ پہنچے ہوئے نشانات آسمانی سے تزکیہ ہو اور ایمان اس طرح قائم ہو۔ اب کیا احمدی جماعت اسے پسند کرتی ہے۔ کہ حضرت اقدس کی پیشین گوئیاں ریویو سے علیحدہ کر کے ریویو کو دنیا میں پھیلایا جاوے؟ اس کا جواب جماعت احمدی کا مامورمن اللہ کی مرضی پر چھوڑنا چاہیئے۔ کلیا میں گوڑہ چھوڑنے سے کیا سود۔ احمدی پبلک کی رائے اگر نہیں لینا منظور ہے تو حکم امام ربانی لینا چاہیئے۔ اگر امام اقدس ایسا حکم دیتے ہیں۔ تو بیشک ہم پر فرض ہے کہ ہم تعمیل کریں یہ زلزلہ کی پیش گوئیاں جو آج تک ریویو میں شائع ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں کیا اسلام کو زندہ نہیں ثابت کرتیں۔ کیا ہندوستان [illegible] ذریعہ امریکہ کے ہیبت ناک زلزلے مصدق نہیں ہوئے اور اسلام کی بابرکت تاثیرات نے ان دلوں میں جو غور وفکر کے عادی ہیں جگہ نہ کی ہوگی۔ جبکہ مہینوں بلکہ سالہا سال پہلے سے ایک خدا کا مرسل اللہ تعالیٰ کے حضور سے خبریں پاکر دنیا کو ڈرا رہا ہے اور پھر جو کہتا ہے وہ پورا ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں اسلام کا بھلا معلوم ہوتا ہے یا مل. سپنسل۔ سر جارج ہملٹن بیکن کے فلسفہ کی طرح ہم قرآنی تعلیم کو پیش کریں۔ تا فلسفی دماغ والے وہ بھی بعض افراد غور کرنے والے سمجھیں۔ یا سمجھ سکیں۔ باقی دنیا ایسے ہی ناآشنا رہے جیسے آج تک ہے۔ یا یہ عمدہ ہے؟ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہم ناخنوں سے کیوں کر گوشت کو جدا کرسکتے ہیں۔ فرض کیا جاوے۔ کہ ریویو اس طور پر نکلے۔ کہ جس طرح وطن کے ایڈیٹر کی خواہش ہے یا ہمارے بھائی کمال الدین صاحب کی تجویز ہے تو کیا ہوگا؟ اسلام پھیلیگا۔ لوگ مسلمان ہوں گے۔ پھر مسلمان ہو کر کیا کریں گے۔ وہی جو موجودہ مردہ گروہ اسلام کا کر رہا ہے۔ ایسے گروہ کے پھیلنے سے اسلام اور خدا کا دین کیونکر پھیلے گا۔ ہم تو اصحاب محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے انسان و مسلمان دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہی مفہوم اسلام ہے۔ اس کا کیا ذریعہ ہوگا۔ صابون منصالحہ لگا کر کسی تالاب میں کپڑے کو ڈالدو۔ چھینٹے تک پڑا رہ کر گل تو جائیگا۔ مگر صاف نہ ہوگا۔ صاف کرنے کے لئے غسال کی ضرورت ہے۔ جب مزکی کے ذکر کو آپ اس حصہ سے علیحدہ رکھنا چاہتے ہیں۔ جو بلاد غیر میں جاویگا۔ تو پھر کیا فایدہ اسلام کو پہنچا؟ مرزا صاحب مدظلہ کے دعوے اور ان کے ثبوت اس کی بابت اور باتیں نہ لکھیئے۔ مگر پچھلا حصہ جس میں آسمانی وحی ہوتی ہے۔ وہ کیونکر ریویو سے علیحدہ کیا جاسکتا ہے اور اگر وہ الگ کرتے ہیں۔ تو پھر آپ دعوت کس چیز کی دیتے ہیں۔ اور اس چیز میں بجز ایک خیالی کے دوسری عملی صداقت یا پرتاثیر ہونے کی نہ ہوگی۔ تو اس کی کشش ہی کیا ہوگی۔ دل کھینچنے والی چیز تو صداقت ہے۔ اس کا ثبوت تو آپ غائب ہی کئے دیتے ہیں پھر رہیگا کیا۔

اس سادگی پہ کون نہ مٹ جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ میرے بھائی خواجہ کمال الدین صاحب اس پر غور کریں گے۔ اور پبلک احمدی کی تسکین کے لئے کچھ مزید تجویز سوچیں۔ ورنہ یہ ظلم ہے۔ کہ ہم سے توقع کی جائے۔ کہ ہم اپنے آقا سے دور رہ کر خوش رہ سکیں۔ ۲۵ سال سے ہم کو وابستگی سکھائی جارہی ہے۔ اب ہم سے کہا جاتا ہے۔ دور باش۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ موت زیادہ اچھی ہے۔ اس سے کہ ہم مسیح موعود کے ذکر کو اپنے سے دور کردیں۔ رہا ضمیمہ ہمارے آنسو پونچھنے کے لئے لگانا ہے۔ ورنہ اس سے فائدہ ہی کیا۔ ریویو کی ہستی سے پہلے الحکم حضرت اقدس کی وحیوں اور تقریروں کو لکھتا چلا آتا ہے بدر موجود ہے۔ خود حضرت کی تصانیف ہیں۔ ہم کو ضمیمہ ریویو کی ضرورت ہی کیا ہے۔ فضول قومی روپیہ برباد ہو۔

میں جماعہ برادران سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ سوچ لیں۔ تب فیصلہ دیں۔ اگر آپ دو ہزار روپیہ ریویو کے بہم جاری کرانا چاہتے ہیں۔ تو منیجر ریویو ہم کو اطلاع دیں۔ کہ وہ کہاں بھیجیں گے۔ کیا جنگلوں میں بھیجیں گے۔ اشاعت کی ترقی بتدریج ہوتی ہے۔ مزید ترقی کے لئے کیا جماعت احمدی ایسی بے غیرت ہے۔ کہ دولت کو قبر میں لے جائے گی۔ اس کام میں صرف نہ کرے گی۔

الراقم

ذوالفقار علی خان انسپکٹر۔ از میرٹھ

ریویو

رسالہ تشحیذ الاذہان

اس رسالہ جاریہ کا اشتہار اخبار بدر میں احباب کئی ہفتہ سے پڑھ رہے ہیں۔ اس رسالہ کا پہلا نمبر یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو شائع ہوگیا ہے۔ یہ رسالہ اول سے آخر تک دلچسپ اور قابل مطالعہ ہے۔ مگر سب سے زیادہ کمیاب اور بیش قیمت حصہ اس رسالہ کا وہ ہے۔ جو اس کے سب سے آخری صفحوں میں درج کیا گیا ہے۔ یعنی حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح جو آپ گھر میں عورتوں کو دیا کرتے ہیں۔ اس ڈائری کو صرف ایسی رسالہ کا لائق اور قابل عزت ایڈیٹر ہی نباہ سکتا ہے۔ اور دوسرے کا کام نہیں۔ اس رسالہ میں اگر دوسری کوئی مفید بات بھی نہ ہوتی۔ تب بھی ان دو مضمون کی خاطر یہ رسالہ اس قابل ہے۔ کہ اس کو سر آنکھوں پر رکھ لیا جاوے۔ لیکن اس کے سوائے دوسرے مضامین بھی مفید اور دلچسپ ہیں۔ قیمت صرف ۱۲ آنے ہے۔ اور رسالہ سال میں چار دفعہ نکلے گا۔ بہتر ہوتا کہ یہ رسالہ ماہواری ہوتا۔ عربی سیکھنے کے آسان فقرات کے واسطے بھی اس میں دو صفحہ رکھے گئے ہیں۔ اور وہ فقرات خود حضرت مسیح کی تصنیف ہیں۔ میرے پاس یہ رسالہ ریویو کے واسطے آیا ہے۔ مگر بجائے کسی ریویو کے اس کے متعلق اتنا کہہ دینا کافی ہے۔ کہ اس کے ایڈیٹر صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں۔

ثناء اللہ نے اپنا فیصلہ آپ ہی کر دیا

لیجئے راز بھی افشا ہو گیا

اپنا فیصلہ آپ کرنے سے کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے خودکشی کر لی ہے۔ یہ ہمارا منشا نہیں اور نہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ وہ کبھی ایسا کریں۔ کیونکہ وہ تو ایک نہایت ضروری کام میں مصروف ہیں اور وہ کام اشاعت سلسلہ حقہ کا ہے۔ گو مخالفانہ رنگ میں ہی ہو۔ کیونکہ ابتدا سے یہ قاعدہ چلا آیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مرسلین کے وقت دو گروہ فوراً ہو جاتے ہیں۔ جو سعید ہوتے ہیں۔ وہ اس مرسل کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس کی تائید کرتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لا کر اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیتے ہیں اور جو شقی ہوتے ہیں۔ وہ چونکہ اپنے شامت اعمال کی سبب اس لائق نہیں ہوتے۔ کہ خدا کے مرسل کے اصحاب اور ناصرین میں شامل کئے جائیں۔ اس واسطے ان کو اس کام میں لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنا وقت اور محنت اور زر خرچ کر کے اس تبلیغ کی مخالفت میں شور مچائیں۔ اور جس نے نہیں سُنا۔ اس کو بھی سنائیں۔ اور جس کے کان تک تبلیغ نہیں پہنچی۔ اس کے کان تک بھی پہنچائیں۔ اگرچہ اس خدمت میں اعلیٰ درجہ کا حصہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے اُستاد الکل مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی متوفی اور پھر مولوی اسماعیل صاحب علی گڑھی اور مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری لے چکے ہیں۔ جنھوں نے اس راہ میں اپنی جان بھی دے کر سلسلہ حقہ احمدیہ کی تصدیق میں ایک نشان پیدا کیا۔ اور غزنوی صاحبان اور پیر مہر علیشاہ صاحب وغیرہ وغیرہ ہیں۔ مگر ان میں سے بعض بیچارے مر کھپ گئے ہیں۔ اور بعض تھک کر رہ گئے۔ اس واسطے اب ان کی جگہ چند ایسے لوگوں نے لی ہے۔ جن کی وہ مثال ہے۔ کہ بلّی کے پیچھے چوہے کی سلطنت۔ اور انہی بیچاروں میں ایک مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی ہیں۔ سو فیصلہ سے مراد اس جگہ یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے پوری صفائی کے ساتھ اپنی ایک ایسی کارروائی کا بذریعہ اپنے اخبار کے اقرار کیا ہے جس سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ آج کل اہل حدیث کا درجہ دیانت و تقویٰ کہاں تک بڑھا ہوا ہے۔ اور الفاظ اسلام۔ اور اہل حدیث کے ان لوگوں کے نزدیک کیا معنے ہیں۔ اور یہ لوگ علماء کے گدی نشین ہو کر علم دین کو کس طرح بدنام کر رہے ہیں۔ گو مولوی ثناء اللہ صاحب کے واسطے یہ کارروائی کوئی نئی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ سے ایسے ہی کام کرنے کے عادی ہیں۔ اور نوجوان اہل حدیث نے [illegible] کے پالیسی باز رنگ کی طرح اسلام کو بھی ایک پالیسی باز اور پولیٹیکل شخص کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ تاہم یہ کارروائی اس کی پہلی کارروائیوں سے کچھ بڑھ کر ہے۔

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ دسمبر کے جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک تقریر میں احمدی اور غیر احمدی میں فرق بتلایا تھا۔ اور اس تقریر کو ان الفاظ سے آپ نے شروع کیا تھا۔

”کل میں نے سُنا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں۔ کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں۔ اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں۔ اور بس باقی عملی حالت مثلاً نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور حج وہی ہے۔ سو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں“

یہ مضمون اخبار بدر مورخہ ۲۶۔ جنوری میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کو پڑھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس دیانت اور امانت کے ساتھ جو آج کل کے مولویوں کا شیوہ ہے۔ مضمون کے شروع میں سے الفاظ ”کل میں نے سنا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا“۔ اور مضمون کے آخر میں سے ”سو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں“ صاف اڑا دیا۔ اور درمیانی الفاظ لے کر ایک لمبا چوڑا مضمون لکھا اور پبلک کو ایک صریح دھوکا دیا۔ اور شور مچایا۔ کہ دیکھو مرزا صاحب نے اقرار کر لیا ہے۔ کہ ان کے اور ہمارے درمیان صرف مسئلہ وفات مسیح کا فرق ہے۔

جب اس پر میں نے اخبار ”بدر“ میں پھر مضمون لکھا اور مولوی صاحب موصوف کی خیانت صریح کو لوگوں پر ظاہر کیا تو پہلے آپ نے اخبار اہل حدیث میں یہ نوٹ لکھ مارا۔ کہ اس میں ایک راز ہے۔ جو پھر ظاہر ہوگا۔ یہ نوٹ لکھ کر کوئی تین چار ہفتہ تک تو آپ بغلیں جھانکتے رہے۔ کہ اب کیا کریں۔ ایسی بے ایمانی کی کالک کو کس طرح چھپائیں۔ مگر شکر ہے۔ کہ بہت سوچ بچار کے بعد اس سیاہی کو چھپانے کی آپ کو راہ مل گئی۔ مگر وہ راہ ایسی ہے۔ کہ کوئی ایک سیاہ داغ کو چھپانے کے واسطے سارے منہ پر ہی کالک مل لے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ”وہ ہم نے تسلیم کیا۔ کہ وہ قول جو مرزا صاحب کی طرف ہم نے نسبت کیا۔ وہ درحقیقت ان کا نہ تھا۔ مگر ان کی دیگر تصنیفات سے ثبوت بھی دیدیا“

ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا آپ نے پرچہ اہل حدیث میں دیگر تصنیفات کا حوالہ دیا تھا۔ یا خاص اس تقریر کا حوالہ دیا تھا۔ یہاں تک کہ اخبار کی تاریخ بھی لکھدی تھی۔ جس میں وہ چھپا تھا۔ اور اخبار بدر کے باقی الفاظ بھی بعینہٖ نقل کئے تھے۔

اور آپ فرماتے ہیں۔ کہ یہ کارروائی ہم نے اس واسطے کی کہ تا معلوم ہو جاوے۔ کہ بدر کا ایڈیٹر مرزا صاحب کا حکم مانتا ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ اہل حدیث وغیرہ کو جواب مت دیا کرو۔ یہ عذر بھی آپ کا بدتر از گناہ ہے۔ دیکھئے اخبار اہل حدیث کی پیشانی پر کیا لکھا جاتا ہے۔

ما اہل حدیثیم و دغا را نشناسیم

صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

شاید آپ کے نزدیک کسی کے کلام میں تحریف کر کے الٹے معنے کر لینے دغا میں داخل نہیں۔ اور اخبار بدر کے ایڈیٹر کے ایمان کی تحقیقات کی آپ کو اتنی فکر ہوئی۔ کہ اس کے تابع فرمان مسیح موعود ہونے یا نہ ہونے کے واسطے آپ کے مذہب میں حیلہ و فن بھی جائز ہو گیا۔ اور ساتھ ہی صد شکر بھی قائم رہا۔

شاباش! ابو الوفا شاباش۔ پہلے تو اہل حدیث کے لیڈر اور ایڈووکیٹ مولوی محمد حسین صاحب تھے۔ مگر اب یہ لقب تجھ کو ملنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تجویز جو تجھ کو سوجھی ہے اور کسی کو نہ سوجھی تھی۔ کہ اخبار کے سرے پر لکھدے۔ کہ ہمارے مذہب میں دغا اور فن جائز نہیں۔ اور اخبار کے اندر اس کا نام ساز رکھ دے۔ پھر آپ بات کو ٹالنے کے واسطے اور بے شرمی کو دور کرنے کے واسطے مولوی غلام دستگیر اور اسماعیل علی گڑھی کے مرے ہوئے مُردے اکھیڑنے لگے ہیں اور مجھے چیلنج کرتے ہیں۔ کہ یہ ثابت کرو۔ اور وہ ثابت کرو۔ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ بھلا اب ان باتوں سے کیا بنتا ہے۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

درخواست دعا

جملہ برادران احمدی خاکسار کے لئے دعا فرماویں کہ خداوند کریم مجھے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی اطاعت کی توفیق دے اور روحانی ترقی عطا فرماوے۔ خاکسار محمد حسین کاتب اخبار بدر

عام اخبار

جنرل غلام حسین سپہ سالار افواج اسمار۔ بیمار تہا۔ جلال آباد مین فوت ہوگیا ہے۔

صاحب امیر کابل دورہ کونار سے واپس آئے۔ جلال آباد سے واپسی کی ہنوز خبر نہین ہے۔

پنجاب مین گورہ فوج کی جفاکشی مین اول نے ۱۸ میل فاصلہ ۷ گہنٹہ ۵۳ منٹ مین طے کیا۔

راجپوتانہ کے خیراتی کامون پر قحط زدہ بقدر چہ ہزار بڑھ گئے۔ ایک لاکہہ ۴ ہزار نو سو ہین۔

الور مین بہی تین خیراتی کام جاری کئے گئے۔ وسط ہند مین بہی تعداد قحط زدگان بہت ہے۔

رہتک مین چار دن کامون پر ۵۰۰۸ قحط زدہ مصروف ہین ہفتہ سابق مین ۴۲۹۱ تہے۔

لارڈ کرزن صاحب ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ کے آنریری ممبر مقرر کئے گئے ہین۔

حضور پرنس آف ویلز نے کوہ مسوری پر متصل گرجہ کے ایک پیڑ بطور یادگار لگایا ہے۔

سوڈان مین کریمہ ابو حامد ریلوے جاری کی گئی۔ صوبہ ڈنگولہ بحیرہ قلزم پر کشادہ ہوگا۔

مراکو کانفرنس مین پولیس کے سوال پر آسٹریا کے ڈیلیگیٹ نے ایک تجویز پیش کی۔ ناگوار ہے۔ مطلب یہ کہ مراکو مین سپین و فرانس کی پولیس رہے۔ لیکن ایک ڈچ انسپکٹر جنرل کے ماتحت رکہی جاوے۔

جرمن ڈیلیگیٹ نے اس کی تائید کی اور کہا کہ چین و مقدونیہ مین بہی ایسا ہی انتظام خاطر خواہ ہے۔

ڈچ کا انسپکٹر جنرل پولیس مقرر کرنا فرانس کو نامنظور ہے۔ اسکا فیصلہ اب قریب نظر آرہا ہے۔

گورنمنٹ ایران پر واضح کیا گیا ہے۔ کہ یہ وہ معاملہ ہے۔ جس کا اپیل برٹش فارن آفس ہی سن سکتا ہے۔ یہ معاملہ ایسا نہین ہے کہ ہیگ کی پنچایتی کانفرنس مین پیش کرین۔ امید کہ زیادہ طوالت نہ ہوگی۔

برٹش شاہزادی اینہ کیتہلک مذہب اختیار کرکے ہمراہ اپنی والدہ کے سین سباشین سے واپس وطن ہوئین۔ اب شاہ سپین کے ساتہہ شادی کی تیاریان ہین۔ اس کے بعد پرنسس اینہ کا نام ملکہ وکٹوریا قرار پایا۔

ترکی ٹوپی اجلاس ہائی کورٹ مین۔ سیلون کی

ہائی کورٹ مین اس بات پر گرم بحث پیدا ہوئی ہے۔ کہ وہان کسی مسلمان بیرسٹر کو ترکی ٹوپی پہنکر اجلاس مین حاضر ہونے اور پیروی مقدمہ کرنے کی اجازت نہین ہے۔ ایک بیرسٹر محمد کریم عبد القادر ترکی ٹوپی پہن کر اجلاس مین داخل ہوا۔ تو ججان نے رد کر دیا۔ مسلمان بیرسٹر نے عذر کیا۔ کہ اسلام مین کسی مجلس مین ننگے سر رہنا خلاف شریعت ہے۔ اور وہ ننگے سر عدالت مین نہین رہ سکتے اس مین سراسر خلاف مذہب خیال کرتے ہین۔ انہون نے عذر کیا کہ ہندوستان کے ہائی کورٹون مین اس کی بندش نہین ہے۔ تب یہان کیون ننگے سر پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ججان سیلون نے مشورہ کرکے قرار دیا۔ کہ ہندوستان کی ہائی کورٹون مین اس کی بابت ایک دستور نہین ہے۔ کہین اجازت ہے اور کہین اس کی اجازت نہین ہے۔ مسٹر عبد القادر نے اس کی بابت بمبئی ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس طیب جی سے دریافت کیا۔ انہون نے صاف تحریر فرمایا ہے۔ کہ بمبئی ہائیکورٹ مین تمام مسلمان ایڈوکیٹ ترکی ٹوپی پہنتے ہین۔ ایسے ہی ہندو ایڈوکیٹ اور پارسی ایڈوکیٹ بہی سر پر دیسی لباس رکہتے ہین۔ وہ ہرچند دیگر لباس مین فرنگی طرز اختیار کرتے ہین۔ لیکن ننگے سر نہین رہتے۔ اور اس پر کبہی اعتراض نہین کیا گیا ہے۔ مسٹر جسٹس طیب جی خود اپنی بابت بہی لکہتے ہین۔ کہ جب وہ ہائی مین ایڈوکیٹ تہے۔ برابر پگڑی اور بوٹ پہنکر عدالت ہائی کورٹ مین چارہ جوئی کرتے تہے۔ اور عدالت کی طرف سے کبہی اس طرف توجہ نہین کی گئی۔ کسی جج ہائی کورٹ کو اس کا نقص نہین سوجہا۔ اور کبہی اعتراض نہین کیا گیا ہے مسٹر جسٹس طیب جی نے ان مسلمان بیرسٹرون کے نام بہی دیدیئے۔ جو ٹوپی یا پگڑی اور نیز بوٹ پہنکر عدالت ہائی کورٹ مین پیروی مقدمات کرتے ہین۔ ایسی صورت مین وہ حیران ہین۔ کہ سیلون کے ججان کو اعتراض کی کیسے سوجہی ہے بخلاف اس کے معلوم کیا گیا ہے۔ کہ ہائی کورٹ کلکتہ مین اس کی ممانعت نہین ہے۔ یہان پر تمام ایڈوکیٹون اور بیرسٹرون کو برہنہ سر آنا اور پیروی مقدمات کرنا پڑتا ہے۔ سیلون مین اس کی بابت بڑا ایجیٹیشن پہیل رہا ہے۔ اور وہان تمام آبادی کے لوگ مسٹر عبد القادر کی حمایت مین ہین۔ وہ چاہتے ہین کہ مسلمانون کو ننگے سر چارہ جوئی کرنے کی ابتری سے محفوظ رکہین۔ اور اس کی بابت ولایت مین بہی فریاد کی جاویگی۔ بشرطیکہ یہان کی مزید شنوائی مین پہلو تہی کی جاویگی۔

انبالہ سے افسوسناک خبر آئی کہ ایام محرم مین تعزیہ کے لیجانے کی بابت ایک ہنگامہ تک نوبت آئی۔ مسلح پولیس کی کمک نے بروقت پہنچکر اس کو دبا دیا۔ حتیٰ کہ جنگی فوج کے منگوانے کی ضرورت پیش آئی۔ لیکن اس کے پہنچنے تک فساد فرو ہو چکا تہا۔ سنی لوگون نے ایک تعزیہ بنایا تہا اور وہ اس کو اس رستے سے خواہ مخواہ لے جانا چاہتے تہے۔ کہ جہان سراسر ہندون کی ہی دوکانین دو طرفہ پائی جاتی ہین۔ حالانکہ جو رستہ تعزیون کے گذر کے لئے سرکاری طور پر قرار دیا گیا تہا۔ اس مین وہ بازار شامل نہین تہا۔ مسلمان لوگ زور دیتے تہے۔ کہ ضرور اسی طرف سے تعزیہ گذارین گے۔ حالانکہ سرکاری لیسنس (اجازت نامہ) مین وہ بازار شامل نہ تہا۔ لیکن اس کی کچہہ پرواہ نہ کرتے تہے تعزیہ کے ساتہہ خلقت کا ہجوم بے شمار تہا۔ اور ہرچند پولیس نے بازر رکہنے مین تمام زور صرف کردیا۔ لیکن وہ لوگ ایک نہین مانتے تہے۔ اور اپنے ارادے پر ڈٹ رہے تہے۔ کہ ضرور اُدہر ہی سے تعزیہ لیجائین گے۔ تعزیہ کے ہمراہ انبوہ خلایق بڑھتا جاتا تہا اور (بقول انگریزی اخبار) وہ چاہتا تہا۔ کہ پولیس پر طاقت کا وار کرے۔ لیکن اس مین ناکام رہے پچہلے سال بہی یہان پر ایک فساد برپا ہوا تہا۔ اسی خیال سے بنظر احتیاط ایک دستہ مسلح پولیس کا بہی ڈیوٹی پر تعینات کیا گیا تہا۔ اس مسلح پولیس کو دیکہکر خلقت اور بہی پُرجوش ہوگئی۔ اور اپنے جوش کو ضبط نہ کرسکی وہ لاٹہیان لے کر مسلح پولیس پر ٹوٹ پڑے اور جن کے پاس لاٹہیان نہ تہین۔ وہ اینٹ پتہرون سے وار کرتے تہے مسلح پولیس نے اس نازک وقت پر قابل تعریف طاقت برداشت کا ثبوت دیکر غلبہ پایا۔ یعنے بلوائیون کو بڑہنے نہ دیا۔ علاوہ اس موقعہ پر مسٹر چپل صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس بہی ایک اور دستہ مسلح پولیس کی فوج کا لے کر موقعہ پر پہنچے۔ اور تب بلوہ ہاتہون ہاتہہ فرو ہوگیا۔ جنگی فوج بہی منگوالی تہی۔ لیکن جیسا کہ لکہہ چکے ہین۔ اس کے آنے پر بلوہ فرو ہوگیا تہا۔ تمام افسران ضلع و دیگر عہدیداران لے تعزیون کا جلوس شہر کے صدر بازار سے گذرتا ہوا دیکہا۔ اب بالکل امن امان ہے۔ اور بلوہ مذکور کی پاداش ۱۹ آدمی پکڑے گئے ہین۔

ایک شہادت

مکرم بندہ! اگرچہ مین ایک عیسائی مت کا سٹوڈنٹ ہون لیکن تاہم مین انصاف کی رو سے آپ کو آپکے سکول تعلیم الاسلام کی نسبت مبارکباد دیتا ہون اگر اس مین ایسے ہی سٹوڈنٹ ہین جیسا کہ مین نے میان معید احمد صاحب کو پایا۔ مین نے بہت سے سٹوڈنٹ دیکہے ہین اور بہت سارون سے مذہبی معاملات کی نسبت میری بحث ہوئی ہے۔ لیکن جیسی کہ طبع رسا اور منہ پہیر دینے والی تقریر ان کی ہے کبہی نہین دیکہی

عاجز کیلف سٹوڈنٹ سیالکوٹ چہاونی

اطلاع۔ اخبار بدر کی روانگی کیواسطے جمعہ کا دن مقرر کیا گیا تہا لیکن تجربہ سے معلوم ہوا۔ کہ جمعہ کے دن کارکنان مطبع کو اخبار کی روانگی مین مشغول رہنے کے سبب نماز جمعہ کی طیاری مین دقت ہوتی ہے اس واسطے آئندہ اخبار بجائے جمعہ کے جمعرات کو نکلا کریگا۔ اور ہفتہ آئندہ کا اخبار معمول سے ایک دن پہلے آپ کو پہنچیگا اور آئندہ انشاء اللہ ہر جمعرات کو اخبار نکلتے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

نتم اذکم

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۱ | آں مسیح دو آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۱ سلسلۃ الجدید جلد ۲ — ۲۱ محرم ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۰۶ء — سلسلۃ القدیم جلد — نمبر ۱۱

جمعۃ المبارک

چہ گویم باتو گرائی چہ ادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } ہے

معاونین درجہ دوم جن کو ع۳ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ ار

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۱ر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے۔ ان سے بحساب مابعد لیجائیگی۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئیے۔ خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید ... اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو دفتر کو دریافت کرنا چاہئیے مینیجر

نوٹل ... عما . افرلقیہ ... ھر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جاں ماست
از ملائک از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان ودل ایمان ماست
یکدگر دوری ازاں عالیجناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
نو شدہ و سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر نہ ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکراں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از شقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیساہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کیمتعلق کوئی خط وکتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہئیے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ دوبارہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ بیعت کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ واحباب کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء۔ آج بروز یکشنبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے گھر کے مکان میں بیٹھا ہوں۔ اور ایک خربزہ کی شکل پر کوئی پھل میرے ہاتھ میں ہے۔ اُس کو چھیل کر کھانا چاہتا ہوں۔ اتنے میں مَیں نے محمود احمد کو دیکھا۔ اُس کے ساتھ ایک انگریز ہے۔ وہ ہمارے گھر میں داخل ہو گیا پہلے اُس جگہ کھڑا ہوا جہاں پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں۔ پھر اُس چوبارے کی طرف آگے بڑھا جہاں بیٹھ کر میں کام کرتا ہوں۔ گویا اُس کے اندر جا کر تلاشی کرنا چاہتا ہے۔ اُس وقت مَیں نے دیکھا کہ میر ناصر نواب کی شکل پر ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے۔ اُس نے بطور اشارہ کے مجھ کو کہا کہ آپ بھی اُس چوبارہ میں جائیں۔ انگریز تلاشی کرے گا اور میرے دل میں گزرا کہ اُس میں صرف وہ کاغذات پڑے ہیں۔ جو تو تالیف کتاب کا مسودہ ہے وہی دیکھے گا اتنے میں آنکھ کھل گئی معلوم نہیں۔ اس واقعہ کی کیا تعبیر ہے۔ اس سے پہلے تھوڑے دن ہوئے ہیں یہ دیکھا تھا۔ یعنی یہ الہام ہوا تھا۔

دو کہ عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی۔ بریت

اذ کففت عن بنی اسرائیل۔

مَیں نے اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنے سمجھے تھے کہ کوئی شخص عورتوں کی طرح پوشیدہ مکر کریگا جس سے ممکن ہے کہ ہم پر اس کی دھوکہ دہی سے کوئی مقدمہ ہو مگر آخر بریت ہوگی۔ مگر یہ میرے اجتہادی معنے ہیں اور ممکن ہے کہ جو کچھ میں نے پہلے دیکھا اور جو مَیں نے اب دیکھا اس کے کوئی اور معنے ہوں لیکن ظاہری معنے یہی ہیں۔ واللہ اعلم۔

اس خواب میں محمود کا دیکھنا اور پھر میر ناصر نواب کا دیکھنا نیک انجام پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ محمود کا لفظ خاتمہ محمود کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اس ابتلاء کا خاتمہ اچھا ہوگا۔ اور ناصر نواب کا دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ ناصر ہوگا۔ اور اپنی نصرت سے ابتلاء سے رہائی دے گا۔ اور آخر یہ ابتلاء نشان کی صورت میں ہو جائے گا۔

ڈائری

القول الطیّب

۱۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء۔ فرمایا۔ اس فکر میں ہوں اور توجہ کرتا ہوں کہ اگر پتہ لگ جائے کہ کس ماہ میں آئندہ زلزلہ آنیوالا ہے تو یہ پھر ایک بڑا نشان ہو جاتا ہے۔ متعصب آدمی کا تو کیا ذکر ہے۔ لیکن غور کرنیوالے کیواسطے یہ ایک بڑا نشان ہے۔

فرمایا۔ عیسائیوں کے خدا سے تو آدم ہی اچھا رہا۔ کیونکہ آدم کے سامنے تو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔ اور ایک شیطان جس نے سجدہ نہیں کیا تھا۔ وہ ذلیل کیا گیا اور نکالا گیا۔ برخلاف اس کے عیسائیوں کا خدا شیطان کے پیچھے پیچھے لگتا پھرا اور شیطان کہہ سکتا ہے کہ چونکہ اس نے مجھے سجدہ نہیں کیا تھا۔ اسواسطے ذلیل ہوا اور پھانسی دیا گیا۔

فرمایا۔ عیسائی لوگ یسوع کی تعریف میں کہا کرتے ہیں کہ وہ بے گناہ تھا۔ حالانکہ بے گناہ ہونا کوئی خوبی نہیں۔ خوبی تو اس میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعلےٰ درجہ کے تعلقات ہوں۔ اور انسان قرب الٰہی کو حاصل کرے چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ یسوع کی لوگ حد سے زیادہ ناجائز عزت کریں گے۔ اس واسطے پہلے ہی سے اس کا وہ حال ہوا۔ جس سے ہر بات میں اس کا عجز اور کمزور انسان ہونا ثابت ہوتا ہے۔

فرمایا۔ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ کا یہ قول کہ فلما توفیتنی اس کے یہ معنے ہیں کہ جب تو نے مجھے آسمان پر اٹھا لیا۔ اگر قیامت کے دن حضرت عیسےٰ یہ کلمہ بولے گا۔ تو گویا وہ کبھی فوت ہی نہیں ہوگا۔ کیونکہ قیامت کے دن بھی آسمان پر ہی جانے کا ذکر ہوگا۔ مرنے کا تو کوئی ذکر ہی نہیں۔ اور اگر اس آیت کے یہ معنے لئے جائیں کہ جب میں فوت ہو گیا یعنی مر گیا۔ لیکن موت قیامت کے دن وارد ہوگی۔ تو اس سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ عیسائی آج تک نہیں بگڑے۔ اور ان کا مذہب راستی پر ہے۔

ایک شخص نے ذکر کیا۔ کہ مخالف کہتے ہیں کہ یہ لوگ نمازیں تو پڑھتے ہیں۔ لیکن تسبیحیں نہیں رکھتے۔ فرمایا۔ صحابہ کے درمیان کہاں تسبیحیں ہوتی تھیں۔ یہ تو ان لوگوں نے بعد میں باتیں بنائی ہیں۔

فرمایا۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ لمبی تسبیح ہاتھ میں رکھا کرتا تھا اور ایک کوچہ میں سے گذر رہا تھا۔ راستہ میں ایک بڑھیا نے دیکھا کہ خدا کا نام تسبیح پر گن رہا ہے۔ اس نے کہا کیا کوئی دوست کا نام گن کر لیتا ہے۔ اس نے اسی جگہ تسبیح پھینک دی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حساب ہیں۔ ان کو کون گن سکتا ہے

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس مع اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔ زلزلہ کے متعلق آپ نے ایک اور اشتہار لکھا ہے جو کتاب کی صورت میں زیر طبع ہے۔ اور آپ نے ایک نظم بھی لکھی ہے جو عنقریب شائع ہوگی۔

اس ہفتہ میں بابو فخر الدین صاحب سیالکوٹی سے خان صاحب عبد المجید خان کپورتھلہ سے۔ دو شخص ملک کاغان سے اور دو شخص ملک اسکردو سے بعض دوست ریاست نابھہ سے اور ایک شخص افغانستان سے اور دیگر مختلف احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ایک پرانے دوست کو خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مخدومی مخدوم صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ایک زمانہ تھا کہ آپ اور ہم ایک ہی جگہ رہتے تھے۔ ایک ہی برتن سے کھانا کھاتے تھے ایک استاد کے پاس سبق پڑھتے تھے۔ وقت فرصت ایک ہی جگہ بیٹھکر میٹھی میٹھی باتین کرتے تھے۔ وہ ایک وقت تھا اور گذر گیا۔ لیکن خدا کی صد رحمت ہو حضرت مولوی نورالدین صاحب پر جنھون نے ہم کو بالآخر ایک ایسی لڑی مین پرویا کہ دور ہون یا نزدیک ہون۔ پھر ہم فخر کر سکتے مین کہ ایک ہی تسبیح کے ہم دانے مین۔ یہ فخر مجھکو بھی حاصل ہے۔ اور آپ کو بھی حاصل ہے۔ اور اسی فخر نے جو ابو فخرالدین کی شکل مین مجسم ہو کر اس وقت میرے سامنے آیا ہے مجھے مجبور کیا ہے کہ آپ کو خط لکھون اور ایسا خط لکھون کہ آپ کو قادیان کی طرف کھینچ لاوے۔ مین کیا اور میرا [illegible] کیا۔ مگر نہین معلوم ابو فخرالدین صاحب کو آپ کے ساتھ کس قدر محبت ہے۔ کہ اس محبت نے مجھ پر اثر ڈال ہی دیا کہ مین آپ کو خط لکھنے بیٹھ گیا ہون۔ کسی عزیز دوست مہربان کو قادیان آنے کے واسطے مین [illegible] بڑھکر اور کیا ترغیب دے سکتا ہون کہ مین خود اپنی تمام کھیتی باڑی چھوڑ کر قادیان مین آ بیٹھا ہون۔ میرے ساتھ کے ملازم شدہ کلارک اس وقت ڈیڑھ سو۔ دو سو روپیہ تک لے رہے ہین اور اچھے عہدون پر ہین مگر جس بات کو مین نے پایا ہے۔ لاہور رہ کر کئی ہزار کی بھی حاصل نہین ہو سکتی۔ اور میانی تو لاہور سے بھی بہت دور ہے اور کوٹ احمدی والہ پیر میانی سے بھی آگے۔ خدا نے تو اپنا احمد قادیان مین نازل کیا ہے اور تعجب ہے۔ کہ آپکا احمدی والہ پون میانی کے پاس ہے حالانکہ عوام مین تو وہ چیز رکھی جاتی ہے جسکو گلانا اور نابود کرنا مقصود ہو۔ خدا نہ کرے کہ آپ ایسی حالت مین گرفتار ہون۔ لیکن جس قدر بے تعلقی پیدا کر رہین آپنے ترقی کی ہے وہ ضرور ایک مایوسی کی حالت ہے۔ پیارے مخدوم تھوڑی دیر کیواسطے تمام خیالات کو جدا کر کے اور علیحدہ بیٹھکر ذرا سوچین اور تصور باندھین اور فرض کرین کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہین۔ پھر آپ کو کیا کرنا چاہئے کیا آپ کے دل مین کبھی یہ خواہش پیدا ہوئی ہے یا نہین کہ اگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہوتا تو [illegible] اور وہ کرتا۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون اور صدق دل کے ساتھ کہتا ہون کہ اگر آپکی وہ خواہش سچی ہے۔ تو اس کو پورا کرنیکا اب وقت ہے اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اس وقت ہمارے درمیان موجود ہے۔ اگر چند روپیون کے خرچ کرنے سے اگر تھوڑے سے سفر کی صعوبت اٹھا کر بلکہ مین کہتا ہون کہ بہت سا مالی نقصان اٹھا کر بلکہ مین پھر کہتا ہون کہ سارا گھر بار بیچکر آپ اس رسول کی صحبت کا شرف حاصل کرین۔ تو یہ سودا آپ کو مہنگا نہ پڑیگا اور ہرگز مہنگا نہ پڑیگا۔ اس سے زیادہ مین وہ لفظ کہان سے لاؤن۔ جو آپ دنیوی زنجیرون کو توڑ دین۔ ہان دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ اس حقیقت اور معرفت کو شناخت کرین اور اس سے فایدہ حاصل کرین جو حضرت امام کے قدمون مین رہنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ والسلام خادم محمد صادق قادیان

اب مولوی صاحبان کیا فرماتے ہین

ذیل کا خط مفصلہ ذیل مولوی صاحبان کے نام روانہ کیا گیا ہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ ایسی صاف پیشگوئی کے پورا ہو جانے پر یہ لوگ کیا فرماتے ہین۔

بخدمت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسر۔ مولوی عبدالجبار صاحب امرتسر۔ مولوی محمد بشیر صاحب دہلوی۔ بابو الٰہی بخش صاحب لاہور۔ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ۔ مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی۔ سکرٹری صاحب انجمن نعمانیہ۔

مولوی صاحب

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ امام ما حضرۃ مرزا صاحب نے زلزلہ کے متعلق ایک پیش گوئی اپریل سنہ ۱۹۰۵ء مین شائع کی تھی۔ جس کے یہ الفاظ تھے۔

"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

یہ پیشگوئی نہ صرف ایک بار بلکہ کئی بار بذریعہ اخبارات الحکم و بدر و ریویو و علیحدہ اشتہارات کے شائع ہوئی اور سال بھر ہوتی رہی اور نہ صرف ہمارے ہی اخبارات نے اس کو شائع کیا۔ بلکہ اخبار عام اور پیسہ اخبار اور پنجہ فولاد اور اہل حدیث اور بعض آریہ اخبارون نے اور ہندوؤن کے اخبارون نے بھی اس کو مخالفانہ رنگ مین شائع کیا اور سال بھر تک برابر اس کی اشاعت ہوتی رہی۔

اب یہ پیش گوئی بصراحت تمام ۲۸ فروری کی رات کو پوری ہوئی ہے۔ اور اخبار سول اور اخبار عام اور دیگر انگریزی اور اردو اخبارات سے اور پرائیویٹ خطوط سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ ۴ اپریل والے زلزلہ سے ہرگز کم نہ تھا۔ بلکہ بعض جگہ اس کا زور زیادہ محسوس ہوا۔ ضلع شملہ مین کئی جانین تلف ہوئین اور کئی جگہ مکانات گرے۔ باوجودیکہ ۴ اپریل کے زلزلہ کی تباہی کے بعد تباہ شدہ علاقہ مین عموماً نے مکانات کے بنانے کا سلسلہ اور مکانون مین رہنے کا سلسلہ لوگ ختم ہی کر چکے تھے۔ پس اس پیش گوئی کے متعلق مفصلہ ذیل امور قابل غور ہین۔

(۱) - پیش گوئی کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ سال بھر اس قسم کا زلزلہ پھر نہ آئیگا۔ بلکہ دوسرے سال کے موسم بہار مین اس قسم کا زلزلہ آئیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۲) - وقت کے متعلق یہ تعیین کی گئی تھی کہ موسم بہار کا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۳) - وقت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ تعیین بھی کر دی تھی کہ ۲۵ فروری کے بعد زلزلہ آئیگا۔ حالانکہ بہار کا موسم ابتدائے فروری سے شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن بہار کی تعیین کے درمیان ایک اور تعیین یہ ہو گئی کہ ۲۵ - فروری کے بعد [illegible] ہوگا۔ الہام الٰہی ہے کہ "۲۵ - فروری کے بعد بہار ہوگا" جو شائع ہو چکا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے۔

(۴) - "خدا کی بات پوری ہوئی" اس کلمہ مین پھر کا لفظ ظاہر کرتا ہے۔ کہ پہلا زلزلہ بھی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ایک نشان تھا اور دوسرا بھی ایک نشان ہی ہوا۔ اور وہ بھی خدا کی بات تھی اور یہ بھی خدا کی بات۔ اس کلمہ سے پہلے زلزلہ کی سچائی پر اور اس پیش گوئی کی منجانب اللہ ہونے پر اس پیشگوئی نے مہر لگا دی اور اس کا ثبوت دیا۔

ایسے صریح نشان کے پورا ہونے کے بعد مین دریافت کرنا چاہتا ہون۔ کہ آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہین اور آپ کے سننے کا مشتاق ہون کہ اب اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ اخبار مین بھی مین نے یہ بات لکھی تھی۔ مگر اس خیال سے کہ خاص خط آپ کے دل پر خاص اثر کریگا مین نے یہ نامہ لکھا ہے اور امید کرتا ہون کہ آپ ضرور جواب دینگے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ

ایڈیٹر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور۔ مورخہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

مناجات بحضرت باری عز اسمہ از تازہ تصنیف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے سر و جان و دل و ہر ذرہ ام قربان تو
بر دلم بکشا ز رحمت ہر در عرفان تو

فلسفی کز عقل می جوید ترا دیوانہ ہست
دور تر ہست از خردہا آن رہ پنہان تو

از حریم تو ازینان ہیچکس آگہ نشد
ہر کہ آگہ شد شد از احسان بی پایان تو

عاشقان روئے خود را ہر دو عالم میدہی
ہر دو عالم ہیچ پیش دیدۂ غلمان تو

یک نظر فرما کہ تا کوتہ شود جنگ و جدال
خلق محتاج است سوئے حجۂ برہان تو

یک نشان بنما کہ تا نورت درخشد در جہان
تا شود ہر منکر ملت ثنا خوان تو

گر زمین زیر و زبر گردد ندارم ہیچ غم
غم ہمین دارم کہ کم گردد درخشان تو

گفتگو و بحث در دین درد سر بسیار ہست
قصہ کوتہ کن بآیات عظیم الشان تو

از ازل جنبشے دہ فطرت اغیار را
تا مگر آیند ترسان سوئے آن ایوان تو

چشمۂ رحمت روان کن در لباس زلزلہ
تا بکے سوزد و ہیچم این بندۂ گریان تو

[illegible]

[illegible] مطابق ۲۲ مارچ [illegible]

یورپ امریکہ میں دہریت کے پھیلنے کا ذمہ وار کون ہے؟

آج کل یورپ امریکہ کی مہذب دنیا کا جو حال ہے وہ اخباروں اور رسالوں اور سیاحوں کے سفرناموں اور کتابوں اور اس ملک میں آنے والے انگریزوں کے ذریعہ سے دنیا پر بخوبی روشن ہو رہا ہے۔ بہت ہی کم ایسے طالب علم اور تعلیم یافتہ لوگ اُن ممالک کے مدارس میں ہوں گے۔ جو خدا تعالیٰ پر ایمان اور عقیدہ رکھتے ہوں۔ اکثر تو سرے سے اس بات کے ہی منکر ہیں۔ کہ اس عالم کا کوئی خدا ہے (نعوذ باللہ من ذالک) سائنس دانوں کے نزدیک یہ ایک فیشن ہو رہا ہے۔ کہ سائنس دان خدا کا منکر ہو۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کو مانتے بھی ہیں۔ وہ بھی اُس کی اعلیٰ اور افضل صفات اور پاک اور مقدس ناموں [illegible] منکر ہیں۔ بلکہ ان پر ہنسی کرتے ہیں۔ خدا سے [illegible] ان کے نزدیک وقت کو ضائع کرنا ہے [illegible] اپنے دنیوی کاموں میں سر توڑ کوشش کرتے ہیں۔ ساتواں دن جو عبادت کے لئے آتا ہے وہ بھی سیر و تماشا میں گذار دیتے ہیں اور جو چند ایک گرجہ کی زیارت کے واسطے تشریف لیجاتے ہیں۔ وہ بھی کچھ مخفی اغراض اپنے دل میں رکھتے ہیں اور مخفی اغراض نہ بھی ہوں۔ تو بھی باجا سننے اور گیت گانے کے لُطف کا خیال دامن گیر ہوتا ہے فرانس نے گرجوں کو سلطنت سے بالکل بے تعلق کر دیا ہے اور خوب کیا ہے۔ امریکہ میں یہ شور برپا ہے کہ مدارس میں بائبل ہرگز نہ پڑھائی جاوے۔ اس سے بچوں کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ عام طور پر انبیاء کا نام بہت ہی بے ادبی سے لیا جاتا ہے۔ اب سوچنے کے لائق یہ امر ہے۔ کہ اس کا باعث کیا ہے۔ کہ یورپ میں اور امریکہ میں جس قدر تہذیب اور تعلیم کی ترقی ہوتی جاتی ہے [illegible] چلی جاتی ہے۔ اور [illegible] انکار بڑھتا چلا جاتا ہے

اس امر کا باعث تلاش کرنے کے واسطے [illegible] اوّل یہ دیکھنا چاہئے اور غور کرنا چاہئے کہ الفاظ مذہب اور خدا کا مفہوم یورپ اور امریکہ کی مہذب دنیا میں کیا ہے۔ کیونکہ جس چیز سے انسان نفرت کرتا ہے۔ یا محبت کرتا ہے۔ تو اس کے نام کے لفظ کے سبب سے نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے صفات کے مفہوم کے لحاظ سے کرتا ہے۔ مثلاً انسان سانپ کو جہاں پائے۔ اس کا سر کچل ڈالتا ہے۔ اور اسے باہر پھینک دیتا ہے۔ لیکن دوسرے انسان کو جہاں پائے۔ اس کے ساتھ اُنس کرتا ہے۔ تو سانپ کا نام اگر انسان رکھا جاتا اور انسان کا نام سانپ رکھا جاتا۔ تو ناموں کی طرف کوئی توجہ نہ کرتا۔ اور ہر ایک اصلی شکل اور صفات کے مفہوم پر ایک دوسرے کے ساتھ دوستی یا دشمنی کا برتاؤ کرتا۔ پس کسی شے کے ساتھ محبت یا عداوت کے تعلق کے واسطے صرف الفاظ اور نام قابل توجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے اصل مفہوم کو لینا چاہئے۔ اس بات کو مدنظر رکھکر اب یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ مغرب کی مہذب دنیا کے نزدیک **مذہب** کسے کہتے ہیں اور **خدا** کا کیا مفہوم ہے۔ سو صاف ظاہر ہے۔ کہ ان ممالک نے مدتوں سے صرف ایک مذہب ہی دیکھا ہے یعنی **عیسوی** اور جو خدا سالہا سال سے پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ **یسوع** ہے اور بس۔ اُن کے نزدیک مذہب کے معنے ہیں **عیسویت**۔ اور خدا کے معنے ہیں یسوع۔ یسوع کے سوائے اور کوئی خدا ان کے سامنے پیش نہیں کیا گیا اور عیسویت کے سوائے اور کوئی مذہب ان کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔

ان باتوں پر غور کرنے کے بعد ہر ایک صاحب انصاف بآسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ اگر یورپ نے خدا کا انکار کیا ہے تو در اصل اُن کا قصور نہیں بلکہ یہ قصور خود اُس مذہب کا ہے بلکہ یہ قصور خود اُس فرضی خدا کا ہے جو ان کے سامنے پیش ہوا۔ ایک بے حیثیت وجود جو پیشاب کی نالی سے باہر نکل کر روتا چیختا چلاتا بچوں میں کھیلتا۔ ماریں کھاتا۔ یہودیوں سے تھپڑ کھاتا۔ خوراک کا محتاج۔ پانی کا محتاج۔ ہوا کا محتاج اور پھر ایسا محتاج کہ رات گذارنے کو مکان نہیں [illegible] کھاتا اور [illegible] پاخانہ ہو کر پائخانہ [illegible] سے [illegible] بالکل [illegible] ہے۔ اگر وہ یہ خیال مان رہے۔ [illegible] خدا ہوں۔ تو ایسے خدا کا منکر کس جرم کا مجرم قرار دیا جا سکتا ہے؟ کسی کا بھی نہیں۔ یورپ اور امریکہ نے اگر خدا اور مذہب کا انکار کیا ہے۔ تو یہ امر قابل تعجب نہیں بلکہ قابل تعجب تو یہ ہے۔ کہ وہ اب تک ایسے خدا کو مانتے کس طرح سے رہے اور ایسے مذہب پر وہ اتنی مدت تک قائم کس طرح سے رہے۔

پس یورپ امریکہ کی دہریت کا ذمہ وار خود عیسوی مذہب ہے۔ ان ممالک میں اور تو کوئی مذہب پہنچا ہی نہیں۔ جو مذہب ان کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ وہ عیسائی مذہب ہے۔ اور جو خدا ان کو بتلایا گیا ہے۔ وہ **یسوع** ہے۔ اگر وہ ایسے خدا کا انکار نہ کرتے تو کیا کرتے۔ ضرور تھا۔ کہ بالآخر ان کے عقائد کا یہ حال ہوتا۔ جو کہ اب ہو رہا ہے۔ اور در اصل اسلام کے سوائے تمام مذاہب کا آخری نتیجہ دہریت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سچے صفات کا انکار رفتہ رفتہ انسان کو اصل حقیقت سے بہت دور ڈال دیتا ہے۔ اے خدا ہمیں اسلام پر زندہ رکھ اور اسلام ہی پر وفات دے۔ آمین۔

سورج دو دفعہ دکھائی دیا

ایک مشہور سیاح کا بیان ہے۔ کہ دنیا میں صرف ایک جگہ میں نے عجیب اور غیر معمولی تماشا۔ سورج کو دو دفعہ طلوع ہونے کا دیکھا میں ایک دفعہ سوئیٹزرلینڈ کی پہاڑی موسومہ رگی پر سوتا تھا اور سورج کے طلوع ہونے کا نورانی نظارہ دیکھنے کے لئے اٹھا برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑی جس کی چوٹیاں ابھی تک تاریکی سے نظر نہیں آتی تھیں۔ لیکن نمودار ہونے والی صبح کی گلابی رنگت ان کی چوٹیوں پر ظاہر ہو کر آہستہ آہستہ سے اِدھر اُدھر پھیلنے لگی پھر ایک دس منٹ میں سورج طلوع ہوتا دکھائی دیا۔ لیکن یہ بالکل زرد اور پھیکا تھا۔ گویا سورج کے اور ہمارے درمیان کہر کا ایک وسیع بادل چھایا ہوا تھا۔ جب سورج افق کے بالکل اوپر آگیا۔ تو روشنی بجائے بڑھنے کے کم ہوتی چلی گئی۔ اور اخیر کو بالکل پھیکی ہو گئی۔ لیکن تھوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر اصلی سورج ہی دکھائی دیا۔ کیونکہ جو کچھ پہلے نظر آیا تھا وہ گویا جھوٹی روشنی یا ہماری نظر کا دھوکہ تھا۔ جہاں تک کہ ہم نے دنیا کی سیر کی ہے کہیں ایسا حیرت انگیز واقع نہیں دیکھا ہے۔ یہ واقعہ ہمیں عمر بھر ہرگز نہیں بھولیگا (اروڑ بنس گزٹ)

ایڈیٹر۔ پہلے جو دکھائی دیا تھا وہ سورج کا انعکاس تھا خود سورج نہ تھا۔

بدر

۲۶ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

رکوع ۲ پارہ ۲۶ رکوع ۱۰

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار مورخہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء)

اس رکوع کا ترجمہ کرنے سے پہلے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے جو تقریر بطور تمہید کے فرمائی تھی۔ اس کا درج کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا جب کبھی خدا تعالیٰ کا کوئی رسول زمین پر آتا ہے۔ اور کوئی حق کی بات مخلوق الٰہی کے سامنے بیان کی جاتی ہے۔ تو اس وقت لوگ عموماً تین قسم کے ہو جاتے ہیں۔ گویا ان کے تین فرقے بن جاتے ہیں۔ پہلا فرقہ مصدقین کا ہوتا ہے۔ جو اس حق کو سچ جان کر تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور اس حق لانے والے کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور ہر طرح سے اس کی امداد کرتے ہیں اور اس کی نصرت کرتے ہیں پھر خود اس فرقہ کے لوگ تین درجے کے ہوا کرتے ہیں۔ درجہ اول کے وہ لوگ ہیں۔ جو اس کو فوراً مان لیتے ہیں۔ صرف اس کا چہرہ دیکھ کر پہچان جاتے ہیں کہ یہ راستباز ہے۔ ان کو کسی معجزہ اور کرامت کے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کا دل ایک ایسا نور معرفت اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ وہ نبی کا دعویٰ سنتے ہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اول درجہ کے مصدقین ہیں۔ ان کی مثال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وجود میں تھی۔ دوسرے درجہ کے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو مان تو جاتے ہیں۔ مگر کسی قدر دلائل سننے کے بعد اور تھوڑی بہت تحقیقات میں معروف رہنے کے بعد بالآخر تسلیم کر لیتے ہیں۔ تیسرے درجے کے وہ لوگ ہیں۔ جو بہت شبہات پیدا کرتے ہیں۔ لیکن بالآخر دلائل اور معجزات اور نشانات دیکھ کر مان ہی لیتے ہیں اور خدا کے [illegible] کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ یعنی تین درجے کے لوگ ہیں جو فرقہ مصدقین میں شامل ہیں۔ اور یہ سب کے سب سعید لوگ ہوتے ہیں اور اس فرقہ کا نام سعادتمندوں کا فرقہ ہے۔

دوسرا فرقہ وہ ہے۔ جو بالکل اس کے برعکس چلتا ہے اور وہ شقی بدبختوں کا فرقہ ہے۔ جو منکرین کا فرقہ ہے اور مکذبین کی جماعت ہے۔ اس کے بھی تین مدارج ہیں۔ درجہ اول کے وہ لوگ ہیں۔ جو سننے ہی بغیر سمجھے اور سوچے صاف انکار کر دیتے ہیں۔ اور بغیر دلیل کے فوراً تکذیب پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے پاس مخالفت کے لئے کوئی دلیل نہیں اور نہ وہ دلیل کی پرواہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے صرف ایک لفظ "لا" کا پڑھا ہوا ہوتا ہے۔ گویا ان کی فطرت میں ہی تکذیب رکھی ہے۔ دوسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں۔ جو بات سنتے ہیں اور دلائل ان کو دئے جاتے ہیں مگر پھر بھی انکار کرتے ہیں۔ اور کوئی دلیل ان کو فائدہ نہیں دیتی بلکہ ان کے شبہات پختہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تیسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں جو مباحثات کرتے ہیں اول میں نرم ہوتے ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ مخالفت میں بڑھ کر پکے مخالف ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ تصدیق کنندوں کے تین درجات ہیں۔ ایسا ہی مکذبین کے تین درجات ہیں۔

ان کے علاوہ ایک تیسرا فرقہ بھی ہے۔ جو نہ مصدقین میں شامل ہوتا ہے اور نہ مکذبین میں۔ یہ وہ فرقہ ہے۔ جو نہ ساتھ دے سکتا ہے اور نہ کھلے بندوں مخالفت کی جرأت اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ وہ ہیں۔ جن میں اخلاقی حوصلہ نہیں نہ اقرار ہے اور نہ انکار ہے۔ کوئی ادہر کا ملا تو ادہر کی باتیں سن لیں۔ اور دلی زبان سے ہاں ہاں کرتے رہے اور ادہر گئے تو وہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ یہ گروہ منافقین کا گروہ ہے۔ اور اس رکوع میں جو آگے آتا ہے اس گروہ منافقین کا ذکر ہے۔

سیقول لک المخلفون من الاعراب شغلتنا اموالنا واھلونا فاستغفر لنا۔ یقولون بالسنتھم ما لیس فی قلوبھم۔ قل فمن یملک لکم من اللہ شیئا ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا۔ بل کان اللہ بما تعملون خبیرا۔

ترجمہ۔ قریب ہے کہ اعراب میں سے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ وہ اب کہیں گے کہ اموال اور اہل وعیال کی مشغولیوں نے ہم کو روک رکھا۔ آپ ہمارے واسطے خدا تعالیٰ سے بخشش مانگیں۔ وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ انہیں کہہ دو اگر خدا تعالیٰ تمہیں ضرر پہنچانا چاہے یا نفع پہنچانا چاہے۔ تو اس کے حضور میں تمہارے لئے کون مالک ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ تمہاری کرتوتوں سے باخبر ہے۔

یہ ان منافقین کا ذکر ہے۔ جو صلح حدیبیہ والے سفر میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ گئے تھے۔ جب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے۔ تو عذر کرنے لگے۔ مثلاً کوئی کہتا گھر کے لوگ اکیلے تھے۔ مکان غیر محفوظ تھا۔ چور چکار کا خطرہ تھا۔ اس واسطے ہم حضور کے ساتھ نہ جا سکے۔ ورنہ ہم تو دل سے حضور کے خادم ہیں اور اپنی جانیں دینے کے واسطے تیار ہیں۔ اب حضور ہمارے واسطے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہماری اس سستی کو معاف کرے۔ ایسے ہی عذر کئے۔ مگر خدا تعالیٰ دلوں کا واقف ہے۔ اس نے اپنے رسول کو اطلاع کی کہ یہ جھوٹے ہیں۔ صرف زبان سے باتیں بکتے ہیں۔ ان کے دل درست نہیں ہیں۔

بل ظننتم ان لن ینقلب الرسول والمؤمنون الی اھلیھم ابدا وزین ذلک فی قلوبکم وظننتم ظن السوء وکنتم قوما بورا۔

ترجمہ۔ بلکہ تم نے گمان کیا کہ اب رسول اور مومنین اپنے اہل وعیال کی طرف واپس نہ آئیں گے۔ یہ بات تمہارے دلوں کو بھلی لگی۔ اور تم نے بہت برا گمان کیا۔ اور تم ہلاک ہونے والی قوم ہو۔

منافقین کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ مسلمانوں کی تھوڑی سی جماعت ہے۔ مکہ کو جاتے ہیں۔ کفار کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے ان کے ساتھ جانے کی ہم کو ضرورت ہی کیا ہے۔ ایسے بدگمانیوں نے خود ان کو ہی ہلاک کر دیا۔

ومن لم یؤمن باللہ ورسولہ فانا اعتدنا للکفرین سعیرا۔

ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے ضرور کفار کے واسطے دوزخ تیار کیا ہے۔ یہ دوزخ کفار کیلئے اس دنیا میں بھی ہے۔ اور آخرت میں بھی۔ جیسا کہ ان کے انجام سے ہمیشہ ظاہر ہوتا ہے۔

وللہ ملک السموات والارض یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء وکان اللہ غفورا رحیما۔

اور اللہ تعالیٰ کے واسطے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی۔ وہ جسے چاہے بخشتا ہے جسے چاہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے یہ آیت شریف ان لوگوں کو جو حال پر ظلم کر چکے ہیں۔ ایک راہ مخلصی بتلاتی ہے۔ تمہاری حالت ایسی ہے کہ اس کا انجام جہنم سا ہم [illegible] تو سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اگر تم اب بھی خدا کی طرف رجوع کرو اور توبہ کرو۔ تو وہ غفور الرحیم ہے۔ اور تمہارے واسطے بہتری کے سامان پیدا ہو سکتے ہیں۔

دعا مدد

ابو ظفر محمد صاحب طالب علم [illegible] سکول لاہور امتحان میں کامیابی کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

مدرسہ معین الاسلام

ہمارے پاس خبر پہنچی ہے۔ کہ سہارن پور میں ایک مدرسہ بنام مندرجہ عنوان قائم کیا گیا ہے۔ جس کی غرض یہ ہے۔ کہ غیر مذاہب کے جواب دینے کے واسطے واعظ بنائے جاویں۔ اور اس مدرسہ میں سردست ایک سنسکرت کا پنڈت۔ زبان سنسکرت پڑھانے کے واسطے ملازم رکھا گیا ہے۔ ان پنڈت صاحب کا پہلا نام بابو جگن ناتھ تھا جو بنگالہ صاحب تھا۔ وہ ۔۔۔ پور کے ضلع کے باشندے ہیں۔ اور اب وہ مسلمان ہو کر اپنا نام عبد السلام رکھتے ہیں۔ پنڈت عبد السلام صاحب کے زیر تعلیم ایک جماعت ہے اور اس مدرسہ کے قواعد اور مقاصد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مسلمان عربی کے فارغ التحصیل طلبہ کو اس مدرسہ میں وید وشاستر کی پوری تعلیم دی جاویگی۔

۲۔ بعد تکمیل نصاب سنسکرت انجمن اپنے سرمایہ سے چاروں ویدوں کا ترجمہ کرکے پبلک میں شائع کریگی۔

۳۔ عند الضرورت اپنے طلبہ کو مختلف مقامات میں مناظرے کے لئے روانہ کریں گے۔

۴۔ کافی سرمایہ ہو جانے پر اشاعت اسلام کے لئے مختلف بلاد و امصار میں روانہ کریں گے۔

۵۔ تاکہ یہ لوگ تفکرات معاش سے بے فکر رہیں۔ ان کے لئے طلبہ کو معقول وظائف دیں گے۔

شکر ہے مسلمانوں کو ان امور کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ لیکن خواہ کچھ ہی کیا جاوے۔ جب تک یہ لوگ اس طریق کو اختیار نہ کریں گے۔ جو خدا نے بتلایا ہے اور ۔۔۔ کی اطاعت اس کے اس مدرسہ میں داخل نہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ تب تک کوئی کامیابی کا منہ ان لوگ نہیں دیکھ سکتے۔

نئے خریدار

اخبار بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کرنے کا سلسلہ جو جنوری کے ۔۔۔ جوش پر تھا۔ آج کل پھر ٹھنڈا پڑا ہوا ہے اس واسطے پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہر ایک خریدار اس امر کو اپنا فرض جانے کہ ۔۔۔ پیدا کرے۔ ۔۔۔ ایسا نہ کوئی بڑی قیمت نہیں۔ صرف دوستوں کی خاطر ہم نے یہ قیمت مقرر کی ہے اور ہم اس بات پر بھی طالب ۔۔۔ لوگ بجائے یک دفعہ بوجہ اٹھانے کے چار چار آنہ ماسوا ٹکٹ کے ہی روانہ کر دیا کریں رسید برابر اخبار میں شائع ہوتی رہیگی گو مجبوراً احتیاطاً یہ کہ دیا جاتا ہو لیکن اگر گذشتہ ۔۔۔ ہم تک نہ پہنچیں بیچ ہی میں لٹکائی جاویں۔ تو ہم اس امر کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے۔ عموماً ہم کو ٹکٹ پہنچ ہی جاتے ہیں۔ والسلام

میں کس قدر کاپیاں کے باہر بھیجنے کا انتظام کر سکتا ہوں

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیوے۔ منشی ذو الفقار علی خان صاحب کو جنھوں نے اس ضرورت کو محسوس کر لیا ہے۔ کہ جس قدر کاپیوں کے باہر بھیجنے کا منیجر رسالہ انتظام کر سکے اس قدر کاپیاں بھیجنے کے لئے قوم کو تیار رہنا چاہیئے۔ پس میں ان کو یہ خوش خبری سناتا ہوں۔ کہ دو ہزار کاپیوں کے بھیجنے کا انتظام فی الفور کر سکتا ہوں۔ میں نے جو کبھی یہ کہا تھا۔ کہ زیادہ کاپیوں کے لئے ابھی کوئی انتظام نہیں ہوا وہ صرف جاپان کے متعلق تھا۔ جہاں ہم نے چاہا تھا کہ سو یا دو سو کاپی جاوے مگر بسبب پورے پتوں کے نہ ملنے کے ساٹھ کاپیوں پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ اگرچہ جاپان کے متعلق بھی ابھی میں اس کوشش میں ہوں۔ کہ وہاں بھی زیادہ کاپیاں جا سکیں۔ مگر صرف جاپان پر زور دیتے جانا میرے نزدیک غلطی ہے۔ ہم کو ابھی زیادہ زور انگلستان امریکہ پر ہی دینا چاہیئے اس سال کے ابتدا سے مجھے ایک نئی تجویز سمجھ میں آئی ہے جو اگر خدا کی نصرت اور توفیق شامل حال ہو۔ تو بہت مفید ثابت ہوگی۔ بجائے افراد کو کاپیاں بھیجنے کے آئندہ یہ تجویز کی گئی ہے کہ عموماً پرچے سوسائٹیوں۔ کلبوں۔ لائبریریوں۔ کالجوں اور سکولوں کے ریڈنگ رومز وغیرہ ایسے مقامات پر بھیجے جاویں۔ جہاں ایک ایک پرچہ کے کئی کئی ہزار کی نظر سے گذرنے کا امکان ہو۔ یہ سلسلہ ایسا وسیع ہے۔ کہ اگر قوم آج ۔۔۔ ہزار رسالہ بھیجنے کیلئے بھی تیار ہو۔ تو تھوڑا ہے پس میں اس کام کو منشی ذو الفقار علی خان صاحب کے سپرد کرتا ہوں۔ کہ وہ پورے جوش سے یہ تحریک کریں۔ کہ کم از کم اس سال دو ہزار کاپی باہر جا سکے۔ یہ طرز بھیجنے کی جو اب اختیار کی گئی ہے میرے نزدیک بہت مفید ہے۔ کیونکہ جس قدر زیادہ آدمیوں کی نظر سے پرچہ گذر سکیگا۔ اسی قدر زیادہ امید فائدہ کی ہو سکتی ہے۔ چونکہ کام کو بانٹ کر کرنیکا اصول بہت مفید ہے اور مجھے اکثر کام بھی زیادہ رہتا ہے جس کی وجہ سے بہت سی ضروری تحریکیں نہیں ہو سکتیں۔ یا التوا میں پڑی رہتی ہیں اس لئے اس کام کو ایڈیٹر صاحبان الحکم و بدر و منشی ذو الفقار علی خان صاحب اور ایسے دوسرے احباب کے سپرد کرتا ہوں کہ قوم کی متفقہ کوشش کے آگے دو ہزار کی تعداد کچھ بھی نہیں ہے۔ ہاں اگر اس سال یہ قدم رکھا گیا تو امید ہو سکتی ہو کہ آئندہ سال پانچ ہزار تک کاپیاں ہم بھیج سکیں گے جو جوش احمدی قوم نے اپنی تحریروں میں دکھایا ہے۔ اب اس کو عملی پیرایہ میں اور دوسروں کی بجائے جس کا وعدہ ہمیں غیر احمدی احباب کی طرف سے ملتا تھا۔ دو ہزار کاپیاں بھیجکر دکھائیں کہ حمایت اور اشاعت اسلام کا جوش جو دراصل ان کو اپنے پیارے امام کے جوش کا تھوڑا سا حصہ ملا ہے۔ دوسرے لوگوں سے کس قدر بڑھ کر اس جماعت کے دلوں میں ہے۔ میں انشاء اللہ یہ انتظام کرونگا کہ جس قدر کاپیوں کا چندہ آتا جاوے۔ اسی قدر کاپیاں باہر بھیجتا رہوں۔

خاکسار محمد علی۔ منیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔

آثار علم و ادب

عربی زبان اور اسکے لہجے

معزز معاصر "المقتبس" کا بیان ہے کہ سویڈن کے کاونٹ آف لینڈ برگ کی فرانسیسی زبان میں ایک رسالہ لکھا ہے موتمر المستشرقین یعنی اورینٹل کانفرنس کے چودہویں اجلاس میں جو الجزائر میں منعقد ہوا تھا پیش کیا تھا۔ اورینٹل کانفرنس کی حالت اور اس کے اجلاس کی پوری کیفیت البیان سال گذشتہ کے کسی نمبر میں ہم مفصل لکھ چکے ہیں ناظرین اس کو ملاحظہ فرماویں۔ مولف صاحب مشرقی زبانوں اور خاصکر عربی زبان کے بڑے عالم ہیں اور بلاد عرب میں ان کے بہت سے دوست ہیں جن سے دوران سفر میں ان سے تعارف ہوا خاصکر مصر و شام و جنوبی الجزیرہ میں اکثر کتابیں بھی جو تمدن کی مفید ہیں لکھی ہیں اور طلبہ نے ان سے فائدہ بھی اٹھایا ہے

اس کتاب کو فرانسیسی کے دو مشہور عالم سلفستری ساسی دکا ترمیر کی تعریف سے شروع کیا ہے جنھوں نے عربی زبان کو کثرت درس و تدریس کیوجہ سے یورپ کا ایک علم بنا دیا۔ انہیں کے ذریعہ سے جرمنی میں بھی عربی تعلیم پہنچی اور وہاں بھی لوگوں کو اس کے سیکھنے کا شوق ہوا اور اہل جرمن نے اس زبان کی عمدہ خدمت کی اور پھر تمام یورپ میں اس کا چرچا پھیل گیا۔ دس برس سے مولف کو اس زبان کی طرف توجہ ہوئی اور ایسا شوق ہوا کہ بعض لوگ بقول مولف اس کو اس زبان کو حاصل کرنے پر جس کا عام لہجہ درکنار فصیح لہجہ کی بھی تحقیر کی جاتی ہو مجنون کہتے تھے۔ برسوں کے بعد جو عربی کی لہجوں کی اصلیت دریافت کرلی اور اسلام کی قبل شعر و سخن کی حالت سے بحث کرلی اور یمن و شام کو تاریخی آثار سے مطلع ہوا میں گذری مجھے یقین ہوا کہ یہ زبان جو آج بولی جاتی ہو قبل اسلام بھی پھیلی ہوئی تھی اور عرب اس زمانہ میں جاہل وحشی نہ تھے۔ اور نہ ناچیز ہونے کے بعد چیز بنے تھے۔ کیونکہ ان کے صاحب علم ہونے کا ثبوت اس سے ملتا ہو کہ صفا سبائی کے چرواہوں اور غرب و حجاز والوں نے ہزارہا ایسے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن پر ان کے خطوط موجود ہیں اور یہ خطوط یمن کے خط حمیری کے پہلے کے ہیں۔

(البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسلامی اخبارات

مجھے اس وقت یہ ثابت کرنے کے لئے کسی طویل بحث اور دلائل و براہین پیش کرنے کی ضرورت نہیں کہ مذہب اسلام فی الحقیقت ایک زندہ۔ زبردست۔ اور خدا تعالیٰ کا برگزیدہ دین حق ہے۔ کیونکہ قطع نظر اس سے کہ عقل و نقل سے اس کے افضل ترین ادیان موجودہ ہونے پر مہر لگ چکی ہے جسے نہ صرف اسلامی دنیا کے کروڑہا نفوس بشرح صدر تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ غیر مذاہب کے بھی اکثر ارباب بصیرت اہل الرائے اس کی صداقتوں اور محاسن کی شہادت دے چکے ہیں اور دے رہے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ باوجود اتمام حجت ہو چکنے کے اب تک کروڑوں مخلوق اس پر ایمان لانے کی نعمت سے محروم ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کسی امر کا صرف جان لینا یا سمجھ جانا اور چیز ہے۔ اور اس پر کاربند ہونا چیزے دیگر۔ گویا محض سرسری علم۔ بصیرت کے درجہ کو پہنچا ہوا پختہ یقین اور عمل جدا جدا چیزیں ہیں۔ چنانچہ اس وقت ہزاروں لاکھوں غیر مذاہب کے لوگ دنیا میں ایسے موجود ہیں۔ جو عملی طور پر اسلام کی بعض ہدایتوں اور صداقتوں کے قائل و مداح ہیں۔ مگر نہیں جانتے کہ یہ دراصل دین الفطرت کے محاسن اور برکات سے ہیں مثلاً توحید۔ نیکوکاری۔ راست گفتاری۔ خلوص نیت۔ عزم و استقلال۔ انسانی ہمدردی۔ باہمی خوش معاملگی۔ حق جوئی۔ انصاف پسندی۔ صاف گوئی اور آزادی رائے وغیرہ وغیرہ۔ اور برعکس اس کے اتنے ہی بلکہ شاید ان سے بھی زیادہ آدمی اب اس وسیع دنیا میں ایسے ملیں گے کہ باوجود داخل اسلام ہونے کے بھی۔ اور اسلام کے نام لیوا کہلا کر بھی جان بوجھ کر اس کے احکام کو کھلم کھلا ٹالنے میں ذرا نہیں ڈرتے بلکہ اب تو شوخی میں بڑھتے جاتے ہیں ان کی شوخی۔ بے باکی۔ اور ناخدا ترسی معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلموں سے بھی بڑھ چلی ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ان پر جو ان کے دین کی حجت تمام ہو چکی ہے اس واسطے وہ بہ نسبت دیگر اقوام و ملل کے امور دنیاوی میں زیادہ خوف خدا سے کام لیتے۔ مگر برخلاف ازیں انہوں نے خشیۃ اللہ کو علی العموم ایسا ہی بالائے طاق رکھ دیا ہے جیسے کہ ایک قادر قہار ہستی پر ایمان نہ رکھنے والا دہریہ کر سکتا ہے۔ بلکہ سچ پوچھو۔ تو دہریئے بھی بعض بے حیائی کے کاموں یا ناسزا حرکات کے اتنی دلیری سے مرتکب نہیں ہوتے کیونکہ وہ کم از کم ایسی باتوں کو اخلاقی برائی اور سوسائٹی کا گناہ سمجھتے ہیں۔ مثلاً کھلے خزانے شراب پینا۔ سیہ کاریاں کرنا جھوٹی گواہیاں دینا۔ خلق خدا کو دھوکے سے لوٹنا۔ خدا کے پاک بندوں کی شان میں سب و شتم بکنا۔ بڑی دلیری سے بدمعاملگی کرنا۔ کج خلقی و ناخدا ترسی کو روا رکھنا۔ صوم و صلوٰۃ کو بڑی بے باکی و صفائی سے ٹالنا۔ جاہلانہ اور فاجرانہ حرکات میں عوام کالانعام کا ساتھ دینا وغیرہ وغیرہ۔ ہم عیسائیوں کو الزام دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے کفارہ کے ناپاک عقیدہ سے دنیا میں بہت سی خرابیاں پھیلائی ہیں۔ مگر مسلمانوں کی حالت ایک طرح ان سے بھی زیادہ شرمناک قابل ملامت ہے کہ خدا اور اس کا رسول (صلعم) تو ایمان کے ساتھ عمل صالح کو ضروری و لازمی قرار دیں حتیٰ کہ ہمیں یاد نہیں پڑتا کہ قرآن مجید میں کہیں بھی ایمان کے نرے زبانی جمع خرچ کو کافی بتلایا گیا ہو۔ بلکہ جہاں امنوا آیا ہے۔ وہاں عملوا الصالحات بھی ضرور ہی موجود ہوگا۔ اور مسلمان ہیں کہ کفارہ پر ایمان رکھنے والے ضالین کی طرح خالی اقرار باللسان پر تکیہ کر بیٹھے ہیں کہ بس بہشت کا پٹہ لکھا گیا اب عمل صالح کی کیا ضرورت ہے۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ خیر۔ اس موقعہ پر اسلام کی حقیقت اور افضلیت ثابت کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ خاص کر جبکہ اسلامی اخبارات۔ کے ایڈیٹر جن کی طرف ہمارا روئے سخن ہے۔ عموماً خود بھی اس بارہ میں ہم سے متفق ہیں۔ اگرچہ بدنصیبی سے ان میں بعض عملی یا اعتقادی دہریے ہی ہوں۔

یہاں اس پر بھی خامہ فرسائی کرنا ہمارا مقصود بالذات نہیں کہ آیا ان نام نہاد حامیان دین اور محبان ملت نے عام طور سے حمایت دین اور حب ملت کا فی الاصل کہاں تک حق ادا کیا ہے۔ بلکہ اس جگہ ہمیں صرف ایک بارۂ خاص میں ان کی حب و حمایت کو دیکھنا ہے۔

معزز ناظرین بدر کو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کی اخباری دنیا میں کچھ عرصہ سے اشاعت اسلام کا چرچا ہو رہا ہے۔ بہت سے اہل قلم زور کے ساتھ یہ رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ مہذب اور روشن خیال اقوام یورپ وغیرہ پر اگر اسلام کی صداقتیں اور محاسن معقولیت اور متانت سے پیش کئے جائیں اور یہ ثابت کیا جاوے کہ جہاں اکثر دیگر مذاہب بحالت موجودہ عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کے نزدیک قابل قبول نہیں رہے۔ وہاں اسلام بفضلہ روز بروز برحق ثابت ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ آج کل کی حیرتناک انسانی ترقیات اور سائنس و فلسفہ بھی سب کے سب مل کر اس کی بنیادوں کو جو خود خدا تعالیٰ لایزال کی ڈالی ہوئی ہیں۔ ذرا نہیں ہلا سکتے۔ تو ممکن ہے۔ کہ شائستہ قومیں اس دعوت کو خوشی اور شکرگزاری سے قبول کریں۔ کیونکہ صلیب پرستی وغیرہ کے گندہ اور مجروح عقیدوں سے ان کے اکثر و بیشتر سمجھدار افراد بالکل بیزار ہو چکے ہیں۔

اس معاملہ میں کسی نے تو (خاص کر یورپ یا ان کی طرف) اسلامی مشن کا بھیجا جانا تجویز کیا۔ اور کسی نے حقیقت و صداقت اسلام پر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کا بکثرت بلا قیمت شائع ہونا۔ لیکن بعض حاضرین نے جن کو ہم فہمیدہ۔ روشن خیال۔ آزاد طبع۔ اہل الرائے ہونے کے علاوہ حق گو اور انصاف پسند بھی ملتے ہیں مگر ایک حد تک۔ یہ بات قرار دی کہ ریویو آف ریلیجنز کو جو اس وقت حمایت و اشاعت اسلام کی خدمت مہذب ممالک میں بوجہ احسن انجام دے رہا ہے۔ حتیٰ کہ بعض کی رائے میں یہ مہتم بالشان کام اس معقولیت۔ متانت اور زور و شور کے ساتھ اب تک کسی اسلامی پرچہ سے بھی نہیں بن پڑا۔ بلاد یورپ وغیرہ کے لئے اعلائے کلمۃ الحق کا آرگن مانا جاوے۔ اور متفقہ قومی اعانت سے اس کی وہاں ایک بڑے پیمانہ پر بااستقلال اشاعت ہوتی رہے۔ اخبار وطن لاہور کے باہمت ایڈیٹر صاحب نے تو یہاں تک بیڑا اٹھایا کہ اس کار خیر میں اس قدر امداد ہم اپنی گرہ سے دیں گے اور اپنے خریداروں سے دلائیں گے۔ لیکن افسوس کہ بہتوں کو جنہیں حمیت اسلام کے بڑے بڑے دعوے ہیں۔ اتنی بھی توفیق نہ ہوئی۔ کہ زبانی باتوں سے ہی اک صریح اور مسلمہ امر حق کی تائید کر گذرتے۔

یہ کیوں؟ محض اس لئے کہ ریویو موصوف سلسلہ حقہ احمدیہ کا آرگن ہے۔ ان کی زبان و قلم سے اس کی واقعی خوبیوں کا اعتراف کرنا بھی ان کے مشرب میں کفر ہے۔ کاش یہ نادان چشم بصیرت رکھنے اور سلیم الفطرت ہوتے۔ تو اور کچھ نہیں اتنا ہی سوچتے۔ کہ احمدی سلسلہ یا ان کے لفظوں میں قادیانی مشن اگر (نعوذ باللہ) حق پر نہیں بلکہ گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔ تو پھر اس کے لیڈروں کو دین حق کی پرزور خدمت و حمایت کی ایسی توفیق کہاں سے مل جاتی ہے جسے یار و اغیار سب مانتے۔ اور داد دیتے ہیں۔ اسلام کی جو معنی خیز فلاسفی اسے سوجھی ہے۔ دین الفطرت کی تائید میں جیسے جیسے زبردست اور ساکت دلائل اور کتاب اللہ کے جو جو حقائق و معارف یہ فرقہ اور اس کا امام (علیہ السلام) پیش کرتا ہے۔ ان تک اوروں کی عقول و اذہان کی رسائی کیوں نہیں؟ کیا اس وقت مسلمان علماء قرآن و حدیث کا گھاٹا پڑا ہوا ہے۔ لاکھوں نہیں تو ہزاروں اب بھی اس ایک ہی ملک میں موجود ہوں گے۔ لیکن اصل میں بات یہ ہے۔ کہ مامور من اللہ امام وقت کے انکار کا وبال و نکال ہے۔ جو انہیں سچی بصیرت سے اور مغز کتاب اللہ کے فہم سے محروم کر رہا ہے۔ اگر ان میں اہل نظر ہوتے۔ اگر دل کی باطنی آنکھیں روشن ہوتیں۔ تو امام کی بھی شناخت کر لیتے۔ کہ عین ضرورت کے وقت آسمانی تائیدوں۔ نصرتوں۔ اور نشانوں کے ساتھ آیا ہے۔ تب قرآنی حقائق و معارف بھی ان پر کھولے جاتے۔

ایک دجالہ کی کارروائی

کیا اب بھی مسلمان عیسائی مسون کو اپنے گہر مین جانے دین گے؟

ایک تازہ واقعہ جو کل دہلی مین ہوا ہے۔ وہ سناتا ہون چونکہ عرصہ سے دہلی شہر مین مسون کا یہ کام جاری ہے۔ اکثر گھرون مین مسلمانون کے جاکر تعلیم صنعت وحرفت کے بہانہ سے اپنی انجیل کی منادی کرتی رہتی ہین۔ جس کا نتیجہ شدہ شدہ یہ ہوا [illegible] نوعمر نوجوان لڑکیان مسلمانون کی ورغلان کر لے گئین۔ اس کا بہت شور وغل ہوا۔ مگر مسلمان ناکام رہے۔ آخری واقعہ ماہ رمضان مین یہ پیش آیا کہ ایک مسلمان معروف بہ نواب برنٹ والا جو کہ بہ سبب عاشق مین رہتا تہا کہ مس صاحبہ اس کی نوجوان ناکتخدا لڑکی کو تعلیم وتربیت سکہلانے کے واسطے نہین۔ بلکہ عیسائی بنانے کے لئے آیا کرتی تہین۔ اور ان ایام آمد ورفت مین ان کا جادو دختر ناکتخدا پر پورا اثر کر گیا۔ والدین دختر نے اس کی شادی کی طیاری کر کے تاریخ نکاح مقرر کر دی۔ جو بہت تہوڑے دن کی تہی مس صاحبہ کو اس کا علم ہوا انہون نے جانا کہ بعد شادی اس مسیحی کو لے جانا دشوار ہوگا۔ کیونکہ ایک مستقل دعویدار اس کا خاوند موجود ہو جاوے گا۔ مناسب ہے کہ ابہی اپنی نیل مرام اس کی شوہر کے اس کو کا فور بنا دین۔ چنانچہ جب کہ شادی مین چند ہی روز باقی رہے۔ تو مسیح کی بہیڑ نے اس دختر کو برضا مندی اس کے گہر سے بہا کر گاڑی مین سوار کرا مشن ہوس مین داخل کیا اور نہایت محبت و اخلاق سے اس کو رکہا۔ دختر کے والدین وبرادران حقیقی نے مطلع ہونے پر زنانہ مشن مین دختر کو واپس لینا چاہا۔ مگر مس تہاربرن صاحبہ منتظمہ مشن نے بذریعہ چٹھی ان کو حوالہ پولیس کر دیا۔ جہان سے چالان ہو کر عدالت مسٹر کرنی سنگہ صاحب مجسٹریٹ مین ہوا تہا ان کو لااسا قسلی دیکر بری کر دیا۔ اور کہا کہ جاؤ۔ اگر دعویٰ ہے۔ تو بذریعہ عدالت وصول دختر کا استغاثہ کرو۔ بتحریک چند علماء دہلی یعنی مولوی عبدالحمید صاحب واعظ و مولوی شرف الحق وغیرہ والد دختر نے ایک باضابطہ استغاثہ عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مین اغوا دختر نابالغہ کا دائر کرایا۔ صاحب ممدوح نے وہ عرضی اسی عدالت مین جس سے پہلے چالان پولیس کا فیصلہ ہوا تہا سپرد کرائی۔ وہ عرضی قریباً دو ماہ تک زیر تجویز رہی جس سے دختر مفرورہ بخوبی مس صاحبان سے مانوس ہو گئی۔ اور قابل اطمینان مس صاحبہ وہ مذہب عیسائی مین داخل ہو چکی۔ تو استغاثہ مذکور کسی فریق کی درخواست سے عدالت کرنی سنگہ صاحب سے منتقل ہو کر خود صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت مین آگیا۔ اور جہان پر اس کا آخری فیصلہ ہوا۔ والد دختر کو کسی نامعلوم ذریعہ سے یہ اطمینان دلائی گئی۔ کہ اگر تیری لڑکی تیرے سامنے آجاویگی۔ تو وہ ضرور تیرے ساتھ چلی آوے گی۔ پس تو صرف یہ کوشش کر۔ کہ میری لڑکی جو عرصہ دراز سے مسون کے پاس ہے۔ مجھکو ملوائی جاوے۔ اگر وہ میرے ساتھ چلنے پر رضا مند ہو گئی تو مجھکو مل جاوے۔ اور اگر مس صاحبہ کے ساتھ رہنے پر رضامند ہوئی۔ تو مس صاحبہ کو مل جاوے۔ اس وقت افتادہ پدر دختر نے یہی بیان صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکہوا دیا۔ اس بنا پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے باطمینان اسے دختر کو معہ مس صاحبہ عدالت مین بلوایا اور تہوڑی دیر کے لئے اجازت دی۔ کہ اپنے والد سے علیحدہ گفتگو کر لے۔ اس کے بعد بیان ہوگا۔ والد بزرگوار نے نہایت ہی منت وخوشامد۔ عرض معروض اپنی مہربان دختر کی خدمت مین کی۔ ہمراہ مولوی شرف الحق صاحب۔ مگر اس نامہربان دختر نے صاف جواب دیا کہ اے ڈہیٹ باپ۔ مین تیرے پاس رہنا نہین چاہتی۔ خواہ تو مر جا یا قید مر جا یا چلا جا۔ اس کے بعد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بمواجہہ فریقین دختر مستغیثہ کا بیان لکہا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ میرے باپ اور بہائی مجہسے بازار مین پیشہ کرانا چاہتے ہین۔ اور حرام کاری کے ذریعہ سے مجہ سے کہتے ہین۔ کما کر کہلا۔ اس لئے یہ کام مجہ کو منظور نہین ہے۔ مین برضامندی اور خوشی سے بلا تحریک غیری ایسے مان باپ کو جو حرام کاری مجہ سے کرانا چاہتے ہین۔ چہوڑتی ہون۔ اور اپنی مخدومہ ومحترمہ ہمدم وغمگسار مس ولیم یا مس تہاربرن صاحبہ کے پاس رہنا چاہتی ہون۔ میری عمر بائیس ۲۲ سال کی ہے والدین جو پندرہ سالہ مجہ کو بتلاتے ہین۔ غلط ہے۔ بس یہ بیان لکہا۔ اور دعوی ڈسمس۔ دختر حوالہ مس صاحبہ ماں باپ بہائی محروم ونامراد بچانہ واپس۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس پر آج کل دہلی مین مسلمانون کے گرما گرمی سے جلسے ہو رہے ہین۔

دوسری تازہ خبر۔ میرزا حیرت مجدد دہلوی نے استغاثہ مارپیٹ کا ان ملزمان پر دائر کر دیا جنہون نے خود بندولبست کو مارپیٹ کی تہی۔ اس کے دوسرے دن ملزمان نے بہی حضور کے برخلاف استغاثہ مضبوط وجوہات سے دائر کر دیا۔ تاریخ پیشی قریب ہے۔ دیکہین کیا ہوتا ہے۔ حیرت نے اخبار مین اس مارپیٹ کی نسبت یہ تحریر فرمایا تہا۔ کہ ہم کوئی دعوی نہین کرین گے۔ مگر نہ معلوم کسی الہام کی بنا پر یا حواب حیرت کی یہ استغاثہ آپ نے دائر کر دیا ہے۔ جس سے رہی سہی عزت بہی برباد ہو جاوے۔ فقط

قاسم علی احمدی

یہ اشتہار نارووال مین تقسیم کئے گئے۔

اشتہار (اختصاراً)

مولوی اسماعیل کا فرار

جملہ احباب مسلمانان نارووال پر عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بخوبی واضح ہے کہ مولوی اسماعیل جو جلدی اپنے تئین جماعۃ حنفیہ کا بانی سمجھتا ہے۔ بار بار جماعت احمدیہ کی جانب بذریعہ تحریرات کے لکہتا تہا کہ اگر آپ لوگونکو تحقیق حق کا کچہ بہی شوق ہے۔ تو آؤ اور ہمارے مقابلہ کے لئے میدان بحث مین نکلو اور حضرت مسیح ابن مریم کی حیات ووفات اور نیز مرزا صاحب کے جملہ دعاوی کے ہر ایک پہلو پر بحث کر کے تمام افراد اہل اسلام پر واضح کرین کہ از روئے قرآن کریم واحادیث صحیحہ کے احقاق حق بجانب کس فریق کے ہے۔ اور ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر ایک رقعہ کا جواب یون ہی تحریر کیا جاتا تہا کہ ہم دونون فریق کو مناسب نہین کہ بازار مین اکہاڑہ لگا کر دیگر مذاہب سے اسلام پر ہنسی کرائین۔ مگر آپ بار بار ہماری ہر تحریر کا یون جواب فرماتے گئے کہ ہم نہین مبہاکہ خفیہ جنگ کرنا ہم کو قطعاً منظور نہین ہے جب تک آپ لوگ صحابہ کرام کے مثیل بنتے ہو صحابہ ہی کی طرح بلا دہڑک میدان مین نہ نکلین۔

پس ہم آخر کار جماعت احمدیہ نے مولوی اسماعیل کو مجبور کرنے پر آپکی بار بار کی درخواست سے علانیہ بحث کرنے کو قبول کر لیا اور ایک جوابی تحریر مع مندرجہ شرائط طریق مباحثہ کے مولوی صاحب کی خدمت مین ارسال کر دی جس مین خلاصۃً یہ لکہا گیا تہا۔ کہ جماعت احمدیہ کی جانب سے **احمد الدین** ہی مقرر رہیگا۔ اور تم خود آپ یا جس کو چاہین کہڑا کر سکتے [illegible] ہر فریق دو دو گھنٹے تقریر کریگا وغیرہ۔ جبکہ ہمارا یہ رقعہ مولوی صاحب کی خدمت مین پہنچا تو آپ ہماری مستعدی بحث کے لئے دیکہکر حواس باختہ سا ہو گئے اور وہ جوش جو بطور ابولہب کی طبع مین شعلہ زن ہو رہا تہا یکبارگی ہی کالعدم ہوا اور اپنے تئین محض ایک لاف زن سمجہکر شہر مین لگے مولویون کے پاس جانے۔ کہ کوئی ہے جو آج مسیح کی حیات ثابت کرنے کے لئے احمدیون سے بحث کرے لیکن سب نے انکار کر دیا۔ بالآخر جب مولوی صاحب اپنے شہر والون سے مایوس ہو گئے تو دیگر بلاد کی طرف سوچنے لگے کہ کس عالم کو منگوایا جاوے۔ حتی کہ سوچتے سوچتے آپ کی نظر وہ علماء پر پڑی جو معتبر ہونے ضلع گورداسپور مین متمکن ہین۔ مگر انہون نے جواب دیا کہ ہم مورخہ ۱ ماہ آئندہ تک جو آج سے قریباً پونے دو ماہ کی ہو گی مین بحث کے لئے فرصت نہین پاتے۔ پھر کہین سے گشت کر کے ہو گئے جناب مولوی خدابخش صاحب تشریف آور ہوئے مگر انہون نے کہا کہ طبع کارروائی کیواسطے مبلغ ۲۵ جمع کرو۔ تب مباحثہ کرونگا۔ اسماعیل کو توفیق نہ ہوئی کہ کر سکے اور بالآخر آج مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۰۶ء کا یوم آگیا۔ لیکن کوئی عالم دین تشریف آور نہ ہوا۔ اب ہم مولوی اسماعیل صاحب سے پوچھتے ہین کہ ہمکو مقابلہ کے لئے بلا کر کہان گیا۔ خداتعالی

[illegible]

عام اخبار

ہندوستان میں پچھلے ہفتہ طاعون سے ۸۵۰۰ فوتیاں ہوئیں۔ ہفتہ سابق میں ۸۷۷۰ تھیں۔

پچھلے ہفتے پنجاب میں طاعون سے ۲۶۲۳ فوتیاں تھیں۔ صوبجات متحدہ میں ۱۸۹۷ تھیں۔

حضور ویسرائے ۲ - اپریل کو دہلی ہوکر سرگودہ میں ٹھیرینگے - اور کو ہٹ سے پشاور پہنچینگے۔

بدھوار کو کلکتہ میں سخت طوفان۔ بارش کے ساتھ اولے بھی پڑے۔ وسط مارچ غیر معمولی ہے۔

کارخانجات بمبئی میں کام کرنے کے گھنٹے - لنکاشائر کے کارخانہ دار پارچہ بافی کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن کل مشٹر اسلے کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو بتلایا۔ کہ بمبئی کے کارخانجات پارچہ بافی میں زیادہ گھنٹوں تک کام کیا جاتا ہے۔

مراکو کانفرنس - الجزائر کے اجلاس ملتوی ہوگئے اور جلد اس کے شکست ہونے کے آثار نظر آتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ براہ راست تصفیہ کریگی۔

فلپائن میں لڑائی - واشنگٹن کی سینٹ نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے فلپائن میں عورتوں اور بچوں کے قتل کئے جانے کے متعلق مکمل رپورٹ طلب کی گئی۔

یادگار نلسن - ٹریفالگر کے معرکہ کارزار کے متعلق نیلسن نے جو نقشہ اپنے ہاتھ سے تیار کیا تھا اور جو ایک صدی سے گمنام پڑا ہوا تھا۔ لندن میں ۳۶۰۰ پونڈ میں نیلام ہوا۔

پٹنہ - پلیگ کا زور روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ بقول بہار ہیرلڈ کے صوبہ بہار میں اموات کی ہفتہ وار تعداد سات ہزار سے نو ہزار تک ہو گئی ہے۔ خدا رحم کرے۔ خاص میرے محلہ میں روزانہ ایک نہ ایک کیس ہو ہی جاتا ہے۔

اورنگ آباد ۔ ۸ محرم حال کو یہاں ایک عبرت انگیز واقعہ پیش آیا جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ عصر کے وقت ایک درویش فاقہ کش مسافر شکل مسمی فدا حسین ایک شخص نے بوہرہ کی دکان واقع چوک پر اپنی فاقہ کشی کی تکلیف کا اظہار کرنا شروع کیا۔ لیکن جب بوہرہ مذکور اُسے ایک پیسہ دینے لگا۔ تو درویش نے نہ لیا اور اپنی حالت زار دکہائی۔ جس پر خفا ہوکر دوکاندار نے اُس کو بُرا بھلا کہا۔ اور بہ سختی نکلوا دیا۔ اس پر فقیر غریب نے قبلہ رخ ہوکر کچھ بددعا کی۔ اور چلتا ہوا۔ اتفاق دیکھئے۔ کہ بوقت ۱۱ بجے شب کے بوہرہ مذکور کے مکان سے ایک آگ کا شعلہ نمود ہوا جس نے نصف گھنٹہ کے عرصہ میں اس کی دوکان اور ہر دو مکانات عالی شان کو تمام اسباب تجارت وغیرہ کے جلاکر خاکستر کر دیا۔ اس کے بعد دوسرے بوہروں کی دوکانات و مکانات کی طرف بھی آگ رجوع ہوئی اور ۳ گھنٹہ کے عرصہ میں تخمیناً چالیس عمارات عالی شان کو معہ تمام اسباب کے جلا دیا تعلقدار صاحب ضلع معہ دیگر عہدہ داران مقامی بر وقت آ پہنچے۔ اور ہزاروں آدمی بھی کمک کو موجود ہوگئے۔ مگر آگ کے شعلے آسمان تک موج زنی کرتے رہے۔ دور دور تک کوئی کھڑا نہ رہ سکتا تھا۔ تخمیناً پچاس لاکھ روپیہ سے زیادہ نقصان کا اندازہ ہے۔ یہاں کے جملہ بوہرہ متمول و تجارت پیشہ ہیں اور شہنشاہ عالمگیر کے زمانہ میں گوجرات و سورت وغیرہ سے آئے ہوئے ہیں۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ بجز کثیر مالی نقصان کے جانی نقصان کچھ ہوا۔ سچ ہے۔ ؎

آتش سوزاں نہ کند با سپند
آنچہ کند دود دل دردمند

تحصیل جگادھری (ضلع انبالہ) ۲۸ فروری کی شب کے بھونچال میں موضع دودہ پور ضلع انبالہ تحصیل جگادھری کے سارے آدمی رات کو سوئے ہوئے مرگئے ہیں۔ صرف تین آدمی بچے۔ تحقیقات ہو رہی ہے

موضع [illegible] ضلع سہارنپور میں جو ایک کنواں سوکھا پڑا تھا۔ وہ بھی زلزلہ کی رات کو بھر گیا۔ [illegible] اس میں موجود ہے۔

آتشزدگی - ۱۸ مارچ ۱۹۰۶ء کو کلکتہ میں جہاز مرشد پر سخت آتش زدگی ہوئی۔ آگ سن کے گٹھوں میں لگی تھی۔ مسافر بچ گئے۔ سن کے گٹھوں اور چائے کے صندوقوں کو پھینکنے کی کوشش کی گئی۔ چائے کے ۲۰۶ صندوقوں میں سے ۳۰ اور سن کے ۱۳۵ گٹھوں میں سے تقریباً نصف اچھی حالت میں ہیں۔ باقی صندوق بھیگے ہوئے اور ناقص حالت میں ہیں

لاہور - ۱۵ - مارچ ۱۹۰۶ء "تین ماہ کے قریب نیند" تعجب ہے۔ کہ لاہور میں ایک یورپین ریلوے گارڈ برابر تین ماہ کم سوتا رہا ہے۔ اور اس عرصہ میں ایک بار بھی نیند سے بیدار نہیں ہوا۔ ساتھ ہی تعجب ہے۔ کہ کسی اخبار میں بھی آج سے پہلے اس کا ذکر نہیں چھپا۔ حالانکہ یہ صاحب ۵ - نومبر ۱۹۰۵ء کو ریل کی نوکری سے کر رات بھر جاگتے رہنے کے بعد سوئے تھے اور پھر ایسے سوئے۔ کہ ان کے جاگنے کی کوئی امید نہ تھی۔ کئی یورپین ڈاکٹروں نے انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے۔ ڈاکٹروں نے مایوس ہوکر مریض کو اس کی قسمت پر چھوڑ دیا۔ البتہ پچکاری سے اس کے اندر یخنی داخل کرتے رہے۔ آخر ایک خانساماں نے سو جانے والے صاحب کی [illegible] دوائی دی۔ اور اس کے استعمال سے ایک ہی دن میں [illegible] بیدار ہو گیا۔ ڈاکٹروں کو تحقیقات کرنی [illegible]

[illegible] ہے یا کچھ اور۔

آتش زدگی ۔ موری دروازہ کے باہر بدرو کے اوپر سرکی بندوں کے محلہ میں چار بجے کے بعد آگ لگ جانے سے قریباً چھ سات سو روپیہ کے پولے جل گئے۔ پمپ فوراً پہنچ گیا۔ اور زیادہ نقصان نہیں ہونے پایا۔

دنیا کا اختتام ہونے والا ہے؟

افسوس ہے کہ ایک تو لوگ زلزلہ سے پہلے ہی ہراسان اور پلیگ سے برباد ہو رہے ہیں ان پر مسٹر گوردایل اسٹرونامیکل سوسائٹی کے ممبر کی یہ رائے کہ دنیا کا اختتام نزدیک ہے۔ نہایت خوفناک ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ سورج ایک ستارہ سے ٹکرانیوالا ہے۔ جو اس کے قریب آرہا ہے۔ گیارہ سال کے بعد یہ ستارہ ۳ ہزار میل کے فاصلہ پر آجاوے گا۔ اور ۱۲ سال کے بعد یہ ستارہ نظام شمسی کے بورنیس سیارہ کے راستہ میں سے گذریگا۔ بعد ازاں ایک ایسی ٹکر لگے گی جس سے سورج اور وہ ستارہ دونوں ذرہ ذرہ ہوکر ہوا کی شکل میں تبدیل ہو جائیں گے۔ تو ۲ گھنٹہ میں دونوں ستاروں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ٹکرانے سے اس قدر گرمی پیدا ہوگی۔ کہ نہ صرف زمین بلکہ دیگر سیارے بھی جل جائیں گے۔

راجپوتانہ میں خیراتی کاموں پر ۱۰۱۷۲۴ قحط زدہ ہیں۔ وسط ہند میں ۵۸ ہزار ہیں۔

ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ امسال ۱۳ یا ۱۴ - اپریل بنارس میں قرار پایا۔ کامیابی ہوگی۔

بمبئی - میں مرزا علی اکبر خان دولت ایران کے قائم مقام قونصل مقرر ہوئے۔ وہ تسلیم کئے گئے۔

جمعہ گذشتہ کو ایک نہایت خوفناک حادثہ ریلوے وقوع میں آیا۔ پورٹ لینڈ کا سٹیشن مشہور ہے۔ اس سخت حادثہ تصادم سے چالیس مسافر ہلاک ہوگئے ان میں سے ۱۵ مسافر جل کر راکھ ہوگئے۔

آسٹریلیا کے شہر سڈنی کے بارونق بازار میں جمعہ کو طاعون کی ۵ وارداتیں واقع ہوئیں۔

آسٹریلیا کی ڈاک کا ارتونہ نام دخانی جہاز پلنہ پہنچا۔ اس پر بھی ایک کیس طاعون پائی گئی ہے۔

فارموسا جنوبی چین میں تباہ کن زلزلہ

تار خبر - ۱۸ - مارچ ۱۹۰۶ء - بمقام کاگی واقعہ فارموسا سخت زلزلہ آیا۔ کئی سو مکانات تباہ ہوگئے۔ اور سینکڑوں جانیں تلف ہوگئیں۔

تمام دنیا میں ہر طرف سے زلازل کی خبریں آرہی ہیں مگر باایں ہمہ اور اس کے ہم مشرب مولویوں کے نزدیک پیشگوئی تب ہی پوری ہوسکتی ہے جب کہ خاص [illegible] امرت سر میں ہی زلزلہ آوے اور پھر وہ بھی ان کے گھر میں آوے۔ افسوس کہ کفار قدیم کی طرح ان لوگوں

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ر ہے

منون دندان۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں کیڑا لگ گیا ہو مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند روز کے استعمال سے یہ مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس ۴ جو ایک عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحب اپنی قوۃ کو ضائع کر چکے ہیں یا عمری ضعیفی نے ان کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب جلد ہی اپنا اثر دکھا کر ... [illegible] ... حبوب ہے۔

المشتہر حکیم سرفراز حسین محمد حسین مالکان کارخانہ صداقت [illegible]

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کے ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول سمجھی جاتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۴ ر (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے ملک میں ہر دلعزیز اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر کے گذشتہ پرچوں میں اشتہار پڑھتے رہے ہیں۔ وہ یکم مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو قادیان دار الامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ **حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب** صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ سہ ماہی نکلا کریگا۔ جس کی قیمت ۱۲ ر سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات؛ امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا

درخواستیں بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات ... [illegible] ... مفید ہیں۔

۱۔ حبوب مقوی باہ۔ دل و دماغ اور معدہ کو تقویت ... [illegible] ... پیدا کرتی ہیں اور ... [illegible] ... کو ہم ... [illegible] ... ہفتہ کیلئے ۴

۲۔ حلوائی ... [illegible] ... تیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغلظ ہے فی سیر تین روپیہ ۳ ر

۳۔ دوائی جریان۔ جو جریان و ضعف بچپن کی غلط کاریوں سے ہو جاوے اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک ۴ ر

(۴) اکسیر آتشک۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے ۴ ر۔ حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ بسل۔ خارش چشم۔ رمد۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ سلاق (چرچرا پن) کے لئے ازبس مفید ہے۔ فی تولہ ۔ ۸ ر

۶۔ حبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس گولی ۴ ر

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین آہلو ... [illegible] ... بازار کشمیریاں

سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
⅓ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ... لیکن ... سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائے گا۔ ضمیمہ بحساب ... فی صدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کر لینا چاہئے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ... روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ... روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

تفسیر القرآن مؤلفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قیمتی ... علاوہ محصولڈاک مطبع بدر قادیان سے طلب فرماویں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چشمہ مسیحی*

وہ کتاب جس کا میں نے عنوان میں چشمہ مسیحی نام رکھا ہے درحقیقت وہ یہی کتاب ہے۔ جس کو ہم ذیل میں لکھیں گے ہمیں کچھ ضرور نہ تھا کہ حضرات پادری صاحبوں کے عقائد کی نسبت کچھ تحریر کرتے کیونکہ ان دنوں میں ان کے اکابر یورپ اور امریکہ کے محققوں نے وہ کام خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جو ہمیں کرنا چاہیے تھا۔ اور وہ لوگ اس خدمت کو بہت خوبی سے ادا کر رہے ہیں کہ عیسائی مذہب کیا چیز ہے اور اس کی اصلیت کیا ہے۔ مگر ان دنوں میں ایک ناواقف مسلمان کا بانس بریلی سے مجھ کو خط پہنچا ہے اور وہ اپنے خط میں کتاب ینابیع الاسلام کی نسبت جو ایک عیسائی کی کتاب ہے ایک خوفناک ضرر کا اظہار کرتے ہیں افسوس کہ اکثر مسلمان اپنی غفلت کی وجہ سے ہماری کتابوں کو نہیں دیکھتے اور وہ برکات جو خدا تعالیٰ نے ہم پر نازل کئے یہ لوگ بالکل اس سے بے خبر ہیں۔ اور ناداں مولویوں نے ہمیں کافر کہنے سے ہم میں اور عام مسلمانوں میں ایک دیوار کھینچ دی ہے۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ اب وہ زمانہ جاتا رہا کہ جس میں عیسائیت کے مکر و فریب کچھ کام کرتے تھے۔ اور اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے۔ جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ* ہے۔ جس میں روشنی مظفر اور منصور ہو جائے گی۔ اور تاریکی کا خاتمہ ہے اور کچھ ضرور نہ تھا کہ پادری صاحبوں کے ان بوسیدہ خیالات پر کچھ لکھا جاتا۔ لیکن ایک شخص کے اصرار سے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ یہ مختصر رسالہ لکھنا پڑا۔ خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ اور لوگوں کی ہدایت کا موجب کرے۔ آمین

اور یاد رہے کہ ہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کا نبی سمجھتے ہیں** اور ہم ان یہودیوں کے ان اعتراضات کے مخالف ہیں جو آج کل شائع ہوئے ہیں مگر ہمیں یہ دکھلانا منظور ہے کہ جس طرح یہود محض تعصب سے حضرت عیسیٰ ؑ اور ان کی انجیل پر حملے کرتے ہیں اسی رنگ کے حملے عیسائی قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں عیسائیوں کو مناسب نہ تھا کہ اس بدطریق میں یہودیوں کی پیروی کرتے لیکن یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان سچائی اور انصاف کے رو سے کسی مذہب پر حملہ نہیں کر سکتا تو بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ ناحق کی تہمتوں کے ذریعہ سے حملہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ سو اسی قسم کے صاحب ینابیع الاسلام کے حملے ہیں۔ دنیا کی محبت سے یہ خراب عادتیں پیدا ہوتی ہیں ورنہ اس زمانہ میں آسمانی دین اور آسمانی مذہب صرف اسلام ہے۔ جسکی برکات تازہ بتازہ موجود ہیں اور یہ اسلام کے پاک چشمہ کی ہی برکت ہے کہ وہ زندہ خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے ورنہ وہ مصنوعی خدا جو سری نگر (محلہ خان یار) کشمیر میں مدفون ہے وہ کسی کی دستگیری نہیں کر سکتا۔

اب ہم بریلی کے صاحب راقم کی طرف متوجہ ہو کر اپنی مختصر رسالہ کو تحریر کرتے ہیں۔ وباللہ الموفق

الراقم

میرزا غلام احمد مسیح موعود ؑ قادیانی۔ یکم مارچ ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و نبیہ العظیم

السلام علیکم۔ بعد ہذا واضح ہو کہ میں نے آپ کا خط بڑے افسوس سے پڑھا جس کو آپ نے ایک عیسائی کی کتاب ینابیع الاسلام نام کی پڑھنے کے بعد لکھا۔ مجھے تعجب ہے کہ وہ قوم جنکا خدا مردہ جنکا مذہب مردہ جنکی کتاب مردہ اور جو روحانی آنکھ کے نہ ہونے سے خود مردے ہیں ان کی دروغ اور پرافترا باتوں سے اسلام کی نسبت آپ تردد میں پڑ گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کو یاد رہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صرف خدا کی کتابوں کی تحریف نہیں کی بلکہ اپنے مذہب کو ترقی دینے کے لئے افترا اور مفتریانہ تحریروں میں ہر ایک قوم سے سبقت لے گئے ہیں۔ چونکہ ان لوگوں کے پاس وہ نور نہیں جو سچائی کی تائید میں آسمان سے اترتا اور سچے مذہب کو اپنی متواتر شہادتوں سے دنیا میں ایک صریح امتیاز بخشتا ہے اس لئے یہ لوگ ان باتوں کو لئے مجبور ہوئے کہ لوگوں کو ایک زندہ مذہب یعنی اسلام سے بیزار کرنے کے لئے طرح طرح کے افتراؤں اور مکروں اور فریبوں اور دھوکہ دہی اور محض جعلی اور بناوٹی باتوں سے کام لیا جاوے۔ اے عزیز! یہ لوگ سیاہ دل لوگ ہیں جن کو خدا کا خوف نہیں اور جن کے منصوبے دن رات اسی کوشش میں ہیں کہ کسی طرح لوگ تاریکی سے پیار کریں اور روشنی کو چھوڑ دیں۔ میں سخت تعجب میں ہوں کہ آپ ایسے شخص کی تحریروں سے کیوں متاثر ہوئے۔ یہ لوگ ان ساحروں سے بڑھ کر ہیں جنہوں نے موسیٰ نبی کے سامنے رسیوں کے سانپ بنا کر دکھا دئے تھے۔ مگر چونکہ موسیٰ ؑ خدا کا نبی تھا اس لئے اس کا عصا ان تمام سانپوں کو نگل گیا۔ اسی طرح قرآن شریف خدا تعالیٰ کا عصا ہے وہ دن بدن رسیوں کے سانپوں کو نگل جاتا ہے اور وہ دن آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ ان رسیوں کے سانپوں کا نام و نشان نہیں رہیگا۔ صاحب ینابیع الاسلام نے اگرچہ کوشش کی ہے کہ قرآن شریف فلاں فلاں قصوں یا کتابوں سے بنایا گیا ہے یہ کوشش اس کی اس کوشش کے برابر بھی نہیں جو ایک فاضل یہودی نے انجیل کی اصلیت دریافت کرنے کے لئے کی ہے۔ اس فاضل نے اپنے خیال میں اس بات کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ انجیل کی اخلاقی تعلیم یہودیوں کی کتاب طالمود اور بعض اور چند نبی اسرائیل کی کتابوں سے لی گئی ہے اور یہ چوری اس قدر صریح طور پر عمل میں آئی ہے کہ عبارتوں کی عبارتیں بعینہٖ نقل کر دی گئی ہیں اور اس فاضل نے دکھلا دیا ہے کہ درحقیقت انجیل مجموعہ مال مسروقہ ہے۔ درحقیقت اس نے حد کر دی اور خاص کر پہاڑی تعلیم کو جس پر عیسائیوں کا بہت کچھ ناز ہے طالمود سے اخذ کرنا لفظ بلفظ ثابت کر دیا ہے اور دکھلا دیا ہے کہ یہ طالمود کی عبارتیں اور فقرے ہیں اور ایسا ہی دوسری کتابوں سے وہ مسروقہ عبارتیں نقل کر کے لوگوں کو حیرت میں ڈالدیا ہے چنانچہ خود یورپ کے محقق بھی اس طرف دلچسپی سے متوجہ ہو گئے ہیں اور ان دنوں میں ایک ہندو کا رسالہ دیکھا ہے جس نے یہ کوشش کی ہے کہ انجیل بدھ کی تعلیم کا سرقہ ہے اور بدھ کی اخلاقی تعلیم کو پیش کر کے اس کا ثبوت دیا جاتا ہے اور عجیب تر یہ کہ بدھ لوگوں میں وہی قصہ شیطان کا مشہور ہے جو اس کو آزمانے کے لئے کئی جگہ لئے پھرا ایسی ہر ایک کو یہ خیال دل میں لانے کا حق ہے کہ تھوڑے سے تغیر سے وہی قصہ انجیل میں بھی بطور سرقہ داخل کر دیا گیا ہے۔ یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں آئے تھے اور حضرت عیسیٰ ؑ کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے جس کو ہم نے دلائل سے ثابت کیا ہے۔ اس صورت میں ایسے معترضین کو اور بھی حق پیدا ہوتا ہے کہ وہ ایسا خیال کریں کہ انجیل موجودہ درحقیقت بدھ مذہب کا ایک خاکہ ہے یہ شہادتیں اس قدر گذر چکی ہیں کہ اب مخفی نہیں ہو سکتیں اور ایک اور امر تعجب انگیز ہے کہ یوز آسف کی قدیم کتاب (جس کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے بھی یہ خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسےٰ ؑ کی پیدائش سے بھی پہلے شائع ہو چکی ہے) جس کے

---

* اس نام کے یہ معنے ہیں کہ مسیح کا یہ چشمہ ہے کیونکہ مسیح کی تعلیم جو دنیا سے گم ہو گئی وہ موجودہ عقائد نہیں سکھلاتی تھی بلکہ یہ مسیحی لوگوں کی خود ایجاد تعلیم ہے اس لئے اس کا نام چشمہ مسیحی رکھا گیا۔ منہ

* اس جنگ کے لفظ سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ تلوار یا بندوق سے یہ جنگ ہوگا وجہ یہ کہ اب اس قسم کے جہاد خدا تعالیٰ نے منع کر دیے ہیں کیونکہ ضرور تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں اس قسم کے جہاد منسوخ کئے جاتے جیسا کہ قرآن شریف نے پہلے سے یہ خبر دی ہے اور صحیح بخاری میں بھی مسیح موعود کی نسبت یضع الحرب۔ منہ

** ہماری قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں افسوس اگر حضرات پادری صاحبان تہذیب اور خدا ترسی کو کام لیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہ دیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی طرف سے بھی ان سے بیس حصے زیادہ ادب کا خیال رہے۔ منہ

اور وہ دوسروں کے گناہوں کی سزا میں اس کے لئے صلیب تجویز کرنا اور تین دن تک اس کو دوزخ میں بھیجنا۔ اور پھر ایک طرف خدا بنانا اور ایک طرف کمزوری اور دروغ گوئی کی عادت کو اسکی طرف منسوب کرنا چنانچہ انجیلوں میں بہت سے ایسے کلمات پائے جاتے ہیں جن سے نعوذ باللہ حضرت مسیح کا دروغگو ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً وہ ایک چور کو وعدہ دیتے ہیں کہ آج بہشت میں تو میرے ساتھ روزہ کھولے گا اور ایک طرف اس وعدہ کے خلاف اسی دن وہ دوزخ میں جاتے ہیں اور تین دن دوزخ میں ہی رہتے ہیں ایسا ہی انجیلوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ شیطان آزمائش کے لئے مسیح کو کئی جگہ لئے پھرا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مسیح خدا بنکر بھی شیطان کی آزمائش سے نہ بچ سکا اور شیطان کو خدا کی آزمائش کی جرأت ہو گئی یہ انجیل کا فلسفہ تمام دنیا سے نرالا ہے۔ اگر درحقیقت شیطان حضرت مسیح کے پاس آیا تھا تو مسیح کے لئے بڑا عمدہ موقع تھا کہ یہودیوں کو شیطان دکھلا دیتا کیونکہ یہودی حضرت مسیح کی نبوت کے سخت انکاری تھے وجہ یہ کہ ملاکی نبی کی کتاب میں سچے مسیح کی یہ علامت لکھی تھی کہ اس سے پہلے الیاس نبی دوبارہ دنیا میں آئیگا۔ مگر الیاس نبی دوبارہ دنیا میں نہ آیا اس لئے یہودی اب تک حضرت عیسیٰ کو مفتری اور مکار کہتے ہیں۔ یہ یہودیوں کی ایسی حجت ہے کہ عیسائیوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ اور شیطان کا مسیح کے پاس آنا بھی یہودیوں کے نزدیک مجنونانہ خیال ہے۔ اکثر مجانین ایسی ایسی خوابیں دیکھا کرتے ہیں۔ یہ مرض ان کابوس کی ایک قسم ہے۔ اس جگہ ایک محقق انگریز نے یہ تاویل کی ہے کہ شیطان کے آنے سے مراد یہ ہے کہ مسیح کو تین مرتبہ شیطانی الہام ہوا تھا مگر مسیح شیطانی الہام سے متاثر نہیں ہوا۔ ایک شیطانی الہام یہ تھا کہ مسیح کے دل میں شیطان کی طرف سے یہ ڈالا گیا کہ وہ خدا کو چھوڑ دے اور محض شیطان کے تابع ہو جائے مگر تعجب کہ شیطان خدا کے بیٹے پر مسلط ہوا اور دنیا کی طرف اس کو رجوع دیا حالانکہ وہ خدا کا بیٹا کہلاتا ہے اور پھر خدا ہو کے برخلاف وہ مرتا ہے کیا خدا بھی مرا کرتا ہے اور اگر محض انسان مرا ہے تو پھر کیوں یہ دعویٰ ہے کہ ابن اللہ نے انسانوں کے لئے جان دی۔ اور پھر وہ ابن اللہ کہلا کر قیامت کے وقت سے بھی بے خبر ہے جیسا کہ مسیح کا اقرار انجیل میں موجود ہے کہ وہ باوجود ابن اللہ ہونے کے نہیں جانتا کہ قیامت کب آئیگی باوجود خدا کہلانے کے قیامت کے علم سے بے خبر ہونا کس قدر بیہودہ بات ہے بلکہ قیامت تو دور رہی اس کو تو یہ بھی خبر نہ تھی کہ جس درخت انجیر کی طرف چلا اس پر کوئی پھل نہیں۔

اب ہم اصل امر کی طرف رجوع کر کے مختصر طور پر بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ایک وحی اگر کسی گذشتہ قصہ یا کتاب کے مطابق نہ پائی جائے یا پوری مطابق نہ ہو یا فرض کرو کہ وہ قصہ یا وہ کتاب لوگوں کی نظر میں ایک فرضی کتاب یا فرضی قصہ ہے تو اس سے خدا تعالیٰ کی وحی پر کوئی حملہ نہیں ہو سکتا جن کتابوں کا نام عیسائی لوگ تاریخی کتابیں رکھتے یا آسمانی وحی کہتے ہیں یہ تمام بے بنیاد باتیں ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں اور کوئی کتاب ان کی شک و شبہات کے گند سے خالی نہیں اور جن کتابوں کو وہ جعلی اور فرضی کہتے ہیں ممکن ہے کہ وہ جعلی نہ ہوں اور جن کتابوں کو وہ صحیح مانتے ہیں ممکن ہے کہ وہ جعلی ہوں خدا تعالیٰ کی کتاب ان کی مسلّمہ کتابوں کی محتاج نہیں خدا تعالیٰ کی سچی کتاب کا یہ معیار نہیں ہے کہ ایسی کتابوں کی منشاء کے مطابق ضرور ہی ہو جاوے عیسائیوں کا کسی کتاب کو جعلی کہنا ایسا امر نہیں ہے کہ جو کسی تحقیقات کے ذریعہ سے ثابت ہو چکا ہے اور نہ ان کا کسی کتاب کو صحیح کہنا کسی باضابطہ ثبوت پر مبنی ہے۔ محض اٹکلیں اور خیالات ہیں۔ لہذا ان کے یہ بیہودہ خیالات خدا کی کتاب کے معیار نہیں ہو سکتے۔ بلکہ معیار یہ ہے۔ کہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ کتاب خدا کے قانون قدرت

اور قوی معجزات سے اپنا منجانب اللہ ہونا ثابت کرتی ہے یا نہیں ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار سے زیادہ معجزات ہوئے ہیں اور پیشگوئیوں کا تو شمار نہیں مگر ہمیں ضرورت نہیں کہ ان گذشتہ معجزات کو پیش کریں بلکہ ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی اور معجزات نابود ہو گئے اور ان کی امت خالی اور تہی دست ہے صرف قصے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملین امت جو شرف اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں اسی وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندۂ حضرت عزت موجود ہے اور اب تک میرے ہاتھ پر ہزارہا نشان تصدیق رسول اللہ صلعم اور کتاب اللہ کے بارہ میں ظاہر ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک مکالمہ سے قریباً ہر روز میں مشرف ہوتا ہوں اب ہوشیار ہو جاؤ اور سوچ کر دیکھ لو کہ جس حالت میں دنیا میں ہزارہا مذہب خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں تو کیونکر ثابت ہو کہ وہ درحقیقت منجانب اللہ ہیں آخر سچے مذہب کے لئے کوئی تو مابہ الامتیاز چاہیئے اور صرف معقولیت کا دعویٰ اس مذہب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ معقول باتیں انسان بھی بنا سکتا ہے اور جو خدا محض انسانی دلائل سے پیدا ہوتا ہے وہ خدا نہیں ہے بلکہ خدا وہ ہے جو اپنے قوی نشانوں کے ساتھ آپ ظاہر کرتا ہے وہ مذہب جو محض خدا کی طرف سے ہے اس کو ضروری ہے کہ وہ منجانب اللہ ہونے کے نشان اور خدائی مہر اپنے ساتھ رکھتا ہو تا معلوم ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہے سو یہ مذہب اسلام ہے وہ خدا جو پوشیدہ اور نہاں در نہاں ہے اسی مذہب کے ذریعہ سے اس کا پتہ لگتا ہے اور اسی مذہب کے حقیقی پیروؤں پر وہ ظاہر ہوتا ہے جو درحقیقت سچا مذہب ہے سچے مذہب پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور خدا اس کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے کہ میں موجود ہوں جن مذاہب کا تمام مدار صرف قصوں پر رہا ہے وہ بت پرستی سے کم نہیں ان مذاہب میں کوئی سچائی کی روح نہیں ہے اگر خدا اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے تھا اور اگر وہ اب بھی بولتا اور سنتا ہے جیسا کہ پہلے تھا تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ اس زمانہ میں ایسا چپ ہو جائے کہ گویا موجود نہیں اگر وہ اس زمانہ میں بولتا نہیں تو یقیناً وہ اب سنتا بھی نہیں گویا اب کچھ بھی نہیں سو سچا وہی مذہب ہے کہ جو اس زمانہ میں بھی خدا کا سننا اور بولنا دونوں ثابت کرتا ہے غرض سچے مذہب میں خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ مخاطبہ سے اپنے وجود کی آپ خبر دیتا ہے۔ خداشناسی ایک نہایت مشکل کام ہے دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کا کام نہیں ہے جو خدا کا پتہ لگا دیں کیونکہ زمین و آسمان کو دیکھ کر صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس ترکیب محکم اور ابلغ کا کوئی صانع ہونا چاہیئے مگر یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے اور ہونا چاہیئے اور ہے میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے پس اس وجود کا واقعی طور پر پتہ دینے والا صرف قرآن شریف ہے جو صرف خداشناسی کی تاکید نہیں کرتا بلکہ آپ دکھلا دیتا ہے اور کوئی کتاب آسمانی ایسی نہیں ہے کہ اس پوشیدہ وجود کا پتہ دے۔

مذہب سے غرض کیا ہے!! بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہوگا۔ اور حقیقی خدا سے بے خبر رہنا اور اس سے دور رہنا اور سچی محبت اس سے نہ رکھنا درحقیقت یہی جہنم ہے جو عالم آخرت میں انواع و اقسام کے رنگوں میں ظاہر ہوگا اور اصل مقصود اس راہ میں یہ ہے کہ

---

* اس زمانہ میں یہودی لوگ الیاس نبی کے دوبارہ دنیا میں آنے اور آسمان سے اترنے کے ایسے منتظر تھے جیسے کہ آج کل ہمارے سادہ طبع مولوی حضرت عیسیٰ کے آسمان سے اترنے کے منتظر ہیں مگر حضرت عیسیٰ ع نے ملاکی نبی کی اس پیشگوئی کی تاویل کر دی اسی وجہ سے یہودی اب تک ان کو سچا نبی نہیں جانتے کہ الیاس آسمان سے نہیں اترا اس عقیدہ کی وجہ سے یہودی نہایت خطرہ میں ہیں اب اسی طرح خام خیال میں مسلمان گرفتار ہیں یہ سراسر یہودیوں کا رنگ ہے خیر اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی پوری ہو گئی۔ منہ۔

* دنیا میں ایک قرآن ہی ہے جس نے خدا کی ذات اور صفات کو خدا کی اس قانون قدرت کے مطابق [illegible] کے نقش کر دیا [illegible] جاتا ہے اور جو انسانی فطرت اور انسانی ضمیر میں منقوش ہے [illegible] ورقوں میں محبوس ہے اور جس تک انجیل نہیں پہنچی وہ اس خدا سے بے خبر ہے لیکن جس خدا کو قرآن شریف نے پیش کیا ہے کوئی شخص ذوی العقول میں سے اس سے بے خبر نہیں اس لئے سچا خدا وہی خدا ہے جس کو قرآن نے پیش کیا ہے جس کو انسانی فطرت اور قانون قدرت سے رشتہ ہے۔ منہ۔

خدا کی ہستی پر پورا یقین حاصل ہو۔ اور پھر پوری محبت ہو ۔ ۔ ۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ کونسا مذہب اور کونسی کتاب ہے جس کے ذریعہ سے یہ غرض حاصل ہو سکتی ہے۔ انجیل تو صاف جواب دیتی ہے کہ مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے اور یقین کرنے کی راہیں مسدود ہیں اور جو کچھ ہوا وہ پہلے ہو چکا اور آگے کچھ نہیں مگر تعجب کہ وہ خدا جو اب تک اس زمانہ میں بھی سنتا ہے وہ اس زمانہ میں بولنے سے کیوں عاجز ہو گیا ہے کیا ہم اس اعتقاد پر تسلی پکڑ سکتے ہیں کہ پہلے کسی زمانہ میں وہ بولتا بھی تھا اور سنتا بھی مگر اب وہ صرف سنتا ہے مگر بولتا نہیں ایسا خدا کس کام کا جو ایک انسان کی طرح جو بڈھا ہو کر بعض قویٰ اس کے بیکار ہو جاتے ہیں امتداد زمانہ کی وجہ سے بعض قویٰ اس کے بھی بیکار ہو گئے اور نیز ایسا خدا کس کام کا کہ جب تک کشتی سے باندھ کر اس کو کوڑے نہ لگیں اور اس کے منہ پر تھوکا نہ جاوے اور چند روز اس کو حوالات میں نہ رکھا جاوے اور آخر اس کو صلیب پر نہ کھینچا جائے۔ تب تک وہ اپنے بندوں کے گناہ نہیں بخش سکتا۔ ہم تو ایسے خدا سے سخت بیزار ہیں جس پر ایک ذلیل قوم یہودیوں کی جو اپنی حکومت بھی کھو بیٹھی تھی غالب آ گئی ہم اس خدا کو سچا خدا جانتے ہیں جس نے ایک مکہ کے غریب بیکس کو اپنا نبی بنا کر اپنی قدرت اور غلبہ کا جلوہ اسی زمانہ میں تمام جہان کو دکھا دیا یہاں تک کہ جب شاہ ایران نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے لئے اپنے سپاہی بھیجے تو اس قادر خدا نے اپنے رسول کو فرمایا کہ سپاہیوں کو کہدے کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خداوند کو قتل کر دیا ہے اب دیکھنا چاہیئے کہ ایک طرف ایک شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اور آخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ روم کا ایک سپاہی اس کو گرفتار کر کے ایک دو گھنٹہ [illegible] میں ڈال دیتا ہے اور تمام رات کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں اور دوسری طرف وہ مرد ہے کہ صرف رسالت کا دعویٰ کرتا ہے اور خدا اس کے مقابلہ پر بادشاہوں کو ہلاک کرتا ہے یہ مقولہ طالب حق کے لئے نہایت نافع ہے۔ کہ یار غالب شو کہ تا غالب شوی ہم ایسے مذہب کو کیا کریں جو مردہ مذہب ہے۔ ہم ایسی کتاب سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مردہ کتاب ہے اور ہمیں ایسا خدا کیا فیض پہنچا سکتا ہے۔ جو مردہ خدا ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اپنے خدائے پاک کے یقینی اور قطعی مکالمہ سے مشرف ہوں اور قریباً ہر روز مشرف ہوتا ہوں اور وہ خدا جس کو یسوع مسیح کہتا ہے کہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ اور مسیح کی طرح میرے پر بھی بہت حملے ہوئے ہیں۔ مگر ہر ایک حملے میں دشمن ناکام رہے اور مجھے پھانسی دینے کے لئے منصوبہ کیا گیا۔ مگر میں مسیح کی طرح صلیب پر نہیں چڑھا بلکہ ہر ایک بلا کے وقت میرے خدا نے مجھے بچایا اور میرے لئے اس نے بڑے بڑے معجزات دکھلائے اور بڑے بڑے قوی ہاتھ دکھلائے اور ہزار ہا نشانوں سے اس نے مجھے ثابت کر دیا کہ خدا وہی خدا ہے جس نے قرآن کو نازل کیا اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور میں عیسیٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں بلکہ ان سے زیادہ۔ اور یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے۔ جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ عجیب ظلم ہے۔ کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی ہم نے اس خدا کو اس کے نبی کے ذریعہ سے دیکھ لیا اور وہ وحی الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے۔ ہمارے پر محض اسی نبی کی برکت سے کھولا گیا اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھے اور ہم نے اس نبی کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں۔ مگر تعجب کہ دنیا اس سے بے خبر ہے۔ مجھے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونیکا کیوں دعویٰ کیا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس نبی کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسےٰ سے بھی بڑھ کر ہو سکتا ہے اندھے کہتے ہیں کہ یہ کفر ہے میں کہتا ہوں کہ تم خود ایمان سے بے نصیب ہو پھر کیا جانتے ہو کہ کفر کیا چیز ہے کفر خود تمہارے اندر ہے کہ اس آیت کو پڑھتے ہو کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ تو ایسا کفر تم پڑھتے رہتے ہو کیونکہ یہ ترغیب دیتی ہے کہ تم انبیاء سابقین کی پیروی کی

برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو اور تم صرف ایک نبی کے کمالات حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔

غرض آپ پر لازم ہے کہ اس راہ کی طرف توجہ کرو۔ کیونکہ ایک سچا مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے شناخت ہو سکتا ہے پس یاد رہے کہ وہی سچا مذہب ہے جس کے ذریعہ سے خدا کا پتہ لگتا ہے دوسرے مذاہب میں صرف انسانی کوششیں پیش کی جاتی ہیں گویا انسان کا خدا پر احسان ہے جو اس نے اس کا پتہ دیا مگر اسلام میں خود خدا تعالیٰ ہر ایک زمانہ میں اپنی انا الموجود کی آواز سے اپنی ہستی کا پتہ دیتا ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں بھی وہ مجھ پر ظاہر ہوا پس اس رسول پر ہزاروں سلام اور برکات جس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو شناخت کیا۔

بالآخر میں دوبارہ افسوس سے لکھتا ہوں کہ آپ کا یہ قول کہ حضرت مریم کا اخت ہارون ہونا آپ پر بد اثر ڈالتا ہے۔ میری نگاہ میں آپ کی بہت ناواقفیت ظاہر کرتا ہے۔ اس بیہودہ اعتراض پر پہلے علماء نے بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ اگر استعارہ کے رنگ میں یا اور بنا پر خدا تعالیٰ نے مریم کو ہارون کی ہمشیرہ ٹھہرایا تو آپ کو اس سے کیوں تعجب ہوا جبکہ قرآن شریف بجائے خود بار بار بیان کر چکا ہے کہ ہارون نبی حضرت موسیٰ کے وقت میں تھا اور یہ مریم حضرت عیسیٰ کی والدہ تھی۔ جو چودہ سو برس بعد ہارون کے پیدا ہوئی تو کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان واقعات سے بے خبر ہے اور نعوذ باللہ اس نے مریم کو ہارون کی ہمشیرہ ٹھہرانے میں غلطی کی ہے کس درجہ کے خبیث طبع یہ لوگ ہیں کہ بیہودہ اعتراض کر کے خوش ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ مریم کا کوئی بھائی ہو جس کا نام ہارون ہو۔ عدم علم سے عدم شے تو لازم نہیں آتا۔ مگر یہ لوگ اپنے گریبان میں منہ نہیں ڈالتے اور نہیں دیکھتے کہ انجیل کس قدر اعتراضات کا نشانہ ہے دیکھو یہ کس قدر اعتراض ہے کہ مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تھا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینہ کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔ اب اعتراض یہ ہے کہ اگر درحقیقت معجزہ کے طور پر یہ حمل تھا۔ تو کیوں وضع حمل تک صبر نہیں کیا گیا۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ عہد تو یہ تھا کہ مریم مدت العمر ہیکل کی خدمت میں رہیگی پھر کیوں عہد شکنی کر کے اور اس کو خدمت بیت المقدس سے الگ کر کے یوسف نجار کی بیوی بنایا گیا۔ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ توریت کی رو سے بالکل حرام اور ناجائز تھا کہ حمل کی حالت میں کسی عورت کا نکاح کیا جائے پھر کیوں خلاف حکم توریت مریم کا نکاح عین حمل کی حالت میں یوسف سے کیا گیا حالانکہ یوسف اس نکاح سے ناراض تھا اور اس کی پہلی بیوی موجود تھی وہ لوگ جو تعدد ازدواج سے منکر ہیں شاید ان کو یوسف کے اس نکاح کی اطلاع نہیں۔ غرض اس جگہ ایک معترض کا حق ہے کہ یہ گمان کرے کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے بزرگوں کو مریم کی نسبت ناجائز حمل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا اگرچہ ہم قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا تا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدمؑ بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰؑ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے القصہ حضرت مریم کا نکاح محض شبہ کی وجہ سے ہوا تھا ورنہ جو عورت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے نذر ہو چکی تھی۔ اس کے نکاح کی کیا ضرورت تھی افسوس اس نکاح سے بڑے فتنے پیدا ہوئے اور یہود نابکار نے ناجائز تعلق کے شبہات شائع کئے پس اگر کوئی اعتراض قابل حل ہے تو یہ اعتراض ہے نہ کہ مریم کا ہارون بھائی قرار دینا کچھ اعتراض ہے۔ قرآن شریف میں تو یہ بھی لفظ نہیں کہ ہارون نبی کی مریم ہمشیرہ تھی صرف ہارون کا نام ہے نبی کا لفظ وہاں موجود نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہودیوں میں یہ رسم تھی کہ نبیوں کے نام تبرکاً

رکھے جاتے تھے ہوتو یہ تو پایہ ہو کہ مریم کا کوئی بھائی ہوگا جس کا نام ہارون ہوگا اور اس بیان کو محل اعتراض سمجھنا سراسر حماقت ہے۔

اور قصہ اصحاب کہف وغیرہ اگر یہودیوں اور عیسائیوں کی پہلی کتابوں میں بھی ہو اور اگر فرض کر لیں کہ وہ لوگ ان قصوں کو ایک فرضی قصے سمجھتے ہوں تو اس میں کیا حرج ہے آپ کو یاد ہے کہ ان لوگوں کی مذہبی اور تاریخی کتابیں اور خود ان کی آسمانی کتابیں تاریکی میں پڑی ہوئی ہیں۔ آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ یورپ میں ان کتابوں کے بارے میں آج کل کس قدر ماتم ہو رہا ہے اور سلیم طبیعتیں خود بخود اسلام کی طرف آتی جاتی ہیں اور بڑی بڑی کتابیں اسلام کی حمایت میں تالیف ہو رہی ہیں چنانچہ بہت انگریز امریکہ وغیرہ ممالک کے ہمارے سلسلہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ آخر جھوٹ کب تک چھپا رہے پھر سوچنے کا مقام ہے کہ وحی الٰہی کو ایسی کتابوں کی اقتباس کی کیا ضرورت پیش آئی تھی خوب یاد رکھو کہ یہ لوگ اندھے ہیں اور ان کی تمام کتابیں اندھی ہیں تعجب کہ جس حالت میں قرآن شریف ایسے جزیرہ میں نازل ہوا جس کے لوگ عموماً عیسائیوں اور یہودیوں کی کتابوں سے بے خبر تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اُمّی تھے تو پھر یہ تہمتیں آنجناب پر لگانا ان لوگوں کا کام ہے جو خدا سے بکلی بے خوف ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض ہو سکتے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ پر کس قدر اعتراض ہوں گے جنہوں نے ایک اسرائیلی فاضل سے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ اور یہودیوں کی تمام کتابوں طالمود وغیرہ کا مطالعہ کیا تھا اور جن کی انجیل درحقیقت بائبل اور طالمود کی عبارتوں سے ایسی پُر ہے کہ ہم لوگ محض قرآن شریف کے ارشاد کی وجہ سے ان پر ایمان لاتے ہیں ورنہ اناجیل کی نسبت بڑے شبہات پیدا ہوتے ہیں اور افسوس کہ انجیلوں میں ایک بات بھی ایسی نہیں کہ جو بلفظہ پہلی کتابوں میں موجود نہیں اور پھر اگر قرآن نے بائبل کی متفرق سچائیوں اور صداقتوں کو ایک جگہ جمع کر دیا تو اس میں کون سا استبعاد عقلی ہوا اور کیا غضب آگیا۔ کیا آپ کے نزدیک یہ محال ہے کہ یہ تمام قصے قرآن شریف کے بذریعہ وحی کے لئے گئے ہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب وحی ہونا دلائل قاطعہ سے ثابت ہے اور آپ کی نبوت حقہ کے انوار و برکات اب تک ظہور میں آ رہے ہیں تو کیوں شیطانی وساوس دل میں داخل کئے جائیں کہ نعوذ باللہ قرآن شریف کا کوئی قصہ کسی پہلی کتاب یا کتبہ سے نقل کیا گیا ہے کیا آپ کو خدا تعالیٰ کے وجود میں کچھ شک ہے یا آپ اُس کو علم غیب پر قادر نہیں جانتے اور میں بیان کر چکا ہوں کہ عیسائیوں اور یہودیوں کا کسی کتاب کو اصلی قرار دینا اور کسی کو فرضی سمجھنا یہ سب بے بنیاد خیالات ہیں نہ کسی نے اصلی کی اصلیت کا ملاحظہ کیا اور نہ کسی نے جعل ساز کو پکڑا۔ اس کی نسبت خود یورپ کے محققین کی شہادتیں ہماری پاس موجود ہیں ایک اندھی قوم ہے جن میں ایمانی روشنی باقی نہیں رہی اور عیسائیوں پر تو نہایت ہی افسوس ہے جنہوں نے طبعی اور فلسفہ پڑھ کر ڈبو دیا۔ ایک طرف تو آسمانوں کے منکر ہیں اور ایک طرف حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر بٹھلاتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ اگر یہود کی پہلی کتابیں سچی ہیں تو ان کی بنا پر حضرت عیسیٰؑ کی نبوت ہی ثابت نہیں ہوتی مثلاً سچے مسیح موعود کے لئے جس کا حضرت عیسیٰؑ کو دعویٰ ہے۔ ملاکی نبی کی کتاب کے رُو سے یہ ضروری تھا کہ اس سے پہلے الیاس نبی دوبارہ دنیا میں آتا۔ مگر الیاسؑ تو اب تک نہ آیا درحقیقت یہودیوں کی طرف سے یہ بڑی حجت ہے جس کا جواب حضرت عیسیٰ صفائی سے نہیں دے سکے یہ قرآن شریف کا حضرت عیسیٰؑ پر احسان ہے جو ان کی نبوت کا اعلان فرمایا۔ اور کفارہ کا مسئلہ تو حضرت عیسیٰ نے آپ رد کر دیا ہے جبکہ کہا کہ میری یونس نبی کی مثال ہے جو تین دن زندہ مچھلی کے پیٹ میں رہا اب اگر حضرت عیسیٰ درحقیقت صلیب پر مر گئے تھے تو ان کو یونسؑ سے کیا مشابہت اور یونسؑ کو ان سے کیا نسبت اس تمثیل سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر مرے نہیں صرف یونس کی طرح بے ہوش ہو گئے تھے اور نسخہ مرہم عیسیٰ جو قریباً تمام طبی کتابوں میں پایا جاتا ہے اس کے عنوان میں لکھا ہے کہ یہ نسخہ حضرت عیسیٰ کے لئے طیار کیا گیا تھا۔ یعنی اُن کی چوٹوں کے لئے جو صلیب پر آئی تھیں۔ اگر در خانہ کس است ہمیں قدر بس است۔

خاتمہ رسالہ نجات حقیقی کے بیان میں

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس رسالہ کے اخیر میں نجات حقیقی کا کچھ ذکر کیا جائے کیونکہ تمام اہل مذاہب کا کسی مذہب کی پیروی سے یہی مدعا اور مقصد ہے کہ نجات حاصل ہو مگر افسوس کہ اکثر لوگ نجات کے حقیقی معنوں سے بے خبر اور غافل ہیں عیسائیوں کے نزدیک نجات کے یہ معنے ہیں کہ گناہ کے مواخذہ سے رہائی ہو جائے لیکن در اصل نجات کے یہ معنے نہیں ہیں اور ممکن ہے کہ ایک شخص نہ زنا کرے نہ چوری کرے نہ جھوٹی گواہی دے نہ خون کرے اور نہ کسی اور گناہ کا جہاں تک اس کو علم ہے ارتکاب کرے اور باایں ہمہ نجات کی کیفیت سے بے نصیب اور محروم ہو کیونکہ در اصل نجات اس دائمی خوشحالی کے حصول کا نام ہے جس کی بھوک اور پیاس انسانی فطرت کو لگا دی گئی ہے جو محض خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت اور اُس کی پوری معرفت اور اس کے پورے تعلق کے بعد حاصل ہوتی ہے جس میں یہ شرط ہے کہ دونوں طرف سے محبت جوش مارے لیکن بسا اوقات انسان اپنی غلط کاریوں سے ایسی چیزوں میں اپنی اس خوشحالی کو طلب کرتا ہے کہ جن سے آخر کار تکلیف اور ناخوشی اور بھی بڑھتی ہے چنانچہ اکثر لوگ دنیا کی نفسانی عیاشیوں میں اس خوشحالی کو طلب کرتے ہیں اور دن رات مے خواری اور شہوات نفسانیہ کا شغل رکھ کر انجام کار طرح طرح کی مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور آخر کار سکتہ فالج رعشہ اور کزاز اور یا انتڑیوں یا جگر کے پھوڑوں میں مبتلا ہو کر اور یا آتشک یا سوزاک کی قابل شرم مرض سے اس جہان سے رخصت ہوتے ہیں اور عیاشی اس کے کہ ان کی قوتیں قبل از وقت تحلیل ہو جاتی ہیں اس لئے وہ طبعی عمر سے بھی بے نصیب رہتے ہیں اور انجام کار ان کو اس بات کا پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ جن چیزوں کو انہوں نے اپنی خوشحالی کا ذریعہ سمجھا تھا در اصل وہی چیزیں ان کی ہلاکت کا موجب تھیں اور بعض لوگ دنیوی عزت اور ناموری کے بڑھانے اور مراتب مناصب کے طلب کرنے میں اپنی خوشحالی دیکھتے ہیں اور اپنی زندگی کے اصل مطلب سے ناآشنا رہتے ہیں لیکن آخر کار وہ بھی حسرت سے مرتے ہیں اور بعض اسی خواہش سے دنیا کا مال اکٹھا کرتے رہتے ہیں کہ شاید اسی میں خوشحالی پیدا ہو مگر انجام یہ ہوتا ہے کہ اس اپنی تمام اندوختہ کو چھوڑ کر بڑے درد اور دکھ کے ساتھ اور بڑی تلخیوں کے ساتھ موت کا پیالہ پیتے ہیں۔ طالب حق کے لئے جو قابل غور سوال ہے وہ یہی سوال ہے کہ سچی خوشحالی کیونکر حاصل ہو جو دائمی مسرت اور خوشی کا موجب ہو اور درحقیقت سچے مذہب کی یہی نشانی ہے کہ وہ اس خوشحالی تک پہنچا دے سو ہم قرآن شریف کی ہدایت سے اس دقیق در دقیق نکتہ تک پہنچتے ہیں کہ وہ ابدی خوشحالی خدا تعالیٰ کی صحیح معرفت اور پھر اس یگانہ کی پاک اور کامل اور ذاتی محبت اور کامل ایمان میں ہے جو دل میں عاشقانہ بیقراری پیدا کرے۔ یہ چند لفظ کہنے کو تو بہت تھوڑے ہیں۔ لیکن ان کی کیفیت بیان کرنے کے لئے ایک دفتر بھی متحمل نہیں ہو سکتا۔

یاد رہے کہ صحیح معرفت حضرت عزت جلشانہ کی کئی نشانیاں ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی قدرت اور توحید اور علم اور ہر ایک خوبی اور صفت پر کوئی داغ نقص کا لگایا جائے کیونکہ جس ذات کا ذرہ ذرہ پر حکم ہے اور جس کے تصرف میں تمام فوجیں روحوں اور تمام ہیکل زمین و آسمان کی ہیں وہ اگر اپنی قدرتوں اور حکمتوں اور قوتوں میں ناقص ہو تو عالم جسمانی اور روحانی کا کام چل ہی نہیں سکتا اگر نعوذ باللہ یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ذرات اور ان کی تمام طاقتیں اور ارواح اور اُن کی تمام قوتیں خود بخود ہیں تو ماننا پڑتا ہے کہ خدا کا علم اور توحید اور قدرت تینوں ناقص ہیں۔ وجہ یہ کہ اگر تمام ارواح اور ذرات خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے پیدا شدہ نہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں اس بات کا یقین ہو کہ خدا تعالیٰ کو ان اندرونی حالات کا علم ہو اور جبکہ اس کے علم پر کوئی دلیل قائم نہیں بلکہ اس کے برخلاف دلیل ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہماری طرح خدا تعالیٰ بھی اُن چیزوں کی اصل کنہ سے بے خبر ہے اور اس کا علم ان کے پوشیدہ در پوشیدہ اسرار پر محیط نہیں ہے صاف ظاہر ہے کہ جیسے مثلاً ایک عطار اپنے سے طیار کی جاتی ہے یا اپنی نظر کے سامنے ایک شربت یا گولیاں یا چند دواؤں کا عرق طیار کرتا ہے تو بوجہ اس کے کہ ہم خود

اُس نسخہ کے بنانے والے ہیں ہمیں ان تمام دواؤں کا پورا علم ہوتا ہے اور ہم بخوبی جانتے ہیں کہ یہ فلاں اور فلاں فلاں وزن کے ساتھ اس مقصد کے لئے بنائی گئی ہے لیکن اگر کوئی عرق یا گولیاں یا شربت ایسا مجہول الکنہ ہو جس کو ہم نے بنایا نہیں اور نہ ہم اُن اجزا کو جدا جدا کر سکتے ہیں تو ہم ضرور ان دواؤں سے بے خبر ہوں گے اور یہ بات اور بدیہی ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کو ذرات اور ارواح کا بنانے والا مان لیا جائے تو ساتھ ہی ماننا پڑے گا کہ بالضرور خدا تعالیٰ کو ان تمام ذرات اور ارواح کی پوشیدہ قوتوں اور طاقتوں کا علم بھی ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ وہ خود ان قوتوں اور طاقتوں کا بنانے والا ہے اور بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز سے بے خبر نہیں ہوتا لیکن اگر یہ صورت ہو کہ وہ ان قوتوں اور طاقتوں کا بنانے والا نہیں ہے تو کوئی برہان اس پر قائم نہیں ہو سکتی کہ اس کو ان تمام قوتوں اور طاقتوں کا علم بھی ہے۔ اگر ہم بغیر دلیل کے کہ دیں کہ اس کو علم ہے تو یہ ایک تحکم ہے اور محض ایک دعویٰ ہے لیکن جیسا کہ یہ دلیل ہمارے ہاتھ میں ہے کہ بنانے والا ضرور اپنی بنائی ہوئی چیز کا علم رکھتا ہے اس کے مقابل پر کونسی دلیل آپ کے ہاتھ میں ہے کہ جو چیزیں اپنے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے بنائی نہیں اس کو ان کی تمام پوشیدہ قوتوں اور طاقتوں کا علم ہے کیونکہ وہ چیزیں خدا تعالیٰ کی وجود کا عین تو نہیں تا جیسا کہ اپنے وجود پر اطلاع ہوتی ہے ان پر بھی اطلاع ہو۔ بلکہ وہ تمام چیزیں آریہ سماج کے اعتقاد کے رُو سے اپنے اپنے وجود کی آپ ہی خدا ہیں اور آپ ہی انادی اور قدیم ہیں اور بوجہ غیر مخلوق اور قدیم ہونے کے پرمیشر سے ایسی بے تعلق ہیں کہ اگر اُس پرمیشر کا مرنا بھی فرض کر لیں تو ان چیزوں کا کچھ بھی حرج نہیں کیوں کہ جس حالت میں پرمیشر ان قوتوں اور طاقتوں کا پیدا کرنیوالا نہیں تو وہ چیزیں اپنی بقا میں بھی پرمیشر کی محتاج نہیں جیسا کہ اپنے پیدا ہونے میں محتاج نہیں اور خدا تعالیٰ کے دو نام ہیں۔ ایک حیّ۔ دوسرا قیوم۔ حیّ کے یہ معنے ہیں کہ خود بخود زندہ اور دوسری چیزوں کو زندگی بخشنے والا۔ اور قیوم کے یہ معنے ہیں کہ اپنی ذات میں آپ قائم اور اپنی پیدا کردہ چیزوں کو اپنے سہارے سے باقی رکھنے والا۔ پس خدا تعالیٰ کے نام قیوم سے وہ چیز فائدہ اٹھا سکتی ہے جو پہلے اس کے نام حیّ سے فائدہ اٹھا چکی ہو کیونکہ خدا تعالیٰ اپنی پیدا کردہ چیزوں کو سہارا دیتا ہے نہ ایسی چیزوں کو جن کے وجود اور ہستی کو اس کا ہاتھ ہی نہیں چھوا۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کو حیّ یعنی پیدا کرنیوالا مانتا ہے اسی کا حق ہے کہ اس کو قیوم بھی مانے یعنی اپنی پیدا کردہ کو اپنی ذات سے سہارا دینے والا لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کو حیّ یعنی پیدا کرنے والا نہیں جانتا۔ اس کا حق نہیں ہے کہ اس کی نسبت یہ اعتقاد رکھے کہ وہ ان چیزوں کو ان کے رہنے میں سہارا دینے والا ہے کیوں کہ سہارا دینے کے یہ معنے ہیں کہ اگر اس کا سہارا نہ ہو وہ چیزیں معدوم ہو جائیں اور ظاہر ہے کہ جن چیزوں کا اس کی طرف سے وجود نہیں وہ چیزیں اپنے بقائے وجود میں اُس کی محتاج بھی نہیں ہو سکتیں اور اگر وہ بقائے وجود میں محتاج ہیں تو اس وجود کی پیدائش میں بھی محتاج ہیں۔ غرض خدا تعالیٰ کے یہ دونوں اسم حیّ و قیوم اپنی تاثیر میں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں کبھی علیحدہ علیحدہ نہیں ہو سکتے پس جن لوگوں کا یہ مذہب ہے کہ خدا روحوں اور ذرات کا پیدا کرنیوالا نہیں وہ اگر عقل اور سمجھ سے کچھ کام لیں تو ان کو اقرار کرنا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ ان چیزوں کا قیوم بھی نہیں یعنی وہ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ خدا تعالیٰ کے سہارے سے ذرات یا ارواح پیدا ہوئے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے سہارے کی محتاج وہ چیزیں ہیں جو اس کی پیدا کردہ ہیں۔ غیر کو جو اپنے وجود میں اس کا محتاج نہیں اس کے سہارے کی کیوں حاجت پڑ گئی۔ یہ تو عقلی بے دلیل ہے اور ہم ابھی یہ بھی لکھ چکے ہیں اگر ذرات، اور ارواح قدیم سے انادی اور خود بخود مانا جائے تو اس بات پر کوئی دلیل قائم ہو سکتی کہ خدا تعالیٰ کو ان کے پوشیدہ خواص اور دقیق در دقیق طاقتوں اور قوتوں کا علم ہے اور یہ کہنا کہ چونکہ وہ ان کا پرمیشر ہے اس لئے اس کو ان کے پوشیدہ خواص اور طاقتوں کا علم ہے یہ صرف ایک دعویٰ ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہیں کی گئی اور کھلا ہے ان پرمیشر نہیں کئی اور نہ کوئی رشتہ عبودیت اور الوہیت کا ثابت کیا گیا

بلکہ وہ ان کا پرمیشر ہی نہیں بھلا جس کا کوئی رشتہ خالق ہونے کا ذرات اور روحوں سے نہیں وہ ان کا پرمیشر کا ہے کا ہوا اور کن معنوں سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ روحوں اور ذرات کا پرمیشر ہے اور یہ اضافت کس بنا پر ہو سکتی ہے کہ خدا روحوں اور ذرات کا پرمیشر ہے یا تو اضافت مالک کی ہوتی ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ غلام زید یعنی زید کا غلام۔ سو مملوک ہونے کی کوئی وجوہ جائز نہیں اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں آزاد چیزوں کو جو اپنے قوی قدیم سے آپ رکھتی ہیں۔ پرمیشر کی بلا وجہ مالک قرار دیا جائے اور یا اضافت کسی رشتہ کی وجہ سے ہوتی ہے جیسا کہ کہا جائے کہ پسر زید۔ لیکن جبکہ ارواح اور ذرات کا پرمیشر کے ساتھ کوئی رشتہ عبودیت اور ربوبیت نہیں تو یہ اضافت بھی ناجائز ہے اور اس حالت میں یہ بات بالکل سچ ہے کہ ایسے بے تعلق روحوں کے لئے نہ تو پرمیشر کا وجود کچھ مفید ہے اور نہ اس کا عدم کچھ مضر ہے بلکہ ایسی حالت میں نجات جس کو آریہ سماج والے مکتی کہتے ہیں بالکل غیر ممکن اور ممتنع امر ہے کیوں کہ نجات کا تمام مدار خدا تعالیٰ کی محبت ذاتیہ پر ہے اور محبت ذاتیہ اُس محبت کا نام ہے جو روحوں کی فطرت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مخلوق ہو۔ پھر جس حالت میں ارواح پرمیشر کی مخلوق ہی نہیں ہیں تو پھر ان کی فطرتی محبت پرمیشر سے کیوں کر ہو سکتی ہے اور کب اور کس وقت پرمیشر نے اُن کی فطرت کے اندر ہاتھ ڈال کر یہ محبت اس میں رکھدی یہ تو غیر ممکن ہے وجہ یہ کہ فطرتی محبت اس محبت کا نام ہے جو فطرت کے ساتھ ہمیشہ سے لگی ہوئی ہو اور پیچھے سے لاحق نہ ہو جیسا کہ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے جیسا کہ اس کا یہ قول ہے۔ الستُ بربکم۔ قالو بلیٰ۔ یعنی میں نے روحوں سے سوال کیا کہ کیا میں تمہارا پیدا کنندہ نہیں ہوں تو روحوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں اس آیت کا یہ مطلب ہے۔ کہ انسانی روح کی فطرت میں یہ شہادت موجود ہے۔ کہ اس کا خدا پیدا کنندہ ہے۔ پس روح کو اپنے پیدا کنندہ سے طبعاً و فطرتاً محبت ہے۔ اس لئے کہ وہ اسی کی پیدائش ہے اور اسی کی طرف اس دوسری آیت میں اشارہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا۔ یعنی روح کا خدائے واحد لاشریک کا طلبگار ہونا اور بغیر خدا کے وصال کے کسی چیز سے سچی خوش حالی نہ پانا یہ انسانی فطرت میں داخل ہے یعنی خدا نے اس خواہش کو انسانی روح میں پیدا کر رکھا ہے جو انسانی روح کسی چیز سے تسلی اور سکینت بجز وصال الٰہی کے نہیں پا سکتی پس اگر انسانی روح میں یہ خواہش موجود ہے۔ تو ضرور ماننا پڑتا ہے۔ کہ روح خدا کی پیدا کردہ ہے جس نے اس میں یہ خواہش ڈالدی مگر یہ خواہش تو درحقیقت انسانی روح میں موجود ہے اس سے ثابت ہوا کہ انسانی روح درحقیقت خدا کی پیدا کردہ ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر دو چیزوں میں کوئی ذاتی تعلق درمیان ہو اسی قدر ان میں اس تعلق کی وجہ سے محبت بھی پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ ماں کو اپنے بچے سے محبت ہوتی ہے اور بچے کو اپنی ماں سے کیونکہ وہ اس کے خون سے پیدا ہوتا ہے اور اُس کے رحم میں پرورش پاتا ہے پس اگر روحوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ کوئی تعلق پیدائش کا درمیان نہیں اور وہ قدیم سے خود بخود ہیں تو عقل قبول نہیں کر سکتی کہ ان کی فطرت میں خدا تعالیٰ کی محبت ہو اور جب ان کی فطرت میں پرمیشر کی محبت نہیں تو وہ کسی طرح نجات پا ہی نہیں سکتیں۔

اصل حقیقت اور اصل سرچشمہ نجات کا محبت ذاتی ہے جو وصال الٰہی تک پہنچاتی ہے وجہ یہ کہ کوئی محب اپنے محبوب سے جدا نہیں رہ سکتا اور چونکہ خدا نور و لطیف ہے اس لئے اس کی محبت سے نور نجات پیدا ہو جاتا ہے اور وہ محبت جو انسان کی فطرت میں ہے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی محبت ذاتی انسان کی محبت ذاتی میں ایک عاشق عادت جوش بخشتی ہے اور ان دونوں محبتوں کے ملنے سے ایک فنا کی صورت پیدا ہو کر لقا باللہ کا نور پیدا ہو جاتا ہے اور یہ بات کہ دونوں محبتوں کا باہم ملنا ضروری طور پر اس نتیجہ کو پیدا کرتا ہے کہ ایسے انسان کا انجام فنا فی اللہ ہو اور خاک کی طرح یہ وجود ہو کر (جو حجاب ہے) سراسر عشق الٰہی میں روح غرق ہو جائے۔ اس کی مثال وہ حالت ہے کہ جب انسان پر آسمان سے صاعقہ پڑتی ہے تو اس آگ کی کشش سے انسان کے بدن کی اندرونی آگ یکدفعہ باہر آجاتی ہے تو اس کا نتیجہ جسمانی فنا ہوتا ہے پس دراصل یہ روحانی موت بھی اسی طرح دو قسم کی آگ کو چاہتی ہے ایک آسمانی آگ اور ایک اندرونی آگ اور دونوں کے شعلے سے وہ فنا پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے بغیر سلوک تمام نہیں ہو سکتا یہی فنا وہ چیز ہے جس

پر سالکوں کا سلوک ختم ہو جاتا ہے اور جو انسانی مجاہدات کی آخری حد ہے۔ اسی نقطہ کے بعد فضل اور موہبت کے طور پر مرتبہ لقا کا انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ صراط الذین انعمت علیھم۔ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو یہ مرتبہ لا انعام کے طور پر ملا یعنی محض فضل سے نہ کسی عمل کا اجر۔ اور یہ عشق الٰہی کا آخری نتیجہ ہے۔ جس سے ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوتی ہے اور موت سے نجات ہوتی ہے۔ ہمیشہ کی زندگی بجز خداتعالیٰ کے کسی کا حق نہیں وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے پس انسانوں میں سے اسی انسان کو یہ جاودانی زندگی ملتی ہے جو غیروں کی محبت سے اپنا تعلق توڑ کر اور اپنی محبت ذاتی کے ساتھ خداتعالیٰ میں فنا ہو کر ظلی طور پر اس سے حیات جاودانی کا حصہ لیتا ہے اور ایسے شخص کو مردہ کہنا ناروا ہے کیوں کہ وہ خدا میں ہو کر زندہ ہو گیا ہے۔ مردے وہ لوگ ہیں۔ جو خدا سے دور رہ کر مر گئے۔ پس سخت کافر اور بے دین اور مشرک وہ لوگ ہیں۔ جو بغیر پانے محبت ذاتی اور وصال الٰہی کے تمام ارواح کی نسبت انادی اور قدیم زندگی کے قائل ہیں۔ بلکہ حق تو یہ ہے۔ کہ کسی چیز کو بجز خدا کے کوئی ہستی نہیں محض خدا ہے جس کا نام ہست ہے۔ پھر اس کے زیر سایہ ہو کر اور اس کی محبت میں محو ہو کر وہ اصلوں کی روحیں حقیقی زندگی پاتی ہیں اور اس کے وصال کے بغیر زندگی حاصل نہیں ہو سکتی اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کافروں کا نام مردے رکھا ہے اور دوزخیوں کی نسبت فرماتا ہے۔ انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا یحییٰ۔ یعنی جو شخص مجرم ہونے کی حالت میں اپنے رب کو ملیگا۔ اس کے لئے جہنم ہے نہ اس میں مریگا اور نہ زندہ رہیگا۔ یعنی اس لئے نہیں مریگا کہ دراصل وہ تعبد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کا وجود ضروری ہے اور اس کو زندہ بھی نہیں کہہ سکتے کیوں کہ حقیقی زندگی وصال الٰہی سے حاصل ہوتی ہے اور حقیقی زندگی عین نجات ہے اور وہ بجز عشق الٰہی اور وصال حضرت عزت کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر غیر قوموں کو حقیقی زندگی کی فلاسفی معلوم ہوتی۔ تو وہ کبھی دعویٰ نہ کرتے کہ تمام ارواح خود بخود قدیم سے اپنا وجود رکھتی ہیں۔ اور حقیقی زندگی سے بہرہ ور ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ علوم آسمانی ہیں اور آسمان سے ہی نازل ہوتے ہیں اور آسمانی لوگ ہی ان کی حقیقت کو جانتے ہیں۔ اور دنیا ان سے بے خبر ہے۔

اب ہم پھر اصل مضمون کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ چشمہ نجات ابدی کا وصال الٰہی ہے اور وہی نجات پاتا ہے کہ جو اس چشمہ سے زندگی کا پانی پیتا ہے اور وہ وصال میسر نہیں آ سکتا۔ جب تک کہ کامل معرفت اور کامل محبت اور کامل صدق اور کامل ایمان نہ ہو اور کامل معرفت کی پہلی نشانی یہ ہے۔ کہ خداتعالیٰ کے علم کامل پر کوئی داغ نہ لگایا جائے اور ابھی ہم ثابت کر چکے ہیں کہ جو لوگ روحوں اور ذرات اجسام کو انادی اور قدیم جانتے ہیں وہ خداتعالیٰ کو کامل طور پر عالم الغیب نہیں سمجھتے اسی وجہ سے فلاسفہ یونان کے جو روحوں کو انادی اور قدیم سمجھتے تھے یہ عقیدہ رکھتے تھے جو خداتعالیٰ کو جزئیات کا علم نہیں۔ کیوں کہ جس حالت میں ارواح اور ذرات عالم قدیم اور انادی اور خود بخود ہیں اور ان کے وجود خداتعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں تو کوئی دلیل اس پر قائم نہیں ہو سکتی کہ ان کی دقیق در دقیق طاقتوں اور قوتوں کا اور پوشیدہ اسرار کا خدا کو علم ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ وہ علم کامل جو اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی چیزوں کے پوشیدہ حالات کی نسبت مع تمام کیفیات اور تفاصیل کے ہو سکتا ہے۔ اس کے برابر ممکن نہیں کہ دوسری چیزوں کے پوشیدہ حالات بتمام وکمال معلوم ہو سکیں بلکہ ایسے علوم

* انسان چونکہ بوجہ اپنی بشریت کی کمزوری کے ایسے عمل بجا نہیں لا سکتا جن کی انتہا اور غیر محدود نعمتوں کا حق ادا ہو سکے اور بغیر حصول ان نعمتوں کے بھی در حقیقی نجات پا ہی نہیں سکتا اس لئے انسان جب اپنی قوت اور طاقت کی حد تک مجاہدہ اور جب تک کر لیتا ہے تب عنایت الٰہی اس کی کمزوری پر رحم کر کے محض فضل سے اس کی دستگیری کرتی ہے اور سعت کے طور پر وصال الٰہی کا وہ انعام اس کو دیتی ہے جو پہلے اس سے راستبازوں کو دیا گیا تھا۔ منہ

میں نقطی اور غلطی کا احتمال رہ سکتا ہے۔ پس اس جگہ روحوں اور ذرات کے انادی اور قدیم کہنے والوں کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وہ علم ارواح اور ذرات کا جو خدا کی شان کے مناسب حال ہو یعنی جیسا کہ خدا کا کامل ہے وہ علم ہی کامل ہو اس عقیدہ کے رو سے (جو روحوں اور ذرات کو قدیم اور انادی جانتے) کا عقیدہ ہے ان کے پرمیشر کو حاصل نہیں اور اگر کوئی کہے کہ حاصل ہے تو یہ بار ثبوت اس کے ذمہ ہے کہ دلیل واضح سے اس کو ثابت کرے۔ نہ محض وضعی لفظوں سے ظاہر ہے کہ جس حالت میں روحیں قدیم سے خود بخود اور اپنے وجود کی آپ خدا ہیں تو اس صورت میں گویا وہ تمام روحیں کسی علیحدہ محلہ میں مستقل قبضہ کے ساتھ رہتی ہیں اور پرمیشر علیحدہ رہتا ہے کوئی تعلق درمیان نہیں اور اس امر کی وجہ کچھ نہیں بتا سکتے کہ تمام روحیں اور تمام ذرات باوجود انادی اور قدیم اور خود بخود ہونے کے پرمیشر کے ماتحت کیونکر ہو گئیں کیا کسی لڑائی اور جنگ کے بعد یہ صورت ظہور میں آئی یا خود بخود روحوں نے کچھ مصلحت سوچ کر اطاعت قبول کر لی اور عجیب ان کے عقیدہ کے پرمیشر دیا لو اور نیا کاری تو ضرور ہے۔ مگر پھر بھی وہ رحم کرتا ہے نہ انصاف۔ کیونکہ وہ محض اپنی کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لئے مکتی یافتہ روحوں کو ہمیشہ کے لئے نجات نہیں دیتا وجہ یہ اگر ہمیشہ کیلئے وہ ان کو نجات دیدے۔ تو اس سے لازم آتا ہے کہ کسی وقت تمام روحیں نجات پا کر بار بار دنیا میں آنے سے فراغت پا جاویں اور پرمیشر کی یہ خواہش ہے کہ دنیا کا سلسلہ بھی جاری رہے تا اس کی حکومت کی رونق بنی رہے اس لئے وہ کسی روح کو ہمیشہ کی نجات دینا ہی نہیں چاہتا بلکہ گو کوئی روح اوتار یا رشی یا سدھ کے درجہ تک بھی پہنچ گئی ہو پھر بھی بار بار اس کو آواگون کے چکر میں ڈالتا ہے۔ مگر کیا ہم خداوند قادر اور کریم کی طرف ایسے صفات رذیلہ منسوب کر سکتے ہیں کہ ہمیشہ وہ اپنے بندوں کو دکھ دیکر خوش ہوتا ہے۔ کبھی ابدی انعام ان کو دینا نہیں چاہتا۔ خدائے قدوس اور پاک کی نسبت اس قدر بخل منسوب نہیں ہو سکتا افسوس ایسے بخل کی تعلیم عیسائیوں کی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے وہ اس بات کے قائل ہیں۔ جو شخص عیسیٰ کو خدا نہیں کہے گا وہ جاودانی جہنم میں پڑیگا مگر خداتعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی۔ بلکہ وہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ کفار ایک مدت دراز تک عذاب میں رہ کر آخر وہ خداتعالیٰ کے رحم سے حصہ لیں گے جیسا کہ حدیث میں بھی ہے۔ یاتی علی جھنم زمان لیس فیھا احد ونسیم الصبا تحرک ابوابھا۔ یعنی جہنم پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اس میں کوئی بھی نہیں ہوگا اور نسیم صبا اس کے کواڑ ہلائیگی۔ اسی کے مطابق قرآن شریف کی آیت ہے الا ما شاء ربک ان ربک فعال لما یرید۔ یعنی دوزخی دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے لیکن جب خدا چاہیگا تو ان کو دوزخ سے مخلصی دیگا کیونکہ تیرا رب جو چاہتا ہے کر سکتا ہے یہ تعلیم خداتعالیٰ کی صفات کاملہ کے مطابق ہے کیوں کہ اس کی صفات جلالی بھی ہیں اور جمالی بھی وہ ہی زخمی کرتا ہے اور وہی مرہم لگاتا ہے اور یہ بات نہایت نامعقول اور خدا عزوجل کی صفات کاملہ کے برخلاف ہے کہ دوزخ میں ڈالنے کے بعد ہمیشہ اس کے صفات قہریہ ہی جلوہ گر ہوتی رہیں اور کبھی صفت رحم اور عفو کی جوش نہ مارے اور صفات کرم اور رحم کے ہمیشہ کے لئے معطل کی طرح رہیں بلکہ جو کچھ خداتعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مدت دراز تک جس کو انسانی کمزوری کے مناسب حال استعارہ کے رنگ میں ابد کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ دوزخی دوزخ میں رہیں گے اور پھر صفت رحم اور کرم تجلی فرمائیگی۔ اور خدا اپنا ہاتھ دوزخ میں ڈالیگا اور جس قدر خدا کی مٹھی میں آ جاویں گے سب دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ پس اس حدیث میں بھی آخر کار سب کی نجات کی طرف اشارہ ہے کیونکہ خدا کی مٹھی خدا کی طرح غیر محدود ہے جس سے کوئی بھی باہر نہیں رہ سکتا۔ یہ یاد رہے کہ جس طرح ستارے ہمیشہ نوبت بہ نوبت طلوع کرتے رہتے ہیں اسی طرح خدا کے صفات بھی طلوع کرتے ہیں۔ کبھی انسان خدا کی صفات جلالیہ اور استغنائے ذاتی کی پرتوہ کے نیچے ہوتا ہے اور کبھی صفات جمالیہ کا پرتوہ اس پر پڑتا ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کل یوم ھو فی شان۔ پس یہ سخت نادانی کا خیال ہے کہ ایسا گمان کیا جائے کہ بعد اس کے کہ مجرم لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے پھر صفات کرم اور رحم ہمیشہ کے لئے معطل ہو جائیں گی اور کبھی ان کی تجلی نہیں ہوگی کیونکہ صفات الٰہیہ کا تعطیل ممتنع ہے بلکہ حقیقی صفت خداتعالیٰ کی محبت اور رحم ہے اور وہی ام الصفات ہے اور وہی کبھی انسانی اصلاح کے لئے صفات جلالیہ اور غضبیہ کے رنگ میں جوش مارتی ہے اور جب اصلاح ہو جاتی ہے تو محبت اپنے رنگ میں ظاہر ہو جاتی ہے اور پھر بطور موہبت ہمیشہ کے لئے رہتی ہے۔ خدا ایک چڑچڑے انسان کی طرح نہیں ہے جو خواہ نخواہ عذاب دینے کا شائق ہو اور وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ اپنے پر آپ ظلم کرتے ہیں اس کی محبت میں تمام نجات ہے اور اس سے لازم نہیں آتا۔ کہ سب لوگ ایک مرتبہ پر ہو جائیں گے۔ بلکہ جن لوگوں نے دنیا میں خدا کو اختیار کر لیا اور خدا کی محبت میں محو ہو گئے

کی بلاکو بھی معلوم نہ تھا کہ اقنوم کس چیز کا نام ہے اُن کی تعلیم خدا تعالیٰ کی نسبت تمام نبیوں کی طرح ایک سادہ تعلیم تھی کہ خدا واحد لاشریک ہے۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مذہب جو عیسائی مذہب کے نام سے شہرت دیا جاتا ہے۔ دراصل پولوسی مذہب ہے نہ مسیحی۔ کیونکہ حضرت مسیحؑ نے کسی جگہ تثلیث کی تعلیم نہیں دی اور وہ جب تک زندہ رہے۔ خدائے واحد لاشریک کی تعلیم دیتے رہے اور بعد انکی وفات کے ان کا بھائی یعقوب بھی جو اُن کا جانشین تھا اور ایک بزرگوار انسان تھا توحید کی تعلیم دیتا رہا۔ اور پولوس نے خواہ نخواہ اس بزرگ سے مخالفت شروع کردی اور اس کے عقائد مخالف تعلیم دینا شروع کیا اور انجام کار پولوس اپنے خیالات میں یہاں تک بڑھا کہ ایک نیا مذہب قائم کیا اور توریت کی پیروی سے اپنی جماعت کو بکلی علیحدہ کر دیا اور تعلیم دی کہ مسیحی مذہب میں مسیح کے کفارہ کے بعد شریعت کی ضرورت نہیں اور خون مسیح گناہوں کے دور کرنے کے لئے کافی ہے۔ توریت کی پیروی ضروری نہیں اور پھر ایک اور گند اس مذہب میں ڈالدیا کہ ان کے لئے سؤر کھانا حلال کر دیا۔ حالانکہ حضرت مسیحؑ انجیل میں سؤر کو ناپاک قرار دیتے ہیں تبھی تو انجیل میں ان کا قول ہے کہ اپنے موتی سؤروں کے آگے مت پھینکو۔ پس جبکہ پاک تعلیم کا نام حضرت مسیحؑ نے موتی رکھا ہے تو اس مقابلہ سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ پلید کا نام انہوں نے سؤر رکھا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یونانی سؤر کو کھایا کرتے تھے جیسا کہ آجکل تمام یورپ کے لوگ سؤر کھاتے ہیں اس لئے پولوس نے یونانیوں کے تالیف قلوب کے لئے سؤر بھی اپنی جماعت کے لئے حلال کر دیا حالانکہ توریت میں لکھا ہے کہ وہ ابدی حرام ہے اور اس کا چھونا بھی جائز نہیں۔ غرض اس مذہب میں تمام خرابیاں پولوس سے پیدا ہوئیں۔ حضرت مسیحؑ تو وہ بے نفس انسان تھے جنہوں نے یہ بھی نہ چاہا کہ کوئی ان کو نیک انسان کہے۔ مگر پولوس نے ان کو خدا بنا دیا جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے کہ کسی نے حضرت مسیح کو کہا کہ اے نیک استاد انہوں نے اس کو کہا کہ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے ان کا وہ کلمہ جو صلیب پر چڑھائے جانے کے وقت ان کے منہ سے نکلا۔ کیسا توحید پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے نہایت عاجزی سے کہا۔ ایلی ایلی لما سبقتانی۔ یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا کیا جو شخص اس عاجزی سے خدا کو پکارتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ خدا میرا رب ہے اس کی نسبت کوئی عقلمند گمان کر سکتا ہے کہ اس نے درحقیقت خدائی کا دعوےٰ کیا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ سے محبت ذاتیہ کا تعلق ہوتا ہے بسا اوقات استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ ان سے ایسے کلمات ان کی نسبت کہلا دیتا ہے کہ نادان لوگ ان کی ان کلموں سے خدائی ثابت کرنا چاہتے ہیں چنانچہ میری نسبت مسیح سے بھی زیادہ وہ کلمات فرمائے گئے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ یا قمر یا شمس انت منی وانا منک۔

---

* ایک دفعہ میں نے کشفی رنگ میں دیکھا کہ میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا اور پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا کہ دیکھو کہ اب اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا حالانکہ اس کشف سے یہ مطلب تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کریگا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے اسی طرح ایک دفعہ مجھ کو خدا نے مخاطب کرکے فرمایا۔ انت منی بمنزلۃ اولادی۔ انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق۔ یعنی تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے اور تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جس کو دنیا نہیں جانتی تب مولویوں نے اپنے کپڑے پھاڑے کہ اب کفر میں کیا شک رہا۔ اور اس آیت کو بھول گئے۔ فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم۔ منہ

یعنی اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اب اس فقرہ کو جو شخص چاہے کسی طرف کھینچ لے مگر اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ اول خدا نے مجھے قمر بنایا کیونکہ میں قمر کی طرح اس حقیقی شمس سے ظاہر ہوا اور پھر آپ قمر بنا کیونکہ میرے نور بعیت اس کی جلال کی روشنی ظاہر ہوئی اور ہوگی۔ یعقوب حضرت عیسیٰ کا بھائی جو مریم کا بیٹا تھا وہ درحقیقت ایک راستباز آدمی تھا وہ تمام باتوں میں توریت پر عمل کرتا تھا اور خدا کو واحد لاشریک جانتا تھا اور سؤر کو حرام سمجھتا تھا اور یہودیوں کی طرح بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتا تھا اور جیسا کہ چاہئے تھا وہ اپنے تئیں ایک یہودی سمجھتا تھا صرف یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ کی نبوت پر ایمان رکھتا تھا لیکن پولوس نے بیت المقدس سے ہی نفرت دلائی آخر خدا تعالیٰ کی غیرت نے اسکو پکڑا اور ایک بادشاہ نے اسکو سولی دیدیا اور اس طرح اس کا خاتمہ ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے اس لئے وہ سولی سے نجات پا گئے اور خدا تعالیٰ نے اُن کو سولی پر سے زندہ بچا لیا لیکن چونکہ پولوس نے سچائی کو چھوڑ دیا اس لئے وہ لکڑی پر لٹکایا گیا۔ یاد رہے کہ پولوس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں انکا جانی دشمن تھا اور پھر آپکی وفات کے بعد جیسا کہ یہودیوں کی تاریخ میں لکھا ہے اس کے عیسائی ہونے کا موجب اس کی اپنی بعض نفسانی اغراض تھیں جو یہودیوں سے وہ پوری نہ ہو سکیں اس لئے وہ انکو خرابی پہنچانے کے لئے عیسائی ہو گیا اور ظاہر کیا کہ مجھے کشف کے طور پر حضرت مسیح ملے ہیں اور میں ان پر ایمان لایا ہوں اور اس نے پہلے پہل تثلیث کا خراب پودہ دمشق میں لگایا اور یہ پولوسی تثلیث دمشق سے ہی شروع ہوئی اسی کیطرف سے احادیث نبویہ میں اشارہ کرکے کہا گیا کہ نزول مسیح دمشق کی مشرقی طرف نازل ہوگا یعنی اس کے آنے پر تثلیث کا خاتمہ ہوگا اور انسانی دل توحید کیطرف رغبت کر جائیں گے اور مشرقی طرف سے مسیح کا نازل ہونا اس کے غلبہ کیطرف اشارہ ہے کیونکہ روشنی جب ظاہر ہوتی ہے تو تاریکی پر غالب آجاتی ہے۔ اور صاف ظاہر ہے کہ اگر پولوس حضرت مسیح کے بعد ایک رسول کے رنگ میں ظاہر ہونیوالا تھا جیسا کہ خیال کیا گیا ہے تو ضرور حضرت مسیح اس کی نسبت کچھ خبر دیتے خاص کرکے اس وجہ سے تو خبر دینا نہایت ضروری تھا کہ جبکہ پولوس حضرت عیسیٰ کی حیات کے تمام زمانہ میں حضرت عیسیٰ سے سخت برگشتہ رہا اور ان کو دکھ دیتا رہا کوئی طرح تکلیف منصوبہ کرتا رہا تو ایسا شخص ان کی وفات کے بعد کیونکر امین سمجھا سکتا ہے بجز اس کے کہ خود حضرت مسیح کی طرف سے اس کی نسبت کھلی کھلی پیشگوئی پائی جاتی اور اس میں صاف طور پر درج ہوتا کہ اگرچہ پولوس میری حیات میں میرا سخت مخالف رہا ہے اور مجھے دکھ دیتا رہا ہے لیکن میرے بعد وہ خدا تعالیٰ کا رسول اور نہایت مقدس آدمی ہو جائیگا بالخصوص جبکہ پولوس ایسا آدمی تھا کہ اس نے موسیٰ کی توریت کے برخلاف اپنی طرف سے نئی تعلیم بنائی سؤر حلال کیا ختنہ کی رسم تو توریت میں ابدی رسم تھی اور تمام نبیوں کا ختنہ ہوا تھا اور خود حضرت مسیحؑ کا بھی ختنہ ہوا تھا وہ بھی حکم الٰہی منسوخ کر دیا اور توریت کی توحید کی جگہ تثلیث قائم کر دی اور توریت کے احکام پر عمل کرنا غیر ضروری ٹھہرایا اور بیت المقدس سے بھی انحراف کیا تو ایسے آدمی کی نسبت جس نے سو سوی شریعت کو زیر و زبر کر دیا ضرور کھلی پیشگوئی چاہئے تھی پس جبکہ انجیل میں پولوس کے رسول ہونے کے بارہ میں خبر نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اسکی ہدایت ثابت اور توریت کے ابدی احکام کا وہ مخالف تو اس کو کیوں اپنا مذہبی پیشوا بنایا گیا کیا اس پر کوئی دلیل ہے؟ پھر معرفت کے بعد بڑی ضروری نجات کے لئے محبت الٰہی ہے یہ بات نہایت واضح اور بدیہی ہے کہ کوئی شخص اپنے محبت کرنیوالے کو دنیا میں جیتا نہیں چھوڑتا محبت ایک جذب ہے کیونکہ اور اپنی طرف کھینچتی ہے جس شخص کو کوئی سچے دل سے محبت کرتا ہے اگر وہ پتھر کی طرح ہے کہ وہ دوسرا شخص بھی جس سے محبت کی گئی ہو اس سے دشمنی نہیں کر سکتا بلکہ [illegible] شخص کو جو کہ وہ اپنے دل میں محبت

---

* یاد رہے کہ قادیان جو میری جگہ [illegible] دمشق سے ٹھیک مشرقی طرف ہے سو آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ منہ

رکھتا ہے اپنی اس محبت اطلاع بھی نہ دیتا تب بھی اس قدر تو ضرور ہوگا کہ وہ اس سے دشمنی نہیں کر سکتا اسی بنا پر کہا گیا ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے اور خدا کے نبیوں اور رسولوں میں جو ایک قوت جذب اور کشش پائی جاتی ہے اور ہزارہا لوگ ان کی طرف کھینچے جاتے اور ان سے محبت کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنی جان بھی ان پر فدا کرنا چاہتے ہیں اس کا سبب یہی ہے کہ نبی نوع کی بھلائی اور ہمدردی ان کے دل میں ہوتی ہے یہانتک کہ وہ ماں سے بھی زیادہ انسانوں سے پیار کرتے ہیں اور اپنے تئیں دکھ اور درد میں ڈالکر بھی ان کی آرام کی خواہشمند ہوتے ہیں آخر ان کی سچی کشش سعید دلوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیتی ہے پھر جبکہ انسان باوجود یکہ وہ عالم الغیب نہیں دوسرے شخص کی مخفی محبت پر اطلاع پا لیتا ہے تو پھر کیونکر خدا تعالیٰ جو علم الغیب ہے کسی کی خالص محبت سے بیخبر رہ سکتا ہے محبت عجیب چیز ہے اسکی آگ گناہوں کی آگ کو جلاتی اور معصیت کے شعلہ کو بھسم کر دیتی ہے سچی اور صفائی اور کامل محبت کے ساتھ عذاب جمع ہو ہی نہیں سکتا اور سچی محبت کے علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی فطرت میں یہ بات منقوش ہوتی ہے کہ اپنے محبوب کے قطع تعلق کا اس کو نہایت خوف ہوتا ہے اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ تقصیر کے ساتھ اپنے تئیں ہلاک شدہ سمجھتا ہے اور اپنے محبوب کی مخالفت اپنے لئے ایک زہر خیال کرتا ہے اور نیز اپنے محبوب کے وصال کے پانے کے لئے نہایت بیتاب ہوتا ہے اور بعد اور دوری کی شدت سے ایسا گداز ہوتا ہے کہ بس مر ہی جاتا ہے اس لئے وہ صرف ان باتوں کو گناہ نہیں سمجھتا کہ جو عوام سمجھتے ہیں کہ قتل نہ کر خون نہ کر زنا نہ کر چوری نہ کر جھوٹی گواہی نہ دے بلکہ وہ ادنیٰ غفلت کو اور ادنیٰ التفات کو جو خدا کو چھوڑ کر غیر کیطرف کی جائے ایک کبیرہ گناہ خیال کرتا ہے اس لئے اپنے محبوب ازلی کی جناب میں ہمیشہ استغفار اس کا ورد ہوتا ہے اور چونکہ اس بات پر اس کی فطرت راضی نہیں ہوتی کہ وہ کبھی اور کسی وقت بھی خدا تعالیٰ سے الگ رہے اس لئے بشریت کے تقاضا سے ایک ذرہ غفلت بھی اگر صادر ہو تو اس کو ایسا ہی ایک گناہ سمجھتا ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں کیونکہ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ ایک محب صادق کو ہمیشہ یہ فکر لگی رہتی ہے کہ اس کا محبوب اس پر ناراض نہ ہو جائے اور چونکہ اس کے دل میں ایک پیاس لگا دی جاتی ہے کہ خدا کامل طور پر اس سے راضی ہو اس لئے اگر خدا تعالیٰ یہ بھی کہے کہ میں تجھ سے راضی ہوں تب بھی وہ اس پر صبر نہیں کر سکتا کیونکہ جیسا کہ شراب کے دور کیوقت ایک شراب پینے والا ہر دم ایک مرتبہ پی کر پھر دوسری مرتبہ ملتمس ہوتا ہے اسی طرح جب انسان کے اندر محبت کا چشمہ جوش مارتا ہے تو وہ محبت طبعاً یہ تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ پس محبت کی کثرت کی وجہ سے استغفار کی بھی کثرت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ خدا سے کامل طور پر پیار کرنیوالے ہر دم اور ہر لحظہ استغفار کو اپنا ورد رکھتے ہیں اور سب سے بڑھ کر معصوم کی یہی نشانی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے اور استغفار کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعف بشریت انسان سے صادر ہو سکتی ہے اس امکانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے خدا سے مدد مانگی جائے تا خدا کے فضل سے وہ کمزوری ظہور میں نہ آوے اور مستور و مخفی رہے۔ پھر بعد اس کے استغفار کے معنے عام لوگوں کے لئے وسیع کئے گئے اور یہ امر بھی استغفار میں داخل ہوا کہ جو کچھ لغزش اور قصور صادر ہو چکا خدا تعالیٰ اس کے بد نتائج اور زہریلی تاثیرات سے دنیا اور آخرت میں محفوظ رکھے پس نجات حقیقی کا سرچشمہ محبت ذاتی خدا عز و جل کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور جب انسان کمال درجہ تک اپنی محبت کو پہنچاتا ہے اور محبت کی آگ سے اپنے جذبات نفسانیت کو جلا دیتا ہے تب یکدفعہ ایک شعلہ کی طرح خدا تعالیٰ کی محبت جو خدا تعالیٰ اس سے کرتا ہے اس کے دل پر گرتی ہے اور اس کو سفلی زندگی کے گندوں سے باہر لے آتی ہے اور خدائے حیّ و قیوم کی پاکیزگی کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کا مد لشان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | ان مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — نمبر ۱۴ | سلسلۃ القدیم جلد ۵ — نمبر ۱۴

۱۰۔ صفر ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء

رچہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بسنی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست دیگر گورنمنٹ ...

معاونین درجہ اول جنکو عاپر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جنکو ... پر جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ

معاونین درجہ سوم ہے عام قیمت پیشگی عا۱۲

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ... بحساب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب ... لی جاویگی۔ نمونہ کی پرچہ کے واسطے ٹکٹ آنا چاہیئے۔ خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر۔

لوکل ... غا۔ افریقہ ... صر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و ز خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمے دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

ومن شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے ... بات کا کرے کا آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیساہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اُسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط وکتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۲ بار

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ ربی انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

مورخہ ۱۰ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

قریب ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء۔ "میں پچاس یا ساٹھ اور نشان دکھلا دوں گا"

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء۔ اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی

اللہ تعالیٰ نے اس میں تاخیر ڈال دی ہے۔ وقت مقرر تک۔ فرمایا۔ چھوٹے زلزلے تو آتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن سخت زلزلہ جو آنے والا ہے۔ اس کے وقت میں تاخیر ڈالی گئی ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے۔ کہ تاخیر کتنی ہے۔

۳ اپریل ۱۹۰۶ء۔ الہام۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

ان اللہ قد من علینا

کل خواب میں مولوی عبدالکریم صاحبؓ کو دیکھا۔ اور میں انہیں کہتا ہوں۔ دعا کرو۔ دشمنوں پر خدا مجھے غلبہ دے۔ اور پھر آج دیکھا۔ کہ وہ میرا نام لے کر کہتے ہیں کہ کیوں لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں اور کیوں نہیں مانتے اور بڑے جوش اور غضب سے کہہ رہے ہیں۔

اور چند روز ہوئے۔ میں نے دیکھا تھا کہ ایک انگریز ہمارے گھر میں داخل ہوا ہے ساتھ محمود ہے گویا تلاشی لینا چاہتا ہے اور پاس ہمراہ میر ناصر نواب صاحب کھڑے ہیں وہ اشارے سے مجھے کہتے ہیں کہ یہ انگریز حاکم ہے تلاشی کی غرض سے آیا ہے میں دل میں کہتا ہوں کہ اس جگہ تلاشی کیلئے کونسی مشتبہ چیز ہے صرف ہماری تصانیف کے مسودات ہیں معلوم نہیں اس خواب کی کیا تعبیر ہے مگر ناصر اور محمود کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ اگر کوئی امر مکروہ بھی ہے تو انجام اچھا ہے ایسی خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں یہ ضرور نہیں کہ تلاشی سے مراد تلاشی ہی ہو بلکہ کوئی اور پوشیدہ جستجو اس سے مراد ہو سکتی ہے جس کا انجام ظاہری بریت اور صفائی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا۔ انا نبشرک بغلام۔ نافلۃ لک۔ ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو۔

تازہ تصنیف حضرت مسیح موعودؑ

زلزلہ کی پیشگوئی

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن

تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں
پھر رہے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

غیر کیا جانے کہ غیرت اسکی کیا دکھلائے گی
خود بتائیگا انہیں وہ یار بتلانے کے دن

وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشاں کی پنج بار ؏
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن

طالبو! تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں
اُس میرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانے کے دن

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

اے میرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب
گود میں تیری ہوں ہم اس خونِ دل کھانے کے دن

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
فضل کا پانی پلا اُس آگ برسانے کے دن

اے میرے یار یگانہ اے میری جاں کی پناہ
کر وہ دن اپنے کرم سے دیں کے پھیلانے کے دن

پھر بہارِ دیں کو دکھلا اے میرے پیارے قدیر
کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن

دل چھڑکتا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے میرے سورج دکھا اس دیں کے چمکانے کے دن

دل گھٹا جاتا ہے ہر دم جان بھی ہے زیر و زبر
اک نظر فرما کہ جلد آئیں ترے آنے کے دن

چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا
کب تلک لمبے چلے جائیں گے ترسانے کے دن

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
کیا میرے دلدار تو آئے گا مر جانے کے دن

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ میرے اے ناخدا
آگئے اس باغ پر اے یار مرجھانے کے دن

تیرے ہاتھوں سے میرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو
ورنہ دیں میت ہے اور یہ دن ہیں دفنانے کے دن

اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں
دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دن

میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر
آگئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن

جب سے میرے ہوش غم سے دین کے ہیں جاتے رہے
طور دنیا کے بھی بدلے ایسے دیوانے کے دن

چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں دو داغ کسوف
پھر زمیں بھی ہو گئی بیتاب تھرانے کے دن

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلانے کے دن

صبر کی طاقت جو تھی وہ اے میرے پیارے اب نہیں
میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن

دوستو! اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

چھوڑ دو وہ راگ جسکو آسماں گاتا نہیں
اب تو ہیں اے دل کے اندھو دیں کے گُن گانے کے دن

خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

؏ خدا تعالیٰ کے اصل لفظ جو مجھ پر نازل ہوئے ہیں وہ یہ ہیں "دو چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار" یعنی پنج مرتبہ غیر معمولی طور پر زلزلہ آئے گا۔ جو اپنی شدت میں نظیر نہیں رکھتا ہوگا۔

مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ

بدرِ منور

۱۰ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

(پارہ ۲۶ رکوع ۱۰۔ سورہ فتح رکوع ۲)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سیقول المخلفون اذا انطلقتم الی مغانم لتاخذوھا ذرونا نتبعکم یریدون ان یبدلوا کلم اللّٰہ قل لن تتبعونا کذلکم قال اللّٰہ من قبل فسیقولون بل تحسدوننا۔ بل کانوا لا یفقھون الا قلیلا۔

ترجمہ۔ اب کہیں گے تجھے وہ لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے جب تم چلو گے غنیمتوں کی طرف کہ ان کو لے لو ہمیں اجازت دو کہ تمہارے پیچھے چلیں۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ بدل ڈالیں اللہ تعالےٰ کے کلام کو۔ انہیں کہہ دے۔ تم ہرگز پیچھے نہیں جا سکتے یہی بات تمہارے لئے اللہ تعالےٰ نے پہلے سے فرما دیا ہے پھر کہیں گے بلکہ تم تو ہمارے ساتھ حسد کرتے ہو بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اُن کو سمجھ کم ہے۔

اِس آیت شریف میں غنیمت سے مراد غنیمت خیبر ہے جو صلح حدیبیہ کے بعد جلد مسلمانوں کے ہاتھ لگی وہ منافقین جو حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِس واسطے نہیں گئے تھے کہ اس میں مسلمانوں کو شکست ہوگی اور سب ہلاک ہوجائیں گے۔ بہتر ہے کہ ہم اسی جگہ بیٹھے رہیں فتح خیبر کے وقت فتح کو یقینی دیکھکر اور مال غنیمت کی لالچ پر کہنے لگے کہ ہم بھی تمہارے ساتھ جاتے ہیں۔ اِس آیت شریف میں ایک پیش گوئی ہے کہ اب تم خیبر کو فتح کرو گے اور اس میں سے تم کو بہت مال غنیمت ہاتھ لگے گا۔ دوسرا منافقین کے حال سے پہلے سے آگاہی دی گئی ہے کہ یہ لوگ اب مال کے لالچ کے سبب تمہارے ساتھ جانا چاہیں گے۔ لیکن اب ان کو ساتھ نہیں لے جانا چاہیئے۔ جب مومن منافقوں کو ساتھ نہ لے جائیں گے۔ تو منافق کہیں گے کہ یہ بسبب حسد کے ہم کو ساتھ نہیں لے جاتے۔ یہ بات غلط ہے اور منافقوں کے مونھ سے بہ سبب کم فہمی کے یہ بات نکلی مومن ایسے نہیں ہوتے۔ کہ ایسے معاملات میں حسد کریں

یہ تو منافقوں کو ان کی کرتوت کی خدا تعالیٰ نے سزا دی ہے

قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید تقاتلونھم او یسلمون۔ فان تطیعوا یؤتکم اللّٰہ اجرًا حسنًا۔ وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابًا الیمًا۔

ترجمہ۔ اعراب میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے انہیں کہدو کہ عنقریب تمہیں بلایا جائے گا ایسی قوم سے جنگ کرنے کے واسطے جو بہت سخت جنگ کرنے والی ہوگی یا تو تم انہیں قتل کر ڈالو گے یا وہ تمہاری تابعداری اختیار کرلیں گے اگر اس وقت تم نے اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں اچھا بدلا دیگا اور اگر تم نے پہلے کی طرح مونھ پھیر لیا تو پھر تمہیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔

وہ منافقین جو صلح حدیبیہ کے وقت موت کے ڈر سے اور شکست کھانے کی بدظنی کے سبب نہ گئے تھے ان کے واسطے اب یہ حکم ہوا ہے کہ پھر ایک موقع آنیوالا ہے۔ جہاں فتح تو یقینی ہے مگر بظاہر مخالف بڑا جنگجو اور بہادر نظر آئیگا اگر تم نے اپنی اصلاح کی اور خدا تعالیٰ کے وعدے پر یقین کیا اور ایمان لائے اور اس جنگ میں شامل ہوئے تو تمہاری پہلی غلطی معاف ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اجر دیگا اور اگر پھر بھی ایسی ہی کمزوری دکھائی تو خدا تعالیٰ ایسوں سے راضی نہیں ہوتا اور اس صورت میں تمہارے واسطے عذاب اور دکھ ہوگا۔

اِس آیت شریفہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جب ایک شخص ایک دفعہ کسی امتحان میں فیل ہوجاتا ہے تو دوبارہ جب تک اُسی قسم کے امتحان میں کامیاب ہوکر اپنا صدق نہ دکھلائے۔ صرف زبانی معافی کام نہیں آسکتی۔ مومن کے واسطے ابتلاؤں میں سے گذرنا ضروری ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوسکتا ہے۔

لیس علی الاعمی حرج ولا علی الاعرج حرج ولا علی المریض حرج۔ ومن یطع اللّٰہ ورسولہ یدخلہ جنت تجری من تحتھا الانھار۔ ومن یتول یعذبہ عذابًا الیمًا۔

ترجمہ۔ اندھے پر کوئی تنگی نہیں اور نہ لنگڑے پر اور نہ مریض پر کوئی تنگی۔ اور جو کوئی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ اس کو جنت میں داخل کریگا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو کوئی اعراض کریگا۔ اُسے دردناک عذاب کرے گا۔

جہاد میں جانے کے واسطے جو حکم تاکیدی ہے اس سے اندھے اور لنگڑے اور بیمار معاف رکھے گئے ہیں۔ شریعت حقہ خواہ مخواہ کسی کے واسطے تنگی اور تکلیف کا حکم نہیں دیتی یہ حکم ان لوگوں کے واسطے ہے۔ جو اس کی برداشت کرسکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجی اخویم جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہمارے واجب التکریم اور قابل عزت وتوقیر لائق افسر حضرت مخدومی مولوی محمد علی صاحب کے اکثر خطوط اسکول اور بورڈنگ ہوس کے متعلق بدر اور الحکم میں طبع ہوچکے ہیں۔ چونکہ کمیٹی کی طرف سے بورڈنگ ہوس کا انتظام آج کل خاکسار کے سپرد ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ذیل کی چند سطور عام اطلاع واقفیت کے اظہار کی غرض سے بذریعہ اخبار سب بھائیوں تک پہنچادی جاویں۔ اِس بات کا اظہار بھی بے موقعہ نہ ہوگا۔ میں ایک عرصہ سے مدرس کا کام کرتا ہوں اور قادیان سے باہر رہ کر طلبا کی اندرونی و بیرونی حالات کا خوب مطالعہ کیا ہے پس میرا بیان خیرخواہی نیک نیتی اور تجربہ پر مبنی ہے جو خصوصیتیں میں نے قادیان کی بودہ و باش میں دیکھی ہیں میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں۔ صفحہ دنیا پر آج ہرگز ہرگز کہیں کسی نوعمر بچے میں نہیں پائی جاسکتی۔ کیا یہ باتیں قابل رشک نہیں ہیں چھوٹے سے بڑے تک سب بچے ۱۔ نمازوں کے پابند ۲۔ قرآن کے شیدائی۔ ۳۔ گالی گلوچ سے متنفر۔ ۴۔ تہجد گذاری کے خواہشمند۔ ۵۔ اسلام پر عاشق۔ ۶۔ مسائل شرعیہ سے واقف ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ پس ہر ایک خادم سلسلہ کا فرض ہے کہ اپنے پیارے بچوں کو اوصاف مذکورہ سے متصف کرنیکے لئے اپنے پاک امام کے زیر سایہ رکھکر تعلیم دلاویں۔

اب میں موجودہ ٹائم ٹیبل (تقسیم اوقات) اور خرچ ماہوار لکھدیتا ہوں تاکہ ہر ایک صاحب کو باربار دریافت کرنیکی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔

تقسیم اوقات

۵ بجے صبح۔ جاگنا۔ ½۵ بجے سے ۶ تک۔ نماز صبح ۶ بجے سے ½۶ تک۔ تلاوت قرآن شریف

½۶ سے ½۷ تک مطالعہ۔ ½۷ سے ۸ تک۔۔ کھانا ۸ سے ½۸ تک۔ آرام۔ ½۸ سے ۳ بجے تک۔ اسکول ۳ بجے شام سے ۴ تک۔ کرکٹ وغیرہ۔ ۴ سے ¼۴ تک۔ عصر۔ ¼۴ سے ½۵ تک درس قرآن۔ ½۵ سے مغرب تک۔ فٹ بال وغیرہ۔ مغرب سے ½۷ تک کھانا۔ ½۷ سے ¾۷ تک۔ آرام۔ ¾۷ سے ½۸ تک نماز عشاء۔ ½۸ سے ۱۰ تک مطالعہ۔ ۱۰ سے ۵ تک آرام۔

خرچ خوراک

درجہ اول۔ خاص کھانا اوسطاً ۶ روپے

درجہ دوم۔ گوشت۔ دال للعہ

درجہ سوم۔ دال گوشت کاہے گاہے گوشت ۳ روپے

فیس بورڈنگ ہوس۔ ۲ اور داخلہ جو پہلی دفعہ دینا پڑتا ہے۔ ۲ اور بورڈنگ ہوس کی طرف سے ایک صندوق اور ایک چارپائی کپڑے لٹکانے کیلئے کھونٹیاں۔ مطالعہ کے کمروں میں لیمپ وغیرہ چیزیں مفت ملتی ہیں۔۔۔ دھوبی وغیرہ کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ چھوٹے بچوں کیلئے اگر مقدور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک کھلی چٹھی بنام گڈزنلی ایسوسیئشن

واقعہ امرتسر ۔ لاہور ۔ سجانپور ۔ اور جلال آباد

قرآن شریف میں سورۃ المومن پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص گذرا ہے جو مومن خصلت تھا۔ اس نے چند گر خدا کے ہر مرسل کے پہچاننے اور اس پر ایمان لانے کے متعلق بتلائے ہیں۔ چنانچہ اس نے انہی کو مدنظر رکھ کر اپنی قوم کو وعظ کیا۔ لیکن بدبخت قوم نے اس کی پرواہ نہ کی جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ موسیٰ علیہ الف الف سلم والا کامیاب ہوا۔ اور وہ قوم معہ اپنے بادشاہ فرعون کے ہلاک ہوگئی۔ آج وہ زمانہ ہے۔ کہ اس قوم کے بادشاہ کے نام کو بھی کوئی نہیں جانتا۔ کہ اس کا کیا نام تھا۔ فرعون مصر کے ہر بادشاہ کا لقب تھا۔ نام نہیں۔ جیسے روس کے بادشاہ کا لقب زار ہوتا ہے

اس زمانہ میں بھی خدا کا ایک رسول موجود ہے۔ اس نے دعویٰ کیا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور قرآن شریف میں سورۃ المومن پڑھنے سے میرے دل میں ایک خاص جوش پیدا ہوا ہے اور ہمدردی پیدا ہوئی۔ اور چاہا کہ اس مومن بھائی کی تقلید کروں جس کی خداوند کریم نے قرآن شریف میں تعریف کی ہے میں بھی بقدر اپنے ایمان کے اپنی قوم کو اور خصوصاً مکرمی محمد دین برادر خود۔ منشی غلام احمد [illegible] غلام علی۔ منشی غلام نبی صاحب منصف۔ منشی حیات محمد صاحب جلال آباد۔ حافظ تاج محمد۔ منشی عمر حیات۔ چراغ الدین صاحب [illegible] منشی محمد عمر صاحب [illegible] شیخ علی [illegible] وکیل گورداسپور [illegible] اس مرسل [illegible] (آگاہ ہیں) کو اپنی [illegible] تبلیغ کرنے کے لئے جرأت کروں۔ کہ میری قوم اور خصوصاً مذکورہ بالا اصحاب اس معاملہ پر غور فرماویں۔ گو [illegible] زمانہ میں [illegible] بہت ہوتی ہے۔ لیکن شریف آدمی کا فرض ہے کہ [illegible] کے اس قول پر عمل کرے۔ کہ [illegible] اس کو حاصل کرنا چاہیئے"

اس وسیلے میں اپنی قوم [illegible] خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سعید الفطرت میری اس تحریر سے جو میں نے ہمدردی اور درد دل سے لکھی ہے [illegible] فائدہ حاصل کریں گے۔ اے میری قوم جو شخص تم میں موجود ہو کر یہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ خدا نے مجھے بھیجا ہے مجھے الہام ہوتا ہے۔ خدا کا کلام خدا کی وحی مجھ پر نازل ہوتی ہے تو تم اس کی مخالفت نہ کرو اس کو ہلاک نیست و نابود اور تباہ کرنے کے در پے نہ ہو۔ کیوں کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو سب سے بڑھ کر خدا اس کا دشمن ہے۔ وہ خود اس کو ہلاک کرے گا۔ ایسا کہ روئے زمین پر اس کا کوئی نام بھی نہ لیگا کیوں کہ قرآن مجید کو پڑھو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس شخص سے زیادہ ظالم اور بد طینت آدمی کون ہو جو یہ کہے۔ کہ میں خدا کا مرسل ہوں اور مجھے خوابیں سچی آتی ہیں مجھ پر خدا کا کلام نازل ہوتا ہے حالانکہ وہ نہ ہی تو مرسل خدا ہو اور نہ سچی خوابیں آتی ہوں اور نہ ہی خدا کا کلام اس پر نازل ہوتا ہو۔ پس جب وہ ظالم ٹھہرا تو خدا خود ہی اس کی خبر لے لیگا کیوں کہ وہ فرماتا ہے۔ انّ اللہ لا یھدی القوم الظلمین۔ خدا ظالم کو کامیاب نہیں کرتا۔ اس کو ہلاک و نیست و نابود کر دیتا ہے۔ پس اگر یہ مدعی بھی نعوذ باللہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑیگا۔ اگر کوئی بیچارہ اس پر حسن ظنی سے ایمان لائے گا تو اس کا کچھ نہ بگڑ لیگا اور اگر وہ سچا ہے جیسا کہ زمانہ دراز کے اس کے دعویٰ نے جتا دیا کہ وہ ضرور سچا ہے تو جو وعید وہ عذاب کی تمہارے لئے کرتا ہے وہ ضرور خدا کی طرف سے تمہاری مخالفت کی وجہ سے تمہیں ملکر رہیگی جیسا کہ آج سے پہلے تمہاری آنکھوں کے سامنے اس کے اکثر مخالف ناکام ہو کر مر گئے اور یہ کامیاب ہے۔ اے میری قوم کیا اس بات سے خوف نہیں کہ اگر خدا کا عذاب آگیا جس کا یہ وعدہ دیتا ہے۔ تو پھر خدا کے سوا تمہیں کون بچا سکے گا۔ اے میری قوم کیا تم نے نہیں دیکھا کہ لیکھرام۔ مولوی غلام دستگیر قصوری۔ آتھم۔ مولوی [illegible] اور اور بہت سے اس کے مخالفوں کا کیا حال ہوا۔ اور ان سے بھی پہلے غور کرکے دیکھو کہ خدا کے پہلے مرسلوں کی مخالفت [illegible] یہود۔ قوم نوح۔ عاد و ثمود کا کیا حال ہوا۔ قوم لوط کا کیا انجام ہوا۔ خدا کے مرسل کی مخالفت کی وجہ سے ایسا عذاب الٰہی ان کی بستی پر نازل ہوا۔ کہ وہاں اس زمانہ سے آج تک ایک جھیل ہے جس کا نام جھیل مردار ہے۔ وہاں نہ کوئی جانور زندہ رہ سکتا ہے نہ کوئی گھاس کے قسم سے اگ سکتا ہے۔ پس میں ڈرتا ہوں کہ تمہیں بھی عذاب الٰہی نہ چھو جائے۔ اے میری قوم میں تو تمہیں نیک راہ پر بلاتا ہوں اور کوئی مزدوری نہیں مانگتا اور آگاہ کرتا ہوں کہ جن کوششوں میں رات دن لگے رہتے ہو۔ وہ تو صرف اسی دنیا سے وابستہ ہیں جو چند روزہ ہے اور آخر خدا کے حضور جانا ہے۔ اس بادشاہ کے حضور حاضر ہونے کے لئے کوئی تحفہ ور ڈالی ضرور چاہیئے۔ جس صورت میں کہ ان دنیاوی بادشاہوں اور حاکموں کے پاس جانے کے لئے فکر سے تحفے جاتے ہو کیا ہی کسی کا قول سچا ہے۔ "دنیا دہائے چند آخرت کو معاملہ با خداوند" یہ گھر عارضی ہے اور آخرت کا گھر دائمی اور مستقل گھر ہے۔ اے میری قوم! اگر کوئی ذرہ بھی بدی کرتا ہے تو اس کا بدلہ پالیتا ہے اور اگر کوئی نیکی کرے۔ خواہ کوئی مرد ہو یا عورت مومن ضرور ہو۔ خدا اس کو آرامگاہ میں داخل کرتا ہے اور بے حساب رزق دیتا ہے۔ اے میری قوم میں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور اگر تم مجھے کوئی اور راہ سوائے اس کے دکھاؤ تو وہ یقیناً دوزخ کی راہ ہے۔ اور میں بفضل خدا نہ مانوں گا۔ کیونکہ میں نے اپنی عمر کا ایک حصہ صرف کرکے اس نجات کی راہ پر یقین حاصل کر لیا ہے۔ تم مجھے سوا اس بات کے اور کیا بتا سکتے ہو۔ کہ میں خدا کے ساتھ شرک کروں۔ خدا کا انکار کروں اور قبر پرستی اور پیر پرستی کروں اور میں تو تمہیں اس راہ پر بلاتا ہوں۔ جو سراسر کامیابی کی راہ ہے اور خدا عزیز غفار کی طرف بلاتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ خدا کے مرسل کو مان لو جس کی یہ تعلیم ہے۔ کہ خدا کو ایک جانو۔ اور اس کے ساتھ کسی شریک مت جانو۔ نہ کسی پیر کو نہ رسول کو اور نہ ولی کو وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کا برگزیدہ رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں اور میں مسیح موعود ہوں۔ میں غلام احمد ہوں کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ بلکہ اپنے آقا و مولیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل درآمد کرانا چاہتا ہوں۔ یعنی قرآن مجید اور صحیح حدیثوں پر اور یہ کہ بت پرستی نہ کرو۔ اور کسر صلیب کرنا میرا کام ہے اس کام میں میری پیروی کرو اور تقویٰ و طہارت اختیار کرو کہ یہی سچی راہ ہے۔ جو خدا چاہتا ہے۔ جن باتوں کی طرف تم مجھے بلاتے ہو۔ اس کی کوئی دلیل دنیا و آخرت میں نہیں ہے یاد رکھو ہم سب نے خدا کے حضور جانا ہے پس جو کوئی خطا کار ہوگا وہی جلتی ہوئی آگ میں پڑے گا۔ یاد رکھو ان باتوں کو جو میں نے تمہیں کہی ہیں اور میں خدا پر بھروسہ رکھکر کہتا ہوں کہ جو سعید الفطرت ہیں۔ وہ ضرور اس نیکی کو اختیار کریں گے۔ پس اس معاملہ کو میں اپنے خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ جو نیست سے ہست اور ہست سے نیست کرتا ہے۔ اور دور زمین میں پڑے ہوئے بیجوں کو نشو و نما کرتا ہے۔ اے میری قوم خدا کے مرسل کی تصدیق میں ایک دو باتیں پیش کرتا ہوں۔ تم ان پر غور کرو۔ جب یہاں اس ملک میں کوئی طاعون کا نام بھی نہ جانتا تھا تو اس نے خدا سے اطلاع پاکر کہا کہ اس ملک میں بھی طاعون پھیلیگی۔ اور سخت پھیلیگی۔ اور وہ میرے لئے نشان ہوگی۔ چنانچہ تم نے دیکھ لیا کہ طاعون پھیلی اور سخت پھیلی۔ گھر کے گھرانے تباہ ہوگئے۔ اور اس کے مخالف کچھ تو ہلاک ہوگئے اور بہت سے اس جماعت میں داخل ہوئے۔ اور ان کے لئے نشان عظیم ہوا۔ پھر اس نے خدا سے اطلاع پاکر یہ کہا۔ عفت الدیار محلہا ومقامہا۔ کہ روئے زمین پر تمام جگہ خواہ عارضی سکونت ہو اور مستقل تمام خدا کے عذاب کے نیچے آکر مٹائی جائے گی اور پھر فرمایا کہ موتا موتی لگ رہی ہے۔ چنانچہ تم نے ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء والا زلزلہ دیکھ لیا جو قیامت کا نمونہ تھا۔ اور تمام طرف موتا موتی کا نعرہ سنا گیا پھر دوبارہ اس نے کہا کہ بہار کے موسم میں پھر ایک اور زلزلہ آئیگا۔ جس کے الفاظ وحی الٰہی میں یوں ہیں۔ "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"۔ وہ بھی تم نے دیکھ لیا۔ کہ ۲۸۔ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو بہار کے ایام میں زلزلہ آیا اور سخت آیا۔ ریاست رام پور کا حال پڑھو۔ گھروں کے گھر تباہ ہوگئے

امریکہ میں بہت سے شہر غارت ہو گئے فارموسا واقعہ چین میں سخت ہلاکت وقوع میں آئی۔ ضلع انبالہ میں ایک گاؤں کے تمام لوگ سوئے ہوئے مکانوں کے نیچے دب مر گئے۔ اب کیسا افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ دنیا میں سماوی تباہی آجاوے اور بہت سی جانیں تلف ہو جائیں اور اخبارات میں ایک شور عظیم برپا ہو جائے۔ لیکن لوگ تجربہ حاصل ہو جانے پر بھی خدا کے اس مرسل کے آئندہ کے انذار کی کچھ پرواہ نہ کریں۔ اور اس کی ہمدردی کی پکار کو نہ سنیں۔ بلکہ بجائے اس کے وہ استہزاء سے کام لیں۔ افسوس کہ ضد اور تعصب نے حق اور راستی کی راہ سے کیسا موتہ پھیر دیا ہے۔ پھر ایک اور سوچنے کے قابل بات یہ ہے۔ کہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد مرزا صاحب نے دوبارہ پیشگوئی کی تھی کہ بہار کے موسم میں پھر ایک اور زلزلہ آنے کو ہے تو بہت سے دانا انگریزوں نے لوگوں کو یقین دلایا کہ اب زمین اپنی اصلی حالت پر ہے۔ زمانہ دراز تک کوئی زلزلہ نہیں آئے گا اور اطمینان دلایا۔ افسوس کہ مادی دنیا کے لوگ ان کی باتوں پر بھول کر خدا سے غافل ہو گئے۔ اور اس کی کلام کی پرواہ نہ کی۔ پس وہ کون سی ہستی تھی جس نے اس قدر مدبر اور علم طبقات الارض کے ماہروں کے مقابلہ میں ایک مرزا صاحب کی بات کو پورا کر دیا۔ جس کے پاس ایسے علوم کا کوئی سر و سامان نہیں۔ پس آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں وہ خدا کی ہستی ہے۔ جو اپنا کلام اس پر نازل فرماتی ہے۔ وہ خدائے ذوالجلال اپنے برگزیدوں کی خاطر جب کوئی نشان دکھلانا چاہتا ہے۔ تو قاعدہ اور قانون کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اور تمام دنیا کے مقابلہ میں اپنی باتیں انکی زبانی پوری کر کے خارق عادت اور اپنی قدرت اور ہستی کا ثبوت دیتا ہے وہ بات جو قابل غور ہے اور جسکی طرف میں آپ لوگوں کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اب پھر خدا نے اس پر اپنا کلام نازل کر کے فرمایا ہے۔ کہ "[illegible] زلزلہ آنے کو ہے" اور اس کی نسبت آپ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور فیصلہ کن ہے۔ جس صورت میں دو دفعہ پہلے تجربہ کر چکے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہے کہ ہر ایک عقلمند اور نیک آدمی اس بات کو مان لے کیونکہ جب دو دفعہ پہلے زلزلہ آچکا اور طاعون سخت پھیلی ہے تو اب وہ زلزلہ جس کا وعدہ دیا ہے۔ ضرور آئے گا۔ کیونکہ ہر ایک جاننے والا جانتا ہے۔ کہ جب اربعہ متناسبہ کی رو سے تین چیزیں معلوم ہوں۔ تو چوتھی کا وجود بھی یقیناً ماننا پڑتا ہے۔ اسی طرح سے جب تین باتیں پوری ہو چکی ہیں۔ تو چوتھی بھی ضرور ان شاء اللہ تعالیٰ پوری ہو کر رہے گی اور کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ مومن آدمی کا کام ہے کہ ایک سوراخ سے جب ایک دفعہ ڈسا جاوے۔ تو دوسری بار اس سے پرہیز کرے۔ مرزا صاحب نے ساری دنیا کو تبلیغ کی ہے اور میں خاص اپنی قوم کو محض للہ یہ پیغام پہنچاتا ہوں اور اپنا درد دل آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ مبارک انسان وہ ہے۔ جو کسی کی خیرخواہی کی بات کو اور نیک امر کو تسلیم کرے اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں خدا نخواستہ عذاب الٰہی آپ لوگوں کے حصہ میں نہ ہو۔ خدا آپ لوگوں کو صراط مستقیم پر چلاوے۔ آمین ثم آمین

آپ لوگوں کے خیر اندیش

خاکسار محمد نصیب احمدی۔ قادیان دارالامان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ حضرت مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

عاجز راقم جب اکوینہ میں ملازم تھا۔ تو ایک دن [illegible] کے وقت امیر لکھنوی کا یہ مصرع نظر سے گزرا۔ ع

اب ظہور مہدی آخر زماں نزدیک ہے۔

پس اس پاک مہدی پر ایمان لانے والی روح نے فوراً ذیل کے چند اشعار موزوں کرائے۔ امید کہ آپ کے اخبار گوہر بار میں انہیں ایک کونہ مل جائیگا۔ والسلام

آپکا خادم۔ عبدالرحیم نور محمد ماسٹر تعلیم الاسلام۔ ۲۱۔ مارچ ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غزل در مدح حضرت سیدنا و امامنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

طالبو! تم کو مبارک جانِ جاں نزدیک ہے

سر کے بل آؤ چلیں وہ آستاں نزدیک ہے

لن ترانی ہو چکی وقت تجلی آگیا

اہل دل دیکھو کہ لیلیٰ در آسماں نزدیک ہے

ہم کو دل دے کر لی دلدار نے دل میں جگہ

اب جو دیکھیں دل میں اپنے دلستاں نزدیک ہے

سر پہ ڈھونڈو تجھکو جگہ یا آنکھ پہ بٹھلائیں میں

خود ہی آکر بیٹھ جاؤ جو مکاں نزدیک ہے

خانۂ دل میں کیا گھر جب ہوا قائل بلی

نحن اقرب ہی کی صدا سے [illegible] نزدیک ہے

چشم نرگس والے شوق دید گل آج ہیں

باغ میں کس گل کی آمد باغباں نزدیک ہے

کس کے نذرانے کو لے گل تو لئے سر پر زر لیں

کس کی تشریف آوری ای بوستاں نزدیک ہے

واہ رے رعب آیت ہو کا عالم ہے بپا

خیر مقدم کس کا ہے صاحبو نزدیک ہے

مہر و ماہ نے رخ پہ اپنے کس لئے ڈالی نقاب

کس کی آمد کا سماں ہر دو جہاں نزدیک ہے

کھل چھڑی کیسے لگی ڈمدار سہر آلیوں گر رہے

[illegible] شادی کی [illegible] نزدیک ہے

ہاں سنا ہے [illegible] امیر لکھنوی

[illegible] آخر زماں نزدیک ہے

چرخ چارم سے اتر کر مژدہ لایا اہل زمیں

ہند والو! مسیح قادیاں نزدیک ہے

[illegible] رو سے [illegible] و داہتہ الارض بلیگ

بہر تادیب و عذاب منکراں نزدیک ہے

زلزلہ آجاگو سوا نیزے پہ سورج آگیا

[illegible] کھٹکا جگا ختم جہاں نزدیک ہے

[illegible] کی طرح عصیاں کانپ اٹھی زمیں

اب لپیٹ دوزخ کی بہر عاصیاں نزدیک ہے

کہہ کے استغفار دل سے ہاتھ دو اس ہاتھ میں

اس کے قدموں میں پہلو باغ جناں نزدیک ہے

خواب غفلت میں گزاری ہائے کیوں عمر عزیز

بے نشاں بن کے جو دیکھو بے نشاں نزدیک ہے

[illegible] ہم نے دیکھی طلعت بدر منیر

مطلع نور خدا سے آسماں نزدیک ہے

[illegible] فراق [illegible] میں تو [illegible]

[illegible] آسماں نزدیک ہے

دیکھ لیتا ہوں تصور میں [illegible]

کوچہ دل سے ترا عالی مکاں نزدیک ہے

بندۂ عاصی کا تن گو تیرے در سے دور ہے

جان اور دل سے مگر روح رواں نزدیک ہے

دم سے جن کے دم میں بیدم قالبوں میں دم پڑے

دمبدم روح القدس ہاں ان کو ہاں نزدیک ہے

نقد ایمان شب کی تاریکی میں جب لٹنے کو تھا

غیب سے آئی ندا [illegible] پاسباں نزدیک ہے

منزل دیں گھر گئی جب لشکر کفار سے

نصرت حق نے کہا صاحبقراں نزدیک ہے

روشنی سے دور ہو کر بیٹھے ہو خاموش کیوں

آؤ دیکھو تیرِ روشن بیاں نزدیک ہے

کیوں رہے جاتے ہو دوڑو اور لپک کر آؤ تم

جانے والو قادیاں دارالاماں نزدیک ہے

[illegible] اس ہادی [illegible] کو رہبر ماں سے

وقت رحلت اب ترا ای کارواں نزدیک ہے

تنبیہ

[illegible] کہ بعض لوگوں کو کئی دن پہلے بذریعہ خاص خط اطلاع دیجاتی ہے کہ [illegible] آپ کے نام اخبار وی پی کیا جائے گا۔ اگر آپ نہیں چاہتے۔ تو اطلاع کر دیں وقت کافی دیا جاتا ہے کوئی جواب نہیں آتا اور پھر وی پی واپس کر کے [illegible] کو نقصان اور تکلیف مفت میں دیجاتی ہے۔

بدر صادق

مورخہ ۱۰ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۰۶ء

زندہ خدا
اور
زندہ مذہب

سلسلہ احمدیہ کی ضرورت

دنیا میں اس وقت سب سے زیادہ مشہور اور کثیر التعداد ممبر رکھنے والے مذاہب تین مانے گئے ہیں۔ اسلام۔ عیسائی۔ بدھ۔ چوتھا اس کے ساتھ ہندوؤں کو لے لو کیونکہ وہ ہمارے ہمسائے ہیں۔ ہم چار مذاہب کو سامنے رکھ کر اس وقت ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان مذاہب کے ہوتے ہوئے کیا ضرورت تھی کہ مذہبی دنیا میں ایک نیا سلسلہ قائم کیا جائے اور اس کا ایک نیا لیڈر ہو اور وہ ایک نئی جماعت ہو۔

یہ ایک نہایت وسیع مضمون ہے اور کسی نئے فرقہ مذہب کی ضرورت کو ثابت کرنے کے واسطے خود ایک کتاب بلکہ کئی کتابوں کو لکھنا ہوتا ہے لیکن اس وقت ہم تمام فروعات کو چھوڑ کر صرف اصول کو لیتے ہیں بلکہ اصول میں سے بھی صرف ایک اصل کو جو سب سے اعلیٰ اور اہم اور ضروری ہے۔ اختیار کرتے ہیں اور پھر اس اصل میں کی بھی ایک شاخ کو مدنظر رکھتے ہیں۔ جو دراصل تمام مذاہب کی جڑ ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ تمام مذہب خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق ہم کو کیا سکھاتے ہیں اور آیا ان کی یہ تعلیم ہماری فطرت کو تشفی دے سکتی ہے یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا خدا ہے۔ اور اگر ہے تو اس کی ہستی کا کیا ثبوت ہے۔ اس کے جواب میں بدھ مت کہتا ہے کہ خدا ہے کیونکہ بدھ خدا تھا اور وہ ہمارے درمیان تھا اور ہم میں رہا اور پھر مر گیا اور کبھی پھر بھی جنم لیگا لیکن تمام انسان دنیا میں پیدا ہوتے اور زندگی بسر کرتے اور مر جاتے ہیں۔ بلحاظ انسانی خواص کے ان میں اور بدھ میں کوئی فرق نہیں بتلایا جاتا۔ پھر اس کی زندگی کے متعلق اس قسم کے قصے مشہور ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں۔ قصوں اور ناولوں کو کوئی کیا کرے۔ اور موہوم باتوں پر دل کی تسلی کیونکر ہو۔ تشفی پاوے۔ جو باتیں دنیا میں ہمارے سامنے موجود نہیں۔ ہم میں سے کوئی اس کے متعلق گواہی نہیں دے سکتا۔ کوئی نہیں کہتا کہ یہ میری چشم دید بات ہے اس کو ہم کس طرح یقین کریں۔ اگر انسان خدا بن جاتا ہے تو اب لاکھوں کروڑوں انسان موجود ہیں کیا یہ زمانہ ایسا ہی برا زمانہ ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں کہ خدا بن جاوے۔ بدھ خدا تھا تو وہ کہاں ہے کیا اب اس خدا میں طاقت نہیں رہی کہ انسان بن جاوے یا کیا اب انسان کو ضرورت نہیں رہی کہ اس کے درمیان کوئی خدا ہو۔

ہندو بھی یہی کہتا ہے کہ خدا کے ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ وہ ایک دفعہ کرشن کی شکل میں ہمارے سامنے نمودار ہوا تھا۔ کبھی تو آدمی کی شکل پر سونڈ ہاتھی کا سا لگا ہوا تھا۔ ایک دفعہ رام کی شکل میں دنیا میں مدتوں رہ گیا۔ جب کہ اس نے شادی بھی کی تھی اور راون اس کی بیوی کو راون چھین کر لے گیا تھا۔ ایسا ہی تیتس کروڑ بار وہ دنیا میں کسی نہ کسی کے گھر میں پیدا ہوا مگر اب کسی کے گھر جنم نہیں لیتا۔ اول تو ایسے خدا کو ہم نے کرنا بھی کیا ہے جو خود ہی ہم سے بڑھ کر محتاج ہو۔ لیکن اگر وہ کبھی اس طرح دنیا میں نمودار ہوا کرتا تھا۔ تو وہ اب سنت کہاں گئی اور کیا وجہ ہے کہ ہم ان سب قصوں کو الف لیلا کی کہانیاں یا داستان گذشتہ کے ناول کی طرح نہ سمجھیں۔

عیسائی کہتا ہے کہ خدا ہے کیونکہ دور کی بات نہیں ہے صرف انیس سو سال ۱۹۰۰ کا عرصہ گذرا ہے کہ اس نے ایک بڑھئی کے گھر میں جنم لیا تھا یہ تو معلوم نہیں کہ تیس سال تک وہ بجز لکڑی کاٹھ کا فرنیچر بنانے یا کسی کی چارپائی اور پیڑھی مرمت کرنے یا بچوں کیواسطے لکڑی کے کھلونے طیار کرنے کے اور کیا کرتا رہا۔ لیکن اس کے بعد تین سال تک اس نے لوگوں کو ایسے علم اور بردباری کی تعلیم دی جس پر آج تک کوئی عمل نہیں کر سکا اور بارہ دوست اپنے ساتھ جمع کئے جنمیں سے ایک نے دشمنوں کے ہاتھ پکڑوا دیا اور وہ تھا تو خدا پر اپنے باپ خدا کے آگے رات بھر روتا رہا۔ کہ مجھے سولی سے بچا اور اس بوڑھے بیرحم نے ایک نہ سنی کیونکہ وہ منصف ہے اور یہودیوں نے پکڑ کر اسے صلیب پر کھینچ دیا۔ اور وہ مر گیا۔ لیکن کچھ پرواہ نہیں وہ کہہ گیا ہے کہ میں پھر آؤں گا اور جلد آؤں گا۔ اس نسل کے لوگ زندہ ہونگے کہ میں آؤں گا۔ اس نسل کے لوگ تو مر کھپ گئے۔ اور اس کے بعد اور کئی نسلیں مر کھپ گئیں پھر وہ جلد آئیگا۔ وہ خدا تھا۔ اس کو جھوٹ کا الزام نہیں دینا چاہئے۔ اس نے کہا تھا۔ میرے آنے کے وقت زلزلے بہت آئیں گے۔ زلزلے تو اب آہی رہے ہیں۔ دیکھو اب وہ بھی آیا کہ آیا یہ خدا کی ہستی کا بڑا اعلیٰ ثبوت ہے۔

یہ ثبوت جیسا کچھ ہے اس پر کچھ بحث کرنے کی ضرورت نہیں اور ہم اب مسلمانوں کو لیتے ہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں وہ کہتے ہیں خدا ہے اور بیشک ہے کیونکہ وہ اپنے برگزیدہ اور نیک بندوں کے ساتھ ہمکلام ہوتا اور مخاطبہ کرتا ہے ان کی دعائیں سنتا ہے اور قبول کرتا ہے اور جواب دیتا ہے اور ان کے حق میں نشان دکھلاتا ہے بہت خوب یہ تو بڑی عمدہ بات ہے۔ لیکن کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے اس خدا کی آواز سنی ہو اور اس کے ساتھ ہمکلام اور مخاطبہ کا مشرف ہوا ہو۔ نہیں اب تو نہیں یہ بات تو ختم ہو چکی۔ پہلے خدا بولا کرتا تھا۔ مگر اب وہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ اب خدا کسی سے ہمکلام نہیں ہو سکتا۔

لیجئے اب خدا کی ہستی کا کیا ثبوت دنیا میں رہا۔ کیا خدا کی ہستی کا یہ ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ صلیب پر مر گیا۔ کیا اس کی ہستی کا یہ ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ سنہ ہجری علے صاحبہا التحیۃ والسلام تک دنیا کے برگزیدوں کے ساتھ ہمکلام ہوا کرتا تھا۔ اگر پرانے قصوں پر ایمان ہے تو پھر کس قصے کو مان لیا جاوے۔ اور کس کا انکار کیا جاوے ان تمام مذاہب نے دراصل خدا تعالیٰ کی ہستی کا صاف انکار کر دیا ہے اور اس واسطے ضرورت ہے۔ اس بات کی کہ کوئی ایسا سلسلہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا بین ثبوت دے وہ سلسلہ

سلسلہ احمدیہ

ہے جس کو غیور خدا نے خود اپنے ہاتھ سے بنایا ہے جس کا لیڈر خدا سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس کے واسطے تمام دنیا کو ہلا دینے والے نشانات دکھلائے جا رہے ہیں۔ کوئی ہے۔ جو زندہ خدا کو پانا چاہتا ہے۔ تو مردوں کی پرستش کو چھوڑ دے اور خدا کے فرستادہ رسول احمد سے ... اس سچے زندہ خدا کو پالے۔

---

۴۸۶ بخدمت شریف اخویم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ... جناب کچھ مدت ہوئی ایک کارڈ ارسال کیا اور کچھ عبارت کارڈ ... اور آپ سے مشورہ طلب کیا مگر جواب سے محروم رہا۔ آج اخبار الحکم مورخہ ... سنہ کا مطالعہ کیا اور خطوط مولوی ... مولوی محمد علی صاحب بنام ایک ایڈیٹر غیر احمدی کو پڑھ کر دل نہایت خوش ہوا۔ مگر ساتھ ہی ... صاحب کی تجویز پڑھنے سے نہایت رنج ہوا بلکہ اہل پور کی تمام جماعت افسوس کرتی ہے۔ امید ہے کہ یہ کارروائی حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور پیش نہیں ہوئی۔ آپ ذرا غور فرمائیں کہ مولوی محمد علی صاحب ... خدا نے اس قدر طاقت علمی عملی بخشی۔ تو کسی خاص حضرت اقدس علیہ السلام کے زیر سایہ رہنے سے۔ ورنہ پہلے مولوی صاحب نے کوئی ایسی کارروائی نہیں دکھلائی اور یہ تحریر فرماویں کہ حضرت اقدس علیہ السلام کا مشن اسلام کے باہر ہے یا اسلام میں داخل ہے اگر اسلام میں داخل ہے تو باہر نہیں ہو جاتا۔ اور سطروں میں حضرت اقدس کا نام مبارک آوے تا لوگوں کو معلوم ہو کہ اسلام کس کے ذریعہ چل رہا ہے اور مولوی صاحب کس کے زیر سایہ ہیں اس وقت تک جس قدر اشاعت رسالہ کی حضرت اقدس کے ارشاد سے بیرونجات میں مخالفوں کو مفت ہوئی اس میں جماعت سے جتنے الوسع خدمت بجا لانے میں کوتاہی نہیں کی اور آئندہ دست بدعا ہیں کہ خدا ہم کو طاقت دے کہ ہم سب ملکر اس کی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کریں نہ معلوم کہ ایک ایڈیٹر مخالف کو لکھنے سے ضمیمہ کی تجویز کریں جب ہم احمدی فرقہ کا ایمان ہے کہ اشاعت اسلام اور خوبیاں اسلام کے بیان کرنا اور تجدید دین حضرت اقدس علیہ السلام

"جماعت احمدیہ اور اکابر ملت"

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

"اکابر ملت" سے میری مراد وہ محمدی بزرگان دین نہیں ہیں جنھوں نے اپنی تمام دنیوی وجاہت و عزت اور شہرت پر خاک ڈال کر اور زمانہ بھر کے لعن طعن کو بطیب خاطر گوارا کر کے حضرت امام الزمان علیہ السلام کی معرفت۔ تصدیق اور ان کے اتباع و صحبت کو غنیمت سمجھا ہے اور ایسی لئے برسوں گذرے۔ کہ ان میں سے بعض نے اپنے اس امام کی خاطر قادیان جیسی "گمنام" بستی میں ہی طرح اقامت ڈال دی ہے۔ اور اکثر جن نے گو مستقل قیام اپنے اپنے وطن مالوف میں ہی رکھا ہے لیکن دین و ملت کی تمام تر فلاح و بہبود کا مرکز اسی چھوٹی سی بستی کو قرار دیا ہے اور جس قدر جلدی جلدی اُن سے بن پڑتا ہے قادیان آنے اور امام برحق کے فیض صحبت سے بہرہ اندوز ہونے کو عین سعادت خیال کرتے ہیں اس لئے کہ عامۂ مسلمین کے پندار میں تو یہ لوگ ان کا [illegible] داخل اسلام نہیں [illegible] چہ جائیکہ انہیں کوئی اعزاز و امتیاز دیا جائے بلکہ میری مراد وہ حضرات ہیں جنھیں موجودہ مسلمانوں کی قومی مجالس اور اغراض و مقاصد میں ان کے اہل قلم نے چیدہ و برگزیدہ "یا کریم آف سوسائٹی" ([illegible]) کا بھی خطاب رکھا ہے مثلاً نواب محسن الملک بہادر۔ شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب۔ مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی۔ منشی ذکاء اللہ صاحب دہلوی۔ خواجہ الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی۔ مولوی حبیب الرحمن صاحب شروانی رئیس بھیکن پور وغیرہم جن کے نام ہائے نامی اکثر قومی جلسوں میں بڑی عزت اور اکرام اور احترام سے لئے جاتے ہیں۔ جن کی قابل قدر تصنیفات و تحریرات اور پرزور تقریریں لوگ ہمہ تن گوش ہو کے پڑھتے اور سنتے ہیں جنھوں نے اپنی عمر عزیز کا ایک معقول حصہ اسلامی تاریخ کے مطالعہ اور فلاح و بہبود قوم کی تدابیر پر غور و خوض کرنے اور ان کے [illegible] میں صرف کیا ہے۔ اور جہاں تک مجھے علم ہے انہوں نے ہمارے اس سلسلہ حقہ کے مخالف یا موافق تا حال صراحتہً اور علانیۃً کچھ نہیں کہا۔

یہ بات اگرچہ بظاہر کچھ غیر متعلق سی معلوم ہوگی کہ میں نے اپنی [illegible] سالہ عمر کے ایک بہت حصہ یعنی زمانہ طالب علمی [illegible] اخبار نویسی میں موسومہ بالا بزرگان [illegible] کی قابل قدر تصنیفات و تحریرات کو بہ دلی [illegible] استفادہ کیا ہے ان کی [illegible] علمی و [illegible] مستفیض ہوتا رہا اور [illegible] اوقات میں ان کی بزرگی اور احترام و عظمت کا میں دل سے قائل ہوں [illegible] ان بزرگوں میں سے ایک بزرگ (یعنی مولانا شبلی) سے تو مجھے محمڈن کالج علیگڈھ کی ایف۔ اے کلاس میں کچھ عرصہ تلمذ کا بھی مشرف حاصل رہا اور یہ ظاہر ہے کہ شرفائے اہل اسلام میں اُستاد کا درجہ باپ کے برابر بتایا گیا ہے اسی طرح کم و بیش دوسرے بزرگوں سے بھی مجھ کو دماغی فیض پہنچتا رہا۔ لیکن اہل نظر۔ ارباب بصیرت کے نزدیک ان واقعات کی اہمیت ہی اس بات پر کافی دلیل ہے۔ کہ اس غیر متعلق سی بات کا ذکر درمیان میں لانا فضول و بے وجہ نہیں کیونکہ میں اپنے خیال میں ان بزرگوں کا کسی نہ کسی حد تک اور کسی نہ کسی طرح ممنون احسان ہوں اور اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے ایک خاص فضل و انعام کی وجہ سے مجھے سچی مسرت حاصل ہے چاہتا ہوں کہ اپنے رنگ میں اس احسان کا بقدر امکان شکریہ ادا کر دوں جو ذکر احسان کے بغیر محال و مہمل ہوتا کاش یہ بزرگان قوم میرے ناچیز شکریہ کو حسب دلخواہ قبول فرما دیں۔ اور اس فضل و انعام اور سچی سعادت و مسرت سے حصہ لینے میں کماحقہ سعی فرمائیں جو خوش نصیبوں کو امام وقت کی شناخت۔ تصدیق اور اتباع سے حاصل ہوتی ہے اور اسی صورت میں مجھے اطمینان ہو سکتا ہے کہ ان بزرگوں نے میرا ہدیہ خوردانہ عملی طور پر قبول فرمایا۔

قوم کے محترم بزرگو! اگرچہ آپ نے اب تک اس بارہ میں جہاں تک مجھے معلوم ہے کھلے طور پر کوئی قول فیصل نہیں دیا۔ لیکن میرے خیال میں یہ تو ممکن نہیں کہ امام وقت کی آواز تا حال آپ کے کان میں نہ پہنچی ہو ضرور ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود (علیہ السلام) کا ذکر خیر اور ان کے مہتم بالشان دعاوی براہ راست نہ سہی بالواسطہ طور پر ضمناً ہی آپ نے کبھی نہ کبھی سنے ہوں گے۔ پس آپ سے بصد تعظیم و ادب مؤدب پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے اس مسئلہ پر کسی وقت خالی الذہن ہو کر بتوجہ تام غور فرمایا ہے یا نہیں۔ اگر کسی وجہ سے آپ صاحبان کو اب تک اس اہم معاملہ پر متوجہ ہونے کا موقعہ نہیں ملا تو اب بھی کچھ نہیں گیا وقت ہے۔ کہ آپ سب صاحب جمع ہو کر یا اپنی اپنی جگہ پر الگ الگ ہی سہی مگر جس قدر جلد ممکن ہو اس سوال کو حل کریں کہ بحالت موجودہ قوم مرحوم کو کسی مامور من اللہ مصلح کی ضرورت ہے، یا نہیں اور آیا جو شخص اس وقت موعودہ امام اور مامور و مصلح ہونے کا مدعی بن کر بیس پچیس سال سے برابر نہ صرف اپنی قوم بلکہ جمیع اقوام کو سچے اور زندہ خدا کے زندہ مذہب اسلام کی دعوت کر رہا ہے وہ برحق ہے یا آپ کے خیال میں وہ شخص ایک مفتری علی اللہ کذاب ہے؟

[illegible]

[illegible]

فرصت کبھی خرابیٔ صحت وغیرہ کے باعث قاصر رہا اور ممکن ہے کہ ان کو اس امر کا ہوں باوفا رہا ہوں اس میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی حکمت و مصلحت ہو۔ اب جبکہ خدائے قادر کریم نے مجھے توفیق و فرصت عطا فرمائی ہے۔ میں نے ضروری سمجھا کہ بجائے پرائیویٹ عریضوں کے اس کھلی چٹھی کے ذریعہ تاکہ اگر نعماً خواستہ آپ نہیں تو اور ہی کوئی سعید الفطرت اس سے فائدہ اُٹھائے۔ عرض مدعا کروں۔

آپ کی مسلمہ قابلیتیں اور فاضلانہ معلومات و وسعت نظر کو ملحوظ رکھکر یہ تو مجھے ہرگز باور نہیں آتا۔ کہ آپ لوگ اس مذہبی معاملہ پر غور و توجہ کرنیکا دل و دماغ نہ رکھتے ہوں۔ نیز آپ صاحبان کی نسبت یہ خیال ہی ناگوار معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان بلکہ قوم مسلمانان کے لیڈر کہلا کر آپ خدائے بزرگ و برتر کے ان پکے وعدوں سے بے خبر ہوں جو ہزار سال سے برابر اس کے برگزیدہ مامورین صادقین کی معرفت ہوتے آئے جنکی اس کے [illegible] رسول کریم (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) نے بھی بشارت دی اور جن کا دنیا بھر کے قریباً تمام پاک نوشتوں کو بغور دیکھنے سے اس وقت ہی مشاطور پر پتہ لگتا ہے۔ اور اتمام حجت قبل میں یہ بھی ماننے کو طیار نہیں۔ کہ آپ لوگ نفس مذہب کی حقیقت کو لایعنی ڈھکوسلا سمجھتے ہوں یا تمام روشن صداقتوں پر اپنی ہی محدود عقل و فہم کو حکم قرار دیکر موجودہ سلسلہ حقہ احمدیہ کو ناقابل توجہ گورکھ دھندا اور فضول قصہ فسانہ جانتے ہوں اور یہ بھی ایک میری کیا کسی سلیم الایمان شخص کی عقل فتویٰ نہ دے گی کہ آپ جیسے عالم۔ فاضل اور قابل بندگان ملت خشیۃ اللہ اور متقیانہ اور مومنانہ تدبر سے بکلی عاری اور بے پروا ہوں۔

آپ لوگوں کو یہ بتانا گویا لقمان کو حکمت سکھانا ہے کہ دنیا کی تمام عزت و وجاہت اور شہرت عارضی و فانی ہے اور ہر قسم کی فضیلتیں و قابلیتیں ہیچ ہیں۔ اگر صراط مستقیم کی ہدایت اور صادقین کی معرفت و معیت نصیب نہ ہو جو انجام بخیر کا موجب ہوتی ہے پس اگرچہ میں آپ صاحبان کی دنیوی عظمت و قابلیت کو بخوبی سمجھتا ہوں کیونکہ مجھے کئی سال کے تجربہ ایڈیٹری نے اس سے کماحقہ واقف ہونے کا موقعہ دیا ہے لیکن مجھے خوف ہے کہیں آپ اُس عظیم ذمہ واری اور جواب دہی سے بے فکر نہ ہوں جو صاحب علمیت و فضیلت اور اکابر ملت ہونے کی حیثیت سے آپ پر عاید ہوتی ہے وہ یہی کہ اپنی قوم کو جس کے آپ لیڈر کہلاتے ہیں۔ اس شخص کے بارہ میں اپنی قطعی رائے اور عملی تصدیق یا عدم تصدیق سے دہوکے میں نہ رکھیں جو بیسیوں برس سے باواز بلند کہہ رہا ہے کہ میں اس وقت اُمت مرحومہ کا موعودہ امام ہوں اور خدائے قادر و قاہر کی طرف سے مامور ہو کر کہتا ہوں کہ جو مجھے نہ مانیگا اور شوخی و بے باکی سے میری تکذیب کریگا وہ دین اسلام اور رسول خیر الانام کا دشمن ہو کر گویا خدا سے جنگ کریگا۔ کیونکہ خدا اس سے فرماچکا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی

سچائی ظاہر کردیگا ۔" (براہین احمدیہ)

یہی نہیں کہ یہ بڑے بڑے دعوے ہی دعوے اور من مانی باتیں ہوں بلکہ بہت کچھ زمینی و آسمانی نشانات بھی اس کے دعاوی کی تصدیق و شہادت کے لئے موجود ہیں۔ طاعون و زلازل کے زور آور حملے شہادت دے رہے ہیں اس کے جھٹلانے والوں کو دھمکا رہے ہیں۔ کسوف و خسوف اس کی سچائی پر مہر کر چکے۔ کتب مقدس (جن کا تعلیم یافتہ طبقہ معتقد ہے) کی بیان کردہ وہ تمام مفاسد و حالات جو اس زمانہ اور اہل زمانہ کے باب میں مرقوم ہیں۔ صاف طور پر بتا چکے کہ آنے والا ضرور ہے کہ آگیا ہو۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بیت موعود کے جو آثار مندرج تھے۔ وہ سب ہوتے نظر آرہے ہیں۔ مدعی کا روز افزوں فروغ و ابراستبا کا ثبوت دے رہا ہے۔ کہ وہ مفتری علی اللہ نہیں بلکہ فی الحقیقت برحق اور موعود و مسعود و مامور من اللہ ہے ورنہ بموجب سنت اللہ کے وہ کبھی کا خائب و خاسر اور گمنام و نشان ہوجاتا۔ پھر ہزاروں لاکھوں بندگان خدا اس پر ایمان لاکر اس کے اتباع و معرفت کو اپنی عین خوش قسمتی خیال کرتے ہیں جو سارے کے سارے مسلمان ہی نہیں بلکہ چشم بصیرت کھلنے سے پہلے ہندو۔ آریہ۔ عیسائی۔ سکھ وغیرہ غیر مذاہب کے نام لیوا تھے اور ساتھ ہی صدہا خداترس اہل اللہ اس کی سچائی کی گواہی دے چکے ہیں۔

پس اگر آپ کے نزدیک یہ سلسلہ جھوٹا اور نری دکانداری نہیں تو کیا وجہ آپ کھلے طور سے اس کی تصدیق نہ کریں اور سچوں کا ساتھ نہ دیں؟ کیا آپ کے نزدیک خدا کا یہ فرمانا (نعوذ باللہ) لغو ہے۔ کہ "سچوں کا ساتھ دو" اور اگر خدانخواستہ آپ اس سلسلہ کو جھوٹی دہوکے بازی ہی سمجھتے ہیں تو کیا وجہ کہ آپ ہزارہا خلق اللہ کو اس دہوکے سے بچانے کے لئے اپنی مہر سکوت نہیں توڑتے؟ دو ہی باتیں ہو سکتی ہیں یعنی یا تو آپ جان بوجھکر تصدیق حق سے جی چراتے ہیں جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہوں گے۔ کہ آپ کو خدائے قادر و قاہر کے مقابلہ میں دنیا کی یہ آنی اور خالی عزتیں اور وجاہتیں زیادہ تر عزیز ہیں اور یہ حالت انجام بخیر اور رضائے مولیٰ کی راہ میں بڑی خطرناک روک ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے یا یہ کہ آپ کے قلوب و ضمائر اس سلسلہ کو برسر کذب و افترا مان کر بھی اس کی پرزور دعوت اور روشن کامیابیوں سے مرعوب ہوگئے ہیں۔ اس لئے اس کے خلاف زبان کھولنے کی جرأت نہیں پڑتی۔ یہ بھی عقلا کے نزدیک سخت شرمناک کمزوری و بزدلی سمجھی جائے گی۔ تو گویا بہر حال اب وقت آگیا ہے کہ آپ لوگ بھی مثل دیگر مولویوں یا علمائے امت کے اپنی مہر سکوت توڑیں اور اپنی قابل رحم قوم کے ہزاروں افراد کو اندیشہ ناک نتائج سے بچائیں جن میں سے اکثر تو آپ کے اتباع سے یا آپ کی طرح اس قسم کی غفلت و بے پروائی میں پڑے ہیں اور بعض اس سلسلہ حقہ کی مخالفت سے ناحق اپنے حق میں کانٹے بو رہے ہیں ہم امید کرتے ہیں۔ ایسے بھی ہوں گے جن کے دل جلدی یا بدیر آفتاب صداقت کی تیز شعاعوں سے موم ہو کر اسے قبول کر لیں گے یا بالآخر مائل ہو جائیں گے۔

جو ہمارے خیالات کے مطابق بڑا بھاری قومی نقصان ہوگا جیسا کہ اکثر سننے میں آتا ہے کہ وہ اچھے اچھے نیک بخت۔ دیندار متقی۔ پرہیزگار خوش تعلیم۔ قابل۔ فہیم۔ ذہین اور پڑھے لکھے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی عقلوں پر خدا جانے کیا پردہ پڑ جاتا ہے کہ آپ مرزا (حضرت امام علیہ السلام) کا جادو چل جاتا ہے۔ اس قومی نقصان کا ارباب اگر مقتدایان ملت کا ذمہ نہیں تو اور کس کا ہے؟

اے معزز و محترم بزرگو! میں آپ سے آخر میں پھر بکمال عجز و ادب التماس کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں نے اپنی ذات خاص کے لئے نجات و ہدایت کی کوئی ایسی صورت سوچ لی ہے۔ جس کے ہوتے کسی موعود و مامور و مصلح اور امام وقت کی حاجت نہیں تو

خدارا

ان ہزارہا افراد قوم کی خاطر ہی اس مشکل سوال کو حل کیجئے جو آپ کو اپنا دنیوی لیڈر مانتے ہیں اور آپ کی لیڈری میں بہت سیدھے رستہ پر پڑ سکتے ہیں یا ہلاکت کی راہ سے بچ سکتے ہیں مجھے اس بارہ میں اور بہت کچھ کہنا تھا۔ مگر فی الحال اسی پر بس کرتا ہوں۔

خاکسار احمد حسین احمدی فریدآبادی منیجر رفیق ایجنسی امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا تعالیٰ کے ایک احسان کا ذکر

۴ - مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت میں سویا ہوا تھا کہ میری زبان پر مندرجہ ذیل انگریزی فقرہ جاری کیا گیا۔

(A Colliery accident last night) جس کے معنے ہیں ایک کوئلہ کی کان کا حادثہ۔ گذشتہ رات کو قریباً تین دفعہ یہ کلمہ میری زبان پر جاری ہوا[*] جس کے بعد میں بیدار ہوگیا۔ میں نے اس کا ذکر اسی روز بعض صاحبوں سے کیا مثلاً صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد۔ چودہری فتح محمد الیف اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور اور نیز انٹرنس کی دونوں جماعتوں میں میں نے اس کا ذکر اسی روز کر دیا کہ ایسا فقرہ آج صبح میری زبان پر جاری کیا گیا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور میاں محمد شریف صاحب بی۔ اے سکینڈ ماسٹر قادیان کو بھی اس کی خبر تھی۔ سو خدا تعالیٰ نے اس بات کو عجیب طور سے پورا کیا۔ ۱۳۔ مارچ کے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں یہ وحشت ناک خبر شائع ہوگئی کہ فرانس کے ملک میں کوئلہ کی کانوں کے پھٹنے سے ایک خوفناک مصیبت نازل ہوئی اور اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ۱۱۰۵ آدمی اس حادثہ سے ہلاک ہو گئے لندن کا ۱۰۔ مارچ کا تار ہے جو اخبارات میں شائع کیا گیا مگر ابھی میں یہ تحقیق نہیں کر سکا کہ یہ مصیبت ناک واقعہ جس کی مجھے قادیان میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ۴۔ مارچ ۱۹۰۶ء کو اطلاع دی گئی کس تاریخ کو واقع ہوا۔ دہریہ خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار کرتا ہے تاہم دہریہ کے قول کو کس طرح مانیں جبکہ خدا تعالیٰ براہ راست اپنی ہستی کا ثبوت ہمیں دیتا ہے۔ دنیا خدا کو مانتی ہے مگر رسمی طور پر۔ مگر خدا کا کس قدر فضل ہے۔ کہ وہ اپنی ہستی کا بلاواسطہ ہمیں ثبوت دیتا ہے جس سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک زندہ اور لذیذ ایمان حاصل ہوتا ہے میں خدا تعالیٰ کے اس احسان کا شکر بھی کرتا ہوں مگر جب اپنی عملی حالت کو دیکھتا ہوں تو بہت شرمندگی حاصل ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ نے ایسے صریح ثبوت اپنی ہستی کے دئے ہیں۔ تو چاہئے کہ ہم اپنی عملی حالت میں دوسروں سے ممتاز ہوں۔ نہایت افسوس کی بات ہوگی۔ کہ باوجود خدا تعالیٰ کے ان احسانوں کے اور ان نشانوں کے پھر بھی ہم اپنی عملی حالت میں کوئی تبدیلی نہ دکھلاویں۔ سو جبکہ مجھے خدا تعالیٰ کے اس انعام کو دیکھکر نہایت خوشی ہوتی ہے ساتھ ہی خوف بھی ہوتا ہے کیونکہ ہم پر دوسرے لوگوں سے زیادہ اتمام حجت ہو چکی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے لاکھوں نشان ہم دیکھ چکے ہیں اور اگر ہم اپنی حالتوں میں کوئی تغیر پیدا نہ کریں تو ہماری حالت بہت ہی قابل افسوس ہوگی اس کے لئے بھی ہمیں خدا تعالیٰ سے ہی مدد مانگنی چاہئے۔ اور اسی کا فضل مانگنا چاہئے۔ اس لئے میں اپنے سارے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس عاجز کے لئے بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے عملی حالت درست کرنے کی توفیق بخشے اور نعماؤں کے لئے مجھے موجب شکر نہ بنائے پھر میں درخواست کرتا ہوں کہ میرے بھائی میرے لئے دعا کر کے مجھ پر احسان فرماویں خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ میرے اس خواب کے گواہوں میں سے ایک ہندو طالب علم پربھو چند نام بھی ہے جو مدرسہ تعلیم الاسلام کی انٹرنس کلاس میں پڑھتا ہے وہ آریہ ہے [illegible] آریوں کو چاہئے کہ اس سے پوچھیں کہ آیا فی الواقعہ اس نے یہ خواب مجھ سے قبل از وقت سنا تھا یا نہ۔ اور پھر غور کریں کہ کیا وجہ ہے کہ ان کا پرمیشور بے زبان اور مردہ ہے [illegible] مسلمانوں کا خدا زندہ ہے اور بولتا ہے۔

خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ قادیان

۷۸۴ - مکرم بندہ ایڈیٹر صاحب بدر سلامت

السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ مندرجہ خط درج اخبار بدر فرما کر خاکسار کو ممنون و مشکور فرماویں۔

آپ کا تابعدار محمد شفیع گوڈون کلرک میڈیکل سٹور ڈپو سیالکوٹ چھاونی

---

[*] نوٹ: حضرت صاحب کا یہ الہام ہم نے پہلے بھی سنا تھا۔ اڈیٹر

خط ۔ بنام مولوی ثناء اللہ صاحب

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ بعد سلام مسنون کے عرض ہے۔ کہ وہ اخبار **اہل حدیث** جو اسی ماہ مارچ میں ۹۔ تاریخ کے روز شائع ہوئے ہیں خاکسار نے پڑھے۔ اس میں سے ایک مضمون کو جس کا ہیڈنگ یہ ہے کہ "کیسا بھاری ٹیکس" پڑھ کر چند ایک سوالات دل میں پیدا ہوئے۔ اُمید ہے۔ کہ آپ **بذریعہ اخبار** ان کے جواب سے مشکور فرمائیں گے لیکن جواب متانت سے پُر ہو۔ لایعنی جواب کی مجکو ضرورت نہیں اور حسب وعدہ خود قرآن و حدیث کے مطابق (جیساکہ آپ اخبار پر لکھتے ہیں کہ

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

ہو۔ مرزا صاحب نے جو اپنے مریدوں کو ۱/۱۰ حصہ جائداد و آمدنی کا دینے کا حکم و تاکید کی ہے۔ اس کو آپنے **شدادی بہشت** کا لالچ قرار دیاہے اور سخت ٹیکس تجویز فرمایاہے۔ تو اس پر خاکسار کی عرض ہے۔ کہ اگر ۱/۱۰ حصہ آمدنی و جائداد کا دینا سخت ٹیکس اور شدادی بہشت ہے۔ تو جس نے یہ حکم فرمایاہے۔ کہ لن تنالوالبرّ حتیٰ تنفقو مما تحبون (سورۃ آل عمران) یعنی جب تک اپنی پیاری سے پیاری چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو جب تک تم نیکی کو پا ہی نہیں سکتے اور نیز یہ کہ

یاایھاالذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تومنون باللہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ یغفرلکم من ذنوبکم ویدخلکم فی جنٰت تجری من تحت الانھار ومسٰکن طیبۃ فی جنٰت عدن۔ ذالک الفوز العظیم ٥ (سورۃ الصف) یعنی مسلمانوں میں تم کو ایسی سوداگری بتلاؤں۔ جو تم کو آخرت کے دردناک عذاب سے بچالے۔ وہ یہ ہے۔ کہ خدا اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانیں لڑا دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو۔ ایسا کروگے۔ تو خدا تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تم کو بہشت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی اور نیز عمدہ عمدہ مکانات میں کہ وہ مکانات ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ پھر ایساہی سورہ نساء میں جو کچھ لڑنے اور مال جان خرچ کرنے پر انعامات کا وعدہ دیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کرکے بہت سے صحابہ نے جانیں اور مال نثار کئے وہ الگ رہے۔ صاحب ہیں کہ خاکسار نہ تو مرزا صاحب کا مُرید ہے اور نہ انصاف سے الگ ہونا اپنا مشرب سمجھتاہے۔ اس لئے گزارش ہے کہ کیا ہم اس کو شدادی بہشت کے وعدہ نہ سمجھیں کہ جس کے سبب ہزاروں جانیں تہ تیغ ہوئیں جن کو ہم آج بڑے فخر سے شہدا کہتے ہیں۔ کیا اس کے بالمقابل ۱/۱۰ حصہ شدادی بہشت ہو سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں تو کیا ہم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باغی ہو جائیں جس نے نہ صرف ۱/۱۰ حصہ ہی طلب کیا بلکہ پیاری پیاری اشیاء کے علاوہ جانیں بھی مانگیں جس کا قرآن و احادیث میں مفصل ذکر ہے اور ایساہی صدیق اکبرؓ اور عمرؓ و عثمانؓ کے مالوں کا خرچ کرنا اظہر من الشمس ہے تو کیا اب ہم ان سب کو جنہوں نے مال اور جانیں خرچیں۔ لالچی اور شدادی بہشت کے خواہاں سمجھیں یا کیا؟ مفصل کیفیت سے آگاہی بخشیں نیز یہ کہ اخبار پر تو آپ

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

لکھاتے ہیں اور اخبار کے اندر قرآن اور احادیث پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ یہ کیا بات ہے۔ کیا اخبار کی سجاوٹ کے لئے یہ شعر لکھاتے ہیں یا اخبار کا اعتبار جمانے کے لئے؟ اگر اخبار کی سجاوٹ کے لئے ہے تو خیر ورنہ سخت افسوس ہے۔ کہ ایک مولوی اور ابوالوفا ہوکر یہ کارروائی۔ براہ مہربانی جواب سے مطلع فرماویں ورنہ سخت افسوس ہوگا۔ فقط۔ والسلام

الراقم
خاکسار محمد شفیع۔ میانمیر

یادگار کریم مفت منگاؤ

اخویم محبی شیخ محمد یوسف صاحب احمدی جمعدار انبالہ نے ۱۰۰ جلدیں اور برادرم حافظ محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر سری نگر کشمیر نے ۳۰ جلدیں اور خود انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ نے متعدد جلدیں اس غرض سے خاکسار کے سپرد کی ہیں کہ یہ ان احمدیوں کو مفت تقسیم کردی جائیں جو مرحوم مولانا رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں۔ اس لئے التماس ہے۔ کہ ہر جگہ کے انجمن احمدیہ کے سکرٹری یہ تکلیف فرمادیں کہ چونکہ ۸ نسخوں کے لئے ۱/ کا ٹکٹ کافی ہوگا اس لئے اس حساب سے ٹکٹ بھیجکر متعدد نسخے منگاکر بچھڑے ہوئے دوست سے روحانی ملاقات کریں اور دل سے دعا کریں کہ مرحوم کو خدا جنت کے اعلےٰ مقام میں جگہ دے۔
خاکسار محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی سکرٹری انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ

ضروری اطلاع

قادیان میں چندہ بھیجنے والے احباب ہمیشہ ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱)۔ لنگر خانہ کا چندہ حضرت اقدسؑ کے نام بھیجیں اور دوسرے مدات کا روپیہ آپ کے نام ہرگز نہ بھیجیں۔

(۲)۔ مدرسہ کا چندہ بنام امین مدرسہ تعلیم الاسلام۔ میگزین کی خریداری کا اور اشاعت اسلام کا روپیہ بنام مینجر ریویو آف ریلیجنز زکوٰۃ کا روپیہ بنام امین زکوٰۃ فنڈ۔ بہشتی مقبرہ کے متعلق کل روپیہ بنام فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان۔ آنا چاہیئے اور کسی شخص کے نام پر نہ آنا چاہیئے۔

(۳) خط و کتابت مدرسہ کے متعلق کل بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اور بہشتی مقبرہ یا وصیتوں وغیرہ کے متعلق یا وصیتوں کا بھیجنا بنام سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ہونی چاہیئے

درخواست دعا

برادرم منشی عبد الحی صاحب سنوری امرت سر سے تقویت ایمان کے لئے اور مکرمی راجہ یار محمد خاں صاحب ولد راجہ عطاء محمد صاحب احمدی پاڑی پور کشمیر اپنی بیمار والدہ کی صحت کے لئے احمدی احباب کی خدمت میں دعا کے واسطے درخواست کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ بھائی ان کے لئے دعا فرماویں گے۔

رسید زر

۱۵۔ مارچ ۱۹۰۶ء ۔ نمبر ۱۰۲۶ ۔ مولوی عبد اللہ صاحب ۔ ۱۲/ع
" " ۔ نمبر ۱۰۹۰ ۔ غلام حیدر صاحب ۔ ۱۲/ع
۱۶ " " ۔ نمبر ۱۰۸۹ ۔ عبد العزیز صاحب ۔ ۱۲/ع
" " " ۔ عہ ۔ سید صاحب ۔ ۸/عہ
" " " ۔ نمبر ۱۰۸۱ ۔ الہ دیا صاحب ۔ عہ
" " " ۔ عہ ۔ غلام محمد صاحب ۔ ۱۲/عہ
۱۹ " " ۔ نمبر ۹۳۵ ۔ محمد مقبول صاحب ۔ ۔/سے
" " " ۔ نمبر ۱۰۶۵ ۔ عماد الدین صاحب ۔ ت
" " " ۔ نمبر ۱۳۱ ۔ محمد الٰہی صاحب ۔ ۲/سے
۱۹ " " ۔ نمبر ۸۰۵ ۔ محمد حسن صاحب ۔ ۱۲/ع
" " " ۔ نمبر ۱۲۰ ۔ ڈاکٹر فضل احمد صاحب ۔ ۔/صہ
" " " ۔ نمبر ۹۰۱ ۔ غلام نبی صاحب ۔ ۱۰/عہ
" " " ۔ نمبر ۹۸۷ ۔ علی احمد خاں صاحب ۔ ۱۲/ع
۲۰ " " ۔ نمبر ۶۴۶ ۔ بوٹے خاں صاحب ۔ ع
۲۱ " " ۔ نمبر ۱۰۲۲ ۔ تاج الدین صاحب ۔ ۱۲/عہ
۲۱ " " ۔ نمبر ۳۷۱ ۔ عبد المجید صاحب ۔ ۱۲/ع
۲۱ " " ۔ نمبر ۹۰ ۔ اسماعیل آدم صاحب ۔ سے
۲۱ " " ۔ نمبر ۸۱۳ ۔ شاہ محمد صاحب ۔ ع
۲۲ " " ۔ نمبر ۹۵۲ ۔ کریم بخش صاحب ۔ ۱۲/ع

عام اخبار

حضور لاٹ صاحب پنجاب راولپنڈی کو تشریف لے گئے۔ وہاں سے ۹ تاریخ کو لاہور واپس آئیں گے۔
پچھلے ہفتہ شملہ کے مال بازار میں اور آگ لگی۔ دو فرنگی ذخائر جل گئے نقصان تیس ہزار۔
ہندوستان میں دبائے طاعون سے پچھلے ہفتہ ۴۲۴۳۵ اموتیاں ہوئیں یعنی ۶ ہزار سے ۔
پچھلے ہفتہ طاعون سے پنجاب میں ۲۸۳۳۳ موتیاں تھیں صوبجات متحدہ میں ۸۷۹۳ تھیں۔
کرنل غلام رسول خان کابل سے براہ پشاور بمبئی پہنچے وہاں امیر صاحب کے ایجنٹ مقرر کئے گئے۔
بمبئی کے جزیرہ الیفنٹہ میں ایک سرنگ اڑاتے تھے۔ اسی انسانی جانوں کا سخت زیاں ہوا۔
۶۰۰ پونڈ کے بارود کے پھٹنے سے دس دیسی ہلاک ۶ سخت اور ۳۰ مزدور کستر مجروح ہو گئے ہیں۔
کلکتہ میں طاعون کی ترقی پر گھبرا رہے ہیں۔ یومیہ موتیاں ۳۰۰ و ۴۰۰ سے بھی بڑھتی جاتی ہیں۔
حضور پرنس و پرنسس آف ویلز جمعرات کو سوئز پر اترے۔ اب وہ قاہرہ کی سیر فرما رہے ہیں۔
منڈالے نام دخانی جہاز رنگون سے آتا تھا۔ نہر سوئز میں ریتی پر بیٹھ گیا۔ کوشش جاری کہ سطح آب پر آئے۔
باعث اس حادثہ کے نہر کی گذرگاہ بند ہو گئی۔ جہاز کا بوجھ اتار کر ہلکا کر رہے ہیں۔ تار خبر۔
جاپان میں تاکاشیما کی کان کوئلہ پھٹ گئی۔ ۲۵۶ کان کن ہلاک ہو گئے ہیں۔
ترکی مصری تنازعہ متعلق قبضہ تابہ کا سلسلہ جاری ہے گورنمنٹ عثمانیہ خالی نہیں کرتی ہے۔
بخلاف اس کے ترکی فوجیں جو یروشلم میں مقیم ہیں ان کو روانگی تابہ کا حکم ہوا کہ قبضہ قائم رہے
روس میں ابتر حالت کا سلسلہ جاری ہے فنلینڈ کا روسی گورنر جنرل عہدہ سے مستعفی ہو گیا ہے۔
روس نے رعایت کی پالیسی کو پھر بدلنے لگے اسی کی ناراضگی سے گورنر جنرل نے علیحدگی اختیار کی ہے۔
اس تبدیل پالیسی سے رعایاے روس پھر بیزار ہو رہی ہے فنلینڈ کو فوجیں بافراط بھیج رہے ہیں۔
مراکو کانفرس کی کارروائی بوجہ احسن جاری ہے، ۸ اپریل کو معاہدہ پر سب دستخط ہو جائیں گے۔
ورتھینگ ا۔ پلیگ کے زور سے شہر میں سناٹا چھا گیا ہے۔ لوگ شہر چھوڑ کر باغوں اور گاؤں میں چلے گئے ہیں۔ شہر خالی ہونے پر بھی چالیس پچاس آدمی روز مرہ فوت ہوتے ہیں پلیگ کے باعث پوسٹ آفس شہر سے باہر میں اٹھ گیا ہے۔ سردی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔

آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کی عقل پر اب تک جہالت کا پردہ پڑا ہے۔ ان کو جب کھانا میسر نہیں آتا۔ تو سانپ پکڑ کر پیٹ کی آگ بجھاتے ہیں ان کی بھوری بھوری آنکھوں کو خداوند کریم نے اتنا نور دیا ہے۔ کہ زمین تو در کنار گھاس اور درختوں کے پتوں کے نشانات سے سانپ تلاش کر لیتے ہیں۔ شب کو یہ وحشی راستہ سونگھتے جاتے ہیں۔ اسی طرح سے رفتہ رفتہ سانپ کا سوراخ معلوم کر لیتے ہیں۔ اگر وحشی کی شکل دیکھ کر سانپ اپنے بل میں گھس جائے۔ تو یہ ایک قسم کا بین بجا کر اسے مست کر لیتے ہیں جیسے ہی سانپ بل سے منہ نکالتا ہے۔ لاٹھی مار کر اس کا سر تن سے جدا کر کے کچا کھا جاتے ہیں۔

سری نگر کشمیر کی خبر ہے۔ کہ بارش نے لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے اس باعث دریائے جہلم خوب طغیانی پر ہے تعجب ہے کہ بارش بھی ابھی نہیں چھوڑتی ہے کوہ مری کے آگے سڑک کشمیر کے چار نہیں بلکہ پانچ پل بہ گئے ہیں اور پانچ روز تک یہاں کی ڈاک بالکل بند رہی ٹونگہ کی آمدورفت بھی فی الحال ملتوی ہے، مرمت کا کام کرتے ہیں لیکن بارش مہلت نہیں دیتی۔ کشمیر میں اب تک سردیوں کا زور تیزی پر پایا جاتا ہے۔ سری حضور مہاراجہ صاحب سوم ہفتہ اپریل تک سری نگر میں رونق افروز ہوں گے اس باعث سری نگر میں رونق کا جوبن ہوگا۔ بخلاف اس کے جموں میں بے رونقی کا اندیشہ ہے۔

خبر آئی ہے کہ نوا اسکوشیا میں سمندر میں طوفان کے باعث ایک جہاز غرق ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ یورپ کے دو پہاڑ آہستہ آہستہ اپنی جگہ سے ہل رہے ہیں اور عنقریب خطرہ ہے۔ کہ ان کے نیچے کئی گاؤں آ کر دب جائیں گے۔ بعض لوگ گاؤں چھوڑ کر بھاگ بھی گئے ہیں اور بعض گاؤں بھاگا خالی کئے جا رہے ہیں۔

فریدکوٹ کی ریاست کا انتظام رئیس کی نابالغی کے زمانہ میں ایک کونسل کرے گی۔ راجہ برج اندر سنگھ والی ریاست ایچیسن کالج لاہور میں تعلیم پائیں گے۔

نیشنل بنک لاہور کے ایک چپراسی کو دس ہزار روپیہ کے نوٹ رجسٹری شدہ خط میں ڈاک میں ڈالنے کے لئے دئے گئے چپراسی نے وہ تمام نوٹ لفافہ میں سے نکال کر چھپا دیئے۔ لیکن راز کے افشا ہونے پر اس نے پولیس سے اپنے جرم کا اقبال کر کے وہ سب نوٹ پولیس کو بتا دیئے۔

عوام کے ایک مسلح گروہ نے وارسا کے جیل خانہ پر حملہ کر کے ایک محافظ کو مار ڈالا اور دو زخمی کر کے سب پولٹیکل قیدیوں کو چھوڑ دیا۔

ماسکو کے بنک میں ۲۰ مسلح روسیوں نے داخل ہو کر اور ملازموں کو ڈرا کر ۸ لاکھ پچاس ہزار سکہ روبل لوٹ لئے۔

جاپان نے انگلستان میں نئے جنگی جہاز بنوائے ہیں اور ان میں سے دو جہاز کہ جن کے نام "کشیما" اور "کٹوری" میں بن کر تیار ہو گئے ان دونوں جہازوں کو جاپان لے جانے کے لئے جاپانی ملاح اور افسر لنڈن میں آئے ہیں ملنڈن کا رپوریشن گلڈ ہال میں جاپانی ملاحوں کی دعوت کرے گی۔

اخبار بدر ۔ ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہوتا ہے۔ حجم ۱۲ صفحہ۔ حضرت اقدس کے تازہ الہامات۔ مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن۔ مسیح موعود کی ڈائری۔ ڈاک ولایت یعنی یورپ امریکہ میں اشاعت اسلام کی خبریں فقہ احمدیہ۔ نامہ نگاروں کی تحریریں۔ دنیا کی تازہ خبروں کا مجموعہ۔ قادیان کی خبریں۔ مفید ایڈیٹوریل وغیرہ ہر طرح کے دلچسپ اور مفید مضامین شامل ہوتے ہیں۔ قیمت امدادی درجہ اول صمہ۔ درجہ دوم للعہ۔ درجہ سوم سے۔ عام قیمت للعہ ہے۔ اور ایسی تھوڑی ہے کہ سالیانہ آمد و خرچ کے تخمینہ میں مالک اخبار کو بہت سا روپیہ اپنی گرہ سے ڈالنا پڑتا ہے۔ چونکہ ہفتہ وار نکلتا ہے۔ اس واسطے ماہ مارچ میں پانچ پرچے نکلے۔ سال میں انشاء اللہ باون ۵۲ پرچہ نکلیں گے تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اس کی تعداد اشاعت کے بڑھانے میں کوشش کریں۔ مالک غریب بہت نقصان برداشت کر چکا ہے اور ہنوز کر رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ اللہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میں قصور ضلع لاہور کا رہنے والا ہوں اور نومسلم ہوں بیعت میں داخل ہو کر کل شرائط بیعت منظور کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اسی سلسلہ میں مغفرت کرے میں حضرت صاحب کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی مسعود کو مانتا ہوں اور آپ کے منکروں کو کافر خیال کرتا ہوں اور دجال جو آنا تھا وہ آ چکا اور میں نے دجال کا گدھا بھی دیکھ لیا ہے اور میری اہلیہ بھی بیعت میں داخل ہوتی ہے۔ قاضی حبیب اللہ کی دعا اور کا سہ ہے
خاکسار دین محمد نومسلم۔ ساکن قصور تلمی گر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ از جانب اللہ دتا نمبردار سکنہ سیالوالی متصل خانا لوالی خریدار بدر واضح ہو۔ کہ ہمارے گاؤں میں سے ایک شخص مسمی شادی قوم ترکھان جو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کا مخلص مرید تھا۔ ۲۰ مارچ ۱۹۰۶ء کو فوت ہو گیا ہے۔ براہ مہربانی بدر میں اس کے جنازہ کی بابت احمدی جماعت میں شائع کر دیں

گذارش احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر تفصیل زر اور نام اور نمبر خریداری ضرور درج فرمایا کریں تاکہ روپیہ کے اندراج میں تکلیف نہ ہو بعض وقت کام کی کثرت سے کوپن پر نام لکھنا یاد نہیں رہتا اور موجب تکلیف ہوتا ہے۔

صداقت کا جھنڈا

یس کارخانہ نے اوّل ہی اوّل ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی ۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اوّل ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بینائی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ر

سنون دندان ۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں کیڑا ایک دفعہ لگانے سے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کو کافی ہے صرف ۸ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو ذائع کر چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیئے کہ آپ کیسی کیسی اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ع

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام لب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ ۳ (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	[illegible]
¼ کالم	۱۳	۷	۴	[illegible]	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ر

(۱)۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنیمیں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ دینیکے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارتیں تبدیل کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵)۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۲ر فیصدی لیا جائیگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کے ضمیمہ کا نوٹ دیدیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کیساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے انکو بھی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ **حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد** صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ر پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گی جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئی جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعایت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھکر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی درندگی اور اعتراضات کی بدزبانی شب و روز دکھہ دے رہی ہے وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب سے اریا ۲ تک رعایت کی جائیگی معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین ایمان کی پاسداری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۵۶ صفحہ ۸ر

اختیار الاسلام ہر سہ حصہ عہ

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آوین

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سُستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر **احتلام اور سرعت** کی مرض آگھیرتی ہے دن بدن کمزور ہوا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذراسی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے **برقی طاقت** کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی فوراً سُست اعضاء کو اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی **ولایت سے وہی بجلی منگا کر** ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے لئے **بجلی کا روغن طلا** تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کرتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوری کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین۔ فاسمیانہ۔ کوکا۔ نکس وامیکا۔ سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام سرعت رقت ضعف باہ ضعف اعصاب دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈان انگلینڈ" تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو۔ قیمت فی شیشی ۴۰ گولی معہ محصول ڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کان بوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۵

سلسلہ التقدیم جلد ۵

۱۰ ربیع الاول ۱۳۲۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء

گر چہ قوم با تو گرائی چادر قادیان ببین | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا ہیں شفا ہیں نا غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ... عہ

معاونین درجہ اول جنکو ... جاری کرانیکا حق حاصل ہے ... صہ

معاونین درجہ دوم جنکو ... جاری کرانیکا حق حاصل ہے ... للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عاء

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ... حساب اجرائے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب بعدی جاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کے واسطے ٹکٹ آنا چاہیے۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و ز خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت ہست
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمے دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شود با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آن نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور و ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔

بعد اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۷ - صفر ۱۳۲۴ھ - مطابق ۱۲ - اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۸ - مارچ ۱۹۰۶ء - "اَخَّرَهُ اللّٰهُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی"

ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے اس میں تاخیر ڈالدی ہے - وقت مقرر تک

نوٹ - یہ الہام گذشتہ پرچہ میں بھی شائع ہوا تھا مگر اس میں لفظ مسمّٰی غلط لکھا گیا تھا - اس واسطے دوبارہ اس اخبار میں چھاپا گیا -

۴ - اپریل ۱۹۰۶ء - یَاْتِیْکَ الْفَرَجُ

ترجمہ - تیرے پاس خوشی اور کشائش آئے گی -

۸ - اپریل ۱۹۰۶ء - رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ -

ترجمہ - خدایا مجھے وہ زلزلہ دکھا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہے

۲ - یُرِیْکُمُ اللّٰهُ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ -

ترجمہ - خدا تعالیٰ تمہیں وہ زلزلہ دکھائیگا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا - یعنی اس میں بہت جانوں کا نقصان ہوگا یہ نہیں کہ حقیقت میں قیامت آجائے گی بلکہ یہ معنے ہیں کہ دنیا پر سخت صدمہ ہوگا اور بہت جانیں تلف ہوں گی -

۹ - اپریل ۱۹۰۶ء - ان میں سے بعض الہامات مکرر ہیں یعنی پہلے بھی ہو چکے ہیں اور آج پھر بھی ہوئے -

۱ - رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ - (ترجمہ اوپر دیکھو)

۲ - یُرِیْکُمُ اللّٰهُ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ - (ترجمہ اوپر دیکھو)

۳ - اُرِیْکَ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ -

ترجمہ - میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤنگا - جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا -

۴ - یَسْتَنْبِئُوْنَکَ اَحَقٌّ هُوَ - قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ وَلَا یُرَدُّ مِنْ قَوْمٍ یُعْرِضُوْنَ -

ترجمہ - تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ بات سچ ہے - کہہ ہاں مجھے میرے رب کی قسم ہے اور اعراض کرنیوالی قوم سے وہ عذاب نہیں ٹلیگا -

۵ - نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ مُّبِیْنٌ -

ترجمہ - خدا سے مدد اور کھلی فتح -

۶ - اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا -

ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھے مقام محمود پر مبعوث کرے -

۷ - هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

ترجمہ - وہ خدا جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت اور دین حق کے ساتھ - تاکہ اُسے تمام ادیان پر غالب کر دے -

۵ - اپریل ۱۹۰۶ء - وقت صبح -

"اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ"

ترجمہ - امراض پھیلائی جائیں گی اور جانیں ضائع کی جائیں گی

فرمایا - یہ الہام پہلے بھی ہو چکا ہے اب پھر ہوا ہے اور خوف ہے کہ اس سے کیا مطلب ہے - معلوم نہیں کہ قادیان کے متعلق ہے یا پنجاب سے متعلق ہے -

---

ایک تازہ عظیم الشان نشان

چراغدین جمونی کی ہلاکت کا عبرتناک نظارہ

جمونی مدعی رسالت مطابق پیشگوئی طاعون سے ہلاک ہوگیا

اپریل ۱۹۰۲ء میں جموں کا ایک شخص جس کا نام چراغ دین تھا اور جو اس وقت تک اپنے آپ کو احمدی جماعت کا ممبر کہتا تھا اس بات کا مدعی ہوا کہ میں خدا کا ایک رسول ہوں اور میرا کام یہ ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح کرا دوں اسکی ہر بنا پر اس رسالت کے دعوی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اس بد قسمت کے بد انجام کے متعلق چند الہامات ہوئے - جو ۲۳ - اپریل ۱۹۰۲ء کو کتاب دافع البلاء کے صفحہ ۲۱ لغایت ۲۴ میں شائع ہوئے تھے - ان صفحات میں سے وحی الٰہی اور اس کے ترجمہ کے اصل الفاظ مندرجہ کتاب ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں -

"چراغدین کی نسبت میں یہ مضمون لکھ رہا تھا کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھ کو خدائے عزوجل کی طرف سے یہ الہام ہوا -

"نزل به جبیز"

یعنی اس پر جبیز نازل ہوا - اور اسی کو اس نے الہام یا رویا سمجھ لیا - جبیز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اترے اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں جسکی طبیعت میں کمینگی اور فرومایگی اور بخل کا حصہ زیادہ ہو اور اس جگہ لفظ جبیز سے مراد وہ حدیث النفس اور اضغاث الاحلام ہیں جن کے ساتھ آسمانی روشنی نہیں -"

"رات کو عین خسوف قمر کے وقت میں چراغ الدین کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا -

اِنِّیْ اُذِیْبُ - مَنْ یُرِیْبُ

میں فنا کر دوں گا - میں غارت کر دوں گا - میں غضب نازل کروں گا - اگر اس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا - اور رسالت اور مامور ہونے کے دعوی سے توبہ نہ کی -"

یہ پیشگوئی بصراحت تمام اس شخص کے نہایت تباہ حالی کے ساتھ فنا ہونے کو بتلا رہی تھی اور ان الہامات کے شائع ہونے کے بعد اس شخص کا جو برائے نام تعلق اس جماعت کے ساتھ تھا وہ بھی ٹوٹ گیا اور رفتہ رفتہ وہ سخت مخالفین میں شامل ہو گیا اور عیسائیوں کی تائید میں کتابیں لکھتا رہا اور عیسائی اس سے بہت خوش تھے لیکن اب عین اس پیشگوئی کے مطابق نہایت ہی بد حال سے وہ غارت ہو گیا ہے اول تو اس کے ہر دو بیٹے اس کی آنکھوں کے سامنے طاعون کے خوفناک عذاب میں مبتلا ہو کر مر گئے اور ان کے بعد وہ بھی اسی مرض طاعون میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو گیا اور دنیا کے واسطے ایک عبرتناک نظارہ چھوڑ گیا ہے یہ پیشگوئی چار سال کے اندر اپنے ظاہری الفاظ میں اس طرح سے پوری ہوئی ہے کہ کسی مخالف کیوا سطے بھی کوئی گنجائش اس کے انکار کی نظر نہیں آتی - دیکھئے ہمارے مولوی صاحبان کا اب کیا حال ہوتا ہے اور وہ کس طرح [illegible] - جموں سے جو خط اس کی موت کے متعلق آیا ہے وہ اب ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اور زیادہ مفصل حالات اگلے پرچہ میں ہدیہ ناظرین ہوں گے - (انشاء اللہ تعالیٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی نبیہ الکریم

سیدی - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - چراغدین ساکن جموں مصداق الہام نزل به جبیز نے دافع البلاء کی اشاعت کے بعد جن پیرایوں میں حضور سے عداوت شروع کی تھی وہ مخفی نہیں چنانچہ اس نے ایک کتاب موسوم بہ منارۃ المسیح شائع کی جس میں اس نے اپنے اندرونی بغض کے اگال نکلے ہیں آجکل وہ ایک اور کتاب چھپنے کا انتظام کر رہا تھا جو اول الذکر سے بدرجہا بدتر تھی - زبانی توہین کا بھی اس نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا ہوا تھا غرض اس نے اپنے آپکو ہر طرح سے ملزم ٹھہرالیا اور آخر الامر خدا تعالیٰ کے مرسل کی فرمودہ کے مطابق زیر دفعہ انی اذیب - من یریب مرقومہ دافع البلاء گرفتار ہو کر اپنی پاداش کو پہنچا اسکے دو ہی لڑکے تھے جو یکے بعد دیگرے طاعون سے فنا ہوئے چھ سات روز کے بعد ۴ - اپریل ۱۹۰۶ء وہ خود بھی اس مرض میں مبتلا ہو کر غارت ہوا - الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ کے مرسل کا فرمایا حرف بحرف پورا ہوا اور ہمارے لئے ایک تازہ نشان ظاہر ہوا آجکل شہر میں طاعون کثرت سے ہے عاجز کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

وطن کا اقبال اور ادبار

(واقعہ میگزین اور اخبار وطن کی مختصر تاریخ)

مسیح اول نے فرمایا تھا کہ نبی بے عزت نہیں مگر وطن میں،، اور جو سلوک اہل وطن کے ہاتھوں اُس خدا کے نبی نے دیکھا۔ اُس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں بطور جملہ معترضہ اتنا کہنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اگر بقول آج کل کے عیسائیوں کے یہ مان لیا جاوے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر ہی فوت ہوگئے اور وہاں سے بچکر آخری عمر عزت کے ساتھ کشمیر میں بسر نہیں کی۔ تو پھر انجیل کی دیگر پیشگوئیوں کی طرح حضرت عیسےٰ کی یہ پیشگوئی بھی نعوذ باللہ جھوٹی ہوگی اور پھر اس مثل کے الفاظ بھی اس طرح بدل دینے چاہئیں کہ نبی کے واسطے کوئی عزت نہیں کیونکہ پھر تو یسوع کی لائف معلومہ میں کوئی بات بھی عزت کی نہیں پائی جاتی۔

یہ تو مسیح اول کا حال تھا مگر مسیح ثانی کے ساتھ بھی اس سے کم نہیں گذری فرق ہے تو صرف اتنا کہ مسیح محمدی ہونے کے سبب اس کو ایک ایسی گورنمنٹ کے ملک میں مبعوث کیا گیا ہے جو رومیوں کی طرح یہودیوں سے دبنے والی نہیں ورنہ یہ لوگ بھی جو کچھ ان کی ارادے اور خواہشیں ہیں اگر گذرنے کا موقعہ پاتے تو فریسیوں سے بڑھ کر اپنا قدم رکھتے۔

اس کی مثال ایک تازہ ترین واقعہ میں خود اس اخبار نے دی ہے جو وطن کے نام سے ہی موسوم ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ اسلامی وطن کا ایک آرگن کہلاتا ہے۔ گو بجائے عام اسلامی مضامین کے وہ زیادہ ترکی جھگڑوں کو اپنے صفحات میں لیتے ہوئے ہوتا ہے جن کے ساتھ ہند کے مسلمانوں کو کوئی خاص تعلق نہیں تا ہم اس اخبار کے ایڈیٹر صاحب کے ساتھ جو خط و کتابت میگزین کے متعلق ہوئی اس سے ہمارے ناظرین بخوبی واقف ہو چکے ہیں اور چونکہ اس تجویز کو جو وطن نے خود ہی اٹھایا تھا خود ہی واپس کر لیا ہے اور اس کا خاتمہ ہو چکا ہے اس واسطے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس کی مختصر کیفیت اول سے آخر تک درج کر دوں اگرچہ یہ کیفیت اُن خطوط اور مضامین کے خلاصہ سے لی گئی ہے جو اس عرصہ میں اخبارات الحکم اور بدر میں شائع ہوتے رہے ہیں۔

اس تحریک کی اصل بنا وہ خطوط ہیں جو جاپان سے جاپان کو گئے ہوئے مسلمانوں نے ہند کے مختلف اخبارات کو بھیجے کہ جاپان مسلمان ہونے کو تیار ہے۔ تم کچھ کر سکتے ہو تو کرلو اب وقت ہے یہ خطوط متفرق اخباروں میں چھپتے رہے کچھ عرصہ کے بعد پھر اخباروں میں مضامین نکلے جن میں جاپان سے شکایت دردمند الفاظ میں شائع ہوئی کہ باوجود ہماری بار بار کی تحریر اور تحریک کے مسلمانوں نے کوئی توجہ نہیں کی۔ صرف ایک ریویو آف ریلیجنز ہے جس کے ایڈیٹر نے کئی سو پرچے بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ اس بات نے گویا مسلمانوں کی وہ حالت ہوئی جو لارڈ بشپ کے مقابلے کے وقت ہوئی تھی جبکہ بشپ موصوف نے زندہ رسول پر ایک لیکچر دیا۔ اور مسلمانوں کو مقابلہ کے واسطے چیلنج کیا۔ تو انہیں سوا اس کے کچھ بن نہ آیا کہ سلسلہ احمدیہ کی طرف رجوع کریں اور بالآخر اسی سلسلہ کے ایک خادم نے بشپ صاحب کو لاجواب کر کے اسلام کی عزت قائم رکھی۔ جاپانی خطوط پڑھ کر لوگ اس بات کے قائل ہوئے کہ غیر ممالک میں بھیجنے کے لائق اگر کوئی رسالہ ہے تو یہی ریویو ہے چنانچہ صاحب ایڈیٹر وطن نے بھی ان الفاظ میں اس بات کو مانا۔ " یہ رسالہ بڑے پایہ کا رسالہ ہے اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور شیریں ہوتی ہے جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے اسی لئے ہم نے جاپان اور امریکہ میں بھیجنے کے لئے اس کو تجویز کیا ہے،، خود ہی ایڈیٹر صاحب ریویو حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کو بغیر اس کے کہ ہماری طرف سے کوئی تحریک ہو خط لکھا کہ میں خود بھی مدد دونگا اور اخبار کے ذریعہ اوروں سے بھی دلاؤں گا آپ ریویو میں سلسلہ احمدیہ کا ذکر نہ کیا کریں تو ہم اس کو غیر ممالک میں بھیجنے کے واسطے چندہ جمع کریں گے۔ مولوی محمد علی صاحب کی غیرت نے اس بات کو گوارا نہ کیا اور انہوں نے صاف جواب دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ سلسلہ کا تذکرہ خود اسلام کی حمایت ہے اور میں کسی ایسے شخص سے جو ہم سے بغض رکھتا ہے ایک پیسہ بھی نہیں لینا چاہتا۔ اس کے جواب میں ایڈیٹر وطن نے پھر اصرار کیا کہ بنرزرگی تجویز مصالحت کی کی جاوے یہ خط و کتابت جاری تھی کہ اسی اثنا میں خواجہ کمال الدین صاحب یہاں تشریف لائے چونکہ خواجہ صاحب اسلام کی اشاعت کیواسطے تجاویز سوچنے کے شیدا ہیں انہوں نے یہ تجویز نکالی کہ میگزین کے دو حصے کر دئے جائیں ایک حصہ میں حضرت مسیح موعود کا تذکرہ نہ ہو اور غیر احمدیوں کا چندہ صرف اسی پر خرچ ہو۔ خواجہ صاحب نے یہ تجویز حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں [illegible] عرض کی اور حضور علیہ السلام نے اسکو منظور کر لیا چنانچہ ایڈیٹر صاحب وطن کو اور احمدی برادران کو اس کی اطلاع کی گئی۔ جب یہ خبر شائع ہوئی تو ایک طرف تو ہماری جماعت کے غیرتمند لوگوں نے جوش کھایا اور کثرت سے خطوط آنے شروع ہوئے کہ ہمیں ہرگز منظور نہیں کہ میگزین کی کوئی ایسی شکل بنائی جاوے جس میں حضرت امام علیہ السلام کا ذکر نہ ہو چنانچہ بعض خطوط اخبار بدر میں بھی شائع کئے گئے ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ ان میں سے بعض خطوط جن میں اس تجویز پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب کا نام لیا گیا ہے بہ سبب کمی گنجائش دیر تک دفتر میں پڑے رہے اور ایسے وقت چھپے جب کہ مولوی محمد علی صاحب کے مفصل خطوط اس معاملہ کے متعلق شائع ہو چکے تھے جس سے خیال ہو سکتا ہے کہ شاید کسی نے مولوی صاحب موصوف کے بیان پر تشفی نہ پا کر پھر یہ خطوط لکھے ہیں حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ خط دیر کے آئے ہوئے تھے لیکن پھر بھی ان خطوط کے لکھنے والوں نے ضرور ایک غلطی کھائی ہے کیونکہ طریق ادب یہ تھا کہ وہ پہلے دریافت کر لیتے۔ کہ آیا اس بات کو حضرت امام کی منظوری کے بعد قبول کیا گیا ہے یا حضرت تک بات پہنچائی ہی نہیں گئی صاحب ایڈیٹر ریویو تو بہت ہی محتاط ہیں میرے نزدیک کوئی ناظم کسی کام سلسلہ احمدیہ کا ایسے امور کو بغیر خاص منظوری حضرت امام کبھی قبول نہیں کر سکتا۔ یہ تو جماعت احمدیہ کا حال ہوا۔

دوسری طرف ملانوں نے شور مچانا شروع کیا کسی نے ہمکو کوسنا شروع کیا کہ انہوں نے روپیہ جمع کرنے کا ڈھنگ نکالا ہے حالانکہ بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت کسی کی امداد کی محتاج نہیں اور کسی نے لکھا کہ انشاء اللہ غلطی کرتا ہے اس سے مرزا صاحب کے مشن کی اشاعت ہو جاویگی یہاں تک کہ خود مولوی انشاء اللہ بھی گھبرائے اور خط میں لکھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ مرزائی ہو گیا اور یہ بھی لکھا کہ آپ سردست ایک پیسہ بھی نہ لکھیں اور اخبار وطن میں بھی صرف دو سو خریدار میگزین کیواسطے مانگا۔ مخالفین کا یہ شور دیکھ کر مولوی انشاء اللہ صاحب کی بزدلی کو محسوس کر کے مولوی محمد علی صاحب نے سوچا کہ یہ لوگ تو ذرا ذرا بات پر ہمارے مضامین پر بھی اعتراض کریں گے اس واسطے انہوں نے مولوی انشاء اللہ صاحب کو ایک مفصل خط لکھا اور ظاہر کیا کہ اگرچہ ہمارے مضامین میں حضرت مرزا صاحب اور ان کے سلسلہ کا کوئی ذکر نہ ہوگا تاہم ہمارا طریق مباحثہ وہی ہوگا۔ جو ہمارے دین اور ایمان کے مطابق ہو نہ کہ منافقانہ طریق۔ اور نیز ایسی تحریک کے واسطے کم از کم آپ ایک ہزار خریدار پیدا کریں تب ہم اس میگزین کو آپ کے حسب منشاء کرنے کا نقصان اٹھا سکتے ہیں اور نیز یہ کہ ضمیمہ ضرور نکالا جاویگا۔ اوگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ۔ صاحب وطن تو پہلے ہی گھبرا رہے تھے۔ کہ کس طرح اپنی بات کو واپس لیں انہوں نے اخبار میں اپنی تحریر کا پہلو بدلا۔ اور بجائے ریویو کی اور اس کے لائق ایڈیٹر کی اتنی تعریف ہو رہی تھی اور یا فوراً ایڈیٹر ریویو پر بے جا حملے شروع کر دئیے۔ خیر اس میں ہم انکو معذور سمجھتے ہیں ضرور تھا کہ وہ اپنے ڈار میں شامل رہنے کے واسطے اس کا رنگ پوری طرح اختیار کرتے اس طرح یہ سب معاملہ طے ہوا مگر ریویو کے واسطے ایک خاص ترقی کا موجب ہو گیا۔ بہت سے احباب نے نئے خریدار پیدا کئے۔ خانصاحب محمد عجب خاں نے عجیب غیرت کا کام کیا وہ لکھتے ہیں کہ جس قدر روپیہ وطن کی تحریک سے آپ کے پاس آیا ہے وہ سب میں دا کروں گا مگر تعجب ہے کہ باوجود اشتہار کے وہ رقم صرف [illegible] کی نکلی ہے اور پھر اس سے بھی تعجب انگیز بات یہ ہے کہ انشاء اللہ فرماتے ہیں کہ بہت سا روپیہ اس مد میں میگزین کو جا چکا ہے پھر خانصاحب محمد ذوالفقار علی صاحب کا خط میرٹھ سے میرے پاس آیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ ایک شخص بطور ایجنٹ کے مقرر کیا جاوے جو ہندوستان میں سفر کر کے ریویو کیواسطے تحریک کرے اور یکصد روپیہ اس کے اخراجات کی مد میں دینے کے واسطے وہ خود طیار ہوئے ہیں۔ جس قوم میں ایسے مستعد اور بہادر آدمی موجود ہیں اسکو ضرورت ہی کیا ہے کہ کسی غیر کی بات کی طرف توجہ کرے۔ جو ذرا ذرا سی بات پر بگڑنے کو طیار ہیں شکر ہے کہ یہ معاملہ ایسی طرح انجام پذیر ہوا ہے جو سلسلہ کیواسطے ایک ترقی کا موجب ہے اور مخالفین کے ایک منحوس اور ناگوار تعلق سے بچنے کا باعث ہوا۔ والحمد للہ رب العالمین

ایک دوست کے خط کا جواب

(رقم زدہ شیخ نور احمد صاحب۔ بی۔ اے۔ وکیل)

مسیح موعود پر ایمان لانے کی ضرورت

مکرمی مخدومی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اب میں آپ کے اصل سوال کے جواب کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ وماتوفیقی الا باللہ۔ آپکا یہ سوال ہے۔ کہ ایک شخص مرزا صاحب کی اُن معانی کو تسلیم کرتا ہے جو وہ قرآن شریف اور احادیث کے کرتے ہیں تو کیا صرف یہ تسلیم کر لینا کافی نہیں ہے اور کیا مرزا صاحب کی نبوت اور بری از خطار ہونا کے عقیدہ کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔ مثلاً ایک شخص یقین رکھتا ہو کہ مذہب کے بارے میں جو وہ تعلیم دیتے ہیں وہ عام طور پر فلسفیانہ اور سچی ہے۔ اور کہ ان کی تفسیر قرآن شریف اور معانی احادیث کے درست ہیں اور وہ باایں نماز گزار بھی ہے۔ روزے بھی رکھتا ہے اور اسلام کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ مسیحائی کا دعوے ضروری نہیں ہے۔ تو کیا وہ دوزخی ہے۔ اور اس کی نجات نہیں ہوگی۔ میں نے آپ کے سوال کے الفاظ بلاکم وکاست لکھ دئے ہیں۔ اور میں خیال کرتا ہوں۔ کہ سب سے پہلے میں نجات کے متعلق لکھوں کہ آیا نجات کس طرح سے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ماحصل آپکے تمام سوال کا مدار نجات ہے۔ کہ صرف وہ کام کرنا چاہیئے۔ جس سے نجات ہو سکے اسلئے میں صاف الفاظ میں لکھتا ہوں کہ نجات اسلامی عقیدہ کے مطابق ہمارے اعمال پر منحصر نہیں ہے۔ میں اس کے متعلق قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات پیش کرتا ہوں۔ جن سے ثابت ہو جائیگا۔ کہ بموجب قرآن شریف کی تعلیم کے نجات ہمارے اعمال نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ حج پر منحصر نہیں ہے اور جو یہ خیال کرتا ہے کہ میں بوجہ اس کے کہ اعمال بجا لاتا ہوں یقینی طور سے نجات پا جاؤں گا۔ بلاشک یہ رستہ غلطی پر ہے۔ نجات منحصر ہے صرف خدا کے فضل پر۔ پس جس پر خدا کا فضل ہوگا وہی نجات یافتہ ہے۔ ووقھم عذاب الجحیم فضلاً من ربک سورۂ دخان۔ رکوع ۳۔ اور سورہ حدید۔ رکوع ۳ میں ہے۔

سابقوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا کعرض السماء والارض اعدت للذین امنوا باللہ ورسلہ ط ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ واللہ ذوالفضل العظیم

نجات صرف رحم اور فضل سے ہے اور رحم اور فضل کا مستحق ایماندار ہے۔ ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین۔

ایمان کے پھل نیک اعمال ہیں۔ پس کل اعمال یا اکثر اعمال اگر عمدہ ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ان عمدہ اعمال کے عامل کا ایمان بڑا مضبوط اور قوی ہے۔ جب ایمان بڑا قوی ہوا۔ تو بہت بڑے فضل کا جاذب ہوگا کفر فضل کا جاذب نہیں ہے۔ بلکہ فضل کو روکتا ہے۔ جیسی ایک اندھیری کوٹھری کی دیواریں اور چھت سورج کی روشنی روکتی ہیں۔

خداوندی فضل کو کون چیز جذب کرتی ہے اور کس کے ذریعہ ہم محض فضل سے نجات پا سکتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایمان فضل ربانی کو جذب کرتا ہے۔

فاما الذین امنوا باللہ واعتصموا بہ فسیدخلھم فی رحمۃ منہ وفضل۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے انکو خداوند کریم فضل و رحمت میں داخل کریگا۔ (ماخوذ از فصل الخطاب)

مخدومی مولوی نورالدین صاحب نے اس کی مثال یوں لکھی ہے۔ کہ نجات اور فضل اور ایمان کی مثال بعینہ وہی ہے۔ کہ ایک شخص جس کی آنکھیں تندرست ہیں۔ ایک ایسے مکان میں جو بالکل بند ہے بیٹھا ہے اور کہیں اس مکان میں روشنی آنے کا راستہ نہیں۔ اب اس شخص کو اپنا نہایت عزیز اور پیارے دوست کا دیدار مطلوب ہے اور وہ دوست بھی اس مکان میں موجود ہے اور ظاہر ہے کہ روشنی کے بدوں وہ اپنے دوست کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا اور اس دوست کی دید ار سے اس طالب دیدار کے دل اور روح کو کوئی راحت نہیں ملسکتی جب تک روشنی نہ آوے اور دوست کا چہرہ نہ دکھلادے۔ روشنی لینے کے لئے مختلف ذریعہ ہیں۔ یا تو اس مکان میں روشندان لگا لے۔ یا چراغ وغیرہ سے کام لے۔ غرض کوئی چیز روشنی کی جاذب ہی نہیں تو روشنی دیدار لینے میں امداد نہ کریگی۔ گو روشنی دیکھنے کا آلہ فی الحقیقت ہو جب روشندان یا چراغ وغیرہ سے روشنی لیوے تو دوست کی دیدار سے وہ دیدار کا طالب آرام پا سکتا ہے۔ ایسا ہی دیدار الٰہی سے آرام تو نجات ہے اور وہ روشنی فضل وکرم خداوندی ہے ایمان ایک روشندان چراغ ہے جو فضل کی روشنی کو کھینچتا ہے اور ایمان کو اس روشنی کا جاذب قرآن نے بھی کہا ہے

اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور۔

پس جس قدر مومن کا ایمان بڑھتا ہے۔ اسی قدر بڑے فضل کو جذب کرتا ہے اور اسی حاصل کرتا ہے۔ جیسے جس قدر روشندان اور فتیلہ بڑا ہوگا۔ اسی قدر زیادہ روشنی کو کھینچیگا۔ یہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ نیک اعمال اور سچا ایمان ایک دوسرے کو لازم وملزوم ہیں۔ سچا ایمان نیک اعمال کا بیج ہے اور اچھے بیج کا ضرور اچھا ہی پھل ہوتا ہے۔

اب اس امر کے ظاہر کر دینے کے بعد میں آپکے سوال کی طرف پھر توجہ کرتا ہوں۔ تو اس کو بہت ہی مہمل اور لایعنی دیکھتا ہوں قصور فہم معاف۔ میں اس کا مطلب نہیں سمجھ سکا کہ جب مرزا صاحب کے معانی جو وہ قرآن شریف اور احادیث کے کرتے ہیں۔ آپ تسلیم کرتے ہیں اور جب آپکا قرآن شریف اور احادیث ایمان ہی ہے تو پھر مرزا صاحب کی شناخت میں کیا دقت پڑتی ہے اور کن مشکلات کا سامنا پیش آتا ہے۔ اسی قرآن شریف کی آیات جنکی تفسیر مرزا صاحب کی آپ قبول کرتے ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ آخیری وقت میں جب نصاریٰ کا غلبہ ہوگا۔ اور تاریکی علم دین کے ہو جانے گی۔ تو ایک امام پیدا ہوگا۔ جو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلیگا واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم اور اسکی جماعت میں صحابہ کا رنگ ہوگا اور وہ طہارت اور پرہیزگاری سے زندگی گذاریں گی اور پھر احادیث میں ایک ایسے شخص کی بشارت دی گئی ہے جو عیسوی دم ہوگا اور وہ اصلاح خلق کریگا اور امت محمدیہ کا ایک فرد کامل ہوگا اور ایمان کو ثریا سے بھی اتار لا دیگا اور پھر احادیث میں چند نشانات بتلائے گئے ہیں کہ وہ کب امام آویگا۔ وہ اس وقت آویگا جبکہ علم دین اسلامیوں سے اُٹھ جاویگا۔ جہالت پھیلی ہوگی۔ علماء وفقراء دین فروشی کرینگے ان میں تقوی وطہارت بالکل نہیں ہوگی۔ حج بند کیا جاویگا۔ طاعون پھیلیگی نئی سواری نکل آویگی جس سے اونٹ بیکار ہو جاویں گے۔ اور کسوف خسوف ماہ رمضان میں لگیگا چاند کو چودھویں تاریخ کو اور سورج کو اٹھائیسویں تاریخ کو اور ایسا واقعہ کبھی اس سے پہلے نہ ہوا ہوگا۔ اب دیکھو یہ کیسے کھلے نشانات ہیں۔ یہ نشانات عام لوگوں کے لئے ہیں۔ ماشاءاللہ آپ جیسے لوگوں کے لئے تو صرف تعلیم کا دیکھنا کافی ہے۔ میں کہتا ہوں ایک شخص تجدید دین کے لئے کھڑا ہوا ہے اور اصلاح خلق کرنا چاہتا ہے اس کے ساتھ اگر کوئی نشان نہ بھی ہو اور وہ خود اس قابل ہو کہ اپنا اسوہ حسنہ پیش کر کے نمونہ بن سکے اور ہماری فراست اس کو قبول کر لیوے تو اس سے بڑھ کر کیا اور نشان ہے۔ امام کا اپنا وجود ہی نشان ہوتا ہے۔ اس کے لئے مخالفین ہوتے ہیں مصائب آتے ہیں۔ لیکن وہ کوہ وقار ہوتا ہے۔ اول قوت اخلاق۔ دوم قوت امامت۔ سوم بسطت فی العلم۔ چہارم قوت عزم۔ پنجم قوت اقبال علی اللہ۔ ششم کشوف اور الہامات کا سلسلہ۔ یہ اوصاف امام الوقت کے لئے ضروری ہیں اور جس فرد میں یہ پائے جاویں وہ امامت کا مستحق ہے۔

آپ تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی معانی ومعارف قرآن شریف اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ آپ قبول کرتے ہیں کہ احادیث کی معنے مرزا صاحب کے درست ہیں آپ مانتے ہیں کہ مذہب اسلام کی متعلق جو کچھ وہ بیان فرماتے ہیں بالکل درست ہے۔ تو پھر اس سے لازم آتا ہے کہ مذہبی معاملات میں وہ خطا سے بری ہیں اور اگر کوئی خطا ہوئی ہے تو اس کا ثبوت دینا چاہیئے۔

سنئے۔ نبوت بروزی مرزا صاحب کی ہے میں تسلیم کرتا ہوں اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب رسول اکرم کے اس زمانہ میں بروز ہیں اور ایسے بروز ہمیشہ ہر زمانہ میں آتے رہتے ہیں مثلاً سید عبدالقادر جیلانی امام ربانی اور مجدد الف ثانی بھی اپنے وقتوں میں بروز ہو گزرے ہیں۔ ہاں لیکن اس بروز کا جو غلبہ صلیب کے وقت آنا تھا حضرت رسول اکرم نے خدا سے وحی پا کر اس کا مسیح نام رکھدیا۔ اب اس میں کونسا حرج واقعہ ہو گیا۔ مسیح بھی ایک نبی تھا اور موسوی شریعت کی تابع تھا۔ مرزا صاحب محمدی شریعت کے تابع ہیں اور دین اسلام کی تجدید کرنے کو مامور ہوئے ہیں اور کسر صلیب کے لئے۔ جہاں تک اندرونی اصلاح سے

اُن کا تعلق ہے ان کا نام مہدی رکھا جا سکتا ہے اور جہاں تک کسر صلیب سے تعلق ہے ان کا نام مسیح رکھا جا سکتا ہے اور ایسی جہت سے وہ مہدی بھی ہیں اور مسیح بھی۔ اب بتلائیے اس میں غیر معقول بات کون سی ہے۔ آپ خود ہی انصاف کریں اگر آپ کا ایمان ہے کہ رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰ برحق رسول تھے اور قرآن شریف خدا کا کلام ہے تو یہ مامور من اللہ بھی اسی کی تصدیق کے لئے آیا ہے اور عین وعدہ کے مطابق۔ گویا اس کے آنے میں رسول عربی کی صداقت ہوئی ہے اب اگر آپ کو رسول عربی کی صداقت کا پاس ہے اور یہ بھی منظور ہے کہ خدا کے وعدے سچے ثابت ہوں اور قرآن اور حدیث کے معنے معقول کئے جاویں تو آئیے مرزا صاحب کے دعوے کی صداقت کیجئے اور ان کے ہاتھ میں بیعت کیجئے وہ آپ کو کوئی نیا کلمہ نہیں پڑھائیں گے نہ نئی طرز کی نماز نہیں سکھلائیں گے لیکن ہاں ان کی فیضان صحبت سے آپ متقی اور سچے مسلمان ہو جائیں گے اور خدا پر پورا ایمان ہو جائے گا اور ایسا ایمان جو گناہ سوز ہوگا۔ بھلا کبھی آپ نے زہر بھی کھایا ہے اگرچہ شہد میں ہو اس کی وجہ کیا۔ وہی یقین کہ زہر قاتل ہے اور نتیجہ موت۔ پھر اگر خدا پر ایمان ہے تو گناہ کیوں سرزد ہوتے ہیں۔ اپنے آپ کو گناہ سوز ایمان اسی مسیح کے انفاس قدسیہ کی طفیل آہستہ آہستہ نصیب ہو جاوے گا خدایا اپنا رحم ہمارے شامل حال کر۔ اور مجھ کو ایسا ہی ایمان عطا فرما آپ اس امتی کو جو دین برحق کی فتح کے لئے آیا ہے کیوں نبی کہنے سے گریز کرتے ہیں جبکہ رسول اکرم نے اس کو نبی اللہ کر کے پکارا ہے کسی مولوی سے بھی دریافت کر لو کہ آنیوالا مسیح نبی اللہ ہوگا یا نہیں تو پھر جب ثابت ہوا کہ آنیوالا یہی ہے تو کیوں نبی اللہ کے لفظ سے ہچکچاتے ہو جب آپ اس مسیح پر ایمان لائیں گے تو خدا کا فضل شامل حال ہوگا اور ایمان بالرسل ضروری ہے۔ بلکہ جزو ایمان ہے اور میں دکھلا چکا ہوں کہ ایمان و فضل نیک اعمال میں ایک گہرا تعلق ہے جو آخرکار نجات کا باعث ہو جاتے ہیں۔

قرآن شریف میں تو معمولی انسانوں کو بھی مرسل کے نام سے پکارا گیا ہے مثلاً جو حضرت لوط کے پاس گئے تھے۔ وہ مرسلوں ہی تو تھے۔ پھر یہاں کیا دقت واقعہ ہوتی ہے کہ ایک عظیم الشان انسان کو جو صدی کے سر پر حسب وعدہ آیا ہے اور جس کا نام خود حضرت رسول اکرم نے نبی اللہ رکھ دیا ہے۔ آپ اس کا لقب اس کو نہیں دینا پسند کرتے۔

اب میں آپ کے مذاق عیسائیانہ یا فلسفیانہ کے مطابق اس لفظ کے بارے عرض کرتا ہوں کہ رسول اللہ وہ ہے جو خدا کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے نشانات لے کر آوے اور عقائد خلق اللہ درست کرے اور ان میں ایمان کی تخم ریزی کرے اب بتلاؤ اگر ایسا انسان اب بھی ثابت ہو تو آپ اس لقب سے ملقب کریں گے یا نہ۔ کیا وجہ ہے کہ پہلے تو لاکھوں رسولوں کی ضرورت پیش آتی رہی اور اب کے ایک مامور کی بھی نہیں۔ آخر فطرت انسانی تبدیل تو نہیں ہو گئی لیکن ہاں ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن شریف مکمل کتاب ہے اور دین کی تکمیل ہو چکی ہے اب جو رسول آویگا یا مامور آئیگا۔ وہ صرف تجدید دین کے لئے اور امت محمدی میں سے ایک کامل فرد ہوگا۔

اچھا اب اس الزامی سوال کا مجھے جواب دیں کہ ایک یہودی کہتا ہے کہ توریت کو میں تسلیم کرتا ہوں حضرت موسےٰ کے اقوال کو تسلیم کرتا ہوں میں کیوں قرآن پر عمل کروں اور کیوں رسول خدا کو نبی مانوں جب قرآن میں جملہ ہدایات توریت سے چرائی ہوئی ہیں۔ یا کیوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو مانوں جبکہ وہ کوئی نئی بات پیش نہیں کرتے بلکہ توریت کے تابع ہیں پس یہ ہمیشہ سوال ہمیشہ ہر نبی کے منکرین کرتے چلے آئے ہیں اور آخر منکرین پر خدا کا عذاب ایک وقت آ جاتا ہے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کوئی نئی شریعت لائے تھے لیکن ان کے انکار سے کیوں یہودی ”ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ“ کے مصداق ہو گئے۔ انکار ماموریں کا آخر کار یہی نتیجہ ہے جب آپ مرزا صاحب کی تعلیم کو درست تسلیم کرتے ہیں اور ان کو راستباز انسان سمجھتے ہیں تو پھر بیعت میں کیا عذر ہے بیعت سے غرض افاضۂ علوم روحانیہ اور تقویت ایمان ہے افسوس ان لوگوں کے حال پر جو اس قدر محروم رہے۔ آپ نے دیکھا کہ ایمان بڑی چیز ہے۔ ایمان ہی جاذب فضل ہے اور فضل جاذب نجات اور ایمان کا نتیجہ نیک اعمال۔

پس ماموریں پر ایمان لانا بڑا ضروری ہے۔ میں نے آج جلدی میں چند سطور لکھ ڈالی ہیں امید کہ آپ غور کریں گے اور حضرت اقدس کی کتب سے فائدہ اٹھاویں گے اور سعید القلب ہو کر ایمان اس مسیح پر لاویں گے جو محمدی مسیح ہے اور اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر ثابت کرنے کے لئے آیا ہے اگر آپ میرے پاس ہوتے تو بہت سے امور بیان کرتا بوجہ اپنے پیشہ کے اتنی فرصت کہاں کہ آپ کے ہر ایک اعتراض کا یا اس سوال کے ہر پہلو پر پوری نظر ڈالی جا سکے۔ لیکن ہاں اتنی عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات اور ان کا اس جسم عنصری سے آسمان پر نہ جانا بلکہ ان کا صعود روحانی مثل دیگر انبیاء علیہم السلام ایک عقلی مذہب ہے جس کی تائید میں سائنس اور فلسفیانہ اور دیگر علوم مذہبی دست بستہ تائید کے لئے کھڑے ہیں۔ اس میں اگر مرزا صاحب روشنی نہ بھی ڈالتے تو کوئی بڑی بات نہیں تھی بلکہ مرزا صاحب نے جب مسلمانوں کی روحانی حالت کو تنزل میں دیکھا اور انکی روحانی ترقی کے لئے ان کے روحانی قویٰ کو جوش آیا اور خدائی تائید پاکر اور خدا کا حکم حاصل کر کے جب آپ اس میدان میں نکل آئے اور اصلاح خلق و اصلاح اہل اسلام کا مشکل بیڑا اٹھایا اور یہ بوجہ آپ کے سر پر طوعاً و کرہاً بلا آپ کے منشا رکھے رکھا گیا ورنہ مرزا صاحب کے پہلے حالات اور ابتدائی زندگی بالکل اس امر پر کافی روشنی ڈال رہی ہے کہ آپ کو کسی قسم کا نمود یا شہرت دنیاوی کا خیال نہ تھا بلکہ آپ نے اپنے ابتدائی زمانہ کو خلوت اور گوشہ نشینی میں گذار دیا اور آپ ہرگز ان آج کل کے بڑے نام مسلمان کی طرح قوم قوم کبھی بھی سٹیج پر کھڑے ہو کر پکارنے والوں میں سے نہ تھے بلکہ آپ تنہائی پسند اور خلوت کو عزیز رکھنے والوں میں سے تھے اور اس کے ثبوت میں ہمارے پاس آپ کے ابتدائی اور جوانی کی زندگی کے تمام واقعات ہیں۔ اور اس امر کے ثبوت میں وہ لوگ اب تک زندہ موجود ہیں جنہوں نے انکی ابتدائی زندگی کو دیکھا۔ ایسی حالت میں مرزا صاحب کو خدا کے حکم کے تابع ہو کر اصلاح خلق اور اصلاح اہل اسلام کا کام سپرد کیا گیا۔ اب ان

واقعات کے پیچھے ضروری تھا کہ پہلے ان عقائد کی غلطیوں کو مسلمانوں سے دور کیا جاتا۔ جو کافۂ اہل اسلام میں اشاعت پذیر ہو گئی ہیں اور جنکی وجہ سے قوم کے مزاج میں تعصبات اور اوہام باطلہ اور شرک اور بدعت کا رجحان ہو رہا تھا۔ بلکہ تسلط پکڑ چکا تھا۔ چنانچہ اصل توجہ جو مرزا صاحب نے کی وہ عقائد حقہ اسلامیہ کا پھیلانا تھا اور اس کے ذریعہ سے اسلام کو جو حضرت رسول اکرم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام لیکر آئے تھے دنیا میں پیش کرنا تھا اور یہ زمانہ ہی چاہتا تھا کہ کوئی ایسا ریفارمر آئے جو موجودہ دنیوی ترقیات اور سائنس سے فائدہ اٹھا کر تکمیل اشاعت دین اسلام کرے۔ اسی ضمن میں لازمی پڑ گیا کہ اسلام کی صداقت کو اور اس فرق کو جو اسلام اور دیگر مذاہب مروجہ میں پایا جاتا ہے بیّن دلائل سے ثابت کیا جاوے۔ اس لئے ثانیاً ضروری ہو گیا کہ اسلام کی فوقیت دیگر مذاہب پر جتلائی جاوے اور اسلام کی اس تیز تلوار کا حملہ دیگر مذاہب مروجہ پر کیا جاوے جو اس وقت بڑے زور سے تمام دنیا میں شائع ہیں۔ اور دیگر ایسی اقوام کو اسلام کی تعلیم پہنچائی جاوے جو اسلام سے ناواقف ہیں یا ان کو اسلام مشنریان یورپ جن کا تعصب مشہور ہے۔ کے ذریعہ پہنچا ہے اور آپ تو ماشاء اللہ عقلمند ہیں اور تاریخ مڈل (زمانہ وسطیٰ یورپ) کے بھی واقف ہیں۔ آپ کو معلوم ہے یا ہونا چاہیئے کہ کس طرح یورپ کے پادری زمانہ وسطیٰ میں کروسیڈ کے جنگوں میں اسلام کے برخلاف لوگوں کو ابھار ابھار کر میدان جنگ میں لاتے تھے اور اسلام اور اسلامی اقوام کی نسبت کیا کیا غلط رائیں قائم کرتے تھے وہی خیالات اسلام کی نسبت اباً عن جد ورثہ کے طور پر اب تک یورپ میں چلے آتے ہیں۔ اور ہر ایک اسلامی مسئلہ کو خواہ وہ کیسا ہی حقانیت اور صداقت پر مبنی ہو نفرت سے دیکھا جاتا ہے یورپ باوجود اس قدر تہذیب اور روشنی کے اس تعصب سے اب تک اپنے دامن کو پاک نہیں کر سکا۔ اب اگر ایسے لوگوں کو جن میں سے ایک مسٹر سیل صاحب بھی مدراس میں ہیں۔ الزامی طور پر وہ اعتراضات جو وہ اسلام کی نسبت پیش کرتے ہیں۔ عیسائی مذہب موجودہ پر وارد کر کے دکھلائی جاویں۔ تو کون سی قباحت ہے۔ بلکہ استدلال کا طریقہ اور جواب دینے کا سب سے موثر اور گھر کو آگ لگا کر جلا دینے والا اور مخالف کا منہ بند کر دینے والا طریقہ تو الزامی جواب ہی ہوتا ہے۔ جس کے متعلق میں پہلے عرض کر چکا ہوں[1]

---

[1] مخدومی نے اعتراض کیا تھا کہ مسٹر سیل کے برخلاف مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے آرٹیکل میں سختی سے کام لیا ہے اور اپنی تائید میں مضمون ”اور مدراس“ کو جو انگریزی اخبار میں پیش کیا تھا۔ اس اخبار نے بھی یہی اعتراض پیش کیا تھا۔ اس کا جواب اسی خط کے پہلے حصہ میں دیا گیا ہے مختصر طور پر جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جواب دینے کے دو ہی طریقے ہیں۔ الزامی اور تحقیقی۔ الزامی جواب سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ معترض کو اپنے گھر کی فکر پڑ جاتی ہے اور اس کے اپنے معتقدات کے مطابق وہی امر اس کے اپنے مسلمہ اصول سے نکال کر دکھایا جاتا ہے اور اس کے بعد تحقیقی اور اصل جواب پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں حق و معرفت

اب اس کے بعد جو اصلاح ہونی چاہیے تھی وہ خود اخلاق کی تعلیم ہے اور مسلمانوں کو اصلی معنے میں مسلمان بنانا۔ میں نے تسلیم کر لیا کہ آپ بفضل خود عقائد میں نہایت درجہ کی صداقت جو مرزا صاحب پیش کر رہے ہیں پہلے ہی سے مؤید اور ہمزبان ہیں۔ یہ بھی میں نے تسلیم کر لیا کہ آپ پہلے ہی سے اشاعت اسلام کے کام میں مرزا صاحب کا ہاتھ بٹانے کو مستعد طیار ہیں۔ لیکن میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ کو کسی زندہ اسوہ حسنہ کی ضرورت نہیں ہے جس کو پیش نظر رکھ کر یا جسکی صحبت میں رہکر آپ فیضان حاصل کریں۔ اور کیا آپ کی تمدنی و معاشرتی معاملات اس درجہ تک پہنچ گئے ہیں کہ آپ بغیر کسی کی ہدایت اور اقتدار کے خود بخود چلنے کے قابل ہیں۔ ہر ایک شخص نمونہ کا محتاج ہے اور دیکھئے ہم ایک زندہ نمونہ آپ کے پیش کرتے ہیں۔ وہ زندہ نمونہ جو اسلام کا خادم ہو کر اسلام کا نورانی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرنے آیا ہے اور جس کے ہاتھ پر مقدر ہے کہ کسر صلیب ہو اور اسلام کی بہار کے دن آویں اور جسکی دعا ہی صرف کفر کو مارنے اور تباہ کرنے والی ہو۔ بھلا یہ تو بتلائیے کہ ہدایات محکمہ بندوبست و قواعد طریقہ بندوبست تو سب موجود ہیں پھر کیا ضروری ہے کہ مہتمم بندوبست ... ایک اعلیٰ افسر ہدایات دینے والا دنیا کے کاموں میں جب ذرا ذرا سی جزوی باتوں میں ہم کو ضرورت دوسروں کی ہدایات کی پڑتی ہے تو کیا روحانی امور میں یہی سلسلہ جائز نہیں ہے۔ پس اس وقت بھی ضرورت ہے کہ کوئی اعلیٰ درجہ کا افسر روحانی ہو جسکی زیر ہدایات ہو کر ہم اعلیٰ درجہ کی روحانی ترقی کریں اور میں آپکو صلاح دیتا ہوں کہ آپ مرزا صاحب کے سوا ... کے لئے ایک نمونہ بننے کے قابل ہو پیش کریں اور پھر ہم دیکھیں گے کہ آیا وہ مرزا صاحب سے اعلیٰ درجہ کا روحانی استاد ہے اور اگر ہم اس امر میں تحقیق کر کے اس نتیجہ پر پہنچ گئے تو ہم فوراً ایسی ... ہدایات پر عمل کرنے کو تیار ہو جاویں گے تاکہ ہمارے پاس ہدایات موجود ہیں لیکن ہمکو ضرورت ہے ایسی قدسی نفس کی جو ہم کو ایک کشش مقناطیسی کے طور پر اپنی طرف کھینچ لیوے۔ اور ہم میں ایک نئی روح پھونک دیوے اور ہمارے مردہ دلوں کو زندگی ... میں جان ڈال دیوے۔ اور میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ مرزا صاحب سے بالاتر فی زمانہ کوئی قدسی نفس انسان پیش نہیں کر سکیں گے جس نے ہزاروں مجمع سے مُردوں کو زندہ کیا ہوا اور جس کے ہاتھ پر اور جسکی تائید میں ہزار در ہزار نشانات اب تک ظاہر ہو چکے ہیں اور جسکی صداقت پر آسمان و زمین نے گواہی کر دی ہو اور جس کے ... موقع پر نصرت اور فتحیابی شامل حال ہو پس جب آپکو ایسا آدمی ... میسر نہیں ہے تو کیوں مرزا صاحب کی صحبت میں آنے اور پیروی کرنے سے آپکو گریز ہے قرآن شریف فرماتا ہے کہ کونوا مع الصادقین یعنی ... کہ صادق انسان کی معیت اختیار کرو۔ پس آپ تو قرآنی احکام کو تسلیم کرتے ہیں اب ہم بھی تو دیکھیں کہ آپ ... تک اس قرآنی حکم کی عملی طور سے صداقت کریں گے زبان سے کہدینا کہ ہم مرزا صاحب کے تمام معانی و معارف کو تسلیم کرتے ہیں آسان بات ہے لیکن عمل سے جب تک آپ اس کی تصدیق نہ کریں گے آپ مرزا صاحب کو شناخت نہیں کر سکتے آپ دل سے اعتراف کریں پھر ہم بھی ثبوت دینے کو تیار ہیں کہ آیا وہ آخری حکم اور عدل مرزا صاحب ... اور آپکو انکی بیعت کے بغیر چارہ نہیں ہے مرزا صاحب بار بار فرماتے ہیں کہ میں اسلام کا ادنیٰ خادم ہوں اور احمد عربی کا غلام ہوں اور کہ مجھے غلامی کی طرف نسبت دیگئی ہے تو پھر آپ کو اس غلام کو تسلیم اور ماننے میں کیا دریغ ہے جبکہ آپ دیکھتے ہیں کہ غلام اپنے آقا و مولیٰ سرور عالم کی خدمت گزاری میں لگا ہوا ہے اور شب و روز اسی غم میں گداز ہو رہا ہے کہ کسی طرح سے آقا و مولیٰ کا دین پھیلے اور اسلام کا بول بالا ہو۔ آپ کو بھی تو لازم ہے کہ ایسے اعلیٰ درجہ کے غلام کیساتھ ہو کر اور اسکی جماعت میں شامل ہو کر آقا و مولیٰ کے دین کی خدمت کریں اس غلامی کی وجہ سے ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ مرتبہ پایا کہ صدیق کہلایا اور ... شاہ عرب و عجم حضرت فاروق اعظم بھی تو اس آقا و مولیٰ استاد اعظم کے غلام اور شاگرد ہی تو تھے اس غلامی میں جو فخر ان اکابر خلفائے کو حاصل ہوا بھلا بتلائیے تو سہی آپکی نظر میں کسی بادشاہ کو بھی حاصل ہوا۔ اب اخیر دور میں پھر احمد عربی کا غلام ... احمد عربی کا عصا فصاحت و بلاغت ہاتھ میں لیکر میدان میں کھڑا ہے اور تمام ادیان مخالفین کے ... کو چیلنج کر رہا ہے کہ آؤ کشتی لڑو لیکن کوئی مقابلہ میں نہیں نکلتا اور جو نکلتا ہے وہ سر کی کھاتا ہے اسکی مبارک زبان سے پُرچشمہ معارف و حقائق جاری ہے۔ برکت اس کے پاؤں چومتی ہے اس کے در دولت سے نور کی ... رہا ہے اور خدا اسکا ... اس کے سر پر ہے صالحین اور متقین کی جماعت اس کے ارد گرد جمع ہو رہی ہے اسکی تبلیغ کا ڈنکا دور دور بج رہا ہے اب آپ کہتے ہیں کہ اس اکھاڑہ میں اس غلام کے جھنڈے کے نیچے کھڑا ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ تو کیا آپکا منشا ہے کہ ... خوردگان کے جھنڈوں کے نیچے جا کر پناہ لیں یا ہیجڑوں کی صف میں جا کر شامل ہو جاویں نہیں نہیں اور ...

زمانہ پکار رہا ہے کہ آؤ اس غلام احمد عربی کے قدموں پر جان قربان کر دو اور نجات کا راستہ پاؤ دنیا میں فتح حاصل کرو اور عاقبت میں سرخرو ہو۔ پس ایسے انسان عظیم الشان کو جو حضرت رسول اکرم کی چادر اوڑھے ہوئے ہو اور جو فنا فی النبی ہو چکا ہو ہم کیسے کہیں کہ وہ نبی اللہ ہونے کا دعویٰ کر کے گنہگار ہے بلکہ عین صداقت ہے اور اس خدائی انسان کی عظمت مقصود ہے جو عرب کے شہر ام القریٰ میں پیدا ہو کر خاتم الرسل والنبیین ہوا۔ اب میں اخیر میں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کے اشتہار تبلیغ الحق مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے چند فقرات اقتباس کر کے یہاں آپکے ملاحظہ کیلئے درج کرتا ہوں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ حضرت مرزا صاحب کی بعثت سے کیا مطلب اور مقصود ہے اور میری اتنی غرض صرف یہی نہیں کہ میں ظاہر کروں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں یہ مسلمانوں کے دلوں سے ایک غلطی کا اٹھانا اور سچا واقعہ ظاہر کرنا ہے بلکہ میری اصل غرض یہ ہے کہ تا مسلمان خالص توحید پر قائم ہو جاویں اور انکو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جاوے اور انکی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں اور انکے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جاوے اور اگر مخالف سمجھے تو عقائد کے بارہ میں کچھ ہیں اور انمیں کچھ بڑا اختلاف نہ تھا اب آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہم کس غرض کیلئے حضرت اقدس کی بیعت میں ہیں اور وہ ہماری بیعت لیکر ہمکو کیا کرنا چاہتے ہیں مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور تمام مدبران قوم و علمائے اسلام بالخصوص آپکے ہم خیال لوگ اس امر کا اعتراف کر چکے ہیں کہ مسلمانوں کی حالتیں نہایت ہی بلکہ ... ایک سیر و آپ اسلام تو مسلمانوں کی قوت کا فیصلہ ہی ایک ... اہل اسلام مرثیہ کہہ چکے ہیں اور شعرائے قوم کے مرثیے پڑھے جا چکے ہیں اب ایسی حالتیں کیا ضروری نہیں کہ خداوند کریم اپنے وعدہ کے مطابق اسلام کی حفاظت کے لئے کوئی انسان مزکی النفس بھیجے جو اصلاح اہل اسلام کرے اور ان کو پھر اس چشمہ ہدایت پر لیجاوے جس سے وہ ... کیا ضروری نہیں ہے کہ پھر مسلمانوں کو توحید کا سبق پڑھایا جاوے اور ان کی علمی اور عملی حالت کو درست کیا جاوے کیا آپ کے خیال میں انگریزی علوم محض پڑھنے سے مسلمانوں کی عملی حالت درست ہو جاویگی یا ان میں وہ حالت پیدا ہو جاویگی کہ جسکی طرف قرآن شریف رہبری کرتا ہے ہرگز نہیں سابقہ تجربہ تو مایوسی دلا رہا ہے آئندہ کیلئے کوئی ... ایسی امید پیدا نہیں ہوتی جس سے محض انگریزی تعلیم کے رواج سے عام مسلمانوں کی عملی حالتیں درست ہو جاویں ضرورت یہ ہے کہ ایسا پاک قدسی نفس والا انسان پیدا ہو کہ جسکی انفاس ... سے وہ روح اہل اسلام میں پیدا ہو جاوے جس سے ان کیلئے اخلاق اور انکی تمدنی زندگی درست ہو ... شریعت حقہ کی سچی پیروی کے درست نہیں ہو سکتی شریعت حقہ کو درست طور پر پیش کرنیوالا اس وقت سوا حضرت مرزا صاحب کی ذات ... کے ایسا انسان ہمیں نظر نہیں آتا اچھا آپ کوئی دوسرا بہتر انسان دکھلا دیں تو ہم اس کی جانچ پڑتال کرنے کیلئے بالکل مستعد اور تیار ہیں اہل عرب نے زمانہ جہالت میں تمام قسم کے عیوب اور ... میں مبتلا تھے ہوا لیکن انکی حالت ... ایک مزکی النفس انسان کا اعجازی اثر اب خدا نے ارادہ کیا ہو کہ حضرت مرزا صاحب کے ذریعہ سے تمام اہل اسلام کی علمی و اخلاقی و تمدنی و معاشرتی و عملی حالتوں میں ... تبدیلی پیدا کر دے ... اسلام ... خدا کا کلام رہنمائی کر رہا ہے۔ کیا آپ مرزا صاحب کی جماعت کی اخلاقی ... عقائد اور دیگر لوگوں کی اخلاق و عقائد میں کوئی مابہ الامتیاز ملاحظہ نہیں کرتے درخت ہمیشہ اپنے پھلوں سے شناخت کیا جاتا ہے ہم اپنے عقائد کو ہی ایک معقول اور منقول انسان کے سامنے پیش کر کے سچا فلسفہ اسلام پیش کر سکتے ہیں اور اسپر فخر کر سکتے ہیں بلکہ فلسفی اور طبعی بھی سوا سر تسلیم خم کرنے کے کوئی چارہ نہیں دیکھیگا لیکن کیا دوسرے مسلمانوں کے عقائد ایسے صحیح ہیں کیا ان کے عقائد میں شرک اور رسم پرستی کی آلائش نہیں ہے اور ضرور ہے ہمکو فخر ہے کہ جس اسلام کو حضرت مرزا صاحب نے پیش کیا ہے وہ ٹھیٹ اسلام ہے اور تمام مہذب ممالک میں اسی اسلام کی اشاعت ہو سکتی ہے لیکن ... مخالفین کے پاس صرف پوست ہی پوست ہے اور مغز نہیں ہے کیا آپ یقین رکھتے ہیں کہ آپکو ضرورت ایسے انسان کی نہیں ہے جو آپ کو ہر قسم کے گندوں سے پاک کرے اور آپکو اس چشمہ حیوانی تک پہنچا دے جسکو پیکر انسان حیات جاودانی حاصل کرتا ہے پس یہی دعویٰ مرزا صاحب کا ہے آئیے اور ایک دفعہ کچھ عرصہ رہکر حضرت اقدس کی صحبت کا فیضان حاصل کیجئے اور دیکھئے کہ وہ کیا کیا اعجازی طور پر اپنی جماعت کو اس چشمہ حیوانی تک پہنچانیکی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں آخر دنیاوی کام بھی تو آپ کرتے ہیں اور زندگی کا بہترین حصہ آپنے دنیاوی ترقیات و علوم کے حصول کیلئے خرچ کر دیا ہے کچھ عرصہ روحانی تاثیرات کو حاصل کرنیکے لئے اور محض دین اور خدا و رسول خدا کی خوشنودی کی خاطر اپنی عزیز وقت میں سے تھوڑا سا لگا کر خرچ کریں قادیان کتنی دور ہے کیوں آپ اپنی شبہات کو خود مامور من اللہ کے سامنے بیان نہیں کرتے کیا مامور من اللہ سے خدانخواستہ دشمنی ہے یا کوئی تعصب

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵ - ہوتی ہے تمام مناظرات میں یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے اور ایسی کتابوں میں بھی جو مذہبی مناظرات پر لکھی گئی ہیں یہی اصول مدنظر رکھا جاتا ہے مگر سیل سخت مخالف اسلام اور اس کے حملے بالکل بیجا اور بیہودہ ہیں اس کے برخلاف ذرا سختی سے کام لینا از حد ضروری تھا اگرچہ ہم اس کو بھی سختی نہیں قرار دیتا۔ اگر کوئی تپ سے جلد ہو اور اس کو کونین کھلائی جاوے۔ تو حکیم پر اعتراض نہیں ہو سکتا کہ کیوں کڑوی دوائی دیگئی ہے - بلکہ فائدہ کڑوی دوائی سے ہی ہوتا ہے

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی علالت، تسلیم اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر ۵ مورخہ ۲۔ فروری ۱۹۰۶ء)

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ہمیشہ ماموریں مجددیں کی ان کے زمانہ میں مخالفت ہوئی ہے۔ اور ان کو کفر کے فتوے دئے گئے ہیں اور بعد میں لوگوں کی آنکھیں کھلی ہیں اور پھر جوق درجوق ان کی اتباع میں داخل ہوئے ہیں مگر اس وقت کا ماننا چنداں فائدہ مند نہیں ہوتا۔ مبارک وہ ہیں جو اس مامور کے ہوتے ہوئے اس کی قدر کرتے ہیں اور اس کے فیض صحبت سے حصہ لیتے ہیں۔ اے نوجوانوں۔ اٹھو اور خدا کے لئے غور کرو اور اس سے دعا مانگو کیوں کہ یہ تمہارے لئے مصلح آیا ہے اگر تم اس سے بے بہرہ رہے تو پھر تمہاری بدقسمتی کا کیا ٹھکانا ہے۔

بگوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
اگر یاراں کنوں بر غربت اسلام رحم آرید
باصحاب نبی نزد خدا نسبت شود پیدا
نفاق و اختلاف ناشناساں از میاں خیزد
کمال اتفاق و خلت و الفت شود پیدا
بجنبید از پئے کوشش کہ از درگاہ ربانی
زبہر ناصران دین حق نصرت شود پیدا

۱۱۔ رضاء بالقضاء

مولوی صاحب مرحوم کی علالت کے زمانہ میں اس قدر کوشش اور ان کے لئے اضطراب اور درگاہ الٰہی میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعاء کا اسوہ حسنہ تو آپ مشاہدہ کر چکے ہیں۔ اب اس وقت کی حالت قابل نوٹ کرنے کے ہے۔ کہ جب مولوی صاحب مرحوم فوت ہوئے تو کیا حضرت اقدس نے ان کی وفات پر کمزور دل لوگوں کی طرح جزع فزع کیا؟ یا صبر استقلال اور رضاء بالقضا کا نمونہ دکھایا۔ چونکہ ایک امر میں پایا جانا ضروری ہے۔ اب میں آپ کے سامنے اس آخری گھڑی کا نقشہ پیش کرتا ہوں۔

گیارہ اکتوبر ۱۹۰۵ء بدھ کے روز جس کا کہ میں نے پہلے ہی ذکر کیا ہے۔ کہ مولوی صاحب کی حالت اگرچہ بہت نازک تھی اور وہ انکی زندگی کا آخری دن تھا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اور احسان پر حضرت اقدس کا ایمان بالکل پکا اور غیر متزلزل تھا۔ ظہر کے وقت جب نماز سے پہلے ان کی سخت ضعف کا ذکر ہوا۔ حضرت اقدس خود جا کر اپنے گھر میں سے دودھ لائے۔ اور مولوی صاحب کے لئے خاکسار کو دودی کہ نماز ظہر کے بعد مولوی صاحب کو جا کر پلا دینا (کیوں کہ نماز سے پہلے مولوی صاحب کو غذا دیگئی تھی) ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز مایوس نہ ہو۔ وہ چاہے تو مردہ[1] میں جان ڈالدے۔ جب ہم نماز سے فارغ ہو گئے تو مولوی صاحب مرحوم کا ماموں زاد بھائی منشی محمد اسمٰعیل گھبرایا ہوا آیا۔ اور کہا کہ مولوی صاحب کی حالت بہت بگڑ گئی ہے۔

اس پر خاکسار اور مولوی محمد علی صاحب اور بھی چند احباب مولوی صاحب کو دیکھنے کو گئے۔ وہ گھڑی ہمارے اوپر سخت دردناک گھڑی تھی جس کے تصور سے اب بھی دل پر ایک خاص اثر اور رقت طاری ہو جاتی ہے وہ آخری گھڑی تھی۔ کہ ہم نے اس حبیب کو دیکھا۔ اس وقت وہ ہم لوگوں سے انقطاع کر کے اس ملک جاودانی کی طرف سدھار رہے تھے۔ اور اپنے رب کے حضور حاضر ہونے کو تھے مرحوم نے تو اپنی شرط وفا کو پورا کیا۔ اور اپنے آقا و مولیٰ مسیح زماں کے قدموں میں جان دی جس کے لئے کہ اس نے اپنا گھر بار خویش و اقارب چھوڑے تھے۔

برآں سرم کہ دل و جان فدائے تو بکنم
کہ جان بیار سپردن حقیقت یاریست

مولوی صاحب مرحوم تو اپنی مراد کو پہنچے۔ کہ انہوں نے عین خدمت دین اور اشاعت اسلام میں جان دی۔ اور بے شک ہمارے لئے بھی شکریہ کا مقام تھا۔ کہ وہ اس جہان کے ابتلاؤں سے چھوٹ کر ہمیشہ کے لئے دارالامن میں داخل ہوئے۔ مگر انکی جدائی ہمارے لئے ازبس شاق تھی۔ کیوں کہ ان کا وجود ہمارے لئے خیر و برکت کا موجب تھا اور وہ ہمیشہ ہم کو روحانی ترقیات کے لئے بڑی بڑی زبردست تحریکیں کرتے رہتے تھے۔ بالخصوص یہ خیال کہ آئندہ ہم ان کے پیارے منہ سے خدا کا پیارا اور زندگی بخش کلام نہ سن سکیں گے۔ انکی موت کا نظارہ دیکھ کر اور دنیاوی زندگی کی بے ثباتی کا نقشہ مشاہدہ کر کے ہمارے دل ایسے بھر آئے کہ ہم اپنے آپ کو ضبط نہ کر سکے اور مولوی محمد علی صاحب کے کمرہ میں دیوانہ وار بے اختیار ہو کر آ پڑے۔ اس وقت کی ہماری حالت کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ ہمارے دل اس حبیب کی جدائی کو کس طرح سے محسوس کر رہے تھے۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مستورات کے رونے چلانے کی آواز سنکر حضرت اقدس باہر نکل آئے اور خاکسار کو بلایا خاکسار اور مولوی محمد علی صاحب حاضر ہوئے۔ اس وقت ہمارا دل اس طرح سے بھرا ہوا تھا۔ کہ ہمارے منہ سے اچھی طرح سے آواز بھی نہیں نکلتی تھی۔ ہم نے عرض کی کہ اب صرف کوئی دم باقی ہے۔ مولوی صاحب کی اب زندگی ہو چکی۔ اس وقت حضرت اقدس نے ہم کو نہایت دردانگیز الفاظ کے ساتھ اس طرح مخاطب کیا "صبر کرو۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے مگر بے نیاز بھی ہے یہی مقدر تھا جو ظہور میں آیا۔ خدا تعالیٰ کی رضاء پر شاکر رہو"۔ یہ حاصل بالمطلب ہے۔ اس تقریر کا جو حضرت اقدس ع نے اس وقت فرمائی۔ مجھے ٹھیک الفاظ یاد نہیں رہے۔ جو بہت پُر درد تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تحمید اور تقدیس اور اس کے شکر اور احسان سے پُر تھے۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت اقدس کو اس جماعت کے فخر اور مسلمانوں کے لیڈر مرحوم کی جوانی کی موت کا سخت صدمہ ہوا مگر اس پر بھی خدا تعالےٰ کی رضا کو مقدم رکھا۔ اور اس مصیبت پر بھی اس کا شکر کیا۔ اور سب کو یہی تلقین کی کہ اس کی قضاء و قدر سے پوری صلح رکھیں اور کوئی کلمہ یاس یا ناامیدی کا منہ پر نہ لائیں۔

اس میں یہ غور کرنے کی بات ہے کہ وہ عزیز جس کے لئے اخیر تک حضرت اقدس درد سے دعا میں اور ہر ایک قسم کے علاج سے انتھک کوشش میں مصروف رہے اور جس سے آپ کو اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبت تھی جوں ہی رونے اور چیخنے کی آواز سنی۔ گھبرا کر باہر مسجد کے صحن میں نکل آئے۔ اور موت کی خبر پا کر ان کے منہ سے خدا کی عظمت اور جبروت اور اس کے شکر کے سوائے اور کچھ نہ نکلا۔ ذرا اپنے روزمرہ کے مشاہدہ سے اس امر کا موازنہ کرو۔ عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جب کبھی کوئی ایسا عزیز مر جاتا ہے تو اس وقت رونے چلانے اور ہائے افسوس کے سوائے اور کچھ نہیں سوجھتا خدا کا نام اکثر بعد میں یاد آتا ہے مگر دوسرا اس امام کا حال دیکھو کہ اپنے صبر اور خدا پر ایمان اور بھروسہ کا ایسا اعلیٰ درجہ کا نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا اور اپنے کامل ایمان اور خدا تعالیٰ کی قضاء و قدر سے سچی صلح کا نمونہ دکھایا کہ عملی علوم پر اس الہام کا بھی مصداق اپنے آپکو ثابت کیا۔ قل ان الہی وانا اول المومنین

میں پھر عرض کرتا ہوں کہ اس مبارک اسوہ اور نمونہ کی عظمت کا اپنے دلیں ذرا خیال کرو کہ وہ پیارا اور حبیب جس کے لئے حضرت اقدس نے اپنے اوپر آرام حرام کر رکھا۔ اور ان کی ۱۵ دن کی لمبی بیماری میں ایک رات میں نہ سوئے تھے اور ہر وقت اسی کوشش میں اور خیال میں لگے رہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انکو شفا دے مگر جب خدا کی قضاء و قدر کو دوسرے رنگ میں پورے ہوتے ہوئے دیکھا۔ ایک سیکنڈ بالکل بلکہ طرفۃ العین کیلئے بھی اس ناموافقت کا اظہار نہ کیا اور جونہی کہ سنا کہ اس کا انتقال ہو گیا زبان سے یہی کہا کہ ہم اس خداوند کی رضاء پر شاکر ہیں اور کسی قسم کی بیچینی یا بے صبری آپ سے ظہور میں آئی ورنہ اس ضعیفی کے علم میں اتنا عظیم الشان صدمہ ایک دنیادار کی ہلاکت کا موجب ہو سکتا ہے یا کم از کم ایک عرصہ تک ... (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

---

[1] اس جگہ مردہ سے مراد ایسا مردہ ہے کہ جس کی نبض و تنفس وغیرہ کے ہو چکے ہوئے قریباً ساقط ہو گئے ہوں۔ اور لوگ اسے مردہ ہو حقیقی مردہ مراد و حسب کا تعین ہو گیا ہو کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے۔ فیمسک التی قضی علیھا الموت ویرسل الاخریٰ

مراسلات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علی الّذین اتبع الھدیٰ واجتنبوا من سبیل - البغی والھوی - امّا بعد - بندہ راجی الغفران انوار حسین خاں ساکن شاہ آباد ضلع ہردوئی ناظرین بدر کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ میری نظر سے ایک اشتہار موسومہ عبرۃ لاولی الابصار - شاہ جہان پور کا رفتہ رفتہ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء میں گذرا جس میں کمترین کے کھلے خط کا حوالہ تھا مجھ کو اگرچہ اس کے جواب کی ضرورت نہ تھی کیونکہ مجیب صاحب نے خود مقولہ شیخ سعدی رح کا تحریر فرمایا ہے۔

آنکس کہ ز قرآن و خبر زو نہ رہی
اینست جوابش کہ جوابے ندہی

اور ومن ادعی حقیقۃ او مجازاً اصاد دجالا فریا (جو شخص دعوےٰ کرے حقیقت یا مجاز کا ہو جاتا ہے دجال لعنتی) اس صورت میں خود مجیب صاحب ہی دجال ہوئے کیونکہ کوئی شخص دو حالتوں سے خالی نہیں یا وہ معنے حقیقی لیگا یا مجازی اور کوئی عبارت ان دو حالتوں سے خالی نہیں رہ سکتی۔ اس وجہ سے اور بھی مجھ کو جواب کی ضرورت نہ تھی۔ کہ خود مجیب صاحب مصداق دجال ہیں۔ رہا حوالہ اشتہار میں سو روپیہ کا جو دیا گیا ہے اس کی حالت بھی غالباً یہ ہے۔ کہ سو روپیہ کو ٹھی لمٹیڈ میں جمع ہیں۔ لمٹیڈ چونکہ انگریزی لفظ ہے۔ پہلے اس کے معنے جاننے چاہیئے تھے۔ خود روپیہ جمع کرنیوالا .. اپنا راس المال بھی پا نہیں سکتا۔ چہ جائیکہ اشتہار کا روپیہ۔ اور جو شخص کہ طمع پر جواب دینے والا ہو۔ اس کی حالت بھی ظاہر ہے۔ اور مجیب صاحب نے اقتباس جن عبارات کتب جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود سے کیا ہے۔ اس میں بھی بہت بڑی دیانت سے کام لیا ہے۔ مجیب صاحب کو بہ نظر انصاف یہ چاہیئے تھا کہ اصل عبارت کو مع مبتدا و خبر کے بحوالہ صفحہ کے اہل تحقیق و حضرات منصفین کے سامنے پیش کر دیتے نہ کہ اپنے خود ساختہ مضمون سے پبلک کو دہوکا دیتے۔ عبارت سے کچھ مطلب نکلے۔ اور مجیب صاحب بطور دجل کے پبلک کو دہوکہ دہی کے طور پر اس اشتہار میں کچھ اور ہی تحریر فرماویں۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔

میرے نزدیک اگر ناظرین با تمکین ان کتابوں کا مطالعہ کریں جن کا حوالہ مجیب صاحب نے دیا ہے۔ یا تو مجیب صاحب منگا کر خود ملاحظہ فرماویں ورنہ ان کتابوں کو میرے پاس سے طلب فرما کر معائنہ فرماویں تو بہت مناسب ہوگا۔ غالباً ان عبارات کے عکس اس کے مفہوم کو پاویں گے اور اس فریب یا بلی سے جس کا مطالبہ شرعاً ان پر بھی ہے۔ محفوظ رہیں گے۔ ہمارے مجیب صاحب ایسے جوش میں آئے جو اس تحریر میں ایسے الفاظ بھی تحریر کر دیئے۔ کہ جن کے سبب سے وہ زیر دفعات تعزیرات بھی آ سکتے ہیں۔ لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے دوست کو متنبہ کروں۔ غالباً اس کا باعث یا تعصب یا نادانی ہوگا۔ گو میں مجیب صاحب کو آگاہ کرتا ہوں۔ کہ زیادہ طیش میں عقل سلیم اور انصاف پسند باقی نہیں رہتی۔ اعتدال سے کام لینا چاہیئے۔ اور علماء کو تو خصوصاً اخلاقی نمونہ دکھلانا بہت ضروری ہے اور چونکہ مجیب صاحب نے ایک جگہ یہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ کہ ہم حکیم صاحب اور نیز تمام ذریات کادیانی سے ملتمس ہیں۔ کہ اول کتب محدود کر دی جاویں جس کی تحریر پر انکار نہ کیا جاوے۔ ازاں بعد ائمہ کرام و علماء عظام الخ معلوم ہوتا ہے کہ مجیب صاحب نے میرے کھلے خط کو ملاحظہ نہیں فرمایا اور بغیر دیکھے جواب تحریر فرما دیا۔ اس میں صاف تحریر ہے۔ کہ قرآن شریف کی آیت قطعی الدلالت سے حضرت عیسیٰ کا بجسد عنصری زندہ ہونا اور رستہ ضروریہ کا پایا جانا ثابت کیا جاوے۔ ورنہ حدیث صحیح مرفوع متصل سے تعجب ہے، کہ مجیب صاحب کتاب کے محدود کرنے کا الخ مطالبہ فرماتے ہیں کیا قرآن شریف سے اعلےٰ کوئی کتاب ہے، اور خود حضرت مجیب صاحب مصداق ہے

آنکس کہ ز قرآن و خبر زو نہ رہی + این است جوابش کہ جوابے ندہی

کے ہوئے یا نہیں۔ ہم کو کوئی ضرورت جواب کی نہ تھی۔ مگر صرف اس خیال سے کہ جواب تو اس اشتہار کا دیتا نہیں ہوں۔ میں حضرات ناظرین کی خدمت میں ملتمس ہوں۔ کہ وہ خود اس کو ملاحظہ فرما کر اور کمترین کے عریضہ کو معائنہ فرما کر آپ اپنی خداداد عقل سے فیصلہ کر لیں گے۔ رہا یہ کہ جناب مجیب صاحب تحریر فرماتے کہ علماء پر ایسے ضدی جاہل کم فہم کو ذی فہم بنانا واجب نہیں۔ لہذا عرض ہے۔ کہ حضرت مجیب صاحب کے اول تو اس عبارت سے کمال درجہ کی تہذیب ٹپکتی ہے اور نام نامی میں جو ابو المکارم تحریر فرمایا گیا ہے۔ جو کچھ بزرگی اور تہذیب اس عبارت میں ہے وہ ظاہر ہے۔ بعد ازاں عرض ہے۔ کہ مجیب صاحب حدیث من سئل عن علم وھو یعلمہ الخ (جو شخص سوال کیا جاوے کسی علم سے اور وہ اس کو جانتا ہو اور نہ بتلا دے تو اس کو آگ کی لگام دی جاوے گی۔) پر خیال اور غور فرماویں۔ آخر میں مجیب صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ حکیم صاحب نے خوشامدانہ عبارت حکام کی نسبت لکھی ہے۔ جناب والا میں نے خوشامدانہ عبارت تحریر نہیں کی اور میں کسی جلد دی خدمت کا خواستگار یا خواہشمند نہیں ہوں اور نہ اب تک کوئی اس کے خلاف ثابت کر سکتا ہے۔ میں نے جو واقعی حالت ہی تحریر کی۔ میں نے آپ صاحبوں کی طرح منافقانہ حالت پسند نہیں کی۔ یہ آپ ہی صاحبوں کو زیبا ہے۔ کہ دل میں یہ خیالات مرکوز ہوں کہ عیسےٰ یا مہدی صاحب آویں گے اور تمام نصاریٰ کو قتل کر کے ان کی عورتیں اور مال غنیمت لا کر آپ صاحبوں کو مرحمت فرمائیں گے اور آپ صاحب با آرام تمام اپنی مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے رہیں گے۔ اور وہ اس قدر مال آپ کو دیں گے۔ کہ کوئی قبول بھی نہیں کرے گا۔ مال کی کثرت اور نصاریٰ کی حالت تو ظاہر ہے مگر اس پر بھی خیال فرمانا چاہیئے۔ کہ جس کی بابت کسی حدیث صحیح کی سند نہیں صرف آپ صاحبوں کا ساختہ و پرداختہ ہے کہ ایک حصہ بغیر لڑے۔ نصاریٰ کا مقابلہ نہیں کریں گے اور بھاگ جاویں گے اور ایک حصہ لڑ کر بھاگ جاویں گے اور ایک حصہ لڑیں گے جن میں سے ۹۹ فیصدی قتل ہو جائیں گے۔ ایک باقی رہے گا اور اس حالت میں مال جو چھوٹا ہوا ہوگا۔ اس کو کوئی قبول نہ کرے گا۔ جناب والا اس حالت میں کیا مسلمانوں کا ہی وجود مثل عنقا کے نہ ہوگا اور نصاریٰ میں سے تو کوئی باقی ہی نہیں رہے گا۔ اور پھر آپ صاحبوں کے حسب منشا اگر امام مہدی صاحب یا عیسےٰ نہ ہوں گے۔ تو حکم پھر کیسے ہوں گے بلکہ متبع ہوں گے۔ اگر حکم ہوں گے۔ تو کیا اب ان سے برسر پرخاش نہ ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ یکادیقتلونہ۔ اور اگر نہ ہوں گے۔ تو نصاریٰ کے مقابل آپ صاحبوں میں سے کس قدر لڑنے کو نکلیں گے اور پھر اگر نکلیں گے بھی تو ان میں سے ۹۹ فیصدی قتل ہو جاویں گے۔ تو پھر مسلمان کس قدر باقی رہیں گے۔ نتیجہ یہ کہ کوئی انسان باقی نہیں رہے گا اور پھر وہ یعنے عیسےٰ جزیہ بھی قبول نہیں کریں گے اور سب کو ایکدم سے بغیر ملزم بنائے اور بغیر بینہ اور ثبوت کے قتل ہی شروع کر دیں گے اور کسی کو امان بھی نہ دیں گے۔ بجز قتل یا اسلام کے دوسرا کام نہ ہوگا۔ مگر ہم قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پاتے ہیں کہ اگر مشرکین میں سے کوئی پناہ مانگے۔ تو اے رسول اس کو پناہ دو۔ وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ۔ اور یہ بھی اس میں پاتے ہیں۔ کہ لا تقاتلوا المشرکین حتی یقاتلوکم فیہ۔ یعنی مشرکین سے پہلے لڑائی میں تم پیشقدمی مت کرو۔ اگر وہ لڑ بیٹھیں۔ تو ان سے لڑو۔ یعنی دفاعی حالت اختیار کرو۔ تعجب ہے۔ کہ قرآن شریف پیشقدمی کو منع کرتا ہے اور انجیل میں تو یہ حکم ہے۔ کہ اگر کوئی دہنے گال پر طمانچہ مارے تو بایاں گال سامنے کر دینا چاہیئے مگر لطف یہ ہے کہ عیسےٰ موعود دونوں کو بالائے طاق رکھ دیں گے۔ قرآن شریف کو تو اس طرح پر کہ پیشقدمی کریں گے اور انجیل کو اس طرح پر کہ اس میں تو انتقام کی بھی اجازت نہیں اور طرہ یہ کہ نبی بھی ہوں گے اور دونوں حکموں کے خلاف بھی کریں گے۔ شاید تمادی ایام سے انجیل بھی بھول جاویں اور قرآن شریف سے تو ان کو واسطہ ہی نہ ہوگا۔ کیونکہ حضرت عیسےٰ کا قول الیٰ رسول الیٰ بنی اسرائیل قرآن شریف تو بنی اسمٰعیل پر نازل ہوا ہے۔ اگر آپ فرماویں کہ امام مہدی صاحب ایسا کریں گے۔ تب بھی یہ بات ٹھیک نہیں کیونکہ ان کو تو کوئی حق بوجہ امتی ہونے کے قرآن شریف کے خلاف کا ہو ہی نہیں سکتا۔

اب میں زیادہ طوالت دینا نہیں چاہتا مختصراً عرض ہے،

کہ کیا آپ اس کا ثبوت قرآن شریف یا حدیث صحیحہ سے دے سکتے ہیں کہ قرآن شریف میں جزیہ کے اٹھا دیئے جانے اور بجبر واستکراہ مسلمان بنالے اور اماں نہ دینے کا فلاں آیت میں حکم یا اجازت ہے۔ تو مہربانی فرما کر مجھ کو بھی مطلع فرمائیے۔ اس حالت میں کمترین آپ کا ہم خیال بن جاوے گا ورنہ جناب والا میں منافقانہ حالت کو پسند نہیں کرتا۔ کہ دل میں تو یہ باتیں مخفی ہوں کہ ہم کو مال اور عورتیں اور غنیمت ملے گی اور ہم تمام املاک اور نصاریٰ کی کوٹھیوں اور کارخانوں کے مالک بنیں گے اور ظاہرداری میں یہ خوشامدانہ الفاظ کہ ہم تابعدار اور فرمانبردار ہیں۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ میں نے واقعی بات تحریر کرنا مناسب جانا۔ نہ منافقانہ۔ اس کو آپ صاحب جس طرح سے چاہیں۔ تعبیر کریں۔ فقط

والسلام من اتبع الہدےٰ

وطن اور میگزین

ذیل میں میں اپنے معزز دوست حکیم محمد حسین صاحب قریشی کا خط چھاپتا ہوں جو حکیم صاحب موصوف نے ایڈیٹر صاحب وطن کو لکھا تھا اس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری جماعت کو سلسلہ کی تائید میں کس قدر غیرت ہے اور اسلام کی اشاعت کے لئے کتنا جوش ہے اور وطن کی تجویز کو ...... کس امید پر منظور کرنا وہ پسند کرسکتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

ممالک غیر میں اشاعت اسلام

اشاعت اسلام غیر ممالک کے متعلق پچھلے دنوں میں جو خط وکتابت سلسلہ عالیہ سے ایڈیٹر صاحب وطن کی رہی ہے۔ اور اس کے متعلق وطن نے جو آخری فیصلہ چھاپا ہے۔ اس میں میری ایک چٹھی یا مضمون کا بھی مجملاً ذکر کیا گیا ہے۔ لہذا میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ چٹھی بجنسہٖ بدر میں چھاپ دی جاوے تا میرے بھائیوں کو کم سے کم کوئی مغالطہ نہ ہو۔ اور انہیں علم ہو جاوے کہ ان کے ایک ادنیٰ خادم بھائی کی اس کے متعلق شروع میں ہی کیا خیالات تھے۔ لہذا وہ مضمون بجنسہٖ شامل ہوا ہے بدر کی تازہ اشاعت میں جگہ دیکر مشکور فرمادیں۔

میرے پیارے ایڈیٹر وطن خدا تمہارے ساتھ ہو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۹- فروری کا وطن خصوصاً وہ سلسلہ خط وکتابت جو آپ نے زیر عنوان '' ایک ضروری خط وکتابت اور اس کا نتیجہ '' شائع فرمایا تھا۔ میں نے جس شوق و ذوق سے دیکھا۔ اس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے۔ کہ اپنی جماعت احمدیہ کے ہفتہ وار جلسہ منعقدہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۶ء میں میں نے نہایت خوشی کے ساتھ باآواز بلند پڑھ کر سنایا یہ خوشی اس لئے نہیں۔ کہ اپنے پرچہ مذکور میں اپنے ناظرین کو ریویو آف ریلیجنز کے دو ہزار خریدار پیدا کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ یا اس سے ہمارے سلسلہ اور مقاصد کی کوئی بڑی تکمیل ہوتی ہے۔ سلسلہ کے متعلق تو آپ نے پہلے ہی شرط لگا دی تھی کہ رسالہ میں اس کا ذکر تک نہ ہو۔ گو میں جانتا ہوں کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ میں آپ کو فہم عطا کیا ہے۔ آپ کی نیت نیک ہے اور حق کی اشاعت کا جوش آپ کے دل ودماغ میں جوش زن ہے۔ جو آپ کو یہاں تک لایا ہے۔ کہ آپ نے اس کی بھی پرواہ نہیں کی کہ مبادا اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے متعلق قادیانی احمدی جماعت سے مشورہ کرنے کے جرم میں یا ان کے کسی کام کی تعریف کرنے کی پاداش میں کوئی خدائی فوجدار یا اسلام کا ٹھیکہ دار۔ کفر کا فتویٰ نہ دیدے۔ اور یہی میری خوشی کی اصل بنا ہے۔ میں تہ دل سے اور بڑی قدر کرنے کی وجہ سے آپ کی اس جوانمردی اور اشاعت اسلام کے لئے ایک جوش رکھنے والی طبیعت کے لحاظ مرحبا۔ صد مرحبا۔ اور جزاکم اللہ کہنے کے لئے تیار ہوں۔ میں نے جس روز پرچہ مذکور پڑھا اسی دن آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی جناب سے دعا بھی کی ہے اور اب بھی کرتا ہوں۔ کہ اے مولا تو تو ہر چیز کا مالک ہے۔ ذرہ ذرہ پر تیری قدرت کا تصرف ہے۔ ہر دل تیرے قبضہ وقدرت میں ہے۔ اپنے رحم سے اپنے فضل سے تو میرے دوست مولوی انشاء اللہ خاں ایڈیٹر وطن کو وہ راہ مستقیم عطا فرما جس کا ذکر تیری پاک کتاب فرقان حمید کی پہلی سورۃ کی اس آیۃ شریفہ '' صراط الذین انعمت علیہم '' میں موجود ہے۔ آمین ثم آمین

اللّٰھم انی اسئلک من فضلک ورحمتک۔ فانھا بیدک لا شریک لک۔ لا یملکھا احد سواک فانک تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر۔ وانت علام الغیوب

میرے خیال میں ہر ایک احمدی جس کو حضرت مرزا صاحب سے سچا تعلق ہے۔ اور جو اس وقت اشاعت اسلام کے مسئلہ کو ان کے وجود مقدس سے محض وابستہ سمجھتا ہے (جیسا کہ میرا ایمان ہے) اگر اس کو یہ نہ بتایا جاوے۔ کہ قادیان کی بزرگ جماعت نے ایک بڑے خرچ کو اپنے ذمہ ڈال کر شروط طور پر) اسے منظور کرلیا ہے تو وہ اسے بڑی حقارت کی نظر سے دیکھیگا اور وہی جواب دیگا۔ جو میرے قابل تعظیم وتقلید بھائی مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز نے آپ کو اپنے پہلے خط میں دیا تھا۔ اور اگر کسی واحد شخص کی ہم میں سے یہ رائے ہوتی۔ تو میں خود تو اسے قومی مجرم سے کم خیال نہ کرتا۔ لیکن میرے پیارے محترم بھائی خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے پلیڈر کے خط مطبوعہ وطن مذکور کے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ بزرگان ملت آپ کی اس تجویز کو ایک حد تک منظور فرما٭ لیا ہے اور غالباً یہ آپ کی حسن نیت کا پھل ہے پچھلے دنوں میں جبکہ میں اور خواجہ صاحب موصوف قادیان میں تھے۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے آپ کی اس تجویز کے متعلق ذکر فرمایا۔ تو معاً جیسا کہ میں نے اوپر بتایا ہے۔ اس تجویز سے اختلاف کیا۔ اس کے بعد مجھے وہاں ٹھہرنے کا زیادہ موقع نہ ملا۔ اب خواجہ صاحب کے خط سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کی حسن نیت رنگ لائے بغیر نہ رہی اور وہ تجویز منظور ہو گئی۔ اب یہ تو میں دعا کرتا ہوں اور کروں گا بھی کہ مولا کریم اپنے فضل سے آپ کو اس نیک ارادے میں کامیاب کرے۔ اور آپ کے ہاتھ بٹانے کے لئے اس عظیم الشان کام میں ایک مقتدر جماعت آپ کے ساتھ کام کرنے والی کھڑی کردے۔ تب تو شاید یہ کام چل نکلے۔ ورنہ جو طرز آپ نے اس کام کو چلتا کرنے کی غرض سے اختیار کی ہے۔ میری سمجھ ناقص میں نہیں آتا کہ اس میں کامیابی ہو۔ آپ نے صرف ایک سال کے لئے دو سو پرچہ کی قیمت وطن کی برادری سے (وہ بھی اگر آپ کی آواز سنی گئی) حاصل کرنے کی بنیاد ڈالی ہے۔ گو آپ کی طرف سے اتنی کوشش کرنا بھی اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بسا غنیمت اور خصوصاً ایسے ادبار کے زمانہ میں جبکہ مسلمان اپنے پیارے مذہب کی طرف سے ہمہ تن پنبہ بگوش ہیں قابل تحسین وشکرگزاری تھی۔ لیکن میرے پیارے دوست جو بات آپ نے احمدی جماعت سے منوائی ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہ ہیچ تھی۔ خصوصاً احمدی جماعت کی نگاہ میں نہیں جچ سکتی۔ کیونکہ اس نئے انتظام میں اور اپنے مشن کے متعلق ایک علیحدہ ضمیمہ نکالنے میں انہیں ایک بڑے خرچ کا بار برداشت کرنا پڑے گا۔ دو سو پرچہ کی کیا حقیقت تھی۔ اگر آپ بمعیت دیگر چند احباب کے پوری توجہ سے کام لے کر ہمہ تن غیرتمندی کے ساتھ کمربستہ ہو جاویں تو دو ہزار پرچہ کی قیمت بھی وصول کرلینا میں سمجھتا ہوں اتنے بڑے ہندوستان میں کوئی بڑی بات نہیں۔ البتہ وصول کرنے والا چاہیئے۔ دو سو پرچے کی قیمت تو سو روپیہ اور وہ بھی سردست ایک سال کے لئے تو آپ صرف اپنے کوچہ سے اپنے پڑوس سے نہیں۔ بلکہ دیوار بدیوار والے مکان یعنی لاہور کے مشہور ومعروف خیر مجسم میاں رکن الدین صاحب رئیس اعظم سے ہی وصول کرسکتے ہیں۔ اگر آپ انہیں اپنا ہمخیال بنالیں اور انہیں سمجھا دیں۔ کہ اسلام کو اس وقت آپ کے تھوڑے سے روپیہ کی ضرورت آ پڑی ہے۔ وہ بڑے غیرتمند انسان ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا

٭ یہ منظوری حضرت اقدس کی اجازت سے ہی تھی۔

کہ اگر ان کے خیال میں آجائے تو وہ اس نہایت حقیر سی رقم سے دریغ کریں۔ پچھلے سال جبکہ شیخ محمد اسحاق صاحب تاجر پارچہ نے جاپان سے یہاں کی اخبارات کے ذریعہ مسلمانوں اسلامی انجمنوں اور سوسائٹیوں کو پُر درد الفاظ میں توجہ دلائی۔ تو میرے رفیق شفیق قابل تعظیم بھائی مولوی محمد علی صاحب نے اپنے دوستوں سے جاپان و یورپ میں رسالہ کی مفت اشاعت کے لئے امداد طلب کی۔ تو چندہی روز میں اس غریب لیکن دل کی غنی قوم سے کئی ہزار روپیہ اکٹھا کر لیا۔ اور اب غالباً پانسو سے زیادہ رسالہ بلا قیمت یورپ وغیرہ بلاد غیر میں ماہواری پہونچنے لگا۔ اس لئے میں دوستانہ عرض کرتا ہوں۔ کہ ایک ایسی قوم کی نظر میں جو اپنے جان و مال اشاعت اسلام کی غرض سے فدا کرنے کے لئے حضرت میرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ دوسو پرچہ کسی بڑی وقعت سے نہ دیکھا جاویگا۔ ابھی پرسوں کا ذکر ہے۔ کہ میرے دوست چودہری شہاب الدین صاحب پلیڈر کے مکان پر وطن کی اس قدر دانی کا ذکر ہوا۔ تو چودہری صاحب نے نہایت جوش سے فرمایا کہ افسوس مسلمانوں نے اس پرچہ کی کچھ قدر نہ کی۔ کم سے کم یہ پرچہ ایک لاکھ چھپ کر دنیا میں تقسیم ہونا چاہیئے واقعی چودہری صاحب کا یہ فرمانا بالکل درست اور واجب العمل ہے۔ افسوس کہ میں اس وقت موجود نہ تھا یہ میرے ایک دوست کی روائت ہے۔ اگر میں وہاں ہوتا۔ تو چودہری صاحب سے اتنا تو ضرور عرض کرتا کہ حضرت آپ نے بجناب خاص اس مقصد عظیم کے حاصل کرنے کے لئے کتنی کوشش کی ہے۔ تو آخر انہیں بھی کچھ توجہ ہوتی اور میری رائے ہے۔ کہ ضرور ہوتی۔

سوا اے میرے دوست اگر آپ کو اللہ تعالے نے یہ جوش عطا کیا ہے۔ خدا کرے کہ یہ فخر آپ کے حصہ میں آئے۔ تو آپ کمر ہمت باندھکر اٹھیں اور چودہری صاحب جیسے جواں ہمت بزرگوں کو ساتھ لیجئے۔ اور جس کو چاہیں اپنے ہمخیال کیجئے۔ اور پہلے اپنے اہل وطن پر احسان کیجئے۔ تو صرف لاہور ہی سے آپ کو ہزار پرچہ کی قیمت کا مل جانا چنداں مشکل امر نہیں ہے۔ اگر ہمت سے کام لینے پر آپ آجائیں گے۔ تو جس جگہ پہنچیں گے۔ انشاء اللہ خالی نہ آئیں گے۔ نوسو روپیہ کی رقم ان صاحب سے لے کر جنکا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ سیدھے بھاٹی دروازہ بازار حکیماں میں فخر رئیسان لاہور سید فقیر قمر الدین صاحب کے ہاں جا ڈیرا لگائیں اور وہاں سے جب تک ایک ہزار روپیہ کا ڈھیر نہ لگوا لیں ۔ نہ اٹھیں۔ اور پھر گدایان اسلامی بن کر کچکول لے کر در بدر پھریں۔ اور جو کچھ جس سے ملے بخوشی قبول کیجئے۔ کر بھلا سو ہو بھلا کا نعرہ لگائیں۔ اس دربدری میں میں آپ کے ساتھ ہونے کو اپنا فخر خیال کروں گا۔ پھر لاہور میں کامیابی حاصل کرنیکے بعد وطن کی برادری کے سامنے اس نظیر کو پیش کریں۔ وطن کے ناظرین جو آپ کے جوش و اخلاص اور صدق نیت سے بخوبی سالہا سال سے واقف ہیں یا جو اسلام سے سچا تعلق رکھتے ہیں اور کلام الٰہی کی سچی عزت کرنے کے دعویدار ہیں اور اس نور۔ ہدایت اور روشنی کو اقوام یورپ وغیرہ میں پھیلانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہرگز ہرگز خصوصاً ایسے نازک وقت میں بخل سے کام نہ لیں گے۔ آخر ان میں بہتیرے حضرات ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد ہونے کا فخر رکھتے ہوں گے۔ اگر ان میں سے ایک بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثال قائم کرنے والا غیرتمند خلف الصدق نکل آیا۔ تو بس بفضلہ بیڑا پار ہے۔ علاوہ ازیں میری ناقص رائے میں عام طور پر اہل وطن کے تہ درجے مقرر ہونے چاہئیں۔ یعنی عہ ۔ سے عہ ۔ آپ اپنے ناظرین سے استفسار کریں۔ جو جس درجہ یا درجہ کے ماتحت بخوشی و حسب استطاعت لینا چاہیں۔ وہ آپ کو زیادہ سے زیادہ دس یا پندرہ مارچ تک اطلاع دیں اور آپ اخیر مارچ کا پرچہ رقم معہودہ کے عوض بصیغہ وی۔ پی روانہ کر دیں اور یہ رقم وصول کر کے ان بزرگوں یعنی سرپرستان ریویو آف ریلیجنز کے حوالہ کردیں تب تو یہ کام امید ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے احسان و کرم سے حسب خواہش چل نکلیگا۔ اور عنقریب انشاء اللہ وہ زمانہ آپ دیکھ لیں گے۔ کہ یورپ کی قومیں آپ کے اس احسان کی شکر گزار ہوں گی۔ یہ وقت ہے۔ کہ مسلمان اپنی غیرتمندی کے جوہر دکھائیں۔ ورنہ باتوں ہی باتوں میں زبانی جمع خرچ سے اپنی ہنسی نہ اڑائیں۔ آخر ادبار و ذلت کی بھی کوئی حد ہونی چاہئے؟ یہ ان لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی۔ جو اس میں حصہ لیں گے ورنہ یہ بوٹا تو خدا کا لگایا ہوا ہے۔ اس کی حفاظت کا بھی وہ خود ذمہ وار ہے۔ یہ پھل لائے گا اور بڑا شیریں پھل لائیگا۔

بمفت این اجر نصرت را دہندت ای اخی ورنہ
قضاء آسمان است این بہر حالت شود پیدا

ہاں ایک ضروری عرض کے بعد اس کو ختم کرتا ہوں اور پھر حسب ضرورت اگر موقع ہوا۔ انشاء اللہ وقتاً فوقتاً اور وہ بھی اگر آپ پسند فرمادیں گے۔ تو عرض خدمت کرتا رہوں گا۔

ضروری عرض جو میں سہو سے اوپر لکھنا بھول گیا ہوں۔ یہ ہے کہ وہ لوگ جن سے آپ کو اس مد میں بڑی اُمید ہوسکتی ہے ایک ڈپٹی حافظ مولوی نذیر احمد صاحب شمس العلماء دہلوی بھی ہیں گذشتہ ستمبر میں جبکہ میں اپنے پیارے امام و مرشد حضرت مرزا صاحب کے ہمراہ دہلی میں تھا۔ اس وقت مجھے جو ڈپٹی صاحب ممدوح کے خیالات کا موازنہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ اگر میں صحیح اندازہ پر پہونچا ہوں تو مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کو اس کام میں سب سے بڑی مدد دینے والے ہوں گے۔ آپ ان کی خدمت میں اپنی حاجت کو نہیں بلکہ اسلامی ضرورت کو پیش کریں کیوں کہ ایسے بزرگان قوم واسلام ہم سے زیادہ اور بدرجہا اس بات کو جانتے ہیں۔ کہ یہ سارے اموال ہم نے یہاں ہی چھوڑ جانے ہیں۔ اگر ہم آج ایک حصہ ان میں سے بخوشی اور محض رضائے الٰہی کے لئے نہیں چھوڑتے۔ تو عنقریب خدا تعالیٰ یہ سب کچھ چھڑا دے گا۔ اور ہمیں سوائے چھوڑنے کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔ والسلام۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

خادم ملت ۔ حکیم محمد حسین قریشی۔ موچی دروازہ لاہور

میں احمدی کیوں ہوا؟

اس بات کو ہر ایک اہل عقل جانتا ہے۔ کہ جب گرمی کی شدت حد سے گذر جاتی ہے۔ تو اس کے بعد خدا تعالیٰ مینہ برساتا ہے اور مردہ زمین میں جان پڑتی ہے۔ اسی طرح جب ضلالت و گمراہی کے پھیل جانے سے دنیا میں عام طور پر ۔ امساک روحانیت ہوجاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ روحانی مینہ برساتا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف کی سورہ نحل میں فرماتا ہے۔ وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدی ورحمۃ لقوم یومنون واللہ انزل من السماء ماء فاحیا بہ الارض بعد موتھا ان فی ذالک لاٰیۃ لقوم یسمعون۔

یعنی یہ کتاب اس لئے نازل کی گئی کہ تا اُن لوگوں کا رفع اختلاف کیا جائے اور امر حق کھول کر سنایا جاوے اور حقیقت حال یہ ہے کہ زمین ساری کی ساری مرگئی تھی۔ خدا نے آسمان سے پانی اتارا اور نئے سرے سے اس مردہ زمین کو زندہ کیا۔ یہ ایک نشان صداقت اس کتاب کا ہے۔ پر ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں یعنی طالب حق ہیں۔

ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہ روحانی بارش اعلیٰ درجہ کی ہوئی یعنی قرآن شریف نازل ہوا۔ عیسائی اور تمام مخالفین اسلام بھی اس بات کو بوضاحت تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر تمام دنیا میں ضلالت و گمراہی بدرجہ اتم پھیلی ہوئی تھی۔ چنانچہ اس خدا نے جو وحدہ لاشریک ہے اور جس کے کاموں میں وحدت پائی جاتی ہے۔ اور اسی طرح کہ جس طرح وہ امساک باران اور شدت گرما کے بعد مینہ برساتا ہے۔ اپنے پاک کلام کی روحانی بارش سے اس ضلالت و گمراہی کو زائل کیا۔ اس سنت اللہ پر جس قدر غور کیا جاتا ہے۔ ہر زمانہ میں اس کی نظیریں دستیاب ہوتی ہیں۔ بنی اسرائیل کی ضلالت فرعون کے دعویٰ خدائی کی گمراہیوں کے وقت خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیا جنھوں نے تمام ضلالتوں کو زائل کر دیا۔ یہودیوں کی گمراہیوں کے بڑھ جانے پر حضرت عیسے علیہ السلام بھیجدیا۔ اسی طرح کوئی ایسا زمانہ مثال میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ کہ دنیا میں ضلالت و گمراہی حد سے متجاوز ہوئی ہو۔ اور کوئی خدا کا فرستادہ ہدایت کے لئے موجود نہ ہوا ہو۔ اسی طرح اسلام کو جس زمانہ میں کوئی مصیبت پیش آئی۔ اور جب ضلالت و گمراہی بڑھی۔ فوراً کوئی

نہ کوئی مجدد خدا نے پیدا کر دیا اور کوئی شخص یہ بات ثابت نہیں کر سکتا کہ مذہب الاسلام کو کوئی پریشانی پیش آئی ہوا اور اس کے ازالہ کے لئے کوئی مصلح پیدا نہ ہوا ہو۔ اور یہی منشا رتھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیش گوئی کا کہ ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد مذہب اسلام میں پیدا ہوتا رہے گا۔ اب ہمارے زمانہ میں عیسائیوں اور آریوں وغیرہ کے حملے اسلام پر اس کثرت اور جوش کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ اور اس قدر اسلام میں ضلالت و گمراہی پھیلی ہے۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک کسی صدی میں کوئی مثال اس کی نظر نہیں آتی تعجب ہے کہ جب خدا نے ذرا ذرا سی ضرورتوں اور گمراہیوں کے وقت اسلام میں مجدد پیدا کئے۔ اور ایک صدی کبھی کسی مجدد کے وجود سے خالی نہ چھوڑی اس خدا نے اس وقت ایسی سخت ضرورت اور ایسی عظیم الشان مصیبت کے وقت اپنے مقررہ کردہ قانون قدرت اور اپنی قدیمی سنت اور رسولؐ کی پیشگوئی کے خلاف کیوں اپنی روحانی بارش نہیں کی اور کیوں کسی عظیم الشان مجدد کو پیدا نہیں کیا؟ بس یہ ایک مذکورہ بالا خیال اس بات کے لئے کافی محرک ہوا۔ کہ میں مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کو اس صدی کا عظیم الشان مجدد اور اپنے تمام دعاوی میں بالکل سچا اور راستباز سمجھوں چنانچہ خدا کا شکر ہے۔ کہ مجھ کو شرف بیعت حاصل ہوا اور میں حضرت کے زمرۂ خدام میں شامل ہوا۔ میں ہر قسم کے تعصب سے علیحدہ ہو کر نہایت راستی کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ میرا اس پر کامل ایمان ہے اور کافی تحقیق کے بعد ایمان ہے کہ تمام دنیا میں حضرت اقدس علیہ السلام کے سوا کوئی اس صدی کا مجدد پیش نہیں کیا جا سکتا۔ یا اللہ تیرا شکر ہے کہ مجھ کو اس چودھویں صدی کے عظیم الشان صدی کے عظیم الشان مجدد یعنی مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ آہ وہ لوگ جو اس مسیح موعود کو شناخت کرنے سے غافل اور محروم ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاٰخرۃ اعمی واضل سبیلا۔

الراقم

ڈاکٹر عبدالمجید خاں - از نجیب آباد

اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں کی آنکھیں بھی ڈاکٹر صاحب موصوف کی طرح کھول دے۔ اور ہدایت پر لاوے۔ ایڈیٹر بدر

درخواست دعا

میاں عبدالعزیز صاحب چھٹی رساں چک مولود الہ آباد کے لئے احمدی احباب کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ابتلا سے بچاوے۔

ہفتہ قادیان

حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب جو درس قرآن شریف روزانہ دیا کرتے ہیں۔ اس کا ایک اور دور ۸- اپریل ۱۹۰۶ء کی شام کو پورا ہوا۔ اور پھر نیا دور ۹- اپریل ۱۹۰۶ء کو شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو تکمیل تک پہنچائے اور سنانے والے اور سننے والوں کے واسطے موجب برکات اور رحمت کا کرے آمین

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اپنے بعض ضروری خانگی امور کو طے کرنے کے بعد واپس قادیان دارالامان میں پہنچ گئے اور خدمات دینی میں مصروف ہیں۔ جمعہ گذشتہ کو آپ نے مسجد مبارک میں خطبہ کے درمیان یبعثک مقاما محمودا پر ایک لطیف تقریر فرمائی۔ جو انشاء اللہ اگلے پرچہ میں مختصر طور پر درج ہو گی۔

حاجی الٰہی بخش صاحب ساکن ریاست مالیر کوٹلہ جو کئی سالوں سے اپنا تمام مال اسباب دین کے راہ میں دے کر اور وطن سے ہجرت کر کے قادیان میں رہتے تھے۔ ۹- اپریل کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئے۔ حضرت امام علیہ السلام نے مرحوم کا جنازہ پڑھا۔ اور آپ کو مقبرہ بہشتی میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے مزار کے پاس دفن کیا گیا۔ حاجی صاحب موصوف بڑے دیندار آدمی تھے۔ اور اپنا مال و جان سب اللہ کے راہ میں قربان کر چکے تھے۔ خدا تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ آمین

اس ہفتہ میں محمد ظہور الدین صاحب اکمل گولیکے سے اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب لاہور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے قادیان تشریف لائے۔

عام اخبار

پچھلے ہفتہ پنجاب کے کم از کم آٹھ ضلعوں میں ژالہ باری سے فصلوں کو نقصان ہوا۔ موسم ابر آلود ہے

[illegible] رہتک۔ گوڑ گانوں [illegible] جالندھر [illegible] راولپنڈی میانوالی میں اولے پڑے۔ اس پر افسوس

لائل پور میں گیہوں کی فصلوں کو سبز رنگی جاٹ رہی ہے [illegible] گنگی سے بھی اس کی فصلوں کا نقصان ہے۔

جمعرات گذشتہ کی مزید بارش سے سڑک کشمیر متصل کوہالہ [illegible] ہو گئی ہے۔ ڈاک کے رستہ بند ہے۔

کشمیر کی خبر [illegible] ڈاک سمیت [illegible] وہاں بھی موسم ابر آلود ہے [illegible] آمد و رفت بند ہے۔

رہتک کے خیراتی کاموں پر قحط زدگان کی تعداد ۲۲۴۵ ہے جو بمقابلہ ہفتہ سابق ۲۱۰ زیادہ۔

قریب حادثہ گان کے یتیموں و بیوگان کی مدد میں ہمارے حضور شاہ قیصر ملک نے بھی ۲۰۰ پونڈ دیئے۔

جمعہ گذشتہ جرمنی کے مقام بلیک فارسٹ میں ایک ہوٹل جدید کی عمارت دفعتاً سربسجود ہو گئی۔ عمارت ہوٹل کو گرم کر رہے تھے کہ تمام عمارت یکدم بیٹھ گئی۔ بیالیس ۴۲ آدمی مردہ نکالے گئے [illegible] ہے۔

مکتی فوج کے بانی جنرل بوتھ نے لندن میں ظاہر کیا کہ وہ آئندہ میں جاپان پر مذہبی دھاوا کریں گے اور امید ہے۔ کہ روس کی طرح شکست کھائیں گے۔

کلکتہ میں گذشتہ تین ماہ کے عرصہ میں جو چوہے اجرت پر مروائے گئے ان کی تعداد ستائیس ہزار سے زیادہ تھی۔ ہر ایک زندہ چوہا لانے والے کو دو آنے دی جاتی تھی اس کے علاوہ جو چوہے ہر روز [illegible] گلی کوچوں میں مردہ پائے گئے ان کی تعداد ۳۸ [illegible] کل ۳۰ ہزار ۳۸ چوہے ایک سہ ماہی میں [illegible] جاری ہے لیکن اب اجرت فی چوہا [illegible] ایک آنہ کر دی گئی ہے۔

اڑیسہ کے قصبہ [illegible] سے بھی ایک افسوسناک مذہبی فساد کی جگر خراش خبر آئی ہے۔ ہندوؤں کا مذہبی جلوس باجے گاجے سے جا رہا تھا۔ کہ بعض مسلمانوں نے روکنا چاہا اور یہاں تک ہشت مشت کی نوبت آئی کہ سواری کی مورتی بھی نہ معلوم کہاں گم ہو گئی۔ پولیس کے سپاہیوں کو بھی کسی قدر چوٹیں آئیں اصلیت کی بابت کچھ معلوم نہیں ہے کہ یہ جوش کیوں کر پیدا ہوا تھا۔ پولیس نے کئی آدمی اس ہنگامہ کے جرم میں گرفتار کئے ہیں

جدید صوبہ بنگال کے مسلمانوں کے حق میں خبر ہے کہ ایک خاص رعایت منظور کیا چاہتے ہیں کہ انٹرنس پاس شدہ مسلمانوں کو امتحان پلیڈری کے لئے تیار ہونے کی اجازت دی جائے معمولی طور پر پلیڈری امتحان کے لئے بی۔ اے کی قید ہے لیکن مسلمانوں کے حق میں اس معیار کو آسان نہ کریں گے۔ خود سر بمفیلڈ فلر صاحب بہادر کو اس کا خیال پیدا ہوا ہے۔ ایں ہم غنیمت است!

کشمیر میں شکر کرتے ہیں کہ خدا خدا کر کے بارانی موسم سے نجات حاصل ہوئی ہے ان متواتر بارشوں سے ڈاک کا انتظام برہم تھا۔ دریا کی طغیانی بھی خوب زوروں پر تھی کوہ مری کی سڑک [illegible] بہہ گئے۔ ایک ٹونگہ پر ڈاک تھی خبر ہے کہ وہ بہ گیا۔ ۱۲ مارچ کا اخبار یکم اپریل تک نہیں پہنچا۔ کئی بڑے بڑے پل سڑک کشمیر کے بہ گئے۔ مسافروں کو رستے میں سخت مصائب پیش آئیں۔ لوگ خوش ہیں کہ سری حضور ۱۸- اپریل کو جموں سے روانہ کشمیر ہوں گے۔ آپ کی برکت سے کشمیر کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے۔ اب موسم روز بروز خوشگوار ہے اور جاڑوں کی سختیاں ہو چکیں۔ [illegible] جمعرات گذشتہ کی مزید بارش نے اور بھی نقصان سڑک کا کر دیا ہے۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ لو اب کیکوا امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت گلے سوڑھے ہوں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں پس ایک دفعہ لگانے سے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہے صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ دوا اسم بامسمی ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیسل کرا اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوں کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت سالم عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۸	۱۳	۵
½ صفحہ	۷۰	۴۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
⅛ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲¼	۱	۲ر

(۱)۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کر کے طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ دینے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارتیں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵)۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ دھ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۴ر فیصدی لیا جائیگا۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کے ضمیمہ کا نوٹ دیدیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کیساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے انکو بھی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ر پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گی جو گھر میں عورتوں کے متعلق کی جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعائت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے۔ کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی دریدہ دہنی اور اعتراضات کی بوچھاڑ شب و روز دکھ دے رہی ہے وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب سے ارپا ہر تک رعایت کی جاویگی معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین ایمان کی پاس داری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۵۲ صفحہ ۸ر

اختیار الاسلام ہر سہ حصہ عصہ

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آوین

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلےٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہائت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہائت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہو تو یکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ر (بارہ روپے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز باقاعدہ لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستری الٰہی بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سُرعت کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سُرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی خود انگشت اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی **بجلی** منگا کر ہزاروں مایوس لوگوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے لئے **بجلی کا روغن طلا** تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خدا ادا نعمت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو

[illegible]

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوری کو دور کرنے اور بدن کو اعلےٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہائت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہائت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین، زعفرانیہ، کوکا، نکس وامیکا، سونا، فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام سُرعت و قت ضعف باہ ضعف اعصاب دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈیان انگلینڈ" تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو۔ قیمت فی شیشی ۴۸ گولی مع محصولڈاک عیہ ڈیڑھ روپیہ

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً ... المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کا دولستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | ان مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۶

۲۴ صفر ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء

سلسلہ الجدید جلد ۲ — سلسلہ القدیم جلد ۵

چہ گویم بانو گرآئی چہ اور قادیان بسی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوامینی شفا مینی غرض دار الامان مینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عمہ

معاونین درجہ اول جنکو عام پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عام پر جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ لاعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ... تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب ... لی جاویگی ۔ نمونہ کے پرچہ کے واسطے ... ٹکٹ آنا چاہیئے ۔ خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینیجر

لوکل ... عا ۔ افریقہ ... صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمے دوری ازاں عالیجناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب ہر آبے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
منکر انکارے کند از اشقیا است
نزد ما الحاد است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۲۴ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء۔ (۱) رؤیا۔ دیکھا کہ طاعون ترقی کر رہی ہے
(۲) دو مرتبہ الہام ہوا۔ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔
(۳) عالم خواب میں ایسا محسوس ہوا کہ زلزلہ آرہا ہے (۴) الہام ہوا
اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا
ترجمہ۔ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا جو تم پر شاہد ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

۱۳ اپریل ۱۹۰۶ء۔ تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ
ترجمہ۔ اللہ کی قسم۔ بے شک خدا نے تجھے ہم پر برگزیدہ کیا ہے۔ اور ضرور ہم خطا کار تھے۔

۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ دیکھا کہ ایک بڑا سانپ ہے۔ جس کی گردن گمہ (مرغابی) کی طرح بڑی ہے۔ وہ میرے پیچھے دوڑا۔ میں ایک اونچی جگہ دیوار پر چڑھ گیا اور اس کو مخاطب کر کے کہا۔

خدا قاتل تو باد۔ مرا از دست تو محفوظ دارد

اس کے بعد یہ نظارہ دیکھا کہ گویا میں اس سانپ پر سوار ہوں اور اس سانپ کی گردن میرے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اُلٹ کر مجھے کاٹے۔ تب میں نے زیادہ تر سر کے قریب سے اس کو پکڑا تا کہ وہ کاٹ نہ سکے۔ فقط
فرمایا۔ اس رویا میں کسی فتنہ کی خبر دی گئی ہے کوئی مخفی دشمن ہے جو کسی رنگ میں نیش زنی کرے گا۔ مگر نامراد رہے گا۔

۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء۔ الہام۔ اِنِّیْ حَفِیْظُكَ
یعنی میں تیری نگہبانی کروں گا۔

تازہ تصنیف حضرت مسیح موعودؑ

زلزلہ کی پیشگوئی

(چونکہ زلزلہ کے متعلق دوبارہ سہ بارہ الہامات ہوئے ہیں اور نیز پہلی دفعہ اس نظم کے لکھنے میں کچھ غلطی ہوگئی تھی اس واسطے دوبارہ یہ نظم درج اخبار کی جاتی ہے۔ یہ نظم ایک لاکھ پرچہ پیسہ اخبار میں بھی شائع ہو چکی ہے۔

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن — زلزلہ کیا اس جہان سے کوچ کر جانے کے دن
تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں — پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو — ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن
غیر کیا جانے کہ غیرت اس کی کیا دکھلائے گی — خود بتائیں گی انہیں وہ یار بتلانے کے دن
وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشان کی پنج بار* — یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن
طالبو تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں — اُس مرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانے کے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے — اب تو تھوڑے رہ گئے دجّال کہلانے کے دن
اے مرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب — گود میں تیری ہوں ہم اس خون دل کھانے کے دن
کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں — فضل کا پانی پلا اس آگ برسانے کے دن
اے مرے یار یگانہ اے مرے جان کی پناہ — کر وہ دن اپنے کرم سے دین کے پھیلانے کے دن
پھر بہار دین کو دکھلا اے مرے پیارے قدیر — کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن
دن چڑھا ہے دشمنان دین کا ہم پر رات ہے — اے مرے سورج دکھا اس دین کے چمکانے کے دن
دل گھٹا جاتا ہے ہر دم جان بھی ہے زیر و زبر — اک نظر فرما کہ جلد آئیں ترے آنے کے دن
چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا — کب تلک لمبے چلے جائیں گے ترسانے کے دن
کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے — کیا مرے دلدار تو آئیگا مر جانے کے دن
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا — آ گئے اس باغ پر اے یار مرجھانے کے دن
تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو — ورنہ دیں میت ہے اور یہ دن ہیں دفنانے کے دن
اک نشان دکھلا کر اب دیں ہو گیا ہے بے نشان — دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دن
میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر — آ گئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن
جب میرے ہوش غم سے دیں کے ہیں جاتے رہے — طور دنیا کے بھی بدلے ایسے دیوانے کے دن
چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں دو داغ کسوف — پھر زمیں بھی ہو گئی بیتاب تھرانے کے دن
کون روتا ہے کہ جس سے آسمان بھی رو پڑا — لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلانے کے دن
صبر کی طاقت جو تھی مجھ میں وہ اے پیارے اب نہیں — میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی — آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا — اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے — پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے — اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسمان گاتا نہیں — اب تو ہیں اے دل کے اندھو دین کے گن گانے کے دن
خدمت دیں کو تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت — اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

* خدا تعالیٰ کے اصل لفظ جو مجھ پر نازل ہوئے یہ ہیں "چمک دکھلاؤنگا تم کو اس نشان کی پنج بار" یعنی پانچ مرتبہ غیر معمولی طور پر زلزلہ آئیگا۔ جو اپنی شدت میں نظیر نہیں رکھتا ہوگا۔ خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی

ڈائری

القول الطیب

(رقم زدہ اکمل صاحب آف گولیکی)

۷۔ اپریل ۱۹۰۶ء ۔ انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک ۔ کے متعلق ایک شخص نے پوچھا۔ تو فرمایا ۔ ایک جاہل بے عرش بلقیس کے آجانے میں استبعاد کیا ہے ۔ اصل میں ایسے اعتراض ان لوگوں کے دلوں میں اٹھتے ہیں اور وہی ایسی باتوں کی تاویل کرنے پر دوڑتے ہیں جن کا خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر پورا پورا یقین نہیں آتا۔ ہم تو یہی جانتے ہیں۔ الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر ۔ ایک واقعہ کا انکار صرف اپنے محدود کے ناقص تجربے کی بناء پر نہایت بری بات ہے۔ دیکھو جب تک تار برقی نہ نکلی تھی۔ اس وقت اگر کوئی بیان کرتا کہ ایک سیکنڈ میں اتنی دور تک خبر پہنچ جاتی ہے تو کون یقین کرتا ۔ مگر اب جب مشاہدہ میں آگیا تو سب نے مان لیا۔ ویسے ہی خدا کی لاانتہا قدرتوں کا احاطہ کون کر سکتا ہے۔ جب معمولی باتیں انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ تو خدا کے بعض افعال اگر سمجھ میں نہ آئیں۔ تو ان کا انکار نہیں چاہیئے بلکہ سچے دل سے ایمان لانا چاہیئے۔ کیونکہ جتنا کسی کو خدا پر یقین ہوتا ہے اتنی ہی وہ اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جتنی ہی ایمان کی حالت ہو اتنا ہی اسے اسباب میں ڈالتا ہے۔ خود ہم نے خدا کی ایسی قدرتوں کے نمونے دیکھے۔ دیکھو عبدالصمد سنوری والا کرتا جس پر بغیر کسی ظاہری اسباب کے سرخ نشان پڑ گئے تھے اور ہم نے کشف میں دیکھا کہ دستخط کرتے ہوئے بارگاہ الٰہی سے وہ چھینٹا پڑا۔ ایسا ہی دانت میں سخت درد تھا طبیب نے مشورہ دیا۔ علاج دندان اخراج دندان مگر بعد ازاں الہام ہوا۔ فاذا مرضت فہو یشفین ۔ تو معاً وہ درد جاتا رہا۔ ایسا ہی میں ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا حتی کہ سورۃ یٰسین بھی تین دفعہ سنائی گئی۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ کچھ تسبیحیں پڑھ کر دریا کی ریت اور پانی بدن پر ملوں۔ چنانچہ ایسا کرنے پر وہ بیماری جاتی رہی خدا پر کامل ایمان پیدا کرو۔ تاکہ ایسے شبہات سے نجات ہو یہ خلاصہ ہے اس تقریر کا جو حضور علیہ السلام نے فرمائی۔

(ضروری) ۔ عرض کیا کہ جب کوئی مسلمان مر جائے تو اس کے بعد جو فاتحہ خوانی کا دستور ہے اسکی شریعت میں کوئی اصل ہے یا نہیں فرمایا نہ حدیث میں اسکا ذکر ہے نہ قرآن شریف میں نہ سنت میں۔ عرض کیا گیا کہ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ دعائے مغفرت ہی ہے۔ فرمایا۔ نہ اسقاط درست نہ یہ طریق سے درست ہے۔ کیونکہ بدعتوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

[illegible] گولیکی [illegible] پنجاب

جھوٹے رسول کاذب کا انجام

رسول کے مدعی نبوت و قفس جیسا کہ ناظرین گذشتہ اخبار میں مطالعہ کر چکے ہیں کتاب دافع البلاء میں جو پیش گوئی اس کے متعلق شائع کی گئی تھی۔ اس کی عبارت بالتفصیل صفحہ ۳ پر درج کی گئی ہے۔ اور اس کے انجام کے متعلق جو دوسرا خط جموں سے آیا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اخبار منارۃ المسیح میں اس بدقسمت نے یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ حضرت مرزا صاحب ہی مسیح الدجال ہے۔ یہ کتاب ماہ مارچ ۱۹۰۲ء کے آخر میں چھپی تھی اور اس کی اشاعت کو ہنوز ایک سال ہی ہوا تھا کہ اس پر ایسا عذاب وارد ہوا کہ مرتے وقت وہ خدا سے بھی منکر ہو کر واصل جہنم ہوا پیش گوئی کے الفاظ ایسی صراحت سے پورے ہوئے کہ جس طرح پہلے سے لکھا گیا تھا۔ اس کو قولنج بھی ہوئی اور حلق بھی بند ہوا۔ اور جب مرض طاعون کی پیش گوئی کے رسالہ کے ساتھ اس کا ذکر بطور مثال کے پیش کیا گیا تھا۔ اسی مرض طاعون میں جا وہ گرفتار ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ جناب کا نوازش نامہ شرف صدور لایا۔ نہایت خوشی ہوئی چراغدین کے حالات دریافت کرنے کے واسطے میں اس کے مکان کی طرف جارہا تھا۔ کہ راستہ میں یعقوب مسیحی امریکن مشن کے پادری سے ملاقات ہوئی یہ شخص اس کا بڑا انیس تھا چراغ دین عموماً اس سے مجلس رکھتا تھا۔ یعقوب مسیحی اس کی تصانیف کا از حد ثناخواں ہے۔ چراغ دین نے نور الہدیٰ منارۃ المسیح چھپوا کر شائع کی تھی۔ اور ایک کتاب اعجاز محمدی کے چھپوانے کے درپے تھا۔ کچھ کاپیاں بھی لکھی گئی تھیں اور کتاب چھاپہ خانہ میں جا چکی تھی مگر اجل نے اسے فرصت نہ دی وہ کامیاب نہ ہوا۔ اعجاز محمدی میں جھگڑا الوہی اور سید احمد صاحب اور حضرت مرزا صاحب کا تذکرہ ہے۔ یعقوب کہتا ہے کہ اگر کوئی مرزائی اسے بغور دیکھے تو اس کے دیکھنے کے بعد وہ مرزائی نہیں رہ سکتا کتاب کیا موتیوں کی لڑی ہے وہ خواہشمند ہے کہ یہ کتاب کسی طرح چھپ جائے حتی کہ اپنی جیب سے چھپوانے کو تیار ہے۔ منارۃ المسیح اس نے چھپوائی تھی۔ اس نے دو صد پچاس روپیہ اپنی گرہ سے صرف کئے تھے۔ اس کی کتب ایسی ہیں کہ کسی شخص کو اس کی طرز تحریر گراں نہیں گذرتی۔ اس نے ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام "اعوذ منا مرزا" رکھا ہے۔ اسے اعجاز محمدی کے چھپنے کے بعد چھپوانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ اگر یہ شخص زندہ رہتا تو کچھ کر کے دکھا دیتا۔ مگر خدا نے اسے مہلت نہیں دی غرض یعقوب اس کا نہایت مداح ہے۔ میرے خیال میں یہ شخص بھی اس ہی سنت کی طرح پالیسی پر چلتا تھا۔ زندگی میں اس کی حالت نہایت ردی اور ذلیل تھی اس کی عورت پر لوگ بدآشنائی کا الزام لگاتے تھے۔ ممکن ہے کہ وہ اس زندگی میں ہی خراب ہو۔ یہ شخص مقروض تھا۔ اس کی حالت یہاں تک گری ہوئی تھی کہ اس کی اور اس کے بچوں کی تکفین پر چندہ کیا گیا تھا۔

یعقوب مسیحی سے مل کر بعد ازاں میں چراغ دین کے مکان پر پہنچا۔ وہاں اس کی عورت اور دو ایک محلہ دار عورتیں موجود تھیں ان سے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ بروز ہفتہ چراغدین کے دونوں لڑکے فوت ہوئے سوموار ۱۰ بجے کے قریب وہ اپنے بچوں کا افسوس کر رہا تھا کہ بخار میں مبتلا ہو گیا۔ عورتوں کا خیال ہے کہ اسے طاعون نہیں ہوا۔ بلکہ وہ بچوں کے غم والم سے مرا ہے۔ بخار کے بعد اس نے کھانا چھوڑ دیا تھا۔ گاہے گاہے ساگودانہ کے چند کاشاک کھلائے گئے۔ بعد میں وہ بھی نہیں۔ بیماری کے دوسرے روز مسہل کرایا مگر پاخانہ نہ آیا۔ پھر تیسرے روز مسہل کرایا گیا۔ اور قبض کشا نہ ہوئی۔ اس کی زبان سیاہ ہو گئی تھی۔ چوتھے روز اس نے ایام میں سنگترہ اور گلاب کے پھول دیکھے۔ صبح کے وقت اپنی خواب کے مطابق ایک سنگترہ اور دو غنچہ گلاب منگائے۔ اتفاق سے گلاب کے پھول دستیاب نہ ہوئے۔ سنگترہ کی کوئی ایک پھانک اس نے کھالی۔ اس کے بعد کے روز اس نے انار منگوایا اور اس کے بھی چند دانہ کھائے۔ ساتویں روز اسے نمونیا ہو گیا۔ سینہ پر بہت سا بلغم جم گیا۔ بعض دفعہ سانس رکتا تھا۔ نویں روز بدھ وار ۴ اپریل ۱۹۰۶ء کو وہ مر گیا۔ مرنے سے پیشتر اس سے پوچھا کہ کسی چیز کی خواہش ہے۔ تو اس نے برف مانگی۔ چنانچہ لا کر تھوڑی سی کھلائی گئی۔ دوران بیماری میں اس نے ایک دو گھونٹ دودھ پیا۔ عام رائے یہی ہے کہ اس نے کچھ نہیں کھایا اور پاخانہ مطلق نہیں آیا۔ ڈاکٹر کہتا ہے کہ شروع میں اسے پلیگ فیور تھی اور ساتویں روز اسے نمونیا پلیگ ہو گیا۔ کل نو روز بیمار رہا ہے۔ دوران بیماری میں اس کا پیٹ پھول گیا تھا مرنے کے بعد تو اچھا خاصہ سوج گیا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اگر رات رکھا جاتا۔ تو پیٹ شاید پھول کر پھٹ جاتا۔ بدھ کو وہ چار بجے مرا ہے اور اسی وقت دفن کیا گیا تھا بیماری سے پہلے بہت لوگوں کے روبرو اس نے بچوں کے افسوس میں کہا کہ اب خدا بھی میرا مخالف ہو گیا ہے ایام بیماری میں بھی گاہے گاہے ایسے لفظ بولتا رہا۔ ڈاکٹر کے روبرو کہا کہ اب خدا پر مجھے کوئی امید نہیں۔ یہ کہنے پر کہ خدا فضل کرے گا۔ اس سے فضل مانگو۔ عموماً وہ ایسے الفاظ بولتا تھا۔ جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے۔ نہایت تحقیقات سے دریافت کیا ہے اور بالکل راست ہے۔

راقم عاجز قاضی عبدالرحیم ۔ نقشہ نویس محکمہ نہر جموں

مورخہ ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۶ء

حضرت مسیح کا ایک خط

معزز ناظرین بدر کو ۔ بفضل اللہ تعالیٰ ۔ کوئی ساڑھے تین سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ پنجاب کی ایک مشہور درس گاہ کے صاحبزادے نے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور عریضہ لکھا جس کا مضمون اس کے جواب سے ظاہر ہے۔ حضرت نے کمال توجہ سے دو ورق اپنے دست مبارک سے نوازش نامہ لکھ کر ارسال فرمایا جو تا حال بیاض پر ظاہر نہ ہوا ۔ میں نے بڑی مشکل سے اس کی نقل ہم پہنچائی ۔ امید ہے کہ سعید روحیں اس سے مستفید ہوں گی آپ کا نیاز مند خاکسار ظہور الدین ۔ اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم ... صاحب سلمہ ربہ ... ۱۷ جون ۱۹۰۲ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ کا خط پہنچا ۔ واضح ہو کہ اکثر لوگ دعا کے اصول سے بے خبر ہیں ۔ اس لئے اپنے مقاصد سے محروم رہتے ہیں ۔ دعا میں یہ شرط ہے کہ اس شخص سے جس سے دعا کروانا چاہتا ہے اور جو حقیقت میں مقبول درگاہ الٰہی ہے ۔ پورا پورا تعلق ارادت اور محبت کا پیدا کرے اور اس پر ثابت کرے کہ وہ ایسا ہی ہے تا دعا کرنے والے کی توجہ کامل طور پر اس کی طرف ہو جائے ۔ ایسا لوگ جو لوگ خدا کے مقبول بندے ہوتے ہیں وہ زبانی باتوں سے متوجہ نہیں ہو سکتے جب تک سچی ارادت مشہود نہ کریں اور کسی کو اپنا دارث نہ پائیں ۔ پھر دوسری دعا کے لئے یہ شرط ہے کہ ایسے شخص سے جو بطور شفیع درمیان ہو کر دعا کرتا ہے ۔ ہرگز ہرگز اس سے جلدی نہ کی جاوے گو سات سال ہی گذر جائیں ۔ جو دنیا کی عمر کا ایک عدد ہے ۔ ایسے لوگ بہت امید سے کہا جاتا ہے ۔ کہ آخر اپنے مطلب کو پاتے ہیں ۔ مگر جلدی کرنے والے اپنے مطلب کو نہیں پاتے ۔ دوسرے یہ کہ چونکہ آسمان سے ایک انقلاب کا ارادہ ہو رہا ہے کہ تا غلط کار اور بدعتی مسلمانوں کو کم کرے اور سچے مسلمان جو کتاب اللہ کے موافق چلتے ہیں ۔ ان کو زیادہ کرے تو پھر آپ دنیا کے اسباب کے ڈر کر کیوں اس سلسلہ سے دور رہتے ہیں کیا بجز خدا تعالیٰ کے کوئی اور بھی قادر ہے جس سے ڈرنا چاہئے ۔ یقین ہے کہ اگر آپ سچے دل سے پورے جوش سے پورے صدق سے پورے وفا سے اس سلسلہ میں داخل ہوں تو کچھ مدت کے بعد خدا تعالیٰ آپ کے لئے کچھ بندوبست کر دیگا ۔ کیونکہ زمین و آسمان دونوں اس کے اختیار میں ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھلے کھلے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا اور اپنے مال دولت اور اقارب کی کچھ بھی پرواہ نہ کی آخر تیس برس کے بعد خدا نے ان کو بادشاہ کر دیا جو شخص مردوں کی طرح خدا کی طرف آتا ہے اس پر رحم کیا جاتا ہے گو کچھ عرصہ کے بعد ہی ہو ۔ اور جو شخص نفرت سے دیکھتا ہے اس کی عادت سنت اللہ یہ نہیں ہوتی کیونکہ وہ ... سے مخلوق کو خدا کا شریک سمجھتا ہے ۔ ایسا شخص ہمیشہ ناقص الدین رہتا ہے ۔ وہ اپنے سے زندگی بسر کرتا ہے ۔ جمعیت میں نہیں رہ سکتا ڈرتا ہے کہ کسی کو اطلاع ہو ۔ دیکھو طاعون کے دنوں میں غضب الٰہی مشتعل ہے ۔ اول حق کو خوب تحقیق کر لو ۔ اور پھر اپنی سب عزت اس پر قربان کر دو ۔ اور اس کے لئے دکھ اٹھاؤ گالیاں سنو ۔ تا آسمان پر تمہاری عزت ہو ۔ اور عقدہ سربستہ کھل جائے والسلام

غلام احمد ۔ ۱۷ جون ۱۹۰۲ء

بخدمت مسیح موعود و مہدی معہود

اے پناہ دین حق اے مہدی آخر زمان
اے امام الاتقیا اے رہبر والا مکان

اے کہ از فضل خدا گردد دعائت مستجاب
رحمتش نازل شود بر روئے تو از آسمان

ذات پاکت گشتہ بہر طالبان معرفت
چشمۂ فیضان حق شد تربت دار الامان

حلم و رفق و بردباری ہست ذاتی جوہرت
دشمناں را نیک خواہی دوستاں را مہربان

بیکساں را دستگیری گمرہان را رہ نما
بحر عرفان تو جاری گشت بہر این و آن

اولیاء را خاتمی و حجۃ اللہ بر زمین
ظل سبحانی و خوان معرفت را میزبان

دین و ملت را تو لی حامی و ناصر بالیقین
ناخدائے کشتی اسلام ہستی بے گمان

از دمت پامال کردی فتنۂ دجال را
آرے ہستی عیسیٰ موعود شاہ مرسلان

آمدی آنگہ کہ تاریکی عصیاں گشتہ بود
بر رخ عالم محیط و دین ہمچوں داستان

احمد مختار و در کشفت مدام آموزگار
عقل اول سایہ افگن بر وجود ت ہر زمان

پاکبازان مستفیض از فیض بے پایان تو
عالماں بے بدل ہر آستانت مدح خوان

قوت قدسیاست شد باعث نور و ضیا
شوکت اسلام پیدا گشت باز اندر جہان

گشت از فلکت نمایاں نور فرقان صاحب ...
کیش باطل گشت ویران زیر تیرہ فاکدان

گرچہ اندک در دبستان تہان آموختی
لیک بخشیدت خدا اعجاز در تازی زبان

در حقائق بے عدیلی در معارف بے مثال
بر تو گردد منکشف از عون حق سر نہان

تیغ برہان تو از شمشیر آہن تیز تر
زیں سبب نبود ترا حاجت بہ شمشیر و سنان

بہر آزار تو کوشیدند اعدائت مگر
صدق تو پیدا شد و بر دند خسران و زیان

دہریہ و آریہ پیشت سپر انداختند
عیسوی را نگی گریختند از امتحان

مولویاں مخالف ہم نکردند ابتہال
پیش رب ذوالمنن تا کذب شان گشتی عیان

خیر چراغ دستگیر و اسمٰعیل ولیکھرام
آتھم و جعفر کہ بود او ساکن ہندوستان

این ہمہ از مرگ خود کردند ثابت بر جہان
کز خدائے پاک داری طاقت و تاب و توان

منکسف شد آفتاب و منخسف شد ماہتاب
در مہ رمضان تا کہ از بہر تو باشد نشان

وابہ و طاعون ظاہر گشت وقت دعوت
فی الحقیقت شد گواہ بر صدق تو کون و مکان

چوں تو کے نامید امامی تا قیامت بعد از ان
بر دشمنان جہل تو افتند عذاب جان ستان

از نشان ہائے صداقت من ترا بشناختم
چہرۂ ذات دیدم چو دانستم کہ ہستی راز دان

مدتے شد گشتہ ام در پنجۂ شیطان اسیر
آمدم اکنوں مگر از نفس امارہ بجان

ملجا و ماوی نمے یابم بجز در وا زوات
کن دعا حاصل شود تسکین خاطر آنچنان

کز تکالیف زمان ناید غمے بر خاطرم
داز سرور جان نزا باشم بدنیا و در جہان

خادم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ احمد دین منشی فاضل زمیندار شادیوال ضلع گوجرات حال نقلنویس دفتر ضلع سیالکوٹ

ضروری بات

منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر صاحب اپنا پورا پتہ نمبر خریداری اور رقم منی آرڈر درج کر دیا کریں ۔ کیونکہ اس کے بغیر بڑی دقت ہوتی ہے ۔ کثرت کام کی وجہ سے بعض وقت کوپن پر منی آرڈر سے نقل کرانا بھول جاتا ہے اور عرصہ تک وہ منی آرڈر امانت میں رکھنا پڑتا ہے اور اس شخص کے حساب میں روپیہ جمع نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ ٹھیک نہ ہو اگرچہ ایسی رقموں کو بھی درج حساب درج اخبار کر دیا جاتا ہے تاہم فرستندہ کے نام پر درج نہیں ہو سکتیں ۔ منیجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین

کیا دعویٰ بے دلیل قابل قبول ہو سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں ۔ تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ دنیا کے سامنے اس بات کو پیش کیا جاوے کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے ۔ اور یہی ہے جس کے سچے اور مستحکم اصولوں پر چل کر انسان نجات حاصل کرتا ہے اور یہ نہیں کہ نجات کی امید مرنے کے بعد وابستہ ہے ۔ بلکہ نجات نقد پیش کرتا ہے کہ اسی دنیا سے نجات یافتہ انسان کو اس کے اظلال اور آثار محسوس ہونے لگتے ہیں ۔ اور اس کے علامات ظاہر ہو جاتے ہیں اور بہشتی زندگی شروع ہو جاتی ہے ۔ یعنی دنیا ہی میں بشارتیں عطا ہوتی ہیں ۔ حزن و خوف ان سے دور کیا جاتا ہے ۔ ان کو استقامت ملتی ہے ۔ ملائکہ کا نزول ان پر ہوتا ہے اور آئندہ کی خبریں ان کو بتلائی جاتی ہیں ۔ پس دعوے تو اتنا بڑا دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے ۔ اور دلیل کوئی نہ دی جاوے ۔ صرف یہ کہہ دیا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے ۔ اور نجات اسی میں ہے یہ صرف دعویٰ ہے ۔ جب تک اس پر دلیل نہ ہو ۔ یہ دعوے قابل قبول نہیں ہو سکتا ۔ اور دلیل یہی ہے ۔ کہ کوئی ایسا شخص پیش کیا جاوے ۔ جو اسلام پر پوری طرح عمل درآمد کرنے سے وارث الجنۃ اور نجات یافتہ کہلانے کا مستحق ہو اور اس میں وہ سب باتیں موجود ہوں جو ایک نجات یافتہ شخص میں ہوا کرتی ہیں یعنی اسے دنیا میں ہی بشارتیں عطا ہوتی ہیں ۔ حزن و خوف اس سے دور کیا گیا ہو ۔ استقامت بدرجۂ اولیٰ اس میں موجود ہو ۔ ملائکہ کا اس پر نزول ہوتا ہو ۔ اور آئندہ کی خبریں اس کو بتلائی جاتی ہوں ۔ سو الحمد للہ کہ آج ہم میں ہمارا امام موجود ہے جس میں یہ سب باتیں موجود ہیں ۔ اور جس کا وجود اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر ایک کافی و شافی دلیل ہے اور وہ کل دنیا کے لئے برہان ہے ۔ پس کسی اخبار کے ایڈیٹر کی یہ تجویز پیش کرنی کس قدر لغو ہے ۔ کہ ریویو آف ریلیجنز میں اسلام کی اشاعت کے متعلق ہی مضامین لکھے جائیں مگر حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ نہ ہو ۔ گو ریویو کے کارکنان نے ہمارے بھائیوں کی تہذیب لانے کی خوشی میں ایسی تجویز کو حضرت امام علیہ السلام کی منظوری کے بعد قبول ہی کر لیا ہو ۔ اور یہ بھی انکی فراخ دلی اور وسیع حوصلگی کی علامت ہے تاہم اہل دوران کو مناسب ہے کہ وہ ایسی باتیں پیش کرتے ۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ کوئی کہے ۔ دعوے پیش کرو مگر دلیل نہ پیش کرو ۔ مذہب کا اصل مطلب ہے ۔ بندہ کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر دینا ۔ اور یہی بات ہے ۔ اور یہی نکتہ ہے ۔ جہاں اسلام کی اصلی چمک نظر آتی ہے ۔ اور سارے مذاہب کی تکذیب ہو اور اسلام کی صداقت پر مہر لگتی ہے اور یہیں آکر سارے مذاہب شکست فاش کھا جاتے ہیں ورنہ مختلف باتوں پر دو ۔ طلاق وغیرہ پر تو چہ میگوئیاں چلی جاتی ہیں ۔ اور نہ یہ کسی مذاہب کی صداقت کے معیار قطعی طور پر قرار پا سکتے ہیں ان باتوں پر تو بحث کرنے سے صرف مطلب ہے ۔ اسلام کا حسن ظاہر کرنا اور اس کے مختلف اصولوں کی خوبیوں کا مخالفین پر اظہار کر دینا ۔ گو ان اصولوں کی خوبیوں اور حسن کو اس مذہب کی صداقت کی تائید میں پیش کر سکتے ہیں ۔ مگر صداقت کا سارا دار و مدار ان پر نہیں ہو سکتا ۔ صداقت کا دار و مدار اسی پر ہے کہ جو مذاہب اپنی صداقت منوانا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ بندہ کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرا دے ۔ صرف لفاظی سے نہیں ۔ بلکہ واقعی طور پر ۔ اور ایسے وجود پیش کرے جو اس کے اصولوں پر کاربند ہو کر باخدا انسان بن گئے اور نجات پا گئے ۔ تا وہ اس کے دعوے پر بطور دلیل کے ہوں ۔ ورنہ دعوے بلا دلیل ہے ۔ یوں تو یہودی اور عیسائی وغیرہم بھی نجات نجات پکارتے ہیں ۔ مگر وہ دعویٰ ہے جس پر کوئی دلیل نہیں چنانچہ خدا کے کلام میں نہایت فصیح و بلیغ طور پر حجت تمام کی گئی ہے ۔

وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصٰرٰی تلک امانیھم ۔ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین

ترجمہ ۔ اور ان اہل کتاب نے جو کہا کہ یہودیوں اور نصرانیوں کے سوائے کوئی بہشت میں ہرگز داخل نہ ہوگا ۔ ان کے یہ ڈھکوسلے ہیں (خیالی پلاؤ ہیں) ان سے کہدو کہ اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو ۔ تو کوئی برہان یعنی دلیل پیش کرو ۔ برہان سے یہی مراد ہے کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم ہی وارث الجنۃ ہیں ۔ اور نجات یافتہ ہیں تو کوئی ایسا شخص پیش کرو جس میں نجات یافتہ لوگوں کی علامات پائی جاتی ہوں ۔ جس پر نزول ملائکہ ہوتا ہو ۔ اور اسے آئندہ کی خبریں بتائی جاتی ہوں ۔ اور استقامت سے اسے حصہ ملا ہو حزن و خوف اس سے دور کیا گیا ہو اور اسے بشارتیں عطا ہوتی ہوں تا وہ شخص تمہارے مذہب کی صداقت پر بطور دلیل اور برہان کے ہو اور اگر یہ نہیں تو پھر یہ دعویٰ نرے ڈھکوسلے اور خیالی پلاؤ ہیں جن کو کوئی قبول نہیں کر سکتا ۔ اب دیکھو یہاں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خدا تعالیٰ نے اس طرح دوسرے مذاہب پر حجت تمام کی اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا یہی ثبوت ہے ۔ کہ ہر زمانے میں اور اب بھی خدا تعالیٰ اسی طرح دوسرے مذاہب پر حجت تمام کرتا چلا آتا ہے کہ اسلام میں ہر وقت ایسے لوگ دنیا میں موجود رہے ہیں جن کا وجود ثابت کرتا رہا ہے کہ نجات اسلام ہی میں ہے ۔ اور ان میں چونکہ نجات یافتہ ہونے کی کل علامات موجود تھیں اس لئے وہ اسلام کی طرف سے بطور دلیل اور برہان کے تھے ۔ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ہمارے امام و آقا علیہ السلام کے وجود میں خدا تعالیٰ نے اسلام کی طرف سے برہان پیش کیا ہے پھر کس قدر بدنصیبی ہو کہ جس دلیل اور برہان کو خدا تعالیٰ نے اسلام کی طرف سے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے ہم اسے ہی چھپا دیں اور نرا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کریں ۔ اگر نرا دعوے ہی پیش کرنا تھا ۔ تو پھر امام کے وجود کی کیا ضرورت تھی ۔ نعوذ باللہ منہا ۔

یہی تو دلیل ہے کہ جہاں کل مذاہب کا منہ بند ہو جاتا ہے ۔ ؎

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

ایک دفعہ ایک نوجوان جوشیلے آریہ نے مجھ سے ذکر کیا کہ انہیں اپنی سماج کی طرف اشارہ ہوا ہے کہ اس شہر میں لیکچر دیں اور آریہ سماج کی صداقت کو ثابت کریں ۔ میں نے پوچھا ۔ کہ مذہب کا اصلی مطلب کیا ہے ۔ کہنے لگے کہ خدا سے ملنا ۔ نجات ۔ میں نے کہا کہ اگر اثنائے لیکچر میں کوئی من چلا آپ سے پوچھ بیٹھا ۔ کہ کیوں صاحب کل مذاہب سے آپ ہمیں علیحدہ کر کے اپنے مذہب میں داخل تو کرنا چاہتے ہیں مگر پہلے یہ تو بتلائیں کہ آپ یا آپ کی سماج کے کسی بڑے مقدس ممبر نے خدا پایا ہے ۔ [illegible] حاصل کر لی ۔ اور اس میں باخدا اور نجات یافتہ انسان کی [illegible] علامات پیدا ہو گئیں تو آپ کیا جواب دیں گے ۔ یہی کہ [illegible] ۔ اگر کہو گے کہ ہاں ۔ تو اس شخص کو پیش کرو ۔ اور نہیں کر سکتے تو آپ کے سارے دعوے نری لفاظیاں ہیں ۔ ہرگز قابل قبول اور لائق اعتبار نہیں آپ کو دوسرے مذاہب پر کوئی فوقیت نہیں مل سکتی جب تک آپ نجات یافتہ شخص بطور دلیل کے نہ پیش کریں ۔ اس کے بعد ان آریہ صاحب کا لیکچر ہوا ۔ خدا جانے انہیں توفیق نہ ملی یا حوصلہ نہ پڑا ۔ اگر انہوں نے میری پیش کردہ بات کا خیال رکھا تو انشاء اللہ العزیز تمام عمر لیکچر دینے کا حوصلہ نہیں پڑیگا ۔

سو جب بلا دلیل کے دعویٰ پیش کرنا خود خدا تعالیٰ کے قول کے مطابق نرے ڈھکوسلے ہیں تو پھر کسی اخبار کے لائق ایڈیٹر کا اس بات پر زور دینا کہ دعوے بلا دلیل پیش کیا جائے ۔ کیسا عجیب در عجیب ہے ۔ کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ مردہ اسلام دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے اور اگر یہ نہیں چاہتے بلکہ چاہتے ہیں کہ یہ ثابت کیا جائے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے ۔ تو پھر محض زبان سے کہنا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے دعویٰ بلا دلیل ہے جب تک نجات یافتہ شخص بطور دلیل کے نہ پیش کیا جاوے جس کا وجود اس بات کا ثبوت ہو کہ واقعی اسلام کا خدا زندہ خدا اور اسلام کا نبی زندہ نبی ہے اور قرآن کریم زندہ کتاب ہے ۔ اور اس طرح اسلام کی زندگی پر مہر لگ جائے اور ایسا شخص الحمد للہ کہ ہم میں موجود ہے اور وہ وہی ہے جو آج

ہمارا امام ہے مگر آہ کس بیدردی کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ اس شخص کو دنیا کے سامنے نہ پیش کرو۔ دوسرے لفظوں میں گویا یہ کہ اسلام میں سے اس کی روح نکال کر بیجان نعش کو دنیا کے سامنے پیش کرو کیا یہ اسلام کی خیر خواہی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس دلیل کو جو خدا نے اسلام کی صداقت پر دنیا کے سامنے پیش کی ہے چھپاتا ہے۔ جو سخت غلطی ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ نے خود ہی اس غلطی کی اصلاح کر دی اور اخبار کے ایڈیٹر صاحب حبیب اسلام کی زندگی کا نام آیا تو خود ہی نکل گئے افسوس ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا وجود جو بطور برہان اور نیّر کے ہے۔ اس پر تو مسلمانوں کو ناز کرنا چاہیئے تھا کہ آج اس شخص کے وجود کو پیش کر کے ہم اس دنگل میں جو مذاہب کا لگا ہوا ہے کل مذاہب پر فتح پاتے ہیں۔ اس وجود کو تو بطور فخر اور ناز کے پیش کرنا چاہیئے۔ نہ کہ چھپانا چاہیئے۔ مجھے تو جب یہ خیال آجایا کرتا ہے۔ تو میری روح وجد کرنے لگتی ہے۔ کہ یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر کہ اس ضلالت کے طوفان میں کیسی مستحکم دلیل ہمیں عطا کی ہے خدا تعالیٰ اس حجۃ الاسلام کو دیر تک ہم میں رکھے اور اسلام کا غلبہ اس شخص کے ہاتھ پر ہوا۔ اور ہمیں اس شخص کے خدام میں خدا تعالیٰ آخرت میں کھڑا کرے۔

الراقم

احمدؐ کے در کا بھکاری۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ

چراغ دین کے متعلق پیشگوئی کے الفاظ

(منقول از دافع البلاء مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

رات اسی شخص چراغدین کا ایک اور مضمون پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بڑا خطرناک اور زہریلا اور اسلام کے لئے مضر ہے اور سر سے پیر تک لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے چنانچہ اس میں کلمات کہ میں رسول ہوں اور رسول بھی اولوالعزم۔ اور اپنا کام یہ لکھا ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کرا دے اور قرآن اور انجیل کا تفرقہ باہمی دور کر دے اور ابن مریم کا ایک حواری بن کر یہ خدمت کرے اور رسول کہلاوے اور ہر ایک شخص جانتا ہے کہ قرآن شریف نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ انجیل یا توریت سے صلح کرے گا بلکہ ان کتابوں کو محرّف مبدّل اور ناقص اور ناتمام قرار دیا ہے۔ اور تاج خاص اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ کا اپنے سر پر رکھا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ سب کتابیں انجیل توریت قرآن شریف کے مقابل پر ... ناقص اور محرّف اور مبدّل ہیں اور تمام بھلائی قرآن میں ہے ... اور آج آسمان کے نیچے بجز قرآن حمید کے اور کوئی کتاب نہیں ... ... عقل اور ناتمام ... ... پاک ...

کی ہتک عزت ہے۔ گویا رسالت اور نبوت بازیچۂ اطفال ہے نادانی سے یہ نہیں سمجھتا کہ گو پہلے زمانوں میں بعض رسولوں کی تائید میں اور رسول بھی ان کے زمانہ میں ہوئے تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ ہارون لیکن خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء اس طریق سے مستثنیٰ ہے اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرا کوئی مامور اور رسول نہیں تھا اور تمام صحابہ ایک ہی ہادی کے پیرو تھے اسی طرح اس جگہ بھی ایک ہی ہادی کے سب پیرو ہیں۔ کسی کو دعویٰ نہیں پہنچتا کہ وہ نعوذ باللہ رسول کہلاوے۔ ... ... قریباً تیس سال سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ مگر اس نے (چراغدین) تو صرف چند ماہ سے پیدائش لی ہے اور میں اس کی شکل بھی اچھی طرح سے شناخت نہیں کر سکتا۔ کہ وہ کون ہے اور نہ وہ ہماری صحبت میں رہا۔ ... ... میں تو جانتا ہوں کہ وہ ان تمام کوچوں سے محروم ہے۔ نفس امارہ کی غلطی نے اس کو خود ستائی پر آمادہ کیا ہے۔ پس آج کی تاریخ سے وہ ہماری جماعت سے منقطع ہے۔ ... ... چراغدین کی نسبت یہ مضمون لکھ رہا تھا کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجکو خدائے عزّوجل کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ نزل بہ جبیز یعنی اس پر جبیز نازل ہوا۔ اور اسی کو اس نے الہام یا رؤیا سمجھ لیا۔ جبیز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اتر سکے۔ اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں جس کی طبیعت میں کمینگی اور رذیلانگی اور بخل کا حصہ زیادہ ہو اور اس جگہ جبیز سے مراد وہ حدیث النفس اور اضغاث الاحلام ہیں جن کے ساتھ آسمانی روشنی نہیں اور بخل کے آثار موجود ہیں اور ایسے خیالات خشک مجاہدات کا نتیجہ یا تمنا اور آرزو کے وقت القاء شیطان ہوتا ہے۔ اور یا خشکی اور سوداوی مواد کی وجہ سے کبھی انسانی آرزو کے وقت ایسے خیالات کا دل پر انعکاس ہو جاتا ہے اور چونکہ ان کے نیچے کوئی روحانیت نہیں ہوتی۔ اس لئے الٰہی اصطلاح میں ایسے خیالات کا نام جبیز ہے اور علاج توبہ و استغفار اور ایسے خیالات سے اعراض کلی ہے ورنہ جبیز کی کثرت سے دیوانگی کا اندیشہ ہے۔ خدا ہر ایک کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ منہ۔

رات کو عین خسوف قمر کے وقت میں چراغدین کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا۔ اِنِّیْ اُذِیْبُہٗ۔ مِنْ یُرِیْبُہٗ میں فنا کر دوں گا۔ میں غارت کر دوں گا۔ میں غضب نازل کروں گا۔ اگر اس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا اور رسالت اور مامور ہونے کے دعوے سے توبہ نہ کی۔ اور خدا کے انصار میں جو سالہائے دراز سے خدمت اور نصرت میں مشغول اور دن رات صحبت میں رہتے ہیں ان سے عذر تقصیر نہ کرائی کیونکہ اس نے جماعت کے تمام مخلصوں کی توہین کی کہ اپنے نفس کو ان سب پر مقدم کر لیا۔ حالانکہ خدا نے بار بار براہین احمدیہ میں ان کی تعریف کی اور ان کو سابقین قرار دیا اور کہا۔ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا اَصْحَابُ الصُّفَّةِ۔

اور جبیز اس خشک روٹی کو کہتے ہیں کہ دانت اس کو نہ توڑ سکیں اور وہ دانت کو توڑے اور حلق سے مشکل سے اترے اور امعاء کو بیمار اور قولنج پیدا کرے۔ پس اس لفظ سے بتلایا کہ چراغ الدین کی یہ رسالت اور یہ الہام محض جبیز اور اس کے لئے مہلک ہیں۔ مگر دوسرے اصحاب جن کی توہین کرتا ہے۔ ان پر مائدہ نازل ہو رہا ہے اور ان کو خدا کی رحمت سے بڑا حصہ ہے۔

مائدہ چیزیست وگر خشک نان چیزے دگر
خوردنی ہرگز نباشد نان خشک اے بے ہنر
دوستاں را مائدہ بدہند از مہر و کرم
پارہ ہائے خشک نان بیگانگاں را نیز ہم
نیز ہم پیش سگاں آن خشک ناں نے افگنند
مائدہ از لطف ہا پیش عزیزاں مے برند
ترک کن ایں خشک ناں را ہوش کن فرزانہ باش
گر خردمندی پئے آں مائدہ دیوانہ باش

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کے واسطے ایک مدرس جونیر ٹرینڈ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔
درخواستیں آویں بنام۔ سکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء۔ نمبر ۱۰۷۶۔ ارتضیٰ علی صاحب — سے
۲۸ " " نمبر ۸۲۵۔ محمد امام الدین صاحب — عا/۱۲
۲۸ " " نمبر ۱۰۲۸۔ محمد فاضل صاحب — عا
۲۹ " " نمبر ۱۰۸۸۔ رحمت علی صاحب — عا/۱۲
۲۹ " " نمبر ۱۰۲۰۔ مہتاب الدین صاحب — عا/۱۲
۲۹ " " نمبر ۲۰۰۔ محمد حسین صاحب — سے
۲۹ " " نمبر ۱۰۱۱۔ سید نعمت علی شاہ صاحب — عا/۱۲
۲۹ " " نمبر ۱۴۶۔ عبد اللہ صاحب — عا
۲۹ " " نمبر ۹۹۵۔ قاضی عبدالرحیم صاحب — عا/۱۲
۳۱ " " نمبر ۱۰۹۷۔ حافظ شیر محمد صاحب — عہ
۳۱ " " نمبر ۵۵۰۔ محمد عبدالرحمان صاحب — عا/۱۲
۳۱ " " نمبر ۶۶۶۔ غلام رسول صاحب — عا
یکم اپریل ۱۹۰۶ء۔ نمبر ۱۰۹۔ خواجہ کمال الدین صاحب — عا
۲ " " نمبر ۱۲۹۔ محمد افضل صاحب — عا/۱۲
۲ " " نمبر ۹۴۳۔ یوسف علی صاحب — عا/۱۲
۲ " " نمبر ۱۰۹۴۔ محمد خان صاحب — عا/۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ ربہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میں آپ کے اخبار گوہر بار میں چند سطور واسطے اندراج تحریر کر کے بھیجتا ہوں امید ہے آپ ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو جوڑ کر ضرور درج فرماویں گے ۔ فقط ۔ والسلام

چشمہ مسیح کی اشاعت قصور میں

آپ کے اخبار میں چشمہ مسیح کا اشتہار پڑھ کر جماعت احمدیہ قصور نے مشورہ کیا کہ چشمہ مسیح کی بہت سی کاپیاں منگوائی جاویں اور ان کو مفت تقسیم کرا دیا جاوے ۔ اور جس دجل کو پادری واعظین گلی گلی کوچوں کوچوں میں لئے پھرتے ہیں اس کو طشت از بام کیا جاوے ۔ چنانچہ اسی وقت چندہ جمع کر کے ۵۰ عدد کاپیاں قادیان سے منگوانے کے واسطے خط تحریر کر دیا گیا ۔ اور پھر جناب خان بہادر جناب شیخ میراں بخش صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و سب جج بہادر جو اس سلسلہ عالیہ سے نہایت درجہ کی دلچسپی رکھتے ہیں ۔ انہوں نے بھی ۲۰ عدد کاپیاں منگوا کر مفت تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ ۴ - اپریل ۱۹۰۶ء کو کل ۷۰ عدد کاپیاں بذریعہ وی پی پہنچ گئی تھیں ۔ پھر جلسہ ہوا کہ ایک عام جلسہ کیا جاوے ۔ اور اس میں چشمہ مسیح کو پڑھ کر سنایا جاوے چنانچہ اسی وقت ایک اشتہار بہ عبارت ذیل پریس کے قلمی لکھ کر تمام شہر کے دروازوں پر اور دیگر جگہ پر چسپان کیا گیا ۔ جس کا مضمون یہ تھا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک پادری کی کرتوت

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

صاحبان ۔ اہل اسلام اور عیسائیت کا مدت سے مقابلہ چلا آیا ہے مگر اب مذہب عیسوی کا خاتمہ قریب ہے ۔ کیونکہ اب روشنی کا زمانہ آگیا ہے اور خود یورپ کے محققین نے انجیل پر حملے کرنے شروع کر دئے ہیں جو پبلک پر پوشیدہ نہیں ۔ مگر ہندوستان کے سیاہ رنگ کے پادری اب بھی مردہ خدا کو پیش کرتے ہیں حالانکہ وہ مدت سے مر کر پیوند خاک ہو چکا ہے ۔ حال میں ایک پادری نے رسالہ ینابیع الاسلام نام لکھکر شائع کیا ہے ۔ جس میں اس نے مسلمانوں کے دل دکھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور قرآن پاک پر بیجا حملے کر کر اپنی اندرونی گندگی کو ظاہر کیا ہے ۔ جس کو پڑھ کر ہر ایک مسلمان کا دل کباب ہوتا ہے ۔ چنانچہ ینابیع الاسلام کا جواب اس باغیرت مرد نے یعنی ہمارے آقا و نامدار حضرت سیدنا

بروح القدس حضرت جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام قادیانی نے نہایت تہذیب اور حقائق و معارف سے تحریر فرمایا ہے ۔ اس لئے ہماری منشا ہے کہ اس کو عام پبلک میں جلسہ کر کے سنا دیا جاوے چنانچہ بروز جمعہ مطابق ۶ - اپریل ۱۹۰۶ء بر مکان مرزا افضل بیگ صاحب مختار احمدی بیرون دروازہ موری ۵ بجے شام کے شروع ہوگا ۔ اس لئے آریہ و عیسائی و اہل اسلام کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف فرما کر روحانی فیض اٹھاویں

نوٹ ۔ کسی صاحب کو جلسہ میں بحث کرنے کی اجازت نہیں ہے

المشتہر ان
جماعت احمدیہ قصور ۔ ۴ - اپریل ۱۹۰۶ء

۶ - اپریل ۱۹۰۶ء کو ۵ بجے شام مکان مرزا افضل بیگ صاحب مختار عدالت قصور جلسہ شروع ہوا ۔ ہم کو امید نہ تھی کہ لوگ آئیں گے کیونکہ اس شہر کے لوگ دنیا کے دھندوں میں غرق ہیں اور سود نے ان کے دلوں کو مسخ کر دیا ہوا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ بعض روحیں سعید الفطرت بھی ہیں ۔ لیکن ہماری امید کے برخلاف لوگ جمع ہو گئے ۔ معلوم ہوتا ہے ۔ مولوی غلام دستگیر قصوری کے مباہلہ کی موت نے لوگوں کے دلوں کو ہلا دیا ہے ۔ خیر ۵ بجے شام کے یہ عاجز جماعت کے حکم سے چشمہ مسیح کو سنانے کے واسطے اٹھا اور باآواز بلند حاضرین کو سنایا گیا ۔ آریہ اور اہل اسلام کی تعداد اچھی ہو گئی تھی ۔ مگر افسوس مردہ پرست کچھ ایسے گھبرا گئے تھے کہ شکل تک نہ دکھائی ۔ بلکہ اندر ملی کو منع کر دیا کہ وہاں نہ جانا ۔ خیر ہم نے قریب ۸ بجے شام جلسہ برخواست کیا لوگوں نے بڑی خوشی سے سنا ۔ بلکہ مجھ کو تو بعض روحیں مستعد پائی جاتی ہیں جلسہ میں جو لوگ آئے ہوئے تھے ۔ جلسہ کے وقت سب کو ایک ایک کاپی چشمہ مسیح کی دی گئی ۔ یعنی جو لوگ پڑھ سکتے تھے ۔ باقی کاپیاں عیسائیوں کے گھروں میں ان کو پہنچا دی گئیں اور عمدہ مسلمین جو شہر میں آتے جاتے ہیں ۔ ان کو بھی ایک ایک کاپی دی گئی اور شہر کے روساء اور وکلاء و دیگر عہدہ داران جو ڈسٹرکٹ وغیرہ کو بھی دی گئی ۔ گویا اس وقت قصور میں عیسائیوں کے واسطے ماتم کا دن ہو گیا کیونکہ ان کے مردہ خدا کی وہ قلعی کھل گئی جس کو وہ چھپاتے پھرتے تھے ۔

گو افسوس کہ بعض نام کے مسلمان اس جلسہ میں صرف اس واسطے شریک نہ ہوئے کہ یہ تصنیف آقائے نامدار حضرت سیدنا بروح القدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود قادیانی کی ہے بلکہ کسی پر بس نہیں کی ۔ اشتہار پڑھ کر [illegible] لگائی گئیں [illegible] بروح القدس کا ۔ مگر وہ یاد رکھیں کب تک خدا کے نور کو سینہ کی پھونکوں سے [illegible] بجھانے کی کوشش کریں گے ۔ وہ نہیں بجھیگا ۔ وہ جس کام کے واسطے آیا ہے اس کو [illegible] کر کے رہیگا ۔ اور [illegible] بزبان خود مولوی غلام دستگیر [illegible] کی طرح آپ مرزا صاحب کے راستے راستہ صاف کر جاویں گے ۔ یہ کہتے ہیں کہ عذاب کیوں نہیں آیا ۔ کیا یہ خود عذاب مانگتے ہیں ۔ یا اللہ تو ان کو ہدایت دے اور ان کو پہچان دے کہ تیرے مسیح موعود کو پہچان لیں ۔ والسلام

خاکسار قاضی حبیب اللہ احمدی ۔ از قصور ۔ ۷ - اپریل ۱۹۰۶ء

اشاعت میگزین کیواسطے ایک تجویز

مجھے ۲۲ کا چیلنج ملا ۔ اس میں اخویم مولوی محمد علی صاحب کا خط ہے ۔ آپ مجھے کوئی فہرست ایسی دے سکتے ہیں جہاں جماعت ہو ۔ پنجاب ۔ ہندوستان ۔ بنگال ۔ بمبئی ۔ حیدر آباد ۔ سب کی ۔ الحکم سے بھی آپ امداد لے سکتے ہیں ۔ ایسی فہرست پہنچنے پر ایک خاص انتظام کروں گا ۔ یا تو ڈپوٹیشن یا کچھ اور ۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک سو اپنے پاس سے خرچ ڈپوٹیشن میں دوں ۔ اگر مولوی محمد علی صاحب اس تجویز کو پسند فرماویں ۔ یا مجھ سے سو روپیہ فنڈ میں لے لیں ۔ ۹ ہزار روپیہ دو ہزار پرچوں کے لئے درکار ہے ۔ ۹۰ شخص سو سو روپیہ دیویں تو سہل ہے ۔ ۹۰ شخص ایسے ہیں اور ضرور ہیں ۔ میں تو بہت کم حیثیت شخص ہوں ۔ صرف ۵۰ روپیہ تنخواہ پاتا ہوں ۔ جب میں پیٹ کاٹ کر سو روپیہ دیتا ہوں ۔ تو حیف ہے مجھ سے عیالدار کے مقابلہ میں اور لوگ چندہ کیوں نہ دیں ۔ آپ مجھے اس کے متعلق لکھیں کہ کیا تدبیر کی جائے آیا ڈپوٹیشن مناسب ہے یا فہرست کھولنا اور ایسے اشخاص کو لکھنا مناسب ہے ۔

ذوالفقار

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۲۲ - مارچ ۱۹۰۶ء	۱۴۷	محمد بخش صاحب	عا / ۱۲
۲۲ " "	۹۱۳	محمد شریف صاحب	۸ /
۲۲ " "	۲۵۸	حافظ محمد دین صاحب	ے /
۲۲ " "	[illegible]	اللہ لوک صاحب	۸ /
۲۲ " "	[illegible]	نور الدین صاحب	عہ /
۲۵ " "	۵۴	مرزا غلام حیدر بیگ صاحب	۶
۲۵ " "	۵۱۸	شیخ فضل کریم صاحب	عا / ۱۲
۲۶ " "	۱۰۲۳	محمد نصیر علی شاہ صاحب	عا / ۱۲
۲۶ " "	۱۲۸	عبد اللہ و اللہ بخش صاحبان	للعہ / ۹
۲۶ " "	۱۹۱	علی بخش صاحب	تما / ۸
۲۷ " "	[illegible]	مستری امام الدین صاحب	عہ
۲۷ " "	۱۷۹	محمد الدین صاحب	عہ
۲۹ " "	۱۰۱	منشی عبد الحی صاحب	۸ /

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

کی علالت حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقوےٰ اصحاب کے لیے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

خدا کی رحمت اور نماز جنازہ جب مولوی صاحب مرحوم فوت ہوئے تو قریباً ۲½ بجے دن کا وقت تھا اور جونہی کہ مولویصاحب کی رُوح نے پرواز کیا یکایک سُرخ رنگ کا بادل مغرب سے اٹھا اور رفتہ رفتہ تمام محیط آسمان ہوگیا۔ اور جونہی کہ مولوی صاحب کا جنازہ مدرسہ کے نزدیک کھلے میدان میں لے گئے اور کثرت سے لوگ جنازہ کے لئے اکٹھے ہوئے۔ اس وقت نرم سی آندھی چلنی شروع ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہوا ہر طرف سے آتی ہے اور عین مولوی صاحب کے جنازہ کی جگہ اس کا زور کم ہوجاتا ہے۔ ہوا کی اس خاص حرکت میں ایک قوت ارادی پائی جاتی تھی گویا کہ خدا کے فرشتے ہوا کو دھکیل کر اس جگہ لاتے تھے تاکہ وہ بھی اس مبارک انسان کے جنازہ میں شامل ہوں اور اس سچے مومن پر صلوٰۃ کہیں اور خدا سے اس کے لئے رحمت اور مغفرت کے طلبگار ہوں اور جونہی کہ مولویصاحب کے مُنہ پر سے کفن اُتار گیا تاکہ لوگ آپ کا مبارک اور نورانی چہرہ دیکھیں۔ آسمان سے بوندیں ٹپکنی شروع ہوئیں۔ چوں کہ یہ مولویصاحب کی آخری زیارت تھی اس لئے قریباً سب احباب جو اس جگہ موجود تھے۔ اپنے جوش محبت سے چشم پُرآب تھے اور بعض بے اختیار ہو کر رو رہے تھے اور آسمان سے بھی جو قطرے گرتے تھے وہ بالکل رونے سے مشابہ تھے گویا کہ اس وقت ہمارے سامنے ایک ایسے مومن کا نمونہ تھا کہ جس کے مرنے پر زمین اور آسمان دونوں روتے تھے۔

مولویصاحب کے انتقال کے بعد آسمان پر بادلوں کا چھا جانا بالکل ایک غیر معمولی امر تھا۔ یہ بادل ۱۱۔ اکتوبر بعد از دوپہر سے شروع ہو کر اگلے روز صبح کے قریب گیارہ بجے تک رہے۔ یعنی جب کہ مولویصاحب کو دفن[1] کرنیسے ہم لوگ فارغ ہوئے اور اس سے پہلے بھی مطلع بہت دنوں سے برابر صاف تھا۔ اور کوئی بارش کا موسم نہ تھا اور بعد میں بھی صاف ہی رہا۔

[1] مولویصاحب کا جنازہ چونکہ قریب شام پڑھا گیا تھا اور قبر تیار نہ تھی اس لئے اگلی صبح کو دفن کئے گئے ۔ منہ

جیسے کہ میں نے پہلے ہی ذکر کیا ہے۔ حضرت اقدسؑ کی طبیعت چوٹ لگنے کے باعث بہت سا خون نکل جانے کی وجہ سے اور کئی راتوں کی بے خوابی اور بے آرامی سے بہت ضعیف اور کمزور تھی اور بوجہ دوران سر اور ضعف قلب کے اور بھی اس قابل نہ تھے کہ سیڑھیاں چڑھ سکیں یا اتر سکیں اور یہی وجہ تھی کہ چونکہ مولوی صاحب موصوف اُوپر کے چوبارہ میں رہتے تھے۔ جہاں کہ انہوں نے اپنی بیماری کے ایام کاٹے۔ حضرت اقدسؑ نے بارہا چاہا اور کوشش کی کہ انکو اوپر کی منزل میں بحالت بیماری جاکر دیکھیں۔ مگر آپ ان کو نہ دیکھ سکے۔ لیکن جب مولوی صاحب کا انتقال ہوگیا۔ حضرت اقدس نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس عزیز کا جنازہ خود نہ پڑھ دیں اور وہ پیارا جس کے علاج میں کسی قسم کا دقیقہ کوشش کا آپ نے نہ چھوڑ رکھا تھا (اور جن کی کہ ۱۵ روز تک ایسی مہلک بیماری میں زندگی بھی حضرت اقدس کی دعا ہی کا نتیجہ تھی۔) آپ نے یہ نہ چاہا کہ اس مرحوم کیلئے اس آخری دعا اور خدمت میں حصہ نہ لیں۔ اس لئے حضرت اقدس اپنے اوپر جبر کرکے اور بہت سی تکلیف گوارا کرکے مشکل سے نیچے اترے اور نماز جنازہ کے لئے تشریف لے گئے

جس وقت کہ حضرت اقدس اس مرحوم کے جنازہ کے پاس پہنچے اس وقت کا نظارہ بھی قابل ذکر ہے۔ کثرت سے لوگ جنازہ کے لئے جمع تھے جونہی کہ حضرت اقدس پہنچے۔ مولوی صاحب کی نعش تک دو رویہ قطار میں لوگ کھڑے ہوگئے تاکہ حضرت مرحوم تک پہنچ سکیں اس وقت مولویصاحب مرحوم کے مُنہ پر سے کفن ایک طرف کیا گیا۔ حضرت اقدسؑ کچھ عرصہ تک مرحوم کے چہرہ کی طرف دیکھتے رہے اور مرحوم کے لئے دعا میں مشغول رہے۔ اس وقت ایسے محسن آقا کو اپنے جان نثار خادم کے سرہانے کھڑے دیکھ کر (جس نے کہ اپنے عشق اور وفا کو اپنے مولیٰ کے قدموں میں جان دے کر اتمام کو پہنچایا اور اس بزرگ نے بھی اپنی مہربانی اور الطاف کا ایک ایسا نمونہ دکھایا کہ وہ آیندہ نسلوں کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ ہوگا) سب حاضرین کے دل رقت سے بھر آئے اور سب پر ایک محویت کا عالم چھا گیا اور بعض دوست اور عزیز اپنے آپ کو ضبط نہ کر سکے اور پھوٹ پھوٹ کر روئے یہ وقت بھی حضرۃ اقدس کیواسطے ایک بڑا نازک وقت تھا اور یہ ایک سخت ابتلاء اور آزمائش کی گھڑی تھی اور یہ ایک ایسا امتحان تھا جس سے کہ سوائے خدا کے پاک بندوں کے اور کوئی پورے طور پر عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

اب میں ایک عام مشاہدہ کی بات پیش کرتا ہوں۔ جس کسی کا ادنیٰ سا قبیلہ یا خویش و اقارب یا سوسائٹی ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے بھی یہ حالت دیکھی ہوگی کہ اگر کسی دنیادار کا کوئی عزیز سخت بیمار ہوا اور وہ بیماری کے ایام میں باوجود کوشش کے اسے نہ دیکھ سکا ہو اور اگر اُسے دیکھنا نصیب ہوا ہو تو بعد مرگ جب اس کا جنازہ لے جا رہے ہوں۔ ہر ایک نیک طینت اور شریف انسان جو انسانی حالات کی مختلف کیفیات کو اپنے لئے ایک سبق حاصل کرنے کے لئے مطالعہ کرنے کا عادی ہے یا لوگوں کی تکالیف کو دور کرنے کے لئے ایسے مواقع میں شامل ہوتا ہے وہ اس نظارہ کو اور جو ایسے وقت میں دل کی حالت ہوتی ہے خوب سمجھ سکتا ہے اور جیسے کہ وہ اس واقعہ کو پڑھے گا۔ اس کی آنکھوں کے آگے وہ نظارہ پھر جائے گا۔ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ایسی حالت میں والدین اور رفقا اکثر بے صبری کا اظہار کرتے ہیں یا ان کے مُنہ سے یاس اور ناامیدی کے کلمات نکلتے ہیں یا ان کو رونے اور چلانے کے سوائے اور کچھ نہیں سُوجھتا مگر حضرت اقدس نے کمال صبر اور رضا بالقضاء کا نمونہ دکھایا کہ اس درد انگیز حالت کے وارد ہونے پر بھی سوائے اس کے کہ مرحوم کے لئے دعا کی اور کوئی لفظ مُنہ سے نہ نکالا۔ حالانکہ مرحوم مولویصاحب حضرت اقدس کو اپنی اولاد بلکہ اس سے بھی زیادہ عزیز تھے۔ اور ان کی محبت اس مرحوم کے ساتھ اس کے والدین سے بھی زیادہ تھی اور نماز جنازہ بڑے استقلال سے خود پڑھائی اور اس میں مرحوم کے لئے بہت دیر تک دعائے مغفرۃ کرتے رہے۔ اللّٰھم اغفرہٗ واکرم نزلہٗ۔ واحسن مثواہٗ آمین۔

شدت ابتلاء میں رضا بالقضا اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت اقدسؑ کو مولوی صاحب مرحوم کی مفارقت سے بہت صدمہ ہوا اور جنازہ پڑھ کر جب گھر تشریف لے گئے۔ تو فرمایا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین میرے پاؤں کے نیچے سے نکلتی جاتی ہے جیسے کہ زلزلہ آتا ہے۔ اور یہ بلحاظ بشریت کے ضروری تھا۔ کیونکہ حضرت اقدس کو مولویصاحب مرحوم سے جو محبت تھی کسی دنیاوی رشتہ میں اس کی نظیر ملنی محال ہے۔ باوجود اس قدر صدمہ کے آپ کی زبان سے ہر وقت سوائے خداتعالےٰ کے صبر اور شکر کے اور کوئی کلمہ نہ نکلتا تھا۔ بلکہ مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ گھر میں مستورات کو خدا کی رضا پر راضی رہنے کے لئے اور اس کی تقدیر سے سچی صلح کرنے کے لئے اور اس کو اپنا رب اور مربّی سمجھنے کے لئے ہر وقت تلقین کرتے تھے اور حضرت اقدسؑ کی دعا و نصائح ہی کا نتیجہ تھا کہ مستورات نے خصوصاً مولویصاحب کی ہر دو بیویوں نے جن کا کہ بہت بڑا سہارا مولویصاحب کے دم سے تھا (کیونکہ انکی اولاد بھی کوئی نہ تھی)۔

[1] حضرت اقدس علیہ السلام کے "دست تو دعائے تو ترحم زخدا" پر کیسا مبارک ہے، وہ کہ جسکا جنازہ خود حضرت مسیح موعود پڑھیں۔

[1] مگر خدا کے فضل سے مولویصاحب کی روحانی اولاد کثرت سے ان کے لئے دعا کرنیوالی۔ اور انکی رُوح کو ثواب پہنچانیوالی اب بھی موجود ہے یعنی وہ لوگ جنہوں نے آپ کے فیض صحبت سے اسلام کو اور اسلام کے سچے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کے سچے نائب امام زماں حضرت مسیح موعود [illegible]

کوئی جزع وفزع نہ کیا جیسے کہ عام طور پر اس ملک میں مستورات کا دستور ہے۔

اس وقت مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کا نقشہ یاد آتا ہے کہ جو حدیث میں سرور کائنات کے فرزند ابراہیم کی وفات کے تذکرہ میں مذکور ہے۔ حضرت اقدسؑ کی مولوی صاحب کے وفات کے موقعہ پر وہی حالت تھی۔ جو اس دردناک واقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی ہوگی۔ جو کہ آں حضرت کے مفصلہ ذیل الفاظ سے پائی جاتی ہے۔ جو اس پیارے بچہ کی نعش کو جوش محبت سے بوسہ دینے کے بعد حضور نے فرمائے۔

ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون

یعنی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے بھرا ہوا ہے اور ہم اس واقعہ پر سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہتے کہ جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہم اس پر راضی ہیں اور اے ابراہیم تیرے فراق سے ہم غمگین ہیں۔

رضا بالقضا کا ثمرہ

عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے صدمات سے جیسے کہ حضرت اقدسؑ کو پہنچا۔ بعض لوگ مارے غم کے نیم دیوانہ ہو جاتے ہیں اور بعض کے اعصاب کو اس قدر ضعف پہنچتا ہے کہ گویا جوانی میں بوڑھے ہیں اور بڑھاپے موت کا منہ دیکھتے ہیں یا زندہ درگور ہو جاتے ہیں اور بعض طرح طرح کے عوارض اور بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یا کم از کم کئی روز تک ان کو اس غم اور فکر سے نجات نہیں ملتی اور ہر وقت یہی تذکرہ اور رونا ہوتا ہے۔ مگر جو لوگ کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس کی قضا و قدر پر سچے دل سے راضی ہو جاتے ہیں۔ ان پر اس کی رحمتوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے دل پر ایک ٹھنڈک اور سکون نازل کرتا ہے۔ ایک آن کی آن کے لیے بتقاضائے بشریت ان کے دل پر صدمہ ہو تو ہو مگر اس کے بعد فوراً ان کے دل کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قوت اور شجاعت دی جاتی ہے اور وہ صبر اور استقلال کے ساتھ اس مصیبت کو برداشت کرتے ہیں اور وہ ایک آن کے لیے بھی خدا تعالیٰ پر بدظن نہیں ہوتے اور اس کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہوتے۔ اس کے صلہ میں [illegible] خدا تعالیٰ ان کو ان بدنتائج سے محفوظ رکھتا ہے جن سے کہ ایک دنیادار اور خدا کی رحمتوں سے مایوس انسان اپنے لیے ایک [illegible] اور ہلاکت کا منہ دیکھتا ہے۔ وہ [illegible] اسی دنیا میں ان کی دستگیری کرتا ہے۔ اور ان کے لیے اپنے فضل سے ایسے اسباب مہیا کر دیتا ہے کہ وہ آگے سے زیادہ خوشحال ہو جاتے ہیں اور ان کا کوئی کام اللہ تعالیٰ ادھورا نہیں چھوڑتا اور جو کچھ کہ وہ خدا کی راہ میں کھوتے ہیں اس سے بڑھ کر ان کو دیا جاتا ہے اور اس اگلے جہان میں جو کچھ کہ وہ پاتے ہیں اس کا اندازہ کرنا محال ہے۔ ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اولئک علیہم صلوٰت من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون

یعنی ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اپنی صلوٰۃ (یعنی درود) بھیجتا ہے۔ اور اپنی رحمت ان پر نازل کرتا ہے اور دراصل ہدایت یافتہ یہی لوگ ہیں۔

مذکورہ بالا آیت کے ماقبل اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولئک علیہم صلوٰت من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون۔

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کے سچے ایماندار اور متقی ہونے کا اس سے بڑھ کر کوئی اور عملی ثبوت نہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی خوف۔ بھوک۔ نقصان مال یا نقصان جان یا نقصان ثمرات کی مصیبت میں مبتلا ہو اور وہ اس پر بھی صبر کرے اور خدا کی رضا پر شاکر رہے اور ایسی مصیبت کے نازل ہونے کے وقت یہ کہے کہ ہمارا سب کچھ خدا ہی کا ہے۔ اور ہم نے خود بھی اسی کی درگاہ میں حاضر ہونا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مولانا صاحب مرحوم کی بیماری میں حضرت اقدسؑ کو ابتلا کے ان تمام مدارج کو طے کرنا پڑا اور انہوں نے اعلیٰ درجہ کا نمونہ اپنے خدا تعالیٰ پر ایمان اور اس کی رضا پر راضی رہنے کا دکھایا۔ یہ تو حضرت اقدس کے اپنے صبر و استقلال کا نمونہ ہے جو ہم نے دیکھا۔ دوسرا غور طلب امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ مومنین کے ساتھ ہے اور اس صبر کے صلہ میں ہے یعنی ان پر صلوٰۃ اور رحمت نازل کروں گا وہ حضرت اقدس کے حق میں کس طرح پورا ہوا۔ اب میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اصل [illegible] سچے واقعات پیش کرتا ہوں۔ (جیسے کہ میں نے [illegible] کے لیے جو کچھ لکھا ہے سچ لکھا ہے اور خدا تعالیٰ شاہد ہے کہ سچ لکھا ہے اور میں نے مبالغہ سے کام نہیں لیا اور ہرگز نہیں لیا) [illegible] کو کہ ان واقعات کی بنا پر [illegible] حضرت اقدس کے من جانب اللہ ہونے پر ثبوت کی تلاش [illegible] کان کھول کر [illegible] سمجھے کہ وہ [illegible] جہان میں خدا کی رحمت اور فضل سے [illegible] مستحق ہوگا۔ [illegible] چہرہ [illegible] سکے گا۔ [illegible] جہان [illegible]

میں خدا کی لعنت اور غضب سے حصہ لیگا۔ ربنا ولا تجعلنا منہم۔ آمین۔

حضرت اقدس کو جیسے کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے اس بیماری کے ایام میں مختلف رویا و الہامات کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولوی صاحب مرحوم کی بیماری کے انجام سے اطلاع ملتی رہی۔ جس سے کہ اللہ تعالیٰ نے شروع سے ہی ان کے دل کو آہستہ آہستہ اس قضا و قدر کے قبول کرنے کے لیے تیار کیا۔ (جیسے کہ پہلے تفصیلاً* بیان ہو چکا ہے) وفات سے چند روز پہلے یہ الہام بھی ہوا کہ تؤثرون الحیوٰۃ الدنیا یعنی کیا تم اس دنیاوی زندگی کو پسند کرتے ہو (مولوی صاحب کی طرف اس میں اشارہ تھا جن کے لیے دعا کی جاتی تھی کہ شاید اللہ تعالیٰ اپنے قضا و قدر کو ٹال دے یا اس میں عرصہ تک تاخیر ڈال دے) کیونکہ ہمیشہ سے یہی طریق انبیاء علیہ السلام کا چلا آیا ہے جب کبھی کوئی مصیبت یا غم آنے والا ہوتا ہے۔ تو وہ اس کے فضل سے کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ حیات دنیا پر بہت زور نہیں دینا چاہیے دنیا تو اس قابل ہے کہ اس سے دل توڑ کر اس جگہ دل لگایا جاوے۔ جہاں حیات ابدی ملتی ہے۔ پھر مرحوم مولوی صاحب کی وفات سے تھوڑا عرصہ پہلے یہ الہام ہوا تھا کہ ارید الخیر یعنی میں خیر کا ارادہ رکھتا ہوں یہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرۃ اقدس و کل جماعت کی تسلی کے لیے الہام تھا۔ جس سے مولوی صاحب کے حسن خاتمہ کی طرف اشارہ تھا اور اس میں یہ بھی اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی وفات سے احمدی جماعت کو کوئی ضعف نہ پہنچنے دیگا۔ اسی کے ساتھ ہی یہ بھی الہام تھا کہ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنی خدا ہی کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ حد سے زیادہ کسی انسان سے محبت کرنی بھی ایک آدمی کو معبود بنا لینے کے برابر ہوتی ہے۔ یہ جماعت کے لیے ایک قسم کی

---

* بعض رویا اس قسم کے تھے کہ اس وقت ان کے معنے صحت کے سمجھے گئے تھے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ان سے درمیانی صحت مراد تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب مرحوم کو اصل مرض یعنی کاربنکل سے تو قریباً بالکل صحت دیدی تھی مگر دوسرے الہامات میں موت کی تصریح تھی اور وہی تقدیر مبرم تھی وہ اس طرح سے پوری ہوئی کہ مولوی صاحب مرحوم بالاخانہ میں رہتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ جب سوتے تھے اکثر مکان کے [illegible] دروازے کھلے رکھتے تھے۔ رات کو چھالی کھائی [illegible] سردی لگ گئی جس سے ذات الجنب کا عارضہ ہو گیا جس سے کہ ان [illegible] لطیف سا [illegible] کفن میں لپیٹا گیا وغیرہ [illegible] ۴۸ سال کی عمر۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ [illegible] کے الہام ہوئے ہوئے۔

[illegible]

نصیحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی جیسے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت ابوبکرؓ نے سب صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ من کان یعبد محمداً فان محمد قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت۔ یعنی جو کوئی کہ محمد رسول اللہ کی پرستش کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ محمد رسول تو فوت ہو گیا مگر جو خدا کی عبادت کرتا تھا۔ اس کے لئے خدا اب بھی اسی طرح سے زندہ ہے اور اس پر موت ہرگز اور کبھی بھی وارد نہ ہوگی۔ اس الہام میں یہ بشارت بھی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی خود ربوبیت کرے گا۔ اس سے مایوس مت ہو۔ یہ تھی خدا تعالیٰ کی صلوٰۃ اور رحمت جو حضرت اقدس پر مولوی صاحب مرحوم کی بیماری کے ابتداء سے لے کر انتہا تک ہوتی رہی۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کو اس صدمہ کو صبر و استقلال و ہمت مردانہ کے ساتھ قبول کرنے کے لئے طیار کیا اور ہمیشہ سے نصرت الٰہیہ حضرت اقدس کے اسی طرح سے شامل حال رہی ہے۔ جیسے کہ وہ فرماتے ہیں۔

ہاں خداوند کریم و دلبر و محبوب من

داد و ہر دم مید ہد تسکیں مرا چوں غمگسار

اور یہ اس الٰہی تسکین اور تسلی اور صلوٰۃ اور رحمت ہی کا نتیجہ تھا کہ حضرت اقدس نے اس شجاعت کے ساتھ سانحہ عظیمہ کو قبول کیا اور یہ نہیں کہ حضرت اقدس (خدانخواستہ) تصنع کے ساتھ صبر کا اظہار کرتے تھے۔ یا صبر کی تعلیم دیتے تھے۔ بلکہ میں ایمان سے کہتا ہوں کہ ان کے بدن میں قوت معلوم ہوتی تھی اور ان کے چہرہ سے اور طرز کلام سے اعلیٰ درجہ کی شجاعت کے آثار معلوم ہوتے تھے۔ اور الٰہی ربوبیت کا ایک نمایاں اثر حضرت اقدس میں معلوم ہوتا تھا یعنی اس قدر صدمہ کے بعد اس ضعیفی کے عالم میں بظاہر عام مشاہدہ کے رو سے یہ ضروری معلوم ہوتا تھا کہ حضرت اقدس (خدانخواستہ پہلے سے زیادہ کمزور ہو جاتے اور کئی دن کے بعد جا کر ان کی طبیعت سنبھلتی۔ مگر ہم نے بالکل اس کے برعکس+ دیکھا کہ مولوی صاحب کی بیماری کے ایام میں تو حضرت اقدس ... چڑھ سکتے تھے اور قریب قریب ہفتہ کے جمعہ کی نماز کے لئے بھی جامع مسجد میں نہ جا سکتے تھے مگر مولوی صاحب کی وفات کے ایک دن بعد ہی ان میں اتنی قوت ہو گئی کہ جمعہ کی نماز کے لئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے اور اس کے بعد قریباً ہر روز باہر سیر کو تشریف لاتے رہے اور کئی روز تک جماعت کو اپنی ہر ایک تقریر میں صبر اور استقلال اور خدا کی رضا پر راضی رہنے کی تعلیم دیتے رہے اور سب کو ہر طرح سے تسلی اور تشفی دیتے تھے۔

خدام کو نصیحت عین اس وقت کہ ہم مولوی صاحب مرحوم کو دفن کرنے میں مشغول تھے۔ حضرت اقدسؑ کے بڑے صاحبزادے میاں بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدسؑ کی طرف سے پیغام لائے کہ حضور علیہ السلام نے خاکسار اور جماعت کے دیگر سارے احباب کو فرمایا کہ دفن سے فراغت حاصل کر کے چھوٹی مسجد میں آ جاویں چنانچہ سب اس جگہ جمع ہوئے اور حضرت اقدس تشریف لائے اور جماعت کو یوں مخاطب کیا۔

مومن پر جب دکھ آوے شکر کرے کہ اس سے بڑھ کر نہیں آیا۔ ام سلمہ کا پیارا خاوند جب مر گیا۔ اس کے دل میں خیال گزرا کہ اس سے بہتر مجھے کوئی چیز مل سکتی ہے؟ کہا ایمان بڑی چیز ہے۔ نا امید نہ ہو۔ اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور صبر کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس صبر کا اسکو ایسا اجر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں اور سید کونین افضل البشر فخر الاولین والآخرین کی بیوی ہوئیں پھر اس کو اس شکر کی قدر معلوم ہوئی۔

پھر فرمایا۔ ہمیشہ اپنے رب کا خوف دل میں رکھو اور کسی چیز سے ایسا پیار نہ کرو۔ کہ خدا کی راہ میں اسے دینے سے تمہارے دل میں کوئی ہرج واقع ہو۔ خدا کی راہ میں ہمیشہ ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہو۔ خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے تم کو حصہ ملیگا۔ پھر فرمایا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔ یعنی صبر کرنیوالوں کے لئے حضرت اسماعیل اور ہاجرہ کے نمونہ کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کس طرح سے انپر مصائب ٹوٹ پڑیں اور کیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی قدر دانی کی کہ جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنی جان اور مال اور وطن اور ہر ایک چیز قربان کر دینے پر خدا کی رضا کو مقدم کیا تھا۔ انکو کیسا اجر ملا کہ ان کی ذریت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور ہر ایک خیر و خوبی سے انکو حصہ دیا۔ اور اب تک انکی یادگار میں ان مقامات کو حج کے ارکان میں شامل کیا جو ہمیشہ تک یادگار رہیگا۔ پھر فرمایا کہ جو کوئی خدا کی راہ میں کچھ کھوتا ہے اسکو بہت کچھ دیا جاتا ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آئے دن ایسے حادثات اپنے صحابہ میں پیش آتے تھے جیسے کہ ہم کو مولوی صاحب مرحوم کا حادثہ پیش آیا۔ ایک روز آپکے ستر قاری شہید کئے گئے مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو دل ہی ایسا دیا تھا کہ وہ سب باتیں کی برداشت کرتے تھے۔ اور کسیکو اگر اس قدر غم پہنچتا جس قدر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا۔ تو وہ انہی غموں سے ہلاک ہو جاتا۔ فرمایا صحابہ ہر وقت خدا کی راہ میں جان فدا کرنے کے لئے تیار رہتے تھے اور دنیاوی زندگی کی مطلق کوئی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور ہر وقت شہادت کے منتظر رہتے تھے۔ قرآن کریم نے ان کا خوب نقشہ کھینچا ہے کہ منہم من قضیٰ نحبہ ومنہم من ینتظر۔ یعنی ان میں سے بعض ہیں کہ خدا کی راہ میں جان فدا کر چکے ہیں اور بعض ابھی انتظار میں ہیں فرمایا۔ ایک صحابی کا بھائی جنگ میں شہید ہو گیا تھا۔ وہ کھجور کھانے لگا تھا۔ کہا لعنت ہے اے نفس تجھ پر۔ تیرا بھائی تو شہید ہو گیا ہے اور تو کھجوریں کھاتا ہے۔ کھجوریں پھینک دیں اور میدان جنگ میں جا دھسا۔ بہت لڑا اور شہید ہو گیا۔ فرمایا دنیا کی زندگی کو پیار نہ کرو۔ صحابہ کا نمونہ ہمیشہ مدنظر رکھو اور مصائب پر صبر کرو۔ خدا کی درگاہ سے نعم البدل پاؤ گے۔ فرمایا۔ ایک صحابی محنت کے لئے گیا ہوا تھا۔ اس کا ایک ہی بچہ تھا۔ اس کے پیچھے مر گیا۔ جب وہ شام کو گھر واپس آیا۔ اس کی بیوی (یعنی اس بچہ کی ماں نے) نے اس پر ظاہر نہ کیا کہ بچہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس کو صدمہ نہ ہو۔ خوش خوش اپنے خاوند کا خیر مقدم کیا۔ حسب سابق اس کو کھانا کھلایا۔ اسکی خدمت میں مصروف رہی۔ رات کو خاوند سے جماع کیا۔ فرشتے نے آواز دی کہ اس صبر کے بدلہ ایک بچہ اللہ تعالیٰ تجھے عطا کریگا جو ایماندار اور کتاب کا محافظ ہوگا۔

خدا تعالیٰ پر توکل رکھو وہی سب فضلوں کا مالک ہے وہی تمہاری دستگیری کریگا۔ جو شخص اپنے ہاتھ سے اپنی زندگی خدا کی نذر کرتا ہے اس کے اندر کوئی آلائش نہیں رہتی۔ مومن کو چاہیئے کہ خدا کو اختیار کرے اور اس زندگی کو خدا کے لئے سمجھے۔

خدا تعالیٰ دونوں پلڑوں کو دیکھتا ہے یعنی دین اور دنیا۔ مومن اور غیر مومن میں فرقان پہلے انسان اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ پھر آسمان سے نازل ہوتا ہے۔

حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کے اس نمونہ سے ایک سبق میاں نے جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے اس سلوک کا نمونہ پیش کیا ہے جو مولوی صاحب مرحوم کی علالت میں ان سے ظہور میں آیا یہ ایک کافی ثبوت ہے ان کے اعلیٰ درجہ کے مسلمان اور مؤید من اللہ ہونے کا۔ کیا اس قسم کی وفاداری اور نباہ کبھی کسی مفتری

ؤ مولوی صاحب کی بیماری کے تین آغاز کے دن یعنی جس روز پھنسی نکلی حضرت اقدس کو فزع عیسیٰ و من معہ۔ یعنی حضرت مسیح موعود اور ان کی جماعت پر ایک بڑا اندوہ ناک حادثہ پیش آئیگا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولوی صاحب مرحوم کی زندگی کے اس طور سے خاتمہ کی طرف اشارہ تھا۔ جیسے کہ بیان کیا گیا۔

+ حضرت اقدس کے ساتھ یہ قدیم سے سنت اللہ چلی آتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیماری اور صدمہ کے بعد اکثر اوقات فوراً پہلے سے قوت اور ہمت دیتا ہے اور یہ امر خارق عادت ہے میں نے خود کئی مرتبہ حضرت اقدس کو بعض عوارض میں سخت ضعف اور کمزوری کی حالت میں دیکھا۔ مگر معاً اصل عارضہ کے دور ہو جانے کے بعد انہیں پوری قوت اور طاقت پائی ہے جیسے کہ کبھی بیمار ہی نہ ہوئے تھے اور کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ بہت دنوں تک آپکے اندر کوئی غذا نہیں گئی مگر عارضہ کے رفع ہونے کے بعد انکو ایسی طاقت میں پایا کہ جیسے کوئی عارضہ ہی نہ تھا اور بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس عرصہ میں گویا کہ ہر وقت اعلیٰ سے اعلیٰ غذا یہ کھاتے رہے تھے اور حضرت اقدس کے نمونہ سے میں خیال کرتا ہوں کہ حضور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ الذی ھو یطعمنی و یسقین۔ یہی معنے رکھتا تھا۔ کیونکہ اصل میں کوئی روحانی غذا ہوتی ہے کہ جو اس قدر کے عوارض و شدائد مصائب کی حالتوں میں بھی ان لوگوں کی قوت کو قائم رکھتی ہے ورنہ جس قسم کی مخالفت اور تکالیف اور شدائد مصائب کی یہ مورد گروہ برداشت کرتا ہے اور کسی انسان کا دل و گردہ نہیں کہ سوائے خدا کے اس خاص فضل کے انکی برداشت کر سکے۔ منہ۔

ولی اللہ سے کوئی لڑا وہ مجھ سے لڑا۔ اور ایسی شدید مصائب کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بہر وسعت اور اس کی تنبیہ سے کامل علم کا نمونہ دنیا نے آپ کے سامنے پیش کیا۔ یہ کہ ایک ایسے انسان سے ظہور میں کیا ہے۔ جو مؤید من اللہ ہے بلکہ اس پر افترا کرنے والا ہو؟ خوب سوچو اور غور کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے استقامت چاہو کہ وہ تمہیں صراط مستقیم پر چلائے۔ اور دعا کرو کہ خدا کے مامور کی مخالفت یا اس کی صحبت سے بے بہرہ رہنے کی حالت میں خاتمہ نہ ہو جائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مر جاوے اور اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے وہ جہالت یعنی بے ایمانی کی موت مرتا ہے اور مومن کیلئے یہ سخت محرومی کا موجب ہے کہ اس کا خاتمہ اس طور سے ہو۔

مبارک وہ ہیں جو سعید الفطرت ہیں ان کے لئے بشارت ہو۔ کہ وہ ضرور خدا کے فضل سے ہدایت پاویں گے۔ چاہیئے کہ وہ خدا کی جناب میں دعا میں لگے رہیں اور اس سے ہر وقت استقامت چاہیں۔ آمین۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

رسید مژدہ ز غیبم کہ من ہمان مردم
کہ او مجدد این دین و رہنما باشد
لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد
عجب مدار اگر خلق سوئے ما بدوند
کہ ہر کجا کہ غنی مے بود گدا باشد
گلے کہ روئے خزاں را نگہ نخواہد دید
بباغ ماست اگر قسمت رسا باشد
منم مسیح بیانگ بلند مے گویم
منم خلیفۂ شاہے کہ بر سما باشد
مقدر است کہ روزے بریں اویم زمین
ہزار ہا دل و جان بر رہم فدا باشد
زمین مردہ ہمیں خواست صیوی النفاس
ز وعظ بے عملاں خود اثر کجا باشد
کشادہ اندر فضل گر کنون نائی
ز نامساعدئے بخت نارسا باشد
(باقی آئندہ)

ریویو

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

شائقین قرآن شریف کو مژدہ

لغات القرآن کا پہلا حصہ چھپکر شائع ہوگیا

قرآن شریف خدا کی پاک کتاب عربی زبان میں ہے اور ہر مسلمان کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے معانی کو سمجھے اور اس پر عمل کرے اہل ہند کے واسطے یہ امر مشکل ہے جب تک کہ قرآن شریف کی لغات کے ترجمہ سے ان کو آگاہی حاصل نہ ہو۔ پھر کسی زبان کی لغات کی پوری تشریح اس کا تثنیہ اور جمع اور اس کی مثالیں صرف اسی زبان میں بیان ہو سکتی ہیں دوسری زبان میں بیان نہیں ہو سکتیں۔ ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر عرب صاحب عبدالحی کے دل میں خیال آیا کہ لغات القرآن کی ایک ایسی جامع کتاب طیار کی جاوے جو باوجود ان تمام صفات کے پھر اہل ہند کے واسطے مفید ہو سکے یہ بات صرف اس طرح سے حاصل ہو سکتی تھی کہ کتاب عربی میں ہو اور ساتھ ساتھ ترجمہ اس کا اردو میں ہو۔ عربی تو عرب صاحب کی مادری زبان تھی اور پھر حضرت مولوی نورالدین صاحب کا کتب خانہ ان مخدوم کی مہربانی سے ان کے لئے کھلا تھا لیکن اردو کے واسطے انہوں نے ایک لائق سند یافتہ اور عزیز عالم مولوی محمد ور شاہ صاحب مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام کو اپنے ساتھ ملایا۔ اور بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ ایک کتاب لغات القرآن کو طیار کیا ہے۔ جس کے چھپانے پر ایک زر کثیر خرچ ہوا ہے۔ کتاب تمام حروف یعنی الف سے غ تک ۳۸۸ صفحہ میں پوری ہو گئی ہے اور بعض دوستوں کے مشورہ سے اس کو حصہ اول کر کے شائع کر دیا گیا ہے اور باوجود اس قدر ضخامت اور اس قدر محنت اور خرچ کے قیمت صرف عہ رکھی گئی ہے چونکہ اس کتاب کو سب نے بہت پسند کیا ہے اور صرف ... جلد چھپوائی گئی ہے۔ اس واسطے جو صاحبان خریدنا چاہیں جلد درخواستیں بنام مصنف صاحب قادیان ارسال فرماویں۔ دوسرا حصہ زیر طبع ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ وی پی منگوانا زیادہ محفوظ امر ہے۔ والسلام

ایک تحریک

مولوی محمد یٰسین صاحب دانشمند تحریک فرماتے ہیں کہ اخبار کا کوئی ایک ٹائٹل پیج چھپوا کر تقسیم کیا جائے اور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسا عملی رنگ پیش کریں جس سے یہ اشاعت بھی ہو جائے اور کارخانہ اخبار پر بھی بوجھ نہ پڑے - مینجر

درس قرآن

بعض دوستوں کی تحریک پر جن میں ایک ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ہیں۔ میں اس خیال میں ہوں کہ درس کی تمام اخبار کے ساتھ چند صفحات اور بڑھائے جاویں جن میں صرف درس قرآن ہی ہو۔ علاوہ اس کے جو خرچہ ہو گا ... ہے جو صاحب چاہیں ان صفحات کو خرید فرماویں اور جو نہ چاہیں نہ لیں صاحب ہم ایڈیٹر کے ساتھ ہی اس معاملہ میں خط و کتابت ہوئی ہے اور ناظرین اخبار کی بھی رائے طلب کی جاتی ہے - مینجر

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت خیر و عافیت سے ہیں اور عموماً روزانہ صبح اور نماز ظہر و عصر کے وقت باہر بیٹھتے ہیں۔

۲۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے درس کا نیا دور شروع کیا ہے۔ اس دور میں آں مخدوم بالخصوص ہر درس میں یہ دکھاتے ہیں کہ سارا قرآن شریف سورہ الحمد کی تفسیر ہے۔

۳۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے پیر گولڑوی کے جواب میں ایک رسالہ مختصر لکھا ہے اور اس میں پیر صاحب کی بیماری کے علاج کے واسطے ایک لطیف نسخہ بھی لکھا ہے۔

عام اخبار

ہولناک آتش فشانی اور زلزلہ۔ اٹلی و یورپ میں

ہفتہ گذشتہ کو سخت زلزلہ آیا اور غضب کی آتش فشانی ہوئی تمام رصدگاہ اور ریلوے برباد ہو گئی۔ چند سائنس دان عین وقت پر جان بچا کر گئے۔ کئی دیہات منہدم ہو گئے۔ کوہ وسوویس سے ۳۳ میل تک چاروں طرف اندھیرا چھا رہا ہے۔ ۹ تاریخ کو آتش فشانی تھم گئی اور ہر چند نیپلز پر خاک برسنا بند ہے مگر بھونچال آ رہے ہیں۔ جن سے بے شمار جانیں اور سینکڑوں مکانات تلف ہو گئے ہیں۔ نیپلز کے در و دیوار اور چھتوں پر کئی کئی انچ خاک جم گئی۔ ندی لاوا جو ۳ فٹ گہری اور ۲ فٹ چوڑی تھی۔ چلنے سے بند ہو گئی۔ ڈیوک آف اوسٹا نے امن قائم رکھنے اور تباہ شدوں کو مدد دینے کے لئے فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ تعجب کی خبر ہے کہ شاہ عمانوئیل اٹلی بذات خاص وسوویس پہنچے۔ راکھ کے انباروں۔ سڑکوں کی بربادی اور بے شمار لاشوں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ نظارہ جگر خراش تھا۔

ژالہ باری سے نقصان

کان پور میں اس غضب کی ژالہ باری ہوئی کہ اسٹیشن پر سگنل کے چند ستون بھی گر پڑے۔

امرتسر میں ژالہ باری سے فصلوں کا نقصان ہوا۔ سیالکوٹ میں بھاری بارش نے نقصان پہنچایا ہے۔

پچھلے ہفتہ مختتمہ ۶۔ اپریل میں ہندوستان میں وبائے طاعون سے قریب ۲۰ ہزار مرے (۱۹۰۲۰)

پچھلے ہفتے طاعون سے پنجاب میں ۱۴۲۸۵ فوتیاں ہوئیں صوبجات متحدہ میں ۴۱۵۰ فوتیاں۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اہل ہندوستان اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی - یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸؍

سنون دندان۔ تو آپ کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑہ میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت چیستے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں پس آتی ہو فوراً ایک دفعہ لگانے سے بعض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کو کافی ہے صرف ۴؍

سونے چاندی کی گولیاں یہ وہ اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیئے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہوں یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزوروں کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت سات عدد حبوب ۶؍

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے جو ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے زمانہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اپنی شان اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام ملکوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا ملی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت منگایئے قیمت سالانہ صرف ۱۲؍ (بارہ روپے چار پیسہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان اللہ بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۴¼	۲¼	۱	۲؍

(۱)۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بلا فائدہ خط و کتابت کرنیمیں طرفین کا حرج ہے،

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنیکے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارتمیں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵)۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۶؍ فیصدی لیا جائیگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸؍ اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کے ضمیمہ کا نوٹ دیدیا جاوے انکو ایک روپیہ زائد اس کیساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے انکو بھی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے، اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲؍ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعایت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام** بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی دریدہ دہنی اور اعتراضات کی بدزبانی شب و روز دکھ دے رہی ہے وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب سے ایام تک رعایت کی جائیگی معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین و ایمان کی پاس داری کریں تاکوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۵ صفحہ ۸؍

اختیار الاسلام ہر سہ حصہ ۳؍

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس خبیث فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذراسی آواز سے دل دہل جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی نے پژمردہ اعضا کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی بیمار ہیں دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا تیار کر کے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے مریض بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ ہی قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض ہو دور ہے

[illegible]

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوری کو دفع کرتی اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بناتی ہیں۔ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین۔ ڈائمیانہ۔ کوکا نکس وائیکا۔ سوڈا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام سرعت انزال ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت دیتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہے میڈ ان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو قیمت فی شیشی ۱۰۰ گولی معہ محصول ڈاک عیہ (ڈیڑھ روپیہ)

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

بمطبع پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | ان مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

ربیع الاول ۲۴ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۰۶ء

چھپ گیا باتوکرائی چھاو ۔ قادیان میں | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا میں شفا میں غرض دار الامان میں

سلسلۃ الجدید جلد ۱ | سلسلۃ القدیم جلد ۵

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ [illegible] عہدہ داران درجہ اول جنکو تنخواہ اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے [illegible]

معاونین درجہ دوم جنکو تنخواہ جاری کرانیکا حق حاصل ہے [illegible]

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عام قیمت بعد سہ ماہی [illegible]

اجراء کے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ فرمائیں گے ان سے بحساب بعدی جاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کے واسطے ٹکٹ کا آنا چاہئے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔ مینجر

لوکل [illegible] افریقہ [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و ز خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احمدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمے دوری از ان عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شود با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
از وشدہ سیراب ہر آبے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
منکران مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خداست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

یکم ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۶ - اپریل ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۷ - اپریل ۱۹۰۶ء - حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو رویا میں دیکھا - کہ زندہ ہو گئے ہیں۔

فرمایا - اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم سے کوئی ایسا نشان دکھائے - جس سے دین اسلام کی زندگی مخلوق پر ثابت ہو جائے۔

۲۴ - اپریل ۱۹۰۶ء - فرمایا آج رات بیماری کی حالت میں الہام ہوا تھا۔

"اِشْفِنِی مِنْ لَدُنْکَ وَارْحَمْنِی"

ترجمہ - مجھے اپنی طرف سے شفا بخش اور رحم کر۔

فرمایا - چند روز ہوئے - کہ کشفی نظر میں ایک عورت مجھے دکھلائی گئی اور پھر الہام ہوا۔

"وَیْلٌ لَّھٰذِہٖ الْاِمْرَاۃِ وَبَعْلِھَا"

ترجمہ - اس عورت کے لئے عذاب مقدر ہے اور اس کے خاوند کے لئے بھی۔
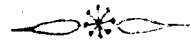
اخبار قادیان

شیخ ضیاء اللہ صاحب سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ سرکاری مانسہرہ قادیان پہنچ گئے ہیں اور مدرسہ تعلیم الاسلام کی اسکول میں سیکنڈ ماسٹر و ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول مقرر کئے گئے ہیں۔ شیخ صاحب ایک لائق اور تجربہ کار ممبر صیغہ تعلیم کے ہیں۔ کئی جگہ انہی کے حسن انتظام سے نئے مدارس قائم ہوئے اور جہاں کہیں وہ رہے - ان کے انتظام اور تعلیم پر افسر اور ماتحت اور طلباء ہمیشہ خوش رہے - امید ہے کہ ماسٹر صاحب کے یہاں آنے سے مدرسہ کی حالت انتظامی اور تعلیمی میں نمایاں ترقی ہوگی۔

کتاب لغات القرآن - مصنفہ سید عبد الحی صاحب عرب شائع ہو گئی ہے - گذشتہ اخبار میں اس پر مفصل ریویو کیا جا چکا ہے - احباب کو چاہیے کہ اس کتاب کو جلد خرید کر کے فائدہ حاصل کریں - قیمت صرف عہ حصہ اول ہے - جو شائع ہو چکا ہے۔

اس ہفتہ میں شیر محمد صاحب بی - اے سپرنٹنڈنٹ دفتر مشیر مال بھون سے - حکیم محمد دین صاحب - میاں نواب خاں صاحب - فضل دین صاحب گوجرانوالہ سے - مخدوم محمد صدیق صاحب احمدی والہ - حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور بابو غلام محمد صاحب - شیخ رحمت اللہ صاحب - حکیم نور محمد صاحب لاہور - وکیل عظیم اللہ صاحب حیدر آباد دکن سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے تشریف لائے۔

ڈائری

القول الطیب

۲۶ - اپریل ۱۹۰۶ء - فرمایا - یہ دن ایسے ہیں کہ گویا آسمان کی زمین کے ساتھ کشتی ہے - بالکل غیر معمولی دن ہیں اور غیر معمولی واقعات ہر طرف سے پیش آ رہے ہیں اور اپنے غیر معمولی ہونے میں روز بروز بڑھتے جاتے ہیں۔ کہیں زلازل ہیں - کہیں طوفان آ رہے ہیں کہیں لڑائیوں میں مخلوق ماری جاتی ہے - کہیں طوفان سے لوگ تباہ ہو رہے ہیں - کہیں آگ لگ رہی ہے - مگر افسوس کہ لوگ ان سب باتوں کو معمولی سمجھ کر اپنی غفلت میں حسب معمول سوئے ہوئے ہیں اور کچھ فکر نہیں کرتے۔

خداتعالیٰ کا منشاء اور ہے اور لوگوں کے ارادے کچھ اور ہیں راستباز اطاعت اور اعمال سے پہچانا جاتا ہے جس صورۃ میں ہم ان لوگوں کے سامنے نشان پیش کرتے ہیں اور قرآن اور حدیث کے نصوص دکھاتے ہیں اور پھر وہ انکار کرتے ہیں - تو وہ لوگ راستباز نہیں کہلا سکتے - خدا کو کیا پرواہ ہے - کہ یہ لوگ تعداد میں زیادہ ہیں - اللہ تعالیٰ کثرت اور تعداد کے رعب میں نہیں آتا - قلیلٌ من عبادیَ الشکور - دیکھو حضرت نوحؑ کے وقت کس قدر مخلوق غرق آب ہوئی - اور ان کے بالمقابل جو لوگ بچ گئے - ان کی تعداد کس قدر تھی۔

فرمایا - پیرزادگی کا مرض دق اور سل سے بدتر ہے کیونکہ ان میں رعونت اور تکبر کا مادہ ہوتا ہے - اور خواہ مخواہ ایک عظمت اپنی دکھلاتے ہیں اور فقیری کا دم مارتے رہتے ہیں۔

۱۷ - اپریل ۱۹۰۶ء - فرمایا - بعض لوگ یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے مانگے ہوئے معجزات ان کو دکھلائے جائیں یہ درست نہیں - اللہ تعالیٰ کی یہ سنت نہیں جس حد تک خداتعالیٰ کا قانون قدرت تشفی دینے کا ہے اگر اس حد تک تشفی نہ ہو جائے تو پھر مواخذہ کے لائق انسان ہو جاتا ہے۔

فرمایا - خداتعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ جو لوگ اس جماعۃ میں داخل ہوں گے وہ ان کو قبول کرے گا - باقی جو لوگ اپنی ضد پر قائم رہتے ہیں اور شقاوت کی راہ سے انکار کرتے ہیں - وہ راستباز نہیں ٹھہر سکتے۔

فرمایا - دینی عقل اور ہے اور دنیوی عقل اور ہے جو لوگ دنیوی عقل میں ریاضت کرنے والے ہیں وہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتے - کہ ان کو ساتھ ہی دینی عقل بھی حاصل ہو گئی ہے - بلکہ دینی عقل تقویٰ سے تیز ہوتی ہے۔

خداتعالیٰ نے فرمایا ہے - لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ جسقدر پاکیزگی بڑھتی ہے - اسی قدر معرفت بھی بڑھتی جاتی ہے

۱۴ - اپریل ۱۹۰۶ء - فرمایا - خداتعالیٰ اپنے وجود کو آپ دوبارہ ثابت کرنا چاہتا ہے - جیسا کہ کوہ طور پر تجلیات الہیہ کا نشان دکھایا گیا تھا - ایسا ہی اب بھی دکھایا جائے گا - جس طرح فرعون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا - وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوئے ہیں - کہ تو بھی ایک رسول ہے - جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا بجز طوری مشاہدات کے اب دنیا کے لوگ سیدھے نہیں ہو سکتے۔

امرتسری اخبار

اہل حدیث کے ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ نے اپنے دہلوی خریدار حافظ محمد فاروق صاحب کے ایک معقول استفسار کے جواب میں جو جواب لکھا ہے وہ ناظرین بدر کی دلچسپی کے لئے بجنسہٖ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ مولوی صاحب ثناء اللہ اپنے اور ہمارے طریق اندراج کو غور سے دیکھیں گے۔

سوال نمبر ۴۴۔ عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو گیا یا نہیں؟ اگر آپ کا انتقال نہیں ہوا تو قرب قیامت جو نازل ہونا سنا جاتا ہے یہ صحیح ہے یا غلط۔ اگر صحیح ہے تو عیسیٰ علیہ السلام خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے یا اپنی شریعت بموجب انجیل پھیلائیں گے؟ اگر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے تو ان کا پیغمبری کا درجہ رہے گا یا نہیں؟ اور میدان حشر میں کس درجہ میں ہوں گے؟ کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی توافقت ہوئے پیغمبری کا درجہ نہ رہا اگر پیغمبری کا درجہ رہا۔ تو خاتم النبین ہونے میں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام و شک پڑتا ہے۔ مہربانی فرما کر عقلی و نقلی جواب دیں۔

(حافظ محمد فاروق از دہلی۔ خریدار اہلحدیث)

جواب نمبر ۴۴۔ قرآن و حدیث کے ظاہری معانی سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں چنانچہ ارشاد ہے۔ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۔ یعنی کافروں نے حضرت مسیح کو ہرگز قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اسے اٹھا لیا اور اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے یہ لفظ کہ بڑا غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔ بتلا رہا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کا رفع کسی ایسی طرح سے ہوا ہے کہ لوگوں کی نظروں اور خیالوں میں مستبعد اور خلاف قانون قدرت ہے۔ جیسے کہ سر سید احمد خان اور ان کے فیضیاب مرزا صاحب قادیان کہتے ہیں۔ اسی لئے عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۔ کا لفظ لگایا گیا ہے ورنہ اگر رفع بالموت ہوتا تو کیا مستبعد تھا یہ تو عموماً ہر ایک صالح اور غیر صالح انسان کو پیش آتا ہے پھر اس استبعاد کے رفع کرنے کو عَزِیْزًا حَکِیْمًا کیوں فرمایا پس حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور قرب قیامت تشریف لائیں گے اور اسلامی شریعت کی تابعداری کریں گے۔ جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہم السلام کے تابع تھے باوجود اس کے نبی تھے۔ وَجَعَلْنَا اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۔ کوئی نبی اگر کسی نبی کا تابع ہو تو نبوت اس کی مسلوب نہیں ہو جایا کرتی یہ تو ناواقفوں کے خیالات ہیں کیا جتنے نبی آئے ہیں وہ سب اپنی اپنی کتاب اور شریعت الگ لائے ہیں؟ پس حضرت عیسیٰ اپنی نبوت سابقہ کے اعتبار سے نبی تھے۔ مگر بوقت نزول امتی ہوں گے اور قیامت کو بھی نبی ہوں گے اور امت محمدیہ کا بھی فخر ان کو حاصل ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں۔ (اہلحدیث)

اب ایڈیٹر صاحب اہل حدیث ہی بتائیں کہ آپ کے اس جواب سے استفسار کنندہ کی کیا اور کس طرح تسلی ہوئی ہوگی۔ یوں تو اس جواب میں حسب معمول مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ سے حضرت مسیح ؑ کے صعود جسمی کو اپنے زعم میں ثابت کر دیا ہے مگر اس فرضی صعود پر جو اعتراض وارد ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ جس خیالی رفع پر آپ اڑے ہوئے ہیں اس کا قرآن کریم میں کہیں ذکر بھی ہے یا محض ضد اور تعصب سے ہی کام لیا جا رہا ہے اور نہیں تو کم از کم اتنا ہی سوچا ہوتا کہ قرآن مجید میں یہ معاملہ کون سی بنا پر ذکر کیا گیا ہے اور وہ بنا آیا جسمی رفع کو چاہتی ہے یا روحانی کو۔

میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے آپ کے دعوئے علمی پر اس وقت بڑی حیرت ہوتی ہے۔ کہ جب آپ کے اس استدلال کو پڑھتا ہوں کہ ”یہ لفظ کہ بڑا غالب اور بڑی حکمت والا ہے“ گویا آپ کے نزدیک اگر آسمان پر بچا لینے کی بجائے زمین پر رکھا جائے۔ تو نعوذ باللہ خدا غالب اور حکمت والا نہیں رہ سکتا۔ لیکن ہمارا یہ عقیدہ نہیں بلکہ ہمارا تو اس بات پر قوی ایمان ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خواہ آسمان ہو۔ خواہ زمین ہر ایک جگہ پر یکساں متسلط و متصرف ہے۔ ہمارے اس اعتقاد کے رو سے تو خدا کا غالب اور حکمت والا ہونا جلدی سمجھ میں آ جاتا ہے۔ کہ خدا بڑا ہی غالب اور زبردست ہے۔ کہ باوجود تمام دشمنوں کے موجود ہوتے بھی اس نے اپنے پاک نبی کو بچا لیا۔ مگر آپ کے محدود عقیدہ پر تو ایک سچے معترض کو اس اعتراض کا موقع ملتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ ؑ کو آسمان پر اٹھا لیا۔ تو یہودیوں کو کیوں نہ معذور سمجھا جائے باقی رہا۔ ”خلاف قانون قدرت“ سو آپ کا یہ بے معنی استدلال بھی غلط اور بے محل ہے۔

بھلا قانون قدرت کا یہاں ذکر و تعلق کیا۔

ذرا کچھ سوچ کر لکھنا میرے دوست ثناء اللہ

تعجب ہے کہ حضرت نوح ؑ کو طوفان عالمگیر سے بچانے کیواسطے زمین پر اسباب مہیا ہو گئے۔ حضرت موسیٰ کو فرعون کے لشکر سے محفوظ رکھنے کے واسطے زمین پر جگہ مل گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت ہجرت قاتلوں کے ہاتھ سے بچانے کے واسطے زمین پر ہی طیاری ہو گئی۔ لیکن مسیح یسوع کے وقت میں زمین پر کوئی گنجائش باقی نہ رہی کہ دو بچ سکتے اور بالآخر انہیں آسمان کی طرف ہی کھینچنا پڑا۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

دیگر آپ کے اس جواب سے یہ بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صاحب کتاب نہیں مانتے حالانکہ آپ کے مولویوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح ؑ پر جو کتاب اتری تھی اس کا نام انجیل تھا۔ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی اس صریح غلطی کا اقرار کریں گے اور اسی ضمن میں ہم آپ کے اس عقیدہ کو بھی وضاحت سے سننا چاہتے ہیں کہ جس حالت میں حسب آیت وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۔ غیر صالح کا رفع ناممکن ہے تو پھر آپ جس آیت یا حدیث کے رو سے غیر صالح انسان کا رفع مانے ہوئے ہیں۔ اس سے ہمیں بھی اطلاع دیں۔

سوم۔ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک اسرائیلی مسیح کا دوبارہ آنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ ابھی ہر ایک اہل کتاب کا اس پر ایمان لانا مقدر ہے۔ اس لئے میں ملتمس ہوں۔ کہ وہ اپنے اخبار اہل حدیث کے ذریعے آیات۔ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ کی تطبیق سے مطلع فرماویں

الراقم

خاکسار محمد حسین۔ مسافر احمدی

نجیب آباد کے مولویوں کو چیلنج

اگرچہ یہ عاجز کئی سال سے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے ادنیٰ غلاموں کے زمرہ میں شامل ہونے کا فخر رکھتا ہے مگر جنوری سنہ ۶ء کی شروع تاریخوں میں جبکہ عاجز اور اخویم نظام الدین صاحب دونوں دارالامان حاضر ہو کر اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے بعد واپس نجیب آباد آئے تو خاص طور سے نجیب آباد کے اکثر کند ذہن لوگوں نے ہم دونوں احمدیوں کی مخالفت اور خدا کی پاک اور ناجی جماعت کی تردید میں اہتمام کرنا شروع کیا چنانچہ اول المخالفین جناب احمد اللہ خان صاحب اور اس عاجز کے درمیان جو جو رسل و رسائل ہوئے۔ اس سے ناظرین الحکم بخوبی واقف ہیں جناب احمد اللہ خان صاحب اور ان کے گروہ کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ نجیب آباد والوں میں سے چند مستعد اور نیک روحیں حق کی جانب اور کھچ آئیں اخویم ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب و اخویم منشی عبدالعلیم خان صاحب وغیرہ کی وجہ سے ہماری قلیل مگر مستعد جماعت یہاں کے جبہ پوش واعظین کی نگاہوں میں خار کی طرح کھٹکنے لگی اور اب انہوں نے مسجدوں میں سلسلہ حقہ کی مخالفت میں وعظ بیان کرنے شروع کر دیئے مگر وہ یاد رکھیں اور خوب یاد رکھیں کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے ہرگز ہرگز خدا کی روشن کی ہوئی مشعل کو گل نہ کر سکیں گے وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ ۔ کا نظارہ ایک دن دنیا دیکھے گی اور ضرور دیکھے گی بلکہ دیکھ رہی ہے افسوس صرف اس بات کا ہے کہ ان لوگوں نے اپنے اخلاق اس قدر بگاڑ لئے ہیں کہ یہودیوں کے علماء شاید کی

نہایت سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ ہماری جماعت کے بعض بے پڑھے لکھے آدمیوں کو چھیڑنا اور اپنی مولویت دکھانا۔ ہر اعتراض کو ہنسی میں اڑانا یا اعتراض سن کر خواہ مخواہ ناک بھوں چڑہانا اور غصہ دکھانا ان لوگوں نے اپنا وطیرہ قائم کر رکہا ہے۔ جبہ پوش مولویوں کے معتقدین اور ہمارے مخالفین عام لوگ اس تاک میں رہتے ہیں کہ کسی بیچارے احمدی کو ایسی جگہ دیکھیں کہ جہاں ان کے کوئی خود پرست مولوی بھی کہیں قریب ہی موجود ہوں۔ بس پھر کیا تھا اس بیچارے احمدی کو مولوی صاحب کی خدمت میں فوراً ہی پیش کرکے اور سب مل کر پھبتیاں اڑا کر اور ایک نیک مسلمان کا اپنے رندانہ الفاظ سے دل دکھا کر خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے فلاں قادیانی کا خوب مذاق اڑایا۔ افسوس یہ لوگ ٹھٹھا کرنے والوں کے انجام پر غور نہیں کرتے۔ جن سے کہا جائے گا۔ ذالکم بانکم اتخذتم ایٰت اللّٰہ ھزوا وغرتکم الحیوۃ الدنیا فالیوم لا یخرجون منہا ولا ھم یستعتبون۔ اگرچہ آج کل ہم لوگوں کو مباحثے کرنے اور لڑنے جھگڑنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خدا خود اپنی قہری تجلیوں سے اس سلسلہ کی حقانیت ثابت کرنے والا ہے مگر اس وقت چند عزیز بھائیوں کے ارشاد اور چند ناقابل برداشت روایتوں کے سننے کی وجہ سے میں ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ پڑھ کر بذریعہ اخبار بدر یہ چیلنج سب نجیب آبادی مولویوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں (کسی خاص مولوی کو مخاطب نہیں بناتا۔ جس مولوی کا جی چاہے) کہ آپ لوگوں سے تقریری مباحثہ میں اس لئے مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ کو کانوا بہ یستھزءون کا مصداق پاتا ہوں۔ لہذا تقریری مباحثہ میں سوائے تضیع اوقات اور بدمزگی کے کوئی بھلائی کی امید نہیں۔ ہاں تحریری مباحثہ کے لئے میں بالکل مستعد و تیار ہوں اگر کچھ غیرت و حمیت کا مادہ اور دین کی حمایت کا جوش ہو تو آؤ اور حیات و وفات عیسیٰؑ اور اس کے بعد دوسرے مسائل کے متعلق تحریری مباحثہ کرو۔ نہیں تو اپنی کم لیاقتی کو چھپائے ہوئے خاموش بیٹھے رہو اور خفیف الحرکاتی سے باز رہو اور یاد رکھو کہ اگر ناخنوں تک کا بھی زور لگا دوگے۔ تو حق کے طالبوں کو حق کی جانب سے ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹا سکوگے۔ بعض مولوی صاحبان یہ بھی فرمائیں گے کہ یہ شخص ہمارا مد مقابل نہیں۔ قادیان سے مرزا صاحبؑ کو بلاؤ تو ان سے مباحثہ کریں گے مگر میں کہتا ہوں کہ ایسا فرمانے کے وقت ان کو اپنے موٹے جسم سے بھی زیادہ موٹے نفس کی پیروی چھوڑ کر خدا و رسول کی مرضی کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ باقی اگر ضرورت ہوئی تو ایسا کہنے والے حضرات کی وجاہت اور مایۂ لیاقت و مبلغ علم کی قلعی بھی کھول دی جائے گی۔ اگر عدل اور انصاف سے کام لیا جاوے۔ تو جماعت کا ایک بے پڑھا لکھا آدمی ان مولویوں کے معتقدات کی غلطیاں ان پر ظاہر کرکے ساکت کر سکتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے ولقد مکنٰھم فیما ان مکنٰکم فیہ وجعلنا لھم سمعا و ابصارا وافئدۃ فما اغنی عنھم سمعھم ولا ابصارھم ولا افئدتھم من شیء اذ کانوا یجحدون بایٰت اللّٰہ وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون۔

الراقم

اکبر شاہ خان۔ احمدی۔ نجیب آباد

ڈاک ولائت

پروفیسر جے ایس لولینڈ صاحب نے اخبار لائٹ آف ٹرتھ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء میں جو شہر شگاگو واقعہ ملک امریکہ سے نکلتا ہے عیسائیت پر ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں سے چند سطور بطور نمونہ اس جگہ ترجمہ کر دی جاتی ہیں۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ جس ملک سے ہمارے مشنری بہادر ہم کو عیسائی بنانے آتے ہیں ان کے اپنے ملک میں تعلیم یافتہ گروہ کا عیسوی دین کے متعلق کیا خیال ہے۔

صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ ”بائبل ایک تاریخی قصہ ہے جس میں کچھ جھوٹے فسانے بھی درج ہیں۔ کچھ اخلاقی اصول بھی ہیں اور کچھ مذہبی باتیں ہیں اور بعض باتیں اس میں عمدہ ہیں لیکن افسوس ہے کہ انہیں عمدہ کو عیسائی لوگ نہیں مانتے۔ مثلاً بائبل کے بنیادی تمدنی قوانین میں سے ایک یہ ہے۔ کہ سود خواری حرام ہے اور بیاج لینے والا گناہ گار ہے۔ شریعت کے اس حکم کی مخالفت تمام عیسائی اور یہودی کرتے ہیں۔ مسیح کے زمانہ کے بعد بھی کچھ عرصہ تک عیسائی لوگ اس حکم کے پابند رہے تھے اور وہ سود کہانے کی عادت نہ رکھتے تھے۔ مگر رفتہ رفتہ انہوں نے سود خواری کو جائز اور حلال کر لیا“۔

اسی مذکورۃ الصدر اخبار میں آر۔ اے ڈیگ صاحب ساکن شہر الامیڈا واقعہ ریاست کیلیفورنیا تحریر فرماتے ہیں۔ ”بہت غور اور فکر اور تاریخ حال اور گذشتہ مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچ گیا ہوں۔ کہ موجودہ عیسویت بالکل جہالت اور کفر سے بھری ہوئی ہے۔ یسوع ایک غریب انسان تھا۔ غریبوں کے ساتھ رہتا تھا۔ امیر اگر کوئی اس کے پاس آنا بھی چاہتا تو اسے کہا کرتا تھا کہ جا اپنا تمام مال و متاع فروخت کر ڈال پھر میرے پاس آ وہ کسی رسم کا پابند نہ تھا۔ اس نے کبھی ایسا کوئی ذکر نہیں کیا تھا کہ آدم نے گناہ گار ہو کر سب کو گناہ گار کر دیا ہے برخلاف اس کے آج کل کے عیسائی امیرانہ اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور رات دن روپیہ بٹورنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اگر آج یسوع دنیا میں آوے تو وہ ہرگز ان کے گرجوں میں جانا پسند نہ کرے گا اور ہرگز تسلیم نہ کرے گا کہ ان میں سے کوئی بھی عیسائی ہے“۔

ایک صاحب جو اپنا نام ایل۔ کے۔ ڈبل یو۔ لکھتے ہیں امریکہ کے شہر نیویارک کے اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ ”میں تیس سال سے اس حیرانی میں پڑا ہوا ہوں کہ کس طرح بعض لوگ جو بظاہر سر میں دماغ اور عقل رکھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس بات کو تسلیم کر لیتے ہیں کہ بائبل فی الواقعہ کوئی قابل اعتبار کتاب ہے۔؟ اگر کسی قابل افسوس سبب سے یہ بیہودگی قوم میں داخل ہو گئی ہے تو ہرگز مناسب نہ ہوگا کہ اس عقل اور روشنی کے زمانہ میں اس کو اپنے درمیان موجود اور قائم رہنے کی اجازت دی جائے۔ میرے نزدیک دنیا میں ایک فرد بشر بھی ایسا نہ ہوگا جو کہ معقول طور پر یہ ثابت کر سکے کہ بائبل کلام الٰہی ہے۔ اس زمین پر کبھی کسی خدا نے جنم نہیں لیا اور نہ کبھی خدا پر موت وارد ہوئی ہے۔ بہتر ہوگا کہ اس قسم کی کتابوں کو جن میں خدا کے تولد اور مر جانے کے قصے درج ہیں اکٹھا کر کے آگ لگا دی جائے یا حقہ نوش صاحبان کو آگ جلانے کے واسطے دے دی جاویں۔ دنیا میں کوئی کتاب بائبل سے بڑھ کر جھوٹی احمقانہ اور خراب نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ یہ کتاب گرجوں میں رکھی جاتی ہے۔ حالانکہ اس میں بعض عبارتیں ایسی ناپاک ہیں کہ کسی مہذب مجلس میں ان کا پڑھا جانا شرم ہے۔ عیسوی کلیسیا کو شرم کرنی چاہیئے۔ کہ وہ کس کتاب کو ہاتھ میں لے کر دنیا کے سامنے نمودار ہوئی ہے“

ملک بلجیم کے شہر برسلز کے اخبار لا پینسی میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ بائبل کے جھوٹے اور ناقابل اعتبار ہونے کے واسطے کسی دوسری شہادت کی ضرورت نہیں۔ اس مطلب کے حصول کے واسطے صرف بائبل کا پڑھنا ہی کافی ہے۔

جہاں اس قسم کے مضامین لکھے جا رہے ہیں وہاں معلوم نہیں کہ بیچاری بائبل کا کیا حشر ہونے والا ہے۔

جان ریمزبرگ صاحب نے حال میں ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس میں یہ ثابت کیا ہے۔ کہ امریکہ میں جتنے بڑے تاریخی آدمی گذرے ہیں جو اپنی عظمت اور ملک کو فائدہ پہنچانے کے لحاظ سے تمام تاریخی آدمیوں سے بڑھ کر امریکہ میں قابل عزت مانے گئے ہیں اور وہ سب کے سب عیسوی مذہب کے مخالف تھے۔

ڈوئی۔ امریکہ کا مدعی نبوت بہ سبب فالج کے بار بار کے دوروں کے اپنے آباد کردہ شہر کو چھوڑ کر جزیرہ جمیکا میں چلا گیا ہے۔ وہاں اس نے بینک میں سے رفتہ رفتہ بہت سا روپیہ نکالنا شروع کیا تھا۔ مگر کارکنان بینک جو اس کے مرید ہیں۔ اس کی نیت بد کو دیکھ کر بگڑ کھڑے ہوئے۔

خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا نشان

امریکہ کی زمین میں ہولناک اور تباہ کن زلزلہ

۱۸۔ اپریل ۱۹۰۶ء کی صبح کو سان فرانسسکو واقعہ سوبجات متحدہ براعظم امریکہ شمالی میں نہایت خوفناک اور تباہ کن زلزلہ کا عذاب نازل ہوا۔ اور تین منٹ تک رہا۔ لوگ بستروں سے نکل کر بھاگے۔ بالخصوص شہر کے تجارتی حصہ پر سخت تباہی آئی ۱۸۔ اپریل تک جو تار کی خبریں آچکی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایک سو آدمی مرچکا ہے اور ایک ہزار آدمی زخمی ہے۔ لیکن فوت شدوں کی پوری تعداد ہنوز معلوم نہیں ہوئی۔ کیوں کہ لاشیں دبے ہوئے مکانات کے نیچے سے نکل رہی ہیں۔ یہ عذاب نہ صرف زلزلہ تک محدود رہا۔ بلکہ عین زلزلہ ہی کے صدمہ سے مکانات کو آگ لگ گئی۔ جو اب تک جل رہے ہیں اور جو مکانات زلزلہ سے بچ نکلے تھے وہ آگ سے تباہ ہو رہے ہیں۔ ایک ہوٹل جس کی عمارت پانچ منزل تھی زمین کے ساتھ مل گئی اور اس کے نیچے چھیتر آدمی دب گئے اور ایک اور مکان کے نیچے اسی آدمی دب گئے یہ زلزلہ تمام مغربی ریاستوں میں محسوس ہوا۔ اور خود زلزلہ کے متعلق تحقیقات کا محکمہ جو واشنگٹن میں تھا۔ نہایت زور سے دھکے دیا گیا اور ہلایا گیا۔

بعد میں ۱۹۔ اپریل کے تار سے معلوم ہوا کہ ایک ہزار آدمی مرچکا ہے اور تمام شہر کو آگ لگی ہوئی ہے۔ محکمہ تار اور ڈاک خاک میں مل گیا ہے۔ اس واسطے خبریں جلد نہیں آسکتیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ قریباً بتیس ۳۲ کروڑ روپے کا نقصان ہوچکا ہے۔ ایک لاکھ آدمی بے خانماں وہاں پھر رہا ہے۔ نہ کھانے کو کچھ ملتا ہے اور نہ رہنے کے واسطے کوئی جگہ ہے۔ سخت دھواں چاروں طرف پھیلا ہوا ہے۔ تمام ہوٹل اور تھیٹر اور مشہور مکان زمین سے مل گئے ہیں۔ علاوہ اس کے شہر سینٹ روزا میں دو سو مر چکے ہیں اور دس ہزار بے سروسامان پھر رہے ہیں۔

یہ خدا تعالیٰ کے قہری نشانات ہیں۔ جو کہ بہت زور کے ساتھ تمام دنیا کو ہلا رہے ہیں۔ کبھی یورپ میں۔ کبھی امریکہ میں۔ کبھی ایشیا میں۔ اب تو کوئی مہینہ خالی نہیں جاتا جس میں زلزلہ کی کوئی نہ کوئی خبر نہ سنی جائے۔ آخر زمین کو ہو کیا گیا ہے۔ کیا یہ غیر معمولی واقعات بغیر کسی محرک کے ہیں اور بغیر کسی ارادی ذات کے حکم کے سب کچھ اتفاقی رنگ میں ہی ہو رہا ہے۔ چاہیئے کہ دنیا سوچے اور غور کرے۔

ضروری اطلاع۔ براہین احمدیہ کی چہار جلد اب بفضل خدا مکرر چھپ چکی ہے اور جلدی ہو رہی ہے سب سے پہلے ایڈیشن کے بالکل مطابق ہے۔ ساتھ حضرت اقدس ؑ کی سوانح ہے۔ احباب جلد درخواستیں دفتر بدر قادیان میں بھیجدیں

کاذب مسیح کا بدانجام

اب مولوی صاحبان کیا فرماتے ہیں۔

ناظرین۔ گذشتہ پرچوں میں پڑھ چکے ہیں کہ جموں کے باشندے چراغ دین کا جس نے رسول ہونے کا دعویٰ کیا تھا کیا انجام ہوا حضرت مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کی مخالفت میں کئی ایک ملاں اٹھے اور بعض نے ملہم ہونے کا بھی دعویٰ کیا مگر کسی نے ان میں سے اتنا بڑا دعوےٰ نہ کیا تھا جتنا کہ چراغدین جموں نے کیا تھا۔ کیوں کہ اس شخص کا دعویٰ تھا کہ میں مسیح ہوں اور مرزا صاحب مسیح نہیں ہیں اور میں رسول ہوں اور مرزا صاحب رسول نہیں ہیں یہ رسالت کا دعوےٰ بالمقابل حضرت اقدس ؑ مرزا صاحب صرف اسی ایک شخص نے کیا اور طاعون کے عذاب کے ساتھ ایسی جلد اس کی ہلاکت ہوئی کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اب مخالف مولوی صاحبان کیا کہ سکیں گے۔ اور اس عظیم الشان نشان کو کس طرح سے جھٹلا سکیں گے۔ یہ نشان ایسا صاف اور کھلا اور روشن ہے کہ اگر اس کا بھی انکار کیا جائے۔ تو پھر انبیاء سابقہ کا کوئی نشان بھی ماننے کے قابل نہیں رہتا۔ چراغدین کی عمر کوئی بڑی نہ تھی وہ کوئی دائم المریض نہ تھا۔ مگر ناگہانی اس پر ایک عذاب وارد ہوا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے مخالفین پر وارد ہوا کرتا ہے۔ کاش کوئی عبرت پکڑنے والا اس قصہ سے عبرت پکڑے اور اپنے آپ کو جہنم میں گرنے سے بچاوے۔

خدا تعالیٰ اپنے صادق بندے کی تائید میں اس قدر نشانات دکھا رہا ہے۔ کہ مخالفین معاند بدخواہ کے واسطے بجز توبہ کرنے اور یا ڈوب کر مرجانے اور خودکشی کرکے داخل جہنم ہونے کے اور کوئی تیسری بات باقی نہیں ہے۔

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کے واسطے ایک مدرس سینیر ٹرینڈ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

درخواستیں آویں۔ بنام سکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

ایک تحریک

مولوی محمد امین صاحب واتہ سے تحریک فرماتے ہیں کہ اخبار کا کوئی ایک الگ پرچہ چھپوا کر تقسیم کیا جاوے اور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسا عملی رنگ پیش کریں جس سے یہ اشاعت بھی ہو جاوے اور کارخانہ اخبار پر بھی بوجھ نہ پڑے۔ مینجر

غریب کی کون مدد کرتا ہے؟

وہی جسے خدا توفیق دے۔

ہمارے پاس بہت سی ایسی درخواستیں دفتر میں موجود ہیں جو غریب احمدیوں نے مفت اخبار طلب کرنے کے لئے ارسال کی ہیں۔ لیکن چوں کہ دفتر میں سردست اس قدر گنجائش نہیں ہے کہ اپنی گرہ سے مفت اخبار ارسال کرے۔ اس واسطے وہ درخواستیں بغیر تعمیل کے پڑی ہیں۔ ہاں اگر ذی استطاعت احمدی ایسے غریب احمدیوں کی مدد میں بہت سا حصہ لیں تو کارخانہ بھی کچھ رعایت کرکے ان کے نام بدر جاری ہو سکتا ہے اور ان کو اور ان کے ذریعہ دیگر بہت سے لوگوں کو تبلیغ ہو کر اس کام میں تمام مدد کرنے والوں کو ثواب ہو سکتا ہے۔ حال ہی میں جناب حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیر آبادی نے ایسے دو غرباء کے نام بدر جاری کرنے کے لئے مبلغ للعہ روپیہ مرحمت فرمائے ہیں خدا ان کو جزائے خیر دے۔ ان کے اس کار خیر کی تقلید میں اور بھی بہت سے صاحب توفیق لوگ حوصلہ سے کام لیں اور غرباء کو فائدہ پہنچائیں۔ والسلام

خاکسار

محمد نصیب۔ احمدی۔

عربی اخبارات سے

سلطنت برطانیہ کا جائزہ۔ سلطنت برطانیہ کی پیمائش اور مردم شماری کے نتیجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۶۱ء میں سلطنت کا رقبہ ۸۵ لاکھ میل مربع سے تجاوز نہ تھا۔ ۱۸۶۱ء اور ۱۸۷۱ء کے مابین اس رقبہ میں جو زیادتی ہوئی اس کا حال تو معلوم نہیں۔ البتہ ۱۸۸۱ء کے بعد ہندوستان اور افریقہ کے اندر رقبہ ترقی کر گیا اور اب نو آبادی وغیرہ کو شامل کرکے اس کا رقبہ (۱۱۹۰۳۰۷۸) میل مربع تک ہو چکا ہے گویا ۴۰ سال کے اندر اس رقبہ میں چالیس فیصدی کی بیشی ہوئی اور جب اس کا روئے زمین کی کل خشکی سے مقابلہ کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے یہ اس کے چھٹے حصہ سے زیادہ ہے سلطنت کے باشندوں کی تعداد ۱۸۶۱ء میں پچیس کروڑ نوے لاکھ تھی جو ۱۹۰۱ء میں چالیس کروڑ تک پہنچ گئی یہ بیشی کثرت پیدائش یا بمقابلہ اموات کے موالید کی زیادتی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ زیادہ تر اس کا سبب یہ ہے کہ انگلستان کے قبضہ نے ملک بہت داخل ہوئے اس میں شک نہیں کہ تعداد موالید بہ نسبت تعداد اموات کے زیادہ رہی مگر چند سال سے اس میں کمی آگئی ہے اور یہ کمی سلطنت برطانیہ پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ جملہ سلطنتوں کی عام ہے اس کے بعد رپورٹ میں مختلف مذاہب کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کی تعداد تین کروڑ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماویں

کتاب	قیمت
تفسیر سورہ جمعہ ۔ مصنفہ حضرت مولوی نورالدین صاحب	۴/
اعجاز احمدی ۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۱/
تحذیر المومنین ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴/
اعلام الناس ۔ " " "	۳/
سواء السبیل ۔ " " "	۱/
کشف الالتباس ۔ " " "	۰/
ایقاظ النائمین ۔ " " "	۰/
موعظہ حسنہ ۔ " " "	۰/
صیانۃ الناس ۔ " " "	۱/
سراج الشہادتین ۔ " " "	۱/
الفرقان ۔ " " "	۲/
عاقبۃ المکذبین ۔ " " "	۱/
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ اول و دوم ۔ سواء السبیل حصہ اول مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی	۴/
قول الصحیح ۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر	۱/
السر المکتوم ۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۵/
رویائے صالحہ ۔ " "	۴/
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۲/
وفات مسیح ۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی	۲/
پنجابی کا من ۔ مستورات کے لیے	۰/
نظم برائے مستورات	۰/
لکچر لاہور ۔ مصنفہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام	۲/
عدم نجات مذہب پولوسی	۰/
مباحثہ ۔ مابین شیخ اللہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت الاسلام اور پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی ۔ جی مشن کیمبرج دہلوی	۲/
تشخیص الامراض ۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ۔ ایم ۔ بی	عا/
مفید النساء والصبیان ۔ " " "	۳/
رسالہ اعضائے مخصوصہ ۔ " " "	۸/
نورالدین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب	۸/
انوار اللہ ۔	۸/
چٹھی مسیح	۱/

ضروری اطلاع

چونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے اور دیگر اخراجات کارخانہ کو چلانے کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اس واسطے جن احباب کے نام قیمت اخبار بدر باقی ہم ان کے نام بہت دن پہلے اطلاع دیکر وی ۔ پی ارسال کرتے ہیں پس التماس کہ وہ احباب وی ۔ پی وصول کرکے کارخانہ کی اعانت فرماویں ایسا نہو کہ وی ۔ پی واپس آکر کارخانہ کو اور نقصان پہنچے ۔ والسلام

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۹ ۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء	۱۳۸	فقیر شاہ صاحب	عا/
۹ ۔ " "	۶۶	محمد شفیع صاحب	صہ
۹ ۔ " "	۱۰۱۳	رحیم بخش صاحب	عا/
۱۰ ۔ " "	۱۰۳۱	غلام محمد صاحب	عا/
۱۰ ۔ " "	۱۱۰۴	مولا بخش صاحب	عہ
۱۱ ۔ " "	۲۱۱	ماسٹر عبدالرحیم صاحب	عا
۱۱ ۔ " "	۸۳۱	سید سرور شاہ صاحب	عہ
۱۱ ۔ " "	۹۶۵	محمد سعید الدین صاحب	صہ
۱۱ ۔ " "	۱۱۱	شہامت علی خان صاحب	عا/
۱۱ ۔ " "	۲۸۲	جمال الدین صاحب	عا/ کلہ
۱۱ ۔ " "	۴۳۵	غریب خان صاحب	عا/
۱۲ ۔ " "	۶۰۱	غلام نبی صاحب	عہ
۱۲ ۔ " "	۱۷۵	اللہ دتا صاحب	عا/
۱۲ ۔ " "	۱۰۹۱	غلام نبی صاحب	ے
۱۲ ۔ " "	۱۱۰۰	عطا الٰہی صاحب	عا/
۱۳ ۔ " "	۱۱۰۳	عبداللہ جان صاحب	عا/
۱۴ ۔ " "	۱۸۴	شیخ رحمت اللہ صاحب	۴/
۱۶ ۔ " "	۱۰۳۲	عبدالکریم صاحب	عا/
۱۶ ۔ " "	۱۱۰۵	محبوب عیسیٰ صاحب	عہ
۱۶ ۔ " "	—	نامعلوم الاسم	۴/
۱۶ ۔ " "	۸۵۲	دین محمد صاحب	۲/
۱۸ ۔ " "	۵۶	شیخ نیاز احمد صاحب	ے
۱۸ ۔ " "	۱۰۴	منشی محمد اروڑا صاحب	عا/
۱۸ ۔ " "	۱۲۵ و ۹۲۴	حافظ غلام رسول صاحب و محمد یوسف صاحب	صہ
۱۸ ۔ " "		حافظ غلام رسول صاحب بابت ۲ اخبار	للعہ
۱۸ ۔ " "	۲۲۸	حکیم فضل الدین صاحب	ے
۱۸ ۔ " "	۹۱۰	ہاشم علی صاحب	۲/
۱۹ ۔ " "	۱۱۱۶	مرزا عزیز احمد صاحب	ے
۱۹ ۔ " "	۱۰۳۶	بہاول الدین صاحب	۸/
۱۹ ۔ " "	۹۲۵	سردار خان صاحب	عا
۱۹ ۔ " "	۹۱۴	نورالدین صاحب	۸/

احباب

احباب منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر اپنا پورا پتہ نمبر خریداری اور رقم مرسلہ ضرور درج کیا کریں تاکہ حساب وکتاب میں فرق نہ پڑے اور روپیہ بھیجنے والوں کے نام کے آگے وہ رقم درج نہ ہونے پاوے دفاتر میں نقصان نہ ہو جاوے ۔ والسلام

کھلی چٹھی بنام نیاز احمد صاحب میرٹھی

جناب من آپکا مضمون ”پیری مریدی“ مندرجہ عصر جدید بابت نومبر و دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء اس عاجز کی نظر سے گذرا ۔ مجھے مضمون پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے نیک نیتی سے محض مخلوق خدا کے فائدہ کیلئے یہ مضمون لکھا ہے میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایک حد تک جناب کا خیال بہت درست ہے مگر جیسا اس زمانہ کا دستور ہے کہ بغیر کامل تحقیقات کے رائے قائم کرلینا منظور طبع ہوتا ہے لوگ ذرا پس وپیش نہیں کرتے ذرا ذرا سی تحریکوں پر رائے قائم کرلیتے ہیں اور بسا اوقات افراط تفریط میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ اسی طرح آپسے بھی لغزش ہوئی ہے میں جناب کے اس حصہ مضمون پر اس عریضہ میں کچھ لکھتا ہوں جو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے متعلق ہے ۔ آپنے لکھا ہے ۔

”ان واقعات کے ذکر سے میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ کسی خاص بزرگ پر کوئی اعتراض کروں بلکہ میرا مقصد عام طور پر یہ ظاہر کرنا ہے کہ کل پیر و مرشد یہانتک کہ مرزا قادیانی بھی باوجود دعوے پیغمبری اپنے مریدوں اور معتقدوں کو کوئی خاص راستہ نہیں بتاتے اور نہ کسی خاص بات کے کرنے اور کوئی بُری بات چھوڑ دینے کا اُن سے اقرار لیتے ہیں اور نہ کسی مرید سے اس کے بیجا افعال کی باز پرس کرتے ہیں اور نہ پیر اس کو اپنے زمرہ سے خارج کرتے ہیں اگر پیر مرشد چاہیں تو اپنے اثر سے عام مسلمانوں کو بڑی حد تک راہ راست پر لا سکتے ہیں اور بری عادات ان سے چھڑا سکتے ہیں ۔“ ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مریدوں کے گروہ میں ہی بدچلنی ۔ بداخلاقی اور گنہگاری موجود ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ معمولی پیر و مرشد خود کوئی عمدہ مثال پیش نہیں کرتے اور بڑے بڑے مقدس بزرگ اپنے مریدوں کو کوئی خاص راستہ حسب اقتضائے شریعت نہیں بتاتے کہ جس سے وہ دین و دنیا دونوں میں سرخرو و کامیاب ہوسکیں ۔

مضمون بالا پر جہاں تک میں غور کرتا ہوں مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ اس زمانہ میں کیوں ایسے ارباب قلم پیدا ہوگئے ہیں کہ بے سمجھے بوجھے انات شنات جو جی چاہا لکھ مارا عقل کا تقاضا تو یہ ہے کہ انسان کسی مجلس میں ایسی لغویات نہ کہے کہ وہ راستی سے دور ہو اور عرف عام میں اس کی عدم صداقت یا تعصب پر محمول ہو یا خود بینی پر چہ جائیکہ آپ سا ذی شعور انسان میرٹھ میں رہ کر جہاں آپکے شناسا احمدی موجود ہیں مرزا صاحب مد ظلہ کی تحریریں کثرت سے پہنچتی ہوں اخبارات ہفتہ وار آتے ہیں ۔ ہزاروں اشتہار گلی کوچوں میں تقسیم ہوتے ہیں ۔ لائبریری میں الحکم آتا ہو خود جناب کی خدمت میں اس عاجز نے حسب الحکم کا پرچہ پہنچایا ہو جس کے صفحہ اول پر مرزا صاحب کا مذہب مرزا صاحب کی شرائط بیعت درج ہوں یا اپنے الیسلسلہ بیعت بھی خیال ... مرزا صاحب کا مرید نہایت بدچلن اور گنہگار ... بداعمالیوں آپکو ایسا ستایا کہ آپ یہ ...

آپ کی خدمت میں اس عاجز کو بھی شرف نیاز حاصل ہے اور کئی سال سے ہے۔ پھر آپ کی دیوار کے بیچ حامد حسین خاں کلرک آبکاری ضلع میرٹھ رہتے ہیں جن سے اُٹھتے بیٹھتے آپ کا تعارف ہوتا ہے۔ آپ کے عزیز مرد اور عورت ان سے اور ان کے اہل و عیال سے ملتے رہتے ہیں۔ یہ نوعمر نوجوان ۲۵ سال سے زیادہ عمر نہیں رکھتے۔ گذشتہ قیام دہلی میں حضرت مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں ان کے پچھلے اعمال اور موجودہ حال دونوں سے آپ باخبر ہیں ایک زمانہ ان کے انقلاب حال کا معترف اور ان کے تقوے سے متاثر ہوا ہے۔ لیکن افسوس آپ کا دل ان نظاروں سے بھی نہ پسیجا۔ کیا آپ مہربانی فرما کر کسی میرٹھ والے احمدی کو بتا سکتے ہیں کہ وہ رنڈیوں کی صحبت میں رہتا ہو یا شراب خور ہو یا زانی ہو یا جھوٹی گواہیاں دیتا ہو یا کم از کم صوم و صلوٰۃ کا پابند نہ ہوتا ہو یا کسی رنج سے اس کی یا اس کے گھر والوں کی بدچلنی خلقت پر ظاہر ہوئی ہو۔ اور عدالت تک پہنچی ہو۔ میں اور جماعت احمدیہ میرٹھ آپ کی مشکور ہوگی اور ضرور اس شرمناک مثال کا حال حضرت مرزا صاحب کے حضور میں پیش کیا جاویگا۔ مجھے تعجب ہے کہ ایڈیٹر شحنہ جیسا دشمن سلسلہ احمدیہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ علی گڑھ کے تعلیم یافتوں میں احمدی بہ مقابلہ غیر احمدیوں کے زیادہ پابند شریعت ہوتے ہیں۔ پھر آپ کو کس طرح یہ بات محسوس ہوئی؟ حضرت مرزا صاحب نے ہزاروں بار اپنی تحریروں اور تقریروں میں فرمایا ہے۔ کہ جو شخص تقوی سے دُور ہے وہ مجھ سے نہیں اور میرا نہیں وہ ایک خشک شاخ ہے جو کاٹ دی جائیگی۔ اگرچہ بعض کی رائے میں آپ کی یہ تحریر عدم واقفیت پر نہیں بلکہ ہٹ دھرمی اور تجاہل عارفانہ پر دلالت کرتی ہے مگر میں پھر بھی نیک ظن ہوں اور اطلاعاً آپ کو صرف پچھلے اشتہار کے چند فقرے نقل کرتا ہوں جو دوسری مارچ ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کے لئے شائع ہوا ہے۔ "یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک جو بچایا جائے گا۔ اپنے کامل ایمان سے بچایا جائے گا۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو؟ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے۔ اسی طرح ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیزوں پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مُہر لگاتے ہیں میں سخت دردمند ہوں کہ میں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دلوں میں داخل کروں اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں۔ ہمارا خدا نہایت رحیم اور کریم اور وفادار خدا ہے لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خیانت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا سو اگر تم پوشیدہ بیچ خیانت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤگے۔ جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفاق کا کام کرتے ہیں بلکہ خدا پہلے تمہیں ہلاک کریگا اور بعد میں ان کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکا نہ دے کہ بڑی مصیبت کے دن نزدیک ہیں اور ابتدا سے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لائے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے اور کیا بدنصیب وہ شخص ہے جو بڑھ بڑھ کے دعوے کرتا ہے کہ میں اس جماعت میں داخل ہوں اور خدا اس کے دامن کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خیانتوں سے پُر دیکھتا ہے۔ اگر آپ کے پہلو میں پُردرد اور انصاف پسند دل ہے تو آپ چیخ اٹھیں گے کہ آپ نے اس بزرگ واجب الاحترام کی شان میں بڑا ظلم کیا۔ کجا آپ کے خیالات اور کجا حضرت اقدس کی تعلیم۔ عملی نمونہ جو حضرت اقدس نے پیش کیا ہے اس کی بابت مخالف موافق عام طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ نہایت بے نظیر ہے بڑے سے بڑا دشمن اسلام بھی مانتا ہے کہ مرزا صاحب تقویٰ کی تصویر ہیں اور شرع محمدی نے گویا آپ کے وجود میں صورت پکڑی ہے مگر افسوس کہ آپ پاس رہتے اور اب تک آپ نے اس شمع سے سبق نہ حاصل کیا۔

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکان کند

بالمعہ اشتہار دوم مارچ آپ کی خدمت میں دفتر بدر سے پہنچیگا امید ہے کہ صفحہ اول نظر سے گذرے گا اور آپ شریفانہ ندامت کو کام میں لا کر اس حرکت ناشائستہ سے باز رہیں گے اور اس مرد کامل کی صحبت میں اور تعلیم سے فائدہ اٹھائیں گے۔ جو دلوں کے پاک کرنے کے لئے **مامور** ہوا ہے اور اس خطرناک زمانہ کا امام ہے اور مسیح موعود ہے۔ مجھے غور سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اثر بد آپ پر خواجہ غلام الثقلین کی صحبت سے پڑا ہے۔ خواجہ صاحب کو تو اس سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اس قدر عداوت اور بغض ہے کہ سارا علم ساری عقل ان کی اس جگہ بیکار ہو جاتی ہے اور ان کی قلم سے ایسے نازیبا الفاظ اور ایسی بے ہودہ باتیں نکلتی ہیں کہ معمولی قرآن خواں بھی جن سے احتراز کرتا ہے۔ مثلاً یہ ناعاقبت اندیش کج طبیعت آپ کے اسی مضمون کے نیچے نوٹ لکھتا ہے "پنجاب کے ایک قصبہ میں جو ایک صاحب نبوت و رسالت اور ابن اللہ ہونے کے مدعی ہیں۔ انہوں نے تو یہ غضب کیا ہے کہ حمامۃ البشریٰ میں لکھدیا ہے کہ یحمدک ربی من فوق العرش "خدا عرش کے اوپر سے میری حمد کرتا ہے حالانکہ حمد صرف خدا کی ذات کے لئے ہے۔" اب آپ ہی کہئے کہ یہ نادان عرفان کے کوچہ سے ایسا ہی ناآشنا ہے جیسا کوئی اندھا مادرزاد سورج کی روشنی سے نابلد۔ پھر اس پر کلام اللہ کے سمجھنے سے قاصر کیوں کہ پاک باطنی سے بے نصیب اور بغیر پاک باطنی کے فہم کلام اللہ ناممکن ہے جیسا خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطھرون باوجود ان باتوں کے پاکبازوں پر نکتہ چینی کرتا ہے۔ اس روش سے بجز نقصان اٹھانے کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ عربی پڑھی ہے۔ مسلمان کا فرزند ہے مسلمانوں میں پلا اور بڑھا اور آج تک یہ نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کی صفات انسانوں میں بھی عطیہ الٰہی سے ہوتی ہیں اور ان کی خاص صورت ہوتی ہے مثلاً خالق تو اللہ ہی ہے مگر خالق کی صفت ناقص طور پر انسانوں میں بھی منجانب اللہ ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اپنے لئے۔ احسن الخالقین۔ اب ظاہر کہ خالقیت کی صفت اوروں میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک محدود حالت میں عطا فرمائی ہے جامع خالق ذات تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے مگر خدا اور دی طاقتوں سے انسان طرح طرح کی صورتیں پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح انسان کامل کو اس کے افعال حسنہ کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل ایک رتبہ بخشتا ہے جس رتبہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انسان کی حمد کرتا ہے۔ چنانچہ لفظ "محمد" گواہ ہے پھر سورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ اس راہ اور اس مقام کی تفصیل فرماتا ہے۔ اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق الیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔ اب اس کوتاہ بین سے کوئی پوچھے کہ تلاوت قرآن شریف کبھی نصیب ہوتی ہے۔ کبھی قانون شہادت اتنی فرصت دیتا ہے کہ الہی رموز پر غور کیا ہو اور آسمانی شہادتیں سمجھ میں آئی ہوں۔ سچ یہ ہے ؎

آنکہ نفس اوست از ہر خیر و خوبی بے نصیب
ہست در شان امام پاکبازان نکتہ چین

لفظ محمود کا مادہ اس سے دریافت کرنا چاہیئے اور پھر اس نوٹ کو اس کے سامنے رکھکر پوچھنا چاہیئے کہ وہ کون چیز ہے جو آپ کے دل میں سے ساری خوبیوں کو نکال کر جانشین ہوئی ہے۔ تو غالباً تسلیم کرلیگا کہ "کبر" نعوذ باللہ۔ کس قدر تحریف کا مادہ ہے کہ مرزا صاحب پر اس الہام زیر بحث کے معنے میں کہتا ہے کہ میں نے خدا پر احسان کیا۔ الامان۔ افسوس ہے کہ آپ پر اس صحبت نے کچھ اثر ڈالدیا اور الحمدللہ کہ میرٹھ خواجہ صاحب کی علیحدگی سے پاک ہوگیا۔ **میرٹھ۔ مالیرکوٹلہ** اب لکھنؤ کی باری ہے۔ خدا جانے۔ تقدیر بد کہاں کہاں لیے پھرے گی۔ کہلوا کر رسوا کرے گی۔ کیونکہ مہین کی سزا یہ ہوتی ہے۔ اور جیتے میں تو دکھا دیں گے کہ یا اس نے مراجعت کی اور توبہ کی یا ناکام و نامراد ہو کر دنیا کو چھوڑنا پڑا۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس عریضہ پر غور فرما کر اس سے فائدہ اٹھائیں گے

میں ہوں آپ کا خیر طلب

ذوالفقار علی خان۔ انسپکٹر آبکاری میرٹھ

تصدیق بالرؤیا

از شہر پشاور ۔ محلہ نو ۔ دروازہ ڈبگری

بخدمت اقدس حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔

میں نے اپنی تمام عمر میں شاید ہی حقیقی دینداری کی طرف توجہ کی ہوگی ۔ اور شاید ہی کبھی تھوڑے سے ارکان ظاہری کی پابندی کی ہوگی ۔ بلکہ میری گذشتہ عمر سراسر لہو و لعب میں گذر چکی ہے مگر میں خداوند تعالیٰ کا ہزار در ہزار شکر کرتا ہوں ۔ جس نے محض اپنے اکرام و افضال سے بلا کسی میرے عمل نیک کے مجھے اس سلسلہ میں شریک ہونے کی توفیق دی ورنہ کجا مجھ جیسا نابکار غلط کار اور کجا یہ نعمت الٰہی میں نے بہت تھوڑے دنوں سے حضور کے سلسلہ کی گفتگو سنی تو ساتھ ہی یہ خیال اور آرزو پیدا ہوئی کہ اے خدا اگر حضرت میرزا صاحب مامور ہیں تو مجھے وہ آنکھ دے ۔ جس کے ذریعہ میں انہیں پہچان لوں ۔ سو الحمد للہ کہ عرصہ آٹھ دن کا ہوتا ہے کہ جمعہ کی رات کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ پشاور کے ایک بازار قصہ خوانی میں ہوں اور ایک مسجد کے نزدیک کھڑا ہوں ۔ دفعتہً زمین نے بڑے زور شور سے ہلنا شروع کر دیا اور یہ ہلنا ایسا نہ تھا جیسا کہ زلزلوں میں ہوا کرتا ہے بلکہ زور زور سے جھوٹے پر جھوٹے آ رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا زمین بالکل نابود ہونے والی ہے ۔ عمارات گر رہی ہیں اور لوگ متوالوں اور دیوانوں کی طرح ہو ہو ادھر ادھر دوڑ رہے ہیں ۔ دہشت اور خوف کے غلبہ سے لوگ بچنے کی آس کو توڑ بیٹھے ہیں ۔ غرضیکہ اس واقعہ کو صحیح طور پر لکھنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں ۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد مذکور کے اوپر ایک اونچی عمارت بنی ہوئی ہے اور اس کے اوپر ایک اونچا گنبد ہے جو بالکل اپنی جگہ پر بدستور کھڑا ہے ۔ نہ اس کو کوئی حرکت ہے اور نہ ان چند آدمیوں کو جو اس کے تلے بیٹھے ہوئے ہیں کچھ اضطراب ۔ میں بخیال خود یہ کوشش کر رہا ہوں کہ اگر ممکن ہو اور گنبد والوں میں میرا کوئی آشنا نکل آئے تو میں بھی اس کے اندر چلا جاؤں ۔ مگر مجھے کوئی نظر نہیں آتا ۔ اتنے میں دیکھتا ہوں کہ میر مدثر شاہ صاحب اپیل نویس جو میرا ہم محلہ ہے ۔ اس کے اندر ہے ۔ اس کو دیکھ کر میں نے پکارا کہ میں بھی گنبد کے اوپر آ جاؤں ۔ تو انہیں کچھ سوچ کر جواب دیا کہ ہاں اگر تم چندہ دیا کرتے ہو ۔ تو آ جاؤ ۔ میں حیران اور مایوس ہو کر دل میں کہنے لگا کہ میں نے تو آج تک کوئی چندہ نہیں دیا ۔ اس بات کے بعد بہت جلدی میں جاگ پڑا اور زیادہ فکر مند ہو گیا ۔ آخر کار نتیجہ یہ نکالا ۔ کہ خداوند کریم آپ کے سچے پیروؤں کو دنیوی عذابوں سے بھی بچا لے گا ۔ اس کے بعد میں میر صاحب مذکور کو ملا اور اپنا خواب سنایا ۔ الغرض کہ آئندہ آپ مجھ سے ضرور ماہواری چندہ لیا کریں اور ایک سہ چندہ ایک ماہ اسی وقت دے دیا ۔ مختصر یہ کہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ اس زمانہ کے امام اور اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہیں سو بیعت کا یہ خط لکھتا ہوں اور خاص دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں ۔ تاکہ میری اصلاح دارین ہو اور تاکہ ہر قسم کے عذابوں اور تکلیفوں سے بچ جاؤں ۔ میں حضور کو بڑی صدق اور منت سے عرض کرتا ہوں کہ میں اپنے گذشتہ افعال اور چال چلن سے بہت پشیمان ہو رہا ہوں اور ناگفتہ بہ حالت میں ہوں ۔ ہاں اگر خداوند تعالیٰ کا فضل اور آپ کی باثر دعا میرے رفیق حال ہو تو ان روگ سے رہائی پا سکتا ہوں نیز حضور از راہ شفقت کچھ نصیحتیں جن پر کہ میں کاربند ہوں تحریر فرما دیں ۔ اور نیز ثبات قدم اور استقلال کے لئے ساتھ ہی دعا فرما دیں ۔ نیز یہ عریضہ اگر اخبار بدر اور الحکم میں شائع ہو جاوے تو میری طرح گم گشتگان کے لئے ہدایت کا سبب ہوگا ۔

آپ کا خادم
مستری خدا بخش ۔ ساکن پشاور ۔ محلہ نو ۔ دروازہ ڈبگری

اخبار بدر سے ضروری التماس

سال رواں کے شروع سے بعض خاص احباب نے اعانت بدر سے جو دلچسپی حاصل کی ہے وہ قابل رشک ہے ۔ اس کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور خدا کے فضل پر امید ہے کہ اگر ہمارے احباب نے ایسی توجہ فرمائی تو بدر کافی اشاعت تک پہونچ جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ ۔ لیکن ایک بات آپ لوگوں کی خدمت میں عرض کرنی ضروری ہے اور آپ صاحبان کو اس پر بہت کچھ توجہ کرنی چاہیئے ۔ ورنہ کارخانہ کا بڑا حرج ہو رہا ہے ۔ وہو ہذا

بعض احباب بڑی کوشش اور ہمدردی سے خریدار اخبار بدر پیدا کرتے ہیں لیکن قیمت کے متعلق کچھ فیصلہ نہیں کرتے نہ ہی تو پیشگی لے کر ارسال کرتے ہیں اور نہ ہی ان سے کسی خاص وقت پر قیمت ادا کرنے کا وعدہ لیتے ہیں ۔ بعض میرے دوست تو یہاں تک ہی کرتے ہیں کہ ان سے اتنا بھی ذکر نہیں کرتے کہ اخبار کی کچھ قیمت بھی ہے ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب کچھ عرصہ کے بعد مثلاً ایک دو ماہ کے بعد قیمت کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو بعض تو لکھ دیتے ہیں کہ ہم نہیں خریدتے بند کر دو اور بعض لکھ دیتے ہیں کہ ہم نے کب جاری کرنے کو لکھا تھا ۔ اور کوئی بیچارا یہ لکھ دیتا ہے کہ میں تو احمدی ہو گیا ہوں ۔ مجھ سے کیوں قیمت مانگتے ہو اگر قیمت چاہیئے تو بند کر دو ۔ ایسا اکثر وقوع میں آتا رہتا ہے پس ایسی صورت میں اکثر اوقات وہ لوگ روپیہ ارسال نہیں کرتے اور کارخانہ کا بڑا نقصان ہوتا ہے اور قیمت کی ادائیگی کا کوئی بھی ذمہ وار نہیں ہوتا ۔ اگر ہم جاری کرنے والے احباب سے مانگیں تو خود ہمارے دلوں میں بھی اکراہ سا معلوم ہوتا ہے اور ان دوستوں کی رنجیدہ خاطر ہونے کا اندیشہ رہتا ہے ۔ اگرچہ اکثر احباب اعانت بدر کے لحاظ سے قیمت بھیج دیتے ہیں لیکن اگر کسی سے بھی وصول نہ کریں تو پھر کارخانہ تھوڑی تھوڑی سی رقم کر کے بہت سا نقصان ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ہم ان جاری کرانے والے احباب کو تحریر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں ۔ پس عرض ہے کہ جہاں دوست خریدار پیدا کرتے ہیں وہاں قیمت کے وصول فرمانے کی بھی تکلیف فرما کر مزید مشکور فرما دیں یا کم از کم قیمت کے وصول کرنے کا کوئی احسن بندوبست کر دیا کریں ۔ تا کارخانہ کو نقصان نہ پہونچے ۔ اس بارے میں جناب منشی ذوالفقار علی خاں صاحب ممبر ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی ۔ میاں فضل دین صاحب ھر ظفر وال نے بدر کی اعانت سے بڑا حصہ لیا ہے ۔ ان صاحبان نے جس قدر خریدار عطا فرمائے ان سے قیمت بھی وصول فرما کر مشکور فرمایا اور ایسا ہی اور بھی اکثر احباب نے ایسا ہی کیا ۔ جزاھم اللہ احسن الجزا ۔ قیمت پیشگی وصول ہونے سے بہت فائدہ ہے ۔ اخبار وقت پر نکلتا ہے ۔ قلت روپیہ سے اخراجات کارخانہ رک کر جو تشویش صاحب پروپرائیٹر اور مینجر اور ایڈیٹر اور کارکنان کارخانہ بدر کو ہوتی ہے ۔ اس سے نجات ملتی ہے ۔ پس احباب سے التماس ہے کہ جہاں وہ بدر کے لئے خریدار پیدا کرتے ہیں وہاں ان خریداروں سے قیمت وصول کرنے کی تدابیر کو بھی عمل میں لا کر مزید مشکور فرمایا کریں ۔ والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی محرر بدر ۔ ۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۴ ۔ اپریل ۱۹۰۶ء	۲۸۱	منشی عبدالرحمان صاحب	عما ۱۲/
۴ ۔ " "	۹۲۳	مولوی غلام رسول صاحب	عما ۱۲/
۵ ۔ " "	۸۱۹	منشی داؤد خان صاحب	۳/
۵ ۔ " "	۹۲	محمد ابراہیم صاحب	عہ
۵ ۔ " "	۹۸۳	غلام دستگیر صاحب	عا
۶ ۔ " "	۱۰۶	غلام محمد و عبداللہ صاحبان	عا ۱۲/
۷ ۔ " "	۱۲۹	فیض احمد صاحب	عا ۱۲/
۷ ۔ " "	۳۵۲	محمد عجب خان صاحب معہ قیمت ۹۲۶	عہ ۱۲/
۹ ۔ " "	۱۰۲۹	محمد اشرف	عا ۱۲/
۹ ۔ " "	۱۰۹۱	پیرانڈتا صاحب	عا ۱۲/
۹ ۔ " "	۹۸۳	سلیمان خان صاحب	عا ۱۲/
۹ ۔ " "	۱۰۹۵	اسد علی صاحب	عا ۱۲/
۹ ۔ " "	۹۸۲	غلام احمد صاحب	عا ۱۲/

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میں نے بذریعہ کارڈ حضرت اقدسؑ سے بیعت کرلی ہے مگر دیر سے آپ کی ملاقات کو دل تنگ ہوا ہے - مگر کیا کروں رخصت نہیں ملتی کیوں کہ ڈاک خانہ کے محکمہ میں بڑی مشکل ہے - اس لئے جب کسی کو ضرورت پڑتی ہے - ڈاکٹر صاحب کا سرٹیفکیٹ دیکر اپنا کام کر لیتے ہیں خواہ ڈاکٹر ان سے کچھ لیوے یا نہ لیوے مگر بصورت ڈاکٹر بھی اس زمانہ کے ایسے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ کپڑے بھی اتار کر ہمیں دیدے - الغرض حضرت اقدسؑ کو دل ہر وقت ملنے کو چاہتا ہے اور رخصت ملنی محال ہے بلکہ مشکل ہے فیصلہ کرو کہ اس طرح سرٹیفکیٹ دے کر رخصت لینا جائز ہے یا نہیں - جواب سے مطلع فرمادیں - راقم . . . . . .

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ - پ۲ - یعنی نہ کھاؤ اپنے مالوں کو باہم جھوٹے طور پر (ناحق) اور نہ ڈالو وہ مال حکام کی طرف یعنی یہ ڈالنا ایسا ہے جیسے کسی کو اعلیٰ درجہ سے نیچے گرایا جاوے - اسی طرح یہ مال ہی جو تمہارے قیام کا باعث ہیں گڑھے میں مت پھینکو - دلو کے معنے ہیں ڈول جو کنوئیں میں لٹکایا جاتا ہے - تاکہ کھا جاؤ تم ایک حصہ مرغوب چیز کا بطور رشوت والے کے یا بذریعہ رشوت ڈگری حاصل کرنے کے یا کسی اور طرح سے جو باطل ہے اور تم جانتے ہو خصوصاً رشوت تو ایک ایسی فطری بدی ہے - کہ لینے والا دینے والا - دلانے والا ہر ایک اس کے بدی اور باطل ہونے کا قائل ہے - دوسرا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا - وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا - وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا - پ۵

خبردار ہو کر سنو اے ایمان والو نہ کھاؤ اپنے مال باہم باطل طور پر ہاں اگر تجارت ہو باہمی رضامندی فریقین سے - اور اس طرح ایک دوسرے کا مال ضائع کرنے سے اپنے آپ کو ہلاک مت کرو - یعنے ایسے باطل کے طور پر مال کمانے کا نتیجہ تمہاری اپنی ہلاکت ہی ہوگی بے شک اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ رحیم ہے - یعنے باطل سے روکتا ہے - تاکہ تم اس سے رک کر ہلاکت سے بچو اور جائز مال کمانے کی کوشش کرو کہ وہ سچی محنت کو ضائع نہ کرے گا - اور جو شخص باوجود منع کے بھی یہ کام کرتا رہے گا جس سے اللہ تعالےٰ کے حدود کو توڑتا ہے اور باوجود اس کے خلق اللہ پر ایسے کاموں سے ظلم بھی ہے - تو اس کو ہم ضرور نار میں داخل کریں گے - ان آیات سے رشوت کی سخت ممانعت پائی جاتی ہے - جو اقسام باطل میں سے ایک بدترین قسم ہے - لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی والرائش

رواہ احمد وغیرہ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے دینے دلانے والے تینوں پر لعنت کی ہے اس کے علاوہ ممانعت رشوت دینے دلانے لینے میں اور بھی بہت احادیث ہیں جن کو بلحاظ اختصار ذکر نہیں کیا گیا۔

پس بہترین تدابیر تقوےٰ اور دعا ہے - تقوےٰ کی نسبت اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے - ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا - پ۲۸ - اللہ تعالیٰ متقی کو ہر ایک مصیبت اور تکلیف سے نکال دیتا ہے اور دعا کے متعلق اس سے بڑھ کر اور کیا لکھوں - خود اللہ تعالےٰ جو اصدق الصادقین اور لایخلف المیعاد ہے - وعدہ فرماتا ہے اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ - پ۲ - میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کیا کرتا ہوں مگر اس قبولیت دعا کے لئے شرط ہے کہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو ایسا بنادے کہ لائق قبولیت اس کی دعا ہو - دوسرا دعا کرنیوالے کو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور یقین ہو بلکہ اللہ تعالےٰ صرف قبولیت دعا کا وعدہ ہی نہیں فرماتا - بلکہ دعا نہ کرنے والے پر ناراض بھی ہوتا ہے - جیسے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ - پ۱۹ - یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کہدے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا رکھتا ہے اگر تم دعا نہ کرو - دعا کرنے والوں کو یہ بھی یقین کامل چاہیئے - کہ اللہ تعالےٰ سب کچھ کر سکتا ہے کوئی کام اس کے ہاں غیر ممکن اور مشکل نہیں اگرچہ ظاہری اسباب اس کے کیسے ہی خلاف ہوں - مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ پ۱۱ - اللہ تعالیٰ سے اور کون اپنے وعدہ کا عمدہ وفا کرنیوالا ہے - اور مشکلات کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ پ۱۳ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ پ۱۲ - لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ پ۱۳ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ پ۱۷ - فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ پ۳۰ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ - پ۲ - یعنی اللہ تعالےٰ جس لکھی ہوئی چیز کو چاہے محو کردے اور بن لکھی کو لکھدے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر غالب ہے یہاں تک کہ وہ اپنے حکم پر بھی غالب ہے اور اس کے کسی فیصلہ اور حکم کا اپیل نہیں ہوتا - جو کچھ کرے کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں اس واسطے جو چاہے کر سکتا ہے - بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں بعض وقت اس کی حکمت کا یہی مقتضیٰ ہوتا ہے کہ آدمی کی دعا ایسے رنگ میں منظور نہیں کرتا جس طرح وہ دعا کرتا ہے کیوں کہ وہ علیم خبیر عالم الغیب والشہادہ عواقب امور کو جانتا ہے اور اپنے بندوں پر رحم کرکے بدیوں اور نقصانوں سے جو اس دعا کے منظور ہونے کی حالت میں دعا کنندہ کو پہونچ سکتے تھے - اس سے بچالیتا اور اس کے عوض اس کو کسی اور رنگ میں منظور کرلیتا ہے - جیسے ماں مہربان اگر بچہ اس سے آگ کا انگارہ مانگے تو وہ نہیں دیتی اور اس کے عوض عمدہ مٹھائیاں اور کھلونے یا جو کچھ مناسب ہو پیش کردیتی یا دیدیتی ہے - پس اگر

کسی کی دعا کا اثر محسوس نہ ہو تو گھبرانا نہیں چاہیئے اور نیز دعا میں جلدبازی بھی نہیں کرنی چاہیئے - دعا میں جلدبازی بھی موجب محرومی ہے بعض وقت نادان انسان دعا کو اخیر تک پہونچا کر رہ جاتا ہے جیسے ایک کنواں کھودنے والا سارا کنواں کھودے مگر جب پانی ایک ہاتھ پر رہ جاوے تو وہ تنگ آکر چھوڑ دے کہ اب تک تو پانی نہیں نکلا - اب کہاں سے نکلے گا - تو وہ اس کی محرومی کی علامت ہے - غرض دعا اپنے تمام شرائط و لوازم کے ساتھ کی جاوے تو اس کے برابر اور کوئی آلہ تیز اور کارگر نہیں - میرا ارادہ ہے کہ انشاءاللہ تعالےٰ بشرط زندگی وصحت و توفیق الٰہی ایک مستقل ومفصل رسالہ متعلق دعا و آداب و شرائط دعا وغیرہ کے لکھوں - واللہ ولی التوفیق وھو حسبی ونعم الوکیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم - ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وصل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولنا وھادینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واحمد صلی اللہ علیہ وسلم والہ اجمعین - نفلدین حکیم - دوسرا خط

حضرت شیخنا المکرم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - براہ مہربانی ذیل کے سوال کا جواب عنایت فرماکر مشکور فرماویں "غیر مذاہب کے لوگوں میں سے بعض خدا کو واحد لاشریک مانتے ہیں اور مخیر اور نیک دل ہیں کیا ان کی نجات ہوگی؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اوّل جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانتا (جو ہمہ خوبی ہمہ رحم ہمہ خوبی ہیں اور اصلاح کو دنیا میں پھیلانے والے ہیں) اس کو نیک دل کہنا جائز ہی کب ہے - کیا وہ کافر نعمت نہیں ہے - جن خوبیوں کو وہ خوبیاں سمجھ کر پسند اور عمل کرتا ہے کیا وہ خوبیاں اس کی اپنی عقل کی ایجاد ہیں - یا انہیں بزرگان دین اور رحمۃ للعالمین کی برکت سے بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ - اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا - اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا - پ۶ - اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ انکار کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسولوں کا - اس طرح کہ چاہتے ہیں کہ فرق رکھیں درمیان اللہ کے اور اس کے رسولوں کے یعنے وہ چاہتے ہیں کہ خدا کو مانیں اور اس کے رسولوں کو نہ مانیں اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اصل میں وہ خدا تعالےٰ کے بھی منکر ہیں اور رسولوں کے بھی منکر ہیں - جیسے گورنمنٹ

کے گورنر کا منکر خود گورنمنٹ کا بھی منکر اور باغی سمجھا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں بعض کے ساتھ یعنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ یا اللہ تعالیٰ اور بعض انبیاء کے ساتھ اور ہم انکار کرتے ہیں کل انبیاء یا بعض انبیاء کے ساتھ اور چاہتے ہیں کہ اس کے بیچ میں کوئی راستہ نکال لیں۔ یہ لوگ سچ مچ کے کافر ہیں اور ایسے بے ایمانوں کے لئے ہم نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ جیسے کہ ان لوگوں نے ہمارے رسولوں کی عزت نہیں کی بلکہ اہانت کی۔

دوسرا فیصلہ۔ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ پ۴ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بے فرمانی کرے اور اللہ تعالیٰ کی حد بندیوں کو توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ پڑا رہے۔ ان کے لئے عذاب ذلیل کرنے والا ہوگا کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی عزت نہیں کی۔ جبکہ بے فرمان کے لئے عذاب ہے تو جو سرے سے رسول کو مانتا ہی نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سننا ہی نہیں چاہتا اس کا کیا حال ہوگا اور نیز ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کا بھی اعلیٰ درجہ کا بے فرمان ہے۔ اس کی بے فرمانی صرف بے فرمانی تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ایسا باغی ہے۔ کہ فرمان سننا ہی نہیں چاہتا۔ کیا کوئی کسی سلطنت کے ماتحت رہ کر اس کے قوانین سے ایسا سخت انکار کر سکتا ہے اور کیا ایسے انکار کے بعد وہ باغی قرار نہیں پاتا اور پھر بھی مخیر اور نیک دل کہلاتا ہے۔

تیسرا فیصلہ۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا۔ پ۲۶ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے اس کو جنات میں داخل کرے گا جن کے نیچے بہتی ہیں ندیاں اور جو روگردانی کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دکھ کی مار دیگا۔

چوتھا فیصلہ۔ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ۔ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ۔ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ۔ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ پ۲۴

کیا یہ منکر لوگ ان ملکوں میں سیر نہیں کرتے۔ جہاں انبیاء اور ان کے منکرین گذر چکے ہیں پھر غور کریں کہ کیسا بد انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے منکرین گذر چکے ہیں وہ بڑے قوی اور بڑے آثار والے تھے۔ اپنے ملک میں سو ان کو اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کے سبب گرفتار کر لیا اور ان کا بچانے والا کوئی نہ تھا۔ یہ گرفتاری اس لئے ہوئی کہ ان کے پاس ہمارے رسول کھلے کھلے نشان لائے تھے۔ سو انہوں نے رسولوں کا انکار کیا۔ اس سبب سے اللہ تعالیٰ نے گرفتار کر لیا۔ بیشک اللہ قوی اور سخت عذاب دینے والا ہے۔ غرض قرآن مجید ایسی آیات سے بھرا پڑا ہے کہاں تک لکھا جاوے ہر ایک انسان اپنی

تمام دنیوی ضرورتوں میں آسمان کا محتاج ہے۔ پانی۔ ہوا۔ روشنی وغیرہ۔ اسی طرح روحانی امور میں بھی آسمان کا ہی محتاج ہے۔ کوئی شخص صرف اپنی عقل سے بلا امداد آسمان کوئی دینی کام نہیں کر سکتا ذرا غور تو کرو۔ جن لوگوں نے صرف عقل کے ذریعہ نجات کو حاصل کرنا چاہا ہے۔ انہوں نے کیسی کیسی غلطی کھائی۔ مثلاً ساکت مت والا دام مارگے۔ اپنی ماں بہن لڑکی وغیرہ محرمات ابدی سے جماع کرنا ثواب سمجھتا ہے۔ یہ ہے صرف عقل کی ایجاد آریہ نے اپنی عقل سے نکالا تو اعمال میں نیوگ جیسا گندہ اور غیرت سوز مسئلہ نکالا۔ اور عقائد میں سناتن دہرم کو اس لئے ترک کر گئے کہ اس میں ۳۲ کروڑ دیوتاؤں کی پوجا ہے۔ اور شرک کی تعلیم ہے۔ مدعی توحید بنے مگر لا معدود ولا محدود اجزا و جیو کو خدا تعالےٰ کا شریک مانا یہ ہیں عقل کی تجاویز اس کے فیصلے ہر دیگر مذہب باطلہ میں بھی بکثرت پائے جاتے ہیں عیسائیوں نے کھانا۔ پیتا۔ تھکتا۔ موتتا۔ ... کھانا لوگوں سے مار کھاتا ... باوجود اس کے جب وہ انبیاء کا منکر ہے۔ تو ضرورت ہے کہ وہ آخرت کا بھی منکر ہو جو یوم الدین ہے۔ اس کی کوئی بات ہی قابل اعتبار نہیں ہوتی۔ پس ایسا شخص مخیر اور نیکدل کہلانے کے کب لائق ہو سکتا ہے۔ باوجود اس کے وہ مشرک بھی ہے یعنی دنیا میں معاشرت اور خدا تعالیٰ کی بندگی بلا کسی قاعدہ کے تو ہو ہی نہیں سکتی۔ جب وہ قانون الٰہی کو انبیاء سے نہیں لیتا تو خود ساختہ قانون پر وہ ضرور چلے گا۔ تو گویا شریعت بنانے میں خدا تعالیٰ کا بھی شریک بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ مشرک کے لئے ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ۔ پ۵۔ اللہ تعالیٰ مشرک کو ہرگز نہیں بخشیگا اور سوائے اس کے جس کو چاہے بخش دیگا۔ اب سوائے شرک کے کبیرہ سے کبیرہ زنا۔ شراب۔ چوری وغیرہ سخت گناہوں کا بخشا جانا ممکن اور شرک کا بخشا جانا بلا توبہ جب ناممکن ہوا تو وہ ان شریروں سے بھی بدتر ہوا۔ پس اس کو مخیر اور نیک دل کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا جواب اتنا ہی کافی ہے ورنہ صرف قرآن مجید ہی اس قدر ایسے آدمی کی تکفیر کرتا ہے۔ کہ جس کا بیان اس مختصر خط میں سما نہیں سکتا۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔

فضل دین حکیم از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سچی بشارت

دنیا پر روشن ہے کہ آں حضرت صلعم کی بعثت سے پہلے عرب کی کیا حالت تھی اور بعد میں کیا ہوئی اور یہ غیر معمولی تبدیلی اور ترقی محض اس وجہ سے ہوئی کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک انفاس کے تزکیہ سے انہوں نے خدا کی کامل اور اتم ہدایت (یعنی قرآن مجید) کی سچی معرفت حاصل کر کے اس کی سچی اتباع کی تھی اور پھر جب وہ اتباع اہل اسلام میں نہ رہی تو خدا کے وعید کے مطابق وہ روحانی اور جسمانی عروج بھی رو بتنزل ہو گیا۔ یہاں تک موجودہ حالت تک نوبت پہنچی۔ کہ جس کا خاکہ اسلامی اخبار اور اسلامی لٹریچر آج کل کس قدر کھینچ رہے ہیں۔ اور باوجود اس کے پھر بھی کتاب اللہ سے اس قدر بے اعتنائی کی گئی کہ رفتہ رفتہ اس کی سچی معرفت بھی مفقود ہو گئی لیکن چونکہ اسلام وہ مذہب نہیں تھا۔ کہ لوگوں کی بے اعتنائی کے ساتھ خدائے ذوالجلال بھی اس سے بے اعتنا ہو جائے۔ بلکہ یہ وہ پاک مذہب ہے کہ جس کی حفاظت کا خود اس نے وعدہ فرمایا ہوا ہے اور صاف طور پر یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ جب آخری زمانہ میں لوگوں کی لاپروائی آخری حد تک پہنچ جائیگی۔ اور اس کی اس حالت کو دیکھ کر بیرونی حملے بھی اس زور سے کئے جائیں گے کہ بہت سے لوگ یقین کر اٹھینگے کہ اب اس کا خاتمہ ہے تو میں اس وقت اس کی خبر گیری اور دستگیری کروں گا اور اپنے خاص فضل سے ... بنا کر دنیا میں بھیجوں گا۔ تاکہ وہ بیرونی حملوں کا دفاع اور اندرونی علتوں کی اصلاح کر کے پھر قرآن مجید کی معرفت دنیا میں قائم کرے اور سچی اتباع کی روح لوگوں میں پھونک دے۔ چنانچہ خداوند کریم کے فضل سے وہ موعود الٰہی آج ہم میں موجود ہے اور خدا کے زبردست نشانوں اور تائیدوں اور نصرتوں سے مؤید ہو کر اپنے مفوضہ خدمات کو بڑی کامیابی کے ساتھ سرانجام دے رہا ہے۔ آپ کے پاس مخلصین کی ایک جماعت ہے۔ جو کہ رات دن اسی فکر میں رہتی ہے۔ کہ آپ کے پاک مذہب اور کلمات طیبات کو جو کہ عین قرآن ہے یا بالفاظ دیگر قرآن مجید کی وہ اصلی دلربا اور جلالی صورت ہے جو کہ فیج اعوج کے نسخ و مسخ سے معرے اور مبرے ہے جیسی کہ وہ حضرت خاتم النبین کے وقت میں معرے اور مبرے تھی کسی طرح موافقین و مخالفین تک پہنچائے چنانچہ اسی غرض کے پورا کرنے کے لئے بہت سے رسالے اور اخبارات جاری کئے گئے ہیں اور نئی نسل کو اس فیض سے بہرہ یاب کرنے کے لئے ایک خاص ناظم التعلیم کمیٹی قائم کی گئی کہ جس کے زیر اہتمام مدرسہ تعلیم الاسلام میں قوم کے بچے ہاں سچے تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں جو آپ کے رنگ سے رنگین حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے درس قرآن سے کافی فائدہ حاصل کر رہے ہیں یا یوں کہو کہ خدا کے تازہ فضل افضل سے بہرہ ور ہو کر اس کے لئے تیار ہو رہے ہیں کہ صلح اور امن کے ساتھ خدا کے پاک دین کی روشنی کو دنیا کے اقطار میں پہنچائیں لیکن باوجود اس کے اس وقت تک اس امر کا کافی انتظام نہ ہوا تھا۔ کہ حضرت مولانا صاحب کے درس قرآن سے باہر کے اصحاب پورے طور پر متمتع ہو سکیں۔ جو بشارت میں نے عنوان پر لکھی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس ضرورت عظمیٰ اور تعامیہ کبیرہ کے پورا کرنے کیطرف اس محسن قوم ناظم التعلیم کمیٹی نے اپنی توجہ مبذول فرما کر یہ تجویز پاس فرمائی ہے۔ کہ مدرسہ تعلیم الاسلام

طرح ہی جو پہلے گذر چکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک انکشاف

جس کا یاد رکھنا آپ کے لئے اشد ضروری ہے۔

الٰہی میں کیوں کر کروں شکر تیرا
تو خالق میں مخلوق۔ ہے فرق اتنا
کئے فضل تو نے ہیں مجھ پر تو لاکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولیٰ
قلم جس لئے میں نے اب ہے اٹھائی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کردے تو پوری

تو واحد یگانہ۔ میں بندہ ہوں تیرا
زمیں اور سما میں ہے ذرے کا جتنا
ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
جو ملنے تجھے اس کا غم کھانے والا
تو قادر توانا ہے بندہ حضوری

خدا تعالیٰ کے احسان و کرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اس نے ہندوستان بھر میں اور اس کے باہر اپنے لئے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن شدہ طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنالیا ہے کیوں کہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں بھگی نہیں۔ اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اس کو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اس کے لئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ۔ اپنے حاکم یا محکوم کی طفیل آپ کے کان تک ضرور پہونچ چکے ہوں گے کیوں کہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی۔ جہاں اس کے زود اثر ہونے اور اپنے وقت کی بے مثل چیز ہونے کا چرچا نہ ہو۔ اس لئے اس کے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

اب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہ ہے،

کہ جب بعض نادان بھائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی۔ تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گدگدی ہونے لگی اور بعض نے یہاں تک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بغرض نجات کے سادہ لوح لوگوں کو دہوکہ میں ڈالنے کے لئے ہمارے اشتہار کے اکثر حصہ کی بعینہ نقل ہی کر دی۔ اور اس طرح نام کے تھوڑے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کردئے اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں معاً یہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جس کی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں اور بعض نے شروع ہی سے یہ بھی لکھ دیا کہ اب اس کی قیمت نصف یا چہارم کی جاتی ہے۔ حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تھا۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

خدا تعالیٰ اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرماوے تا یہ لوگ اس بت پرستی سے باز آویں اور سمجھیں کہ رزاق صرف وہی ذات ہے۔ جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے بہانتک لوگوں نے دہوکہ کھایا۔ کہ:-

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہنچے کہ آپ کا اشتہار نصف قیمت کا فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کرکے اتنی ڈبیہ بھیجدیں۔ تب ان کو جواب لکھے گئے کہ آپ نے دہوکہ کہایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتی ہیں کہ ہم اس کو نصف قیمت پر دے سکیں۔

خیر! آمدم بر سر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑھنے سے آپ کو مذکورہ بالا علم تو ہو گیا ہے اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپ کی نظر سے گزریگا تو یقیناً آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار دینے والے کی کیا منشا ہے

یہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ انکی دوائی نہ خریدیں یہ آپکا اختیار ہے اور خدا تعالیٰ سب کا رزاق ہے یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونو کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ویسا ہی اسکا معاوضہ پائیگا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کے واسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ اور کسی کامیاب شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا۔ ورنہ خالی اشتہاری چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھ نصیب نہ ہوگا اور عاقبت ناحق برباد ہوگی۔

مثال کے طور پر تمہیں ایک نظیر بتا دیتا ہوں

اس کے بعد بھی اگر نہ سمجھو تو پھر تمہیں حوالہ بخدا کرتا ہوں (وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَام) دیکھو اور سوچو کہ جب سردار میاں سنگھ نے ممیری کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہانتک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا مگر جب دنیا نے اسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریباً ہر ایک اشتہار میں ممیری کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچو لوگ کون کامیاب ہو گیا اور دوسروں کو کیا ملا۔ فرض کرو کہ اگر تم نے کسی مکر و حیلہ سے یا منت سماجت یا کسی کی خوشامد و لجاجت سے کسی کو اپنا ہمخیال بھی بنا لیا تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے مانا کہ تم دنیاوی بادشاہت کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پا سکتے کیونکہ وہ دل کے بھید اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے۔

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے،

کہ کم سے کم آپ اس ہوکر میں کبھی نہ آویں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھ کر خواہ وہ ہمارے اشتہاروں سے کیسا ہی ملتا جلتا یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب تر ہو یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے۔ بلکہ یہ سمجھیں کہ یہ اشتہار دینے والے کی اپنی خاص صنعت ہے پھر خریدیں یا نہ خریدیں یہ آپ کا اختیار ہے اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھئے۔

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور - کیونکہ اسکے ایجاد کا فخر اسی خاکسار کو اور بندوں میں سے ملا

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی آمل ہندوستان میں اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کر

سرمہ سلیمانی ۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کرتے ہی فوراً اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بینائی۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری ذغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ر

سنون دندان ۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو دانت میں پس ایک دفعہ لگانے سے مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں یہ وہ اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیں کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کے لئے آب حیات ہیں۔ قیمت سات عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام لیہ ضلع ڈیرہ [illegible]

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے۔ تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں و رد واقعات نہایت مدلل اور معقول دیکھاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دل دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۴؍۳ (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مع اللہ بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱⅓
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱⅓	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ر

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے ہمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ لہٰذا خط و کتابت کر کے ہمیں طرفین کا حرج نہ کریں۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دیا جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ دینے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارتیں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کو شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے [illegible] ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) [illegible] روپیہ سے کم نہ ہوگی [illegible]

(۶) [illegible] ضمیمہ [illegible] قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری اور اجرت کے ساتھ ارسال ہونی چاہیئے۔

(۷) جو صاحب چاہیں کہ اخبار میں ان کا ضمیمہ یا نوٹ دیا جاوے یا لگوایا جاوے روپیہ زائد اس کے ساتھ روانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے انکی تشفی ہو جائیگی کہ انکا ضمیمہ ٹھیک تقسیم کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلتا رہیگا جس کی قیمت ۱۲ر پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گی جو گھر میں عورتوں کے متعلق کہی جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔

ترسیل زر و درخواستیں بنام مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہوں۔

خاص رعایت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ **تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام** کی قوم نے خوب قدر کی ہے۔ اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی۔ مگر منشا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی درندگی اور اعتراضات کی بد زبانی شب و روز دکھ دے رہی ہے وہ اکثر محروم رہتے ہیں لہٰذا ایسے اصحاب کو ازراہ رعایت کی جاتی ہے معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دینی ایمان کی آبیاری کریں تا کوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ [illegible] ۸ر

اختیار الاسلام ہر سہ حصہ ۲ر

درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبدالرحمان قادیان آویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سُست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سُرعت کی مرض آ گھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت دیکھ کر حال کے داناؤں نے **برقی طاقت** کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی نہ صرف سست اعضا کو مضبوط کر کے گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی **ولایت سے وہی بجلی منگا کر** ہزاروں لوگوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا اور جو آدمی یہاں دور ہے میں ان کے لئے **بجلی کا روغن** طلا تیار کر کے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتے ہیں۔ چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو جاوے

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ **مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب**

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوری کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انمیں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین۔ اسٹرکنیا۔ کوکا۔ کولا۔ میکا۔ سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام سرعت رقت ضعف باہ ضعف دماغ فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے روسیڈان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے قیمت فیشیشی ۴۸ گولی مع محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

سلسلۃ القدیم جلد ۵ — نمبر ۱۸

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — نمبر ۱۸

جلد ۲ نمبر ۱۸

۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ... سنہ ۱۹۰۶ء

روز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی	ای جہان منتظر خوش باش کاں مرد ستان	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تمام جماعت احمدیہ کیلئے اعلان

چوں کہ ڈاکٹر عبد الحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے جو پہلے اس سلسلہ میں داخل تھا۔ نہ صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم سے اور ان باتوں سے جو خدا نے ہم پر ظاہر کیں منہ پھیر لیا۔ بلکہ اپنے خط میں وہ سختی اور گستاخی دکھلائی اور وہ گندے اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کئے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نکل نہیں سکتے اور صرف اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ بے جا تہمتیں لگائیں اور اپنے صریح لفظوں میں مجھکو ایک حرام خور اور بندۂ نفس اور شکم پرور اور لوگوں کا مال فریب سے کھانیوالا قرار دیا اور محض تکبر کی وجہ سے مجھے پیروں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ اور بہت سی ایسی گالیاں دیں۔ جو ایسے مخالف دیا کرتے ہیں۔ جو پورے جوش عداوت سے ہر طرح سے دوسرے کی ذلت اور توہین چاہتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ پیش گوئیاں جن پر ناز کیا جاتا ہے۔ کچھ چیز نہیں۔ مجھکو ہزارہا ایسے الہام اور خوابیں آتی ہیں۔ جو پوری ہو جاتی ہیں۔ غرض اس شخص نے محض توہین اور تحقیر اور دل آزاری کے ارادہ سے جو کچھ اپنے ... لکھا ہے اور جس طرح اپنی ناپاک بدگوئی کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ ان تمام تہمتوں اور گالیوں اور عیب گیریوں کے لکھنے کے لئے اس اشتہار میں گنجائش نہیں۔ علاوہ اس کے میری تحقیر کی غرض سے جھوٹ بھی پیٹ بھر کے بولا ہے مگر مجھے ایسے مفتری اور بدگو لوگوں کی کچھ پروا نہیں کیونکہ اگر جیسا کہ مجھے اس نے دغاباز، حرام خور، مکار، فریبی اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے۔ اور طریق اسلام اور دیانت اور پیروی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر سمجھ کر ثابت کرنا چاہا ہے اور میرے وجود کو محض فضول اور اسلام کے لئے مضر ٹھہرایا ہے بلکہ مجھے محض شکم پرور اور دشمن اسلام قرار دیا ہے اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں اس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا اور نجاست میں ہی مرتا ہے۔ لیکن اگر یہ باتیں خلاف واقعہ ہیں۔ تو میں امید نہیں رکھتا کہ خدا ایسے شخص کو اس دنیا میں بغیر مواخذہ کے چھوڑے گا جو مرید ہو کر اور پھر مرتد ہو کر اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے والے جیسے چوہڑے اور چمار (جو شکم پرور کہلاتے ہیں اور مردار کھانے سے بھی عار نہیں رکھتے) ان کی مانند مجھے بھی محض شکم پرست اور بندۂ نفس اور حرام خور قرار دیتا ہے۔ اب میں ان باتوں کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا ... قدرت کا منتظر ہوں اور اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں اور اسی اشارہ پر ختم کرتا ہوں۔ انما اشکوا بثی وحزنی الی اللّٰہ واعلم من اللّٰہ ما لا تعلمون۔

اب چوں کہ یہ شخص اس درجہ پر میرا دشمن معلوم ہوتا ہے جیسا کہ عمرو بن ہشام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور جان کا دشمن تھا۔ اس لئے میں اپنی تمام جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اس سے بکلی قطع تعلق کر لیں اس کے ساتھ ہرگز واسطہ نہ رکھیں ورنہ ایسا شخص ہرگز میری جماعت میں سے نہیں ہوگا۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین آمین ثم آمین

المشتہر

خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان ضلع گورداسپور

بدر کے خریداروں کو ایک مژدہ

کاتب عاجز محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۸۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۷۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ (۱) رب لا تضیع عمری وعمرھا واحفظنی من کل آفۃ ترسل الی۔

ترجمہ۔ اے رب میری اور اس کی عمر کو ضائع نہ کریو اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ فرمائیو۔ جو میری طرف بھیجی جاویں۔

(۲) انہ نازل من السماء ما یغنیک

ترجمہ۔ تحقیق خدا آسمان سے وہ چیز اتارنے والا ہے جو تجھے غنی کر دے گی۔

(۳) ادیک ما یرضیک

ترجمہ۔ تجھے وہ چیز دکھلاؤں گا۔ جو تجھے خوش کر دیگی۔

(۴) عندی حسنۃ ھی خیر من جبل۔

ترجمہ۔ میرے پاس بھلائی ہے۔ جو پہاڑ سے بہتر ہے۔

(۵) الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر۔

ترجمہ۔ کیا تو نہیں جانتا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے

(۶) "آسمان سے دودھ اترا ہے۔ محفوظ رکھو۔"

۲۸۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ (۱) "تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے"

(۲) اللہ خیر من کل شیء۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز سے بہتر ہے۔

۲۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ (۱) "دشمن کا بھی ایک وار نکلا"

(۲) وتلک الایام نداولھا بین الناس۔

ترجمہ۔ یہ دن (خوشی وغم یا فتح یا شکست کے) ہم (نوبت بہ نوبت) لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں

ہفتہ قادیان

دار الامان

۱۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام بمعہ خاندان رسالت بفضل خداوند کریم خیریت سے ہیں اور حسب معمول ظہر اور عصر کی نمازیں باہر تشریف فرما ہوتے ہیں۔

۲۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور دیگر تمام بزرگان ملت خیریت سے ہیں۔ مولوی صاحب ہر روز حسب معمول بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں درس قرآن شریف دیتے ہیں۔ مولوی محمد احسن صاحب اپنے کام تصنیف میں ہمہ تن مشغول ہیں۔ خدا انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

ویسے تو حضرت مولوی نورالدین صاحب حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے امامت کراتے ہیں لیکن چونکہ خدا کے فضل سے خود اپنے قادیانی احباب بھی اس قدر کثرت سے ہیں۔ کہ ایک مسجد میں سما نہیں سکتے اور پھر جمعہ کے روز دیہاتی لوگ بھی کثرت سے جمع ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے بحکم حضرت اقدس مولوی نورالدین صاحب مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھاتے ہیں۔ اور خود حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام چھوٹی مسجد میں بامامت حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔ ایک خطبہ میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے اپنے وعظ میں ایک لطیفہ بیان فرمایا۔ جو مجھے بہت پسند آیا۔ اس لئے وہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ جہاں قرآن شریف میں حضرت موسےٰ علیہ السلام اور ساحروں کے مناظرہ اور مقابلہ کا ذکر ہے۔ وہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہ الفاظ کہہ کر آخر کو حضرت موسےٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔ قالوا آمنا برب ھارون وموسیٰ یعنی کہ ہم حضرت ہارون اور موسےٰ کے رب پر ایمان لائے مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام مقدم اور ہارون کا نام موخر آنا چاہیئے تھا کیونکہ وہ افضل پیغمبر تھے اور حضرت ہارون ان کے ممد تھے۔ لیکن ان کے برخلاف کہنے کی یہ وجہ تھی اور اس میں یہ لطیفہ تھا کہ چونکہ فرعون اپنی آپ کو رب کہلاتا تھا اور یہی دعوے کیا تھا کہ میں حضرت موسےٰ کا بھی رب یعنی پرورش کنندہ ہوں۔ جیسا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو اس نے کہا کہ الم نربک فینا ولیدا یعنی کہ کیا ہم نے تیری بچپن میں ربوبیت نہیں کی تھی۔ پس اس قول سے انھوں نے اس کے اس قول کو اور اس کے رب ہونے کو باطل کر دکھلایا کیونکہ اگر وہ یہ کہتے۔ کہ ہم حضرت موسےٰ اور حضرت ہارون کے رب پر ایمان لائے تو ممکن تھا۔ کہ وہ بے وقوف یہ سمجھتا۔ کہ موسےٰ کا رب ہونے کا تو میں ہی دعوے کرتا ہوں۔ پس مجھ پر یہ لوگ ایمان لائے ہیں۔ بلکہ انہوں نے اس کے برخلاف کہہ کر اس کو اور اس کے دل کو آگ لگا دی اور اس کی تمام کوششوں کا شیرازہ جو حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں کرتا تھا۔ ادھیڑ دیا۔ کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائے ہیں بلکہ اس رب پر ایمان لائے ہیں۔ جو حضرت ہارون اور موسیٰ علیہم السلام کا رب ہے اور تیری ہم کچھ بھی پروا نہیں کرتے۔ خواہ تو ہمیں کیسا ہی عذاب دے۔ کیونکہ تیرا عذاب صرف اسی دنیا یعنی ہماری زندگی سے ہی وابستہ ہے لیکن آخرت کا عذاب بڑا اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ پس ہم خدا کو ہی اختیار کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ بہت عمدہ لطیفہ ہے اور اس سے فرعون کے رب ہونے کا پورا پورا ابطال ہوتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کا یہ خطبہ خدا کی جناب میں بہت مقبول ہوا کیونکہ اس خطبہ کے بعد حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ الہام ہوا تھا۔ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔

۳۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب بھی خدمت دین میں مشغول اور مصروف ہیں۔ آپ کا خدمت دین بجا لانا ہر ایک کے لئے قابل رشک ہے۔

۴۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے احمدی قوم کے لئے ایک اور بڑا خوشی کا موقع عطا فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ امسال تعلیم الاسلام سے پانچ لڑکے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں شامل ہوئے ہیں۔ ان میں سے تین کامیاب ہوئے ہیں۔ یہ نتیجہ دیگر مدارس کی نسبت بہت ہی عمدہ ہے۔ کل لڑکے ۵۰۰۰ کے قریب شامل ہوئے ہیں جن میں سے ۱۲۰۰ کے قریب پاس ہوئے ہیں۔ یہ بھی خدا کا شکر بجا لانے کا ایک موقع ہے کیونکہ خدا تعالیٰ جہاں اپنے پاک سلسلہ کی تائید میں اور نشان دکھلاتا ہے وہاں ایک یہ بھی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار محمد نصیب احمدی۔

ریویو

کاشف الرموز موجز القانون کی فارسی ایک شرح ہے جس کا پہلا حصہ طبع ہو کر شائع ہوا ہے۔ مصنف صاحب کے منشار اور خود شرح سے ظاہر ہوتا ہے کہ چار جلدیں یہ شرح ہوگی۔ موجز القانون ایک درسی مشہور کتاب ہے۔ بے ریب طب یونانی کے طلبۃ العلم کو اس کی ضرورت ہے۔ لاہور گمٹی بازار۔ مکان حکیم احمد دین مصنف شرح خلف الرشید حکیم اللہ دین صاحب مرحوم جو ایک مشہور اور فرد طبیب لاہور کے تھے سے ایک روپیہ پر مل سکتی ہے۔

نورالدین از قادیان

ایک خط کا جواب

شیعہ اور سنیوں میں فیصلہ کی راہ

(از محمد سرور)

جناب غلام باقر خان صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکے دوازدہ اعتراضوں میں سے اکثر وہی ہیں جوکہ مذہب تشیع کے ہمزاد ہیں۔ اور شیعہ سنیوں کے صدہا سالہ جنگ کا مرکز اوران کے غور و فکر اور تیز رو قلموں کا جولان گاہ رہے ہیں اور فریقین نے ایک دوسرے کی تردید میں جو انبار در انبار کتابیں اس وقت تک تحریر کی ہیں ان کا اصل موضوع یہی رہی ہیں لیکن باہم روز اول کا مصداق ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یا فیصلہ کی اصل راہ پر قدم نہیں مارا یا تعصب کے تنگ و تاریک گڑھے سے قدم باہر نہیں نکالا۔ فیصلہ کی اصل راہ خدا کی محفوظ و محکم کتاب سے ملسکتی تھی۔ جوکہ سب اقوام کے ما ھم فیہ مختلفون میں فیصلہ کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے لیکن ایک فریق نے جب محسوس کر لیا کہ اسکا فیصلہ میرے خلاف ہے۔ تو اس نے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون اور ان علینا جمعہ و قرآنہ۔ کو پس پشت ڈال کر اس کو بعض عثمانی اور غیر محفوظ محرف و مبدل قرار دیکر اعتبار کے مسند سے گرا کر بنا ر فیصلہ ان اخبار و آثار پر رکھدی جوکہ انسانی دست مال ہونے سے ان الظن لا یغنی من الحق شیئا کے مصداق ہونے کے علاوہ اپنی صحت و سقم اور اعتبار و بے اعتباری کا کلی سہارا چند انسانوں کے خود ساختہ قوانین مختلف فیہا پر رکھ کر ظن کے پہلو کو دوبالا کرتی ہیں اور چونکہ اختلاف مذکور کی ابتدا ان ہی سے شروع ہوئی تھی اور بخلاف کتاب اللہ کثرت اختلاف ان میں موجود تھا اور خود غرضوں نے اسکا ذخیرہ اور بھی زیادہ کر دیا تھا تو جب زیادہ پیمانہ بنیاد کی گئی تو بجائے فیصلہ کے مزید اختلاف کا موجب ہوئیں۔ فریق ثانی بھی چونکہ حدیث کو قرآن مجید پر قاضی تسلیم کرتا تھا۔ لہذا اس نے بھی ایک ایسی حدیث کے رعب میں آکر (جوکہ ان علینا جمعہ کے مخالف ہونے سے یقیناً قابل رد تھی) اور چالاک حریف کی چالاکی کا ڈالا ہوا دانہ دام تھی) حضرت عثمان کو جامع القرآن تسلیم کرکے حریف کے باریک در باریک منصوبہ کی جال میں ایسا پھنسا کہ قرآن مجید کو حکم ماننے اور منوانے کی جرأت نہ کرسکا۔ فریق اول نے اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ایک داؤ بھی کھیلا کر چند متشابہات کی خود ساختہ تاویلوں سے تمسک کرکے فریق ثانی کو ان کی جواب دہی میں مشغول کرکے فیصلہ کن محکمات سے اس کی توجہ کا رخ بدل دیا۔ اس میں شک نہیں کہ سارے نزاع کی جڑ خلافت کا مسئلہ ہے اور وہ بھی خلافت نبوت کا۔ دنیا کی سب خلافتوں اور نیابتوں پر غور و فکر کرنے سے ہم اس نتیجہ تک پہنچتے ہیں کہ نبوت اور خلافت نبوت میں مدارج کے لحاظ سے خواہ کچھ ہی فرق کیوں نہ ہو لیکن اس امر میں یہ دونوں برابر ہیں کہ جو اصل کے لئے حق انتخاب رکھتا ہے وہی خلافت کے لئے انتخاب کرنے کا مجاز ہوگا اور جو اصل کے لئے انتخاب کا اختیار نہیں رکھتا وہ خلافت کے لئے انتخاب کرنے کا مجاز ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتا اور اس میں بھی کہ جو طریق تحصیل اصل کیلئے مقرر ہے۔ وہی خلافت کے لئے بھی ہونا چاہئیے اور جو اصل کے لئے نہیں وہ خلافت کے لئے بھی نہیں ہوسکتا۔ سنت اللہ پر نظر کرنے سے صاف صاف ثابت ہے کہ نبوت کے لئے انتخاب کرنا خدا کا کام رہا ہے اور کسی مخلوق کو اس انتخاب میں ہرگز دخل نہیں ہوا اور کتاب اللہ کی شہادت بھی یہی ہے۔ فرشتوں نے جب آدم کے انتخاب پر اتجعل فیہا من یفسد فیہا الخ کہا تو یہی جواب ملا کہ انی اعلم ما لا تعلمون۔ اور آنحضرت کے انتخاب پر جب اہل کتاب نے بنی اسرائیل سے نہ ہونے کا اعتراض کیا تو بغیا ان ینزل اللہ من فضلہ علی من یشاء من عبادہ۔ نازل ہوا اور جب کسی نے علی رجل من القریتین عظیم کہا تو جواب دیا۔ اھم یقسمون رحمۃ ربک نحن قسمنا الخ اور یہ کہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ بلکہ قرآن مجید سے یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت سے لیکر آدم تک جب خدا نے کسی نبی کا انتخاب کیا ہے تو مخلوق کے بعض افراد نے انتخاب الٰہی میں اپنے انتخاب کے دخل دینے سے ٹھوکر کھائی ہے۔ ہاں جو سعید تھے۔ وہ فرشتوں کی طرح لا علم لنا کہ کر سجدہ اطاعت بجالائے پر جو شریر تھے۔ وہ ابلیس کی مانند انا خیر منہ کہ کر اپنی بات پہ اڑے رہے اور خسر الدنیا والاخرۃ کا مصداق بن گئے۔ غرض حصول بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ نبوت فضل ہے پس خدا جس بندے کو چاہتا ہے دیدیتا ہے اور ارث اور وصیت کو اس میں ہرگز دخل نہیں ہے اور نہ قرابت قریبہ کا اس میں کچھ اعتبار ہے ورنہ تو بہت سے انبیاء کی نبوت سے انکار کرنا پڑیگا کہ جن کے حق میں نہ وصیت ہے اور نہ ان کو حق ارث کا استحقاق ہے اور نہ قرابت قریبہ رکھتے ہیں۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت مسیحؑ۔ آنحضرتؐ۔ جب اصل میں قرآن مجید اور سنت اللہ کا یہ فیصلہ صاف صاف موجود ہے تو پھر خلافت کا فیصلہ اسی کے مطابق ہونا چاہئیے یہ ہمارا قیاس ہی نہیں بلکہ قرآن مجید اور سنت اللہ نے خلافت کے متعلق صریح طور پر یہی فیصلہ دیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم۔ الخ یہاں پر خداوند کریم نے صاف فرما دیا ہے کہ آں حضرت کے سب خلفاء میں خود بناؤں گا اور نہ اس آیت میں کہ اور نہ کسی اور میں کہ آپکے خلفاء قاعدہ ارث یا وصیت وغیرہ سے خلیفہ بنینگے۔ بلکہ اس آیت میں یہی بتا دیا کہ بناؤں گا بھی اسی طرح کہ جس طرح تم سے پہلوں میں سے بنائے تھے اس کے مطابق جب ہم پہلے خلفاء کی نسبت سنت اللہ کو دیکھتے ہیں۔ تب بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ خداوند تعالیٰ خود خلفاء اور ائمہ بناتا رہا ہے اور ہمیں کوئی ایک خلیفہ بھی پہلوں سے ایسا نہیں ملتا کہ جس کی نسبت اصل (نبی) نے وصیت کی ہو۔ پھر کسی ظالم منافق نے اس وصیت کو پورا نہ ہونے دیا ہو بلکہ زبردستی خود مسند خلافت پر بیٹھ کر کامیاب ہوا ہو پھر اس کے مرنے پر ایک اور غصب کرکے کامیاب ہو پھر اسی طرح اس کے بعد تیسرا اور پھر تیسرے کے بعد اصل وصی کی نوبت آئی ہو اور مسند خلافت پر قدم رکھتے ہی پھر بغاوت اور فتنہ برپا ہوگیا ہو۔ پس جب اصل (انبیاء) پر نظر کرنے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ خلیفہ نبی بنانا خدا کے انتخاب اور اس کے بنانے پر مبنی ہے اور وراثت یا وصیت کو اس میں کچھ دخل نہیں ہے اور قرآن مجید سے بھی یہی ثابت ہے اور کما استخلف الذین من قبلہم کے مطابق پہلے خلفاء پر نظر کرنے سے بھی یہی ثابت ہے تو اب ہم نے اسی قدر دیکھنا ہے کہ خدا نے کس کو بنایا ہے کیونکہ ایسا تو نہ کبھی ہوا ہے کہ خدا نے ایک کو نبی یا خلیفہ بنایا ہو اور کوئی ظالم خدا پر غالب آکر اس کو خلیفہ نہ بننے دے بلکہ خود مسند خلافت پر بیٹھ جائے اور نہ خدا کی قدرت پر نظر کرکے ایسا ہونا ممکن تصور ہوسکتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا نے جس کو خلیفہ بنانا تھا وہی بنا ہوگا نہ اور۔ اور فریقین کے نزدیک مسلم ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور ان کے بعد حضرت عمرؓ اور ان کے بعد حضرت عثمانؓ۔ ہاں ایک فریق یہ کہتا ہے کہ ان تینوں نے خلافت غصب کی تھی لیکن چونکہ سلسلۂ انبیاء پر نظر کرنا اور سلسلۂ خلفاء امم سابقہ پر غور و فکر کرنا اور کتاب اللہ اور سنت اللہ ثابت کرتے ہیں کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے اور یہ بھی کہ کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ ہوسکتا ہے کہ خدا ایک کو اپنے وعدہ کے مطابق اپنے نبی کا خلیفہ بنائے اور ایک ظالم زبردستی اس کو غصب کرلے پھر علاوہ بریں کامیاب بھی ایسا ہو کہ خلیفہ برحق کو بھی اپنے وقت میں وہ کامیابی نصیب نہ ہو۔ لہذا وہ غاصب نہیں بلکہ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ نبی ہیں ہاں انبیاء و خلفاء اور سنت اللہ و کتاب اللہ پر نظر کرنے سے یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح انبیاء اور پہلے خلفاء کے انتخاب پر نکتہ چینی اور اعتراض ہوئے ہیں اسی طرح یہاں پر بھی ہوں سو اس ضرورت کو غاصب کہنے والوں نے پورا کردیا۔ خداوند کریم نے اپنے بنائے ہوئے خلیفوں کی علامتیں بھی آیت مذکورہ کے بعد بیان فرمائی ہیں اور وہ یہ ہیں۔ (۱) ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم۔ (۲) ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا۔ (۳) یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا۔ اور یہ تین ہی علامتیں تینوں میں ایسی اعلیٰ اور اکمل پائی گئی ہیں کہ جس طرح آن حضرت کی کامیابی کی نظیر کسی اور نبی میں نہیں ملتی۔ اسی طرح ان تینوں باتوں میں ان تینوں کی مثال پہلے خلفاء میں نہیں ملتی۔ ہاں چوتھے خلیفہ حضرت علی میں یہ ضروری علامتیں کمزور کیا بلکہ قریباً ایسی ہی مفقود تھیں جیسی کہ بعض ضروری باتیں حضرت مسیح میں مفقود تھیں پر اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ خدائے علیم جانتا تھا کہ ان کے اتباع نے ان کی شان میں غلو کرکے ان کو خدا کا شریک بنانا ہے لہذا خدائے علیم نے ان کو ان کی اپنی ہم جنسوں سے بھی بہت کچھ گرا کر رکھا تاکہ یہ کمی ان کے غلو کے لئے

دائمی حربہ رہے۔ پس جس طرح حواریوں اور شیعان علی کی وفاداری جیسے کچھ ان صاحبان کو ملا ہے وہ دنیا پر روشن اور آپ کے کلام سے ثابت ہے۔ اسی طرح ان کی محبت سے ان دونوں صاحبوں کو جو ملا ہے وہ یہ ہے کہ جس کی وجہ سے وہ اپنے ہم جنس انسانوں کی ہم سری سے بھی گرے جاتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے ان علامات کے بعد یہ بھی بیان فرمایا ہے۔ کہ اگر ہم کسی کو خلیفہ بنائیں اور دین مرضی کی تمکین بھی اس کے لئے کرکے اس کے من جانب اللہ ہونیکی ہم شہادت دیں پھر تبدیل خوف بالامن کرکے دوسری شہادت دیں۔ اور باوجود کامیابی اور بے خوف وخطر ہونے کے پھر بھی وہ اپنی عملی حالت سے اپنے مخلص بندہ ہونے کو پایہ ثبوت تک پہنچا دے اور کوئی پھر بھی اس کو خدا کا بنایا ہوا خلیفہ نہ تسلیم کرے۔ بلکہ اس کو منافق ظالم غاصب قرار دے تو اس کا کیا حکم ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون۔ علاوہ بریں خلفاء ثلثہ کو غاصب اور ان کے ہم مشربوں اور مددگاروں کو منافق تسلیم کرنے سے اول تو یہ ماننا پڑتا ہے کہ سب انبیاء سے ناکام و نامرادترین نعوذ باللہ من ذالک آں حضرت تھے جو کہ سید ولد آدم اور افضل الرسل اور خاتم النبیین ہیں کیوں کہ نظیر کے لئے ایسا کوئی رسول نہیں ملتا کہ جس کی اس قدر لمبی اور سر توڑ کوشش کا نتیجہ ہوا ہو کہ مومن تو دس بیس ہوں اور منافق ہزاروں اور پھر منافق ہوکر زبردست بھی ایسے کہ نہ زندگی میں نبی کو اپنے حسب منشا رکیہ کرنے دیں حتی کہ حق وراثت وصیت کے حق میں وصیت تک بھی نہ لکھنے دیں اور نہ اس کی وفات کے بعد اس کے یا اس کے وصی برحق کے آرادے پورے ہونے دیں حتی کہ قبر میں بھی اس کو دم نہ لینے دیں اور اس کے وصی برحق سے خلافت غصب کرکے اور اس کے جگر گوشہ کو قسم قسم کے دکھ دیکر قبر میں بھی اس کے پہلو بہ پہلو جا اوٗں پسار یں جبکہ وہ غاصب آں حضرت اور آپ کے وصی برحق اسد اللہ الغالب مولیٰ مشکل کشا پر غالب ہے تو پھر اس نظارہ کو دیکھ کر کیوں کر یہ اُمید ہو سکتی ہے کہ وصی برحق کی اولاد سے کوئی مہدی کامیاب ہوگا اور ان بہادر غاصبوں کی ذریت اس سے غصب کریگی۔ دوم یہ کہ قرآن مجید کی ان سب آیات کی تکذیب کرنی یا ماننی پڑتی ہے جو لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الاٰخرۃ عذاب عظیم ولعنہم اللہ۔ ونحن نتربص بکم ان یصیبکم اللہ بعذاب من عندہ او بایدینا۔ وان یتولوا یک خیراً لہم وان یتولوا یعذبہم اللہ عذاباً الیماً فی الدنیا والاٰخرۃ وما لہم فی الارض من ولی ولا نصیر۔ کی طرح صاف بتاتی ہیں۔ کہ منافقوں کے لئے خداوند تعالیٰ نے دنیا میں بھی ذلت اور لعنت اور عذاب مقرر کیا ہوا تھا بلکہ جس طرح کفار کی تباہی کے انتظار کا حکم اہل اسلام کو دیا گیا تھا۔ اسی طرح منافقوں کے نسبت بھی حکم تھا اور یا ایہا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم فرماکر جہاد میں بھی ان کو کفار کے ساتھ شریک کردیا تھا اور خاص کر مدینہ کے منافقوں کے لئے تو خاص وعدہ تھا۔ (ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمہم نحن نعلمہم سنعذبہم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم۔) کہ دنیا میں ان کو دو دفعہ عذاب دیا جائیگا۔ لیکن باوجود اس کے جو سب منافقوں کے سردار تصور کئے جاتے ہیں۔ نہ ان کو مومنوں کے ہاتھ سے کوئی عذاب ملا اور نہ خدا نے خود عذاب دیکر اپنا وعدہ پورا کیا۔ اور نہ ان کو دنیا میں ذلت دی نہ ان سے آں حضرت نے یا آپ کے سچے وصی نے جہاد کیا اور نہ ان پر یہ صادق آیا کہ روئے زمین پر ان کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔ بلکہ ان سب باتوں کے بالعکس ہوا۔ عزت وہ ملی جسکی و للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون۔ میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ عزت منافقوں سے چھین کر برائے نام بھی نہ رہے گی۔ اور اللہ کے رسول اور سچے مومنوں کو وہ عزت ملیگی۔ جو کہ ان کے مالک حقیقی کی عزت کا سکہ عرب وعجم کے دلوں پر بٹھلائے گی۔ ان کے ہاتھوں سے اوروں کو عذاب ملا ہے پر اوروں کے ہاتھ سے ان کو ہرگز کوئی عذاب نہیں ملا۔ خدا نے بجائے عذاب کے ان پر وہ فضل اور انعام کیا کہ جس کے نہ ملنے سے لاکھوں گھروں میں اب تک ماتم قائم ہے۔ آنحضرت نے ان سے جہاد نہیں کیا۔ بلکہ آپ ان کے ذریعہ سے اوروں کے ساتھ جہاد کرتے رہے اور آپ کے وصی نے تو بجائے جہاد خود ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان کی سچی اطاعت کی بجائے دوست اور مددگار نہ ہونے کے ان کے وہ دوست اور مددگار ہوئے۔ جنہوں نے دوست داران علی و محبان حسین کی طرح بے وفائی کے داغ سیاہ کو نہ دھوئی اور مزدوری کے آنسوؤں سے دہونے یا سیاہ رومالوں سے پونچھنے یا ناکامی پر حسرتوں کی آہیں بھرنے یا ان کے بامراد اور کامیاب حریف پر تبرا بازی سے طفل تسلی کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہنے دی بلکہ اپنے مال وجان اور پوری طاقت سے ان کی وہ مدد کی کہ اپنی زندگی میں ان کی فتح مندی اور کامیابی سے اپنا دل خوش اور آنکھیں سرو کرلیں۔ پس جبکہ سلسلہ انبیاء اور سلسلہ خلفاء اور کتاب اللہ اور سنت اللہ اور وعدہ الٰہی سے ثابت ہے کہ آپ کے خلفاء راشد تدبیر سے خود بنائے تھے اور یہ بھی کہ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کی خلافت نہ کبھی کسی نے غصب کی ہے اور نہ کوئی کرسکتا ہے اور پھر باجماع کافۃ الناس یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت کے بعد حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان خلیفہ ہوئے۔ پھر خدا نے جو علامتیں اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کی بیان فرمائی تھیں وہ سب کی سب اہل اسلام اور غیر اہل اسلام کی متفقہ شہادت سے ایسی اکمل اور اتم طور پر ان میں موجود تھیں کہ جس کی نظیر کسی اور خلیفہ میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ پھر نفاق کے جو جو آثار کتاب اللہ نے بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک اثر کا بھی کوئی اثر ان میں پایا نہیں جاتا بلکہ ان آثار نفاق کے نقائض اور اضداد جو کہ کمال ایمان کے نشان ہیں۔ تواتر کے ساتھ بوجہ اتم واکمل موجود تھے۔ تو پھر ان کے خلیفۂ نبی برحق ہونے میں شک وشبہ کی کونسی گنجائش ہوسکتی ہے یا باوجود اس کے جو شخص ان کو منافق غاصب قرار دے کر ان کے خلیفہ نبی ہونے سے انکار کرے۔ تو کس طرح کوئی یہ وہم کرسکتا ہے کہ وہ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون۔ کے فتوے کا مصداق نہیں جو کہ خداوند کریم نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہوا ہے۔ پس یہ وہ سچی راہ ہے جو کہ کتاب اللہ اور سنت اللہ اور عقل سے ثابت ہوتی ہے اور جس سے یہ نزاع بآسانی فیصلہ ہوجاتا ہے۔ جب خلافت کا فیصلہ ہوگیا تو اب ان مطاعن کے فیصلہ کی راہ بتاتا ہوں جو کہ آثار کے خود کردہ معانی کی بنا پر خلفاء ثلثہ پر کئے گئے ہیں۔ یا ازواج النبی خصوصاً حضرت عائشہ پر کرتے ہیں مطاعن کی نسبت فیصلہ کرنے کی آسان تین راہیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ جس پر طعن کیا جاتا ہے۔ پہلے اس کے منصب پر بحث کی جائے اگر اس کا منصب وہ ثابت ہوجائے جو کہ عموماً ایسے امور سے منزہ اور پاک ہوتا ہے جو طعن میں مذکور ہیں تب یقین کرنا چاہیئے۔ کہ اس طعن کی بنا کسی افترا یا غلط فہمی پر ہے اور اگر ایسا ثابت نہ ہو تو پھر اور طریق سے طعن کے حق یا باطل ہونے کی نسبت غور کیا جائے مثلاً جن انبیاء کی نبوت دلائل یا قرآن مجید کی تسلیم سے اہل اسلام کے نزدیک ثابت ہے اس میں شک نہیں کہ مخالف ان پر بڑے بڑے طعن ہی کرتے ہیں مگر کسی مسلمان کے وہم وگمان میں بھی یہ خیال نہیں گذر سکتا کہ شاید ان میں سے کوئی بجا ہو۔ اور نہ بجز ذب ودفع کے نفس ایمان کی لحاظ سے ان کی تحقیق کی طرف وہ متوجہ ہوتے یا ہونے کی ضرورت خیال کرتے ہیں بلکہ اس کے مخالفین کے سب طعنوں کی سب تفصیل یا جواب معلوم ہونے سے پہلے ہی اس پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ کہ جو طعن لوگوں نے ان پر کئے ہیں یا قیامت تک کریں گے وہ افترا اور غلط ہیں اسی طرح حضرت علیؓ کے مخالفوں نے آپ پر بڑے بڑے طعن اور الزام لگائے ہیں۔ پر جن لوگوں کے نزدیک دلائل کی رو سے ان کا خلیفہ نبی ہونا ثابت ہے وہ جواب تو در کنار مطاعن کی تفصیل کے علم سے بھی پہلے اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ سب بیجا ہیں اور فی الحقیقت یہی ایک راہ ہے جس سے اعتراضوں کا مادہ قطع ہوتا ہے ورنہ اس کے سوائے خواہ کیسا ہی کوئی جواب دے اول تو اعتراض در اعتراض ہوتا رہتا ہے اور اگر ایک اعتراض کا جواب مل گیا تو کوئی اور اعتراض پیش کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جو شخص کسی کو دلائل سے راستباز تسلیم کرلیتا تو پھر اس کی نسبت اس کے اعتراضوں کا سلسلہ بالکل ختم ہوجاتا ہے اگرچہ اس نے دلائل کے علاوہ ایک اعتراض کا بھی جواب نہ سنا ہو اور بجز دلائل سے کسی کی راستبازی کا قائل نہیں ہوتا خواہ ہزار جواب ہی

س کو سنا دو۔ پر اس کے اعتراضوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ علاوہ یہ کہ ہر ایک شے کے لئے کوئی خاص اثر یا آثار ہوتے ہیں۔ کہ اشتباہ کے وقت ان آثار سے اس کا امتیاز ہو جاتا ہے پس جس امر کے ساتھ طعن کیا جاتا ہے۔ اگر ان آثار کے لئے متضاد اور متناقض ہو جو اس شخص میں مشاہدہ کئے جاتے ہیں۔ تو یقیناً اس طعن کی بنا کسی افترا یا غلطی پر ہوگی کیا بلکہ ضرور ہے اور اگر متضاد اور مخالف نہ ہو تو پیراور وجوہات سے اس کی تحقیق کر لی چاہیئے۔ مثلاً قرآن مجید نے انبیاء کے آثار بیان فرمائے ہیں۔ اور جب ایک مدعی نبوت میں وہ آثار مشاہدہ کئے گئے اور بلا اختلاف کافۃ الناس کی شہادت سے ثابت ہو گئے۔ تو اس کے بعد کوئی ایسا طعن اس کی نسبت قابل سماعت نہ رہے گا جو کہ ان آثار یا بالفاظ دیگر نبوت کے مخالف ہو۔ اسی طرح یہ کہ کسی شخص یا اشخاص یا کسی وصف یا اوصاف سے متصف کی نسبت خدائے غالب اور عالم الغیب اس طعن یا کل اس قسم کے طعنوں سے بریت کا فتویٰ دیدے یا طعن کرنے والوں کے لئے توبیخ یا وعید نازل فرمادے یا کوئی عذاب کی مثال قائم کر دے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کی نسبت فرمایا۔ ومطہرک من الذین کفروا۔ اور یہ کہ وبکفرہم وقولہم علیٰ مریم بہتاناً عظیماً۔ اور یہ کہ وامہ صدیقۃ۔ تو خدا کی بریت کے بعد پھر طعن کی گنجائش ہرگز نہیں رہتی۔ یہاں کے لئے جو خدا کی کتاب کو کتاب اللہ اور [illegible] کرتے ہوں۔ خلفاء ثلثہ کے مطاعن کا فیصلہ ایک نہیں [illegible] بڑی آسانی کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ ابھی ثابت کر آیا ہوں کہ اصل اور قول (انبیاء اور خلفاء سابقین) کے حال کے استقراء اور نیز اس سے [illegible] کتاب اللہ اور سنت اللہ اور ان آثار سے (جو کہ اللہ علیم نے اپنے بنائے ہوئے خلیفوں کے لئے بیان فرمائے ہیں) خلفاء ثلثہ کے لئے خلافت نبوت کا رفیع منصب ثابت ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ جو مطاعن ان پر وارد کئے جاتے ہیں وہ خلافت کے رفیع منصب کے منافی اور مخالف ہیں اور یہ بات دونوں فریق کے نزدیک مسلم ہے بلکہ سب مطاعن اس غرض سے کئے جاتے ہیں کہ جب ان میں یہ امور تھے تو پھر وہ خلافت نبوت کے قابل نہیں یا کم از کم خلیفہ نہیں اور جواب بھی اسی غرض سے دئے جاتے ہیں تاکہ قابلیت خلافت کی نفی ثابت نہ ہو۔ تو جب خلافت مذکورہ بلا یقینی امور سے متفقہ طور پر ثابت ہو اور یہ مطاعن (کہ جن کی ساری بنا ظنی آثار متخالفہ کے مختلف فیہا معانی پر ہے) ان کے منصب خلافت کے منافی اور مخالف ہیں۔ تو یقینی طور پر ثابت ہو گیا کہ یہ سب مطاعن بے جا اور غلط ہیں۔ جیسے کہ وہ سب مطاعن غلط ہیں جو کہ باوجود منافی نبوت ہونے کے ان انبیاء پر کئے گئے ہیں کہ جن کی نبوت دلائل یقینیہ سے ثابت ہے یا جیسے وہ مطاعن بے جا اور افترا ہیں۔ جو کہ حضرت علی کے ثابت شدہ منصب کے منافی اور مخالف ہیں۔ میں یہ بھی ثابت کر چکا ہوں کہ خداوند کریم نے اپنے بنائے ہوئے خلفاء کے جو آثار بیان فرمائے ہیں یا جو آثار اس نے اپنے راستباز بندوں کے بیان کئے ہیں وہ بوجہ اکمل

واکمل خلفاء ثلثہ میں تواتر کے ساتھ ثابت ہیں اور ان کے پائے جانے میں کسی موافق یا مخالف کا خلاف نہیں ہے اور منافقوں کے جس قدر آثار بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک اثر بھی ان تینوں میں موجود نہیں بلکہ ان سب کے اضداد موجود ہیں جو کہ اعلیٰ درجہ کے راستبازوں کے آثار ہیں۔ پس جب آثار خلافت ثابت ہیں اور آثار نفاق کی نفی بلکہ اضداد ثابت ہیں جو راستبازی کے آثار ہیں تو یقیناً ثابت ہوا کہ وہ سب مطاعن افترا محض اور غلط بات ہیں جو باوجود ان آثار ثابتہ کے محض دل اور مخالفت ہونے کے بعض خود غرضوں کے بنائے ہوئے آثار پر ظنی اور متخالف آثار کے خود ساختہ معانی پر مبنی ہیں۔ جیسے کہ وہ مطاعن متضاد و غلط ہیں جو کہ انبیاء کے آثار ثابتہ کے خلاف ہیں۔ افسوس کہ یہاں [illegible] میں حضرت علی کا نام نہیں لے سکتا کیونکہ منصب خلافت کے جو آثار قرآن مجید نے ذکر فرمائے ہیں۔ افسوس کہ [illegible] کی نسبت ان آثار کے پائے جانے کا ثبوت تو درکنار ان کے محبوں کی شہادت سے بھی کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتا کیا بالکل پایا ہی نہیں کیونکہ کوئی شہادت نہیں دیتا کہ شیعہ مذہب کی [illegible] کو ایسی دی گئی تھی۔ جو کہ خلفاء ثلثہ کو ان کے دین مرضی کی تمکین دی گئی تھی [illegible] کہ حضرت سیدہ کے پاک زوج کی خوشنودی کے لئے اپنے وقت میں فدک بھی واپس نہ کر سکے اور نہ یہ کہ ان کے لئے تبدیل خوف بالامن کما حقہ ہو گئی تھی۔ پر یاد رہے اس سے ان کی شان میں کوئی نقص نہیں عاید ہوتا جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم آگے اس کی وجہ بیان کریں گے۔

جب یہ ثابت ہے کہ خلفاء ثلثہ کے لئے وہ امور اعلیٰ درجہ کے ثابت ہو چکے ہیں جو کہ خداوند علیم نے اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کے نشان مقرر فرمائے تھے۔ اور قرآن مجید میں ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون صاف اور بین فتویٰ ہے کہ امور مذکورہ کے پائے جانیکے بعد جو ان کی خلافت کا انکار کریگا یا ایسے طعن کرے گا کہ جن سے انکار خلافت منظور ہوگا یا لازم آئیگا تو وہ یقیناً کامل فاسق اور خدا کی حکم عدولی کرنے والا ہوگا۔ تو اس سے یقیناً ثابت ہو گیا کہ خلفاء ثلثہ پر (امور مذکورہ پائے جانے کے بعد) جو مطاعن پیش کئے جاتے ہیں وہ سب افترا اور غلط ہیں اور وہ خدا کی اس کھلی شہادت کے ساتھ ان سب مطاعن سے بری اور پاک ہیں اور طعن کرنے والے فاولئک ہم الفاسقون کے سچے فتویٰ کے ماتحت ہیں۔ پہلے انبیاء کے خلفاء پر نظر کرنے سے بھی طعن کرنیوالے خطر عظیم میں ہیں۔ قرآن مجید نے بار بار اور کثرت کے ساتھ ان لوگوں کا ذکر کیا ہے کہ جنہوں نے رسولوں اور ان کے خلفاء کا انکار کیا اور ان پر طعن کئے اور اس پر خداوند کریم نے انپر عذاب نازل فرمایا اور اخروی عذاب کی وعید فرمایا یا لعنت وارد کی یا غضب کیا جس سے آنحضرت اور آپ کے ان خلفاء سے انکار کرنے والوں یا انپر طعن کرنے والوں کا پتہ لگتا ہے کہ جن کے استخلاف کے وعدہ میں۔

کما استخلف الذین من قبلہم فرماکر قیاس کی راہ بتادی تھی اور ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون فرماکر یہ بھی بتادیا تھا کہ پہلوں کی مانند ان کے منکر اور طعن کرنے والے بھی ہوں گے جیسے کہ پہلوں کے ہوئے تھے اور وہ بھی پہلوں کی طرح فاسق ہوں گے۔ لیکن سارے قرآن مجید میں ایک شخص کا ایک بار بھی ذکر نہیں کیا کہ جس نے کسی نبی کے وصی برحق کی خلافت غصب کی ہو جیسا کہ اس کے عذاب دنیوی یا آخروی کا ذکر ہوا اور نہ وعدہ استخلاف میں کوئی ایسا لفظ ذکر فرمایا۔ کہ جس سے یہ پتہ چلے کہ خلفاء پر طعن کرنے والوں کی طرح خلافت حقہ کا کوئی غاصب بھی ہوگا۔ عذاب کا وعید تو درکنار سرے سے غاصب خلافت کا اشارہ بھی نہیں کیا۔ پس جب نہ کسی پہلے غاصب خلافت کا ذکر کیا ہے اور نہ آئندہ کسی غاصب کا ذکر فرمایا ہے اور منکر خلافت اور طاعن خلفاء کا نہایت پر عبرت نظارہ پہلوں میں سے کثرت کے ساتھ بیان فرمایا۔ اور آئندہ بھی ایسے لوگوں کی خبر دی اور وعید کے ساتھ دی ہے۔ حالانکہ منکر اور طاعن سے غاصب ہزار ہا درجہ بدتر ہے تو کیا اس سے ایک عقلمند نہیں خیال کر سکتا کہ غاصب خلافت نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ اس کا کوئی خطرہ ہے اور منکر اور طاعن ہوئے ہیں اور ہوں گے اور پہلوں پر بھی خدا کا غضب ہوا اور آئندہ پر بھی ہوگی۔ لہذا ہوشیار رہوں کہ کہیں طعن کرکے پہلوں کی طرح فاسقین میں داخل ہو کر مورد غضب و عذاب نہ ہو جاؤں۔ پہلوں کے احوال قصہ کہانی کے طور پر قرآن مجید میں درج نہیں ہوئے بلکہ عبرت کے لئے بیان کئے گئے ہیں اور وہ عبرت بھی آنحضرت کے زمانہ تک محدود نہیں بلکہ قیامت تک ممتد ہے۔ ازواج النبی خصوصاً حضرت عائشہ پر جو مطاعن کئے جاتے ہیں ان کا فیصلہ بھی ان راہوں سے بڑی آسانی اور صفائی کے ساتھ ہو جاتا ہے ازواج النبی کے منصب اور آثار پر مفصل بحث کرنے کی گنجائش نہیں۔ پر اس قدر آپ کو بتا دیتا ہوں کہ قرآن مجید صاف شہادت دیتا ہے کہ خلفاء کی نبی کی طرح ان کا منصب ہی اس امر کی دلیل ناطق ہے کہ ان پر جو طعن کیا جائے وہ یقیناً افترا اور غلط ہے۔ سورہ نور میں جہاں پر حضرت عائشہ کی نسبت افک کا ذکر ہے۔ وہاں پر خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ لولا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسہم خیراً وقالوا ہذا افک مبین۔ پھر فرمایا۔ لولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بہذا سبحانک ہذا بہتان عظیم۔ یہاں پر خداوند کریم نے صاف صاف فرما دیا ہے کہ ازواج النبی اور خصوصاً عائشہ کی وہ شان ہے۔ کہ مسلمانوں پر لازم تھا کہ نفس طعن کے سننے سے سوا کسی تحقیق اور شہادت اور قرائن کے کہدیتے۔ کہ یہ افک مبین اور بہتان عظیم ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ ازواج النبی کا منصب ہی ایسے طعنوں کا جواب اور تردید ہے۔ ورنہ خدا کیوں فرماتا۔ کہ مومنوں پر لازم تھا کہ سنتے ہی اس کو بہتان اور وہ بھی عظیم کہدیتے اور افک اور وہ بھی مبین قرار دیتے۔ بلکہ سبحانک بڑھانے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ

کہ ازواج النبی پر ایسا طعن لگانے سے اسی قدر نہیں کہ ازواج النبی کے ثابت شدہ منصب رفیع کے خلاف ہے۔ بلکہ اس میں خدا کے قدوس پر بھی عیب اور نقص لازم آتا ہے ورنہ تو پھر یہ کہنے کا کونسا مقام تھا۔ ان سب آیات کے پڑھنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ بے شک خدا کے قدوس پر بھی اس سے عیب لگتا ہے۔ کیونکہ آگے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ **الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات۔ والطیبات للطیبین والطیبون للطیبات اولٰئک مبرؤن مما یقولون** یعنی جب خدا کا یہ قائم کردہ اصل اور قاعدہ ہے تو اس مسلم قاعدہ سے نفس سنتے ہی نہیں معلوم ہو سکتا تھا کہ عائشہ طیبہ ہے اور طیب اور طیبہ ایسے طعنوں سے بری اور پاک ہوتے ہیں۔ لہٰذا عائشہ اس سے پاک اور بری ہے اور یہ محض بہتان ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی اس طعن کو سچا خیال کرے۔ تو اس سے لازم آئیگا کہ یا اس قاعدہ میں خدا نے غلطی کھائی ہے یا یہ کہ آن حضرت طیب نہیں اور خدا نے ان کو طیب کہنے میں غلطی کی ہے۔ لہٰذا خدا نے یہاں پر سچا کر صاف بتا دیا۔ کہ یہ طعن ایک ازواج النبی کے منصب یعنی طیبات ہونے کے خلاف نہیں بلکہ ان سے خدا کی قدوسیت پر بھی حرف آتا ہے پس ان آیات سے صاف ثابت ہوا کہ ازواج النبی طیبات ہیں لہٰذا ان پر طعن کرنا تو درکنار اس کو سن کر بھی اس سے متفق ہونے کا احتمال بھی ترک کرنا چاہیئے بلکہ سنتے ہی کہہ دینا چاہیئے کہ افک مبین اور بہتان عظیم ہے۔ آیت تطہیر اگرچہ بطور فرض پنجتن پاک کے لئے مخصوص تسلیم کی جائے پھر وہ طیبات کی طرح اعلیٰ درجہ کی پاکی اور طہارت کو ثابت نہیں کرتی کیونکہ اول تو وہاں پر تطہیر ہے جو چاہتی ہے کہ پہلے ان میں کوئی ایسے امور ہوں جن کی تطہیر کی ضرورت ہو پھر وہاں پر ارادہ تطہیر ہے نہ تطہیر۔ پھر وہاں پر **یرید** (ارادہ کریگا) ہے نہ ارادہ (ارادہ کیا ہے) اور طیبات تو صاف بتاتا ہے کہ طہارت ان کی ذاتی اور خدا کی ہے۔ پس جب تطہیر والوں پر طعن جائز نہیں کہ جن کی تطہیر کا ابھی ارادہ کرے گا۔ تو ان پر طعن کی کس طرح گنجائش ہو سکتی ہے جو کہ طیب ہیں اور ان کے طیب ہونے کی خود خدا نے شہادت دی ہے بلکہ اپنی قدوسیت اور ان کے طیب ہونے کو لازم و ملزوم قرار دیا۔ پھر خود خدا نے طیب ہونے سے یہ کہدیا کہ طعن سنتے ہی کہدینا چاہیئے کہ یہ بہتان ہے اب ان پر طعن کی نسبت خدا کا فتویٰ سنیئے۔ طیبات کے بعد خداوند کریم نے صاف فرمایا ہے۔ **اولٰئک مبرؤن مما یقولون**۔ خدائے علام الغیب جانتا تھا کہ افک والوں کے بعد بھی ایسے ہوں گے جو کہ ازواج النبی پر ان کے طیبات ہونے کے خلاف شان طعن کریں گے لہٰذا اس نے مبرؤن کے بعد من ہذا الافک نہیں فرمایا بلکہ مما فرمایا جو کہ سب اہل زبان اور لسان شرع میں عام ہے اور قیامت تک کے طعنوں کو شامل ہے اور مما قالوا بھی نہیں فرمایا جو کہ گذشتہ مطاعن سے مخصوص ہو بلکہ فرمایا تو یہ کہ مما یقولون یعنی یہ طیب اور طیبات ان سب طعنوں سے بری ہیں جو کہ لوگ کہتے ہیں یا آئندہ قیامت تک کہیں گے اسی وجہ سے صاف فرمایا **یعظکم اللّٰہ ان تعودوا لمثلہ ابدًا ان کنتم مومنین**۔ اب آپ کے ان سوالوں کا جواب تو ہو چکا ہے جو کہ خلافت یا مطاعن خلفا ثلثہ یا مطاعن ازواج النبی کی نسبت ہیں لیکن میں نمبروار بھی آپ کے سوالوں کے جواب میں کچھ مختصراً لکھتا ہوں پر میں بتا چکا ہوں۔ کہ فیصلہ کی یہی راہ ہے جو کہ میں تحریر کر چکا ہوں۔

سوال ۱۔ بعد نبی کریم خلافت منصوص من اللہ ہے۔ یا جائز بالاجماع۔ اگر منصوص من اللہ ہے تو کون حقدار ہے یا نبی کریم نے کسی کو مقرر نہ فرمایا تھا۔ یا اجماع امت پر چھوڑ گئے

جواب۔ کتاب اللہ اور سنت اللہ اور انبیاء و خلفاء سابقین پر قیاس کرنے سے صاف ثابت ہے کہ آن حضرت کے بعد خلیفہ کا انتخاب اور تقرر خدا کا کام تھا اور خدا نے وعدہ بھی یہی فرمایا تھا۔ کہ میں خود بناؤں گا اور بناؤں گا بھی ویسے جیسے میں نے پہلوں میں سے بنائے تھے۔ اور کتاب اللہ اور سنت اللہ اور انبیاء و خلفاء سابقین کے استقراء سے یہ بھی ثابت ہے کہ خلافت نبوت خدا جس کو دینا چاہتا ہے وہی خلیفہ بنتا ہے نہ کبھی وہ غصب ہوئی نہ ہوگی اور نہ ہو سکتی ہے۔ تو اب ہم نے اسی قدر دیکھنا ہے۔ کہ وعدہ الٰہی کے موافق ہوا تو کون ہوا۔ تو سب موافق اور مخالف جانتے اور مانتے ہیں۔ کہ آن حضرت کے بعد حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان ہوئے اور خدا نے اپنے بنائے ہوئے خلفاء کی جو آثار و نشانات مقرر فرمائے تھے وہ بھی ان میں اکمل اور اتم طور پر سب کے سب پائے گئے جو کہ خدائے علیم کی وہ فعلی شہادت ہے جس سے سب انبیاء و رسل اور ان کے خلفاء کی نبوت رسالت خلافت ثابت ہوئی ہے جس کی نسبت خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ **وارسلناک للناس رسولا وکفی باللّٰہ شہیدا**۔ ہاں جب خدا نے ان کو بنانا تھا تو اس کے ظاہری اسباب بھی خداوند علیم حکیم نے مہیا کر دئیے چنانچہ کچھ تو آنحضرت سے ایسی باتیں اور ایسے امور ظاہر کرا دئیے جن سے قابل اعتبار صحابہ نے یہی سمجھا کہ آپ کے بعد ابوبکر ہی خلیفہ ہے یا ہونا چاہیئے اور کچھ یہ کہ خدا نے قابل اعتبار صحابہ کے دلوں کو اس پر متفق کر دیا۔ کہ وہ ابوبکر کی بیعت کر لیں۔ پھر ان کو خلافت دینے یا خلافت کے اثبات میں کچھ دخل نہیں۔ بلکہ دینے اور بنانے والا خدا ہے اور ثبوت اس کا ان کا ہو جانا اور خدا کی فعلی شہادت ہے اور وہ آثار ہیں جو کہ خدا نے اپنے بنائے ہوئے خلفاء کے لئے پورے کرنے کا وعدہ دیا تھا۔ اور وہ ان میں بوجہ اتم پورے ہو چکے ہیں۔ چنانچہ سب موافق اور مخالف اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ **والفضل ما شہدت بہ الاعداء**۔

سوال ۲ کا خلاصہ

بوقت رحلت جب آپ نے وصیت لکھنے کے لئے قلم دوات اور کاغذ طلب کیا۔ تو امیر عمر نے یہ کہہ کر روک دیا۔ کہ اس پر غلبۂ مرض ہے اور ہذیان کہہ رہا ہے حالانکہ آپ کی شان میں **ما ینطق عن الھوٰی** الخ وارد ہے۔

جواب۔ قلم دوات کی روایت سے تین امور ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۱) حضرت علیؓ کی خلافت کی وصیت۔

(۲) حضرت عمرؓ کا مانع تحریر ہونا۔

(۳) آنحضرتؐ کے رفیع شان کی نسبت ہتک آمیز الفاظ بولنے سے حضرت عمرؓ کا نفاق ظاہر ہونا۔ امر اول کی نسبت تو یہاں پر کوئی اشارہ کنایہ بھی نہیں نہ اس میں خلافت کا ذکر ہے نہ اس کے متعلق وصیت کرنے کا ذکر ہے اور نہ حضرت علیؓ کا یہاں نام ہے بلکہ حضرت عمر کے حسبنا کتاب اللہ کہنے پر آنحضرتؐ کا خاموش رہنا اور تحریر کا ارادہ فسخ کر دینا یہ بھی صاف قرینہ ہے کہ آن حضرت یہی تحریر کرانا چاہتے تھے۔ نیز آنحضرتؐ کی بعثت اور قرآن مجید کی تنزیل کی اصل غرض تو یہی تھی کہ لوگ ہدایت پر قائم ہو جاویں اور ضلالت سے بچ جاویں اور عقل بالکل باور نہیں کر سکتی۔ کہ جس بات کے ساتھ ضلالت سے دائمی نجات ملتی ہو خدا نے اس کے بیان کرنے سے بخل یا قصور کیا ہو یا اس کے نزول سے پہلے اس نے **الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی** یا **ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین**۔ کی صدا بلند کی ہو۔ لیکن اس کتاب میں کوئی ایسی آیت نہیں کہ جس کے یہ معنے ہوں کہ علی کو اگر خلیفہ مان لوگے۔ تو پھر کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ ہاں اس میں اگر ہے تو یہ ہے کہ اگر قرآن مجید سے تمسک کروگے تو تم گمراہ نہ ہوگے پس اس سے بھی صاف پایا جاتا ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ہے تو قرآن مجید کی اتباع کی وصیت تاکید کی غرض سے لکھواتے تھے۔ جیسی کہ انبیاء کی شان ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ **ووصّٰی بہا ابراھیم بنیہ ویعقوب یٰبنی ان اللّٰہ اصطفٰی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔ ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ** الخ

پس اگر آپ کے اور ہم جنسوں کی وصایا پر نظر کی جائے۔ یا خاص اس کی وصیت کو مد نظر رکھا جائے۔ جو ابو الانبیاء ہے اور اس کی اسوہ حسنہ مامور بہ ہے تو بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ وصیت اتباع قرآن کی نسبت تھی۔ جو کہ آپ کا ورثہ تھا۔ انسان اسی چیز میں وصیت کرتا ہے جو اس کا ورثہ ہوتا ہے اور شیعہ سنیوں کی متفق علیہ حدیث ہے کہ علماء ورثۃ الانبیاء ہیں اور یہ کہ ان کا ورثہ درم و دینار نہیں ہوتے بلکہ علم ہوتا ہے اس سے بھی قرآن مجید ہی کی نسبت یہ وصیت ثابت ہوتی ہے اور اگر فرض کیا جاوے کہ خلافت کی نسبت تھی تو یہاں پر تعین خلیفہ کی نسبت ہرگز نہیں بلکہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ یہی لکھواتے ہوں کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے۔ پس جس کو خدا بناوے اس کا انکار نہ کرنا اور چونکہ ان سب باتوں کیلئے قرآن مجید کافی تھا لہٰذا آپنے حضرت عمر سے حسبنا کتاب اللہ سنکر اس ارادہ کو فسخ فرما دیا اور اگر...

* نوٹ۔ مومن نام بتانے والوں کیلئے۔ "ان کنتم مومنین" اور "ومن الناس من یقول آمنا"، بہت ہی قابل غور ہیں۔

چنانچہ جس کتاب کی یہ حدیث ہے اسی میں یہ حدیث بھی موجود ہے کہ حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ کو کہا کہ [illegible] کل تو لوگوں کی لاٹھی کے نیچے ہو گا پس بہتر ہے کہ حضرت کے پاس ہم چلیں پس اگر ہمارا حق ہو تو وصیت کرالیں ورنہ خیر تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر ہم نے دریافت کیا تو آپ ضرور ہم کو محروم کر دیں گے لہذا میں نہیں دریافت کرتا۔ پس حضرت علیؓ کے خلیفہ بننے کی قطعی نا امیدی تو خود ہی حضرت علیؓ کے اس قول سے ثابت ہے رہا امر دوم۔ تو وہ یہ ہے کہ آپ حضرت ابوبکرؓ کے لئے خلافت کی وصیت کرنا چاہتے تھے۔ اس کی نسبت بھی اس کتاب میں حدیث موجود ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکر اور ان کے بیٹے کو بلا کر ابوبکر کے لئے خلافت کی وصیت کر دوں لیکن میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اور مومن ابوبکر کے سوا دوسرے کسی کو ہرگز نہیں چاہتے۔ لہذا میں نے نہ بلایا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت عمرؓ کا جواب آنحضرتؐ کے منشاء کے بالکل مطابق تھا۔ کیونکہ آپؐ نے پہلے ارادہ کے ملتوی کرنے کی یہی وجہ بیان فرمائی۔ اس بیان سے امر ثانی کی نسبت بھی فیصلہ ہو گیا۔ کیونکہ ہر ایک صورت میں حضرت عمرؓ آپؐ کے منشاء کے موید ہیں نہ مانع۔ [illegible] خلافت والی صورت میں حضرت [illegible] کا منشاء بھی حدیث مذکور کے مطابق ہی تھا کہ نہ میں اور قلم دوات والی حدیث میں صاف لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق [illegible] اور بھی بہت سے تھے۔ ہاں [illegible] میں بے شک فرق ہے۔ حضرت عمرؓ تو آپ کی تکلیف بے ضرورت کی وجہ سے چاہتے تھے کہ تحریر نہ ہو اور حضرت علی اس وجہ سے کہ [illegible] قطعی اور ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائیں گے۔ میرے خیال میں ہمارے محبان علی کہلانے والے بہت احسان فراموش ہیں کیونکہ اگر حضرت عمرؓ خود غرضی کو چھوڑ کر آپ کی بے فائدہ تکلیف دہی کی وجہ سے نہ بولتے اور مذکورہ بالا دو حدیثوں کے مطابق حضرت علی کو محروم اور حضرت ابوبکر کو وصی لکھا جاتا۔ تو محبان علی کہلانے والوں کی یہ موجودہ مزخرف عمارت کی بنا اسی وقت اکھڑ گئی ہوتی۔ پر انہوں نے بجائے شکریہ کے الٹا آپ پر الزام لگا دیا۔ اب رہا امر [illegible] تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حضرت عمرؓ کے ثابت شدہ منصب اور آثار کے چونکہ خلاف ہے۔ لہذا یا تو یہ محض افترا ہے یا اس لفظ کا مطلب غلط سمجھا گیا ہے نیز یہ آنحضرتؐ کی شان کے بھی خلاف ہے کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ نعوذ باللہ آپ قرآن مجید کے غلبہ اور نصرت اور فائز اور کامیاب ہونے کے وعدوں کے خلاف ایسے مغلوب و مخذول اور خائب و خاسر و ناکام تھے کہ جس کی کوئی حد نہیں ہے۔ کہ آپ نے جس سنت کو بڑی محنتوں اور جانفشانیوں سے ساری عمر خرچ کر کے قائم کیا تھا۔ اب اپنے جانشین کے حق میں اس کی وصیت کرنا چاہتے ہیں۔ [illegible] ایک منافق ایسا نکلتا ہے کہ وہ آپ کو کچھ کرنے نہیں دیتا۔ بلکہ اس نازک وقت میں نہایت سخت الفاظ منہ پر کہے رہا ہو

اور نہ کوئی اہل مجلس میں سے اور [illegible] ان کے منبروں سے کوئی آپ کی جانب نثار پر رحم کھا کر یا غیرت میں آکر [illegible] اور نہ اس منافق کو انت کہہ سکتا ہے یہاں تک کہ اسی حسرت میں اور ناکامی کے عالم میں آپ اپنے پیاروں کو ظالموں غاصبوں کی تلوار کی دھار کے نیچے دیکھتے دیکھتے اور سخت سے سخت الفاظ سنتے ہوئے اس جہان سے چل بسے کہ سب مومنوں اور خصوصاً اسد اللہ الغالب مولا مشکل کشا کی شان سے بھی بعید ہے کہ ان کی موجودگی میں آنحضرت کو ایسے نازک وقت میں ایسے سخت الفاظ بولے جاویں پر وہ ایک ذرہ بھر بھی غیرت نہ کھائیں۔ خصوصاً جبکہ منافقوں کے حق میں جہاد کا بھی صریح حکم قرآن مجید میں موجود تھا کیا دشمن مردان کو محبان علی کے برابر بھی غیرت اور حمیت اور محبت نہ تھی۔ ایسی زندگی سے تو موت ہزار درجہ بہتر تھی۔ کہ وہ اپنے سامنے ایسے کلمات آنحضرتؐ کے حق میں سنتے اور پھر خاموش رہتے بلکہ اگر نعوذ باللہ بقول شیعہ حضرت عمرؓ کو منافق ہی فرض کیا جاوے تو بھی حضرت عمرؓ کی شان سے بعید ہے کیونکہ خداوند کریم نے منافقوں کی نسبت قرآن مجید میں یہ خبر دی ہوئی ہے کہ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ [illegible] تو وجہ ہوتی ہے کہ وہ بطور تقیہ جب مومنوں کو ملتے۔ تو امنا کہتے تھے یہ تو کبھی ہو سکتا ہی نہیں کہ منافق اور پھر مومنوں کے سامنے آنحضرتؐ کو ایسا سخت کلمہ کہے۔ پھر حضرت عمرؓ کا اپنی ساری عمر میں آنحضرتؐ کی نسبت کبھی ایسا گستاخانہ کلمہ نہ کہنا بھی صاف بتاتا ہے۔ کہ یہ افترا یا غلط فہمی ہے۔ بلکہ کہیں سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ حضرت عمرؓ نے کبھی الرجل کے لفظ کے ساتھ آنحضرتؐ کو یاد کیا ہو۔ پس یہ بھی صاف بتاتا ہے کہ یا یہ افترا ہے یا غلط فہمی ہے۔ ان سب امور کے ساتھ جب اس امر پر بھی غور کیا جائے کہ راوی خود بیان کرتا ہے کہ اس موقعہ پر بہت سے بڑے بڑے صحابہ موجود تھے اور پھر واقعہ بھی نہایت ضروری اور عظیم الشان تھا لیکن باوجود اس کے روایت کا سلسلہ ایک شخص تک پہنچایا جاتا ہے تو کچھ کم از کم اس قدر تو ضرور کہنا پڑتا ہے کہ روایت ہرگز قابل اعتبار نہیں لیکن جب دیکھا جاتا ہے کہ یہ آنحضرتؐ کی شان کے خلاف ہے پھر حضرت عمرؓ کے ثابت شدہ منصب اور آثار ثابتہ مشاہدہ کے خلاف ہے پھر سب موجود صحابہ خصوصاً شیران خاندان [illegible] کے منصب اور شان بلکہ ان کی غیرت و ایمان کے بھی خلاف ہے اور [illegible] خلافت کے [illegible] آیات و احادیث کے بھی خلاف ہے تو امور مذکورہ کی [illegible] یہ محض افترا ہے اور بالفرض اگر افترا نہیں تو پھر لا محالہ یہ معنے غلط ہیں چونکہ امور مذکورہ کے مخالف ہونے کی وجہ سے ہرگز ہرگز قابل تسلیم نہیں ہیں۔ رہا یہ سوال کہ پھر اس کے صحیح معنے کیا ہیں جو امور مذکورہ کے خلاف نہ ہوں پس اس کی نسبت کسی سے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں۔ الرجل کا لفظ خود سارے مطلب کو کھول دیتا ہے کیونکہ جب حضرت عمرؓ کی عادت اور شان سے صاف ثابت ہے کہ وہ آنحضرتؐ کو الرجل سے یاد کرتے تھے اور نہ کہنا دونوں کی شان سے موزوں ہے لہذا اس کا مطلب [illegible] یہ ہوا کہ حضرت عمرؓ نے ایک تیسرے [illegible] کہ جس

مرض کے لئے آپ تحریر کی تکلیف اٹھاتے ہیں اس کے لئے کتاب اللہ کافی ہے اور دوسرا یہ کہ اگر تحریر سے تاکید کا خیال ہو تو جس کے لئے کتاب اللہ کافی نہیں وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ مرض کی شدت کے وقت آدمی ہذیان بھی کہا کرتا ہے۔

سوال ۲ کا خلاصہ۔

اصحاب ثلثہ آنحضرتؐ کے جنازہ میں کیوں شامل نہ ہوئے اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ طمع دنیوی اور ریاست ان پر غالب تھی اور آنحضرتؐ کی درد خواہی ان میں ہرگز نہ تھی۔

جواب۔ افسوس کہ اعتراض کو تو ان کی ما فی الصدور تک وسیع کر دیا پھر اعتراض بھی ان پر کہ اگر وہ فی الحقیقت خلیفہ ہوں اور یقیناً ہیں تو پہلے خلفاء پر اعتراض کرنیوالوں کی طرح نہایت خطرناک وعید کے مورد بننے میں کچھ بھی شبہ نہیں پر جس بنا پر اعتراض ہے۔ اس کی سند ندارد کیا۔ ایسے خطرناک اعتراض کے واسطے بڑی پختہ اور یقینی شہادت کی ضرورت نہیں ہے کیا بازاری گپوں کی بنا پر ایک عقلمند ایسا اعتراض کر سکتا ہے بلکہ ایسے امور میں تو اصولی آثار جواز قسم احاد ہوتی ہیں وہ بھی قابل اعتبار نہیں ہوتیں کیونکہ دوسرے کو ایسی صورت میں یہ حق پہونچتا ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ ان پر اعتراض کو تسلیم کرے کہ جن کی خلافت قرآن مجید اور سنت اللہ سے ثابت ہے ابتدا سے ایسی ظنی اور معارض کتاب اللہ اور مخالف سنت اللہ خبر واحد کو کسی ایسے شخص کے دل و دماغ کی ساخت قرار دیدے۔ جو کہ یفشی الکذب کے زمانہ کا ہے اور جس کے ہم مشربوں اور ہم عصروں نے ہزارہا نظائر قائم کر کے ثم یفشی الکذب اور من کذب علیّ متعمداً کی ضمن پیشگوئی کو پورا کیا ہے اور ہر ایک فرقہ کے تجربہ کار علماء نے ان کے خود ساختہ اخبار کے انباروں کو ردی میں پھینکا ہے پھر علاوہ اس کے اعتراض کے لئے اور بہت سے امور کی اثبات کی ضرورت تھی جو نہیں کی گئی۔ [illegible] یہ کہ آنحضرتؐ پر نماز جنازہ ایک دفعہ پڑھی جا سکتی تھی اور دوبارہ جائز نہ تھی۔ [illegible] اگر دوبارہ بھی جائز تھی۔ تو پھر یہ کہ انہوں نے پھر بھی نہیں پڑھی۔ [illegible] یہ خلیفہ اور امام کے سوائے کس کے پیچھے پڑھتے۔ [illegible] یہ کہ سب پر فرض عین تھی۔ [illegible] یہ کہ باوجود یہ سننے کے کہ انصار اپنے میں سے خلیفہ بنانے لگے ہیں۔ پھر بھی ان پر لازم تھا کہ نماز جنازہ کی انتظار میں وہاں ہی بیٹھے رہتے اور جو آنحضرتؐ نے فرمایا ہوا تھا کہ الائمۃ من قریش وغیرہ اس کے قائم کرنے [illegible] انصار کے خلیفہ بنانے سے پیدا ہونے [illegible] تھا اس کے روکنے کے لئے انصار کے پاس نہ جاتے [illegible] یہ کہ جب وہ انصار کے پاس گئے تھے اس وقت ان کو یقینی طور پر معلوم تھا کہ خلیفہ بنانے سے پیشتر ہی پڑھیں گے نیز یہ کہ ہمارے آنے کی انتظار نہ کریں گے یا یہ کہ خبر کے بھیج بھی ہمیں اطلاع نہ دیں گے۔ غرض کہ اور بہت سے امور ہیں کہ اس اعتراض کے لئے ان کا ثابت کرنا ضروری ہے تاکہ یہ ثابت ہو کہ انہوں نے دیدہ و دانستہ اس فرض عین وقتی واجب التقدیم کو ایک غیر ضروری امر کے لئے ترک کیا ہے اور نہ پھر وہ اس کو بعد میں ادا کر سکتے تھے اور نہ انہوں نے ادا کیا ہے بلکہ ان امور کا خلاف ثابت ہے

بلکہ اس میں اگر کوئی شکایت ہو سکتی ہے۔ تو حضرت علی پر کہ جب وہ تجہیز سے فارغ ہوگئے تھے اور جانتے تھے کہ بہت سے مہاجر اور انصار غیر حاضر ہیں تو تھوڑی دیر توقف کرتے یا کسی کو کہہ کر ان کو خبر کر دیتے لیکن ان پر بھی شکایت نہیں کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آنحضرت پر صلوٰۃ کا پڑھنا قیامت تک اور مشرق مغرب تک کے مسلمانوں پر لازمی امر ہے اور سب کا جمع ہونا ناممکن ہے۔ سب سے زیادہ عجیب بات اس اعتراض میں یہ ہے کہ خلافت وہ شے ہے کہ شیعہ کے نزدیک نجات کا دارومدار ... اور اس کو نہایت رفیع مقام اور معظم اور مکرم یقین کرتے ہیں۔ لیکن اعتراض کے لئے اس کو بھی دنیا کی وجاہت اور بدترین اشیاء اور قابل نفرت اور واجب الترک چیز بنا لیتے ہیں۔ کیا عجیب ہے۔ حضرت علی اگر اس کے لئے کوشش کریں تو وہ جہاد اور افضل الاعمال ہے۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان کریں تو وہ وجاہت دنیا کو طالب حریص اور طامع بنائے جاویں یہ جدا بات ہے کہ وہ کس کا حق ہے۔ پر خلافت نبوت تو بری شے نہیں ہے لیکن اگر اس کو برا بنایا ہے تو طالب وجاہت اور طامع کس طرح کہیں۔ پھر باوجودیکہ شامل نہ ہونے کے بہت سے وجوہات موجود ہیں۔ پھر بھی وجاہت پسندی اور طمع کو اس کی وجہ قرار دیدیا۔ حالانکہ کتاب اللہ اور سنت اللہ سے ان کا ثابت شدہ منصب اور ثابت شدہ آثار اس کی تردید کر دینے کے لئے کافی ہیں جیسا کہ میں بار بار بیان کر چکا ہوں۔

سوال ۲ کا خلاصہ۔

حضرت فاطمہ کو فدک سے محروم کر کے خلیفہ اول نے ایسا ناراض کیا کہ وہ مرتے دم تک اس سے ہمکلام نہیں ہوئیں بلکہ وصیت فرمائی کہ ابوبکر کو ہمارے جنازہ میں شامل نہ ہونے دینا جیسا کہ بخاری میں موجود ہے۔ حالانکہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ... الفاطمہ بضعۃ منی فمن اغضبہا فقد اغضبنی اور یا الفاطمۃ بضعۃ منی من اذاھا فقد اذانی من اذانی فقد اذی اللہ من اذی اللہ فقد کفر۔ اس ان احادیث کی تائید یہ آیت کرتی ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذاباً عظیماً۔

جواب۔ جب کتاب اللہ سنت اللہ اور شہادت اللہ سے بین طور پر ثابت ہوگیا ہے کہ حضرت ابوبکر خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ ہی تھے تو اس سے صاف ثابت ہوا کہ وہ اذی اللہ اور یؤذون اللہ وغیرہ کا مورد نہ تھے پس جس روایت کی بناء پر ان کو ایسا کہا جاتا ہے یا وہ افتراء محض ہے یا اس کے معنے غلط کئے گئے ہیں۔ یؤذون اللہ جو لوگ ہوتے ہیں ان کی نسبت خداوند کریم نے صاف فرما دیا ہے کہ دنیا اور آخرۃ میں ان پر لعنت ہوئی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ دنیا میں ملعون ہونے بجز اس کے اور کوئی معنے نہیں کہ وہ مکار ہوں (کہ جن پر خدا نے دنیا میں لعنت کی ہو) دنیا میں ذلیل و خوار و ناکام ہوں نہ یہ کہ خدا کے برگزیدہ لوگوں کی طرح معزز و منصور اور فائز اور مظفر ہو اور کامیاب بھی خلافت خاتم الانبیاء پر بیٹھے ہوئے بھی تو بقول شیعہ اسد اللہ الغالب کے مقابلہ پر پس اگر یہ خلافت کوئی بری شے ہے۔ تو پھر اس پر اس قدر حسرت اور رونا اور واویلا کیوں ہے۔ اور اگر فضل اور رحمت ہے تو اس کو وہ شخص کس طرح لے سکتا ہے کہ جس کے لئے شیعہ کی نہیں بلکہ اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں ہونی چاہیئے۔ اور جو لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الاخرۃ عذاب عظیم کا مصداق ہونا چاہیئے پس جبکہ اس کو یہ خلافت ملی ہے اور ضرور ملی ہے اور وہ مظفر اور فائز ہوا ہے اور ضرور ہوا ہے۔ تو اس سے یقیناً ثابت ہوا کہ وہ یؤذون اللہ کا مصداق ہرگز نہیں اور جب یؤذون اللہ کا مصداق نہیں تو پھر من اذانی کا بھی نہیں اور جب اذانی کا نہیں تو تو اذاھا کا بھی ہرگز نہیں جب قرآن مجید کے بیان کردہ آثار ثابتہ یقین دلاتے ہیں کہ ابوبکر من اذاھا (فاطمہ) میں سے ہرگز نہیں۔ تو پھر ہم کیونکر کسی کے کہنے سے یہ مان سکتے ہیں کہ ابوبکر نے فاطمہ کو ایذا دی اس میں کوئی عقلمند شک نہیں کر سکتا کہ حدیث من اذاھا یا من اغضبہا۔ کا وہ شخص ہرگز مورد نہیں بن سکتا جو کہ کتاب اللہ کے حکم کے موافق کسی فرض کو بجا لائے اور حضرت فاطمہ اس پر اس وجہ سے غضب لائیں بلکہ ایسا کرنا حضرت فاطمہ کی شان کے خلاف ہوگا اور یہ ناراض ہونا اس شخص کے حق میں ہرگز مضر نہ ہوگا کیونکہ معصیۃ اللہ میں کسی انسان کی اطاعت جائز نہیں ہے اور جس بات میں حضرت سیدہ کا حضرت ابوبکر پر ناراض ہونا بیان کیا جاتا ہے وہ ایسی ہی بات ہے کیونکہ اس میں شک نہیں کہ فدک مال فئے میں سے تھا اور مال فئے کی نسبت قرآن مجید میں یوں آیا ہے۔ ما افاء اللہ علیٰ رسولہ من اھل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین وابن السبیل ... للفقراء المہاجرین ...... والذین تبوؤ الدار والایمان ... والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین امنوا۔ پھر فرمایا کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم اس سے صاف ثابت ہے کہ اس میں بہت سے لوگوں کا حق تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مالک نہ تھا اور نہ اس میں وراثت جاری ہو سکتی تھی اور نہ اس کا ہبہ ہو سکتا تھا۔ پس جبکہ حضرت ابوبکر کا خلیفہ ہونے کی حیثیت سے فرض تھا کہ لوگوں کے حقوق کی حفاظت کریں اور تنازع کی صورت میں کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں اور فدک میں بہت سے لوگوں کا حق تھا اور کسی کا ملک نہ تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرکے یتیمی اور مساکین وغیرہ مومنوں کے مال کی حفاظت کی اور ان کا مال حضرت سیدہ کو ناحق نہ دیا تو کیا اس پر حضرت سیدہ کا ناراض ہونا ان کی شان کے موزون ہو سکتا ہے یا ان کی اس الگ کی ناراضگی سے حضرت ابوبکر کا کچھ نقصان ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ جبکہ خلیفہ نے (کہ جس کی اطاعت حضرت سیدہ پر بھی ایسی فرض تھی جیسی کہ زید عمر پر) قرآن کے مطابق فیصلہ کر دیا۔ تو اس میں خلیفہ پر تو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا البتہ حضرت سیدہ پر ضرور اعتراض ہو سکتے ہیں یا یوں کہو۔ کہ ان کی شان پر داغ آتا ہے اول یہ کہ آپ اس قدر بے علم تھیں کہ قرآن مجید کا واضح ترین مسئلہ بھی آپ کو معلوم نہ تھا۔ دوم یہ کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ حدیث پیش کی جو کہ شیعہ کی معتبر کتاب اصول کافی کے باب صفۃ العلم میں درج ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کا ورثہ درہم و دینار نہیں ہوتا۔ بلکہ علم ہوتا ہے۔ تو اس کے مناقض ہبہ کا دعویٰ کر دیا۔ سوم یہ کہ جب شہادت طلب ہوئی۔ تو اپنے خاوند اور ایک عورت کو پیش کر دیا اور کیا یہ بھی اس امر میں کہ جہاں ان کی شہادت کا اثر یتیموں مسکینوں وغیرہم کے حق پر وارد ہوتا تھا۔ چہارم یہ کہ جب کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ کے مطابق خلیفہ نے فیصلہ دیا تو بجائے تسلیم کے اور لا یجدوا فی انفسہم حرجاً کے الٹی حق ناراض ہوئیں پنجم یہ کہ ناراض بھی ہوئیں تو خلیفہ رسول پر کہ جس کی اطاعت ان پر فرض تھی ششم یہ کہ اصول کافی کے مطابق قرآن فی بیوتکن کے خلاف گدھے پر سوار ہو کر چالیس دن تک مدینہ کے کوچہ بکوچہ سب مہاجرین اور انصار کے پاس جاتی رہیں ہفتم یہ کہ پھر حرص کی یہ حد کہ بموجب فروع کافی سات گاؤں آپ کے قبضہ میں موجود تھے۔ لیکن پھر بھی فدک پر اس قدر اصرار اور ذلت کا برداشت کرنا ہشتم اصول کافی کی روایت کے مطابق آنحضرت نے حضرت سیدہ سے عہد لیا تھا کہ اگر تمہارا حق چھینا جائے تو صبر کرنا اور غصہ نہ کرنا۔ پر فدک کے لئے اس کے برعکس اس قدر بے صبری اور غصہ کیا جس کی کوئی حد نہیں پس بجائے اس کے کہ حضرت سیدہ پر اعتراض وارد ہوں کیوں یہ نہ کہا جائے کہ اس قصہ پر نفسی المذہب کے لوگوں نے خود غرض لوگوں نے بہت کچھ حواشی چڑھا دئے ہیں اور اصل واقعہ بالکل صاف ہے جس سے حضرت سیدہ پر کوئی برا الزام عائد نہیں ہوتا۔ ہاں اس واقعہ سے ایک بات خوب ثابت ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب حضرت سیدہ حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین کو ساتھ لیکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلہ کو گئیں اور خلافت جو کہ اس سے ہزار درجہ افضل اور اعلیٰ تھی اس کے لئے حضرت علی آپ کے پاس دعویٰ نہ لے گئے تو اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب صاحبان حضرت ابوبکر کو خلیفہ تسلیم کرتے تھے ورنہ کیا وجہ کہ افضل کا دعویٰ وائر نہ کریں اور ادنیٰ کے لئے اس قدر زور لگائیں میرے خیال میں اس واقعہ پر حواشی چڑھانے والوں سے تین بڑے بھاری قصور ہوئے جن سے اعتراض میں نقص رہ جاتا ہے اول یہ کہ انہوں نے یہ نہ روایت بنائی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدہ کو محروم کرکے فدک یا فدک کے محاصل اپنے ملک اور تصرف میں لے آیا تھا اور جب تک یہ نہ ہو تب تک ابوبکر کی نیت پر مزہ دار حملہ نہیں ہو سکتا۔ دوم یہ کہ انہوں نے یہ روایت نہ بنائی کہ جب حضرت مولا مشکل کشا منصب خلافت پر بیٹھے تھے تو سب سے اول یہ کام کیا تھا کہ فدک کو آل سیدہ میں واپس کر دیا تھا تاکہ مولیٰ مشکل کشا پر یہ اعتراض نہ رہتا کہ آپ نے حضرت سیدہ کی روح پاک کو اس رنج و الم اور غیظ و غضب سے آرام نہ دیا

کہ میں کے بعد از وفات باقی رہنے کے یقین سے حضرت سیدہ نے وصیت کی تھی کہ ابوبکر میری صلوٰۃ جنازہ سے روکا جا دے لیکن اگر میں اس وقت اپنی جدہ ماجدہ حضرت سیدہ کے پاس ہوتا تو ضرور اس قدر عرض کر دیتا کہ صلوٰۃ جنازہ تو ایک دعا ہے پر کیا آپ نے خداوند کریم سے اس کی کبھی بندوبست کرایا ہے کہ اگر وہ ابوبکر کو سامنے درود سے نہیں روک سکتا تو کم انکم وال محمد سے تو ضرور روک دے۔ تاکہ پنج وقت صلوٰۃ کی دعا سے آپ کی روح کو دکھ اور رنج والم پہونچا کر نعیم جنت کو آپ پر منغص نہ کرے سوم یہ کہاں کو چاہیئے تھا کہ من اغضبہا الخ اور من اذاہا کے عوض کوئی اور روایت اللتے بتلاتے کیوں کہ یہ دونوں آنحضرت م کے اس خطبہ کا ایک ٹکڑا ہیں جو کہ آنحضرت نے اس وقت پڑھا تھا جبکہ حضرت مولا مشکل کشا ابوجہل کی لڑکی سے شادی کرنے لگے تھے اور اس خبر سے حضرت سیدہ کو نہایت درجہ کی ایذا پہونچی اور آپ غضب کی حالت میں آنحضرت کی خدمت میں آئیں اور سب واقعہ بیان کیا تو آنحضرت نے صحابہ کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور اس میں یہ بھی فرمایا کہ الفاطمۃ بضعۃ منی الخ۔ تو اب نقص یہ ہے کہ جیسا ابوبکر پر اعتراض کرتے ہوئے یہ حدیث پڑھی جاتی ہے تو اس کا سارا شان نزول ذہن میں آکر اس طرف خیال کو لیجاتا ہے کہ اس کے اول مورد یا یوں کہیئے کہ اصل مورد خاص حضرت مولا مشکل کشا رہیں جس سے آپ کی کسر شان کی معصیت کا ارتکاب لازم آتا ہے۔ سوال ۱۵ کا خلاصہ۔ آنحضرت نے حکم اور مروان بن حکم کو مدینہ سے نکال دیا تھا اور پہلے دو خلیفوں نے اندر نہ آنے دیا لیکن حضرت عثمان نے تینوں کا خلاف کر کے مروان کو کیوں واپس بلالیا۔

جواب۔ چونکہ حضرت عثمان کا خلیفہ خاتم النبیین ہونا کتاب اللہ اور سنت اللہ اور شہادت اللہ سے ثابت ہے لہذا ایسی روایت محض افترا ہے جس سے یہ لازم آئے کہ خلیفہ نبی نے نبی کی حکم عدولی کی ہے آنحضرت کی زندگی میں حکم اور مروان نہ مدینہ میں رہتے تھے اور نہ آپ نے ان کو مدینہ سے نکالا ہے بلکہ یہ محض جھوٹ اور افترا ہے ہاں بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آنحضرت نے حکم کو مکہ سے نکال دیا تھا لیکن بہت سے وجوہات سے ثابت ہے کہ یہ روایت بھی سراسر غلط ہے۔ اور بعض روایتوں میں صاف لکھا ہے کہ وہ نہیں نکالا گیا اور یہ امر ثابت شدہ ہے کہ حکم فتح مکہ کے دن مشرف بالاسلام ہوا تھا اور یہ بھی ثابت شدہ امر ہے کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت نے حضرت یوسف کی طرح لا تثریب علیکم الیوم پڑھ کر سب کو معافی دیدی تھی اسی وجہ سے فتح مکہ کے دن کے مسلمانوں کو طلقاء رنج کہتے ہیں اور حکم کی استثنا ان احادیث معتبرہ میں ہرگز نہیں ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ نہیں نکالا گیا پھر اس کا کوئی قابل اخراج جرم بھی ثابت نہیں ہے اور اگر فرض کر لیا جاوے کہ وہ مکہ سے نکالا گیا تھا تو پھر یہ بات ثابت نہیں کہ یہ اخراج دائمی تھا زنا جیسے بدترین گناہ میں بھی اخراج ایک ہی سال تک ہے اور پھر یہ بھی ثابت نہیں کہ اسلام کی سلطنت کی قلمرو سے نکالا گیا تھا جس طرح یہود کا اخراج قرآن مجید کے حکم سے ہوا تھا وہ بھی قیصاری قلمرو سے نہ نکالے گئے تھے اور حکم تو آخر مسلمان تھا اور نہ یہ ثابت ہے کہ کبھی حضرت نے اس کو باہر نکالا گیا تھا مدینہ منورہ میں کہ اندر تھا اور پھر یہ بھی ثابت نہیں کہ توبہ اور اصلاح اور شفاعت سے بھی اس کا واپس ہونا جائز نہ تھا بلکہ بعض شیعہ تفسیروں میں صاف آیا ہے کہ حضرت عثمان کی شفاعت

پر آپ کی زندگی میں حکم کی واپسی کا حکم صادر ہو گیا تھا علاوہ اس کے فتح مکہ کے وقت مروان کی عمر سات سال کے قریب تھی جس پر وہ مکلف نہ تھا اور کا تزر وازرۃ وزر اخری۔ قرآن مجید کا عام فتوی ہے پس اگر یہ سب باتیں فرض بھی کی جاویں تو بھی مروان اس حکم کے نیچے ہرگز نہیں آسکتا اور نہ صغر سنی کو باعث والد کیساتھ باہر چلے جانے سے اس کا واپس کرنا ممنوع یا حکم عدولی کا باعث ہو سکتا ہے چونکہ مروان پر بہت کچھ بیجا حملے کئے گئے اور کئے جاتے تھے لہذا خداوند کریم نے ایک مدت تک سلطنت کو اس کے خاندان کے قبضہ میں کر کر اس کا معاوضہ بوجہ احسن کر دیا ہے۔ سوال ۱۶ کا خلاصہ خلفاء کا آپس میں اتفاق تھا یا نفاق؟ اگر اتفاق تھا تو پھر حضرت علیؓ نے حضرت عثمان کا قاتل کیوں چھپا یا یہ ماننا پڑیگا کہ حضرت عثمان کا قتل ہونا جائز تھا اور اسی وجہ سے حضرت علیؓ نماز جنازہ میں بھی شریک نہ ہوئے تھے۔ جواب۔ ہمیں یقین ہے کہ آنحضرت کے کسی خلیفہ میں کسی قسم کا نفاق نہ تھا اور ہرگز نہ تھا۔ ہاں شیعہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے دل میں نفاق تھا اپنی جماعت میں تو خلفاء ثلثہ کو ظالم غاصب خارج از دائرہ اسلام وغیرہ کہا کرتے تھے پر ان کا سر ان کی بیعت بھی کر لیتے تھے اور اظہار وفاداری کرتے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھا کرتے تھے لیکن چونکہ اذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم ان لوگوں کا کام ہے جو اپنے آپ کو مومن کہلائیں گے اور فی الحقیقت وہ مومن نہ ہوں گے بلکہ لہم عذاب الیم بما کانوا یکذبون کا مورد ہوں گے اور حضرت علی اس جماعت سے ہرگز نہ تھے لہذا ہم یقین کرتے ہیں کہ حضرت علی میں نفاق نہ تھا نیز کتاب اللہ اور سنت اللہ اور شہادت اللہ سے ثابت ہے کہ حضرت عثمان خلیفہ خاتم الانبیاء تھے پس اگر حضرت علی ان کے منکر اور مخالف ہوں تو بموجب حکم قرآن مجید فاولئک ہم الفاسقون کی جماعت سے ماننا پڑیگا جو کہ آپ کی شان کے یقیناً خلاف ہے پس اس سے صاف ثابت ہے کہ قاتل عثمان کے حوالہ نہ کرنے کا باعث نفاق علی قرار دینا محض افترا اور غلط اور بدظنی ہے جو کہ ان سب آیات و سنت اللہ اور آثار ثابتہ کے متضاد اور مخالف ہے جو کہ ان دونوں کے منصب رفیع کی مثبت ہیں علاوہ بریں نفاق کو سبب قرار دینا تب ہی ہو سکتا ہے کہ پہلے یہ ثابت کیا جائے کہ قاتل نہ دینے کا اور کوئی سبب نہیں ہو سکتا حالانکہ اب تک یہ ثابت نہیں کیا گیا۔ علاوہ بریں یہ بھی ثابت کرنا ضروری ہے کہ حضرت علی کو یقیناً قاتل معلوم تھا یا جسکو فریق ثانی قاتل خیال کرتا تھا وہ حضرت علی کے نزدیک بھی یقیناً قاتل تھا یا کم از کم اس کا قاتل ہونا قرار یا شہادت سے ثابت ہو چکا تھا اور یہ بھی کہ جو قاتل مانگتے تھے وہ مقتول کے جائز ولی تھے اور یہ بھی کہ اصول سیاست کے خلاف ان کا مطالبہ نہ تھا بلکہ اسی طور پر مطالبہ کرتے تھے جو کہ آداب شریعت اور اسلوب سیاست کے مطابق تھا لیکن نہ معترض نے ان امور کو ثابت کیا ہے اور نہ کر سکتا ہے بلکہ ان کے خلاف ثابت ہے اصل بات یہ ہے کہ یہ اعتراض حضرت عثمان کے قتل کے جواز کیلئے کیا گیا ہے لیکن اگر یہ امور ثابت ہو جاویں تو پھر بجائے جواز قتل نفاق علی ثابت ہو جاتا ہے پر چونکہ شیعہ نے نفاق کا نام تقیہ رکھ کر جواز کیا بلکہ فرض قرار دیدیا ہے کہ جس کو تارک حضرت امام حسین تھے لہذا یہ ان پر گراں نہیں گذرتا لیکن قرآن کا صاف فتویٰ ہے کہ ایسا کرنیوالے اگرچہ اپنا نام مومن رکھلاتے ہیں پر وہ مومن نہیں شاید ومن الناس من یقول میں مضارع اسی لئے اختیار کیا گیا ہے رہا جنازہ تو اول اس کا ثبوت

کیا ہے دوم ایسے مقصدہ میں آپ کا شریک ہونا مناسب تھا یا بروقت جنازہ آپ کو خبر دی گئے تھے یا آپ کے لئے کوئی بات نہ تھا یہ امور ہیں جب تک ان کا فیصلہ نہ ہو تو نفس جنازہ نہ پڑھنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ جواز قتل یا عدم جواز صلوٰۃ کے قائل تھے کیا حضرت عثمان کی زندگی میں آپ کے پیچھے حضرت علی نے کبھی نماز نہیں پڑھی یا وہ نعوذ باللہ منافقانہ کارروائی تھی اسد اللہ الغالب اور مشکل کشا راور یہ کا کارروائی۔ سوال ۱۷ کا خلاصہ۔ حضرت علی اور معاویہ کے جہاد میں آپ کیا فرماتے ہیں حالانکہ ایک مومن کو قتل ومن قتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم آیا ہے اور یہاں ہزار ہا قتل کئے گئے۔ جواب۔ قرآن مجید میں قتل عمد کی سزا قتل اور جہنم ہے اور خطاء کی تحریر رقبۃ الخ پس باوجود اس حکم کے آنحضرت کے زمانہ میں بہت دفعہ یہ صورت پیش آئی ہے کہ اجتہادی غلطی سے ایک مسلمان نے دوسرے کو قتل کیا ہے لیکن نہ قتل عمد کی قاتل کو سزا دی گئی ہے اور نہ قتل خطا کا کفارہ ادا کرنیکا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت علی اور امیر معاویہ کے معاملہ میں جہاں تک غور کیا جاتا ہے اسکی بنیاد امیر معاویہ کی ایک اجتہادی غلطی پر تھا اور آج دن تک جس قدر اس جنگ پر لکھا گیا قتل عمد کی کوئی تسلی بخش دلیل پیش نہیں کی گئی پس جبکہ یہ اجتہادی غلطی کی بنا پر تھا تو اس کا حکم بھی وہی ہے جو ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں۔ سوال ۱۸ کا خلاصہ۔ قرآن مجید میں قرن فی بیوتکن وارد ہے اور حضرت عائشہ اس کے خلاف اونٹ پر سوار ہو کر مجمع عام میں گئیں جبکہ حضرت علی سے جنگ کے لئے گئی تھیں۔

جواب۔ اگر اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ گھر سے باہر جانا جو انہوں نے قرن فی بیوتکن کے خلاف کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ قرن الخ کے یہ معنے ہرگز نہیں ہیں کہ گھر سے بالکل باہر قدم نہ رکھیں کیوں کہ یہ ثابت شدہ بات ہے کہ آنحضرت کی موجودگی میں وہ اپنے گھرون سے باہر جاتی رہی ہیں حتی کہ حج اور جہاد میں بھی گئیں اور ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ قرن کے معنے خود بتا دیتا ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ اونٹ پر سوار ہوئیں یا مجمع میں کیوں گئیں تو یہ بھی کوئی ممنوع امر نہیں ہے کیوں کہ جہاد کی اور حج کے مجمع عام میں اونٹ پر ہی سوار ہو کر جاتی رہی ہیں اور اگر یہ مطلب ہے کہ ستر کے خلاف کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید نے جو ستر فرض کیا ہے ہرگز ثابت نہیں کہ حضرت عائشہ نے اس کا خلاف کیا ہے اور نہ اونٹ پر سوار ہونا یا چادر منہ اور گریبان پر ڈالکر مجمع میں جانا ستر کے خلاف ہے میں پہلے شیعہ کی معتبر کتاب کے حوالہ سے بیان کر چکا ہوں کہ حضرت سیدہ گدھے پر سوار ہو کر چالیس دن تک فدک کے لئے خانہ بخانہ پھرتی رہی ہیں ہاں البتہ اس قدر فرق تھا کہ حضرت عائشہ شتر سوار تھیں اور حضرت سیدہ خر بادہ پر سوار تھیں اور بس۔ سوال ۱۹ کا خلاصہ۔ ان الارض یرثہا عبادی الصالحون۔ میں ارض سے مراد بیت المقدس یا زمین شام ہے اور یزید پلید اس کا بادشاہ ہوا اور امامین شریفین اس کی سلطنت سے محروم رہے۔

جواب۔ یزید پلید اور اس کے بہت سے ہم جنسوں کا ارض مقدسہ کا بادشاہ ہونا ہی اس امر کی کافی شہادت ہے کہ اس کے یہ معنے صحیح نہیں ہیں جو کہ آپ نے خیال کئے ہوئے ہیں نیز یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ زبور کی اس پیشگوئی کے بعد مدتوں تک مشرک لوگ ہی اس کے بادشاہ رہے ہیں اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ورنہ اگر یہ معنے صحیح ہیں تو پھر قرآن مجید کے ماننے والوں میں ایک اسی آیت سے سب مذہبی نزاعوں کا فیصلہ ہو سکتا ہے کیوں کہ قرآن مجید سے ثابت ہوا کہ جو شام یا بیت المقدس کا بادشاہ ہو وہ صالح او

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک تازہ پیشگوئی

الہام الٰہی "دشمن کا بھی ایک وار نکلا" ۔ وتلک الایام نداولہا بین الناس۔ یعنی کوئی ایسا امر رنج دہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہو جائے گا اور وہ امر رنج دہ خدا کی طرف سے ہوگا۔ یا دشمن کا اس میں کچھ دخل ہوگا اور پھر خدا فرماتا ہے کہ یہ دن خوشی اور غم یا فتح اور شکست کے ہم نوبت بہ نوبت لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں بعض وقت خوشی اور فتح خدا کی جماعت کو ملتی ہے اور دشمن ذلیل اور شرمسار ہو جاتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بدر کی لڑائی میں ہوا کہ کفار کو سخت شکست آئی اور نامی افسر اور سرگروہ ان کی فوج کے اس لڑائی میں مارے گئے جیسا کہ ابوجہل۔ یہ خوشی تو مومنوں کو پہونچی۔ پھر دوسری مرتبہ کفار کی خوشی کی نوبت آئی اور احد کی لڑائی میں دردناک شہادتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوئیں اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے اور ایک تہلکہ برپا ہوا اس وقت بعض ان لوگوں کے دلوں میں جو عادت اللہ سے ناواقف تھے۔ یہ خیال بھی آیا کہ جس حالت میں ہم حق پر ہیں اور ہمارے مخالف باطل پر ہیں تو یہ مصیبت ہم پر کیوں آئی تب اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے وہ دیا جو قرآن شریف میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے۔ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولہا بین الناس۔ یعنی اگر تم کو احد کی لڑائی میں دکھ اور تکلیف پہونچی ہے تو بدر کی لڑائی میں بھی تو تمہارے مخالفوں کو ایسی ہی تکلیف پہونچی تھی اور ایسا ہی دکھ اور نقصان پڑا تھا۔ یہاں تک کہ جس کو امیر فوج بنا کر لائے تھے یعنی ابوجہل وہ بھی کھیت رہا اور بڑے بڑے کافر مارے گئے پھر اگر اس کے مقابل امیر حمزہ شہید ہوئے اور دوسرے بزرگ صحابی نے شربت شہادت پیا تو اس قدر بالمقابل صدمہ دیکھنا ضروری تھا کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہی قانون قدرت ہے کہ کبھی کافر فتح کئے جاتے ہیں اور کبھی مومن تکلیف اٹھاتے ہیں۔ اس دن سے جو خدا نے دنیا پیدا کی یہ قانون چلا آیا ہے کہ کبھی کوئی ایسی تائید اور نصرت ظاہر ہوتی ہے جس سے مومن خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی کوئی ایسا ابتلا مومنوں کے لئے پیش آجاتا ہے جو کافر اس سے خوشی کے اچھلتے پھرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ اس اپنی وحی مقدس میں بھی جو آج اس عاجز پر نازل ہوئی فرماتا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ کچھ عرصہ سے متواتر خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید رحمت کے نشانوں کے رنگ میں اس عاجز کی نسبت ظاہر ہو رہی ہے۔ جس سے مخالف لوگ ایک مسلسل غم دیکھ رہے ہیں اب ضروری ہے کہ بموجب قانون وتلک الایام نداولہا بین الناس ان کو بھی کچھ خوشی پہنچائی جاوے۔ سو اس الہام کی بنا پر کوئی امر ہمارے لئے ناگوار اور ان کے لئے موجب خوشی کا ظاہر ہو جائے گا اور جو نشان اس تھوڑے عرصہ میں ہماری تائید میں ظاہر ہوئے جو ہماری خوشی کا موجب اور مخالفوں کے رنج کا موجب تھے وہ بہ تفصیل ذیل ہیں اول سب سے پہلے مسمی کرم دین ساکن بھیں ضلع جہلم کے مقدمات میں دو رحمت کے نشان خدا تعالیٰ کے ظاہر ہوئے پہلے وہ مقدمہ ہے جو کرم دین مذکور نے جہلم کی عدالت میں بصیغہ فوجداری مجھ پر دائر کیا تھا اس میں خدا تعالیٰ نے قبل فیصلہ اس مقدمہ کی مجھے خبر دی کہ کرم دین مذکور ناکام رہے گا اور شکست کھائیگا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ چنانچہ ابھی مقدمہ زیر تجویز ہی تھا کہ میں نے اپنی کتاب مواہب الرحمان میں اس پیشگوئی کو چھاپ کر شائع کر دیا اور جب میری طلبی جہلم کی عدالت میں ہوئی تو میں کئی نسخے اس کتاب کے ساتھ لے گیا اور قبل فیصلہ مقدمہ لوگوں میں تقسیم کر دئے اور قادیان میں بھی جہلم کے جانے سے پہلے کئی نسخے اس کتاب کے تقسیم کئے اور ایک نسخہ حسب دستور گورنمنٹ میں بھی بھیجدیا۔ اور آخر پیشگوئی کے مطابق کرم دین کے مقدمہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ عدالت جہلم نے اس کو خارج کر دیا۔ یہ پہلا نشان ہے جو ظاہر ہوا۔ پھر ایک اور مقدمہ کرم دین مذکور نے فوجداری میں میرے پر گورداسپور کی عدالت میں دائر کیا اور اس پر بھی ہماری جماعت میں سے ایک شخص کی طرف سے ایک فوجداری مقدمہ دائر ہو گیا۔ ان مقدمات کے فیصلہ سے پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ انجام کار میں کرم دین کے مقدمہ سے بری کیا جاؤنگا مگر وہ سزا پا جائیگا چنانچہ وہ پیشگوئی میں نے قبل فیصلہ مقدمہ کے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کرا دی اور ایسا ہی ظہور میں آیا کہ کرم دین سزا پا گیا اور میں انجام کار بری کیا گیا اور یہ دو نشان تھے۔ جو ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوئے۔ اور پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ ایک زلزلہ کا دھکا ظاہر ہوگا جس سے جانوں اور عمارتوں کا نقصان ہوگا یہ خبر بھی میں نے قبل از وقت الحکم اور بدر کے ذریعہ سے شائع کر دی چنانچہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو وہ زلزلہ آیا جس کی نقصان رسانی کی تفصیل بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ یہ چوتھا نشان تھا جو ظاہر ہوا۔ پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ موسم بہار میں ایک اور غیر معمولی زلزلہ آئے گا اور وہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کے بعد آئیگا۔ چنانچہ ۲۸۔ فروری ۱۹۰۶ء کا دن گذرنے کے بعد رات کو بوقت ڈیڑھ بجے وہ زلزلہ آیا۔ جس سے بہت سے گھر مسمار ہوئے اور بہت سی جانیں ضائع ہوئیں۔ اور یہ پانچواں نشان تھا جو خدا نے میری تائید میں ظاہر کیا۔ پھر ایسا اتفاق ہوگیا کہ ایک شخص چراغدین نام جموں کا رہنے والا جو ابتدا میں میرا مرید تھا مرتد ہوگیا اور پادریوں کے ساتھ ایک خطرناک اختلاط اس کا ہوگیا اور اس نے پیغمبری کا دعویٰ بھی کیا۔ تب میں نے اس کی نسبت بد دعا کی اور مجھے خدا تعالیٰ سے الہام ہوا کہ خدا اسے فنا کر دے گا اور اس کو غارت کرے گا اور اس پر غضب نازل کرے گا اور اشارہ کیا گیا کہ وہ طاعون سے مرے گا۔ اسی لئے میں نے طاعون کے رسالہ میں کہ جو طاعون کے بارے میں میں نے لکھا تھا جس کا نام دافع البلاء ہے یہ پیشگوئی درج کی چنانچہ وہ اپنی کتاب منارۃ المسیح کے ایک برس بعد جس میں مجھے اس نے دجال قرار دیا ہے اس قہر میں گرفتار ہوا۔ کہ اول دو لڑکے اور ایک لڑکی اس کی طاعون سے مری۔ اور پھر چار اپریل ۱۹۰۶ء کو خود طاعون میں مبتلا ہو کر اس جہان سے گذر گیا۔ اور یہ چھٹا نشان تھا۔ جو خدا نے میری تائید میں ظاہر کیا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور نشان ظہور میں آیا۔ کہ اس نے اپنی طرف سے صریح لفظوں میں مباہلہ کیا اور اپنا ذکر کر کے اور میرا نام لے کر خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جو مفتری اور حق کا دشمن ہے خدا اس کو فنا کر دے اور حق اور باطل میں فیصلہ کر دے۔ اس کی اس دعا پر صرف دو تین روز ہی گذرے تھے کہ وہ خدا کے مواخذہ کے نیچے آگیا۔ اور ایک دردناک عذاب کے ساتھ مرا۔ بھلا اس سے زیادہ دردناک کونسا حادثہ ہوگا کہ پہلے اس نے اپنے عزیز دو بیٹے اور ایک بیٹی اپنی آنکھ کے سامنے مرتی دیکھی اور اس پر مصیبت حادثہ کو مشاہدہ کر لیا کہ اب اس کی قطع نسل ہوگئی اور کوئی اس کی نسل میں سے باقی نہیں رہا اور پھر بعد اس کے اسی طاعون سے بصد حسرت آپ موت کا پیالہ پیا اور ایمانی حالت کا یہ نمونہ دکھایا کہ دونوں لڑکوں کے مرنے کے بعد اس کے کلمات یہ تھے کہ اب خدا ہی میرا دشمن ہوگیا۔ یہ ساتواں نشان تھا جو ظہور میں آیا۔ پھر بعد اس کے ایک اور نشان ظاہر ہوا کہ ایک شخص ڈوئی نام جو امریکہ کے صیہون نام ایک شہر میں رہتا تھا اور پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور الہام کا بھی مدعی تھا۔ میں نے اس کو مباہلہ کے لئے بلایا۔ اس نے کچھ جواب نہ دیا اور بہت تکبر دکھلایا اور میں نے اس کی نسبت انگریزی رسالہ میں شائع کیا۔ کہ وہ سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ چنانچہ امریکہ کے اخباروں میں بھی یہ مضمون شائع ہوگیا۔ اب وہ کچھ عرصہ سے فالج کے مہلک مرض میں گرفتار ہوگیا اور ساری پیغمبری اس کی دریا برد ہوگئی اور چراغدین کی طرح اس نے بھی ثابت کر دیا کہ جھوٹا پیغمبر کس طرح جلد پکڑا جاتا ہے۔ اور اب امریکہ سے خبر آئی ہے۔ کہ وہ قریب المرگ ہے۔

٭ نوٹ۔ اسی کے ہم رنگ واقعہ عبد اللہ آتھم اور لیکھرام تھا عبد اللہ آتھم تعین شرطی پیشگوئی کے موافق مرا مگر تب بھی مخالفوں نے اس بات پر بہت خوشی ظاہر کی کہ وہ میعاد کے اندر نہیں مرا پس یہ معاملہ ایسا تھا جیسا کہ حضرت عیسیٰ کی نسبت "شبہ لہم" کا معاملہ تھا خدا کو منظور تھا کہ بموجب اپنے قانون قدرت وتلک الایام نداولہا بین الناس مخالفوں کو خوشی پہونچا دے کیونکہ ہم نشانوں نے ان کو غمگین کر دیا تھا اور یہ خوشی بھی قائم نہ رہی کیونکہ لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تھی وہ ایسی صفائی سے پوری ہوئی جو منہ بند

یہ آٹھواں نشان ہے کہ جو خداتعالےٰ نے میری تائید میں ظاہر کیا۔ ایسا ہی خدا نے مجھے اپنی پاک وحی سے خبر دے کر فرمایا تھا

اے بسا خانہ دشمن کہ تو ویران کردی

جس میں یہ اطلاع دیگئی تھی کہ بہت سے دشمن مریں گے اور ان کا گھر ویران ہوجائے گا۔ چنانچہ مجھ کو سیالکوٹ وغیرہ کتنے مقامات سے خط آئے ہیں۔ کہ اس سال میں کئی سخت طبع اور ناپاک دل دشمن جو سخت متعصب تھے معہ عیال واطفال اس جہان سے گذر گئے۔ جن کی تفصیل کسی مستقل رسالہ میں انشاء اللہ درج کی جائے گی۔ یہ نواں نشان ہے جو خداتعالیٰ نے اس سال میں میری تائید میں ظاہر فرمایا۔ پھر میں نے اپنے متواتر اشتہارات میں بار بار شائع کیا تھا۔ کہ دنیا میں سخت سخت زلزلے آئیں گے اور بعض ان میں سے قیامت کا نمونہ ہوں گے اور بہت موت ہوگی۔ چنانچہ ایسے زلزلے فارموسا جزائر اور سان فرانسسکو ملک امریکہ اور اٹلی میں آگئے اور وہ درحقیقت ایسے خوفناک ہیں کہ جو شخص پہلے میرے اشتہارات کو پڑھے گا اور پھر ان زلزلوں اور عام تباہی کا نظارہ اس کی نظر کے سامنے آجائے گا تو اس کو بہرحال اقرار کرنا پڑے گا کہ یہ وہی پیش گوئیاں ہیں جو پہلے میری طرف سے ہوچکی ہیں۔ یہ تین نشان ہیں۔ جن کے ملانے سے بارہ نشان ہوتے ہیں جو ان دنوں میں ظہور میں آئے اور پانچ اور زلزلوں کا وعدہ ہے۔ جن کی انتظار کرنی چاہیئے۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ اگر یہ زلزلے امریکہ وغیرہ کے اس شخص یعنی اس عاجز کی تائید اور تصدیق کے لئے آئے ہیں۔ تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ان ملکوں کے لوگ تو اس کے نام سے بھی بے خبر ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اول تو جھوٹ ہے کہ وہ لوگ میرے نام سے بے خبر ہیں۔ امریکہ کے مشہور اور نامی اخباروں میں کئی دفعہ میرا اور میرے دعویٰ کا ذکر آچکا ہے۔ بلکہ انہیں اخبار والوں نے لکھا تھا کہ پنجاب سے فلاں شخص ڈوئی کو جو پیغمبری کا دعوے کرتا ہے۔ مباہلہ کے لئے بلاتا ہے اور ڈوئی اس سے بھاگتا ہے۔ اس صورت میں وہ بے خبر کیونکر ہوسکتے ہیں۔ ماسوا اس کے جبکہ تمام دنیا کے زلزلوں کی نسبت ان زلازل سے پہلے جواب ظہور میں آئے میری پیش گوئیاں شائع ہوچکی ہیں۔ اور قبل واقع ہونے ان زلزلوں کے انگریزی میں وہ رسالے میری جماعت کے لوگوں کو جو انگریز ہیں اور امریکہ کے بعض حصوں میں رہتے ہیں۔ پہونچ چکے ہیں۔ اور اس ملک میں عام طور پر بھی وہ رسالے شائع ہوچکے ہیں۔ تو اس صورت میں امریکہ کے لوگ ان پیش گوئیوں سے بے خبر کیونکر ہوسکتے ہیں۔ ماسوا اس کے ان ممالک میں معمولی طور پر زلزلے آئے ہیں اور چونکہ ان زلازل کی نسبت پیش گوئیاں پہلے ہوچکی ہیں۔ اس لئے وہ لوگ اس نشان سے انکار نہیں کرسکتے۔ ہاں جو موتیں ان میں واقع ہوئی ہیں۔ وہ ان کے گناہوں اور فسق وفجور کی وجہ سے ہیں اور یہ زلزلے میری طرف سے ان کو رہنمائی کرتے ہیں۔ کیونکہ میں نے ہی قبل از وقت ان کو ان آفات کی خبر دی ہے۔ غرض ہلاک ہونے والے اپنے سابق گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور جنہیں پیش گوئی کی خبر ملے گی۔ ان کے لئے وہ نشان ہوا۔ اگر وہ اس نشان کو ٹال دیں گے۔ تو پھر کوئی اور عذاب آئیگا۔

اب جبکہ یہ دس نشان تازہ بتازہ ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوچکے ہیں اور دشمنوں کو بہت کوفت اور ہم وغم پہنچا ہے۔ تو مذکورہ بالا الہام میں خداتعالےٰ پیش گوئی کے طور پر فرماتا ہے کہ ایک ناگوار امر ظاہر ہوگا۔ جو کسی قدر دشمنوں کی خوشی کا باعث ہوجائے گا۔ معلوم نہیں کہ وہ کیا امر ہے اور خداتعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ یہی ہماری عادت ہے۔ کہ کبھی ہم دشمن دین کو بھی خوش کردیا کرتے ہیں جیساکہ خادمان دین کو خوش کرتے ہیں۔ لیکن انجام پرہیزگاروں کے لئے ہوتا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر

خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعود

خاص رعایت

اس میں شک نہیں کہ رسالہ تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام کی قوم نے خوب قدر کی ہے اور امید سے بڑھ کر اس کی قبولیت مخالفین اور موافقین میں پائی گئی مگر سنا ہے کہ غیر مستطیع لوگ جنہیں آریوں کی درندگی اور اعتراضات کی بدزبانی شب و روز دکھ دے رہی ہے۔ وہ اکثر محروم رہے ہیں لہذا ایسے احباب سے ارباب تک رعایت کی جاوے گی۔ معزز احباب ایسے لوگوں کو کتب بہم پہنچا کر ان کے دین ایمان کی پاسداری کریں تاکوئی جان ہلاکت سے بچ جاوے۔ تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۵۲ صفحہ۔ اختیار الاسلام ہر سہ حصہ درخواستیں۔ بنام ماسٹر عبدالرحمٰن قادیان آویں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! اس رسالہ کا پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہوگیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو کہ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ سہ ماہی نکلا کرے گا جس کی قیمت ۱۲ پیشگی ہے۔ علاوہ مخالفین کی اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہوں گے جو گھر میں عورتوں کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا۔ ترسیل زر و درخواستیں بنام مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہونی۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۳۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
⅛ کالم	۱۳	۷	۴	۱½	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۲¼	۱	۲

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہو سکیگی۔ بفائدہ خط وکتابت سے طرفین کا حرج ہے (۲) اجرت ہرحالت میں پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہیں۔ (۳) اشتہار متواتر دیا جائیگی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے لئے زائد اجرت چارج ہوگی (۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارت میں تبدیل کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا (۵) اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جن کی اجرت سالیانہ ۔۔۔ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں انکو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

جس کا یاد رکھنا آپکے لیئے اشد ضروری ہے۔

الہی میں کیونکر کروں شکر تیرا
تو خالق میں مخلوق۔ ہے فرق اتنا
کئے فضل تو نے ہیں مجھ پر تو لاکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولے
قلم جس لیئے میں نے اب ہے اٹھالی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کر دے تو پوری

تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
زمیں اور سما میں ہے ذرے کا جتنا
ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
میں عاجز ہوں گندہ اور بندہ تیرا
تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
جو مانے تجھے اس کا غم کیا نیوالا
تو قادر توانا ہے۔ بندہ حضوری

خداتعالیٰ کے احسان و کرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اُس نے ہندوستان بھر میں اور اس کے باہر اپنے لیئے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن شدہ طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنالیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں ٹھگی نہیں اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپنے ابھی تک خود اس کو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اس کے لیئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپکے کسی دوست کی معرفت۔ رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ۔ اپنے حاکم یا محکوم کی طفیل آپکے کان تک ضرور پہونچ چکے ہوں گے۔ کیوں کہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اس کے زود اثر ہونے اور اپنے وقت کی بے مثل چیز ہونیکا چرچا نہو۔ اس لئے اس کے متعلق مین زیادہ آپسے کچھہ نہیں کہنا چاہتا۔

اب مجھے جو کچھ آپسے کہنا ہے وہ یہ ہے

کہ جب بعض نادان بھائیون نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گدگدی ہونے لگی اور بعض نے یہاں تک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیرونجات کے سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنے کے لئے ہماری اشتہار کے اکثر حصے کی بعینہ نقل ہی کر دی اور اس طرح نام کے تھوڑے سے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کر دئے اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں معاً یہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے۔ جس کی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں اور بعض نے شروع ہی سے یہ بھی لکھدیا کہ اب اس کی قیمت نصف یا چہارم کی جاتی ہے۔ حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا مین کبھی آیا ہی نہ تھا۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

خداتعالیٰ اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرماوے تا یہ لوگ اس بت پرستی سے باز آوین اور سمجھین کہ رزاق صرف وہی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے یہاں تک لوگوں نے دہوکہ کھایا کہ :۔

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہنچے کہ آپ کا اشتہار نصف قیمت فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کر کے اتنی ڈبیہ بھیجدین تب انکو جواب لکھے گئے کہ آپنے دہوکہ کھایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہین نکلا اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بلا اندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتے ہیں کہ ہم اس کو نصف قیمت پر دے سکیں

خیر آمدم بر سر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑھنے سے آپکو مذکورہ بالا علم تو ہوگیا ہے اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپ کی نظر سے گزریگا تو یقیناً آپکو معلوم ہوجائے گا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار دینے والے کا کیا منشاء ہے۔

یہ ہم آپکو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ انکی دوائی نہ خریدین یہ آپکا اختیار ہے اور خداتعالیٰ سب کا رزاق ہے یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ویسا ہی اس کا معاوضہ پائیگا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کے واسطے ایک نصیحت کرتا ہوں۔

کہ اے خدا کے بندو ! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ اور کسی کامیاب شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا ورنہ خالی اشتہاری چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھہ نصیب نہ ہوگا اور عاقبت ناحق برباد ہوگی۔

مثال کے طور پر تمہین ایک نظیر بتا دیتا ہوں

اسکے بعد بھی اگر نہ سمجھو تو پھر تمہین بحوالہ خدا کرتا ہوں (واللہ عزیز ذو انتقام) دیکھو اور سوچو کہ جب سردار میاں سنگھ نے ممیرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہانتک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا مگر جب دنیا نے اُسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریباً ہر ایک اشتہار میں ممیرے کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچ لو کہ کون کامیاب ہوگیا اور وہ سرمہ کیا ملا فرض کرو اگر تم نے کسی مکر و حیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد و لجاجت سے کسی کو ہمخیال بھی بنالیا تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے مانا کہ تم دنیاوی بادشاہت کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہین پاسکتے کیونکہ وہ دل کے بھیدوں اور نہاں در نہاں اسرار سے واقف ہے۔

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے۔

کہ کم سے کم آپ اس دہوکہ میں کبھی نہ آوین کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھیں کہ خواہ وہ ہمارے اشتہاروں سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب ہو یہ سمجھہ لین کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ اشتہار دینے والے کی اپنی خاص صنعت ہے۔ پھر خریدو یا نہ خریدو۔ یہ آپ کا اختیار ہے اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھیئے۔

حکیم محمد حسین قریشی مشہور موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت **لاہور** کیونکہ اسکا ایجاد کرنیوالا یہی خاکسار ہے اور ہندوستان میں کامیاب ہونیوالی بفضلہ یہی دوائی ہے۔ جس کا نام **مفرح عنبری** ہے۔ مورخہ ۱۸۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

بدر پریس قادیان مین میان معراج دین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد ... الاقصی

بدر

BADR QADIAN

ایجہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ ... آں مسیح در آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۱۹ — سلسلۃ القدیم جلد ۵ — سلسلۃ الجدید جلد ۲ — نمبر ۱۹

۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ ... مطابق ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ گویم باتو گر آئی ... در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ـ للعہ

معاونین درجہ اول جن کو ... روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ـ للعہ

معاونین درجہ دوم جنکو ... پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ـ للعہ

معاونین درجہ سوم سے رعام قیمت پیشگی ...

عام قیمت بعد سے ... پرچہ ... صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ فرمائینگے ان سے بحساب ... للعہ لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ... ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھپائی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر

لوکل ... عا ... افریقہ ... صہ

اطلاع

اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا روپیہ زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے

آؤ عیسائیو ادہر آؤ ٭ نور حق دیکھو راہ حق پاؤ۔

شہر دہلی میں ایک نابینا عیسائی احمد مسیح نے وہاں کے ایک احمدی میر قاسم علی صاحب ... سے تحریری مباحثہ کر کے اور خود ہی شکست پانے کا اقرار کر کے ... اب یہ تجویز کی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کو مباہلہ کے واسطے چیلنج کیا ہے۔ حضرت نے اس کے جواب میں ایک اشتہار شائع فرمایا ہے۔ جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم آمین
اللھم اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم۔ آمین۔

درخواست مباہلہ منظور

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر رسلہ وافضل انبیائہ وسلالۃ اصفیائہ محمد ن المصطفیٰ الذی یصلی علیہ اللہ والملائکۃ والمؤمنون المقربون۔

امّا بعد

۴ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں ۱۰ بجے کے قریب دہلی سے آیا ہوا مجھے ایک پیکٹ ملا جو احمد مسیح واعظ ایس۔ پی۔ جی۔ مشن دہلی نے شائع کیا ہے اور جس میں میرے ساتھ مباہلہ کی درخواست کی ہے۔ اگرچہ ایک عرصہ گذر چکا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے ... کے موافق اس ذریعہ سے تمام پادریوں اور دوسرے مخالفین اسلام پر حجت پوری کر چکا ہوں اور کوئی شخص مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔ پادریوں نے تو ہمیشہ یہ عذر کر کے ہی اس مباہلہ کو ٹالا کہ ہمارے مذہب میں درست نہیں مگر اب معلوم نہیں کہ احمد مسیح نے اس کے جواز کا فتویٰ کہاں سے حاصل کیا بہر حال مجھے اس سے کچھ بحث نہیں میں نے اس درخواست مباہلہ کو جو احمد مسیح عیسائی نے میری ... درخواست کے بغیر از خود شائع کی ہے۔ غور سے پڑھا۔ دہلی کے سوا دوسری جگہ کے لوگ شاید احمد مسیح کے نام سے بھی واقف نہ ہوں۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گمنام آدمی سے مباہلہ کا کیا فائدہ ہوگا وہ اپنے مباحثہ کا اثر صرف اپنی ذات تک مانتا ہے تو مباہلہ کا اثر اس کی قوم پر کیوں کر سمجھا جاویگا اور علاوہ بریں وہ تو پہلے ہی سے اندھا ہے اور احمد مسیح اپنی اس درخواست میں کوئی وجہ نہیں بتلاتا کہ وہ میر قاسم علی صاحب سے کیوں مباہلہ نہیں کرتا جبکہ مباحثہ اسی سے کیا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ امام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مباہلہ کے لئے نصارائے نجران کو دعوت دی تھی تو وہ مباہلہ ایک قوم کے ساتھ تھا بلکہ ان میں دو بشپ بھی تھے اس لئے ایک فرد واحد سے مباہلہ کرنا خدا تعالیٰ کے اس آسمانی فیصلہ سے ہنسی کرنا ہے میں جیسا کہ ظاہر کر چکا ہوں۔ اس سے پہلے مباہلہ کے ذریعہ پادریوں پر حجت پوری کر چکا ہوں۔ دیکھو انجام آتھم صفحہ ۱۴۳ اور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۲۔ احمد مسیح کو اگر مباہلہ کرنا ہی ہے تو وہ میرے مرید میر قاسم علی صاحب سے بطور خود کر لے۔ جس نے اس کو دعوت کی ہے۔ لیکن اگر میرے ساتھ ہی مباہلہ ضروری ہے تو میں اس کی درخواست کو اس صورت میں منظور کر سکتا ہوں کہ جب لاہور۔ کلکتہ۔ مدراس اور بمبئی کے بشپ (جو اپنے عہدہ۔ واقفیت رسوخ و اثر کی وجہ سے زیادہ قابل قدر ہیں) ایسی درخواست کریں کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہوگا نہ کہ فرد واحد پر جس کا اپنی قوم پر کچھ بھی اثر نہیں اور ایک ایسے شخص کے ساتھ جو

ایک کثیر التعداد جماعت کا امام اور مذہبی پیشوا ہو) مباہلہ کرنے والے اسی قسم کے لوگ ہونے چاہئیں۔ پس اگر احمد مسیح میرے ساتھ حقیقی مباہلہ کا شائق ہے جیسا کہ اس کی درخواست ظاہر کرتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا بشپ صاحبان کی دستخطی درخواست میرے پاس بھیجا دے۔ میں ان کی درخواست کو انشاء اللہ العزیز رد نہیں کروں گا اور اگر یہ خیال ہو کہ وہ چاروں ایک جا جمع نہیں ہو سکتے تو میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہوں کہ ایک جگہ جمع ہونے کی حاجت نہیں تحریری مباہلہ شائع ہو سکتا ہے جب ان کی درخواست میرے پاس پہنچے گی۔ تو پھر اخبارات میں مضمون مباہلہ فریقین کی طرف سے شائع ہو جائے گا اور اس کا انجام فیصلہ کن ہو گا۔ میں محض حق رسانی کے خیال سے یہ بھی منظور کرتا ہوں۔ کہ اگر چاروں بشپ صاحبان انکار کر دیں تو پھر ان چاروں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی باقیوں کے وکیل کی حیثیت سے مباہلہ کر لیا جا دے گا۔ مگر یہ درخواست ان کی طرف سے ہو گی۔ اس امر کے جواب کے لئے میں کافی وقت دیتا ہوں۔ اور تین ماہ تک جواب کا انتظار کروں گا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

المشتہر

مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۶ء

بدر مسیح

۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۴ مئی ۱۹۰۶ء۔ اِنّیْ مَعَ الْاَکْرَام

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاک

ترجمہ۔ تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

۵ مئی ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کولا ولن کی ایک بوتل دی۔ جو سرخ رنگ کی دوائی ہے۔ اور بوتل بندکی ہوئی ہے۔ اور اس پر پٹیاں لپٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب کہتا ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دئے ہیں۔ پھر الہام ہوا یہ میری کتاب ہے۔ اس کو کوئی ہاتھ نہ لگا دے مگر وہی جو میرے خاص خدمتگار ہیں۔ پھر الہام ہوا

"اللّٰہ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی"

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اونچا کرے گا۔ ہم نیچے نہیں کئے جاوینگے۔

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے۔ اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے

۵ مئی ۱۹۰۶ء الہام

"پھر بہار آئی۔ تو آئے ثلج کے آنے کے دن"

ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے۔ اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ برف کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔

ان معنوں کی بنا پر اس پیش گوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر برف نازل کریگا۔ اور برف اور اس کے لوازم سے شدت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی۔ اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینان قلب بھی حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسر آجاویں جن سے اس کا دل مطمئن ہو جائے اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجب ثلج قلب ہوگئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے۔ کہ جن سے کلی اطمینان ہو گئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پالیتا ہے۔ تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیش گوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

اس پیش گوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں۔ یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا۔ تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگی۔ کہ چونکہ گذشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے۔ اور ثلج قلب یعنی کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے۔ مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلج قلب ہو جائے گی۔ اور گذشتہ شکوک شبہات بکلی دور ہو جائیں گے۔ اور حجت پوری ہو جائیگی۔

اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قریب قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائیں گے اور جب بہار کا موسم آئے گا۔ تو اس قدر تواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہوگا۔ کہ مخالفین کے منہ بند ہو جائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے۔ کہ جب ثلج کے معنے تسلی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوں۔ تو خدا تعالیٰ کوئی اور سماوی آفت کرے گا۔ واللّٰہ اعلم بالصواب۔

پھر ۶ مئی ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ کو الہام ہوا

وَلَا تُکَلِّمْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ وَعْدًا عَلَیْنَا حَقًّا۔ یعنی ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات نہ کر جو ظالم ہیں یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم و غموم میں اتنا کہ دین کے پہلو سے لاپروا ہیں۔ میں ان کو ضرور غرق کروں گا۔ اور ناکامی میں مریں گے یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو ٹلیگا نہیں۔ میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے۔ جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور دین کی فکر اور غم سے لاپروا ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر اور ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مرگیا۔ ان کی دنیا بھی مرے گی ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنوں کے لئے پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کیلئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے

۷ مئی ۱۹۰۶ء ۔ الہام

"کلیسیا کی طاقت کا نسخہ"

✻ ✻ ✻

ایں جہاں منتظر خوش باش کا مد لستاں | رجسٹرڈ ایل ۴۲ آں مسیح در آخر مہدئ آخر زماں

نمبر ۱۹ | سلسلہ الجدید جلد ۲ | سلسلۃ القدیم جلد ۵

۱۵ ۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی ۔۔۔ در قادیاں بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

آؤ عیسائیو ادھر آؤ ۔ نور حق دیکھو راہ حق پاؤ ۔

شہر دہلی میں ایک نیا عیسائی احمد مسیح نے وہاں کے ایک احمدی میر قاسم علی صاحب سے ۔۔۔ تحریری مباحثہ کرکے اور خود ہی شکست پانے کا اقرار کرکے ۔۔۔ ۔۔۔ اب یہ تجویز کی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کو مباہلہ کے واسطے چیلنج کیا ہے حضرت نے اس کے جواب میں ایک اشتہار شائع فرمایا ہے ۔ جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم آمین ۔ اللّٰھم اخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم ۔ آمین ۔

درخواست مباہلہ منظور

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر رسلہ و افضل انبیائہ و صفوۃ اصفیائہ محمد ن المصطفیٰ الذی یصلی علیہ اللہ والملائکۃ والمؤمنون المقربون ۔

امّا بعد

۲ ۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ ء کی ڈاک میں ۱۰ بجے کے قریب دہلی سے آیا ہوا مجھے ایک پیکٹ ملا ۔ جو احمد مسیح واعظ ۔ ایس ۔ پی ۔ جی ۔ مشن دہلی نے شائع کیا ہے اور جس میں میرے ساتھ مباہلہ کی درخواست کی ہے ۔ اگرچہ ایک عرصہ گذر چکا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ کے موافق اس ذریعہ سے تمام پادریوں اور دوسرے مخالفین اسلام پر حجت پوری کرچکا ہوں اور کوئی شخص مباہلہ کے لئے نہیں آیا ۔ پادریوں نے تو ہمیشہ یہ غدر کرکے ہی اس مباہلہ کو ٹالا کہ ہمارے مذہب میں درست نہیں مگر اب معلوم نہیں کہ احمد مسیح نے اس کے جواز کا فتویٰ کہاں سے حاصل کیا بہرحال مجھے اس سے کچھ بحث نہیں میں نے اس درخواست مباہلہ کو جو احمد مسیح عیسائی نے میری ۔۔۔ درخواست کے بغیر از خود شائع کی ہے ۔ غور سے پڑھا ۔ دہلی کے سوا دوسری جگہ کے لوگ شاید احمد مسیح کے نام سے بھی واقف نہ ہوں ۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گمنام آدمی سے مباہلہ کا کیا فائدہ ہوگا وہ اپنے مباحثہ کا اثر صرف اپنی ذات تک مانتا ہے تو مباہلہ کا اثر اس کی قوم پر کیوں کر سمجھا جاویگا اور علاوہ بریں وہ تو پہلے ہی سے اندھا ہے اور احمد مسیح اپنی اس درخواست میں کوئی وجہ نہیں بتلاتا کہ وہ میر قاسم علی صاحب سے کیوں مباہلہ نہیں کرتا جبکہ مباحثہ اسی سے کیا ہے ۔ ہمارے سید و مولیٰ امام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مباہلہ کے لئے نصاریٰ نجران کو دعوت دی تھی تو وہ مباہلہ ایک قوم کے ساتھ تھا بلکہ ان میں دو بشپ بھی تھے اس لئے ایک فرد واحد سے مباہلہ کرنا خدا تعالیٰ کے اس آسمانی فیصلہ سے ہنسی کرنا ہے میں جیسا کہ ظاہر کرچکا ہوں ۔ اس سے پہلے مباہلہ کے ذریعہ پادریوں پر حجت پوری کرچکا ہوں ۔ دیکھو انجام آتھم صفحہ ۱۴۴ اور آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۲ ۔ احمد مسیح کو اگر مباہلہ کرنا ہی ہے تو وہ میرے مرید میر قاسم علی صاحب سے بطور خود کرلے ۔ جس نے اس کو دعوت کی ہے ۔ لیکن اگر میرے ساتھ ہی مباہلہ ضروری ہے تو میں اس کی درخواست کو اس صورت میں منظور کرسکتا ہوں کہ جب لاہور ۔ کلکتہ ۔ مدراس اور بمبئی کے بشپ (جو اپنے عہدہ ۔ واقفیت رسوخ اور اثر کی وجہ سے زیادہ قابل قدر ہیں) ایسی درخواست کریں کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہوگا نہ کہ فرد واحد پر جس کا اپنی قوم پر کچھ بھی اثر نہیں اور ایک ایسے شخص کے ساتھ رجو

کرکتبہ اثیم محمد حسین احمدی

ایک کثیر التعداد جماعت کا امام اور مذہبی پیشوا ہو) مباہلہ کرنے والے اسی قسم کے لوگ ہونے چاہئیں۔ پس اگر احمد مسیح میرے ساتھ بالمباہلہ کا شائق ہے جیسا کہ اس کی درخواست ظاہر کرتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا بشپ صاحبان کی دستخطی درخواست میرے پاس بھیج دے۔ میں ان کی درخواست کو انشاء اللہ العزیز رد نہیں کروں گا اور اگر یہ خیال ہو کہ وہ چاروں ایک جا جمع نہیں ہو سکتے تو میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہوں کہ ایک جگہ جمع ہونے کی حاجت نہیں تحریری مباہلہ شائع ہو سکتا ہے جب ان کی درخواست میرے پاس پہنچے گی۔ تو پھر اخبارات میں مضمون مباہلہ فریقین کی طرف سے شائع ہو جائے گا اور اس کا انجام فیصلہ کن ہوگا۔ میں محض حق رسانی کے خیال سے یہ بھی منظور کرتا ہوں۔ کہ اگر چاروں بشپ صاحبان انکار کر دیں تو پھر ان چاروں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی باقیوں کے وکیل کی حیثیت سے مباہلہ کر لیا جاوے گا۔ اگر یہ درخواست ان کی طرف سے ہوئی۔ اس امر کے جواب کے لئے میں کافی وقت دیتا ہوں۔ اور تین ماہ تک جواب کا انتظار کروں گا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

المشتہر

مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۶ء

بدر مسیح

۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۴ مئی ۱۹۰۶ء۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَکْرَام
لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاک

ترجمہ۔ تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

۵ مئی ۱۹۰۶ء۔ رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کولا وارس کی ایک بوتل دی۔ جو سرخ رنگ کی دوائی ہے۔ اور بوتل بندکی ہوئی ہے۔ اور اس پر رسیاں لپٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب کہتا ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دئے ہیں۔ پھر الہام ہوا یہ میری کتاب ہے۔ اس کو کوئی ہاتھ نہ لگا وے مگر وہی جو میرے خاص خدمتگار ہیں۔ پھر الہام ہوا

"اَللّٰہُ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی"

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اونچا کرے گا۔ ہم نیچے نہیں کئے جاوینگے۔

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے۔ کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے۔ اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے

۵ مئی ۱۹۰۶ء الہام

"پھر بہار آئی۔ تو آئے ثلج کے آنے کے دن"

ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے۔ اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔

ان معنوں کی بنا پر اس پیشگوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے بہار سے ایک دن خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کریگا۔ اور برف اور اس کے لوازم سے شدت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی۔ اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسر آجاویں جن سے اس کا دل مطمئن ہو جائے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجب ثلج قلب ہوگئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے کہ جن سے کلی اطمینان ہو گئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پا لیتا ہے۔ تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیشگوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

اس پیشگوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں۔ یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا۔ تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگی۔ کہ چونکہ گذشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے۔ اور ثلج قلب یعنی کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے۔ مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلج قلب ہو جائے گی۔ اور گذشتہ شکوک شبہات بکلی دور ہو جائیں گے۔ اور حجت پوری ہو جائیگی۔

اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قریب قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائیں گے اور جب بہار کا موسم آئے گا۔ تو اس قدر تواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہوگا۔ کہ مخالفین کے منہ بند ہو جائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے۔ کہ جب ثلج کے معنے تسلی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوئے۔ تو خدا تعالیٰ کوئی اور سماوی آفت کرے گا۔

واللہ اعلم بالصواب

پھر ۶ مئی ۱۹۰۶ء۔ روز یکشنبہ کو الہام ہوا

وَلَا تُکَلِّمْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْن۔ دَعْ ذِکْرَھُمْ عَلَیْنَا حَقٌّ۔ یعنی ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات مت کر جو ظالم ہیں یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم وغموم میں ایسے گرفتار ہیں کہ دین کے پہلو سے لاپروا ہیں۔ میں ان کو ضرور غرق کروں گا۔ اور ناکامی میں مریں گے یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو نہیں ٹلیگا۔ میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے۔ جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور دین کی فکر اور غم سے لاپروا ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر اور ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مر گیا۔ ان کی دنیا بھی مرنی ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنوں کے لئے پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کیلئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے

۷ مئی ۱۹۰۶ء۔ الہام

"کلیسیا کی طاقت کا نسخہ"

[illegible]

عام اخبار

پچھلے سال پنجاب میں جو مویشی سانپوں و جنگلی جانوروں نے ہلاک کئے ۵۸۱۰ تھے۔

مظفر گڑھ سے قحط زدگان جاپان کی امداد کا ۱۰۰ روپیہ چندہ کر کے بھیجا گیا۔

سکندر آباد میں بھی خزن بارود کے اڑنے کا خوفناک حادثہ ہوا تین آدمی بھی ہلاک ہوئے

ایک کا ستارہ کرہ در کے درخت پر جا پڑا ۔ جمعرات گذشتہ دن کی رات کا وقت ۔ دھماکہ عظیم۔

رنگون کی خبر کہ میجر آنسلو صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع کیاوکپو بخار سے فوت ہو گئے ۔ ۴۱ سال

سنیچر کو بھوانی پور (کلکتہ) میں سخت آتشزدگی ہوئی ۔ تین انسانی جانیں بھی ضائع ہوئیں۔

کلکتہ میں ایک پولیس کنسٹبل گرفتار ۔ لڑکیوں کو چرا کر لے جاتے تھے انسپکٹر دار نزہی معطل کیا گیا۔

میونسپلٹی رنگون اور سات انسپکٹران صفائی مقرر کرے گی ۔ تنخواہ ۱۰۰ سے ۱۵۰ ہو گی

ڈاکٹر ستینیاسن مشہور عالم جاپان میں مر گئے ۔ مدراسی ان کی یادگار قائم کریں گے

دو نوں جاپانی عیسائی سیاح ہندوستان کا دورہ کر کے مدراس سے سیلون کو چلے گئے۔

حضور پرنس آف ویلز ہمراہ حضور پرنسس صاحبہ سوموار گذشتہ کو جبرالٹر میں رونق افروز ہوئے۔

لاہور میں موسم نہایت خراب ۔ دن کو باوجود گرد و غبار کے گرمی خوب رات کو البتہ ہی اندر خنکی نمایاں ہے ۔ ۳۰ تاریخ کو شہر لاہور میں بامعونہ کی ۱۴ کیس چار فوتیاں تھیں۔

ہمارے حضور شاہ قیصر نیپلز سے براہ خشکی لندن کو واپس گئے وسوویس پہاڑ بھی دیکھ لیا ہے۔

ٹرکی و مصر کے جھگڑے کے کارن تمام مصر میں مفسدانہ اشتہارات چھپ رہے ہیں۔ مساجد میں بھی ہیں۔

ان اشتہاروں میں خلیفہ سلطان کی تعریف اور انگریزوں کی نسبت سخت گالیاں درج پائیں۔

انگریزوں کے خلاف تمام مسلمانوں کا جوش چمکا رہے ہیں۔ اس جھگڑے کو مذہبی رنگت دیتے ہیں۔

روئے زمین کے تمام مسلمان سلطان کو خلیفہ مانتے ہیں ۔ برٹش گورنمنٹ کو کمال دور اندیشی کی ضرورت ہے۔

یکم کی خبر ہوئی کو پائی کہ حضرت خدیو مصر قاہرہ سے یورپ کو روانہ ہو گئے ہیں ۔ حالت نازک ۔

سوموار شب کو برٹش پارلیمنٹ میں سالانہ بجٹ پیش کیا گیا خالص بجٹ ۷ سولاکھ پونڈ ہے۔

قومی قرضہ کی تخفیف محصول کی تنسیخ پر صرف کریں گے ۔ محصول چائے میں بھی ایک پنی گھٹا دی ہے۔

جو سرکاری سال ختم ہوا اس میں تمام اخراجات نکال کر خالص بچت ۴۳ لاکھ ۲۶ ہزار پونڈ ہے۔

جدید سال رواں میں کل آمدنی محصلات وغیرہ سے ۱۴ کروڑ ۴ لاکھ ۲۲ ہزار پونڈ اندازہ کی گئی۔

خرچ کی کل مقدار ۱۴ کروڑ ۱۰ لاکھ ۲۶ ہزار پونڈ ہے اور نیز فالتو خرچ ۴ لاکھ ہے۔

برٹش کے قومی قرضے کی مقدار ۷۵ کروڑ پونڈ ہے یعنی ۱۱ ارب ۳۰ کروڑ روپیہ ہے۔

جنگ ٹرانسوال کی وجہ سے قومی قرضہ ۶۲۸ ملین سے ۷۹۰ ملین پونڈ تک بڑھ گیا تھا ۔ عظیم زیر باری ۔

اس قومی قرضے کے سود میں برٹش گورنمنٹ کو ہر سال ۴۵ کروڑ روپیہ دینا پڑتا ہے ۔ گھٹانا لازم ۔

جو سرکاری سال ختم ہوا ہے ۔ اس میں قومی قرضہ ایک کروڑ ۵ لاکھ پونڈ گھٹایا گیا ہے۔

۱۰ لاکھ پونڈ سررشتہ ڈاک کی ترقی پر لگایا ہے ۔ تمباکو فی پونڈ بقدر ۲ پنس گھٹا دی گئی ہے۔

تخفیف محصولات سے ۲۰ لاکھ پونڈ کی اندازہ کی جاتی (یعنی تین کروڑ روپیہ کے برابر ۔

پیرس میں جو خطوط دستیاب ہوئے ان سے عظیم سازش کا پتہ لگایا گیا ۔ بہت لوگ پکڑے گئے ۔

دن کو دھوپ تیز ہوتی ہے رات کو خنکی اپنا رنگ دکھاتی ہے جو سمجھ کے منفی ہے ۔

نذیر آباد ۔ چند روز کا ذکر ہے کہ یہاں ترمذ کا ایک شخص زمیندار رات کو طاعون سے مر گیا ہے ۔ مرحوم کے عزیز واقارب دوسرے روز دس بجے صبح لاش مرگھٹ لے گئے ۔ لیکن خداوند کریم کی قدرت دیکھئے کہ جیسے چتا پر لاش رکھ کر آگ لگانے کا وقت آیا ۔ مرحوم کے بدن میں جان آگئی ۔ وارثان نے لاش واپس ... مناسب نہ سمجھا مرگھٹ کے مکان میں ایک رات اور ایک دن تک رکھا ۔ مگر وہ بوقت شام دوبارہ مر گیا ۔ یہ موت عجیب ہوئی ہے ۔ اس کا چرچا زبان زد خاص و عام ہے ۔ (اخبار عام)

کوئی تعجب نہیں ۔ ایسے واقعات ہوا کرتے ہیں ۔ لیکن طاعون زدوں پر سخت افسوس ہے کہ اگر مریض کے بچنے کی امید بھی ہو گی ۔ تو بے رحم وارثان پہلے ہی سے ... تیار بیٹھے ہیں ایسے توہمات مضر ثابت ہوتے ہیں

موضع ٹھٹھہ عالیہ میں ۲۱ اپریل کو سات کھتری مسلمان ہو گئے ہیں اس باعث یہاں کے کھتریوں میں سخت کھلبلی مچ گئی ہے ۔ نہ معلوم لوگوں کو تبادلہ مذہب سے کیا فائدہ ہوتا ہے ۔ ان مذہبی جھگڑوں نے ہی تو ہندوستان کا بیڑا غرق کیا ہے مگر افسوس کہ اب بھی لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں (اخبار عام)

مامور کا زمانہ ہو اور مامور کے زمانہ میں غیر معمولی ہلچل ہوا کرتی ہے یہ سنت اللہ ہے ۔ عیسائیوں کے لئے غور کرنے کا مقام ہے اور سوچنے کی جگہ ہے باوجود اس کے کہ وہ ہر طرح سے مذہب عیسوی کے پھیلانے کے لئے کوششیں کرتے ہیں ہر ایک جگہ ان کے مرد اور عورتیں وعظ کرتی ہیں روپیہ پانی کی طرح بہاتے ہیں لیکن نتیجہ الٹا پڑ رہا ہے کہ لوگ آئے دن ان کے گندے اصول کفارہ اور حیات مسیح کے مسئلہ سے متنفر ہوتے جاتے ہیں ۔ برخلاف اس کے دین اسلام کی توسیع کے لئے نہ ہی تو روپیہ خرچ ہوتا اور نہ ہی غیر مذاہب لوگوں میں وعظ ہوتا ہے ۔ لیکن پھر بھی خدا ترقی کر رہا ہے اور ترقی بھی وہ جو غیر معمولی ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے ۔ کہ خدا کے نزدیک یہ مذہب سچا ہے اور پسندیدہ ہے اور دنیا میں اس کے پھیلانے کا اس نے خود ذمہ لیا ہے ۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ۔

اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلَام

بمبئی میں دو شخص بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی جو جوڈیشل عدالت میں ۱۲ ۔ ۱۴ روپیہ ماہوار کی ... اسامیوں پر کام کر رہے ہیں ۔ (صنعت و حرفت سے لاپرواہی کا نتیجہ ہے)

امتحان انٹرنس پر واویلا ۔ امتحان انٹرنس کے غیر معمولی خراب نکلنے پر چاروں طرف سے شور مچ رہا ہے اور واویلا ہو رہا ہے یہ امتحان اب کے سال غیر معمولی سخت تھا جیسا کہ پہلے دکھایا جا چکا ہے کہ قریب ۱۰۰۰۰ میں سے ایک تہائی یعنی ۱۲۰۰ کے قریب امیدوار پاس ہوئے ہیں ۔ امیدواروں کے اس خوفناک قتل عام پر ہائے ہائے کا شور بلند ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے اس وبا سے بچایا ۔ جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے کہ پانچ لڑکوں میں سے تین لڑکے پاس ہوئے ہیں ۔ جن کے نام یہ ہیں ۔ مرزا عزیز احمد ۔ قاضی عبد اللہ اور سمیع اللہ خاں ۔ فیل شدگان بھائیوں کو بھی خدا کا شکر ہی بجا لانا ضروری ہے ۔ کیونکہ خدا کا کوئی حکمت سے خالی نہیں ہوتا ہمارے سکول تعلیم الاسلام کے استادوں کی محنت اور جانفشانی جیسا کہ انٹرنس کے نتیجہ سے ظاہر ہوتی ہے ۔ قابل قدر ہے ہمارے معزز ممبران کمیٹی کو ان کے حقوق کی خاص نگہداشت چاہیئے ۔ سنا گیا ہے کہ اکثر لڑکے بسبب فالج میں فیل ہوئے ہیں اور بعض اخبار مثلاً ٹریبون اخبار عام وغیرہ چاہتے ہیں کہ سہ ماہی یا ششماہی کے بعد فیل شدگان کا ایک امتحان لے کر ان کی تلافی کی جاوے ۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ممتحن پہلے ہی سے ہر پہلو پر خوب غور و فکر کر لیا کریں تا وہ بعد کے اس قدر واویلا اور شور کے سننے اور شکایات سے بچے رہیں۔

شملہ میں ۱۹ اپریل گذشتہ کو ایک کمپونڈر کے ہاتھ سے ایک لڑکا ہلاک ہوا جس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اس بچہ کو بجائے کھانسی کی دوا دینے کے کار بالک ایسڈ کہیں جو کہ ایک زہریلی دوا ہے پلا دیا اور وہ ہلاک ہو گیا یہ ایک خطرناک حادثہ ہوا ہے ۔ طبیب کو دوا دیتے وقت خاص ۔

ایک مفید سبق

میرے ایک بھائی حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت مبارک میں تحریر کرتے ہیں کہ جب میں نے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب کے ارتداد کی خبر سنی۔ تو میں حواس باختہ سا ہو گیا اور حیران رہ گیا کہ یاالٰہی یہ کیسا معاملہ ہے کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ میں پریشان ہی تھا اور اسی سوچ بچار میں تھا کہ مجھے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک جگہ سے تحریر مل گئی۔ جس کے پڑھنے سے تسکین ہوئی۔ اور یقین ہوا کہ آپ کے کلمات طیبات کا پورا ہونا ضروری تھا بلکہ وہ کلمات پورا ہونے پر آپ کے مصدق ہیں

مولوی فضل دین صاحب نے جو کچھ لکھا ہے درست ہے فی الواقعہ ایسے امور بعض کو تردد میں ڈالتے ہیں۔ لیکن خدا اپنے فضل و کرم سے ہر ایک صاف دل کے لئے نجات کی اور تسکین کی راہ نکال دیتا ہے۔ جیسا کہ ان کی خدا نے رہنمائی فرمائی۔ میں نے وہ مقام اس کتاب سے نکال کر دیکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کس طرح اپنے برگزیدوں کی باتیں پوری کر کے عقلمندوں کے ایمان کی زیادتی کا باعث قرار دیتا ہے اور دنیا میں اسے نشان قائم کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے اور جس طرح سنار اس سونے کو جو کھرا اور کھوٹا باہم ملا ہوا ہو کٹھالی میں ڈال کر کھرے کو کھوٹے سے بالکل الگ کر دیتا ہے۔ ایسے ہی خدا وند کریم ہر ایک مامور کے وقت میں حق اور باطل میں فرق کر دکھاتا ہے اور اسے بالکل علیحدہ کر دیتا ہے۔ تا لوگوں پر حق اور باطل کی راہ نمایاں کر کے دکھا دے اور مامور کا زمانہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں ایک عظیم الشان اس وقت تہلکہ مچ جاتا ہے۔ جس کا باعث بھی یہی ہوتا ہے کہ تا اس کے ساتھ والوں اور دشمنوں میں فرق ہو اور خدا نہیں چاہتا کہ کھرے اور کھوٹے آپس میں ملے جلے رہیں ایسا ہی یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے مامور کے رفیقوں اور دشمنوں کو الگ کر رہا ہے اور نہیں چاہتا کہ وہ آپس میں ملے جلے رہیں اور جن کے دل میں گند ہے اور بظاہر وہ اس کے رفیق ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ ان کی اس خراب حالت کا لوگوں پر اظہار کر کے ان کو اس برگزیدہ سے کاٹ دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ بھی صفت ہے۔ کہ واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون

پس جس شخص کے دل میں کوئی نقص ہو۔ وہ خدا کی اس صفت پر ایمان لا کر اپنی اصلاح کی فکر کرے ورنہ وہ نقص آہستہ آہستہ بڑھ کر جب سخت بن جاتا ہے اور جڑ سے کاٹا نہیں جاتا۔ تو پھر خدا کی اس صفت کا ظہور ہوتا ہے۔ اور تمام دنیا اس کے اس گند سے خبردار ہو جاتی ہے اور ایسا شخص خدا کے برگزیدہ کا ساتھ دینے کے قابل نہیں رہتا۔ آخر کار نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا کا غضب جوش مارتا ہے اور ایسا شخص دنیا سے [illegible]

کر دیا جاتا ہے۔ ذیل میں وہ خط دوستوں کے فائدہ کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ محمد نصیب احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے محسن و حکیم امت۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

کل بتاریخ ۲۸ اپریل ۱۹۰۶ء میں ریویو آف ریلیجنز کا نمبر ۱۱ و ۱۲ پڑھ رہا تھا۔ کہ تذکرۃ الشہادتین کے آخری حصہ میں حضرت امام کی ایک ضروری امر اپنی جماعت کی توجہ کے لئے سرخی کے نیچے اگلے صفحہ میں جو صفحہ ۳۶۴ ریویو جلد ۲ ہے یہ فقرے پڑھتا ہوں۔

”مگر افسوس کہ بعض ایسے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گذر جاتے ہیں اور ایک کارڈ بھی ان کی طرف سے نہیں آتا۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دل مر گئے ہیں اور ان کے چہرۂ باطن پر کوئی داغ جذام ہے ..... میں بہت خوش ہوں گا۔ اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں ..... وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں۔ کیوں کہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔“

یہ فقرے جن پر میں نے خط لکھا کھینچی ہے معاً پڑھنے سے میرا خیال عبدالحکیم کی طرف منتقل ہو گیا اور کارڈ نہ لکھنے اور ملاقات نہ کرنے سے اور بھی زیادہ یقین ہوا کہ عبدالحکیم اس گروہ میں ضرور شامل ہے۔ اس کے بعد پھر مکرر میں نے اس حصہ کو پڑھنا شروع کیا۔ تو اس میں یہ فقرہ ”اور اگر دلوں میں غفلت کی وجہ سے کوئی سختی آجاوے۔ تو [illegible] ملاقات کے اثر سے وہ سختی بہت جلد دور ہوتی رہتی ہے“ اور اس کی چند سطر [illegible] کے اکثر لوگ اگرچہ ہمارے سلسلہ میں داخل تو ہیں [illegible] کہ ان کو [illegible] نصیب ہوئی ہے۔ ان کے [illegible] گند سے صاف نہیں ہیں۔ امر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آخر کار وہ گندے صاف ہو جائیں گے اور یا خدا تعالیٰ ان کو اس سلسلہ پاک سے کاٹ دیگا اور ایک مردار کی طرح مریں گے۔ بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے۔

اب میرا مطلب یہ ہے کہ جماعت میں سے اس پیشین گوئی کے مطابق خطرناک پہلو شروع ہوا ہے۔ عبدالحکیم اور چراغ دین اس کا مصداق اول قرار پائے ہیں گو اس وقت تک علی الاعلان ان دو آدمیوں کا پتہ لگا ہے۔ مگر حضرت امام کے الفاظ بہت ہی خوفناک ہیں اور ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ علم الٰہی میں ایسے لوگ بہت ہیں۔ گو ابھی تک وہ لوگ ہمارے علم میں نہیں ہیں۔

والسلام

[illegible]

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ براہ عنایت مفصلہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر مشکور فرمادیں۔

۱۔ جن اصحاب کے بچے بورڈنگ ہوس میں رہتے ہیں ان کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ خرچ ماہوار پیشگی ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ارسال فرما دیا کریں۔ ماہوار رپورٹ کا انتظار نہ کیا کریں۔ کیوں کہ رپورٹ بعد حساب اور تعطیل کے دن دیکھ کر لکھی جاتی ہے روپیہ نہ ہونے سے ادھار لینا پڑتا ہے۔ جس میں نقصان اور تکلیف ہوتی ہے۔ حساب کی کمی بیشی بعد میں دیکھی جاسکتی ہے۔

۲۔ امتحان سالانہ امسال بجائے فروری کے نومبر میں ہوگا۔ اس لئے جن اصحاب کو اپنے بچے تعلیم الاسلام میں بھیجنے منظور ہوں وہ فوراً بھیجدیں ورنہ تعلیم کا حرج ہوگا۔

۳۔ ایک انگریزی مڈل پاس احمدی کی ضرورت ہے۔ جسے فسٹ مڈل کے ایک لڑکے کو بگووال میں رہکر پڑھانا پڑے گا۔ تنخواہ آٹھ روپیہ خوراک۔ [illegible] گی۔

۴۔ ایک سقہ اور ایک بھنگی کی تعلیم الاسلام بورڈنگ ہوس کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ سقہ [illegible] روپیہ اور خوراک تنخواہ بھنگی چار روپیہ و خوراک۔

درخواستیں بنام سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس آنی چاہئیں۔

عبد الرحیم سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس قادیان

اپنے پیارے محسن خدا کے پیارے کلام کے عاشقوں اور احکم الحاکمین ذوالجلال کے واجب التعمیل پروانے فرقان حمید کے قدر دانوں کے لئے عظیم الشان

بشارت

مدرسہ تعلیم الاسلام کی طرف سے تعلیم الاسلام نام ایک ماہوار رسالہ ۱۳۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو انشاء اللہ تعالیٰ جاری ہو کر ہر ایک ماہ کی آخری تاریخ کو شائع ہوا کرے گا جس میں رئیس المفسرین حضرت مولانا مولوی نورالدین کا درس معہ مفید مضامین و حالات مدرسہ و مشاہیر اسلام درج ہوگا۔ جس کے ایڈیٹر جناب مولوی محمد سرور شاہ صاحب مدرس عربی و دینیات تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ہوں گے۔ قیمت عیہ (ڈیڑھ روپیہ)

خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینجر رسالہ تعلیم الاسلام قادیان ہونی چاہئیے۔ چوں کہ یہ ساری قرآن شریف کی تفسیر ہوگی اور اسی وجہ سے درس کے صفحوں کا نمبر بھی جدا رکھا ہے۔ لہذا اس کی خریداری ابتدا سے شروع کرنی بہت ضروری ہے۔

المشتہر

شیر علی بی۔ اے

ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

ایک سربستہ راز کھلتا ہے

عداوت اور بے جا مخالفت ایک تاریک غبار ہے۔ جو دل و دماغ کو مکدر کرکے انسان کو صحیح نتائج پر پہنچنے سے روکدیتا ہے۔ میں اس آئین اور دستور سے ناواقف نہیں۔ جو ہمیشہ سے خداتعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور راستبازوں کے مقابل ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ ان کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ہر قسم کے منصوبے کئے جاتے ہیں۔ ان کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جاتا۔ جہاں ایک طرف ان کی ایذا رسانی کی تجویزیں کی جاتی ہیں۔ وہاں دوسری طرف مختلف طریقوں سے لوگوں کو ان کے پاس جانے سے روکا جاتا ہے۔ اور ان کی مجلسوں سے بدظن کیا جاتا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ انبیاء و رسل کی تاریخ پڑھو اور ان کے مخالفین کے واقعات پر نظر کرو۔ لیکن آخر محض الحق ہو کر رہتا ہے اور وہ شریر مخالف اپنی زبان سے خواہ حالی ہو یا قالی کہہ اٹھتے ہیں۔

انا کنا خاطئین

اس زمانہ میں بھی جب خداتعالیٰ نے وعدہ کے موافق اپنے مامور کو بھیجا۔ تو اسی سنت قدیم کے موافق اس کی مخالفت کے لئے بھی تدابیر کی گئیں۔ مگر وہ خداتعالےٰ کے وعدہ کے موافق كتب الله لاغلبن انا و رسلی۔ ہر میدان میں مظفر و منصور ہوا۔ اور مخالفین اپنے منصوبوں میں نامراد اور ناکام رہے۔ میں اس وقت ان مکائد کی تصریح نہ کروں گا۔ جو اس کی مخالفت میں بداندیش مخالفوں نے استعمال کئے۔ صرف ایک خاص امر کا تذکرہ کرنا میرا مقصود ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سال گذشتہ میں میں نے ایک اخبار اہل حدیث نام میں ایک مضمون اس عنوان سے پڑھا "میں نے مرزائیوں کو کیسا پایا"۔

اس میں ایک مولوی عبداللہ نام نے اپنے قیام قادیان کے کچھ حالات لکھے ہیں۔ مجھے خیال تھا کہ ایڈیٹر صاحب الحکم اس مضمون پر کچھ روشنی ڈالیں گے۔ لیکن انہوں نے سکوت اختیار کیا۔ اس وجہ سے نہیں کہ وہ مضمون مسکت اور واقعات غیر معمولی تھے۔ بلکہ محض اس وجہ سے کہ ایسی لایعنی تحریروں پر نوٹس لینا تضیع اوقات ہے۔ مجھے ایڈیٹر اہل حدیث پر بھی افسوس ہے۔ کہ باوجودیکہ اسماء الرجال پڑھے ہوئے ہونے کے مدعی ہیں اور اہل حدیث کہلاتے ہیں اور ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے ان کی تنقیدی قوت بدرجہ اولیٰ بڑھ جانی چاہیئے تھی۔ مگر انہوں نے لا یحب علی یل لبغض معاویہ۔ پر عمل کرکے اس سلسلہ مضمون پر کسی قسم کا غور کئے بدوں چھاپ دیا۔ چنانچہ اگر ضرورت پڑی تو میں ایڈیٹر صاحب اہل حدیث کو اس مضمون کے متعلق لکھ کر بتاؤں گا۔ کہ وہ کہاں تک قابل توجہ ہے۔ لیکن بہرحال میں نے خاموشی کے ساتھ اس مضمون کو چھپنے دیا اور پڑھتا رہا۔

اب جبکہ مضمون مذکور ختم ہوچکا۔ تو ضروری ہوا کہ مضمون نویس صاحب کی حقیقت کو طشت از بام کر دیا جاوے اور ناظرین حیران رہ جائیں گے۔ جب یہ تماشا پبلک میں کھلے گا۔ اگر اہل حدیث کے ایڈیٹر میں کچھ بھی دیانت و خدا ترسی ہے تو اسے چاہیئے۔ کہ اس راز سربستہ کے انکشاف سے اپنے ناظرین کو بھی محظوظ کریں۔ مگر میرا خیال ہے۔ چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ عداوت اور بے جا مخالفت نے ان کے دل و دماغ کو پراگندہ کر چھوڑا ہے۔ وہ کبھی یہ جرأت نہ کریں گے۔ راقم مضمون مذکور نے بڑے شد و مد سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت کی۔ اور اہل حدیث میں اس مخالفت کے غبار کو شائع کیا۔ مگر یہ کیسی عجیب بات ہے۔ کہ جن ایام کے واقعات اس نے اہل حدیث میں شائع کئے ہیں۔ انہیں ایام میں مندرجہ ذیل خط وہ ڈیرہ غازیخاں کے ایک احمدی دوست کو لکھتا ہے۔ یہ کہ ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء کو ڈاکخانہ قادیان میں پوسٹ ہوا ہے اور ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کو ڈیرہ غازیخاں میں تقسیم ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد۔ جواباً سچ سچ گذارش ہے۔ کہ باقتضائے بشریت۔ و عدم موجودگی کسی ایسی دلیل کے جو معاذ اللہ مرزا صاحب کی افترا پردازی پر دال ہو بوجوہ ذیل جو میں یہاں قلمبند کرنے سے معذور ہوں۔ میں مرزا صاحب کی نسبت یقین کرتا ہوں کہ وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ الہامی مضمون کی نسبت وہ جو کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا۔ میرے نزدیک۔ اس میں ان کی ہرگز خلاف بیانی نہیں ہوا کرتی بلکہ سچ سچ کہتے ہیں۔ میں انہیں ان حالات سے جو اب تک مجھے حاصل ہوئے اور نیز ان کے چلن سے انہیں اشرف جانتا ہوں اور اس وقت تک کی دیکھ بھال و گفت و شنید سے بھی میرا خیال ہے کہ ان کی بیعت میں شامل ہونا شاید حسرت کا موجب ہوگا مرزا صاحب ع کا معاملہ میرے نزدیک ایسا نہیں کہ اسے خفیف سمجھ کر اس کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ چونکہ احادیث و قرآن کو وہ بھی بدل و جان مانتے ہیں اور عام دنیا کی طرح قرآن کی بعض آیات یا بعض صریح احادیث کے ظاہر اور متبادر معنے سے تاویل کرنا مجھ پر شاق ہوتا ہے۔ لہذا جب تک کہ میں ان احادیث و آیات کو کسی مستند احمدی یا خود مرزا صاحب ع سے فیصلہ نہ کرلوں۔ آخری مذہب اس بارہ میں نہیں رکھ سکتا۔ اسی لئے میں واپس آیا ہوں اور یقیناً یہاں رہوں گا۔ گو پہلے چلا جانا ہی مناسب معلوم ہوتا تھا۔ میں نے ایف۔ اے کا امتحان نہیں دیا تھا بوجہ پوری تیاری نہ ہوسکنے کے۔ میری کرسی اور لیمپ وہاں مولوی کے پاس ہیں تاکہ خراب نہ ہوجاویں۔ میں انہیں بیچنا چاہتا ہوں لہذا آپکا ارادہ ہو تو دے لیں۔ دو دو روپیہ ان کی اصلی قیمت ہے۔ اور ہر دونئی ہیں کپڑے سے پونچھ لینے سے چمک سکتی ہے۔ جو قیمت مناسب خیال کریں۔ مجھے عذر نہ ہوگا۔ ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ یا جس قدر آپ کہیں۔ مجھے منظور ہے۔ اگر نہ لیں تو مولوی صاحب موصوف وہ بیچکر قیمت آپ کے حوالہ کردیگا۔ جو بچے گا۔ میں خود فوراً آزاد خدمت کرونگا۔ ذرا تسلی کریں۔ مولوی صاحب کو میں نے لکھ دیا ہے۔

راقم۔ عبداللہ۔ از قادیان

اب یہ خط ناظرین کے سامنے ہے وہ اس پر غور کریں۔ اور بتائیں کہ یہ شخص اپنے قیام قادیان میں اپنی تحقیقات اور تفتیش کا نتیجہ کیا پیش کرتا ہے۔ اس خط کے لکھنے میں اس کو کسی نے مجبور نہیں کیا۔ پھر یہاں سے جانے کے بعد جس کے وجوہات میں پھر ضرور ہی بتلاؤں گا۔ اس نے جو کچھ اہل حدیث میں لکھا ہے اس کی کیا وقعت رہ سکتی ہے؟۔ اب دو باتوں میں سے ایک ضرور غلط ہے۔ یا تو اس نے اہل حدیث میں جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل بے ہودہ اور لغو ہے۔ اور یا اس خط میں جو کچھ لکھا ہے محض نفاق سے لکھا ہے۔ وہ خود اپنے لئے جو نام تجویز کرے۔ اس کا اختیار ہے۔ اہل حدیث میرے اس مضمون کو چھاپ دے اور اس سے اس کا جواب طلب کرے۔ کہ اب وہ کیا کہتا ہے۔ میں اس کے مضامین پر بھی ایک آرٹیکل لکھوں گا۔ اگر توفیق ملی۔ اور اہل حدیث نے بذریعہ اخبار وعدہ کیا کہ وہ اس سلسلہ مضامین کو اہل حدیث میں چھاپ دیگا۔ یہ ہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالف اور ان کی کرتوتیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اگر اس قسم کی مخالفت سے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ کو بدنام کرکے لوگوں کو گمراہ کریں۔ تو وہ یاد رکھیں۔ کہ یہ لعنت الٹ کر انہیں پر پڑے گی۔ اور ان کے اندرونی حالات کو طشت از بام کرنے کا ذریعہ ہوگی۔ وہ خدا سے ڈریں اور ایسی کرتوتوں سے باز آویں۔ خداتعالیٰ کے اس سلسلہ کو ایسی بے ہودگیوں سے یقیناً کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ یہ اس کے سرسبز کھیت میں کھاد کا کام دیں گی۔

اتقوا الله ان كنتم مؤمنين

راقم۔ واقعات حقہ پر غور کرنیوالا جرنلسٹ

نماز جنازہ

منشی عزیز الرحمان صاحب کے والد فوت ہوگئے ہیں۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے غائبانہ نماز جنازہ ادا کریں۔ منشی عزیز الرحمان صاحب ایک بڑے جوشیلے احمدی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم در وفات مسیح ؑ

(مصنفہ مولوی حکیم شیر محمد صاحب مرحوم)

مولوی صاحب موصوف موضع ہوجن تحصیل بھیرہ ضلع شاہپور کے رہنے والے تھے۔ جب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ تصنیف کی۔ تو اس کتاب کو پڑھنے کے بعد حضرت اقدس ؑ کے ارادتمند دل اور بہت آمد و رفت رکھنے والوں میں سے ایک یہ بھی تھے اور اول مرتبہ جب آپ دہلی تشریف لے گئے۔ تو یہ بھی ہمراہ تھے۔ آپ کے پرانے خادموں میں سے تھے۔ حضرت اقدس ؑ سے انہیں ایک خاص اُنس و محبت تھی۔ دین کے خادم تھے۔ اور اپنے ضلع میں خدا کے اس سلسلہ کو پھیلانے کا دل میں بہت جوش تھا۔ جیسا کہ اس نظم سے بھی پایا جاتا ہے اور علاوہ علم و فضل و دینداری اور تقوے کے حاذق طبیب ہونے کی وجہ سے اپنے ضلع بھر میں مشہور و معروف تھے۔ اور لوگ ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے شاگرد ہونے کا ان کو فخر حاصل تھا۔ اور مولوی صاحب کو بھی ان سے بڑی محبت تھی۔ آخر کار حضرت اقدس ؑ کی صداقت کا دم بھرتے ہوئے قریباً پچاس سال کی عمر میں سنہ ۱۹۰۱ء میں بقضائے الٰہی اس جہان سے رخصت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی صاحب مرحوم کا خلاص اس سے بھی ظاہر ہے کہ اپنی وفات سے پہلے انہوں نے وصیت کی تھی۔ کہ میری زمین کا نصف حصہ سلسلہ احمدیہ کی خدمت کیلئے وقف کیا جاوے۔ چنانچہ ان کی بیوہ ہر سال زمین کی پیداوار کی نصف قیمت حضرت اقدس ؑ کی خدمت میں بھیجدیا کرتی ہے۔ ان کی وفات کا بھی عجیب نظارہ تھا۔ وفات تک پورے ہوش میں رہے۔ اور قرآن شریف لے کر وعظ کر رہے تھے۔ اور ابھی انگلی قرآن شریف میں ہی تھی کہ جان دیدی۔ ازالہ اوہام میں جن مخلصین کا نام حضرت اقدس ؑ نے لکھا ہے۔ ان میں ان کا بھی نام ہے۔ سلسلہ کی تائید میں انہوں نے پنجابی نظم میں ایک نہایت مفید تصنیف کی تھی۔ اور ان کے اقربا کا ارادہ ہے۔ کہ اس کو چھاپ کر مفت شائع کردیں۔ خدا تعالیٰ ان کو اس کار خیر کی توفیق عطا فرماوے۔ تا ان کی یادگار دنیا میں قائم رہے۔

ان کے بھتیجے جناب ماسٹر شیر علی صاحب۔ بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان احمدی احباب کی خدمت میں استدعا کرتے ہیں کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں

علیک السلام اے مسیح الزمان / تولی درجہان ہادی گمرہان
علیک السلام اے سراج منیر / کہ افتادگان راشدی دستگیر
دریں دور تاریکی و گمرہی / بحق کافتاب ہدایت تولی
تولی شمع بزم ہدیٰ درجہان / ضیا بخش دلہائے ظلمانیان
رسیدی بوقتے کہ باید رسید / چو ابری کہ درخشکی آید پدید
الا انصاری برفت از جہان / خدا برد او را برآسمان
کسانیکہ برآسمانش برند / بایزد کہ بردار کے میرند
چہ گویند زندہ است عیسیٰ ہنوز / بود بر سپہر دوم جا ہمہ روز
نمرد و بچرخش خداوند برد / سلیمی بکابیش باعدا سپرد [1]
بایں جسم خاکیست برآسمان / فغاں زافترا ہائے ایں جاہلان
خدا شکل عیسیٰ بآنکس بداد / خد و خال او بر جہودش نہاد
کشیدند حالی دریں گیرودار / یہودش بدانستہ عیسےٰ بدار
عزیز علی کل شیء قدیر / کہ افتادگان راست ہر جا ظہیر
نجات مسیح از کف دشمنان / ندانست جز بردن آسمان
بایں حیلہ وفن خدائے ودود / رہانید عیسیٰ ز دست یہود
چرا بر زمین جائے اخفا نبود / کہ عیسیٰ رہاندے ز دست یہود
چگونہ بہ ثور آں شہ مرسلین / ز دشمن نگہداشت نعم المعین
ازیں افترائے ناپاک دور / کہ از ذات قدوس یزدانست دور
نیابی نشان در کتاب خدا / نہ در قول پاک نبی الورا
بود از کتاب خدائے یگان / وفات مسیح ابن مریم عیان
دلیل اگر باورت نیست آر از دل / فلما توفیتنی را بخوان [2]
قبولت اگر نیست تفسیر ما / بیا سوئے تفسیر خیر الورا
بخواں از بخاری کلام رسول ؐ / کہ گفتہ کما قال عیسیٰ اقول
مع دگر آیت آلعمراں بخواں نو / کہ از موت عیسیٰ دہندت نشان
بتفسیر ایں قول رب جہاں / بود ابن عباس نبی نکتہ داں
کہ اینجاست موت از توفی مراد / بہ بیں در بخاری بصدق و سداد [3]
بقرآن توفی بجبرا بیند جا / ہر جاکہ ایراد کردہ خدا
نباشد مرادش بجز قبض جان / کتاب خدا تا بآخر بخوان
چرا قبض جسم است اینجا مراد / چو در قبض جان وضع او اوفتاد
چہ در قول یزداں چہ قول رسول / چہ در گفتۂ شاعران فحول
توفی بجز معنے قبض جان / نیامد بصحاح و دواویں بخواں
پس آنجا کہ در حق عیسیٰ بود / دگر معنیش عاقلی چوں کند
چو قانون قدرت چنیں اوفتاد / کہ از دار دنیا برفت آں کہ زاد
مسیح ابن مریم چساں زندہ ماند / ازیں سنت او را چہ مانع نشاند
چو رفت از جہاں سید انبیاء [4] / خدا قد خلت گفت در من مضی

مسیحا ہم اندر خلت داخل است / کلام خدا جملہ را شامل است
ردہ شد از کلمہ غیر احیا عیان / کہ معبود غیر خدا مردگان [5]
مسیحا الٰہ انصار است چوں / چساں ماند از غیر احیاء بروں
اگر زندہ اش دانی اے رازداں / بقوم نصاریٰ شوی ہم زباں
کہ ہست آں خدا نیست جز یک خدا / وگر غیر دانی بموتش گرا
بقرآن خدائے علیم و خبیر / کہ افتادگاں را بود دستگیر
بہ کانا ز صدیقہ و ہم مسیح / بیاں می نماید بقول فصیح
کہ عیسیٰ و ہم مادرش بندہ اند / بہ سنت ما سر افگندہ اند
چو بودند باشندہ ایں مقام / بقانون ما یاکلان الطعام [6]
چو کانا بود ماضی اے ہوشمند / عیاں شد کہ اکنوں بعالم نیند
چو مریم بمرد و بدنیا نماند / مسیحا ز کانا بروں چوں بماند
چو حق گفت کلے ز مرۂ آدمی [7] / حیات شما نیست جز در زمی [8]
مسیحا چرا خارج از وے بماند / چہ قانون حق بر سپہرش نشاند
ازینگونہ آیات قرآں بس است / کہ موت مسیحا از و ثابت است
ہم اندر احادیث خیر الوری / بیان وفات است بسیار جا
محمدؐ بخاری و ابن حزم / ہم آں مہبط وحی را ابن عم [9]
ہم آں مالک اندر ائمہ علم / امام قوی پایہ و محترم
ز لفظ توفی ہمہ واقف اند [10] / بموت مسیحا ازاں قائلند
کسے کو دریں دار فانی رسید / پس از مدتے محملش برکشید
ہمیں ست قانون یزداں پاک / ہمیں ست آئین ایں تیرہ خاک
کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند / برفتند و بسیار و برگشتہ اند
بسا حیلہ ہائے کہ انگیختند / بسا خاک بر فرق خود بیختند
ز تحریف قرآں نہ ترسیدہ اند / اگر کام پائی درد دیدہ اند
نہ پاک از فضیحت نہ خوف خدا / نہ اندیشہ از اخذ روز جزا
کہ تا از حیاتش ثبوتے دہند / پس انگاہ برآسمانش برند
ولاکن نہ از وحی رب حکیم / نہ از سنت اللہ نہ عقل سلیم
حیات کسے چوں نیابد ثبوت / بجز ذات حی الذی لا یموت
ہر آں کس کہ آمد بود رفتنی / مسیحا چساں زندہ ماند اے دنی
ہم از قول یزداں ز قول نبی / باصحاب تحقیق شد منجلی
کہ ہر کس کہ در شد بکام اجل / دگر رہ نیازد بدنیا محل
رشیدی کہ قرآں شدش رہنمول / پئی زندگاں خواند لا یرجعون [11]
چو عیسیٰ بمرد و نیاید دگر / دریں دیر ناپائیدار اے پسر
امامی کہ اخبار خیر البشر / بدور پسیں میدہد زو خبر
امامست از امت مصطفےٰ / کہ شد مسلکش راہ خیر الوری
چو تجدید دین رسول کریم / بود منصب آں امام علیم
پس او فردی از اہل تجدید دان / نہادند نامش مسیح الزمان

[1] بگناہی ۔ [2] اقول کما قال العبد الصالح کنت علیہم شہیداً الی فلما توفیتنی (دیکھو بخاری) [3] قال ابن عباس متوفیک ممیتک (دیکھو بخاری) کل من علیہا فان ۔ [4] ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل ۔

[5] یعنی مردگاں ہستند

[6] ما المسیح ابن مریم الا رسول الی قولہ کانا یاکلان الطعام
[8] زمی مخفف زمین ۔ [9] ابن عباس ؓ ۔ [10] یعنی مراد و معنے و جائے منقول از امید نند
[11] ثبوت عدم رجوع موتے بدنیا ۔ (باقی آئندہ)

اہل ہند اب تو خواب سے جاگو

دیکھو تو سہی تمہیں ہوا کیا ہے؟

کون ہے جو کہ ان تباہیوں سے واقف نہیں جو آج دنیا میں واقع ہو رہی ہیں۔ گذشتہ چند سالوں سے طاعون نے وہ تباہی ڈالی ہے۔ کہ ایک فاقہ مست غریب سے لے کر مخمل کے گدوں پر بیٹھنے والے اور نرم نرم بچھونوں پر سونے والے امیر تک کو اپنے ہاتھ پاؤں کی پڑ گئی۔ اور مہربان گورنمنٹ انگلشیہ تک اپنی رعایا کی بربادی کو دیکھ کر چیخ اٹھی۔ کہ الامان یہ کیسی بلا اور مصیبت ہے۔ جو کہ اہل ہند پر اچانک آ پڑی ہے۔ یہ کون سی بیماری ہے۔ کہ جس کا کوئی علاج ہی نہیں۔ لاکھ صفائیاں کرو اور کتنی ہی شدومد کے ساتھ حفظان صحت کے قواعد پر عمل کرو۔ لیکن پیچھا چھوڑنے میں ہی نہیں آتی۔ مختلف علاج لگائے گئے۔ اور سینکڑوں راہیں اس بلا سے بچنے کے لئے سوچی گئیں۔ لیکن جو کوشش کی گئی۔ وہ الٹی پڑی۔ اور جو تدبیر کی گئی۔ وہ بے سود پائی گئی۔ ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کی جانیں ضائع ہو گئیں لیکن کوئی بات ایسی سمجھ میں نہ آئی۔ کہ جس سے اس بیماری میں مبتلا ہونے والے شفا پا سکیں۔ آخر بصد کوشش وسعی کے ٹیکہ ایجاد کیا گیا۔ اور جس کی نسبت خیال کیا گیا کہ جو اس کو لگوائے گا۔ اس کو طاعون سے بالکل نجات ہو جائے گی ہزاروں پر اس ٹیکہ کا تجربہ کیا گیا اور نتیجہ پر مطمئن ہو کر بڑی دلیری کے ساتھ یہ فیصلہ دیا گیا۔ کہ اب طاعون چند روزہ ہے لیکن ابھی اس بات کو کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا۔ کہ اس علاج کا بھی بھانڈا پھوٹ گیا۔ ملکوال کے مقام پر اس نے وہ مہلک اثر پیدا کیا کہ کل ہندوستان پر حیرت اور افسوس کے بادل چھا گئے۔ یہاں تک کہ خود گورنمنٹ کو بھی اس سے بدظن ہونا پڑا یا تو حکم تھا کہ سب لوگ جبراً ٹیکہ لگوائیں۔ اور یا پھر اختیار دیا گیا۔ کہ جس کی مرضی ہو لگوائے اور جو نہ پسند کرے۔ اس پر کوئی الزام نہیں۔ یہ طاعون کی تباہی کیا کم تھی۔ کہ ایک اور آفت ایسی پڑی۔ کہ جس نے تمام ہندوستان میں تہلکہ مچا دیا۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو شمالی ہند میں وہ سخت زلزلہ آیا۔ کہ علاوہ لاکھوں روپیہ کے مالی نقصانات کے ہزاروں انسان مکانوں اور پہاڑوں کے نیچے دب کر مر گئے۔ کانگڑہ اور دھرم سالہ میں خون کی ندیاں بہ گئیں طاعون نے تو زیادہ تر غریب لوگوں پر ہاتھ صاف کیا تھا۔ لیکن اس زلزلے سے نقصان اٹھانے والے اکثر امرا تھے۔ کہ جنہوں نے اپنی شان و شوکت کے گھمنڈ میں اونچی اور آسمان سے باتیں کرنے والی عمارتیں بنا رکھی تھیں۔ چند سیکنڈ میں خدا نے غیور نے وہ ان کا نام و نشان خاک میں ملا دیا۔ اور وہ عمارتیں کہ جو ابھی ہوا میں کھڑی تھیں۔ معبود زمین پر گر گئیں اور یہ جو کچھ ہوا۔ اس خدا کے برگزیدہ رسول اور مامور کی پیش گوئیوں کے مطابق ہوا۔ جس کا کہ چودہ برس سے زیادہ کا دعویٰ ہے۔ کہ خدا نے دنیا کی ردی اور تباہ حالت دیکھ کر مجھ کو مبعوث فرمایا ہے اور اس کا دعوےٰ ہے کہ خدا میرے ساتھ کلام کرتا ہے۔ اور اس نے مجھ کو اپنے کمال فضل و عنایت سے مسیح موعود اور مہدی معہود کا درجہ عطا فرمایا ہے پس وہ جو ایمان لائیں گے۔ وہ ان مصیبتوں سے بچائے جائیں گے اور جو میرا انکار کریں گے خدا کے غضب کے نیچے آ جائیں گے اور خدا کے عذاب کی چکی کے نیچے پیسے جائیں گے۔ ان کی شان و شوکت خاک میں ملا دی جائے گی اور وہ جن باتوں پر غرور کرتے ہیں وہ ان سے چھین لی جائیں گی اور خدائے قہار کا قہر انہیں اس وقت تک تباہ اور برباد کرتا رہے گا۔ جب تک وہ چلا نہ اٹھیں اور اپنے گناہوں سے باز نہ آئیں اور شرک کو نہ چھوڑیں۔ اور جو کچھ میں کہتا ہوں وہ نہیں ٹلیگا۔ یہاں تک کہ ہر ایک زبان ہو کر بول اٹھیگی کہ یا مسیح الخلق عدوانا۔ پس اے میرے بھائیو! اے غافل اہل ہند۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس کا ہر ہر لفظ پورا ہو رہا ہے۔ دیکھو خدا کیسا زبردست ہے۔ جو کچھ کہ اس نے اپنے مامور کی زبانی کہا تھا۔ اس کو کس طرح پورا کر رہا ہے۔ پس اس دن سے خوف کھاؤ۔ جبکہ وہ موعود زلزلہ آوے گا جو کہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور جس وقت کہ توبہ کا دروازہ بند کیا جاویگا اور جبکہ دنیا سے اکثر شریر مادہ دور کیا جائے گا وہ دن جبکہ خدا انصاف کرے گا کیونکہ اس دن تمام شریر یکدم اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔ اور وہ جنہوں نے ذرہ سی بھی کوئی بھی نیکی کی ہوگی۔ خدا سے اس کا بدلہ پائیں گے۔ اے غافل قوم! تجھے کیا ہو گیا۔ جبکہ وہ تمام نشانیاں جو کہ مسیح کے لئے بتائی گئی تھیں وہ حرف بحرف پوری ہو گئیں تو پھر کیا وجہ کہ تم اس شخص کا انکار کرتے ہو۔ کہ جس کے ہاتھ پر خدا نے سینکڑوں کیا ہزاروں معجزے دکھائے ہیں ہاں ذرا سوچو تو سہی۔

> حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
> خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا
> کیا شک ہے تم کو ماننے میں اس مسیح کے
> جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا۔

وہ نام جو کہ تم کسی کا رکھتے ہو اس کو بڑی خوشی سے قبول کیا جاتا ہے لیکن اگر خدا نے اپنے کسی برگزیدہ کا نام عیسیٰ یا مہدی رکھ دیا تو اس قدر خفگی ظاہر کرنے سے کیا مطلب۔ کیا تم تو کسی کا نام رکھنے کے لئے اجازت نہ رکھتے ہو خواہ وہ پہلے ہو یا موسیٰ۔ ابراہیم ہو یا اسحٰق۔ لیکن خدا نے کہ قادر مطلق ہے کہ ہر چیز پر قادر ہے وہ مجبور ہے اور اس کو اجازت نہیں کہ وہ کسی اپنے بندہ کا نام عیسیٰ یا موسیٰ رکھ دے۔ کون سی بات ہے کہ جو قرآن و حدیث کے برخلاف تم کو مجبور کر رہی ہے کہ تم حضرت عیسیٰ کو آسمان پر ہی جا کر بٹھاؤ اور اس مسیح موعود کو جس کو خدا نے مبعوث کیا ہے جھٹلاؤ اور طرح طرح کی تکلیفیں اس کو پہنچاؤ؟ خدا کے فرمان کے برخلاف کون سی مصیبت ہے۔ کہ جو تم کو اس کے ماننے سے روکتی ہے۔ تم اپنی تباہی کے درپے کیوں ہو رہے ہو کیا تم نے ایک دن مرنا نہیں اور کیا تم کو خدا تعالیٰ کے روبرو ایک روز جواب دہی کیلئے کھڑا نہیں ہونا پڑے گا یہودی کہتے ہیں کہ ہم اس روز اگر خدا نے ہم سے سوال کیا کہ تم نے عیسیٰ ابن مریم کو کیوں نہیں مانا تو ملاکی نبی کی کتاب اس کے آگے پیش کریں گے اور کہیں گے کہ اس نبی کے ذریعے سے تو نے ہم کو اطلاع دی تھی کہ جب تک ایلیاس نبی دوبارہ آسمان پر سے آوے۔ مسیح نہیں آویگا۔ اس لئے جب تک کہ الیاس نہ آتا ہم کس طرح مسیح کو مان لیتے وہ ایک جھوٹی حجت کے پیش کرنے کی تسلی رکھتے ہیں لیکن تمہارے پاس کیا ہے جس کو تم پیش کر سکتے ہو۔ خدائے تعالیٰ نے بار بار قرآن شریف میں اس کے لئے متوفی کا لفظ استعمال فرمایا ہے لیکن تم تو ماننے میں آتے ہی نہیں معلوم نہیں کہ تمہارے کیسے خیالات ہیں اور تم کیا سمجھے بیٹھے ہو۔ خدا کا کسی کے ساتھ رشتہ نہیں ہے۔ دیکھتے ہو کہ کس طرح یہودیوں پر بوجہ اس کے کہ انہوں نے خدائے تعالیٰ کے انعاموں کی قدر نہ کی خدا کا عذاب نازل ہوا۔ اسی طرح تم بھی اپنی حد سے گزر رہے ہو۔ یاد رکھو کہ یہودیوں سے زیادہ لعنت تم پر پڑیگی اگر تم خدا کے آگے اپنے ماتھے نہ رگڑو گے۔ کیونکہ یہودیوں پر تم سے تھوڑے انعامات ہوئے تھے جس قدر تم پر انعامات ہوئے ہیں اور جس قدر تمہارے لئے آسانیاں رکھی گئی ہیں اسی قدر سخت عذاب ہوں گے۔ بہت کچھ ہو چکا ہے اور بہت کچھ ہونے والا ہے۔ دیکھو اس مامور من اللہ کی پیش گوئی کے مطابق تمام دنیا میں زلزلے آ رہے ہیں۔ اور جیسا کہ اس نے قبل از وقت پیشگوئی کی تھی کہ تمام دنیا میں سخت زلزلے آئیں گے۔ ویسا ہی ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ ایشیا میں زلزلے یورپ میں زلزلے۔ امریکہ میں زلزلے۔ کون سی جگہ ہے۔ کہ جہاں زلزلے نہیں آئے۔ پچھلے جو زلزلے آئے ان سے تو سب دنیا واقف ہے۔ ابھی ایک سخت زلزلہ امریکہ میں آیا ہے جس کی تباہی کے جگر خراش حالات کو پڑھ کر دل کانپ اٹھتا ہے سینکڑوں جانیں یکدم تباہ ہو گئیں۔ تمام سانفرانسسکو ایک عبرت کا مقام بن گیا۔ ابھی زلزلہ سے تباہی ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ نہ معلوم کس سبب سے شہر کو آگ لگ گئی۔ اور وہ امریکہ کے بڑے بڑے مغرور امرا کے مکانات کہ جن کو وہ سمجھتے تھے کہ ہم بادشاہوں کو تنخواہ دے سکتے ہیں وہ اس طرح جل کر راکھ ہو گئے ہیں کہ نام و نشان بھی نہیں رہا۔ (میں خیال کرتا ہوں کہ اس وقت تمام دہریوں کو بھی خدا کی ہستی کا یقین ہو گیا ہو گا خواہ پیچھے پھر بھول جاویں) جب آگ سے ڈر کر لوگ سمندر کی طرف بھاگے۔ کہ چل کر

تحت پر ہی بنا دلیں تو خدا کی قدرت نے اپنا ظہور پھر ایک دفعہ سمندر کے پانی کی لہر کے رنگ میں دکھایا اور جو کچھ باقی تھا بہ کر لے گئی اور کئی انسانی جانیں ضائع ہوئیں کیا یہ قہر خدا کے نمونے نہیں کیا ان سے خدا کے غضب کے آثار نہیں نظر آتے پھر تم کیوں سو رہے ہو۔ اٹھو اور جلدی کرو۔ دعائیں کرو اور خدا سے مدد مانگو۔ تم لوگ اس بات سے کیا کہ عیسیٰ مرے یا موسیٰ۔ جب تمہارا نبی جو کہ سب نبیوں سے عالی رتبہ اور سب سے زیادہ خدا کا مقرب تھا۔ فوت ہو گیا۔ تو یقینی امر ہے کہ سب نبی پہلے ہی فوت ہو چکے۔ رسول کریم پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا۔ اگر ان کو یہ معلوم ہوتا کہ موسیٰ کی قوت قدسیہ ایسی زبردست تھی کہ چودہ سو برس کے بعد اس نے اپنی امت کی تباہی کے وقت اپنا ایک مثیل پیدا کر لیا۔ لیکن جب میری امت پر ایک ایسا وقت پڑے گا کہ ان کو بھی سختی کے ساتھ ایک مصلح کی ضرورت محسوس ہوگی۔ اس وقت میری امت سے کوئی ایسا شخص پیدا نہ ہو سکے گا۔ جو ان کو سہارا دے سکے اور تباہی کے گڑھے گرنے سے بچائے۔ صحابہ تو جیتے ہی مر جاتے اگر وہ جانتے کہ نبی کریم تو فوت ہو گئے اور حضرت عیسیٰ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ پھر تم یہ کیوں ایک نیا مسئلہ بنا کر اس پر ضد کرتے ہو۔ خدا کے لئے ہوش کرو اور عاجزی سے خدا کی درگاہ میں سجدہ کرو اور اس کے رسول برحق کے آگے ان الفاظ میں اقرار کرو کہ دعا یا مسیح الخلق عدوانا" ورنہ یاد رکھو کہ خدا کے فیصلہ کا دن قریب ہے۔ اس دن پچھتانا لاحاصل ہوگا۔

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

راقم میرزا [illegible] محمود قادیان

بٹالوی امرتسری غزنوی۔ بوپڑی سے استفسار

فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ

وسوف ینبئہم اللہ بما کانوا یصنعون

آج ہمارے سامنے اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۵ء اور اشتہار مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۶ء مشتہرہ حکیم محمد دین امرتسری بنام مدعی غزنوی جرگہ" مطبوعہ مطبع اہل حدیث رکھا ہے۔ اخبار مذکور کے صفحہ ۵ میں ایڈیٹر اہل حدیث نے اشاعۃ السنۃ بٹالوی پر ریویو کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے جس میں بٹالوی کی راستبازی کا شکریہ مولوی ثناء اللہ نے ایک واقعہ کی بابت ادا کیا ہے

وھو ھذا

مد اخیر میں آپ کی راستبازی اور بے لاگ نصیحت دینے کا قائل نہ ہوں۔ تو شاید ناشکری ہوگی کہ آپ نے معمولی بات گوئی سے محض مسلمانوں کے فائدہ کے لئے اشاعۃ السنہ کے قدیمی خریدار خوش الحان واعظ کی بد اطواری بھی لکھدی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں :- کہ

"ایک دلکش آواز والا واعظ ایک اجنبی عورت کو اوڑا کر ہمارے گھر میں لایا اور ظاہر کیا کہ میری منکوحہ ہے میں نے اس کو اپنے مکان میں رہنے نہ دیا تو وہ ایک صوفی منش (نور الدین) کے گھر لے گیا۔ جہاں سے اس کو اس کا اصلی خاوند آن کر لے گیا۔ (ملخصاً ص ۲۴۳)"

اس شکریہ ادا کرنے کے بعد بٹالوی کے اس اظہار واقعہ کو جو واعظ کی بابت اشاعۃ السنہ زیر ریویو میں درج تھا نقل کر کے امرتسری نے مندرجہ ذیل درخواست بٹالوی سے کی ہے۔

"بیلاک آپ کے اس اظہار کی شکرگذار ہے لیکن اگر آپ ایسے واعظ کا نام نامی بھی ظاہر کر دیتے تو ڈبل شکریہ کے مستحق ہوتے کیونکہ ایک تو اس سے وہ فائدہ بین طور پر حاصل ہوتا جس کے لئے آپ نے ظاہر کیا ہے کہ مسلمان ایسے واعظوں سے بچیں۔ دوسرا اس قضیہ مہملہ کا اطلاق واشتباہ غیر مجرموں پر نہ رہتا۔ بہرحال اگر پہلے اس کا نام ظاہر نہیں کیا تو امید ہے کہ آئندہ کسی پرچہ میں ظاہر کر دیں گے یا بذریعہ پوسٹ کارڈ خاکسار کو مطلع فرما دیں گے تاکہ اہلحدیث کے ذریعہ اظہار کیا جاوے کیونکہ محدثین کے ہاں ایسے بدمعاش راویوں کی جو پڑتال ہوتی ہے۔ اس میں نام کا اظہار ضرور ہوتا ہے۔ انتہی بلفظہ۔

روحانی فرزند (ثناء اللہ) کی درخواست روحانی باپ (محمد حسین) نے کسی مصلحت کی جو بدمعاش راوی کا نام نہیں تبلایا مگر آپ کے روحانی بھائی حکیم محمد دین نے اشتہار مذکورۃ الصدر میں اس گمنام واعظ کا نام ظاہر کر کے تبلا دیا ہے۔ کہ حقیقتہً بد دور یہ میر واعظ پنجاب ہیں بزرگ واعظ ہی نہیں اور آپ کا نام نامی مولوی محمد علی صاحب میر واعظ اہل حدیث ہے۔ جو غزنوی جرگہ کے امام نہایت منہ زور اور بدلگام ہیں۔ اشتہار کی عبارت یہ ہے۔

"ہم نے پچھلے اشتہار میں لکھا تھا کہ میر جی اگر گالیاں بکنے سے باز نہ آئے۔ تو ہم بھی ان کے پاکیزہ حالات پبلک کو سنائیں گے کیونکہ محدثین کا یہی اصول ہے کہ نالائق اور بدکار راویوں کے حالات پبلک کے سامنے دکھایا کرتے ہیں اور قانون سرکاری بھی ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ایسے بدمعاشوں کی بدمعاشی سے مسلمانوں کو مطلع کریں جو دین کے لباس میں بیدینی کیا کرتے ہیں۔ [illegible] مولوی محمد حسین صاحب کے اشاعۃ السنہ سے ایک واقعہ بتلاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ میر جی اس کا کیا جواب دیتے ہیں اور اپنی معمولی [illegible] آتے ہیں یا نہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب کی تحریر کو ملاحظہ فرماویں

نقطوں میں یہ ہے۔ کہ محمد علی واعظ میرے مکان پر ایک جوان عورت کو لے آیا اور کہا کہ یہ میری منکوحہ ہے۔ آپ اسے رکھیے۔ میں تاڑ گیا کہ یہ اس کا شکار ہے۔ اس لئے میں نے ان کو رکھنے سے انکار کیا آخر وہ اس شکار کو شیخ نور الدین صوفی کے مکان پر چھوڑ کر کسی اور شکار کی تلاش میں چلا گیا۔ بعد میں اس عورت کے وارث آن پہنچے۔ اور اسکو ساتھ لے گئے۔ اہا اس کا تو میر جی کو بڑا رنج ہوا ہوگا"

میر جی کہو تو یہ سچ ہے؟ انتہی بلفظہ بقدر ضرورت۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ محمد حسین بٹالوی اور ثناء اللہ امرتسری اور غزنوی جرگہ اور محمد علی بوپڑی سب کے سب اہل حدیث۔ مومن۔ راستباز۔ وارث انبیاء۔ مصداق حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہیں یا نہیں؟

اس کا جواب انہی مومنین صادقین سے دریافت ہوتا ہے۔ کہ براہ مہربانی ہر چہار ائمۃ الکفر مندرجہ ذیل امورات ذیل کا خود کا صداقت سے بھرا ہوا مدلل بہ قرآن وحدیث منصفانہ مسکت خصم جواب بذریعہ اخبار اہل حدیث یا مطبوعہ اشتہار شائع کر کے اس گتھی کو کھولدیں۔

(۱) بٹالوی صاحب سے یہ استفتا ہے۔ کہ آپ کی روایت مندرجہ اشاعۃ السنہ جس کی نقل اہل حدیث نے اخبار میں اور حکیم محمد دین نے اشتہار میں درج کی ہے جس کو ہم اوپر بعینہٖ نقل کر چکے ہیں۔ صحیح روایت ہی نہیں؟ محمد علی بوپڑی ایک اجنبی عورت کو اپنی منکوحہ بیان کر کے تمہارے پاس چھوڑنے کے لئے لایا تھا یا نہیں؟

تمہارے انکار پر اس کو نور الدین صوفی کے سپرد کر کے چلا گیا (جس کو اس کا خاوند آکر نور دین صوفی کے مکان پر سے واپس لے گیا یا نہیں؟

اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو ایسا شخص عند الشرع کن خطاب و القاب کا مستحق ہے۔ آیا۔ اہل حدیث۔ متبع سنت و قرآن۔ مومن متقی۔ میر واعظ۔ محب خدا اور رسول صلعم یا فاسق۔ فاجر۔ بدکار دین فروش۔ دشمن سنت و قرآن؟ بینوا توجروا

(۲) امرتسری اہلحدیث اور اس کے بھائی حکیم محمد دین سے یہ استفسار ہے کہ بٹالوی کی روایت بغیر کسی قضیہ یا علانیہ عداوت کے محمد علی کی نسبت ہے اور یہ راوی تمہارے ایمان و تحقیق کے رو سے راستباز صادق قابل وثوق ہے یا نہیں؟

اگر ہے۔ تو اس نے نام جو ظاہر نہیں کیا یہ عمل اس کا خلاف طریق محدثین ہے یا نہیں؟

اور جبکہ یہ روایت صحیح ہے تو آپ کا فتوے ایسے واعظ کے حق میں اہل حدیث۔ صادق۔ مومن ہونے کا ہے یا فاسق فاجر بدمعاش بدکار۔ دشمن قرآن و حدیث کا؟ بینوا توجروا۔

(۳) غزنوی جرگہ سے یہ استفتا ہے۔

(۱) بٹالوی محدث ثقہ مولوی کی یہ روایت محمد علی میر واعظ کے حق میں قابل استناد اور صحیح ہے یا مجروح؟

(۲) اگر مجروح ہے تو لاٹ مولوی کا یہ تہمت اور الزام ایک سچے متبع سنت پر لگانا عند اللہ وعند الرسول اس کی شان مولویت و متبع قرآن و حدیث ہونے کے برخلاف ہے یا نہیں؟

(۳) اگر صحیح ہے۔ تو میر واعظ ایسے چال چلن سے۔ اہل حدیث مومن۔ راستباز ہوگا یا فاسق فاجر بدکار بدمعاش؟ بینوا توجروا

محمد علی بوپڑی اہل حدیث پر لازم ہے یہ سوالات ہیں کہ

(۱) آیا یہ روایت۔ تمہاری بابت جو بٹالوی نے اشاعۃ السنہ میں اور ثناء اللہ نے اہل حدیث میں اور حکیم محمد دین نے اشتہار مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء میں بیان کی ہے صحیح ہے یا غلط؟

(۲) اگر یہ صحیح ہے۔ تو ایسا چال چلن رکھنے والا۔ عامل بالحدیث متبع سنت و قرآن ہوتا ہے۔ یا فاسق۔ فاجر۔ بدمعاش۔ بدکار؟

(۳) اور اگر یہ غلط ہے۔ تو ان راویوں کے حق میں عند اللہ و عند الرسول تمہارا کیا فتویٰ ہے یعنی یہ ثقہ عادل۔ مومن راستباز اہل حدیث ہیں یا کاذب۔ خائن و جعلساز؟

(۴) اور تم نے اس روایت کی تغلیط و تردید و تضعیف کن کن دلائل اور ذرائع سے اب تک کی۔

ا۔ آیا بذریعہ عدالت اپنی بریت کے لئے کوئی چارہ جوئی کی؟

ب۔ یا بذریعہ اخبارات و اشتہارات اس کی تردید کی؟

ج۔ یا علماء قوم سے اپنی صفائی کی شہادت حاصل کر کے ان راویوں کے کذب کا فتویٰ حاصل کیا؟

د۔ یا بذریعہ زبانی گفتگو کے بمواجہہ عوام و خواص کسی جلسہ میں اپنی بریت ظاہر کر کے سرٹیفکیٹ بریت حاصل کیا؟

جب تک کوئی معقول دلائل ذرائع بالا میں سے آپ دکھلا دیں گے تب تک اس الزام سے بریت آپ کی عقلاً و نقلاً۔ قانوناً و شرعاً محال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ پس آپ مفصل طور سے ہم کو ہمارے سوالات کے جواب عطا فرما کر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہو ویں۔ فقط۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

اگر بٹالوی۔ یا امرتسری یا غزنوی یا بوپڑی نے ہمارے اس استفسار کا کچھ جواب نہ دیا۔ تو پھر ہم اس پر ایک بسیط مضمون لکھکر ہر چہار بزرگوں کے حالات ملک پر کھولیں گے جو انہیں کے بیان کردہ ہوں گے۔ فانتظروا۔

راقم عاجز قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

نوٹ۔ قبل ازیں تین مضمون ہمارے امرتسری کے پاس مطبوعہ بغرض حصول جواب پہنچ چکے ہیں۔ جن کا ابھی تک نامرشد نے نام بھی نہیں لیا۔ اور ہم نے ابھی قلم کو رکھ نہیں دیا انشاء اللہ امرتسری ٹھیکہ دار کی ہم پوری پوری پردہ دری کریں گے۔

مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"زلزلہ آنے کو ہے"

(از حکیم محمد سعید احمدی جواہر میلالیوہ)

اک قیامت کا نمونہ زلزلہ آنے کو ہے
قدرت حق پھر کرشمہ اپنا دکھلانے کو ہے
کیا سنو گے تم مسیح وقت کا اب قیل و قال
سر پہ جب شیطان ملعون بہکانے کو ہے
چھوڑ دو تکذیب کا اس کے خیال اے دوستو!
حق تعالےٰ خود صداقت اس کی چمکانے کو ہے
لاکھ تم سر پیٹ لو پر یہ نہ ٹل جائے کبھی
یہ خدا کی وحی ہے جو پوری ہو جانے کو ہے
خلق کی تخویف کو ہی آرہے ہیں زلزلے
ورنہ بندوں پہ اپنے رحم فرمانے کو ہے
آچکا طاعون بھی اور آرہے ہیں زلزلے
کوئی دن آتا ہے آسمان بھی آگ برسانے کو ہے
اس کے ہی مامور سے کرتے ہو تم جو تمسخر
کیا تم اس چشمہ سے منہ حق کو نہلانے کو ہے
افترا ہے کذب ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
یہ جو کہتے ہیں پھر اب وہ ابن جانے کو ہے
احمد مرسل کا وہ بھی امتی ہے اک سا
فخر سے وہ امتی اپنے کو کہلانے کو ہے
تا نہ تم اس کے ہو دل سے معتقد اور جاں نثار
یہ شریروں کی شرارت تم کو دہلانے کو ہے
مانو اس کو کہ یہ حق کی طرف سے ہے مسیح
ورنہ ذات حق بھی اس کو جلد منوانے کو ہے
احمد مرسل کی پیشین گوئی پوری ہو چکی
اونٹنی بیکار اب یثرب میں ہو جانے کو ہے
ہوگیا ہے چاند سورج کے گہن سے آشکار
ہے یہی مہدی نہ کوئی دوسرا آنے کو ہے
مل گئی اس کو حیات جاودانی لاکلام
جو فرشتے آئے اس وقت یاں پانے کو ہے
اب حاجت کچھ نہیں خنجر خونریز کی
یہ قلم سے جو سر تلوار تیلانے کو ہے
ہوگئی اسلام کی کیا فتح و نصرت آشکار
وقت ہے اس کے جناب میں ہر حضرت مرحبا کہنے کو ہے
اللہ اللہ کیا یہودوں کے مشابہ ہے یہ قوم
ابن مریم کو یہ ان کی طرح جھٹلانے کو ہے

کہتے ہو ختم نبوت ہو چکی ہے ہر طرح
یہ بھی کہتے ہو کہ پھر عیسیٰ نبی آنے کو ہے
استعاروں کو حقیقت پر جو کرتا حمل ہے
عقل سے کیا بہرہ یار وایسے دیوانے کو ہے
وصل حق ہو چکا ہے جب مسیح ناصری
مسند احمد پہ وہ پھر کس لئے آنے کو ہے
کل صفات ذات باری سے ہے وہ جو متصف
اب مسیح ناصری معبود بن جانے کو ہے
بے غذا زندہ رہے اور ہے افلاک پر
کچھ تغیر جسم میں اس کے نہیں آنے کو ہے
منتظر ہر دم رہو تم شوق سے مثل یہود
ابن مریم ایلیا سا چرخ سے آنے کو ہے
یا خدا کیا شرک کی شامت ہے پھیلی دین میں
تیری جو توحید ہے وہ دل سے مٹ جانیکو ہے
ہائے اب اسلام بھی اک مردہ مذہب ہو گیا
جس میں وحی حق کا چشمہ خشک ہو جانیکو ہے
بچئے اسلام کی ہر خدا اب کچھ خبر
نکبت و ادبار کی اس پہ گھٹا چھانیکو ہے
کفر کے ہر نخل پہ بادِ بہاری ہے وزاں
ہر چمن اسلام کا مرجھا نے کو ہے
آگیا ہے دین حق پر کس غضب کا انحطاط
ہر نفیس ۔ ۔ ۔ اس کا ۔ ۔ ۔ ہونیکو ہے۔
خواب غفلت سے ذرا جاگو مسلمانو یہاں
کسوت اسلام کو اب آگ لگ جانے کو ہے
کیوں نہیں لیتے خبر دین کی بزرگان مغمو
مال و زر کیا اس جہان کا دل کے بہلانے کو ہے
جلد بلوائے مسیحا تیرے اس بیمار کو
ہجر سے جو آہ یہاں جی سے گذر جانیکو ہے
موت عیسےٰ کو کیا جگ میں تو ایسا آشکار
مذہب تثلیث پر اب موت آجانیکو ہے

درخواست دعا

جناب سید سرور شاہ صاحب دانہ ضلع ہزارہ بیمار ہیں اور ایسا ہی راجہ شیر محمد صاحب علیل الطبع ہیں۔ ان ہر دو احباب کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ اس واسطے عرض ہے۔ کہ ان احباب کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ سید صاحب دین کی تائید۔ نصرت اور اس کی خدمت کے لئے بڑے مستعد اور کام کے آدمی ہیں۔ خدا ان دونوں دوستوں کو آرام دے۔ والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی۔

کھلی چٹھی نام گورنر ایسوسی ایشن ۲

ایک تازہ عظیم الشان نشان

میں نے اپنی تمام قوم اور خصوصاً بعض افراد قوم کی خدمت میں اس سے پہلے حضرت مرزا صاحب کی صداقت میں متعدد عظیم الشان نشان پیش کرکے محض ہمدردی اور خیر خواہی سے عرض کیا تھا کہ وہ اس بارے میں تدبر کریں۔ اور اپنی جان پر اور اہل و عیال پر رحم کرکے خدا کی طرف خیال کریں اور توشہ آخرت کے طیار کرنے میں بھی اگر سارا نہیں۔ تو کچھ وقت تو ضرور دیویں۔ لیکن مجھے یہ بات معلوم ہونے پر سخت رنج ہوا کہ میری قوم میں ایسے اشخاص بہت ہی کم ہیں جو اپنی عقلیں ان دینی امور کی تہ تک پہنچائیں۔ یا اگر یہ کہا جاوے کہ بالکل ہی نہیں تو بھی بجا رہیگا۔ لیکن یہ امر میری امید کے برخلاف ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ میں اکثروں کو جانتا ہوں۔ کہ وہ دنیاوی مشکل سے مشکل امورات کے تصفیہ کے لئے ایک خاص دل و دماغ رکھتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اگر وہ خدا کے لئے اپنی توجہ کو اس طرف مبذول کریں۔ تو خداوند کریم ان کے لئے ہدایت کی راہ نہ دکھا دے اور صراط مستقیم پر نہ چلاوے۔ بلکہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ اگر کوئی ہمارے لئے کوشش کرے۔ تو ہم اس کے لئے ہدایت کی راہ نکال دیتے ہیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔

اگرچہ مجھے رنج پہنچا اور سخت پہنچا ہے لیکن تاہم میں چاہتا ہوں اور مصمم ارادہ ہے۔ کہ اگر خداوند کریم نے مجھے توفیق دی۔ تو میں اپنی قوم کے افراد کی خدمت میں حضرت مرزا صاحب کی تائید میں جو نشان خدا تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے۔ وہ پیش کرتا رہوں۔ ممکن ہے کہ ان میں سے پڑھتے پڑھتے خداوند کریم کسی سعید روح کو ہدایت دیوے بشرطیکہ کوئی قدم اٹھاوے۔ چنانچہ حال ہی میں میں ایک اور عظیم الشان پیشگوئی تحریر کرتا ہوں۔ جو چار اپریل ۱۹۰۶ء کو پوری ہوئی اور خدا نے اس نشان سے بھی اپنے پاک امام کی تائید فرمائی اور وہ یہ ہے۔

۱۳ اپریل ۱۹۰۳ء کا ذکر ہے کہ ایک شخص مسمی چراغدین ساکن جموں جو پہلے حضرت مرزا صاحب کا مرید تھا۔ مرتد ہو گیا اور اس نے مشہور کیا کہ میں موجودہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کرانے کے لئے مامور ہوا ہوں اور خدا کا رسول ہوں اور کہ مجھ پر الہام نازل ہوتا ہے۔ جب یہ تحریر حضرت مرزا صاحب کو پہنچی۔ تو آپ نے لکھا۔ کہ یہ تیرا دعوے قرآن شریف کے خلاف ہے۔ کیوں کہ اے ناظرین آپ سمجھ سکتے ہیں کہ جس صورت میں کہ موجودہ عیسائی اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ اور اس کو نیست و نابود کرنے کے لئے ہر ایک قسم کی کوششیں

کرتے ہیں۔ ہمارے خدا اور اس کے پاک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین اور ہتک کرتے ہیں۔ اور آپ کے ازواج مطہرات پر طرح طرح کے بیجا حملے کرتے ہیں اور تہمتیں لگاتے ہیں اور اسلام کے لئے غضب میں دانت پیس رہے ہیں اور ہمارے خدا کے پاک کلام قرآن مجید پر ہر ایک قسم کے ناشائستہ اعتراض کرتے ہیں تو اس حالت میں ایسا کون با غیرت مسلمان ہے کہ جو ان سے صلح کرنے کا ارادہ اپنے خیال میں لائے۔ میرے خیال میں تو دین سے سخت غافل مسلمان بھی ایسا ارادہ کرنے کو کبھی خیال نہ کرے گا۔ اور دوسری یہ بات لکھی کہ اگرچہ بعض نبیوں کے وقت کوئی دوسرا نبی بھی مبعوث ہوتا رہا ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ عم کے وقت میں حضرت ہارون عم۔ لیکن جس طرح قرآن شریف کے ہوتے امت محمدیہ کو کبھی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کسی اور نبی اللہ کی حاجت نہ رہی تھی۔ بلکہ آپ کے ذریعہ ہی خدا تعالے نے دین کو تکمیل دی۔ جیسے فرمایا۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ ایسے ہی میرے زمانہ میں بھی خدا نے کسی دوسرے مامور کی ضرورت نہیں رکھی۔ اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہوگا۔ تیسری یہ بات لکھی۔ کہ اگر ایسے خیالات کے آدمی کو الہام ہوتا ہے تو وہ القاء رحمانی نہیں بلکہ شیطانی ہے۔ جس کو اس نے دھوکا میں ڈالا ہے۔ پس آپ نے اس وقت ایک رسالہ جس کا نام دافع البلاء و معیار اہل الاصطفاء ہے تصنیف کیا اور اس میں اول حصہ میں طاعون کا اصلی علاج بتایا۔ اور لوگوں کو اس خدا کے غضب سے ڈرایا اور اخیر میں چراغدین کا حال مفصل تحریر کرکے اس کو خدا کے غضب سے ڈرایا اور لکھا کہ اگر یہ اپنے ان خیالات سے باز نہیں آئیگا۔ اور توبہ نہیں کرے گا تو خدا کے مواخذہ کے نیچے آئیگا۔ لیکن اس بدبخت کے سر پر بدبختی سوار تھی۔ جس کا پورا علم خدا کو تھا۔ اس واسطے خدا نے اپنے راستباز نبی کو سچا کر دکھلانے اور جھوٹے مامور کو تباہ کرنے کی خاطر اسی وقت اس کی ہلاکت سے قریباً چار سال پہلے اپنا کلام حضرت مرزا صاحب پر نازل فرمایا جو آپ نے پیشگوئی کے رنگ میں اس رسالہ میں عام طور پر شائع کر دیا۔ اور اس رسالہ کو کثرت کے ساتھ چھپوا کر شائع کیا تا سعادت مند اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے وقت گواہ رہیں اگر کسی نے اس وقت نہ پڑھا ہو۔ تو اب وہ رسالہ کہیں سے لے کر ہر ایک شخص پڑھ سکتا ہے اور تسلی کر سکتا ہے۔ یاد رہے کہ نبی سے مراد میری اس زمانہ میں یہ نہیں کہ کوئی نئی شریعت لانیوالا ہو بلکہ نبی سے مراد اس زمانہ میں یہ ہے کہ خدا سے خبر پا کر لوگوں کو اطلاع دینے والا۔ وہ الہام خدا کا کلام یہ ہے

نزل بہ جبیز۔ یعنی چراغدین پر جبیز نازل ہوا۔ اور اسی جبیز کو اس نے ردیا یا الہام سمجھ لیا ہے اور جبیز کی تشریح حضرت مرزا صاحب نے یہ فرمائی کہ جبیز دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اترے اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں اور جبیز اس خشک روٹی کو کہتے ہیں۔ کہ دانت اس کو نہ توڑ سکیں اور وہ دانت کو توڑے اور امعا یعنی انتڑیوں کو پھاڑے اور قبض پیدا کرے۔ پس اس لفظ سے بتلایا کہ چراغدین کی یہ رسالت اور یہ الہام محض جبیز اور اس کے لئے مہلک ہیں مگر دوسرے اصحاب جن کی توہین کرتا ہے یعنی میرے مخلص مریدان پر مائدہ نازل ہو رہا ہے۔ اور ان کو خدا کی رحمت سے ایک بڑا حصہ ہے۔

اور پھر یہ بھی الہام ہوا تھا کہ انی اذیب من یریب۔ یعنی میں فنا کر دوں گا۔ میں غارت کر دوں گا۔ میں غضب نازل کروں گا اگر اس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا اور رسالت اور مامور ہونے کے دعوے سے توبہ نہ کی اور خدا کے انصار میں جو سالہائے دراز سے خدمت اور نصرت میں مشغول اور دن رات صحبت میں رہتے ہیں ان سے عفو تقصیر نہ کرائی کیوں کہ اس نے جماعت کے تمام مخلصوں کی توہین کی۔ کہ اپنے نفس کو ان سب پر مقدم کر لیا حالانکہ خدا نے بار بار براہین احمدیہ میں ان کی تعریف کی اور ان کو سابقین قرار دیا اور کہا۔

اصحاب الصفۃ وما ادراک ما اصحاب الصفۃ

پس اس موقع پر بالمقابل دو شخص ہیں۔ جو مدعی رسالت ہیں پس طالب حق کے لئے کیسی کھلی راہ ہے۔ کہ اب ان دونوں کے انجام کا منتظر ہو کہ خدا اپنی تائیدات کس کے شامل حال کرکے اس کی نصرت کرتا ہے اور کس کو تباہ کرتا ہے کیونکہ اس کی جناب میں سچا اور جھوٹا یکساں عزت نہیں پا سکتا چنانچہ اس خدا نے جس کی ہمیشہ سے یہ سنت چلی آئی ہے کہ وہ اپنے رسولوں اور مومنوں کی مدد کیا کرتا ہے اور اس کے دشمنوں کو اس کے سامنے ہی ہلاک کرتا ہے ایسا ہی کر دکھلایا کہ اپنے کلمات جو اس نے اپنے اس برگزیدہ رسول کی معرفت لوگوں پر ظاہر فرمائے تھے۔ ۴ اپریل ۱۹۰۶ء کو پورا کرکے حق کو ظاہر کیا اور باطل کو ملیامیٹ کر دیا۔ جیسا کہ اس کا فرمان ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا معہ فی الحیوٰۃ الدنیا اور جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ اور وہ یوں واقع ہوا کہ گذشتہ ماہ مارچ ۱۹۰۶ء کو چراغدین ساکن جموں کے دو لڑکے اور ایک لڑکی خدا کے غضب میں یعنے طاعون میں مبتلا ہو کر مر گئے اور اسے سخت صدمہ پہنچا اور پھر خود سخت طاعون میں ماخوذ ہو کر ۴ اپریل کو بعد اس جہان سے کوچ کر گیا اور طالبان حق کے لئے ایک بڑا نشان چھوڑ گیا۔ ایک شخص نے اس کی بیوی سے اور محلہ داروں سے دریافت کرکے اس کی بیماری اور پھر موت کے جو حالات تحریر کئے ان سے پیشگوئی کے سارے الفاظ بالکل پورے ہوتے ہیں وہ لکھتا ہے کہ [illegible] اس کے نیچے مرے تو اکثر لوگوں کو [illegible] خدا کا بھی [illegible] ہو گیا ہے اور جبیز کا نمونہ

بیمار ہوا تو بیمار ہوتے ہی اُس کا گلا پکڑا گیا۔ پہلے اسے فیور پلیگ ہوگیا۔ بعدازاں نمونیا پلیگ ہوگیا۔ اور اس سے کچھ کھایا پیا نہیں گیا۔ اور اگر بعد مشکل کچھ کھایا بھی۔ تو اس سے کچھ حلاوت نہ پہنچی۔ بلکہ اُلٹا نقصان۔ اور کہ اس نے بیماری کے دنوں میں پاخانہ نہ پھیرا۔ بلکہ سخت قبض رہا۔ اور وہ اپنی اس حالت میں یہ کہتا رہا۔ کہ خدا پر اب مجھے کسی قسم کی امید نہیں ہے۔ اگرچہ پاس کے لوگ اسے کہتے رہے کہ خدا سے فضل طلب کرو۔ وہ فضل کرسکتا ہے۔ لیکن اس کے وہی الفاظ ہوتے تھے۔ غرض کہ یہ حالات جو اس شخص نے اس کی بیوی۔ محلہ دار دل۔ اور اس ڈاکٹر سے جو کہ زیر علاج رہا تھا۔ دریافت کرکے لکھے ہیں۔ اس پیش گوئی کے بالکل مطابق پورے ہوئے ہیں۔ جو آج سے چار سال پہلے شائع کی گئی تھی

اب میں اپنی قوم کی خدمت میں یہ سارے حالات اور واقعات پیش کرکے پوچھتا ہوں کہ کیا اب بھی متلاشی حق کے لئے سیدھی راہ نہیں کھلی؟ ضرور ہے۔ اگر خود کوئی شخص اس کے دیکھنے کے لئے آنکھیں نہ رکھتا ہو۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ نہ خدا کا۔ کیا کوئی منجانب اللہ جو کہ اپنے دعوے میں سچا ہو۔ خدا کی نسبت ایسا گمان رکھ سکتا ہے اور خدا سے مایوس ہوسکتا ہے۔ خواہ کیسی ہی سخت بری حالت اور امتحان اُن پر وارد ہو۔ اور مصیبتوں سے پامال کیوں نہ ہو جاوے؟ اکثر انبیاء گذرے ہیں۔ جن کو سخت سے سخت اذیتیں پہنچی ہیں۔ مگر وہ اپنی زبان پر خدا کی نسبت کوئی شکوہ شکایت کا حرف نہیں لائے اور آخر کو کامیاب ہوئے۔ بہت سے ایسے لوگ ہوں گے اور میں جانتا ہوں۔ کہ جن کو سخت طاعون ہوا۔ یہاں تک کہ ان کے رشتہ داروں نے اس کی زندگی سے نا اُمید ہو بیٹھے۔ اور سورۃ یٰسین بھی ان پر پڑھی گئی۔ مگر آخر کو وہ بچ گئے۔ ایک شخص کے ایسا دعوے کرنے پر اس سے ایسے کلمات نکلنے اور خدا کا منکر ہوکر مرنا یہ اس کے منجانب اللہ نہ ہونے کی دلیل ہے اور خدا سے نبی اور رسول تو الگ رہے۔ ایک مومن بھی نا امید اور مایوس نہیں ہوسکتا۔ ہاں کافر لوگ خدا کی رحمت اور فضل سے نا امید اور مایوس ہوتے ہیں۔ دوسرے خدا کے برگزیدہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں صرف اس قدر لکھ دینا کافی ہے۔ کہ خدا اپنے فضل سے دین اور دنیا میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے رہا ہے۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا کلام نہیں ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب ع پر چار سال پہلے پیشگوئی کے رنگ میں نازل ہوا۔ اور وہ چھاپ کر عام طور پر شائع کیا گیا۔ اور بالکل ہو بہو اس کے مطابق پورا ہوا اگر کسی کو شک ہو۔ اور وہ جرأت کرسکتا ہو۔ تو اس کی مثل کچھ کر دکھائے۔ تا لوگوں کو پتہ لگ جائے اور لوگ اس کی اس مثال سے فائدہ اٹھا دیں۔ مگر میں یقیناً کہتا ہوں اور مجھے خود ایسا یقین ہے۔ جیسے ایک اور ایک دو کا یقین ہے۔ کہ بے شک یہ خدا کا کلام ہے۔ اور خدا ہی اس کا اوپر اکرنیوالا ہے اور حضرت مرزا صاحب ع (جانم فدائت) اس زمانہ میں خدا کے سچے رسول ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لائے تھے۔ اس پر لوگوں سے عملدرآمد کرانے کے لئے آئے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ جو ان کو محبت اور عشق ہے اسی کے باعث یہ سب رتبہ پایا ہے اور خدا نے اپنے برکات اور فضل نازل فرمائے۔ اور اپنے پاک کلام سے مشرف فرما رہا ہے۔

خوش قسمت وہ آدمی ہے۔ جو عبرت حاصل کرے اور خدا سے ڈرے اور صادق کا ساتھ دے۔ بدبخت وہ جو خدا کے ہر نشان کو بے پرواہی سے دیکھتا ہے۔ ان کی بھی خدا کی نظر میں کوئی قدر نہیں اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

میں اپنی قوم کے افراد کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ خدا کے لئے اس معاملہ کو سوچیں اور ضرور سوچیں۔ خدا آپ لوگوں کو ہدایت دے۔ اور حق کی راہ دکھائے آمین ثم آمین۔

خاکسار محمد نصیب احمدی قادیان

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے ملاحظہ کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ سوا یک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو کا اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل انکھوے پانی بہنا کمزوری بصارت دھندجالا پھولا شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸ر **منجن دندان** لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں ایک دفعہ لگاتے ہی مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مریض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۸ر۔ **سونے چاندی کی گولیاں**۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بد اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیے کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کی شناکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں لیس کمزور کے لئے آب حیات ہیں قیمت ساٹھ حبوب عہ۔ **المشتہر**

بجلی کے ذریعہ سے نامردی و سستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ بہت سے کئی آدمی گھر چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ و جگر وغیرہ دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض لگ جاتی ہے دن بدن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے بزدلی بڑھتی جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل دھڑکتا ہے غرضیکہ اس امراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی زندگی کی حالت دیکھ کر جاپان کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا تیار کرکے بھیجتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو کر مکمل تندرست (جس میں روغن طلا برقی روغن مالش و قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ بے عیب دوایات کے صرف تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصولڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان میں نہایت مقوی اجزا مثلاً فولاد کونین ڈامیانہ کوکا کولا ونیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوان مردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے۔ ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "میڈ ان انگلینڈ" تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے قیمت فی شیشی ۲۴ گولی معہ محصولڈاک ڈیڑھ روپیہ (عہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک انکشاف

قیمت
فی ڈبیہ عہ

وزن ۵ تولہ
خوراک ۲ ماشہ

جس کا یاد رکھنا آپ کیلئے اشد ضروری ہے

الٰہی میں کیونکر کروں شکر تیرا
تو خالق میں مخلوق - ہے فرق اتنا
کئے فضل تونے میں مجھ پر تو لاکھوں
کروں کس طرح شکر پھر تیرا مولیٰ
قلم جس لئے میں نے اب ہے اٹھائی
مراد میں ہمیشہ تو بر لانے والا
مراد اس سے ہے جو وہ کردے تو پوری

تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
زمین اور سما میں ہے ذرّے کا جتنا
ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
میں عاجز ہوں گندہ، در بندہ تیرا
تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
جو مانے تجھے اس کا غم کھانے والا
تو قادر توانا ہے - بندہ حضوری

خدا تعالیٰ کے احسان وکرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اس نے ہندوستان بھر میں اور اس کے باہر پہنے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن طبیعتوں کو کس طرح اپنا گرویدہ بنالیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں ہے نہ کسی سے مخفی نہیں اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اس کو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اس کے لئے تعریف سے بھرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت، رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ، اپنے حاکم یا محکوم کی طفیل آپ کے کان تک ضرور پہنچ چکے ہونگے۔ کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اس کے زود اثر ہونے اور اپنی قوت کی بے مثل ہونیکا چرچا نہ ہو اس لئے اس کے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

اب مجھے جو کچھ آپ سے کہنا ہے وہ یہ ہے

کہ بعض نادان بھائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گدگدی ہونے لگی اور بعض نے نہایت کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیرونجات کے سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنے کے لئے ہماری اشتہار کے اکثر حصہ کی بعینہ نقل ہی کر دی اور اس طرح نام کے تھوڑے سے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کر دئے اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں معاً یہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جسکی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں اور بعض نے شروع ہی سے یہ بھی لکھدیا کہ اب اسکی قیمت نصف یا چہارم کیجاتی ہے حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار ان کے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تھا۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

خدا تعالیٰ پر تو بھروسہ ہے ان کی حالت کی اصلاح فرمادے تاکہ یہ لوگ اس بت پرستی سے باز آویں اور سمجھیں کہ رزق محض حضرت ہی کی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔

ان اشتہاروں سے بہانتک لوگوں نے دھوکہ کھایا کہ:-

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہنچے کہ آپکا اشتہار نصف قیمت فلاں جگہ سے یا فلاں اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کرکے اتنی ڈبیہ بھیجدیں تب ان کو جواب لکھے گئے کہ آپنے دھوکہ کھایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتی ہے کہ ہم اس کو نصف قیمت پر دیسکیں۔

خیر! آمدم برسر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑھنے سے آپ کو مذکورہ بالا علم تو ہوگیا ہے اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپکی نظر سے گذریگا تو یقیناً آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے اور اس اشتہار کے دینے والے کا کیا منشاء ہے۔

یہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ ان کی دوائی نہ خریدیں یہ آپکا اختیار ہے اور خدا تعالیٰ سب کا رزاق ہے یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا۔ ویسا ہی اسکا معاوضہ پائے گا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کیواسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

کہ اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے کامیاب بننا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ اور کسی شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا اور نہ خالی اشتہاری چوری اور ہیر پھیر سے سوائے خسران کے کچھ نصیب نہ ہوگا اور عاقبت ناحق برباد ہوگی۔

مثال کے طور پر تمہیں ایک نظیر بتا دیتا ہوں۔

اسکے بعد بھی اگر نہ سمجھو۔ تو پھر تمہیں بحوالہ خدا کرتا ہوں (واللہ عزیز ذو انتقام) دیکھو اور سوچو کہ جب زادمیانگہ نے میرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہاں تک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تھا مگر جب دنیا نے اُسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب تقریباً ہر ایک اشتہار میں میرے کا سرمہ موجود ہے مگر تم ہی خدارا سوچ لو کہ کون کامیاب ہو گیا اور دوسروں کو کیا ملا۔ فرض کرو کہ اگر تم نے کسی مکر و حیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد و لجاجت سے کسی کو ہمخیال بھی بنالیا تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے مانا کہ تم دنیاوی بادشاہت کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہو لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پا سکتے کیونکہ وہ دل کے بھیدوں اور نہاں در نہاں اسرار کا واقف ہے۔

اب ناظرین سے میری اک عرض یہ ہے

کہ کم سے کم آپ اس دھوکہ میں کبھی نہ آویں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھا خواہ وہ ہمارے اشتہار کا کیسا ہی ملتا جلتا ہو یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب ہو تو یہ سمجھ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ اشتہار دینے والے کی اپنی غرض ہے پھر خریدو یا نہ خریدو یہ آپکا اختیار ہے اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھئے۔

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور کیونکہ اسکا ایجاد کرنیوالا یہی خاکسار اور ہندوستان میں کامیاب ہونیوالی بفضلہ یہی دوائی ہے جس کا نام مفرح عنبری ہے۔ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۰۶ء

بروز پنجشنبہ قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

احمد مسیح کے ساتھ مباہلہ منظور

۲۔ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں مجھے دہلی کے اندھے عیسائی احمد مسیح کا اشتہار ملا تھا جس میں عیسائی مذکور نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان آخری فیصلہ کرنے کے واسطے مجھے مباہلہ کے واسطے طلب کیا اس کے جواب میں ۵ مئی کے اشتہار میں میں نے اس دعوت کو قبول کیا۔ بدیں شرط کہ لاہور کلکتہ مدراس اور بمبئی چار مقامات کے بشپ صاحبان اس مباہلہ میں شامل ہوں اور اس شمولیت کیواسطے ان کے لئے تکلیف سفر برداشت کرنے اور کسی ایک جگہ جمع ہونے کی بھی شرط قرار نہیں دی کیونکہ میرے نزدیک مباہلہ تحریری بھی ہوسکتا ہے چنانچہ یہ اشتہار علاوہ علیحدہ چھپنے کے اخبار بدر مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ اول پر اور اخبار الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۱ پر بھی شائع ہوچکا ہے اور اس کے جواب کے واسطے تین ماہ کی لمبی مہلت بھی دیگئی ہے لیکن آج مجھے خیال آیا ہے کہ اس مباہلہ میں عیسائی صاحبان کو اور بھی سہولت دی جاوے تا کہ ان کا کوئی جھوٹا عذر بھی باقی نہ رہے اس واسطے میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مباہلہ کیواسطے خود احمد مسیح نابینا کے بالمقابل ہی طیار ہوں۔ بشپ صاحبان اگر پسند نہیں کرتے تو وہ بالمقابل اپنا نام پیش نہ کریں بلکہ اپنی تحریری سند دیکر بذریعہ چھ[illegible] کے اخبار پاینیر یا سول میں [illegible] مغلوب ہونا ہر چہار بشپ[illegible]

جاویگا۔ یہ بات کہ [illegible] اس واسطے کہتے ہیں [illegible] احمد مسیح ایک گمنام آدمی ہے اور جب تک بشپ صاحبان اس کو اپنا قائم مقام نہ بنادیں قوم پر کچھ اثر نہیں ہوسکتا لیکن اب معاملہ بہت آسان کر دیا گیا ہے امید ہے کہ بشپ صاحبان پورے غور و فکر کے بعد اس مباہلہ کو منظور کرلیں گے۔

مکرر آنکہ اگر ہر چہار بشپ منظور نہ کریں تو صرف لاہور کے بشپ صاحب کی ہی تحریر کافی سمجھی جائیگی۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعود۔ قادیان

۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

ڈائری

القول الطیب

۱۰ مئی ۱۹۰۶ء۔ احمد مسیح عیسائی کے حضرت کو مباہلہ کے واسطے بلانے کا ذکر تھا۔ (جس کا جواب منظوری گذشتہ اخبار میں شائع ہوچکا ہے) فرمایا۔ مباہلہ ایک آخری فیصلہ ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نصاریٰ کو مباہلہ کیواسطے طلب کیا تھا مگر ان میں سے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اب بھی عیسائیوں کے دلوں پر حق کا رعب طاری ہے اور امید نہیں کہ کوئی بشپ مباہلہ کے میدان میں آوے لیکن اگر کوئی آئیگا۔ تو ہمیں یقین کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک بڑی کامیابی دیگا۔ مباہلہ دشمن ایک اعلیٰ درجہ کا ہتھیار ہے۔

فرمایا اس زمانہ میں مسلمان [illegible]

فضول ہے [illegible]

نکلے گا۔ کوئی کہتا ہے امت میں سے ایک فرد ہوگا۔ کوئی کہتا ہے وہی پہلے ہی مسیح ہوگا۔ غرض اس قدر اختلاف کے ساتھ تعجب ہے کہ پھر یہ ہمارا مقابلہ کرتے ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ آنے والا حکم ہے وہ تمام بحثوں کا خاتمہ کرتا ہے اور اختلافی امور کے درمیان میں سے ایک سچی راہ پیش کرتا ہے اور وہی ماننے کے قابل ہے۔

۸۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ بوقت عصر۔ فرمایا۔ جب تک کہ انسان بالکل خدا کا نہ ہوجائے۔ وہ کچھ نہ کچھ مس عذاب اس دنیا میں پاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض افراد دنیوی آرائش اور آرام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور اس میں مصروف ہیں۔ ان کو چاہئے۔ کہ اپنی عملی حالت کو درست کریں اور خدا تعالیٰ کی طرف پورے جوش اور طاقت کے ساتھ جھک جاویں۔

فرمایا۔ جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی کمزور ہو تو اس کے حق میں برا بھلا کہنے میں جلد بازی نہ کرو۔ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ پہلے ان کی حالت خراب ہوتی ہے۔ پھر یک دفعہ ایک تبدیلی کا وقت ان پر آجاتا ہے جیسا کہ ان کی جسمانی حالت بہت سے مرحلے طے کرتی ہے۔ پہلے نطفہ ہوتا ہے۔ پھر خون کا لوتھڑا اور ایک ذلیل سی حالت ہوتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ترقی ہے۔ ایسے ہی انبیاء کے سوائے سب لوگوں کو تمام مراحل کرنے پڑتے ہیں۔ [illegible] کی صحبت سے انسان [illegible] پھر سلسلہ بیعت کی ضرورت ہی کیا ہوتی۔ سلسلہ [illegible] کمزور آدمی رفتہ رفتہ طاقت پکڑتا ہے [illegible] غور کرو۔ جب کافر مومن بن سکتا [illegible] نہیں بن سکتا۔ انسان پر کئی [illegible] ہوتے ہیں۔

۲۴۔ اپریل ۱۹۰۶ء [illegible]

میں قریب ایک [illegible]

اذان نماز [illegible]

کہ حضرت [illegible]

بدرِ منوّر

۲۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

پارہ ۲۶ رکوع ۱۱

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۱۸ جلد ۲ مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

وَهُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَکَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ عَلَیْهِمْ ط وَکَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا۔

ترجمہ۔ وہی خدا ہے جس نے روک رکھے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے وادی مکہ میں بعد اس کے کہ تمہیں ان پر غالب کیا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ جب کہ مسلمان حدیبیہ میں ڈیرا لگائے ہوئے تھے۔ اس وقت کفار کا ایک گروہ اچانک مسلمانوں پر خفیہ طور پر آپڑا۔ مگر وہ گروہ گرفتار ہوگیا۔ اور مسلمان ان کے ہاتھوں اذیت اٹھانے سے بچ رہے۔ بعد میں بہ سبب صلح ہو جانے کے ان کو چھوڑ دیا گیا اس طرح کفار بھی بچ رہے اور مسلمان بھی بچ رہے اور کوئی کشت وخون آپس میں نہ ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو نرمی کا سلوک ہو رہا تھا یہ اس کا نتیجہ تھا ورنہ کفار تو ایسے ہی کرتوت ہمیشہ کرتے تھے۔ وہ قابل سزا ہو چکے تھے۔

هُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْیَ مَعْکُوْفًا اَنْ یَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِیْبَکُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ بِغَیْرِ عِلْمٍ لِیُدْخِلَ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ لَوْ تَزَیَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا

ترجمہ۔ وہی لوگ ہیں جو کافر ہوئے اور تمہیں مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکا۔ اور قربانی روکی گئی اس بات سے کہ حلال ہونے کی جگہ پر پہنچے۔ اور اگر ایسے ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے اور ناواقفی کے سبب انہیں بھی کچل ڈالتے۔ پھر اس بے خبری کے سبب تمہیں ایذا پہنچتی تو کہ داخل کرے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جسے چاہے۔ اگر مسلمان ایک طرف ہو جاتے۔ تو بے شک ہم عذاب کرتے۔ ان میں سے کفار کو دردناک عذاب۔ اس آیت شریف میں صلح حدیبیہ کی ایک حکمت اور فائدے کو بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس وقت مکہ میں بہت سے مسلمان مرد اور عورت مخفی تھے۔ جن میں سے بعض کھلے طور پر مسلمان ہو چکے تھے۔ اور بعض ہنوز مخفی تھے۔ بلکہ بعض ایسی استعداد کے لوگ تھے۔ کہ وہ عنقریب مسلمان ہو جانے والے تھے۔ اگر ایسے وقت میں جنگ چھڑ جاتی۔ تو بلا امتیاز وہ سب کے سب تہ تیغ ہو جاتے اور مسلمانوں کو جب بعد میں ان کا حال معلوم ہوتا۔ تو ایک بڑے رنج کا موجب ہوتا۔ اس واسطے حکمت الٰہی نے پہلے سے اس قسم کے سامان مہیا کر دئے کہ صلح ہو گئی اور جنگ نہ ہونے پائی اور وہ سب کے سب بچ گئے اور اپنے وقت پر مسلمانوں میں شامل ہو گئے اور بعد میں جب کفار نے جنگ کا سلسلہ چھیڑا۔ تو وہ مقدس روحیں سب ان میں سے الگ ہو چکی تھیں۔

اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلْزَمَهُمْ کَلِمَةَ التَّقْوٰی وَکَانُوْا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا۔ وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔

ترجمہ۔ جب کہ کفار نے اپنے دلوں میں ایک محبت پیدا کی جو جاہلیت کی محبت تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر ایک تسکین نازل فرمائی اور تقوے کی بات ان کو لازم کر دی اور وہ اسی کے بہت حقدار اور لائق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جاننے والا ہے۔ کیا معنے۔ کفار نے اس موقعہ پر بڑی ضد کی۔ اور ایسے شرائط پیش کئے۔ جو بظاہر مسلمانوں پر بہت سخت تھیں اور کہا کہ ہم ہرگز اس دفعہ عمرہ نہ کرنے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنوں کے دلوں میں ایسی تسکین نازل کی کہ انہوں نے وہ سب شرائط کفار کے تسلیم کئے اور یقین کر لیا کہ اس میں ہمارے واسطے بہتری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بالآخر ضرور ہم کو ہی فتح دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

نماز جنازہ

۱۔ میاں کریم بخش رنگریز مرحوم ساکن لاہور ۴ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو فوت ہوئے۔ منشی ہدایت اللہ صاحب کوچہ چابک سواراں لاہور سے ان کے نماز جنازہ کے واسطے درخواست کرتے ہیں۔ ۲۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ احباب نماز جنازہ کی درخواست حافظ صاحب کرتے ہیں (۳) برادرم محمد امین صاحب پراچہ ساکن بھیرہ کی زوجہ مرحومہ کا جنازہ معہ ہر دو مذکورہ بالا جنازوں کے ۱۱ مئی جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ حضرت قدس نے پڑھایا ۴۔ عاجز راقم (محمد صادق) کی لڑکی آمنہ بیگم جو اگست سنہ ۱۹۰۵ء میں پیدا ہوئی تھی۔ جمعہ کے دن ۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کی شام کو ۷ بجے کے قریب فوت ہوئی۔ ۱۲ مئی کی صبح کو جنازہ پڑھا گیا۔ اور دفن کی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے جلد درخواستیں بھیجکر منگا لو کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے۔

ایک عظیم الشان رعائت

اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لے سکتا ہے؟

۱۔ جو صاحب ۱۵ جولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور موازی چھ آنے اخراجات روانگی و محصولڈاک اور پونے تین روپیہ اخبار بدر روانہ کردیں گے انکو براہین احمدیہ صرف چار روپے میں دیجائیگی

۲۔ بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں بشرطیکہ وہ

ا۔ دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر ان کے چندے بھجوا دیں۔

ب ۱۹۰۶ء کے چندہ سمیت جو رقم ان کے ذمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیجدیں۔

معراج دین عمر

جن اصحاب نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین صاحب کی خدمت میں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ میں بمعہ قیمت رعایتی حقوق پر ارسال کی تھیں انکو براہین احمدیہ لاہور سے ہی روانہ ہوسکے گی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور میں موجود ہیں۔

باقی خریدار قادیان کے دفتر بدر سے منگوا سکتے ہیں۔ مینیجر بدر۔

گذارش قابل توجہ

چونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے اور کارخانہ کے اخراجات چلانے کے لئے روپیہ موجود رہنا چاہیئے۔ اور وہ اس طرح سے ہوسکتا ہے۔ کہ احباب اخبار کی قیمت پیشگی عطا فرماویں اس واسطے مجبوراً ہم نے مناسب سمجھا۔ کہ جہاں تک ہوسکے اپنے آپ کو اس بات کا پابند کریں کہ خریداروں سے قیمت اخبار پیشگی لی جائے۔ چنانچہ بعض وجوہات کے باعث مجبور ہونے پر ہم نے سلسلہ وار خریداروں کے نام اس مضمون کے کارڈ دفتر سے شائع کئے کہ یا تو خود قیمت بھیجدیں۔ یا فلاں تاریخ کا پرچہ بذریعہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے طیار رہیں اور یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ اگر کوئی صاحب یکمشت روپیہ نہ دے سکے۔ تو دو بار کرکے ہی ادا کردے۔ اور اگر کسی وجہ سے سردست قیمت ادا کرنے سے معذور ہی ہو۔ تو وہ بذریعہ کارڈ دفتر میں اطلاع دیدے۔ تاکہ اس کے نام وی۔ پی ارسال نہ کیا جاوے۔ اس پر بعض احباب نے تو خود ہی قیمت بھجوائی۔ اور بعض نے وی۔ پی وصول کرکے مشکور فرمایا لیکن ان دوستوں پر کیسا افسوس ہے کہ جنہوں نے باوجود ایسی تاکید کے اپنی معذوری کی اطلاع ایک پیسہ کے کارڈ پر نہ دی۔ اور خاموشی سے یہ خیال کرکے کہ وہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے طیار ہیں۔ ان کے نام وی۔ پی جاری ہوگئے اور انھوں نے واپس کردئے۔ اور بجائے کچھ فائدہ پہنچانے کے الٹا ۲ ر کا نقصان کارخانہ کو پہنچایا۔ ایسے لوگوں پر کیا امید کی جاوے۔ کہ وہ اخبار کے بہتری کے خواہاں ہیں۔ پس احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اخبار کی قیمت ہمیشہ پیشگی ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ اور آئندہ اس معاملہ میں وہ احتیاط سے کام لیں اور کارخانہ اخبار بدر کے اعانت سے حصہ لیں۔ اگر کسی صاحب کو وی۔ پی لینا منظور نہ ہو تو فوراً اطلاع کرنی چاہیئے کیونکہ کافی وقت پہلے ویکر خط لکھا جاتا ہے۔ مینجر۔

دینیات کا پہلا رسالہ

جس کو حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے لکھا ہے اور شیخ یعقوب علی صاحب نے چھپوایا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں نماز کی دعائیں۔ تیمم۔ اذان۔ وضو۔ اوقات نماز۔ فرائض سنن نماز۔ وغیرہ کے سب ضروری مسائل درج ہیں اور آخیر میں قرآن شریف کی چند آخری سورتیں بھی درج ہیں۔ غرض ابتدائی بچوں کے واسطے نماز کے سکھلانے کا پورا مجموعہ ہے۔ رسالہ ۴۰ صفحہ کا ہے۔ اور قیمت ا ر ہے۔

دعا مدد۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی ہمشیرہ بیمار ہے احباب دعا کے واسطے درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا دے۔

رسید زر

۱۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ نمبر ۵۳۹۔ محمد عمر صاحب — للعہ
۲۲۔ " " نمبر ۱۱۰۱۔ بابو کریم بخش صاحب — عہ
۲۳۔ " " نمبر ۱۰۵۰۔ محمد بخش صاحب — عا/
۲۳۔ " " نمبر ۱۰۲۵۔ الٰہی بخش صاحب — ے
۲۳۔ " " نمبر ۷۶۹۔ ولی محمد صاحب — عہ
۲۳۔ " " نمبر ۸۵۹۔ جان محمد صاحب — عا/
۲۳۔ " " نمبر ۹۹۴۔ محمد دین صاحب — عا/
۲۴۔ " " نمبر ۱۰۲۴۔ حکیم محمد یٰسین صاحب — عا/
۲۴۔ " " نمبر ۳۰۳۔ راجہ شیر محمد صاحب — صہ
۲۵۔ " " نمبر ۱۰۱۵۔ نور محمد صاحب — ۵/
۲۵۔ " " نمبر ۱۱۲۲۔ محمد یار صاحب — عہ
۲۶۔ " " نمبر ۹۴۵۔ رحیم بیگ صاحب — عا/
۲۷۔ " " نمبر ۹۰۲۔ امیر محمد صاحب — ے
۲۷۔ " " نمبر ۶۲۲۔ عبدالرحمان صاحب — عہ
۲۸۔ " " نمبر ۱۷۲۔ سید سرور شاہ صاحب — عا/
۲۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ نمبر ۴۳۵۔ گلاب الدین صاحب — ۳ر

حضرت مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اگر مناسب خیال کریں ۔ تو مندرجہ ذیل تجویز شائع فرماویں ۔

ایک عمدہ تجویز

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی وفات کے بعد خطوط اور خصوصاً چندوں کی رسیدوں کے آنے میں خاص قسم کی لاپرواہی ہو رہی ہے ۔ جس کا دفعیہ میرے خیال میں ضروری ہے ۔ مرحوم ڈاک کے کام میں نہایت چست تھے اور چندوں کے جمع کرنے ۔ تقسیم کرنے اور پھر سب کو رسیدیں بھیجنے میں بڑے اعلیٰ درجہ کے محتاط تھے ۔

۱ ۔ کیا ہی اچھا ہو ۔ اگر دارالامان کے احباب میں سے ایک صاحب سب کے مشورہ سے پبلک یا جنرل آمین مقرر کر دیا جاوے اور بیرونجات کے احباب پنے چندے ان کے نام روانہ کر دیا کریں اور وہ چندوں کو بموجب تفصیل تقسیم فرما کر فرستندہ کے نام بذریعہ کارڈ اطلاع بھیجدیا کریں ۔ جس سے کہ دل کو تسکین اور چندہ کے پہونچ جانے کی خوشی ہوتی ہے نیز ہر روز جو بیرونجات کے احباب بہ سبب ناواقفی دیگر مدوں کے چندے حضرت اقدس کے نام بھیج کر کے آپ کی تضیع اوقات کرتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا آدمی دارالامان میں نامزد نہیں ہے کہ جس نے ہر قسم کے چندے تقسیم کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا ہوا ہو اس بات کی اطلاع تو میں نے اکثر بدر اور الحکم میں پڑھی ہے کہ مدرسہ کا روپیہ آمین مدرسہ کے نام ۔ لنگرخانہ کا روپیہ حضرت اقدس ؑ کے نام اور یتیم خانہ کا روپیہ فلاں شخص کے نام ۔ اور فلاں کا روپیہ فلاں کے نام آیا کرے ۔ لیکن اس طرح علیحدہ علیحدہ روپیہ بھیجنے میں جو کچھ خرچ پڑتا ہے ۔ اس کی بابت کبھی بھی توجہ نہیں کی گئی ہے ۔

قطع نظر ان احباب کے جو ہر ایک مد میں پانچ روپیہ ماہوار ۔ یا اس سے بھی زیادہ دیتے ہیں ۔ اکثر اصحاب ایسے بھی ہیں کہ جن کا مجموعہ چندہ ماہوار دو تین روپیہ ہوتا ہوگا ۔ پس اگر وہ تین روپیہ کو چار مدوں میں بھیجنا چاہے تو کیا اسے ہر ایک کے نام علیحدہ علیحدہ منی آرڈر بھیجنا چاہیئے؟ نہیں ہرگز نہیں ۔ بلکہ میرے خیال میں یہی بہتر طریقہ ہے کہ مشتہر شدہ امین کے پاس چندہ بھیجکر تفصیل بذریعہ کوپن یا کارڈ روانہ کی جاوے تاکہ امین مذکور تقسیم کر کے ہر ایک مد کے امین سے ایک کارڈ پر رسید لیکر کارڈ بنام فرستندہ بھیجدے ۔ ہاں اس طرح رسیدی کارڈوں کیواسطے یا تو امین صاحب کے پاس کوئی علیحدہ مد ہو یا فرستندگان جوابی کارڈ پر تفصیل تحریر فرمایا کریں جو کہ بہت ہی مناسب ہے ۔

۲ ۔ یہ کہ دارالامان سے ایک ماہواری رسالہ نکلا کرے جس میں تمام احباب چندہ دہندگان کی رقوم چندہ معہ مفصل پتہ درج ہوں یا یہ سمجھیں کہ ہر ایک مد کے رجسٹر کی ماہواری نقل شائع ہوا کرے خواہ پھر اسی رسالہ کو بعض دیگر مضامین سے بھی آراستہ کر لیا جا سکتا ہے ۔ اس میں تین فائدے ہیں ۔

اَ ۔ اپنی جماعت کے احباب سے واقفیت پیدا ہوتی ہے اور محبت بڑھتی ہے

بَ ۔ جوشیلے احباب کے چندوں کی رقمیں دیکھکر بقدر تا چندہ زیادہ دینے کی تحریک پیدا ہوتی ہے ۔

جَ ۔ جن احباب کے نام لقا یا سہواً ان کے نام لقا یاد کیئے جاوینگے تاکہ وہ آئندہ وقت پر چندہ روانہ کرنے کی کوشش کیا کریں ۔

۳ ۔ یہ کہ بیرونجات کیواسطے ایک واعظ کی اشد ضرورت ہے جو کہ ان مختلف جگہوں میں جا کر وعظ کیا کرے جہاں اپنی جماعت کے لوگ تو بستے ہیں لیکن بہ سبب ناواقف ہونے ضروریات سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چندوں کے ادا کرنے میں سست ہیں یا بالکل نہیں دیتے ۔ نیز واعظ صاحب بعض ضروری مسائل کی بابت بھی وعظ فرما کر ایک قسم کی تبلیغ کیا کریں ۔ اور ہر ایک احمدی سے حسب توفیق چندے کا اقرار کرا کے امین مذکور کے پاس اس کا نام روانہ کرا کر ماہواری رسالہ میں شائع کرا دیا کریں ۔ جبکہ حضرت اقدس ؑ ایک دھیلا تک چندہ قبول فرماتے ہیں ۔ تو پھر کیوں نہ ہر ایک احمدی کو حسب توفیق چندہ دینے کا عادی کیا جاوے ۔ میرے خیال میں بہت سے گاؤں کے گاؤں ایسے ہوں گے جہاں سے ایک پیسہ بھی چندہ کبھی نہیں آیا ۔ حالانکہ وہ احمدی ہیں اور اگر ان سے طلب کیا جاوے تو بڑی خوشی سے دینگے لیکن یہ سوال کہ ان کی طرف سے پھر کیوں چندہ نہیں آتا اس کی یہی وجہ ہے کہ ان بیچاروں کو خبر ہی نہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں چندہ کی بھی ضرورت ہے ۔

میں نے اکثر دیکھا ہے کہ مختلف انجمنوں کے واعظ مختلف شہروں میں جاتے ہیں اور دلچسپ وعظ اور لکچر سنا کر بہت سا روپیہ اکھٹا کر کے لیجاتے ہیں ۔ اس کی وجہ کیا ہے ۔ میرے خیال میں اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ ضروریات کو زبانی بیان کرتے ہیں جس سے لوگوں میں ایک تحریک پیدا ہوتی ہے اور چار طرف سے چندہ جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے ۔ اگر رسالہ کی ماہوری اجرا کی تجویز ہو جاوے ۔ تو پھر امین صاحب کو علیحدہ علیحدہ رسیدیں بھیجنے کی بھی ضرورت نہ رہے گی ۔

اگر علیحدہ رسالہ جاری کرنے میں خرچ زیادہ پڑنے کا احتمال ہو تو پھر مولوی شیر علی صاحب جو ایک ماہواری رسالہ "ورتعلیم الاسلام" جاری فرمانے لگے ہیں ۔ اسی کے آخر میں چند ورق بڑھا کر ہر ایک مد کے چندوں کے رجسٹروں کی نقل شائع ہو جایا کرے جو کہ امین صاحب تیار کر کے ان کو دیدیا کریں گے بیشک اس طریقہ نہایت ہی کم خرچ ہوگا ۔

امید ہے کہ دارالامان کے صاحب خصوصاً اور دیگر احباب عموماً ان سطور پر غور فرما کر اگر مناسب خیال فرما دیں تو کچھ کارروائی شروع کریں گے ۔ والسلام

عاجز ۔ سید قاضی غلام حسین ڈیپٹی اسسٹنٹ گورنمنٹ کیٹل فارم حصار ۔

پاک شاعری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب بدر زاد عنایتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ چونکہ میں نے چند اشعار مدحیہ در شان امام ہمام مسیح موعود علیہ السلام تصنیف کئے ہیں لہٰذا بعد اصلاح اپنے اخبار صداقت آثار کے کسی کونہ میں جگہ دیکر ممنون و مشکور فرماویں ۔

اشعار مدحیہ

دل میں ہے میرے بھری دید کی حسرت تیری
کس طرح دیکھوں میں وہ چاندسی صورت تیری

پھر دیا مارے حیا منہ کو چھپائے اپنے
آکے جھانک دیکھے جو بنی نورکی صورت تیری

جب تجھے اہل زمیں مانیں نہیں کیا غم ہے
آسمانوں پہ ملک کرتے ہیں عزت تیری

اس کا کر سکتے ہیں کیا اے میرے مولا دشمن
جب حفاظت میں اُسے رکھتی ہے نصرت تیری

ہوتے ہیں در پہ تیرے زندہ ہزاروں مُردے
کیا عجب کیمیا ہے صحبت و قربت تیری

قادیاں جسے امان تونے بنایا یارب
کس کو معلوم یہ تھی قدرت و حکمت تیری

چھوڑ دولت کو تیرے در پہ پڑے ہیں کتنے
کھینچ لائی ہے وطن سے انہیں رغبت تیری

یوں تو گھر بیٹھے بہت بکتے ہیں پیر و مُلّا
قادیاں جاتے نہیں دل میں ہے دہشت تیری

دین کو تو ہی ثریا سے زمیں پر لایا
کیسے نادان ہیں جو کرتے نہیں حرمت تیری

تجھ کو خالق نے عجب رتبۂ عالی بخشا
کتنے اُمرائے زماں کرتے ہیں خدمت تیری

پادری ، مولوی اور نیچری سارے بھاگے
تاب لائے نہ کوئی دیکھ وہ جرأت تیری

تو محمدؐ کا ہے پیارا ہے خدا کا مرسل ؛؛ اس لئے ہوتی عالم میں ہے شہرت تیری
دوستوں پر جو کرم ہے تو تعجب کیا ہے ؛؛ دشمنان تیرے جو ہیں ان پہ ہے رحمت تیری
دھوم اتنا ہی چلا حق کی اشاعت دیکھی ؛؛ بادشاہ کبروں سے ڈھونڈیں گے وہ برکت تیری
ہے وہی بندۂ رب اور نبی کا اُمت ؛؛ اپنے دل میں جو سدا رکھتا ہے الفت تیری
میں سمجھتا ہوں یقین مرتد و ملعون اسکو ؛؛ دل میں جو اپنے رکھے میرزا کلفت تیری
فکر ہے دین کا تجھے تو ہے غلام احمدؐ ؛؛ نام ہے جیسا ترا ویسی ہے خدمت تیری
دین کے کام میں تو عمر گھٹائی اپنی ؛؛ اس بڑھاپے میں بھی اللہ ری ہمت تیری
خاکپ تیرا ہوں تو مجھکو بلالے در پر ؛؛ استاتی ہے مجھے ہر گھڑی فرقت تیری

راقم ۔ سید رسول بخش احمدی ۔ المتخلص خاکپا ۔ مدرس مدرسہ کیرنگ کلمہ خورد

ایک مکی عرب کا سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا

اور اس کی شہادت

اما بعد۔ عرض کرتا ہے۔ امیدوار رحمت نواب احمد رشید نواب مجھ کو ایک زمانہ ہوا کہ ہندوستان میں وارد ہوں۔ ہر قسم کے لوگوں سے ملنے کا اتفاق رہا۔ ازاں جملہ حضرت اقدس امام الزمان مسیح موعود و مہدی مسعود جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے متعلق بہت کچھ مختلف باتیں سنتا رہا۔ موافق بھی۔ مخالف بھی۔ مگر بکثرت ان کے مخالف ہی رائیں سنتا رہا۔ چونکہ ان کی کوئی تصنیف و تالیف کبھی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ اور زیادہ تر مخالفوں سے ہی ملنا جلنا رہتا تھا۔ اس لئے میں بھی انکار و مخالفت پر تلا ہوا تھا۔ مگر صرف زبانی جمع خرچ تھا۔ یعنی کبھی قلم نہیں اٹھایا۔ اور الحمد للہ زبان سے بھی کبھی کوئی سخت کلمہ شاید نہ نکلا ہوگا۔ مگر پھر مخالفت مخالفت ہے۔ مجھ کو بارہ تیرہ سال کا عرصہ ہوا جبکہ میں نے مکہ معظمہ میں ایک خواب دیکھا تھا جس میں میں نے امام مہدی علیہ السلام سے بیعت کی تھی۔ اور اس خواب کے ظہور کا ہمیشہ منتظر رہتا تھا۔ اس کے بعد میں نے متعدد مقامات و مختلف اوقات میں کچھ آوازیں سنیں۔ کچھ خواب دیکھے۔ مگر حضرت اقدس کی خبر بھی جب تک میرے کان میں نہیں پہنچی تھی رفتہ رفتہ جب ہندوستان میں آنے کا اتفاق ہوا۔ تو میں نے سنا کہ ایک شخص مرزا غلام احمد صاحب قادیان میں ہیں جنہوں نے دعوے مسیحیت و مہدویت کیا ہے تو یہ بات کچھ ایسی بھیانک اور غیر مانوس معلوم ہوتی تھی۔ کہ اندازہ سے باہر اور خاص کر مخالفین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہوا۔ مگر اذا اراد اللہ امرا ھیا اسبابہ کے موافق حق کی روشنی مجھ پر ظاہر ہوئی۔ جب میں پنجاب میں پہنچا۔ تو قریب تین ماہ کے امرتسر رہنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں بھی حضرت اقدس کے مخالفین ہی سے زیادہ تر ملنے کا اتفاق رہا۔ جن سے بجز مخالفت کے دوسری بات ہی نہیں سنتا تھا۔ الغرض ایسی حالت میں یکایک جماعت احمدیہ میں سے دو ایک شخصوں سے حیات و وفات مسیح کے متعلق کچھ نیم گفتگو سی ہو کر رہ گئی۔ بحث ناتمام رہی۔ دوسرے روز پر ملتوی ہوئی۔ دوسرے روز بھی کسی وجہ سے ملتوی ہو گئی۔ شب کو میں نے حضرت اقدس کو خواب میں دیکھا اور جن لوگوں سے مباحثہ ٹھہرا تھا۔ بلا تامل یہ کہہ دیا کہ اس کا فیصلہ خاص دن میں جا کر جناب مرزا صاحب سے ہی ہوگا۔ جیسے میرے دل میں اس جوش کے ساتھ یہ ارادہ ہوا۔ کہ جس قدر جلدی ہو سکے قادیان پہنچوں یہاں تک کہ میں قادیان پہنچا۔ راہ میں بلکہ پہنچ کر بھی بہت سی باتیں میرے دل میں کھٹک رہی تھیں وہ باتیں خود بخود دل سے نکلنی شروع ہو گئیں۔ یہاں تک کہ ہجرت یا دعی نہ کہہ گیا۔ سکتا ہوں۔ قادیان دار الامان میں پہنچ۔

دوسرے روز حضرت اقدس (روحی فداہ) کی قدم بوسی سے مشرف ہوا۔ جو کیفیت مجھ کو حاصل ہوئی۔ اس کو موافقین کے لئے میں ان لفظوں میں ادا کرتا ہوں (ترا در نیابی ندانی) یا کسی کا شعر ہے۔ ؎

کشف مے تجھ سے کیا کہوں زاہد ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

بدر کی پیشانی پر یہ شعر لکھا ہوا ہے۔

چہ گویم با تو از حال دیار قادیانی

دو امیں شفا بینی۔ غرض دار الامان ہستی

بالکل سچ ہے۔ میری زبان پر یہ شعر ہر وقت جاری رہتا ہے دوسری بار جو حضرت اقدس سے نیاز حاصل ہوا تو مجھ سے نہ رہ گیا اور میں نے بیعت کر لی۔ اس وقت میری زبان پر یہ کلمات جاری ہوئے جو حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ہذا تاویل رؤیای من قبل قد جعلها ربی حقا) اس کے بعد میں موافق عادت کے دوپہر کو سو گیا۔ تو دیکھتا کیا ہوں کہ آپ فرماتے ہیں۔ ہماری رائے تجھ کو ابھی بیعت کرنے کی نہیں تھی۔ ہم چاہتے تھے کہ اپنے شکوک پورے طور پر رفع کر لیتا۔ تو بہتر تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے دل میں ایسے شکوک ہی نہیں رہے جن کے ازالہ کی ضرورت ہو دوسرے روز میں نے یہ خواب آپ سے عرض کیا۔ کہ واقعی ہمارے دل میں یہی بات تھی کہ جو تو نے دیکھی۔ اس کے بعد آپ نے مہتمم کتب خانہ کو حکم فرمایا کہ جو تصنیف یہ مانگیں مجھ کو دی جاوے۔ چنانچہ آٹھ دس تصنیف میں نے لیں۔ ازاں جملہ حمامۃ البشریٰ ہے جس کو میرے ساتھ خاص تعلق ہے اس کی تعریف سے تو میری زبان قاصر ہے صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ فقط ایک یہ کتاب تمام جہان کے لئے کافی ہے۔ اور واقعی یہ تقریر اور یہ تحریر یہ خارق عادت سوائے معجزہ کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مخالفین کو نظر نہیں آتا۔ بجز اس کے کیا کہا جا سکتا ہے (و من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور) یہاں پہنچ کر مجھ پر جو کیفیتیں وارد ہوئیں۔ ان کا بیان میں نہیں کر سکتا۔ وفات مسیح جس کا میں سخت مخالف تھا۔ اس کے متعلق مجھ کو عجیب عجیب مضامین سوجھنے لگے اور مجھ کو خود یہ امر محسوس ہوتا ہے کہ ایک چشمہ فیض ہے۔ جو میرے دل پر گر رہا ہے۔ چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے پیش کش ناظرین ہے میں دوپہر کو ایک روز حسب عادت سو کر جو اٹھا تو یہ مضمون میرے دل میں جوش مار رہا تھا۔ اور یہ ساری عمر میں پہلا اتفاق تھا۔ یکایک میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ تشریف لانے کی کیا ضرورت ہے۔ تو میرے خیال میں مندرجہ ذیل ضرورتیں معلوم ہوئیں۔

ایک تو یہ کہ آپ اپنے پیروؤں کو کافروں پر غلبہ بخشیں۔

دوم یہ کہ اپنی شریعت کو دوبارہ قائم کریں۔

سوم۔ یہ کہ تثلیث کا ابطال کریں۔ اب اس کی **تفصیل سنئیے**۔

پہلی شق تو اس وجہ سے باطل ہے کہ تحصیل حاصل ہے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ نے ویسے ہی وعدہ فرمایا ہے۔ دوم۔ آپ کے پیرو آپ کے مخالفوں پر غالب ہی ہیں۔ تو اب وہ دوبارہ تشریف لاویں۔ یا نہ لاویں۔ دوسری صورت کا بطلان بین ہے۔ کہ اب کوئی دوسری شریعت قائم کرنے والا نہیں آنے گا۔ رہا یہ کہ وہ شریعت محمدیہ ہی کو اگر مستحکم کریں گے۔ تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ ایک مجدد سے بخوبی نکال سکتا ہے چنانچہ نکالتا چلا آیا ہے۔ تیرہ سو برس سے اس کام کے لئے ایک جلیل القدر پیغمبر کو دو ہزار سال تک آسمان پر بٹھا رکھے اور اب اس کو نازل کرے اور میں بلا کسی استخفاف کے یہ کہتا ہوں کہ بھلا ان سے اپنی تو بہتری نہ ہو سکی اور سدا ناکامیوں سے ہی کام پڑا۔ تو بھلا دوسرے کی کیا سنبھالیں گے اور اپنے اتباع کو کیا عزت اور غلبہ بخشیں گے۔ (سالے کہ نکوست از بہارش پیداست) اگر وہ اس قابل ہوتے۔ تو اسی وقت کچھ کر دکھاتے۔ مگر یہ تو اللہ میاں ہی کو منظور نہ تھا کہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنی اتباع کا غلبہ دیکھیں اور خوش ہوں اور اپنے دشمنوں کی ذلت دیکھیں۔ تو بھلا اب دو ہزار سال کے بعد کیا کریں گے۔ کیونکہ نہ تو وہ دشمن جن کے ہاتھوں سے ان کو تکلیفیں پہنچیں۔ موجود ہیں کہ ان سے اگر بدلا لیں گے نہ کوئی دوسرا وجہ ہماری سمجھ میں آتی ہے۔ رہی تیسری صورت۔ تو اس میں ان کی کوئی خصوصیت نہیں جس عالم یا مجدد کو خدا کھڑا کر دیوے گا وہ اس کی بیخ کنی باحسن الوجوہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ مشاہدہ ہے تو یہ بھی کوئی ایسی ضرورت نہیں ہے جو ان کے دو ہزار سال بعد آسمان سے تشریف آوری کی مقتضی ہو۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ ان کا ابطال تثلیث کرنا ایک خاص اثر رکھے گا اس وجہ سے کہ ان کو ہی خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے۔ تو جب وہ خود ان کے اس عقیدہ کا بطلان ظاہر کریں گے۔ تو بہت کچھ اثر مترتب ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے نزدیک اس بات پر دلیل کیا ہوگی کہ یہ وہی عیسیٰ ابن مریم سلام اللہ علیہ ہیں جن کو ہم خدا کا بیٹا سمجھتے تھے۔ کیونکہ ان کے نزول آسمانی کو اگر مان لیا جاوے تو اس وقت تمام دنیا تو موجود ہوگی نہیں اگر ہوگی بھی تو بالفرض معدود اشخاص ہی ہوویں گے۔ تو ان کی تصدیق کون کرے گا۔ نہ ماننے والے جب نہ مانیں گے پھر ایک فضول سی بات ٹھہری۔ اور ان کا دوبارہ آنا لغو سا ہو گیا۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا یہ امر ممکن نہیں۔ تو اس کا

جواب ہم یہ دیں گے کہ امکان مستلزم وقوع نہیں ہے۔ جو ہم خواہ مخواہ تسلیم کر لیں اور جب امکان ہی ہو گیا تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم میں سے کسی کو خدا یہ شرف بخشے۔ اور مسیح ابن مریم بنا دے جب یہ بھی ممکن ہے اور دونوں ہی۔ تو جو عقل سے زیادہ اقرب ہوگا۔ ہم تو اس کو ہی پسند کریں گے۔ اب ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سب سے اول یہ دریافت کرتے ہیں۔

حضرات مکفرین سے کہ حضرت اقدس نے ارکان دین میں سے کسی رکن کا نعوذ باللہ انکار کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ حاشاہ عن ذالک۔ اچھا اصول دین میں سے کسی اصل کے ساتھ مخالفت کی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ پانچوں ارکان اسلام کو وہ مانتے ہیں۔ شرائط ایمان کے مستقل ہیں۔ اگر ان کی اور حضرات مکفرین کی مخالفت ہے۔ تو صرف ایک مسئلہ حیات و وفات مسیح میں ہے۔ تو کیا کوئی شخص ہم کو یہ بتا سکتا ہے کہ حیات مسیح علیہ السلام کا اقرار کرنا ارکان اسلام میں سے ہے یا اصول دین میں سے ہے ہرگز نہیں۔ پھر اس کے انکار سے انسان کافر کیونکر ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی اور وجہ اس کے علاوہ ہو تو کوئی صاحب ہم کو سمجھا دیں۔ کیونکہ اصول و فروع میں حضرت مرزا صاحب کا وہی طرز عمل ہے۔ جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا و صحابہ کرام و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین کا تھا۔ وہ مدعی نبوت تشریعی نہیں سرور کائنات کے ختم نبوت سے انکاری نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اتباع کو اپنا فخر سمجھتے ہیں اور انہی کے غلامی کا دم بھرتے ہیں پھر یہ کفر کہاں سے آگیا کوئی صاحب یہ معما حل کر دیوے تو بڑی ہی مہربانی ہو۔ افسوس دنیا میں انصاف نہیں ہے۔ مگر میں اوروں کو تو بعد کہوں گا۔ پہلے میں خود ایسا تھا۔ مگر بعد الحمد مجھ میں اللہ تعالیٰ نے تحقیق کا وہ ایسا رکھا ہے کہ جب تک خوب چھان بین نہیں کر لیتا۔ تب تک کوئی حکم قائم نہیں کرتا۔ اگرچہ میں مخالف ضرور تھا مگر نہ ایسا کہ خواہ مخواہ کوئی حکم لگاتا۔ چنانچہ اس کا انجام یہ ہوا کہ آج سے چوبیس پچیس روز پہلے میں مخالفین کے گروہ میں تھا اور آج اپنے آپ کو ایک جان نثار غلام و خادم سمجھتا ہوں اور اس پر مجھ کو فخر اور ناز ہے یہ کس چیز کی برکت ہے تحقیق کی فقط میں آج بیس روز سے حضرت اقدس کی تصانیف لطیفہ کا مطالعہ کر رہا ہوں اور بڑی کوشش اور جانفشانی سے دیکھتا ہوں اور شب و روز اسی میں مستغرق رہتا ہوں کہ کوئی بات تو ایسی نظر پڑے۔ جس سے شبہ ہی کسی قسم کا وارد ہو سکے۔ مگر مجھے اس وقت تک ایسی کوئی بات نظر نہ آئی۔ آخر کو میں نے یہ سمجھ لیا کہ یا تو مخالفین کو خدا نے عقل سے بے بہرہ کیا ہے اور یا مجھے وہ باتیں نظر نہیں آئیں جن کی وجہ سے تکفیر کی جاتی ہے مگر یہ تکفیر حقیقتاً تکفیر سیاسی ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے (ویکفر عنکم سیاتکم) کا تو

تمہارا دعویٰ کام اس نے نکال رکھا ہے۔ اور اصل تو یہ ہے (چشم بد اندیش کہ برکندہ باد۔ عیب نماید ہنرش در نظر) اے لوگو۔ خدا سے ڈرو قیامت آنے والی ہے خدا کو کیا جواب دو گے کیونکہ دیکھو کہ اگر بالفرض حضرت اقدس نے جو دعوےٰ کیا ہے وہ غلط ہی ہو تو ہم کو یہ بتاؤ۔ کہ ان سے بیعت کرنے کا قیامت میں ہم پر کیا وبال پڑے گا۔ کیوں کہ وہ شرک کی تعلیم نہیں کرتے۔ خدانخواستہ راہ ضلال نہیں بتاتے پھر ہمارا کیا نقصان ہوا ان کو ماننے سے اور اگر وہ اپنے دعوے میں سچے نکلے تو بتاؤ قیامت میں دست حسرت کون ملیگا۔ بہرحال در صورت صدق دعوے ہمارے پانچوں بلکہ دسوں گھی شکر میں اور در صورت کذب ہمارا گرہ سے کیا خرچ ہوا؟ کچھ بھی نہیں رہا۔ تم دونوں حال میں ٹھڑیں لوں۔ اب بتاؤ کون اچھا ہم یا تم۔ انصاف سے کام لینا چاہیے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ جو کچھ فرماتا ہے۔ اپنے کلام پاک میں وہ فرمان مثال و نظیر ہوا کرتے ہیں۔ دیکھو مومن آل فرعون کا قصہ خدا نے بیان فرمایا وہ کیوں؟ ہمارے لئے دیکھو کیا فرماتا ہے۔ (وقال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم فان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم) یہ تعلیم خداوندی ہے کیوں نہ ہم بھی ایسا کہیں اور کریں۔ اگر اس میں کوئی نقص ہو تو ہم کو بتاؤ ورنہ تم ہمارا کہا مان جاؤ۔ اب ہم ایک معیار اور بتاتے ہیں۔ دیکھو ان کی تعلیم کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے ملا کر دیکھو اگر ایک ہے۔ تو پھر ماننے میں کیا عذر ہے اور اگر اس کے خلاف ہے۔ تو بے شک پھینک دو بلکہ ہم کو بھی وہ مخالفت بتا دو۔ تو ہم بھی اس سے رجوع کریں۔ مجھے ایک زمانہ تک حیات و وفات مسیح کے متعلق بڑا اشتباہ رہا۔ مگر غور کیا تو معلوم ہوا کہ کچھ بھی نہیں اور واقعی قرآن شریف میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے۔ جس سے حیات مسیح علیہ السلام ثابت ہو سکے۔ جس قدر آیتیں ہیں ان سے صراحۃً یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہود کا جو دعوےٰ ہے کہ ان کو صلیب دی گئی تھی۔ غلط ہے بلکہ اپنی طبعی موت سے مرے مثلاً آیۃ کریمہ (انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ) اس میں ایک تو توفی ہے۔ ایک رفع الی اللہ ہے۔ ایک تطہیر ہے ایک متبعین کو مخالفین پر غالب کرنا ہے۔ ہر ایک ان میں سے واقع ہو گیا اور جس ترتیب سے یکے بعد دیگرے لفظا واقع ہیں۔ اسی طرح سے یکے بعد دیگرے ظہور میں آئے۔ پہلے توفی ہوئی۔ پھر رفع ہوا پھر تطہیر ہوئی اور پھر آپ کے متبعین کو بھی غلبہ ہو گیا۔ اب بتائیے کہ وہ تشریف لا دیں گے

کیوں اور کیا ضرورت باقی رہی ہے۔ دوسری آیت (فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم) یہ صاف ظاہر ہے کہ قیامت سے تعلق رکھتی ہے اور بیان وفات کے معنے موت ہی کے ہیں پھر دوسری آیت میں توفی بمعنی رفع مع الجسم العنصری کیسے ہو جاوے گا۔ تیسری آیت (وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ) اس میں صاف ظاہر ہے کہ موت کی نفی نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ اس بات کی نفی کی گئی ہے۔ کہ وہ قتل نہیں کئے گئے۔ رہی آیت (وان من اہل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیہم شہیدا۔) اس آیت میں ضمیر حضرت مسیح کی طرف عائد ہونے میں کلام ہے کسی نے قرآن کی طرف راجع کیا ہے۔ کسی نے آنحضرت کی طرف کسی نے حضرت مسیح کی طرف۔ اکثر مفسرین نے اسی ضمیر کے مرجع میں اختلاف کیا ہے پھر ہم کیوں کر خواہ مخواہ حضرت مسیح کو ہی مرجع ضمیر ٹھہرا لیویں۔ اور کم از کم جب مفسرین کا اختلاف ہو گیا۔ تو کسی صورت سے نتیجہ نہیں نکل سکتا کیوں کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔ اور کچھ مہربانی فرما کر کوئی شخص ہم کو اس آیت کے معنے ہی ذرا سمجھا دیویں۔ کہ وان من اہل الکتاب سے کیا مراد ہے آیا کہ دنیا میں جب سے اہل کتاب کا وجود آیا ہے۔ قیامت تک جس قدر ہوئے اور ہوویں گے۔ ان کی موت سے قبل تو یہ تو یقیناً باطل ہے۔ کیوں کہ کروڑوں اہل کتاب مر گئے۔ بے ایمان لائے ہوئے اور مرتے چلے جاتے ہیں اب یہ کہو کہ ان کے نزول من السماء کے وقت جس قدر اہل کتاب روئے زمین پر موجود ہوویں گے۔ سب آپ پر ایمان لا دیں گے تو یہ بھی محال ہے۔ کیوں کہ تمام روئے زمین کے اہل کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو ایمان لائے نہیں حضرت مسیح پر کیسے ایمان لے آویں گے۔ نیز خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ اغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ اور یہ فرمانا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ صاف بتلا رہا ہے۔ کہ کافروں کے فرقے قیامت تک رہیں گے۔ اگر آیت ممدوحہ بالا کے یہ معنے کئے جاویں کہ سب حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آویں گے۔ تو اس سے قرآن شریف کے بیان میں اختلاف لازم آتا ہے۔ گویا وہ کسی جگہ کچھ کہتا ہے اور دوسری جگہ اس کے مخالف بیان فرماتا ہے بھلا غور تو کرو کہ جب ان کو صاحب شریعت بنا کر بھیجا گیا تھا۔ تو اس وقت تو ایک آدمی بھی ایمان نہیں لایا اور اب تمام روئے زمین کے یہود ایمان لے آویں گے اور جبکہ ہم یہ دیکھ چکے ہیں۔ کہ یہود نے ٹھوکر کھائی۔

اور ان کی کتاب میں جبکہ یہ لکھا ہے کہ مسیح اس وقت آویگا جب ایلیا آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ ایلیا نہیں آیا لہذا وہ مسیح کو کبھی نہیں مانتے کیونکہ وہاں تو ایلیا کا مثیل آیا۔ اور کتاب میں نفس ایلیا لکھا تھا تو ہم کہتے ہیں جب ہمارے پاس ایک یہ نظیر بھی موجود ہو تو کیا وجہ کہ ہم ان کی طرح مسیح کے آسمان سے نازل ہونے کے منتظر رہیں اور جب وقت ہاتھ سے جاتا رہے۔ کف افسوس ملنے کے سوا اور کچھ بھی۔ آپ سے ہماری سمجھ میں تو یہ آتا ہے اور بنظر خیرخواہی ہم لوگوں کے لئے یہ لکھتے ہیں۔ (فمن یشاء فلیؤمن ومن یشاء فلیکفر) مجھے تو امید ہے کہ جو شخص میری اس تحریر کو بنظر انصاف دیکھیگا وہ ضرور انشاء اللہ تعالیٰ اسی سے فائدہ اٹھائے گا ورنہ وہی ہٹ دھرمی اور ضد۔ تو اس کا علاج کوئی نہیں اس کا علاج خدا کرے اور پھر جب وہ شخص یہ کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں۔ کھلے نشان اپنے ساتھ رکھتا ہوں چنانچہ کسوف و خسوف جس کو تمام دنیا نے دیکھا اور جس کا منتظر ایک جہان تھا وہ بھی وقوع میں آگیا۔ پھر اس کے ماننے میں کیا تامل ہو سکتا ہے اور ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہم کو نشانوں کی حاجت کیا ہے حضرت صدیق اکبر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا نشان طلب کیا تھا اور واقعی صدیقیت اسی سے تو عبارت ہے کہ بلا کسی نشان و معجزہ کے دیکھے ایمان لے آئے ورنہ ان میں اور دوسروں میں جو نشان یا معجزہ دیکھکر ایمان لائے فرق ہی کیا رہتا۔ ہمارا تو یہ خیال ہے کہ ہم نے خدا کے اس مامور کو بدوں کسی نشان طلب کرنے اور دیکھنے کے مانا اور قبول کیا اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہم کو خدا بھی قبول کریگا اور ضرور کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور واقعی نشان طلب کرنا تو میرے خیال میں ضعف یقین کی دلیل ہے کیونکہ حق تو اپنے ساتھ ایک ایسی روشنی رکھتا ہے۔ جس کا اثر فوراً قلب پر پڑتا ہے۔ بشرطیکہ ذرا سی بھی صلاحیت و قابلیت ہو ورنہ وہ (فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضاً) والا مضمون ہو جاتا ہے نہ کوئی نشان فائدہ دیتا ہے نہ کوئی معجزہ۔ جیسا کہ ابوجہل وغیرہ میں مشاہدہ ہے۔ وقس علی ہذا اللہم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ۔ اور ہم کو تو زیادہ اس بات کا خیال ہے کہ دنکل گیا سانپ اب لکیر پیٹا کر والا مضمون نہ ہو جائے (یا حسرتا علی ما فرطت فی جنب اللہ نہ کہنا پڑے۔ ہائے افسوس وہ پیر جو اپنے مریدوں کو سوائے شرک کے اور کچھ تعلیم نہیں۔ دنیا کے کئی قبر پرست ٹکڑ گدا یا غوث یا قطب یا اللہ کے بدلے پکارنے والے حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینے والے تو لوگوں سے بیعت لیویں اور لوگوں کو بھی ان سے بیعت کرنے میں کوئی تامل نہ ہو۔ اور ایک ایسا شخص جو اپنے آپ کو مامور من اللہ بھی کہتا ہے اور تعلیم بھی وہ ہی دیتا ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے اس سے انکار ہو اور اس پر کفر کے فتوے دئے جاویں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اب میں اس رسالہ کو اس آیت پر ختم کرتا ہوں۔ شاید اس سے کسی کو زیادہ مفید ہو جاوے۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ فستذکرون ما اقول لکم وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ قریب ہے کہ تم میرا کہا یاد کرو گے اور میں اپنے کام کو خدا کے سپرد کرتا ہوں وہ سب کے حال سے خوب آگاہ ہے۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین حررہ الراجی عفو ربہ التواب احمد رشید نواب الاحمدی کان اللہ لہ وذالک فی ۲ من شہر ربیع الاول ۱۳۲۴ھ من ہجرۃ من لہ العز والشرف۔ بقریہ قادیان من اقطار پنجاب۔ ضلع گورداسپور۔ فقط

نجیب آباد میں طوفان بے تمیزی

جن لوگوں کو اخی المکرم اکبر شاہ خان صاحب احمدی سیکنڈ مولوی انگلش اسکول نجیب آباد اور حکیم احمد اللہ خاں صاحب نجیب آبادی کے مباحثات اور مناظرانہ مضامین سے واقفیت حاصل ہے وہ کسی قدر ضرور اندازہ فرما سکتے ہیں کہ نجیب آباد والوں کے دل حقانیت کے قبول کرنے کے لئے کس قدر ناقابل ہیں آج کل جناب اخی المعظم حضرت منشی نعمت اللہ خان صاحب مضطر بدایونی وارد حال نجیب آباد کے بھی ہم منبر شہر کے عام آدمیوں کے دلوں میں رنج کی ہیجی بھڑس اٹھی کہ یک لخت کائیں کائیں کرکے چاروں طرف سے آمادہ یورش ہو گئے۔ ہم احمدی لوگوں نے نہائت تہذیب و سنجیدگی کے ساتھ مختلف طریقوں سے اس امر کا اعلان کیا کہ تم اپنے مولویوں کو اس بات پر رضامند کر لو۔ کہ وہ مناسب طریقہ سے انعام تقسیم کر لیں۔ اگر ہمارا غلطی پر ہونا ثابت ہو گیا تو پھر تمہاری یہ شورش بھی ایک حد تک جائز ہو سکے گی۔ مگر بلا تحقیق یہ وحشیانہ پن کی باتیں قابل اعتراض اور انصاف سے بعید ہیں چنانچہ اخبار بدر میں بھائی اکبر نجیب آبادی نے اپنا چیلنج بھی شائع کرا دیا جو ناظرین بدر کی نظر سے ضرور گذرا ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ نے کچھ ایسے قفل دلوں پر لگا دئے ہیں کہ نجیب آباد والے راہ حق پر کسی طرح آنا ہی نہیں چاہتے۔ بتاریخ ۲۷۔ اپریل بروز جمعہ نجیب آباد کی جامع مسجد میں ایک نظم جس کو کسی طرح نظم نہیں کہہ سکتے (ردیف و قوافی اور وزن کسی چیز کا جس میں پتہ نہیں چلتا) پڑھی گئی جس میں حضرت اخی المعظم منشی نعمت اللہ خاں صاحب مضطر بدایونی احمدی کو برا کہنے کی خاص طور سے کوشش کی گئی تھی۔ اس کے بعد یہ رزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ ان احمدی لوگوں سے سلام علیک ترک کر دو۔ اور ان کے ساتھ کھانا پینا وغیرہ بھی موقوف کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔ دراصل یہ ذلیل لوگ ان تمام شہر والوں کا اپنی گیدڑ بھبکیوں سے کچھ نہ کر سکینگی اور شہر کے منصف مزاج ذی عقل لوگوں کے سوا ان پست فطرت جہال کو ابھی سے شرمندہ ہونے کا موقع مل رہا ہے اور یقیناً ذلیل ہوں گے بھائی مضطر صاحب ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر اور ذی لیاقت شخص ہیں اور آپ وہ مضطر بدایونی ہیں جو اپنی ذکمال شاعری اور جادو نگاری کے سبب ملک میں اعلیٰ درجہ کی شہرت رکھتے ہیں اور انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بڑے بڑے معرکے سر کئے ہیں۔ بھائی اکبر نے باوجودیکہ وہ آج کل اپنی ہمشیرہ کی سخت علالت اور چند دیگر پریشانیوں میں مصروف ہیں بھائی مضطر کے متعلق جامع مسجد میں نظم پڑھے جانے کا حال سنکر ان کو ایک خط لکھا اور اس میں ایک قطعہ بھی فی البدیہہ قلم برداشتہ لکھا۔ صرف وہ قطعہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں اور ملتجی ہوں کہ احمدی بھائی ہمارے لئے دعا کریں کہ خدا ہم کو استقامت عطا کرے۔

قطعہ

مرے پیارے مرے مضطر مرے مونس مرے ہمدم
سنا ہے کچھ اثر جہال کے دل پر نہیں ہوتا

وہ آمادہ ہیں سب مل کر تیری ایذا رسانی پر
ہوا ہے جب برپا کم یہ شور و شر نہیں ہوتا

مری خواہش ہے خاموشی سے تو خاموش کر ان کو
کہ کیڑوں کے مقابل کوئی شبیر نہ نہیں ہوتا

عدو کی بدزبانی سے نہیں گھٹتا کبھی رتبہ
کہ قیمت میں کبھی بغدے سے کم خنجر نہیں ہوتا

شغال و سگ کی جانب ملتفت ہوتا نہیں ضیغم
خیال عاقل کو کچھ پاگل کی باتوں پہ نہیں ہوتا

عدو کے مبلغ علم و لیاقت سے ہیں سب واقف
اثر جہال کی باتوں میں رتی بھر نہیں ہوتا

گدھا جس پر کتابیں ہوں لدی عالم نہیں ہرگز
کہ چوپایہ کبھی انسان کا ہمسر نہیں ہوتا

خدا کی معرفت کچھ مولویت کو نہیں لازم
کوئی دنیا کی سیاحی سے اسکندر نہیں ہوتا

تجھے غیروں سے کیا نسبت وہ ہمرتبہ نہیں تیرے
کہ قیمت میں برابر لعل کے پتھر نہیں ہوتا

اگر بزدل نہیں ہیں وہ تو بتلائے کوئی باعث
مقابل کوئی کیوں ان میں سے اے مضطر نہیں ہوتا

مرا چیلنج شائع ہو چکا ہے بدر میں چھپکر
مگر کوئی مقابل شہر کے اندر نہیں ہوتا

کسی سے سن بھی لیتا ہوں کہ تو رنجیدہ خاطر ہے
تو کچھ آرام حاصل مجھ کو اے مضطر نہیں ہوتا

یہ وقت امتحان ہے ای یار مستقل رہنا کہ کم ہمت کبھی دنیا میں شیر نر نہیں ہوتا
نتیجہ نیک ہی جہال کی یورش کا نکلیگا فساں پر جب نہیں کستا رواں خنجر نہیں ہوتا
نجیب آباد والوں کے کمینہ پن کا شکوہ جب مجھے ہوتا کہ جب جو ہریاں اکبر نہیں ہوتا

الراقم۔ عبد العلیم خاں احمدی۔ نجیب آبادی

احمدی احباب کے حالات

کالھوہا - برادر ظفر حسین صاحب امتحان ہاسپٹل اسسٹنٹ میں کامیاب ہوکر میانمیر میں ملازم ہوئے۔

دھلی - عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ - احمد مسیح اندھے عیسائی نے حضرت مسیح موعود کو جو مباحثہ کے واسطے چیلنج کیا ہے اس کا جواب میر قاسم علی صاحب نے خوب دیا ہے۔ اُمید ہے کہ عیسائی صاحبان اس کو پسند کریں گے - میر صاحب لکھتے ہیں کہ مسیح کے ساتھ مباہلہ کے واسطے اول تو خود مسیح ہی چاہیئے پر ۲۰۰۰ برس کا مردہ زندہ ہو۔ اور یسوع کا آسمان پر جانا ایک وہمی اور خیالی افسانہ ہے۔ اس واسطے بطور تنزل اس کے نائب یعنی پوپ کو مباہلہ کے واسطے بلالو۔ اور اگر پوپ کی ہمت نہیں پڑتی - تو کسی ہندوستان کے بشپ کو ہی یہ پیالا پلاؤ۔ ہم شوق کے ساتھ انتظار میں ہیں کہ پادری صاحبان اب کیا کرتے ہیں۔

زمین کو کیا ہوگیا؟

سان فرانسسکو میں زلزلہ اور آتش زدگی کی تباہی کی خبریں تازہ ڈاک ولائت میں آئی ہیں ولائت کا انگریزی نامہ نگار تحریر کرتا ہے - کہ ایک ہی رات میں یہ شہر نینوا اور صور کے کھنڈرات کے ساتھ مل گیا ہے پنجاب کی تباہی ایسی سخت نہ تھی - جیسی کہ یہاں ہوئی - ایک عظیم الشان دولت مند شہر آناً فاناً خاک سیاہ ہو گیا ہے - پانچ ہزار آدمی مرچکے ہیں - دو لاکھ اشخاص بے خانمان پھر رہے ہیں۔ ۳۰ کروڑ روپیہ کے قریب کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے - بہت سے شہر اور گاؤں تباہ ہوچکے ہیں - لیکن تار ڈاک کا انتظام درست نہ ہونے کے سبب کچھ تفصیل معلوم نہیں ہوئی - پہلے تو عالم لوگ کہا کرتے تھے - کہ زمین کا اندرونہ ابتدا میں جوش میں تھا اور زلازل اور آتش فشانیاں واقع ہوتی تھیں - اور رفتہ رفتہ زمین کا چھلکا پختہ ہوگیا ہے - مگر اب تو یہ سب باتیں غلط معلوم ہوتی ہیں - علم زلزلہ کے عالم زلزلہ واقع ہونے کے بعد کہہ سکتے ہیں کہ یہ کیوں آیا مگر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ قدیم الایام کے پہاڑ اسی طرح ساکن کھڑے رہیں گے یہ مصیبت کا دن ہم پر اس طرح آیا ہے جس طرح چور رات کے وقت آتا ہے۔

لاھور سے بشپ صاحب کی زیر نگرانی جو رسالہ مذہبی نکلتا ہے اس میں آیا ہے کہ اس بات کا رونا رویا ہے کہ پارلیمنٹ میں ۳۰ ممبر بھی مشکل ۔۔ ابھی کلیسا ئے انگلستان کے حامی نہیں ہیں۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کردیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت - دھند جالا - پھولا - شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف ۸

سنون دندان - لو آپ کبھی امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دیکھتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں کیڑا ہو ایک دفعہ لگانے سے پھر مریض بھلا چنگا ہوجاتا ہے - چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے - صرف ۴ر سونے چاندی کی گولیاں یہ وہ اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کردیا ہے یا کثرت نے اعضا کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بداعمالیوں نے بیکار بنا یا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کی شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پھول پر کردیتی ہیں پس کمزور کیلئے آب حیات ہیں قیمت ساٹھ عدد حبوب عا ملنے کا پتہ المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام ملیب گڈھ ضلع ...

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہائت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہائت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے - اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ روپے (ساڑھے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستوں کا پتہ: مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل - ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

مینجر روزانہ اخبار عام لاہور۔

عمدہ - مضبوط - خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آجکل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہوگئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہوجاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے کئی آدمی گھر بار چھوڑ کر نکلجاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہوجاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضا رئیسہ بھی کمزور ہوجاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے - بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہوکر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے۔ بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے - بزدلی بڑھ جاتی ہے - آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل دہل جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے - ایسی ردی حالت دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا - بجلی فوراً سست اعضا کے اندر گھس کر اسکو گرم کردیتی ہے - پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا ر تیار کرکے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کردیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے - تاکہ پٹھے موٹے ہوجاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہوجاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے - اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے - تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے - اور مرض دور ہوئے مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) اسکی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنے معہ محصولڈاک - درخواست آنے پر فہرست مفت

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہائت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انہیں نہائت مقوی اجزا مثلاً فولاد - کونین ڈامیانہ - کوکاکس - وامیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں انکے استعمال سے جریان - احتلام سرعت - نفت - ضعف باہ - ضعف اعصاب فوراً دور ہوکر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بندشدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میڈان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہو - قیمت فی شیشی ۴۲ گولی معہ محصولڈاک عہ

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ یہ ہے۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش - مقام ڈنگہ ضلع گجرات

ضیاء پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR - QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

سلسلہ الجدید جلد ۲ نمبر ۲۱ — سلسلہ القدیم جلد ۵ نمبر ۲۱

۲۹- ربیع الاول ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی	ای جہان منتظر خوش باش کا مدستان	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

فہرست مضامین

دو عظیم الشان نشان

کوئی ہے جو ایمان لائے؟

اِن دنوں میں دو پیشگوئیاں ایسی صفائی سے پوری ہوئی ہیں۔ کہ امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اُن سے ضرور فائدہ حاصل کریں گے۔ گو ازلی بدبخت ان میں بھی اپنی روگردانی کے واسطے کوئی نہ کوئی بچاؤ کر ہی ڈالیں گے۔

(۱) اس کے متعلق آئندہ کسی اخبار میں مفصل درج ہوگا۔ سردست مناسب نہیں سمجھا گیا کہ تھوڑی سی جگہ میں ایسے مضمون کو ختم کیا جاوے

(۲) مختلف زلازل کے متعلق جو کئی ایک پیش گوئیاں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی کہ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبل اُس بڑے زلزلے کے عنقریب ایک ایسا زلزلہ بھی آنے والا ہے جو دو دفعہ محسوس ہوگا۔ یہ پیشگوئی ۱۹- اپریل ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر اور نیز اخبار الحکم اور میگزین میں شائع ہوئی تھی۔ چنانچہ اس کے مطابق ۲۰- مئی ۱۹۰۶ء کو قریب پونے پانچ بجے شام کے دو دھکے زلزلے کے چند سکینڈ کے دقفہ کے ساتھ محسوس ہوئے۔ جن میں سے پہلا خفیف تھا۔ اور دوسرا تیز تھا۔

(مفصل آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدر مسیح

۲۹ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۸ مئی ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ رویا میں دیکھا کہ کوئی شخص طاعون کے متعلق کہتا ہے

"اب تک پیچھا نہیں چھوڑتی"

۲ ۔ الہام ہوا ۔

"زندگی کے آثار"

اس وحی آلہی کی تھوڑی دیر بعد سیٹھ عبدالرحمان صاحب کا مدراس سے تار آیا جس میں سیٹھ صاحب کی بیماری میں افاقہ کی خبر تھی ۔ فرمایا ۔ پہلے خدا کا تار پہنچا ۔ اور پیچھے بندوں کا ۔ اس الہامی خبر سے صرف یہ سمجھا گیا کہ جس مضمون کا تار روانہ کیا گیا تھا اس مضمون سے خدا نے اطلاع دیدی ۔

۲۰ ۔ مئی ۱۹۰۶ء

۱ ۔ اِنّی مع الافواج اٰتیک بغتۃً

ترجمہ ۔ میں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آونگا

۲ ۔ اُریک زلزلۃ الساعۃ

اِنّی احافظُ کُلّ من فی الدار

ترجمہ ۔ میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا ۔ جو قیامت کا نمونہ ہوگا ۔

میں ان سب کی حفاظت کروں گا جو اس گھر میں ہیں

۲۲ ۔ مئی ۱۹۰۶ء

تُرَدُّ علیک انوار الشباب ۔ سیاتی علیک زمن الشباب ۔ وان کنتم فی ریب مما نزّلنا علی عبدنا فاتوا بشفاءٍ من مثلہ ۔ تُرَدُّ علیھا روحھا دریجاً نہا ۔

یعنی تیری طرف نور جوانی کی یعنی قوتیں جوانی کی رد کی جائیں گی اور تیرے پر زمانہ جوانی کا آئے گا

یعنی جوانی کی قوتیں دی جائیں گی تا [illegible] اگر تم اسے دور [illegible] سے اس نشان سے [illegible] تو اس کی نظیر پیش کرو ۔ اور تیری بیوی کی [illegible] بھی صحت اور تازگی رد کی جائے گی ۔ فقط

ان الہامات کا باعث یہ ہے ۔ کہ عرصہ تین چار ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہوگئی ہے بجز دو وقت ظہر اور عصر کی نماز کے نیچے بھی نہیں جا سکتا ۔ اور اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں اور اگر ایک سطر بھی کچھ لکھوں ۔ یا فکر کروں ۔ تو خطرناک دوران سر شروع ہو جاتا ہے اور دل ڈوبنے لگتا ہے ۔ جسم بالکل بیکار ہو رہا ہے اور جسمانی قوٰی ایسے مضمحل ہو گئے ہیں ۔ کہ خطرناک حالت ہے ۔ گویا مسلوب القوٰی ہوں اور آخری وقت ہے ۔ ایسا ہی میری بیوی دائم المرض ہے ۔ امراض رحم و جگر دامنگیر ہیں ۔ پس میں نے دعا کی تھی ۔ کہ خدا تعالیٰ وہ مجھے پہلی قوت جوانی کے عالم کی عطا کرے ۔ تا میں کچھ خدمت دین کر سکوں اور اپنی بیوی کی صحت کے لئے بھی دعا کی تھی ۔ اس دعا پر یہ الہام ہوئے ہیں جو اوپر ذکر کئے گئے ۔ خدا تعالیٰ ان کے بہتر معنے جانتا ہے ۔ صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں صحت عطا فرمائے گا اور مجھے وہ توفیق عطا کریگا جس سے میں خدمت دین کر سکوں ۔ واللہ اعلم بالصواب

اور اس میں یہ بھی خوش خبری ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ میری بیوی کو بھی صحت اور تندرستی عطا کریگا ۔

میڈیکل اسکول کے خارج شدہ طلبا کو حضرت مسیح موعودؑ کی نصیحت

میڈیکل اسکول کے جن طلبا نے اپنے اُستادوں سے ناراض ہو کر اتفاق کر کے مدرسہ جانا بند کر دیا ہے ان میں سے دو طالب علم (عبد الحکیم صاحب اور ایک اور) قادیان میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ۱۶ مئی کو حاضر ہوئے اور اپنا واقعہ گذشتہ اور پرنسپل کا ۱۰ مئی تک داخل ہو جانے کی اجازت دیدینے کا ذکر کیا ۔ آپ نے فرمایا کہ تم کو اس قسم کی کارروائیاں گورنمنٹ کے ساتھ بغاوت کی طرف منسوب کی جاتی ہیں اور ان سے بچنا چاہئیے ۔ میرے نزدیک اب اس معاملہ کو ترک کر دینا چاہیے ۔ اور پرنسپل صاحب کی اجازت سے فائدہ حاصل کرکے داخل ہو جانا چاہئیے ۔ جن اُستادوں کے ساتھ تم نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے ۔ ان کو اندر ہی اندر ضرور تنبیہ کی گئی ہوگی ۔ اور امید نہیں کہ وہ آئندہ تمہارے ساتھ بُرا سلوک کریں ۔ گورنمنٹ ایسے لوگوں کو بغیر بازپرس نہیں چھوڑتی ۔ گو عام اظہار ایسی بات کا نہ کیا جاوے علاوہ اس کے تمہیں چاہئیے ۔ کہ اگر انہوں نے بداخلاقی کی ہے ۔ تو تم ان سے اخلاق سیکھو ۔ اور اگر تمہیں کبھی ایسی افسری کا موقع ملے ۔ تو تم اخلاق کا برتاؤ اپنے شاگردوں اور ماتحتوں کے ساتھ کرو ۔ اور جو قسمیں تم نے مُنہ پر کھائی ہیں وہ ناجائز ہیں ۔ ناجائز قسم پر قائم رہنا گناہ ہے ۔ خدا نے اسلامی شریعت میں یہی حکم دیا ہے ۔ کہ ناجائز قسموں اور ناجائز اقراروں کو توڑ دیا جاوے ۔ وقت کو ضائع کرنا اچھا نہیں ۔ اپنے آپ کو پریشانی میں مت ڈالو ۔ اور اپنے مدرسہ میں داخل ہو جاؤ ۔

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبدالحی کو دیا ہے ۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور مادری زبان اسکی عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں ۔ نہایت عمدہ اور مفید کتاب ہے ۔ قیمت بھی قلیل ہے

قیمت ۱۲ ۔ مرزا غلام احمد

خط وکتابت

یہ خطوط مولوی نور دین صاحب کی خدمت میں بعض احباب نے بغرض جواب بھیجے تھے۔ انہوں نے بہ سبب کم فرصتی کے حکیم فضل دین صاحب کو جواب لکھنے کے واسطے دئے۔ اور حکیم صاحب نے مفصلہ ذیل جوابات تحریر فرمائے ہیں۔

سوالات

جناب مولوی نور الدین صاحب۔ السلام علیکم

۱۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ جو خط آپ نے میری طرف لکھا ہے اس میں صرف السلام علیکم بھی نہیں لکھا۔ جو طریقہ سنت اور اہل اسلام کا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

۲۔ جو کہ آپ نے یہ عبارت لکھی ہے۔ ذبح میں حکیم ہے۔ او فردا الا وداج لفظ حکیم اور او فردا کے کیا معنے ہیں۔ حدیث میں تو او فردا نہیں ہے

۳۔ شراح نے لفظ اوداج سے جو جمع ہے۔ بطریق تغلیب کے دو جان اور حلقوم اور مری مراد لی ہے اور تمام فقہائے متون اور شروح اور فتاوٰے نے ذبح کے باب میں یہ چار عروق ذکر فرمائے ہیں اور آپ نے اوداج سے جو جمع ہے۔ صرف دو جان ارادہ فرمایا ہے اس کی کیا سند ہے۔

۴۔ دلیل مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کی بیسوں کتابیں میں لکھی گئی ہے اور اس خط میں لکھنے میں نہیں آئی۔ آپ کوئی دلیل صریح لکھیں۔ گو مجمل اور مختصر ہو۔

۵۔ آپ مسیح موعود سے جو احادیث میں مذکور ہے۔ مثیل مسیح مراد لیا ہے نہ عینی۔ اس کی کیا وجہ ہے اور سند۔ حالانکہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے جو مشہود بالخیریت ہیں۔ ہرگز کسی نے یہ نہیں ذکر کیا کہ مراد مسیح بن مریم موعود سے مثیل ہے نہ عین۔

۶۔ لفظ نزول جو احادیث میں مذکور ہے۔ آپ اس سے بروز جو معنے مجازی ہیں مراد لیتے ہیں۔ نہ معنے حقیقی اس کی کیا سند ہے در وجہ تعذر معنے حقیقی کے جو شرط ارادہ معنے مجازی کے ہوتا ہے کیا ہے۔

۷۔ رفع سے جو آپ رفع رتبی ارادہ کرتے ہیں نہ رفع جسمی۔ اس کی کیا سند ہے۔ حالانکہ کسی مفسر نے کسی زمانہ میں یہ ذکر نہیں کیا کہ مراد رفع سے رفع رتبی ہے نہ رفع جسمی اور پھر وجہ تخصیص بالذکر رفع رتبی کے عیسے علیہ السلام کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔ جو رفع کل انبیاء میں پائے جاتے ہیں اور پھر مرجع ضمیر رفعہ اور مرجع ضمیر ما قتلوہ کے متحد ہے۔ جو وہ جسم عیسے علیہ السلام کا ہے۔ ایک سے جسم اور دوسرے سے رتبہ ارادہ کرنا تعسف اور تعصب نہیں تو اور کیا ہے اور بالکل غیر موجہ۔ اور یہی لفظ رفع کا جو موصول بہ الیٰ ہے نص ہوتا ہے رفع جسمی میں احتمال رفع رتبی کا نہیں رکھتا۔

۸۔ آپ جو معتقد وفات عیسے علیہ السلام کے ہیں نہ حیات کے۔ اس کی کیا سند ہے۔ تمام مفسرین خصوصاً حضرت ابن عباس رضہ قایل حیات کے ہیں۔ اسی واسطے آیۃ میں قایل تقدیم تاخیر کے ہیں۔

۹۔ یہ آپ کو بوجہ احسن معلوم ہو کہ کل جوابات ان سوالات کے بنقل وسند وتفسیر اور حدیث اور کتب علما معتبرین کے لکھیں بلا نقل وسند بالکل مسلم نہ رکھیں گے اور جوابات عندیات واہیات وسفسطیات سے شمار کئے جائیں گے اور پایہ اعتماد سے ساقط اور باطل اعتبار کریں گے۔

۱۰۔ آپ کے مرید منشی محمد حسین نے زور شور سے کہا تھا کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ عیسے علیہ السلام کا باپ تھا۔ جو وہ یوسف نجار ہے۔ اسی واسطے آپ کی خدمت میں لکھا گیا تھا۔ آپ نے تو انکار لکھا ہے۔

العارض فقیر نور اللہ من مقام آستانہ ضلع جھنگ۔

الجواب

السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ **قولہ**۔ جو خط آپ نے میری طرف لکھا ہے۔ السلام علیکم نہیں لکھا۔ **اقول**۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے السلام علی من اتبع الہدیٰ یعنی جو سلام دعائے سلامتی پر مشتمل ہے وہ ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے۔ جو مامورین مرسلین کی ہدایت کے تابع ہوں۔

قولہ۔ او فردا الاوداج صرف دو جان ارادہ فرمایا ہے

اقول۔ عربی میں دو پر بھی جمع بولا جاتا ہے۔ جیسے واخرجہما مما کانا فیہ وقلنا اہبطوا بعضکم لبعض عدو۔ امام ثوری رح قطع و دجین کافی سمجھتے ہیں۔ حدیث میں انہار الدم ہے یعنی خون بہانا۔ گو مجرے طعام نہ مجرے خون مجرے خون صرف ودجین ہی ہیں۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام

قولہ۔ دلیل مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے بیسیوں کتابوں میں لکھے گئے ہیں۔ مگر اس خط میں نہیں آسکے۔

اقول۔ اول تو وہ دلائل اس قدر ہیں۔ کہ خطوط میں فی الواقع گنجائش نہیں۔ دوسرا آپ جب مانتے ہیں کہ بیسیوں کتابوں میں دلائل لکھے گئے اور آپ کو ان سے فائدہ نہیں ہوا۔ تو اب آپ کو مولوی نور الدین صاحب کا خط کیا مفید ہو سکتا تھا۔ تیسرا اگر اب بھی آپ کو بجز ان دلائل کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو ان بیسیوں کتابوں کا دوبارہ مطالعہ فرماویں۔ چوتھا۔ اگر روز زیادہ طول معلوم ہو تو آپ الحکم ۱۴ جنوری ۱۰ فروری ۱۷ اپریل ۲۴ اپریل سے میرے مضامین ملاحظہ فرماویں

قولہ۔ آپ نے مسیح موعود سے جو احادیث میں مذکور ہے مثیل مسیح مراد لیا ہے۔ حالانکہ کسی نے صحابہ تابعین تبع تابعین سے مثیل کا لفظ نہیں لکھا۔

اقول۔ کیا آپ نے صحابہ تابعین تبع تابعین کے اقوال کو بالاستیعاب دیکھ لیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ دوسرا صحابہ تابعین تبع تابعین نہایت ہی محتاط تھے۔ انہوں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں لگایا۔ الفاظ پیش گوئی پر ایمان لائے۔ کیونکہ پیشگوئی کے معنے سوائے عالم الغیب کے کوئی نہیں جانتا اور وہ جب کسی امور کو بھیجتا ہے۔ تو اس کو وہ اطلاع دیتا ہے تب اس کے اصلی معنے معلوم ہوتے ہیں۔

ان اللہ عندہ علم الساعۃ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول یعنی ہر ایک موعودہ ساعت کا علم خاص اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ سو وہ اپنے غیب پر کسی کو بھی غالب نہیں کرتا۔ ہاں کسی رسول کو اگر کوئی غیب تلانا پسند کرے۔ تو اس کو وہ غیب تلا دیتا ہے کیونکہ وہ مامور حکم ہوتا ہے یعنی جس قدر اختلاف متعلق پیشگوئیوں کے یا سوائے اس کے ہوتے ہیں۔ ان کا فیصلہ کرنا اسی کا کام ہوتا ہے اور اسی کا فیصلہ قطعی ہوتا ہے۔ پیشگوئیوں کے الفاظ محتمل المعانی ہوتے ہیں۔ جن لوگوں نے ان کے معانی قبل از وقوع کئے ہیں۔ اور اس پر اصرار کیا ہے۔ ان پر فباؤ بغضب علیٰ غضب کا فتویٰ لگ گیا ہے یہود نے حضرت مسیح ع کو صرف اس لئے نہ مانا۔ کہ ملاکی نبی کی کتاب سے نزول ایلیا بجسدہ العنصری سمجھکر اس پر اصرار کیا اور اصلی معنے عالم الغیب کے سپرد نہ کئے جیسا کہ آج کل کے مولوی بعینہ طابق النعل بالنعل یہی نزول بجسدہ عنصری کا جھگڑا کرتے اور پیشگوئی کا علم حوالہ بخدا نہیں کرتے۔

تیسرا۔ صحابہ تابعین تبع تابعین ائمہ اربعہ وفات مسیح پر متفق تھے جیسا کہ ان بیسوں کتابوں میں مفصل ثبوت موجود ہے۔ پھر وہ کس طرح بعینہ اسی مسیح کے منتظر ہو سکتے تھے۔ ایسا نادان کون ہے کہ ایک شخص کے مرنے کا بھی یقین کرے اور اس کے پھر آنے کا بھی۔ حالانکہ کوئی مردہ واپس نہیں آتا چنانچہ جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا۔ تو حضرت عمر رضہ نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے۔ تو انہوں نے ممبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھا۔ کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پجاری ہے۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا اور جو اللہ تعالیٰ کا پجاری ہے تو اللہ حی ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول سے بڑھکر نہیں۔ اور کل رسول مر چکے ہیں۔ صحابہ اس آیت کو سن کر ایسے حیران ہوئے کہ گویا آج ہی یہ آیت نازل ہوئی اور لگے ایک دوسرے سے باتیں کرنے اور ایک دوسرے سے سنکر اس آیت کو پڑا ہ

تعجب وہ ہر نے ۔ بخاری مصر صہ ۱۰۵ جلد اول ۔ کیا اب اس سے صحابہ کا اتفاق مسیح کی موت پر ثابت ہوا یا نہیں ۔ باقی تابعین ۔ سو تابعین اور تبع تابعین کے لفظ پر غور کرو کہ جس بات پر صحابہ کا اجماع ہو اگر تابعین اس پر اتفاق نہ کریں ۔ تو وہ تابعین رہ ہی نہیں سکتے ۔ اسی طرح تبع تابعین و ائمہ اربعہ کا بھی اس پر اتفاق ہے ۔ وقال مالک ان عیسیٰ مات مجمع البحار جلد اول صہ ۲۸۶ ۔ اب باقی ائمہ نے اس مسئلہ میں حضرت امام مالک کے ساتھ اختلاف نہیں کیا ۔ باوجودیکہ تھوڑے تھوڑے جزوی مسائل پر باہم اختلاف ہے ۔ اور نہ ان کے شاگردوں نے ۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ۔ متوفیک ممیتک ۔ بخاری مصر جلد ۲ صہ ۹۳ ۔ امام بخاری کی شہادت کہ معنے متوفیک ممیتک کو فلما توفیتنی کے ساتھ ملا کر بیان کئے ۔ سوائے اس کے ان جیسیوں کتابوں میں اس قدر ثبوت وفات مسیح موجود ہے کہ اگر انسانی سمجھ سے بہت ہی بالاتر بھی یہ مسئلہ ہوتا ۔ تو اس کے ماننے کے لئے یہی وہ ثبوت کافی تھے ۔ شاید آپ کو یہ خیال ہو کہ کوئی مردہ زندہ ہو کر دنیا میں آتا ہے ۔ اس لئے وہ بھی زندہ ہو کر آئیں گے ۔ تو یہ امر بھی بالکل خلاف قرآن ہے ۔ وحرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون ۔ پ۱۷ ۔ یعنی جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا ۔ اس پر اب واجب ہو چکا ہے کہ وہ واپس نہیں آئیں گے ۔ الم یروا کم اھلکنا قبلھم من القرون انھم الیھم لا یرجعون پ۲۳ ۔ دیکھو تو سہی ۔ کس قدر طاقتوں کو ہم نے ہلاک کیا ۔ کہ وہ انکی طرف ہرگز واپس نہیں آسکتے ۔

حتی اذا جاء احدھم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا انھا کلمۃ ھو قائلھا ومن وراءھم برزخ الی یوم یبعثون ۔ پ۱۸ ۔

جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے تو وہ آرزو کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار دنیا میں مجھے واپس بھیج تاکہ میں نیک کام کروں جو میں نے نہیں کئے ۔ ہرگز نہیں یہ بات ہے جو منہ سے اس نے کہدیا اس کے آگے تو ایک عظیم الشان پردہ ہے اور وہ پردہ قیامت تک رہیگا ۔

فیمسک التی قضیٰ علیھا الموت ۔ پ۲۴ جس نفس پر موت وارد ہو جاتی ہے ۔ اس کو واپس نہیں بھیجتا ۔ بلکہ روک رکھتا ہے

چوتھا ۔ آپ ہی ایما فرماویں ۔ واذ قلتم یا موسیٰ لن نؤمن لک ۔ پ۱ ۔ اذ قلتم یموسیٰ لن نصبر علی طعام واحد ۔ واذ قتلتم نفسا ۔ پ۱ واذ نجینٰکم من ال فرعون پ۱ واذ فرقنا بکم البحر فانجینٰکم پ۱ ثم اتخذتم العجل پ۱ وغیرہ جسقدر قرآن مجید میں بنی اسرائیل مخاطب ہیں کیا یہ بعینہ وہی ہیں ۔ جو حضرت موسیٰ کے وقت تھے ۔ یا ان کی شکل میں اگر شکل میں ۔ تو یہاں خطاب بلا لفظ مثل کیوں کہا ۔

قولہ ۔ لفظ نزول جو احادیث میں مذکور ہے ۔ اب اس سے بروز جو معنے مجازی ہیں مراد لیتے ہیں نہ کہ حقیقی اس کی کیا سند ہے ۔

اقول ۔ لفظ نزول کی تحقیق الحکم ۲۴ ۔ اپریل ۱۹۰۶ء میں میں نے لکھدی ہے ۔ آپ وہاں سے دیکھ لیں ۔ دوسرا سوال آپ کا نامکمل ہے ۔ آپ کو چاہئے تھا کہ نزول کے معنے حقیقی اور مجازی کسی آیت یا حدیث کے حوالہ لکھکر اعتراض کرتے ۔ تیسرا ۔ اگر آپ کے نزدیک حقیقی معنی ہیں آسمان سے نازل ہونا ۔ تو آپ فرماویں ۔ انزل لکم من الانعام پ۲۳ کے کیا معنے ہیں ۔ اگر اس کے حقیقی معنے نزول کے ہیں کہ پہلی جگہ کو خالی کر کے نئی جگہ اختیار کرے تو اس حدیث کے کیا معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آخر ثلث اللیل میں ہر رات اترا کرتا ہے زمین زمین پر تو ہر وقت ثلث اللیل رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ہر رات کس طرح اترتا ہے وہ تو ایک دفعہ اتر کر پھر واپس جا ہی نہیں سکتا ۔ پھر کلام الٰہی کا نزول حقیقی معنوں میں کس طرح ہوا ۔ کیا اب قرآن مجید علم الٰہی میں نہیں رہا ۔ چھٹا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نزول آپ کے حقیقی معنے کے مطابق کس طرح ہوا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم ایات اللہ پ۲۸ اللہ تعالیٰ نے تم پر ذکر نازل کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھتا ہے

قولہ ۔ رفع سے جو آپ رفع رتبی مراد لیتے ہیں نہ رفع جسمی اس کی کیا سند ہے حالانکہ کسی مفسر نے کسی زمانہ میں یہ ذکر نہیں کیا کہ مراد رفع سے رفع رتبی ہے نہ رفع جسمی ۔

اقول ۔ کیا آپ کو بھی کسی اپنے دعوے کی سند پیش کرنا ضروری ہے یا نہیں ۔ کسی سوال میں کوئی حوالہ کسی کتاب کا تو دیا ہوتا مناسب تو یہ تھا ۔ کہ اس قدر عظیم الشان حصر کے ساتھ بطور نمونہ قرآن مجید و احادیث کا حوالہ دیتے ۔ آپ ہی فرماویں ۔ ولو شئنا لرفعناہ بھا ۔ پ۹ ۔ میں رفع رتبی مراد ہے یا جسمی ۔ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ۔ پ۱۸ میں ان گھروں کی عزت مراد ہے یا ان کی اینٹ لکڑی مٹی ۔ خافضۃ رافعۃ پ۲۷ ۔ میں کونسا رفع مراد ہے ۔ وفرش مرفوعۃ میں پ۲۷ میں عالی خاندان کی عورات مراد ہیں یا فرشوں کے کپڑے دریاں وغیرہ اٹھائی جاوینگی ۔

دوسرا مرجع ضمائر حقیقت انسانی ہوتی ہے نہ جسم مع الروح نہ صرف جسم نہ صرف روح ۔ مثلاً ایک شخص خواب میں لاہور جاتا ہے اور وقت بیان کہتا ہے کہ میں لاہور میں گیا ۔ کیا اس کا جسم خواب میں چارپائی پر تھا یا لاہور گیا تھا ۔ ؟

تیسرا ۔ جب کہا جاتا ہے کہ فلاں آدمی مر گیا تو اس کا جسم اور روح دونوں مر جاتے ہیں ۔ چوتھا ۔ انسان کا جسم ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے اور غذا اس کی بدل ما یتحلل ہوتا رہتا ہے ۔ یہاں تک کہ حکما کا اتفاق ہے کہ سات برس کے بعد یہ موجودہ جسم بالکل تحلیل ہو کر نیا بنے اس لئے سارا کا سارا نیا جسم موجود ہو جاتا ہے ۔ اگر حقیقت انسانی یہی جسم ہے تو چاہیئے کہ نام بھی ہر ایک انسان کا سات سال کے بعد بدل جاوے بلکہ ہر آن نام کے حروف میں تغیر ہوتا رہے مثلاً بجائے نور اللہ کے کوئی اور نام ہو جاوے ۔

پانچواں ۔ مضاف مضاف الیہ میں مغائرت شرط ہے جب انسان کہے کہ میرا سر میرا ہاتھ ۔ تو اگر ضمائر سے مراد جسم مع روح ہے ۔ تو اس کے معنے ہوں گے ۔ میرا میں میرا میں ۔ پس معلوم ہوا ۔ کہ جسم کوئی اور چیز ہے اور میں ضمیر متکلم کوئی اور چیز ہے ۔ چھٹا ۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء پ۴ یعنی نہ گمان کر شہدا کو کہ مر گئے وہ تو زندہ ہیں ۔ حالانکہ ان کے جسم بظاہر مرے ہوئے نظر آرہے ہیں پھر زندہ کیا چیز ہے ۔ ساتواں ۔ مما خطیئٰتھم اغرقوا فادخلوا نارا ۔ پ۲۹ قوم نوح اپنے گناہوں کے سبب غرق ہو کر داخل ہوئی نار میں ۔ اگر ضمیر غائب سے مراد جسم مع الروح ہے تو جسم تو سامنے پانی پر تیرتے نظر آرہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ دوزخ میں داخل ہو گئے ۔ آٹھواں ۔ فالیوم ننجیک ببدنک پ۱۱ ۔ یعنی اے فرعون آج تیرا بدن اونچے پر ڈالدیں گے ۔ اب بدن اور ہے اور مخاطب فرعون ۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ تجھے اونچے پر ڈالدیں گے ۔ نواں ۔ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک ۔ پ۳۰ ۔ اے نفس مطمئنہ پھر آ اپنے رب کی طرف ۔ کیا یہاں بھی مع بدن ہی جاویگا ۔ یا کوئی اور چیز جاویگی ۔ دسواں ۔ جب مولیٰ خواب میں دکھائی دیتے ہیں ۔ تو اس وقت ان کا جسم قبر میں ہوتا ہے مگر کہا جاتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی کو دیکھا ۔ کیا اس کا جسم بھی ساتھ ہوتا ہے ۔ فتلک عشرۃ کاملۃ ۔ آپ لکھتے ہیں کہ کسی مفسر نے نہیں لکھا اول یہ دعویٰ بلا دلیل ہے ۔ دوسرا آپ ایمان سے کہیں ۔ آپ نے کل دنیا کے تفاسیر دیکھ لئے ہرگز نہیں ۔ تیسرا اب تفسیر کبیر کو دیکھیں ۔ وہ اس رفع پر کس قدر اعتراض کرتا ہے اور کوئی جواب نہیں دیتا ۔ بھلا آپ ہی فرماویں ۔ اگر رفع الی اللہ سے مراد جسم کا آسمان پر جانا ہے ۔ تو احیاء عند ربھم پ۴ تو اس سے بڑھکر ہے ۔ دوسرا الی یا الیہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف مع جسم جانا ہے ۔ تو اللہ تعالیٰ مع المتقین مع الصابرین ۔ معکم اینما کنتم ۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ہے ۔ کیا مسیح بھی ساتھ ہے ۔ تیسرا ۔ کیا اللہ تعالیٰ آسمان دوم پر ہے جہاں مسیح ہے ۔ چوتھا ۔ کیا اللہ تعالیٰ جسمانی ہے ۔ تاکہ جسم اس کے پاس جاوے ۔ پانچواں ۔ خدا کی طرف جانے سے آسمان کی طرف جانا کس طرح ثابت ہوا ۔ کیا انی ذاھب الی ربی کے معنے یہ ہیں کہ میں آسمان پر جاتا ہوں خدا تعالیٰ کے پاس ۔

قولہ ۔ پھر وجہ تخصیص بالذکر رفع رتبی کے عیسیٰ علیہ السلام کیساتھ کوئی نہیں ۔ جو رفع رتبی کل انبیاء میں پائے جاتے ہیں ۔

اقول ۔ وجہ تخصیص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کے کسی برگزیدہ کی نسبت کوئی اعتراض باقی رہے اس لئے وہ بعض انبیاء و اولیاء کی نسبت حسب ضرورت بعض خاص الفاظ کے ذریعہ ان کی تطہیر کر دیتا ہے جس کی تفصیل بطور نمونہ

عرض ہے۔ اوّل۔ وما کفر سلیمان پ۱ سلیمان نے کفر نہیں کیا۔ کیا باقی انبیاء نعوذ باللہ کفر کیا کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ اس لئے فرمایا کہ حضرت سلیمانؑ کو یہود کافر سمجھتے تھے۔

دوسرا۔ انہ کان صدیقاً نبیاً۔ پ۱۶۔ یعنی حضرت ابراہیم بڑا راستباز نبی تھا۔ کیا باقی انبیاء نعوذ باللہ راستباز نہیں ہوتے۔ یہ صرف اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ کسی زمانہ میں حضرت ابراہیمؑ کی طرف تین جھوٹ منسوب کئے جاوینگے سو فرمایا۔ کہ جو تین جھوٹ بولے کیا وہ بھی صدیق کہلا سکتا ہے

تیسرا۔ وایدناہ بروح القدس پ۱۔ ہمنے عیسےٰ کے اپنے کلام پاک کے ساتھ تائید کی۔ تمام انبیاء اور اولیاء کو کلام الٰہی کے ساتھ تائید ہوتی ہے۔ چونکہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا نبی اور ملعون سمجھتے تھے۔ نعوذ باللہ منہا۔ کیونکہ استثنا پ۲۱ میں ہے۔ کہ جو کاٹھ (سولی) پر لٹکایا جاوے۔ وہ ملعون ہوتا ہے۔ اور استثنا پ۱۸ میں ہے کہ جھوٹا نبی قتل ہوتا ہے اور یہی وجہ تھی کہ جب عیسےٰ صلیب پر لٹکائے گئے۔ تو وہ بہت گھبرائے اور غنائے الٰہی سے ڈر کر بے اختیار بول اٹھے۔ ایلی ایلی لما سبقتانی۔ اے میرے اللہ اے میرے اللہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ کیونکہ اس وقت ان کو تو اپنا ایمان سلب ہونے کا خوف پیدا ہوا کہ استثنا پ۲۱ کے مطابق مصلوب ملعون (کافر) ہوتا ہے دوسرا ان کو اپنے مشن کا قطعاً دنیا سے نیست و نابود ہو جانے کا خوف ہوا کیونکہ بعد صلیب موافق مخالف بالاتفاق موافق استثنا پ۲۱ و ۱۸ جھوٹا نبی اور کافر یقین کریں گے

تیسرا۔ یونس نبی والی پیشگوئی مندرجہ متی پ۱۲ بھی غلط ٹھہریگی جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح قبر میں زندہ داخل کئے جاوینگے اور زندہ ہی نکلیں گے اور پیشگوئی کا جھوٹا نکلنا بموجب استثنا پ۱۸ کی علامت جھوٹے نبی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی حالت میں حضرت مسیح کو تسلی فرمائی کہ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا پ۳ کہ میں تجھے وفات دونگا۔ یعنی تو صلیب پر قتل نہیں ہوگا اور پھر زیادہ تسلی کے لئے بشارت دی کہ تیری روح بعد وفات دیگر انبیاء و اولیاء کی طرح میری طرف اٹھائی جاوے گی کیونکہ کفار کی روح اسفل السافلین میں جاتی ہے اور مومنین کی اعلیٰ علیین میں ان دونوں فقروں سے ایمان اور نبوت قائم رہنے کی بشارت دی اور استثنا پ۲۱ و ۱۸ کے متعلق جو منکرین کا اعتراض ہوگا اس سے بھی میں تجھے پاک کر دونگا۔ چنانچہ ایدناہ بروح القدس اور ما قتلوہ و ما صلبوہ فرما کر اس اعتراض سے بھی پاک کیا یعنی ہم نے اس کو کلام پاک کیا تھا تائید کی تھی کسی کافر کو کلام الٰہی کے ساتھ تائید نہیں ملتی اور تمہارے یہودیوں کا یہ بھی جھوٹ ہے اور مشن کے متعلق بشارت دیکھ

فرمایا کہ تیرے سچے تابعین۔ بلکہ برائے نام جو تیرے تابع کہلائیں گے۔ ان کو بھی ان منکروں پر قیامت تک فائق رکھونگا۔ غرض روح القدس کی تائید کو خصوصاً بیان کرنے میں یہ حکمت الٰہی تھی۔

چوتھا وامہ صدیقۃ پ۶ حضرت مسیح کی والدہ صدیقہ ہے کیا دیگر انبیاء کی والدہ صدیقہ نہ تھیں۔ حضرت موسیٰ کی والدہ کو وحی بھی ہوتی تھی۔ واوحینا الی ام موسیٰ پ۲۰ سے یعنے ہمنے والدہ موسےٰ کی طرف وحی کی تھی۔ غرض اس خصوصیت میں یہ ہے۔ یہود علیہم اللعنۃ حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت کو ناجائز قرار دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح اور ان کی والدہ دونوں کی تطہیر فرما دی۔

پانچواں۔ وایدہم بروح منہ پ۲۸ یعنی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو اپنی کلام کے ساتھ تائید کی۔ حالانکہ کلام کا نزول دیگر مومنین پر بھی حسب وعدہ الٰہی جس کا ذکر قرآن مجید میں بکثرت موجود ہے ہوتا ہے۔ مگر اس تخصیص میں حکمت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جو علام الغیوب ہے جانتا تھا کہ فرقہ شیعہ و خوارج صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی نسبت بدزبانی کرینگے ان کی بریت اور تطہیر کے لئے یہ الفاظ فرمائے کیونکہ مسلمان اس پر متفق ہیں کہ کلام الٰہی کے ساتھ کافر و منافق کی تائید نہیں ہوتی۔ غرض ایسے الفاظ قرآن مجید میں بکثرت ہیں استیعاب کا متحمل یہ خط نہیں ہوسکتا۔

قولہ۔ پھر مرجع ضمیر رفعہ اور مرجع ضمیر ماقتلوہ کی متحد ہے جو جسم عیسےٰ علیہ السلام ہے۔ الی آخرہ۔

اقول۔ مرجع ضمائر کے متعلق سوال ۴ میں جواب دیا گیا

قولہ۔ رفع جب معمول بالی ہو تو نص ہوتا ہے۔ رفع جسمی میں احتمال رفع رتبی کا نہیں رکھتا۔

اقول۔ آپنے اپنے دعوے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ دوسرا۔ باقی رافعک۔ میں کاف خطاب اور رفعہ اللہ میں ہائے ضمیر غائب۔ سو اس کی نسبت سوال ۴ کے جواب میں مفصل لکھا گیا۔ تیسرا۔ رفعتہ الی السلطان۔ قربتہ۔ دیکھو صراح منتہی الارب تاج العروس وغیرہ۔ فناکلہ ولا نرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی لا نستاذنہ فی اکلہ او ناکلہ ولا ندخرہ ۔ مجمع البحار بحوالہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ مطہرک من الذین کفروا۔ یعنی منکروں کی بدگوئی سے تجھے پاک کروں گا

اب اس جگہ اللہ تعالیٰ نے یہود کا دعویٰ اور اعتراض نقل فرما کر تطہیر فرمائی کہ۔ وقولہم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ پ۶ یعنی یہود بڑے زور اور دعویٰ اور یقین کے ساتھ دعوے کرتے ہیں کہ ہمنے مسیح عیسےٰ ابن مریم کو جس کو تم رسول اللہ کہتے ہو قتل کر دیا۔ خلاصہ بیان دعویٰ یہود یہ ہے

کہ بموجب استثنا پ۲۱ مصلوب ملعون ہوتا ہے۔ اس لئے مسیح نعوذ باللہ ملعون ہے کہ ہم نے اس کو صلیب پر قتل کیا۔ دوسرا بموجب استثنا پ۱۸ جھوٹا نبی قتل ہوتا ہے اس لئے وہ جھوٹا نبی ہے۔ تیسرا بموجب استثنا پ۱۸ اگر کسی نبی کی پیشگوئی پوری نہ ہو تو وہ جھوٹا ہے اور اس کی پیشگوئی یونس نبی والی مندرجہ متی پ۱۲ کہ تین روز زندہ زمین میں رہوں گا۔ جھوٹی نکلی۔ اس لئے مسیح جس کو تم رسول اللہ کہتے ہو۔ جھوٹا نبی بلکہ ملعون ہے۔ یہ ہے دعویٰ یہود کا۔ جس کو وہ لفظ انا اور قتلنا سے موکد کرتے ہیں۔ آپ ہی ایمانا غور فرماویں کہ کیا اس کا جواب دعویٰ یہی ہو سکتا ہے کہ اس کو ہم نے آسمان پر اٹھا لیا ہرگز نہیں بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت تو تب ثابت ہو کہ ان کا صلیب پر نہ مرنا اور صلیب سے زندہ اترنا ثابت ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے وما قتلوہ بمقابلہ قتلنا کے فرمایا کہ انہوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا۔ پھر یہود کے بنائے دعویٰ کی تردید میں فرمایا۔ وما صلبوہ یعنی تمہارا دعویٰ ہے کہ بذریعہ صلیب قتل کیا گیا۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں صلیب یہ تھی کہ ایک لکڑی میں تھوڑے فاصلہ پر دو لکڑیاں لگا دیتے ہیں۔ جس کی شکل یہ ہے۔

(شکل: د، ہ، ب، ج)

لکڑی الف زمین میں مضبوط گاڑ دی جاتی یا بجائے لکڑی الف کے کسی درخت میں لکڑی ب ج و د ہ لگا دیتے چنانچہ فرعون نے کہا کہ ولاصلبنکم فی جذوع النخل۔ پ۱۶۔ تم کو صلیب دونگا نخل کے تنہ پر۔ لکڑی ب ج پر مصلوب کے دائیں بائیں پھیلا کر دونوں ہاتھ و پاؤں میں میخیں لگا دیتے اور اسی کو چار میخ کرنا کہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وفرعون ذی الاوتاد پ۲۳۔ یعنی فرعون چار میخ کرنے والا۔ اور یہ طریق صلیب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک بھی موجود تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا پ۶۔ اگر آج کل کی صلیب ہو تو اس سے انسان چند منٹ میں مر جاتا ہے۔ اس لئے او کا لفظ اور یقتلوا کا لفظ زائد ہو جاتے ہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ کے بعد بھی مدت تک یہی صلیب تھی۔ چنانچہ کنز الدقائق میں ہے۔ کہ اگر راہزنی اور قتل دونوں کام کرے تو اس کو تین روز زندہ صلیب دیا جاوے۔ بعدہ اس کا پیٹ نیزہ سے چاک کیا جاوے تاکہ مر جاوے غرض اللہ تعالیٰ ان کو ما صلبوہ کہہ کر ملزم ٹھہراتا ہے کہ قتل صلیب کی دو صورتیں ہیں یا تو صلیب پر چند روز لٹکا رہے اور بھوک پیاس۔ دھوپ سردی سے مر جاوے یا نیزہ سے اس کی ہڈی توڑی جاوے یا پیٹ چاک کیا جاوے۔ تو فرمایا۔ ما قتلوہ حسب رواج ہڈی

اخبار بدر ایک لاکھ مفت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرم معظم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اخبار بدر کی ایک لاکھ کاپی چھپنے کے متعلق پچھلے دو پرچوں میں تحریک ہوئی ہے جو نہایت ہی مبارک تحریک ہے ۔ میں اس کے متعلق اپنی ناچیز رائے کا اظہار کرتا ہوں اور وہ یہ ہے

اگر اس اشاعت سے جناب کی یہ مراد ہے کہ ایک لاکھ خریدار اخبار کے ہو جاویں ۔ تو میرے خیال میں یہ امر قبل از وقت ہے کیوں کہ تمام امور بتدریج ترقی پاتے ہیں ۔ اگرچہ ہم کو برابر مستعدی سے کام لینا چاہیئے ۔ اور ہر وقت ہی کوشش ہو کہ سینکڑوں سے ہزاروں اور ہزاروں سے لاکھوں خریدار بنیں ۔ مگر یہ بات ایسی نہیں کہ مہینہ دو مہینہ میں سرانجام ہو جاوے ۔ حالانکہ دل یہ چاہتا ہے ۔ کہ اخبار کا پرچہ ایک لاکھ بہت ہی جلدی نکلے ۔

میری سمجھ میں جو بات آئی ہے وہ یہ ہے کہ اخبار کا ایک لاکھ پرچہ غیر معمولی طور پر یعنی علاوہ ہفتہ وار اشاعت کے چھپوایا جاوے ۔ جس کے مضامین صرف حضرت اقدس علیہ السلام کے دعاوی کا اظہار اور جتنے نشانات کے انکے پورے ہو چکے ہیں ۔ ان کا مختصر ذکر ہو ۔ اخبار کے آٹھ صفحہ یا دس صفحہ اسی مضمون میں خرچ ہوں اور پھر یہ پرچہ تمام ہندوستان و دیگر بلاد میں جہاں اردو خواں اصحاب ہیں مفت تقسیم کیا جاوے ۔ یہی منشا ہمارا ہے ۔ (اڈیٹر)

اول تو مشہور آدمیوں ۔ رئیسوں ۔ مولویوں ۔ تجار وغیرہ کے نام جہاں تک ہو سکے معلوم کر کے اخبار ان کے نام جاری ہو ۔ باقی عہدہ کے لحاظ سے مثلاً تحصیلدار صاحب یا ڈپٹی انسپکٹر ۔ پوسٹ ماسٹر وغیرہ عہدہ سے اخبار تمام ہندوستان میں کثرت سے شائع کیا جاوے ۔ تاکہ ایک اعلان اور ڈھنڈورے کی طرح یہ تبلیغ ہندوستان کے ہر کونے میں پہنچ جاوے ۔ کیا عجیب کہ بہت سے ناواقف یا سلیم الطبع اشخاص کو غور و فکر کرنے کی تحریک اس اعلان سے ہو جاوے ۔ کیونکہ انسان بار بار کی یاد دہانی سے ہی ہوشیار ہوتا ہے ۔ اس قسم کا اعلان بہت ہی مفید ہو گا ۔ کیوں کہ اس میں صرف حضرت اقدس ہی کا ذکر اور نشانات ۔ مثلاً طاعون ۔ زلزلہ کا حال ہو گا اور امید ہے کہ بہت نیک اثر کرے گا ۔

اب سوال خرچ کا ہے ۔ میرے خیال میں کسی سٹیم پریس میں ایک لاکھ کاپی ایکدم چھپوانے میں بہت کم خرچ ہو گا اور قریب ایک لاکھ پیسے ہی سمجھ لیجئے اور جس کے لئے ایک لاکھ پیسے محصول ڈاک کے لئے اور درکار ہیں ۔ یعنی کل دو ہزار روپیہ درکار ہیں ۔ جو کہ بہت چندوں سے وصول ہوں ۔ ہر ایک صاحب اپنی توفیق کے موافق ایک مقررہ تعداد اخبار کی اپنی طرف سے شائع کرا دیں ۔ اور جب چندہ ایک لاکھ پرچہ کا پورا ہو جاوے تو پھر یہ اہتمام کیا جاوے ۔ اس طرح اگر قوم کوشش کرے ۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ مہینہ دو مہینہ میں ایک لاکھ اشاعت کاپی کی نکلکر تمام ہندوستان میں شائع ہو سکتی ہے ۔

میں اپنی طرف سے بالفعل دو سو پچاس کاپی کی قیمت اور محصول ڈاک دینے کو تیار ہوں ۔ اگر اس طرح اور خریداران بقدر حسب توفیق حصہ لیں ۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام بہت جلد ہو جائے ۔ امید ہے کہ احباب تحریک کریں گے ۔ والسلام

خاکسار میرزا محمد شفیع ۔ ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانجات ڈیرہ اسمٰعیل خان

دیگر عرض ہے کہ سٹیم پریس میں چھپوانے کا ذکر میں نے اس وجہ سے لکھا ہے ۔ آپ کا پریس میرے خیال میں اس خدمت کا متحمل نہیں ۔ اگر پریس میں اسقدر چھپ سکتی ہے اور بھی بہتر ہے ۔

خدا کے فضل سے

براہین احمدیہ

چھپ گئی ہے اور الحمد للہ کہ جیسی آپ چاہتے تھے ویسی ہی چھپی ہے ۔ لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ میں حتی الامکان بہت احتیاط کی گئی ہے اور ایک اور خوبی یہ ہے کہ اصل کتاب کے صفحہ بصفحہ ہے ۔ ایک زیادتی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے حالات قریباً دس صفحہ میں شامل ہیں ۔ ایک اور زیادتی یہ ہے کہ مضامین کی فہرست طیار کر کے ساتھ لگائی گئی ہے ۔

جب میں نے اس کو چھپانا شروع کیا تھا تو میں نے بذریعہ اشتہار ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اس کی قیمت پانچ روپے رکھوں گا لیکن بعد میں [illegible] میرے تخمینہ سے بہت زیادہ [illegible] قیمت میں کتاب کا دینا میرے لئے مشکل ہو گیا لیکن چوں کہ میرا وعدہ ہے ۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اسی قیمت یعنی پانچ روپے ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے ۔ جلد درخواستیں بھیجکر منگاؤ کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے ۔

ایک عظیم الشان رعایت

اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لے سکتا ہے ؟

۱ ۔ جو صاحب ۱۵ جولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور موازی چھ آنے اخراجات روانگی و محصول ڈاک اور پونے تین روپیہ اخبار بدر کے روانہ کر دیں گے ان کو براہین احمدیہ صرف چار روپیہ میں بھیجا دیگی ۔

۲ ۔ بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں بشرطیکہ ۔ آ ۔ وہ نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر لئے چندے بھجوا دیں ۔ ب ۔ ۱۹۰۵ء کے چندہ سمیت جو رقم ان کے ذمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیج دیں

معراج الدین عمر

جن اصحاب نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین صاحب کیخدمت میں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ میں بمعہ قیمت رعایتی حقوق پر ارسال کی تھیں انکو براہین احمدیہ لاہور سے ہی روانہ ہو سکیگی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور میں موجود ہیں ۔

باقی خریدار قادیان کے دفتر بدر سے منگوا سکتے ہیں ۔ مینیجر بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بشیر
کی
بشارت

مبارک! مبارک!!

صاحبزادہ بشیر احمد سلمہ اللہ الاحد کی شادی کی تقریب پر جو قافلہ ۱۰ مئی کی صبح کو پشاور کی طرف روانہ ہوا تھا جسکا ذکر ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے اخبار میں کیا گیا ہے وہ مع الخیر آج نماز ظہر کے وقت قادیان دارالامان والامان میں داخل ہوا جس پر ہم خلوص دل کے ساتھ مبارکباد کہتے ہیں حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں حضرت ام المومنین کی خدمت میں۔ اور مبارکباد کہتے ہیں جناب میر ناصر نواب صاحب کی خدمت میں اور والدکا برادر محمد اسحٰق کی خدمت میں اور تمام اہل بیت کی خدمتمیں اور تمام احباب کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں مولوی غلام حسن صاحب کی خدمت میں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے مولود مسعود کے اس تعلق کا فخر عطا فرمایا ہے۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اے قادر خدا تو اس رشتہ کو جانبین اور ان کے متعلقین کے واسطے ان رحمتوں اور برکتوں کا موجب کر جو تو اپنے خاص بندوں پر انعام کیا کرتا ہے کہ تو مالک ہے سب آسمانوں کا اور زمینوں کا۔ اور تو نے ہی ایک پاک تعلق مرد اور عورت کے درمیان پیدا کیا۔ ہم اس مبارک نامہ کو اس مبارک جوڑے کیواسطے اس مسنون دعا پر ختم کرتے ہیں۔

اللھم بارک فیھما وبارک علیھما وبارک لھما فی نسلھما۔

آمین ثم آمین۔

"بدر"

۱۶ مئی ۱۹۰۶ء - بروز بدھ

خطبہ بروز جمعہ ۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

بعد خطبہ ماثورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

وَاتْلُ علیہم نبا الذی اٰتینٰہُ اٰیٰتنا فانسلخ منہا فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین - ولو شئنا لرفعنٰہُ بہا - ولٰکنہ اخلد الی الارض واتبع ھوٰىہ - فمثلہ کمثل الکلب - ان تحمل علیہ یلہث او تترکہ یلہث - ذٰلک مثل القوم الذین کذبوا باٰیٰتنا فاقصص القصص لعلہم یتفکرون - سآءَ مثلاً القوم الذین کذبوا باٰیٰتنا وانفسہم کانوا یظلمون من یہد اللہ فہو المہتدی ومن یضلل فاولٰئک ھم الخاسرون - پ۹ ع۱۲ -

ترجمہ مع التفسیر - واضح ہو کہ تکذیب کے دو درجہ ہیں - اول درجہ تکذیب کا تو یہی ہے - کہ انسان اپنی فطرۃ صحیحہ کو کھو بیٹھے جو عطیہ الٰہی ہے اور اس کو محض بیکار کر دیوے کیونکہ ہر ایک انسان ذو العقل کی بناوٹ اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ بغیر پہنچنے رسولوں کی رسالت کے بحکم کل مولود یولد علی الفطرۃ کے اللہ کی توحید اور ربوبیت خالصہ کو سمجھ سکتا ہے ورنہ اس کی کیا وجہ کہ فوٹوگراف کا بنانیوالا یہ تو یقیناً جانتا ہے کہ بغیر کاریگر کے فوٹوگراف خود بخود نہیں بن سکتا - پھر یہ کیوں کہہ سکتا ہے کہ انسان حیوان ناطق جس کو اپنے وجود اور تربیت میں ہر لحظہ اور ہر آن میں ایک خالق اور رب کی سخت ضرورت ہے وہ خود بخود موجود ہو گیا ہو اور خود بخود اس نے تمام مراتب تربیت انسانیت کے حاصل کر لئے ہوں - دیکھو جس وقت انسان محض نطفہ تھا - معہذا اس میں تمام قوای ظاہری اور باطنی اور اعضائی جسمی موجود تھی جو اب پیدا ہو گئی ہیں پس وہ نطفہ ہی بزبان حال گواہی دے رہا ہے کہ ایک خالق اور رب اس کا بالضرور ایسا موجود ہے جس نے اس نطفہ میں یہ تمام اعضائے جسمی اور قوائی ظاہری اور باطنی ان اسی میں مرکوز کئے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلی آیتوں میں - الست بربکم قالوا بلیٰ - میں اس امر کو واضح طور پر بیان فرما دیا ہے پس جبکہ فطرت انسانی ہی اس طرح کی واقع ہوئی ہے - جو ابتدائی حالت نطفگی سے ایک خالق اور رب کا وجود ضروری سمجھتے ہیں تو اسی فطرت صحیحہ کی طرف رجوع نہ کرنا اور اس کی شہادت کو دربارہ توحید اور ربوبیت خالصہ الٰہی کے قبول نہ کرنا یہ بھی تکذیب ہے اور اس تکذیب پر بھی کوئی عذر انا کنا غافلین کا مسموع نہ ہوگا اور نہ تقلید آبا و اجداد کی کہ انما اشرک اباؤنا من قبل وکنا ذریۃ من بعدھم عذر ہو سکیگی - دوسرے درجہ کی تکذیب جو اس سے قباحت میں بہت بڑھ کے ہے وہ ہے جو ان آیات مذکورہ میں بیان فرمائی گئی ہے - کہ اے پیغمبر ان لوگوں پر اس شخص کا حال بھی تلاوت کر کر سنا دو - [illegible] آیات اور نشانات بھی دئے گئے تھے پر وہ ان آیات [illegible] کہ جیسا کہ سانپ کینچلی سے کہاں علیحدہ کر دی جاوے

پس شیطان اس کے پیچھے جالگا تو وہ سخت گمراہیوں میں سے ہو گیا - ف - مفسرین میں اس شخص کی نسبت بڑا اختلاف ہے کہ یہ کون شخص تھا - شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ یعنے بلعم باعورا کہ کتب الٰہی خواندہ بود بعد ازاں باغوائے زن خود ایذار حضرت موسیٰ قصد کرد و ملعون شد تفسیر کبیر میں ہے کہ آنحضرت صلعم کے ابتدائی بعثت کے وقت میں ایک شخص امیہ بن ابی الصلت تھا جس کو کتب سابقہ کے علم سے یہ بات معلوم ہو گئی تھی کہ اس وقت میں ایک رسول عظیم الشان مبعوث ہونیوالا ہے اور اس کو یہ گمان بھی تھا - کہ وہ رسول میں ہی ہوں گا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوی رسالت فرمایا - تو اس کو بڑا رشک اور حسد پیدا ہو گیا اور کم بخت کافر ہی مرا - یہ شخص وہی امیہ بن ابی الصلت ہے - جو عرب میں بڑا مشہور شاعر تھا اور جس کی نسبت آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ امن شعرہ وکفر قلبہ - یعنی شعر تو اس کا ایمان لے آیا تھا - مگر دل اس کا کافر ہی رہا - یہ اس لئے فرمایا کہ یہ شخص اپنے شعر و نظم میں اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کیا کرتا تھا اور توحید الٰہی کے دلائل بھی دیا کرتا تھا اور بیان اعمال صالحہ اور احوال آخرت یعنی جنت و نار کا ذکر بھی ان شعروں میں کیا کرتا تھا اور بعض مفسرین کا قول ہے - کہ یہ آیت ابو عامر راہب کے حق میں نازل ہوئی ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق کا لقب دیا تھا - غرضیکہ اس آیت کا مصداق کوئی ہو خواہ بلعم باعورا ولی مستجاب الدعوات ہو یا امیہ بن ابی الصلت شاعر موحد ہو یا ابو عامر راہب ہو - جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے دنیا کو ترک کر دیا تھا یا اور کوئی ہو بہر حال اس آیت سے صریح یہ امر معلوم ہوتا ہے - کہ مامور من اللہ کی مخالفت میں سب مخالف مردود ہو جاتے ہیں - اس کے مقابلہ میں نہ کسی کی ایسی ولایت مقبول ہو سکتی ہے جو مستجاب الدعوات کے مرتبہ پر پہنچ گئی ہو - جیسا کہ بلعم باعورا تھی حضرت موسیٰ کے وقت میں تھا - یا کوئی شخص فصیح و بلیغ شاعر ہو جو توحید الٰہی کو اپنی قصائد اور اشعار میں نظم کرتا ہو مقبول ہو سکتا ہے اور نہ کوئی راہب اور زاہد مخالف مامور من اللہ کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سرسبز ہو سکتا ہے - بلکہ مامور من اللہ کا مکذب اور مخالف خائب و خاسر نامراد اور مردود درگاہ الٰہی ہی ہو جاتا ہے - جیسا کہ یہ تینوں شخص باوجود ہونے صاحب ولایت کاملہ کے اور باوجود ہونے موحد عابد - زاہد کے مردود ہو گئے جیسا کہ آیت زیر تفسیر میں عبرت حاصل کرنے کے لئے ان کا قصہ ارشاد ہوا ہے اور اگر غور کیا جائے - تو وہ شخص جو صدہا آیات و نشانات صداقت کے دیکھ چکا ہو بلکہ اپنی زبان اور قلم سے ان صداقت نشانات کو دنیا میں تبلیغ بھی کر چکا ہو - اس کی تکذیب موجب عذاب ہونے میں سب سے زیادہ بڑھ کر ہو گی دیکھو اہل کتاب کو جو حافظ اور مفسر تورات وغیرہ کے تھے انہیں کو اولٰئک ھم شر البریہ فرمایا گیا ہے اور احادیث

میں مولویان مکذبین مسیح موعود کو علمائہم شر من تحت السماء کلام نبوت میں وارد ہوا ہے - پھر آیت ہذا کے الفاظ پر غور کرو اول تو لفظ انسلاخ کا فرمایا گیا ہے جس کا مفہوم ایک جاندار کی کھال کا ادھیڑا جانا ہے - دیکھو جس ذی روح کو کہ مسلخ کیا جاوے - اس کو کس قدر تکلیف ہو گی اور وہ حیوان مسلوخ کیسا مکروہ اور قبیح معلوم ہوتا ہے - اس جگہ انسلاخ اسی لئے ارشاد فرمایا گیا ہے - کہ نشانات الٰہیہ کو دیکھ کر پھر بھی ان کا مکذب ہو جانا ایسا ہے - جیسا کہ جاندار کی کھال ادھیڑی جاوے اور اس سے یہ بھی مفہوم ہوا کہ ایسا مکذب پھر مصدق بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ جبکہ کسی جانور کی کھال ادھیڑ لی جاوے تو پھر وہ کھال اس ذیجان کے جسم میں دوبارہ نہیں لگ سکتی اور یہ بھی مفہوم ہوا کہ قبل انسلاخ کے اس کھال کو اس جاندار کے ساتھ کمال اتصال تھا - معہذا پھر بعد انسلاخ کے مباینت تامہ ہو گئی - پھر ایسا مکذب کیوں کر مصدق ہو سکتا ہے - الا من شاء اللہ -

دوسری مذمت ایسی مکذب کی یہ ارشاد فرمائی گئی کہ اب اس کے پیچھے شیطان ایسا لگ گیا کہ وہ خود شیطان بن جاویگا کیونکہ ایک قراءت میں فاتبعہ الشیطان - باب افتعال سے بھی آیا ہے یعنے شیطان اس کا متبع ہے اور وہ شیطان کا بھی باپ یعنی متبوع ہے - دیکھو اللہ تعالیٰ کو ایسے مکذب کی کس قدر مذمت منظور ہے - پھر تیسری مذمت ایسے مکذب کی فرمائی گئی کہ وہ غوی اور غاوی ہو چکا - یعنی سخت گمراہ ضدی ہو گیا کیونکہ غاوی اس کو کہتے ہیں کہ جس کی ہدایت پانے کی امید نہ رہی ہو - اور لفظ غوغا کا مادہ بھی یہی غوایت ہے - جو جنگ و جدال اور شور و شر پر دال ہے بخلاف لفظ غبی کے کیونکہ اس کے مفہوم میں صرف سادگی اور بے وقوفی داخل ہے - لاغیر - دیکھو صراح صحاح وغیرہ کو - چوتھی مذمت ایسے مکذب کی یہ فرمائی گئی ہے کہ وہ زمین ہی میں لگ گیا - یعنی دھس گیا - اور چپک گیا - تفسیر کبیر وغیرہ میں لکھا ہے کہ قال اصحاب العربیۃ اصل الاخلاد اللزوم علی الدوام وکانہ قیل لزم المیل الی الارض ومنہ یقال اخلد فلان بالمکان اذا لزم الاقامۃ بہ انتہیٰ - پانچویں - مذمت اس کی یہ فرمائی گئی ہے - کہ کتے کے ساتھ اس کو تشبیہ دیگئی جو اخس الحیوانات ہے - چھٹی مذمت ایسے مکذب کی یہ ارشاد ہوئی - کہ کتے کے اس حالت کے ساتھ اس کی حالت مشابہ ہے - جو بدترین حالت ہے یعنی زبان نکال کر ہانپتے رہنا - وہ بھی ہر ایک حال میں خواہ اس کو کسی شکار کرنے کے لئے دوڑایا جاوے یا نہ دوڑایا جاوے مگر زبان نکال کر وہ ہانپتا ہی رہتا ہے - پھر خود ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے افعال ذم کے ساتھ اس مثل کی مذمت فرمائی کہ یہ مثل ایسے مکذبین کی بہت ہی بری مثل ہے وغیرہ وغیرہ اس بیان سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ انبیائے اولو العزم کے وقت

[حاشیہ: ۱؎ انسلاخ - ۲؎ اتباع شیطان - ۳؎ غاوی - ۴؎ اخلاد الی الارض - ۵؎ مثل کلب - ۶؎ زبان نکالکر ہانپنا]

میں بھی ایسے مکذب گذرے ہوئے ہیں۔ جو سب طرح کے نشانات دیکھ کر بلکہ خود ان نشانوں سے مامور من اللہ کی حقیت کو ثابت کر کر تصدیق کر چکے تھے۔ جس پر الفاظ اٰتینٰہ اٰیاتنا دال ہیں پھر بھی وہ مکذب ہو گئے ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس قدر مذمت فرمائی ہے۔ کہ اس سے بڑھکر کسی اور مکذب کی شاید ہی فرمائی ہو اور یہ سنت اللہ قدیم سے جاری ہے اب دریافت طلب یہ امر ہے۔ کہ حضرت مسیح کے وقت میں موافق اسی سنت اللہ کے کوئی ایسا فرد کامل مکذبوں کا بھی موجود ہے یا نہیں۔ جواب اس کا یہی ہے۔ کہ کئی شخص موجود ہو گئے ہیں دور کیوں جاتے ہو۔ دیکھو ایک تو وہ جس نے ریویو براہین احمدیہ کا لکھا۔ جو تائید و تصدیق میں کوئی دقیقہ اس نے فروگذاشت نہیں کیا تھا۔ یہ شعر بھی اوسی ریویو میں لکھا ہوا ہے۔ کہ ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ۔ تم مسیحا بنو خدا کے لئے

دوسرا شخص وہ ہے۔ جس نے ایک بڑی تفسیر طول طویل لکھی تھی جس تفسیر میں کثرت سے آیات اللہ کو تائید و تصدیق مسیح موعود میں تحریر کیا تھا۔ اور اٰیتناہ اٰیاتنا کا مصداق تھا وہ بھی مکذب ہو چکا ہے۔ جس کی تکذیب اخبار بدر وغیرہ میں طبع ہو چکی۔ یہ مضمون میں نے اس لئے بیان کیا ہے کہ کوئی صاحب یہ وہم اپنے دل میں نہ لاویں کہ ایسے لوگوں کا بدل جانا اس مسیح موعود سے اس کی صداقت اور حقیت میں کچھ فرق پیدا کرتا ہو حاشا و کلا بلکہ یہ تو سنت اللہ ہے جو قدیم سے ہوتی چلی آئی ہے اور قیامت تک رہی گے۔ اسی لئے یہاں پر لعلہم یتفکرون وغیرہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ لوگ ہمیشہ غور اور فکر کرتے رہیں کہ ایسے تکذیب سے صداقت اور حقیت صادق میں کسی طرح کا فرق نہیں آسکتا۔ بلکہ ایسے امور میں تفکر نے سے ایک طرح کی صداقت پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب حضرت موسیٰ کے وقت سے لے کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے۔ جیسا کہ احوال بلعم باعورا اور امیہ بن ابی الصلت سے واضح ہو گیا۔ تو کارخانہ نبوت میں ایسے مرتدین کا وجود واسطے ظہور نشانات کے ہی سنت اللہ میں داخل ہو گیا۔ ونعم ما قیل ؎

درکارخانہ عشق از کفر ناگزیر است۔ آتش کرا بسوزد گر بولہب نباشد

اور جو ایسا مکذب ہو جاوے وہ مامور من اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ بلکہ وانفسہم کانوا یظلمون کا مصداق ہو جاتا ہے جو کوئی اس امر کا منکر ہوا۔ اپنا کچھ کھویا کسی کا کیا گیا۔ اب فرمایا جاتا ہے۔ اور اگر ہم چاہتے۔ تو انہیں آیات کی تصدیق کی برکت سے اس کا مرتبہ بلند کرتے۔ مگر اس نے دنیا کی ذلت اور پستی کو اپنے لازم حال کر لیا۔ اور اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے لگ گیا تو اس کی مثل کتے کی سی مثل ہے کہ اگر [illegible] جھڑکنے کا بار ڈالو۔ تب بھی زبان کو باہر نکال کر ہانپتا ہے اور اگر اس کو کسی کی حال پر چھوڑ [illegible] بھی [illegible]

ہوئے ہانپتا رہتا ہے۔ یہ ہے مثل ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیتوں اور نشانوں کو جھٹلایا تو اے پیغمبر یہ قصے بیان کرتے رہو تاکہ یہ لوگ کچھ سمجھیں۔ سوچیں۔ ف۔ ان آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آیات الٰہی کی تصدیق کرنا اور ان کے بموجب عملدرآمد کرنا باعث رفع درجات کا ہے اور تکذیب آیات اللہ کی اور ان سے اعراض کرنا موجب ذلت اور پستی کا ہے۔ چوں کہ انبیاء آیات اللہ کے مبلغ ہوتے ہیں تو ان کا رفع بطریق اولیٰ ہوا کرتا ہے اور ان کے متبعین کا رفع بسبب اتباع مقتضا ان آیات کے ان کو حاصل ہوتا ہے اور ان کے مکذبین کو دنیا اور آخرت میں بجز عذاب شدید کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ چنانچہ یہ تینوں امر اللہ تعالیٰ نے آیت یا عیسیٰ انی متوفیک الآیہ میں بیان فرما دئیے ہیں۔ رفع عیسیٰ کا فوقیت متبعین کے کافروں اور مکذبین کو عذاب شدید دنیا اور آخرت میں۔ اٰتیناہ اٰیاتنا سے معلوم ہوتا ہے کہ بالضرور علم آیات الٰہیہ اس کو دیا گیا تھا۔ خواہ وہ آیات اللہ اور حجج و براہین توحید کے ہوں۔ یا اسم اعظم یا الہامات یا اجابت دعا وغیرہ ہو۔ جیسا کہ تفاسیر میں لکھا ہے۔ بہر حال علم الٰہیات کا اس کو حاصل تھا۔ پھر بھی ایک نبی کی مخالفت سے مردود درگاہ ہو گیا۔ قصہ آدم اور ابلیس کا جو متعدد جگہ پر قرآن شریف میں مختلف اسلوبوں سے بیان فرمایا ہے اس کا لب اور خلاصہ بھی یہی ہے۔ یہ آیات اہل علم کے لئے بلکہ ان لوگوں کے لئے جو ملہم بھی ہیں۔ بڑی عبرت دلانے والی ہیں۔ کہ مامور من اللہ کے مقابلہ اور مخالفت میں جو ان کے الہامات ہوں یا علمی شبہات ہوں ان کا اتباع صرف اتباع ہوا کا ہی ہے لا غیر۔ کیوں کہ ان کے الہامات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حفاظت نہیں ہوتی ہے بلکہ شیطانی دخل ان الہامات میں اکثر ہو جاتا ہے جس کا نام اتباع ہوا ہے اور اس کا ازالہ نہیں کیا جاتا۔ بخلاف مامور من اللہ کے الہام کے کہ ان کے الہاموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی حفاظت کی جاتی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ

فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ رصدا۔ یعنی اللہ تعالیٰ چلاتا ہے۔ مامور من اللہ کے الہامات کے پیچھے چوکیداروں کا پہرہ۔ تاکہ اس میں شیطانی دخل نہ ہونے پاوے۔ اور اس مسئلہ الہامات کو ہم نے کتاب آیات الرحمان لنسخ ما یلقی الشیطان میں ایسا بیان کر دیا ہے۔ جس سے درمیان الہامات عوام غیر ماموریں اور الہامات ماموریں من اللہ کے ایک بین الامتیاز حاصل ہو جاوے [illegible] یہ مسئلہ بڑا ہی حق ہے کہ مطلقاً [illegible] جب تک اس کی ثبوت پر [illegible] اور نشانات آسمانی و زمینی

اس کے ثبوت میں قائم نہ ہو لیویں۔ اور سر اس میں کہ غیر ماموریں میں بھی استعداد الہامات او [illegible] اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے یہ ہے کہ کارخانہ نبوت کی ایک نظیر ان میں موجود ہو تاکہ اس نظیر پر قیاس کر کر کارخانہ نبوت کی تصدیق کریں اور ان پر اتمام حجت ہو جاوے اور یہ عذر نہ کر سکیں کہ انا کنا عن ہذا غافلین۔ یعنی فی اصل الفطرۃ فلم یو ثر فینا اقوال الرسل۔ اور پھر ایسا مکذب جو ابتدا میں ہمارے آیات اللہ کے تکذیب کرے اس کا ہدایت پر آنا معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایسے شخص کے لئے اتباع اپنے ہوا و ہوس کا مانند طبعی امور کے ہو جاتا ہے جیسا کہ کتے کی حالت ہوتی ہے کہ ہر حالت میں زبان نکالکر وہ ہانپتا رہتا ہے۔ یعنی یہ ہانپنا کتے کا ایک طبعی امر اس کا ہے۔ جو اس سے جدا نہیں ہو سکتا۔ سر اس میں یہ ہے کہ سوائے کتے کے اور کسی جانور میں ایسی حالت نہیں پائی جاتی ہے۔ مگر ہاں بوقت وقوع مشقت اور تعب کے البتہ ایسی حالت اور حیوانات میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ کتے کا قلب کچھ ایسا واقع ہوا ہے۔ کہ اندر کی ہوائے گرم کو باہر نکالنے کی قوت اس میں بہت ضعیف ہے۔ علیٰ ہذا القیاس باہر سے ہوائے بارد کے جذب کرنیکی قوت بھی اس میں بہت ضعیف ہے اس لئے نہ تو ہوائے بارد کو باہر سے پوری طور پر جذب کر سکتا ہے اور نہ ہوائے گرم کو اندر سے باہر نکال سکتا ہے اور جو شخص اپنی ہوا و ہوس کا اتباع کرتا ہے۔ اس کا بھی ایسا ہی حال ہو جاتا ہے کہ جو اس کے اندر مواد ہائے فاسدہ اور حادہ فضلات واجب الاخراج ہیں۔ جو باعث پیدا ہونے اخلاق ردیہ کے ہیں نہ ان کو بسبب اتباع اپنی ہوا کے باہر نکال سکتا ہے جس سے روح انسانی کو تفریح حاصل ہو۔ اور نہ باہر سے اہل حق کے نصائح کو جو مثل ہوا بارد کے ممد حیات روحانی ہیں۔ اخذ کر سکتا ہے۔ دیباچہ گلستان میں کیا عمدہ بات لکھی ہے۔ کہ ہر نفسیکہ فرو میرود ممد حیات است و چوں بر می آید۔ مفرح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است و بر ہر نعمتے شکرے واجب۔ اسی لئے ایسا مکذب مامور من اللہ کا بہت جلد رسوا اور تباہ اور ہلاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نہ اس کو تفریح روح انسانی کی حاصل ہوتی ہے اور نہ امداد حیات باقی کی میسر ہوتی ہے۔ اسی لئے تاکیداً آگے فرمایا جاتا ہے کہ کیسی بری مثل ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا وہ اپنی ہی اوپر ظلم کرتے رہے ہیں۔ یعنی نہ مامور من اللہ پر و نعم ما قیل ؎

حملہ بر خود میکنی ای سادہ مرد ✦ ہمچو آں شیرے کہ بر خود حملہ کرد

دیکھو چراغدین کو اس نے اپنی تکذیب سے مامور من اللہ کا کیا بگاڑا۔ جو کچھ اس نے تکذیب کر کر ظلم کیا وہ اپنی ہی اولاد یعنی فرزندان و دختران و جان و نفس پر کیا۔ چراغدین کے گھر کا بے چراغ ہو جانا بڑی عبرت کا مقام تھا جس پر بعض کو توجہ نہ ہوئی تفسیر ابو السعود وغیرہ میں بلعم باعورا کے حالات میں لکھا ہے کہ جب اس نے حضرت موسیٰ کی

تکذیب کی اور ان کے واسطے بد دعا کرنے کے بجد مشغول ہوا تو اس کو ایک قلبی مرض ایسا عارض ہوگیا کہ مثل کتے کے اس کی زبان نکل آئی اور مثل کتے کے ہانپتے ہانپتے ہی مرگیا۔ یہ مرض بعید نہ سمجھو کیونکہ امراض کا کیا ٹھکانا ہے اور ان کو کون شمار میں محدود کرسکتا ہے۔ مولوی روم فرماتے ہیں ؎

بازکن طب را بخواں باب العلل۔ تا ببینی لشکر تن را عمل
جملہ ذرات زمین و آسمان۔ لشکر حق اند گاہ امتحان
خاک قاروں را چو فرمان در رسید۔ با زر و تختش بقعر خود کشید
آب دریا چوں با مرحق تاختت۔ اہل قبطی را زسبطی وا شناخت
نار ابراہیم را دنداں نزد۔ چوں گزیدہ حق بود چونش گزد
گرد مومناں خطے کشید۔ نرم می شد باد کانجا مرسید

اب آگے یہ فرمایا جاتا ہے کہ جس کو اللہ تعالےٰ ہدایت دے وہی روبراہ ہوتا ہے اور جس کو وہ بھٹکا دیوے وہی لوگ ہیں ٹوٹا پانے والے۔ ف۔ مطلب یہ ہے کہ رسول کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ہدائیت لائے ہیں اس کے مضبوط پکڑنے سے ہی انسان رہبراہ ہوتا ہے اور اپنے خیالات اور ہوا و ہوس کے اتباع سے منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اس نے اپنی ہوا و ہوس کو معبود قرار دے لیا نہ اللہ تعالیٰ کو۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ افرایت من اتخذ الٰہہ ھوٰہ۔ بلکہ ایسے لوگوں کو بجز خسر الدنیا والاخرۃ کے اور کچھ حاصل نہیں ہوسکتا اور چونکہ ذرائع ہدائیت کے یعنی قرآن مجید اور رسول کریم خاتم النبیین اور فطرت صحیحہ کو اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کے لئے دنیا میں بھیجا ہے جس کی اتباع سے اہتدا حاصل ہوتا ہے اور نیز قوائے نفسانی و شہوانی و غضبانی بھی انسان میں اوسی اللہ تبارک و تعالےٰ نے پیدا کیں ہیں جس کی پیروی سے انسان گمراہ ہوجاتا ہے۔ اس لئے اسناد ہدائیت اور اضلال کی طرف اللہ تعالیٰ کی کیجاتی ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان کو اپنے افعال اختیاریہ میں کچھ دخل ہی نہ ہووے اور محض مجبور ہی ہو۔ کلا وحاشا۔ ورنہ پھر انہیں آیات میں فانسلخ۔ اخلد الی الارض۔ کذبوا بآیٰتنا یظلمون وغیرہ کی اسناد انسان کی طرف کیوں کی گئی ہے یعنی چونکہ انسان سے یہ امور قبیح وقوع میں آجاتی ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اضلال یعنی منزل مقصود کو نہ پہنچانا ہی ظہور میں آتا ہے۔ اور اگر بندہ اتباع ہدایات الہیہ میں سعی و کوشش کرتا ہے تو اس کے لئے انہیں آیات کے قبل یہ فرمایا گیا ہے۔ کہ والذین یمسکون بالکتاب واقاموا الصلوٰۃ انا لا نضیع اجر المصلحین۔

کتبہ محمد احسن۔ روز جمعہ۔ یازدہم مئی ۱۹۰۶ء

ضرورت ہے۔ ایسے احباب کی جو اخبار کے واسطے نئے خریدار پیدا کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجی اخویم جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ امید کہ جناب مفصلہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر باعث مشکوری ہوں گے۔

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسمان اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

دوستو! یہ اس دردمند دل سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں۔ یہ اس پاکباز شخص کا کلام ہے۔ جسے دعوے ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ میں تمہاری اصلاح کے لئے آیا ہوں میں بشیر ہوں میں نذیر ہوں میری اطاعت میں بشارت ہے۔ میری مخالفت میں عذاب ہے۔ میرے خدا کا ہاتھ میرے ساتھ ہے۔ میں اس سے ہوں وہ مجھ سے ہے۔ میں اس شہنشاہ عظیم الشان کا سفیر ہوں۔ جس کی حکم عدولی سے خسر الدنیا والاخرۃ کا پھل ملتا ہے۔ میں کہتا ہوں تم مان جاؤ۔ اصلاح کرو اب وقت ہے ورنہ ع
ابھی اگر نہ سمجھو۔ تو سمجھائے گا خدا

پیارو۔ دنیا نہ سمجھی۔ اس شخص پر ہنسی کی گئی اللہ کے بھیجے ہوئے کی عزت کا پاس نہ کیا گیا۔ آخر نتیجہ وہی ہوا۔ جو اس آسمانی انسان نے قبل از وقت بتایا تھا۔ دیکھو صفحہ ۸۸ مواہب الرحمان مطبوعہ ۱۹۰۳ء فالقی الرعب فی القلوب مرۃ
پس او در دلہا ترس انداخت
بالطاعون المقعص البتار۔ وطورا بزلازل
گاہے بطاعون کہ در جائے کشندہ ہلاک کنندہ است و وقتی بزلزلہا کہ دیوارہا
سجدت لہا جدران الدیار۔ واخری بطوفان
ممالک بسبب آں بر زمین افتاد۔ و وقتے دیگر بسبب طوفان
نار انشقت بہ الجبال۔
آتش کہ بداں کوہ ہا پارہ پارہ شدند۔

یعنی طاعون زلازل آگ طوفان وغیرہ کے لشکروں کا دھاوا ہوگا۔ صاحبو! یہ حملہ شروع ہوگیا اور عرصہ سے ہورہا ہے۔ دیکھو حال ہی میں سان فرانسسکو تباہ ہوگیا۔ ویسو ویس نے ستم ڈھایا۔ سینٹ پی نے ملک تباہ کردیا۔ ہندوستان ان آفتوں سے محفوظ نہیں۔ جیسا کہ ذیل کے خط سے ظاہر ہورہا ہے

آج کل اس علاقہ میں ہیضہ بہت شدت سے پھیلا ہوا ہے کوئی مقام کوئی گاؤں اور گھر باقی نہیں رہا اور عجیب تر یہ ہے کہ جس گھر میں شروع ہوتا ہے۔ سارا گھر صاف کرکے تب چھوڑتا صدہا مکان ویران ہوگئے جن میں پہلے بیسیوں آدمی تھے ان گھروں میں ایک آدمی باقی نہیں رہا۔ یہاں کے لوگ ہیں کہ اس قسم کا ہیضہ کبھی نہیں ہوا۔ آدمیوں ...

سارا خاندان صاف کرکے تب باہر قدم رکھتا ہے۔ علاوہ اس کے ایک نیا غضب خدا نازل ہوا ہے اور وہ یہ کہ عرصہ پندرہ سولہ روز سے زیادہ گزرا۔ یک بیک آگ لگنا شروع ہوئی اور ایک ایک دن میں آٹھ آٹھ دفعہ آگ لگتی ہے اور برابر اب تک یہی سلسلہ جاری ہے۔ اور اکثر ایسے گھروں سے آگ کے شعلے خود بخود اٹھے ہیں کہ جن میں۔ مہینوں سے کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ خود بخود یکبارگی آگ کے شعلے اٹھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جہاں آگ لگنے کے بعد دریافت کرو۔ تو یہی پتہ چلتا ہے کہ بلا سبب آگ لگی ہے۔ اس آگ نے بلرام پور میں عجیب [illegible] پیدا کر رکھا ہے لوگ اپنے گھروں کا اسباب باہر مکانوں کے نکالے پڑے ہیں۔ سینکڑوں گھر خاک سیاہ ہوگئے ہیں۔ ۲۶۔ اپریل سے آگ لگنی شروع ہوئی ہے۔ آج ۱۵۔ مئی ۱۹۰۶ء تک برابر ہر روز دو چار مرتبہ آگ لگتی ہے اور دو چار گھر خاک سیاہ کرکے بجھتی ہے۔ ۲۸۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو جو آگ محلہ گداہوں میں لگی بہت بڑی خوفناک تھی جس نے سینکڑوں گھر جلاکر ایک بڑا میدان بناکے بوہا محلہ میں پہنچی۔ اور ہر ایک شے صاف کرتی ہوئی صدہا مکان ویران کرکے مولوی ابوالیاس احمد زمان خان کے مکان کے قریب پہنچکر تھم گئی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور اس کے مسیح کی دعا کی برکت سے مولوی صاحب محفوظ رہے۔ یہ آگ ہر روز دو چار مقام میں دن کو لگتی ہے۔ جس کو بہت آدمیوں نے لگتے ہوئے دیکھا ہے کہ خود بخود بیچوں بیچ مکان کے چھپر کے اوپر سے شعلہ بھڑک اٹھتا ہے۔ علیم نامی ایک کوچبان جو گاڑی لئے جا رہا تھا۔ پورینا تالاب پر اس نے پہنچکر دیکھا۔ کہ خود بخود ایک شعلہ زمین سے اڑ کر ایک مکان کے بیچ چھپر پر پہنچا۔ یہ عجیب واقعہ دیکھکر کوچبان نے فوراً گاڑی روک لی اور مع دو سائیسوں کے دوڑ کر آگ بجھانے لگا۔ وہاں سے آگ اڑ کر دوسرے مکان کے چھپر پر پہونچی۔ اور پانی کی طرح ہر طرف پھیل گئی۔ اسی طرح ... آدمیوں نے دیکھا۔ غرضیکہ ہر روز ہر ایک ... ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے قہر سے ہم گ... جیسے لوگ۔ حضرت امام عا... طرح طرح سے جھٹلانے اور ... نازل ہونی شروع ... ہم گنہگار ...

پس عزیزو! اپنے نفوس میں تبدیلی پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ پر ایمان لاؤ ان واقعات کو معمولی مت خیال کرو۔ ورنہ پھر پچھتانا بے سود ہوگا۔ ع

اب تے کچھ نہ بنے جب چڑیاں چگ جئیں کھیت

کاروان دنیا میں درد دل سے کہتا ہوں ۔ نظم

مان لے اس ہادی و مہدی کو رہبر مان لے

وقت رحلت اب ترا اے کاروان نزدیک ہے

آپکا خادم۔ عبد الرحیم احمدی فورمین ہائی تعلیم الاسلام قادیان سابق سکینڈ ماسٹر اکونہ ضلع بہرائچ

رسید زر

۳۰ مئی ۱۹۰۶ء نمبر ۹۶۲ ۔ عبد المجید خان صاحب	؎
" " ۔ ۷۶۰ ۔ غلام حسین صاحب	عہ
" " ۔ ۸۵۲ ۔ فرمان علی صاحب	۱۲
" " ۔ ۹۱۳ ۔ مستری کرم الدین صاحب	۱۴
" " ۔ ۲۱۳ ۔ محمد قاسم صاحب	؎
" ۔ ۷۱۰ ۔ غلام احمد صاحب	عہ
" ۔ ۱۱۱۱ ۔ حبیب اللہ صاحب	؎
" ۔ ۹۱۲ ۔ محمد افضل صاحب	۸
" " ۔ ۱۹۱ ۔ میاں عبد الصمد صاحب	عہ
" " ۔ ۱۰۵۹ ۔ محمد یعقوب صاحب	عہ
" " ۔ ۹۶۵ ۔ میاں عبد الکریم صاحب	عہ
۔ ۱۱۱۱ ۔ برکت علی صاحب	عہ
۔ ۹۶۴ ۔ میاں عبد اللہ صاحب	عہ
غلام رسول صاحب	عہ
یعقوب بیگ صاحب	؎
صاحب	عہ
صاحب	عہ

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ مرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی یہ سرمہ ہر کہ استعمال کے اول ہی دفعہ سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت دھندہ جالا پھولا شب کوری دغیرہ دغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو قیمت صرف

سنون و ندان اب آپ کسی کو امراض داڑھ دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑھے میں سوجن ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے دانت میں پس ایک دفعہ لگائیے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہے صرف ۴

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمی ہے جو صاحبان اپنی قدرت کو ذائقہ دیکھ چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا کر دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھیے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہیں یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کے لئے آب حیات ہیں قیمت سائٹھ عدد حبوب عہ۔

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احتیاط مقام ہیبت گنج ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر ہفتہ ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اسمیں درج ہوتی ہیں جاتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۔ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ و مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

منیجر۔ روزانہ اخبار عام

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریاں مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آجکل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس سے کام کے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتی ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل دھڑکتا ہے غرضیکہ اس نامرادی فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے دانائوں نے برقی طاقت کے ذریعہ اسکا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی ولایت سے وہی بجلی منگا کر ہزاروں ہی مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں دور رہتے ہیں ان کے لئے بجلی کا روغن طلا ر تیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کرتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے کہ پٹھے موٹے ہو جاویں۔ اس علاج سے بیمار بہت جلد درست ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ساتھ قوت باہ کی دوائی بھی بھیجی جاتی ہے۔ تاکہ خون اور قوت کمی نہ رہے اور مرض دور ہو جائے۔ مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلا برقی، روغن مالش، باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ مجرب ہونے ادویات کے تین روپیہ پانچ آنے ہے۔ درخواست آنے پر فہرست مفت۔

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں جسمانی کمزوری کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان میں نہایت مقوی اجزاء۔ مثلاً فولاد۔ کونین۔ ڈامیانہ کوکاکس۔ دامیکا۔ سونا۔ فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سرعت رقت ضعف باہ۔ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے تیار شدہ انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو قیمت فی شیشی ۴۲ گولی معہ محصولڈاک عہ

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ

دوائی خانہ ۔ سوہدرہ کلاں ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشکور ہوں گا۔ کوئی بھائی اپنی جماعت میں پڑھ کر سنا دیں

کچھ مفرح عنبری کی نسبت

منجانب محمد اسماعیل صاحب احمدی اینڈ برادرس ماسٹر ٹیلرز فسٹ بڈفورڈ شائر رجمنٹ جھانسی۔ حال قلعہ میاں سنگھ۔ ۱۳ مئی ۱۹۰۶ء۔

مکرمی جناب حکیم صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ قبل ازیں مفرح عنبری آپ سے منگائی تھی۔ جس کے استعمال سے توقع سے زیادہ فائدہ ہوا۔ دہلی سے مفرح یاقوتی و معجون مفرح الارواح و حب مقوی وغیرہ منگا کر استعمال کئے۔ مگر جو فوائد آپ کی تیار کردہ مفرح عنبری میں پائی گئی ہیں۔ وہ اور ادویہ میں کالعدم ہیں۔ لہٰذا مہربانی فرما کر ایک ڈبیہ مفرح عنبری جلد ارسال فرما دیں۔

المشتھر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا حویلی کابلی مل۔ لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸

سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۲۲
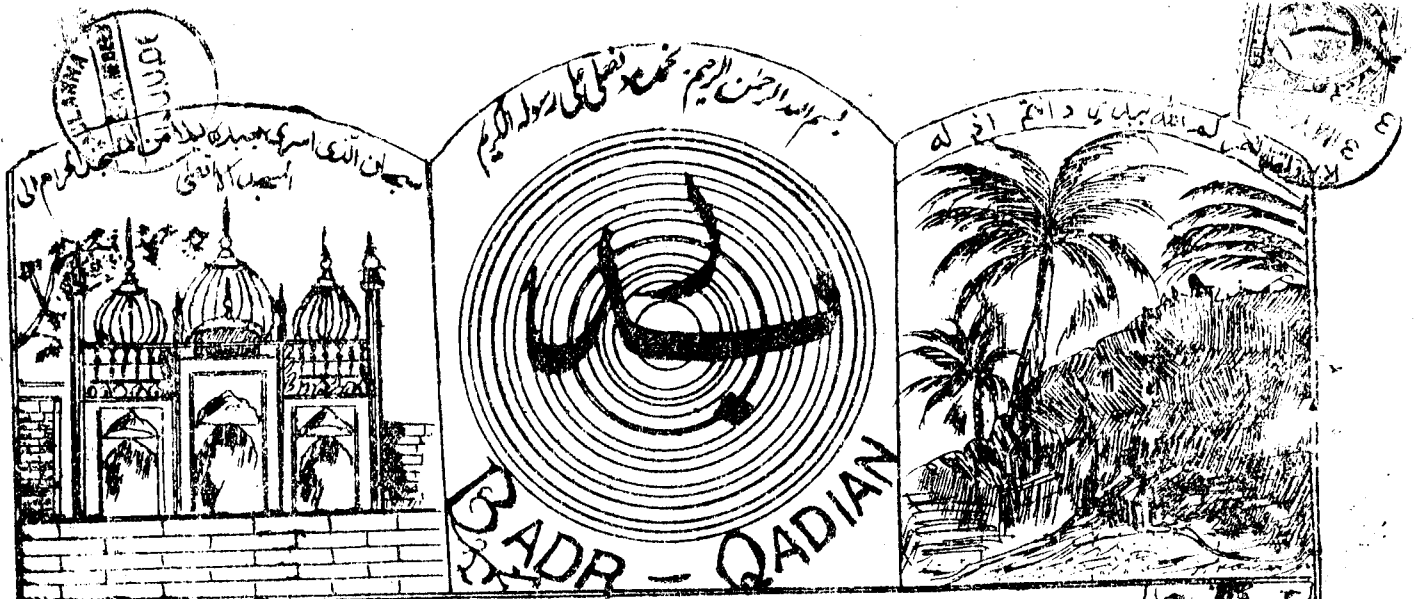
۸۔ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱۔ مئی ۱۹۰۶ء

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۲۲

جہرات

اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

چہ گویم باتو از آں چہ در قادیاں بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی | ای جہاں منتظر خوش باش کآمد گلستاں | آں مسیح وعدہ آخر مہدی آخر زماں

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ایک اور عظیم الشان نشان

مولود مسعود

نصیر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ

اجعلہ ربّ رضیاً

سب حمد اس خدائے قادر کے لئے ہے جو عالم الغیوب ہے، اور اپنے رسولوں کو غیب کی خبریں عطا فرماتا ہے۔ اس وقت اس نے اپنا مسیح دنیا میں بھیجا ہے تا کہ زبردست نشانات کے ساتھ اس کی قوی ہستی کو ثابت کیا جائے اور جب سے سلسلہ احمدیہ قائم ہوا ہے۔ نشانات پر نشانات دکھلائے جا رہے ہیں۔ لیکن گذشتہ چند ماہ سے یعنی جب سے یہ الہام ہوا ہے۔ کہ میں پچاس یا ساٹھ نشان دکھلاؤں گا۔ نشانات الٰہی کی بارش بڑے زور سے ہو رہی ہے۔ الحمد للہ کہ ان مبارک نشانات میں سے جو ایک آج دیکھنے میں آیا۔ وہ ایک بڑی خوشی کا موقعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آج ۲۶۔ مئی ۱۹۰۶ء کو قریب ۷ بجے شام کے صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کے گھر میں پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لڑکا پیدا ہوا۔ اور اس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔ یہ پیشگوئی سب سے اول جس زمانہ میں کی گئی تھی۔ اس کو قریب تین ۳ سال کے گذر چکے ہیں اور اس کے الفاظ یہ تھے کہ ترٰی نسلاً بعیداً ۔ پھر ۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو الہام الٰہی نازل ہوا۔

اِنّا نبشرک بغلامٍ ۔ نافلۃ لک۔ نافلۃ من عندی۔

ہم تجھے ایک لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں وہ تیرے لئے نافلہ ہے وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے پھر ۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر میں یہ وحی الٰہی شائع ہوئی تھی۔ کہ انا نبشرک بغلام ۔ نافلۃ لک ۔ اور اسی اخبار میں حضرت اقدس کی زبانی اس کی تعبیر صاحبزادہ محمود احمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہونیکی شائع کی گئی تھی اس آیت اللہ کے پورا ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں سجدہ میں گرتے ہوئے شکر کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت اُمّ المومنین اور حضرت میر ناصر نواب صاحب اور صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور ان کے متعلقین اور جمیع احباب احمدیہ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو اپنے فضل و کرم سے قدوسی اور نیکی کے ساتھ دراز عمر عطا فرماوے اور جیسا کہ ظاہر میں وہ ایک نبی کی اولاد ہے ایسا ہی باطنی ورثہ انبیاء کا بھی اُسے نصیب ہو۔ آمین۔ "بدر" ۲۶۔ مئی ۱۹۰۶ء

نوٹ۔ اس خوشی کی تقریب پر ایک پرچہ اخبار بدر ایک سال کیواسطے کسی غریب کے نام منجانب کی طرف سے جاری ہوگا۔ درخواستیں منیجر کے نام آئیں۔

کاتبہ محمد حسین عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

نوٹ ۔ پریس کی غلطی سے یہ صفحہ یہاں بے ترتیب لگ گیا ۔ اصل صفحہ کی جگہ پر ملاحظہ ہوں ۔ منیجر

لاجواب مفرح یاقوتی

قیمت فی ڈبیہ (۵ تولہ) للعہ ۳ ڈبیہ لعہ درجن للغہ

یہ مفرح قریباً چالیس مقوی اور مفرح ادویہ اور بیش قیمت اجزا **یاقوت زمرد مروارید فیروزہ مرجان کہربا اور مشک عنبر زعفران جدوار ریگماہی فادزہر** وغیرہ سے مرکب ہو کر بڑی محنت سے تیار ہوتی ہے ۔ ہر قسم کے ضعف ناطاقتی اور سخت کمزوری کے دفعیہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے روح کی ایک لطیف غذا ہے مفرح مقوی قوے اور اعضائے رئیسہ دل ۔ دماغ ۔ جگر اور احشا کی تقویت کرتی ہے اور حرارتِ غریزی سے بہت ہی مناسبت رکھتی ہے ۔ دل کو خاطر خواہ نشاط اور تفریح پہنچاتی ہے ۔ غم و حزن بھولے سے بھی پاس نہیں آنے پاتے طبیعت بشاش رہتی اور خیالات خوش پیدا ہوتے ہیں ۔ عقل ہوش حواس تیز و روشن ہو جاتے ہیں ۔ کسل سستی غفلت نسیان تکان افسردگی اور ملال کو دور کرتی ہے عصبی شریانی اور عضلاتی نظام کو بے حد طاقت اور تحریک دیتی ہے دماغی کام کرنے والوں کو بہت بڑی مدد اس سے مل سکتی ہے ضعف دماغ کی جتنی بیماریاں ہیں اُن کے لئے یہ خاص علاج ہے نوجوانی کی غفلتوں کے نتیجے فرومایہ عادات اور چھپی مایوس کر دینے والی کمزوری وہم جنون اور منشیات کی بد عادت اس کے استعمال سے دور ہوتی ہے جوانی کی گئی ہوئی قوت پھر آجاتی ہے خزاں میں بہار اور بہار میں ہمیشہ کا لطف دکھاتی ہے خستہ جانوں اور غمزدوں کو سہارا دیتی ہے قوت روحانی اور جسمانی کو زائل ہونے نہیں دیتی لطیف اور لذیذ اس قسم کی ہے کہ ایک دفعہ منہ سے لگجائے پھر اس کے چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی تمام قسم کی مقویات اور مفرحات میں خواہ وہ کسی نام سے نامزد اور کسی وصف سے موصوف ظاہر کی جائیں مفرح یاقوتی فوائد اور خاصیت میں ان سب سے اعلےٰ اور برتر ہے جس کی تصدیق بڑے بڑے نامی حکیموں اور لائق ڈاکٹروں اور معزز حکاموں اور عام پبلک نے بڑے زور سے کی ہے مفرح یاقوتی منگوانے والے کو ترکیب استعمال کی ہدایت مفصل فوائد اور مفصل طبی شہادتوں کی کتاب بھی بھیجی جاتی ہے +

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوسری مشہور آفاق ادویہ میں سے چند یہ ہیں :۔ حبوب جواہر عنبری ۔ جیون بوٹی ۔ کحل الجواہر مرہم عیسےٰ ۔ حب مسکین نواز ۔ سیاہ ...

مفت آئینہ صحت نما	**حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور ۔ نولکھا**	جنتری ۱۹۰۶ء مفت

آریوں کی اصلیت

آرین قوم اور ان کی زبان کے متعلق آخری رائے

مونسیو ذکنلن نے جو کولمبیا یونیورسٹی واقع شہر نیویارک میں علم الاجتماع کے پروفیسر ہیں۔ آریوں کے متعلق ایک لیکچر دیا ہے ہم اس کا اقتباس المقتبس سے کرتے ہیں۔

آرین قوموں کو یہ مناسب نہیں کہ غیر قوموں پر فخر کریں اور اپنے اصل و نسل پر یہ سمجھکر نازاں رہیں کہ دوسروں سے ہم ممتاز ہیں۔ اس لئے کہ تحقیق سے یہ نہیں ظاہر ہوا کہ اقوام آریہ کی اصلیت کا مرجع جنس واحد ہو۔ جن آریوں کو اقوام آریہ کی صف میں ہم شمار کرتے ہیں ان میں مابہ الاشتراک قومیت نہیں ہے بلکہ بعض عقلی امور میں اور انکی زبانوں کا مرجع اصل واحد ہے۔ یہ ہرگز صحیح نہیں کہ آریہ ایک قوم ہے۔ نہیں۔ یہ ایک قسم کی تہذیب (کلچر) کا نام ہے جس کو آرین شاخوں میں ایک نے دوسرے سے اقتباس کیا۔

آریوں کے جائے نشو ونما میں بھی اختلاف ہے بعض کو ہندوستان کو بتلاتے ہیں اس لئے کہ آرین زبانوں کا مرجع سنسکرت سمجھتے ہیں جو قدیم ہندوؤں کی زبان تھی اور بعضے لیثوانیا (روس کا جنوبی مغربی حصہ) کو کہتے ہیں۔ اس لئے کہ قدیم ترین آرین زبانیں سنسکرت سے کہیں زیادہ لیثوانیا کی زبان سے ملتی جلتی ہیں۔ غیر معمولی تحقیقات کرنے اور دلائل کی تنقید کے بعد علماء کی رائے قرار پائی کہ ساحل دریائے ڈنیوب کی نشیبی زمین آرین تہذیب کا مقام نشو ونما ہے۔ اس کی شاخیں چاروں طرف یہیں سے پھیلی ہیں۔ جنوبی سمت یونان اور اس کے بعد ایشیائے کوچک تک۔ مغرب میں اٹلی و اسپین و گالیا تک۔ شمال میں جنوبی روس و شمالی کوہ قاف تک آرین شاخیں پہنچ گئیں اور پھر وہاں سے بحر خزر (کاسپین سی) کی شاخ عبور کرکے ایران کے بالائی حصہ سے ہوتی ہوئی ہندوستان میں پہنچیں۔ ہندوؤں کے علوم و آداب کی جس نے تحقیقات کی ہے وہ دکھا سکتا ہے کہ ہندوؤں کی اکثر باتیں ایرانیوں سے ماخوذ ہیں۔ اقوام آریہ کے متعلق یہ آخری رائے ہے۔ اس کے مقدمات و دلائل بہت طویل ہیں۔ جن کے تذکرہ کا یہاں موقع نہیں ہے۔ آریوں کے نشو ونما اور دنیا میں اُن کے پھیلنے کے متعلق یہ بہترین رائے ہے۔ واللہ اعلم (البیان)

آثار علم و ادب

قرآن کی ایک نئی کرامت

جس قدر علم ترقی کرتا ہے۔ علمی مباحث کو ترقی ہوتی ہے اور معلومات وسیع ہوتے ہیں۔ علماء پر کھلتا جاتا ہے۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم فلاح دینی و دنیوی کے لئے بہترین تعلیم ہے۔ قرآن نے دیکھا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو خود بہت کم دودھ پلاتی ہیں۔ لہٰذا انہیں ترغیب کے ساتھ ہدایت کی کہ مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلایا کریں۔ لیکن اکثر عورتوں نے یہ ہدایت قبول نہیں کی اور بچوں کو بخیال نخوت و خودداری اور لطف صحبت کی خواہش کے دودھ پلانے والیوں پر چھوڑ رکھا تاکہ دودھ کے لئے لڑکوں کے رونے سے رات ان کی آسائش میں خلل نہ واقع ہو۔ علمائے عمران اور طبیبوں نے اس مسئلہ کی تحقیقات کرنا شروع کی ہے (ملاحظہ ہو الہلال نمبر ۵) بڑی کاوش کے بعد پتہ چلتا ہے کہ جس قوم کے بچے اپنی ماؤں کے آغوش میں تربیت پاتے ہیں اور ان کے دودھ سے پلتے ہیں وہ بہ نسبت دوسروں کے زیادہ صحیح البدن و قوی الجسم ہوتے ہیں۔ جرمنی کے ڈاکٹروں نے اپنے ملک میں اس کی اچھی طرح سے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکے جو اپنی ماؤں کے دودھ سے نہیں پلتے ہیں ان کی موتیں بہ نسبت اُن لڑکوں کے جو اپنی ماؤں کے دودھ سے پلتے ہیں۔ بیس گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ ناروے میں اس کے متعلق جو شمار ہوا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن خاندانوں میں کہ لڑکے اپنی ماؤں کی گود میں پلتے ہیں مدافعہ و مقابلہ امراض کی ان میں زیادہ قوت ہوتی ہے۔ یہ قرآن حکیم کی ایک نئی حکمت و کرامت ہے جس قدر اس کے مباحث میں تدقیق سے نظر کی جاوے اُس کی ہر شاخ و برگ کی لطافت بڑھتی جاوے گی مشرقی اقوام میں جن میں دستور ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو خود دودھ پلاتی ہیں اس فلسفی تعلیم کا بخوبی اثر ظاہر ہوا اس لئے کہ سال اوّل تمام ہونے کے قبل جس قدر بچوں کی موتیں ہوتی ہیں ان کی اوسط فی ہزار ایک سو ہے۔ حال آں کہ انگلستان میں فی ہزار ۱۵۴ و جرمنی میں فی ہزار ڈھائی سو بچے مرتے ہیں (البیان)

ثناء اللہ امرتسری کی تہذیب کا مقابلہ

ہمارے پاس ایک معزز دوست کی ایک مراسلت پہنچی ہے جس میں امرتسری اہل حدیث کی سرکردگی کا دعویٰ کیا گیا ہے اور اس کے غیر مہذب اور گندے الفاظ کا مقابلہ کسی قدر سختی کے ساتھ کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ آئندہ وہ ایسی بدزبانی سے باز آجائے۔ میرے خیال میں ہمارے مکرم دوست کی یہ کوشش بے فائدہ ہے کہ امرتسری تہذیب کا جوش بجائے کم ہونے کے اور بھی زیادہ ہو جائے گا اور ہم یا ہماری جماعت کا کوئی آدمی بھی ہرگز یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ گالیاں دینے کے کام میں ان لوگوں کے برابر ہو سکے۔ اس واسطے میں مناسب نہیں جانتا کہ ایسی تحریروں کے واسطے بدر کے کالموں کو کھول دوں۔ بھلا میں اپنے دوست سے سوال کرتا ہوں کہ تم ہزار سختی کرتا ہو۔ جب مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اُس تقوے پر عمل شروع کر دیتے ہیں جس کے رُو سے چوری، زنا، جھوٹھ سب جائز ہو جاتا ہے۔ وہاں تم کیا کروگے کیونکہ تم تو حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر ان سب باتوں سے توبہ کر چکے ہو۔ اور تقوے کی تمام باریک راہوں پر عمل درآمد کرنے کا اقرار کر چکے ہو۔ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کا حکم ہے۔ کہ گالی کے مقابلہ میں گالی مت دو۔ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں سے خود بخود سمجھ لیگا۔ سر دست ان کو بھی ایک خدمت میں لگا یا گیا ہے جو مخالفت میں شور مچا کر تبلیغ کا کام ہے۔ پس ان کو اپنا کام کرنے دو۔ اور ان کی بدزبانیوں سے مت گھبراؤ۔ کہ وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ اگر یہ لوگ ایسے بداخلاق نہ ہوتے تو بالمقابل ایک نیک اخلاق والی جماعت کے قائم کرنے کی خدائے حکیم و علیم کو کیا ضرورت پڑتی۔ ان لوگوں کی آزارہی کو خدا پر چھوڑ دو۔ وہ غیور خدا ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے

حسبنا اللہ نعم المولی و نعم الوکیل

زلزلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پرسوں شام کے ۸ بجے ایک چھوٹا سا جھٹکا زلزلہ کا محسوس ہوا مگر جو زلزلہ کے دو تین جھٹکے آج قریباً ۴ بجے دن کے محسوس ہوئے نہایت خوفناک معلوم ہوئے اور پہلا جھٹکا تو ایسا تھا جیسا کہ ۴- اپریل ۱۹۰۵ء کو آیا تھا۔ الحمد للہ۔ کہ خیر گذری۔ والسلام

نیازمند۔ مولا بخش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

۱۸- مئی ۱۹۰۶ء کو وقت ۵ بجے شام کے اوّل زمین سے ایک آواز سخت ہیبت ناک توپ کی طرح آئی۔ اور پھر زلزلہ ہوا۔ جو ۲۸- فروری ۱۹۰۶ء کے زلزلے سے زیادہ معلوم ہوا۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان کہ اخیر مئی تک خطرناک دن ہیں۔

خاکسار

مرزا رحیم بیگ احمدی از دہرم سال

بدر منور

۷۔ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح رکوع ۴

پارہ ۲۶۔ رکوع ۱۲

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا۔

تحقیق سچ کر دکھلایا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اور اس کی خواب کو حق کے ساتھ۔ ضرور تم مسجد حرام میں داخل ہو گے انشاء اللہ امن سے۔ سر منڈاتے ہوئے اور بال کتراتے ہوئے نہ تمہیں کوئی خوف ہوگا۔ پس جانا اللہ نے جو کچھ کہ نہ جانا تم نے پس اس سے پہلے ایک قریب کی فتح کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خواب دیکھا تھا اور جس کی بنا پر آپ نے حج کا ارادہ کیا تھا۔ وہ خواب سچا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اُسے سچا ثابت کر کے دکھایا۔ [illegible] والوں کا نمونہ خدا تعالیٰ نے دنیا میں بہت قائم کیا ہے تاکہ صداقت نبوت کا نمونہ مخلوق میں پایا جائے اور رویا کم و بیش سب کو ہوتے ہیں تاکہ انبیاء کا انکار نہ ہو لیکن اس معاملہ میں عام خواب بینوں اور انبیاء کی مثال اس طرح سے ہے جیسا کہ ایک شخص کے پاس صرف ایک روپیہ ہے اور دوسرے کے پاس کروڑہا روپیہ ہیں ہر ایک شخص کم و بیش کوئی نہ کوئی نسخہ کسی بیماری کا جانتا ہے مگر وہ اتنے سے طبیب نہیں کہلا سکتا کئی بدبخت لوگوں کو اس سے ٹھوکر لگتی ہے۔ خدا ہمیں بچائے۔

انشاء اللہ۔ یہ بھی ایک شاہی محاورہ کے ہے سلاطین کے فرامین میں اس قسم کے محاورات استعمال ہوتے ہیں۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔

ترجمہ۔ وہ خدا جس نے اپنا رسول بھیجا تاکہ اس کو غالب کرے سب دینوں پر اور کافی ہے اللہ تعالیٰ گواہی دینے والا

تمام ادیان دنیا پر اسلام غالب آیا۔ دنیا میں دین کے بڑے مرکز دو تھے۔ ایک ایران اور دوسرا شام۔ آریہ لوگ بھی ایران [illegible] ہند کو آئے اور ہند [illegible] مذہب چین کو گیا اس [illegible] یورپ اور افریقہ کا مذہب شام کے ماتحت تھا ہر دو مرکزوں کو اسلام نے فتح کیا اور سب پر غالب آیا اور پھر اس آخری زمانہ میں اسلام کی فتح تمام ادیان پر ہو رہی ہے جبکہ ایک شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کی تائید میں خوارق اور کرامات دکھلائے جا رہے ہیں۔ اگر کوئی دوسرا مذہب بھی دنیا میں زندہ ہے تو وہ مقابلہ میں آوے اور اپنی زندگی کا ثبوت دکھلائے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ۔ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ۔ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔

محمدؐ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں یعنی اس کے اصحاب وہ کفار پر شدید ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں تو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ رکوع کرتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کی خواہش رکھتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں ان کی نشانی ان کے چہروں پر سجدات کے اثر سے۔ یہ ان کی مثال ہے۔ توریت میں اور انجیل میں ان کی ایسی مثال ہے جیسے ایک کھیتی ہے جو نکالتی ہے اپنی سوئی پھر قوی کرے اس کو پس موٹی ہو جاوے پس کھڑی ہو جاوے اپنی جڑ پر۔ خوش لگتی ہے کھیتی کرنے والوں کو تاکہ غیظ میں لاوے بہ سبب اُن مسلمانوں کے کفار کو۔ یہ وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے ان کے واسطے بخشش ہے اور بڑا اجر ہے۔

محمد رسول اللہ۔ محمدؐ ہی اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور محمدؐ ہی ہو سکتا ہے دوسرا نہیں ہو سکتا۔ محمدؐ کے معنے ہیں وہ شخص جس میں خوبیاں ہی خوبیاں ہوں۔ ایسا ہی آدمی اللہ تعالیٰ کا رسول ہو سکتا ہے۔

مَعَهٗ۔ جتنے آدمی آپ کے ساتھ تھے۔ اس میں اصحاب کی تعریف ہے اور روافض کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ سوائے ایک دو شخصوں کے باقی سب آپ کے ساتھ کافر اور منافق ہی جمع تھے۔

اشداء۔ شدید وہ لوگ ہوتے ہیں جن پر دوسرے کا اثر نہ ہو مسلمان اپنے اسلام میں ایسے پختہ تھے کہ کفار کا ان پر کوئی اثر پڑ نہیں سکتا تھا

اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ ان کے چہروں پر ایک نور نظر آتا تھا۔

مثلھم فی التورات۔ توریت میں صحابہ کا ذکر ہے اور ان کے متعلق لکھا ہے کہ دس ہزار قدسی ہیں۔

فی الانجیل۔ متی میں خدا کی سلطنت کو رائی کے دانے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

لیغیظ۔ مخالف کو نبی کی ترقی پر غضب آیا کرتا ہے جیسا کہ آجکل آ رہا ہے۔

نماز جنازہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب مفتی صاحب جی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

التماس ہے کہ میری والدہ ۲۰۔ مئی ۱۹۰۶ء کو فوت ہو گئی ہے احباب سے نماز جنازہ کی درخواست ہے اور نیز اخبار بدر میں میری اس درخواست کو کسی کونہ میں جگہ دیویں۔ خداوند کریم آپ کو جزائے نیک دیوے۔ آمین۔ والسلام

عبد العظیم پٹواری خریدار بدر نمبر ۶۰۲ بمقام سلانکے ضلع سیالکوٹ

حضرت مسیح موعودؑ نے مرحومہ کا جنازہ ۲۵۔ مئی ۱۹۰۶ء کو بعد نماز جمعہ پڑھا۔

۷۸۶

ڈیر مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر سلامت باشند۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل مضمون درج اخبار فرما کر خاکسار کو مشکور فرماویں والسلام

آپ کا تابعدار خاکسار محمد حسین از میاں میر

"یسوع مسیح اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا؟"

آج بتاریخ ۱۰۔ مئی ۱۹۰۶ء اتفاق سے جناب جیمس مسیح صاحب واعظ اے۔ پی مشن کے مکان پر میرا جانا ہوا اور واپسی کے وقت مسٹر جیمس مسیح صاحب نے چند ایک ٹریکٹ مجھ کو از راہ شفقت عنایت کئے جس کی سرخی یہ تھی۔ کہ "تم مسیح کو کیا سمجھتے ہو؟" اور پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کی طرف سے چھپے ہوئے تھے۔ چونکہ یہ ٹریکٹ صرف دو دو ورق تھے میں نے اس میں سے ایک کو پڑھا اور خوب غور سے پڑھا اور پھر اس لحاظ سے کہ چونکہ یہ ٹریکٹ اپنے عنوان سے ظاہر کرتے ہیں کہ یہ سوال ہر ایک پڑھنے والے سے ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ جس غرض کے لئے جناب مسٹر جیمس مسیح نے خاکسار کو عنایت کئے ہیں اس کو پورا کر کے اس سوال کے جواب سے سبکدوش ہوں اور یہ مناسب سمجھا کہ بجائے اس

کے کہ اس سوال کو جو راقم مضمون سرٹیفکیٹ کے نزدیک بڑا اہم اور مشکل سوال ہے۔ جیسا کہ وہ اپنی تحریر میں بیان کرتا ہے) ہم اپنے طور پر حل کریں۔ یسوع مسیح کے الفاظ میں حل کر دیا جاوے تو نہایت اعلےٰ و انسب ہوگا۔ اور اسی وجہ سے ہم نے اپنے اس مضمون کی یہ سرخی رکھی ہے۔ "کہ یسوع مسیح اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا" کیونکہ جب مسیح ایک بات کو تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنے آپ کو اس لائق نہیں پاتا کہ وہ اپنے آپ کو ایسا ویسا خیال کرے تو اس کی نسبت بے جا باتیں بنا کر اور اس پر حاشیہ چڑھا کر کچھ کا کچھ بنانا گویا مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہونا ہے۔

راقم مضمون ٹریکٹ نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ بڑا اور اہم اور ضروری سوال ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ بائبل کے پڑھنے سے اور مسیح کی لائف اور سیرت پر نظر ڈالنے سے یہ سوال ایسا ہلکا ہو جاتا ہے کہ نہ تو یہ اس لائق رہتا ہے کہ اس کو اہم اور ضروری سوال کہا جاوے اور نہ بڑا مشکل کیونکہ موجودہ عیسائیوں کے عقائد کے بموجب یسوع مسیح رومی سلطنت میں ہیرودیس کے زمانہ میں بیت اللحم یہودیہ میں ایک عورت کے پیٹ سے نکلا۔ اور معمولی طور پر جو کچھ بچوں کو دانت نکلنے وغیرہ اور ہر طرح کے امراض چیچک وغیرہ کی صعوبتیں بھگتنی پڑتی ہیں بھگت کر اس حالت کو پہنچا جو جوانی کہلاتی ہے مگر نوجوانی کے عالم کا اس کا حال اس وقت تک کا جس کو تیس برس کی عمر کہتے ہیں معلوم نہیں کہ خبر نہیں کس کس طرح کی سختیوں اور نفسانی جذبات کے حملوں سے کنا۔ بہرکیف قریباً تیس برس کا جب ہوا۔ تو بموجب عقائد موجودہ عیسائیوں کے اس کے دل میں کچھ ایسی سمائی کہ اس نے خدا اور خدا کے بیٹے ہونے کا دعوے کر دیا یہ دعوے اس قسم کا تھا کہ ہر ایک اہل بصیرت تعجب کی نظر اس پر کر سکتا تھا کیونکہ وہ ان کے سامنے کل کے دن پیدا ہوا تھا اور یہی وجہ تھی کہ بعض اس کے رشتہ دار اس کو بے خود خیال کرتے تھے کیونکہ یہ کلمات اس قسم کے تھے کہ ان کو بے خودوں کی طرف منسوب کرنا ہے زیبا ہے اس پر چند ایک آوارہ مزاج انسان ایمان بھی لائے تھے جو کہ صرف بعض دنیاوی طمع کے باعث ایمان لاتا تھا جس کا آخر نتیجہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کیونکہ جب یہودیوں کو یہ بات معلوم ہوئی کہ ایک یہودی کے زیر سایہ رہ کر ایک یہودی عورت کے خون سے پرورش یافتہ تھے خدائی کا دعویٰ کر دیا ہے۔ تو ان کو سخت تعجب ہوا۔ کیونکہ ان کے ہاں لکھا تھا کہ خداوند خدا پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہے اور کہ انسانی روپ دھارنا اس کی شان الوہیت کے خلاف ہے۔ اور کہ خداوند خدا نے کبھی ایسا لایعنی فعل نہیں کیا کہ خود بخود روپ دھار کر ایک عورت کے پیٹ میں نو ماہ رہ کر حیض کھا کر چلاتا پیٹتا ہوا نکلا ہو اور بچپن کی تمام صعوبتوں کی برداشت کیا ہو وغیرہ۔ غرض چونکہ یہ دعوے ان کے عقائد کے بموجب اور نص صریح کتاب مقدس کے خلاف اور خدا کے قانون مستمرہ کے خلاف تھا۔ اس لئے انہوں نے مناسب سمجھا کہ ایسے مدعی کا امتحان لیں تا کہ معلوم ہو کہ خداوند خدا میں تو ایسی طاقتیں اور قوتیں ہیں کہ اس پر کوئی خالق نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی بات اور کام کو کوئی رد نہیں کر سکتا یہ مدعی الوہیت کیا کرتا ہے۔ الغرض اسی قسم کے خیالات کے سبب وہ پکڑا گیا جن کے ساتھ ایک شاخ یہ بھی کھڑی ہو گئی تھی کہ یسوع بادشاہ وقت سے لوگوں کو برگشتہ کر کے خود بادشاہ بننے کا مدعی ہے۔ چنانچہ جب یہ مقدمہ پلاطوس کی عدالت سے فیصلہ ہو کر ... یسوع کو صلیب دینے کے لئے یہودی لے گئے۔ اور اس کو صلیب پر لٹکا تو اس کے پکڑنے کے وقت تمام وہ لوگ بھاگ گئے۔ جو اس پر ایمان لائے تھے۔ اور ایک نے تیس روپیہ لے کر گرفتار کرایا اور ایک نے سامنے کھڑے ہو کر انکار کیا اور لعنت کی وغیرہ۔ یہودیوں نے یسوع سے صلیب دیتے وقت کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے۔ تو صلیب پر سے اتر آ۔ مگر وہ صلیب سے نہ اتر سکا۔ اور آخر بڑی سختی کے ساتھ بقول عیسائی صاحبان ایلی ایلی لما سبقتانی کہتا کہتا یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ دنیا سے رخصت ہو کر ثابت کر دیا کہ خدا بننے کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخر جب جان پر بن آئی۔ تو اس وقت خدا اور خدا کا بیٹا بننا بھول گیا اور اس وقت ازلی اور ابدی خدا یاد آگیا اور اس طرح اس نے ثابت کر دیا کہ دراصل وہ عاجز مسکین خدا کا بندہ تھا۔ خدا یا خدا کا بیٹا وغیرہ نہ تھا۔ جیسا کہ آگے چل کر ہم اس کے قول و فعل سے ثابت کر کے دکھائیں گے

خیر! یہ تو عیسائیوں کی خوش فہمی ہے۔ جو انہوں نے از خود یسوع مسیح پر احسان کر کے اس کو بغیر اس کے دعاوی کے ایک طرف تو خدا اور خدا کا بچہ بنا کر اس کو عجیب و غریب انسان بنانے کی بزعم خود کوشش کی اور دوسری طرف اس کو ملعون اور لعنتی بنا کر ابدی سزا کا وارث اور اس کو خدا کا دشمن اور خدا کو اس کا دشمن و بیری ٹھہرایا۔ جیسا کہ لفظ لعنت کے مفہوم سے ظاہر ہے مگر اناجیل کے ملاحظہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح نہ تو اپنے آپ کو خدا سمجھتا تھا اور نہ اپنے آپ کو عجیب و غریب انسان۔ جیسا کہ ہمارا خوش فہم ٹریکٹ کے راقم صاحب نے ثابت کرنے کی لاحاصل کوشش کر کے یسوع کو [illegible] کرنے کی طرف توجہ کر کے مدعی سست و گواہ چست والے مقولہ پر عمل درآمد کیا ہے کیونکہ اناجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا بیٹا ہونا اور عجیب و غریب انسان بننا تو الگ رہا۔ یسوع تو اپنے آپ کو نیک انسان ہونے کے لائق بھی نہیں سمجھتا تھا جیسا کہ ذیل کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب اس کے پاس ایک نے آ کر کہا کہ اے نیک استاد میں کون سا نیک کام کروں۔ کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟ اس نے (یسوع نے) اسے کہا۔ تو

"کیوں مجھے نیک کہتا ہے نیک تو کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا"

اب اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا یعنے یہی کہ خدا اور خدا کا بیٹا ہونا تو الگ چیز اور بات ہے۔ وہ ایسا شخص بھی نہیں کہ اپنے آپ کو اپنے قول کے مطابق خیال کر سکے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ہر شخص اپنے دل اور اندرون کا حال خوب جانتا ہے اور ممکن ہے۔ کہ یہ خیال اس کا اس کے نزدیک صحیح اور درست ہوگا جب یہ حال ہے تو ہم کیسے یہ بات کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ یسوع دراصل خدا اور خدا کا بیٹا اور عجیب و غریب انسان تھا اگر ہم ایسا خیال کریں۔ تو کیا مدعی سست اور گواہ چست والی مثال نہیں ہوتی؟

پھر آگے ملاحظہ فرمایئے کہ یسوع اپنے آپ کو بے گناہ بھی نہیں سمجھتا تھا۔ جیسا کہ عیسائی نادانی سے خواہ مخواہ اس کو بے گناہ بنانے کے لئے خدا تعالےٰ کے تمام انبیاء کو گنہگار ثابت کرنے کی بے جا محنت کر کے وقت کو ضائع اور کلیسیا کا روپیہ تباہ کرتے ہیں کیونکہ یسوع نے جب تک یوحنا کے ہاتھ پر توبہ کا بپتسمہ لے کر گناہوں کا اقرار نہیں کر لیا وہ اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا تھا کہ وہ راستباز اور راستی کا شعار ہو سکے چنانچہ جب وہ یوحنا کے پاس گناہوں کا اقرار کرنے اور بپتسمہ لینے کے لئے گیا تو اس نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ دراصل یسوع ایسی حیثیت نہیں رکھتا کہ بغیر یوحنا کے آگے گناہوں کا اقرار کرنے کے وہ راستباز ہو سکے جیسا کہ انجیل متی باب ۳ آیت ۱۶ - ۱۷ سے ثابت ہوتا ہے اور اس کی ایک بڑی دلیل باور کرنے کی یہ ہے کہ کیوں اپنے آپ کو نیک اور راستباز نہیں خیال کرتا تھا۔ اس وجہ سے کہ اس کو شراب پینے کی عادت تھی اور بالمقابل اس کے یوحنا جس کے آگے یسوع نے گناہوں کا اقرار کر کے بپتسمہ پایا وہ نہ روٹی کھاتا تھا اور نہ مے پیتا تھا جیسا کہ لوقا باب ۷ آیت ۳۳، ۳۴ سے ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ یسوع کو بعض ایسی عورتوں سے خلا ملا رکھنے کی عادت ... تھی جن کے چال چلن پر لوگوں کو جائز نکتہ چینی کرنے کا حق حاصل تھا جیسا کہ متی باب ۱۱ آیت ۱۹ سے ثابت ہے۔ (باقی دیکھو صفحہ ۷ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جماعت احمدیہ ناروال اور ایک مولوی دہلوی

مورخہ ۲۔ مئی ۱۹۰۶ء کے دن ایک مولوی مسمی عبدالحمید جو اپنے تئیں دہلوی ظاہر کرتے تھے ناروال میں آئے اور ہمارے مخالفین میں ایک شور برپا کر دیا۔ کہ میں محض مرزائیوں ہی سے بحث کرنے کے لئے آیا ہوں۔ آپ کی بہت سی لاف وگزاف پر یقین کر کے ہمارے مخالفین نے ہماری جانب ایک رقعہ لکھا کہ آؤ جس طرح سے تشفی کرنی چاہو کر لو۔ اور ہم نے رقعہ کا جواب یوں تحریر کیا کہ بحث کے لئے ہم بالکل طیار ہیں۔ مگر بحث اول مسیح کی حیات ووفات پر ہونی چاہیئے۔ اور ہر دو فریق کو دو دو گھنٹے تقریر کرنے کا مجاز ہونا چاہیئے۔ اور سامعین چپ چاپ ہو کر بغیر کسی شور وشر کے سنیں گے۔ اس پر مولوی صاحب نے ہمارے رقعہ کا جواب یوں تحریر فرمایا کہ ہم اول حضرت مسیح کی حیات ووفات میں بحث ہرگز نہیں کریں گے۔ بلکہ مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت پر گفتگو شروع کی جاوے گی۔ اور بعد ازاں حضرت مسیح کی حیات ووفات پر بحث ہو گی۔ اس پر مولوی صاحب کو ہر چند سمجھایا گیا۔ کہ جب تک پہلے آپ کا مسیح کی حیات جسمانی افلاکی کی بابت انتظار نہ چھوٹے۔ اور اس سے قطع تعلقی نہ ہو۔ تب تک مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت پر بحث کرنا ہی عبث ہے اور تضیع اوقات کا موجب ہے لیکن مولوی صاحب اپنی ہی ضد پر مضبوط ہوتے چلے گئے حتے کہ شہر کے لوگوں نے بھی انکو سمجھایا۔ کہ سب سے مقدم مسیح کی حیات ووفات پر ہی بحث ہونی چاہیئے۔ اور بعد ازاں مرزا صاحب کے دعوے پر۔ مگر مولوی صاحب مسیح کی حیات جسمانی کو ثابت کرنے سے ایسے ہراساں ہوتے تھے۔ جیسا کوئی موت کے سامنے سے فرار کرتا ہے۔

القصہ مورخہ ۳ ماہ مئی ۱۹۰۶ء کے روز ہم نے ایک اشتہار لکھکر جابجا بازاروں میں چسپاں کر دیا۔ کہ جو کوئی ہمارے مخالفوں میں سے مولوی وغیرہ حضرت مسیح کی حیات جسمانی آسمانی کو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت کرے ہم اس کو بطور انعام کے مبلغ ۵۰ روپیہ نقد عطا کریں گے۔ اور نیز کسی دیگر مسیح موعودؑ کا انتظار نہ کریں گے

اور پھر ہم نے مورخہ ۶ مئی ۱۹۰۶ء کو مولوی صاحب مذکور کو دعوت کا ایک اشتہار دیا۔ جس میں لکھا تھا کہ آج شام کے بعد ہم مسیح کی وفات پر لکچر دیں گے اور آیات بینات اور احادیث صحیحہ سے استدلال کریں گے۔ اور بعد ازاں حضرت مرزا صاحب کے دعوے پر نصوص قطعیہ کو پیش کریں گے اور حسب وعدہ ہمارا لکچر ہوا۔ لیکن مولوی صاحب دہلوی تشریف آور نہ ہوئے۔ اور کسی دیگر شخص کے ذریعہ سے وعظ کے نوٹ منگائے مگر نوٹوں کا جواب دینے کے لئے آپ کے کوئی وعظ نکیا۔ اور انجام یوں ہوا۔ کہ مولوی صاحب نے قوم کو ندامت دیکر ۷ مئی ۱۹۰۶ء کے روز دہلی کی راہ کو اختیار کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

الراقم عثمان
جماعت احمدیہ ناروال ۔ ضلع سیالکوٹ
۱۰ مئی ۱۹۰۶ء

رسید زر

اصلاح

گذشتہ نمبر میں مندرجہ ذیل زر قوم کا غلط اندراج ہو گیا تھا صحیح اصل اندراج اس طرح سے ہے:۔

نمبر ۱۱۰۱ ۔ بابو کریم بخش صاحب ۱۲/ عا
نمبر ۱۰۵۰ ۔ محمد بخش صاحب ۶/ عہ

---

۷ مئی ۱۹۰۶ء ۔ نمبر ۱۱۳۰ ۔ نسیم محمد صاحب عہ
" " " نمبر ۳۶۴ ۔ محمد فضل صاحب عہ
" " " ۔ فضل الدین صاحب ۱۲/ عا
" " " نمبر ۹۳۰ ۔ امام الدین صاحب ۱۲/ عا
" " " نمبر ۸۲۲ ۔ محمد عبد الرحمان صاحب ۱۲/ عا
" " " نمبر ۳۴۹ ۔ عبد الرحیم صاحب ۱۲/ عا
" " " نمبر ۱۱۲۷ ۔ رمضان علی صاحب ۱۲/ عا
" " " نمبر ۸۲۳ ۔ نور الدین صاحب ۸/ عا
۸ مئی ۱۹۰۶ء ۔ نمبر ۱۱۲۶ ۔ احمد علی صاحب ۱۲/ عا
۸ " " نمبر ۸۳۵ ۔ محمد الدین صاحب سے
۹ " " ۔ نبی بخش صاحب عا
۹ " " ۔ سید جلال صاحب للعہ
۹ " " نمبر ۱۰۵۹ ۔ ایوب خان صاحب
۹ " " نمبر ۸۸۶ ۔ ڈاکٹر علم الدین صاحب سے
۹ " " نمبر ۹۸۱ ۔ محمد دین صاحب ۱۲/ عا
۹ " " ۔ دوست محمد صاحب ۱۲/ عا
۱۰ مئی ۱۹۰۶ء ۔ نمبر ۵۲ ۔ حکیم سرفراز حسین صاحب ۴/ صہ
۱۰ " " نمبر ۱۱۰ ۔ محمد قاری صاحب ۱۲/ عا
۱۰ " " ۔ منشی کرم الدین صاحب ۲/
۱۰ " " نمبر ۸۲۴ ۔ محمد علی صاحب ۸/ سے
۱۰ " " نمبر ۱۵۵ ۔ عبد اللہ صاحب ۴/ صہ
۱۱ " " ۔ نور الدین صاحب ۱۲/ عا
۱۲ " " ۔ محمد اکرم صاحب ۸/ عہ
۱۲ " " ۔ قربان حسین صاحب ۱۲/ عا
۱۲ " " ۔ نصیر احمد صاحب ۸/ عا
۱۲ " " نمبر ۲۱۲ ۔ محمد علی خان صاحب ۱۲/ للعہ
۱۲ " " نمبر ۱۹ ۔ محمد عبد اللہ صاحب ۱۲/ عا
۱۲ " " ۔ محمد افضل صاحب ۹/ عا
۱۴ " " نمبر ۸۸۷ ۔ گلن خان صاحب ۱۲/ عا
۱۴ " " نمبر ۱۱۰ ۔ غلام محی الدین صاحب سے
۱۴ " " نمبر ۱۱۳۳ ۔ ارشاد علی صاحب ۱۲/ عا
۱۷ " " ۔ عبد الرحیم صاحب ۱۰/ عا
۱۸ " " نمبر ۸۸۷ ۔ عبد اللہ جان صاحب ۸/ سے
۱۸ " " ۔ خیر الدین صاحب ۳/ عہ
۱۸ " " نمبر ۱۱۳۶ ۔ مولا بخش صاحب ۸/ عا
۱۸ " " نمبر ۸۵۹ ۔ محمد اکرم صاحب ۸/ سے
۱۰ " " نمبر ۱۱۳۱ ۔ عبد القادر صاحب ۱۲/ عا
۱۸ " " نمبر ۹۵۸ ۔ عبد الواحد صاحب ۸/ عہ
۱۸ " " نمبر ۸۵۶ ۔ نواب خان صاحب ۸/ عا
۱۸ " " نمبر ۶۲۷ ۔ اسد اللہ شاہ صاحب ۱۲/ عا
۱۹ " " نمبر ۱۱۳۷ ۔ عبد الکریم صاحب عا
۱۹ " " نمبر ۷۹۵ ۔ محمد ابراہیم صاحب ۱۲/ عا
۱۹ " " نمبر ۸۶۶ ۔ محمد حسین صاحب ۸/ سے
۱۹ " " نمبر ۸۵۲ ۔ دین محمد ۸/ عا
۲۰ " " نمبر ۱۱۳۲ ۔ غلام رسول صاحب ۱۲/ عا
۲۱ " " نمبر ۹۰۹ ۔ رحمت علی صاحب ۴/ سے
۲۱ " " نمبر ۲۳۹ ۔ حبیب الرحمٰن صاحب سے
۲۱ " " نمبر ۱۱۴۰ ۔ مدد علی صاحب ۸/ عا
۲۱ " " نمبر ۷۵۷ ۔ شیخ حسین صاحب عا
۲۳ " " نمبر ۸۰۱ ۔ غلام رسول صاحب ۱۲/ عا
۲۳ " " نمبر ۹۳۹ ۔ سلطان خان صاحب ۱۲/
۲۳ " " نمبر ۱۱۴۵ ۔ عبد الکریم صاحب سے
۲۳ " " نمبر ۷۹۷ ۔ عباس علی خان صاحب ۱۲/ عا
۲۴ " " نمبر ۹۱۲ ۔ محمد صدیق صاحب مہ

(بقیہ مضمون صفحہ ۵)

نیز اس کو اپنی ماں سے بھی تلخ کلامی سے بولنے کی عادت تھی حال آں کہ وہ خود دوسروں کو نصیحت کرتا تھا کہ اپنے ماں باپ کی عزت کرو۔ جیسا کہ متی باب ۱۵ آیت ۴ سے آشکارا ہے۔ مگر خود اس پر عملدرآمد کرنے سے عاری تھا۔ جیسا کہ اناجیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب اس کو خبر دی گئی کہ تیری ماں اور بھائی آئے ہیں۔ تو اس وقت وہ صاف منکر ہو گیا اور کہا کہ "کون ہے میری ماں اور کون ہے میرا بھائی" متی باب ۱۲ آیت ۴۸۔ ایسا ہی اس نے اپنی ماں کو ان الفاظ میں مخاطب ہو کر کہا کہ "اے عورت تجھے مجھ سے کیا کام" یوحنا باب ۲ آیت ۴ وغیرہ

غرض اس قسم کی بہت سی مثالیں اناجیل سے ملتی ہیں کہ جن کے سبب یسوع نے اپنے آپ کو نیک کہلانے سے انکار کیا اور کہ وہ اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا۔ اور ہے بھی یہ بات بڑی بے جا۔ کہ جو شخص شیطان کے پیچھے پیچھے چلا جاوے اور شیطان سے آزمایا جاوے وہ کیوں کر نیک ہونے اور کہلانے کی جرأت کر سکتا ہے؟

ماسوا اس کے عیسائی صاحبان تو یسوع پر احسان کر کے اس کو اس قابل خیال فرماتے ہیں کہ وہ پرستش کے لائق ہے جیسا کہ صاحب راقم ٹریکٹ نے لکھا ہے کہ "مسیحی لوگ نہ صرف اس کو (یسوع کو) بے حد تعظیم و تکریم کے سزاوار سمجھتے ہیں بلکہ علی روحانی پرستش کے لائق بھی جانتے ہیں۔ ٹریکٹ صفحہ ۲ و ۳۔ مگر اناجیل کے دیکھنے سے یہ عقدہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ آیا فی الواقعہ یسوع اس قسم کا تھا کہ اس کی روحانی یا جسمانی پرستش کر کے اس کو خواہ مخواہ ایک بت بنا کر بت پرستوں کی ریس کی جاوے۔ انجیل متی میں یسوع کے شیطان سے آزمائے جانے کے بیان میں یہ تحریر ہوا ہے کہ جب شیطان نے دنیا کی ساری بادشاہتیں دکھلا کر کہا کہ اگر تو گر کے مجھے سجدہ کرے۔ تو یہ سب کچھ تجھے دوں گا۔ تو یسوع نے اس کو یہ جواب دیا کہ اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اس اکیلے کی بندگی کر۔ متی باب ۴ آیت ۸ تا ۱۰۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یسوع کا ہرگز ہرگز یہ اعتقاد نہ تھا کہ ازلی ابدی خدا کے سوائے اور کوئی بھی ایسا موجود ہے یا ہو سکتا ہے کہ جس کو سجدہ کیا جاوے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یسوع ان احکامات کو جو توراۃ میں ہیں یعنے یہ کہ خداوند تمہارے باپ دادوں کے خدا نے تم سے کہا کہ سن لے۔ اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے۔ تو اپنے سارے دل اور اپنے سارے جی اور اپنے سارے زور سے خداوند اپنے خدا کو دوست رکھ" استثنا باب ۶ آیت ۴ و ۵۔ اور کہ میرے آگے تیرا کوئی دوسرا خدا نہ ہووے تو اپنے لئے تراشی ہوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا زمین کے نیچے پانیوں میں مت بنا۔ اور تو انہیں سجدہ نہ کرنا۔ اور نہ اس کی بندگی " استثنا باب ۵ آیت ۷ . . . . . ہرگز ہرگز منسوخ نہیں ہیں جیسا کہ ذیل کی عبارت سے ظاہر ہے کہ "یہ مت خیال کرو۔ کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابیں منسوخ کرنے کو آیا ہوں۔ منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پورا کرنے کو آیا ہوں۔ کیوں کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایک نکتہ یا شوشہ توریت کا نہ مٹیگا جب تک سب پورا نہ ہو لے پس جو کوئی ان حکموں میں سے چھوٹے کو ٹال دے اور ویسا ہی آدمیوں کو سکھلائے۔ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائے گا۔ متی باب ۵ آیت ۱۷ ۔ ۲۰۔

پس اس مذکورۃ الصدر عبارت سے ظاہر ہے کہ اگر یسوع نے تعلیم دی اور بیان کیا کہ وہ خدا اور خدا کا بچہ ہے تو یسوع بموجب اپنے اس قول کے اس قابل نہیں رہا کہ وہ آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلائیں گے۔ چہ جائیکہ عجیب و غریب انسان ہو کیوں کہ یہ تعلیم کتاب مقدس کے برخلاف ہے۔ اور اگر یسوع نے اپنے آپ کو خداوند اور خداوند کا بچہ نہ سمجھا تو الگ بات ہے۔ نیک کہلانے کے لائق بھی نہ سمجھا اور نہ یوحنا کے آگے گناہوں کا اقرار کرنے کے بدوں راست باز بننا خیال کیا۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ موجودہ جم غفیر عیسائیاں یسوع مسیح کی پیروی نہیں ہیں بلکہ یسوع مسیح سے برگشتہ اور اس کی تعلیم سے مرتد ہو چکے ہیں۔ کیونکہ یسوع مسیح کا عقیدہ تھا۔ کہ اکیلے خدا کی بندگی کی جاوے اور اس اکیلے کو سجدہ کیا جاوے اور کہ تو اپنے لئے تراشی ہوئی مورت یا کسی چیز کی صورت نہ بنا اور نہ ان کو خدا کے برابر خیال کر کے سجدہ کر جیسا کہ توراۃ سے ثابت ہے اور یسوع مسیح توراۃ کے حکموں پر چلنے کی ہدایت بھی کیا کرتا تھا۔ جیسا کہ اس نے ایک سائل کو جواب میں مندرجہ ذیل نصائح توراۃ سے اقتباس کر کے بتلائیں تھیں۔ کہ "تو خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ اپنے ماں باپ کی عزت کر۔ اور اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا کہ آپ کو" متی باب ۱۹ آیت ۱۸ تا ۲۰۔

پس ثابت ہوا۔ کہ موجودہ عیسائیوں کا یسوع کو خدا اور خدا کا بچہ بنانا اور اس کو عجیب و غریب خیال کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ہندوؤں اور دوسرے بت پرستوں کا اپنے من گھڑت دیوتاؤں اور ٹھاکروں کو ان کے انکار کے خلاف لائق پرستش جان اور مان کر پوجا پاٹ کرنا۔ ورنہ دراصل وے اس لائق نہیں ہیں اور نہ اپنے آپ کو وے اپنی زندگی میں قولاً و فعلاً اس بات کو ثابت کرتے تھے۔ کہ ان کی پوجا کی جاوے

غرضیکہ جب یسوع خود اس بات کا قائل نہیں کہ وہ خدا یا خدا کا بچہ اور عجیب و غریب انسان ہے تو یہ سوال کہ تم مسیح کو کیا سمجھتے ہو۔ کیا حقیقت رکھتا ہے؟ بھائی! کیا ہم یسوع مسیح کے انکار کے خلاف اس کو کچھ کا کچھ سمجھیں؟

میرے خیال میں سوال اس طرح ہونا چاہیئے تھا کہ یسوع مسیح اپنے آپ کو کیا سمجھتا تھا؟ اور کیا خیال کرتا تھا؟ سو یہ بات تو ہم نے یسوع کے قول و فعل سے ہی ثابت کر دی ہے کہ یسوع مسیح قول سے اپنے آپ کو نیک ہونے سے انکار کرتا ہے اور اپنے فعل سے گناہوں کا اقرار کر کے بپتسمہ پاتا ہے۔ ایک ایسے آدمی کے ہاتھ پر کہ جو نہ خود ہی راست باز اور بے عیب ہے بلکہ اس کے والدین بھی راست باز اور خدا کے حکموں پر بے عیب چلنے والے تھے۔ جیسا کہ اناجیل سے ثابت ہے۔ اس لئے جو کچھ یسوع مسیح تھا اور جو کچھ یسوع مسیح اپنے آپ کو خیال کرتا اور یقین کر کے ایمان رکھتا تھا عیسائی کہلانے والوں کو چاہیئے کہ ویسا ہی اس کو خیال کریں تاکہ مدعی سست گواہ چست والا معاملہ نہ ہو۔

عیسائیوں کا خیر خواہ

محمد حسین احمدی از میاں میر

البیان

ایک علمی تاریخی رسالہ

قیمت سالانہ پیشگی . . . . چار روپیہ (للعہ)

مقام اشاعت . . . . دفتر البیان لکھنؤ

زبان . . . . عربی مع ترجمہ اردو

(نوٹ) یہ رسالہ پہلے ماہوار شائع ہوتا تھا اور بے قیمت تھی۔ سال جدید سے اب پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے اور قیمت صرف چار روپیہ ہے۔ ہر نمبر کی ضخامت معمولاً دو جزو ہوتی ہے۔ صفحہ میں عموماً دو کالم ہوتے ہیں ایک میں فصیح عربی اور دوسرے میں بامحاورہ اردو ترجمہ۔ مضامین تحقیق سے لکھے جاتے ہیں۔ اور اسلامی خبریں بکثرت ہوتی ہیں۔

(درخواستیں باجازت دیلوآنی چاہئیں)

چندہ لنگر

سب چندوں سے بڑھ کر تمام احباب کو اس چندہ کی طرف توجہ رکھنی چاہیئے کیوں کہ اس کا خرچ سب سے زیادہ ضروری اور سب سے زیادہ مقدار میں ہے۔ روپیہ براہ راست حضرت کی خدمت میں آنا چاہیئے رسید منی آرڈر پر حضرت خود دستخط کرتے ہیں لیکن لنگر کے چندہ کے ساتھ اور کوئی رقم شامل نہ کی جاوے۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا خط

بنام

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ ایک ایسی عبارت ہے جو صریحاً ایک جگہ قرآن کریم میں موجود نہیں اور سلاماً اچھے لوگوں کے خطاب میں نہیں آیا۔ اس لئے عرض ہے۔

جناب من! آپکا خط دس صفحہ کا مجھے پہنچا۔ مَیں نے جواب دینے میں جلدی چاہی تھی مگر میں نے اپنے دل میں بہت سوچا تو جوش کو بھی ساتھ نہ پایا۔ اس لئے متامل ہُوا۔ اب بہت دن گذر گئے اور یقین ہو گیا کہ اس وقت کوئی جوش میرے قلب پر نہیں۔ تو خط لکھنے بیٹھا۔ ان اس وقت مجھے تھوڑا سا ساز کام ہے مگر مجھے یقین ہے کہ آپ ایسے رائے العلیل علیل پر محمول نہ کرینگے۔ آپ کے سارے خط کا مضمون میں نے تین حصّوں پر تقسیم کر دیا ہے۔

پہلا حصّہ وہ ہے۔ جس میں آپنے ایک عقیدہ بیان فرمایا ہے اور اس کی بنیاد عقل۔ فطرت۔ اور قرآن پر رکھی ہے

دوسرا حصّہ وہ ہے۔ جس میں آپنے مرزا پر اعتراض کئے

تیسرا حصّہ۔ مرزائیوں پر مطاعن کا ہے۔ میں نے آپ کی وہ خط وکتابت نہیں پڑھی جو آپنے مرزا جی سے کی ہے بلکہ آپکا آخری خط مسجد میں ملا۔ جسے میں نے سرسری نظر سے دیکھا ہوں کہ اس اصل پر بحث مقدم ہے۔ جس کے باعث آپنے مرزا اور مرزائیوں پر مطاعن شروع کئے ہیں اس لئے میں اسی پہلے حصّہ کی طرف توجہ کرتا ہوں آپنے مجھ سے فرزندی کا دعوے کیا ہے اور حسن ظن کو کام میں لائے ہیں اگر یہ حُسن ظن اب تک کچھ قائم ہے۔ تو یہ خط بے ریب ایک مخلص انسان کا خط ہے۔ جس کو فطرتاً اللہ تعالےٰ پر ایمان اور شرک سے نفرت تھی اور قدرت نے اس کو ایسے سامان دئے کہ جوں جوں وہ ترقی کرتا گیا ساتھ ہی اس کو جناب الٰہی سے محبت اور شرک سے پوری نفرت ہوئی۔ گو مجھے ڈر ہے کہ آپنے جس جوش سے اخباری دنیا میں پیسہ اخبار سے تعلق پیدا کیا ہے وہ اس میرے مضمون کی طرف متوجہ ہونے سے مدراہ نہ ہو کیوں کہ ایک قانون الٰہی ولا تركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار ۔ ہمیں قرآن میں نظر آتا ہے پھر ہم کی تصدیق تجربہ سے ان بیابانوں میں نظر آتی ہے جن میں ایک آپکے ساتھ امتحان میں مبتلا ہُوا۔ اور اس کے کو آپ کی محبت۔ شفقت نے اپنے نتائج سے بے بہرہ محروم کر دیا اور اس طرح کے ہزارہا مصدقات نظر آتے ہیں۔ اب میں اصل بات عرض کرتا ہوں۔

آپنے جو قاعدہ نجات کا تجویز کیا ہے وہ آپکے ان لفظوں سے مجھے معلوم ہُوا ہے۔ تمام انبیاء ہادی خلائق ہیں نہ مدار نجات۔ پھر آپ کہتے ہیں۔ رب العالمین الرحمٰن الرحیم الی اخرہ۔ اس کے علوم پر کون محیط ہو سکتا ہے۔ پھر اس کی رحمت ومغفرت کے لاانتہا قوانین کسی ایک انسان کے ماتحت کیسے ہو سکتے ہیں اور اس سے بڑھ کر اور کون سا شرک ہو سکتا ہے۔ اگرچہ آپکے اس کلام میں مدار نجات کا لفظ گول مول ہے مگر لاانتہا قوانین رحمت ومغفرت کا فقرہ اس کو حل کر دیتا ہے۔ ان آپکے فقرات سے نجات کا دائرہ بہت بڑا وسیع ہے اور تمام الٰہی کتابیں اور تمام رسولوں کی تعلیمات آپ کی اس تحریر سے ردّ ہو سکتی ہیں۔ کیوں کہ خدا کی رحمت۔ مغفرت کی لاانتہا قوانین ان محدود کتابوں اور محدود انسانوں کے ماتحت نہیں ہو سکتے پس ان کی کارروائی بھی آپکے نزدیک بہت بڑا شرک ہُوا۔ پھر آپ نے مرزا اور مرزائیوں کو ومن اظلم ممن ذكر بآيات ربه ثم اعرض عنها انا من المجرمين منتقمون کی آیت سے مجرم اور مجرم کے ساتھ محل انتقام تجویز فرمایا اور اپنے اس اصول کو غیظ وغضب کے باعث بھول گئے کہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم۔ اور اس کی رحمت ومغفرت کے لاانتہا قوانین مرزا اور مرزائیوں کو نجات نہیں دے سکتے۔ اس ڈاکٹر سے بڑھ کر عبد الحکیم خاں کا کیا شرک ہو سکتا ہے کہ اس کے کہنے کی خلاف ورزی سے مرزا اور مرزائیوں سے انتقام لیا جاوے اور تمام انبیاء کی خلاف ورزی سے انتقام نہ ہو اور وہ مدار نجات نہ ہوں

پھر آپنے اس وسیع دائرہ نجات کو تنگ کر دیا اور یہ کہا ہے کہ توحید۔ ایمان بالیوم الآخر اور اعمال صالحہ مدار نجات آخرت ہیں۔ رب العالمین کے لاانتہا قوانین مغفرت کو ہم ایک طرف رکھیں تو کیسا تعجب آتا ہے پر معلوم ایسا ہوتا ہے کہ شاید مسلمانوں کو ملزم کرنے کے لئے آپنے یہ لکھدیا ہے۔ پھر آپنے آگے چلکر دائرہ نجات کو وسیع بھی کیا ہے اور تنگ بھی کر دیا ہے جہاں یہ لکھا ہے کہ ان الله لا يغفر ان يشرك به۔

حکیم اور خاں اور پھر ڈاکٹر صاحب۔ شرک معاف نہ ہو یہ کیا بات ہے کیا اس کے لاانتہا قوانین نجات میں مشرک کی نجات کا کوئی قانون نہ ہو بلکہ ضرور ہونا چاہیے کیونکہ وہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم ہے۔ ایک انسان نے اگر ایسا کہا ہے۔ تو آپکے نزدیک اس کا کہنا چیز ہی کیا ہے اور وہ مدار نجات کب ہے۔ جیسا کہ تم نے کہا۔ پھر خدا کا منکر تو مشرک بھی نہیں اس کے لئے تو نجات کا دروازہ آپ کے نزدیک بند ہو ہی نہیں سکتا۔

پھر آپنے تیرہ کروڑ مسلمان پر رحم فرمایا ہے اور ذکر کیا ہے کہ تیرہ سو سال میں یہ تیرہ کروڑ مسلمان تیار ہوئے ہیں سب کو نجات حاصل کرنا چاہیے۔ حکیم وڈاکٹر صاحب وہ رب اللہ کے بندے اس وقت موجود ہیں۔ تیرہ کروڑ اگر محمد رسول اللہؐ کے باعث تیار ہوئے ہیں تو وہ رب اللہ کی مخلوق وہ کڑوروں کے طریق پر سے لاکھوں برس اور معلوم نہیں کہ کب سے وہ تیار ہوتے ہیں ان سبنے اگر نجات نہ پائی تو تیرہ کروڑ چیز ہی کیا ہے اور ایک آیت۔ وما يؤمن اكثرهم بالله الا وهم مشركون۔ ایسی عجیب آیت ہے کہ قرآن میں موجود ہے اور سر دست بظاہر آپ کو مسلّم ہی ہو گی۔ تیرہ کروڑ مسلمانوں میں سے اس آیت کے بموجب اکثر مشرک ہوں گے اور مشرک نجات نہیں پا سکتا۔ پھر یہ تیرہ سو سال میں تیار ہوئے اور ان میں سے اکثر مشرک نکلے اور مشرک کو نجات نہیں۔ پھر ان انبیاء کی خلاف ورزی کے متعلق ہم آپ کو ایک آیت سناتے ہیں۔

ولقد ارسلنا الى امم من قبلك فاخذناهم بالباساء والضراء لعلهم يتضرعون فلولا اذ جاءهم باسنا تضرعوا ولكن قست قلوبهم وزين لهم الشيطان ما كانوا يعملون فلما نسوا ما ذكروا به فتحنا عليهم ابواب كل شئ حتى اذا فرحوا بما اوتوا اخذناهم بغتة فاذا هم مبلسون۔

اس آیت پر غور کرو۔ رسولوں کے ارسال کے وقت جہاں پکڑا جاتا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ امریکہ اور یورپ اور جزائر کے زلازل اور طاعون اور آتش زدگیاں اور لڑائیاں مرزا کی طرف منسوب کرنے شرک ہیں۔ حکیم [illegible] خاں مرسل تو اس وقت مامور ہوتے ہیں جب دنیا علی العموم غفلت کے نیچے دب جاتی ہے اور خدا تعالےٰ سے اعراض کر کے بکلی دنیا کی طرف لوگ جھک جاتے ہیں۔ خدا کا رحم بعد فضل ان مجرموں میں سے بعض کو بچانے کے لئے مرسل مقرر فرماتا ہے کیا نوح اور موسےٰ کے آنے بغیر فرعون اور قوم نوح ہلاک ہو گئی تھی۔ کیا مکہ والوں کو یہ کہنا کہ ماكان الله ليعذبهم وانت فيهم ۔ کوئی مجنون کی بات تھا نہیں سورہ نوح کا ابتدا پڑھو جہاں لکھا ہے۔ فاتقوا الله واطيعون۔ اگر وہ کوئی مدار نجات نہ تھا تو اس کی طاعت چیز ہی کیا تھی۔ پھر آپ نے ایمان بالآخرۃ کو نجات کا مدار تجویز فرمایا ہے اور یہ نہ خیال کیا کہ آپ کا دائرہ نجات تنگ ہو جاتا ہے سنیئے۔ قرآن شریف نے ایمان بالآخرۃ کے لوازمات زیبا کے یہی معدان لوازمات سے مدار نجات کو اور بھی بہت

تنگ کر دیا ہے وہ آیت یہ ہے۔ والذین یومنون بالاخرۃ یومنون بہ وھم علی صلوتہم یحافظون یہاں ایمان بالآخرت کو ملزوم بتایا ہے اور ایمان بالقرآن اور محافظت علی الصلوۃ کو لازم قرار دیا ہے اور یہ تو آپ کی فطرت کہتی ہوگی۔ کہ لازم و ملزوم جدا نہیں ہوتے ہونگے آپ نے قتل عمد کی سزا کہیں قرآن میں دیکھی ہوگی اگر یاد نہ ہو تو میں اسی خط میں یاد دلا دیتا ہوں۔ ومن یقتل مومناً متعمداً فجزاءہ جھنم خالداً فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذاباً عظیماً

پھر ایک اور آیت ہے۔ جو چھٹے سیپارہ کے ابتدا میں ہے۔

ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ و یریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ و یقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض و یریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا۔ اولئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکفرین عذاباً مھینا۔ اس کو آپ ملاحظہ فرماویں۔

آپ تو ابھی میرے روحانی فرزند ہیں اور مسیح کو مسیح و مہدی بھی مانتے ہیں۔ اگر ابی واستکبر کا کوئی مادہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ میں نہ ہو۔ تو جو قاعدہ نجات کا آپنے لکھا ہے۔ اس کی غلطی اتنے میرے بیان سے بھی ظاہر ہوسکتی ہے۔ اور اگر ہٹ کے اسباب بہت ہیں۔ اور اب آپ مخالفت کا اظہار کر چکے ہیں۔ اور لا ترکنوا الی الذین الخ کی بھی پروا نہ کی۔ تو زیادہ مباحثات سے بھی کام نہیں نکلتا۔

نجات فضل سے ہے اور یہی مدار نجات ہے اور اس فضل کا جاذب تقوی ہے اور اس تقوے کا بیان لیس البر میں ہے۔ آپ اس پر غور کریں۔ کیونکہ تقوے سے نجات کا ہونا تو آیہ کریمہ وینجی اللہ الذین اتقوا اور ثم ننجی الذین اتقوا سے ظاہر ہے اور اس یقین کے بعد کہ نجات تقوی سے ہے یہ سمجھ لینا کہ تقوی ان امور کی پابندی کا نام۔ تو آپ کا وہ قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے۔

لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من امن باللہ والیوم الاخر والملائکۃ والکتاب والنبیین واتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصابرین فی الباساء والضراء وحین الباس اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون

اس آیت کریمہ کے درمیان تقوے کے چند اصول بیان ہوئے ہیں۔ جن میں شاید مرزا کا بھی کہیں ذکر آیا ہو اور دوسری آیت ثم ننجی الذین اتقوا ظاہر کرتی ہے کہ مدار نجات تقوی ہے۔ لاانتہا قوانین نجات کے لئے نہیں۔ پھر مرکز نجات کا مسئلہ تو ہمیں صرف انبیاء کے ذریعہ ہی معلوم ہو سکتا تھا اور اس کا دوسرا کوئی راستہ نہیں۔ اور دنیا میں نجات بخلاف آپکے منشاء کے بہت ہی کم لوگوں میں نظر آتی ہے آپ اپنا ہی حال دیکھیں۔ بڑی محنتوں کے بعد تو آپ ڈاکٹر اور مصنف کتب اور صاحب اولاد ہوئے۔ مگر بی بی۔ بچوں اور ریاست والوں سے نجات ملی یا نہ ملی۔ آپکا دل ہی جانتا ہوگا۔

میں اس پہلے حصہ سے ایک حد تک جواب دینے سے سبکدوش ہوا ہوں اگر یہ حصہ آپکے لئے کچھ بھی مفید ہوا تو اس کی تفصیل کو بھی تیار ہوں۔ اور باقی حصوں کے جواب دینے کو طیار ہوں گا۔ اور اگر اس حصہ کے متعلق ہی مجھے بھی سنانا ہو۔ کہ میں دودھ مانگتا ہوں اور مجھے زہر پلایا جاتا ہے۔ میں قریب ہوتا ہوں اور مجھے دور کیا جاتا ہے اور میں اپنا بنتا ہوں اور مجھے اجنبی کہا جاتا ہے تو میں مصلحت نہیں سمجھتا۔ کہ باقی حصوں کا جواب دوں یا اس کو اور زیادہ کروں۔

اگر امام صاحب کے حضور شوخی کرنے سے پہلے مجھ سے براہ راست آپ خط وکتابت کرتے تو مجھے بہت پیارے الفاظ بولنے کا موقعہ ملتا۔ مگر محبوب پر سخت کلامی کو ایک محب نظر تا پسند نہیں کر سکتا اور وہ معذور بھی ہے۔ پھر خدا کے لاانتہا قوانین مغفرت بھی موجود ہیں۔ اس لئے میں یقین کرتا ہوں کہ میرا کوئی لفظ بھی ایسا نہ ہوگا جو میرے لئے نجات سے محروم کرنے والا ہو۔ قرآن کریم سے الگ ہوکر آپ بہت قوانین ایجاد کر سکتے ہیں۔ مگر قرآن کے ماتحت ہوکر ایسا کرنا آپکے لئے محال ہے۔ قرآن ایک مفصل کتاب ہے اگر ایک شخص کو ایک مقام پر کوئی آیت متشابہ معلوم ہو تو اس کے لئے اور بہت سے محکمات موجود ہیں جو ام الکتاب کا کام دے سکتے ہیں۔ مگر بیمار سخت مرض پر۔

گورنمنٹ کے واسطے فرمانبرداری کے اظہار کا دن ایمپائر ڈے

---

۲۴ مئی ۱۹۰۷ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں ایمپائر ڈے منایا گیا اور بڑے انتظام کے ساتھ ایک جلسہ مدرسہ کے صحن میں کیا گیا جس میں علاوہ طلبائے مدرسین کے شہر کے امراء اور رؤسا بھی شامل ہوئے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو اس جلسہ کے لئے بذریعہ ایک درخواست کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے مدعو کیا تھا مگر صاحب بہادر نہ آسکے اس واسطے صدر مجلس جناب مرزا محمد افضل بیگ صاحب انسپکٹر محکمہ نہلی و ڈاکیتی حال رخصتی قادیان کو بنایا گیا اس جلسہ کا افتتاح قرآن خوانی سے ہوا۔ مولوی سرور شاہ صاحب نے حکومت برطانیہ کے برکات پر وعظ فرمایا اور شیخ ضیاء اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام صیغہ مڈل نے اپنی کتاب برکات سلطنت برطانیہ کا حصہ مذہبی آزادی پڑھ کر سنایا جو طلباء کیواسطے اور بالخصوص بچوں کو سنانے کے لئے بہت ہی موزون مضمون تھا۔ ماسٹر صاحب یہ کتاب عنقریب شائع کرنے والے ہیں اور امید ہے کہ اس کے چھپنے پر صیغہ تعلیم اس کتاب کو ٹکسٹ بکس میں شامل کرے گی۔ صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے اور مولوی عبید اللہ صاحب بسمل مدرس فارسی نے برکات سلطنت برطانیہ پر نظمیں پڑہیں اور طلباء نے ممانعت جہاد پر نظمیں پڑہیں اور اخیر میں صاحب پریزیڈنٹ نے سلطنت برطانیہ کے برکات پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ جس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اسی جلسہ میں مرزا محمد افضل بیگ صاحب موصوف نے تیس روپیہ کے تین انعام ان طلباء کے واسطے اپنی طرف سے مقرر فرمائے۔ جو برکات دولت برطانیہ پر سب سے عمدہ مضمون تحریر کریں اور جو طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اول نکلے۔ اس کے واسطے کالج میں پہنچنے کے لئے دو سال کے لئے صہ ماہوار کا وظیفہ مقرر کیا۔ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب موصوف کو اس اسلامی خدمت کے عوض میں جزائے خیر دے۔

اس وقت اس بات کا ذکر کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ ایمپائر ڈے کے اصل مقصد کو دلی جوش کے ساتھ پورا کرنیوالی جماعت دنیا بھر میں جماعت احمدیہ سے بڑھ کر نہیں ہے اس کا ظاہری ثبوت ایک یہ ہے کہ ایک انسان کے دل پر جس قدر کا اور حکومت اس کے مذہبی عقائد کی ہوتی ہے اس قدر اور کوئی حکومت ہو ہی نہیں سکتی۔ اور اس جماعت کے لیڈر نے اپنے لٹریچر میں جتنا زور سلطنت برطانیہ کے برکات پر دیا ہے وہ تمام متفرق مضامین تعداد میں اس قدر ہیں کہ اگر ہندوستان کے تمام اہل اپنی اپنی تقریروں کی بجائے حضرت مرزا صاحب کی کتابوں اور اشتہاروں اور تحریروں میں سے سلطنت کی خیر خواہی کا ایک ایک مضمون لے لیتے۔ تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہی سب کے واسطے کافی ہوجاتے۔

صبح کو جلسہ ہوا اور لڑکوں میں شیرینی تقسیم ہوئی اور جھنڈا لگایا گیا اور شام کو چراغاں کیا گیا اس جلسہ کی ظاہری آراستگی اور زیب و زینت کی طیاری میں ماسٹر عبد الرحیم اور ماسٹر ضیاء اللہ صاحب نے جن کو اس قسم کے معاملات میں خاص تجربہ

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

یسوع کے آخری کلمات ۔ پادری ڈاکٹر اگس ٹس لوپگین نے یہ دعوے کیا ہے۔ کہ یسوع کے آخری کلمات لما سبقتانی کے جو معانی عام طور پر بیان کئے جاتے ہیں وہ درست نہیں ہیں ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے بہت مدت تک اس کے متعلق تحقیقات کی ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یسوع مسیح جو زبان عام طور پر بولتا تھا۔ وہ ایک ملی جلی زبان تھی جو اس وقت یہودیوں کے درمیان بولی جاتی تھی یعنی نہ تو وہ قدیم عبرانی تھی اور نہ پورے طور پر کلدانی یا سریانی تھی بلکہ قریباً ایک نئی زبان پیدا ہو گئی تھی۔ جس کا نام تھا مایا زبان۔ اور یہی مایا زبان یسوع بولا کرتا تھا۔ متی اور مرقس نے اگرچہ یسوع کے آخری الفاظ کے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ لیکن یوحنا نے جو خود موجود تھا ان الفاظ کو بیان نہیں کیا بلکہ یوحنا نے یہ بیان کیا کہ یسوع کے اس قسم کے الفاظ تھے۔ کہ اب خاتمہ ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں۔ کہ ان الفاظ کے معانی مایا زبان کے مطابق یہ ہیں۔ اب میں بے ہوش ہوتا ہوں سیاہی میرے چہرے کو ڈھانکتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے۔ کہ ایک ایسے شخص کی نسبت یہ بیان کرنا کہ وہ مرتے وقت خدا سے نا امید ہو گیا تھا۔ بہت بے ادبی اور گستاخی ہے۔ جب عیسائی عقائد کے مطابق وہ خود خدا تھا۔ تو پھر اس نے کس اور خدا کو طلب کیا اور کس خدا نے اس کو چھوڑ دیا تھا پھر آخری وقت میں ایسے نا امیدی کے الفاظ تو ایک معمولی متوکل نیک آدمی بھی نہیں بولتا۔ چہ جائیکہ یسوع نے اس قدر نا امیدی کے الفاظ استعمال کئے ہوں۔

ہماری رائے میں ڈاکٹر صاحب کی تحقیقات قابل قدر ہے اور عیسائی دنیا کے واسطے مناسب ہے۔ کہ اس کی طرف پوری توجہ کریں۔ یہ درست ہے۔ کہ اگر یسوع نبی تھا یا کم از کم ایک متوکل نیک انسان تھا۔ تو ایسی مایوسی کے الفاظ اور خدا تعالے پر نا امیدی کا کلمہ اس کے منہ سے نہیں نکلنا چاہیئے تھا کیونکہ خدا کے پاک کلام میں لکھا ہے کہ خدا سے نا امید ہونے والا شیطان ہوتا ہے۔ گو عیسائی لوگ اپنی موہوم نجات کے سبز باغ کی نفسانی خواہش کی خاطر اس بات پر بھی فخر کرتے ہیں کہ عیسائیوں کا خدا (نعوذ باللہ) ملعون ہو گیا۔ ملعون ہونا اور شیطان بننا ایک ہی مفہوم رکھتا ہے) تاہم ایک فہیم اور با ادب انسان کبھی اپنے بزرگوں کے حق میں ایسا لفظ بولنا پسند نہیں کرتے۔ جو معنے اوپر بیان کئے گئے ہیں یعنی یہ کہ اب میں بے ہوش ہو گیا ہوں۔ یہ صحیح معلوم ہوتے ہیں کیونکہ یسوع در اصل صلیب پر مرا نہ تھا بلکہ ایک بے ہوشی کی سی حالت میں وہاں سے اتارا گیا تھا۔ اور رفتہ رفتہ ہوش پاکر وہاں سے چلا آیا تھا۔ اس کے واسطے یہ مقدر تھا کہ وہ اپنے وطن میں عزت پا نہیں سکتا پس وہ غیر ملکوں کو چلا گیا اور اسرائیل کی پراگندہ بھیڑوں کو کشمیر کی وادی میں تلاش کیا۔ یسوع کے آخری کلمہ کا یہ آخری حصہ کہ اب میری روسیاہی ہوئی۔ بہت ہی ناگوار کلمہ ہے لیکن روحانی لوگ اسباب کو سمجھ سکتے ہیں کہ خدا تعالے کے ساتھ نا امیدی کے اظہار سے بڑھکر ناگوار یہ نہیں ہو سکتا۔ اور اس روسیاہی سے یسوع کی مراد یہ تھی کہ یہودی لوگ تو اب مجھے ضرور ایک کاذب یقین کریں گے اور میری تمام پیش گوئیاں جھوٹی ثابت ہو گئیں۔ اور وہ یقین کریں گے۔ کہ بائبل کے حکم کے مطابق میں جھوٹا ہوں کیونکہ کاٹھ پر میرا مر جانا مشہور ہو جائے گا۔ اس واسطے ملک میں میری بہت ہی سخت روسیاہی ہوگی۔

(ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء)

پادریوں کی تعداد قید خانوں میں ۔ مسٹر ڈکسی ایک تھیٹر کے تماشہ کن ہیں۔ انہوں نے عیسائیوں کے نوجوانوں کی انجمن کا ممبر بننا چاہا تھا۔ مگر انجمن نے انکار کیا اور وجہ انکار یہ بیان کی کہ تماشہ والوں کے اخلاق برے ہوتے ہیں ہم ایسے لوگوں کو اپنی جماعت میں داخل نہیں کرنا چاہتے اس پر ڈکسی صاحب نے ایک اشتہار دیا ہے اور اس میں یہ دعوے کیا ہے۔ کہ

اگر کوئی شخص یہ ثابت کرے کہ بد اخلاقی کی وجہ سے قید کی سزا پانے والوں میں تماشہ کن لوگوں کی تعداد پادریوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔ تو میں اس شخص کو تین ہزار ایک سو پچیس روپیہ نقد انعام دوں گا۔ ڈکسی صاحب کا یہ دعوے ہے کہ تھیٹر والے اس قدر سزایاب نہیں ہوتے جس کثرت سے کہ عیسائیوں کے پادری سزایاب ہوتے ہیں چنانچہ اپنے دعوے کی تصدیق میں انہوں نے صوبجات متحدہ امریکہ کے بڑے بڑے قید خانوں کی ایک فہرست شائع کی ہے اور دکھلایا ہے۔ کہ ہر ایک صوبہ میں کس قدر تماشہ گر جیل میں ہیں اور کس قدر پادری ہیں۔ اس فہرست کے مطابق اس ملک میں ۴۳ پادری جیل خانوں میں قیدی ہیں اور تماشہ گروں میں سے صرف ۱۹ ہیں۔ اس کے بعد بہت سے پادریوں کے نام شائع کئے ہیں۔ جن کی طرف زنا۔ چوری خیانت وغیرہ کے اجرام نہایت خوفناک صورت میں منسوب کئے گئے ہیں اور وہ جرم ایسے شرمناک ہیں۔ کہ ہم پسند نہیں کرتا کہ اخبار کے کالموں کو ایسے گندے قصوں کے ترجمہ کے ساتھ پر کروں۔ تعجب ہے۔ کہ جب امریکہ پر عیسائی اخلاق کا یہ اثر پڑا ہے تو کس جرأت اور حوصلے کے ساتھ یہ لوگ ہندوستان کو عیسائی بنانے کے واسطے آتے ہیں۔

ایک جدید مذہب	ہندوستان میں عیسائی لوگ

نہایت جوش اور خروش سے مذہبی اشاعت کو جامہ طوالت پہنانے میں کروڑ ہا روپیہ خرچ کرنے کے علاوہ جائز اور ناجائز سرگرمی دکھلا رہے ہیں لیکن جس یورپ سے عیسائیت کا آغاز ہوا ہے۔ وہاں عیسائیت کی روز بروز نازک حالت ہوتی جاتی ہے۔ روئے زمین میں عیسائیوں کی سب سے بڑی سلطنت روس ہے۔ آج کل یہاں میر نوائیٹ نام کا ایک جدید مذہب پیدا ہوا ہے۔ اس مذہب کے اصول صرف دو ہیں اول گوشت خوری سے پرہیز۔ دوسرے دنیوی جاہ و جلال سے نفرت ہے۔ اہل روس نے اس جدید مذہب کا استقبال نہایت گرمجوشی سے کیا ہے۔ جس کی اس سے بڑھ کر کوئی شہادت نہیں ملسکتی کہ صرف دو ماہ میں پولینڈ کے ایک لاکھ پچاس ہزار آدمیوں نے عیسائیت کو خیرباد کہکر جدید مذہب قبول کیا ہے۔ مزید لطف یہ ہے کہ میر نوائیٹ کے ممبران میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے۔ جو بذات خود واعظ ہیں۔ اس مذہب کی سرپرستی میں پچاس ہزار سے زیادہ سپیکر عیسائیت کے خلاف علانیہ وعظ دے رہے ہیں۔ ان لوگوں نے روس کے کئی مقامات پر گرجے منہدم کرنے ہیں انہیں واقعات پر ہم کہتے ہیں کہ عیسائیوں کو پہلے یورپ میں مذہبی عقائد کے چراغ روشن کرنا چاہئیں۔ بعد ازاں ہندوستان میں سے (عام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۷ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۵۔ مئی ۱۹۰۶ء

هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الزَّلْزَلَه۔ بَلْ يَأْتِيهِم بَغْتَةً

اگر چاہوں۔ تو اُس دن خاتمہ۔

اس کے بعد ایک علیحدہ الہام ہوا۔

دو چار ماہ

ترجمہ۔ مذکورہ بالا عربی الہامات کا یہ ہے۔ کیا تجھے زلزلہ کی بات پہنچی ہے۔ بلکہ ان کے پاس اچانک آئے گا۔

۲۷۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ اُرِيحُكَ وَلَا اُجِيحُكَ

وَاُخْرِجُ مِنْكَ قَوْماً

ترجمہ۔ میں تجھے راحت دُوں گا اور تجھے نہ مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم نکالوں گا اس کے ساتھ ہی دل میں ایک تفہیم ہوئی جسکا یہ مطلب تھا۔

جیسا کہ میں نے ابراہیم کو قوم بنایا۔

۲۷۔ مئی ۱۹۰۶ء

الہام۔ "آفتوں اور مصیبتوں کے دن میں"

ایک دوست کا ذکر تھا جس پر بہت سے دنیوی مشکلات گر رہی ہیں فرمایا۔ یہ الہام اسی کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔

چودہری الہ داد صاحب مرحوم

ہمارے معزز دوست اور پرانے جناب چودہری الہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز کو اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت میں لے اور جنت میں اچھی جگہ نصیب فرماوے آپ نے سترہ دن تک بخار میں مبتلا رہ کر ۲۷۔ مئی ۱۹۰۶ء کی صبح کو چار بجے کے قریب جب کہ موذن نے اللہ اکبر کہا اپنی جان اپنے مالک حقیقی کو سونپ دی۔ اللھم اغفرہ وارحمہ۔ چودہری صاحب موصوف اکتوبر ۱۹۰۲ء اپنی مستقل سرکاری ملازمت اور تمام دنیوی عروج کی خواہشوں کو لات مار کر دین کی خاطر قادیان میں ایک قلیل تنخواہ پر راضی ہو کر بیٹھ رہے اور تب سے ایک دن کے واسطے بھی اپنے وطن کو نہیں گئے تھے آپ کی عمر قریب ۴۳ سال کے تھی۔ میگزین کی خدمت جس خوش دلی اور محنت کے ساتھ وہ بجالاتے رہے وہ عیاں ہے اور اس کے علاوہ مدرسہ کی امانت کی خدمت اور پھر انگریزی کی خدمت بھی بجالاتے رہے اور کچھ مدت مدرسہ میں آنریری ہیڈ ٹیچری کا کام بھی کرتے رہے۔ مرحوم کے متعلق حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ چودہری اللہ داد صاحب بڑے مخلص تھے ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہوتا ہے۔ صاحب موصوف نے اپنی وصیت ہنوز تحریر نہ فرمائی تھی لیکن حسب الحکم حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ان کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود کا وہ رویا آپ کے حق میں پورا ہوا۔ جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی قبر کے ساتھ

وہ ہمارے قبرستان میں (دوسری قبر میاں الہی بخش صاحب کی ہے) یہ پیارا دوست بہت سی خوبیاں اپنے اندر رکھتا تھا جن کا کچھ ذکر کسی آئندہ کے اخبار میں کیا جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ ایک اعلیٰ درجہ کا مہمان نواز تھا دوستوں کا سچا دوست تھا۔ اس کا دل احمد کی محبت سے پُر تھا۔ خدا تعالیٰ ان کے پس ماندگاں کو صبر جمیل عطا فرماوے اور آپ ہی ان کا محافظ ہو۔ آمین

صاحب موصوف کی جو خدمت ایام علالت میں ان کے دوست ابو سعید عرب صاحب نے اور چودہری فتح محمد صاحب نے کی وہ برادرانہ محبت اور دلی تعلق کا ایک خاص نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

دُعا ملاد۔ ہمارے دفتر کے محرر منشی شیخ محمد نصیب چند روز سے بخار میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دیوے۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔

تلاش گم گشتہ۔ چودہری نعمت علی خاں صاحب احمدی اصل متوطن سٹروعہ ضلع ہوشیار پور حال ملازم چوب منڈی جنگلاں ضلع جہلم کچھ عرصہ سے پاگل ہو کر کہیں چلے گئے ہیں۔ تلاش کیا گیا ہے پتہ نہیں ملا اگر کسی بھائی کو ان کا پتہ ہو۔ تو اطلاع دین یا اپنے پاس ٹھہرا کر سٹروعہ ضلع ہوشیار پور میں چودہری غلام قادر خاں صاحب احمدی کو اطلاع دین پھر سٹروعہ سے آدمی آکر لے جاوے گا۔

خدائے عزوجل کی پاک وحی ایک نئے مخالف شدہ کے بارہ میں۔ پڑھنے والے سمجھ لیں۔

وحی اللہ

۳۰ مئی ۱۹۰۶ء ۔ ۱۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں۔ اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔

۲۔ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

۳۔ رَبِّ فَرِّقْ بَيْنَ صَادِقٍ وَكَاذِبٍ

ترجمہ۔ اے میرے رب تو سچے اور جھوٹے میں فرق دکھلادے۔

۴۔ اَنْتَ تَرَى كُلَّ مُصْلِحٍ وَصَادِقٍ

ترجمہ۔ تو ہر ایک اصلاح کرنے والے اور سچے کو دیکھتا ہے

قامت۔ پریسمین کی غلطی سے صفحہ ۷ کا پتھر ریگ گیا چونکہ یہ آخری کاپی تھی اور وقت تنگ تھا اس واسطے ۔۔۔ نمبر صحت پر نقل سکتے۔

چند ضروری سوالات اور اُن کے مفید جوابات

سوال۔ وہ کون سی دوائی ہے۔ جس کی کامیابی کو دیکھ کر بعض لوگوں نے قریباً اُسی قسم کے نام کی دوائیوں کے اشتہار دینے شروع کر دئے ہیں۔؟

جواب۔ **مفرّح عنبری**

سوال۔ وہ لوگ نقلی دوائی کے بیچنے میں کامیاب ہونے کا کیا ذریعہ اختیار کرتے ہیں؟

جواب۔ چیز ناقص ڈالتے ہیں۔ پر ظاہر کرتے ہیں کہ کامل ہے اور پھر قیمت بھی کم مانگتے ہیں۔ تاکہ خریدار جلد پھنس جاوے۔

سوال۔ اس سے کس کو نقصان ہوگا؟

جواب۔ پبلک کو۔ جو خریدیں گے۔

سوال۔ اور بیچنے والے کو؟

جواب۔ اس کو سب سے زیادہ نقصان ہے۔ کیونکہ دھوکہ تو چھپا نہیں رہتا اور ایمان پہلے ہی سے دُور۔

سوال۔ اور اصل مالک وموجد مفرح عنبری کو؟

جواب۔ کچھ نقصان نہیں۔ وہ چیز عمدہ ہے۔ اس میں ملک اور اہل وطن کا فائدہ ہے۔ لوگ سالہا سال کا تجربہ کر چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ انشاء اللہ اُسے ضائع نہ کرے گا۔

مفرح عنبری قیمت ڈبیہ پانچ روپیہ وزن ۵ تولہ خوراک ۲ ماسہ

ملنے کا پتہ۔ حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور

نوٹ

اس مفرح کی خوبیوں میں شکریہ کے خطوط کثرت سے آچکے ہیں جنمیں سے بعض اخبارات میں بھی چھپ چکے ہیں۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة

بدر

BADR – QADIAN

چہ گویم باتو گرائی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل [illegible] دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۲۳ — سلسلہ الجدید جلد ۲ — سلسلہ القدیم جلد ۵

۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق [illegible] جون سنہ ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـ۲ـنہ

معاونین درجہ اوّل جنکو عـ۵ـپر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } ـہ

معاونین درجہ دوم جنکو عـ۲ـپر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عـ۲ـ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار منی آرڈر روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ کا ٹکٹ آنا چاہیئے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا

رسید زر اخبار میں چہاپی جاویگی علیحدہ رسید دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

لوکل ... عـ۔ افریقہ ... ـحہ مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکقدمے دُوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مُنہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اُوپر کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار رہتا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت ہے سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ تین بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتبہ محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۴ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ جون ۱۹۰۶ء

خداتعالیٰ کی تازہ وحی

۳۱ مئی ۱۹۰۶ء کو فرمایا ۔ چند روز ہوئے میں نے دیکھا تھا ۔

رؤیا ۔ بہت سے زنبور ہیں اور میں ان کو کپڑے میں پکڑ کر مار رہا ہوں ۔

۴ ۔ جون ۱۹۰۶ء رؤیا دیکھا کہ میں ایک جگہ ہوں اور وہاں ایک چادر ایک اونچی جگہ پر رکھی ہوئی ہے ۔ اتنے میں ایک چڑا آیا اور اس چادر پر بیٹھ گیا تب میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ جس طرح بنی اسرائیل کے واسطے آسمان سے پرند اترتے تھے اسی طرح ہمارے واسطے ہے ۔

۵ ۔ جون ۱۹۰۶ء ۔ الہام

۱ ۔ مَا أُرْسِلَ نَبِيٌّ إِلَّا أَخْزَى بِهِ اللّٰهُ قَوْمًا لَا يُؤْمِنُونَ

ترجمہ ۔ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر خدا نے اس کی وجہ سے ایک قوم کو رسوا کیا جو ایمان نہیں لاتے تھے ۔

۲ ۔ يُلْقِي الرُّوحَ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ

ترجمہ ۔ خدا اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نبوت کی روح اس پر ڈالتا ہے ۔

۳ ۔ الہام ۔ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا ۔

اخبار قادیان

۱ ۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں

۲ ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب بخیر و عافیت ہیں اور درس قرآن روزانہ مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے ۔

۳ ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب چند خانگی ضروریات کے سبب وطن کو تشریف لے گئے ہیں ایسا ہی حکیم فضل دین صاحب چند روز کے واسطے بھیرہ تشریف لے گئے ہیں

۴ ۔ مولوی محمد سعید صاحب بمعہ دیگر حیدر آبادی مہمانوں کے واپس وطن کو چلے گئے ۔ اس ہفتہ میں شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی بابو غلام محمد صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ۔ بابو عبدالقادر صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور سے اور دیگر بہت سے اصحاب مختلف مقامات سے تشریف لاکر حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے

۵ ۔ شب درمیانی ۴ و ۵ جون ۱۹۰۶ء عشاء کے قریب ایک ستارہ ٹوٹتا ہوا دکھائی دیا ۔ جس کی روشنی نہایت تیز تھی اور غیر معمولی سے رنگ اس میں سے نکلے

دعا مدد ۔ منشی محمد نصیب صاحب محرر دفتر بدر قریب دو ہفتہ سے بیمار ہیں ۔ لیکن اب پہلے کی نسبت بہت آرام ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی شفاء کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں ۔ منشی صاحب کی بیماری کے سبب بعض خطوط کی تعمیل میں دیری ہوئی ہے ۔ امید ہے کہ احباب معاف رکھیں گے ۔

خط وکتابت

خط وکتابت کے وقت تمام خریداروں کے واسطے ضروری ہے کہ اپنا نمبر خریداری اپنے نام کے ساتھ ضرور لکھا کریں ورنہ تعمیل ارشاد میں وقت پیدا ہوتی ہے اور دیر ہوتی ہے ۔ مینجر بدر

ارسال زر

بدر اخبار کے متعلق یا کسی دوسرے اخبار یا رسالہ کے متعلق جو قادیان سے نکلتے ہیں ارسال زر یا کوئی اور خط وکتابت ہرگز حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام نہیں ہونی چاہئے ۔ جو لوگ اخباروں کے متعلق کوئی بات حضرت اقدسؑ کو لکھتے ہیں یا اخباروں کے متعلق آپ کے نام روپے روانہ کر دیتے ہیں ۔ ان کو ڈرنا چاہئے ۔ کہ حضور کے وقت میں بے جا داخلت کرکے وہ موجب تکلیف ہوتے ہیں ۔ حضور ایسے معاملات میں کوئی دخل نہیں رکھتے ۔

مینجر بدر

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کی متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرماکر عرب صاحب سید عبدالحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہے اور میری دانست میں نہایت مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے

قیمت ۸ؔ — مرزا غلام احمد

ڈائری

القول الطیب

۳۱ مئی ۱۹۰۶ء۔ فرمایا تین چار روز ہوئے میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ بہت سے چھوٹے زنبور ہیں اور میں ان کو مارتا ہوں اس سے مراد یہی مخالف دشمن ہیں۔ جو احمق ہیں اور غوغا مچاتے ہیں یہ بھی حکمت الٰہی ہے، کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ جوش دیا کہ خلقت کو ہدایت دیں اور ان کو راہ راست پر لادیں اور دوسری طرف ابوجہل جیسوں کو جوش دیا۔ کہ مخالفت میں شور و غوغا مچائیں۔ مذکورہ بالا رؤیا کے مطابق مخالفوں کی تباہی بذریعہ دلائل اور بذریعہ نشانات الٰہی کے ہے۔ دشمن خود بخود ہلاک ہو رہے ہیں۔ کیوں کہ یہ زمانہ تلوار کا نہیں۔ خدا آپ سامان پیدا کرتا ہے۔

حیدرآباد کے مولوی محمد سعید صاحب نے اپنے ابتلاؤں کا ذکر کیا۔ فرمایا۔ جب تک انسان ابتلا کی برداشت نہ کرے۔ خدا کے پاس اس کو درجہ نہیں مل سکتا۔

فرمایا۔ ہم غریب اور ضعیف ہیں نہ تلوار ہمارے ہاتھ میں ہے اور نہ ہم اس امر کے واسطے مامور ہیں۔ کہ تلوار چلائیں۔ اور نہ ہمارے پاس جنگ کے سامان ہیں لیکن ہماری تلوار آسمان پر ہے۔ دنیا میں جس عظیم الشان انقلاب کو ہم چاہتے ہیں کہ لوگ خدا کی طرف جھکیں اور اس کی ہستی پر ایمان لادیں وہ ہمارے اختیار میں نہیں۔ کتابوں کے لکھنے سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔ گو ایک ہرے بھرے باغ کی طرح دلائل کا مجموعہ ہم نے اکٹھا کیا ہے لیکن اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا خدا تعالیٰ اپنے فضل سے کچھ کرے گا۔ میرا قلب محسوس کرتا ہے کہ اس وقت دنیا ایسی سخت غفلت میں پڑی ہوئی ہے کہ بغیر الیم اور شدید عذاب کے ماننے والے نہیں۔ حدیثوں سے ثابت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی یہ نہیں فرمایا۔ کہ آنے والا مسیح مردوں کو زندہ کرتا پھرے گا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ زندوں کو مارے گا (جیسا کہ طاعون و دیگر نشانات میں ہلاکت ہو رہی ہے)

۳۰ مئی ۱۹۰۶ء۔ فرمایا۔ ہر ایک نبی جو دنیا میں آتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کے کسی نہ کسی اسم کا پرتوہ ہوتا ہے۔ مسیح موعود پر اللہ تعالیٰ کے غالب ہونے والے نام کا پرتوہ ہے۔ صوفیوں نے بھی لکھا ہے۔ کہ آنے والا مسیح ہمیشہ فتح پائے گا اور کبھی مغلوب نہ ہوگا۔ دشمن ہزار اس کی مخالفت کریں۔ مگر وہ ایسا وجود ہے کہ اس کو ہمیشہ فتح ہی ہوگی۔ شکست تو اس نے کھانی ہی نہیں

ڈاکٹر عبدالحکیم کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نجات ہو سکتی ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو بات ہم کو سمجھائی ہے وہ بالکل اس کے برخلاف ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو۔ تم خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔ بغیر متابعت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا۔ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض رکھتے ہیں ان کی کبھی خیر نہیں۔ اس کے لئے مناسب نہ تھا کہ وہ تفسیر لکھنے بیٹھتا کیوں کہ نہ تو ظاہری علوم سے اس کو کچھ حصہ تھا اور نہ باطنی طہارت اور پاکیزگی کو وہ حاصل کر چکا تھا۔ اسی واسطے میں نے کبھی اس کی تفسیر کو نہیں پڑھا۔ کیوں کہ اس میں تضیع اوقات ہے ایسے آدمی کی کتاب کو پڑھنا صرف اپنے وقت کو خراب کرنا ہے۔ جاہل آدمی پھر متکبر کبھی نیک انجام نہیں پا سکتا۔

فرمایا۔ چند سال ہوئے کہ مجھے الہام ہوا تھا۔

سرانجام جاہل جہنم بود ٭ کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب ایک باغ لگاتا ہے، اور کوئی اس کو کاٹنا چاہتا ہے تو خدا اس شخص پر کبھی راضی نہیں ہو سکتا مدت کی بات ہے میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور باغ کی طرف جاتا ہوں اور میں اکیلا ہوں سامنے سے ایک لشکر نکلا جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔ مجھ پر ان کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ میں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔ وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے اور ان کے پیچھے میں بھی چلا گیا جب میں اندر گیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں۔ اور ان کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں اور ان کی کھالیں اتری ہوئی ہیں تب خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہوئی۔ اور میں رو پڑا کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے۔

فرمایا۔ اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں۔ جو جماعت کو مرتد کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے ساتھ ان کو ناکام کرے گا اور ان کی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا۔

فرمایا۔ یہ جو دیکھا گیا ہے کہ ان کا سر کٹا ہوا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ ان کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا اور ان کے تکبر اور نخوت کو پامال کیا جائے گا اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہاتھ کے کاٹے جانے سے مراد یہ ہے کہ ان کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہیگا اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے۔ لیکن ان کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں۔ جس سے یہ مراد ہے کہ ان کے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہوگی۔ اور یہ جو دیکھا گیا ہے کہ ان کی کھال بھی اتری ہوئی ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ ان کے تمام پردے فاش ہو جائیں گے اور ان کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے

فرمایا۔ اگر ہم افترا کرتے ہیں تو خدا خود ہمارا دشمن ہے اور ہمارے لئے بچاؤ کی کوئی صورت ہو ہی نہیں سکتی۔ لیکن اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے ہے اور مصائب اسلامی کے واسطے اللہ تعالیٰ نے خود ایک سامان بنایا ہے۔ تو اس کا مقابلہ خدا تعالیٰ کو کس طرح پسند آ سکتا ہے بڑا بد قسمت ہے۔ جو اس کو توڑنا چاہتا ہے

فرمایا۔ یہ لوگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بے ادبی سے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کے جلال کے اظہار کے واسطے ہے اور نادان نہیں جانتے کہ جب تک خدا کے نبی اور اس کے رسول کا جلال نہ ہو۔ خدا کا جلال وہ کس طرح ظاہر کر سکتے ہیں۔

ابن مریم۔ کے لفظ کے متعلق حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ایک لطیفہ بیان کیا۔ کہ جب مخالف لوگ اپنی بول چال میں کسی پر ناراض ہوتے ہیں۔ تو اسے کہتے ہیں سور کا بچہ اور الو کا پٹھا۔ تعجب ہے کہ یہ لوگ اپنے واسطے یہ جائز رکھتے ہیں۔ کہ ایک انسان کو ایسا برا نام دیویں۔ اور [illegible] کے واسطے یہ جائز نہیں رکھتے کہ وہ کسی کو مریم کا بچہ کہہ دے۔ حالانکہ ایک نیک نام ہے

فرمایا۔ اگر ڈاکٹر عبدالحکیم کو تقویٰ صحیح ہوتا تو وہ کبھی تفسیر لکھنے کا نام نہ لیتا۔ کیوں کہ وہ اس کا اہل نہیں ہے۔ اس کی تفسیر میں ایک ذرہ روحانیت نہیں۔ اور نہ ظاہری علم کا کچھ حصہ ہے۔

فرمایا۔ صلیب بھی غلط کار ہے کہ وہ اول یسوع پر غالب آئی اور اس کو مردہ سا کر دیا اور پھر اس کی امت پر غالب آئی۔ اور اس کو اپنا پرستار بنایا اس واسطے صلیب بھی اس قابل ہے۔ کہ توڑی جاوے

فرمایا۔ الہام الٰہی کی عبارت عموماً مقفیٰ ہوتی ہے اور اس میں ایک شوکت ہوتی ہے اور اس میں سے کلام الٰہی کی ایک خوشبو آتی ہے۔

چودھری اللہ داد صاحب مرحوم۔ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔

کہ قبرستان کے متعلق جو الہام الٰہی تھا۔ کہ انزل فیہا رحمۃ اس کے مستحق چودہری صاحب موصوف بھی ہوئے

فرمایا۔ توحید آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ جو لوگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض رکھتے ہیں (جیساکہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں وغیرہ جو کہتے ہیں کہ آں حضرت پر ایمان لانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ یہود و نصاریٰ خود بخود نجات پا جائیں گے) ان کو کبھی توحید مل ہی نہیں سکتی۔ سارا قرآن شریف اس سے بھرا ہوا ہے جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں خدا تعالیٰ ان کے اندر سے ایمان کی کیفیت کو سلب کر لیتا ہے

ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ نبی ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ فرمایا کہ تمام اکابر اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں۔ کہ اس امت مرحومہ کے درمیان سلسلہ مکالمات الٰہیہ کا ہمیشہ جاری ہے۔ اس معنے سے ہم نبی ہیں ورنہ ہم اپنے آپ کو امتی کیوں کہتے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو فیضان کسی کو پہنچ سکتا ہے وہ صرف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پہنچ سکتا ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی ذریعہ نہیں ایک اصطلاح کے جدید معنے اپنے پاس سے بنا لینا درست نہیں ہے۔ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ آنے والا مسیح نبی بھی ہوگا۔ اور امتی بھی ہوگا۔ امتی تو وہ ہے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے فیض حاصل کرکے تمام کمال حاصل کرے لیکن جو شخص پہلے ہی سے نبوت کا درجہ پا چکا ہے۔ وہ امتی کس طرح سے بن سکے گا۔ وہ تو پہلے ہی سے نبی ہے۔

سائل نے سوال کیا کہ اگر اسلام میں اس قسم کا نبی ہو سکتا ہے تو آپ سے پہلے کون نبی ہوا ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ یہ سوال مجھ پر نہیں بلکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے انھو[ں نے صر]ف ایک کا نام نبی رکھا ہے۔ اس سے پہلے کے کسی آدمی کا نام نبی نہیں رکھا اس سوال کا جواب دینے کا اس واسطے میں ذمہ وار نہیں ہوں۔

۲۷ مئی ۱۹۰۶ء۔ چودہری اللہ داد صاحب مرحوم کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ بڑے مخلص آدمی تھے۔ ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہے۔

فرمایا۔ جو الہام الٰہی نازل ہوا تھا کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے ان میں سے ایک شہتیر تو مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم تھے دوسرے چودہری صاحب معلوم ہوتے ہیں۔

فرمایا۔ یہ جو رؤیا دیکھا گیا تھا۔ کہ مولوی عبد الکریم صاحب کی قبر کے پاس دو اور قبریں ہیں۔ وہ بھی پورا ہوا۔ ایک قر الٰہی بخش صاحب ساکن مالیر کوٹلہ کی بنی اور دوسری چودہری صاحب مرحوم کی بنی۔

مخالف ملہموں کیواسطے فیصلہ کی آسان راہ

وہ خود ہی مباہلہ کریں

الہام الٰہی۔ اُریحک ولا اُجیحک واخرج منک [قو]ماً کا ذکر تھا۔ جس کے معنے ہیں۔ میں تجھے راحت دوں گا اور تجھے بڑھاؤں گا اور تجھے تباہ نہ کروں گا۔ اور تجھ سے ایک قوم نکالوں گا

فرمایا۔ اس وحی الٰہی کو مدنظر رکھ کر ہمارے مخالف ملہمین آسانی کے ساتھ فیصلہ کر سکتے ہیں کیوں کہ یہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو جواب دیا ہے جو اس کوشش میں ہیں کہ ہم کو بے نشان کردیں۔ خدا تعالےٰ نے ان کا رد کر دیا ہے یہ خدا تعالےٰ کی محبت اور فضل و کرم کے خاص الفاظ ہیں جو کاذب کے حق میں نہیں بولے جاتے اب مخالف ملہموں کے واسطے راستہ آسان ہے۔ چاہیئے کہ وہ خدا کی طرف سے ایسا الہام شائع کریں کہ یہ شخص ہلاک ہو جائے گا۔ ایک تازہ مثال ایسے ملہم کی تو چراغدین کے وجود میں تو ثم ہو چکی ہے اور [جو کو]ئی بھی جو چاہے۔ آزمائش کرلے۔ ہم تو خدا تعالےٰ کی ہزار حلف کھا کر کہتے ہیں۔ کہ یہ جو ہم پر نازل ہوا یہ خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ جیساکہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا کلام ہے یہ ایک خدا کا نشان ہے اور فیصلہ کی آسان راہ ہے۔ جس کا جی چاہے۔ اختیار کرلے۔

مسیح موعود کی نصائح عورتوں کو گھر میں

رقم زدہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان بابت جون ۱۹۰۶ء)

غیبت غیبت کرنے والے کی نسبت قرآن کریم میں ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے عورتوں میں یہ بیماری بہت ہے۔ آدھی رات تک بیٹھی غیبت کرتی ہیں اور پھر صبح اُٹھ کر وہی کام شروع کر دیتی ہیں۔ لیکن اس سے بچنا چاہیئے۔ عورتوں کی خاص سورت قرآن شریف میں ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے بہشت میں دیکھا کہ فقیر زیادہ تھے اور دوزخ میں دیکھا کہ عورتیں بہت تھیں۔ فرمایا کہ عورتوں میں چند عیب بہت سخت ہیں اور کثرت سے ہیں ایک شیخی کرنا کہ ہم ایسے اور ایسے ہیں پھر یہ کہ قوم پر فخر کرنا کہ فلاں تو کمینی ذات کی عورت ہے یا فلاں ہم سے نیچی ذات کی ہے۔ پھر یہ کہ اگر کوئی غریب عورت ان میں بیٹھی ہوئی ہے تو اس سے نفرت کرتی ہیں اور اس کی طرف اشارہ شروع کر دیتی ہیں کہ کیسے غلیظ کپڑے پہنے ہیں۔ زیور اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔ فرمایا کہ عورت پر اپنے خاوند کی فرمانبرداری فرض ہے نبی کریم نے فرمایا ہے کہ اگر عورت کو اس کا خاوند کہے کہ یہ ڈھیر اینٹوں کا اٹھا کر وہاں رکھدے اور جب وہ عورت اس بڑے اینٹوں کے انبار کو دوسری جگہ پر رکھدے تو پھر اس کا خاوند اس کو کہے کہ پھر اس کو اصل جگہ پر رکھدے تو اس عورت کو چاہیئے کہ چوں و چرا ذرا نہ کرے۔ بلکہ اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے۔ فرمایا کہ عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ اُن پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے۔ کیوں کہ مرد پر بھی ان کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں بلکہ عورتوں کو گویا کہ بالکل کرسی پر بٹھا دیا ہے اور مرد کو کہا ہے کہ ان کی خبر گیری کر۔ اس کا تمام کپڑا کھانا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں۔ فرمایا کہ دیکھو موچی ایک جوتی میں بددیانتی سے کچھ کا کچھ بھر دیتا ہے صرف اس لئے کہ اس سے کچھ بچ رہے تو جورو بچوں کے پیٹ پالوں۔ سپاہی لڑائی میں جاکر سر کٹاتے ہیں صرف اس لئے کہ کسی طرح جورو بچوں کا گذارہ ہو۔ فرمایا کہ بڑے بڑے عہدے دار رشوت کے الزام میں پکڑے ہوئے دیکھے جاتے ہیں وہ کیا ہوتا ہے عورتوں کے لئے ہوتا ہے عورت کہتی ہے کہ مجھ کو زیور چاہیئے کپڑا چاہیئے مجبوراً بیچارے کو کرنا پڑتا ہے لیکن خدا نے ایسی طرزوں سے رزق کمانا منع فرمایا ہے یہاں تک عورتوں کے حقوق ہیں کہ جب مرد کو کہا گیا ہے کہ ان کو طلاق دو۔ تو مہر کے علاوہ ان کو کچھ اور بھی دو۔ کیونکہ اس وقت تمہاری ہمیشہ کے لئے اس سے جدائی لازم ہوتی ہے پس لازم ہے کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

قرآن شریف کے ترجمہ کی بابت ذکر ہوا تو فرمایا دیکھو متوفی کے معنے ہمارے مخالف مولوی مرنے کے کرتے ہیں۔ لیکن جب مسیح کے بارہ میں یہ لفظ آجاوے۔ تو اس کا اور ہی مطلب بتاتے ہیں کہ آسمان پر مع جسم عنصری کے چڑھ گیا حضرت یوسف اور آں حضرت کے بارہ میں جب یہ لفظ آجاوے تب تو وفات کے معنے وہی موت کئے جاتے ہیں افسوس! چاہیئے تو تھا کہ اگر معنے یہی ہوتے تو آنحضرت صلعم کے لئے بدلے جاتے

فرمایا۔ قرآن شریف تو بتاتا ہے۔ کہ آسمان پر جانا تمہارا ناممکن ہے جیساکہ آں حضرت صلعم کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ کہدے کہ میں ایک بشر رسول ہوں میں آسمان پر کیوں کر چلا جاؤں اور پھر قرآن شریف میں ہے۔ **مستقر و متاع الی حین**۔ پھر فرمایا کہ مخالف مولوی ہماری مخالفت میں معراج کی حدیث پیش کرتے ہیں حالانکہ حضرت عائشہ کا مذہب تھا کہ جو کوئی کہتا ہے کہ آں حضرت صلعم مع جسم عنصری آسمان پر گئے وہ آں حضرت صلعم پر تہمت لگاتا ہے۔ اسی طرح اور آئمہ اور اصحاب کرام کا بھی یہی مذہب رہا ہے کہ آں حضرت صلعم ایک نورانی جسم کے ساتھ آسمان پر گئے نہ اس جسم کے ساتھ ایسا ہی شاہ ولی اللہ صاحب کا بھی یہی مذہب تھا اور

فوجی گورنمنٹ توجہ فرمائے

ٹرنسپورٹ ویٹرنری اسسٹنٹ

مدت سے میرا خیال تھا کہ ٹرنسپورٹ ویٹرنری اسسٹنٹوں کی حالت زار کا کچھ ذکر کروں مگر چند در چند وجوہات سے میرے اس ارادہ کو غیر معمولی التوا ہوا۔ چونکہ میں عرصہ تک اس محکمہ میں ملازم رہ چکا ہوں۔ اس لئے جو کچھ میں لکھوں گا وہ ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر ہوگا غرض صرف یہ ہے۔ کہ ایک تو پبلک اور میرے دیگر ہم پیشہ بھائیوں کو آگاہی ہو۔ دوم یہ کہ فیاض گورنمنٹ اس فرقہ کی حالت پر توجہ فرمائے۔ ہر محکمہ کے نقائص اور شکایات وقتاً فوقتاً بذریعہ اخبارات گورنمنٹ کے نوٹس میں آتے رہتے ہیں۔ مگر اس غریب فرقہ کی حالت زار پر نامی اخباروں نے بھی کبھی بھولے سے چار آنسو نہیں بہائے۔ ؎

کچھ ایسی کم تو بارش ابر کرم نہیں
قسمت کی بات سبزۂ تربت جو نم نہیں

انسانی ڈاکٹروں کو ایسے مریض سے واسطہ پڑتا ہے جو اپنی مرض اور اس کے اسباب خود اپنے معالج کو سمجھا دیتا ہے مگر ویٹرنری اسسٹنٹ کو ایسے مریض سے نپٹنا ہوتا ہے۔ جو اپنے ڈاکٹر کی منت سماجت کرنے کی بجائے دولتیوں سے خاطر کرتا اور سینگوں سے ڈانٹ بتاتا ہے اسی لئے انسانی معالج کو تشخیص وغیرہ میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ مگر ویٹرنری اسسٹنٹ اپنے خاموش اور وحشی مریض کے صرف حالت دیکھکر ہی مرض کا سراغ لگاتا ہے۔ اس کا بھولا مریض دوائی کے اچھے برے اثر سے بھی تو مطلع نہیں کر سکتا! باوجود ان دقتوں کے بعض سخت وبائی اور مہلک امراض کے معالجہ میں جس قدر کامیابی ان لوگوں کو حاصل ہوئی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔

ملٹری ہاسپٹل اسسٹنٹوں کو بھی بعینہ ویٹرنری اسسٹنٹوں کے مڈل یا انٹرنس پاس کرنے کے بعد تین سال تک کالج اٹنڈ کرکے ڈپلومہ حاصل کرنا ہوتا ہے باوجود اس صورت کے ان کی تنخواہ اور عہدوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ چنانچہ ملٹری ہاسپٹل اسسٹنٹوں کی تنخواہ [illegible] روپے سے لے کر ایک سو روپے تک۔ اور عہدہ وارنٹ افسر سے لے کر کمیشنڈ افسر تک ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہوس رنٹ۔ پونی الونس اور کئی قسم کے بھتے دئے جاتے ہیں عموماً دیکھا گیا ہے کہ تھرڈ گریڈ ہاسپٹل اسسٹنٹ کی تنخواہ تو صرف پچیس روپیہ ہوتی ہے مگر ایلونس وغیرہ مل ملاکر اس کی آمدنی ساٹھ ستر روپیہ ماہوار تک بیٹھ جاتی ہے۔ ریلوے میں سفر کرنے پر سکینڈ کلاس ریلوے وارنٹ ملتا ہے بمقابلہ اس کے ویٹرنری اسسٹنٹ کی تنخواہ تیس روپے ماہوار سے شروع ہوکر صرف پچاس پر ختم ہو جاتی ہے۔ بس پر بھی ترقی کے قواعد کچھ ایسے پیچیدہ ہیں کہ سکینڈ گریڈ ویٹرنری دفعدار وں کو جن کا نام لسٹ کے اخیر پر ہوتا ہے فسٹ گریڈ ہونے کی توقع رکھنی فضول ہے ایسا ہی اخیر کے تھرڈ گریڈ والوں کا فسٹ گریڈ ہونا تو درکنار سکینڈ گریڈ ہونا بھی محال ہوتا ہے

رینک (عہدہ) اول سے آخر تک صرف دفعدار رہتا ہے جو کہ ملٹری ڈیپارٹمنٹ میں ایک معمولی عہدہ خیال کیا جاتا ہے پونی ایلونس کچھ نہیں ملتا۔ کمان پر صرف ایک روپیہ ماہوار معمولی ڈرائیور کی طرح کمانڈ بھتہ دیا جاتا ہے۔ قبل ازیں گورنمنٹ عالیہ نے ۳ روپے میل مارچنگ بھتہ منظور فرمایا تھا اب وہ بھی بند کر دیا گیا ہے۔ ریلوے میں سفر کرنے پر تھرڈ کلاس ریلوے وارنٹ ملتا ہے ۱۹۰۱ء میں بذریعہ سرکلر گورنمنٹ نے انٹر کلاس ریلوے وارنٹ منظور فرمایا تھا۔ اب خدا جانے کس قصور پر پھر تھرڈ کلاس کر دیا گیا ہے۔

ہاسپٹل اسسٹنٹوں کو چھوڑ کر جب اسی محکمہ ٹرنسپورٹ پر نظر ڈالی جاتی ہے تو بھی ان لوگوں کی حالت بمقابلہ عملہ ٹرنسپورٹ ابتر پائی جاتی ہے جہاں کہ ایک معمولی درابی جس کو صرف سات روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ ساٹھ روپیہ تک بعہدہ رسالدار ترقی کر سکتا ہے۔ سواری کے لئے راؤنڈ ناٹ پونی اور سائیس صرف رسالدار کو ہی نہیں بلکہ انیس روپیہ تک کے دفعدار کو دیا جاتا ہے۔

ویٹرنری اسسٹنٹ کو گو عہدہ دفعدار دیا گیا ہے مگر معلوم نہیں کہ بمقابلہ اور دفعداروں کے سواری سے کیوں محروم رکھا گیا ہے حالانکہ اول الذکر کے فرائض منصبی موخرالذکر کی نسبت سخت اور نازک تر ہوتے ہیں جبکہ ایک ٹرنسپورٹ دفعدار عمدہ خدمات انجام دے کر کمیشنڈ افسری تک ترقی کر سکتا ہے تو خدا معلوم بیچارے ویٹرنری دفعدار نے کیا قصور کیا ہے کہ اس کے واسطے ترقی نہیں۔

تین تین ماہ کے لمبے سفروں میں بندہ بیس روزانہ منزل پیدل طے کرکے پڑاؤ پہ پہنچتے ہی سینکڑوں جانوروں کا ملاحظہ اور مریضوں کا علاج کرنا کس قدر تکلیف دہ ہے اب انہی کے ہم پیشہ سول ویٹرنری اسسٹنٹوں کو لیجئے جو ایک ہی کالج کے تعلیم یافتہ اور ایک ہی قسم کے سند یافتہ ہوتے ہیں اور جن کے فرائض جنگی محکمہ کے مقابلہ میں نہایت آرام دہ ہوتے ہیں۔

سول ویٹرنری اسسٹنٹ مبلغ بیس روپیہ سے لے کر ایک سو بیس روپیہ تک ترقی کر سکتا ہے اور اس حالت میں عہدہ گزٹڈ افسر سمجھا جاتا ہے۔ تنخواہ کے علاوہ مبلغ دس روپیہ سے لے کر مبلغ [illegible] ماہوار تک پونی ایلوس۔ ریلوے میں سفر کرنے پر ڈبل انٹر کلاس سے لے کر ڈبل سکینڈ کلاس تک کرایہ اور رہائش کے لئے نہایت عمدہ اور فراخ سرکاری مکان دیا جاتا ہے۔ ٹرنسپورٹ ویٹرنری دفعداروں کی طرح ایک بارہ فٹ مربع کوٹھڑی میں بند نہیں کر دئے جاتے۔ اپنے سول بھائیوں کی حالت دیکھ کر بہت سے لائق اور قابل آدمی محکمہ ٹرنسپورٹ کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ اور نئے گریجوایٹ اس محکمہ کی حالت دیکھکر ملازمت کرنا پسند نہیں کرتے۔

سول کے مقابلہ میں دیگر فوجی ملازموں کو ہر طرح کی رعایتیں اور تنخواہیں زیادہ دینی پڑتی ہیں۔ ورنہ سول چھوڑ کر ایسے محکمہ میں جہاں ہر وقت صعوبتیں جھیلنی اور جہاں جوکھوں میں ڈالنی پڑتی ہے کون ملازمت کرنا پسند کر سکتا ہے

ہم نے مختصر طور پر اس محکمہ کے ویٹرنری اسسٹنٹوں کے حالات لکھے ہیں۔ اگر مفصل طور پر ان کی تکلیفات کا ذکر کیا جاوے تو مضمون طویل ہو جانے کا اندیشہ ہے آخر میں گورنمنٹ کو بڑے زور سے توجہ دلاتا ہوں کہ ان لوگوں کی حالت زار کی بہت جلد اصلاح فرمائی جاوے ان کی پوزیشن سول ویٹرنری اسسٹنٹوں سے کسی حالت میں کم نہ ہونی چاہیئے۔ جن کو تنخواہ ایک سو بیس روپیہ تک ملتی ہے اور وہ گزٹڈ افسر کے عہدہ تک ترقی کر سکتے ہیں اور جس حالت میں ٹرنسپورٹ کے باقی دفعداروں ہاسپٹل اسسٹنٹوں اور سول ویٹرنری اسسٹنٹوں کو پونی ایلونس یا گورنمنٹ پونی دیا جاتا ہے تو انہیں بھی اس رعایت سے محروم نہ رکھا جاوے۔

راقم۔ ٹرانسپورٹ کا ایک پرانا ملازم

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے دو سینیر ٹرینڈ استادوں کی ضرورت ہے ایک انگریزی پڑھانے کے لئے اور ایک ریاضی پڑھانے کے لئے یہ مدرسہ باقاعدہ منظور شدہ مدرسہ ہے اور سرکاری معائنہ کے ماتحت ہے طلبار کو سرکاری وظائف ملتے ہیں درخواستیں آدین بنام ہیڈماسٹر تعلیم الاسلام قادیان۔

- چودہری الا داد صاحب مرحوم کی سوانح کو عرب صاحب ابوسعید لکھنا اور جمع کرنا چاہتے ہیں اگر کسی صاحب کے پاس چودہری صاحب مرحوم کا کوئی خط وغیرہ ہو تو عرب صاحب کو ارسال فرمادیں

البیان

ایک علمی تاریخی رسالہ

قیمت سالانہ پیشگی ... ... چار روپیہ (للعہ)
مقام اشاعت ... ... دفتر البیان لکھنو
زبان ... ... عربی مع اُردو ترجمہ

نوٹ - یہ رسالہ پہلے ماہوار شائع ہوتا تہا اور تیت قیمت تہی۔ سال جدید سے اب پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے اور قیمت صرف چار روپیہ ہے ہر نمبر کی ضخامت معمولاً دو جزو ہوتی ہے۔ صفحہ میں عموماً دو کالم ہوتے ہیں۔ ایک میں فصیح عربی اور دوسرے میں بامحاورہ اُردو ترجمہ۔ مضامین تحقیق سے لکھے جاتے ہیں۔ اور اسلامی خبریں بکثرت ہوتی ہیں
(درخواستیں باجازت دلوآنی چاہئیں)

دُعا مدد

محمد ثناء اللہ صاحب سیلوری اپنی بیمار والدہ کیواسطے اور اپنے واسطے جو چند مشکلات میں گرفتار ہیں احباب کی خدمت میں دُعا کیواسطے درخواست کرتے ہیں۔

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بےاولادوں کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گرجاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں فرزند نرینہ سے محروم رہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ کی اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کرکے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کردویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دوائے کر کیا جاوے گا۔ اور فرزند پیدا ہونے کے بعد اُن سے نذرانہ لیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو ایک معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں۔ بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ ہندوستان بھر میں ایک اکیلا مکمل کارخانہ یہ ہے۔ جس کی ملک بھر میں دہوم مچ گئی ہے۔ اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر۔ محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماران

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے آول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈہنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

مرہم سلیمانی - یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو کا اثر دکھلانا شروع کردیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا کمزوری بصارت - دُھند - جالا - پہولا - شبکوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸/

سنون دندان - لواب کسی کو امراض داڑھ ودانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پہولی ہو یا دانت کے مسوڑہے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں مُنہ سے بدبو آتی ہو دانت پر بس ایک دفعہ لگنے سے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۸/

سونے چاندی کی گولیاں - یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو ناتحہ دیکھتے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کردیا ہے یا کثرت نے اعضا کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہماری ان حبوب کا استعمال کریں پھر دیکھئے آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہوں یہ حبوب حلق سے اُترتے ہی اپنا اثر تمام پہول پر کر دیتی ہیں پس کمزور کے لئے آب حیات ہیں قیمت سات روپیہ عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین ومحمد حسین مالکان کارخانہ حمیدیہ مقام بلب گڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز بالتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ بتازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکی ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کی ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام صفوں میں نہایت عزت اور وقعت سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو آپ بذریعہ ملاحظہ کیلئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ ہر روز ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے - درخواستوں کا پتہ - منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل - ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقالہ لائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں -

منیجر - روزانہ اخبار عام

عمدہ - مضبوط - خراس وبیلنہ آہنی مستریان مولا بخش وغلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ وخراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سُست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہوگئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہوجاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے۔ کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہوجاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضا رئیسہ بھی کمزور ہوجاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے - منی پتلی ہوکر احتلام اور سُرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن ملن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے۔ ذراسی آہٹ سے دل ڈرجاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سُست اعضار کے اندر گُھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولائت سے منگا کر ہزار ہا مایوس مریضوں کا علاج کیا جوکہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلاء تیار کرکے بھیجدیتے ہیں جوکہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہوجاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہوجاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی ہی کمزور ہوجاتی ہے اسواسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو - یہ مکمل برقی سٹ جس میں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے [illegible]

ولائت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ انہیں نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد - کونین - ڈامیانہ - کوکا نخس وامیکا - سونا - فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان - احتلام - سُرعت رقت - ضعف باہ - ضعف اعصاب - فوراً دور ہوکر مرد کو جوان مردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولائت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے - میڈان انگلینڈ تاکہ کسی کو دہوکہ نہ ہووے - قیمت فی بکس ۴۰ گولی معہ محصولڈاک عہ ڈیڑھ روپیہ۔

مذکورہ بالا ادویات طلب [illegible] بحالظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصولڈاک - درخواست آنے پر فہرست مفت

[illegible] یہ پتہ ہے - منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

مفرح یاقوتی

قیمت فی ڈبیہ (للعہ) جس میں پانچ تولہ مفرح یاقوتی ہوتی ہے

قیمت تین ڈبیہ (الع۵) قیمت ایک درجن (۱۲م)

یاقوت - مروارید - زمرد - مرجان - فیروزہ - یشب - عقیق - بسد - لاجورد - ورق نقرہ - ورق طلا - فادزہر - عنبر - مُشک - زعفران - مومیائی - فولاد - جدوار - عود صلیب - زرنب - اسارون - سنبل - سعد - درونج - اُشنہ - مرزنجوش - فقاح اذخر - ساذج - تودریین - ابریشم - ہلیلہ زنگی - سورنجان - بوزیدان - تخم بادرنجبویہ - صندلین - گلسُرخ - پوست اُترج - الائچی خورد - پوست بیرون پستہ - گل سیوتی - خولنجان - شقاقل - ثعلب مصری - تخم فرنجمشک - طباشیر - کہربا - قرنفل - کبابچینی - بہمنین - دارچینی - عود غرقی - زرنباد - گل گاؤزبان - بسباسہ - اندرجو - جوزبوا - بیکاہی - بزرالبنج - برگ پان - مویز - روغن بادام - آملہ - سیب - بہی - شیرخشت - کیوڑہ - گلاب وغیرہ سے مرکب ہوکر بڑی محنت سے تیار ہوتی ہے - ہر قسم کے ضعف ناطاقتی اور سخت کمزوری کے دفعیہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے روح کی ایک لطیف غذا ہے - مفرح - مقوی قوائے اور اعضائے رئیسہ دل - دماغ - جگر اور احشا کی تقویت کرتی ہے اور حرارت غریزی سے بہت ہی مناسبت رکھتی ہے - دل کو خاطر خواہ نشاط اور تفریح پہنچاتی ہے - غم وحزن بھولے سے بھی پاس نہیں آنے پاتے - طبیعت بشاش رہتی اور خیالات خوش پیدا ہوتے ہیں - عقل ہوش حافظہ ذہن ذکا کو ترقی دیتی ہے - کسل سستی غفلت نسیان تکان افسردگی - اور ملال کو دور کرتی ہے عصبی شریانی اور عضلاتی نظام کو بے حد طاقت اور تحریک دیتی ہے دماغی قلبی تناسلی قوت نہایت قوی ہو جاتی ہے نوجوانی کی غفلتوں کے نتیجے فرومایہ عادات اور چھپی مایوس کر دینے والی کمزوری وہم - جنون اور منشیات کی بری لت اس کے استعمال سے دور ہوتی ہے اور بدن کی برباد شدہ رطوبات اور طاقت پھر عود کر آتی ہے لطیف اور لذیذ اس قسم کی ہے کہ ایک دفعہ منہ سے لگجائے پھر اس کے چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی - **اس** کے اجزا کو یونانی اور ڈاکٹری اطبا نے اکسیر مانا ہوا ہے اور یہ **مفرح یاقوتی** جو تمام اکسیروں کا مجموعہ ہے تمام مقویات و مفرحات میں خواہ وہ کسی نام سے نامزد اور کسی وصف سے موصوف ظاہر کی جائیں فوائد اور خاصیت میں سب سے اعلیٰ اور برتر ہے

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور نو لکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک سچّی بات کا اظہار

میں جو مفرح یاقوتی کا مشتہر ہوں کوئی میں حکیم ہوں صرف نام کا حکیم نہیں بلکہ میں نے طب کی تحصیل کی ہے اور چار سال پنجاب یونیورسٹی کے جماعت اطبا میں تعلیم پائی - عالیجناب افسرالاطبا حکیم **حسام الدین** لاہوری جن کا امرتسر میں بہت بڑا مطب تھا اور جناب حکیم ضیاء الدین اور حکیم [illegible] صاحب جیسے باکمال نامی گرامی پشتینی خاندان حکیموں کی خدمت میں سالہا سال رہ کر تکمیل تحصیل علم طب کی اور پانچ سال متواتر اُن کی زیر نگرانی اُن کے مطبوں میں پریکٹس کرکے تجربہ حاصل کیا اور شناخت ادویہ و علم ادویہ اور دواسازی میں خاص مہارت حاصل کی اور جناب حکیم مفتی سلیم اللہ صاحب کے طبی درس میں بھی ایک طب کی بڑی بڑی کتابیں پڑھیں اور حضرت خلیفہ حکیم الامت پادشاہی حاذق حکیم مولٰنا مولوی **حکیم نورالدین صاحب** سے طبی استفادہ اور مجربات حاصل کئے اُستادوں نے آپ علیحدہ مطب میں مجھے بٹھایا اور اب سولہ سال سے اپنا مطب کر رہا ہوں اور کئی لوگوں کو طب پڑھائی بھی ہے اور میرے شہر میں ہر طبقہ کے لوگ مجھے طبیب مانتے ہیں اور شہر میں کئی ایک گھرانوں کے گھر کا حکیم بھی ہوں **میں** اُس خاندان سے ہوں جن کو بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے اپنی جان و مال قربان کرنے کی خدا تعالےٰ نے نسلاً بعد نسلاً فطرت عطا کی ہوئی ہے اور جن کی فیاضی کا ملک پر سکہ بیٹھا ہوا ہے **میں** سترہ اٹھارہ سال سے خدا کے اُس پاک احمدی سلسلہ میں داخل ہوں - جو دنیا کو جاہلیت اور بے ایمانی کے گڑھے سے نکالنے اور راست بازی سکھلانے کے لئے قائم ہوا ہے - **میں** بڑے بڑے احمدی بزرگ اور غیر احمدی اصحاب کو اپنی اس عادت پر گواہ رکھتا ہوں کہ **ناقص تو کیا بلکہ متوسط درجہ کی دواؤں کا** اپنے مرکبات میں استعمال کرنا قطعی حرام سمجھتا ہوں **میں** علےٰ وجہ البصیرت ایسا کر سکتا ہوں کہ میں اپنے مرکبات میں اصلی اور اعلےٰ اجزا مہیا کرنے میں سعی بلیغ کیا کرتا ہوں **میں** اعلےٰ مرکبات سے تیار کردہ دواؤں کو اس لئے بہت ارزاں فروخت کرتا ہوں کہ تا ہر طبقہ کے لوگ آسانی سے خرید کر فائدہ اُٹھا سکیں - میری تجارت میں ارزانی بے علت ہے جس کا جی چاہے آزما لے - **میری مفرح یاقوتی** ایسے اعلےٰ اجزا سے تیار ہوتی ہے جن سے بہتر اجزا میسر نہیں آسکتے - اور اس کی تاثیرات ایسی سریع اور دیرپا ہیں - کہ کوئی مرکب مفرح اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی - نسخہ بھی شائع کر دیا گیا ہے تا ناظرین خود دیکھ سکیں - البتہ ترکیب اور اوزان محفوظ ہیں - **کب سے مفرح یاقوتی** جاری ہے **۱۸۹۶ء** سے جب میں نے علیحدہ مطب کرنا شروع کیا - **ثبوت** اُس زمانہ کے اشتہارات - جبکہ اس سے پہلے ہمارے کسی معترض کی مفرح کا اشتہار دنیا میں نہ تھا دھوکا مت کھاؤ اور مفرح یاقوتی کے سوا دوسری مت خرید

یہ اُن قدردانِ ملک کی خواہش کے مطابق تیار کیا گیا ہے جن کو اپنی برباد شدہ صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے مفرح عنبری کی طفیل واپس ملی ہے اور جو اس موسم
میں بوجہ شدت گرمی مفرح عنبری کا بدل چاہتے ہیں۔ کیوں کہ مفرح عنبری کے استعمال کا موقع بسبب گرم ادویہ مثل مُشک اور زعفران وغیرہ کے ۱۳۔ اگست ۱۹۰۶ء کے بعد نصف
مئی تک ہوتا ہے البتہ سرد مزاج بلغمی طبیعت کے لوگ ہمیشہ استعمال کرسکتے ہیں ان کے لئے کوئی حرج نہیں۔

مفرح دلکشاء کا نرخنامہ حسب ذیل ہے

قیمت	قیمت	قیمت	قیمت
ایک ڈبیہ تین روپے (عہ)	تین ڈبیہ آٹھ روپے (ﷲ)	چھ ڈبیہ پندرہ روپے (ﷲ)	ایک درجن ستائیس روپے (ﷲ)

مفرّح دلکشاء میں خدا تعالےٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں ہیں جو آپ سالہا سال سے مفرح عنبری کے استعمال سے دیکھتے چلے آتے ہیں اس لئے مجھے اس کی تعریف میں صفحے سیاہ کرکے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجائش ہے۔ کسی قدر واجبی عرض کے بعد میں اس کو ختم کرتا ہوں صرف آپ اتنی بات یاد رکھیں کہ مفرح عنبری تو سردیوں میں اور مفرح دلکشاء گرمیوں میں استعمال کے لائق ہے۔

مفرح دلکشاء جیسا کہ اس نام سے ظاہر ہے اس کا ادنیٰ خاصہ یہ ہے کہ اسکی پہلی خوراک مُنہ میں ڈالتے ہی دل و دماغ میں ایک سریع التاثیر تحریک ٹھنڈک۔ سرور پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں خیالات اعلےٰ و مُفید سوجھنے لگتے ہیں دل کو وہ تقویت و تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خدائے خالق نے ایک نئی زندگی عطا کی ہے یہ ضعف۔ بیچینی۔ دل کا دھڑکنا۔ گرمی کے باعث دل کا ڈوبتے جانا۔ سانس کا پھولنا پراگندہ خیالی وغیرہ کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے۔

مفرح دلکشاء وہ اکسیر ہے جس کے استعمال سے ضعف دماغ۔ تبخیر معدہ۔ شکم کی جلن۔ جریان۔ رقت و سُرعت۔ کثرت احتلام۔ سوزش مثانہ کے باعث کثرت پیشاب۔ تقطیر البول دیرینہ و مزمن سوزاک غرض تمام سوزشی امراض کے دفعیہ کے لئے ایک اکسیر کا کام دینے والا بے ضرر مرکب ہے۔

مفرح دلکشاء میں وہ جوہر ہے جو دماغی سوزش اور تکان کو بفضلہ منٹوں میں آرام دیتا ہے اس لئے امیروں وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں جاگیرداروں ججوں۔ وکیلوں تحصیلداروں۔ منصفوں۔ مدرسوں۔ پولیس و فوجی عہدہ داروں اور بالخصوص کالجوں کے طلبا ریا جن کو صحت کی قدر ہے اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہیئے جہاں طبیعت گھبرائی یا تکان محسوس ہوئی جھٹ ایک خوراک منہ میں ڈالی اور پھر تر و تازہ ہو کر اپنے کام میں لگ گئے۔

مفرّح دلکشاء۔ چونکہ اکثر نباتی اور معدنی تریاقات و سنر جواہرات کا مرکب ہے اس لئے تمام وبائی امراض یا موسمی یا ان جگہوں میں جہاں طاعون۔ ہیضہ پھیلا ہوا ہو یا اندیشہ ہو خدائے کریم کی فرماں برداری کے ساتھ اسکا استعمال ہر زن و مرد خورد و کلاں کے لئے واجب امر لازمی ہے حفظ ماتقدم کے طور پر اس سے بڑھکر دوسری دوائی کا ملنا قریباً محال ہے۔

مفرح دلکشاء حکماء اور ڈاکٹروں کی خدمت میں تو اس کے اظہار کی ضرورت نہیں وہ تو اجزا دیکھ کر ہی ان سب باتوں کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس مرض اور موقعہ پر مفید ہو سکتی ہے جنرل پبلک کی اطلاع کی خاطر عرض کیجاتی ہے کہ جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو یعنی جن کا دوسرے تیسرے مہینہ کا حمل ساقط ہو جاتا ہو اور جن مستورات کو کثرت طمث یعنی ایام ماہواری میں کثرت سے خون جانیکا مرض ہو اور زیادہ خون کے نکل جانے سے ردی حالت ہوگئی ہو انہیں بلا تردد و بلا تامل فوراً اس کو اگر استفادہ حاصل کرنا چاہیئے۔

مفرح دلکشاء سے وہ لوگ بھی بفضلہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مبتلائے سل و دق ہوں یا جن کے دماغ بعارضہ نکسیر یا خونی بواسیر یا نزلہ کے سانپہ کسی وقت خون کا آنا شروع ہو گیا ہو یا کسی دوسرے صدمہ چوٹ وغیرہ سے خون بکثرت نکل گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض سے قوائے مضمحل ہو گئے ہوں انہیں ضرور اس کے استعمال بفضلہ صحت حاصل کرنی چاہیئے۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشاء
کارخانہ رفیق الصحت

لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا

BADR — QADIAN

بدر

چہ گویم با تو گر آئی بہ قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۲۴

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

۲۱۔ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۱۴۔ جون ۱۹۰۶ء عیسوی

ایجہاں منتظر خوش باش کہ آمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ للعہ

معاونین درجہ اول جنکو عام پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جنکو عام پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عار

عام قیمت مابعد نی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کردیں گے ان سے حساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئے خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملسکیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔

نوکل ...... عاافرقہ ...... ص مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایلہامے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر راست — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یکقدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت و عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتبہ محمد حسین مہدی

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا خط

(منقول از تشحیذ الاذہان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد بخدمت عزیزی اخویم خان صاحب محمد علی خان صاحب سلمہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عنایت نامہ پہنچکر موجب مسرت و انشراح خاطر ہوا۔ اگرچہ طبیعت اس عاجز کی کسی قدر علیل تھی اور نیز ضعف بہت تھا ۔ مگر میں نے نہ چاہا کہ آپ کو بہت انتظار میں رکھوں اس لئے بلحاظ اختصار آپ کے سوالات کا جواب دیتا ہوں

(۱) ۔ جو شخص اس عاجز سے بیعت کرے اس کو قال اللہ قال الرسول کا پابند ہونا ضروری ہے یہ ضروری نہیں کہ وہ حنفی ہو یا شافعی وغیرہ وغیرہ ۔ مگر یہ نہایت ضروری ہے کہ اللہ جلشانہ کے کلام عزیز پر ایمان لاوے اور جہاں تک ممکن ہو ۔ اس پر عمل کرے اور آثار صحیحہ نبویہ کا اتباع کرے

(۲) بیعت کرنے والے کے لئے ان عقائد کا پابند ہونا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسول برحق اور قرآن شریف من جانب اللہ کتاب اور جامع الکتاب ہے۔ کوئی نئی شریعت اب نہیں آسکتی اور نہ کوئی نیا رسول آسکتا ہے ۔ مگر ولایت اور امامت اور خلافت کی ہمیشہ قیامت تک راہیں کھلی ہیں اور جس قدر مہدی دنیا میں آئے یا آئیں گے ۔ ان کا شمار خاص اللہ جلشانہ کو معلوم ہے ۔ وحی رسالت ختم ہوگئی مگر ولایت و امامت و خلافت کبھی ختم نہیں ہوگی ۔ یہ سلسلہ ائمہ راشدین اور علماء ربانین کا کبھی بند نہیں ہوگا ۔ کسی کو گذشتہ لوگوں سے بجز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیع فضائل و کمالات میں بے مثل نہیں کہہ سکتے اور ممکن نہیں کہ کسی کمال نوع کی خدمتگذاری میں آئندہ اس سے بہتر پیدا ہوں جزئی فضیلت کے لحاظ سے بعض لوگ بے مثل ٹھہر سکتے ہیں ۔ جیسے صحابہ اور اہل بیت کی یہ فضیلت جو انہوں نے زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تنہائی کے وقت میں ایسی وفاداری دکھلائی ۔ کہ اپنے خونوں کو پانی کی طرح بہا دیا ۔ آنحضرت صلعم کے چہرہ مبارک کو دیکھا اور اسی چہرہ سے عاشقانہ زندگی بسر کی اور اسلام پر پہلے پہل مخالفوں کے حملے ہوئے تو جانوں کو ہتھیلی پر رکھکر ان کو روکا اور اسلام کو زمین پر جمایا ۔ اور اسلامی ہدایتوں کو زمین پر پھیلایا اور کفر کے زور کو مٹایا اور قرآن شریف کو دیانت اور امانت سے جمع کرکے تمام ملکوں میں رواج دیا اور اسلام کی صداقت پر اپنے خون سے مہریں کرکے اس دار فانی سے کوچ کر گئے ۔ بلاشبہ ان کی اس فضیلت کو بعد میں آنے والے نہیں پا سکتے ۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء مگر اس کے سوا ہر ایک کمال کے حاصل کرنے کیلئے دروازے کھلے ہیں ۔ خدا تعالیٰ کے مقبول اور نہایت اعلیٰ درجہ کے پیارے بندے اور امام الوقت اور خلیفۃ اللہ فی الارض اب بھی ایسے ہی ہو سکتے ہیں ۔ جیسے پہلے ہوئے تھے ۔ اور اب بھی خدا تعالیٰ کے انعام و اکرام کی وہ راہیں کھلی ہیں جو پہلے کھلی تھیں نبوت و رسالت بھی ظلی طور پر حاصل ہو سکتی ہیں جس قدر سالک کی استعداد ہوگی ۔ ضرور ہے تو وہ اثر کا پڑیگا زندہ اسلام ۔ اسی عقیدہ کا نام ہے ۔ مگر جو لوگ امامت و خلافت و صدیقیت کو پہلے ماموروں پر ختم کر چکے ہیں ان کے ہاتھ میں اب مردہ اسلام ہے یا یوں کہو کہ اسلام کی بے جان تصویر ان کے ہاتھ میں ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ جو مذہب آئندہ کمالات کے دروازے بند کرتا ہے وہ مذہب انسانی ترقی کا دشمن ہے ۔ قرآن شریف کی رو سے انسان کی بڑی دعا یہی ہے کہ وہ روحانی ترقیات کا خواہاں ہو ۔ شوق سے پڑھنا چاہیئے اس آیت کو اھدنا الصراط المستقیم ۔ صراط الذین انعمت علیہم ۔

دوسرے یہ عقیدہ بھی ضروری ہے کہ مجرد کسی قسم کے رشتہ سے خواہ کسی رسول سے ہو ۔ کوئی فضیلت حاصل نہیں ہو سکتی ۔ بلکہ فقط رشتہ کی فضیلت پر ناز کرنا نامردوں کا کام ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ذوالقربیٰ میں سے ہر ایک شخص جو قابل تعریف ہے وہ رشتہ کے لحاظ سے ہرگز نہیں ۔ وقال اللہ تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۔ تیسرے یہ عقیدہ بھی ضروری ہے ۔ کہ قرآن شریف اب تک ہر ایک قسم کی تحریف سے بکلی محفوظ ہے اور کوئی ایسا قرآن نہیں جو کوئی شخص اس کو غار میں لے کر اب تک چھپا بیٹھا ہے یہ ان لوگوں کا بہتان ہے ۔ جن کو خدا تعالیٰ کا خوف نہیں ۔ چوتھے یہ عقیدہ ضروری ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاروق عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کے سب واقعی طور پر دین میں امین تھے ۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسلام کے آدم ثانی ہیں اور ایسا ہی عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اگر دین میں سچے امین نہ ہوتے تو آج ہمارے لئے مشکل تھا ۔ جو قرآن شریف کی کسی ایک آیت کو بھی من جانب اللہ بتا سکتے ۔

بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ ہم قرآن شریف سے اسی قدر محبت اور عشق پیدا کریں گے ۔ جس قدر ہمیں ان بزرگوں کے امین ہونے پر ایمان ہوگا ۔ اگر ہم ذرا بھی کمالات ایمانیہ میں ان کو کم سمجھیں گے تو وہی کمی قرآن شریف کی عظمت کے بارے میں ہمارے دلوں میں پیدا ہو جائیگی یہی وجہ ہے کہ جس پیار اور محبت سے سنت جماعت کے لوگ قرآن شریف کو پڑھتے ہیں اور بعد اس کے حفظ کر لیتے ہیں یہ بات شیعہ لوگوں میں ہرگز نہیں پائی جاتی ۔ مثلاً مجھے تخمیناً معلوم ہے کہ ہمارے ملک پنجاب میں ایک لاکھ سے زیادہ سنت جماعت میں سے قرآن شریف کا حافظ ہوگا مگر کیا کوئی اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ اس ملک میں شیعہ لوگوں میں سے دس پندرہ بھی حافظ ہیں ؟ مگر میرے خیال میں ایک حافظ بھی نہیں اس کا کیا سبب ہے ؟ یہی ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم ۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ ان بزرگواروں کو بنظر تخفیف دیکھنے میں سراسر ایمان کا گھاٹا ہے ۔ والعاقل تکفیہ الاشارۃ ۔ پانچویں بیعت کے لئے یہ ضروری ہے کہ شرک سے بکلی پرہیز کرے اگر یہ تمام عقائد کسی شیعہ میں پائے جاویں تو بلاشبہ اس کی حالت اچھی ہے اور وہ اس لائق ہے کہ بیعت میں داخل ہو ۔

بیعت کے مقاصد میں سے ایک بھاری مقصد یہ ہے کہ انسان راہ راست پر آوے اور خدا تعالیٰ کے غضب سے ڈر کر ہر ایک طریق ناانصافی کو چھوڑ دیوے جو شخص عمداً ناانصافی پر تیار رہنا چاہتا ہے وہ دراصل حقیقت بیعت سے غافل ہے ہم اس مسافر خانہ میں تھوڑے عرصہ کے لئے آئے ہیں اور اس غرض سے بھیجے گئے ہیں کہ اپنے اخلاق اور عقائد اور اعمال کو درست کرکے اور حسب مرضیات الٰہی اپنے نفس کو بنا کر اس مولیٰ کریم کی رضامندی حاصل کریں ۔ سو ہر ایک بات میں یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ کیا ہمارے قول اور فعل ظلم اور زیادتی سے خالی ہیں یا ہم انصاف کا خون کر رہے ہیں جن بزرگ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضعف و ناتوانی اور تنہائی اور غربت کے ایام میں آنجناب کی رفاقت اختیار کی اس رفاقت اور اس ایمان کے پاس کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں ۔ اپنی ریاستوں اور ملکیتوں سے بے دخل کئے گئے ۔ وطن سے نکالے گئے اور اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے مدد کرنے اپنے تئیں معرض ہلاکت میں ڈالا ۔ ان کی شان کو جیسا چاہیئے نہ سمجھنا سخت درجہ کی ناانصافی ہے ۔ درحقیقت اگر ہم انصاف سے دیکھیں اور عدالت کی نگاہ سے نظر کریں ۔ تو ہمیں اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ لوگ اعلیٰ درجہ کے مقدس ہیں ۔ ہر ایک شخص کی فضیلت بلحاظ اس کے حسن خدمات کے اور ذاتی لیاقتوں کے

ہوا کرتی ہے - سو جیسے صحابہ کرام کی فضیلت اس قاعدہ مستمرہ کی رو سے بپایہ ثبوت پہنچ گئی ہے کسی اور دوسرے کی فضیلت ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی - مثلاً امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو بھاری نیکی کا کام دنیا میں آکر کیا وہ صرف اس قدر ہے کہ ایک نابکار دنیا دار کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت نہ کی اور اسی کشاکش کی وجہ سے شہید ہو گئے - مگر یہ ایک شخصی ابتلاء ہے جو انہیں پیش آیا - اگر اس کو صدیق اکبر کی ان جانفشانیوں کے ساتھ جانچا جاوے جو انہوں نے تمام عمر محض اعلائے کلمہ اسلام کے لئے اکمل اور اتم طور پر پوری کی تھیں تو کیا شخصی ابتلاء کو کچھ اس سے نسبت ہو سکتی ہے - اللہ جلشانہ کا کسی سے رشتہ نہیں ہے - جو شخص اعلیٰ درجہ کی وفاداری اور خدمت گزاری کریگا وہی اس کا مقرب ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بیٹا زندہ نہیں رہا - البتہ نواسے زندہ رہے ہیں - جیسے حضرت فاطمہ کی اولاد یا دوسری بی بیوں کی اولاد - سو خدا تعالیٰ کے نزدیک ان کے مدارج ان کے اعمال کے موافق ہیں - خواہ نخواہ کا درجہ کسی کو دیا نہیں جاتا - جو شخص محض خدا تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت کرتا ہے - اس کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے خوف کر کے دیکھے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اس نے کیا کیا عمدہ کام کیا ہے ناحق فضیلت ان کو نہ دیوے کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ محض رشتہ سے کیوں کر فضیلت پیدا ہو جاتی ہے خاص کر کے ذرا سے رشتہ سے - جو نواسہ ہوتا ہے - کنعان حضرت نوحؑ کا بیٹا تھا اور آذر حضرت ابراہیم کا باپ پس کیا انہیں یہ رشتہ کام آیا؟ پس یہ سمجھ لینا چاہئے - کہ اہل بیت ہونا اپنے نفس میں کچھ بھی چیز نہیں ہے - بے شک امام حسن و حسین ان لوگوں میں سے ہیں جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے ان کی راستبازی کی وجہ سے کامل کیا ہے نہ اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں کیوں کہ نواسے تو اور بھی تھے - نواسہ ہونا خدا تعالیٰ کے نزدیک یا خلقت کے نزدیک کیا حقیقت رکھتا ہے - لیکن بلاشبہ کمالات صدیقی و فاروقی کے مقابل پر حسینی کمالات متنزل ہیں ان بزرگواروں نے اسلام پر بڑا احسان کیا اور اسلام کی شوکت کو دنیا میں قائم کیا اور وہ جانفشانی کے کام کئے جو نبی اور رسول کرتے ہیں جو شخص ان کے احسانات کا منکر ہووے وہ خدا تعالیٰ کا کافر نعمت ہے اگر ہم ذبح بھی کئے جاویں تو ہرگز راستی کو نہیں چھوڑ سکتے - عوام کا قاعدہ ہے کہ وہ کورانہ تقلید پر چلتے ہیں یہ سراسر غلط ہے تمام صحابہ کرام کے مناقب سے کتابیں بھری پڑی ہیں اور قرآن کریم شامل ہے - صدیق اکبر اور عمر فاروق کے حق میں اس قدر تعریفی کلمات بڑی پائے جاتے ہیں کہ گویا ان دونوں بزرگواروں کو نبی قرار دیا گیا ہے مگر ہماری نظر میں مجرد مناقب کوئی چیز نہیں - صرف طرح طرح کے پیرایوں میں سچے مومنوں کی تعریفیں کی ہیں اور اس بات کا فیصلہ کہ ان میں سے زیادہ بزرگ کون ہے ان بزرگوں کی خدمات سے کرنا چاہئے - اسی طرف اللہ جلشانہ ہدایت فرماتا ہے - اب اصل کلام یہ ہے کہ بیعت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان ہر ایک قولی و فعلی و اعتقادی ناانصافی سے بکلی دست بردار ہو جاوے - کیوں کہ راہ راست حاصل کرنے کے لئے ہے - اگر بہر حال اسی راہ پر قائم رہنا ہے جو تقلیدی طور پر اختیار کیا گیا ہے - تو پھر بیعت سے حاصل ہی کیا ہے - ؎

ہر کجا شمع ہدایت یافتی پروانہ باش

گر خردمندی بے راہ ہدیٰ دیوانہ باش

(۴) اگر چہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا اور دست بستہ کھڑا ہونا قانون فطرت کے رو سے بھی بندگی کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے لیکن اگر ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز پڑھتے ہیں تو نماز ہو جاتی ہے - مالکی بھی شیعوں کی طرح ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں - مسنون وہی طریق ہے جو اوپر بیان ہوا اس قدر اختلاف بیعت کی کچھ ہارج نہیں اگر چہ حدیث صحیحہ میں اس کا نام و نشان بھی نہیں -

(۵) یہ ہمیشہ سے قاعدہ رہا ہے کہ نشانوں کے چاہنے والے دو ہی قسم کے آدمی ہوتے ہیں یا غایت درجہ کے دوست یا غایت درجہ کے دشمن یعنی جب کوئی انسان مقبول خدا تعالیٰ سے غایت درجہ کی دوستی و محبت اختیار کرے یہاں تک کہ اس کی راہ میں قربان ہو جائے اور اس کی خاک پا ہو جائے - تو وہ اپنے حوادث اور مصائب کے وقت یا تکمیل مدارج کے لئے رحمت کے آثار دیکھتا ہے اور اس کی برکت اور صحبت سے جذبات نفسانی کم ہوتے جاتے ہیں - اور ذوق اور محبت بڑھتی جاتی ہے - اور دنیا کی محبت کم اور ٹھنڈی ہوتی جاتی ہے - اور اللہ تعالیٰ اپنے نشانوں کے ذریعہ سے اس پر ظاہر کرتا جاتا ہے - کہ یہ شخص محبوبان اور مقبولان الٰہی میں سے ہے - اور عادت اللہ قدیم سے ایسی ہی جاری ہے کہ جب اس درجہ پر کسی کی ارادت پہنچ جائے - تو اس کا ایمان کامل کرنے کے لئے کسی قسم کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ پیشتر از مانش صدق کے محققین حقیقت پر نظر ڈالتے ہیں - عوام جلدی سے کسی کو کافر اور کسی کو بے دین کہدیتے ہیں - اور محققین اس کی ذرا پرواہ نہیں کرتے - اگر ہم صدیقی اور فاروقی خدمات کو جو اپنی زندگی میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کیں - لکھیں - تو بلاشبہ وہ ایک دفتر میں بھی ختم نہیں ہو سکتیں لیکن اگر ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمات کو لکھنا چاہیں تو کیا ان دو تین فقروں سے سوا کہ وہ ایک یزید کی وجہ سے کربلا میں روکے گئے اور شہید کئے گئے - کچھ اور بھی لکھ سکتے ہیں - بے شک یہ کام ایسا عمدہ ہوا کہ ایک فاسق دنیا دار کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت نہیں کی مگر اعتراض تو یہ ہے کہ وہ اپنے باپ بزرگوار کے قدم پر کیوں نہ چلے - باپ نے تو بقول شیعوں کے تین فاسق آدمیوں کے ہاتھ پر جو بزعم ان کے مرتد سے بھی بدتر تھے اور بقول ان کے صرف معمولی بادشاہوں میں سے تھے - بیعت کر لی اور بیٹے نے تو اپنے باپ کے طریق سے اعراض کر کے ایک فاسق کی بھی بیعت نہیں کی اور انکار ہی میں جان دی - بہر حال یہ اتفاقی حادثہ تھا - جو امام صاحب کو پیش آگیا اور بڑا بھاری ذخیرہ ان کے درجے کا صرف یہی ایک حادثہ ہے - جس کو محض غلو اور ناانصافی کی راہ سے آسمان تک کھینچا جاتا ہے اور وہ بزرگوار صحابہ جو رسولوں کی طرح دنیا میں کام کر گئے - اور ہر میدان میں جان فدا کرنے کے لئے حاضر ہوئے - ان سے بقول آپ کے لاپرواہی تو آپ کا طریق ہے - یہ فیصلہ تو آسانی سے ہو سکتا ہے چوں کہ دنیا دار العمل ہے اور میدان حشر میں مراتب بلحاظ اعمال ملیں گے - پس جس کے دل میں امام حسین و حسن کی وہ عظمت ہے کہ اب وہ دوسرے صحابہ سے لاپرواہ ہے اس کو چاہئے کہ ان کی خدمات شائستہ دین کی راہ میں پیش کرے - اگر ان کی خدمات کا پلہ بھاری ہے تو بلاشبہ وہ دوسرے صحابہ سے افضل ٹھہریں گے - ورنہ ہم اس بات کے تو قائل نہیں ہو سکتے - کہ خواہ نخواہ کسی کو افضل ٹھہرایا جاوے اور یہ خیال کرنا کہ ان کی فضیلت یہی کافی ہے کہ وہ نواسے ہیں - یہ خیال کوئی عقلمند نہیں کر سکتا - کیوں کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ نواسہ ہونا کچھ بھی چیز نہیں - ایک ذرا سا رشتہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی لڑکیاں تھیں اور نواسے بھی کئی تھے - کس کس کی ہم پرستش کریں - یہ آیت کریمہ ہمارے لئے کافی ہے - ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم - مجھے اللہ جلشانہ نے کھولدیا ہے کہ اس زمانہ کا اتقا صدیق اکبر ہے - بعض لوگوں کو یہ بھی دھوکہ لگا ہوا ہے

(باقی آئندہ - انشاء اللہ تعالیٰ)

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

گذشتہ سہ ماہی میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے تعلیمی اور انتظامی معاملات میں ایک نمایاں ترقی ہوئی ہے جس کا کسیقدر ذکر کرنا قوم کے واسطے بہت خوشی کا موجب ہوگا لڑکوں کی تعداد میں اس قدر تھوڑے سے عرصہ میں ایک غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ گذشتہ فروری کے اخیر میں کل تعداد طلباء ایک سو چالیس کے قریب تھی جو کہ اب ایک سو نوّے کے قریب ہے۔ اس ترقی کا موجب مدرسہ کے لائق کارکن حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کی وہ تقریر اور تحریک ہے۔ جو دسمبر کے جلسہ میں کی گئی تھی اور جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ قادیان سردست ایک گاؤں ہے۔ جس میں اپنی جماعت کے لڑکے بہت ہی کم ہیں اور یہ مدرسہ صرف ان کی خاطر قائم نہیں کیا گیا بلکہ تمام جماعت احمدیہ کے واسطے یہی ایک مدرسہ ہے۔ جو حسب منشائے حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام احمدی بچوں کو دینی اور دنیوی تعلیم دینے کے واسطے بنایا گیا ہے۔ اس تحریک پر بہت سے احباب نے اپنے جگر گوشوں کو اس مقدس اثر کے نیچے بھیجدیا ہے۔ اور امید ہے کہ باقی احباب بھی اپنے عزیزوں کو یہاں بھیجکر اپنے دائمی اہنت کے واسطے ایک نیک اور برگزیدہ جماعت بننے میں قوم کو امداد دیں گے۔

اس وقت بورڈنگ ہوس مختلف شہروں کے نوعمر بچوں سے اس طرح بارونق ہو رہا ہے جس طرح کہ ایک باغ میں رنگارنگ کے پودے کھل رہے ہوتے ہیں۔

برادر جیب ا جو کہ فرزند کشمیر ہے۔ بابو عبد الرحمٰن صاحب کا لڑکا افریقہ سے۔ محمد عجب خاں تحصیلدار کے صاحبزادگان ٹوچی دلی سے۔ شیخ حسن صاحب کا عزیز حیدر آباد دکن سے۔ محمد نواب خاں صاحب تحصیلدار کا بیٹا گجرات سے۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب حال وارد ایران کا فرزند رشید۔ ڈاکٹر محمد دین صاحب حال ملازم جدہ ملک عرب کا بھائی۔ ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب کے دو صاحبزادے ماسٹر عبد الرحیم صاحب کا بھائی ضلع کرنال سے۔ جمعدار ولی محمد صاحب کا بیٹا برہما سے۔ شیخ نور احمد صاحب کے تین لڑکے چنیوٹ سے۔ خیر الدین صاحب گارڈ کے لڑکے کوہاٹ سے۔ چودھری حاکم علی صاحب کے تین فرزند ضلع شاہپور سے حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور میاں معراج الدین صاحب عمر اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے صاحبزادگان لاہور سے۔ صوفی غلام محمد صاحب کا لڑکا امرت سر سے۔ ملک مولا بخش صاحب کا لڑکا (اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُسے صحت و عافیت عطا کرے) گورالی سے۔ منشی محمد یوسف صاحب کا لڑکا مردان سے۔ بابو محمد عجیب صاحب کا بھائی۔ اور حافظ محمد اسحاق صاحب کا برادر زادہ بجھیر ضلع سے۔ مولوی محمد حسین صاحب کا صاحبزادہ کپور تھلہ سے۔ بابو جمال الدین صاحب ٹریفک کنڈیکٹر ملتان کے دو لڑکے۔ میاں قطب الدین صاحب کا بیٹا ریاست پٹیالہ سے۔ بابو امام الدین صاحب مرحوم کے دو لڑکے جہلم سے۔ ڈپٹی انسپکٹر عنایت اللہ صاحب کا لڑکا شاہ پور سے۔ وغیرہ وغیرہ اس قدر مختلف شہروں کے طلباء کا ایک جگہ جمع ہو کر پڑھنا احمدی بچوں کے درمیان باہمی محبت اور اُلفت کے بڑھنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ یہ سب طلباء ایک ساتھ ہو کر پانچ نمازیں مسجد اقصےٰ میں پڑھتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کے روزانہ درس قرآن شریف میں شامل ہوتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ نیک استادوں کی صحبت میں رات دن گذارتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا فضل سب کے شامل حال ہو اور ان کو آئندہ نسلوں کے واسطے نیک نمونہ بنائے۔ آمین

پیارے ذو الفقار علی خاں کے دو پیارے جو باوجود اس قدر صغر سنی کے وطن (میرٹھ) سے اتنی دور پھینکے گئے ہیں۔ نہیں بلکہ وطن کو بھلا دینے والی جگہ میں رکھے گئے ہیں۔ جب وہ حضرت مسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر بچپن کی سادگی کے لہجہ میں اپنے باپ کے واسطے دُعا کی درخواست کیا کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ نہایت شفقت کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں تو اس وقت اولاد کے فوائد کا ایک سماں بندھ جاتا ہے۔ مسیح اوّل نے بھی کہا تھا کہ بچوں کو میرے پاس آنے دو۔ کہ آسمان کی بادشاہت ایسوں کے لئے ہے یعنی ان کے لئے جو بچوں کی طرح اپنے آپ کو گناہوں سے بے خبر بنائیں اس نے تو صرف کہا تھا۔ لیکن مسیح ثانی نے اس پر ایک عملی کارروائی کی ہے اور ایک ایسا محکمہ قائم کیا ہے۔ جس میں کم سن بچوں کی تربیت اور تعلیم ایسے پاک اثر کے ماتحت کی جاوے کہ وہ بڑے ہو کر نیکی اور تقوے میں بھی بڑے ہو جاویں۔

مدرسہ کے اسٹاف میں لائق اور تجربہ کار استادوں کی ایزادی کی گئی ہے جیسا کہ ماسٹر شیخ ضیاء اللہ صاحب جو کہ کئی جگہ حسن انتظام کی ہیڈ ماسٹری کے سبب صیغہ تعلیم کے مشہور اور لائق ممبر ہیں۔ اور مامون خاں صاحب جو ورزش ماسٹر ہیں اور نہایت محنت کے ساتھ مدرسہ کے وقت میں اور مدرسہ کے وقت کے باہر طلباء کی جسمانی ورزش میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

مدرسہ کی موجودہ عمارت میں بھی کئی نئے کمرے بنائے گئے ہیں اور اس کے علاوہ ایک وسیع زمین مدرسہ کے واسطے ایک شاندار عمارت بنانے کے واسطے خرید کی گئی ہے۔ صرف طلباء کی خاطر ایک ڈسپنسری کھلی ہے جس میں ڈاکٹر شیخ عبد اللہ صاحب نہایت محنت اور توجہ کے ساتھ بیمار بچوں کی خبر گیری کرتے ہیں۔ سرکار نے منظور فرمایا ہے کہ وظیفہ خوار طلباء کو اس مدرسہ میں سرکاری وظائف ملا کریں۔

سال رواں کے نتائج امتحانات کے عمدہ رہنے کے سبب مولوی سرور شاہ صاحب۔ مولوی عبد اللہ صاحب قاضی امیر حسین صاحب۔ منشی سکندر علی صاحب۔ ماسٹر عبد الرحمان صاحب کی تنخواہوں میں ترقی کی گئی ہے۔ گو یہاں کے مدرسین صرف دینی خدمت کے ادا کرنے کی خاطر برائے نام تنخواہوں پر پڑے ہوئے ہیں۔ کئی ایک یتیم اور مسکین طلباء بھی یہاں رہتے ہیں۔ جن کا تمام خرچ انجمن احمدیہ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔

مدرسہ کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہے جس کے ممبر حضرت مولوی نور الدین صاحب۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ نواب محمد علی خاں صاحب۔ رئیس مالیر کوٹلہ۔ اور مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ ہیں۔ ایسے بزرگوں کا نام ہی مدرسہ کی بہتری اور نیک انجام کے واسطے انشاء اللہ پوری گارنٹی ہے۔

غرض مدرسہ کی حالت ہر طرح سے نہایت ہی قابل تشفّی ہے اور جن احباب نے تا حال اپنے بچوں کو یہاں بھیجنے کا ارادہ نہیں کیا ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اس عمدہ موقع سے فائدہ حاصل کرنے کے واسطے انہیں بہت ہی جلد کوشش کرنی چاہئیے۔

میں دیکھتا ہوں کہ جو بچے کچھ عرصہ تک یہاں رہتے ہیں۔ وہ تقوے میں خاص ترقی کرتے ہیں اور ایک اسلامی محبت اور غیرت کا جوش ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے بیرونی مدارس کے طلباء میں جو خرابیاں بد صحبتوں کے اثر سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان سب سے وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے محفوظ رہتے ہیں۔ صبح سویرے اُٹھ کر بعد نماز فجر تمام بورڈنگ ہوس کے طلباء تلاوت قرآن شریف میں مصروف رہتے ہیں اور ہر طرح سے تمام دینی امور کی پابندی کی جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے

براہین احمدیہ

چھپ گئی ہے اور الحمد للہ کہ جیسی آپ چاہتے تھے ویسی ہی چھپی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ میں حتی الامکان بہت احتیاط کی گئی ہے اور ایک اور خوبی یہ ہے کہ اصل کتاب کے صفحہ بصفحہ ہے

ایک زیادتی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات قریباً ۵ صفحوں میں شامل ہیں

ایک اور زیادتی یہ ہے کہ مضامین کی فہرست طیار کر کے ساتھ لگائی گئی ہے۔

جب میں نے اس کو چھپانا شروع کیا تھا تو میں نے بذریعہ اشتہار یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اس کی قیمت پانچ روپے رکھوں گا لیکن میری لاگت اور محنت میرے تخمینہ سے بہت زیادہ ہو گئی اور اس مشتہرہ قیمت میں کتاب کا دینا میرے لئے مشکل ہو گیا۔ لیکن چونکہ میرا وعدہ ہے اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اسی قیمت یعنی پانچ روپے میں ہی مکمل براہین احمدیہ کی قیمت رکھی ہے جلد درخواستیں بھیجکر منگاؤ کہ موقعہ ہاتھ سے نہ جاوے۔

ایک عظیم الشان رعایت

اور نادر موقعہ

چار روپے میں براہین احمدیہ کون لے سکتا ہے؟

۱۔ جو صاحب ۱۵۔ جولائی ۱۹۰۶ء تک مبلغ چار روپے براہین احمدیہ کی قیمت اور موازی چھ آنے اخراجات روانگی و محصول ڈاک اور پونے تین روپے قیمت اخبار بدر روانہ کر دیں گے۔ ان کو براہین احمدیہ صرف چار روپے میں دی جائے گی

۲۔ بدر کے موجودہ خریدار براہین احمدیہ چار روپیہ میں لینے کا حق رکھتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ

الف۔ دو نئے خریدار بدر کے بہم پہنچا کر ان کے چندے بھجوا دیں۔

ب۔ ۱۹۰۶ء کے چندہ سمیت جو رقم ان کے ذمہ باقی واجب ہے وہ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء تک بھیجدیں۔

معراج الدین عمر

صاحب عمر کی خدمت میں لاہور کے پتہ پر سال گذشتہ میں معہ قیمت رعایتی حقوق پر رسال کی تھیں۔ ان کو براہین احمدیہ لاہور سے ہی روانہ ہو سکے گی کیونکہ وہ فہرستیں لاہور ہیں موجود ہیں۔

باقی خریدار قادیان کے دفتر بدر سے منگوا سکتے ہیں۔ مینیجر بدر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲ ۱/۸
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱ ۳/۴
⅛ کالم	۱۳	۷	۴	۱ ۳/۴	۱ ۱/۸
فی سطر	۸	۴ ½	۲ ½	۱	۲ر

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے ہمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بیفائدہ خط و کتابت کرنیمیں طرفین کا حرج ہے

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانیکیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی

(۴)۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا۔

۵۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جنکی اجرت سالانہ ۱۵ روپیہ سے کم نہو۔ جو مشتہر اخبار لینا چاہیں ان کو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی۔

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۲ روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری

جن اصحاب نے اپنی درخواستیں میاں معراج الدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈوئی۔ کے متعلق تازہ ڈاک ولائیت میں خبر آئی ہے کہ وہ دل کی بیماری میں گرفتار ہے اور اس کے بچنے کی اُمید نہیں اخبار شرتھ سیکر لکھتا ہے کہ یسوع کی طرح ڈوئی بھی لوگوں کو بیماری سے نجات دیتا تھا۔ مگر اپنے آپ کو نجات نہیں دیسکتا۔

پادری ٹسلن صاحب نے شہر پونیا واقعہ ملک امریکہ کے گرجا میں اپنے وعظ میں یہ فرمایا تھا کہ یسوع کے کنواری سے پیدا ہونے کا قصہ غلط ہے اور اس کی خدائی والی بات بھی جھوٹھ ہے اس کے سبب سے اس گرجہ کے نمازیوں میں بہت شور بپا ہو رہا ہے اور پادری صاحب پر کفر کا فتوے لگایا جا رہا ہے۔

میکسم گورکی۔ جو روس کا ایک مشہور ریفارمر ہے اُس نے امریکہ میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ اس زمانہ میں عیسائیت ایک غلاموں کا مذہب جو خود غلام ہیں اور دوسروں پر ظلم کرنے کے واسطے عیسائیت کی بنا تلاش کرتے ہیں۔

ارنسٹ ہیکل صاحب نے اشتہار دیا ہے کہ مجھ پر پادریوں نے ایک جھوٹھا الزام لگایا ہے کہ میں عیسائی ہو گیا ہوں میں ہرگز عیسائی نہیں ہوا میرے خیالات عیسائیت کی مخالفت میں اب بھی ویسے ہی ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔

پادری چارلس ہل پیری صاحب جو کہ شہر کیمبرج ماس واقعہ ملک امریکہ کے پادری تھے۔ چند لڑکیوں کے ساتھ بد ارتکاب کے سبب گرجہ سے علیحدہ کئے گئے

مسلمان اسپین میں۔ ایک صاحب جو کہ اپنا نام ایل ایس تبلاتے ہیں ولائیت کے اخبار ایگ ناسٹک جنرل مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اب جب کہ ہماری شہزادی ہسپانیہ کی ملکہ بننے والی ہے اگر اُس ملک کے کچھ حالات اس جگہ بیان کئے جاویں۔ تو ناظرین کے واسطے دلچسپی سے خالی نہ ہوں گے ہسپانیہ اس وقت ایک خوب ملک ہے لیکن اگر اہل ہسپانیہ مسلمانوں کو اپنی بے وقوفانہ اور مجرمانہ بغاوت کے ساتھ نکال دیتے تو یہ ملک آج بہت ہی خوب ہوتا۔ ہسپانیہ میں مسلمانوں نے آٹھ سو سال تک علم و ہنر کی مشعل کو روشن رکھا حالانکہ اُس وقت باقی سارے یورپ میں تاریکی پھیلی ہوئی تھی"

مسٹر سٹینلے لین پول نے ہسپانیہ میں مسلمانوں کے متعلق جو لکھا ہے۔ اس میں سے چند سطریں اس جگہ نقل کرتا ہوں۔ صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے ماتحت ہسپانیہ کا ملک قریباً آٹھ سو سال تک تمام یورپ کے واسطے ایک مہذب اور شائستہ سلطنت کی زندہ مثال تھا۔ اُس کے صوبے زرخیز تھے اور فاتحین کی دانائی اور محنت کے سبب وہ کوئی سو گنا عمدہ پھل لاتے تھے۔ بے شمار نئے شہر مسلمانوں کی سلطنت کے سبب بن گئے تھے جن کے نام آج تک قدیم سلطنت کی یادگار ہیں۔ ہنر۔ علم۔ سائنس ایسے وقت میں اس جگہ ترقی پر تھے۔ جبکہ باقی یورپ میں کوئی ان کا نام بھی نہیں جانتا تھا۔ مسلمانوں کی شاگردی اختیار کرنے کے واسطے لوگ فرانس۔ جرمنی اور انگلستان تمام ممالک سے یہاں آتے تھے۔ یہاں کے سرجن اور ڈاکٹر دنیا میں مشہور تھے اور عورتیں بھی ڈاکٹر پیشہ ہوتی تھیں۔ ریاضی۔ علوم نجوم۔ نباتات۔ تاریخ۔ فلسفہ۔ قانون سب کی تکمیل ہسپانیہ میں ہوتی تھی۔ اور صرف ہسپانیہ ہی میں ہوتی تھی۔ زراعت کے عملی کارخانے۔ آب پاشی کے عملی ذرایعہ۔ قلعہ بندی جہاز سازی۔ اعلےٰ درجہ کے کارگہ۔ لوہاروں کے کارخانے کمہاروں کے کارخانے سب کے سب اسلامی ہسپانیہ میں اپنے کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ جنگ کے ہنر میں بھی ویسا ہی کمال تھا۔ جیسا کہ ایام صلح کی دستکاریوں میں ان کے جہازی بیڑے بحیرہ روم پر حکمراں تھے۔ غرض ایک سلطنت کو عظیم الشان اور اقبال مند کرنے کے لئے اور شائستہ بنانے کے واسطے جن باتوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب اسمیں موجود تھیں۔"

ہمارے دوست عبد الحق سورائٹ صاحب نے جزیرہ نیوزیلنڈ سے ایک اخبار بنام آک لینڈ ویکلی نیوز کا ایک پرچہ بھیجا ہے جس میں سان فرانسسکو کے زلازل کے بیان کے درمیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلق زلزلہ کا تذکرہ ریویو آف ریلیجنز کے حوالہ پر دیا گیا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

زلزلہ کے متعلق پیشگوئی

ایک ہندوستانی نبی

ہندوستان سے ایک ماہواری رسالہ بنام ریویو آف ریلیجنز نکلتا ہے جس میں سخت زلازل کے متعلق ایسی پیش گوئیاں درج ہیں جن کا ذکر سان فرانسسکو کے زلزلہ پر روشنی ڈالنے کے واسطے کرنا خاص دلچسپی کا موجب ہوگا یہ پیش گوئیاں کرنے والے مرزا غلام احمد صاحب ہیں جو کہ ہندوستان میں ایک مذہبی فرقہ کے امام ہیں۔ اور مسیح موعودؑ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوتے ہیں اور انہی الہامات کی بنا پر انہوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی موت کا وقت قریب ہے اور یہ بھی شائع کیا ہے کہ بدکاروں کو سخت سزا دی جائے گی۔ ان کے الہامات کے شائع شدہ الفاظ مفصلہ ذیل ہیں۔

"حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے۔ اور شدت سے آئیں گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی تلخ زندگی ہو جائے گی۔"

پھر مرزا صاحب نے اپریل ۱۹۰۵ء کے ریویو میں بھی ایک خوفناک زلزلے کی خبر دی تھی جس کے یہ الفاظ ہیں۔ "مخلوق کو اس نشان کا ایک دکھ لگے گا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا ..... وہ قریب ہو یا بعید ہو وہ پہلے سے بہت خطرناک ہے سخت خطرناک ہے۔" وہ یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو جو زلزلہ ہند میں آیا۔ اس کے متعلق بھی پانچ ماہ پہلے سے اطلاع دی گئی تھی۔

برکات دولت برطانیہ

مندرجہ ذیل نظم صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد
خلف الرشید حضرت مسیح موعود دام اللہ برکاتہم
نے ایمپائر ڈے کی تقریب پر کہی - ایڈیٹر

یاد ایام کہ تھے ہند پہ اندھیر کے سال
ہر گلی کوچہ پہ ہر شہر پہ آیا تھا وبال
روز روشن میں لٹا کرتے تھے لوگوں کے مال
دل میں اللہ کا تھا خوف نہ حاکم کا خیال
ہر طرف شور و فغاں کی ہی صدا آتی تھی
سخت سے سخت دلوں کو بھی جو تڑپاتی تھی

رحم کرنا تو کجا ظلم ہوا تھا ... پیشا
لوگ بھولے تھے کہ ہے نام مروت کس کا
چار سو ملک میں تھا ہو رہا شور و غوغا
بلکہ سچ ہے کہ نمونہ وہ قیامت کا تھا
کبھی آتا نہ کوئی دوست کسی دوست کے کام
دل سے تھا محو ہوا مہر و محبت کا نام

سلطنت میں بھی تزلزل کے نمایاں تھے نشان
صاف تھی ہر تھڑ کہ ہے چند دنوں کی مہمان
قاضی و مفتی بھی کھو بیٹھے تھے اپنا ایمان
رحم و انصاف کے وہ نام سے بھی تھے انجان
ایسے لوگوں سے تھا انصاف کا پانا معلوم
خیال انصاف کا تھا جن کے دلوں سے معدوم

افسر فوج لڑائی کے فنوں میں چوپٹ
منہ سے جو بات نکل جائے پھر اس پر تھی ہٹ
رہتی آپس میں بھی ہر وقت ہی ان کی کھٹ پٹ
تھے وہ بتلاتے ہر ایک دوسرے کو ڈانٹ ڈپٹ
پر کوئی موقع لڑائی کا جو آجاتا تھا
صاف ہر کوئی وہاں آنکھیں چرا جاتا تھا

سلطنت کچھ تو انہیں باتوں سے بیجان ہوئی
کچھ لٹیروں نے غضب کر دیا آفت ڈھائی
اک طرف مرہٹوں کی فوج ہے لڑنے کو کھڑی
دوسری جا پہ ہے سکھوں نے بھی شورش کر دی
چار سو اطراف میں پھیلا تھا غرض اندھیرا
لشکر یاس نے ہر سمت سے تھا آگھیرا

لٹتے پھرتے رہیں آپس میں امیر اور وزیر
کیوں پسیں گھن کی طرح ساتھ غریب اور فقیر
مدعا ان کا تو لڑنے سے ہے بس تاج و سریر
ہاتھ میں یاروں کے رہ جائے گی خالی کفگیر
ان غریبوں کو امیروں نے ڈبویا افسوس
بات جو بیت چکی اس پہ کریں کیا افسوس

الغرض چین کلیجے کو نہ دل کو آرام
رات کا فکر لگا رہتا تھا سب کو سر شام
صبح کو خوف کہ ہو آج کا کیسا انجام
رات دن کاٹتے اس طرح سے تھے وہ ناکام
دل سے ان کے یہ نکلتی تھیں دعائیں دن رات
یا الٰہی تیرے فضلوں کی ہو ہم پر برسات

انپہ ڈالی گئی آخر کو تلطف کی نظر
قفل کا فور اڑا دل سے جو تھا خوف و خطر
یک قلم ملک سے موقوف ہوئے شورش و شر
نہ تو رہزن کا رہا کھٹکا نہ چوروں کا ڈر
پھائے رکھے گئے وہ ان مرہم کافوری کے
دئے جاتے تھے جہاں زخم جگر کے چوکے

قوم انگلش نے دیا آکے سہارا ہم کو
بحر ادبار کے ہے پار اتارا ہم کو
ورنہ صدموں نے تو تھا جان سے مارا ہم کو
آگے مشکل تھا بہت کرنا گذارا ہم کو
ہند کی ڈوبی ہوئی کشتی ترائی اس نے
اک کی بگڑی ہوئی بات بنائی اس نے

رحم وہ ہم پہ کئے جن کی نہیں کچھ گنتی
جن میں سے سب سے بڑی مذہبی ہے آزادی
ساتھ لائے یہ ہزاروں نئی ایجادیں بھی
جو نہ کانوں تھیں سنی اور نہ تھیں آنکھوں دیکھی
عدل و انصاف میں وہ نام کیا ہے پیدا
آج ہر ملک میں جسکا کہ بجا ہے ڈنکا

شیر و بکری بھی ہیں اک گھاٹ پہ پانی پیتے
نہیں ممکن کہ کوئی ترچھی نظر سے دیکھے
ایک ہی جا پہ ہیں سب رہتے برے اور بھلے
کیا مجال ان سے کسی کو بھی جو صدمہ پہنچے
سب جو آپس میں ہیں یوں ہو رہے شیر و شکر
اس لئے ہے کہ نظر سب پہ ہے ان کی یکسر

ہند میں ریل انہوں نے ہی تو جاری کی ہے
آمد و رفت میں جس سے بہت آسانی ہے
صیغہ ڈاک کو انہوں نے ترقی دی ہے
ملک میں چار طرف تار بھی پھیلائی ہے
تاکہ انصاف کے پانے میں نہ ہو کچھ دقت
منصفوں اور ججوں تک کی بھی کی ہے کثرت

علم کا نام و نشاں یاں سے مٹا جاتا تھا
شوق پڑھنے کا دلوں میں سے اٹھا جاتا تھا
کوئی عالم کبھی اس ملک میں آجاتا تھا
دیکھکر اس کا یہ حال اشک بہا جاتا تھا
یہ وہ بیمار تھا جس کو سبھی رو بیٹھے تھے
ہاتھ سب اس کی شفا یابی سے دھو بیٹھے تھے

پر وہ رب جس نے کہ سب کچھ ہی کیا ہے پیدا
نہ تو ہے باپ کسی کا نہ کسی کا بیٹا
سارے گندوں سے ہے پاک اور ہے واحد یکتا
نہ وہ تھکتا ہے نہ سوتا ہے نہ کھاتا پیتا
رحم کرتا ہے ہمیشہ ہی وہ ہم بندوں پر
کرسیٔ عدل پہ بیٹھے گا جو روز محشر

جو کہ مختار ہے جسے کچھ بھی نہیں ہے پروا
ٹھیک کر دے اسے دم میں کہ ہو جو کچھ بگڑا
دیکھکر اپنی یہ حالت اسے جب رحم آیا
دیکھو انگلینڈ سے اس قوم کو یاں لے آیا
جس نے آتے ہی وہ نقشہ ہی بدل ڈالا ہے
جس جگہ خار تھا اب واں پہ گل لالہ ہے

سلسلے ہر جگہ تعلیم کے جاری ہیں کئے
شہروں اور گاؤں میں اسکول بکثرت کھولے
کالجوں کے بھی ہیں شہروں میں کھلے دروازے
ہر جگہ ہوتے ہیں اب علم و ہنر کے چرچے
کام وہ کر کے دکھایا کہ جو ناممکن تھا
آئے جب ہند میں وہ کیا ہی مبارک دن تھا

قوم انگلش تری سب قوموں پہ ہے بلکہ تفا
اس لئے تجھ پہ ہمیں ناز ہے سب سے بڑھ کر

ایک بے نظیر دوائی

جس کے اجزاء کو نہایت محنت کے ساتھ حاصل کر کے

ہم نے طیار کیا ہے۔ اور اُس کا نام

جیون بوٹی

رکھا۔ اس کی دوسری جزو کا نام زرد جام عشق ہے

قیمت فی شیشی کلاں مع جزو زرد جام عشق تین روپے

قیمت چھوٹی شیشی ۱/۱۵ ... محصول ...

ہمارے کارخانہ میں یہ دوا خاص ترکیب کے ساتھ ایک عرصہ سے بنائی جاتی ہے اور بیشمار لوگ اس سے کلی فائدہ حاصل کر چکے ہیں اور بہت سے مایوس العلاج مریض ہمارے زیر علاج رہ کر اس کو آزما چکے ہیں اور کثیر التعداد خریداروں میں سے ایک نے بھی اس کے غیر مفید ہونے کی کبھی شکایت نہیں کی ہر ایک کی شہادت ہے کہ یہ تیر بہدف دوا ہے اور مردمی کی کالعدم حالت کے لئے سچ مچ کی جیون بوٹی۔ اس کو استعمال کر کے کوئی شخص محروم اور مایوس نہیں رہا۔ اگر آپ نوعروسی کی سچی خوشی قدرت کی سب سے بڑی منشا کی تکمیل۔ بقائے نسل سے عیش شباب۔ لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ بڑھاپے میں **زور جوانی اور قوت مردمی** پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اس جیون بوٹی کا استعمال کریں۔ جو جوانی کی روح اور بڑھاپے کی جان ہے

جیون بوٹی کی ایک ہی شیشی کے استعمال سے اس قدر خون صالح تازہ بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے کہ جسم کا وزن ایک ہی مہینہ میں تین سیر بڑھ جاتا ہے بدن کو وزن کروا کر آزمائیے

جیون بوٹی کے استعمال سے زور قوت تندرستی اور جوانی کی تمام کیفیتیں پھر موجود ہو جاتی ہیں۔ جوانی کی پیدا کی ہوئی بیماریاں کمزوریاں رنگ کی زردی اور دوسرے عام اور خاص اعضا کی سستی اور ناطاقتی باقی نہیں رہتی۔ معدہ قوی ہاضمہ درست ہو کر غلبہ روح ورنگ و خون کی جودت سے تناسلی قواء نہایت قوی ہو جاتے ہیں۔

جیون بوٹی کے استعمال سے وہ لوگ جو طاقتِ رجولیت مفقود ہو جانے کے باعث زندہ درگور رہنے کو غنیمت شمار کرتے تھے یا شادی کرنے سے بوجہ ندامت خانہ بدوش پھرتے تھے پھر از سر نو جوانمرد اور قوی مرد ہو گئے اور کئی اجڑے ہوئے گھر آباد اور بے اولادوں کی مرادیں بفضلِ تعالیٰ حاصل ہو گئیں۔

جیون بوٹی کا ایک ایک قطرہ عنین کے لئے آبِ حیات کا کام دیتا ہے اور قوائے متناسلہ و میہیہ میں اس کے چند روز پینے سے اس قسم کی سریع التاثیر تحریک ہوتی ہے کہ مردہ طاقتِ رجولیت گویا نیستی سے ہستی کی صورت میں آجاتی ہے۔

جیون بوٹی کے استعمال سے بدن دن بدن سُرخ اور طیار ہوتا چلا جاتا ہے اور حوصلہ اور قوت اس قدر پیدا ہوتی ہے کہ انسان کا دل خود بخود اچھلنے اور کودنے پر آمادہ رہتا ہے۔ دُودھ اور گھی دل مانگے ہضم ہوتا ہے۔

جیون بوٹی کے استعمال سے زندگی کا لطف اور شباب کا مزہ از سر نو حاصل ہوتا ہے۔ اعضائے تولید کے عصبی نقص سلسل بول اعضاء کا رعشہ کمی خون اور جملہ جسمانی کمزوریوں کے لئے لاثانی دوا ہے ایک دفعہ ضرور اس کی آزمائش کرنی چاہیئے +

(آئینہ صحت نامت)

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور نولکھا سے طلب کرو

(جنتری ۱۹۰۶ء مفت)

بدر پریس قادیان میں سیال محمد حسن عمر کے لئے چھاپا گیا ۔

BADR — QADIAN

بدر

چہ گویم با تو گرآئی بہادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۲۵ — سلسلۃ الجدید جلد ۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵ — نمبر ۲۵

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۱ جون ۱۹۰۶ء عیسوی

ایجہاں منتظر خوش باش کہ آمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ ؎

معاونین درجہ اوّل جنکو عام اخبار ﷲ جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جنکو عام اخبار ﷲ جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ﷲ

تمام قیمت بعد ے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرار سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کردیں گے ان سے بحساب بعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہئے خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے ۱۵ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔

نوکل ۔۔۔ عام افریقہ ۔۔۔ ؎ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمده از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شده سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیساہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے: اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم کرونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین

اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتب محمد حسین

جیون بوٹی
ہوالشافی
یہ وہ شاندار دوائی ہے ۔ جس کا تجربہ بڑے بڑے
آدمیوں نے کیا ہے ۔ اور جس کے فوائد کے مایوس مریض بھی
قائل ہیں ۔ بدن میں خون صالح پیدا کرنا ۔ موٹا تازہ کرنا ۔ تمام
ضعف اور سُستی کو دُور کرنا ۔ نادانی
کے زمانہ کی خرابیوں کو دُور
کرنا ۔ خاص قوتوں کو بڑھانا ۔ جن
لوگوں کو بہت دماغی محنت کرنی
پڑتی ہے اُن کی صحت کو قائم رکھنا
اور گئی ہوئی صحت کو واپس لانا یہ اس دوائی کا کام ہے
جیون بوٹی
قیمت فی شیشی مع حبوب زد جام عشق ۔ تین روپے
المشتہر
حکیم محمد حسین مالک کارخانہ
مرہم عیسیٰ نولکھا
لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۲۸ - ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۱ - جون ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۴ - جون ۱۹۰۶ء

واذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون

ترجمہ - اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین پر فساد مت مچاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرتے ہیں۔

۱۶ - جون ۱۹۰۶ء - زلزلہ آنے کو ہے

۱۹ - جون ۱۹۰۶ء

میاں منظور محمد کے اس بیٹے کے نام جو بطور نشان ہوگا - بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے۔

(۱) کلمۃ العزیز

(۲) کلمۃ اللہ خاں

(۳) وارڈ

(۴) بشیر الدولہ

(۵) شادی خاں

(۶) عالم کباب

(۷) ناصر الدین

(۸) فاتح الدین

(۹) ھذا یوم مبارک

اخبار قادیان

۱ - حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں کتاب حقیقۃ الوحی کے چھاپنے کا انتظام کیا جا رہا ہے

۲ - حضرت حکیم الامت کا درس قرآن شریف روزانہ حسب معمول مسجد اقصےٰ میں ہوا کرتا ہے۔

۳ - اس ہفتہ میں شیخ رحمت اللہ صاحب سلمہ سے ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ماسٹر احمد حسین صاحب بابو نور الدین صاحب وغیرہ امرت سر سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

عاجز راقم (محمد صادق) کے گھر میں شب درمیانی ۱۵ و ۱۶ جون ۱۹۰۶ء کو یعنی جمعہ کے دن کے بعد کی رات میں ایک بجے کے قریب لڑکی پیدا ہوئی۔ خدا مبارک کرے۔

معذرت

آج کل بوجہ سودیشی کے اخبار کے واسطے کاغذ کے مہیا کرنے میں بہت سے مشکلات ہو رہے ہیں - پروپرائٹر صاحب کو کتنے عرصہ سے نہایت تاکیدی پیغام بھیجے جا رہے ہیں کہ لاہور سے کاغذ جلد ارسال فرما دیں گے اب تک کاغذ نہیں آیا۔ اس واسطے اگر ہفتہ آیندہ کا اخبار دیر سے نکلے یا نہ نکل سکے۔ تو احباب معاف رکھیں۔ اس سال میں اخبار بدر اللہ تعالےٰ کے فضل سے برابر باقاعدہ وقت پر بلا ناغہ نکلتا رہا ہے۔ اور یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایسا لکھنے کی ضرورت پڑی ہے۔

مینجر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۲	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۲	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۲	۷	۳	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
⅛ کالم	۱۲	۷	۴	۱½	۱¼
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲/-

۱ - یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے ہمیں زیادہ کمی رعایت نہ ہو سکیگی - بےفائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہیں

۳ - اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۴ - ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا - اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے - ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا

۵ - اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جن کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو جو مشتہر اخبار لینا چاہیں ان کو قیمت اخبار علیحدہ دینی پڑیگی

اعلان - بھائی جان عبد العزیز رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ذاتی چندہ ریویو اور اخبار بدر کے اشتہارات تقسیم کرنے کے واسطے ہندوستان میں سفر کریں گے - احباب ان کو امداد دیں +

مراسلات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

معظم و مکرم اخیم جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ وہ نظم جو کہ دس جون ۱۹۰۶ء کے اخبار الحکم کے صفحہ ۲ پر عبد العزیز خان عزیز مکذب ودواغی شاگرد داغ دہلوی مرحوم نے پیسہ اخبار مورخہ ۲۶ ۔ مئی ۱۹۰۶ء ہفتہ دار کے صفحہ ۸ پر طبع کرائی تھی اور جسکی تکذیب ہمارے معزز بھائی میر قاسم علی صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی ۔ ومصدق نے بہت زور کے ساتھ نظم میں کی ہے ۔ اس فقیر کی نگاہ سے گزری جس میں دربارہ پیشینگوئی زلزلہ کاذب کی خوب تکذیب کی ہے ۔ قادر ذوالجلال صادق کی تصدیق آج ہی کر دکھلائی ۔ اب بھی اگر عزیز مکذب ودواغی اس سے شرمندہ نہوں تو گویا بڑے باحیا ہیں ۔ اے عزیز مکذب آج کیا خوب جلد آپ کے اس شعر کی تکذیب بذریعہ زلزلہ خداوند عزوجل نے فرمائی ہے ۔ شعر عزیز یہ ہے ۔

ہے غلط آنے نہیں ہیں زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیسا کہاں کے کوچ کر جانے کے دن

اچھا اب بھی اس اعتراض کو چھوڑ دو گے یا نہیں ۔ آج تاریخ ۱۳ جون ہے اور وقت شب ہے اور دس بج کر ۴ منٹ گزرے ہیں کہ ایک سخت دھکہ زلزلہ کا ایسا لگا ہے کہ جس سے مومنوں کے دل تو ضرور دہل گئے ہوں گے اور عزیز مکذب تو ۔ زلزلہ آنا قدیمی بات ہے حادث نہیں کے مصداق ہیں اس سے ان کو کیا غم ہوگا ۔

یہاں پر یہ دھکہ ٹھیک تخمیناً ۴ منٹ تک رہا ہے ۔ میرے بھائی عزیز محمد عبد العزیز احمدی جو کہ اس وقت نماز عشاء پڑھتے تھے ان کو نماز پڑھنی شروع ہوگئی اور تمام قصبہ کے درخت ہل گئے اور طاؤسوں نے جو کہ درختوں پر بیٹھے تھے پھڑپھڑانا شروع کیا گویا ان کے پیر شاخوں پر جمنے مشکل ہوگئے ۔ چونکہ قصبہ ہذا میں درخت بسبب باغات کے ہیں اس واسطے پرند ان پر بہت ہوتے ہیں ۔ جس کی وجہ سے میں نے اس وقت پرندوں کا ذکر کیا ۔ باہر محلہ میں انسانوں کا بھی شور جو کہ زلزلہ کے بارہ میں تھا کچھ کم نہ تھا ۔ بلاقی چپراسی دیوانی جو میرے قریب رہتا ہے بمعہ اپنے اہل وعیال اپنے مکان کی چھت پر جو کہ خام ہے سونے کے واسطے گیا ہوا تھا اور جب زلزلے کا دھکا محسوس ہوا ۔ تو اپنی اہلیہ سے دہشت ناک آواز سے کہنے لگا ۔ چندو کی ماں رام رام بھج ۔ اور آج ہی ہمارے مخالف ہمارا مذاق اور ہنسی کے واسطے صفحہ ۲ الحکم جس میں کہ مکذب ومصدق کے اشعار دربارہ زلزلہ تھے ہم سے طلب کر کے لے گئے تھے ۔ امید کہ اس نشان آسمانی سے وہ بھی شرمندہ ہو کر مومن بننے کی کوشش کریں گے اور غور کریں گے کہ کیسے کیسے فتوحات مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زلزلہ کی پیشگوئیوں کی ثابت ہو رہی ہیں ۔

رقیمہ نیاز

خادم فقیر عبد الرحمن ویٹرنری اسسٹنٹ ٹرانسپورٹ میرٹھ حال رخصتی ۔ بلب گڑھ ضلع دہلی ۔

رسید زر

۲۴ ۔ مئی ۱۹۰۶ء ۔ عطار رحمت اللہ صاحب
۲۴ ۔ ۔ ۔ ۱۱۱۱ ۔ الٰہی بخش صاحب
۲۴ ۔ ۔ ۔ ۸ ۔ نور احمد صاحب مدرس
۲۴ ۔ ۔ ۔ سردار خان صاحب
۲۴ ۔ ۔ ۔ ۲۷ ۔ احمد جان صاحب
۲۴ ۔ ۔ ۔ محمد صدیق صاحب
۲۵ ۔ ۔ ۔ ۱۷ ۔ میر عابد علی شاہ صاحب
۲۵ ۔ ۔ ۔ عبد الکریم صاحب
۲۵ ۔ ۔ ۔ ۸۱ قادر خان صاحب
ناظر ضیاء الدین صاحب قادیان
۲۷ ۔ مئی ۱۹۰۶ء ۔ ۱۱۳ منشی اللہ دتا صاحب
۲۸ ۔ ۔ ۔ ۵۷ منشی نبی بخش صاحب
۲۸ ۔ ۔ ۔ ۲۱ ۔ محمد دین صاحب
۲۸ ۔ ۔ ۔ مہر دین احمد دین زمیندار
۲۹ ۔ ۔ ۔ ۱۴۶ ۔ منشی محمد اعظم صاحب
۲۹ ۔ ۔ ۔ عبد الرحمان صاحب
۲۹ ۔ ۔ ۔ شوق محمد صاحب
۳۰ ۔ ۔ ۔ مولا بخش صاحب
۳۱ ۔ ۔ ۔ عبد الرحمان صاحب
یکم جون ۱۹۰۶ء ۔ ۵۸ ۔ نجم الدین صاحب
۔ ۔ ۔ واحد علی صاحب
۔ ۔ ۔ ۱۴۳ ۔ قاضی سلطان احمد صاحب
۔ ۔ ۔ ۱۵۴ ۔ شیخ محمد حسن صاحب
۲ ۔ ۔ ۔ ۸۴۷ ۔ منشی رحمت خان صاحب
۳ ۔ ۔ ۔ ۱۱۴ ۔ عبد الحی خان صاحب
۴ ۔ ۔ ۔ ڈاکٹر فقیر احمد خان صاحب
۷ ۔ ۔ ۔ مولوی محمد حسین صاحب اجرت اشتہار

۷ ۔ ۹ جون ۱۹۰۶ء ۔ عبد الخالق صاحب
۔ ۔ ۔ شیخ فتح محمد صاحب
۔ ۔ ۔ ملک شاہباز خان صاحب
۔ ۔ ۔ ۱۰۰ فتح محمد صاحب
۱۲ ۔ ۔ ۔ محمد معین صاحب
۱۲ ۔ ۔ ۔ ۵۵۲ ۔ میر اکبر صاحب
۱۲ ۔ ۔ ۔ ۱۱۴ ۔ ......
۱۲ ۔ ۔ ۔ ۶۹ ۔ مولوی محمد احسن
۱۲ ۔ ۔ ۔ ۲۶۹ } عبد السبحان امام الدین صاحب
۱۲ ۔ ۔ ۔ ۵۷
۱۲ ۔ ۔ ۔ ۱۱۴ ۔ فدا علی خان صاحب
۱۲ ۔ ۔ ۔ نظام الدین صاحب
۱۲ ۔ ۔ ۔ ۲۰۰ ۔ رحمت محمد خان صاحب
۱۲ ۔ ۔ ۔ عبد العزیز صاحب
۱۲ ۔ ۔ ۔ ۔ امام بخش صاحب
۱۳ ۔ ۔ ۔ ۱۳۲ ۔ بابو محمد حسین صاحب
۱۳ ۔ ۔ ۔ میاں اعظم صاحب
۱۴ ۔ ۔ ۔ میاں محمد الدین صاحب کونسل جدہ
۱۴ ۔ ۔ ۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ } اجرت اشتہار
۱۴ ۔ ۔ ۔
۱۵ ۔ ۔ ۔ محمد سعید صاحب ہوشنگ آباد
۱۶ ۔ ۔ ۔ مدد علی خان صاحب
۱۶ ۔ ۔ ۔ ۔ امام خان صاحب
۱۶ ۔ ۔ ۔ عبد الرحمان صاحب
۱۶ ۔ ۔ ۔ بھائی جان عبد العزیز صاحب
۱۸ ۔ ۔ ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی } اجرت اشتہار
۱۹ ۔ ۔ ۔ سلطان احمد اجرت اشتہار } معرفت شیخ محمد نصیب صاحب

نمونہ مفت ملتا ہے نمک سلیمانی جو امراض معدہ کا کلی اور نفیس علاج قیمت فی شیشی ۸ ۔ انگریزی ویونانی میڈیسن کمپنی امرتسر سے طلب کرو ۔ پچاس روپیہ انعام ۔ اس صاحب کو دئے جائیں گے جو ہمارے نمک سلیمانی کو معدہ کے کسی مرض کیلئے غیر مفید ثابت کرے قیمت فی شیشی ۸ ۔ انگریزی ویونانی میڈیسن کمپنی امرتسر + ہر ایک کے پاس کیا ہونا چاہئے ۔ نمک سلیمانی جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے قیمت فی شیشی ۸ ۔ انگریزی ویونانی میڈیسن کمپنی امرتسر + عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں نمک سلیمانی کے استعمال سے قیمت فی شیشی ۸ ۔ انگریزی و یونانی میڈیسن کمپنی امرتسر +

نظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَلسَّلام اے ہادیٔ راہِ ہُدےٰ
اَلسَّلام اے معدنِ صدق و صفا
اَلسَّلام اے قامعِ کذب و دروغ
اَلسَّلام اے منبعِ نورِ خدا
اَلسَّلام اے دافعِ شرک از جہان
اَلسَّلام اے دافعِ جور و جفا
اَلسَّلام اے ابرِ فضلِ ذوالجلال
اَلسَّلام اے مظہرِ انوارِ ہا
اَلسَّلام اے مہدیٔ آخر زماں
اَلسَّلام اے جائے تو دارالشفا
اَلسَّلام اے رہنمائے گمرہاں
اَلسَّلام اے مخزنِ اسرارہا
اَلسَّلام اے پیشوا اے مومناں
اَلسَّلام اے قاطعِ زنارہا
اَلسَّلام اے مغزِ ہندوستان
اَلسَّلام اے سرورِ اہلِ وفا
اَلسَّلام اے خوئے تو خوئے نبیؐ
اَلسَّلام اے روئے تو شمس الضحےٰ
اَلسَّلام اے موئے تو عنبر فشاں
اَلسَّلام اے روئے تو بدر الدجےٰ
اَلسَّلام اے دافعِ ظلمات و کفر
اَلسَّلام اے شافعِ روزِ جزا
اَلسَّلام اے فخرِ سردارِ رُسلؐ
اَلسَّلام اے پس روِ تو اولیا
اَلسَّلام اے شمعِ جمعِ آخرین
اَلسَّلام اے یاورِ ہر دو سرا
اَلسَّلام اے کعبۂ انوارِ حق
اَلسَّلام اے قبلۂ اہلِ صفا
اَلسَّلام اے شہرِ دین آباد شد
اَلسَّلام اے بحرِ انوارِ آلہ
اَلسَّلام اے گلبنِ باغِ نبی
اَلسَّلام اے دستگیرِ دوسرا
اَلسَّلام اے فتنہ را شد پشت خم
اَلسَّلام اے صلح در ارض و سما
اَلسَّلام اے درگہت دارالامان
اَلسَّلام اے سایۂ لطفِ خدا
اَلسَّلام اے قادیان آراستی
اَلسَّلام اے قاتلِ کفارہا
اَلسَّلام اے بیکساں راکس تو ئی
اَلسَّلام اے دردِ دلہا را دوا
اَلسَّلام اے کانِ عرفان اَلسَّلام
اَلسَّلام اے لعلِ تاباں رہنما
از طفیلِ مقدمت مے شد خلاص
بیٹے مریم ز الزاماتِ ہا
کورچشماں را نظر سُوئے سما
مہر از مغرب بیاید بہرِ ما
لیک خورشیدِ جہان از شرقِ ہند
جلوہ زد از گفتۂ خیر الورےٰ
شپران را دیدۂ حق بین کجا
نور بینند از در و دیوارہا
کے شود منظور در درگاہِ تو
کفش بردارے کنم شام و صبا
در دلِ مہجور ہست ایں آرزو
یک نظر کن چشمِ رحمت برکشا

خاکسار پیر غلام احمد مہجور متوطن کشمیر علاقہ چرار شریف
طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی قادیان دارالامان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رپورٹ جلسہ جماعت احمدیہ ضلع گجرات

چند ہمدردان ملت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ الوصیت کو پڑھ کر یہ تجویز قرار دی کہ ہر دو ماہ کے بعد ایک خاص مقام پر جماعت احمدی کا جلسہ منعقد کیا جاوے جہاں قرب و جوار کے احباب و اصحاب جمع ہو کر اپنی بہتری کی تجاویز و بہبودی کی تدابیر سوچیں اور اپنے میں جو جو نقص ہیں۔ ان کو محسوس کر کے دور کرنے کی کوشش کریں اور آپس میں برادرانہ تعلقات محبت قائم اور رشتہ اخوت کو مستحکم کر کے آخرین منہم لما یلحقوا بہم میں داخل ہوں سب سے بڑھکر یہ کہ اشاعت اسلام وغیرہ مدات کی خاطر چندہ باقاعدہ قائم کیا جائے اور اس کے متعلق پر زور تحریک کی جائے

پچھلے دنوں مقام ہیلاں میں ایک مختصر سا جلسہ ہوا مگر بوجہ نہ ہونے کسی منتظم و مہتمم کے ابتدائی حالت میں رہا۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے دوسرا جلسہ موضع رتمل تحصیل پھالیہ میں مجی مرحوم ڈاکٹر رحمت علی صاحب غفر اللہ کے بھائی پیر برکت علی صاحب کی سعی جمیلہ سے انعقاد پذیر ہوا چونکہ یہ مقام حضرت نوشہ صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار کی وجہ یوں بھی ایک بت کدہ ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی توحید و جلال کا بالخصوص ذکر کرنے کے لئے ضرور یہ جلسہ یہیں ہونا چاہیئے تھا۔ (بت کدہ میں نے اس لئے کہا کہ بچشم خود سینکڑوں آدمیوں کو صف بستہ گوہر شاہ کی قبر پر امت مرحومہ کے ناخلفوں کو سجدہ کرتے دیکھا۔ اللہ اکبر۔ رسول الثقلین کی اُمت اور یہ کرتوت۔ جگر اچانک پھٹ گیا اور چشم پُر آب ہو گئی۔ جب یہ رنج وہ دل شکن سین دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ابھی کوئی زلزلہ آتا ہے۔ اور اس مقام کو اُلٹ دیتا ہے۔ جو لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ ہمیں امام کی کیا ضرورت۔ لوگ بدستور متقی و پرہیزگار ہیں وہ اس نظارے کو دیکھیں اور آہ حسرت بھریں) چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پیر امام الدین صاحب نے تمام قرب و جوار میں دورہ کر کے اپنے بھائیوں سے شمولیت کے لئے دستخط کرائے اور دو یا سہ بارہ یاد دہانیاں کیں۔ گو تاریخ مقررہ پر اکثر صاحبان نے الکرام اذا وعدوا وفوا یعنی والمؤمنون بعہدہم کی تعمیل کر کے نہ دکھائی۔ مگر تاہم کافی بلکہ کافی سے بڑھکر رونق ہو گئی۔ ان نہ آنے والوں میں سے صوفی غلام رسول صاحب کے وعدہ خلافی کو خاص طور سے نوٹ کیا گیا۔ جو سب کی رنجیدگی کا موجب ہوا۔ گو میں اپنے پیارے بھائی پر حسن ظن رکھتا ہوں مگر ان سے کوئی خاص اطلاع تا حال نہیں پہنچی۔ ایسا طرز عمل اور بھی قابل افسوس ہو جاتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکے آف گجرات باایں ضعف و نحافت و دائمی علالت کے اتنے کوس کا سفر برداشت کر کے دو دن پہلے ہی پہنچ چکے تھے اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی باوجود اپنی بیوی کی فوتیدگی کے اپنے چھوٹے بچے کو کندھوں پر اٹھائے (کیوں کہ وہ ان کے بغیر تنہا نہ رہ سکتے تھے) ایک دن اوّل پہنچ گئے۔ آپ ایک واعظ خوش بیان ہیں۔ اور آپ کا وعظ شرک و بدعت کی تردید سے لبریز بعض لطائف کے سبب مزا دے جاتا ہے۔ اُمید ہے کہ جماعت کی توجہ سے ان کی خانہ آبادی ہو جائے۔ تو پھر وہ آزاد ہو کر خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت ادا کر سکیں گے اور قاضی صاحب کے مضامین احمدی گوجراتی کے نام سے تو دو تین سالوں سے الحکم و بدر کے ناظرین دیکھتے ہیں ان سے انٹروڈیوس کرنے کی ضرورت نہیں۔

جمعہ ۸ - جون ۱۹۰۶ء کی دوپہر تک رجوعہ - ہیلاں - دہیر وغیر ذالک سے احباب آ گئے۔ خطبہ سے پہلے قاضی صاحب نے یا ایھا الذین امنوا لا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون۔ پر چند منٹ تقریر دلپذیر کی۔ اور گوش دل سے سننے کی ہدایت کی۔ ورنہ ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون کا زجر

موجود ہے۔ خطبہ حافظ وزیرآبادی نے پڑھا آپ نے قل عمرین ہم کا وعظ وسارعوا الیٰ مغفرۃ من ربکم سے شروع کیا۔ دنیا گذشتنی اور گذاشتنی ہے۔ اس بات کی چند مثالیں دے کر موجودہ نسل کو ان کے خلائف قرار دیتے ہوئے جتایا کہ موت سر پر کھڑی ہے پس دوڑو اور جو کچھ کرنا ہے کر لو۔ ایک مرتبہ نہر پر پانی کے لئے اتنی کوشش اور جنت (جس کا رقبہ آسمان و زمین سے بڑا ہے) کے لئے یہ سستی۔ یہ زمین متقیوں کے لئے ہے۔ جن کی یہ صفات ہیں۔ خوش حالی و تنگدستی میں خرچ کرتے ہیں یہاں پر آپ نے انفاق فی سبیل اللہ کے ثواب و برکات کے متعلق بہت سی آیتیں مثل مثل الذین ینفقون اموالہم کے سنائیں۔ وہ اسی زمانہ کی طرف اشارہ ہے پس تم بیعت کے اقرار پر نظر کر کے ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسہم آیۃ پر پورا پورا عمل کر دکھاؤ۔ پھر والکاظمین الغیظ پر کچھ تقریر کی۔ اور انیر پر ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین پر اسے ختم کیا اور ہمت سے کام لینے کی تاکید کی۔ بعد از نماز جمعہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ قرآن شریف سے افتتاح ہوا۔ بعد ازاں قاضی صاحب نے اپنی تقریر مسئلہ خیرات پر سامعین کی رعایت کے خیال سے پنجابی زبان میں شروع کی۔ پورے سوا دو گھنٹے تک آپ نے نہایت بسط سے اس کے تمام پہلوؤں کو دکھایا۔ یہ تقریر علیحدہ چھپیگی۔ فی الحال اس کے عنوان بطور خلاصہ بتائے جاتے ہیں (۱) جنت الذین ینفقون فی السراء والضراء کے لئے ہے (۲) جو سونا چاندی دباتے اور فی سبیل اللہ خرچ نہیں کرتے ان کے لئے عذاب ہے۔ ترش روئی کے سبب ماتھے پر داغ اور بے رخی کے سبب پہلو پر اور پیٹھ پھیرنے کے سبب پشت پر داغ لگایا جائے گا۔ ایسا ہی جو بخل اختیار کرتے اور لوگوں کو بھی بخل کی تحریک کرتے اور خدا کے انعام چھپاتے ہیں۔ ایسے کافروں کے لئے عذاب ذلت ہے۔ (۳) قارون کا حال قرآن کریم سے اور اس کا انجام۔ باغ والوں کا قصہ (سورہ نٓ) (۴) دولت مندی بخیلوں کے لئے وبال جان ہے۔ انما یرید اللہ لیعذبہم بھا فی الحیٰوۃ الدنیا۔ (۵) دولتمند کئی نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے (۶) خدا کے دین میں پہلے اس اذلنا بادی الرای۔ میں داخل ہوتے ہیں (۷) دینے کے قواعد۔ من۔ اذی۔ ریا۔ خبیث شے سے خالی ہو۔ فقر سے مت ڈرو۔ کہ یہ شیطان کا وسوسہ ہے۔ محض ابتغاء وجہ اللہ ہو (۸) خیرات کے مصارف۔ مستحق غیر مستحق کی تمیز۔ سوال کرنا ایک ذلت ہے۔ (۹) تمام باتوں سے بچنے کے لئے اپنے امام موعود کے پاس بھیجدے نہ ریا نہ من نہ اذیٰ نہ مستحق وغیر مستحق کا جھگڑا ہے۔ جب نقود ایمان سپرد کر دئے تو یہ نقود تسلیم کرنے میں کیا تامل ہے؟ (۱۰) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی چندہ وصول کرتے۔ اس وصول کرنے کا قرآن میں (۱۱) منافقین کے اس چندہ کی نسبت اعتراضات (۱۲) چندے کو چٹی سمجھنے والے اور موجب قربات جاننے والے دو فریق زمانہ نبوی میں (۱۳) جنگ تبوک کا حال حضرت ابوبکر و عمر۔ عثمان رضی اللہ عنہم کی مالی جانی امداد۔ ابو عقیل انصاری کا قصہ غرض یہ تقریر بلحاظ طرز استدلال و شستگی بیان و جامعیت و مانعیت کے قابل قدر تھی۔ بعد نماز عصر چھ سات رزولیوشن پاس ہوئے اور سب بھائیوں نے اقرار کیا کہ ہم نماز اپنے اول وقت پر باجماعت ٹھہر ٹھہر کر ادا کریں گے اور جمعہ کے لئے کاروبار دنیاوی چھوڑ کر بالضرور مسجد میں حاضر ہو جائیں گے اور اپنے گھر کی مستورات کو نمازی بنانے میں خاص کوشش کریں گے (۲) چندہ خاص اہتمام سے باقاعدہ بھیجیں گے۔ چنانچہ قاضی صاحب کی تقریر کے انجام پر ۱۲ روپیہ کے قریب چندہ جمع بھی ہو گیا تھا (۳) ایک دوسرے کی ہمدردی شادی و غمی تجہیز و تکفین و جنازہ کے لئے چار چار پانچ پانچ کوس سے بھی بشرط ضرورت کاروبار چھوڑ کر حاضر ہو جائیں گے۔ اس لئے کہ بعض جگہ ایک دو آدمی احمدی ہوتے ہیں اور مخالف ان کی چارپائی تک اٹھانے کے روادار نہیں ہوتے۔ اتباع رسم و رواج ایسے مواقعہ پر چھوڑ کر محض سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کریں گے۔ رشتہ ومدیان آپس میں کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔

عشاء کے وقت حافظ صاحب کا عام وعظ ہوا۔ رکوع تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ والا تھا شرک و بدعت کی پورے طور سے تردید کرتے ہوئے حضرت امام الزمان علیہ السلام کی صداقت و دجال وغیرہ کی حقیقت بیان کی گئی۔ جو پسند ہوئی۔ صبح قاضی صاحب نے بعد نماز فجر قل ھو اللہ پر ایک لطیف تقریر کی اور اس کے ثلث القرآن کہنے کا سبب بتاتے ہوئے ایک لطیفہ بیان کیا کہ ملاؤں کا خیال ہے۔ جو عیسیٰ علیہ السلام کے صفات ہیں۔ ان کی رو سے یہ سورۃ ان پر صادق آتی ہے۔ جو بڑی بھاری غلطی ہے۔ موضع رجوعہ میں جہاں پچھلے دنوں ایک بھاری جماعت تھی اور اب بوجہ نہ ہونے کسی اہتمام کنندہ کے کچھ سستی جا رہی تھی ایک مسجد کی بنا کی تحریک کی گئی کیونکہ پہلی مسجد سے مخالفین روکتے ہیں۔ یہ تجویز بھی بہت زور لگانے کے بعد منظور ہوئی اور آئندہ جلسہ بھی اگست کو وہیں قرار پایا۔ پیر صاحب نے دعوت و مہمان نوازی کا انتظام یعنی اپنی میزبانی کے فرائض کو بوجہ احسن ادا کیا۔ اور تمام خرچ مشہد اٹھایا میں چاہتا ہوں کہ تمام اضلاع میں ایسے ہی جلسے ضرور ہوا کریں۔ پھر امید ہے کہ عبدالحکیم ایسوں کو بے ہودہ اعتراضات کا موقعہ نہ ملیگا۔

سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع گوجرات

۱۱۔ جون ۱۹۰۶ء

التماس

اگر کسی صاحب کے پاس پیارے حضرت چودھری الہ داد خاں صاحب مرحوم طیب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کی تصویر الگ یا گروپ میں ہو تو وہ براہ عنایت و مہربانی عاجز کے پاس ارسال فرماویں۔ بعد نقل اصل بمعہ ایک کاپی نقل کے واپس ارسال ہوگی۔

عاجز ابو سعید عرب از قادیان

نماز جنازہ

مستری نذیر محمد صاحب ساکن شہر رڑکی اس دار فانی سے انتقال کر گئے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ پڑھیں۔

محمد حیات اپر کلاس از رڑکی کالج

اناجیل کی بے اعتباری

یورپ کے محققین کی مہربانی سے آئے دن انجیلوں کا کوئی نہ کوئی ٹکڑا مصر یا بابل یا شام کے کھنڈرات میں سے نکلتا رہتا ہے۔ معلوم نہیں بیچاری انجیل کی قسمت کیسی تھی۔ جو شہروں کے تباہ ہونے کے ساتھ ہی تباہ ہو گئی اور اب انیس سو سال کے بعد اس کے پھٹے اور پراگندہ اوراق نکلنے شروع ہوئے ہیں کیا یہ کتاب بھی دنیا میں کسی وقعت کی نگاہ سے دیکھا جانے کے لائق ہو سکتی ہے۔ ذیل میں ہم ایک تازہ انجیل کا ذکر چھاپتے ہیں جو کہ ایک دوست نے ارسال فرمایا ہے۔

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ذیل میں سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور سے ایک مضمون ترجمہ کرکے آپ کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں یہ مضمون ماہ حال کو چھپا ہے۔ جس سے عیسائیوں کی گمراہی اور ضلالت پر روشنی پڑتی ہے۔ کیونکہ خود مضمون سے معلوم ہوگا کہ بڑے بڑے پادریوں میں اس سے بہت ہل چل پیدا ہو گئی ہے۔ یہ لوگ ہمارے جائز اعتراض پر کہ ان کے پاس اصلی انجیل نہیں ہے۔ بہت کچھ بے جا طور پر ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش بے فائدہ کرتے ہیں۔ اور پھر اپنے ہاتھوں سے "ایک گم شدہ انجیل" کے عنوان سے مضامین لکھ کر اپنے ہاتھوں سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارتے ہیں۔ اور میں وہ ترجمہ پیش کرتا ہوں اور آپ کی خدمت میں تحریک کرتا ہوں کہ آپ اور آپ کے معزز ناظرین اس امر کی طرف توجہ مبذول فرماویں کہ اس قسم کے مضامین جو اخباروں میں چھپتے رہتے ہیں ان کو یکجا طور پر اکٹھا کرنے کی سعی فرماویں۔ اور پھر وہ سب مضامین ایک کتاب کی صورت میں یکجائی طور پر چھپوائے جائیں میرے ناقص رائے میں اس سے کسر صلیب میں بہت کچھ مدد ملے گی۔

ایک گم شدہ انجیل

حضرت مسیح کے ایک وعظ کے ٹکڑے کا دریافت کیا جانا۔ ذیل میں لکھتا ہے کہ یہ بات کہ ڈاکٹر بی۔ پی گرنفل اور ڈاکٹر اے۔ ایس ہنٹ صاحبان نے مشتہر کی ہے کہ ایک گم شدہ انجیل کا ٹکڑا جنوبی مصر کے ایک مقام مسمّٰی آکسی رنکس میں پایا گیا ہے۔ پادریوں کے حلقے میں سخت گھبراہٹ پیدا کر رہی ہے کیونکہ یہ ٹکڑا مسیح کے ان اقوال سے جو اس جگہ پہلے ملے تھے۔ بہت کچھ مختلف ہے۔ ڈیلی میل کے ایک وکیل نے خود اس ٹکڑے کو کوئینز کالج آکسفورڈ میں ملاحظہ کیا ہے۔ یہ ایک قسم کے لکھنے کے چمڑے کا چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ کرم خوردہ اور سولہ صدیوں کی مدت دراز کے باعث زرد شدہ ہے۔ لیکن بھی تک بالکل صاف صاف پڑھا جا سکتا ہے۔ تحریر بہت ہی باریک ہے لیکن یونانی حروف کا اور ابتدائی حروف کا سرخ رنگ بالکل واضح واضح ہے۔ ڈاکٹر گرنفل صاحب کا قول ہے کہ یہ یقیناً ان اناجیل کا حصہ نہیں ہے جو اب مروج و سائر ہیں۔ لیکن میں اس کی مذہبی حیثیت کو پیشوایان مذہب پر چھوڑتا ہوں۔ علمی رو سے یہ ٹکڑہ بہت اچھی طرح سے لکھا ہوا ہے۔ اس صفحے پر کوئی قریباً تین سو لفظ ہیں۔

اس کا آغاز ایک تقریر کے وسط سے شروع ہوتا ہے۔ یسوع اور اس کے شاگرد ایک ہیکل میں داخل ہوئے ہیں اور وہاں ایک فریسی سے دوچار ہوتے ہیں جو ان کو اس لئے ڈانٹتا ہے کہ وہ وضو کے بعض حصے کو عمل میں نہیں لائے۔ یسوع فریسی سے پوچھتا ہے کہ اس نے کیا کیا ہے اور اس کے جواب میں وہ وضو کے باریک مسائل کو بیان کرتا ہے یہ بات ہمارے لئے بہت دلچسپی کی ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے کبھی کوئی سند ایسی نہیں ملی ہے جیسے کہ فریسی بیان کرتا ہے۔ اس کے بعد یسوع بڑے زور سے مگر فصیح لفظوں میں محض ظاہری صفائی کی تردید کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے چونکہ ایسا ... اور میرے شاگردوں نے زندگی کے پانی سے وضو کیا ہے ایک اور نیا امر جو اس ٹکڑے سے ظاہر ہوتا ہے ہیکل کے ایک حصے کا پیلا نام ہے جس کو ہیگنیٹیریون کہتے تھے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ اس کا پہلے کبھی ذکر نہیں تھا۔

آکسی رنکس میں ایک دفعہ خانقاہیں تھیں جن میں چار ہزار راہب رہا کرتے تھے اور ہر دو ڈاکٹر صاحبان وہاں مٹی کے ڈھیروں میں کام کر رہے ہیں۔ جو ایک دفعہ اس شہر کے طومار خاک ہے۔

مرسلہ عاجز منشی اللہ دتا ہیڈ ٹیچر سپیل کوٹ

امریکہ۔ امریکہ کے انگریزی اخبار وٹنس سے معلوم ہوتا ہے کہ حاجی علی منصور جو الجیریا کے باشندے اور یارکر ... کاؤنٹی کے ٹریجرسٹ ہیں۔ شہر بوسٹن واقع صوبہ متحدہ امریکہ میں ایک جامع مسجد کی تعمیر کے لئے کوشش کر رہے ہیں تاکہ وہاں کے ۵۰۰ مسلمانوں کے لئے ایک جامع اسلامی تنظیم کر سکیں۔ حاجی صاحب ان کو دین اسلام کے اصول اور انگریزی زبان کی تعلیم بھی دیں گے۔

ممالک عثمانیہ کی خبریں سلطان روم نے اعلیٰ درجہ کے ۶۶ تعلیم یافتہ لڑکوں کو دنیا کے اعلیٰ درس گاہوں میں کہ وہاں علوم عالیہ کی تعلیم ختم کرکے اپنے ملک میں علمی اصلاح سالفہ سے آراستہ ہو کر واپس آئیں۔ ان کی ترتیب حسب ذیل ہے۔ جرمنی میں ۱۵۔ انگلستان ۱۴۔ فرانس ۱۳ امریکہ ۴۔ بلجیم ۶۔ جاپان ۸۔ آسٹریا ۳۔

سلانیک۔ عثمانی حکومت نے شہر سلانیک میں ایک بڑے طبی کالج کھولنے کا قصد کیا ہے۔ اس کالج میں علم طب کے ۴۲ قسموں کا درس دیا جائے گا

فلورینہ سلطان روم ایک عالی شان شفاخانہ شہر فلورینہ میں بنوانے والے ہیں۔ جو بہت جلد تعمیر ہوگا۔

بصرہ۔ بصرہ میں سلطان نے ایک مدرسہ بننے کا حکم دیا ہے اور چونکہ ان اطراف کو مدرسہ کی سخت ضرورت ہے لہٰذا لوازم تعمیر کے بہت جلد فراہم کر دینے کا حکم صادر ہوا ہے شہر سیزر واقع صوبہ ... میں بھی ایک مدرسہ بننے والا ہے۔

قوصوہ۔ گورنمنٹ ترکی نے ایک کمیٹی اس لئے قائم کی ہے کہ صوبہ قوصوہ میں اشاعت علوم و تعمیم مدارس کے لئے جو ضروری وسائل درکار ہیں ان کی رپورٹ کرے

جدیدہ۔ برف کا ایک بڑا کارخانہ جدیدہ واقع ... میں کھلا ہے۔ جو بڑے بڑے کارخانوں سے عظمت میں بڑھا ہوا ہے۔

حربیہ عثمانیہ۔ جو جہاز کہ ترسانہ (کارخانہ جہاز سازی) واقع قسطنطنیہ میں زیر تعمیر تھے وہ طیار ہو گئے اور جن توپوں کی طیاری کا کارخانہ کراپ کو سلطان کی گورنمنٹ نے حکم دیا تھا۔ ان میں بھی بعض طیار ہو گئیں۔ منیجر کارخانہ نے گورنمنٹ کو خبر دی ہے کہ بالکل نئے طرز کی بھاری بھاری توپوں کی ایک تعداد طیار ہے۔

صاموراء۔ صوبہ صامورا کے مسلمانوں نے صوبہ مذکور کے فقراء و مساکین کی اعانت کے لئے ایک خیراتی انجمن قائم کرنے کا قصد کیا ہے۔

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کرادیں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اپنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر دیا جاویگا۔ اس اشتہار کو ایک معمولی تصور نفرماویں۔ بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں ایک اکیلا کارخانہ یہ ہے جس کی ملک بھر میں دھوم مچ گئی ہے۔ اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر محمد حسین طبیب۔ احمد آبادی مہتمم کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب۔ محلہ معماراں

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اوّل ہی اوّل ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی ۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اوّل ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ قیمت صرف ۸ر

سنون دندان ۔ لو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے۔ کیوں کہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں منہ سے بدبو آوے۔ دانت میں پس ایک دفعہ لگائیے پھر ریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہو صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیاں ۔ یہ دوا اسم بامسمّی ہے جو صاحبان اپنی قوت کو خاتمہ دیکھتے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت اخراج نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان جوہر کا استعمال کریں پھر دیکھئے آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے خاتمہ کی ہوئیے جو بوجب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کرتی ہیں ایسے کمزوروں کیلئے آبحیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۶ر

المشتہر حکیم سردار حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڑھ ضلع دہلی

البیان

ایک علمی تاریخی رسالہ

قیمت سالانہ پیشگی ۔ ۔ ۔ چار روپیہ (للعہ)
مقام اشاعت ۔ ۔ ۔ دفتر البیان لکھنو
زبان ۔ ۔ ۔ عربی مع اردو ترجمہ

نوٹ ۔ یہ رسالہ پہلے ماہوار شائع ہوتا تھا اور یہی قیمت تھی سال جدید سے اب پندرہ روزہ شائع ہوتا ہے اور قیمت صرف چار روپیہ ہے۔ ہر نمبر کی ضخامت معمولاً دو جزو ہوتی ہے صفحہ میں عموماً دو کالم ہوتے ہیں۔ ایک میں فصیح عربی اور دوسرے میں بامحاورہ اردو ترجمہ۔ مضامین تحقیق سے لکھے جاتے ہیں اور اسلامی خبریں بکثرت ہوتی ہیں۔

(درخواستیں باجازت ویلیو آنی چاہئیں)

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینجر۔ روزانہ اخبار عام لاہور

ضیاء الاسلام

اگر اب تک آپ نے ملاحظہ نہ فرمایا ہو تو ضرور منگوا کر ملاحظہ فرمائیے کیونکہ اس میں محاسن اسلام کے متعلق ایسے زبردست فلسفیانہ مضامین ہوتے ہیں جن کے ملاحظہ کے بعد نہ تو مخالفین کی تحریرات سے کوئی مسلمان متاثر ہو سکتا ہے اور نہ مخالفوں کو ہی اس کے جواب کی ہمت ہو سکتی ہے اس کے مقاصد یہ ہیں کہ مغربی سائنس اور جدید فلسفہ کے جو حملے اسلام پر ہو رہے ہیں انکی تردید نہایت متانت اور عقلی دلائل سے کرنا اور اسی سائنس و فلسفے سے صداقت اسلام ثابت کرنا آریہ اور عیسائی حضرات کے بیہودہ الزامات کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی نہایت ہی مہذب و رنگین پیرایہ میں دور کرنا اسلام کی برکات اور خوبیاں اور جملہ دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت کو ثابت کرنا سلف صالحین کے حالات سے قوم میں نئی روح پھونکنا آخری حصہ میں علم دوست حضرات کی دلچسپی کیواسطے اخلاق۔ تمدن تاریخ۔ معاشرت۔ صنعت و حرفت کے مضامین لکھنا۔

غرضیکہ یہ رسالہ ہر حیثیت سے قابل قدر ہے۔ ہر عربی مہینہ کی ٹھیک پندرہ تاریخ کو ۴۰ لغایت ۵۰ صفحہ کے حجم کے ساتھ شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ عہ طلباء و واعظین سے عہ معہ محصول پیشگی پورا چندہ ادا کرنیوالے حضرات کو تاریخ جنگ روس و جاپان ہر دو حصہ قیمتی عہ مفت۔

المشتہر۔ مینجر ضیاء الاسلام۔ مرادآباد

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سُست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اسقدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سُست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے اور دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی چھا جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردّی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سُست اعضاء کے اندر گھس کر اسکو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی بڑی بجلی ولائیت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلاء طیار کرکے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ پٹھے موٹے ہو جاویں اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی ہی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی بھیجی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو جاوے۔ مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصولڈاک۔ درخواست آنے پر فہرست مفت۔

ولائیت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان میں نہایت مقوی اجزا ہیں مثلاً فولاد۔ کونین۔ ڈائمیانہ۔ کوکا نکس۔ وامیکا۔ سنہا۔ فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولائیت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے۔ میڈان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے۔ قیمت فی بکس ۴۰ گولی معہ محصولڈاک ۱۲ (ڈیڑھ روپیہ)

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ یہ ہے۔ **مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات**

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR – QADIAN

منتظر خوشباش کامدوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

۱۹ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ جون ۵ جولائی ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ لوہم با تو گر آئی چہ با قادیاں بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۲۶-۲۷-۲۸

سلسلہ القدیم جلد ۵

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جنکو ہمیشہ پرچہ اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۵

معاونین درجہ دوم جنکو ہمیشہ پرچہ اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عار

عام قیمت للعہ سے فی پرچہ ۳ جو صاحب تاریخ اجرائے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے ان سے بحساب للعہ لیجاویگی

نمونے کے پرچہ کیواسطے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہیئے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

... منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار کند از اشقیاء است

یکدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۹ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۲-جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

۱۔ ادعونی استجب لکم۔
ترجمہ۔ مجھ سے دعا مانگ میں قبول کروں گا

(۲) انّی مع الافواج اٰتیک بغتۃ۔
ترجمہ۔ میں فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤں گا

شب ماقبل ۹۔ جون سنہ ۱۹۰۶ء۔ میرا لڑکا مبارک احمد سلمہ کی شدت عوارض کی وجہ سے سخت تکلیف میں تھا اور شدت خارش میں اپنے بدن کی بوٹیاں توڑ تا تھا۔ اور نیند نہیں آتی تھی۔ اور سخت اضطراب اور گھبراہٹ تھی۔ اس وقت میں نے اس کے لئے دعا کی۔ ابھی میں دعا میں مشغول ہی تھا کہ کشفی حالت مجھ پر طاری ہو گئی اور دیکھا کہ مبارک احمد کے بستر پر چھوٹے چوہوں کی شکل پر بہت سے جانور ہیں اور اس کو کاٹ رہے ہیں تب ایک شخص نے وہ سب جانور بستر پر سے اٹھا کر ایک چادر میں باندھ دئے اور کہا کہ ان کو پھینک دو۔ پھر کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا آرام میں آگیا اور تکلیف کا نام و نشان نہ رہا اور آرام سے سو گیا اور صحت یاب ہو گیا

فالحمد للہ علی ذالک

معذرت

معزز ناظرین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اخبار بدر دو ہفتہ غیر حاضر رہا جس کی وجہ کسی قدر پرچہ ۲۵ میں عرض کی گئی تھی اور بعض اور وجوہات بھی ہوئے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں ان دو پرچوں کی کمی پوری کرنے کے واسطے تین چار ہفتوں کے اخبارات میں زائد صفحے بڑھائے جائیں گے چنانچہ یہ پرچہ بجائے ۱۲ صفحہ کے ۱۶ صفحہ پر شائع ہوتا ہے۔ ایسا ہی بعض وجوہات اس قسم کے پیدا ہوتے رہے ہیں کہ گذشتہ چند پرچوں میں ترتیب مضامین کی طرف کافی توجہ نہیں ہو لی اور نیز کثرت اشتہارات کے سبب بعض اشتہار متن میں آگئے۔ چوں کہ کارخانہ کا مطبع یعنی چھاپنے والی کل ایک ہی ہے۔ اس واسطے زائد اوراق لگانے کا انتظام جلدی سے نہ ہو سکتا تھا اور بعض دوستوں کو شکائت کا موقعہ ملا۔ لیکن اب ان سب باتوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ اشتہارات کے صفحے جدا کر دئے گئے ہیں وہ متن میں نہیں آئیں گے اور مضامین کی طرف بھی خاص توجہ کی گئی ہے۔ البتہ کاغذ کے واسطے بہ سبب سودیشی کے بہت عمدہ انتظام نہیں ہو سکا۔ یعنی چکنا کاغذ نہیں ملا۔ تاہم میں اس کوشش میں ہوں کہ اگر چکنا تھوڑا ہی مل جاوے۔ تو کم از کم الہامات ڈائری اور درس قرآن کے واسطے چکنا کاغذ استعمال کیا جائے اور باقی مضامین کے واسطے یہی کاغذ ہے۔ امید ہے کہ معزز ناظرین یہ چند روزہ بے قاعدگی کارخانہ کو معاف کریں گے۔ کاغذ کے واسطے میں نے ایک معزز دوست میر منشی محمد مقبول صاحب کی معرفت بہت کوشش کی کہ لکھنؤ سے اکٹھا مل جاوے مگر باوجود منشی صاحب کی بہت سعی کے کارخانہ لکھنؤ پیپر نے عذر کیا کہ بہ سبب سرکاری کام کے ہم کئی ماہ تک آپ کو کاغذ نہیں دے سکتے۔

منیجر

درس قرآن شریف۔ سورہ فتح کی تفسیر جو بدر میں لکھی جاتی تھی پوری ہو چکی ہے اور اب میں نے سوچا ہے کہ آخری پارہ قرآن شریف کا پڑھنے میں بہت آتا ہے۔ ہر نماز میں عموماً آخری پارہ کی سورتیں پڑھی جاتی ہیں۔ لیکن اس پارہ کی کوئی تفسیر اپنے سلسلہ میں کسی نے شائع نہیں کی۔ لہٰذا بدر میں آخری پارہ کی تفسیر شروع کی جائے گی اور ہر پرچہ میں دو صفحے صرف تفسیر کے واسطے خاص کئے جاوینگے جو وقت ضرورت علیحدہ بھی ہو سکیں گے یہ تفسیر انشاء اللہ اگلے نمبر سے شروع ہو گی۔

اخبار قادیان

۱۔ حضرت اقدس کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے تین چار روز سے نماز ظہر و عصر کے وقت مسجد مبارک میں تشریف لا سکتے ہیں۔ آپ کی خدمت میں ایک پادری صاحب کا خط آیا ہے جو ظاہر کرتے ہیں کہ محض حضور کی تعلیم کے ذریعہ سے انپر عیسوی مذہب کا بطلان ثابت ہو گیا ہے۔

۲۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ میں روزانہ ہوتا ہے۔

۳۔ مدرسہ تعلیم الاسلام بتقریب موسمی تعطیلات کے ۱۵۔ جولائی کو اکیس یوم کیواسطے بند کیا جاوے گا۔

دعا مدد۔ چوں کہ اس خاکسار کا سالانہ امتحان پولیس ٹریننگ سکول عنقریب ہونیوالا ہے اس لئے ملتجی ہوں کہ بذریعہ اخبار گوہر بار بدر کے احمدی احباب سے درخواست دعا کامیابی کراویں۔ عین عنائت ہو گی۔

خاکسار قطب الدین احمد احمدی ڈپٹی انسپکٹر لائن پولیس پٹیالہ

ڈائری

القول الطیب

ایک فرقہ مذہبی کا ذکر آیا کہ وہ صرف چند باتوں کے ترک پر زور دیتے ہیں اور بس۔ فرمایا۔ یہ تعلیم ناقص ہے صرف ترک سے وصول نہیں ہوتا کیوں کہ ترک مستلزم وصول نہیں۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے کہ ایک شخص نے لاہور جانا ہے اور گورداس پور نہیں جانا۔ صرف اتنے سے کہ وہ گورداس پور نہیں گیا۔ یہ امر حاصل نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ لاہور پہنچ گیا ہے۔ ترک معاصی اور شے ہے۔ اور نیکیوں کا حصول اور قرب الٰہی دوسری شے ہے۔ عیسائیوں نے بھی اس معاملہ میں بڑا دھوکا کھایا ہے۔ اور اسی واسطے انھوں نے کفارہ کا غلط مسئلہ ایجاد کیا ہے۔ کہ یسوع کے پھانسی ملنے سے ہمارے گناہ دور ہو گئے۔ اول تو یہ بات ہی غلط ہے۔ کہ ایک شخص کا پھانسی ملنا سب کے گناہ دور کر دے۔ دوم اگر گناہ دور بھی ہو جاویں۔ تو صرف گناہ کا موجود نہ ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں ہے۔ بہت کیڑے مکوڑے اور بھیڑ بکریاں دنیا میں موجود ہیں۔ جن کے ذمہ کوئی گناہ نہیں۔ لیکن وہ خدا تعالےٰ کے مقربوں میں سے نہیں شمار ہو سکتے اور ایسا ہی کثرت سے اس قسم کے [illegible] لوگ موجود ہیں۔ جو کوئی گناہ نہیں کرتے نہ چوری نہ زنا نہ جھوٹھ نہ بدکاری نہ خیانت لیکن ان گناہوں کے نہ کرنے کے سبب وہ مقربان الٰہی میں شمار نہیں ہو سکتے۔ انسان کی خوبی اس میں ہے۔ کہ وہ نیکیاں اختیار کرے اور خدا کو راضی کرنے کے کام کرے اور معرفت الٰہی کے مدارج حاصل کرے۔ اور روحانیت میں ترقی کرے اور ان لوگوں میں شامل ہو جاوے۔ جو بڑے بڑے انعام حاصل کرتے ہیں۔ اس کے واسطے قرآن شریف میں دونوں باتوں کی تعلیم دی گئی ہے۔ ایک ترک گناہ اور دوم وصول قرب الٰہی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ ابرار کی دو صفتیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ کافوری شربت پیتے ہیں۔ جس سے گناہوں کے جوش ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور پھر زنجبیلی شربت پیتے ہیں۔ جس سے اللہ تعالےٰ کے راہ میں مشکل گھاٹیوں کو طے کرتے ہیں وہ آیت کریمہ اس طرح سے ہے

اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا۔ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوْنَھَا تَفْجِیْرًا۔ یُسْقَوْنَ فِیْھَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُھَا زَنْجَبِیْلًا۔

ایسے لوگ جو خدا میں محو ہیں۔ خدا نے ان کو وہ شربت پلایا ہے۔ جس نے ان کے دل اور خیالات اور ارادات کو پاک کر دیا۔ نیک بندے وہ شربت پی رہے ہیں جس کی ملونی کافور ہے وہ اس چشمہ سے پیتے ہیں جس کو وہ آپ ہی چیرتے ہیں اور میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ کافور کا لفظ اس واسطے اس آیت میں اختیار فرمایا گیا ہے کہ لغت عرب میں کفر دبانے اور ڈھانکنے کو کہتے ہیں سو اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ انہوں نے ایسے خلوص سے انقطاع اور رجوع الی اللہ کا پیالہ پیا ہے کہ دنیا کی محبت بالکل ٹھنڈی ہو گئی ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ تمام جذبات دل کے خیال سے ہی پیدا ہوتے ہیں اور جب دل ان نالائق خیالات سے بہت ہی دور چلا جاوے اور کچھ تعلقات ان سے باقی نہ رہیں۔ تو وہ جذبات بھی آہستہ آہستہ کم ہونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ نابود ہو جاتے ہیں۔ سو اس جگہ خدا تعالےٰ کی یہی غرض ہے اور وہ اس آیت میں یہی سمجھاتا ہے۔ کہ وہ اس کی طرف کامل طور سے جھک گئے وہ نفسانی جذبات سے بہت ہی دور نکل گئے ہیں اور ایسے خدا کی طرف جھکے کہ دنیا کی سرگرمیوں سے ان کے دل ٹھنڈے ہو گئے اور ان کے جذبات ایسے دب گئے جیسا کہ کافور زہریلی مادوں کو دبا دیتا ہے اور پھر فرمایا کہ وہ لوگ اس کافوری پیالہ کے بعد وہ پیالے پیتے ہیں جن کی ملونی زنجبیل ہے اب جاننا چاہیئے۔ کہ زنجبیل دو لفظ سے مرکب ہے یعنی زنا اور جبل سے اور زنا لغت عرب میں اوپر چڑھنے کو کہتے ہیں اور جبل پہاڑ کو۔ اس کے ترکیبی معنے یہ ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ گیا اب جاننا چاہیئے کہ انسان پر ایک زہریلی بیماری کے فرو ہونے کے بعد اعلےٰ درجہ کی صحت تک دو حالتیں آتی ہیں۔ ایک وہ حالت جبکہ زہریلی مواد کا جوش نکلی جاتا رہتا ہے۔ اور خطرناک مادوں کا جوش رو باصلاح ہو جاتا ہے اور سمی کیفیت کا حملہ بخیر و عافیت گذر جاتا ہے اور ایک ہولناک طوفان جو اٹھا تھا نیچے دب جاتا ہے۔ لیکن ہنوز اعضاء میں کمزوری باقی ہوتی ہے۔ کوئی طاقت کا کام نہیں ہو سکتا۔ ابھی مردہ کی طرح افتاں و خیزاں چلتا ہے۔ اور دوسری وہ حالت ہے۔ کہ جب اصل صحت عود کر آتی ہے اور بدن میں قوت بھر جاتی ہے اور قوت کے بحال ہونے سے یہ حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے کہ بلا تکلف پہاڑ کے اوپر چڑھ جاوے اور نشاط خاطر سے اونچی گھاٹیوں پر دوڑتا چلا جاوے۔ سو سلوک کے تیسرے مرتبہ میں یہ حالت میسر آتی ہے ایسی حالت کی نسبت اللہ تعالےٰ نے آیت موصوفہ میں اشارہ فرماتا ہے۔ کہ انتہائی درجہ کے بافدا لوگ وہ پیالے پیتے ہیں جن میں زنجبیل ملی ہوئی ہے۔ یعنی وہ روحانی حالت کی پوری قوت پاکر بڑی بڑی گھاٹیوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور بڑے مشکل کام ان کے ہاتھ سے انجام پذیر ہوتے ہیں اور خدا کی راہ میں حیرت ناک جانفشانیاں دکھلاتے ہیں۔

اس جگہ یہ بھی واضح رہے کہ علم طب کی رو سے زنجبیل وہ دوا ہے۔ جسے ہندی میں سونٹھ کہتے ہیں۔ وہ حرارت غریزی کو بہت قوت دیتی ہے اور دستوں کو بند کرتی ہے اور اس کا زنجبیل اسی واسطے نام رکھا گیا ہے کہ گویا وہ کمزور کو ایسا قوی کرتی ہے۔ اور ایسی گرمی پہونچاتی ہے۔ جس سے وہ پہاڑوں پر چڑھ سکے۔ ان متقابل آیتوں کے پیش کرنے سے جن میں ایک جگہ کافور کا ذکر ہے اور ایک جگہ زنجبیل کا خدا تعالےٰ کی یہ غرض ہے کہ تا اپنے بندوں کو سمجھائے کہ جب انسان جذبات نفسانی سے نیکی کی طرف حرکت کرتا ہے تو پہلے پہل اس حرکت کے بعد یہ حالت پیدا ہوتی ہے۔ کہ اس کے زہریلے مواد نیچے دبائے جاتے ہیں اور نفسانی جذبات رو بکمی ہونے لگتے ہیں جیسا کہ کافور زہریلے مواد کا جوش بالکل جاتا رہے گا۔ اور ایک کمزور صحت جو ضعف کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ حاصل ہو جاتی ہے۔ تو دوسرا مرحلہ یہ ہے۔ کہ وہ ضعیف بیمار زنجبیل کے شربت سے قوت پاتا ہے اور زنجبیلی شربت خدا تعالےٰ کے حسن و جمال کی تجلی ہے۔ جو روح کی غذا ہے۔ جب اس تجلی سے انسان قوت پکڑتا ہے تو پھر بلند اور اونچی گھاٹیوں پر چڑھنے کے لائق ہو جاتا ہے اور خدا کی راہ میں ایسی حیرت ناک سختی کے کام دکھلاتا ہے کہ جب تک یہ عاشقانہ گرمی کسی کے دل میں نہ ہو ہرگز ایسے کام دکھلا نہیں سکتا۔ سو خدا تعالےٰ نے اس جگہ ان دو حالتوں کے سمجھانے کے لئے عربی زبان کے دو لفظوں سے کام لیا ہے۔ ایک کافور جو نیچے دبانے والے کو کہتے ہیں اور دوسرے زنجبیل جو اوپر چڑھنے والے کو کہتے ہیں۔ اور اسی راہ میں یہی دو حالتیں سالکوں کے لئے واقع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حربۂ آسمانی

نمبر ۱

آج میری نظر سے ایک رسالہ الموسوم بہ "ابطال مرزا یعنی ضربت عیسوی" جو بجواب چند مضامین ریویو آف ریلیجنز سنہ ۱۹۰۲ء عیسائیوں کی جانب سے شائع ہو چکا ہے۔ گزرا۔ یہ اُن اباطیل کا مجموعہ ہے جو عیسائی رسالہ "ترقی" میں ماہوار چھپتے رہے تھے۔ راقم اِن ہفوات کا مسٹر اکبر مسیح کنتری عیسائی ہے۔ یہ شخص برخلاف[1] تعلیم انجیل مصنوعی کے اپنے رسالہ میں حضرت مسیح الزمان علیہ السلام پر مُنہ آیا ہے اور نہائت گندہ دہانی سے نجاست پر منہ مار مار کر مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں۔ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ اس کی لغویات پر تعاقب کریں گے اور بعض مواضع میں اگر ناظرین کچھ مرارت پاویں جو لازمہ حق گوئی ہے تو حسب تعلیم خاتم الکتب کامل و مکمل قرآن مجید "جزاء[2] سیئة سیئة مثلها" کے مطابق جانیں۔ ہمیں بہت شائق تھا۔ عیسائیوں کی اس گفتگو کے سننے کا جو عدم مصلوبیت مسیح ابن مریم کے قاہرانہ دلائل کے بارہ میں بمقابلہ کاسر الصلیب قاتل الدجال حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ کرتے ہیں۔ اس لئے میں نے احمد مسیح نابینا مشہور واعظ و لکچرار (بقول اخبار نور افشاں لدھیانہ احسن الناظرین۔ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی سے بالمشافہ پانچ ہفتہ تک اس صلیبی موت مسیح میں گفتگو کی تھی جس کا مفصل تذکرہ الحکم میں پے در پے شائع ہوتا رہا ہے۔ احمد مسیح نے ہمارے مقابلہ میں سگِ زردی تے چاٹ کر لبر اور شغال بن کر سے الف میم کے کاسہ لیسی سے جان چھڑانی چاہی تھی مگر شیر کے پنجہ سے مخلصی محال ناچار آپ نے سر جلسہ بکر سٹھ ہال میں اقرار کر لیا کہ "اگر میں ہار گیا تو کیا ہوا میری قوم تو نہیں ہار گئی" اس پر اس خادم مسیح الزمان علیہ السلام نے نابینا واعظ سے یہ کہا۔ ؎

تم احمد مسیح اپنی ہمت نہ ہارو
ذرا دل کو مضبوط رکھو برادر
رہائی کی اپنی کوئی راہ سوچو
اب اکبر مسیح کو بلاؤ یہاں پر
اسے ساتھ لے کر علی قدر طاقت
لگا دو بہت زور پھر دونوں مل کر
مگر جان لو یہ نہ کچھ کر سکو گے
نہ موت صلیبی کا اُٹھے گا چھپر
تمہاری خزاں کے وہ دن آ گئے ہیں
جو اس باغ کیوا سطے تھی مقدر

مگر افسوس بیچارے نابینا نے اپنے بھائی کو اس میدان کا مرد نہ سمجھ کر ہماری اس دعوت کو قبول نہ کیا۔

بعد اس مناظرہ نابینا کے مجھے اکبر مسیح کے رسالہ ابطال مرزا کے دیکھنے کا بنظر تعمق بہت وقت ملا۔ اور میں نے اس کو خوب غور سے کئی بار دیکھا۔ اِلّا دلائل سے معرّا علمیت سے بے بہرہ انسانیت سے کورا مجذوبوں کے بڑ کی طرح خبط بے ربط اور شیطان کی آنت کے مانند پیچ در پیچ پایا۔ ہماری دانست میں یہ رسالہ خود اپنی تردید تھا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایسی لچر تحریر کی جس کو مسلمان اور یہود بھی مردود مانتے ہیں کچھ پرواہ نہیں کی تھی جس سے شائد آپ کا دماغ کبر و نخوت سے متعفن ہو کر بدبو پھیلانے لگا۔ اس لئے ہم تمہارا یہ بے بنیاد مکان ہی مسمار کئے دیتے ہیں لو اپنی دونوں آنکھیں کھول کر نہیں اپنی ایک ہی آنکھ کھول کر خوب دیکھ لیجئے کہ آپ کے بزعم خود سنگین محل کو یہ ناچیز احمدی ایک ہی حربہ آسمانی سے کیسے زمین سے ملائے دیتا ہے۔ ہر ایک مسئلہ پر جداگانہ مضمون لکھکر انشاء اللہ تعالےٰ آپ کی انتہائی سر توڑ کوشش کو بے سود ہونا بذریعہ اخبار بدر ثابت کیا جائیگا۔ آج بحول اللہ و قوتہ آپ کے رسالہ کے صفحہ ۸۵ سے ۱۰۰ تک کا جواب لکھتا ہوں اور اس سلسلہ میں صرف نفس مطالب اصل مابہ النزاع پر خامہ فرسائی کروں گا طول بے معنی اور لغاویر لایعنی سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ آپ کی پہلی کوشش ان صفحات بالا میں اس پر صرف ہوئی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے تعین مدت صلیب میں دانستہ کذب سے کام لیا ہے جس کے ثبوت میں نہائت عرق ریزی سے چند اقوال حضرت مسیح موعود کے ریویو اور ازالہ اوہام سے پیش کر کے ان کا تناقض دکھلایا ہے۔ جو آپ کی قصور بصیرت کا پورا ثبوت ہے۔ پہلے ہم اس کو نقل کرتے ہیں۔

نصرانی "مرزا صاحب نے مسیح کے صلیب پر رہنے کی مندرجہ ذیل مدت بیان کی ہے جو نہائت لغو ہے" ملخصاً

(۱) مسیح تین گھنٹہ صلیب پر رہا۔ (۲) تین گھنٹے کے اندر صلیب پر سے اتارا گیا (۳) قریباً دو گھنٹے سے بھی کم وقت رہا (۴) نہائت تھوڑا عرصہ صلیب پر رہا (۵) چند منٹ میں ہی صلیب سے اتار لیا۔

احمدی قبل اس کے کہ یہ اقوال باہم متناقض ہیں یا نہیں۔ پہلے میں آپ کے الہامی کتب انجیل اربعہ کے چند مقامات پیش کر کے پوچھتا ہوں کہ کیا ایسا ہے۔ اختلاف اقوال مسیح ثمدی میں بھی پایا جاتا ہے ... اور عرض کروں گا۔

(۱) گلیلی عورتوں نے پیچھے پیچھے جا کر اس قبر کو دیکھا اور یہ بھی کہ اس کی لاش کس طرح رکھی گئی ہے اور لوٹ کر خوشبودار چیزیں اور عطر تیار کیا" لوقا ۲۳ ۵۵-۵۶

(۲) جب سبت کا دن گذر گیا تو مریم مگدلینی اور مریم ... اور سلومی نے خوشبودار چیزیں مول لیں" مرقس ۱۶/۱

لوقا کہتا ہے کہ جمعہ کے روز قبر کو دیکھ کر سبت سے پہلے آئیں تو خوشبودار چیزیں تیار کیں اور مرقس کا بیان ہے کہ ہفتہ یعنی سبت گذر جانے کے بعد خوشبودار چیزیں مول لیں"

اکبر مسیح بتلادیں کیا مرزا صاحب کے اقوال ایسے ہی مختلف ہیں جیسا کہ الہامی انجیل؟

(۱) ہفتہ کے پہلے دن (اتوار) مریم مگدلینی تڑکے ایسا کہ ہنوز اندھیرا تھا قبر پر آئی" یوحنا ۲۰/۱

(۲) ہفتہ کے پہلے دن (اتوار) بہت سویرے سورج نکلتے ہوئے قبر پر آئیں" مرقس ۱۶/۲

یوحنا مریم کا تنہا جانا تڑکے اندھیرے میں لکھتا ہے اور مرقس تین عورتوں کا سورج نکلنے قبر پر جانا کہتا ہے" یہ اختلاف الہام میں کیسا ہے؟

(۱) مریم مگدلینی نے قبر پر آکر پتھر کو قبر سے ٹالا ہوا دیکھا" یوحنا ۲۰/۱

(۲) مریم مگدلینی اور دوسری مریم اور سلومی نے قبر پر جاکر پتھر کو ڈھلکا ہوا دیکھا" مرقس ۱۶/۴

(۳) ان عورتوں نے قبر پر جاکر پتھر کو قبر پر سے لڑھکا ہوا پایا" لوقا ۲۴/۲

(۴) سبت کے بعد ہفتے کے پہلے دن ..... مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر پر آئیں تو دیکھا زلزلہ آیا اور فرشتے نے آکر پتھر کو لڑھکا دیا اور اس پر بیٹھ گیا ..... فرشتے نے عورتوں سے کہا تم نہ ڈرو" متی ۲۸/۱

لوقا کئی عورتوں کا اور متی صرف ہر دو مریم کا قبر پر جانا لکھتا ہے اور یوحنا۔ مرقس۔ لوقا۔ عورتوں کے جانے سے پہلے پتھر کا قبر سے ڈھلکا ہوا ہونا ظاہر کرتا ہے اور متی ہر دو مریم کے سامنے فرشتے اور زلزلہ کا آنا اور فرشتے

[1] پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو جو تم پر لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو جو تم سے کینہ رکھیں انکا بھلا کرو اور جو تمہیں دکھ دیں ستاویں ان کے لئے دعا مانگو متی ۵/۴۴ پھر ہر کوئی جو میری یہ باتیں سنتا اور ان پر عمل نہیں کرتا وہ بیوقوف آدمی کی مانند ٹھہریگا جس نے اپنا گھر ریتی پر بنایا اور مینہ آندھی سے گر پڑا متی ۷/۲۶ [2] الزام مت لگاؤ تا تم پر الزام نہ لگایا جاوے۔ کیونکہ جو الزام تم لگاتے ہو وہی تم پر لگایا جاویگا اور جس ناپ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائیگا متی باب ۷ آیۃ ۱ و ۲

اخبار کے مشکلات

اخبار کا جاری کر لینا آسان - پر چلانا مشکل ہے - اور بند کر دینا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے - جاری کرنا تو اس واسطے آسان معلوم دیتا ہے - کہ پرانے اخباروں کی ترقی اور رونق ایک لکھے پڑھے ہوشیار آدمی کو جس کا کوئی ایک آدھ مضمون بھی کسی اخبار میں چھپ چکا ہو - حوصلہ دلاتی ہے کہ جب فلاں اخبار اس شان و شوکت سے چل رہا ہے - تو میرا اخبار کیوں نہ چل نکلے گا - حالانکہ میں مضمون بھی اس سے بہتر بہم پہنچا سکتا ہوں ایک اخبار جو مدت سے چل رہا ہے - اس کے گذشتہ مشکلات اور موجودہ اندرونی دقتوں سے باخبر ہونے کے سبب صرف ظاہری حالت کی عمدگی دوسرے کو یہ ترغیب دیتی ہے کہ ایک نئے اخبار کے نکال دینے کی تا حال گنجائش ہے - اس دھوکے میں آکر ہندوستان میں آئے دن نئے اخبار نکلتے رہتے ہیں - اور بند ہوتے رہتے ہیں - کوئی ایک سال چلتا ہے کوئی دو سال اور کوئی چند ماہ کی زندگی پوری کر کے اپنا نام اخباروں کی فہرست میں چھوڑ جاتا ہے

اخبار کے چلانے میں جو مشکلات ہیں ان میں سے سب سے بڑی اور سب سے پہلی مشکل یہ ہے - کہ ہندوستان میں عام رواج یہ ہے - کہ اخبار کی قیمت لوگ پیشگی نہیں دیتے بلکہ بعد میں دیتے ہیں اور یہ ایک ایسی رسم پڑ گئی ہے جس کے دور کرنے کے واسطے بعض اخبار والوں نے پیشگی قیمت دینے والوں کے لئے نقد اور کتابوں کی صورت میں انعام دینے کا طریقہ بھی ایجاد کیا ہے گو یہ ایجاد اور بھی اس امر کی ممد ہوئی ہے کہ اخبار کی قیمت پیشگی نہ وصول ہو - اب سوچنے کا مقام ہے - کہ ایک شخص کو سال بھر کے واسطے ہر ہفتہ میں ایک اخبار روانہ کیا جاتا ہے - اور ہر ہفتہ اس پرچہ کے کاغذ - لکھائی - چھپائی - ڈاک - ایڈیٹری انتظام وغیرہ پر روپیہ خرچ ہوتا ہے - پریس بنایا جاتا ہے اور ایک معقول رقم خرچ ہوتی ہے - لیکن خریدار ہے کہ جب تک سال کے پورے پرچے اس کے پاس نہ پہنچ جاویں وہ قیمت ادا کرنے کا نام ہی نہیں لیتا - بلکہ بعض بزرگ تو ایسے بھی ہوتے کہ وہ سال کے گزر جانے کے بعد بھی قیمت ادا کرنے کا نام ہی نہیں لیتے - پس جب تک کہ سال بھر کے اخراجات کی رقم پہلے سے فنڈ میں جمع نہ ہو جائے - تب تک اخبار کا ٹھیک طور پر چلنا نہایت مشکل ہے - اگر ایک دفعہ یہ قاعدہ بنا دیا جاوے - کہ کسی صاحب کے نام اخبار بغیر پیشگی قیمت کے ادا کرنے کے روانہ نہیں کیا جاوے گا - تو میں ڈرتا ہوں کہ کم از کم پچاس فیصدی خریدار یک قلم پرچہ بند کرا دیں گے گو اس بند کرانے کے واسطے وہ معقول الفاظ میں معذرت بھی کریں - لیکن خریداری کی تعداد ضرور نصف رہ جائے گی -

یہ مشکل تو مالک اور ناظم کے واسطے ہے اور ایک مشکل ایڈیٹر کے واسطے ہے - جس کے مضامین پڑھنے کے واسطے ہر ہفتہ میں کئی سو آدمی منتظر بیٹھے ہوتے ہیں - اور ہر ایک ان میں سے نکتہ چینی کا ایک حق رکھتا ہے - سینکڑوں آدمی - ہر ایک کا مزاج مختلف - علم - عقل استعداد مختلف جب ایک اخبار باہر جاتا ہے - تو ایڈیٹر کو مثل طبیب کے مختلف اور متضاد اقوال سننے پڑتے ہیں - کوئی تو اتنی تعریف کرتا ہے - کہ ایڈیٹر کو خود بھی یقین نہیں آتا - کہ اس کے مضامین ایسے عمدہ ہیں - اور کوئی ایسی ہجو کرتا ہے کہ ایڈیٹر کو بھی یہ شبہ پڑ سکتا ہے کہ وہ اس قابل ہی نہیں کہ ایڈیٹری کر سکے - اب ایک آدمی جو نبی نہیں مامور نہیں ولی نہیں - اتنے آدمیوں کو یکدفعہ خوش کر سکے تو کس طرح کر سکے -

مضامین کے متعلق ایک خاص مشکل اُن مضامین میں ہے جو باہر سے آتے ہیں - ہر ایک شخص جو مضمون لکھتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ میرا ہی مضمون سب سے عمدہ ہے اور وہ فرض کر لیتا ہے کہ ایڈیٹر سب سے اول میرے ہی مضمون کو درج اخبار کریگا - لیکن اگر بہ سبب عدم گنجائش یا بہ سبب ناپسندیدگی وہ مضمون درج نہ ہو سکے - تو صاحب مضمون کے واسطے ایک سخت ناراضگی کا باعث ہو جاتا ہے -

پھر بعض مشکلات اخبار کے اس قسم کے ہیں جو خاص قادیان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں - کیونکہ یہ ایک گاؤں ہے - یہاں نہ پریس مین مل سکتا ہے نہ کل کش نہ کاتب نہ پتھر نہ کاغذ نہ سیاہی - ہر ایک شے وقت ضرورت باہر سے منگوانی پڑتی ہے - اگر کوئی چیز اتفاقاً خراب ہو جاوے یا گم ہو جاوے تو جب تک امرتسر یا لاہور سے منگوائی نہ جائے کام بند -

یہ نہایت ہی مختصر الفاظ میں دو چار مشکلات کا میں نے اس جگہ ذکر کیا ہے - اور اسی قسم کے مشکلات ہیں جنہوں نے اخبار بدر کو دو ہفتہ کے لئے بند کرایا ہے جس کے عوض میں ناظرین .. اخبار کو پورا حصہ دینے کے واسطے میں نے یہ تجویز سوچی ہے - کہ آیندہ تین چار اخباروں میں سے ہر اخبار میں چار صفحے بڑھائے جاویں اور اشتہارات کے صفحات بھی ان سے علیحدہ کر دئے گئے ہیں اس طرح صفحے بھی پورے ہو جائیں گے - اور یکدفعہ ایک ہی اخبار پر بوجھ نہیں پڑے گا -

یہ تو اخبار کا جاری کرنا اور چلانا ہوا - باقی رہا اخبار بند کرنا جو میرے نزدیک سب سے زیادہ مشکل امر ہے - کیونکہ چلتے ہوئے اخبار میں اخبار والے کا خریداروں کے ساتھ ایک حساب شروع ہو جاتا ہے - کسی سے کچھ لینا ہے اور کسی کا کچھ دینا ہے - اگر اخبار بند ہو جاوے تو جن سے لینا ہے اس کی وصولی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور جو لوگ قیمت دے چکے ہیں - ان کو اب اخبار تو مل ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ تو بند ہوتا ہے اور قیمتیں بھی واپس نہیں مل سکتیں کیونکہ اگر قیمتوں کے واپس دینے کے واسطے روپیہ ہوتا تو اخبار بند کیوں ہوتا - اس طرح مالک نہ صرف ایک دنیوی نقصان میں پڑتا ہے بلکہ ساتھ ہی ایک دینی نقصان اُس کے سر پر پڑتا ہے - اللہ تعالے ایسی مشکل میں گرنے سے ہمارے اخباروں کو بچائے رکھے - آمین

رسید زر

- ۱۹- جون ۱۹۰۶ء - - امرت سر میڈیکل شاپ اجرت اشتہار ۵ر
- ۱۹ - - - - مولوی نور محمد صاحب ۳ر
- ۱۹ - - - ۷۰۵ - حمزاللہ خاں صاحب ۶ر
- ۱۹ - - - ۲۷۳ - قدرت اللہ صاحب ۶ر
- ۲۵ - - - - حافظ غلام رسول صاحب ۳ر
- ۲۶ - - - - حکیم محمد حسین صاحب اجرت اشتہار ۶
- ۲۷ - - - - نبی بخش صاحب ۱ر
- ۲۶ - - - - مولوی بوٹیخان صاحب ۱۲ر
- ۳۰ - - - - مرزا عبدالکریم صاحب ۶ر
- ۳۰ - - - ۷۰۳ شیخ خدا بخش صاحب ۶ر
- ۳۰ - - - ۱۳۳ - عبدالقادر صاحب ۵ر
- ۳۰ - - - ۷۰۸ - نورالحسن صاحب ۱۱ر
- ۳۰ - - - ۵۸۶ محمد الدین صاحب ۶ر
- ۳۰ - - - ۱۱۱۲ - نواب الدین صاحب ۶ر
- ۲- جولائی ۱۹۰۶ء - ۱۵۷ - میاں صاحبدین صاحب ۷ر
- ۲ - - - ۲۰۷ - مولوی جلال الدین صاحب ۶ر
- ۲ - - - ۱۰۴۳ - منشی محمد عظیم صاحب ۱ر
- ۲ - - - ۱۰۸۷ - حکیم مرزا عوض بیگ صاحب ۶ر
- ۲ - - - - مستری شہاب الدین صاحب ۶ر
- ۴ - - - ۷۹۵ - میاں خیر الدین صاحب ۱ر
- ۴ - - - ۱۳۳ - ماسٹر [illegible] صاحب ۶ر
- ۴ - - - ۲۱ - [illegible]

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

شہر یروشلم میں عیسائیوں کی سخت جنگ ہوئی۔ ایک طرف کلیسائے یونانی تھی اور دوسری طرف کلیسائے فرانسیسی جھگڑا اس بات پر اٹھا کہ کوہ زیتون پر گرجہ کرنے کا کس کو حق حاصل ہے۔ امریکہ کا اخبار رائے دیتا ہے کہ حضرت سلطان معظم کو چاہئے کہ ان جھگڑالو عیسائیوں کے درمیان امن قائم رکھنے کے واسطے اپنی پولیس کی فوج میں ترقی کرے۔

مقام ڈولت صوبہ مِن ملک امریکہ کے اخبار ٹربیون نام کے ایڈیٹر صاحب نے جن کا میل نام ہے۔ پادریوں کو چیلنج کیا ہے کہ اگر انکی دعاؤں میں .. کوئی قبولیت ہوسکتی ہے تو وہ پبلک کے سامنے اس کا ثبوت پیش کریں۔ امید کہ نہیں کہ کوئی پادری اس دعوت کو قبول کر سکے۔ کیونکہ عیسوی مذہب اب کوئی زندہ مذہب نہیں ہے۔

ڈاکٹر اے۔ ایم۔ لیفٹ صاحب۔ اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۲ر جون ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں "یسوع نے اپنے پیچھے کوئی تحریر نہیں چھوڑی اور تعجب یہ ہے کہ دنیا میں سولہ[۱۶] مصلوب منجی گزرے ہیں یعنی سولہ شخص تاریخ دنیا میں اس قسم کے موجود ہیں جن کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا کو نجات دینے آئے تھے۔ مگر وہ سب کے سب خود پھانسی دئیے گئے تھے۔ ان میں سے ایک یسوع مسیح ہے اور پندرہ[۱۵] اور تھے۔ ان میں سے کسی کی بھی اپنی کوئی کتاب موجود نہیں یسوع کی جو انجیلیں مشہور ہیں وہ یسوع کے مرنے کے بہت عرصہ بعد لکھی گئی تھیں اور دوسری صدی عیسوی تک ان اناجیل کو کوئی شخص الہامی نہ مانتا تھا۔ جو اخلاقی تعلیم یسوع کی طرف منسوب کی جاتی ہے اور جس پر فخر کیا جاتا ہے کہ ایسی تعلیم اور کہیں نہیں پائی جاتی وہ عبارتیں لفظ بلفظ مسیح سے ہزار سال پہلے کی کتابوں میں موجود ہیں بلکہ بعض باتیں دوسروں کے موتھ سے عمدہ پیرایہ میں نکلیں اور جس رنگ میں یسوع نے ان کو پیش کیا وہ کسی قدر گرے ہوئے اخلاق کا نمونہ ہے۔ بدھ کی اخلاقی تعلیم کا جس قدر اثر اس کے پیروں پر ہوا اور جس کثرت سے بدھ مذہب پھیلا ہے وہ بات عیسوی مذہب کو ہرگز نصیب نہیں ہوئی حالانکہ بدھ مذہب کے پھیلانے کے واسطے ایک قطرہ خون بھی زمین پر نہیں گرایا گیا اور برخلاف اس کے دین عیسوی کو جبراً قبول کرانے کے واسطے تلوار اور آگ سے کام لیا جاتا تھا۔

مذکورہ بالا اخبار میں ہنیری وائٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں "مشہور فلاسفر مل نامی نے کیا خوب کہا تھا کہ عیسائی لوگ خدا کی عبادت نہیں کرتے بلکہ یسوع کی عبادت کرتے ہیں یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن دراصل عیسائی مذہب اس خدا کا منکر ہے جو کہ ابراہیم اسحاق اور یعقوب کا خدا تھا۔ ٹامس پین اور دیگر منکرین مذہب عیسوی کے ساتھ بہت کچھ سختی کی گئی تھی۔ لیکن فی زمانہ اعلیٰ تنقید بھی کام کر رہی ہے جو کہ اس وقت لوگوں نے کیا تھا۔ یسوع کا کنواری سے پیدا ہونا اور آسمان پر جانا وغیرہ۔ یہ تمام عقائد اب آہستہ آہستہ نکلتے چلے جاتے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ جلد تر سب مفقود ہو جائیں گے۔ کیا یہ دعوے کسی صورت میں ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ یسوع مسیح ہمارے واسطے ایک کامل نمونہ تھا؟ ہرگز نہیں۔ جو کچھ اناجیل موجودہ میں یسوع کے اقوال اور افعال بیان کئے گئے ہیں۔ ان سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح ہرگز کامل نمونہ نہ تھا۔ جو اخلاقی افعال یسوع کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں اور ان پر فخر کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک بھی اصلی اس کا قول نہ تھا بلکہ اس سے بہت پہلے زمانہ کے لوگوں کا قول تھا وہ مشہور سنہری قاعدہ جس پر بہت ناز کیا جاتا ہے کہ یسوع کے سوائے کسی کے منہ سے نہیں نکلا یعنی تو دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک کر جیسا کہ تو چاہتا ہے کہ تیرے ساتھ کیا جاوے یہ قاعدہ کم از کم سات مختلف بزرگوں نے یسوع مسیح سے پہلے بیان کیا تھا اور لطف یہ ہے کہ ان کی طرز بیان اور پیرایہ کلام یسوع سے بہتر تھا۔ یسوع کی اس تعلیم میں بھی ایک کمزوری ہے۔ اور سخت نقص ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص کا مذاق علم اور عقل مختلف ہوتا ہے۔ اس فقرہ میں یہ سکھایا گیا ہے کہ تم خواہ مخواہ لوگوں کے کام میں مداخلت کرو۔ اگر تمہارا مزاج اس قسم کا واقع ہوا ہے کہ تم ترش چیز کو پسند کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ لوگ تمہاری دعوت ترش اشیاء کے ساتھ کیا کریں تو پھر اس قاعدہ کے مطابق یسوع تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ تم بھی لوگوں کو ترش کھانے کھلایا کرو حالانکہ ترش کھانا دوسروں کے واسطے ناموافق اور مضر اور ناپسند ہو سکتا ہے اس سے بدرجہا بہتر وہ خلق ہے جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تعلیم فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں تو دوسرے کے کام میں بے جا مداخلت نہ کر اور دوسرے کے ساتھ ایسا معاملہ نہ کر جو تو نہیں چاہتا کہ تیرے ساتھ کیا جائے۔

مورتی کا عاشق۔ امریکہ کا اخبار مجل کونٹی پریس بیان کرتا ہے کہ کوہ شیل کے گرجہ کے پادری صاحب کے متعلق جنکا نام سیبلر ہے ایک ہولناک خبر شائع ہوئی ہے جس کے سننے سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ پادری صاحب موصوف کا اپنے گرجہ کے حلقے کی ایک عورت کے ساتھ جو مسٹر سی ای مور کی بیوی ہے ناجائز تعلق پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے۔ اور اس کے سبب سے پادری صاحب کو ناچار استعفیٰ دینا پڑا۔ پادری صاحب اس علاقہ کے ایک مشہور پادری ہیں ان کی فصاحت اور پر اثر وعظ کے سبب ان کا گرجہ بہت رونق پر تھا۔ ان کی تقریر سننے کے واسطے دور دور سے لوگ ان کے گرجے میں نماز پڑھنے کے واسطے آتے تھے اور انہوں نے اپنی لیاقت کے سبب اردگرد کے گرجوں اور پادریوں کو مات کر رکھا تھا۔ پادری صاحب کے معتقدین ان پر نہایت خوش تھے۔ ہر ایک زمیندار اور باغبان اپنی زمین اور باغ کا سب سے عمدہ پھل ہر موسم میں پادری صاحب کی نذر کیا کرتا تھا اور وہ اس میں اپنے باغ اور زمین کی برکت جانتا تھا۔ کہ پادری صاحب اس کا پھل کھائیں۔ خوب پلی ہوئی مرغیاں پادری صاحب کے باورچی خانہ میں [illegible] اکثر بھیجی جاتی تھیں۔ گرجہ کی کمیٹی پادری صاحب کی تنخواہ میں ہمیشہ ترقی کرتی رہتی تھی ہر ایک شخص پادری صاحب سے خوش تھا اور پادری صاحب کو درست بنانے کا طریقہ خوب یاد تھا۔ پادری صاحب کے گرجے میں بہت باقاعدہ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک [illegible] کی بیوی تھی (جس کو ہم آسانی فہم کے واسطے اس جگہ مورتی کہہ لیتے ہیں۔ ایڈیٹر) بارش ہو۔ آندھی ہو۔ وہ ہمیشہ بہرحال مورتی گرجے میں اپنی جگہ پر بیٹھی ہوئی دکھائی دیتی تھی وہ سب سے پہلے گرجے میں داخل ہوتی تھی اور سب سے آخر گرجے سے باہر پاؤں رکھتی تھی اور یہ امر مورتی کے تقدس کا ایک ثبوت مانا جاتا تھا۔ مورتی کا جسم موٹا ہے لیکن وہ ایک خوبصورت شکل کی عورت ہے اور چالیس سال سے اس کی عمر کم ہے۔ یہ ٹھیک معلوم نہیں ہوا۔ کہ پادری صاحب کا مورتی کے ساتھ کب سے یہ تعلق ہے۔ لیکن قیاس کیا گیا ہے کہ یہ تعلق قریب ایک سال سے ہے یعنی جب سے کہ نماز میں مورتی کا جوش بڑھا ہوا دکھائی دیتا ہے جماعت میں سے کسی کو ان پر شبہ نہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ افشائے راز سے ایک تہلکہ مچ گیا ہے معلوم نہیں کہ کس وجہ سے مور صاحب کو اپنی بیوی پر شبہ ہوا۔ ایک دن اچانک وہ چند معزز محلہ داروں کو اپنے گھر بلا لیگیا اور ان کے سامنے وہ کاغذات رکھ دیے جو کہ اس کو اپنی بیوی کی میز کے خانے میں سے ملے تھے اور جنہوں نے تمام واقعہ پر پوری روشنی ڈالدی وہ سب عشقیہ خطوط تھے۔ جو پادری صاحب نے مورتی کو لکھے تھے۔ اور ان میں اپنے تعلق کا پورا پورا اظہار کیا تھا سب نے مل کر اس جگہ یہ فیصلہ کیا کہ پادری صاحب کو گرجہ سے نکالدیا جاوے اور مور نے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیگا یہ ہفتہ کا دن تھا۔ اور دوسرا دن اتوار کا تھا اس

واسطے یہ تجویز ہوئی کہ اس ایت وار کا گرجہ ہو لے۔ تو پہر دوسرا پادری تلاش کیا جاوے۔ چنانچہ وہ سب دوسرے دن گرجے میں گئے۔ اور اُسی پادری صاحب کے پیچھے نماز پڑہی۔ پادری صاحب کا نہائت پرجوش وعظ سُنا جس سے دوسرے سامعین پر بہت اثر ہو رہا تہا اور سب سے زیادہ مورلی وجد میں آرہی تہی۔ لیکن جو لوگ اس راز سے آگاہ ہو چکے تھے۔ وہ اندر ہی اندر غصہ سے بہرتے جاتے تھے کہ یہ کیا ریاکاری کا نظارہ دکہایا جارہا ہے۔ گرجہ حسب معمول ختم ہوا۔ اور سہ پہر کو وہ لوگ پادری صاحب کے مکان پر گئے اور تمام باتیں بیان کین۔ لیکن پادری صاحب نے صاف انکار کیا اور نہائت دلیری سے جواب دیا۔ لیکن ان لوگوں نے صاف کہا کہ اگر آپ استعفےٰ نہ دین گے تو یہ معاملہ عدالت تک پہنچے گا۔ اس واسطے ناچار پادری صاحب نے استعفےٰ دیا۔ اور مور صاحب نے اپنی مورلی کو طلاق دیدی۔

یہ ہے نتیجہ بے پردگی کا۔ اور مردوں عورتوں کے بے تکلف خلا ملا کا۔

آرچ ڈیکن سن کلیمر صاحب نے ہینی میگزین میں شور مچایا ہے کہ انگلستان میں سبت کے دن کی بڑی بے ادبی کی جاتی ہے۔ پادری صاحب لکہتے ہین کہ ایت وار کے دن لوگ بجائے گرجا گہر جانے کے۔ بگیوں پر سوار ہو کر سیر کرنے اور موٹر گاڑی چلانے پر لگاتے ہین۔ دریائے ٹیمز پر ایت وار کے دن میلہ لگتا ہے۔ وضعدار لوگ اپنا سفر ایت وار کے دن ہی شروع کرتے ہیں۔ ناچ کے جلسے بہی ایت وار کے دن ہی ہوتے ہین۔ پادری صاحب فرماتے ہیں کہ سارے یورپ کا یہی حال ہے۔

جان ای ریمبرگ صاحب اخبار اگیٹا سٹار جنرل مورخہ ۱۶- جولائی ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ قدیم مذاہب جن میں انسانوں کو اور جانوروں کو اور بتوں کو خدا بنایا جاتا تہا اور مانا جاتا تہا دن بدن زوال پکڑتے جاتے ہیں اور یہی حال عیسوی مذہب کا بہی ہو رہا ہے۔ قدیم دیوتاؤں کا جو انجام ہوا وہی انجام عنقریب عیسائیوں کے خدا یسوع کا ہونے والا ہے۔

مسٹر ڈولی اپنا شہر چہوڑ کر اور دو گاڑیاں اسباب کی لدوا کر وہاں سے چلا گیا ہے۔ ابہی تک یہ نہیں معلوم ہوا۔ کہ کہاں جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے نبی کی بے اصول مخالفت

میرے دل پر سخت صدمہ ہوتا ہے جب میں دیکہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑہنے والے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت اور پہر بے اصول مخالفت کرتے ہیں۔ بے اصول مخالفت میں نے اس لئے کہا ہے کہ یہ صاحبان مخالفت کرنے سے پہلے ہرگز نہیں سوچتے کہ اس کی زد آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑیگی یا کس پر۔ اسباب کا مطلق خیال نہیں۔ بس مرزا صاحب کا نام آیا اور ان کے تن بدن میں مرچیں لگ گئیں۔ جوش غضب میں باولے ہو گئے اور جو جی میں آیا کر دیا۔ اور جو زبان پر آیا کہدیا۔ تین مہینے ہوئے کہ چراغ دین جموں کا رہنے والا جہوٹے الہام کا مدعی مر چکا۔ مگر جب انہوں نے سُنا کہ اس کی موت حضرت امام صادق علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کو پورا کرنے والی ہے۔ تو جہٹ تردید شروع کر دی۔ اب موت سے تو انکار ہو ہی نہیں سکتا یہ کہنے لگ گئے کہ طاعون سے نہیں مرا۔ مرتے وقت اس کا چہرہ نورانی تھا۔ جیسا کہ سچے مسلمانوں کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کا ایک محضرنامہ بھی تیار ہو کر سراج میں شائع ہوا ہے۔ جس کے شروع میں لکہا ہے ہم جموں کے ہندو مسلمان تصدیق کرتے ہیں مگر اخیر میں صرف دو تین ہندوؤں کا نام ہے۔ ہاں ایک پادری صاحب کا بہی ہے۔ اور وہی اصل سے نقل کرنے والے ہیں۔ یہ بات بالخصوص غور کرنے کے قابل ہے کہ پادری کیوں چراغ الدین کے معاملہ میں زیادہ انٹرسٹ لیتے ہیں اور کیوں ہر موقعہ پر اس کی جا و بیجا تائید کرنا اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔ چراغ الدین عیسائیوں میں ایسا مقبول ہوا ہے کہ تجلی (عیسائیوں کے مشہور و مستند رسالے) میں دو ورق بالخصوص اس کے نام پر رکہے گئے ہین۔ کیا کسی اور سچے مسلمان کی مثال بہی دی جاسکتی ہے جس کی فوتیدگی کو عیسائیوں نے یہاں تک محسوس کیا ہو کہ اس کی یادگار میں رسالہ کا ایک حصہ وقف کر دیا ہے اور اس کی تعریف میں کالموں کے کالم سیاہ کر دئے ہوں۔

اور پہر چراغ الدین کے مزعومہ مطاع و متبوع حضرۃ سیدالمرسلین کی نسبت انہی مسیحیوں سے پوچہئے۔ کہ وہ کیا رائے رکہتے ہین۔ کیا چراغ الدین کی تعریف کرنے والے وہی نہیں۔ جو ہمارے سید و مولےٰ کو عیاذاً باللہ "الدجال" کہتے ہین۔ پنجابی میں ایک مثل ہے۔ سری نال ویر۔ پوشلی (دم) نال صلح۔

تعجب ہے۔ کہ آقا کی نسبت یہ عقیدہ اور غلام سے دوستی۔ حالانکہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ:-

لاتجد قوماً یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ و رسولہ۔ اور صحابہ کرام کی تعریف میں ہے۔ اشداءُ علے الکفار۔ اور فرمایا۔ ولیجدوا فیکم غلظۃً۔ پس آپ سوچ سکتے ہین۔ کہ چراغ الدین کا مذہب کیا تہا۔ اور پہر یہ کوئی پوشیدہ بات نہین۔ جنہوں نے "منارۃ المسیح" اس کی تصنیف دیکہی ہے وہ اس کے عقائد سے خوب واقف ہیں کہ اس کا مذہب تہا "قرآن مجید" محض تنہا۔ کافی نہیں بلکہ اس کے ساتہ بائیبل پڑہنا بہی ویسی ہی ضروری ہے۔ چنانچہ تجلّی ماہ مئی مین لکہا ہے۔ دو باتوں پر ان کا ایمان نہائیت ہی واثق تھا۔ اور اس ایمان کے ساتہ وہ اپنے خدا سے ملے۔

بائبل اور قرآن کو بالکل برابر ایک ہی کتاب کے دو جزو سمجہتے تہے۔ اور دونوں کی تلاوت کرتے ان میں کوئی تفریق روا نہ رکہتے تہے۔

اصل اسلام عیسویت ہے اور عیسویت اصل اسلام ہے۔ حضرت مسیح کا نزول ثانی جو روحانی طور پر ہونے والا ہے۔ حضرت مسیح امامت کرین گے وہ اس عقیدہ کو الہامی ایمان جانتے تہے۔ نیز یہ کہ مسیح کلمۃ اللہ تہا۔ وہ صلیب پر ہی فوت ہو گیا۔ (کیا یہی مسلمانوں کے عقائد ہیں) اس کے صلیب پر مارے جانے سے نیکی کی توفیق جو آدم کے گناہ کے سبب چہین لی گئی تہی۔ واپس دی گئی۔ وغیرہ ذالک

اب ایسے عقائد کو دیکہ کر پہر بہی اگر ہمارے مسلمان بہائی محض حضرت امام موعود کی مخالفت میں عیسائیوں کی تائید کرتے جاوین تو سوا اس کے ہم اور کیا کہیں۔ کہ خدا مسلمانوں کی حالت پر رحم کرے کیونکہ وہ جوش تعصب میں خود اسلام کی مخالفت کر رہے ہین۔ وہ گویا ظاہر کرتے ہین کہ سچے مسلمانوں کے یہی عقائد ہین۔ جو کہ اوپر بیان ہوئے اور پہر یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی رسالت کا جہوٹا مدعی ہو۔ تو خدا تعالےٰ اس سے متعلق مواخذہ نہیں کرتا۔ بحالیکہ منارۃ المسیح مین صاف لکہا ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور نزول مسیح تو روحانی طور سے ہوگا۔

(واقعی یہی اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے) اور اس نزول کا جو کام ہے وہ اس عاجز کے ہاتھوں سے ہوگا۔ پھر اخیر میں مہدی موعود کے ایسے نشانات لکھے ہیں اور ان احادیث کی کچھ ایسی تاویلیں کی ہیں جو جمہور علماء کے بالکل برخلاف ہیں اور اس سے صاف ٹپکتا ہے کہ دراصل مہدی ہونے کا خود مدعی ہے تعجب کہ اسی دعوے کے سبب وہ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کرتے ہیں اور انہیں مسلمان تک نہیں سمجھتے اور یہی دعوے چراغدین سے ہے۔ پھر دوسرے عقائد اس کے علاوہ مگر اس کی تائید برابر کئے جاتے ہیں۔ خیر اس سے بعد کچھ نہیں تو یہ پیشگوئی تو پوری ہوگئی کہ اخیر زمانے میں اتنی مسلمانوں سے یہودیوں اور عیسائیوں کے مثیل ہو جائیں گے اور پھر باایں ہمہ باہم تباغض اور تحاسد جاتا رہے گا۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود کے برخلاف۔ عیسائی۔ مسلمان۔ آریہ وغیرہم کیسے متفق ہو جاتے ہیں یہ بھی ایک دلیل ہے ہمارے امام کی صداقت پر۔ باقی رہا۔ اصل مقصود جس کے لئے یہ سب کچھ کیا جاتا ہے۔ سو الحمد للہ کہ اس میں ہرگز کامیابی نہیں ہوئی۔

طاعون سے فوتیدگی کے سبب اگر کوئی مسلمان وہ حدیث (قطع نظر اس سے کہ اس کے اصل معنے کیا ہیں اور وہ کہاں چسپاں ہے) پیش کر دیتا جسمیں لکھا ہے کہ طاعون کی موت سے مرنے والا شہید ہے تو پھر کوئی بات تھی۔ مگر الحمد للہ کہ اس کی خود ہی تردید کر دی۔ پھر لطف یہ کہ جو وجہ علالت کی لکھی وہ اس کی قوت ایمانیہ پر روشنی ڈالتی ہے۔ چنانچہ اس محضرنامہ میں لکھا ہے کہ اپنے بچوں کے مرنے کے غم میں بیمار ہو کر فوت ہوا۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔ قرآن مجید میں یہ مومنوں کا نشان نہیں لکھا۔ کہ وہ بچوں کے غم میں گھٹتے گھٹتے بیمار ہو کر مرجایا کرتے ہیں۔ بلکہ یہ کہ:-

اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر تاریخ میں سچے مسلمان کا تم حوالہ نہیں دے سکتے۔ جو محض اپنے بچوں کے غم میں مرگیا ہو۔ جس شخص کو خدا پر کامل یقین ہو۔ اس کو ایسا صبر دیا جاتا ہے۔ کہ وہ مطلق اس بات کو [illegible] نہیں کرتا۔ دیکھئے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بچے فوت ہوئے مگر آپ [illegible]

اور پھر دم نزع جو الفاظ آخری زبان سے نکلے وہ بھی اس معاملہ پر روشنی ڈالتے ہیں واقعی سچے مسلمان یہی پڑھا کرتے جیسا کہ تجلے میں لکھا ہے کہ ۔ یہی کہا آسمان آسمان آسمان۔ اور دم چھوڑ دیا۔ ان حالات کو پڑھتے ہوئے فرمائیے۔ طاعون سے نہ مرنے کے انکار نے کیا نفع دیا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی۔ تو بہر حال پوری ہے۔ خدا نے فرمایا۔ "میں تباہ کر دوں گا" دو جوان لڑکوں کا آنکھوں کے سامنے ایک ہی دن میں مرجانا۔ اور چراغدین کا اپنے کو اس واقعہ کے متعلق لکھنا جیسے کہ تجلی میں ہے اب دنیا سے میرا قطع تعلق ہو چکا (کچھ نہیں رہا) ان الفاظ کو پورا کر رہا ہے۔ پھر خدا نے فرمایا۔ میں فنا کر دوں گا۔ ہلاک کر دوں گا۔ سو یہ بھی ظاہر ہے کہ چراغدین منارۃ المسیح کے شائع کرنے کے بعد ایک سال تک ہی مرگیا طاعون سے مرا یا نہیں۔ اس بات کو جانے دیجئے۔ کہ آخر مر تو گیا۔ اور مرا بھی پیش گوئی کے بعد اپنا کام (جس کے لئے وہ اپنے تئیں مامور سمجھتا تھا) کرنے سے پہلے ناکامی کی حالت میں پس ان محضرناموں کی تیاری کی .. .. کیا ضرورت تھی۔

غرض مجھے رہ رہ کے افسوس آتا ہے کہ ہمارے بھائی مخالفت میں اس قدر کیوں اندھے یعنی از خود رفتہ ہو رہے ہیں کہ وہ کچھ لکھتے ہوئے اسلام کی صداقت وحقیقت کا بھی خیال نہیں کرتے۔ ڈاکٹر عبد الحکیم کو حضرت مسیح صادق نے اپنی جماعت سے خارج کر دیا اور وہ بھی کسی قدر تردد کے بعد مخالف ہو گئے۔ اب یہ لوگ ان کی تعریف کر رہے ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے کہ جماعت سے خارج کرنے کی کیا وجہ ہے اور آیا جس عقیدہ کی بنا پر ان کو خارج کیا گیا ہے کیا وہ تمام اہل سنت وجماعت کا متفق علیہ عقیدہ ہے (کیوں ایڈیٹر صاحب سراج الاخبار آپ فرمائیے) یعنی یہ کہ مدار نجات محض توحید ہے۔ نہ کہ محمدؐ پر ایمان لانا یا مسیح پر (دیکھو الذکر الحکیم نمبر ۱) پھر مسیح کی وفات کے وہ ابھی تک قائل ہیں اور نزول کے متعلق بھی انشاء اللہ غالباً یہی عقیدہ ظاہر کریں گے جو چراغدین نے کیا تھا۔ یا دیکھئے کچھ اور رنگ نکالیں۔ کیونکہ لاہور آپ نے اپنا الہام سنایا۔ کہ دجالی فتنہ۔ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ عجب نہیں کہ دیں کہ میں ہی وہ مسیح ہوں یا کم از کم مجدد مائتہ حاضرہ ہی بن جائیں اس بات کا انتظار کیجئے۔ پھر یہ آپ لوگ تو زیادہ تر اسی لئے حضرت مسیح موعود کے مخالف ہیں کہ وہ الہام وحی کے [illegible]

[illegible]

یہ باتیں میں نے صرف اس لئے لکھیں کہ کم از کم ہمارے مسلمان بھائی بے اصول مخالفت کر کے دوسرے مذاہب والوں کا مضحکہ تو نہ بنیں۔ اور منہ سے ایسی باتیں تو نہ نکالیں جس سے اسلام پر حملہ ہوتا ہو۔ اور غیر مسلم اس سے سند پکڑ کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کریں۔

ڈاکٹر عبد الحکیم کے لئے میں نے پیسہ اخبار میں ایک مضمون دیا تھا۔ جو افسوس ہے۔ ایڈیٹر نے شائع نہ کیا حالانکہ اس میں ایک تو اس الزام کی تردید ہے۔ جو مجھ پر ایک جودھپوری مولوی کی طرف سے لگایا گیا تھا کہ میں (اکمل) گویا اس کی تحریروں کا جواب نہیں دے سکا۔ اور مسیح موعود سے (لہذا مجھے اس دن زندہ نہ رکھے) برگشتہ ہونے کو تیار ہوں کیونکہ اس نے مجھ پر کوئی سوال کیا ہی نہیں بلکہ میں نے خود کئی دفعہ حضرت صاحب کے عقائد کی نسبت استفسار کیا اور وہ جواب نہیں دے سکا۔ چنانچہ جواب نہ دینے کا اقرار۔ اسی پرچہ اخبار (پیسہ) میں موجود ہے اور دوسرا کچھ ڈاکٹر مذکور کی نسبت لکھا تھا اور ان سے دریافت کیا گیا تھا کہ باوجود ان عیوب کے موجود ہونے کے وہ مرزا صاحب کو مسیح موعود کیوں کر تسلیم کرتا ہے حالانکہ بالاتفاق نبی گناہ سے معصوم ہوتا ہے۔ اور نہ اس بات کی سند ملتی ہے کہ کوئی نبی اپنے فرض تبلیغ میں سستی کرے۔ کیونکہ ایسا ہونا اللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ اور لا ینال عھدی الظالمین کے برخلاف ہے اور یہ بھی میں نے لکھا تھا کہ جب ڈاکٹر مذکور کے بیس سالہ تحقیق کا یہ حشر ہے۔ تو اب ہم اس کی موجودہ رائے کو کیوں کر تسلیم کر لیں۔ خدا جانے کل اس کی بھی تردید کرے۔ افسوس وہ مضمون ایڈیٹر صاحب نے نہ چھاپا۔ بایں ہمہ۔ وہ مولوی لکھتا ہے۔ کوئی احمدی مجھ سے پیسہ میں مکالمہ کرے۔ پیسہ جب ہمارے ضروری مضمون بھی نہیں چھاپتا۔ اور ہمارے برخلاف جھوٹے الزاموں کی بھی تردید نہیں کرتا۔ تو پھر دوسرے مضمون کب شائع کرے گا۔

محمد ظہور الدین۔ اکمل۔ گولیکی ضلع گوجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کرو

۱- الذکر۔ مصنفہ مولوی شیخ عبد الرحیم صاحب جس میں اسمائے الٰہی اور نماز اور احادیث کا ترجمہ ہے ایک مفید مجموعہ ہے۔ قیمت ۲/

نور الدین۔ جو مصنف صاحب کی [illegible] کے بعد دوبارہ [illegible] ہے یہ کتاب آریوں کے رد میں ہے

قیمت [illegible]

ضرورت الامام

ذیل میں ہم ایک مراسلت درج کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ اس وقت مسلمانوں کی کیا حالت ہے اور آیا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ قول کہ مسلمان یہودیوں کی سیرت اختیار کریں گے پورا ہوا ہے یا نہیں اور اگر پورا ہوا ہے تو آیا یہودیوں کے واسطے کسی مسیح کی ضرورت ہے یا نہیں۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

جناب مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج میں ایک کتاب (Census) سینس آف انڈیا ۱۹۰۱ مشتمل برحالات بلوچستان حصہ اول جس کے مؤلف ایک انگریز۔ آر۔ ہوگس بلر صاحب ہیں پڑھ رہا تھا۔ مذاہب بلوچستان کے بیان پر جب پہنچا تو صفحہ ۴۴ پر ایک قصہ کوہ مراد کے مہدی اور اس کی جماعت کا میری نظر سے گذرا چونکہ یہ کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں سے میں یہ قصہ ناظرین بدر کی واقفیت کے لئے درج کرتا ہوں امید ہے کہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ والسلام

خاکسار محمد یوسف احمدی۔ اسلامیہ سکول پشاور

کوہ مراد کا مہدی

اور

اُس کی جماعت

یہ فرقہ جس کو ذکری کہتے ہیں ایک عجیب گروہ ہے اس کے بہت سے پیرو مکران میں آباد ہیں۔ اس کا اثر لاس بیلہ میں حال ہی میں پھیلا ہے جہاں اس کے معتقدین کی تعداد خصوصاً سمندر کے ساحل پر کثرت سے پائی جاتی ہے۔ اگرچہ یہ لوگ اپنے تئیں مسلمان بتاتے ہیں مگر عقیدہ باطل پرستی اور بُت پرستی کے معتقدات سے لبریز ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ان کا قرآن شریف پڑھنا صرف اہل اسلام اور ان کے درمیان رابطہ اتحاد کے قائم رکھنے کے لئے ہے ورنہ باقی تمام عملی معاملات میں ان کے اور مسلمانوں کے درمیان نمایاں فرق ہے۔

سیتھیان اقوام کے گروہ دائیس (Dais) سگتائی اور ساقی وعلاوہ بریں قبیلہ ساجدی کی تمام قوم براہوئی بمعہ اپنی شاخ ساقا کے اس کی جماعت کے پیرو ہو گئے ہیں ملکی بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی نسلیں گذری ہیں کہ اس جماعت کی بنیاد ایک ملا رحمت یا دوست محمد نامی نے ڈالی یہ شخص ایرانی بلوچستان میں کسی کشمش نامی گاؤں سے آیا تھا اور پھر کوہ مراد نامی پہاڑ کی طرف جو تربت کے نواح میں ہے چلا گیا جہاں اس نے جاکر سکونت اختیار کی اور اس وقت ایک فارسی کتاب نظم ونثر میں لکھی اور اس کتاب کو درخت برکھو یا ببول کے نیچے زمین میں دفن کر دیا اور لوگوں میں یہ افواہ اڑا دی کہ مجھے معجزہ کے طور پر ایک کتاب درخت کے نیچے سے ملی ہے اور ساتھ ہی دعوی کر دیا کہ مہدی موعود یا امام دوازدہم میں ہوں جس کے ظہور کے تمام نیک مسلمان منتظر ہیں اس وقت سے ذکریوں کا خیال ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تبلیغ ختم ہو گئی اور وہ آخری اور سب سے بڑا رسول نیا ایمان قائم کرنے والا ظاہر ہو چکا وہ اصول جو اس نئے رسول نے سنائے ان جہلا اور باطل پرستوں میں جن کے ساتھ اس کو سابقہ پڑا اثر کر گئے اور اس کے پیروؤں کی ایک خاصی تعداد ہو گئی۔

ذکری لوگ نماز پڑھنا۔ روزہ رکھنا یا زکوٰۃ دینا مذہبی فرائض میں سے لازمی نہیں خیال کرتے وہ نیز حج کعبہ کی بجائے جو مکہ معظمہ میں ہوا کرتا ہے کوہ مراد متصل تربت کا حج کرنے جاتے ہیں اور مکہ کے حجر اسود کی طرح انہوں نے بھی ایک پتھر اس پہاڑ میں نصب کیا ہے۔ اور اس کو بوسہ دیتے ہیں۔ جب کوئی ذکری مرجاوے تو اس پر نماز جنازہ پڑھنا ضروری نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ اہل اسلام مردے کا چہرہ کعبہ کی طرف لحد میں پھیرتے ہیں ویسا ہی یہ لوگ اپنے مردے کا چہرہ کوہ مراد کی طرف موڑ دیتے ہیں فردوس بریں کی ایک راہداری جو ملا لکھ کر دیتا ہے۔ اس کی بغل کے نیچے رکھ چھوڑتے ہیں اور برکھو یا ببول کی لکڑی کا مقدس ٹکڑا اس کے ساتھ قبر میں رکھ دیتے ہیں۔ . . . . . .

چند مکانات علیحدہ ذکر کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ اور ان کو ذکرانہ کہتے ہیں جہاں ذکری لوگ دو صفوں میں کھڑے ہو کر ایک دوسرے کی طرف رخ کرتے ہیں اور مندرجہ ذیل جملے دوہراتے ہیں۔

صف اوّل۔ لاالہ ۔ کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں

صف دوم۔ الا اللہ۔ اگر ہے تو صرف اللہ ہی ہے

صف اول۔ حسبی ربی۔ مجھے خدا ہی کافی ہے

صف دوم۔ جل اللہ۔ خدا بڑے جلال والا ہے

صف اول۔ مافی قلبی۔ میں ظاہر کرتا ہوں کہ میرے دل میں کچھ بھی نہیں

صف دوم۔ غیر اللہ۔ سوائے اللہ کے

صف اول۔ ہادی۔ ہمارا پیشوا کون ہے۔

صف دوم۔ مہدی۔ مہدی ہے۔

یہ جملے تکرار کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ اسمیں ذکر میں شامل شدہ ذکری خوب جوش میں آجاتے ہیں۔ ہر جمعہ کی رات کو اور ہر ماہ کی چودہویں رات کو ذکر کے جلسے ہوا کرتے ہیں۔ اس جلسہ کو کشتی کہتے ہیں مکان کے وسط میں آگ جلا دیتے ہیں اور مرد اور عورتیں اس کے اردگرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ یہ کہیں کہ لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ تو وہ یہ کہتے ہیں لاالہ الا اللہ کائنات امام محمد رسولہ اللہ یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ماں خدا کی مرسولہ تھی اور بعد ازاں اپنی پیشوا مہدی یا رسول جدید کا نام لے کر ذکر شروع کر دیتے ہیں اور اس آگ کے اردگرد اچھلتے اور ناچتے ہیں یہاں تک کہ مجنونانہ جوش میں آجاتے ہیں اور آخر کے وقت اندھا دھند ان عورتوں پر لپکتے ہیں۔ اس بات کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا کہ وہ ان کی کیا رشتہ دار ہے جب صبح ہو جاتی ہے تو یہ لوگ جدا ہو کر اپنے اپنے مکانوں کو چلے جاتے ہیں۔

یہ رسم کثرت کے ساتھ کوہ مراد میں اس وقت ہوتی ہے جبکہ کوئی جمعہ کی رات چاند چودھویں تاریخ کو ہو۔ ماہ ذوالحج میں اس گروہ کے پیرو سالانہ حج ادا کرنے کو جاتے ہیں جہاں بعض رسوم جو اہل اسلام جو حج کعبہ کے وقت ادا کرتے ہیں بطور نقل ادا کئے جاتے ہیں۔ طواف کعبہ کی بجائے طواف کوہ مراد اور حجر اسود کے بوسہ کی بجائے ایک نصب کردہ پتھر کو چومتے ہیں + ذکری ملانوں کا بڑا اقتدار مانتے ہیں اور ملاں بھی اپنی دام افتادہ سے دولت وصول کرنے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے ملا ہر ایک شخص کی جائداد کے عشر کا مالک ہوتا ہے جب کوئی ذکری شادی کرتا ہے تو ملا کو ویسے ہی حقوق حاصل ہیں جو زمان سابق میں میراسی سگنیر (Sagnior) اور انگریزی میں لارڈ آف مینور (Manor) کو حاصل تھے۔ ان کا خیال ہے کہ عورت کا مطمئن اور مطہر ہونا ملا کے ساتھ میل ملاپ پر دار ومدار رکھتا ہے یہ بات بھی قابل الذکر ہے کہ یہ حقوق ملا صاحب سے چند روپے دیکر خریدے بھی جاسکتے ہیں ملاؤں کا یہ بھی دعوی ہے کہ فردوس بریں کے دروازہ میں داخل ہونے دینا یا رد کرنے کا حق ان کو حاصل ہے اور انہوں نے ایک خاص قاعدہ مقرر کیا ہے جس کے ذریعہ سے وہ مریدوں سے کچھ روپے لیکر ان کو بہشت میں داخل ہونے کی راہداری یا پروانہ لکھ دیتے ہیں۔

نکاح اصولاً ملا ہی باندھتے ہیں اگر ملا دستیاب ہو سکے تو یہ رسم کہ دولہا یا اس کا کوئی قریبی رشتہ دار ملا کے مکان پر ایک خالی مشک لیکر جاتا ہے تو ملا فیس لیکر اپنی پھونک اس خالی مشک میں بھر دیتا ہے اور مشک کا منہ بڑی احتیاط سے باندھ کر واپس دُلہن کے پاس لے آتا ہے اور مشک کے منہ کو کھول کر دلہن کے چہرہ پر وہ ہوا چھوڑ دیتا ہے جونہی کہ وہ ہوا اس کے چہرہ کو محسوس ہوتی ہے تو بس سمجھ لیتے ہیں کہ بس اب شادی کی تکمیل ہو گئی۔ جب کوئی ملا کسی ذکری کے گھر جا داخل ہوتا ہے تو سب اس کے ہاتھ پاؤں پر اوندھے پڑ جاتے ہیں اور تب تک نہیں اٹھتے جب تک کہ ملا پیٹھ پر تھپڑ نہ مارے۔ ہر ایک لڑکا جسکی عمر چھ سال کی ہو جاتی ہے ملا کے پاس مریدوں میں شامل کرنے کے واسطے لیجاتے ہیں ملا اس کی پشت پر تھپڑ مارتا ہے اور وہ جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔ ملانوں کو بڑا صاحب کرامات خیال کیا جاتا ہے ان کے عطا کردہ تعاویز ہر ایک قسم کے مرض مصیبت اور پلید روح کے اثر کا یقینی علاج سمجھا جاتا ہے۔ تمام عمر کے گناہوں کی معافی ملا کو کچھ روپے دیکر حاصل کر لیتے ہیں۔ ملا کی طاقت عالم برزخ سے پرے تک پہنچی ہوئی مانی جاتی ہے۔ اگر ملا راضی ہو تو مردوں کے نام صدقات اور

ایک سکھ نے باوا نانک علیہ السلام کا مذہب اختیار کر لیا

سورن سنگھ محمد یوسف ہو گیا

سردار سورن سنگھ صاحب ساکن ضلع امرت سر آریل اور سکھوں کے اندرونی حالات اور مذہب کی جانچ پڑتال کے بعد بالآخر آدگرنتھ سے روشنی حاصل کر کے اور باوا نانک علیہ الرحمۃ کی ہدائیت پر عمل کر کے داخل اسلام ہوئے ہیں اس تبدیلی مذہب کے باعث ان کو ہر طرح کی ایذا جسمانی اور مالی پہنچائی گئی اور دُکھ دیا گیا مگر چونکہ ان کا دل اسلام کی خوبیوں پر مائل ہو چکا تھا۔ کوئی امر ان کو اسلام میں داخل ہونے سے مانع نہ ہو سکا۔ شیخ صاحب گرنتھ اور سکھوں کے مذہب کی کتب کے بڑے عالم ہیں اور انہوں نے کئی سال خرچ کر کے باقاعدہ اُستادوں کی خدمت میں بیٹھ کر یہ علوم حاصل کئے۔ شیخ صاحب موصوف اپنی ملازمت سے رخصت حاصل کر کے کچھ عرصہ کے لئے قادیان آئے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے ہیں جو ان کے صدق کے ساتھ اسلام قبول کرنے کی ایک بڑی دلیل ہے کیوں کہ جب خداتعالےٰ نے دیکھا کہ ایک شخص نے محض اس کی رضا کی خاطر اس قدر دُکھ اٹھایا ہے تو اس کے واسطے ایسے اسباب مہیا کئے کہ وہ اسلام کے اس فرقہ میں داخل ہوا جو اصل اسلام اپنے اندر رکھتا ہے۔ شیخ صاحب نے مسجد اقصےٰ میں ۲۹ جون کو ایک لیکچر اپنے حالات پر دیا۔ جس کا خلاصہ انہوں نے خود اخبار بدر کے واسطے لکھکر ہم کو دیا ہے اور ذیل میں درج کیا جاتا ہے کہ کوئی اور سکھ بھائی بھی اس سے فائدہ اُٹھائے اور مسلمانوں کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہو۔ (ایڈیٹر)

ادہر آؤ صاحب ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معزز ناظرین! اس میں کوئی کلام نہیں کہ انسان کو خداوند کریم نے اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے۔ مگر جو فطرتی کمزوری انسان کے گلے کا ہار ہو گئی ہے وہ ذرا بھی آگے نہیں بڑھنے دیتی۔ انسان تو چاہتا ہے کہ میں آگے بڑھوں جہاں تک کہ الٰہی قرب حاصل کر سکوں۔ اس لئے انسان کو ہمیشہ محتاط رہنا چاہیئے کہ ایسی کمزوریوں سے ہر وقت ہوشیار رہے۔ نیز جب سے اس عاجز نے عقل اور ہوش سنبھالا ہے اور انسانیت کا جامہ پہنا ہے۔ مجھے یہی دہن رہی ہے کہ کسی طرح ست مارگ (صراط مستقیم) کا پتہ ملے۔ چنانچہ میری اس جستجو کا یہ نتیجہ ہوا کہ بہت سے گڑہوں سے گذر کر باہر آیا اور گڑھے بھی اس قدر عمیق تھے کہ ان سے نکلنا محال تھا مگر فضل الٰہی میرے شامل حال رہا۔ مجھ کو ان گڑہوں سے ایسا نکالا جیسے چاہ سے یوسف۔ خدا کی قدرت شائد اسی واسطے میرا نام بھی یوسف ہی رکھا گیا۔ پہلا گڑھا آریوں کا تھا اور خوب غور اور خوض کیا گیا لیکن اس کی تعلیم اس قدر پایۂ تہذیب سے گری ہوئی تھی۔ جسے میں کہہ سکتا ہوں کہ کوئی خاندانی اور مہذب آدمی اس کو ہرگز قبول نہیں کرے گا بلکہ نفرت کی نگاہ سے دیکھکر کوسوں دور بھاگیگا۔ اوّل ان کی وید کی تعلیم میں سے ایک مسئلہ نیوگ کا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بانی نے آریوں کو ایسا بے لگامی کا سبق دیا اور پانڈو اور کورو کی مثال مہاتموں اور رشیوں کے لئے ایک سیدھی سڑک بنا دی ہے جس سے اس کی خواہش تھی کہ کوئی شخص بھی اس دنیا سے پاک اور پوتر ہو کر بے لوث نہ جاوے اور یہی تعلیم تھی جس نے سکھوں و برہمنوں اور سرداروں وغیرہ کی خانگی زندگی پر اپنا اثر ڈالا اور ایسی بے شرم زندگی کو پاک اور پوتر سمجھا گیا۔ مگر باقاعدہ شادی یا وواہ کی ضرورت نہیں اور اس میں یہ بھی کوئی قید نہیں کہ مرد کا بلا عورت اور عورت کا بلا مرد ہونا ضروری ہے بلکہ جب کبھی عشق جوش مارے اور قوت شہوانی غالب ہو۔ تو مرد یا عورت اپنی عورت یا مرد بلا تمیز ہم بستر ہو سکتے ہیں واہ رے دیانند تیرا برہم چرج نظم

جستجو سے تیری جشت کا بطلان ثابت ہوا
بیہودہ باتوں سے تیرا ہنر و فن ثابت ہوا
آج تک دعوے پہ جس کے تھا مدار زندگی
وائے محرومی وہی پیمان شکن ثابت ہوا
نیوگ کا دل دادہ نکلا زاہد عورت پرست
شیخ سمجھے تھے جو ہم برہمن ثابت ہوا

اب صاحبان ذرا ویدکی حقیقت کی طرف توجہ مبذول فرماویں۔ سری گنیش آئیمہ۔ یہ منتر سام وید ڈیکو یہ پریس کاشی کے صفحہ ۱۵ میں جہاں سے اتر سنگتا شروع ہوتا ہے اور تمام ویدوں کے ہر ایک سنگتا اور بہومکا کے شروع میں آتا ہے ترجمہ اس کا یہ ہے۔ گنیش دیوتا کو سلام۔ گویا بسم اللہ ویدوں کی یہی ہے۔ اے مترجمو! اگر آریہ دہرم سچا ہوتا اور وید الشیور کا کلام ہوتا۔ تو پرمیشور کے نام سے شروع ہوتا۔ نہ گنیش دیوتا کے نام سے اگر وہ پرمیشور کا کلام ہے تو کس نے رکھا ہے اور معلوم ہوا کہ اس سرشٹکتی مان سے دیوتا افضل ہے تو کہ اس کے نام سے ویدوں کو شروع کرتا ہے اور ہندو مخلوق بھی پرمیشور کے نام کی بجائے اسی کو یاد کرتی ہے۔ دوئم۔ اوم پرماتما اینما۔ یعنی پرماتما کو سلام۔ اگر پرماتما ایشور کا نام ہے اور تمام آتما اس سے نکلی ہیں تو معلوم ہوا کہ پرمیشور روحوں کا چشمہ ہے اسی وجہ سے اس کو جگت آتما کہتے ہیں پھر کیا ہی ایشور کی فضیلت اور پرماتما سے اگر کوئی بڑی روح مراد ہے۔ تو پرمیشور ہے۔ سوم۔ جو سام وید کا پہلا منتر ہے سوامی دیانند جی نے اس کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ ہے اگنی تم گیان سروپ ہو۔ میں تمہاری تعریف کرتا ہوں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وید کا کرتا۔ (بنانے والا) کوئی پروہت ہے پرمیشور نہیں کیوں کہ یہ اگر خدا کا کلام ہوتا تو اس میں یہ الفاظ نہ ہوتے کہ میں اگنی کی تعریف کرتا بلکہ یہ الفاظ ہوتے کہ اگنی وغیرہ پرمیشور کی تعریف کرتی ہیں یہ رگ وید کی پہلی منڈلی بہومکا ستائیس تیس سوال منتر جو ہے۔ دہرم سبھا والوں نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ بڑے دیوتوں کو سلام چھوٹے دیوتوں کو سلام بوڑھے دیوتوں کو سلام۔ دیانندیو! یہ بھی پرمیشور کا کلام نہیں ہو سکتا کیوں کہ وہ بھول چوک سے پاک ہے اور اس کی ذات کے سوا کوئی پوجا جانے کے لائق نہیں وہ خود معبود ہے دیوتاؤں وغیرہ کا پوجاری نہیں ہو سکتا۔ یہ وید کے کرتے کی لیاقت کا نقصان ہے کہ وہ بڑے اور چھوٹے اور سب کو سلام بھی کر گزرا مگر یہ نہ بتلایا کہ جن کو میں سلام کرتا ہوں کیا وہ دیوتا ہیں یا پرمیشور یا حیوان یا بندے۔ بڑے پرمیشوروں کو سلام چھوٹے پرمیشوروں کو سلام نوجوان پرمیشوروں کو سلام اور ہم سب پرمیشوروں کو حتے المقدور سلام کرتے ہیں واہ رے دیانند تیری پھرتی۔

اس اندھیر نگری سے تنگ ہو کر جب میں نے پھر حق کے لئے جستجو کی۔ تو سکھوں کے گڑھے میں پھنس گیا اور آدگرنتھ صاحب کو اوّل تا آخر خوب غور اور خوض کے ساتھ پڑھا۔ تو اس کو اسلامی تعلیم سے بھرپور پایا۔ سو چند شلوک باوا نانک جی بطور نمونہ کے عرض کرتا ہوں۔

آدگرنتھ شلوک صفحہ ۷۴۳۔

اول اللہ نور اپایا قدرت کے سب بندے
اک نور تیں سب جگ اُلجھیا کون بھلے کون مندے

یعنی خداتعالیٰ نے ایک نور پیدا کیا کہ اس نور سے تمام کائنات کو پیدا کیا پس پیدائش کی رُوح سے تمام ارواح نوری ہیں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ باوا صاحب آواگون (تناسخ) کے ہرگز ہرگز قائل نہ تھے۔ دوم۔ صفحہ ۵۷۶ آدگرنتھ

وید پڑہت برہما مرے چاروں وید کہانی
سادھو کی مہما وید نہ جانی

یعنی برہما بھی وید پڑھ کر مر گیا اور حیات جاودانی حاصل نہ کر سکا۔ چاروں وید سراسر کہانی ہیں اور یاوہ گوئی ہیں۔ پھر

باوا نانک جی صاحب فرماتے ہیں آدگرنتھ صفحہ ۵۴۴ کہ

ہندو اناں اور مسلمان کاناں دوناں دہیوں جوگی نا

اس سے یہ مقصود نہیں کہ مسلمان درحقیقت خدا کی شناخت سے کورے تھے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں کیونکہ جس زمانے میں باوا صاحب پیدا ہوئے تھے وہ فیج اعوج کا زمانہ تہا اور اس سے یہ مقصود ہے کہ اس گئے گزرے وقت میں بہی جب کہ اکثر مسلمان رسم وعادت کے طور پر مسلمان تھے اور اسلام کی حقیقت ان میں نہیں پائی جاتی تہی تاہم اس گئے گزرے وقت میں بہی مسلمان ہندوؤں کی طرح بالکل اندہے نہ تھے لیکن چونکہ بہ سبب بُعد زمانہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں بہت خرابیاں پیدا ہوچکی تہیں اس واسطے ان کی روشنی گویا نصف باقی رہگئی تہی۔ تاہم ایک چشم والا بینا کہلا سکتا ہے اور یہاں جوگی سے مسلمان صوفی مراد ہیں۔

آہا ہا اس جگہ باوا صاحب کیسے صاف لفظوں میں اسلام کی شہادت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

(ک) کلمہ یاد کرداور نہ بہا کہو بات۔

نفس ہوائی رکن دین نس سے ہوویں مات۔

دوئم۔ (لام) لعنت بر سر تنہاں جو ترک نماز کریں۔

تہوڑا بہت کھٹیا ہتھوں ہتھ گویں۔

یعنی ان لوگوں پر لعنت ہے جو نماز کو ترک کریں جو کچہ تہوڑا بہت حاصل کیا تہا اس کو دست بدست ضائع کیا۔ ہائے افسوس مگر معلوم نہیں کہ سکہہ صاحبان باوجود سمجہنے کے نہیں سمجہتے اور باوجود دیکہنے کے نہیں دیکہتے اور باوجود سننے کے نہیں سنتے۔ مگر اس میں بہولے بہالے سکہوں کا کیا قصور ہے چنانچہ پنجابی میں مثل مشہور ہے کہ جس لائی گلیں اوسے نال اُٹھ چلی۔ سو ہمارے سکہہ بہائیوں کا حال ہے کیونکہ بعد میں باوا گوبند سنگہ صاحب نے اس تعلیم کو دوسرے پہلو میں بدل دیا۔ چنانچہ میں ایک شلوک باوا نانک جی کا اور ایک شلوک باوا گوبند سنگہ جی کا برائے مقابلہ بطور نمونہ کے پیش کرتا ہوں۔ آدگرنتھ میں صفحہ ۵۴۵ باوا نانک جی توحید کی کیا خوب داد دیتے ہیں۔ شلوک۔

دوسر کا ہے سمرئے جمئے تے مر جا

اکو سمرو نانکا جو جل تہل رہیا سما

مگر ساتھ ہی آدگرنتھ میں اسی صفحہ پر گرو گوبند سنگہ صاحب کس دشمنی سے باوا نانک جی کی توحید کی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ شلوک۔

اکال پرکھ کے حکم سے تبہی چلایا پنتھ

سب سکہن کو حکم ہے گرو مانیو گرنتھ

اور پہر باوا نانک جی آدگرنتھ صفحہ ۹۷۲ میں فرماتے ہیں۔ شلوک

ایک بہگت بہگوان جیہڑے پرانی کے نا ہیں من

جیسے سوکر سوان نانک جانو تا ہیں تن

یعنی جس انسان کے دل میں خدا کی محبت نہیں وہ انسان سور اور کتے سے بہی بدتر ہے۔ مگر لمبے تعصب تیرا ستیاناس ہو یہ اس گرو کا حکم ہے جس کے چیلوں کا یہ حق بہانا کہا جاتا ہے جس کو باوا صاحب نے تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکمہ شمار کیا ہے۔ اب ہی سکہہ صاحبان انصاف آپ کے ہی اوپر چہوڑتے ہیں۔ آپ صرف دس منٹ کے لئے بے تعصب ہوکر اور خدا کو حاضر ناظر جان کر بروے انصاف خود ہی نتیجہ نکالیں کہ جو باوا گوبند سنگہ جی نے آپ لوگوں کے دلوں میں ایک مخالفانہ اور منافقانہ جوش پیدا کردیا ہے وہ کہاں تک تمہارے نجات پانے کا موجب ہو سکتا ہے

پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ جیسا کہ مہاتما نانک جیسے صالح آدمی نے اسلام کی شہادت دی ہے تو اس میں کوئی کلام نہیں کہ اگر کوئی سچا مذہب دنیا پر ہے تو **اسلام** ہے جس میں سے خالصہ دہرم کو بہی سلام کیا۔ آج فقط اسلام ہی صفحہ ہستی پر اندرونی اور بیرونی خوبیوں کا ایک ایسا مستقل اور زندہ مذہب ہے جو اپنے صادر من اللہ ہونے پر بڑے بڑے واضح اور قاطع دلائل پیش کرکے حق کے تلاش کرنے والوں کو معقول طور پر تسلی اور اطمینان کرا سکتا ہے اور ذات باری تعالے کو واجب الوجود اور واجب الاطاعت ثابت کرکے اس سے قرابت پیدا کرنے کے ڈہنگ اور ان کے نتائج سے طالب صادق کو پورے طور پر شانتی دیتا ہے۔ بالخصوص اس حالت میں جبکہ نادان آریہ کا ویدی ایشور جو کہ بزعم ان کے نہ خالق ہے نہ با اختیار ہے اور باوجود سرشکتی مان کہلانے کے معطل ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اگر یہ صبح سے روٹی مانگنے والے اور ہمارے ہوم کے پجاری جو صبح شام مردہ انسانوں سے سہائتا چاہنے والے ہیں صرف دس منٹ کے لئے بے تعصب ہوکر پنس پاپی کو بالائے طاق رکھکر (بے تعصب ہوکر) اور خدا کو حاضر و ناظر جان کر اسلامی نماز کے ساتھ جو اللہ کے نام سے شروع ہوکر اللہ کے نام پر ختم ہوتی ہے اور جو کم از کم پانچ دفعہ روزانہ دربار باری تعالے میں حاضر کرکے عرض معروض پیش کرنے کا موقعہ دیتی ہے اپنی عبادت کا مقابلہ کریں۔ تو میں گمان نہیں کرسکتا کہ وہ حقائق پسند اور انصاف پرست دل جس میں روز ازل سے توحید کا تخم بویا گیا ہو نظر کرنے کے بعد کبہی قرآنی تعلیم سے مستعفی اختیار کرسکے۔ معزز حاضرین ہر ایک فرد بشر دل میں اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ مذہب کا تبدیل کرنا کچہ آسان بات نہیں۔ اس کے ثبوت میں یہ کہدینا ہی کافی ہوگا کہ اپنے پیارے مہربان والدین بہائیوں اور بہنوں اور دیگر رشتہ داروں سے کس چیز نے چہوڑایا گھر کے عیش وآرام سے کس نے محروم کرایا۔ والدین کی نازونعمت کو ترک کرنا اور غیروں کے جوروستم کس نے دکہلائے وہ کون سے بے بہا جواہرات تھے جس کی طمع میں والدین کی درد انگیز آہوں کی کچہ پروانہ کی گئی وہ کونسا پیارا خزانہ تہا جس کے عوض غیروں کی گالیاں اور طعن بسر وچشم منظور کئے گئے۔ وہ کونسا امولک رتن تہا۔

جس کی خاطر جو نہایت پیارے تھے وہ نہایت خطرناک دشمن بن گئے۔ صرف صراط مستقیم یا کیول ست مارگ کی خاطر مگر معلوم اسی کو ہوتی ہے جس کے دل پر گزرتی ہے۔ اوروں کے لئے تو کہانی ہوتی ہے۔ نیز ہم نے پہلے تمام نفع نقصان کا اندازہ لگا لیا تہا۔ اور بعد میں حلقۂ اسلام میں پاؤں رکہا اور اب تو یہ حالت ہے۔

بیٹھے ہیں تیرے در پہ تو کچہ کرکے اُٹہیں گے

یا وصل ہی ہوجائے گا یا مر کے اُٹہیں گے

ویسے تو باوا صاحب کی تعلیم سے ہی میرے دل کو پوری پوری شانتی ہوگئی تہی مگر ماسٹر صاحب عبدالرحمان نومسلم کے اختیار الاسلام نے تو شہاگہ میرے لئے سونے پر سہاگے کا کام دیا۔

میں ہوں آپ کا سیوک

محمد یوسف مدرس مدرسہ پشین سابق (سورن سنگہ بہماری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
صندوقچہ طبیب خانہ
جس میں ہر عمر اور حالت کے انسان کی صحت بحال رکھنے اور ڈیڑھ دو سو بیماریوں کے
علاج کے لئے ایسی نادر اور عجیب و غریب یونانی اور انگریزی ادویہ موجود ہیں جن کے بینظیر
طور پر موثر کارگر اور سریع التاثیر ہونے کو تمام فاضل اطبا بیک زبان تسلیم کرتے ہیں سفر میں اور حضر میں کسی طبیب کی محتاجی کے بغیر
اپنا اور اپنے گھر کا اپنے متعلقین اور غربا کا علاج آپ ہی کر لو تندرستی کی تندرستی اور آرام کا آرام - یہ ایک بینظیر ایجاد ہے اور اس کی
ہر ایک قبیلہ دار انسان کو سخت ضرورت ہے - یہ صندوقچے ولایتی بکسوں کی طرح خوبصورت مضبوط اور اعلےٰ قسم کے طیار کئے گئے ہیں
ایک کتاب ترکیب استعمال ادویہ جس کا نام کتاب طبیب خانہ ہے اس کے ہمراہ ہے اور ہر طرح سے ایسی آسانی کی گئی ہے کہ معمولی لکھا
پڑھا انسان بھی اس کو سمجھ کر پورے طبیب کا کام دے سکتا ہے اور ادویہ کے استعمال بروقت سے مریض کو خطرات متعلقہ سے
بچا سکتا ہے اس لئے اس صندوقچے کا ہر ایک عیالدار کے پاس ہر حالت میں ہونا اشد ضروری ہے کیونکہ یہ بکس امراض کے علاج
کا ایسا طبیب حاذق ہے جو دوسرے معالج سے
بے پرواہ کر دیتا ہے جس کے پاس بکس موجود ہو
وہ بغیر حاجت کسی دوسرے حکیم کے بیماریوں کا
کاری علاج آپ کر سکتا ہے - مریض کا رفیق و مونس
دردمند کا سہارا اور کھیا کا چارہ ہے تو یہ بکس ہے
آپ کے لئے حافظ صحت آپ کے عیال کی صحت کا
بیمہ تو کیا بلکہ ایک خاصہ گھر کا دوائی خانہ ہے گھر
میں ایک حکیم حاذق سفر میں حکیم در بغل اور رفیق
صحت ہے اس صندوقچے کی موجودگی جہاں
ایک طرف معمولی امراض میں دوڑ دھوپ اور حکیم
طبیب ڈاکٹر کی تلاش اور ادویات کی بہم رسانی کے
تردد خرچ اور تفکر سے مطلق بے پرواہ کر دیتی
ہے وہاں دوسری طرف وقت پر کسی لائق معالج
اور معتبر دوائی کے دستیاب نہ ہو سکنے کی وجہ سے
زندگی کے تلف ہو جانے یا کم از کم تکلیف میں پڑنے
کا جو احتمال اور بیماری کے بڑھنے کا جو خطرہ ہوتا ہے وہ بھی
دور ہو جاتا ہے جتنی ادویہ ہر ایک گھر میں ہر دم رکھنے اور سفر
میں ساتھ لے جانے کے قابل ہیں وہ سب اس صندوقچہ میں
موجود ہیں جب کسی وقت اپنے گھر میں یا اپنے کسی رشتہ دار
کے ہاں یا کسی اپنے غریب ہمسایہ کو کسی مرض نے گھیرا ہو
تو فوراً اطلاع پاتے ہی آپ اس (صندوقچہ) کو کھولیں
اور کتاب ترکیب پڑھیں پھر مرض موجودہ کے لئے جو دوا
آپ کو اس بکس میں ملے اس کو ترکیب مندرجہ کے مطابق
استعمال کریں - خدا چاہے تو مخلصی حاصل ہو گی نہ عطار
کے پاس جائیں اور نہ طبیب کا در کھٹکائیں اس طرح
سے کم استطاعتوں کی امداد ہو گئی اور اپنی وقت بے وقت
مرض سے رہائی - اس سے بڑھ کر فیاضی اور خیرات
اور کیا ہو سکتی ہے کوئی عقلمند گھر اس سے خالی
نہ رہے - کوئی مسافر بغیر اس کے سفر کو نہ جائے
پانچ روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی عجیب و غریب پاکٹ کیس ادویہ
نام
مقام
ڈاکخانہ
ضلع
خوشخط اور صاف لکھیں
حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور (نولکھا)

یا حفیظ یا رفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میرے ہادی و مرشد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نیز کل اہل دل

مخلص احباب کی خدمت میں درخواست

ایک ثابت شدہ امر حق کو - محض لالچ - حسد - اور بے ایمانی سے مشتبہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے

آپ صاحبان دعا فرماویں - کہ قادر خدا - علیم بذات الصدور خدا حق کا بول بالا کرے - اور حق کے مخالف باطل کو نیست و نابود کرے -

المشتہر

حکیم محمد حسین عرب - قریشی - موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا - کارخانہ رفیق الصحت - حویلی کابلی مل - ڈبی بازار - لاہور

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا -)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

اخبار قادیان

حضرت اقدس کی طبیعت اب پہلے سے اچھی ہے اصحاب مسجد مبارک میں نماز ظہر و عصر کے وقت تشریف لے آتے ہیں ۔ اور خادموں کو وعظ و نصائح سے مشرف فرماتے ہیں ۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور حکیم فضلدین صاحب بہ سبب بعض خانگی امور کے تاحال اپنے وطنوں میں ہیں ۔ امید ہے کہ ہر دو صاحبان جلد واپس تشریف لاویں گے ۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب بتقریب شادی اخویم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ہندوستان کو تشریف لے گئے ہیں ۔ ان کے ساتھ میر سرور شاہ صاحب بھی گئے ہیں ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام گذشتہ جمعہ سے ۱۲ روز کے واسطے بند ہو گیا ہے ۔ اکثر مدرسین و طلباء اپنے اپنے وطن کو چلے گئے ۔ ہیڈ ماسٹر صاحب جناب مولوی شیر علی صاحب بھی معہ اہل بیت اپنے وطن کو گئے ہیں ۔

دفتر بدر کے محرر شیخ محمد نصیب صاحب حسب الحکم حضرت اقدس ایک خدمت پر مامور ہو کر کچھ دنوں سے باہر گئے ہوئے ہیں ۔ اس واسطے اگر بعض خطوط کی تعمیل میں کچھ دیر ہوتی ہو تو احباب معاف فرماویں ۔

اس ہفتہ میں بابو عطاء الٰہی صاحب اسٹیشن ماسٹر گالا سے ۔ بابو فخرالدین صاحب کلرک میاں میر مونٹگمری بہت سے احباب ڈیرہ اسماعیل خان ۔ جموں ۔ علاقہ گوجرات وغیرہ ممالک سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔

اخویم شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بعارضہ بخار سخت بیمار ہو گئے تھے ۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جلد شفا دی ۔ خداوند کریم اس مفید اور کارکن وجود کو سلامت رکھے ۔ اور تقوے و صحت کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے ۔

سچے مذہب کی پہچان

ایک ہندو نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ سچے مذہب کی کیا شناخت ہے ۔ دنیا میں اس قدر مذاہب پھیلے ہوئے ہیں ۔ ان میں سے کس طرح شناخت کریں کہ سب سے افضل اور اعلیٰ مذہب قابل قبول کون سا مذہب ہے ۔ حضرت نے فرمایا ۔

جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے ۔ انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے ۔ جس کا علم اس کو زیادہ حاصل ہوتا ہے مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان میں ایک سانپ پھرتا ہے اور وہ آدمیوں کو کاٹتا ہے تو وہ شخص کبھی جرأت نہ کریگا ۔ کہ رات کو ایسے مکان میں جا کر سوئے اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے میں جو میرے آگے رکھا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائیگا ۔ اگر کسی گاؤں میں طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں تو کوئی شخص اس گاؤں میں جانے کا حوصلہ نہیں کرتا ۔ جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے وہ اس جنگل میں ہرگز داخل نہیں ہوتا ان سب کی اصل علم اور معرفت ہے جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے اور اس کے متعلق معرفت تام پیدا ہو جائے ۔ انسان اس کے برخلاف بالکل نہیں کر سکتا ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے ۔ اس کا سبب یہی ہے کہ خدا کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام ان کو حاصل نہیں ۔ یہ جو کہا جاتا ہے اور اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں ۔ یہ صرف ایک رسمی ایمان ہے ۔ ورنہ دراصل گناہ سوز معرفت حاصل نہیں ہے ۔ اگر وہ حاصل ہو تو ممکن ہی نہیں کہ انسان پھر گناہ کر سکے ۔ ہر شے کی قدر اس کی پہچان اور معرفت سے ہوتی ہے ۔ دیکھو ایک جاہل گنوار کو ایک قیمتی پتھر لعل یا موتی مل جاوے ۔ تو وہ صد در صد دو چار پیسہ میں اس کو فروخت کر دے گا ۔ یہی مثال ان نادانوں کی ہے ۔ جنہوں نے خدا کو نہیں پہچانا وہ الٰہی احکام کے بالمقابل دو چار پیسوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں ۔ جہاں کوئی دنیوی تھوڑا سا فائدہ نظر آتا ہے ۔ وہاں اپنا ایمان فروخت کر دیتے ہیں ۔ جھوٹی گواہیاں عدالتوں میں جا کر دو آنہ یا چار آنہ کے بدلے دیتے ہیں ۔ ان کے نزدیک خدا تعالےٰ کے اس پاک حکم کی قدر کہ جھوٹھ نہ بولو اور سچی گواہی دو ۔ اس سے بڑھ کر نہیں کہ دو چار آنہ کی خاطر اس کو چھوڑ دیں اور بیچ ڈالیں ۔ خدا کی آیتوں کو تھوڑے مول پر بیچنے کے یہی معنے ہیں کہ انسان تھوڑے سے ظاہری فائدہ کی خاطر احکام الٰہی کی بے قدری کرتا ہے ۔ آج کل جو مذاہب لوگوں میں رائج ہیں وہ سب قومی مذاہب ہیں ۔ یعنی ایک قومیت کی پیچ کی جاتی ہے ۔ ورنہ سچا مذہب وہ ہے جو خدا کے خوف سے شروع ہوتا ہے ۔ اور خوف اور محبت کی جڑھ معرفت ہے پس مذہب وہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے خدا کی معرفت اور گیان بڑھ جائے ۔ اور خدا تعالیٰ کی تعظیم دلوں میں بیٹھ جائے ۔ جس مذہب میں صرف پرانے قصے ہوں وہ ایک مردہ مذہب ہے ۔ دیکھو خدا وہی ہے جو پہلے تھا ۔ اس کی عبادت سے جو پھل پہلے لوگ پا سکتے تھے وہی پھل اب بھی پا سکتے ہیں ۔ خدا تعالےٰ نے اپنے اخلاق بدل نہیں ڈالے ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ صرف ایک خشک لکڑی کی طرح ہیں ۔ جس کے ساتھ کوئی پھل نہیں وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے خدا کو پہچانا ہی نہیں اگر پہچانتے تو ان پر ضرور برکات نازل ہوتے مگر اس راہ میں بہت مشکلات ہیں ۔ اور یہ بڑی قوت والوں کا کام ہے اور خدا کے اختیار میں ہے جس کو چاہے ۔ قوت عطا فرما دے اگر انسان تلاش میں لگا رہے تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت اس کو قوت عطا ہو جائے ۔ استقامت شرط ہے ۔ ہمت کے ساتھ خدا کو تلاش کرو ۔ تو اُسے پا لو گے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

اخبار قادیان

حضرت اقدس کی طبیعت اب پہلے سے اچھی ہے اور اب مسجد مبارک میں نماز ظہر و عصر کے وقت تشریف لے آتے ہیں - اور خادموں کو وعظ و نصائح سے مشرف فرماتے ہیں -

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور حکیم فضلدین صاحب بہ سبب بعض خانگی امور کے تاحال اپنے وطن میں ہیں - امید ہے کہ ہر دو صاحبان جلد واپس تشریف لاوین گے -

حضرت میر ناصر نواب صاحب بتقریب شادی اخویم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ہندوستان کو تشریف لے گئے ہین - ان کے ساتھ میر سرور شاہ صاحب بھی گئے ہیں - مدرسہ تعلیم الاسلام گذشتہ جمعہ سے ۱۲ روز کے واسطے بند ہوگیا ہے - اکثر مدرسین و طلبا اپنے اپنے وطن کو چلے گئے - ہیڈ ماسٹر صاحب جناب مولوی شیر علی صاحب بھی بمعہ اہل بیت اپنے وطن کو گئے ہین -

دفتر بدر کے محرر شیخ محمد نصیب صاحب حسب الحکم حضرت اقدس ایک خدمت پر مامور ہوکر کچھ دنوں سے باہر گئے ہوئے ہین - اس واسطے اگر بعض خطوط کی تعمیل مین کچھ دیر ہوتی ہو تو احباب معاف فرماوین -

اس ہفتہ مین بابو عطاء الہی صاحب اسٹیشن ماسٹر کالا سے - بابو فخر الدین صاحب کلرک میاں میر و دیگر بہت سے احباب ڈیرہ اسماعیل خاں - جموں - علاقہ گوجرات وغیرہ ممالک سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے -

اخویم شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بعارضہ بخار سخت بیمار ہوگئے تھے - مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جلد شفا دی - خداوند کریم اس مفید اور کارکن وجود کو سلامت رکھے - اور تقوےٰ و صحت کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے -

سچے مذہب کی پہچان

ایک ہندو نے حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کی کہ سچے مذہب کی کیا شناخت ہے - دنیا مین اس قدر مذاہب پھیلے ہوئے ہیں - ان میں سے کس طرح شناخت کریں کہ سب سے افضل اور اعلیٰ مذہب قابل قبول کون سا مذہب ہے - حضرت نے فرمایا -

جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے -

انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے - جس کا علم اس کو زیادہ حاصل ہوتا ہے مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان مین ایک سانپ پھرتا ہے اور دہ آدمیوں کو کاٹتا ہے تو وہ شخص کبھی جرأت نہ کریگا - کہ رات کو ایسے مکان مین جاکر سوئے اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے مین جو میرے آگے رکھا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائیگا - اگر کسی گاؤں مین طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں تو کوئی شخص اس گاؤں مین جانے کا حوصلہ نہیں کرتا - جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے وہ اس جنگل مین ہرگز داخل نہیں ہوتا ان سب کا اصل علم اور معرفت ہے جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے اور اس کے متعلق معرفت تام پیدا ہو جائے - انسان اس کے برخلاف بالکل نہیں کرسکتا - پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے - اس کا سبب یہی ہے کہ خدا کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام ان کو حاصل نہیں - یہ جو کہا جاتا ہے اور اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں - یہ صرف ایک رسمی ایمان ہے - ورنہ دراصل گناہ سوز معرفت حاصل نہیں ہے - اگر وہ حاصل ہو تو ممکن ہی نہیں کہ انسان پھر گناہ کر سکے - ہر شے کی قدر اس کی پہچان اور معرفت سے ہوتی ہے - دیکھو ایک جاہل گنوار کو ایک قیمتی پتھر لعل یا موتی مل جاوے - تو وہ صد در صد دو چار پیسہ میں اس کو فروخت کر دے گا - یہی مثال ان نادانوں کی ہے - جنہوں نے خدا کو نہیں پہچانا وہ الٰہی احکام کے بالمقابل دو چار پیسوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں - جہاں کوئی دنیوی تھوڑا سا فائدہ نظر آتا ہے - وہاں اپنا ایمان فروخت کر دیتے ہیں - جھوٹی گواہیاں عدالتوں میں جاکر دو آنہ یا چار آنہ کے بدلے دیتے ہیں - ان کے نزدیک خدا تعالےٰ کے اس پاک حکم کی قدر کہ جھوٹ نہ بولو اور سچی گواہی دو - اس سے بڑھ کر نہیں کہ دو چار آنہ کی خاطر اس کو چھوڑ دیں اور بیچ ڈالیں - خدا کی آیتوں کو تھوڑے مول پر بیچنے کے یہی معنے ہیں کہ انسان تھوڑے سے ظاہری فائدہ کی خاطر احکام الٰہی کی بے قدری کرتا ہے - آج کل جو مذاہب لوگوں مین رائج ہیں وہ سب قومی مذاہب ہیں - یعنی ایک قومیت کی تبع کی جاتی ہے - ورنہ سچا مذہب وہ ہے جو خدا کے خوف سے شروع ہوتا ہے - اور خوف اور محبت کی جڑھ معرفت ہے پس مذہب وہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے خدا کی معرفت اور گیان بڑھ جائے - اور خدا تعالیٰ کی تعظیم دلوں میں بیٹھ جائے - جس مذہب مین صرف پرانے قصے ہوں وہ ایک مردہ مذہب ہے

دیکھو خدا وہی ہے جو پہلے تھا - اس کی عبادت سے جو پھل پہلے لوگ پا سکتے تھے وہی پھل اب بھی پا سکتے ہیں - خدا تعالےٰ نے اپنے اخلاق بدل نہیں ڈالے - پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ صرف ایک خشک لکڑی کی طرح ہین - جس کے ساتھ کوئی پھل نہیں وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے خدا کو پہچانا ہی نہیں اگر پہچانتے تو ان پر ضرور برکات نازل ہوتے مگر اس راہ میں بہت مشکلات ہیں - اور یہ بڑی ہمت والوں کا کام ہے اور خدا کے اختیار مین ہے جس کو چاہے - قوت عطا فرما دے اگر انسان تلاش میں لگا رہے تو ہوسکتا ہے کہ کسی وقت اس کو قوت عطا ہو جائے - استقامت شرط ہے - ہمت کے ساتھ خدا کو تلاش کرو - تو اسے پا لوگے -

ڈائری

القول الطیب

ہمدردی کا رنگ

۱۴ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء۔ ایک معزز خاندانی ہندو دیوان صاحب جو عرف حضرت کی ملاقات کے واسطے قادیان آئے تھے۔ قبل نماز ظہر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور خواہش ظاہر کی کہ ان کو کچھ نصیحت کی جائے۔ حضرت نے فرمایا۔ ہر ایک شخص کا ہمدردی کا رنگ جدا ہوتا ہے۔ اگر آپ ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ آپ کے ساتھ یہی ہمدردی کر سکتا ہے کہ آپ کی کسی بیماری کا علاج کرے۔ اور اگر آپ حاکم کے پاس جائیں۔ تو اس کی ہمدردی یہ ہے کہ کسی ظالم کے ظلم سے بچائے۔ ایسا ہی ہر ایک کی ہمدردی کا رنگ جدا ہے ہماری طرف سے ہمدردی یہ ہے کہ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ دنیا روزے چند ہے۔ اگر یہ خیال دل میں پختہ ہو جائے۔ تو تمام جھوٹھی خوشیاں پامال ہو جاتی ہیں اور انسان خدا کی طرف اپنا دل لگاتا ہے۔ لمبے منصوبے اور ناجائز کارروائیاں انسان اسی واسطے کرتا ہے۔ کہ اس کو معلوم نہیں کہ زندگی کے ایام کتنے ہیں۔ جب انسان جان لیتا ہے کہ موت اس کے آگے کھڑی ہے۔ تو پھر وہ گناہ کے کاموں سے رک جاتا ہے۔ خدا رسیدہ لوگوں کو ہر روز اپنے اور اپنے دوستوں کے متعلق معلوم ہوتا رہتا ہے۔ کہ ان کے ساتھ کیا پیش آنے والا ہے۔ اس واسطے وہ دنیا کی باتوں پر خوش نہیں ہو سکتے اور نہ ان پر تلی پکڑ سکتے ہیں۔

طاعون اور زلزلہ

دیکھو اس وقت ملک میں طاعون پھیلی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اس کے متعلق ایسے وقت میں اطلاع دی تھی۔ جب کہ یہاں طاعون کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ اسی وقت میں نے لوگوں کو اس کے متعلق اطلاع کر دی تھی۔ یاد رکھو۔ جب غفلت اور دنیا پرستی بہت بڑھ جاتی ہے۔ تو پھر تباہیوں کے آنے کا وقت ہوتا ہے۔ میں بارہا کہہ چکا ہوں کہ جب تک یہ لوگ شرارت کو نہ چھوڑ دیں گے اور اپنی اصلاح نہ کریں گے اور اپنے اخلاق درست نہ کریں گے۔ تب تک یہ بیماری ملک سے دور نہ ہوگی۔ ایسا ہی دو بلا زلزلہ کی ہمارے ملک کے لوگ اس قسم کے خوفناک زلزلوں سے کبھی آگاہ نہ تھے۔ کبھی اتفاقی کوئی زلزلہ آجاتا تھا لیکن اب نہایت خوفناک زلزلے آتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار اطلاع دی ہے کہ ہنوز ایک سخت تباہ کن زلزلہ آنیوالا ہے۔ جس سے یہ مطلب ہے کہ لوگ کسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں وہ رب جس نے پیدا کیا ہے۔ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ جب انسان خدا کی طرف جھکتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے اور خوفناک صدموں کے وقت وہ بچایا جاتا ہے۔

بدظنی

سارے گناہوں کی جڑ بدظنی ہے۔ کہا تی[illegible] جب کافر لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو [illegible] کہ یہ تمہاری بدظنی کا نتیجہ ہے۔ خدا کا رسول تمہارے پاس آیا۔ اس نے تمہیں نیکی کی بات سکھائی توبہ اور استغفار کا سبق دیا۔ پر تم نے اس کی مخالفت کی اور اس پر بدظنی کر کے کہا کہ تجھے خدا کی طرف سے کوئی الہام نہیں ہوتا۔ تو سب باتیں اپنے پاس سے بنا کر کہتا ہے۔ دیکھو ہم خدا سے خبر پاکر مخلوق کو اطلاع دیتے ہیں کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے تم نیکی اختیار کرو۔ بدیوں سے بچو۔ اپنی اصلاح کرو اور خدا سے ڈرو تاکہ تم مصیبت کے وقت میں بچائے جاؤ۔ اور تم پر رحم کیا جاوے۔ اس کے جواب میں یہ لوگ [illegible]ردوں میں اور خطوں میں ہم کو گندی گالیاں دیتے اور ہر طرح سے ستانے کی کوشش کرتے ہیں اور [illegible] دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ تو جھوٹھا ہے اور افترا کرتا ہے مگر ہمارا فرض ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جو خبر دی ہے وہ ہم ان لوگوں کو پہنچا دیں ایک شخص ایک گاؤں میں رہنے والا یقیناً جانتا ہے کہ صبح ہوتے یہ گاؤں ہلاک ہو جائے گا پھر اگر وہ گاؤں کے رہنے والوں کو اس طوفان سے مطلع نہ کرے تو کیا کرے یہی حال حضرت نوحؑ کے زمانہ میں ہوا تھا جب کہ حضرت نوحؑ کشتی بناتے تھے تو لوگ ہنستے تھے اور ٹھٹھا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھو یہ کیسا دیوانہ ہے کہ خشکی پر شہر میں کشتی بناتا ہے مگر وہ نہ جانتے تھے کہ وہ خود ہی غلطی پر ہیں اور حضرت نوح کی کارروائی درست اور راست ہے۔ اسی طرح آج کل بھی گو امساک باراں ہے مگر قسم قسم کے طوفانوں سے اور زلازل سے دنیا پر عذاب آنے والے ہیں۔ جیسا کہ پہلے زمانوں کی تکذیب[illegible] اور فسق اور مفاسد آج کل جمع ہو گئے ہیں ایسا ہی پہلے زمانوں میں جو عذاب اور بلائیں متفرق وقتوں میں وارد ہوا کرتی تھیں وہ سب کی سب اس زمانہ میں جمع ہو گئی ہیں۔ جس قدر قانون بڑھتا جاتا ہے۔ ساتھ ہی فریب اور دھوکہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ سرکار اس واسطے قانون بناتی ہے کہ ملک میں امن پھیلے۔ شریر لوگ اسی قانون میں سے ایک ایسی بات نکال لیتے ہیں کہ ان کو اپنی شرارت کے پورا کرنے کا اور بھی موقعہ مل جائے۔ اگر کوئی کسی کا قرضدار ہوتا ہے [illegible] اسی فکر میں رہتا ہے کہ قرضہ کی میعاد گذر چکی ہے اور نہیں سوچتا کہ خدا [illegible] کوئی [illegible]

غیر مذہب والوں سے سلوک

مذکورہ بالا ہندو صاحب نے عرض کیا کہ مجھے تو لوگ ڈراتے تھے کہ مرزا صاحب تو کسی کے ساتھ بات نہیں کرتے اور ہندوؤں کے ساتھ بہت بدخلقی سے پیش آتے ہیں۔ میں نے یہ سب بات اس کے برخلاف پائی ہے اور آپ کو اعلیٰ درجہ کا خلیق اور مہمان نواز دیکھا ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ لوگ جھوٹھی خبریں اڑا دیتے ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے وسیع اخلاق سکھلائے ہیں بلکہ ہمیں افسوس ہے کہ ہم پوری طرح سے آپ کے ساتھ اخلاق حسنہ کا اظہار نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کی قومی رسم کے مطابق ہمارا کھانا کھا لینا جائز نہیں ایسے ہندو مہمانوں کے کھانے کے انتظام ہم کسی ہندو کے ہاں کر لیا کرتے ہیں۔ لیکن اس کھانے کی ہم خود نگرانی نہیں کر سکتے۔ ہمارے اصول میں داخل نہیں کہ اختلاف مذہبی کے سبب کسی کے ساتھ بدخلقی کریں اور بدخلقی مناسب بھی نہیں کیونکہ نہایت کار ہمارے نزدیک غیر مذہب والا ایک بیمار کی مانند ہے۔ جس کو صحت روحانی حاصل نہیں پس بیمار تو اور بھی قابل رحم ہے۔ جس کے ساتھ بہت خلق اور حلم اور نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ اگر بیمار کے ساتھ بدخلقی کی جاوے تو اس کی بیماری اور بھی بڑھ جائے گی۔ اگر کسی میں کجی اور غلطی ہے۔ تو محبت کے ساتھ سمجھانا چاہیے

ہمارے بڑے اصول دو ہیں۔ خدا کے ساتھ تعلق صاف رکھنا اور اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

بنام قاضی نذر حسین صاحب ایڈیٹر اخبار قلقل

(بجنور ۔ دھیل کھنڈ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ط

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجبی ایڈیٹر صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کے پرچہ اخبار قلقل میں میرے دعوے کی نسبت جو مضمون شائع ہوا ہے میں افسوس کرتا ہوں کہ اس کے جواب میں مجھے مفصل تحریر کی فرصت نہیں ہے۔ چند ماہ سے بیمار ہوں اور ابھی بہت کمزور ہوں یہ سچ ہے کہ میرا دعوے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونیکا ہے میں اپنی کتابوں میں ثابت کرچکا ہوں کہ یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُنیس سو برس سے آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اور کسی زمانہ میں واپس آکر دنیا کی عدالت کریں گے بلکہ قرآن شریف تصریح سے فرماتا ہے کہ وہ فوت ہوچکے ہیں ۔ جیساکہ آیت فلما توفیتنی سے ظاہر ہے یہ تو خدا تعالےٰ کا قول ہے اور اس کی تائید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا رویت موجود ہے کیوں کہ آں جناب نے حضرت عیسیٰ کو معراج کی رات میں ان انبیاء میں دیکھا ہے جو اُن سے پہلے وفات پاچکے تھے اور پھر قرآن شریف میں سورہ نور میں فرماتا ہے کہ کل خلیفے اس اُمت کے اسی اُمت میں پیدا ہوں گے ۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ دوبارہ دنیا میں نہیں آسکتے اور وہ زندہ نہیں ہیں بلکہ مر گئے ہیں اور ان کی آمد ثانی کا خیال سراسر باطل اور طمع خام ہے اور میری طرف سے یہ صرف دعوے نہیں بلکہ صدہا نشانوں سے جو خدا کی طرف سے ظہور میں آچکے ہیں میری سچائی ثابت ہے اگر میں خدا کی گواہی کے بغیر دعوے کرتا ہوں ۔ تو جھوٹا ہوں اور اگر خدا کے کلام سے حضرت عیسےٰ کا زندہ ہونا ثابت ہے تو میں جھوٹا ہوں اور اگر میں ضرورت کے وقت نہیں آیا تو میں جھوٹا ہوں ۔ لیکن یہ سب میری سچائی کی علامتیں ثابت ہوچکی ہیں اسلام ایک نہایت تنزل کی حالت میں ہے کیا باعتبار ظاہر اور کیا باعتبار باطن ، اور خدا نہیں چاہتا کہ اس کو اسی حالت میں چھوڑ دے ۔ اس لئے اس نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوبارہ اسلام میں زندگی کی رُوح پھونکے جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں ۔ اُن کی سچائی پر صدہا علامتیں ہوتی ہیں ۔ ان کی تعلیم ایک کامل بصیرت پر مبنی ہوتی ہے وہ اپنی طاقت عملی کی وجہ سے لوگوں کے لئے ایک نمونہ ہوتے ہیں ان میں ایک خارق عادت کشش پائی جاتی ہے اس لئے ان کی قوت جاذبہ ہزارہا سعیدوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور ان کے لئے خدا تعالیٰ آسمانی نشانوں کو ظاہر کرتا ہے تا ان کی سچائی پر گواہ ہوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اپنے مبعوث ہونے کی علت غائی کو پا لیتے ہیں ۔ اور نہیں مرتے جب تک ان کی بعثت کی غرض ظہور میں نہ آجائے ۔ پس اگرچہ پہلی چار علامتیں میرے دعوے کے متعلق ثابت ہوچکی ہیں ۔ لہٰذا میری تعلیم علیٰ وجہ البصیرت ہے اور اسلام کا پاک اور خوبصورت چہرہ ظاہر کرتی ہے اور میری طاقت عملی میری استقامت سے ظاہر ہے کہ میں پچیس برس سے لعن طعن مخالفوں کا نشانہ ہورہا ہوں ۔ میرے پر خون کے مقدمات کئے گئے اور گورنمنٹ کو اکسایا گیا اور کفر کا فتویٰ بنایا گیا ۔ پھر وہ کون سی چیز دیا گیا اور مجھے سخت د[illegible] کو بحال رکھا کیا وہ تھی جس نے میری استقامت خدا کے ساتھ پاک تعلق نہ تھا ۔ اور جو مجھ میں قوت کشش وغیرہ [illegible] بھیجی ہے وہ اس سے ظاہر ہے ۔ کہ جب میں نے [illegible] کی طرف دعوت شروع کی تو میں اکیلا تھا اور [illegible] دو لاکھ سے زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے اور جو میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ بھی زیادہ ہیں اور کوئی مہینہ بغیر نشانوں کے نہیں گذرتا مگر باوجود ان تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے ۔ کہ میں عیسےٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں ۔ اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں ۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی ۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا ۔ جو مسیح موعود و مہدی معہود کو کرنا چاہیئے تھا ۔ تو پھر میں سچا ہوں ۔ اور اگر کچھ نہ ہوا ۔ اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں ۔ والسلام

فقط ۔ غلام احمد

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

یہ کلمہ اسلامی دنیا میں بہت بولا جاتا ہے اور اکثر استعمال ہوتا ہے لیکن بہت سے لوگ ایسے ہیں جو صرف رسمی طور پر اس کلمہ کو بولتے ہیں گویا ایک تعجب کے اظہار کے وقت یا کسی فعل ناپسند کے سننے پر ان کا یہ تکیہ کلام ہے لیکن وہ نہیں جانتے کہ اس کے معنے کیا ہیں اور اس کی حقیقت کس طرح سے ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کی فہم اور آگاہی کے واسطے اس مبارک کلمہ کے معنے اور بیان اختصاراً درج اخبار کردیئے جاویں ۔

اس کلمہ میں دو لفظ بالخصوص غور کے قابل ہیں ایک حول اور ایک قوۃ اس کلمہ کا قائل ہر دو کی نفی کرتا ہے کہ یہ ہر دو باتیں مجھ میں نہیں پائی جاتیں حول کے معنے ہیں ۔ بدیوں سے پھرنا اور قوۃ کے معنے ہیں ۔ نیکی کو اختیار کرنا ۔

انسان جب حالت بد سے نکل کر خوبی کی طرف آتا ہے ۔ تو اس کے واسطے طے کرنے کے لئے دو ضروری مرحلے ہوتے ہیں ۔ ایک بدیوں کا ترک اور دوسرا نیکیوں کا حصول ۔ اس کلمہ کے ذریعہ سے انسان اپنے عجز کا اقرار کرتا ہے کہ میری یہ حالت کمزوری الضعف کی ہے کہ نہ تو مجھ سے بدیاں چھوٹ سکتی ہیں اور نہ میں نیکیاں اختیار کر سکتا ہوں ۔ ہاں ایک ہی راہ نجات کی میرے واسطے ہے یعنی الا باللہ ۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ اور اس کے فضل کے ذریعہ سے اور اس کی رحمت کی دستگیری سے یہ دونوں عزتیں مجھے حاصل ہو سکتی ہیں ۔

اس کلمہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایک دعا ہے کہ اے خدا بدیوں کا ترک اور نیکیوں کا حصول صرف تیرے فضل کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے ۔ اس کے سوائے اور کوئی ذریعہ نہیں اور ہم اپنے بازو کی قوت سے جنت میں نہیں جاسکتے ۔ ؎

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ دلبر کو توڑنیوالی اور انسان کو متکبر ہونے سے بچانیوالی اس واسطے کہتے ہیں کہ اس کلمہ کے پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے کیوں کہ شیطان کا سب سے بڑا گناہ تکبر ہی تھا اور اب لوگوں کے گمراہ کرنے کے واسطے اس کا سب سے بڑا دام بھی تکبر ہے اسلئے جب انسان تکبر کو چھوڑ تا ہے ۔ اور عجز اور انکسار کرتا ہے اور اقرار کرلیتا ہے کہ وہ خود تو کچھ نہیں اللہ نے کچھ

... ہیں سپارے میں لکھا
ہے وقت ذکر انسان بائیں طرف تھوک ے اور ادراار
پڑھے ہے تو وہ وسوسہ فوراً دور ہو جاتا ہے ۔ عاجز راقم
نے بھی اس کا بار ہا تجربہ کیا ہے اور درست پایا ہے
سورۃ الناس قرآن شریف کی سب سے
ایک پیشگوئی آخری سورۃ ہے اور اس کا مضمون
آخری زمانہ میں ایک بڑے فتنہ سے خدا تعالےٰ
مانگنے کا حکم دیتا ہے ۔ وہ فتنہ **خناس** کا ہے
لوگوں کے دلوں میں قسما قسم کے وساوس ڈال کر راز
پیچھے ہٹانے کی کوشش کرے گا کیونکہ یسوع کو
... اور اس کی پوجا کرنے کا فتنہ زمانہ نبوی سے
دنیا میں پیدا ہوا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
... اس کی خرابیوں کو دنیا پر ظاہر کر کے اس کا زور
... دیا تھا ۔ یہاں تک کہ خود ... اسلام کی چمک سے ... پاکر
عیسائی قوم میں اس قسم کے ... پیدا ہو گئے تھے ۔
جنہوں نے اپنی قوم میں سے یسوع اور مریم کے بت بنانے
اور ... پوجا کرنے کی رسم کو مٹانے کی کوشش کی اور
اس کوشش میں بہت کچھ کامیابی بھی حاصل کی دوسری طرف
... عیسائی اپنے مذہب کی خرابیوں سے آگاہ ہو کر
... سے بے زار ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے تھے
غرض اسلام وہ مذہب تھا جس نے دیگر باطل ادیان
... دین عیسوی کو بھی پست کر دیا تھا ۔ لیکن آخری
... عیسائیت کا فتنہ ایک نئے رنگ میں مخلوق
... موجود ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ مسلمانوں
... اور اسلام سے پیچھے ہٹا کر پھر اسی پرانی
... یہ **خناس** تعلیم دیتا ہے کہ ہمارا
مسیح ہے چنانچہ عیسائیوں کی کتابوں میں
... **ربنا المسیح** ۔ اور یسوع کا نام
... شاہ یعنی ملک بھی ہے اور اس کی
... ہے گویا کہ وہ اِلٰہ یعنی معبود ہے
... کے واسطے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے
ملک الناس اور **الٰہ الناس**
کی صفات حمیدہ کا ذکر قرآن شریف
... اس کی وحدانیت کے بارے میں
... سورت چھوڑ کر اس طرح

اللہ الصمد لم یلد
... **کفوا احدا**

کہ وہ اللہ ایک ... وہ بے احتیاج ہے نہ اس
کا کوئی بیٹا ہے ۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی
کنبہ قبیلہ ہے ۔ اس سورۃ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ
آخری زمانہ جنگ کا زمانہ نہ ہوگا اور اسلام سے لوگوں
کو روگردانی کرانے کے واسطے کوئی لڑائی اور ظاہری
جنگ کی کارروائی نہ ہوگی ۔ جیسا کہ پہلے کیا جاتا تھا بلکہ
دلوں میں تشکیک اور شبہات ڈالنے کی کوشش
کی جائے گی ۔ مخالفوں کا اثر ظاہری جسم پر نہ ہوگا بلکہ
صدور الناس پر بذریعہ وساوس ہوگا اور وہ
... ڈالنے والے خناس دو قسم کے ہوں گے ایک
... جن کے وساوس موٹے رنگ کے
کذب اور بہتان کے ساتھ ہیں یہ خناس تو
... ہے ۔ لیکن ایک بڑا خناس جو شہر میں اس
... ہے ۔ لیکن اپنی شرارت میں کی ...
... اس کو جھوٹ لگ گیا ہے وہ
... فلسفی اور جزوی سائنس دان
... سائنس سے بے خبر ہیں اور
... فلسفہ ...
تعلیم یافتہ گروہ کو ... کی طرف
کھینچ کر لے جا رہے ہیں ۔ ... ظاہر مذاہب
سے اپنے آپ کو بے تعلق ظاہر کرتے ہیں مگر
باطن میں مذہب کے سچے اصول کو اکھاڑنے کے
درپے ہیں ۔
اس سورۃ شریف سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ
آخری زمانہ کا فتنہ محض دعا کے ذریعہ سے دور ہوگا
چنانچہ اس کی تائید میں حدیث شریف میں آیا ہے
کہ کفار مسیح موعود کے دم سے مریں گے اور حضرت
مرزا صاحب سے میں نے بارہا سنا ہے ۔ آپ فرمایا کرتے
ہیں کہ اس قدر فتنہ کا شانا ظاہری اسباب کے ذریعہ
سے نہیں ہو سکتا ۔ ہمارا بھروسہ صرف ان دعاؤں
پر ہے جو کہ ہم اللہ تعالےٰ کے حضور میں کرتے ہیں
خدا تعالےٰ ہماری دعاؤں کو سنے گا اور وہ خود ہی
ایسے سامان مہیا کرے گا کہ کفر ذلیل ہو جائے گا
اور اسلام کے واسطے غلبہ اور عزت کے دن آ
جائیں گے

لطیفہ ۔ کسی نے کہا ہے کہ قرآن شریف کا ابتدا
حرف **ب** سے ہوا ہے اور آخر حرف **س** کے
ساتھ ہوا ہے ۔ یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ بس
قرآن شریف انسان کے واسطے بس ہے ۔ جیسا کہ
اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ۔ **ما فرطنا فی الکتاب
من شیٔ** ۔ ترجمہ ۔ اس کتاب میں کسی شے کی ...

نہیں رہی ۔ اس مضمون کو کسی نے فارسی میں اس طرح
ادا کیا ہے ۔ ؎

اول و آخر قرآن زچہ با آمد و سین
یعنی اندر دو جہان رہبر ما قرآن بس

لطیفہ ۔ نسفی کہتا ہے کہ اس سورۃ شریف میں سب سے
پہلے جو لفظ ناس آیا ہے ۔ اس سے مراد اطفال ہیں
اور ناس ثانی سے مراد نوجوان لوگ ہیں اور ثالث
سے مراد بوڑھے ہیں ۔ اور چہارم سے مراد صالحین
ہیں اور پنجم سے مراد مفسدین ہیں ۔ کیا معنے ۔ کہ میں اس
خدا کے حضور میں پناہ گزین ہوتا ہوں جو **رب الناس**
ہے ۔ چھوٹے ناتوان بچوں کے واسطے ہی تمام سامان
پرورش کرتا ہے اور **ملک الناس** ہے نوجوان
جوشیلے لوگ سب اس کے قابو میں ہیں ۔ **اللہ الناس**
ہے ۔ جب آدمی بڑا ہوتا ہے اور چالیس سال سے زیادہ
عمر پاتا ہے ۔ تب اس کے عقائد اور معرفت کمال کو
پہنچتے ہیں اور عادتیں نیکی پر پختہ ہو جاتی ہیں اور اپنے
خدا کی عبادت میں یکا ہو جاتا ہے ۔ ایسے لوگوں کا معبود
وہی خدا ہے ۔ اس خدا کے حضور میں میں خناس کے
وساوس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں ۔ جو **یوسوس فی
صدور الناس** ۔ نیک لوگوں کے دلوں میں وسوسے
ڈال دیتا ہے **من الجنۃ والناس** وہ خناس
کچھ جن ہیں اور کچھ مفسد انسان ہیں ۔
یہ ایک عجیب دعا ہے ۔ جو خدا تعالےٰ نے خود ہم
کو سکھائی ہے ۔ اس کے کسی قدر ہم معنے وہ دعا ہے
جو دوسری جگہ قرآن شریف میں آتی ہے اور وہ اس طرح
سے ہے ۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا

اے ہمارے رب بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت کی توفیق
عطا فرمائی ہمارے دلوں کو کج نہ کر یعنی ایک دفعہ جس نیکی
کو ہم حاصل کریں وہ استقامت کے ساتھ ہمارے اندر قائم رہے
یہ سورۃ شریف قرآن شریف میں سب سے آخری دعا
ہے کہ اے اللہ تعالےٰ یہ قرآن جس کے پڑھنے کی تو نے
ہم کو توفیق دی ہے اب ایسا کر کہ ہمارے دل اس پر
ایمان کے واسطے ایسے پختہ رہیں کہ اس کلام کے متعلق
کوئی وسوسہ اور بد خیال کبھی ہمارے دل میں نہ آنے پاوے
اور ہم اس پر عمل کریں اور تیرے نیک بندوں میں شامل ہو جاویں
قرآن شریف کے ذریعہ سے رحمٰن خدا نے کس قدر رحمت
دنیا پر نازل فرمائی تمام احکام شرعیہ ۔ گذشتہ بزرگوں کی نیک
مثالیں طریق دعا ۔ غرض ہر شے ضروری کی تعلیم دی گئی ہے
(سورۃ الناس کی باقی تفسیر اگلے اخبار میں درج ہو گی)

کیا سکھ دہرم عالمگیر مذہب ہے؟

ہمعصر رہنمائے خالصہ نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ سکھ مذہب عالمگیر مذہب ہے اور دوسرا کوئی مذہب اس قابل نہیں کہ تمام مخلوق اس کو قبول کر سکے یہ دعوے ہے اور اس کے دلائل یہ بیان کئے گئے کہ سری گرو نانک صاحب کو کل دنیا مانتی ہے۔ اور سکھ دہرم کے اصول یہ ہین کہ صرف پرماتما کی پرستش کرین۔ مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں۔ سب کے ساتھ ہمدردی کرین کل مخلوقات کو بھائی جانین کسی مذہب کو برا نہ کہیں۔ پرماتما کی دی ہوئی اصلی صورت کو قائم رکہیں وغیرہ۔ یہ وجوہات ہیں۔ جن کے سبب سے سکھ مذہب کے عالمگیر ہونے کا دعوے پبلک کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

اس میں شک نہین کہ عیسائی انجیل کے اخلاق کیطرح کہ ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسری گال پیش کی جاوے اور کوئی ایک کوس بیگار لے جانا چاہے۔ تو خواہ مخواہ دو کوس ہی جاؤ۔ اس قسم کی اخلاقی تعلیم ان بچوں یا ناعاقبت اندیشوں کو ظاہر نظر مین پسندیدہ معلوم ہوتی ہے جو نہیں جانتے کہ تمدن کے اصول کیا ہیں۔ اور انسان کو جو قوتین خدا تعالے نے عطا فرمائی ہیں اور ان قوتوں کے جو فطری تقاضے ہیں۔ ان کو پورا کرنا انسان کا فرض ہے۔ پھر تعجب تو یہ ہے۔ کہ جو لوگ ان اصول کو پیش کرتے ہیں نہ وہ خود ان پر عمل کرنے والے ہیں اور نہ ان کے بزرگوں میں سے کبھی کسی نے ان پر عمل کرکے دکھایا اور نہ ممکن ہے کہ تمدنی دنیا مین ان پر عملدرآمد ہو سکے۔ مثال کے طور پر خالصہ کے رہنما صاحب اپنے اسی اخبار کے اُسی صفحہ کو ملاحظہ کریں۔ جس پر یہ لکہا ہے کہ سکھ دہرم کے اصول میں سے ایک یہ ہے کہ۔

کسی مذہب کو برا نہ کہیں

اس اصول پر عمل کرکے اسی صفحہ پر ہندو دہرم کے متعلق آپ فرماتے ہین۔

"اُس کے اصول بہت بودے اور فضول ہیں"

"شاید بودا اور فضول کہنا ان کے نزدیک برا کہنے مین شامل نہیں ہے"

آپ لکہتے ہیں کہ سکھ مذہب کی خوبیوں مین سے ایک یہ ہے کہ بابا نانک صاحب کو کل دنیا مانتی ہے یہ تو کبھی نہیں ہوا کہ کسی مصلح نیک مرد کو کل دنیا مان لے۔ اصل تو ماننے نہ ماننے کا ثبوت یہی کافی ہے کہ دنیا بھر مین سکھ صرف ہندوستان میں ہیں۔ اور ہندوستان میں سے بھی صرف پنجاب میں اور پنجاب کے بہی صرف بعض ضلعوں میں اس صورت مین کوئی جانتا ہی کیا ہے کہ سکھ مذہب بہی دنیا مین کوئی حیثیت رکہتا ہے یا نہین۔ مگر خیر اس بات کو جانے دو۔ سکھ صاحبان اپنے ہی وطن اور علاقہ کے جوشیلے فرقے آریہ کے گرو سوامی دیانند کی کتاب کو ذرا کہول کر پڑہیں کہ اُس نے بابا صاحب کے حق میں کیا کیا کلمات بولے ہین اور لفظوں کو جانے دو۔ ایک مورکھ کا لفظ ہی لو۔ جو دیانند نے بابا صاحب کے حق مین بولا ہے۔ کیا ایسا شخص جو مورکھ ہو۔ عالمگیر مذہب کا بانی ہو سکتا ہے؟

پھر آپ سکھ مذہب کی خوبیوں مین سے ایک بڑی خوبی یہ بیان فرماتے ہین۔ کہ سکھ مذہب پرماتما کی دی ہوئی اصلی صورت کو قائم رکہتا ہے۔ اس سے خالصہ ایڈیٹر کی یہ مراد ہے کہ سکھ صاحبان اپنے بدن کے بال نہیں کٹواتے رہیں سکھ صاحبان کے ساتھ بہت بے تکلفی کی ملاقات کا کبھی موقع نہیں ملا۔ اور ہم مان لیتے ہین کہ وہ انسان کی اصلی صورت کو قائم رکھتے ہیں یعنی ان قدرتی بالوں کو جو انسان کے بدن پر پیدا ہوتے ہیں کبھی نہیں کٹواتے۔ اور اس نال اور آنول کو جو بچے کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ مدت العمر اپنے پیٹ پر باندہے رکہتے ہیں اور ہاتھوں اور پاؤں کے ناخنوں کو جو قدرتاً بڑہتے رہتے مین کبھی نہین کٹواتے۔ یہ سب کچھ ہم مان لیتے ہین مگر ہم کو یہ بات سمجھ میں نہین آئی۔ کہ اس مین کون سی خوبی مذہبی رنگ کی ہے۔ کیونکہ تمام چرند پرند اور جنگل کے بعض جانور بعض باتوں مین ایسا ہی کرتے ہیں لیکن یہ بات ان کیواسطے کسی خوبی کی نہیں سمجھی جاتی۔ بلکہ جو حیوانات انسانوں کے قبضے مین رہتے ہیں ان کا آرام اور صحت اسی مین دیکہا جاتا ہے کہ خاص موسموں مین بعض کے بال کٹوائے جاتے ہیں یا ناخن درست کرائے جاتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہ کیا جاوے۔ تو جانور کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ خیر اس معاملہ مین چونکہ خالصہ صاحبان زیادہ تجربہ کار ہین اس واسطے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ وہ اس پہلو پر کافی روشنی ڈالنے کی سعی فرماوینگے۔

لیکن خالصہ صاحبان کو یاد رکہنا چاہیئے کہ مذہب کے معنے صرف یہ نہیں کہ چند ایک اخلاقی باتیں بیان کر دی جاوین۔ اگر صرف اتنے کا نام مذہب ہے۔ تو پھر سعدی کا کریما اور چہوٹے چہوٹے پندنامے اور نصائح کی کتابیں سب کی سب بجائے خود ایک مذہب بانی ہونے کا دعوے کر سکتی ہین۔ عالمگیر مذہب وہ ہے۔ جو انسان کے واسطے اس کے تمام رُوحانی قویٰ کی پرورش کے ذرائع بتلائے۔ اور تمام دنیا مین ہر ملک کے رہنے والے اور ہر آب وہوا میں پرورش پانے والے اُس پر عمل کر سکین اور تمدن انسانی کے ہر ایک اسٹیج پر یعنی محکوم ہونے کی صورت مین اور حاکم ہونے کی حالت مین ہر مقام پر انسان کی راہبری کرے۔

اس جگہ مجھے ایک واقعہ یاد آیا ہے۔ جو حضرت مولوی نورالدین کے ساتھ پیش آیا اور وہ اس طرح سے ہے۔ کہ ایک سکھ سردار نے جو آپ کے پاس اپنے بعض اغراض کی وجہ سے بہت آیا جایا کرتا تھا ایک مجلس مین جہاں مذاہب کی خوبیوں کا تذکرہ تہا۔ آپ کی خدمت مین یوں عرض کیا کہ گرنتھ صاحب ایک ایسی کتاب ہے۔ جس پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا کیونکہ اس مین صرف توحید الٰہی اور اخلاقی باتوں کا تذکرہ ہے اور [illegible] اس قابل اعتراض نہین۔ پس ماننے کے قابل صرف یہی ایک مذہب ہے۔ اور آپ کو چاہیئے کہ آپ اس مذہب مین داخل ہو جاوین۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ بے شک ہم تو ہر ایک راستی کو قبول کرنے کے واسطے ہر وقت طیار ہیں۔ آپ اپنی ماں یا بہن کے ساتھ شادی کرین۔ اس شادی کے جلسہ مین ہم بہی شامل ہوکر اُسی جگہ پوہل لے لین گے (یعنی سکھ بن جاوینگے) وہ حیران ہوا کہ یہ کیا جواب ہے اور سمجھ نہ سکا۔ تب مولوی صاحب نے اس کو سمجھایا۔ کہ سچا اور عالمگیر مذہب وہ ہے۔ جو صرف اخلاق کو نہ بیان کرے۔ بلکہ تمام قواعد شریعت متعلق عقاید اخلاق اور تمدن بیان کرے۔ جب گرنتھ آپکے نزدیک کامل کتاب ہے۔ اور اس مین یہ نہین لکہا کہ ماں بہن کے نکاح ناجائز ہے۔ تو اس کے رُو سے تو [illegible] تب سردار صاحب نے فرمایا یہ بات اور والیوں سے لے لین گے۔ مولوی صاحب [illegible] پھر ایسے مذہب کو قبول کرنا مناسب ہے۔ [illegible] مذہب کا محتاج ہے۔

ایسا ہی عیسائیوں کا مذہب ہے جنہیں کہ کوئی تجربہ سے کُرتا مانگے تو جُبّہ بہی دیدو ان لوگوں کے واسطے درست تہا جو نہایت کی حالت مین تہے اور دشمنوں کے آگے [illegible] نہ رکہتے تہے اور ڈرتے ڈرتے اپنا

لیکن آج اگر عیسائی سلطنتیں اس پر عمل کر کے اپنا سچا عیسائی ہونا ثابت کرنا چاہیں تو ایک آن میں تمام سلطنتیں ان کے ہاتھ سے نکل جاویں ۔ معمولی بات ہے ۔ جاپان روس سے کوریا مانگتا تھا ۔ اگر روس سچا عیسائی ہوتا تو کوریا بھی دیتا اور اس کے ساتھ سائبیریا کا ملک بھی روس کی نذر کرتا مگر ایسا کون کرسکتا ہے ۔ پس دو باتوں میں سے ایک بات درست ہے ۔ یا تو عیسوی مذہب ایسا ہے ۔ کہ کوئی اس پر عمل کر ہی نہیں سکتا اور یا دنیا میں آج کوئی سچا عیسائی نہیں ہے ۔ ہر دو صورتوں میں یہ مذہب عالمگیر مذہب یا خدا کی طرف سے بھیجا ہوا مذہب قرار نہیں دیا جاسکتا ۔ یہی حال سکھ مذہب کا ہے ۔ بلکہ عیسائیوں کے پاس تو پھر توریت کی شریعت کا مجموعہ موجود ہے ۔ گو وہ عمل کرنے کے واسطے نہیں لیکن سکھوں کے پاس تو کوئی کتاب بھی شرعی قوانین کی موجود نہیں ۔

ہاں ایک صورت میں سکھ مذہب عالمگیر مذہب کہلا سکتا ہے ۔ اور وہ یوں ہے کہ سکھوں کے گرو باوا نانک صاحب تھے ۔ اور جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے باوا صاحب موصوف دل سے سچے مسلمان تھے ۔ اور رات دن اپنے گلے میں ایک چولا رکھا کرتے تھے ۔ جس پر من جملہ دیگر آیات قرآنی کے ایک یہ آیت لکھی ہوتی تھی کہ

اِنَّ الدِّین عند اللّٰہ الاسلام

ترجمہ ۔ سچا دین خدا کے نزدیک اسلام ہی ہے

اسلام ہی باوا صاحب کا مذہب تھا ۔ پس اگر ہمارے خالصہ ایڈیٹر صاحب اپنے مضمون کی سُرخی یوں جمائیں کہ

(باوا نانک صاحب نے مذہب عالمگیر اختیار کیا تھا)

بات ہر حالت میں صحیح ثابت ہوگی اور ہم ہر طرح سے خالصہ صاحب کی اس معاملہ میں تائید کریں ۔ اگرچہ ... باوا صاحب موصوف نے بصراحت یہ ظاہر ... وہ ایک کلمہ گو اور نماز کے پابند مسلمان تھے ... ان کے اسلام کی ایک زندہ گواہی آج تک ... اور خالصہ صاحبان کے واسطے ضروری ہے ... ہمارے مضامین پر پورا غور کر کے اپنے دین **ازم** اور **آریہ ازم** سے بکلی خالص کر کے ... بن جاویں ۔

... چولا ہے سکھوں کا تاج

یہی کابل مل کے گھر میں ہے آج
یہی ہے کہ نذروں سے معمور ہے
جو دُور اس سے اُس سے خدا دور ہے
یہی جنم ساکھی میں مذکور ہے
جو انگد سے اس وقت مشہور ہے
ذرا سوچو سکھو یہ کیا چیز ہے
یہی چھوڑ کر وہ ولی مر گیا
نصیحت تھی مقصد ادا کر گیا
اُسے مردہ کہنا خطا ہے خطا
کہ زندوں میں وہ زندہ دل جا ملا
یہ تحریر چولہ کی ہے اک زبان
سنو وہ زبان سے کرے کیا بیان
کہ دینِ خدا دینِ اسلام ہے
جو ہو منکر اس کا بد انجام ہے
تجھے چولے سے کچھ تو آوے حیا
ذرہ دیکھ ظالم کہ کرتا ہے کیا
گرو جس کے اس رہ پہ ہو دین فدا
وہ چیلہ نہیں جو نہ دے سر جھکا
وہ سوچیں کہ کیا لکھ گیا پیشوا
وصیت میں کیا کہہ گیا برملا
کہ اسلام ہم اپنا دین رکھتے ہیں
محمدؐ کی رہ پر یقین رکھتے ہیں
اٹھو سونے والو کہ وقت آگیا
تمہارا گرو تم کو سمجھا گیا

تصویر ۔ پرچہ اہل حدیث کو حضرت اقدس کے اُس فوٹو پر جو ولایت بھیجنے کے واسطے لیا گیا تھا ۔ اعتراض کرتے ہوئے اور اُسے خلاف شرع قرار دیتے ہوئے بہت جلد اپنی جیب کے پیسوں کی طرف دھیان آگیا تو فرماتے ہیں "الضرورت تقدر بقدرہا ۔ ضرورت اپنے اندازہ ہی پر رہا کرتی ہے ۔ مثلاً ایک شخص لق ودق جنگل میں ہے ۔ جہاں پر کوئی چیز کھانے کی اس کو میسر نہیں ہوسکتی ہے ۔ تو بحکم قرآن اس کو سور مردار کا کھانا جائز ہے ۔ مگر آبادی میں آکر جائز نہیں ۔ اسی طرح روپیہ پیسہ پر جو تصویر ہے سلطنت کے حکم کی مجبوری سے ہے ۔" روپے پیسے کے واسطے سور اور مردار کی مثال آپ کو خوب سوجھی ۔ اور سلطنت کے حکم کی مجبوری کی بھی خوب کہی ۔ بھلا آپ کو اپنے دینی [illegible] کے واسطے روپے پیسے کا سؤر رات دن بغل میں رکھنا جائز ہے تو ایک شخص کو دینی ضرورت کے واسطے یورپ امریکہ کو اپنی تصویر بھیجنا جائز نہیں ہے جہاں اس قسم کے بافراست انسان موجود ہیں ۔ ایک کا خط میرے پاس موجود ہے ۔ جس نے صرف تصویر دیکھکر یہ پہچان لیا تھا کہ یہ شخص مسیح موعود ہے ۔ اصل میں بات یہ ہے ۔ کہ ہمارے گوشہ نشین اس علم سے بالکل بے بہرہ ہیں کہ بذریعہ تصاویر دنیا میں کیسے کیسے مفید کام ہو رہے ہیں ۔ ہاں وہ تصویر اور مصوری .. گناہ ہے ۔ جو بت پرستی کے واسطے اور دیگر بد نیتوں سے کی جائے ۔ و انما الاعمال بالنیات کو دیکھنا چاہیئے ۔

علمائے زمانہ ۔ امرتسر کے محمد شریف صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر نے بذریعہ ایک اشتہار کے جس کا نام اعلان حق رکھا ہے ۔ اور جو کہ پرچہ اہل حدیث میں بھی چھپا ہے مولوی لوگوں کو دین کی آڑ میں نفسانیت کے ساتھ ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے والا بتلا کر اور بعض خاص واقعات کا ذکر کر کے اپنی کسی خاص مسجد میں ایسے مولویوں کو وعظ کرنے سے روکا ہے ۔ اور عام مسلمین کو بھی ان مولویوں سے بچنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اب وہ وقت نہیں رہا کہ .. دین و اسلام کی باگ **علمائے پاک** کے ہاتھ میں دی جاوے ۔ بلکہ اپنی حفاظت ہم پر خود واجب ہے ۔ کیوں کہ تجربہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ زمانہ کی آزادی نے اکثر علماء آزاد منش کے خیالات کو **اسلام کی تخریب میں** مصروف کیا ہوا ہے ۔"

قلعہ کانگڑہ جو ۴ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے صدمہ سے گر کر بالکل منہدم ہوگیا تھا اب اس کی مرمت نہیں کی جائے گی اور قلعہ کے کھنڈرات اس عظیم الشان نشان مسیح موعود کی گواہی دینے کے واسطے ہمیشہ موجود رہیں گے ۔ تاکہ آنے والی نسلوں کے واسطے موجب عبرت ہوں ۔

قاری شاہ سلیمان پھلواری نے ندوۃ العلماء سے علیحدگی کا اعلان بذریعہ اخبار کر دیا ہے ۔ یہ نہیں ظاہر فرمایا کہ علماء سے کنارہ کشی سے اُن کی مراد کیا ہے ۔ آیا وہ خود اب عالم نہیں رہے یا باقی سب کو وہ اب عالم نہیں سمجھتے ؟ غالباً وہ پچھلی بات بیان کریں گے ۔ گو حق یہ ہے کہ ہر دو یکساں ہیں ۔

نو مسلم ۔ مومباسا میں ایک متمول انگریز خاندان کا ایک نوجوان بطیب خاطر مسلمان ہوگیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرماوے ۔

سلطان م ۔ دم ۔ کی لڑکی بیمار ہوگئی تھی ۔ اب آرام ہے ۔

عبدالحکیم مُرتد کا شور وشر

ڈاکٹر عبدالحکیم کو مرتد کہنے سے صرف یہ مراد نہیں ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کا پہلے مُرید تھا ۔ اور اب نہیں رہا ۔ بلکہ وہ اس واسطے بھی مرتد ہے ۔ کہ پہلے وہ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا انسان کی نجات کے واسطے ضروری جانتا تھا ۔ اور اب اس کا یہ عقیدہ ہے کہ حصول نجات کے واسطے اور بہشت میں داخل ہونے کے لئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر ایمان لانا نہ پہلے کبھی ضروری تھا اور نہ اب ضروری ہے ۔ اسی کے نزدیک یہودی ۔ عیسائی ۔ آریہ ۔ سناتن برہمو ۔ جینی ۔ بدھ ۔ سب اپنی جگہ نجات کو حاصل کر سکتے ہیں ۔

اس کے اس عقیدہ کو اخبار اہل حدیث نے تو غلط قرار دیا ہے ۔ گو بہ سبب اس بغض کے جو پرچہ اہل حدیث کے ایڈیٹر کو سلسلہ احمدیہ کے ساتھ ہے ڈاکٹر عبدالحکیم کے مضمون کو اپنی اخبار میں شائع کر دیا ہے مگر لاہور کے بعض مسلمانوں نے اس کی امداد ہر طرح سے کی ہے اور اس کی تعریف میں لمبی لمبی تقریریں کی ہیں ۔ جن میں سے ایک مشہور مسلمانوں کے اخبار نویس ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار ہیں ۔ ممکن ہے کہ منشی محبوب عالم صاحب کا بھی یہی مذہب ہمیشہ سے ہو ۔ یا اب ڈاکٹر صاحب کی محبت کے اثر سے ہو گیا ہو ۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ۔ کیونکہ ۔ [illegible] پہلے سے جانتے ہیں ۔ کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخا[لفت] [illegible] کی شامت ان لوگوں کو کھینچ کھینچ کر بالآخر اس جگہ [illegible] کا کامل [illegible] دے گی ۔ جہاں پہنچنا ان کے واسطے یہود [illegible] [اس] جگہ ہمارا مثیل ہونے کے لئے ضروری ہے ۔ لیکن [illegible] اپنی اپنی [illegible] سوال یہ ہے کہ جس صورت میں تمام مذاہب [illegible] حضرت [illegible] جگہ نجات پا سکتے ہیں ۔ اور ایک یہودی [illegible] تو کیا وجہ ہے کو نہ مان کر بھی بہشت میں چلا جائے گا ۔ نہ ماننے کے کہ ایک احمدی ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کو [illegible] صاحب اپنے سبب وہ کچھ قرار دیا جاتا ہے ۔ جو ڈاکٹر [صاحب] [illegible] ہیں ۔ بھلا ڈاکٹر [illegible] لیکچروں اور تقریروں میں بیان فرماتے [illegible] منشی صاحب ہی بتلائیں یا ان کے نئے دو [illegible] ہیں کہ جب آنحضرت [illegible] محبوب عالم صاحب اس امر پر روشنی ڈ[الیں] [ع]بدالحکیم کے ان [illegible] کا ماننا کوئی ضروری امر نہیں تو ڈاکٹر [illegible] کی وجہ سے ہم الہامات کا ماننا کیوں ضروری ہے ۔ جو [illegible] لوگ کافر قرار دیئے جاتے ہیں ۔

باقی رہا ڈاکٹر صاحب کو سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں شہر بشہر سرگردان پھرنا اور جا بجا مخالفانہ تقریریں کرنا اور رسالجات شائع کرنا ۔ سو ڈاکٹر صاحب یاد رکھیں اور دنیا گواہ رہے کہ ڈاکٹر صاحب کا یہ تمام جد وجہد بیکار جائیگا ۔ اور الٰہی سلسلہ کو وہ ایک ذرہ برابر بھی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور بالآخر وہ اپنے پہلے گذرے ہوئے ساتھیوں کی طرح سخت ناکامی کا مُنہ دیکھیں گے ۔ [ا]ے ڈاکٹر عبدالحکیم جس عمارت کو خدا تعالیٰ بنانا چاہتا ہے اللہ بنا رہا ہے ۔ اس کے گرانے کے واسطے تو سارا زور لا اور اپنے تما[م] ساتھیوں کو جمع کر اور ہر طرف سے اپنے [illegible] [وا]سطے مددگار بنا ۔ پر یاد رکھ کہ تو اس زبردست [illegible] ہاتھ کے مقابلہ میں ایک مرد دکیڑے سے [illegible] بڑھ کر قوت نہیں رکھتا ۔ ہمارے نزدیک تما[م] [illegible] سے جیسوں کا وجود کسی نقصان یا غم کا موجب [illegible] نہیں بلکہ ہم جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں [illegible] تم لوگ بھی خدا کی طرف سے سلسلہ حقہ کے واسطے ایک خدمت پر لگائے گئے ہو کیونکہ [illegible] تمہارا شور وغوغا بہتیروں کو جو ہنوز [illegible] میں تھے ۔ خبردار کر رہا ہے ۔ اور لوگوں [کو] بےخبر[ی] [illegible] امر اہم کی طرف توجہ دلا رہا ہے ۔ پس اٹھو [illegible] اور اپنا پورا زور خرچ کرو ۔ اور ان لوگوں کو جو تھک کر سو گئے ہیں ۔ مثلاً مولوی محمد حسین صاحب بابو الٰہی بخش صاحب ۔ پیر گولڑوی صاحب وغیرہ ان کو بھی جگاؤ ۔ اور ڈھارس بندھواؤ ۔ کہ ہنوز ہل چل کا سامان باقی ہے ۔ خاموش بیٹھ رہنا مناسب نہیں ۔

دنیا خود دیکھ لیگی کہ انجام فتح کس کے ساتھ ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجی ام محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ چند اشعار در مدح امام زمان علیہ السلام ارسال خدمت اند ۔ برائے مہربانی در اخبار گوہر بار درج فرمودہ ممنون ومشکور فرمائید ۔

نظم

اے مسیح ومہدی دور زمن

[illegible] امام ومرشد وماوائے من

آمدی اے مہدی آخر زماں

در مقام پاک جائے قادیان

آمدی اے ر[illegible] ہبر ہر دو جہاں

آمدی اے [illegible] رہنماءِ گمرہان

آمدی اے آ[illegible] فتاب پُر ضیاء

آمدی تا دہ[illegible] ب را بخشی خیار

آمدی ا[illegible] اے احمدِ آخر زماں

آمدی [illegible] اے پیشوائے قادیاں

آمدی اے غمگسار دین ما

آمدی بر وعدۂ رب السما

درتو تابد نور حق لامکاں

بر تو بارد آسماں صدہا نشاں

مرحبا اے خادم دین نبی

مرحبا اے مقبل رب غنی

مرحبا اے دستگیر بےکساں

مرحبا اے ہادی راہ جناں

زندہ کردی دین احمد اے امام

حکم تکفیرت چرا کردند عام

عامیاں از حکمت حق غافل اند

گر گروہ عالمان تو فاضل اند

من چہ گویم وصف تو اے نیک نام

خود چو صفت کردہ آں خیر الانام

کن دعا بر من مسکین فقیر

اے امام با صفا روشن ضمیر

عبدالغنی ۔ از گلگت ۔

خوفناک حادثہ ۲۹ ۔ مئی کو قصبہ بامرو ضلع گنٹنا احاطہ مدراس میں ۲۷۰ مکانات حادثہ آتش زدگی سے خاکستر ہو گئے ۔

نومسلم ڈاکٹر اورکس نیف جو ایک ذی علم آدمی مانا جاتا ہے مسلمان ہو گیا ہے ۔ اور اس کی بیوی نے بھی اسلام قبول کر لیا ہے ۔

کاسک ۔ عیسائی کثرت سے مسلمان ہو رہے ہیں

جس کو خدا رکھے اُسے کون مار سکتا ہے ۔ چلتی گاڑی میں ایک ظالم نے ایک مسافر کو ہاتھ پاؤں باندھ کر دریائے سندھ میں پھینک دیا ۔ جہاں ایک کشتی والا معہ کشتی موجود تھا ۔ اس نے جھٹ دریا سے نکال کر کشتی میں ڈال دیا ۔ مجرم پانچ سال قید بامشقت کی سزا پا گیا ۔

ایک پادری صاحب کا خط بنام حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر اور تقریر دن بدن دجال کو پگھلا اور گلا رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ابر کی خوشبو آنے لگی ہے ہر طرف سے عیسائیت کو تباہ کرنے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں خود یورپ امریکہ عیسائیت کی مخالفت میں اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ ادھر جاپان کے بادشاہ کے مسلمان ہونے کی خبریں نیک فال پیدا کر رہی ہیں۔ ذیل میں ہم ایک پادری صاحب کا خط شائع کرتے ہیں۔ جو حضرت کے نام آیا ہے۔ عنقریب پادری صاحب خود ہی اپنا نام پبلک ظاہر کریں گے۔ (ایڈیٹر)

عالی جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمدؐ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو۔ کہ میں ایک عیسائی تھا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے میں آپ کے معاملہ میں غور کر رہا تھا۔ اور چونکہ ایک احمدی میرے پاس اکثر آیا جایا کرتے تھے وہ اکثر آپ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور گاہے گاہے کتابیں بھی دیا کرتے تھے۔ مجھے آپ کی نسبت شوق بہت بڑھ گیا۔ اگرچہ پہلے پہلے میں نے بہت سی باتوں میں مخالفت بھی کی۔ لیکن چونکہ احمدی دلائل کچھ ایسے زبردست ہیں کہ مجھے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ میں اس بات پر ہرگز مطمئن نہ تھا کہ کفارہ کافی ہے اور کہ نجات اس سے حاصل ہو سکتی ہے لیکن اب میں یہ کہنے کے قابل ہوں کہ ہاں اسلام ضرور نجات دلاتا ہے کیونکہ وہ سکھاتا ہے کہ اپنے آپ کو اللہ کے راہ میں قربان کرو۔ پس اگر خدا ہے اور یقیناً وہ ہے۔ تو یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ اپنے پر فدا ہونے والے کو کبھی ضائع نہیں کرتا میں اس مسیح کی لعنتی موت کا قائل نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ مسیحؑ کی یہ ہتک ہے۔ اور انجیل سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ وہ ضرور صلیب پر یا صلیب کے صدمہ سے مر گئے ہوں اور خود مسیح کے صلیب پر چڑھائے جانے کے باعث خدا کی ناراضمندی اور غضب کا زلزلہ کی صورت میں ظاہر ہونا کافی ثبوت ہے کہ خدا نے اُسے ضرور اس لعنتی موت سے بچا لیا ہو۔ کیونکہ اس کی ناراضگی کی حالت میں کب کوئی کام ہو سکتا اور اگر وہ کفارہ پہ خوش ہوتا۔ تو ہرگز اپنی ناراضگی زلزلہ اور اندھیری کی صورت میں نہ دکہاتا۔ میرے عیسائی دوست تو مجھے ضرور بھلا برا کہیں گے مگر میں ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا۔ توریت و انجیل دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی کا یہی وقت ہے۔ پھر اگر آپ مسیح نہیں تو چاہیئے کہ کوئی اور ہی مسیح ہو مگر چونکہ تمام نشانات آپ کے حق میں فیصلہ دیتے ہیں۔ میں مجبور ہوں کہ آپ کو ہی مسیح مان لوں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اب بذریعہ خط ملتجی ہوں۔ کہ آپ مجھے اپنی بیعت میں لے لیجئے اور میرے حق میں دُعا کریں آپ کہ میرا خاتمہ بالخیر ہو اور میرا انتقال اسلام پر ہو اور حشر ونشر آپ کے ساتھ ہو۔ اور میں اب صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ خدا واحد لاشریک ہے۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں اور مسیح ایک رسول ہیں۔ اور آں حضرت (محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انبیاء کے سردار ہیں اور یہ کہ آپ وہی ہیں جن کی بابت توریت انجیل میں لکھا ہے۔ کہ جب مری پر مری اور قحط پر قحط پڑے گا۔ اور جا بجا سخت بھونچال آویں گے اور چاند اور سورج اور ستاروں میں نشانات ہوں گے۔ تب ایک شخص آئے گا جو مسیح ثانی ہوگا۔ جیسے کہ ایلیا کا آنا تہا اسی رنگ میں مسیح کا آنا ہوگا۔

اب جو نام تجویز فرما دیں وہی رکہوں +

ڈاک ولائت

اناجیل کی زبان۔ ڈبلیو ہنری بر صاحب بہت تحقیقات کے بعد فرماتے ہیں کہ زمانہ ریفارمیشن سے پہلے علوم یونانی کی تحصیل کا کوئی رواج نہ تہا اور یوسی بیس کی تاریخ پہلے یونانی میں لکھی نہ گئی تہی۔ بلکہ پندرہویں صدی میں کسی شخص نے اس کو یونانی زبان میں ترجمہ کیا تہا۔ ایسا ہی اناجیل بھی پہلے یونانی زبان میں لکھی نہ گئی تہی۔ بلکہ بعد میں ان کا ترجمہ یونانی زبان میں کیا گیا تہا۔

یہ بات بر صاحب کی بہت درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ یونانی یسوع اور اس کے ساتھیوں کی مادری زبان نہ تہی۔ اور نہ یسوع کے زمانہ میں یہ رواج ہی تہا کہ لوگ یونانی زبان کی تحصیل کریں۔ اوّل تو یہود اپنی مقدس زبان کے متعلق بہت ہی متعصب تھے اور عبرانی کے سوائے کسی دوسری زبان کے سیکھنے کو جائز ہی نہ جانتے تھے۔ دوم۔ اگر کسی مجبوری کے سبب ان کو کوئی زبان سیکھنی بھی پڑتی۔ تو وہ حاکم وقت کی زبان ہو سکتی تہی۔ یعنی لاطینی نہ کہ یونانی۔

حقوق النساء جے اوسٹی تن س صاحب نے اخبار سرچ لائٹ میں اس بات کو ثابت کیا ہے۔ کہ دین عیسوی سے بڑھ کر کوئی مذہب عورتوں کے حقوق کو زائل کرنے والا اور ان کی حالت کو تباہ کرنے والا نہیں ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ مدت تک پادریوں کا یہ مذہب تہا کہ عورتوں میں کوئی رُوح نہیں ہوتا۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ یورپ میں تہذیب عیسوی مذہب کے قبول کرنے کا نتیجہ ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔ بلکہ یورپ میں تہذیب اس امر کا نتیجہ ہے کہ دانا لوگوں نے بائبل کے غلط عقائد کو چھوڑ کر سائنس کی طرف توجہ کی اور علم طبعیات کے ذریعہ حقائق قدرت کو تلاش کیا۔ اور بائبل کی باتوں پر ایمان لانا ترک کر دیا۔

یسوع جو عیسوی مذہب کا بانی تہا۔ اس نے خود ایسا ظلم کیا کہ مرد اور عورت کے تعلق کو ہی قطع کر دیا۔ گویا کہ یہ ایک گناہ تہا۔ اور ساری عمر میں نکاح نہ کر کے ایک بہت بری مثال اپنے مریدوں کے واسطے قائم کی۔ جس کے مطابق عورتیں عیسائی کلیسیا میں بہت ہی ذلیل ہو گئیں۔ کیونکہ کوئی مقدس آدمی نکاح کرنا اپنے واسطے جائز نہیں جانتا۔ پھر یسوع نے اپنی ماں کو حقارت آمیز الفاظ سے خطاب کر کے ماں کی بے عزتی کی ایک بری مثال دنیا میں قائم کر دی۔ آج کل یورپ میں عورتوں کو جس قدر آزادی حاصل ہے یہ سب ان لوگوں کی محنت اور سعی کا نتیجہ ہے جنہوں نے بائبل کے اقوال اور مسائل کی پرواہ نہ کر کے قوم میں کوشش کی۔

پادری جانسٹن صاحب جو نیویارک کے ایک گرجہ کے پیش امام ہیں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر ہر ایک شخص یسوع مسیح کی زندگی کی نقل اختیار کرے۔ تو دنیا سے تمام تجارت۔ سائنس زراعت تمام کاروبار یک دفعہ مفقود ہو جاویں۔

پروفیسر تھیوڈی کم صاحب نے اپنی کتاب کا دوسرا حصہ شائع کیا ہے اور اس حصہ میں یہ ثابت کیا ہے کہ بائبل میں بہت سی باتیں جعلی ڈال دی گئی ہیں جو پہلے اس میں نہ تہیں۔ اس نے لکہا ہے کہ یسوع کے بعد چند سال تک بائبل میں دخل بے جا برابر ہوتا رہا ہے قیاس کرنے کی بات ہے کہ جس کتاب میں چند سال تک جائز مداخلت کی جا چکی ہو۔ اس کا کیا حال ہو گیا ہوگا۔ ان کا قول ہے کہ متی کی انجیل میں بعض آیات سنہ عیسوی میں ڈالی گئی تہیں۔

نیس نینٹ صاحب فرماتے ہیں کہ پادری لوگ دوسروں کو وعظ کرتے ہیں مگر خود کچھ نہیں کرتے کوئی ذہین اور فہیم آدمی ان کی باتوں پر یقین نہیں کر سکتا۔ گذشتہ ۲۵ سال کے اندر قریب چار ہزار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حربۂ آسمانی

نمبر ۱

گذشتہ اشاعت سے آگے

باقی حساب یوں سمجھ لیجئے۔ ۱۲ بجے مقدمہ عدالت پلاطوس میں پیش ہوا۔ جس پر دو گھنٹہ کم از کم صرف ہوئے۔ ۲ بجے سپاہیوں کے حوالہ مسیح کیا گیا۔ انہوں نے جو کچھ کرنا تھا اور کیا اس کا کچھ حال پہلے میں لکھ چکا ہوں۔ کم از کم ایک گھنٹہ ان کی کارروائی میں صرف ہوا۔ اب تین بج گئے۔ تو مسیح صلیب پر چڑھایا گیا اور بوقت عصر جو درمیان ہے۔ چار پانچ بجے کے دفن ہو گیا۔ یہ قریباً دو گھنٹے نہیں ہوئے۔ تو کیا ہوا۔ پس بموجب اس قول کے مرزا صاحبؑ نے قریباً دو گھنٹہ تک صلیب پر رہنا لکھا ہے۔ اگر آپ اس قول کی بھی تکذیب کریں گے۔ تو بعد دیکھنے دلائل تکذیب کے ہم حضور علیہ السلام کا قول دو گھنٹہ تک رہنا بھی چھوڑ دیں گے مگر اس سے مرزا صاحب کے قول کی تکذیب نہیں ہو گی کیوں کہ وہ ایک مذہب عیسوی اور عیسائی مفسر کے تفسیر کے مطابق دو گھنٹہ فرماتے ہیں۔

تیسرا دعوی حضرت اقدس علیہ السلام کا "وہ تین گھنٹے صلیب پر رہنا" ہے اور یہ حد انتہائی ہے مدت صلیب مسیح کی جس سے زیادہ نہ مرزا صاحب نے فرمایا۔ اور نہ آپ ثابت کر سکتے ہیں۔ اس کا ثبوت بھی آپ لیجئے۔

انجیل یوحنا باب ۱۹/۱۴ میں لکھا ہے کہ "پلاطوس ...... مسند پر بیٹھا اور فسح کی تیاری کا دن تھا۔ اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ جبکہ ۱۲ بجے مسیح کا مقدمہ بھی پیش ہوا تو ۹ بجے صلیب پر کیسے چڑھایا گیا۔ دو گھنٹہ فیصلہ مقدمہ کے ایک گھنٹہ سپاہیوں کے مذاق و ٹھٹھے کا۔ ۱۲ بجے سے ۳ بجے تک تو یہ وقت نکل گیا۔ ۶ بجے سے پیشتر بوجہ سبت کے اس کو دفن کیا گیا تھا۔ اس کا ثبوت کہ چھ بجے سے پیشتر وہ دفن کیا گیا لوقا ۲۳/۵۴ میں لکھا ہے کہ یوسف نے جب مسیح کو قبر میں رکھا تو وہ تیاری کا دن تھا۔ اور "سبت کا دن نزدیک تھا" پس ۳ بجے وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور چھ بجے سے قبل وہ دفن ہو چکا۔ تو تین گھنٹے سے بھی کم وقت صلیب پر رہا یا نہیں۔ اس پر آپ مرزا صاحب علیہ السلام کے دونوں قول پیش کر کے دیکھ لیں۔ یعنی "وہ تین گھنٹہ تک صلیب پر رہنا" اور "وہ تین گھنٹے کے اندر صلیب سے اتار لیا" کیسے صادق اور راست آتے ہیں۔ تین گھنٹہ سے زیادہ مسیح کا لٹکنا ہرگز ثابت نہیں کر سکتے ہو۔ دیکھئے ہم ایک اور ثبوت آپ کو دیتے ہیں کہ مسیح پانچ بجے ہی گاڑا گیا۔ کتاب تعلیم الایمان (جو ایک امریکن عیسائی ڈاکٹر جان مڈول کے انگریزی تصنیف مطبوعہ ۱۸۳۸ء) کا ترجمہ اردو ہے اور مطبع امریکن مشن لودیانہ میں ۱۸۶۰ء کو چھاپی گئی اس کتاب میں عقائد یقینی عیسائیوں کی لکھی گئی ہیں۔ اس کے صفحہ ۱۶۹ پہلی فصل میں لکھا ہے "کلام الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح یہودیوں کے سبت سے پہلے یعنے جمعہ کے دن مصلوب ہوا اور قریب تیسری پہر دن کے یعنی تخمیناً تین بجے کے وقت جان بحق ہو کے تئی گیارہویں گھڑی یعنی شام کے پانچ بجے گاڑا گیا۔ انتہی بلفظہ

اور عماد الدین د کلارک بھی قریب عصر اس کا دفن ہونا لکھتے ہیں ص ۲۱۶ تفسیر انجیل متی۔ بارہ بجے مقدمہ کا پیش ہونا عدالت پلاطوس میں یوحنا کے بیان سے ثابت ہے بارہ سے ۵ بجے تک کل پانچ گھنٹے ہوتے ہیں۔ ان پانچ گھنٹوں میں ایک ملزم عدالت میں بھی پیش ہو چکتا ہے۔ حکم قتل بھی صادر ہو جاتا ہے۔ اسباب قتل بھی ناگفتہ بہ طور پر بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ پھانسی پر لٹکایا جا کر اوتارا بھی جاتا ہے۔ دفن بھی کر دیا جاتا ہے سب کچھ پانچ گھنٹہ میں ہی ہوتا ہے۔ اگر تین گھنٹہ اس کو صلیب پر رکھو تو دو گھنٹہ بقایا کارروائی کے لئے بالکل ناکافی ہیں۔ اور اگر تین گھنٹے کم از کم کارروائی کے لئے فرض کر لو۔ تو دو گھنٹہ کے قریب وہ صلیب پر رہتا ہے۔ والعلم عند اللہ۔ مسٹر اکبر مسیح کا نو گھنٹہ اور ۶ گھنٹے والا راگ ان کی ہے۔ مسلمہ کتب سے بے سُرا ثابت ہو گیا ہے فالحمد للہ علی احسانہ۔

اکبر مسیح کا۔ نو گھنٹے تک مسیح کو صلیب پر لٹکائے رکھنا تو ہم نہایت محکم طور سے غلط ثابت کر چکے ہیں اور ضرورت باقی نہیں رہی تھی کہ اس کے دلائل کا نقض کیا جاوے مگر ...... تا بخانہ پہونچا کر چھوڑنے کی غرض سے تردید دلائل اکبری بھی کئے دیتے ہیں۔

نصرانی۔ نو بجے صبح کے مسیح کو صلیب پر چڑھایا ہے اور اس کی دلیل آیت ۲۵ باب ۱۵ مرقس سے نقل کی ہے "اور تیسرا گھنٹہ تھا۔ کہ انہوں نے اس کو صلیب دی" ص ۹۹

پھر تین بجے تک مسیح کا زندہ لٹکنا بیان کیا ہے "نویں گھنٹے یسوع بڑی آواز سے چلا کر بولا۔ ایلی ایلی لما سبقتانی" مرقس ۱۵/۳۴

اس کے بعد کچھ دفعہ معلوم ہوا نہ معلوم کس قدر موڑ "یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر جان دی" مرقس ۱۵/۳۷ یہاں تک معلوم ہوا کہ چھ گھنٹے سے زائد عرصہ گذر گیا مگر صلیب پر سے ابھی نہیں اتارے گئے۔

احمدی۔ یوحنا نے ۱۹/۱۴ میں لکھا ہے کہ مقدمہ عدالت پلاطوس میں جب پیش ہوا "تو فسح کی تیاری کا دن اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ جبکہ ۱۲ بجے مقدمہ بھی پیش ہوا تو نو بجے صلیب دیا جانا از روئے انجیل غلط ہو گیا۔ یوحنا چشم دید شہادت دیتا ہے۔ دلیل اوّل رد ہوئی۔

دلیل دوم سوم یعنی ۳ بجے کے بعد مسیح نے چلا کر جان دی بھی غلط ہے۔ لوقا ۲۳/۴۴ میں کہتا ہے "قریب بساعت ششم بود کہ ہمہ مرز و بوم را ظلمتی فرو گرفت و تا بساعت نہم باقی بود ...... و عیسیٰ بآواز بلند فریاد نمودہ گفت۔ کہ اے پدر من روح خود را بدستہائے تو مے سپارم۔ و این را گفتہ وفات نمود" کتاب عہد تازہ بزبان فارسی مطبوعہ ۱۸۳۷ء اس سے ظاہر ہے کہ ۳ بجے جان دی نہ کہ بعد تین بجے کے۔ اور تعلیم الایمان بھی اسی کے موافق تعلیم دیتی ہے "وہ تین بجے کے وقت جان بحق ہوا" ص ۱۶۹

نصرانی۔ قریباً تین گھنٹے موت کے بعد بھی مسیح صلیب پر رہا" ص ۹۹۔ کیونکہ لکھا ہے "شام کو یوسف نے پلاطوس سے لاش مانگی۔ مرقس ۱۵/۴۲ اور جب اجازت مل گئی تو لوٹا کر صلیب پر سے اس کو اوتارا۔ لوقا ۲۳/۵۳ اور شام کے ۶ بجے بعد لاش صلیب پر سے اتارے گئے"

احمدی۔ یہ بھی غلط ہے۔ یوسف نے لاش خود نہیں اوتاری۔ بلکہ حسب درخواست یہود آغاز سبت سے پہلے تینوں کو صلیب پر سے اتار کر ٹانگیں توڑ کر بھالا مار فارغ ہو چکے تھے۔ تب یوسف کو لاش دی گئی مدعہ بتاؤ کہ یہودیوں کی درخواست کی تعمیل یوسف کی التجا سے پہلے ہوئی تھی یا بعد میں۔ ظاہر ہے کہ پہلے ہوئی تھی اور بعد میں یوسف کو لاش دی گئی۔ چوروں کی ٹانگیں توڑنے اور مسیح کو بھالا مار چکنے اور صلیب پر سے اتارے جانے کے بعد یوسف لاش لے گیا دیکھو یوحنا ۱۹/۳۸ "اور بعد اس کے یوسف آرمتیا پلاطوس سے اجازت لے کر یسوع کی لاش لے گیا" اور یہودی ہرگز ایسا نہ کر سکتے تھے کہ ۶ بجے کے بعد ان کو صلیب پر سے اتروا تے کیوں کہ چھ بجے کے بعد ہی ایک منٹ گزرنے پر بھی سبت شروع ہو جاتا تھا۔ پس تو

یہ ہرگز درست نہیں کہ ۶ بجے کے بعد ان کو اُتارا- نیز دیکھو تفسیر انجیل متی صفحہ ۲۱۶ و تعلیم الایمان صفحہ ۱۷۹ کہ وہ عصر کے قریب یا پانچ بجے ہی دفن ہو چکا تھا۔"

خلاصہ جواب احمدی

اکبر مسیح نے ۲ باتیں اس بیان مدت صلیب میں لکھی تھیں اول یہ کہ مرزا صاحب نے "تین گھنٹہ" اور "دو گھنٹہ" اور "تھوڑا عرصہ" اور "چند منٹ" تک مسیح کا صلیب پر رہنا لکھا ہے۔ جو بوجہ اختلاف بیان کے کذب ہے

دوم- یہ کہ مسیح ۹ گھنٹہ سے بھی زائد عرصہ صلیب پر رہا ہے دیکھو رسالہ ابطال مرزا صفحہ ۹۸ تا ۱۰۰

ہم نے اختلاف اقوال کی بابت یہ ثابت کر دیا کہ یہ "متناقض نہیں ہے بلکہ آپ کی کتب سے بھی یہ اوقات متعین ہوتے ہیں- تفسیر انجیل متی صفحہ ۲۱۴ سے چند منٹ اور تعلیم الایمان صفحہ ۱۷۹ و تفسیر مذکور کے صفحہ ۲۱۶ سے تین گھنٹہ اور دو گھنٹہ ثابت ہوتے ہیں اور ان تمام اوقات کو تھوڑا عرصہ کہنا اُردو کا صحیح محاورہ ہے۔

اور نو گھنٹہ سے زائد کی بابت انجیل یوحنا اور تفسیر متی و تعلیم الایمان سے ثابت کر دیا کہ دو یا تین گھنٹہ سے زیادہ مسیح کا صلیب پر رہنا ثابت نہیں ہوتا۔" اب ہم مندرجہ ذیل خلاصہ جواب کا جواب الجواب اکبر مسیح سے پوچھتے ہیں

۱- جو اختلافات ہم نے اناجیل سے بطور نمونہ پانچ کے قریب نقل کئے ہیں ان کی مطابقت کیوں کر ہوتی ہے؟

۲- تین اختلاف تفسیر انجیل متی مصنفہ پادری کلارک و عماد الدین کے مطابق کر کے دکھلاؤ؟

۳- چھ گھنٹے اور نو گھنٹے کو آپ نے مختلف لکھا ہے یہ اختلاف ہے یا نہیں؟

۴- انجیل یوحنا باب ۱۹/۱۴ میں بارہ بجے کے قریب مقدمہ مسیح کا پلاطوس کی عدالت میں پیش ہونا لکھا ہے یا نہیں؟

۵- تفسیر انجیل متی باب صفحہ ۲۱۶ میں جو بوقت عصر مسیح کا دفن ہونا لکھا ہے یہ کس دلیل سے ہے غلط ہے یا صحیح؟

۶- تعلیم الایمان صفحہ ۱۷۹ میں کلام الٰہی کے حوالہ سے پانچ بجے مسیح دفن کیا جانا لکھا ہے- سچ ہے یا جھوٹ؟

۷- چوروں کی ٹانگیں اور مسیح کی پسلی صلیب پر سے اُتار کر توڑی تھیں یا صلیب کے اُوپر ہی؟

۸- اس کارروائی کے بعد یسوع کی لاش دی گئی یا اس سے پہلے؟

۹- یہودیوں کی درخواست لاشیں اُتارنے کی تعمیل ۶ بجے سبت کے آغاز سے پہلے ہوئی یا بعد اور یوسف کو لاش کب ملی؟

۱۰- پلاطوس کی عدالت میں اور سپاہیوں کے ہاتھوں میں اور صلیب دینے کے مقام تک پہنچنے میں کس قدر عرصہ آپ تجویز کرتے ہیں-؟

۱۱- ۶ بجے کے بعد سے سبت شروع ہوتا یا نہیں؟

الـــــراقـــــم

غلام غلامان عاجز قاسم علی احمدی خادم مسیح موعود علیہ السلام

سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

مورخہ ۲۶- جون ۱۹۰۶ء

ریویو

خزینۃ المعارف- جلد اول- اس کتاب میں سورہ فاتحہ کی اُن دو تفسیروں کو ایک جگہ جمع کر کے چھاپا گیا ہے- جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ اور کرامات الصادقین میں درج فرمائی تھیں کرامات الصادقین عربی زبان میں ہے- مگر اس کتاب میں اُردو خوانوں کی آسانی کے واسطے صرف اُردو ترجمہ کر کے لکھا گیا ہے- حضرت صاحب کی بیان فرمودہ تفاسیر کے جمع کرنے کا یہ ایک عمدہ سلسلہ ہے- جس کو حکیم فضل الدین صاحب نے شروع کیا ہے- اس کتاب میں سر دست سورہ فاتحہ کی دو تفسیریں ہیں- اور آئندہ جلدوں میں اور تفسیریں ہونگی یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ پر چھپی ہے اور قیمت ۵ ؍ رکھی گئی ہے- قادیان میں عرب صاحب عبد المحی کے پاس سے مل سکتی ہے۔

الذکر- یعنی اسماء الٰہیہ اور نماز کا ترجمہ جس کو شیخ عبد الرحیم صاحب نو مسلم شاگرد حضرت مولوی نور الدین صاحب نے تصنیف و تالیف کر کے بعد تصحیح مولانا صاحب موصوف چھاپ کر شائع کیا ہے- اس میں ہر صفحہ پر تین مضامین درج کئے گئے ہیں- اسمائے الٰہی اور ان کا ترجمہ اور نماز اور اس کا ترجمہ اور ارکان ایمان وغیرہ درج ہیں- کاغذ بہت اعلیٰ لگایا گیا ہے- اور چھپائی عمدہ ہے- قیمت صرف ۲ ؍ ہے- یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے

مبادی الصرف والنحو- از تصنیف حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب جس میں صرف اور نحو عربی کے قواعد اُردو زبان میں طلباء کے فہم کے واسطے لکھے گئے ہیں اس کتاب کا مفید ہونا اس سے ظاہر ہے کہ یہ کس عالم کی تصنیف ہے- قیمت ۱۰ ؍ یہ کتاب عرب صاحب عبد المحی عرب قادیان سے مل سکتی ہے۔

گلدستہ احمدی- یعنی سی حرفی در مدح حضرت مسیح موعود مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے پنجابی نظم ہے- قیمت ۲ ؍ عرب صاحب موصوف سے مل سکتی ہے- یہ نظم بہت عمدہ ہے- اس میں سے ایک بند بطور نمونہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے-

ق- قادیاں نوں چہ رسول آیا جسدی مچی ہے دہم جہان اندر
خبراں جسدیاں وچہ صحیفیاں دے نالے باب حدیث قرآن اندر
رُوح ہرسلاندے دیکھکر جسدے خورم خوشی دینال آسمان اندر
مومن وچہ جہاندے مست پھر دے جیویں بلبلاں مست بستان اندر

سیف حق- پنجابی نظم- از تصنیف میاں محمد چراغ صاحب- در مدح حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود پنجابی زبان میں حضرت مسیح کے دعاوی کی تصدیق اور دلائل میں یہ عمدہ کتاب ہے- بالخصوص زمینداروں کو سنانی چاہیئے- کہ وہ اس زبان کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں- قیمت ۲ ؍ عرب صاحب موصوف سے مل سکتی ہے

اظہار الحق- مصنفہ میاں اللہ بخش صاحب از سیدوالہ- پنجابی نظم- در تائید و مدح حضرت مسیح موعود قیمت ۱ ؍ عرب صاحب موصوف سے مل سکتی ہے

تعلیم الاسلام مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب پر مولوی شیر علی صاحب تحریر فرماتے ہیں میں نے اس سے پہلے کبھی کسی کتاب پر ریویو نہیں کیا مگر شیخ عبد الرحمان صاحب نے مجھے کہا کہ تم اس کتاب کو پڑھ کر ضرور ریویو لکھو انکی خوشنودی کے لئے اس کتاب کو اکثر مقامات سے ریویو کے لئے پڑھا- اس کتاب میں آریہ کے اعتراضات کو بہت خوبی سے رد کیا گیا ہے اور جن جن آیات پر مخالف آریہ نے حملہ کرنا چاہا ہے- ان کی نہائت بسط سے تفسیر کی گئی ہے- عام فہم مثالوں سے مشکل مضامین کو صاف کیا گیا ہے- میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے ان کے خیالات کو ایسی خوبی سے ادا کرنے والا اور دوسروں تک پہنچا کر اُن پر اتمام حجت کرنیوالا پیدا کیا ہے- شیخصاحب کی طرز تحریر پر زور ہے اور مخالف کو کچلنے اور روندنے کا خوب ڈھنگ جانتے ہیں- (ریویو لمبا ہے اختصاراً چند کلمات لکھے گئے- کیوں کہ زیادہ گنجائش نہیں)

بدر النساء

چوں کہ بدر کے ناظرین مین بعض معزز احمدی خواتین بھی شامل ہیں۔ اس واسطے مین مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کی خاطر بدر کے ایک دو کالم ہر ہفتہ مین خاص کئے جاوین۔ جن مین بالخصوص اس قسم کے مضامین ہون جو عورتوں کے واسطے خاص طور پر مفید ہون۔ یا خود معزز بہنوں کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہون۔

یورپ امریکہ مین جہان پادری لوگوں نے اسلام کے برخلاف جھوٹھی باتیں بنا کر اپنا منہہ کالا کیا ہے وہاں ایک یہ بات بھی ان ممالک کے درمیان شائع کی ہے کہ اسلام کے مذہب کے رو سے عورتون کا روحانیت میں کوئی حصہ نہین اور عورتین بہشت مین داخل نہ ہو سکین گی۔ بلکہ موت کے ساتھہ ہی ان کا روح فنا ہو جائے گا۔ اور ان کے واسطے آئیندہ کوئی جزا ار سزا کا طریق باقی نہین ہے۔ یہ ایک ایسا صریح کذب ہے۔ جو دجال کی بھاری دجالیّت پر دلالت کرتا ہے لیکن حال مین ان پادریون کا فریب دنیا پر کھلتا جاتا ہے۔ چنانچہ تہوڑا عرصہ ہوا ہے۔ کہ جرمن مین ایک محقق نے ایک مفصل لکچر اس مضمون پر دیا تہا۔ کہ اسلام کے رو سے عورتون کے واسطے روحانی ترقی کا میدان مردوں کی مانند کشادہ ہے۔ اور اسلام مین بہت سی عورتین اس قسم کی گزر چکی ہین۔ جو بہ سبب حصول معرفت الٰہی اور قرب الٰہی کے ولی اور خدا رسیدہ مانی جاتی ہین۔

قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ عورتین اللہ تعالےٰ کے خاص فضل یعنی وحی الٰہی سے حصہ پاتی ہیں چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی ماں کو وحی ہوئی تھی۔ کہ اس بچہ کو صندوق میں ڈال کر دریا مین پہینک دے اور اس مقدس عورت کا اس وحی پر عمل درآمد کرنا اور اپنے لخت جگر کو دریا میں ڈال دینا اس کے اعلےٰ ایمان اور خدا کے وعدوں پر پورے یقین کی ایک خاص قابل رشک مثال ہے۔

الغرض - میں امید کرتا ہوں کہ یہ کالم ناظرین کیواسطے خاص دلچسپی کا موجب ہوگا اور احمدیہ خواتین اس معاملہ مین بدر کی امداد فرمادین گی۔ جو احمدی خواتین خود مضامین لکھہ سکتی ہین۔ ان کو چاہیئے کہ عورتون کے متعلق مضامین تحریر کرکے اخبار بدر مین چہاپنے کے واسطے ارسال فرمادین۔ اگر مضامین مین کوئی معمولی غلطی ہوئی۔ تو وہ درست بھی کر دی جائے گی۔ مگر مضمون مختصر ہو اور عموماً ایک کالم سے زاید نہ ہو۔

اسلامی خبریں

شاہ جاپان اور اسلام۔ بعض اخبارون مین یہ خبر بہت سرگرمی کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔ کہ جاپان مین عنقریب ایک مذہبی کانفرنس ہونے والی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مکاڈو مسلمان ہو جائے گا۔ کیونکہ جاپان اپنے گذشتہ مذہب یعنی بدھ دہرم کی بت پرستی سے متنفر ہو چکا ہے اور بذریعہ ایک خاص کمیشن کے عیسائیت کے متعلق بھی فیصلہ کر چکا ہے کہ یہ مذہب اس قابل نہین کہ اس کو قبول کر لیا جاوے اور اسلام ہی ایک پاکیزہ مذہب ہے۔ جس کے قبول کرنے سے اس کو تسلی ہو سکتی ہے۔ بعض اخبار والون نے تو یہان تک لکھہ دیا ہے۔ کہ شاہ جاپان نے اسلام کو قبول کر لیا ہے۔ خدا کرے یہ خبر صحیح ہو۔

ہمارے آریہ اخبار ابھی سے اس خبر کو سنکر بہت تلملا رہے ہیں اور مسلمانوں کو کوسنے اور گالیاں سنانے کا ایک ذریعہ بنا رہے ہیں اس میں شک نہیں کہ آریہ صاحبان کو **میکاڈو آف جاپان** کے ساتھہ خاص محبت اور الفت ہے۔ گو وہ محبت اور الفت کسی پولٹیکل چال پر مبنی ہو تاہم ایک ایشیائی طاقت کو اہل ایشیا کا محبت کی نظر سے دیکھنا کہا جا سکتا ہے کہ ایک قدرتی بات ہے۔ بشرطیکہ اس بات کو نظر انداز کر دیا جاوے کہ آریہ بھائیوں کو اپنی دیگر ایشیائی سلطنتوں (افغانستان ایران ۔ روم) کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن اگر میکاڈو مسلمان ہو جاوے اور خدا کرے کہ ضرور ہو جائے۔ تو ہمارے نزدیک آریہ بھائیوں کے واسطے کسی غم اور رنج کا موقعہ نہین بلکہ اپنے بزرگوں اور باپ دادوں کی ایک نیک عادت کو دوبارہ قائم کرنے کے واسطے انہیں ایک عمدہ موقع دو طور پر حاصل ہو جائے گا۔ کیوں کہ اول تو یہ ظاہر ہے کہ ہند میں کروڑوں مسلمان جو ہوئے وہ انہیں آریہ بھائیوں کے باپ دادے تھے۔ اور اگر یہ لوگ بھی اپنے باپ دادوں کے طرز طریق پر عمل کر کے اسلام کو قبول کرلین گے تو ایک عمدہ مذہب بھی اختیار کرلین گے اور میکاڈو کی دوستی بھی قائم رہیگی۔ ہم خرما و ہم ثواب اور جو لوگ باوجود ہندو رہنے کے میکاڈو کے خیر خواہ بنین گے اور جاپان مین جاکر رہائش اختیار کرلین گے وہ بھی اسی طرح عزت وعظمت حاصل کرلین گے جیسا کہ اسلامی بادشاہوں نے ہندو رعایا کے [illegible] عہدوں پر ممتاز کیا تھا اور ہر طرح سے انکی خاطر تواضع کی تھی پس آریوں کیواسطے میکاڈو کے مسلمان ہونےمین کوئی نقصان نہ ہوگا بلکہ ہر طرح سے فائدہ ہی فائدہ رہیگا۔ برخلاف اس کے اگر وہ بدھ مذہب پر قائم رہا تو یاد رہے کہ بدھ وہ مذہب ہے جو ویدوں کا جانی دشمن اور اہل وید کا مخالف قاتل گذر چکا ہے اس سے آریوں کو ضرور ڈرنا چاہیئے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

افسوس ہے کہ اخبار بدر مین جہاں اور بے قاعدگیاں عمل مین آئی ہیں وہاں فہرست بیعت کنندگان کا ضروری کالم بھی درج ہونے سے رفتہ رفتہ رہ گیا۔ اگرچہ بیعت کنندگان کا سلسلہ ایسا وسیع ہے کہ پورے طور سے اس کا حاوی ہونا مشکل ہے۔ پھر ایک اخبار نویس کے واسطے جس کو بہت سے کام بجائے خود کرنے پڑتے ہیں اور بھی مشکل ہے کیونکہ بعض لوگ خطوط کے ذریعہ سے بیعت کرتے ہیں بعض صرف زبانی پیغام کے ذریعہ سے کرتے ہیں عورتین زنانہ مکان مین بیعت کرتی ہین یا صرف اپنے مردون کی معرفت کوئی سفر مین کرتے ہیں۔ بعضون نے چلتی ریل میں بیعت کی۔ پھر قادیان مین بھی اس کے واسطے کوئی خاص وقت مقرر نہین جو آیا اور جیسا موقع ہوا کبھی صبح کبھی شام۔ کبھی دوپہر کبھی رات جس وقت ہو سکا۔ اس نے بیعت کرلی۔ اس قسم کے سلسلہ کو پورے اہتمام کے ساتھہ تحریر کرنا کسی کے واسطے مشکل ہے تاہم اس خیال سے کہ اس سلسلہ تحریر سے باہمی واقفیت کا ایک ذریعہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور سلسلہ حقہ کی ترقی کا کچھہ نہ کچھہ اظہار ہوتا رہتا ہے "سارا نہین تو تھوڑا ہی سہی" کے مقولہ پر عمل کرکے انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کی جاوے گی کہ کچھہ نہ کچھہ اس سلسلہ مین درج ہوتا رہے۔

سردست چند تازہ نام درج اخبار کرتا ہوں۔

میاں محمد اسماعیل صاحب ولد شیخ عبد العزیز صاحب سکنہ پرتی پور [illegible]

میاں احمد دین صاحب ولد میاں سلطان احمد صاحب ساکن بسول تحصیل چکوال۔ ضلع جہلم

مرزا احمد بیگ صاحب ولد مرزا قادر بخش صاحب ساکن لنگروال ضلع [illegible]

مرزا غلام محمد صاحب " " " "

مرزا علی محمد صاحب ولد مرزا عمر بیگ صاحب " "

مرزا حسین بیگ صاحب ولد مرزا سندھی بیگ صاحب " "

میاں نور علی صاحب۔ ساکن چوڑی ضلع گوجرات

رمضان معرفت شاہ محمد صاحب مدرس بن باجوہ

غریب شاہ معرفت حافظ محمد قاری صاحب امام مسجد [illegible]

ضرورت ہے

اور نہایت سخت ضرورت ہے

اگر آپ کو اشتہارات کے دیکھنے اور پڑھنے کی عادت نہیں۔ تب بھی اس ضرورت کے اشتہار کو ضرور مطالعہ فرماویں یہ منیجر آپ کی خدمت میں سفارش کرتا ہے۔ کہ آپ ضرور پڑھیں۔

اخبار بدر کے واسطے ایسے خیر خواہوں کی ضرورت ہے جو اخبار بدر کی بہتری کے واسطے نئے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور انصار بدر میں اپنا نام لکھائیں۔ اتنی بڑی جماعت احمدیہ میں اتنی تھوڑی اشاعت آپ لوگوں کی سعی نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ ہر ایک خریدار بدر کا فرض ہے کہ کوئی نہ کوئی نیا خریدار پیدا کرے۔ ہمیں بہت سے ایسے دوستوں کے نام یاد ہیں جو ہم جانتے ہیں کہ اخبار کے سچے دل سے خیر خواہ ہیں اور ہر طرح سے اس کی وکالت کے لئے طیار ہیں مگر انہوں نے کبھی کوئی خریدار پیدا نہیں کیا۔ اگر اس عرضداشت پر بھی توجہ نہ ہوئی۔ تو پھر ایسے اصحاب کا نام لکھکر ان کو توجہ دلائی جاوے گی۔

منیجر

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو۔ تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لے کر کیا جاوے۔ اس اشتہار کو ایک معمولی تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

لاکھ شہادات کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔

قیمت عہ — مرزا غلام احمد

نمونہ مفت ملتا ہے۔ نمک موسے جو امراض معدہ کا مکمل اور نفیس علاج۔ پچاس روپیہ انعام۔ اس صاحب کو دئے جاوینگے جو ہمارے نمک موسے کو معدہ کے کسی مرض کو غیر مفید ثابت کریں۔ ہر ایک کے پاس کیا ہونا چاہئے نمک موسی جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں نمک موسے کے استعمال سے قیمت فی شیشی ۸ ۔ انگریزی و یونانی میڈیسن کمپنی امرتسر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا اڈیٹوریل اسٹاف اعلی درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے نہ دیکھا ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ منیجر۔ روزانہ پیسہ اخبار لاہور

خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ سے طلب فرماویں

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھربار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے۔ منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن؛ دل بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے۔ آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولائت سے منگا کر ہزاروں ایسے مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلاء طیار کر کے بھیج دیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تا کہ اصلی حالت حاصل ہو۔ اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی ارسال کی جاتی ہے تا کہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو وے مکمل برقی سٹ (جسمیں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) اس کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے ۱۲ روپئے معہ محصول۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

ولائت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلی درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ہیں کیونکہ انمیں نہایت ہی مقوی اجزاء مثلاً فولاد کونین ڈامیانہ۔ کوکائنس و امیکا نمو فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان؛ احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولائت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے۔ میڈ ان انگلینڈ، تا کہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے قیمت فی بکس ۴۲ گولی عہ معہ محصول ڈاک

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مفرح یاقوتی کی نسبت

حضرت حکیم الامۃ فاضل اجل علامۃ العلما ۔ ۔ ۔ حاذق طبیب

لقمان زمان مولنا مولوی حافظ حاجی حکیم نورالدین صاحب بھیروی

دار الامان قادیان

کی تصدیق

"میں تصدیق کرتا ہوں کہ مفرح یاقوتی تیار کردہ
مرہم عیسٰے صاحب بے ریب مفید ہے میں نے
اپنے ایک شریف مریض پر اس کا تجربہ کیا ہے
اللہ تعالےٰ اِن کے کارخانہ میں برکت دے۔
مرہم عیسٰے کی طرح اِن کے کارخانہ میں بعض ادویہ
بہت عمدہ ہیں" **نورالدین** قادیان ۲ جولائی ۱۹۰۶ء

قیمت فی ڈبیہ جس میں پانچ تولے مفرح یاقوتی ہوتی ہے **چار روپیہ**

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (نولکھا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مرہم عیسٰے

مرہم کیا ہے ایک معجزہ ہے جس نے تمام جہان میں وہ شہرت و عزت پائی ہے جو آجتک کسی ایک دوائی کو بھی نصیب نہیں ہوئی اگر آپ دُنیا بھر میں سب سے اچھا پُر تاثیر تیر بہدف ہر قسم کے زخموں جراحتوں چوٹوں گلٹیوں خنازیر سرطان طاعون اور ہر قسم کے زہریلے خبیث پھوڑوں پھنسیوں ناسوروں گنج خارش بواسیر ہاتھوں کے سردی سے پھٹ جانے جانوروں کے کاٹ لینے جل جانے اور عورتوں کے خطرناک امراض سرطان رحم وغیرہ کے لئے ہزارہا سال کا مجرب مقدس ہر طبقہ کے حکما کا متفقہ بابرکت علاج چاہتے ہیں تو یہ مبارک مرہم اس کارخانہ سے منگائیے۔
جو اس کو خالص اجزا سے طیار کرنے کا ذمہ وار ہے طبتی جہان اس کی کامیاب تاثیرات کا ممنون ہے یہ اسم با مسمےٰ مشہور آفاق مرہم سوائے کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کے دُنیا بھر میں کہیں نہیں بنتا۔ **قیمت** ڈبیہ خورد ۱۲/ کلاں عہ

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوسری مشہور آفاق ادویہ کے نام یہ ہیں
جبوب جواہر عنبری۔ جیون بوٹی۔ کحل الجواہر۔ مفرح یاقوتی۔ مرہم عیسےٰ
روغن شفا۔ شربت مفرح حیات۔ مسکین نواز۔ نمک سلیمانی۔ تریاق فاروق
روغن درد گردہ۔ ضد الحمی۔ دوائی دافع کرم شکم۔ فنجنوش۔ جبوب مسیحی
روشن بصر قرص مردی۔ دوائے سُرفہ۔ عرق شفا۔ جیبی ڈاکٹر وغیرہ کے لئے

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (نولکھا)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں حضرت نماز ظہر میں مسجد مبارک میں تشریف لاتے ہیں۔ لیکن بعد اس کے چونکہ دوران سر کے سبب تکلیف رہتی ہے اس واسطے عصر کے وقت شاذ و نادر تشریف لا سکتے ہیں۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول ہر روز نماز عصر کے بعد مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے۔ پہلے تین پارے گذشتہ پیر کے دن ختم ہوئے اس ہفتہ میں منشی محمد اروڑا کپور تہلہ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لا کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بابو عطا الٰہی صاحب اپنے وطن کو واپس چلے گئے۔

ماسٹر فقیر اللہ صاحب جو پہلے مدرسہ تعلیم الاسلام کے مدرس تھے اور کچھ عرصہ سے میانوالی محکمہ بندوبست میں کام کرتے تھے۔ دفتر ریویو آف ریلیجنز کے ہیڈ کلرک مقرر ہو کر قادیان واپس آ گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ یہ تقرر ان کے واسطے اور دفتر میگزین کے واسطے موجب خیر و برکت کا کرے۔

حافظ محمد اسحاق صاحب ڈرائنگ ماسٹر گورنمنٹ انجینیرنگ اسکول لاہور موسمی تعطیلات کی تقریب پر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کے واسطے قادیان آ گئے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ان کے تین شاگرد بھی ہیں۔

نشان زلزلہ

پروفیسر اوموری صاحب تو کہہ ہی گئے تھے کہ اب ہندوستان سو سال تک زلازل کے خطرات سے پاک ہے مگر بات وہی سچی نکلی جو خدا نے اپنے رسول کی معرفت فرمائی تھی اور آئے دن ہندوستان میں زلازل کی خبر کہیں نہ کہیں سے آہی جاتی ہے۔ چنانچہ شب درمیانی ۲۰ و ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء کے قریب دو بجے رات کے ایک نہایت تیز دھکہ زلزلے کا لگا۔ جس کے متعلق مختلف شہروں سے خبریں آئی ہیں جن میں سے بعض ذیل میں نقل کی جاتی ہیں۔ دیکھئے یہ زلزلہ بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کو خود محسوس ہوا ہے یا آپ ایسے ہی غفلت کی نیند سویا کرتے ہیں۔ کہ پہلے کی طرح اب بھی آپ کو اپنی اہلیہ کی خبر کی تکذیب ہی کرنی پڑی۔ اخبار اہل حدیث کے آنے سے معلوم ہوگا۔ جس کے وہ ایڈیٹر ہیں۔

(۱) - قاضی حبیب اللہ صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ از لاہور ۲۱ - جولائی ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم معظم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلمہ ربہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج رات کے دو بجے ایک عجیب نظارہ تھا۔ پہلے زور سے گڑ گڑاہٹ ہوئی پھر زلزلہ آیا۔ تین چار جھٹکے لگے تھے کہ تمام لوگ اپنے بستروں سے الگ ہو گئے۔ توبہ توبہ کی صدائیں آنے لگیں۔ پرندوں نے درختوں کو چھوڑ کر خلا میں اڑنا شروع کیا اور ان کی آوازیں اور خطرہ میں ڈال رہی تھیں۔ خدا خدا کر کے زلزلہ مدہم ہوا تو جان میں جان آئی۔ دیکھئے! منکر اس زلزلے سے کیا سبق لیتے ہیں۔ یا بڑے زلزلہ کا انتظار کرتے ہیں۔

آج ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آتے ہیں۔ اگر کوئی بڑا زلزلہ بھی آ گیا۔ تو کیا بڑی بات ہے۔

(۲) برادر محمد حیات صاحب وزیرآباد سے تحریر فرماتے ہیں از وزیرآباد - مورخہ ۲۱ - جولائی ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مجی جناب مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ گذشتہ شب رات کے ۲ بجے پر یہاں زلزلہ کی تیز حرکت محسوس ہوئی۔ اکثر شہر کے مرد و زن بیدار ہو کر استغفار استغفار پکارنے لگ گئے۔ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے اور مخالفین کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی توفیق رفیق حال ہو۔ آمین۔

بحضور حضرت اقدس علیہ السلام دعا کے لئے عرض کریں حضرت حکیم الامۃ کی خدمت میں سلام عرض فرما دیں۔

خاکسار محمد حیات احمدی۔

(۳) سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں آج رات قریب ۲ بجے رات زلزلہ کا اچھا دھکہ محسوس ہوا۔ ایک خاص گڑگڑاہٹ اور شور ساتھ تھا۔ غافلوں کو بیدار کرنے کے سامان ہیں۔ اللہ تعالےٰ مخالفوں کی آنکھیں کھولے۔ اور ہم عاجزوں کے ایمان میں ترقی بخشے۔

(۴) اخبار عام لاہور لکھتا ہے۔ کہ ۲۰ جمعہ و سنیچر کی درمیانی رات قریب ۲ بجے رات لاہور میں ایک سخت زلزلہ محسوس ہوا بڑے زور کے دھکے تھے۔

(۵) پیسہ اخبار لاہور لکھتا ہے۔ ۲۰ - جولائی ۱۹۰۶ء کی رات کو قریب ۲ بجے کے زلزلہ آیا۔ پہلا جھٹکا نہایت سخت اور پریشان کرنے والا تھا دوسرا اس سے ہلکا تھا مگر دیر تک رہا۔

ایسا ہی اور بھی بہت سے مختلف مقامات سے اس زلزلہ کے متعلق خبریں آرہی ہیں جب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام شائع ہوا ہے کہ:-

"چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار"

تب سے اس قسم کے تین زلزلے آ چکے ہیں اور اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ زلازل انہیں پانچ نشانوں میں داخل ہیں تو اس قسم کے دو اور زلزلے آئیں گے اور پھر ایک سخت ہوگا لیکن زلازل کے متعلق بہت سے الہامات ہو چکے ہیں اور ممکن ہے کہ وہ پانچ ان کے بھی علاوہ ہوں۔ اس زلزلے کے متعلق جو ۲۱ جولائی کو آیا۔ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء کا الہام پہلے سے خبر دیتا تھا جو اس طرح سے ہے۔ کہ زلزلہ آنے کو ہے۔

مہلت میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں ایک بیٹے لڑکے کے پیدا ہونے کے متعلق جو پیش گوئی تھی کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے۔ دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ اس تباہی کو ہنوز اللہ تعالےٰ نے اور پیچھے ڈال دیا ہے یعنی ان کے گھر میں فی الحال لڑکی پیدا ہوئی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ دنیا کے سرکش لوگوں کے لئے کچھ اور مہلت منظور ہے تب بالفعل میاں منظور محمد کے گھر میں لڑکا نہیں بلکہ لڑکی پیدا ہوگی اور لڑکا بعد میں ہوگا مگر ضرور ہوگا۔

(دیکھو اخبار بدر مورخہ ۱۴ جون ۱۹۰۶ء)

ڈائری

القول الطیب

گناہ کی فلسفی ایک شخص نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ دنیا میں لوگ بہت گنہگار ہوں گے۔ مگر میرے جیسا گنہگار تو کوئی نہ ہوگا میں نے بڑے بڑے سخت گناہ کئے ہیں۔ میری بخشش کس طرح ہوگی۔ حضرت نے فرمایا۔ دیکھو۔ خدا جیسا غفور الرحیم کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ پر یقین کامل رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دنیا بھر میں کوئی گنہگار نہ رہے تو میں ایک اور امت پیدا کروں گا۔ جو گناہ کرے اور میں اس کے گناہ بخش دوں۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام غفور ہے اور ایک رحیم۔ یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے۔ مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔

ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین

اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک شے میں ایک حکمت رکھی ہے۔ اگر آدم گناہ کرکے توبہ نہ کرتا اور خدا کی طرف نہ جھکتا۔ تو صفی اللہ کا لقب کہاں سے پاتا۔ اگر کوئی انسان ایسا اپنے آپ کو دیکھتا۔ کہ جیسا ماں کے پیٹ سے نکلا ہے اور اپنے اندر کوئی گناہ نہ دیکھتا تو اس کے دل میں تکبر پیدا ہوتا۔ جو تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور شیطان کا گناہ ہے۔ شیطان نے گھمنڈ کیا کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا اسی واسطے وہ شیطان بن گیا۔ گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے۔ وہ نفس کو توڑنے کے واسطے ہے جب انسان سے گناہ ہوتا ہے۔ تو وہ اپنی بدی کا اقرار کرتا ہے اور اپنے عجز کو یقین کرکے خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ جس طرح مکھی کے دو پر ہیں کہ ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں تریاق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر تمہارے کھانے پینے کی چیزوں میں مکھی پڑے تو وہ اپنا صرف ایک پر اس کے اندر ڈبوتی ہے۔ جس میں زہر ہے۔ پر تم اس کو نکالنے سے پہلے اس کا دوسرا پر بھی ڈبو لو۔ کہ وہ اس کے بالمقابل تریاق ہے۔ یہ مثال انسان کے گناہ اور توبہ کی ہے اگر گناہ صادر ہو جاوے تو توبہ کرو کہ وہ اس کے واسطے تریاق ہے اور گناہ کے زہر کو دور کر دیتی ہے عاجزی اور تضرع سے خدا تعالیٰ کے حضور میں جھکو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔ اگر گناہ نہ ہوتا۔ تو ترقی بھی نہ ہوتی۔ جو شخص جانتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے اور اپنے آپ کو ملزم دیکھتا ہے۔ وہ خدا کی طرف جھکتا ہے۔ تب اس پر رحم کیا جاتا ہے اور وہ ترقی پکڑتا ہے۔ لکھا ہے

التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے۔ کہ گویا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔ لیکن توبہ سچے دل کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ اور نیت صادق کے ساتھ چاہیئے کہ انسان پھر کبھی اس گناہ کا مرتکب نہ ہوگا۔ گو بعد میں بہ سبب کمزوری کے ہو جاوے۔ لیکن توبہ کرنے کے وقت اپنی طرف سے یہ پختہ ارادہ اور سچی نیت رکھتا ہو کہ آئندہ یہ گناہ نہ کرے گا۔ نیت میں کسی قسم کا فساد نہ ہو بلکہ پختہ ارادہ ہو کہ قبر میں داخل ہونے تک اس بدی کے قریب نہ آئے گا۔ تب وہ توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ ان کو انعام دیوے۔ انعام حاصل کرنے کے واسطے امتحانوں کا پاس کرنا ضروری ہے۔

نماز کے اندر دعا فرمایا۔ نماز کے اندر ہی اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرو سجدہ میں بیٹھ کر رکوع میں کھڑے ہو کر ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں کرو۔ بے شک پنجابی زبان میں دعائیں کرو۔ جن لوگوں کی زبان عربی نہیں اور عربی سمجھ نہیں سکتے ان کے واسطے ضروری ہے کہ نماز کے اندر ہی قرآن شریف پڑھنے اور مسنون دعائیں عربی میں پڑھنے کی بعد اپنی زبان میں بھی خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگے اور عربی دعاؤں کا اور قرآن شریف کا بھی ترجمہ سیکھ لینا چاہیئے۔ نماز کو صرف منتر جنتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ اس کے معانی اور حقیقت سے معرفت حاصل کرو۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے۔ تو ہم کو معاف کر اور دنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔ آج کل لوگ جلدی جلدی نماز کو ختم کرتے ہیں اور پیچھے لمبی دعائیں مانگنے بیٹھتے ہیں۔ یہ بدعت ہے۔ جس نماز میں تضرع نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں۔ خدا تعالیٰ سے رقت کے ساتھ دعا نہیں وہ نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی نماز ہے۔ نماز وہ ہے۔ جس میں دعا کا مزا آجاوے۔ خدا کے حضور میں ایسی توجہ سے کھڑے ہو جاؤ کہ رقت طاری ہو جائے۔ جیسے کہ کوئی شخص کسی خوفناک مقدمہ میں گرفتار ہوتا ہے اور اس کے واسطے قید یا پھانسی کا فتوےٰ لگنے والا ہوتا ہے۔ اس کی حالت حاکم کے سامنے کیا ہوتی ہے۔ ایسے ہی خوف زدہ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا چاہیئے۔ جس نماز میں دل کہیں ہے اور خیال کسی طرف ہے اور منہ سے کچھ نکلتا ہے۔ وہ ایک لعنت ہے۔ جو آدمی کے منہ پر واپس ماری جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

ویل للمصلین الذین ہم عن صلوتہم ساہون

لعنت ہے۔ ان پر جو اپنی نماز کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ نماز وہی اصلی ہے۔ جس میں مزہ آجاوے۔ ایسی ہی نماز کے ذریعہ سے گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ نماز ہے۔ جس کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے نماز مومن کے واسطے ترقی کا ذریعہ ہے۔

ان الحسنات یذہبن السیات

نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہے۔ دیکھو بخیل سے بھی انسان مانگتا رہتا ہے تو وہ بھی کسی نہ کسی وقت کچھ دیدیتا ہے۔ اور رحم کھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو خود حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں دوں گا۔ جب کبھی کسی امر کے واسطے دعا کی ضرورت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا۔ کہ آپ وضو کرکے نماز میں کھڑے ہو جاتے اور نماز کے اندر دعا کرتے۔

دعا کے معاملہ میں حضرت عیسےٰ نے خوب مثال بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک قاضی تھا جو کسی کا انصاف نہ کرتا تھا اور رات دن اپنی عیش میں مصروف رہتا تھا ایک عورت جس کا ایک مقدمہ تھا وہ ہر وقت اس کے دروازے پر آتی تھی اور اس سے انصاف چاہتی وہ بار بار ایسا کرتی رہتی یہاں تک کہ قاضی تنگ آگیا اور اس نے بالآخر اس کا مقدمہ فیصلہ کیا اور اس کا انصاف اُسے دیا۔ دیکھو کیا تمہارا خدا قاضی جیسا بھی نہیں کہ وہ تمہاری دعا سنے اور تمہیں تمہاری مراد عطا کرے۔ ثابت قدمی کے ساتھ دعا میں مصروف رہنا چاہیئے۔ قبولیت کا وقت بھی ضرور آہی جائیگا۔ استقامت شرط ہے۔

۱۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۳ء - ڈاکٹر عبد الحکیم کا ذکر تھا - فرمایا - وہ ہم سے ہی کیا پھرا ہے وہ تو خود اسلام سے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر گیا ہے افسوس تو ان مولویوں اور مسلمانوں پر ہے - جو اسلام کا دعوے کر کے ایک ایسے آدمی کی حمایت کرتے ہیں - اور اس کا ساتھ دیتے ہیں - جو خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بھی ضروری نہیں جانتا - اور اس کے نزدیک گویا آنحضرت کے وجود کا ہونا نہ ہونا برابر ہے - افسوس ہے کہ ہمارے بغض کے سبب یہ لوگ ایسے کام کرتے ہیں کہ خود ہی اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں -

فرمایا - چراغ دین مسیح بنتا تھا - عیسائیوں نے اس کی امداد کی - مگر خدا کے مسیح کے بالمقابل وہ ناکام رہا - ہمارا دعوے بھی مسیح ہونے کا ہے لیکن ہمارے ساتھ عیسائی لوگ سخت عداوت رکھتے ہیں - اور چراغ دین کا دعوے بھی مسیح ہونے کا تھا مگر اس کی امداد اور نصرت میں کھڑے ہو گئے - وجہ یہ ہے کہ وہ جھوٹا تھا اور یہ بھی جھوٹے ہیں - جو انسان کو خدا بناتے ہیں - جھوٹا جھوٹے کا حامی اور ناصر بن جاتا ہے - لیکن صادق کا ساتھ صرف وہی لوگ دے سکتے ہیں - جو راستباز ہوں اور ایسے لوگ ہمیشہ تھوڑے ہوتے ہیں -

وصولی قیمت اخبار

سنہ ۱۹۰۳ء نصف سے زائد گذر چکا ہے اور بہت سے احباب کی طرف سے قیمت اخبار تا حال وصول نہیں ہوئی اس واسطے ایسے احباب کی خدمت میں اخبار وی پی بھیجنے کی تجویز کی گئی ہے - ہر ایک صاحب کی خدمت میں کم از کم پندرہ روز پہلے اطلاع کی جاتی ہے کہ فلاں پرچہ آپ کے نام وی پی کیا جائے گا - اتنے دن پہلے اس واسطے اطلاع کی جاتی ہے - کہ اگر کوئی صاحب کسی وجہ سے وی پی لینے کے واسطے طیار نہ ہوں تو فوراً ہم کو اطلاع کر دیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں وی پی واپس آوے اور مطبع کو ناحق نقصان ہو - دیگر چونکہ دفتر کے محرر صاحب رخصت پر ہیں اور عارضی محرر ایک بالکل ناتجربہ کار اور ناواقف آدمی ہے - اس واسطے ممکن ہے کسی صاحب کے حساب میں کچھ غلطی ہو تو فوراً ہمیں اطلاع کی جائے - احتیاط تو بہت کی جاتی ہے حتی الوسع میں خود حساب دیکھ لیتا ہوں مگر مجھے اتنی فرصت نہیں کہ ہر ایک وی پی کے وقت حساب کے تمام رجسٹروں کی پڑتال کروں - اس واسطے خریداروں کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ ان کارڈوں کے جوابات جلد عنایت فرماویں جو صاحب خط کا جواب نہ دیں گے سمجھا جائے گا کہ وہ وی پی لینے کے واسطے طیار ہیں -

ایک نومسلم کا خط

سکھ سردار غور فرماویں

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضور اقدس جناب امام الوقت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آداب و قدم بوسی کے بعد مدعا خاطر و داستان سرگذشت پیش حضور ہے اور وہ یہ ہے - کہ خاکسار سکول موضع سمبڑیال میں تعلیم پاتا تھا - اور میں گرنتھ صاحب بھی پڑھتا تھا کیونکہ میں جرم سے ہندو تھا - اگر چہ میں جموں کی اولاد میں سے تھا - گرنتھ پڑھتے پڑھتے میرے دل میں کچھ شکوک توحید کے بارے میں پڑ گیا اور میں نہایت مجبور ہوا اس وقت اللہ تعالی نے میرے دل میں یہ ڈالدیا کہ اب قرآن شریف پڑھو میں نے اپنے استاد سے جو اسکول میں تعلیم دیتا تھا مولوی تھا اس سے کہا کہ مجھ کو قرآن شریف سکھا دو - مولوی صاحب نے بباعث میرے والدین انکار کیا کیونکہ ایک طرف میرے والدین رہتے تھے اور دوسری طرف میرے ننکے اور تیسری طرف میرے سسرال - میں نے استاد سے بہت عجز و انکسار کیا تو آپ نے پوشیدہ رات کو قرآن شریف کی تعلیم دینی شروع کی - بفضلہ تعالی رات رات ہی نو ماہ تک بندہ نے قرآن شریف ختم کر لیا اور اسکول کی تعلیم پاتا رہا جب بندہ نے خوب غور سے قرآن شریف اور گرنتھ کا مقابلہ کیا - تو قرآن شریف میرے دل کو سچا معلوم ہوا - اور میرے دل میں اس کلام پاک کی سچائی گھس گئی اب میرا دل یہی چاہتا ہے کہ بال بال سے صدا اس پاک کلام کی نکلتی رہے - بسوئے مطلب آمدم - جب بندہ نے خوب سچائی قرآن شریف معلوم کر لی - اور جوش محبت قرآن شریف غالب ہوا - تو بندہ اپنے والدین کے گھر گیا اور ان کو کہا کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں تو انہوں نے منع کیا اور کہا تم کو اسی واسطے علم پڑھایا گیا ہے کہ تو اب اپنی ذات کو داغ لگاتا ہے اور ہم کو شرمسار کرتا ہے - بندہ نے کہا کہ میں ہرگز ہرگز اب نہیں رک سکتا - کیونکہ میں نے اسلام کو سچا دیکھا ہے اور تمہارا مذہب جھوٹا ہے - تو میرے باپ اور باپ کے بڑے بھائی نے ارادہ میرے قتل کا کیا اور مجھ کو صاف کہدیا کہ اگر تو باز نہ آئے گا تو ضرور تم کو قتل کر دیں گے - بندہ نے بباعث خوف قتل اور دوسرا شوق دین احمدی رات کو وہاں سے بسوئے لاہور گریز کیا - لاہور میں آتے بفضل خدا مشرف باسلام ہو گیا - بندہ کو ازبس عشق و شوق اللہ کے ملنے کا ہے - بہت درویش فقیر بیعت اپنی دینے کے ڈھونڈے - مگر کوئی نہ ملا - اب چند روز ہوئے ہوں گے بندہ کو دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا اور سوچا تو آپ کے ایک مرید محمد یسین احمدی گنجوی کے نام مشہور تھے پایا اور دل ان کے ہاتھ پر بیعت دینے کو تیار ہو گیا جب عرض کی گئی تو آپ نے کہا - آج بیعت لینے والا جہان پر سوائے امام الوقت مسیح موعود و مہدی معہود کے - جو قادیان شریف میں اللہ تعالے نے بھیجے ہیں - کوئی نہیں - اور آپ کے تابعدار اور غلام اور مرید ہیں - تم بھی وہاں آں حضور کی بیعت میں داخل ہو جاؤ - سو ان کا یہ کلمہ میرے دل میں اثر کر گیا - اسی وقت یا دوسری صبح کو یہ درخواست حضور کی خدمت میں بھجوائی گئی - سو آپ اس خاکسار کو بیعت میں داخل فرما کر جماعت احمدیہ میں جگہ عنایت فرماویں اور دعا میرے واسطے اللہ تعالی سے کریں - تا مجھ سے اللہ تعالے دین احمدی کے احکام بخوبی پورے کراوے اور استقامت نصیب کرے - نیز حضور عالی بندہ طالب حق ہے اور کچھ طمع نہیں - آپ اللہ کے پیارے اور نبی ہیں میری واسطے سفارش بدرگاہ خداوند کریم کر کے اللہ تعالی سے میرا سلوک کرا دیویں - اور ملا دیویں - کیونکہ میں آج تک کفر میں تھا اور کوئی خبر نہ تھی - اب اللہ تعالے نے میرے نصیب کو یاور کیا - اور دین محمدی میں داخل کر کے آپ تک پہنچا دیا میری طرف سے آپ کو آداب اور السلام علیکم قبول باد - اور جس شخص کے ذریعہ اس خاکسار نے آپ کو پہچانا ہے اس کے حق میں بھی آپ نیک دعا فرماویں کہ اللہ تعالے اس کو صراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کے راستہ پر چلاوے اور استقامت دے - سب احمدی بھائیوں کو السلام علیکم اور مبارک ہو کہ یہ خاکسار گمراہی سے بفضلہ نکل کر اسلام میں داخل ہوا -

نواب دین سابق منشی سنگھ ولد سردار دودھا سنگھ راجپوت

بیان دمنوو

تفسیر سورۃ الناس

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس سورۂ شریف کے شروع میں انسان کا نام تین بار لیا گیا ہے۔ اور ہر بار اللہ تعالیٰ کا ایک جدا نام اُس پر رکھا گیا ہے۔ یعنی پہلی دفعہ رب الناس کہا گیا ہے۔ دوسری بار ملک الناس فرمایا ہے اور تیسری بار الٰہ الناس مذکور ہوا ہے۔ یہ ہر سہ صفات الٰہیہ انسان کی تین مختلف حالتوں کیطرف اور اللہ تعالیٰ کے تین فیضانوں کیطرف جو انسان کی ان حالتوں پر وارد ہوتے ہیں اشارہ کرتی ہیں۔

انسان بلحاظ اپنی روحانی ترقی یا تنزل کے تین درجے رکھتا ہے۔ سب سے ادنیٰ درجہ کا انسان وہ ہے جسے کچھ خبر نہیں کہ حصول نیکی اور حصول معرفت الٰہی کیا شے ہے اور وہ کتنی بڑی نعمت ہے۔ ایسے شخص کے واسطے نیکی بدی سب برابر ہے۔ اگر وہ بدی کرتا ہے تو اُسے کبھی کچھ فکر نہیں ہوتا کہ میں بدی کرتا ہوں۔ اُس کا نفس اُس پر نہ صرف غالب ہے بلکہ پوری طرح اُس پر حکمران ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ دین اور دینداری کیا لطف اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور نہ دینداروں کی صحبت اختیار کرتا ہے اور نہ اس کو کبھی یہ خواہش ہی پیدا ہوتی ہے کہ دیندار بنے۔ وہ اپنی حالت میں مثل ایک بے خبر کے پڑا ہے جس نے معرفت کا کبھی نام بھی نہیں سنا۔ یہ شخص نفس امارہ کے ماتحت ہے۔ پر خدا تعالیٰ ان سب کے واسطے رب الناس ہے۔ یعنی وہ سب کی پرورش کرتا ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے اور دہریہ ہیں اُن سب کی بھی پرورش کرتا ہے جو سختی کے ساتھ اسکی ہستی کا انکار کرتے ہیں۔ اور اس کے پیاروں کی مخالفت کرتے ہیں۔ اُن سب کی بھی پرورش کرتا ہے۔ گو ایسے لوگوں کے واسطے ایک وقت عذاب کا بھی بالآخر آ جاتا ہے۔ مگر سر دست وہ سب اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور اس لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ رب الناس ہے۔ جو لوگ نیکی کرتے ہیں اُنکی پرورش ہوتی ہے جو بدی کرتے ہیں اُنکی پرورش ہوتی ہے۔ بارش آتی ہے تو نیک و بد سب کے کھیت کو سیراب کر جاتی ہے اور سورج نکلتا ہے تو کافر اور مومن سب کو روشنی دیدیتا ہے۔ ہوا چلتی ہے تو مسلم اور غیر مسلم سب کو اپنا فائدہ پہونچا دیتی ہے۔ اس لحاظ سے خدا تعالیٰ کی ربوبیت عام ہے۔ وہ تمام جہان کے لوگوں کا رب ہے۔ کوئی بڑا ہو یا چھوٹا ہو۔ امیر ہو یا غریب ہو۔ دانا ہو یا بیوقوف ہو۔ عالم ہو یا جاہل ہو۔ بادشاہ ہو یا رعایا ہو۔ ہر ایک کو اسکی ربوبیت عامہ سے حصہ دیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ رب الناس ہے۔

درمیانہ درجہ کے لوگ جو درجہ اوسط سے اوپر کے درجہ میں ہیں وہ ہیں جن کو معرفت الٰہی کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے جان لیا ہے کہ نیکی عمدہ شے ہے اور وہ خواہش رکھتے ہیں کہ اپنی موجودہ حالت سے نکلیں اور ترقی کریں اور آگے قدم رکھیں۔ بدیوں کو چھوڑ دیں اور نیکیوں کو اختیار کریں۔ لیکن ان کا نفس ہنوز ان پر غالب ہے۔ وہ بدی سے پرہیز کرتے ہیں مگر بسبب کمزوری پھر بھی کسی نہ کسی وقت بدی میں گر جاتے ہیں۔ اٹھتے ہیں اور پھر گرتے ہیں۔ پھر اٹھتے ہیں اور پھر گرتے ہیں۔ یہی حالت انکی ہوتی رہتی ہے۔ وہ دل سے سچی توبہ کرتا ہے کہ آیندہ یہ کام نہ کرونگا لیکن نفس کے جذبہ کے وقت پھر کر بیٹھتا ہے اور خدا تعالیٰ کی غفاری اور ستاری کیطرف پھر جھکتا ہے۔ اور اسکی رحمت کے حضور میں فریادی ہوتا ہے اور اپنی کمزوری کے سبب نالاں رہتا ہے۔ اور شب و روز اس فکر میں سرگرداں پھرتا ہے کہ کب وہ وقت آئیگا کہ پھر بدی اُس کے قریب کبھی نہ آئیگی۔ وہ اقرار کرتا ہے کہ میں ایک بادشاہ حقیقی (ملک الناس) کی حکومت کے ماتحت ہوں اور اس کے قوانین کی فرمانبرداری مجھ پر واجب ہے۔ اسواسطے وہ قواعد شرعیہ کی پابندی کیواسطے ہر وقت سعی کرتا رہتا ہے۔ لیکن اپنی کمزوری اور اپنے ضعف کے سبب غلطی کر بیٹھتا ہے اور اپنے بادشاہ سے معافی کا طلبگار ہوتا ہے۔ ایسے شخص کا نفس لوامہ ہے وہ غلطی کر بیٹھتا ہے۔ لیکن اس غلطی پر راضی نہیں رہتا بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے اور غمگین ہوتا ہے اور افسوس کرتا ہے کہ میں نے کیوں ایسا کام کیا۔ اور پھر توبہ کرتا ہے اور ہر دفعہ اسکی توبہ سچے دل کے ساتھ ہوتی ہے اور توبہ کے وقت وہ کبھی وہم نہیں رکھتا کہ دوبارہ یہ کام کریگا۔ اسیواسطے خدا تعالیٰ اُس پر رحم کرتا ہے اور اسکی توبہ کو قبول کرتا ہے۔ اور اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

اس سے بڑھ کر درجہ والے وہ لوگ ہیں جو ہر طرح سے تمام گناہوں کو چھوڑ چکے ہیں اور اُن کے نفسانی جذبات ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ اور اب کوئی بدی اُن کو دکھ نہیں دیتی بلکہ وہ آرام اور اطمینان کے ساتھ اپنے خدا کی بندگی میں مصروف ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرا چکے ہیں اور اسکی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک اُن کے دل میں باقی نہیں رہا۔ اور انہوں نے اُس واحد خدا کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے اداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضاء و قدر کے امور کو بدل و جان قبول کر لیا ہے اور نہایت نیک نیتی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدود اور قانون اور تقدیروں کو بارادت تمام سر پر اٹھا لیا اور نیز وہ تمام صداقتیں اور پاک معارف جو اسکی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اسکی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء پہچاننے کے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نفس مطمئنہ رکھتے ہیں اور یہ سبب اس کے اُن کے افعال اقوال حرکات خیالات عبادات وغیرہ میں ان کا مقصود محبوب اور معبود صرف اللہ ہی ہے جو کہ الٰہ الناس ہے۔

انسان کے ان ہر سہ درجات اور حالات کیطرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ ان ہر سہ حالات کو صوفیاء نے اپنی تجربہ کردہ باتوں کے ذکر کے ساتھ عجیب عجیب پیرایوں میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ حافظ شیراز نے نفس لوامہ کی مشکلات پر نگاہ کر کے اس مضمون کو اس شعر میں ادا کیا ہے ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

حافظ شیراز نے اس شعر میں انسان کی ان تین حالتوں کو ظاہر کیا ہے اور اسکی تمثیل کے واسطے دریا اور اس کے دو کناروں کے نظارہ کو لیا ہے۔ کچھ لوگ دریا کے اس کنارے پر ہیں۔ کچھ اُس کنارہ پر پہونچ گئے ہیں کچھ کشتی میں بیٹھے ہوئے ہنوز اس فکر میں ہیں کہ اُس کنارے تک پہنچ جاویں۔ ایک کنارہ تو ویران سا ہے اسمیں کوئی شاندار مکان ہے اور نہ پھل پھول ہیں اور اسمیں رہنے والے جاہل لوگ ہیں جو دوسرے کنارے کی نعمتوں اور عمدہ اشیاء سے بیخبر ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ دوسرے کنارہ پر کیا کیا آرام کے ذرائع ہیں پس وہ اپنی حالت میں غافل ہیں اور انکو یہ خواہش بھی نہیں کہ دوسری طرف جاویں اور ان لوگوں میں جا کر شامل ہو دیں جو دوسرے کنارے پر رہتے ہیں۔ [illegible] اپنے موجودہ حال میں ویسے ہی خوش [illegible] دوسرے کنارے پر وہ لوگ ہیں جو دریا [illegible] تکالیف اور مصائب کو جھیل کر اپنے [illegible] تک پہونچ چکے ہیں اور اب آرام کے

ان کو کوئی دکھ اور مصیبت نہیں ہے اور نہ اُن کے
لئے وہ بے امنی اور غفلت کی حالت ہے جو اس کنارے
والوں کے لئے ہے اور نہ ان کے واسطے وہ خطرات
اور ہر وقت کا خوف ہے، جو کشتی والوں کے لاحق
حال ہوتا ہے بلکہ وہ ان تمام مشکلات میں سے گذر
چکے ہیں اور تمام مصائب کو عبور کر چکے ہیں۔ یہ لوگ وہ
ہیں جو حالت مطمئنہ کو حاصل کر چکے ہیں اور ان کا نفس
نفس مطمئنہ ہے۔ اور پہلے لوگ وہ تھے جن کا نفس
نفس امارہ تھا پس دریا کے دو کنارو پر دو قسم کے
لوگ آباد ہیں۔ ایک کنارے پر وہ ہیں جو نفس امارہ
رکھتے ہیں اور دوسرے کنارہ پر وہ ہیں جو نفس مطمئنہ
رکھتے ہیں۔ حافظ شیراز نے ان ہر دو کو اپنے
شعر میں سبکسار کہا ہے کیونکہ ایک کو معرفت کی خبر
ہی نہیں اور دوسرے کو معرفت حاصل ہو چکی ہے
پس وہ دونوں سبکسار ہیں کیوں یہ اپنے بوجھ
اتار چکا ہے اور اُس نے ہنوز بوجھ اُٹھایا ہی نہیں
لیکن مشکلات میں وہ شخص ہے جو درمیان میں ہے۔
کیونکہ اُس نے رذیل حالت میں رہنا پسند نہ کیا اور اعلیٰ
حالت کیطرف جانا چاہا لیکن راستہ میں مشکلات کا
دریا ایسا آگیا ہے جسمیں ہر طرف سے موجیں ہیں۔
اور رات اندھیری ہے اور گرداب گھیرے ہوئے ہیں
اور ہر وقت خطرہ ہے کہ اب ڈوبے اب ڈوبے
یہ درمیانی حالت نفس لوامہ کی ہے۔ اس کو معلوم
ہوگیا ہے کہ نفس مطمئنہ ایک عظیم الشان نعمت ہے۔
ان لوگوں کی صحبت نے جو نفس مطمئنہ حاصل کر چکے ہیں
یا اُن کے حالات عجیبہ کے سننے سے اس کو رغبت
پیدا ہوئی ہے کہ میں بھی نیک بن جاؤں اور ان لوگوں
کے درمیان شامل ہو جاؤں۔ اور بظاہر پہلی نظر میں
اُس کو بہت ہی آسان سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے
کہ میں منزل کو آسانی کے ساتھ طے کر لونگا اور ایسا ہی
بن جاؤنگا جیسے کہ وہ لوگ ہیں۔ لیکن تھوڑے
ہی دنوں میں معلوم ہو جاتا ہے کہ اس راہ میں
بہت مشکلات ہیں اور بدیوں کا ترک کرنا اور نیک
بن جانا آسان بات نہیں ہے۔ ایسے وقت
میں چلا اُٹھتا ہے ع

کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

چاروں طرف سے اپنے آپ کو
دیکھتا ہے تب معلوم ہوتا ہے کہ اس
کا حصول کوئی آسان امر نہیں ہے۔
گو تو ایک فقرہ ہے اور وہ بھی ایک
چھوٹا سا [illegible] میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا
لیکن جب [illegible] اس پر عمل شروع ہوتا ہے تب اسکی حقیقت
معلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ ایک ملازم کسی دفتر کا ایک
اقرار [illegible] کے بعد اپنے دفتر میں جاتا ہے اور ایک طرف
افسر [illegible] اور دیتے ہیں کہ یہ کام فوراً کرو اور دوسری
طرف [illegible] نماز کا وقت آجاتا ہے۔ اسوقت معلوم ہو جاتا
ہے کہ [illegible] دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے کیا معنے ہیں۔ یا ایک
عہدہ دار سرکاری جس کے خرچ بہت ہیں اور تنخواہ
تھوڑی ہے وہ جب اس اقرار کے بعد اپنے کام
پر جاتا ہے اور آمدنی کو کم پاتا ہے اور خرچ زیادہ
ہے اور رشوت کے وسائل کھلے ہیں اور کوئی منع
کرنیوالا نہیں اُسوقت [illegible] کو معلوم ہوتا ہے کہ دین کو
دنیا پر مقدم کرنے کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ رات
کے وقت جب سردی کا موسم ہو اور گرم بستر
کے اندر آدمی لیٹا ہوا ہو اور ہر ایک سامان آرام
مہیا ہو۔ اور تہجد کا وقت اور خدا کے یاد کرنے کا
وقت آجائے اور دل نہ چاہے کہ بستر سے
اُٹھے اسوقت انسان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ میرا دین
مقدم ہے یا دنیا مقدم ہے۔
غرض سلوک کی راہ میں سب سے مشکل مرحلہ وہی ہے
جو نفس لوامہ کو طے کرنا پڑتا ہے کیونکہ اسکو شیطان
کے ساتھ اور اس کے لشکر کے ساتھ ایک جنگ در پیش
ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ وہ اس کو واپس اپنی حالت
ردی پر لے جائے۔ کیونکہ وہ جیسا کہ اس سورت
میں بیان کیا ہے خناس ہے یعنی انسان کو
نیچے ہٹانا چاہتا ہے اور اُسکو رذیل حالتیں ڈالنا چاہتا
ہے۔ یہ شیطان بعض انسانوں کی صورت میں ہیں
اور بعض بد روحیں ہیں جو کہ انسان کو خراب حالت میں
ڈالنے کے واسطے اس کے دلمیں طرح طرح کے
وساوس ڈالتے ہیں جسکا ذکر اس سورہ شریف میں اسطرح
ہے کہ یوسوس فی صدور الناس۔ یعنی لوگوں
کے سینوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں۔ ان سے پناہ مانگنے کے
واسطے خدا تعالیٰ نے یہ سورہ بطور کلمات دعائیہ کے
نازل فرمائی ہے تاکہ ان کو پڑھکر اور خدا تعالیٰ سے پناہ
مانگ کر انسان بد حالت میں پڑنے سے بچ جاوے
اے خدا تو اپنے فضل و کرم سے ہماری دستگیری
فرما اور اس جماعت کے ممبروں کو نفس مطمئنہ عطا فرما۔
اور جو لوگ اس سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے
انکی بھی آنکھیں کھول تاکہ وہ اس پاک راہ کو پہچان کر
اسکی صداقت کا فائدہ حاصل کریں اور خدا کی برگزیدہ
جماعت میں داخل ہوکر رحمت الٰہی سے حصہ وافر
حاصل کریں۔ آمین ثم آمین

امراض سینہ کا علاج

میں خیال کرتا ہوں کہ امراض سینہ
مثلاً سل۔ کھانسی۔ وغیرہ کے واسطے اس سورہٗ
شریف میں ایک دعا ہے۔ کیونکہ آجکل ڈاکٹروں
نے یہ تحقیقات کی ہے کہ پھیپڑے میں ایک باریک
کیڑے ہوتے ہیں جنکو جرمس کہتے ہیں۔ جب وہ پیدا ہو جاتے
ہیں تب پھیپڑا زخمی ہو کر سل کی بیماری اور کھانسی پیدا
ہو جاتی ہے۔ جن بھی ایک باریک اور مخفی شے کو کہتے ہیں
اس سورہ میں اُن اشیاء کے شر سے پناہ چاہی گئی ہے
جو سینے کے اندر ایک خرابی پیدا کرتے ہیں۔ ناظرین
اس کا تجربہ کریں لیکن صرف جنتر منتر کی طرح ایک
دعا کا پڑھنا اور پھونک دینا بیفائدہ ہے۔
سچے دل کے ساتھ مطلب اور معنے کو سمجھ کر یہ سورہ بطور
دعا کے مریض اور اس کے معالج اور تیمار دار پڑھیں
اور مریض کے حق میں دعا کریں تو اللہ تعالیٰ غفور الرحیم
ہے اور بخشنے والا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ایسے بیماروں
کو اس کلام پاک کے ذریعہ سے شفا حاصل ہو۔ واللہ
اعلم بالصواب۔
اس سورہ شریف میں چھ آیتیں اور بیس کلمے اور اناسی
حروف ہیں۔
اس سورۂ شریف کے شان نزول کے بارے میں
حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آج کی رات مجھ پر اس قسم کی آیات
نازل ہوئی ہیں کہ اُن جیسی میں نے کبھی نہیں دیکھیں وہ معوذ
تین ہیں۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جن و انس کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے
تھے مگر جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ نے اور طرح
اس امر کے متعلق دعا کرنا چھوڑ دیا اور ہمیشہ ان الفاظ
میں دعا مانگتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوا کرتے تو ان معوذتین
سورتوں کو پڑھ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے

اس کے بعد دوسرے ہفتہ میں سورہ فلق کی تفسیر
ہدیہ ناظرین ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بدر صادق

۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء

شادی خانہ آبادی

نکاح کرنا بقائے نسل انسانی کے واسطے اور اصول تمدن اور معاشرت کے قائم رکھنے کیلئے ایک ضروری اور لابدی امر ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نکاح کرنا میری سنت ہے اور جو شخص میری سنت سے اعراض کرتا ہے وہ میرا نہیں۔ یہ ایک ایسی مفید اور ضروری رسم ہے کہ فارسیوں نے اس کا نام شادی رکھا ہے۔گویا کہ تمام خوشیوں کا مجموعہ انسان کے واسطے اس پاک تعلق میں پیدا ہو سکتا ہے اور یہ وہ خوشی ہے۔ جو انسان کے واسطے ایک گھر کے آباد ہونے کی بناء ڈالتی ہے اور اسی واسطے اس کو شادی خانہ آبادی کہتے ہیں لیکن اس جگہ نکاح کا ذکر چھیڑنے سے میرا یہ منشاء نہیں کہ نکاح کے فلسفہ اور اس کے مسائل اور اس کی خوبیوں اور مقاصد اور نتائج پر بحث کروں۔ بلکہ اس وقت میرا مطلب اس مضمون کے لکھنے سے صرف یہ ہے۔ کہ ناظرین کو دکھایا جاوے کہ نکاح سنت طریق کے مطابق جس کا عملی نمونہ پھر اس زمانہ میں حضرت امام نے کر دکھایا ہے۔کس طرح ہونا چاہیے اور لوگوں نے اپنی نادانی سے کس طرح اس پاک رسم کو بجائے خانہ آبادی کے خانہ بربادی بنا رکھا ہے۔ نبیوں کے سردار صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا سچ فرمایا تھا۔ کہ ہر ایک کام جو یہودیوں نے کیا وہ بالآخر مسلمان بھی کرینگے۔ یہود کی عادت تھی۔ کہ جب غیر قوموں میں جا کر بود و باش اختیار کرتے تو رفتہ رفتہ اس قوم کی تمام بد رسومات اور ناجائز طریقوں کو اپنے اندر رائج کرتے اور ان کے ایسے پابند ہوتے کہ گویا وہی ان کے مذہبی احکام تھے۔ یہی حال بعینہٖ آج مسلمانوں کا ہے۔ ہندوستان میں ہندوؤں کی تمام رسومات شادی اور موت کے موقع کی مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں اور ایسی راسخ ہو چکی ہیں کہ گویا یہی ان کا دین اور ایمان ہے کسی کی موت کے وقت بین کرنے سر اور چھاتی پیٹنا سب عورتوں کا مل کر ایک سُر کے ساتھ کچھ بین کرنا اور ساتھ ساتھ ایک تال پر پیٹنا۔ برسوں تک سوگ کرنا۔ چارپائی پر نہ سونا۔ عیدوں کے دن خاص طور پر ماتم کرنا یہ سب رسوم جو اصل ہندوؤں کی ہیں اب مسلمانوں میں عام طور پر رائج ہیں اور بڑے زور شور کے ساتھ ان کی پابندی کی جاتی ہے اور جو لوگ ان رسومات کو ادا نہ کر سکیں۔ و... ہتک ... جا... کے گیت سننے وغیرہ ... ہیں جن کا نام و نشان ... مگر اب اچھے اچھے بز... میں یہ سب ناپاک ر...

※مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

خدا مبارک کرے

ہم نہائت خوشی سے اس خبر کو آج شائع کرتے ہیں کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے صاحبزادہ اخویم میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور کا نکاح حضرت میر ناصر نواب صاحب کی ہمشیرہ مکرمہ کی دختر نیک اختر سے ہو گیا ہے جیسا کہ گذشتہ اخبار بدر میں لکھا گیا تھا۔ کہ میر صاحب موصوف اسی تقریب پر سکندرہ راؤ ضلع علی گڈھ کو گئے ہوئے تھے اور اب بخیر و عافیت دلہن کو لیکر واپس پہنچ گئے ہیں اللہ تعالےٰ اس تعلق کو دولہا اور دلہن اور جانبین کے متعلقین کیواسطے اپنی خاص رحمت اور فضل کا موجب بنائے اور اس مبارک تقریب پر ہم مبارکباد کہتے ہیں اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اور حضرت ام المومنین کی خدمت میں اور مبارکباد کہتے ہیں ہم حضرت میر صاحب اور اخویم ڈاکٹر صاحب موصوف اور عزیز محمد اسحاق صاحب اور انکی والدہ صاحبہ کی خدمت میں اور تمام احمدی جماعت کو مبارکباد کہتے ہیں اور بالآخر سب کے واسطے دعا کرتے ہیں کہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة وقنا عذاب النار

"بدر"

قادیان - ۱۹ - جولائی ۱۹۰۶ء

※مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※ مبارک ※

ادا کی جاتی ہیں اور ان کے ادا کئے بغیر گویا تکمیل ہی نہیں ہو سکتی۔

ملک کے دنیوی ریفارمر بھی آج کل اس رائے پر پہنچ چکے ہیں کہ مسلمانوں کی تباہی کے جو اسباب ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شادی اور مرگ کے موقعہ پر ناجائز رسومات کے سبب بہت ہی فضول خرچی کی جاتی ہے اس فضول خرچی نے ہندوستان کے مسلمانوں کو ایسا خراب کیا ہے کہ کروڑوں روپیہ کی زمین ہر سال مسلمانوں کے قبضہ سے نکل کر ہندوؤں کے قبضہ میں چلی جاتی ہیں۔ اور زمیندار قوم دن بدن ذلیل اور مفلس ہوتی چلی جاتی ہے۔ سرکار انگلشیہ نے بڑی دانائی اور دور اندیشی کے ساتھ یہ کوشش کی ہے کہ پرانے زمیندار تباہ نہ ہونے پاویں۔ اور ان کی یادگاریں قائم رہیں اور ان کی اولاد در بدر بھیک نہ مانگے۔ مگر جب کسی کے سر پر بدقسمتی کا بھوت سوار ہوتا ہے۔ تو کسی کی ہمدردی اس کے واسطے کیا کر سکتی ہے۔ غرض شادی کی فضول خرچیوں نے ہند کے مسلمانوں کو بہت ہی نقصان پہنچایا ہے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شادی کے موقعہ پر نہایت سادگی اور صفائی کے ساتھ رسم نکاح ادا ہو جاتی تھی۔ سب سے اول بموجب حکم خدا عورت کے واسطے مہر کا مہیا کرنا مرد کے واسطے ضروری تھا اور اس کے واسطے بھی نہ زمین فروخت کرنے کی حاجت تھی اور نہ گھر کا مکان گرو رکھنے کی ضرورت تھی۔ بلکہ بغیر تکلف اپنی توفیق کے مطابق جو کچھ کسی کو میسر آگیا۔ وہی مہر میں دے دیا جاتا تھا۔ ایک صحابی کا ذکر ہے کہ اس کے نکاح کے وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ کہ مہر کے واسطے کچھ لے آؤ۔ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں۔ فرمایا۔ اپنے گھر میں جاؤ اور اہل واقارب سے دریافت کرو اور کچھ لاؤ۔ اگرچہ ایک لوہے کی انگوٹھی ہو۔ وہ گیا اور خالی واپس آگیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں تو لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ بالآخر آپ نے دریافت کیا کہ تجھے کچھ قرآن شریف یاد ہے۔ اس نے کہا کہ یاد ہے۔ فرمایا وہ حصہ اس عورت کو بھی یاد کرا دے۔ یہی مہر ہوا۔ اس حدیث شریف میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابی کو اپنی ناداری کے ذکر کرنے میں کچھ عیب نہیں معلوم ہوا۔ پھر آں حضرت نے یہ نہیں فرمایا کہ اچھا تمہارے پاس نہیں ہے تو جا کر قرض لے آؤ۔ جیسا کہ آج کل کے دنیادار کیا کرتے ہیں۔ بلکہ سنت کے مطابق بعد نکاح کچھ شیرینی تقسیم کرنا مثلاً کھجوریں اور ولیمہ کرنا یعنی دوستوں کو دعوت دینا اور کھانا کھلانا جائز ہے مگر یہ بھی اپنی استطاعت کے مطابق ہے نہ کہ بطور قرض کے چنانچہ ایک دفعہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے نکاح کے موقعہ پر ولیمہ اسی طرح سے ہوا تھا۔ کہ سب صحابی جو کچھ کسی کے پاس تھا اپنے اپنے گھر سے کھانے کے واسطے لے آئے۔ اور سب نے مل کر اور ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھا لیا۔

شادی بیاہ کے متعلق فضول رسموں کے اڑانے کے واسطے اور سنت نبوی کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بہت سی نظیریں قائم کر دی ہیں۔ دو آپ کے گھر میں آپ کے دو صاحبزادوں کی شادی گذشتہ چند سالوں کے درمیان ہمارے سامنے ہوئی ہے اور ان کے علاوہ اور بہت سے بیرونی اور ساکنان قادیان کی شادیاں اس جگہ قادیان میں ہو چکی ہیں۔ ہر ایک شادی ایسی ہوتا ہے کہ طرفین کی رضامندی کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب یا کوئی دوسرے مولوی صاحب عموماً مسجد میں ایک خطبہ پڑھتے ہیں۔ جس میں نکاح کی ضرورت اور فوائد پر اور اصول معاشرت پر وعظ فرمانے کے بعد دولہا دلہن اور ان کے والدین کے نام لے کر اور مہر کی تعداد بیان کر کے اعلان نکاح کرتے ہیں۔ اور طرفین سے رضامندی کا اقرار لیتے ہیں۔ اس کے بعد حسب توفیق نکاح والے کچھ شیرینی تقسیم کر دیتے ہیں اور توفیق والے بعض دوستوں کو یا سب کو جیسا موقع ہو یا جیسا ان کو ہو بطور ادائے سنت نہ بطور رسم اور بیاہ جی کچھ کھانا کھلا دیتے ہیں۔ یہ دعوت دنیوی دعوتوں کی طرح اس نیت سے نہ کھائی جاتی ہے اور نہ اس نیت سے کھلائی جاتی ہے کہ کھانے والے کل ضرور اس کے عوض میں اپنی کسی شادی کے موقع پر کھانا دیں اور اگر نہ دیں تو یہ ان کے سر پر بطور قرض کے قائم رہے گا۔

صاحبزادہ میاں محمود احمد کی شادی پر میں خود وہاں گیا تھا۔ کیونکہ ان دنوں خلیفہ رشید الدین صاحب جن کے گھر میں صاحبزادہ صاحب کی شادی ہوئی تھی وہاں ملازم تھے اور صاحبزادہ بشیر احمد کی شادی کو ابھی تھوڑے دن گذرے ہیں۔ ہر دو موقعہ پر دس پندرہ آدمی دولہا کے ساتھ گئے اور نکاح کر کے لے آئے۔ کسی موقع پر حضرت صاحب خود تشریف نہیں لے گئے اور نہ اس کو ضروری سمجھا گیا۔ کسی موقع پر بھی نہ ڈھول بجا نہ باجا۔ نہ آتش بازی نہ سہرا نہ بدھائی اور کوئی رسم رسوم ادا ہوئی۔ حسب توفیق ادھر سے لڑکی کے واسطے کپڑا زیور دیا گیا اور ادھر سے بھی حسب توفیق لڑکی اور لڑکے کے واسطے زیور کپڑا دیا گیا۔ نکاح ہوا۔ دعا کی گئی۔ ولیمہ ہوا اور بس۔

جماعت احمدیہ کے ممبروں کے واسطے ضروری ہے کہ شادی کے موقعہ پر زمانہ کی بد رسومات سے بچتے رہیں اور ایسے رشتہ داروں کے رعب کے نیچے نہ آ جاویں۔ جو ہنوز اس سلسلہ پاک میں داخل نہیں ہوئے اور اپنے دوسرے رشتہ داروں کو بد رسوم میں شامل ہونے کے واسطے مجبور کرتے ہیں۔

پچھلے دن کا ذکر ہے۔ ایک دوست نے بذریعہ خط حضرت سے دریافت کیا کہ میرا ایک قریبی رشتہ دار ہے اور اس کے ہاں شادی کی ایک تقریب ہے۔ مجھے اس موقعہ پر ان کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے یا نہیں ہونا چاہیئے۔

حضرت نے فرمایا۔ رشتہ داروں کے ساتھ غمی اور شادی کے موقعہ پر ہمدردی کرنا اور ساتھ دینا ضروری ہے۔ سوائے ایسے رشتہ داروں کے جو سلسلہ حقہ کی سخت مخالفت کے درپے ہوں اور دشنام دہی کیا کرتے ہوں۔ ایسوں کے ساتھ تعلق رکھنا مناسب نہیں۔ باقی جو معمولی لوگ ہیں۔ اور معمولی طور پر اپنے دنیوی رنگ میں مصروف ہیں نہ مخالف ہیں نہ موافق ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ غمی و شادی میں شامل ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے ہاں ایسے وقت بھی یہ احتیاط ضروری ہے۔ کہ کسی قسم کی بدعت اور غیر شرع امر میں انسان شامل نہ ہووے اور کسی ناجائز بات میں حصہ نہ لے مثلاً وہ کنجریوں کا ناچ کراتے ہیں۔ تو اس مجلس میں نہ بیٹھے اور اگر کسی مجمع میں سلسلہ حقہ کے برخلاف تذکرہ ہو اور ہنسی ٹھٹھا کیا جائے۔ تو اس جگہ سے اٹھ آوے یا اور کوئی بدعت کی رسم وہ لوگ کریں۔ تو ان میں شریک نہ ہو۔ باقی جائز اور شرعی امور میں اپنے رشتہ داروں کی ہمدردی کرے اور ان کے ساتھ اخلاق سے پیش آوے۔ خواہ وہ اس سلسلہ کے ممبر ہوں یا نہ ہوں بلکہ ہمارا تو یہ اصول ہے کہ دیگر مذاہب۔ ہندو۔ عیسائی کے ساتھ بھی اخلاق اور ہمدردی سے پیش آنا چاہیئے۔ وہ سب لوگ بیمار ہیں ان کی بیماری کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور ان پر رحم کرنا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بجناب اقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دام ظلکم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - جب مخالفین کی ہجو گوئیاں سنتے سنتے کلیجہ پک گیا اور دل اکتا گیا تو قلب میں تحریک پیدا ہوئی - کہ ان کی بے ہودہ گوئی کا جواب دیا جاوے مگر معاً یہ خیال آیا - کہ بدی را بدی سہل باشد جزا خاموشی اختیار کی - مگر چونکہ طبیعت کو لگاؤ تھا اور مدتوں شعر گوئی یعنی حسن و عشق اور گل و بلبل کے فسانوں میں خامہ فرسائی کی تھی - لہذا اچھی شاعری کے لئے ایک خاص تحریک قلبی نے آمادہ کیا - چنانچہ اس پریشانی و عجالت کی حالت اور قلیل مدت میں جو کچھ سرانجام سخن ہو سکا - پیش کش خدمت ہے - اگرچہ ہدیۂ گل بہ بوستان اور زر کا مرتکب ہوں تاہم امید تحسین و چشم آفرین رکھتا ہوں - کیا عجب کہ حضور ہم لوگوں کیواسطے دعا فرماویں اور ہماری کشتی گرداب مصائب سے نکل کر ساحل کامیابی و کامرانی پر پہنچے - بعد ملاحظہ بغرض انطباع اخبار بدر میں بھجوا دیا جاوے -

حد ادب - فقط - عریضہ نگار خاکسار نعمت اللہ خان - مضطر - احمدی از نجیب آباد مقیم برچھو کی جنگی -

قصیدہ

شرف حاصل ہے مجھکو اس شہِ والا کی بیعت کا
ملک افلاک پر پڑھتے ہیں خطبہ جس کی نصرت کا

وہ یکتائے زمانہ ہے زمانہ اس کا شاہد ہے
بشر آیا نہیں بعد نبی اس شان و شوکت کا

یہ وہ مہدی برحق ہے مثیل ابن مریم ہے
رسول اللہ نے مژدہ سنایا تھا جس کی بعثت کا

یہ وہ رہبر کامل یہ وہ ہے ہادی مطلق
کہ اس سے راستہ ملتا ہے بھولوں کو ہدایت کا

جسے ہو جستجو حق کی اُسے مژدہ وہ یاں آئے
تماشا دیکھ لے آکر ظہور حق کی قدرت کا

عیاں ہیں خوبیاں اسلام کی اس ذات اقدس سے
کوئی دن میں جہاں سے کوچ ہے اب شرک و بدعت کا

مٹاتا ہے دلوں سے کفر و ظلمت کی سیاہی کو
چکھاتا ہے مزہ لوگوں کو ایمانی حلاوت کا

شریعت کا نبی پاک کی وہ ہی مجدد ہے
خدا نے سر پہ اس کے تاج رکھا ہے امامت کا

نشان تائید میں دکھلائے ہیں ارض و سما کیا کیا
کلام پاک سے اثبات ہے اس کی صداقت کا

اُسے بھیجا ہے خالق نے کہ تا مخلوق کو اُسکی
چلن سکھلائے وحدت کا طریقہ اسکی طاعت کا

وہ طاعت میں خدا کی رات دن مصروف رہتا ہے
مجھے ہے ناز دم بھرتا ہوں میں اس کی اطاعت کا

مگر حیران ہوں جہال کی ایذا رسانی سے
کہ حد سے بڑھ گیا ہے شور و شر ان کی بغاوت کا

کوئی کافر سمجھتا ہے کوئی گمراہ کہتا ہے
سنا ہے حال جب سے منکروں نے میری بیعت کا

سنائیں گالیاں صدہا لگائیں تہمتیں کیا کیا
اُٹھا رکھا نہ کوئی بھی دقیقہ میری ذلت کا

بُرا کہنے میں مقصد رات دن مصروف رہتے ہیں
انہیں ہاتھ آگیا ہے مشغلہ میری مذمت کا

مجھے دیں گالیاں مجھکو کہیں تحقیر کے کلمے
ہے منظور جو ہو مقتضا ان کی شرافت کا

برا کم بخت کیوں یہ حضرت اقدس کو کہتے ہیں
نہیں پہچانتے کیوں مرتبہ ان کی فضیلت کا

یہودیت میں حد سے بڑھ گئے ہیں ایک دن آخر
اسکے سامنے پھل پائیں گے اپنی شرارت کا

خدا کے نیک بندوں کو برا کہتے ہیں یہ ظالم
نہ کچھ خوف محشر کا نہ ہے خطرہ قیامت کا

جسے بھیجا گیا پھر انہوں نے اس کو جھٹلایا
سدا سے ہی یہ خاصہ ان کی اس طبیعت کا

اگر احمد کو جھٹلایا تو جھٹلایا محمد کو
جو منکر امامت کا وہ ہے منکر نبوت کا

بروزِ احمد مرسل ہے گویا خود ہی احمد ہے
قتیل مصطفےٰ کو ہی لقب زیبا نبوت کا

سمجھتے کیا ہیں موذی یاد رکھیں بچ نہیں سکتے
جواب ان سے خدا لیگا ضرور ان کی حماقت کا

مجھے رہ رہ کے ان کے حال پر افسوس آتا ہے
بنے ہیں نام مولویت کا عقیدہ رکھیں بدعت کا

مزا اک ایک کو اس بد زبانی کا چکھا دیتا
اگر ہوتا نہ مجھ کو پاس حضرت کی نصیحت کا

وگرنہ یہ مخالف چیز کیا انکی حقیقت کیا
ابھی شیرازہ دیتا توڑ ان کی مولویت کا

مجھے سردار لشکر دین کا حق نے بنایا ہے
میں اک مرد بہادر فرد ہوں اس کی جماعت کا

ٹھہر جائے مرے آگے کہاں یہ تاب دشمن کو
نمونہ کوئی ادنیٰ سا جو دیکھے میری جرأت کا

میری دہشت سے تھر تھر کانپتے ہیں مدعی میرے
یہ ان پر رعب چھایا ہے میری تیغ شجاعت کا

ہے دیکھا بارہا میں چیلنج سب نے بھائی اکبر کا
نہ آیا جوش میں کیوں مادہ کچھ بھی ان کی غیرت کا

جھجکتے کیوں ہیں منکر مرد بنکر سامنے آئیں
اگر کچھ حوصلہ رکھتے ہوں دل میں قابلیت کا

کسی کو پیٹھ پیچھے یوں بُرا کہنا جہالت ہے
نہیں شیوہ شرافت کا طریقہ ہے رذالت کا

خدایا تجھ کو روشن ہے جو کچھ یہ پیر گولڑی ہے
سناؤں حال کیا جو ان کے بغض و عداوت کا

خدایا تو نگہبان ہے خدایا تو محافظ ہے
خدایا آسرا ہم کو ہے بس تیری حمایت کا

خدایا باز یہ آتے نہیں بیہودہ گوئی سے
لحاظ ان کو شرافت کا نہ انکو پاس عزت کا

خداوندا کہاں تک سختیاں جھیلیں ہم ان سب کی
دکھا میں منتظر ہوں فیصلہ اپنی عدالت کا

امام پاک کے در پر تو اب مضطر کو پہونچا دے
خداوندا بہت مشتاق ہوں اس کی زیارت کا

استقامت ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں اپنی حالت زار پیش کر کے دعا کے واسطے درخواست کی - حضرت نے اس کو مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - ذوق شوق عبادت اور حضور نماز وغیرہ حالات کے بارے میں صرف یہ طریق رکھنا چاہیئے کہ ہمیشہ نماز میں اپنے لئے دعا کریں - خدا تعالیٰ کے کام بہت آہستگی سے ہوتے ہیں وہ جلد بازی کو پسند نہیں کرتا - جس طرح یہ امر خطرناک ہے کہ انسان کاہل گنا دے اور ہر ایک عبادت کا مزہ اٹھاوے - اس سے بڑھ کر یہ امر خطرناک ہے کہ انسان جلدی کرے اور خدا کو آزماوے بلکہ چاہیئے کہ انسان سچے دل سے توبہ اور استغفار میں لگا رہے - گو دعا میں برس گذر جاویں اور کوئی نشان قبولیت دعا کا ظاہر نہ ہو - خدا تعالیٰ بے نیاز ہے - صبر کے ساتھ ہر ایک کو اس کا پھل دیتا ہے - اور میں - تو اپنی نمازوں میں اپنی جماعت کے ہر ایک فرد کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں - کسی وقت تو دعا سنی جاوے گی -

خودکشی گناہ ہے ایک شخص نے اپنے مصائب اور تکالیف کو ناقابل برداشت بیان کرتے ہوئے ایک لمبا خط حضرت صاحب کی خدمت میں لکھکر یہ ظاہر کیا کہ میں بسبب ان مصائب کے ایسا تنگ ہوں کہ خودکشی کا ارادہ رکھتا ہوں حضرت نے جواب میں اس کو لکھا کہ خودکشی کرنا گناہ ہے - اور اس میں انسان کیواسطے کچھ فائدہ اور آرام نہیں ہے - کیونکہ مرنے سے انسان کی زندگی کا خاتمہ نہیں ہو جاتا بلکہ ایک نئے طرز کی زندگی شروع ہو جاتی ہے - اگر انسان اس دنیا میں تکالیف میں ہے - تو خدا تعالیٰ کی ناراضگیوں کو ساتھ لے کر اگر دوسری طرف چلا جائے گا - تو وہاں کے مصائب اور تلخیاں اس جگہ کی مرارت سے بھی بڑھ کر ہیں - پس ایسی خودکشی اس کو کیا فائدہ دے گی - انسان کو چاہیئے کہ صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا مانگنے میں مصروف رہے اور اپنی حالت کی اصلاح میں کوشش کرے اللہ تعالیٰ جلد رحم کر کے تمام بلاؤں اور آفتوں سے اس کو نجات دیگا -

تحقیق الادیان و تبلیغ اسلام

ڈاک و لائیت

بائبل مردہ کتاب بمقام لیوکس رج واقعہ ملک امریکہ کے پادری جارج صاحب پوانر نام نے ایک اتوار کو گرجے کے اندر اثنائے وعظ میں اپنی محنت کی تحقیقات کا نتیجہ پبلک کے سامنے پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ بائبل ایک مردہ کتاب ہے یعنی اس پر ایمان لانے کا زمانہ پیچھے رہگیا ہے۔ اب آیندہ ایسی کتاب کو ماننا اور اس پر عمل کرنے کا خیال کرنا ایک فضول امر ہے یہ سن کر متعصب حاضرین اٹھ کھڑے ہوئے اور پادری صاحب کو مار کر گرجہ سے باہر نکال دیا بلکہ دور تک ان کے پیچھے اینٹ پتھر مارتے ہوئے دوڑتے گئے اور شور مچاتے ہوئے۔ چلے گئے۔ شاباش مسیح کی بھیڑو! شاباش!!

پنڈت کرشنا صاحب امریکہ کی سیر و سیاحت کرتے ہوئے شہر کنیس میں جب پہنچے۔ تو وہاں کے گرجہ کے پادری صاحب نے ان کو اجازت دی کہ ان کے گرجہ کے اندر لیکچر دیں۔ پنڈت صاحب نے موقع کو غنیمت جان کر ہندوستان کے مشنریوں کی ناقابلیت کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ اور اہل امریکہ سے درخواست کی کہ وہ ان بزرگوں کو ملک امریکہ میں ہی رہنے دیں اور کہا کہ ہندوستان کو ایسے آدمیوں کی ضرورت نہیں۔ اس پر بعض متعصب عیسائی ناراض ہوگئے اور بیچارے پادری صاحب کو جنہوں نے پنڈت کو گرجہ میں کتھا کرنے کی اجازت دی تھی۔ استعفیٰ دینا پڑا۔ پادری صاحب نے بہت عذر کیا کہ پنڈت انگریزی اچھی طرح نہیں جانتا۔ مگر یسوع کی بھیڑیں کہاں مانتی تھیں۔ پنڈت بھی نکالا گیا اور پادری صاحب بھی موقوف۔ امید ہے پادری صاحب اس خوش اخلاقی کو دیکھکر مذہب عیسوی کو خیرباد کہہ بیٹھے ہوں گے۔

عیسائی رحم دلی کا نمونہ اخبار ٹریٹسیکر لکھتا ہے کہ ایک مشنری جو افریقہ کے جنوبی ساحل پر ۵۴ سال تک مشن کا کام کرتا رہا ہے اب شہر نیویارک کو واپس چلاگیا ہے۔ اور اس نے ایک عجیب قصہ بیان کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ بلجیم کی گورنمنٹ اس ملک کے اصلی باشندوں پر سخت ظلم کرتی ہے ان کے ظلم کا یہ طریقہ ہے۔ کہ سرکاری سپاہی اصلی باشندوں کو حکم سنا دیتے ہیں کہ اتنا ربڑ اتنے دنوں کے اندر ہم کو مہیا کردو۔ اگر وہ لوگ اتنا ربڑ مہیا نہ کرسکیں تو ان کے بچوں اور بیویوں کو گرفتار کرکے چمڑے کے کوڑوں کے ساتھ ایسا سخت مارا جاتا ہے۔ کہ ان کا بدن خون آلودہ ہوجاتا ہے۔ یہ رحم دل عیسائیت کا تازہ نمونہ ہے کاش کہ یورپ کی دوسری سلطنتیں رعایا کے سلوک کرنے کا نیک طریقہ ہماری برٹش گورنمنٹ سے سیکھیں۔

آزادی نسوان پر شاہ اٹلی کی والدہ کی رائے جو ایک امریکن اخبار نویس کے ساتھ گفتگو کرنے کے وقت ظاہر ہوئی اور جسے ہمارے اخبار نے مصری اخبار اللواء سے ترجمہ کیا ہے۔ اس سے کچھ اقتباس کرکے ذیل میں درج کیا جاتا ہے تاکہ پبلک کو معلوم ہوجائے کہ یورپ میں بھی سب لوگ بے ہودہ آزادی کے خواہش مند نہیں ہیں۔ بلکہ دانا لوگ ہر معاملہ میں مناسب حد بندی کو پسند کرتے ہیں۔

ملکہ نے فرمایا۔ جس خیال کا نام لوگوں نے آزادی نسوان رکھ چھوڑا ہے یہ سراسر حماقت ہے اور محض جہالت نے لوگوں کو ایسا خیال دلایا ہے۔ ورنہ عورت خواہ وہ ترقی اور عظمت کے کتنے ہی بلند زینہ پر کیوں نہ چڑھ جائے اس کا پہلا فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ان صفات سے ہرگز دور نہ ہو۔ جو جنس نسوان کے لئے باعث امتیاز ہیں۔ عورت مالدار ہو یا غریب۔ شریف یا کمینی۔ اس کا فرض یہ ہے کہ اپنی حد سے آگے نہ بڑھے اور اپنے دل میں مردوں کی برابری کا خیال کبھی نہ لائے۔ اگر عورت کی تربیت اور تعلیم ایسے اصول پر کی جائے کہ وہ قدیم مجبوری و ذلت اور جدید آزادی و عزت کے بین بین حالت میں رہے۔ تو یہ سب سے عمدہ حالت ہوگی۔ بے شک عورت کو علم حاصل کرنے اور کار و بار سیکھنے کی آزادی دی جائے۔ مگر اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے کنبہ والوں کے ساتھ وابستہ رہے۔ اس کو زندگی کی مشکلات جھیلنے میں اپنے باپ بھائی یا شوہر کی امداد پر بہر حال بھروسہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ عورت عام طور پر مرد کے وسیع تجربوں میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

جس عورت کو مادری محبت کا شعور نہیں۔ دراصل وہ زندگی کے ایک پرلطف حصہ سے محروم ہے بیشک بعض اسباب ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن سے کچھ عورتوں کو بچہ کشی کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ مگر ایسا ہی ہوئی عورت جو دنیا کو اپنی نسل سے آباد بنانے میں بخل کرتی ہے وہ اپنے کنبہ اور ملک پر سخت ظلم کرتی ہے۔

عورت کے لئے سب سے مفید اور اہم تعلیم دینی تعلیم ہے۔ جس لڑکی کے دل میں بچپن سے دین کے پاک قواعد راسخ کردئے جاتے ہیں۔ وہ جوان ہوکر بہ نسبت اس نوجوان اور کنواری لڑکی کے۔ جو دینی قواعد سے جاہل ہے۔ بہت زیادہ اپنی آپ عزت کرسکے گی۔ اور دینی اصول سے بے خبر لڑکی غیر خوشبودار پھول کے مشابہ ہوتی ہے۔

جو مرد شادی کرنے کو زندگی کا ضروری مقصد مانتے ہیں۔ ان کے لئے عورت ایک قوی بازو اور مددگار ہے۔ نیک مزاج عورت مرد کو اس کے کاروبار میں بہت قابل قدر اعانت دیتی ہے اور اسے مشکلات سے ہراساں نہیں ہونے دیتی۔

انسانی زندگی کے لئے آرام و راحت گویا بہار کا موسم ہوتا ہے اور جو شادی جانبین کے اتفاق و محبت پر مبنی ہو وہی حقیقی راحت ہے۔ اس لئے محبت کرنے والی بیوی اور دل دادہ شوہر دونوں ایک دوسرے کے معین و ناصر ہوں گے۔ اور تیز فہم۔ نیک مزاج بیوی شوہر کے دل کی مالک۔ اس کے آرام جان اس کے گھر کی باعث رونق اور اس کو خوشی رکھنے والی ساتھی ہوگی۔ جو نہ صرف شوہر کی دنیا بلکہ اس کے دین کو بھی بارونق بنا دے گی۔

جاپان اور روس روسی علماء کو جاپان بلانے کے واسطے مفصلہ ذیل خط لکھا گیا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ روس کے معزز عالموں میں سے ایک یا دو فاضل شخص جاپانی کانفرنس مذاہب منعقدہ ٹوکیو دارالسلطنت جاپان کو اپنی شرکت سے عزت بخشینگے۔ تاکہ وہ کانفرنس کے سامنے اسلام کی حقیقت ظاہر کریں۔ انجمن ان عالموں کو درجہ اول کے مصارف سفر دیگی۔ اور پندرہ روبل (تقریباً چالیس روپے) روزانہ مصارف خوراک وغیرہ کے لئے۔ البتہ یہ شرط کی جاتی ہے۔ کہ ادہر آنیوالے علماء حسب ذیل علوم میں مہارت رکھتے ہوں۔

علوم دینیہ عربی زباندانی فلسفہ قدیم و جدید ماہر ہونے کے علاوہ ان کو نصاریٰ یہود اور بدھ مذہب کے علماء سے مناظرہ کرنے پر پوری قدرت ہونی چاہیئے اور فرانسیسی زبانوں سے کوئی ایک زبان بھی ان کو آتی ہو۔ اگر عالم ہماری دعوت قبول کریں تو ان کو لازم ہے یار ترجمان کے دفتر سے خط و کتابت کریں جس کے بعد جی سفیر مقیم سینٹ پیٹرزبرگ ان کے ساتھ معاملات طے ہوں گے

(صاموکرار)

بلاد اسلامی

قبضۂ مصر انگلستان کے بعض مشہور اور مستند اخباروں نے بوضاحت ظاہر کر دیا ہے کہ کسی کو بھی یہ خیال نہیں کہ انگریز مصر کو خالی کر دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ نیپولین کا یہ قول تھا کہ ہندوستان پر تصرف قائم رکھنے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ مصر پر قبضہ رہے۔

سودیشی مسلمان کلکتہ کے چند مسلمانوں نے سودیشی خیالات کی حمایت کے واسطے اور تقسیم بنگالہ کی مخالفت کے واسطے ایک انجمن مفید الاسلام نام قائم کی ہے۔ اس انجمن نے ہند کے دوسرے مسلمانوں سے امداد چاہی ہے۔ ہم نہیں امید کر سکتے کہ اس انجمن کی کاروائی اسلامیوں کے واسطے کسی فایدہ کا موجب ہو بلکہ بجائے مفید ہونے کے وہ مضر ہے

تحقیقات فرانس کے ایک اخبار والوں نے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کر کے باہر بھیجا ہے کہ ہر جگہ مسلمانوں کے صحیح حالات کی تفتیش کرے۔

شیخ مہر علی خاں رئیس ہوشیار پور جو سلسلہ حقہ کی صداقت میں ایک بڑے نشان پر گواہ تھے۔ ۱۴۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو رحلت فرما گئے۔

دجالہ کی کاروائی انبالہ میں ایک مسلمان کی عورت مشنریوں کے دام تزویر میں پھنس کر عیسائی ہو گئی۔ خاوند نے بہت زور لگایا کہ واپس لے لے مگر بے کار۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہرگز اپنے گھروں میں مشنری لیڈیوں کو نہ آنے دیا کریں

ایک مصری مظلوم اخبار وطن ناقل ہے کہ مصر کے ایک ترجمان انگریز بدمعاش نے سخت ظالمانہ دہوکہ دیا۔ وہ بطریق سیر مصر میں آیا اور ترجمانی کے لئے اس مصری کو ملازم رکھا۔ ایک دن مصری نے اس سے کہا۔ میرے پاس چند پیالے قدیم زمانہ کے ہیں۔ جن کی قیمت یہاں کے تاجر فی پیالہ دس پونڈ دیتے ہیں۔ انگریز نے کہا کہ مجھے دکھانا۔ دیکھ کر کہا یہ تو کچھ قیمت نہیں۔ لندن چلو وہاں وہ چند دام مل جائیں گے۔ مگر بدین شرط کہ میرا کرایہ واپسی تم دو۔ مصری احمق نے مان لیا۔ دونوں پہلے جہاز پر لورپول گئے اور وہاں سے بذریعہ ریل لندن۔ انگریز کو اس نے جہاز اور ریل کا درجہ اول کا کرایہ دیا۔ اور خود درجہ سوم میں سفر کیا۔ لندن پہنچ کر ظروف بھی اس سے لے لئے اور چنپت ہو گیا۔ اب مصری وہاں پردیس میں اپنی قسمت و حماقت پر رو رہا ہے۔ اور انگریز کا کچھ پتہ نہیں۔ پولیس تلاش کر رہی ہے اور مصری عبد اللہ کوئلیم کے ہاں خیرات کی روٹی کھا رہا ہے۔ جو اُسے واپس بھیجنے کے لئے چندہ بھی جمع کر رہے ہیں۔

جاپان مصر سے احمد علی جرجاوی افندی ایڈیٹر اخبار الارشاد جاپان کو روانہ ہوئے ان کے ساتھ ایک عالم ٹیونس سے اور امام شیخ احمد کلکتہ سے جائیں گے۔

خدیو مصر ۔ ملک فرانس کی سیر میں مصروف ہیں۔

نومسلمہ ۔ بلند شہر میں ایک ہندو عورت معہ اپنے بچوں کے اور ایک خدمتگار عورت کے مشرف باسلام ہوئی۔

یہ کس کی آواز ہے احمد مسیح نابینا ساکن دہلی اور میر قاسم علی صاحب احمدی کے درمیان جو مباحثہ اسلام اور عیسائیت کے متعلق ہوا تھا اور جس میں عیسائی نے اپنی شکست کو خود تسلیم کیا تھا اور حضرت کو مباہلہ کے واسطے چیلنج کیا تھا اور حضرت نے اس چیلنج کو قبول کیا تھا بدین شرط کہ کوئی بشپ اس نابینا کو اپنا مختار بنا دے۔ اس پر امرتسری اہل حدیث رائے زنی کرتا ہوا عیسائی کے دعوی کو صحیح اور حضرت کے اشتہار کو فرار قرار دیتا ہے۔

اس وقت ہمیں یاد پڑتا ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح اور دجال کے درمیان جنگ ہوگا۔ تب آسمان سے آواز آئے گی کہ مسیح کو فتح ہوئی اور شیطان کہے گا کہ دجال کی فتح ہوئی۔ کیا ناظرین بتلا سکتے ہیں کہ امرتسر سے کس کی آواز آئی ہے۔

جاپان میں اسلام مخدومی اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر نے ولایت جاتے ہوئے عدن کے ڈاکخانہ سے اخبار ٹائمز آف انڈیا میں سے ایک کاغذ جاپان میں اسلام کے متعلق بھیجا ہے جس کا ترجمہ ناظرین کے واسطے ذیل میں کیا جاتا ہے

شیخ مشیر حسین آنریری سیکرٹری اطلاع دیتا ہے۔ کہ پین اسلامک سوسائیٹی کے ممبروں کے لئے یہ خبر نہایت فرحت افزا ہے۔ جو شہر برلن سے آئی ہے کہ جاپان سچ مچ اس فکر میں ہے کہ اسلام کو اپنا شاہی مذہب بنالے۔ بے شک سردست یہ خبر ایسی نہیں کہ اس پر پورا اعتبار کر کے بہت فخر کیا جاوے۔ تاہم چونکہ اسلام ایک بہادرانہ اعلیٰ مذہب ہے اور اسلامی تہذیب ایشیائی باشندوں کے واسطے سب سے زیادہ مناسب حال ہے۔ اس واسطے اگر جاپان آیندہ دنیا کے ملکی معاملات میں ایک اعلیٰ اور ممتاز حصہ لینا چاہتا ہے یا ایشیائی دنیا کو پھر نشو ونما دینا چاہتا ہے۔ تو اس کے واسطے ضروری ہوگا کہ جلدی سے یا دیر سے اس مذہب کو اختیار کرے۔ جس نے روما اور ایران کی بڑی سلطنتوں کو اُلٹ دیا تھا اور جس نے صحرائے عرب کے خانہ بدوشوں کو تین بڑے بڑے اعظموں کا فاتح اور مہذب بنا دیا تھا۔ سیکرٹری بیان کرتا ہے کہ جاپان کے واسطے دو راہ کشادہ ہیں۔ یا تو وہ یورپ کی تہذیب اور مذہب کو اختیار کر کے یورپ کی دوسری طاقتوں کی مشابہت میں غرق ہو جاوے یا اسلام کا زندہ کن اور جاندار مذہب اختیار کر کے ایشیا کی تہذیب اور جلال کو پھر بحال کرے اور خود اس تہذیب کا سردار بنے اگر جاپان نے عیسوی مذہب اختیار کر لیا۔ تو اس کے واسطے نہ تو مشرق میں کوئی ایسی عزت ہے اور نہ مغرب میں جس کی وہ نقل کریگا لیکن اگر جاپان چاہتا ہے کہ وہ دنیا بھر میں ایک ثبت طاقت بن جائے۔ تو اسے مناسب ہے کہ اس سادہ قوت بخش اور اعلیٰ مذہب کو اختیار کرے۔ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب تھا۔ اُس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب جو دنیا میں سب سے بڑا ریفارمر سب سے بڑا فاتح۔ سب سے بڑا حکمران۔ ایک قوم کا بانی اور ایک سلطنت کا بانی تھا۔ جاپان کو چاہیئے کہ اُس خالد کا مذہب قبول کرے جس نے ایشیا میں ایران جیسے ملک کو فتح کیا پھر جاپان کو چاہیئے کہ اس عمر کا مذہب قبول کرے جو افریقہ میں فراعنہ کی زمینوں کا فاتح تھا۔ اور اُس محمد ثانی کا مذہب اختیار کرے۔ جس نے یورپ میں قسطنطنیہ جیسے مضبوط شہر کو فتح کر لیا۔ جو فائدے جاپان کو اسلام کی قبولیت سے حاصل ہوں گے۔ وہ جاپان کے مدبران سلطنت سے مخفی نہیں ہیں۔ جاپان موجودہ حالت میں باوجود اس قدر ترقی اور کامیابی کے ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ جس کا اثر دنیا کے صرف اس کونے تک محدود ہے۔ جہاں وہ واقع ہے۔ لیکن اسلام کو قبول کرنے سے وہ یکبارگی دنیا کی ایک بڑی طاقت ہو جاویگی۔ اور روئے زمین کی آبادی کا پانچواں حصہ اس کا حامی مددگار و معاون بن جائے گا۔

سرحدی کمیشن :۔ مصری سرحدی کمیشن مقام رفح میں آگئی ہے ممبران کمیشن چار دن یہاں قیام کر کے پھر عریش کو روانہ ہوں گے اور اُمید ہے کہ بہت جلد کام ختم ہو جائے۔ (اللواء)

بدر النساء

حضرت مسیح موعود کا عورتوں کے واسطے نصیحت نامہ

(ایک پرانی تحریر سے اقتباس)

۱۔ ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا۔ اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا یہ سب باتیں ایسی ہیں۔ کہ جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں اختیار کر لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف انا للہ و انا الیہ راجعون کہیں یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں۔ اسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے۔ اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ کرے وہ شیطان سے ہے۔

۲۔ دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں جن سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۳۔ سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی بہت ہوتے ہیں۔ حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دور دور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں اور مکر و فریب سے منہ کو ڈھانپ کے اور بہنسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس غرض سے کہ لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی اچھا نام پیدا کیا۔ سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔

۴۔ اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے۔ تو گو وہ عورت جوان ہی ہو۔ دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے۔ جیسا کہ کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہو گئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے۔ جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے۔ اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں۔ جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پیارا ہے اس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں اور ان کی اجازت بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں۔ اللہ تعالے صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم نہ بجا لائے اور پس پشت یعنی اس کے پیچھے اس کی خیر خواہ نہ ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے مردوں کی تابعدار رہیں۔ ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہیں۔ اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھ بدزبانی کرتی ہے۔ یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے اور حکم ربانی سن کر بھی باز نہیں آتی۔ تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں۔ عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے خاوندوں کا مال نہ چراویں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچائیں اور یاد رکھنا چاہیئے کہ بجز خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔ عورتوں پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بدوضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور نہ ان کو اپنی خدمت میں رکھیں کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو۔

۶۔ عورتوں میں یہ بھی ایک بد عادت ہوتی ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے اور شور مچاتے ہیں۔ اور بندۂ خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ ایسی عورتیں اور ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں۔ کیونکہ اللہ جلشانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالح ہیں۔ مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کر لیں۔ پھر جو شخص اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے۔ تو اس کو کیوں برا کہا جاوے ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے حکموں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ نہایت مردود اور شیطان کے بہن بھائی ہیں۔ کیونکہ وہ خدا اور رسول کے فرمودہ سے منہ پھیر کر اپنے رب کریم سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں اور اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر میں ایسی بد ذات بیوی ہو تو اسے مناسب ہے کہ اس کو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح ضرور کرے۔

رسید زر

۷ جولائی ۱۹۰۶ء - ۱۱۰۹ - نعمت خان صاحب	۱۲/۶
۸ " " - جماعت احمدیہ گجرات	۸/
۹ " " ۱۱۱۲ جناب وزیر علی خان صاحب	۱۲/۶
۹ " " ۱۱۲۹ - چودھری اکبر علی صاحب	/۳
۱۰ " " - عبدالعزیز صاحب امرتسر	[illegible]
۱۲ " " - چودھری محمد حسیان صاحب	۶
۱۳ " " - شیخ عبدالرحمان صاحب نومسلم	/۵
۱۳ " " ۱۱۱۵ - عبداللہ صاحب سنوری	[illegible]
۱۳ " " ۱۱۱۲ - مصری خان صاحب	/۶
۱۳ " " ۱۱۲۵ - عبدالخالق صاحب	۱۲/۶
۱۳ " " - منظور الٰہی صاحب	/۷
۱۳ " " - ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب	/۲
۱۳ " " - منشی مولا بخش صاحب	۱۲/۶
۱۴ " " - ڈاکٹر غلام غوث صاحب	[illegible]
۱۸ " " - معرفت شیخ محمد نصیب قیمت ایک خریدار از نشتر شا	۶
۱۵ " " - میراں بخش صاحب	۱۲/۶

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

۱۔ براہین احمدیہ - ہر چہار جلد معہ سوانح حضرت مسیح موعود و فہرست مضامین۔ قیمت ۔ قیمت رعایتی بدر کے خریداروں کیواسطے للعہ ایک خریدار صرف ایک کتاب لے سکیگا

۲۔ نور الدین - رد آریہ۔ مصنف کی نظر ثانی کے بعد دوبارہ چھاپی گئی ہے۔ قیمت ۸۔

جنگ مقدس - روئداد مباحثہ مابین حضرت مسیح موعود و عبداللہ آتھم عیسائی طرفین کی تقریریں درج ہیں۔ قیمت رعایتی ۷/

عام اخبار

میڈیکل کالج لاہور کے امتحان ایل۔ایم۔ایس میں ۶۷ میں سے ۴۶ پاس ہوئے۔

پچھلے ہفتے ہند میں ۶۲۹۳ فوتیاں طاعون سے ہوئیں اور پنجاب مین ایک سو فوتیاں۔

مدراس میں متصل پیرامبور حادثہ ریلوے سے ایک مال گاڑی پاش پاش ہوگئی ہرج بھی ہوا۔

افسوس کے ساتھ سنا گیا ہے کہ اسلامیہ ہائی اسکول لاہور کے طلبار نے ایکا کر کے اسکول جانا بند کر دیا ہے۔ جھگڑا ایک ادنےٰ بات پر یعنی رخصتوں کی زیادتی پر۔ مسلمان طلبار کے واسطے مناسب نہ تہا کہ ایسے بُرے فعل مین بنگالیوں کی نقل کرتے۔

سری نگر مین کالج بنایا گیا۔

نامہ نگار اخبار عام سری نگر کے متعلق لکھا ہے کہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۶ء اتوار کے دن گرمی معمولی حد سے پرواز کر کے اپنے پورے معیار پر پہنچی اور اس قدر گرمی پڑی کہ تن پر کپڑے بہاری معلوم ہوتے تھے۔ رات کو قریباً بوقت ۱۱ بجے طوفان باد اس زور سے چلا کہ کیا لکھا جاوے۔ بڑے بڑے درخت چنار اور دیگر درختان اس طوفان نے گرا دئے۔ چھت اور مکانات اس طرح ہلتے تھے گویا کہ زلزلہ آتا تہا بدقسمتی سے رات کو صفاکدل مین دریا کے کنارہ پر آگ نمودار ہوئی اور بہت سی تعمیرات کو جلا کر تھم گئی۔

چند روز ہوئے آگرہ کا ایک مشہور مالک مطبع اور تاجر کتب عبد الغفور اور پریس مین محمد ایوب علی گڑھ مین مار ڈالے گئے تھے اور ان کی لاشین جلادی گئی تھیں پولیس نے مجرمون کو گرفتار کر لیا ہے۔ جنہون نے اقرار کیا ہے کہ ہم نے یہ کام ایک اور کتب فروش کے کہنے سے کیا تہا۔

لکھنؤ میں سہ شنبہ سے پنجشنبہ تک ۹۔ انچ بارش ہوئی۔ جس سے بہت سے مکانات گر پڑے

چیرا پونجی میں ۹ اور ۱۵ جولائی کے مابین ۱۰۶ انچ بارش باوسط ۱۵۔ انچ روزانہ ہوئی ہے۔

واشوموپٹ (مدراس) کے اسٹیشن پر ایک مال گاڑی ایک ٹکر سے جا لڑی۔ جس کے صدمہ سے انجن اور کئی گاڑیان پٹڑی سے اتر گئیں۔

بنگال۔ ناگپور کے یورپین گارڈ نے ایک باورچی کو مار ڈالا۔

امرتسر میں لالہ رام چند متمول نے ایک عجیب ترازو ایجاد کی ہے۔ جس سے سونے کی آمیزش کا صحیح پتہ مل جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص سونے میں دوسری دہات ملا دے تو وہ زیور اس ترازو پر تولے جانے سے اس آمیزش کا حال فی الفور دریافت ہوجاتا ہے۔ اگر ایسی ترازو یورپ مین ایجاد ہوتی۔ تو موجد کو لاکہوں روپیہ کا فائدہ پہنچ جاتا۔

بمبئی مین آتشزدگیوں کی متواتر واردातوں سے وہاں کی بیمہ کمپنیوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ چند ہی ہفتوں مین قریباً پچاس ساٹھ لاکھ روپیہ کا نقصان بیان کیا جاتا ہے۔ اس لئے بیمہ کمپنیوں نے تنگ کر اپنی شرح وصولی بمقدار ایک ثلث اور بڑھا دی ہے بیمہ کی وجہ سے مالکان کارخانہ تو نقصان سے بچ گئے۔ مگر کمپنیون کو اس نقصان کا زیر بار ہونا پڑا۔

کابل بازار میں پچھلے ہفتے بڑی بہاری آتشزدگی ہوئی ایک سو سے زیادہ مکانات اور دکانیں راکھ ہوگئیں۔

افغانستان مین تمام بڑے بڑے دریا طغیانی پر ہین پچھلی سرما کی عظیم برفباریوں کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے

ہندوستان کے سابق وائسرائے کی بیوی لیڈی کرزن کا ۱۸۔ جولائی کو انتقال ہوگیا۔ ڈیڑھ سال سے بعض عوارض ایسے لاحق ہوگئے تھے۔ جنہون نے پچھلے دنوں ایک نئی بیماری پیدا کر دی۔ ڈاکٹروں کی عام رائے ہے کہ ضعف قلب سے انتقال ہوا۔

روس میں بدامنی اور شورش کے آثار بدستور پائے جاتے ہین۔ امید کی جاتی ہے کہ مجلس وزارت بہت جلد مستعفی ہوجائے گی۔ صوبہ ورونیس میں کسانوں نے فساد کی آگ بھڑکا دی ہے۔ زمیندار بہاگ رہے ہین۔

سینٹ پیٹرزبرگ کی فوج نے کام بند کر دیا ہے۔ سپاہی بازاروں میں گشت لگا کر عام اشتعال پیدا کر رہے ہین۔

پنجاب یونیورسٹی نے یہ قانون پاس کر کے کہ آیندہ سے پرائیویٹ طلبار کو یونیورسٹی کے امتحانات مین شامل ہونے کا حق حاصل ہوگا۔ تعلیم کو جو صدمہ پہنچایا ہے۔ اس کے لئے کسی زیادہ تشریح کی ضرورت نہین مگر تاہم یہ غنیمت ہے۔ ایک سال کے بعد اس قانون پر عملدرآمد ہوگا۔ پرائیویٹ طلبار کو ابھی ایک سال کے لئے اور موقع دیا جاتا ہے کہ وہ امتحان مین شریک ہوکر قسمت آزمائی کرین۔ مگر ساتھ ہی چند شرائط بھی ہیں جن کے بغیر کوئی طالب علم شریک نہین ہوسکتا۔

ینبوع سے مدینہ منورہ تک تار برقی لین مکمل ہوگئی افتتاحی رسم ایک بڑی مجلس میں ادا کی گئی جس میں تمام اعیان شہر شریک تھے۔ سلطان المعظم کی سلامتی اور دولت علیہ کی ترقی کی دعا پر جلسہ ختم کیا گیا۔

شریف علی پاشا جدید شریف مکہ کی نسبت جو خبریں آ رہی ہین۔ کہ اُس کے تدبر اور دانشمندی سے اہل مکہ نہایت خوش ہیں۔ شریف عون الرفیق مرحوم نے مکہ معظمہ میں جس قدر زیارت گاہیں اور مقابر تھے ان کو یہ کہہ کر منہدم کرا دیا تہا۔ کہ "خانہ کعبہ کے ہوتے ہوئے مین انسان کی پرستش گاہوں کی ضرورت نہین" اس حرکت سے اہل مکہ جو ایک مدت سے ان زیارت گاہوں کے عادی ہو رہے تھے۔ سخت برہم ہوئے۔ مگر علی پاشا نے آتے ہی اُن تمام زیارت گاہوں کو پھر قائم کر دیا ہے۔ جس سے تمام لوگ خوش ہوگئے ہین۔ اور شریف کے لئے دعائے خیر کرتے ہین۔

قاہرہ سے ایک نیا اخبار نکلنے والا ہے جو مشترکہ سرمایہ سے جاری ہوگا اور جس کا مقصد نہ صرف قوم کی اصلاح بلکہ وسایل ترقی و اشاعت تعلیم پر عملدرآمد کرنا ہوگا۔ آٹھ ہزار پونڈ جمع ہوچکے ہین۔ اور لوگ نہایت شوق سے حصے خرید رہے ہین۔

سلطان المعظم نے فرانس کے ایک مشہور کارخانہ سے سولہ تارپیڈو کشتیاں تیار کرائی تہیں جن مین سے چار کشتیاں مکمل ہوکر دار السعادت پہنچ گئی ہین۔ سلطان المعظم نے ان کی ساخت کو دیکھ کر نہایت پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اور حکم دیا کہ چھ ماہ کے لئے نصف فرانسیسی ملاح اُن مین ملازم رکھے جاوین تاکہ ترکی ملاح اچھی طرح اس کے کیل پرزوں اور چلانے کے طریقے سے واقف ہوجائین۔

۱۴۔ جنوری ۱۹۰۷ء کو سورج گرہن ہوگا۔ سائبیریا اور تبت مین سورج گرہن سالم دکہائی دیگا۔

ریاستہائے شان کے اندر مویشیوں کے درمیان سخت بیماری پہیلی ہوئی ہے۔ ۹۰ فی صدی مویشی غارت ہوچکے ہین۔ بھینسوں پر سب سے زیادہ تباہی ہے۔ اور اس سبب سے قحط کا احتمال ہے۔

زار روس نے ڈوما یعنی پارلیمنٹ کو توڑ دیا ہے اور ۵۔ مارچ ۱۹۰۷ء کو نئی پارلیمنٹ بنائی جائیگی اس کی وجہ غالباً یہ ہوئی ہے کہ موجودہ پارلیمنٹ عوام کی امداد مین تہی اور زار کے حق مین نہ تہی۔

آتشزدگی۔ سکاٹ لینڈ کے شہر ڈنڈی مین سخت آگ لگی بیان کیا جاتا ہے کہ ساٹھ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوگیا ہے۔ شراب کا ایک کارخانہ جل گیا ہے۔

ضعف بصارت کے لئے سُرمہ تریاق

اس میں نہ تو ممیرہ ہے اور نہ فرنجی موتی وغیرہ ڈالے گئے ہیں اور نہ کسی جنگلی سنیاسی کا بتایا ہوا نو ٹکا ہے البتہ اس کا جزو اعلیٰ جست ہے جو تمام کے تمام حکمائے سلف وحال کا بالاتفاق آنکھوں کے لئے اکسیر مانا ہوا ہے۔ اسے ہم نے خود ایک نادر اور بالکل جدید ترکیب سے تیار کیا ہے اور اس کو ملک کے لئے بے اندازہ مفید اور اپنے لئے خدا کے فضل سے موجب برکت سمجھکر پبلک کے روبرو پیش کرتے ہیں کہ ضعف بصارت۔ دھند۔ جالا وغیرہ میں اس کو استعمال کر کے فائدہ اٹھاویں۔ اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ آنکھوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا۔ صحت کی حالت میں ہر چھوٹا بڑا زن و مرد استعمال کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ رات کو سوتے وقت دو دو سلائی اور صبح مونہہ ہاتھ دھونے کے بعد ایک ایک سلائی لگانا چاہیئے۔

صرف ایک پڑیہ کے خریدار معہ محصولڈاک چھ آنے کے ٹکٹ بھیجدیں

قیمت فی پڑیہ ۱ملہ صرف چار آنہ (۴)

محصول بذمہ خریدار

پوری ایک درجن پڑیہ کے خریدار صرف دو روپیہ (عہ)

حکیم محمد حسین قریشی۔ موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا کارخانہ رفیق الصحت لاہور

جید برقی پریس قادیان میں میاں سراج الدین عمر کے لئے چھپ گیا۔

للکہ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرماکر مولوی صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کے لئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اس کی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری رائے میں یہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بےاولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کر کے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اسٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دوا سے کر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو ایک معمولی اشتہار تصور نہ فرمائیں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

کارخانہ بوٹ گرگابی

ہم نے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ اور گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے۔ ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہو سکتی ہیں۔ چمڑا۔ عمدہ لگایا جاتا ہے۔ کاریگر تجربہ کار ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے۔ جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش کام طیار کرا سکتے ہیں۔

المشتہر

عبد اللہ عبد الرحمان کارخانہ بوٹ گرگابی

نمونہ مفت ملتا ہے نمک موسلی جو امراض معدہ کا افکس و نفیس علاج ہے پچاس روپیہ انعام۔ اس صاحب کو دئے جاویں گے جو ثابت کرے کہ نمک موسلی کو معدہ کے کسی مرض کو غیر مفید ثابت کرے ہر ایک کے پاس کیا ہونا چاہیئے نمک موسلی جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں۔ نمک موسلی کے استعمال سے قیمت فی شیشی ... انگریزی

ہمالیہ میڈیسنز کمپنی امرت سر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا ہے مائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقارت سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت ہر دو کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپ نے نہ دیکھا ہو تو ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی ۳ روپے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر۔ روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی ستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھبرا کر چھپ چھپ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے دانا ... طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ... ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولایت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا ... اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلا طیار کر کے بھیجے دیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی ارسال کی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہووے۔ مکمل برقی سٹ (جس میں روغن طلا برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے ۔ ۔ معہ محصول درخواست آنے پر فہرست مفت

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ہیں کیونکہ انہیں نہایت ہی مقوی اجزاء مثلاً فولاد و کونین۔ ڈامیانہ۔ کوکا نکس وامیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان احتلام سرعت رقت ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے۔ ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میڈان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہووے قیمت فی بکس ۴۸ گولی ۔ معہ محصولڈاک

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مفرّح یاقوتی کی نسبت

حضرت حکیم الامتہ فاضل اجل علامتہ العلما حاذق طبیب لقمان زمان مولینا مولوی حافظ حاجی حکیم نور الدین صاحب بھیروی

دار الامان قادیان

کی تصدیق

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مفرح یاقوتی تیار کردہ مرہم عیسےٰ صاحب بے ریب مفید ہے میں نے اپنے ایک شریف مریض پر اس کا تجربہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے کارخانہ میں برکت دے۔ مرہم عیسےٰ کی طرح ان کے کارخانہ میں بعض ادویہ بہت عمدہ ہیں۔

نور الدین قادیان ۷ ۔ جولائی ۱۹۰۶ء

قیمت ۔ فی ڈبیہ جس میں پانچ تولے مفرح یاقوتی ہوتی ہے **چار روپیہ**

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور (نولکھا)

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR - QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۱ — سلسلۃ الجدید جلد ۲

۱۱ - جمادی الثانی ۱۳۲۴؁ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲ راگست ۱۹۰۶؁ء

نمبر ۳۱ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم بانو گرآئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

مالیان ریاست و گورنمنٹ سے عـہ

معاونین درجہ اول جن کو علاوہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو علاوہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی [illegible]

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے ان سے بحساب بعد لیجاوے گی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے

لوکل ... عا ... افریقہ ... صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود ہم ازاں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں صید و لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

...✱...

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ لیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب دہراتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں گرفتار رہتا ہوں اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ اس کے بعد آپ معہ جماعت ... متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۱ - جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ - اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۳۰ - جولائی ۱۹۰۶ء - فرمایا آج مجھے ایک الہام ہوا اُس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے، اور وہ یہ ہے،

"ایک دم میں دم رخصت ہوا"

یہ الہام ایک موزون عبارت میں ہے، مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے -

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں -

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ مسجد اقصےٰ میں بعد از نماز عصر ہوتا ہے اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب اور ڈاکٹر شیخ نور محمدؐ صاحب لاہور سے ڈاکٹر ظفر حسین صاحب بنوں سے - شیخ تیمور صاحب اور چودھری فتح محمدؐ صاحب طالب علمان اسلامیہ کالج لاہور - خلیفہ نور الدین صاحب جموں سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے -

رسالہ تعلیم اسلام کا پہلا نمبر شائع ہو گیا ہے

آسمان پر ابر چھایا رہتا ہے اور ہر روز تھوڑی بہت بارش ہو جاتی ہے -

ماسٹر عبد الرحمان صاحب نو مسلم رخصتوں کی تقریب پر باہر گئے ہوئے ہیں اور مختلف شہروں سے ان کے لیکچر دینے کی خبریں آرہی ہیں - ماسٹر صاحب کا لیکچر اس مضمون پر ہوتا ہے کہ وہ سکھ مذہب کو چھوڑ کر مسلمان کیوں ہو گئے - اس طرح وہ ایک مفید کام میں مصروف ہیں - اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے ان کے ایک لیکچر کا خلاصہ اسی اخبار میں درج کیا گیا ہے

معذرت افسوس ہے کہ اس دفعہ صفحہ ۵ و ۶ وقت پر طیار نہیں ہو سکا اس واسطے یہ صفحات اگلے اخبار کے ساتھ ہدیہ ناظرین ہوں گے انشاء اللہ تعالےٰ -

جاپان حضرت کی خدمت میں یہ ذکر آیا کہ جاپان اس امر کے واسطے بہت طیار ہے کہ اس میں اشاعت اسلام ہو فرمایا - خدا تعالیٰ کی طرف سے جب تک اس معاملہ میں ہم کو حکم نہ ہو یا خبر نہ دی جائے ہم کچھ کر نہیں سکتے چھوٹے چھوٹے معاملات میں جب خدا تعالےٰ ہم کو اطلاع دیتا ہے تو ایسے بڑے کام میں وہ کیوں ہم کو اطلاع نہ دیگا - اگر انسان خود بخود اپنی رائے سے کام کرے تو اس میں خدا کی طرف سے نصرت اور برکت کی امید نہیں ہوتی مگر جب خدا تعالےٰ خود کسی کام کو کرنا چاہتا ہے - تو اس کے واسطے تمام سامان آسانی میسر آجاتے ہیں - ہم چاہتے ہیں کہ جاپان کے واسطے کوئی کتاب لکھی جاوے - پہلے ہم اس امر کے متعلق توجہ کریں گے - پھر جو خدا کو منظور ہو -

تعلیم الاسلام

رسالہ تعلیم الاسلام جس کا اشتہار اخبار بدر میں چھپا تھا اس کا پہلا پرچہ بابت ماہ جولائی ۱۹۰۶ء شائع ہو گیا ہے یہ رسالہ ۶۴ صفحہ پر شائع ہوا ہے جن میں سے قریب ۴۳ صفحے تفسیر قرآن شریف پر مشتمل ہیں - تفسیر ابتدائے قرآن شریف یعنی سورۃ فاتحہ سے شروع کی گئی ہے اور اس کے لکھنے والے فاضل اجل حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب اول مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام و ایڈیٹر رسالہ تعلیم الاسلام ہیں لیکن تفسیر کا اکثر حصہ وہ ہے جو حضرت مولوی نور الدین صاحب روزانہ درس قرآن میں بیان فرمایا کرتے ہیں جہاں ایڈیٹر صاحب رسالہ پابندی کے ساتھ حاضر ہو کر ساتھ ساتھ نوٹ لکھتے رہتے ہیں چونکہ ایڈیٹر صاحب موصوف خود بھی تحصیل علوم عربیہ باقاعدہ طور پر ہندوستان میں کر چکے ہوئے ہیں اور علوم عربیہ میں بڑی مہارت رکھتے ہیں اس واسطے انہوں نے اس تفسیر کے لکھنے میں صرف مولانا موصوف کے درس کے نوٹوں پر اکتفا نہیں کی - بلکہ اپنے علم و فضل اور دیگر کتب دینیہ کے مطالعہ سے بھی کام لیا ہے اور تفسیر کے لکھنے میں اتنی احتیاط کی ہے کہ جہاں حضرت مولوی حکیم صاحب کے درس کو تحریر کیا ہے وہاں حرف ح لکھدیا ہے اور دوسری جگہ حرف م لکھدیا ہے - جس سے مراد محمد سرور شاہ ہے رسالہ کے آخر میں مدرسہ کے متعلق اخبار بھی درج ہیں اور شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تازہ الہامات بھی درج ہیں - غرض ہر طرح سے رسالہ کو مفید اور دل چسپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے -

نفس مضمون رسالہ پر ریویو کرنے کی نہ مجھے لیاقت ہے اور نہ ضرورت - صاحب درس قرآن اور صاحب ایڈیٹر کے نام اس امر کے اظہار کے واسطے کافی ہیں کہ یہ رسالہ کیسا ہے اور آئندہ کیسا ہو گا - زیادہ تشفی کے واسطے ناظرین خود ایک پرچہ منگوا کر دیکھ لیں -

صاحب ناظم رسالہ نے فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ممبروں کو میں اطلاع دیدوں کہ بعض صاحبان کی خدمت میں رسالہ تعلیم الاسلام بطور نمونہ اس امید پر روانہ کیا گیا ہے کہ وہ ضرور اس کی خریداری کی خواہش کریں گے - ایسے صاحبان کیواسطے مناسب ہو گا کہ وہ اپنی رضامندی سے مطلع فرماویں تاکہ ان کا نام درج رجسٹر کر دیا جاوے اس رسالہ کا چندہ سالانہ ۱ عہ مقرر کیا گیا ہے جو کہ پیشگی آنا چاہیئے -

تمام درخواستیں خریداری کے لئے بخدمت ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام آنی چاہئیں - جو کہ اس رسالہ کے منیجر ہیں ٭

ڈائری

القول الطیب

۲۵ - جولائی ۱۹۰۶ء - امرت سر کے ایک شریف خاندان کا ایک ممبر حضرت کی خدمت میں حاضر رہا۔ اثنائے گفتگو میں حضرت نے کہا کہ کیا آپ امرت سر میں ہمارے لیکچر میں موجود تھے۔

شریف - میں اس لیکچر میں موجود تھا اور آپ کی کرسی کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ نادانوں نے شرارت کی مگر اس وقت ان کو کون سمجھاتا۔

حضرت اقدس - ہاں اُس وقت ان لوگوں کا سمجھانا محال تھا۔ اُس وقت تو ان لوگوں کا وہ حال تھا۔ جیسا کہ تاجروں کا قصہ ہے کہ چند تاجر کسی جگہ راہ میں جا رہے تھے کہ قزاقوں نے ان پر حملہ کیا۔ تجار کے ہمراہ ایک حکیم بھی تھا کسی نے حکیم کو کہا کہ ان کو نصیحت کر۔ حکیم نے جواب دیا کہ اس وقت ان لوگوں کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے یہ نفس پرستی میں ایسے اندھے ہیں کہ ان کو اس وقت کوئی نصیحت کارگر نہیں ہوسکتی۔ ہمارا منشاء اس لیکچر میں یہ تھا کہ اسلام کی خوبیاں بیان کی جائیں۔ مگر افسوس ہے کہ ان لوگوں نے شرارت کی۔

شریف - ان کا قصور ہی کیا ہے۔ وہ اندھے ہیں ان کو بصیرت نہیں۔

حضرت اقدس - زیادہ تر افسوس تو علماء پر ہے جو عوام کو دھوکہ میں ڈالتے ہیں۔ دیکھو اسلام پر کس قدر انحطاط کا زمانہ ہے۔ کہ علماء کی حالت ایسی گندی ہے

شریف - علماء کیوں ایسا نہ کریں جب کہ ان کے واسطے ذریعہ معاش صرف اسی میں ہے۔ آپ نے دیکھا یا سنا ہوگا کہ آج کل امرت سر کے مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت امام ابوحنیفہ کے حق میں کیسے کیسے خراب کلمات لکھ کر اشتہار دے رہا ہے۔ یہی علماء لوگ اسلام میں فتنہ ڈالتے ہیں۔

حضرت اقدس - آئمہ کے حق میں سخت کلامی کرنا بہت ہی نامناسب امر ہے۔ جس زمانہ میں یہ بزرگ گذرے ہیں۔ اگر وہ دین کی خدمت نہ کرتے تو ہزار ہا خرابیاں پیدا ہو جاتیں۔ یہ لوگ اسلام میں بطور چار دیواری کے تھے۔ انہوں نے جو کچھ کیا خدا کے واسطے کیا اور شریر لوگوں کو حد سے بڑھنے سے بچایا۔ ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ ان لوگوں نے اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالا۔ اور بے نفس ہو کر اسلام کی خدمت کی۔ ان لوگوں کی طرح وہ نہ تھے کہ ہر وقت دنیا کو مقدم رکھتے۔

خواجہ کمال الدین صاحب - ان علماء کا تو یہی نمونہ کافی ہے۔ جو ثناء اللہ نے عدالت کے اندر حضور کے برخلاف گواہی کی خاطر دکھایا۔ (یعنی بیان کیا کہ جھوٹھ چوری زنا جو کچھ مسلمان کرے اس کے تقوی میں کچھ فرق نہیں آتا۔ ایڈیٹر)

شریف - ان لوگوں میں دنیا طلبی ہے۔ دین نہیں رہا۔

اس کے بعد اس شریف مرد نے اپنے بعض ذاتی امور کے واسطے دعا کے لئے حضرت کی خدمت میں درخواست کی۔ جس پر حضرت نے فرمایا

اصول دُعا

میں آپ کے واسطے انشاء اللہ دعا کروں گا۔ مگر میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اصول دعا میں سے یہ بات ہے کہ جب تک انسان کو کسی کے حالات کے ساتھ پورا تعلق نہ ہو۔ تب تک وہ رقت اور درد اور توجہ نہیں ہوسکتی۔ جو دعا کے واسطے ضروری ہے اور اس قسم کے حضور اور توجہ کا پیدا کرنا دراصل اختیاری امر نہیں ہے۔ دعا میں کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے۔ دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور میں توجہ کرنے میں کوشش کرے اور دعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے میں مشغول رہے بار بار یاد دلائے۔ خاص تعلق پیدا کرے۔ صبر اور استقامت کے ساتھ اپنا حال زار پیش کرتا رہے تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کے لئے درد پیدا ہو جائے گا۔ دعا بڑی شے ہے جب کہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے۔ تو آخری حیلہ دُعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں مگر ایسی توجہ کی دعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے اور یہ بات انسان کے اختیار میں نہیں کہ کسی کے واسطے دل میں درد پیدا کرے۔ ایک صوفی کا ذکر ہے کہ وہ راستہ میں جا رہا تھا کہ ایک لڑکا اس کے سامنے گر پڑا اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ صوفی کے دل میں درد پیدا ہوا اور اسی جگہ خداوند تعالٰے کے آگے دعا کی اور عرض کی کہ اے خدا تو اس لڑکے کی ٹانگ کو درست کر دے ورنہ تو نے اس قصاب کے دل میں درد کیوں پیدا کر دیا۔

میرا مذہب یہ ہے کہ کیسے ہی مشکلات مالی یا جانی انسان پر پڑیں۔ ان سب کا آخری علاج دعا ہے خدا تعالےٰ ہر شے کا مالک ہے وہ جو چاہتا ہے کر سکتا ہے اور ہر شے پر اس کا قبضہ ہے انسان کسی حاکم یا افسر کے ساتھ اپنا معاملہ صاف کرتا ہے۔ اور اس کو راضی کرتا ہے تو وہ اسے بہت سے فائدہ پہنچا دیتا ہے لیکن خدا تعالیٰ جو حقیقی حاکم اور مالک ہے اس کو نفع نہیں دے سکتا مگر دعا کا معاملہ ایسا نہیں کہ انسان دور سے گولی چلا دے اور چلا جائے۔ بلکہ جس شخص سے دعا کرانی چاہیئے اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ دیکھو بازار میں آپ کو ایک شخص اتفاقیہ طور پر مل جاوے اور آپ اس کو پکڑ لو اور کہو کہ تو میرا دوست بن جا تو وہ کس طرح دوست بن سکتا ہے۔ دوستی کے واسطے تعلقات کا ہونا ضروری ہے اور وہ رفتہ رفتہ ہو سکتے ہیں۔

ہم تو چاہتے ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ تمام بنی نوع کے واسطے دل میں سچا درد پیدا ہو جاوے مگر یہ امر اپنے ہاتھ میں نہیں نہ اپنے واسطے نہ عزیز واقارب کے واسطے نہ بیوی بچے کے واسطے۔ ایسے درد کا پیدا ہونا محض خدا کے فضل پر منحصر ہے لیکن تعلقات کا ہونا بہت ضروری ہے کہتے ہیں کہ کوئی شخص شیخ نظام الدین صاحب ولی اللہ کے پاس اپنے کسی ذاتی مطلب لئے دعا کرانے کیواسطے گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے واسطے دودھ چاول لے آیا۔ اس شخص کے دل میں خیال آیا کہ عجیب ولی ہے میں اس کے پاس اپنا مطلب لیکر آیا ہوں تو اس نے میرے آگے اپنا ایک مطلب پیش کر دیا ہے مگر وہ چلا گیا اور دودھ چاول پکا کر لے آیا جب وہ کھا چکے تو انہوں نے اس کیواسطے دعا کی اور اسکی مشکل حل ہو گئی۔ تب نظام الدین صاحب نے اس کو تبلایا کہ میں نے تجھ سے دودھ چاول اس واسطے مانگے تھے۔ کہ جب تو دعا کرانے کیواسطے آیا تھا تو میرے واسطے ایک بالکل اجنبی آدمی تھا اور میرے دل میں تیرے واسطے کوئی ہمدردی کا ذریعہ نہ تھا اس واسطے تیرے ساتھ ایک تعلق محبت پیدا کرنے کیواسطے میں نے یہ بات سوچی تھی۔

ایسا ہی توریت میں حضرت اسحاق کا قصہ ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا کہ جا تو میرے واسطے شکار لے آ اور پکا کر مجھے کھلا تاکہ میں تجھے برکت دوں اور تیرے واسطے دعا کروں۔ اس قسم کے بہت سے قصے اولیاء کے حالات میں درج ہیں اور ان میں حقیقت یہی ہے کہ دعا کرنے والے اور کرانے کے درمیان تعلق ہونا چاہیئے۔

انسان پر جسقدر مصائب مالی یا جانی وارد ہوتے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کی نارضامندی کے سبب سے ہوتے ہیں انسان کو چاہیئے کہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے اور خدا کو راضی کرے تب تمام تکالیف دور ہو جاتی ہیں دنیا کی تمام اشیاء اور تمام دل انسانوں کے خدا کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ دیکھو جب تم کسی

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک پرانا خط

مخدومی اخویم چودہری اللہ داد صاحب مرحوم جب شاہ پور میں رہتے تھے۔ تو انہوں نے اپنے بعض ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں ایک عریضہ لکہا تہا۔ جس کے جواب میں حضرت اقدس نے مفصلہ ذیل جواب دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی اخویم منشی اللہ داد صاحب کلرک سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپکا عنایت نامہ پہنچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلاء کا ہونا ضروری ہے۔ اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جو شخص اس بات پر یقینی ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا ہے جو قادر اور کریم اور رحیم اور علیم ہے۔ اس کو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکھلانا چاہیئے۔ وہ خدا تو قادر ہے۔ کہ ایک دم میں مشکلات آمدہ کو حل کرے مگر بندہ کی تربیت کے لئے جو دوسرے مصالح کسی بنا پر کسی حد تک اس کا ابتلاء چاہتے ہیں۔ اُن مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے۔ سو یقین رکھو کہ وہ خدا موجود ہے۔ جو ہر ایک مصیبت کو ایک دم میں دور کر سکتا ہے اور وہ اس سے بے خبر نہیں ہے۔ مگر اس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازوں میں اپنی ہی زبان میں ایسے مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام میں رکوع میں سجود میں التحیات میں ہر ایک و نمع میں دعا کرو۔ کوئی نیا امر نہیں ہے۔ جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے۔ اس کو کسیقدر ابتلاء کا مزہ چکھاتا ہے تا اس کی آنکہ کھلے اور وہ سمجھے کہ دنیا کیا چیز ہے اور کس قدر تلخیوں کی جگہ ہے سو ضرور ہے کہ کسی قدر یہ دکھ پہنچیں اور در حقیقت کوئی دکھ دکھ نہیں صرف ایمان کا قصور دکھ ہے صدق دل سے اپنے تئیں خدا کے حوالہ کرو اور یقین سے سمجہو کہ وہ ان لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ جو اس کے ہو جاتے ہیں۔ سچی توبہ کرو اور گناہوں سے اپنی ہی زبان میں خدا سے معافی چاہو تا وہ رحم کرے یہ کوئی نئی بات نہیں کوئی اس دروازہ کے راہ سے نہیں آتا۔ جس کو یہ سب کچھ دیکہنا نہیں پڑتا بلکہ اس سے زیادہ خدا طاقت بخشے۔ چندروز دنیا ہے مخلوق طاعون سے مر رہی ہے ہمت میں اپنا صدق دکھلاؤ۔ امتحان کے وقت اس بات میں خوبی نہیں کہ بہت جزع فزع کرکے نکلیے چاہیئے بلکہ اس میں خوبی ہے کہ ایسے موقعہ پر استقلال دکھلانا چاہیئے۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد۔ از قادیان

۲۰ جنوری ۱۹۰۲ء

شدہی

آریہ مسافر۔ نالاں ہے کہ ہمارے آریہ بہائی کھلے دل کے ساتھ غیر قوموں کو اپنے اندر ملانے میں ہماری امداد نہیں کرتے اور صرف چند آریہ ایسے ہیں جو شدہی میں حصہ لیتے ہیں ورنہ عموماً آریہ بہی شدہی سے نفرت رکھتے ہیں۔ اس کی اصل جڑ یہ ہے کہ ہندو ازم یا آریہ ازم یا ویدازم ایک قومی مذہب ہے یا بالفاظ دیگر ایک قومیت ہے نہ کہ کوئی مذہب۔ آریہ جب آریہ ورت میں داخل ہوئے۔ تو انہوں نے ہند کے اصلی باشندوں کو کبھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش نہیں کی بلکہ ان کو مارنے ذلیل کرنے اور جلاوطن کرنے کے درپے ہمیشہ رہے۔ نہ ان کے ساتھ مل کر کھانا جائز نہ وہ وید پڑھ سکتے نہ وہ علم سیکھ سکتے نہ وہ پوجا پاٹ میں شریک ہو سکتے۔ اسی سے رفتہ رفتہ چھوت کا مسئلہ پیدا ہوا۔ اگر چھوت کے ابتداء اور اصلیت پر آریہ اخبار روشنی ڈالیں تو امید ہے کہ شدہی کا مسئلہ بھی خود بخود حل ہو جائے گا۔

ہندو لفظ کی اصلیت

"ناگری پرچارنی سبھا بنارس" کے ماہواری رسالہ "سرستی" بابت ماہ جون میں لفظ کی اصلیت و معنوں پر ایک طویل مضمون درج ہوا ہے۔ جو کہ پنڈت دہرمانند مہابہارتی کے ایک بنگالی مضمون سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ لفظ ہندو کا ابتدائی منبع ژند اوستہا ہے۔ اس قدیم پستک میں اصل لفظ ہندو हिन्दु لکھا ہے یہودیوں نے اپنی زبان عبرانی میں لے کر ہنحو کر دیا۔ عبرانی کا سندو یونانی میں پہلے ہندوکس اور پھر بگڑ کر انڈکس इण्डिकस ہو گیا۔ جس کا انگریزی انڈیا بن گیا۔ ہندوکش سے اٹک کے کنارے تک رہنے والے لوگوں نے جو کہ پارسی نسل کے ہیں اپنی بولی پشتو میں جو کہ فارسی سے بہت ملتی ہے ژند اوستہا کے لفظ ہندو हिन्दव کو ہندو हिन्द کی شکل میں بدل دیا۔ پشتو میں اس کے معنے ہیں۔ جاہ و جلال۔ اقبال۔ طاقت وغیرہ۔ اٹک کے پہلے یہ لفظ ہندو हिन्दव سندہو सिन्धु ہند हिन्द اور ہندو تک رہا۔ سکھ دہرم کے بانی گورو نانک کے سپاہی سکھوں نے آخر اسے ہندو ہ کے روپ میں بدل دیا۔

پرماتما کی ہستی

ایک آریہ پریم نارائن صاحب پرماتما کی ہستی پر ایک مضمون آریہ مسافر میں شائع کرتے ہیں اور عقلی دلائل کے ساتہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دینا چاہتا ہے۔ سب سے پہلی دلیل آپ کی یہ ہے۔ کہ دنیا میں ہر ایک شے مرکب نظر آتی ہے۔ لیکن ان اجزاء کا ترکیب دینے والا کون ہے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ از خود مرکب ہو گئیں۔ تو خلاف عقل ہے۔ آریہ کی عقل بہی عجیب ہے۔ کہ اجزاء کا از خود پیدا ہو جانا اس کے خلاف نہیں۔ لیکن از خود مرکب ہو جانا اس کے خلاف ہے۔ اگر از خود مرکب ہونا مشکل اور محال ہے۔ تو از خود پیدا ہو جانا تو اس سے بھی بڑھ کر مشکل اور محال ہے۔ پھر کیا سبب ہے۔ کہ آریہ صاحب خدا کو جوڑنے جاڑنے والا مانتے ہیں۔ مگر پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ کی ضرورت نہیں مانتے

دہرم پال جیسوں کو ایک آریہ کی نصیحت

میں دیکھتا ہوں کہ آج کل تبدیل مذہب کا واقعہ ایک عجیب تماشا ہو رہا ہے۔ کہیں اخباروں میں خم ٹھونکے جاتے ہیں کہیں اشتہاروں کے ذریعہ سے چیلنج بازی ہوتی ہے۔ کہیں فساد انگیز تقریریں کی جاتی ہیں کہیں دل آزار تحریریں شائع ہوتی ہیں۔ الغرض اس قدر شور و شغب مچایا جاتا ہے اور اتنا طوفان اٹھایا جاتا ہے۔ کہ ایک ناواقف پہلے آدمی کو بجائے اس کے کہ مذہب سے محبت پیدا ہو اگر اس کے نام سے نفرت ہو۔ تو عجب نہیں یہ دیکھ کر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا مذہب حقیقت میں کوئی ایسی ہی بری چیز ہے۔ جس کے ساتھ ان سب بیہودگیوں کا ہونا لازمی ہے یا آن کہ ایسا کرنے والوں کی غلطی ہو؟

میرا خیال ہے کہ فی زمانہ زیادہ لوگ ایسے موجود ہیں۔ جو باوجود مدعی ہونے کے نہ تو مذہب کی حقیقت سے واقف ہیں اور نہ اُس کی علت غائی سے آگاہ۔ ورنہ اس طوفان بے تمیزی کی نوبت نہ آتی۔

بدر صادق

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ اگست ۱۹۰۶ء

تجلّی

اس سال کے ابتدا سے لاہور کی عیسائی ریلیجس بک سوسائٹی کی طرف سے ایک نیا ماہوار رسالہ نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس کا نام ہے تجلی۔ جب یہ رسالہ نکلنا شروع ہوا۔ تو اسی وقت ہمارے پاس برائے ریویو بھیجا گیا تھا۔ اور اس کے بعد بھی برابر آتا ہے بلکہ ایک دفعہ اس کے کارکنان میں سے ایک صاحب نے بذریعۂ خط کے بھی اس پر ریویو کرنے کے واسطے یاد دہانی کرائی تھی اور اس خط میں یہ سفارش بھی کی تھی۔ کہ ایسا ریویو نہ لکھنا۔ جیسا کہ ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز نے لکھا۔ میں نے مناسب نہ سمجھا کہ ایسے رسالہ پر جو پنجاب کے ایسے معزز پادریوں کی طرف سے نکالا گیا ہے۔ ریویو کرنے میں جلدی کروں۔ یا دو چار سطروں میں اس ریویو کو ختم کر دوں۔ جیسا کہ بعض اخبار نویسوں نے کیا۔ اور گو اس کا رنگ ڈھنگ سب پہلے ہی پرچہ سے نمایاں ہو رہا تھا تاہم یہی بہتر معلوم ہوا کہ دو چار پرچے اور بھی دیکھ لئے جاویں۔ اور پھر کچھ کم فرصتی کے سبب دیر ہو گئی۔ لیکن اب اس سب دیر کی کسر انشاء اللہ ایک ہی دفعہ نکال دی جاوے گی۔ اور مذکورہ بالا عیسائی سوسائٹی کے معزز عہدہ دار کی خواہش تو ہر طرح سے پوری ہی پوری ہے۔ کیونکہ کہاں مشہور آفاق ریویو آف ریلیجنز کے لائق اور فاضل ایڈیٹر کی قلم جس نے یورپ امریکہ میں جا کر عیسویت کی بیخ و بنیاد کو بھی ہلا دیا۔ اور کہاں اس مکرم اور مخدوم قوم کے اس خادم کی عقل و فکر۔ تاہم حسب توفیق بندہ بھی ہر وقت حاضر ہے۔ کہ جس قدر ہو سکے۔ عیسائی صاحبان کی خدمت گزار رہے۔

سب سے پہلے مجھے یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین تجلی کا نام سنکر حیران نہ ہو جاویں کہ جو دین و مذہب اس قسم کے احکام جاری کرکے اپنے پیرؤوں کو ذلت اور گمنامی کی تاریکی میں ڈالتا ہے۔ کہ تھپڑ کھاتے چلے جاؤ اور ایک اور گال چپ چاپ پھیرتے چلے جاؤ۔ اور بیگار کے بنے رہو۔ کوئی ایک کوس لے جائے۔ تو دو کوس بھی چلو۔ اس مذہب کے بزرگوں نے اپنے رسالہ کا نام تجلی کیوں رکھا۔ کیونکہ تجلی کے دو چار پرچوں کے پڑھنے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ تجلی اسی قسم کی ہے جیسا کہ یسوع کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ دیکھو خداوند گدھی کے بچے پر سوار ہو کر کس جلال کے ساتھ شہر یروشلم میں داخل ہوا۔

اس عیسائی رسالہ کی بنا اس طرح سے ہوئی کہ لاہور کی اسی عیسائی سوسائٹی کی طرف سے چند سالوں سے ایک ماہوار رسالہ ترقی نام نکلتا تھا۔ جس میں ہر طرح کے مذہبی۔ اخلاقی۔ تاریخی۔ علمی مضامین شائع ہوتے تھے۔ لیکن چونکہ عیسوی دین و مذہب کو علم اخلاق تاریخ اور تمدن کے ساتھ کچھ تعلق نہیں بلکہ عیسوی مذہب ان کا قاطع دشمن ہے۔ اس واسطے پادری صاحبان نے نہایت دانائی کے ساتھ مذہبی حصہ کو علمی حصہ سے علیحدہ کرکے اپنے رسالہ ترقی کے دو حصے کرکے اس طرح سے اشتہار دیا ہے۔

ترقی یا علمی حصہ	ایک علمی۔ اخلاقی۔ تاریخی اور تمدنی ماہوار رسالہ حجم ۴۸ صفحہ
	قیمت ۱۲ سالانہ
تجلی یا مذہبی حصہ	اس میں مذہب و فلسفہ مذہب پر بحث کی جائے گی حجم ۴۰ صفحہ
	قیمت ۱۰ سالانہ

اس طرح مذہبی حصہ کو علمی۔ اخلاقی۔ تاریخی اور تمدنی حصوں سے علیحدہ کرنے میں پادری صاحبان نے بڑی دانائی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ عیسوی مذہب کے متعلق کئی صدیوں کی یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ کوئی عیسوی محکمہ اور صیغہ ترقی نہیں پکڑ سکتا ہے۔ جب تک مذہب کو اس سے جدا نہ کر دیا جاوے۔ چنانچہ یورپ کے تمدن اور تہذیب کی ابتدا اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے جس تاریخ سے کہ مدبران قوم نے مذہب کو سلطنت سے جدا کر دیا۔ اور مذہب کا کوئی تعلق سلطنت کے ساتھ قائم نہ رہنے دیا۔ ہماری دانا گورنمنٹ برطانیہ نے اس معاملہ میں سب سے بڑھ کر اور سب سے اول حکمت سے کام لیا ہے اور مذہب کے معاملات کو سلطنت سے بالکل جدا کر دیا ہے۔ تب سے برطانیہ حکومت دنیا میں پھیلنی شروع ہوئی۔ اور انگریزوں کو دن بدن دنیوی امور میں ترقی ہونے لگی۔ اور بات بھی دراصل یہ بہت معقول ہے۔ میں ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کے ممبروں اور کارکنوں کو مبارکباد کہتا ہوں کہ انہوں نے بھی انتخاب میں نہایت دانائی کے ساتھ کام کیا ہے۔ کہ جن کر علم۔ اخلاق۔ تاریخ اور تمدن ہر چہار کو مذہب سے جدا کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ امر کسی صورت میں موزوں نہ ہوتا کہ ایک ہی رسالہ میں ایک کالم میں کوئی علمی اور سائنٹفک مسئلہ آج کل کی تحقیقات کے مطابق لکھا جاتا اور دوسرے کالم میں دیوتوں کی سی بڑ لگائی جاتی۔ کہ تین ایک ہے اور ایک تین ہے اور یا یہ کہ زید پھانسی مل گیا ہے اس واسطے بکر بہشت کو جائے گا۔ بے شک ترقی کے کالموں کی اس میں ہتک تھی کہ اس کے ایک کالم میں روم اور یونان کی معتبر تاریخ کا کوئی واقعہ ہوتا۔ تو دوسری طرف اس قسم کے بے اعتبار تاریخی قصوں کے حوالے درج ہوتے۔ جیسا کہ متی اور مرقس نے لکھے ہیں کیونکہ آج تک یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ یہ قصہ نویساں یعنی متی اور مرقس کون اصحاب تھے۔ کس زمانہ میں تھے۔ بعض عیسائی محقق تو کہتے ہیں کہ اس نام کے لوگ تو غرضی تھے۔ مگر یہ قصے خواہ مخواہ اُن بے چاروں کے نام پر منسوب کئے گئے ہیں۔ دراصل ان لوگوں نے کوئی ایسا قصہ نہیں لکھا تھا۔ اور بعض محقق فرماتے ہیں۔ کہ بے شک ان لوگوں نے یعنی متی مرقس لوقا نے کچھ کتابیں عبرانی زبان میں لکھی تو تھیں۔ مگر اب وہ مفقود ہو چکی ہیں۔ اور دنیا میں کہیں نہیں مل سکتیں اور موجودہ اناجیل کسی اور شخص نے یسوع سے ڈیڑھ دو سو سال بعد میں لکھ ڈالی تھیں۔ درحقیقت یہ بات رسالہ ترقی کو حقارت آمیز بنا دیتی کہ اس میں ایک طرف تمدن اور تہذیب کے اعلیٰ اصول بیان کئے جاتے کہ اس طرح شہر بنانا چاہئے اور اس کا ایسا نقشہ رکھنا چاہیے کہ آج سے سو سال تک بھی اس شہر کا بڑھنا اور ترقی کرنا اس کی صحت میں کسی طرح ہرج نہ ہو اور دوسری طرف اسی رسالہ میں یہ لکھا جائے۔ کہ کل کا فکر مت کرو۔ کل اپنا فکر آپ کرے گا۔ اس میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک ہی رسالہ میں یہ ظاہر کرنا کہ مباحثہ میں باہم اخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہیے اور دوسرے کالم میں یہ لکھنا کہ مخالفوں کو سانپو اور سانپوں کے بچوں کہنا۔ خداوند کے اخلاق کا نمونہ ہے۔ رسالہ کی وقعت کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ پس ہم ہر طرح سے عیسائی صاحبان کو اس کارسعائی کی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے علم۔ اخلاق۔ تمدن اور تاریخ کو مذہب عیسوی سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اور یہ امر انکی ترقی کیواسطے ایک نیک فال ہے۔

اس امر میں کوئی شک نہین کہ ترقی کا نام عیسوی مذہب کے واسطے اور اس کے مضامین کے لئے کوئی غیر موزون نام نہیں ہے۔ کیوں کہ اس قوم نے ہمیشہ اپنے دینی معاملات مین ترقی کی ہے اور گو اس ترقی کی رفتار بہت آہستہ ہے۔ تاہم امید کرتے مین کہ رفتہ رفتہ یہ قوم ترقی کرتی ہوئی اصل اور عمدہ حالت پر آجاوے گی۔ کیوں کہ ایک زمانہ عیسوی مذہب پر وہ تھا کہ نت نئی انجیل گھڑی جاتی تھی جو کچھ کسی کے جی میں آیا۔ اس نے لکھ ڈالا۔ یہان تک کہ انجیلون کا مجموعہ ستر اسی تک پہنچ گیا۔ تب چند پادریون نے مل کر اس معاملہ مین اصلاح کی۔ اور اپنے خیال اور رائے کے مطابق یا جیسا بعض محققین نے لکھا ہے۔ صرف قرعہ اندازی کے ذریعہ سے چند ایک کو رکھ لیا۔ اور باقی سب کو جلا دیا اور اس طرح ایک خاص مجموعہ اناجیل کا دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جو آج کل موجود ہے۔ اور یہ ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ عیسویت پر وہ تھا کہ گرجوں مین پتھر اور دہات کے بت رکھے جاتے تھے اور ان کی پوجا کی جاتی تھی۔ پادری لوگ عمر بھر نکاح نہ کرتے تھے۔ پوپ کو روپے دے کر بہشت مین داخلہ کے واسطے سارٹیفکیٹ لے لیا جاتا تھا۔ پادری لوگ گرجا میں روٹی اور شراب پر کچھ منتر پڑھ دیتے تھے۔ تو وہ فی الحقیقت یسوع کا گوشت اور خون بن گیا ہوا سمجھا جاتا تھا۔ لوگون کو زبردستی عیسائی بنایا جاتا تھا۔ یہان تک کہ اسلام کی روشنی سے چمک حاصل کر کے چند ریفارمر یورپ مین کھڑے ہوئے اور انہوں نے ان ناپاک رسومات کو مذہب عیسوی سے نکال دینے مین ایک حد تک کامیابی حاصل کی۔ اور یہ ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر ایک زمانہ وہ آیا کہ عیسوی دنیا نے عیسوی مذہبی اصول کو دنیا کی ترقی کا حارج پا کر اس کو سلطنت سے علیحدہ کیا۔ علمی مجلسوں کو اس سے پاک کیا۔ یہ بھی ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر آج ایک زمانہ ہے کہ بڑے بڑے پادری گرجوں مین کھڑے ہو کر یہ وعظ کرتے ہین کہ بائبل کلام الٰہی نہین ہے۔ بلکہ چند لوگون کی اپنی تصنیف ہے اور کہ بائبل اس زمانہ مین ماننے کے قابل نہین ہے۔ اور کہ یسوع صرف ایک انسان تہا اور وہ دنیا کا نجات دہندہ نہ تہا۔ اور نہ وہ بنی آدم کے واسطے ایک کامل نمونہ تہا اور اس قسم کے آدمی یورپ امریکہ مین بہت پیدا ہو رہے ہیں جو ان خیالات کی تائید میں ہیں۔ اور یہ بھی ایک گونہ ترقی ہے۔

الغرض عیسوی مذہب روز بروز اپنے اعتقادات اور عملیات مین ترقی کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ وہ جلد اس نقطہ تک پہنچ جاوے۔ کہ اسلام مین داخل ہونے کے قابل ہو جاوے۔ اور اس لحاظ سے عیسوی رسالہ کے واسطے ترقی کا لفظ بے شک موزون تھا۔ لیکن اس جگہ ہمارے اس مضمون کا منشا یہ نہیں کہ رسالہ ترقی پر ریویو کیا جاوے۔ بلکہ ہم رسالہ تجلی پر ریویو کرنے بیٹھے مین۔ اس واسطے ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہین۔

یہان تک تو ہم نے رسالہ کے نام پر بحث کی ہے اب ... رسالہ کا مقصد۔ جو یوں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس مین مذہب و فلسفہ مذہب پر بحث کی جائے گی۔ یہ فقرہ پڑھ کر ہمیں تعجب آتا ہے۔ کہ دین عیسوی کی بنا کس عظیم الشان فلسفہ پر مبنی ہے جس کے واسطے ایک رسالہ نکالنے کی ضرورت پڑی تمام لب لباب دین عیسوی کا دو لفظوں مین ہے۔

الوہیت یسوع[1] ۔ اور کفارہ[2] ۔

الوہیت یسوع کے یہ معنے ہین کہ یسوع خدا تہا۔ جیساکہ قدیم زمانہ کی جہالت کی بعض قومیں بتوں اور انسانوں کو خدا بنا لی تھین۔ اور بالخصوص رومیون اور یونانیوں میں بہت سے دیوی دیوتے مانے جاتے تھے۔ اور ابتدائے زمانہ عیسویت میں رومی سلطنت شام کے ملک پر حکمران تھی۔ اس واسطے ان کی دیکھا دیکھی ابتدائی زمانہ کے جاہل عیسائیون نے اپنے پیغمبر کو خدا کا لقب دیدیا۔ تاکہ وہ اس بات مین اپنے ساتھی بت پرستون سے پیچھے نہ رہین۔ اور انہیں کی طرح یسوع کا بت بنا کر اس کی پرستش شروع کر دی۔ وہی گلے پڑا ڈہول عیسائی قومین آج تک بجاتی چلی آتی ہین۔ یہ ہے فلسفہ الوہیت مسیح کا۔ باقی رہا کفارہ سو اس کی حقیقت تک پہنچنے کے واسطے بھی کسی باریک فلسفہ کی تلاش کی ضرورت نہین کیوں کہ اس کی ابتدا اس طرح سے ہوئی تھی۔ کہ یسوع کا یہ دعوے تھا کہ مین یہودیون کے واسطے خدا کی طرف سے ایک رسول اور بادشاہ بن کر آیا ہون یہود کو اس کا یہ دعوے جھوٹھا معلوم ہوا ان کے ہان توریت مین لکھا تہا کہ جو شخص صلیب پر مر جاتا ہے وہ ملعون ہوتا ہے۔ پس انہوں نے یسوع کو جھوٹا اور ملعون ثابت کرنے کے واسطے ہر طرح سے کوشش کر کے ... اس کو صلیب پر چڑھوا دیا ... تاکہ وہ مر گیا۔ اور جو صلیب پر مر گیا وہ لعنتی ہوتا ہے۔ یعنی خدا سے دور اور شیطان کا قریبی۔ عیسائی بیچارے غریب اور کمزور تو تھے ہی۔ اور ساتھ ہی لالچی اور بزدل ایسے تھے کہ ایک نے تیس روپے لے کر گرفتار کرا دیا۔ دوسرے نے ... منہ پر کہا کہ مین اس لعنتی کو نہیں جانتا کہ یہ کون ہے۔ انہون نے باہم مشورہ کیا کہ اگر ہم یہ کہین کہ یسوع صلیب پر نہیں مرا اور جب اترا تو صرف بے ہوش تھا۔ بعد مین اچھا ہو گیا ہے۔ تو یہودی ہمارے دشمن ہین اور حاکم غیر ملک کے لوگ ہین وہ پکڑ کر پھر پھانسی دیدین گے بہتر ہے کہ مان لو کہ وہ مر گیا۔ لیکن ہمارے گناہوں کے واسطے مر گیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ یہ ہے کفارہ کی جڑ اور تاریخ اور اس کا فلسفہ۔

اس کے بعد ہم نہیں سمجھ سکتے کہ عیسوی مذہب کے واسطے کس قسم کی فلسفیانہ بحث کی ضرورت ہے۔ ہاں اخلاقی تعلیم کی بہت تعریف کی جاتی ہے۔ سو اس کا فلسفہ ظاہر ہے۔ یسوع خود ... اور اقرار کرتا تہا کہ مین صرف ایک قوم کے واسطے آیا ہوں۔ میری رسالت صرف چند روزہ ہے۔ بعد مین وہ نبی آنے والا ہے۔ سو جب تک یہود کمزور ہین اور غریب ہین۔ ان کے واسطے یہی اخلاق پسندیدہ ہین کہ ماریں کہاتے جاوین اور خاموش رہین۔ کسی کے آگے سر نہ اٹھائیں جس طرح ہو سکے اپنی مصیبت کے دن کاٹیں۔ یسوع کا ہرگز منشا نہ تہا کہ وہ کوئی عالمگیر مذہب لے کر دنیا پر آیا ہے اور اس واسطے اس نے تعلیم بھی ایسی ہی دی۔ جو مختص القوم اور مختص الزمان تھی۔ اگر انجیلوں کو پڑھ کر دیکھا جاوے تو ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یسوع صرف اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑون کو جمع کرنے آیا تہا یعنی یہود جو اپنے آبا و اجداد کے مذہب سے بہک چکے تھے ان کو سمجہانا اس کے مشن کا مقصد تہا اور بس۔ غیر قوموں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق مطلقاً نہ تہا بلکہ غیر قوموں کو تعلیم دینے سے وہ ہمیشہ بڑے زور سے انکار کرتا رہا۔ ہاں اس کا فرض تہا کہ جہان کہین اس زمانہ مین یہود پائے جاتے تھے ان سب ملکوں مین گشت لگائے اور یہود کو تبلیغ کرے اور ایک آنیوالے نبی کی خوش خبری سنائے جس ... اس نے افغانستان اور کشمیر کے ملکوں کا ... اختیار کیا۔

(باقی آئندہ)

راقم ... اللہ ...

مراسلات

ایک شہادت

جناب ایڈیٹر صاحب۔ تسلیم۔ اگر مناسب ہو تو چند سطور اپنے اخبار میں درج فرماکر مشکور فرمادین۔ مین خدا کو حاضر ناظر جان کر تحریر کرتا ہوں کہ حضرت امام الوقت مسیح زمان مہدی دوران مجدد وقت مسیح موعود کرشن مہاتما عالی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دعامین وہ اثر ہے کہ جس کا میری ناقص زبان سے بیان نہین ہو سکتا۔ مین نے خود تجربہ کر لیا ہے کہ آپ وہی بزرگ ہین کہ جس کا وعدہ ہر ایک قوم کو دیا گیا تھا مین نے چار دفعہ مصیبتوں کے وقت آپ سے دعا کے واسطے عرض کی۔ آپ کی دعا سے خدا نے بندہ کو ہر ایک خطرات بلا اور ابتلار سے بچایا۔ امید ہے کہ میرے دیگر مہربان بھی اس پاک اور مقدس بزرگ سے فائدہ اٹھاوینگے بدبخت ہے وہ شخص جو ایسے بزرگ کو برائی سے یاد کرے۔ زیادہ حد سلام۔

آپ کا تابعدار چوہڑ مل سنور محلا نوالہ ۔ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۶ء

سکھوں اور آریوں پر اتمام حجت

برادر طفیل محمد خان صاحب احمدی کریام ضلع جالندھر سے اطلاع دیتے ہین کہ ان کی مدت کی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے اور ان کی درخواست کے مطابق ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم (سابق مہر سنگھ) مصنف اخفیاء الاسلام نے وہاں جاکر سکھوں اور آریوں کے واسطے ایک لیکچر دیا۔ پولیس کا انتظام تھا اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ لیکچر کا خلاصہ یہ تھا کہ سکھ مذہب کے بانی باوا نانک صاحب نے اسلامی بلاد مین بڑے بڑے سفر کئے اور اپنی تالیفات مین کلمہ۔ درود اور نماز پڑھنے کی بہت تعریف کی اور بے نمازوں کو سور اور کتے لکھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان جانوروں کو مسلمانوں کی طرح ناپاک جانتے تھے نہ کہ آج کل کے سکھ صاحبان کی طرح سور کا کھانا جائز جانتے تھے اور مدت تک مکہ معظمہ مین فروکش رہے۔ جو کہ ایک صادق مسلمان کا کام ہے ورنہ اتنے بڑے سفر کی تکلیف بے فائدہ کون اٹھاتا ہے اور پھر بغداد شریف مین مدتوں قیام رکھا کیونکہ بغداد اس زمانہ مین اسلامی جاہ وحشمت اور حکومت کا صدر مقام تھا اور لاکھوں علمار اسلام کے اس شہر مین گذرے ہین پھر باوا صاحب موصوف بخارا مین بھی قیام پذیر رہے۔ چنانچہ ان ملکوں مین اب تک باوا صاحب مشہور ہین۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے دیگر بزرگوں اور اولیار کی خانقاہوں پر جاکر فیض حاصل کرتے رہے پھر چولا صاحب جس پر کلمہ شریف اور قرآن کی آیات لکھی ہین وہ بھی ان کے اسلام کا گواہ آج تک موجود ہے اور کہین بھی یہ ثابت نہین کہ انہین ہندوں کی کوئی بات تھی۔

رسیدزر

۲۴ جولائی ۱۹۰۶ء حکیم مقصود علی صاحب ۱۱۲۴ عہ ۱۲ ر — ممتاز الدین صاحب ۱۱۶۵ عہ ۱۲ ر
۲۵ " " منشی رستم علی صاحب سے ر — ۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء نعمت خان صاحب عہ ۱۲ ر
۲۵ " " میاں غلام احمد صاحب عہ ۱۲ ر — ۲۶ " " عبد الرحمان صاحب عہ ۱۲ ر
۲۵ " " سید محمد حکیم صاحب عہ — ۲۶ " " میولا بخش غلام حسین صاحب عہ
۲۵ " " راجہ خان صاحب ۱۱۵۹ عہ — ۲۶ " " فتح الدین صاحب ۱۳۵ عہ ۱۲ ر

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

بدھ اور یسوع کا قصہ ہم رنگ ہے

ولایت کے بعض محققین کا یہ مذہب ہے کہ موجودہ انجیلوں کے قصے دراصل بدھ کے قصے ہین جو قدیم سیاحوں نے ہندوں کی کتابوں مین سے نقل کر کے شام کے ملک مین پھیلا دئے اور اس طرح عیسوی مذہب کی بنا صرف ایک غیر ملک کے فسانے پر ہے چنانچہ اس کے ثبوت مین ایک اخبار مین یسوع اور بدھ کے قصوں مین سے چند واقعات بالمقابل ایسے بیان کر دئے ہین جو کہ باہم مشابہ ہین چنانچہ ان مین سے بعض اس جگہ نقل کئے جاتے ہین۔

نسب نامہ

بدھ	یسوع
بدھ کے متعلق ایک نسب نامہ بیان کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ سے اسے ایک مہاراجہ مہاسامتہ سے ملایا جاتا ہے اور جس شخص کے ذریعہ سے یہ نسب نامہ بالآخر بدھ تک ملتا ہے یعنی سدھو دانا وہ بدھ کا باپ نہ تھا بلکہ صرف اس کی ماں مایہ دیوی کا خاوند تھا۔	یسوع کا نسب نامہ بنام ایک بادشاہ (داؤد علیہ السلام) تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے یہ نسب نامہ جس شخص کے ذریعہ سے یسوع تک پہنچتا ہے (یعنی یوسف) اس کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ یسوع کا باپ نہ تھا بلکہ صرف اس کی ماں مریم کا خاوند تھا۔

مکاشفہ

بدھ	یسوع
مایا دیوی کو ایک خواب آیا اور آسمان سے ایک ہاتھی آکر اس کے پہلو مین داخل ہوگیا	مریم کو مکاشفہ ہوا جس مین فرشتہ نظر آیا اس نے بتلایا کہ تو حاملہ ہوتی ہے

دانا لوگ

بدھ	یسوع
بدھ کی پیدائش پر دیویاں دیوتے اور شہزادے اور برہمن جمع ہوئے اور اپنی نذرین اس کے آگے پیش کین۔	یسوع کی پیدائش پر مشرق سے دانا لوگ آئے اور انہون نے یسوع کی خدمت مین حاضر ہوکر نذرین گذرانی

بادشاہ کینہ کر

بدھ	یسوع
مہاراجہ بمبارسہ نے دریافت کیا کہ آیا کوئی ایسا شخص پیدا ہوا ہے جو اپنی عظمت کے سبب شہرت پانیوالا ہے۔	ہیرودیس کو تلاش ہوئی کہ وہ بچہ کہاں پیدا ہوا ہے اور اس نے نجومیوں سے دریافت کیا۔

ہیکل مین

بدھ	یسوع
اسنیا نام برہمن کوہ ہمالیہ سے آیا اور بدھ کا بدھ ہونا تسلیم کیا	سرور کاہن شمعون نے ہیکل مین یسوع کو لیا۔

مباحثہ

بدھ	یسوع
بدھ جنگل مین جاکر تقیرون کے ساتھ مباحثہ کرتا تھا۔	یسوع بارہ سال کی عمر مین ہیکل کے اُستادوں کے ساتھ گفتگو کرتا تھا۔

روزہ

بدھ نے چالیس دن روزہ رکھا

یسوع نے چالیس دن روزہ رکھا۔

آزمائش

بدھ کی آزمائش مارا نے کی

یسوع کی آزمائش شیطان نے کی۔

بپتسمہ

بدھ نے دریائے نزنگانہ میں اشنان کیا اور آسمان سے آواز آئی

یسوع نے دریائے یردن میں بپتسمہ لیا اور آسمان سے آواز آئی

برکت

بدھ کا وعظ سلیتا دی و نزا برکات کے ساتھ شروع ہوتا ہے

ہماری وعظ برکت کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔

اول مریداں

بدھ کے پہلے مرید رو سا کا برہمن کے مرید تھے

یسوع کے پہلے مرید یوحنا بپتسمہ دینے والے کے مرید تھے۔

علاوہ ازیں یسوع کے زمانہ میں بلکہ اس سے بہت پہلے بدھ مذہب ملک شام میں پہنچ چکا تھا اور بدھ مذہب کی تبلیغ ان ممالک میں عام طور پر ہو چکی تھی۔

انجیل لوقا لوقا کی انجیل کے متعلق بعد تحقیقات یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ انجیل حضرت عیسے علیہ السلام سے ۱۷۰ سال بعد تصنیف کی گئی تھی۔ ۲۰۲ سنہ عیسوی میں یہ خیال کیا گیا تھا کہ اس کتاب کا مصنف لوقا ہوگا۔ ورنہ قبل ازیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ اس کا لکھنے والا کون ہے۔ یہ کتاب عیسائیوں کے درمیان جب شائع ہوئی تو اس پر کسی مصنف کا نام نہ تھا یہ وہ انجیلیں ہیں جو آج دنیا کے سامنے بطور کتب مقدسہ کے پیش کی جاتی ہیں۔ نہ لکھنے والے کا پتہ۔ نہ معلوم کس زبان میں لکھی گئی تھیں۔ ایک معمولی فسانہ کے رنگ میں ایک قصہ ہے۔ اور آج وہ کتب مقدسہ میں شامل کی جاتی ہیں۔ اس کتاب میں خود یہ بات لکھی ہے کہ چونکہ دوسروں نے یسوع کے قصے لکھے ہیں اسی واسطے سنی سنائی بات میں بھی لکھنے بیٹھا ہوں۔ کیا سنی سنائی بات کا نام الہامی کلام ہو سکتا ہے پھر اس کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ خدا کے پاک کلام قرآن شریف کے ساتھ جس کا لفظ لفظ خدا کی طرف سے نازل ہوا۔ اور ہزاروں حافظوں نے ہر زمانہ میں اپنے سینہ کے اندر اس کی حفاظت کی۔ خود لوقا نے کہیں یہ دعوے نہیں کیا کہ اس نے یہ کتاب الہام الٰہی کے ذریعہ سے لکھی وہ تو بیچارہ خود بیان کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ دوسروں کی دیکھا دیکھی اور دوسروں سے سن سنا کر اس نے یہ کتاب لکھی ہے۔

انجیل متی یہی حال بلکہ ایک تاریخی محقق کے واسطے اس سے بھی بدتر متی کی انجیل کا حال ہے۔ اس کے متعلق عام عقیدہ اور مانی ہوئی بات یہ ہے کہ اس کا لکھنے والا کوئی عبرانی تھا اور اس نے عبرانی زبان میں یہ انجیل لکھی تھی اور وہ بھی حضرت عیسے سے ستر اسی سال بعد۔ لیکن آج دنیا بھر میں اصل عبرانی انجیل نہیں ملتی۔ یہی یونانی کے ترجمے ہیں۔ پھر ترجمہ تو ترجمہ کرنیوالا خیال ہے۔ معلوم نہیں خود مصنف کا کیا منشا رتھا اور ترجمہ کرنے والے نے کیا سمجھا ترجمہ کے مشکلات کو ہر ایک شخص جو کسی دوسری زبان مثلاً فارسی۔ عربی۔ سنسکرت۔ انگریزی جانتا ہے بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ اس کتاب کو جو کسی کتاب کا جو کسی نے یونانی میں لکھا اور ترجمہ کر دیا اور اپنے خیالات کا اظہار کیا کس طرح سے کلام الٰہی کہا جا سکتا ہے

افسوس ہے کہ یورپ کے دانا مشہور لوگ پادری بن کر ایسی بے عقلی کی بات کرتے ہیں کہ انسان کے قول کو خدا کا کلام قرار دیتے ہیں اور ایسی بے اعتبار کتابوں پر یقین کر کے اپنے دین کو خراب کرتے ہیں۔

ڈوئی اس ڈاک میں امریکہ سے جو اخبار آئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈوئی کا مقدمہ عدالت میں پیش ہو گیا ہے۔ لیکن بہ سبب بیمار ہونے کے وہ خود چل کر عدالت کے کمرہ تک نہیں جا سکتا بلکہ اس کو ایک آرام کرسی میں جس کے نیچے پہیہ لگا ہوا ہوتا ہے بٹھلا کر عدالت کے کمرہ میں لے جاتے ہیں وہ بہ سبب بیماری اور غم کے بہت ہی دبلا ہو گیا ہے۔ عدالت کے کمرہ میں اظہار دیتے ہوئے وہ کئی دفعہ رو پڑا اپنی گذشتہ زندگی کے متعلق اس نے عدالت میں یہ بیان کیا "اس وقت میری عمر ساٹھ کی ہے۔ میں اسکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا تھا۔ اور مذہبی تعلیم حاصل کی تھی۔ صیحون کی بنیاد میں نے پہلے پہل ۱۸۹۶ء میں شکیگو میں رکھی تھی۔ وکیل نے سوال کیا کہ صیحون بنانے اور یہ سلسلہ قائم کرنے کا خیال سب سے اول کس کے دل میں پیدا ہوا۔ تو ڈوئی نے روتے ہوئے جواب دیا۔ کہ یہ خیال میرے ہی دل میں اول اول آیا تھا میرے مخالف کہتے تھے کہ میں نے کبھی اپنی عمر میں روپیہ نہیں کمایا یہ جھوٹھ ہے۔ میری ساری عمر روپیہ کمانے ہی میں گذری۔ میں نے نوے ہزار ڈالر لیس کے کارخانہ میں ڈالا تھا۔ میں نے کوئی زمین اس شہر میں کسی کے ہاتھ فروخت نہیں کی بلکہ ہر ایک ٹکڑا زمین جب دیا گیا تھا تو گیارہ سو سال کے واسطے اجارہ پر دیا گیا۔ خریدار گیارہ سو سال تک اس زمین کو استعمال کرے گا۔ اور پھر زمین اس سے واپس لی جاوے گی۔

ناجائز پیدائش ڈوئی کی پیدائش کے متعلق جب عدالت میں سوال کیا گیا تو اس نے بیان کیا کہ میری پیدائش سے کل چھ ہفتہ پہلے میری ماں نے بوڑھے ڈوئی سے شادی کی تھی وہ بوڑھا ڈوئی جس کو میں اپنا باپ خیال کرتا تھا۔ مگر میں اس کا نطفہ نہ تھا بلکہ میں ایک اور شخص کا نطفہ ہوں جو کہ فوج میں ملازم تھا۔ میری ماں نے اس شخص کے ساتھ شادی کر کے مجھے یہ نام دلوایا جو کہ ایک شرم کی بات ہوئی۔ میرے واسطے اور میری ماں کے واسطے (یہاں ڈوئی زار زار رونے لگا)

الیاس کس طرح بن گیا میں ایک دن الیاس کے متعلق کچھ غور و فکر کر رہا تھا اور ایک خواب دیکھ رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ تم آج ایک عظیم الشان لیکچر دوگے۔ جس کے واسطے تم کو الہام ہوا ہے میں نہیں جانتا تھا۔ کہ کس طرح اس شخص کو یہ بات معلوم ہوئی مگر مجھے خیال ہو گیا کہ یہ الیاس کی آمد کا وقت ہے اور کہ میں الیاس ہوں۔ اس وقت سے رفتہ رفتہ میں الیاس بن گیا مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ ٹھیک کس وقت میں الیاس بن گیا۔

میری لڑکی کی وفات نے مجھے شکستہ کر دیا ہے۔

موت کے بعد واپسی ہر ایک جو ناکام اور نامراد مرتا ہے وہ یہ دعوے کر جاتا ہے۔ کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر دنیا میں آئے گا۔ حضرت عیسے کے متعلق بھی عیسائیوں نے یہ دعوے اسی واسطے گھڑ رکھا ہے کہ صلیب پر مر جانا ایک لعنتی موت ہوتی ہے۔ ڈوئی نے بھی عدالت میں یہ بیان کیا کہ میری صحت بہت ناقص ہے اور بعض اوقات

مجھے یہ خیال آتا ہے کہ مین مرنے لگا ہون۔ لیکن اگر مین مر گیا تو پھر مین دوبارہ دنیا مین آؤن گا۔ اور اپنے مخالفوں کو سزا دون گا۔

ڈوئی کے سلسلہ کی تباہی

عام طور پر یورپ و امریکہ کے دانا لوگ اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہین کہ اب ڈوئی کا سلسلہ بالکل تباہ ہو جائے گا۔ اس کے شہر کو چھوڑ کر لوگ بھاگے ہوئے جاتے ہین۔ اور بنک کا جو افسر تھا جس کے سر پر بنک کا سارا کام چل رہا تھا۔ وہ بھی استعفٰے دینے کو طیار ہے۔ سچ ہے کہ جھوٹھ کے پاؤں نہین اور اب امید نہیں ہو سکتی کہ یہ آدمی زیادہ عرصہ تک ٹھہر سکے۔ اس کے واسطے اب آخری تباہی کا وقت آگیا ہے۔ خدا کے مسیح نے سچ فرمایا تھا کہ اگر تو میرے مقابلہ مین نہ آئے گا تب بھی تو پکڑا جائے گا کیوں کہ تجھ پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔

پادری مرلن صاحب نے جو کہ بیکر یونیورسٹی کے پریزیڈنٹ ہین اپنا عقیدہ بائبل کے متعلق یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ کتاب بلحاظ تاریخ سائینس اور فلسفہ کے اس قابل نہین ہے کہ اب اس کو مانا جائے۔

ایسا ہی فادر دنگھسم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مہذب اور شائستہ زمانہ بائبل کو نہین مان سکتا علم والے پہچان جاتے ہین کہ یہ کتاب جہالت سے بھری ہوئی ہے۔ روحانی لوگ ان باتوں کو نہین مان سکتے۔

اخبار ٹریبیونہ سیکر۔ ایک فرانسیسی مورخ کی سند پر لکھتا ہے کہ یہ ایک جھوٹھا الزام ہے کہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے سکندریہ کا کتب خانہ جلایا تھا اور اس کے جلانے مین بڑا حصہ بشپ کنفیو فائل کا تھا۔ عیسائی لوگ ہمیشہ کتب خانے جلایا کرتے ہین۔ چنانچہ ہسپانیہ مین مسلمانوں کے بڑے بڑے کتب خانے عیسائیوں نے جلائے تھے۔

ڈاکٹر بیرسن صاحب ساکن نے سوٹا تحریر فرماتے ہین کہ میرے خیال مین یسوع کو ایک مرض جنون کا تھا اور اسی وجہ سے اس کی توجہ بہت بڑھی ہوئی تھی اور اسی توجہ کے سبب وہ بیماریون کا علاج کرنے مین کامیاب ہوا کرتا تھا۔ اس مرض کو انگریزی مین پالنوئے نیا کہتے ہین

ایک صاحب امریکہ کے ایک اخبار مین ایک سوال پیش کرتے ہین کہ روح کیا شے ہے اور ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ میرے سوال کا جواب کوئی شخص بائبل کے رو سے نہ دیوے کیوں کہ بائبل کو اس زمانہ کا کوئی فہیم آدمی کلام الٰہی نہین مان سکتا۔

بلاد اسلامی

مسجد۔ شہر بوسٹن واقعہ ملک امریکہ مین جہان مسلمان کثرت سے آباد ہین۔ ایک بڑی مسجد بننے لگی ہے۔

اسلام تبت مین ایک عربی اخبار لکھتا ہے کہ مسلمان تجار کے سبب جو ترکستان اور روس سے تبت کو جاتے ہین اس ملک مین اسلام کا بہت چرچا ہو رہا ہے۔

حلب مین ایک مدرسہ دستکاری کھولا گیا ہے جسمین پارچہ بافی کی تقسیم دی جائے گی۔

ہیضہ حیدرآباد دکن مین ہیضہ کی شکایت ہے۔

جاپان مین اسلام کے چرچا کی خبرین پڑھ کر آریہ اخبار بہت تلملا رہے ہین۔ اور ابھی سے مسلمانوں کو کوسنا شروع کر دیا ہے۔ خدا خیر کرے۔

ایک نومسلم پیسہ اخبار کا بیان ہے کہ "انگریزی علاقہ شرقی افریقہ کے مقام ممباسہ سے ایک صاحب لکھتے ہین کہ تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ ایک یورپین صاحب جربریڈ فورڈ یارکشایر کے ایک معزز عیسائی خاندان مین پیدا ہوئے۔ یہان ممباسہ مین آئے اور گورنمنٹ سروس اختیار کی۔ عرصہ تک آپنے جنوبی اور وسطی افریقہ کی سیاحت کرتے رہے۔ دوران سفر مین دین اسلام کی خوبیوں نے ان کے دل مین گھر کیا اور بعد تحقیقات کامل اس مذہب سے ان کی محبت ایسی بڑھی کہ علانیہ مشرف باسلام ہو گئے اور اپنی معزز و معقول تنخواہ والی سرکاری ملازمت کے جانے کا بھی انہوں نے کچھ خیال نہ کیا بلکہ دین کے ایسے شیدائی بنے کہ بقیہ زندگی اسی کی خدمت مین گذارنے کا عہد کر لیا۔ آج صاحب موصوف تحصیل علم عربی و دینیات کی غرض سے بمبئی روانہ ہوئے ہین۔ آپکا اسم مبارک شیخ محمد بن کریمیٹری ہے۔ امید واثق ہے کہ مسلمانان بمبئی ان معزز نومسلم کے ساتھ بلطف و مدارات پیش آوین گے اور انہین اخلاق اسلامی کا اعلیٰ نمونہ دکھائین گے لیکن بمبئی پہنچ کر صاحب موصوف کے لئے یہ نظارہ سخت دل شکن نہ ہوگا کہ وہاں کے ایک نامی مولوی صاحب جیل خانہ بھیجے گئے ہین اور بہت سے محترم و باشر علماء مین زور شور سے مقدمہ چل رہے ہین۔ افسوس! اے کاش مسلمان ہوش مین آئیں اور اپنی حرکات ناشائستہ سے اپنے پاک مذہب پر بدنامی کا

و حصہ نہ لگاتے ہین۔

پانچ کابلی لکھنؤ مین ۵ کابلی ہوئے ہین۔ اور کہتے ہین کہ ہمیں سلطان المعظم نے ہندوستان مین متعین کیا ہے تاکہ مسلمانوں کو لبین نہ ترشنے اور نماز کی پابندی کی تاکید کرین یہ لوگ درے اور قینچیان لئے پھرتے ہین اور سر بازار اور گھروں مین گھس کر مسلمانوں کو پکڑتے اور لبین تراش دیتے ہین۔ پولیس نے ہنوز مداخلت نہیں کی۔ ان لوگوں کا یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ سلطانی فرمان پر تمام سلاطین اسلام اور ملک معظم کے دستخط ہین۔

بدر النساء

حضرت مسیح موعودؑ کا عورتوں کے واسطے نصیحت نامہ
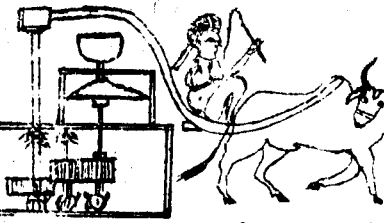
(ایک پرانی تحریر سے اقتباس)

گذشتہ سے پیوستہ

۷۔ بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو ان کو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔

۸۔ ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے۔ جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالےٰ کے بندے ہیں رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقوےٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم**۔ یعنی تم میں سے خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔

۹۔ ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلانا اور رنڈی بھڑوؤں ڈوم ڈھاریوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے۔ کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

۱۰۔ ہمارے گھروں میں شریعت کی پابندی میں بہت سستی کی جاتی ہے۔ بعض عورتیں زکوٰۃ دینے کے لائق ہیں اور بہت سا زیور ان کے پاس ہے مگر وہ زکوٰۃ نہیں دیتیں۔ بعض عورتیں نماز روزہ کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی کرتی ہیں بعض عورتیں شرک کی رسمیں بجا لاتی ہیں جیسے چیچک کی پوجا۔ بعض فرضی بیبیوں کی پوجا کرتی ہیں بعض ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں یہ شرط لگا دی ہے کہ عورتیں کھاویں۔ کوئی مرد نہ کھاوے یا حقہ نوش نہ کھاوے بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں ہم صرف خالص اللہ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ خدا سے ڈرو ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑوگے اور اس غضب الٰہی میں مبتلا ہو جاوے گے۔ جس کی انتہا نہیں۔ والسّلام علیٰ من اتبع الہدےٰ۔

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ از راہ الطاف اس مضمون کو جلدی شائع فرمائیے۔

مورخہ ۲۰ جولائی کو شب کے ۸ بجے اس زور سے زلزلہ کے دو تین جھٹکے آئے کہ میری آنکھ کھل گئی حضرت اقدس کے الہام مجھے یاد آنے لگے گھبرا کر اٹھ بیٹھی خدا کی یاد میں مصروف ہو گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مکان ابھی تہ وبالا ہونے چاہتے ہیں۔ نیچر کا تار و پود حضرت مرزا صاحب کی صداقت کی گواہی دے رہا تھا اور بار بار یہی زبان پر آتا تھا کہ مامور من اللہ کی باتیں کبھی جھوٹی نہیں ہوتیں جب زلزلہ ٹھہرا تو ۔۔ مکذب کا شعر یاد آیا ۔ ؎

ہے غلط آنے نہیں ہیں زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیسا کہاں کے کوچ کر جانے کے دن

صاحب اگر زلزلہ آنے کے دن نہ تھے تو پھر کیوں پے درپے زلازل آنے شروع ہو گئے امریکہ وغیرہ میں تو زلزلے آئے۔ تو مخالفان سلسلہ احمدیہ نے یہ من گھڑت ڈھکوسلے بنائے کہ وہ مہدی کے نشانات نہیں بلکہ آتش فشاں پہاڑوں کے باعث وہاں زلزلے آتے ہیں مگر اب پنجاب میں کون سا آتش فشاں پہاڑ پھوٹ نکلا جس نے یہاں پر بھی مسیح کی پیشگوئیوں کو پورا کر دیا افسوس صد افسوس کہ تم چاند پر مٹی ڈالنی چاہتے ہو مگر یاد رکھو کہ تمہارے چھپانے سے کبھی چاند چھپ نہیں سکتا ضرور ہے کہ اس کی شعاعیں دنیا کو منور کریں گی۔ تعصب کا ستیاناس ہو جس نے تم کو اندھا کر دیا ہے اور قرآن کریم پر بھی غور خوض کرنے کا موقعہ نہیں دیتا۔ فرقان حمید صاف صاف بتلا رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت تو ختم ہو گئی ہے مگر الہام کا سلسلہ بند نہیں ہوا یٰبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیتی فمن اتقیٰ واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

اے بنی آدم جب کبھی تم ہی میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس پہنچیں اور ہمارے احکام پڑھ پڑھ کر تم کو سنائیں تو ان کا کہا مان لینا کیونکہ جو شخص ان کے کہنے کے مطابق پرہیزگاری اختیار کرے گا اور اپنی حالت کی اصلاح کرے گا۔ تو قیامت کے دن نہ تو ان پر کسی قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ کسی طور پر آزردہ خاطر ہوں گے۔"

اب اے مخالفین تبلاؤ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت تو ختم ہو گئی تو پھر خداوند تعالیٰ کو اس آیت کے اتارنے کی کیا ضرورت تھی یا تو (معاذ اللہ) خدا صاحب بھول گئے ان کو لکھنا چاہیئے تھا کہ جب عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں تو اے بنی آدم ان کو مان لینا مگر جب خداوند کریم فرما رہے ہے کہ اے بنی جب کبھی تم ہی میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس پہنچیں اس سے یہ مراد ہے کہ ماموریت اور پیغمبری خدا نے بنی آدم ہی کو دی ہے تو پھر کوئی بنی آدم ۱۹ سو برس تک آسمان پر زندہ نہیں رہ سکتا کیونکہ آج تک کسی بنی آدم نے اتنی لمبی عمر نہیں پائی۔ سو اس آیت سے ثابت ہو گیا کہ سلسلہ الہامات منقطع نہیں ہو گیا اور میرے آقا حضرت مرزا صاحب ضرور پیغمبر ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیغمبری ختم نہیں ہوئی اگر پیغمبری ختم ہو جاتی تو یہ آیت کبھی نازل نہ ہوتی۔ اے حاسدو ضرور تمہیں ایک دن پچھتانا پڑے گا۔ کارکنان قسمت یہ سب تمہاری تباہی کے سامان کر رہے ہیں۔ آؤ ہوش کرو سمجھ جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ جس سلسلہ کو خدا کا زبردست ہاتھ بنا رہا ہے۔ تم توڑ نہیں سکتے۔

اخیر میں میں شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ عورتوں کے واسطے علیحدہ کالم چھوڑ دیا امید ہے کہ میری تعلیم یافتہ بہنیں ضرور اس کالم کو زینت بخشتی رہیں گی۔

راقمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ۔

جنگ مقدس۔ روئداد مباحثہ مابین حضرت مسیح موعودؑ و عبد اللہ آتھم عیسائی طرفین کی تقریریں درج ہیں قیمت [illegible]

تفسیر سورۃ جمعہ۔ بیان فرمودہ حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ قیمت [illegible]

الذکر مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب جس میں اسماء الٰہی [illegible]

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر سید عبدالحی صاحب عرب کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو حل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے مین بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے - مرزا غلام احمد - قیمت ۱۲

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگوں کی اولاد نہین یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو فکر کی ضرورت نہیں اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کر کے علاج کراوین خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کر دوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرین گے ان کا علاج اندک خرچ دوا لے کر کیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماوین بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر مین دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی

موجد کارخانہ بقای نسل انسانی

مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماران

کارخانہ بوٹ و گرگابی

کام مشین پر ہوتا ہے

ہمنے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ اور گرگابی بنانے کا کارخانہ کہولا ہے۔ ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیان مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہو سکتی ہیں۔ چمڑا عمدہ لگایا جاتا ہے کاریگر تجربہ کار ہیں اور کام نگرانی مین ہوتا ہے جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش طیار کرا سکتے ہین

المشتہر

عبداللہ عبدالرحمن کارخانہ بوٹ و گرگابی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور - ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکے ایڈیٹوریل نہایت اعلیٰ درجہ کی ہیں رائیں اور واقعات نہایت [illegible] اور معقول دی جاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں مین نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے نہ دیکھا ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۸ روپیہ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ - مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام - تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز پیسہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ پرچہ روزانہ اخبار عام ہے - دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین -

مینجر - روزانہ اخبار عام لاہور

عمدہ - مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ وخراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب فرماوین

بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہین اس بہدے کام سے آدمی کی رگین اور پٹھے سست ہو جاتے ہین اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت میں ڈالتی ہے کہ جس سے آدمی گھربار چھوڑ کر نکل جاتے ہین اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آ گھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہین جنکو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکھ کر حال کے دانائوں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی یہی بجلی ولایت سے منگا کر ہزاروں مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلا طیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر یہ تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی گولیاں بھی ارسال کیجاتی ہیں تاکہ خون اور قوت کی کمی پوری اور مرض دور ہو کے مکمل سیٹ (جسمین روغن طلاء برقی روغن بالمش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ تجربہ تعریفات کے ہے معہ محصول درخواست آنے پر فہرست مفت -

ولایت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور ریمن کر اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہین کیونکہ انمیں نہایت مقوی اجزاء مثلاً فولاد کونین - فاسفیٹ - کو کاکس - دامیانہ سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہین ان کے استعمال سے جریان احتلام - سرعت - رقت - ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر مرد کو جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گذرتی ہے ہر ایک شیشی ولایت کی بند شدہ ہے جس پر لکھا ہوا ہے میڈ ان انگلینڈ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو۔ قیمت فی بکس ۴۴ گولی معہ محصولڈاک عمہ

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ - مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گوجرات

عام اخبار

افواہ ہے کہ لندن کی انڈیا کونسل میں بابو آر سی دت صاحب ہندوستانی ممبر مقرر ہوں گے۔

آتش زدگی مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ۔ دوشنبہ واقع ۱۶۔ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کو ۹ بجے شب کے جبکہ ہوا زور شور سے چل رہی تھی۔ بازار بقہ تحصیل مانسہرہ (ہزارہ) یکا یک میں آگ لگی اور تمام بازار میں پھیل گئی۔ ۵ گھنٹہ تک آگ برابر جلتی رہی۔ بعد میں بڑی کوشش سے فرو کی گئی۔ نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ لکھا جاتا ہے۔

آیندہ اجلاس نیشنل کانگریس شہر کلکتہ میں ہوگا

امریکہ کے ایک شہر میں ایک پاگل تار بابو ایک تارگھر میں جا گھسے۔ اصلی تار بابو موجود نہ تھا۔ ہر طرف تاریں دینی شروع کردیں اور احکام جاری کر دئے جن سے فوراً تمام ملک میں کھلبلی مچ گئی۔ مگر جلد پکڑے گئے اور امن ہوگیا۔

مردہ زندہ ہوا محی الدین نامی گاڑی بان قصبہ ہاروی احاطہ بمبئی ۱۴ تاریخ صبح اچانک مر گیا۔ اہل محلہ نے تجہیز و تکفین کا سامان کیا۔ جب غسل دے کر کفن پہنانے لگے تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ لوگ ہکے بکے رہ گئے۔ لوگوں کے دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ میں اس اثنا میں عجیب عجیب قدرت کے مشاہدے دیکھتا رہا ہوں مگر لوگوں کی توجہ اب ادہر ہوچکی تھی۔ یہ اگلے دن آخر مرہی گیا۔

معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح یسوع مسیح پر بھی صلیب پر بے ہوشی کی بیماری طاری ہو گئی تھی۔ پھر ایک دو دن میں اچھے ہوگئے اور آخر کشمیر میں جان بحق ہوئے

مخبر۔ امرت سر لکھتا ہے۔ مسلمانوں کے دو گروہ کثیر تعداد میں ہیں۔ ۶ر۔ اپریل سے آجتک ان میں اشتہار بازی ہو رہی ہے۔ جانبین میں کدورتیں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ حال میں کوچہ ڈیگراں کٹڑہ مہان سنگھ کی ایک مسجد کے متعلق مقدمہ شروع ہوگیا ہے طرفین کا روپیہ عدالت میں ضائع ہو رہا ہے۔ رؤسا ر امرت سر یا انجمن اسلامیہ کے معزز رکن تا حال کوئی قابل اطمینان انتظام نہیں کر سکے۔

طاعون ہفتہ مختتمہ ۱۲۔ جولائی کے اندر طاعون سے ۹۶۷ موتیں ہوئیں۔ احاطہ بمبئی ۲۰۰ ریاست میسور ۵۴۔ پنجاب ۴۰۔ صوبجات متحدہ ۱۳۴ بنگال ۱۴۸۔ برہما (دو ہفتہ کے اندر) ۲۰۰۔

جاپان جاوالی ترکی کونسل کو (جو جاپانی زبان جانتے ہیں۔) سلطان المعظم کا حکم ہوا ہے کہ وہ جاپان میں جاکر مذہبی کونگریس میں شامل ہوں۔

کانسی کے سکے پیسے۔ دھیلے۔ پائیاں۔ اب تانبے کی نہ بنا کریں گی۔ کیونکہ تانبہ کی جگہ کانسی کا رواج ہندوستان میں ہونے والا ہے۔ جس کے پیسے پائیاں دھیلے ٹکسالوں میں بنا کرینگی

زار بڑے محتاط ہوگئے انگریزی بیڑہ روس میں جانے والا تھا زار روس نے اس لئے منع کر دیا آج کل جاہل رعایائے روس کا جوش ہے کہیں ان سے ایسی حرکت نہ ہو جاوے۔ جس سے دونوں سلطنتوں میں کشیدگی واقعہ ہو۔ فی الواقع زار نے بہت اچھا کیا۔

امیر کابل نے جدید شہر جبل السراج میں برقی طاقت پیدا کرنے کو ایک برقی انجینیر بھی منگوایا ہے جو فرنگی ہے۔ یہ طاقت دریا سے پیدا کرینگے۔ اسلحہ و گولہ باردو کے کارخانے کابل سے اٹھا کر جبل السراج میں قائم کریں گے۔

یہ نیا شہر خاص کابل سے شمال کی طرف ۲۵ - ۳۰ میل فاصلے پر ہے یہ عجائبات کا مجموعہ ہوگا۔

مصر میں پھر انگریزوں کے خلاف جوش پھیل رہے ہیں۔ چند عیسائیوں کو زدوکوب کیا گیا ہے۔

مہاراجہ کشمیر کے بلانے پر مہاراجہ بنارس کشمیر آنے والے ہیں اور اپنے ساتھ اپنے ولی عہد کو بھی لاویں گے۔ آپ پشاور اور درہ خیبر کی بھی سیر کریں گے۔

۱۴۔ جنوری کو سرب سورج گرہن ہوگا۔ تبت اور سائبیریا میں یہ کل گرہن صاف نظر آوے گا۔

گورنمنٹ جرمنی اپنے سفیر جنوبی و مغربی ایران میں رکھنے کا انتظام کر رہی ہے۔ یہ بھی اپنی ٹانگ ایشیا میں اڑاتے ہیں۔

حبیبیہ اسکول کابل کے متعلق امیر نے دربار میں بڑی سپیچ دی۔ اور کہا کہ اب تک اس کی کیوں ترقی نہ ہوئی۔ آپنے سرداروں کو تعلیم کی بابت بہت نصیحتیں کیں اور کہا کہ خدا نے چاہا تو یہ اسکول تمام افغانستان کے علوم کا مرکز ہوگا۔

بمبئی والے چاہتے ہیں کہ ابتدائی تعلیم بچوں کو لازمی اور مفت دینی چاہیے کاش تمام انڈیا اس رائے کو تسلیم کرے۔

طہران میں ایک مولوی صاحب قید کئے گئے شاگرد طلبا نے انہیں جبراً چھڑا لیا لیکن کئی طالب علم مارے گئے شہر میں اضطراب تھا وہ اب رفع ہوگیا ہے۔

ملک یمن کے باغیوں کے لئے ستر ہزار نئی فوج ترک جائے گی۔

امیر کابل نے فوج کے سپاہیوں کی چھانٹ کی ہے جو سپاہی بڈھے کمزور کام کرنے والے نہ تھے ان کو نکال کر باہر کیا۔

اسکاٹ لینڈ میں ایک مچھلی کے پیٹ سے دس لاکھ سات ہزار انڈے نکلے۔

پچھلے سال ہندوستان کی ریلوں پر جو حادثے ہوئے۔ ان کی تفصیل اس طرح بتلائی گئی ہے ٹرینوں کے حادثوں سے تین مسافر ہلاک ہوئے اور ایک سو چالیس زخمی ہوئے۔ دیگر حادثوں سے ۵۱۱ ہلاک اور ۷۵۶ زخمی ہوئے۔ ملازمان ریلوی سے ۳۲۳ ہلاک اور ۷۷۵ زخمی ہوئے اور اپنی حماقت اپنی بے احتیاطی یا عمداً کی ذیل میں ۹۲۴ آدمی ہلاک اور ۲۲۰ زخمی ہوئے یہ نہ تو مسافروں سے تھے نہ ملازموں سے۔ گویا کہ کل ۱۳۰۵ آدمی قتل اور ۱۳۹۳ زخمی ہوئے تھے۔

پنجاب میں گورنمنٹ ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کی اسامیوں کا نیا انتظام آخر کار جاری کر دیا گیا ہے کل اٹھائیس اسامیاں ہیں ان میں ۹ ہندوں کے لئے اور ۹ مسلمانوں کے لئے اور تین سکھوں کے لئے اور سات فرنگیوں یا یوریشینوں کے لئے ہیں۔ سب سے زیادہ شرح تنخواہ کی ۴۰۰ روپیہ ماہوار تک قرار دی گئی ہے۔ اس کے متعلق لالہ سندر داس سوری ایم۔ اے ہیں۔ جو لاہور میں سنٹرل ماڈل سکول میں بطور قایم مقام کے کام کرتے ہیں۔ لیکن اصل میں ہائی سکول امرتسر کے ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے ہیں کمترین درجہ تنخواہ کا جو ایک سو روپیہ کا تھا وہ ایک چالیس روپیہ کا قرار دیا گیا ہے اور ترقیوں کی مقدار کم از کم ۲۵ روپے اور زیادہ سے زیادہ ۸۰ روپے قرار دی گئی ہے اس جدید انتظام کی وجہ سے اخراجات مجموعی دو ہزار ماہوار کا اضافہ کیا گیا ہے۔

نہیں شیوہ میرا ہرگز کبھی ہرزہ درائی کا
نوائے دلکش تحقیق حق ہر دم سنا تا ہوں
خدایا بارور کر شاخ نخلِ آرزوئے دل
تیری ہی آبیاری پر میں یہ پودا لگاتا ہوں
یاقوت ۔ مروارید ۔ (مرجان ۔ زہر مہرہ ۔ خطائی ۔ یشب ۔ کہربا ۔ ورق نقرہ ۔ کیوڑہ ۔ گلاب ۔ سیب و صندل وغیرہ وغیرہ کا لاجواب مرکب
موسم گرما کا
مفرح دلکشا
خاص تحفہ
یہ اون قدر دانان ملک کی خواہش کے مطابق تیار کیا گیا ہے ۔ جنکو اپنی برباد شدہ صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے مفرح عنبری کے طفیل واپس ملی ہے ۔ اور جو اس موسم میں بوجہ شدت گرمی مفرح عنبری کا بدل چاہتے ہیں ۔ کیونکہ مفرح کے استعمال کا موقع بسبب گرم ادویہ مثل مشک و زعفران وغیرہ کے ۱۵ اگست کے بعد سے نصف مئی تک ہوتا ہے ۔ البتہ سرد مزاج بلغمی طبیعت کے لوگ ہمیشہ استعمال کر سکتے ہیں ۔ ان کے لئے کوئی حرج نہیں ہے ۔
مفرح دلکشا کا نرخ نامہ حسب ذیل ہے
قیمت ایک ڈبیہ تین روپے (۳)
قیمت تین ڈبیہ آٹھ روپے (۸)
قیمت چھ ڈبیہ پندرہ روپے (۱۵)
قیمت ایک درجن ستائیس روپے (۲۷)
وزن فی ڈبیہ ۵ تولہ خوراک ۳ ماشہ محصول ڈاک بذمہ خریدار ۔
مفرح دلکشا
المشتہر
حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا
کارخانہ رفیق الصحت لاہور
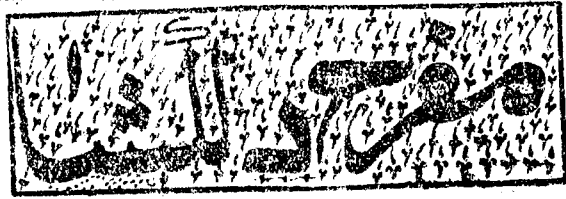
ایجہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۲ — نمبر ۲

۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۹ اگست ۱۹۰۶ع

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — عسہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہوگا — ہے

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہوگا — للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ جو چھپا

تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُنسے بحساب مابعد لیجاویگی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دیجاویگی روپیہ رسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

توکل ۔۔ علی اللہ ۔۔ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست — بادهٔ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد هست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مهر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواهد شدن
هست او خیر الرسل خیر الانام — هر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم هر آبے که هست — زو شده سیراب سیرابے که هست
آنچه ما را وحی و ایمائے بود — آن نه از خود از همان جائے بود
ما ازو یابیم هر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — هرچه زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرهائے معاد — هرچه گفت آن مرسل رب العباد
آن همه از حضرت عزت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات انبیاء حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات رسل بیقین — آنچه در قرآن بیانش بالیقین
بر همه ایشان ما ایمان ماست — هر که انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندوں کے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح
۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۹ اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

یکم اگست ۱۹۰۶ء ۔ دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے پھر الہام ہوا ۔

اِنّی اُحافظ کل من فی الدار

ترجمہ ۔ میں حفاظت کرنیوالا ہوں اُن سب کی جو دار میں ہیں ۔

(۲) ۔ اَرَدْتُ اَنْ استخلف فخلقتُ آدم

ترجمہ ۔ میں نے چاہا کہ خلیفہ بناؤں پس میں نے آدم کو خلیفہ بنایا ۔

۵ ۔ اگست ۰۶ء ۔ دن کیوقت یکدفعہ نصف حصۂ اسفل بدن کا حرکت سے معطل ہوگیا اور ایک قدم اٹھانا مشکل تھا اور سخت درد ہوتی تھی خیال گزرا کہ یہ فالج کی قسم نہ ہو تب دُعا کی گئی تو الہام ہوا

(۱) ان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر

(۲) ان اللّٰہ لا یخزی المومنین

ترجمہ ۔ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور خدا مومنوں کو رسوا نہیں کرتا ۔

اور ابھی صبح نہیں ہوئی تھی ۔ کہ خارق عادت طور پر صحّت کلی ہوگئی ۔

فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک ۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس کی طبیعت اس ہفتہ میں علیل رہی ۔ مگر اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت آرام ہے

اس ہفتہ میں ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب و برادر محبوب عالم صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی ومیاں نبی بخش صاحب و محمد علی اشرف صاحب لاہور سے و میر حامد شاہ صاحب سیال کوٹ سے اور بعض دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔

میر حامد شاہ صاحب ۔ کتبہ سیال کوٹ سے لائے جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی قبر پر نصب کیا جائے گا ۔ اس پر حضرت مسیح موعود کی تصنیف کردہ نظم درج ہے ۔

مدرسہ تعلیم الاسلام ۴ ۔ اگست ۱۹۰۶ء بروز شنبہ کھل گیا ۔ مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر ماسٹر عبد الرحیم صاحب وغیرہ دیگر استاد صاحبان اور اکثر طلبار جو ایام رخصت میں باہر گئے ہوئے تھے واپس آگئے ۔ بعض طلبار تا حال واپس نہیں آئے ان کے والدین کو چاہیئے کہ بہت جلد ان کو قادیان روانہ کر دیں تاکہ ان کی تعلیم کے کام میں حرج نہ ہو امتحان کے دن بہت قریب آرہے ہیں ۔

مولوی احمد نور صاحب شاگرد مولوی عبد اللطیف صاحب اپنی شادی کی تقریب پر جہلم تشریف لے گئے ہیں ۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اور مفتی فضل الرحمن صاحب مولوی احمد نور کے ساتھ گئے ہیں ۔

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب بدر ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مجلس ناظم التعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کل روپیہ بورڈنگ کے طلبار کا بجائے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے نام کے ہیڈ ماسٹر مدرسہ کے نام آیا کرے اور ہیڈ ماسٹر یہ روپیہ حضرت مولوی نور الدین کے پاس جمع کرا دیا کرے اور حسب ضرورت مولوی صاحب موصوف سے روپے لے کر خرچ کیا جایا کرے ۔ آپ از راہ مہربانی بذریعہ اخبار اس نئے انتظام سے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبار کے سرپرستوں کو مطلع کر دیں تا وہ آئندہ ہیڈ ماسٹر کے نام روپیہ بھیجا کریں ۔

شیر علی ۔ ہیڈ ماسٹر ۔ عفی اللہ عنہ ۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے ملسکتی ہیں

تحفۃ المومنین ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴/
اعلام الناس ۔ " " " ۳/
سواء السبیل ۔ " " " ۱۰/
کشف الالتباس ۔ " " " /
ایقاظ النائمین ۔ " " " ۸/
موعظت ۔ " " " ۱/۲
صیانۃ الناس ۔ " " " ۱۰/
سر الشہادتین ۔ " " " ۱/
الفرقان ۔ " " " ۲/
قول الصیخابالی ۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱/
عاقبۃ المکذبین ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۱/
السر المکتوم ۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵/
رویا ئے ۔ " " " ۴/
شہادت ثانی حصہ اول دوم " ۴/
مجموعہ الوسواس حصہ اول و دوم ۔ سواء السبیل حصہ اول مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۲/
اعجاز احمدی مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۱/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی و مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب بدر زاد عنایتکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ چند اشعار مین نے تصنیف کئے ہین امید کہ آپ کے اخبار صداقت آثار مین بعد اصلاح شائع فرماکر ممنون و مشکور فرمائین گے۔

اشعار مدحیہ در شان امام زمان سلمہ الرحمان

تاثیر کیا ہی میرزا تیرے سخن مین ہے
آب حیات تیرے ہی گویا دہن مین ہے
تشبیہ کس سے دُوں دُرِ دندان کو تیرے
اب قدر ایک ذرہ نہ دُرِ عدن مین ہے
جو لوگ تیرے در پہ ہیں کہتے ہین راتدن
یہ کیسی جا ہے اس کی نہ لذت وطن میں ہے
ہندوستان کا رتبہ بڑہا تیرے فیض سے
اب اُس کو فخر سارے زمین و زمن مین ہی
حاضر ہین تیرے در پہ ہر اک فن کے استاد
اب قادیان کو ناز ہر اک علم و فن میں ہے
تیرا وجود راہ ہدایت کا ہے چراغ
نورِ نبی کا ظہور تیرے پاک تن میں ہے
وحدت کے باغ کا تو عجب ایک پہول ہے
مانند تیرے گل نہیں باغ و چمن مین ہے
کس طرح تجہ کو دیکہوں یہی فکر ہے مجہے
ہے زر نہ میرے پاس نہ طاقت بدن میں ہی
جو خاکپائے خادم مہدی ہے بالیقین
اس کا بھی ذکر ہوتا ہر اک انجمن مین ہے

عریضہ نیاز
سید رسول بخش احمدی۔ المتخلص خاکپا۔ مدرس مدرسہ کیرنگ
ضلع پوری (اوڑیسہ)

دُعا مدد۔ برادرم محمد اکرم صاحب از جانگیر پال اپنے لڑکے غلام احمد کے واسطے صحت کے لئے دعا کی درخواست احباب احمدیہ کی خدمت مین کرتے ہین۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے ملسکتی ہین

ڈائری
القول الطیب

فرمایا۔ میرے ساتھ عادت اللہ یہ ہے کہ جب میں کسی امر کے واسطے توجہ کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں تو اگر وہ توجہ اپنے کمال کو پہنچ جائے اور دُعا اپنے انتہائی نقطے کو حاصل کرے۔ تب ضرور اس کے متعلق کچہ اطلاع دیجاتی ہے۔ اس مین شک نہین کہ جب انسان خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اکثر خدا تعالیٰ اپنے بندہ کی دُعا قبول کرتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ خدا تعالیٰ اپنی بات منواتا ہے۔ دو دوستوں کی آپس مین دوستی کے قائم رہنے کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ کبھی اس نے اُس کی بات مان لی اور کبھی اُس نے اِس کی بات مان لی ایسا نہیں ہوسکتا کہ ہمیشہ ایک ہی دوسرے کی بات مانتا رہے اور وہ اپنی بات کبھی نہ منوائے۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ ہمیشہ اس کی دعا قبول ہوتی رہے اور اسی کی خواہش پوری ہوتی رہے۔ وہ بڑی غلطی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے قرآن شریف میں دو آیتین نازل فرمائی ہیں۔ ایک میں فرمایا ہے۔ **ادعونی استجب لکم**۔ تم دعا مانگو۔ میں تمہیں جواب دوں گا دوسری آیت مین فرمایا ہے۔ **ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع**۔ الخ۔ یعنی ضرور ہے تمپر قسما قسم کے ابتلا پڑیں اور امتحان آئیں اور آزمائشین کی جادین تاکہ تم انعام حاصل کرنیکے مستحق ٹھہرو۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے۔ لیکن جو لوگ استقامت اختیار کرتے ہین خدا ان کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ دعا کے بعد کامیابی اپنی خواہش کے مطابق ہو یا مصلحت الٰہی کوئی دوسری صورت پیدا کردے ہر حال میں دعا کا جواب ضرور خدا تعالیٰ کی طرف سے مل جاتا ہے۔ ہمنے کبھی نہین دیکہا کہ دعا کے واسطے اس کی حد تک جو ضروری ہے تضرع کی جاوے اور پہر جواب نہ ملے۔

گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ خوف الٰہی دل میں پیدا ہو۔ بغیر اس کے انسان گناہوں سے بچ نہین سکتا اور خوف بغیر معرفت کے پیدا نہیں ہوسکتا جب کسی کے سر پر ننگی تلوار لٹک رہی ہو اور اس کو یقین ہو کہ اگر فلاں کام مین کروں گا تو یہ تلوار میرے سر مین لگے گی پہر وہ کس طرح وہ کام کرسکتا ہے۔ اس کو یقین ہے۔ کہ وہ تلوار اس کو دُکہ دے گی۔ اس قسم کا یقین اگر خدا تعالیٰ پر ہو اور اس کی عظمت اور اس کا جلال اس کے دل میں گہر کر جائے۔ تو کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ بدی کا ارتکاب کرے۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنت نہین کہ وہ انسان کی طرح کسی کو اپنا چہرہ دکہائے بلکہ وہ زبردست نشانات کے ساتھ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے جب ۴ - اپریل کا زلزلہ آیا۔ تو ہمارے عزیز محمد اسماعیل میڈیکل کالج مین پڑہتے تھے وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے کالج میں ایک لڑکا دہریہ تہا۔ جب زلزلہ آیا۔ تو وہ بھی رام رام پکارنے لگا۔ لیکن جب زلزلہ گذر گیا اور ہوش ٹھکانے لگے۔ تو پہر کہنے لگا۔ کہ مجہ سے غلطی ہوئی ہے کہ میں نے رام رام کہا۔ خدا تعالیٰ کے اقتداری نشانات اس کی ہستی کا ثبوت دے دیتے ہین۔ خدا تعالیٰ نے ہم کو خبر دی ہے کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ دن دنیا کے واسطے ایک غیر معمولی دن ہوگا جس سے لوگ جان لیں گے۔ کہ خدا موجود ہے۔ لوگ شیطانی خیالات مین ایسے بڑہے ہوئے ہیں کہ ایک قدم پیچہے نہیں ہٹانا چاہتے مگر خدا تعالیٰ جب چاہتا ہے تو وہ ایسی ہیبت ڈالدیتا ہے کہ لوگ تمام بدیوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جب تک خدا کسی کو نہ کھینچے وہ کس طرح کھینچا جاسکتا ہے ہمارا بھروسہ تو صرف خدا پر ہے وہ قوم جو ہم کو کافر کہتی ہے۔ اس سے ہم امید ہی کیا کر سکتے ہین۔ خدا ہی سچا بادشاہ اور سچا حکمران ہے جب تک کہ آسمان پر کچہ نہین ہوتا زمین پر کچہ نہیں ہوسکتا۔

فرمایا۔ طبیب کے واسطے بہی مناسب ہے۔ کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے۔ کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ مین ہے خدا تعالیٰ نے اس کو حرام نہین کیا کہ تم حیلہ کرو اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر کرنا ضروری امر ہے۔ لیکن یاد رکہو کہ مؤثر حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اسی کے فضل سے سب کچہ ہوسکتا ہے۔ بیماری کیوقت چاہئے کہ انسان دوا بھی کرے اور دعا بھی کرے بعض وقت اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ الہام یا خواب بتلا دیتا ہی اور اس طرح دعا کرنیوالا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہی کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج بتلا دیتا ہے یہ اس کا فضل ہے۔

یکم اگست ۱۹۰۶ء۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب جن کی بیوی کل شام کو فوت ہو چکی ہے۔ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حافظ صاحب کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ آپ پر اپنی بیوی کے مرنے کا بہت صدمہ ہوا ہے۔ اب آپ صبر کریں تاکہ آپ کے واسطے ثواب ہو۔ آپ نے اپنی بیوی کی خدمت بہت کی ہے باوجود اس معذوری کے کہ آپ نابینا ہیں آپ نے خدمت کا حق ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا اجر ہے۔ مرنا تو سب کے واسطے مقدر ہے۔ آخر ایک نہ ایک دن سب کے ساتھ یہی حال ہونیوالا ہے مگر غربت کے ساتھ بے شر ہو کر مسکینی اور عاجزی میں جو لوگ مرتے ہیں۔ ان کی پیشوائی کے واسطے گویا بہشت آگے آتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ نے لعزر کے متعلق بیان کیا ہے

لعزر والا واقعہ ہم اس جگہ انجیل میں سے نقل کر دیتے ہیں اور وہ اس طرح سے ہے۔

"ایک دولت مند تھا جو لال اور مہین کپڑے پہنتا اور روز روز شان و شوکت سے عیش کرتا تھا اور لعزر نام ایک غریب آدمی جو ناسوروں سے بھرا تھا۔ جسے اس کی ڈیوڑھی پر ڈال جاتے تھے اور وہ آرزو رکھتا تھا کہ ان ٹکڑوں سے جو دولتمند کی میز سے گرتے تھے اپنا پیٹ بھرے بلکہ کتے آ کے اس کے گھاؤ چاٹتے تھے اور ایسا ہوا کہ وہ غریب مر گیا اور فرشتوں نے اسے لے جا کے ابراہام کی گود میں رکھا اور دولت مند بھی مؤا اور گاڑا گیا اس نے دوزخ کے درمیان عذاب میں ہو کے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور ابراہام کو دور سے دیکھا اور اس کی گود میں لعزر کو۔ اور اس نے پکار کے کہا کہ اے باپ ابراہام مجھ پر رحم کر اور لعزر کو بھیج کہ اپنی انگلی کا سرا پانی سے بھگو کے میری زبان ٹھنڈی کرے کیونکہ میں اس لَو میں تڑپتا ہوں۔ تب ابراہام نے کہا کہ اے بیٹے یاد رکھ کہ تو اپنی زندگی میں اپنی چیزیں لے چکا اور لعزر بُری چیزیں۔ سو اب وہ تسلی پاتا ہے اور تو تڑپتا ہے اور ان سب کے سوا ہمارے تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا ٹھہرا گیا ہے۔ ایسا کہ جو یہاں سے تمہارے پاس جایا چاہیں نہ جا سکیں اور نہ وے لوگ جو وہاں ہیں۔ اس پار ہمارے پاس آ سکتے تب اس نے کہا پس اے پدر میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو اسے میرے باپ کے گھر بھیج۔ کیونکہ میرے پانچ بھائی ہیں۔ تاکہ ان پر گواہی دیں۔ ایسا نہ ہو کہ وے بھی اس عذاب کی جگہ میں آویں۔ ابراہام نے اسے کہا کہ ان کے پاس موسیٰ اور انبیا ہیں چاہئے کہ وے ان کی سنیں۔ اس نے کہا نہیں اے باپ ابراہام پر اگر کوئی مُردوں میں سے ان کے پاس جاوے وے توبہ کریں گے۔ اس نے اسے کہا کہ جب وے موسیٰ اور نبیوں کی نہ سنتے۔ تو اگر مُردوں میں سے کوئی اٹھے۔ تو اس کی نہ مانیں گے۔"

نماز میں دعا نماز کے اندر اپنی زبان میں دعا مانگنی چاہئے کیوں کہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے پورا جوش پیدا ہوتا ہے۔ سورۂ فاتحہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے وہ اسی طرح عربی زبان میں پڑھنا چاہئے اور قرآن شریف کا حصہ جو اس کے بعد پڑھا جاتا ہے وہ بھی عربی زبان میں ہی پڑھنا چاہئے اور اس کے بعد مقررہ دعائیں اور تسبیح بھی اسی طرح عربی زبان میں پڑھنی چاہئیں۔ لیکن ان سب کا ترجمہ سیکھ لینا چاہئے اور ان کے علاوہ پھر اپنی زبان میں دعائیں مانگنی چاہئیں تاکہ حضور دل پیدا ہو جاوے۔ کیوں کہ جس نماز میں حضور دل نہیں وہ نماز نہیں آج کل لوگوں کی عادت ہے کہ نماز تو ٹھونگے دار پڑھ لیتے ہیں جلدی جلدی نماز کو ادا کر لیتے ہیں جیسا کہ کوئی بیگار ہوتی ہے۔ پھر پیچھے سے لمبی لمبی دعائیں مانگنا شروع کرتے ہیں یہ بدعت ہے۔ حدیث شریف میں کسی جگہ اس کا ذکر نہیں آیا کہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پھر دعا کی جاوے۔ نادان لوگ نماز کو تو ٹیکس جانتے ہیں اور دعا کو اس سے علیحدہ کرتے ہیں نماز خود دعا ہے۔ دین و دنیا کے تمام مشکلات کے واسطے اور ہر ایک مصیبت کے وقت انسان کو نماز کے اندر دعائیں مانگنی چاہئیں۔ نماز کے اندر ہر موقعہ پر دعا کی جا سکتی ہے۔ رکوع میں بعد تسبیح۔ سجدہ میں بعد تسبیح۔ التحیات کے بعد۔ کھڑے ہو کر رکوع کے بعد۔ بہت دعائیں کرو تاکہ مالا مال ہو جاؤ۔ چاہئے کہ دعا کے واسطے روح پانی کی طرح بہ جاوے۔ ایسی دعا دل کو پاک و صاف کر دیتی ہے۔ یہ دعا میسر آوے تو پھر خواہ انسان چار پہر تک دعا میں کھڑا رہے گناہوں کی گرفتاری سے بچنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں مانگنی چاہئیں۔ دعا ایک علاج ہے۔ جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے۔ بعض نادان لوگ خیال کرتے ہیں کہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یہ غلط خیال ہے۔ ایسے لوگوں کی نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی ہے۔

مرتد ڈاکٹر

اخویم مولانا مولوی مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ متکلف خدمت ہوں کہ براہ مہربانی چند سطور درج اخبار صداقت آثار فرما کر مشکور فرما دیں۔

۱۔ ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد پندرہ یوم سے بسی کے شفاخانہ میں مامور ہے بسی میں آتے ہی اس نے بڑا شور و شر برپا کیا لمبے لمبے لیکچر حضرت اقدس کی مخالفت میں بیان کرنے شروع کئے۔ لوگوں کو اپنے رسالے دکھلائے اور زبانی اپنے عقائد بیان کئے اور مسجد میں امامت کرانے لگے جس کا نتیجہ یہ سنا گیا کہ وہ۔

لوگوں نے تقریباً دس یوم کے بعد ڈاکٹر صاحب کو تنگ کیا بدیں وجہ کہ آپ صریح طور پر رسالت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بایں طرز انکاری ہیں کہ بغیر وسیلت آن حضرت کے نجات مل سکتی ہے۔ جس کا جواب ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ دیا کہ جب میں مرزا صاحب کی مخالفت میں تحریریں لکھ رہا تھا۔ مخالفت نے مجھے اس امر پر توجہ نہ کرنے دی اور یہ غلطی واقعی مجھ سے ہوئی میرا نجات کی نسبت یہ عقیدہ نہیں ہے۔ جو میں نے اپنے رسالہ جات میں شائع کیا ہے۔ عجیب عقائد ہیں جو نت نئے گھڑے جاتے ہیں۔

اب میں نجات کے بارے میں سابقہ تحریر کے برخلاف لکھ رہا ہوں ڈاکٹر صاحب کو چاہئے کہ وہ پورا زور لگا دیں اور جس طرح چاہیں مرزا صاحب اور ان کے سلسلہ کے برخلاف تحریریں لکھیں مگر وہ اچھی طرح یاد رکھیں کہ تھوڑے دنوں میں انہیں سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور اب تو آں حضرت سے انکاری ہیں اگر اب بھی نفس ایسے فروخت نہ ہوئیں تو بہتر ہے کہ خدا سے انکاری ہوں مگر سلسلہ الٰہی اور ربانی سلسلہ کو کچھ بگاڑ نہیں سکتے افسوس کرتا ہوں ڈاکٹر صاحب کے ان عقائد پر کہ بوجہ نفس فروخت ہونے کے مرزا صاحب کے مخالف ہوئے اور مرزا صاحب کی مخالفت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور اب چند وجوہات سے اپنے نئے عقیدہ نجات کو بدل ڈالا ہے ناظرین غور فرما دیں کہ یہ لیاقت اور قابلیت اور دیانت ڈاکٹر صاحب میں موجود ہے۔ جس پر ملہم ہونے کا دعویٰ اور ڈاکٹر صاحب کے لمبے لمبے لیکچروں کا یہ اثر ہوا کہ جب سے قصبہ بسی میں آئے جہاں حضرت اقدس کا ذکر اذکار بہت کم تھا وہاں بہت سے لوگ تحقیق کے درپے ہو گئے چنانچہ آج ہی ایک شخص برکت اللہ ہیں ہو کر ہندو تھے حضرت اقدس کی خدمت میں بیعت کا خط لکھا ہے ڈاکٹر صاحب کے ہم نہایت مشکور ہیں کہ ان کی اس تحریر سے سلسلہ حقہ کا عمدہ تائید ہوتی ہے اور امید ہے کہ عنقریب بہت سی نیک روحیں جلد سے حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہوں۔ اب ڈاکٹر صاحب قیاس کریں کہ ان کا دعویٰ دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنا کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے۔ خاکسار قدرت اللہ۔ سنوری۔

درس قرآن

سُورۃ الفلق

اس سورہ شریف کی تفسیر سے پہلے اس امر کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سورہ کے شانِ نزول میں بعض مفسروں نے یہ بیان کیا ہے کہ کسی یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا اور اس قسم کے جادوگروں کے شر سے محفوظ رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی۔

اس واقعہ کو اگر احادیث میں دیکھا جائے اول تو اس حدیث کا راوی صرف ایک شخص ہے یعنی ہشام حالانکہ اتنے بڑے واقعہ کے واسطے ضروری تھا کہ کوئی دو صاحب بھی اس کا ذکر کرتے۔ دوم اگر یہ واقعہ صحیح بھی ہو تو اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت پر اس جادو کا کچھ اثر ہو گیا تھا۔ یا آنحضرت نے ان جادو کرنیوالے لوگوں کا کچھ پیچھا کیا تھا یا ان کو گرفتار کیا تھا۔

اسمیں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں اس قسم کے آدمی ہوا کرتے ہیں جن کا یہ پیشہ ہوا کرتا ہے کہ وہ لوگوں پر جادو کیا کریں۔ اور یہ لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو خفیہ سازشوں اور شرارتوں کے ذریعہ سے لوگوں کو سزا دیتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص ان کے پاس آیا ہے اور وہ ایک دوسرے شخص کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے۔ اسواسطے ان کے پاس اپنی یہ خواہش لاتا ہے کہ میرا دشمن مرجائے یا کسی سخت بیماری میں مبتلا ہوجائے یا مجنون ہوجائے۔ تو وہ اس شخص کو ویسے ہی کوئی تعویذ سا بنا دیں گے یا کوئی تاگا گرہ میں ڈال کر دینگے اور کہدیں گے کہ یہ کسی طرح اپنے دشمن کو کھلاؤ یا اسکے گھر ڈالدو یا اور کوئی بات اس قسم کی بتلادیں گے۔ لیکن درحقیقت یہ صرف ایک ظاہری بات اس شخص کو دھوکھا دینے والی ہوگی اور خفیہ طور پر وہ اس کے دشمن کو کسی دوائی کے ذریعہ سے بیمار کرنے یا مجنون کرنے یا ہلاک کرنے پر کمر باندھیں گے اور کسی نہ کسی حیلہ سے اس کام کو پورا کر کے اپنے جادوگر ہونے کا لوگوں کو یقین دلائیں گے۔

دوسرے قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو توجہ کے ذریعہ سے اس معاملہ میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور دوسروں کو دکھ دینے کے درپے رہتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ بھی ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہے ہیں اور آجکل اس گروہ کی ایک بڑی جماعت امریکہ میں موجود ہے۔ ان کا مطلب بھی سوائے شرارت کے اور کچھ نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے پیشہ کو مخفی رکھتے ہیں ورنہ گورنمنٹ ایسے لوگوں کو ہر جگہ گرفتار کر کے سزا دیتی ہے ایسے لوگوں کی شرارتوں سے بچنے کے واسطے انسان کو چاہیئے کہ ہمیشہ ہوشیار رہے اور ہوشیاری کا سب سے عمدہ اور اعلیٰ طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں انکی شرارت سے پناہ مانگی جائے۔

اس سورہ شریف سے پہلے سورہ اخلاص ہے جسمیں اللہ تعالیٰ کی توحید کا تذکرہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ان دو سورتوں میں اس فیضان کا تذکرہ ہے جو اللہ تعالیٰ کیطرف سے انسان پر وارد ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر نہ ہونے کی ایک ظاہر دلیل یہ ہے کہ آنحضرت کو مسحور کہنا تو قرآن شریف میں کفار کا قول کہا ہے جو کہ جھوٹا قول ہے اور نیز خدا تعالیٰ کا کلام ہے واللہ یعصمك من الناس پھر کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی یہودی کا جادو آنحضرت پر چل جاتا۔

اسجگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ بیماری کے وقت بیمار کے حق میں دعا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے استفاذ کرنا طریق سنت ہے۔ دوا کرنا بھی ضروری ہے مگر اس کے ساتھ دعا بھی چاہیئے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ قال ابن عباس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا من الاوجاع کلھا والحمی ھذا الدعاء بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار و شر حر النار۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ تمام دردوں اور بخار کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو کریم ہے خدا عظیم کی پناہ مانگتا ہوں رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

اسطرح خدا تعالیٰ کے حضور میں پناہ مانگنے کی دعائیں بہت سی احادیث میں وارد ہیں جنمیں سے بعض معہ ترجمہ اس جگہ نقل کیجاتی ہیں۔

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ
پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی عزت اور قدرت کی اس چیز کی بدی
مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ سبعًا بِسْمِ اللّٰهِ
جو پاتا ہوں اور ڈرتا ہوں میں (سات بار کہو) اللہ کے نام سے
اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ
منتر پڑھتا ہوں کہ تجھ پر ہر چیز سے جو ایذا دے تجھکو بدی سے
كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ یَشْفِیْكَ
ہر جان کے اور آنکھ سے حسد کرنیوالے کی اور شفا دے تجھکو
بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ اُعِیْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ
اللہ کے نام سے منتر پڑھتا ہوں تجھ پر پناہ میں دیتا ہوں میں تم دونوں کو
التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ
اللہ کے کلموں کی جو پوری ہیں بدی سے ہر شیطان اور جانور ایذا دینے
كُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ
والے کی اور ہر آنکھ نظر لگانے والی کی سے مانگتا ہوں اللہ عظمت
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَشْفِیَكَ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِیْرِ
والے سے جو صاحب ہے عرش بڑے کا کہ شفا دے تجھکو۔ ساتھ نام اللہ بڑائی
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ
والے کے پناہ چاہتا ہوں اللہ کی جو عظمت والا ہے بدی سے ہر رگ جوش
وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ
مارنیوالی کے اور بدی سے دوزخ کی گرمی کے۔ رب ہمارا اللہ ہے جو
فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَاءِ
آسمان میں ہے پاک ہے نام تیرا حکم ہے تیرا آسمان اور
وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ
زمین میں جسطرح ہے رحمت تیری آسمان میں پس کر رحمت
رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا
اپنی زمین میں بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور چوک
اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ
ہماری تو ہے صاحب پاکوں کا اتار رحمت اپنی رحمت میں سے
رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰی هٰذَا
اور شفا اپنی شفا میں سے اس بیماری پر
الْوَجَعِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ یَنْكَأُ لَكَ
اے اللہ شفا دے اپنے بندے کو کہ زخمی کرے تیرے
عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ لَكَ اِلٰی جَنَازَةٍ اَللّٰهُمَّ
راہ میں دشمن کو اور چلے تیرے واسطے ساتھ کسی جنازہ کے اے اللہ
اَحْیِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ
جلا تو مجھکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میرے واسطے اور مار مجھکو
اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
جسوقت ہو موت بہتر واسطے میرے۔ اے اللہ تیری پناہ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ
مانگتا ہوں بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور برے
وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
فیصلہ سے اور دشمنوں کو خوش ہونے سے۔ اے اللہ تحقیق میں پناہ چاہتا ہوں
مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ
غم سے اور ناتوانی اور سستی سے اور نامردی اور بخل سے اور قرض کے بوجھ
وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ۔

بسم اللہ

درس قرآن شریف تفسیر سورۃ الفلق پارہ ۳۰ رکوع ۳۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ

کہہ میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ رب صبح کے اس چیز کے شر سے جو پیدا کیا ہے اور شر اندھیرا کرنے والے کے سے جبکہ چھپ جاوے

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۙ

و شر پھونکنے والیوں کے سے گرہوں میں اور شر حسد کرنے والے کے سے جبکہ حسد کرے

بامحاورہ تفسیری ترجمہ اسطرح سے دعا مانگ میں اپنے اُس پروردگار کے حضور میں پناہ گیر ہوتا ہوں جو اندھیرے کو دور کرکے صبح کی روشنی پیدا کرتا ہے اس کے حضور میں پناہ گیر ہوتا ہوں اُن تمام چیزوں کی بدی سے جو پیدا ہوئی ہیں۔ اور اندھیرا کرنیوالے کی شرارت جبکہ وہ چھپ جاوے اور انکی شرارت سے جو گرہوں میں پھونکیں دیکر مخلوق الٰہی کو دکھ دینے کے درپے رہتے ہیں اور حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد پر کمر باندھے۔

یہ سورہ شریف مدنی ہے یعنی مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تھی۔ اسمیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد پانچ آیتیں ہیں اور تیئیس ۲۳ کلمے ہیں اور تہتر ۷۳ حروف ہیں

فلق۔ اس چیز کو کہتے ہیں جو کہ پھٹ کر پیدا ہو جیسا کہ دانہ جو کہ زمین میں بویا جاتا ہے اور جب اس کو نمی پہونچتی ہے تو وہ پھٹ جاتا ہے اور اسمیں سے ایک بڑا درخت پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی فلق صبح کو بھی کہتے ہیں کہ رات کی تاریکی پھٹ جاتی ہے اور اسمیں سے صبح کی روشنی نمودار ہوتی ہے۔ زجاج کا قول ہے الفلق الصبح۔ لان اللیل ینفلق عنہ الصبح و یفرق۔ فعل بمعنے مفعول۔ فلق صبح کو کہتے ہیں کیونکہ رات سے صبح نکلتی ہے اور جدا ہوتی ہے۔ اسجگہ فعل مفعول کے معنوں میں آیا ہے۔ اسکی مثال ہے ھو ابین من فلق الصبح۔ ایسا ہی قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کی صفات میں بیان ہوا ہے کہ وہ فالق الاصباح ہے رات کے وقت جب تمام دنیا پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو بادشاہ اور سپاہی امیر اور غریب سب برابر ہو جاتے ہیں۔ تاریکی میں تمیز نہیں ہوسکتی کہ دشمن کون ہے اور دوست کون ہے کونسی چیز مفید ہے اور کونسی چیز ضرر دینے والی ہے لیکن جب صبح کی روشنی نمودار ہوتی ہے تو انسان

اور اس چیز سے مجھے فائدہ حاصل ہوسکتا ہے اور اس سے نقصان کا احتمال ہوسکتا ہے گویا اسمیں انسان اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے کہ اے پروردگار اگرچہ ہم اپنی نادانی اور بے علمی اور گناہگاری کے سبب ایک ظلمت اور تاریکی در تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن تیری وہ ذات ہے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دیتی ہے اور روشنی اور نور پیدا کرکے دکھ دینے والی چیزوں سے انسان کو بچانے والا تو ہی ہے پس تو ہی ہم پر رحم فرما کیونکہ تیرے حضور میں ہم تمام تاریکیوں کے شر سے پناہ گزین ہوتے ہیں

قال الراغب فی لغات القرآن۔ الفلق شق الشئ ابانت بعضہ عن بعض یقال فلقتہ فانفلق۔ قال تعالیٰ فالق الاصباح وقال فالق الحب والنوی وقال فاوحینا الی موسی ان اضرب بعصاک البحر فانفلق وقولہ تعالیٰ قل اعوذ برب الفلق الفلق بالتحریک قیل ھو ضوء الصبح والانارتہ والمعنیٰ قل یا محمد اطلب اعتصم وامتنع برب الصبح وخالقہ ومدبرہ ومطلعہ متی شاء علیٰ ما یریٰ من الصلاح فیہ ویقال ھو الخلق کلہ لانھم ینفلقون بالخروج من اصلاب الاباء وارحام الامہات کما ینفلق الحب من النبات ویقال الفلق ما ینفلق عن الشئ وھو یعم جمیع المسکنات لانہ جل شانہ فلق ظلمۃ عدمھا بنور ایجادھا

ترجمہ۔ فلق کسی شئے کے پھٹنے کو یا بعض سے بعض کو جدا کرنے کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ عربی میں کہتے ہیں فلقتہ فانفلق یعنے اسے پھاڑا پس وہ پھٹ گیا۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فالق الاصباح صبح کا پھاڑنیوالا ظاہر کرنیوالا۔ نمودار کرنیوالا اور ایسا ہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فالق الحب والنوی دانے اور گٹھلی کے پھاڑنے والا اور اُن سے درخت بنانیوالا اور ایسا ہی قرآن شریف میں آیا ہے فاوحینا الی موسی ان اضرب بعصاک البحر فانفلق۔ پس ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ اپنی جماعت کو دریا میں لے چل پس وہ دریا پھٹ گیا اور جماعت کے واسطے راستہ ہوگیا اور لشکر صاف نکل گیا۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے قل اعوذ برب الفلق کہ میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ پروردگار فلق کے اس جگہ لفظ فلق حرف لؔ کی زبر کے ساتھ ہے اور اس کے معنے ہیں صبح کی روشنی اور اس کا چمکنا اور

اس کے یہ معنے ہیں کہ اے مخاطب حفاظت طلب کر اور پناہ مانگ اُس رب کے حضور میں جو صبح کا رب اور خالق اور مدبر ہے اور اس کے چڑھانیوالا ہے جب چاہے اور جس کے لئے اسمیں صلاحیت دیکھے۔ اور بعض کا قول ہے کہ اسجگہ فلق سے مراد تمام مخلوقات سے ہی کیونکہ وہ سب کا سب مذکر کے اصلاب سے اور مونث کے ارحام سے نکلے ہیں۔ ایسا ہی دانہ پھٹتا ہے تو اس سے سبزی نکلتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ فلق وہ ہے جو کسی شئے سے پھٹ کر جدا ہوتی ہے اور یہ عام ہے تمام مخلوقات پر کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے عدم کی ظلمت کو پھاڑ کر اس کو وجود کی روشنی میں لاتا ہے۔

اور فلق کے ذکر کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو ذات صفحہ عالم سے ان ظلمات اور تاریکیوں کو محو کرنے اور مٹا دینے پر تام قدرت رکھتی ہے اسے یہ بھی طاقت اور قدرت ہے کہ جو شخص عاجزی کے ساتھ اسکی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے پناہ جو ہوتا ہے وہ اس کے تمام خوف اور دہشت کو دور کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں صبح کا طلوع ہونا آغاز فرحت و سرور کی مثال ہے کہ جسطرح آدمی تمام رات طلوع فجر کا انتظار کرتا ہے اسیطرح خائف و عائذ نجاح و فلاح کے طلوع صبح کا انتظار کرتے ہیں۔ بہر تقدیر خدا تعالیٰ کے حضور پناہ مانگنی چاہئے تمام مخلوق کی برائی سے۔ موذی آدمی جن درندے وحشی جانور سانپ بچھو وغیرہ سے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب اس سورہ شریف کے عجائب فوائد میں بیان کرتے ہیں کہ ایکدفعہ لاہور میں ایک شخص نے مجھے کہا کہ آپ میرے ساتھ چلیں کچھ کام ہے۔ چنانچہ وہ مجھے مسجد چینیاں میں لے گیا اور مسجد میں داخل ہونے سے پہلے بیان کیا کہ چند لوگ جمع ہیں کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ جب میں مسجد کے اندر داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہاں ایک غیر معمولی مجمع ہے اور مباحثہ کے واسطے اکھاڑا لگایا گیا ہے۔ قبل ازیں مجھے ہرگز خبر نہ تھی کہ اس کام کے واسطے میں اسجگہ لایا گیا ہوں۔ میں نے ہنوز نماز پڑھی نہ تھی میں نے ان لوگوں کو کہا کہ یہ گفتگو کا موقع ہے معلوم نہیں کہ اسمیں کتنی دیر ہو جائے آپ لوگ نماز پڑھ چکے ہوا اور میں نے ہنوز پڑھنی ہے۔ اسواسطے بہتر ہے کہ میں پہلے نماز پڑھ لوں۔ اس سے میرا یہ منشا تھا کہ میں پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کر لوں اور پھر ان کے ساتھ گفتگو کروں۔ کیونکہ بغیر امداد الٰہی کچھ کام نہیں بن سکتا۔ چنانچہ وضو کر کے میں نماز میں کھڑا ہوا اور یہی سورہ فلق پڑھنی شروع کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاجزی سے دعا کی کہ اے خدا وند کریم تو رب الفلق ہے ایک رائی کے دانے کو جو ناکارہ سمجھ کر پھینک دیا جاتا ہے اور بیکار جانا جاتا ہے اور کوئی اسکی طرف توجہ نہیں کرتا اگر تو چاہتا ہے تو وہی دانہ ایک بڑا درخت بن جاتا ہے اور اسکی شاخیں زمین پر پھیلتی ہیں اور ہزاروں لوگ اس کے سائے کے تلے آرام کر سکتے ہیں۔ اے خدا اگر میں ناکارہ گٹھلی کیطرح ہوں تو تو رب الفلق ہے۔ تو مجھ پر رحم فرما۔ اور میری پرورش کر۔ غرض اسیطرح بہت دعا کر کے اور نماز کو ختم کر کے میں ان لوگوں میں آبیٹھا۔ تب خدا تعالیٰ کے عجائب کاموں کا اظہار اسطرح سے ہوا کہ وہ شخص جو میرے ساتھ مباحثہ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اس نے بجائے اس کے کہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق کسی مسئلہ کا ذکر شروع کرتا ایک اور حدیث جو ان معاملات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی تھی پیش کر دی اور کہا کہ آپ اس کا مطلب مجھے سمجھائیں میں نے ان تمام لوگوں کو جو جمع تھے سنا دیا کہ دیکھو یہ حدیث حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی اور یہ ایک علیحدہ بات ہے جو اس شخص نے پوچھی ہے۔ اس شخص نے بھی کہدیا کہ ہاں یہ جدا امر ہے۔ مباحثہ بعد میں دیکھا جائیگا۔ سر دست میں اس حدیث کا مطلب مولویصاحب سے سمجھ لوں۔ سامعین اسپر برانگیختہ ہوئے اور اس شخص پر خفا ہو کر چلدیئے۔ اور اسطرح خدا تعالیٰ نے ہمکو ان کے شر انگیز منصوبہ سے محفوظ رکھا۔

کعب حبار فرماتے ہیں کہ دوزخ میں ایک لق و دق جنگل ہے اسکا نام فلق ہے جب وہ کھولا جاتا ہے تو سارے دوزخی اسکی شدت گرمی کیوجہ سے چیخنے لگتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ دوزخ کی تہ میں ایک کنواں ہے جسے فلق کہتے ہیں۔ اسپر ایک پردہ پڑا ہوا ہے جب وہ اُٹھا دیا جاتا ہے تو اسمیں سے ایک ایسی سخت آگ نکلتی ہے جس سے خود جہنم چیختی ہے علاوہ اس کے اور بھی بہت سے اقوال ہیں مگر سب سے صحیح تر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فلق صبح کو کہتے ہیں یا دانہ اور گٹھلی کے پھوٹنے اور اگنے کا نام ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ یوسف علیہ السلام جب کنوئیں میں ڈالے گئے تھے۔ تو آپ کے گھٹنے میں سخت درد ہوا (شائد گرنے کے سبب چوٹ لگی ہو) ایسا سخت درد ہوا کہ تمام رات جاگتے ہوئے گذری۔ یہانتک کہ طلوع صبح کا وقت ہو گیا۔ تب ایک فرشتہ نازل ہوا جس نے آپ کو تسلی دی اور کہا کہ خدا تعالیٰ سے دعا مانگو وہ اس درد کو دور کر دیگا۔ حضرت یوسف نے اُس فرشتے کو کہا کہ تو دعا کر میں آمین کہونگا۔ چنانچہ اس فرشتے نے دعا کی اور حضرت یوسف نے آمین کی۔ تب خدا تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور وہ درد تھم گیا اور ان کو آرام ہو گیا۔ تب حضرت یوسف نے دعا کی کہ اسوقت جسقدر بیمار ہیں اور تکلیف میں ہیں ان سب کو آرام دیا جاوے فرشتے نے اس دعا پر بھی آمین کی اور کہتے ہیں یہی سبب ہے کہ صبح کے وقت ہر بیمار کو تھوڑا بہت افاقہ ہو جاتا ہے وہ دعا حضرت یوسف کی مفصلہ ذیل الفاظ میں تھی۔

یا عدتی فی شدتی و یا مونسی فی وحشتی
اے میرے ہتھیار میرے مصائب اور اے میرے مونس میری وحشت

و یا راحم غربتی و یا کاشف کربتی
اور اے رحم کرنیوالے میری غربت پر۔ اور اے میری گھبراہٹ کے دور کرنیوالے۔

و یا مجیب دعوتی و یا الٰہی و اله ابائی
اور میرے دعا کے قبول کرنیوالے۔ اور اے میرے معبود اور میرے باپ دادوں کے معبود

ابراهیم و اسحٰق و یعقوب۔ ارحم صغر سنی
اے ابراہیم اسحٰق اور یعقوب کے معبود میری چھوٹی عمر پر رحم فرما

و ضعف رکنی و قلة حیلتی یا حی یا قیوم
اور میرے ضعف رکن پر رحم فرما۔ اور میرے حیلہ کے کم ہونے پر رحم کر۔ اے حی۔ اے قیوم

یا ذوالجلال والاکرام
اے صاحب جلال اور اکرام

من شر ما خلق۔ جو کچھ خدا نے پیدا کیا۔ اس کے شر سے۔ یعنی تمام پیدائش الٰہی میں جو اشیاء انسان کے واسطے مضر اور خراب اور تکلیف دہ ہیں ان سب سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پناہ چاہتا ہے۔

بعض کا قول ہے کہ شر ما خلق سے مراد شیطان ہے کیونکہ اس سے بڑھکر کوئی شئے انسان کے واسطے موجب شر اور دکھ اور تکلیف نہیں ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ شر ما خلق سے مراد جہنم ہے گویا کہ انسان خدا تعالیٰ کے حضور جہنم سے پناہ چاہتا ہے۔ بہر حال اسمیں تمام موذی اور دکھ دینے والے اور خدا سے دور رکھنے والے اشیاء سے خدا کے حضور پناہ مانگی گئی ہے خواہ وہ شیطان ہو یا جن یا موذی حیوان مثل بچھو سانپ شیر وغیرہ۔

غاسق۔ اندھیرا کرنیوالا۔ ہر ایک چیز جو تاریکی اور ظلمت پیدا کرے۔ غاسق رات کو کہتے ہیں اور غسق تاریکی کو کہتے ہیں کیونکہ رات تاریکی پیدا کرتی ہے۔ اسواسطے وہ غاسق ہے اور غسق برد کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ رات بہ نسبت دن کے ٹھنڈی ہوتی ہے۔ غاسق ثریا کو بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کا گرنا عموماً وبا اور بیماریوں کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور غاسق سورج کو بھی کہتے ہیں جبکہ غروب ہو جاوے اور چاند کو بھی کہتے ہیں

جبکہ اس کو گہن لگے۔ غاسق سانپ کو بھی کہتے ہیں جبکہ وہ کاٹ کھائے اور ہر ایک ناگہان آنیوالی چیز جو ضرر پہنچائے۔ یا بھیک مانگنے والا جبکہ وہ تنگ کرے تو اسکو بھی غاسق کہتے ہیں۔ غرض ہر ایک چیز جو انسان کو ظلمت روحانی یا جسمانی میں ڈالے اس کو غاسق کہتے ہیں۔ جب رات بہت تاریک ہو تو عرب کے محاورہ میں کہتے ہیں **غسق اللیل** اور جب آنکھیں آنسوؤں سے بھر جائیں تو کہتے ہیں **غسقت العین** اور جب زخم پیپ سے بھر جائے تو کہتے ہیں **غسقت الجراحۃ**

وقب کے معنے ہیں چھپ گیا۔ وقب کے اصلی معنے ہیں کسی شے میں داخل ہونا۔ ایسا کہ وہ نظر سے غائب ہو جاوے۔

حدیث شریف میں آیا ہے روی ابو سلمۃ عن عایشۃ انہ اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدھا واشار الی القمر وقال استعیذی باللہ من شر ھذا فانہ الغاسق اذا وقب

ابو سلمہ نے حضرت عایشہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عایشہ کا ہاتھ پکڑا اور چاند کیطرف جبکہ وہ کسوف میں تھا اشارہ کرکے فرمایا کہ اسکی شر سے اللہ تعالیٰ کی حضور پناہ مانگ کہ یہ اندھیرا کرنیوالا ہے جبکہ چھپ جائے۔

النفثت فی العقد۔ گرہوں میں پھونکنے والیاں

النفثت النفخ مع ریق۔ نفث کے معنے ہیں پھونکنا جسمیں تھوک بھی ہو۔ گرہ میں پھونکنا جیساکہ جادوگر لوگ تاگو ںمیں گرہیں ڈال کر پھونکتے ہیں۔ اور لوگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ اس کا اثر ہوتا ہے۔ گرہ میں پھونکنا اور گرہ دینا یہ ایک محاورہ ہے۔ جس کے معنے ہیں کسی کام میں رکاوٹ ڈالنے کے واسطے کوشش کرنا جیساکہ وہ لوگ جو جادوگری کا پیشہ رکھتے ہیں۔ اپنی جھوٹی جادوگری میں کامیابی حاصل کرنے کے واسطے خفیہ تدابیر کرتے ہیں۔ ظاہر تو یہ کرتے ہیں کہ فلان آدمی کو ہم نے جادو کے ذریعہ سے بیمار کر دیا ہے اور دراصل کسی خفیہ ذریعہ سے اس قسم کی دوائیاں اس شخص کو کھلا دیتے ہیں۔ جن سے وہ بیمار ہو جائے پس ایسے خفیہ شریر لوگوں کی شرارت سے بچا رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیے

حاسد۔ حاسد وہ ہے جو یہ خواہش کرے کہ دوسرے کے پاس جو عمدہ شے ہے وہ اس کو مل جاوے۔ بسا اوقات اس حد میں اس شخص کو نقصان پہونچانے کی بھی خواہش اور کوشش کرتا ہے جس کو اس نعمت کا مالک دیکھتا ہے۔

لفظ حاسد کو اس جگہ نکرہ رکھا ہے معرفہ نہیں رکھا۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ حسد ہمیشہ برا نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر نیکیوں کے حصول کے واسطے حسد کیا جاوے تو وہ حسد محمود ہے۔

اِس سورۃ میں انسان کے جسمانی فوائد کے واسطے دعا ہے اور اگلی سورۃ میں روحانی فوائد کی باتیں مندرج ہیں۔

یہ سورۃ بھی بجائے خود ایک جامع دعا ہے جسمیں چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پناہ مانگی گئی ہے۔

(۱) تمام مخلوقات کے شر سے

(۲) تاریکی کرنیوالی اشیاء کے شر سے

(۳) مخالفانہ مخفی تدابیر کرنے والوں کے شر سے

(۴) حاسد کے شر سے

فقرہ اول میں دراصل سب شامل ہیں۔ اور فقرہ دوم و سوم و چہارم اسکی تشریح میں۔ یعنی وہ تمام چیزیں جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہیں ان میں جو امر اس قسم کا ہے کہ کسی انسان کے واسطے موجب تکلیف اور دکھ اور ضرر ہو سکتا ہے ان سب سے خدا تعالیٰ ہم کو بچائے اور محفوظ رکھے۔

دنیا میں جسقدر مفاسد پیدا ہوتے ہیں وہ یا تو بسبب تاریکی اور ظلمت کے پھیل جانے کے پیدا ہوتے ہیں جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دنیا میں ایک تاریکی پھیلی ہوئی تھی لوگ روحانیت کی باتوں سے بے خبر تھے۔ نصاریٰ مریم اور یسوع اور حواریوں کے بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ایرانی آتش پرستی میں مصروف تھے کئی کروڑ دیوی دیوتاؤں کے آگے پیشانی رگڑنے میں مصروف ہورہے تھے تب آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نور دنیا میں چمکا اور مخلوق الٰہی کے واسطے موجب ہدایت کا ہوا۔ سو یا تو مفاسد خود تاریکی کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں اور یا مخالف دشمن لوگ شرارت کے ساتھ تاریکی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور فاسد لوگ ازروئے حسد کے فساد مچا کر اصلیت کو چھپانا چاہتے ہیں یہی حال ہر زمانہ میں اور ہر نبی اور مامور کے وقت ہوتا ہے۔ آجکل بھی زمانہ میں ایک بڑی تاریکی پھیلی ہوئی ہے اور تمام قومیں اصلیت کو چھوڑ کر گمراہی کیطرف جا رہی ہیں اسواسطے ضرورت کے موافق خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں بھی ایک نور پیدا کیا ہے جو تمام ظلمات کو دور کر دیتا ہے۔ اور مخلوق کو ہدایت کے راہ پر لاتا ہے۔ اس کے مخالف چاہتے ہیں کہ حق پر پردہ ڈالدیں اور لوگوں کو ہدایت کے حصول سے محروم رکھیں۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنی باتوں کو پورا کرے گا اور اپنے بندے کی صداقت کو روز روشن کیطرح نمایاں کرنا اُسی خدائے قادر کا کام ہے جسکو کوئی روک نہیں سکتا

اس سورہ شریف میں جو قرآن شریف کی آخری سورتوں میں سے ہے اس امر کیطرف اشارہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک بڑا فتنہ ہوگا ایک بہت بڑا شر اٹھے گا۔ اور وہ ایسے وقت میں ہوگا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ زمانہ میں سے تاریکی کو دور کرنے کے واسطے ایک صبح کو نمودار کرے گا کیونکہ وہ رب الفلق ہے اور رات کے بعد دن کو لاتا ہے۔ اور تاریکی کے بعد نور پیدا کرتا ہے۔ اُس شر سے بچنے کے واسطے تمام مسلمانوں کو ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ وہ بڑا بھاری شر ہے۔ اُس شر کا پیدا کرنے والا خفیہ کارروائیاں بہت کرے گا اور چھپ چھپ کر اپنی سازشیں دین حق کے برخلاف نہایت جد وجہد کے ساتھ کرے گا۔

چنانچہ ظاہر ہے کہ جسقدر خفیہ کارروائیاں مشن کا دجال اسلام کے برخلاف کرتا ہے۔ ایسی کارروائیاں پہلے کبھی کسی نے نہیں کیں۔ ایسے ایسے راہوں سے اسلام پر حملہ کرنے کے واسطے کوشش کیجاتی ہے کہ عوام تو سمجھ بھی نہیں سکتے کہ اس معاملہ میں کیا درپردہ شرارت ہے لیکن خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں ایک ایسا نور پیدا کیا ہے جس نے نمودار ہو کر ان تمام پردوں کو پھاڑ دیا ہے اور دجال کا دجل کھول کر لوگوں کو دکھا دیا ہے تاکہ مخلوق الٰہی اس کے شر سے بچی رہے اور اس کے پھندے میں نہ آئے۔

افسوس ہے اُن لوگوں پر جو خدا تعالےٰ کے اس نور کو اپنی مونہہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ یہ نور الٰہی ضرور غالب آئے گا اور اس کے مخالف سب نامراد اور ناکام مریں گے۔

(احمد بیگ)

تجلّی

عـــ۲ــ

گذشتہ پرچے مین ہم رسالہ تجلی کے نام اور مقصد پر مفصل بحث کر چکے ہین۔ اب اس پرچے میں اس کے بعض مضامین پر مختصر ریویو کیا جاتا ہے۔

سب سے اوّل اس امر کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس رسالہ میں انجیل کے متعلق جو عقیدہ پادری صاحبان نے بیان فرمایا ہے وہ ان کی حالت کے جلد رو باصلاح ہونے کی طرف اچھی اُمید دلاتا ہے۔ اسلامی عقائد کے مطابق کہ انجیل حضرت مسیح پر نازل ہوئی تھی۔ عیسائیوں سے ہمیشہ مطالبہ کیا جاتا تہا کہ قرآن شریف میں جس انجیل کا ذکر ہے وہ پیش کرو۔ تو عیسائی لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ یہی انجیل جو ہمارے پاس موجود ہے۔ یہی حضرت عیسےٰ کی انجیل ہے۔ اور اس پر ایمان لانا مسلمانوں کا فرض اہم ہے۔ اگرچہ اس بات کا ہمیشہ کافی جواب دیا جاتا تہا کہ اس انجیل پر تو خود لکھا ہے کہ متی مرقس اور لوقا کی انجیل تاہم عیسائی لوگ ہٹ دہرمی سے ہمیشہ یہی جواب دے دیا کرتے تھے کہ اس کے سوائے اور کوئی انجیل نہ تہی اور مسیح کی انجیل یہی ہے۔ لیکن اب اس رسالہ کے نمبر ۳ صفحہ ۱۱۱ میں نہایت صفائی کے ساتھ یہ لکھا گیا ہے کہ "نہ تو خود **مسیح نے کوئی لکھی ہوئی کتاب چھوڑی نہ رسولوں (یعنی حواریوں) نے کوئی ایسی بات لکھی۔** جو مسیحیوں کے درمیان وہی حیثیت رکھے۔ جو مثلاً یہودیوں کے درمیان توریت کو یا محمدیوں کے درمیان قرآن کو ہے۔ موجودہ اناجیل مین خواہ مسیح کے حالات یا اقوال کو اس طور پر قلمبند کرنے کی کوشش نہیں کی گئی کہ مسیح کی زندگی کی کامل تاریخ یا اس کے اقوال کا کامل مجموعہ کہلانے کے لائق سمجھا جائے بلکہ ان کی طرز تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ **فقط مسیح کے ان اقوال یا حالات کا جو رسول اپنے وعظ و نصیحت مین بیان کیا کرتے تھے مجموعہ ہیں جو رسولوں کے ہمراہی یا سامعین بطور یادداشت کے لکھ لیا کرتے تھے۔**" اس عبارت مین پادری صاحبان نے نہایت وضاحت کے ساتھ انجیل کی ڈیفی نیشن یعنی تعریف کر دی ہے اور صفائی کے ساتھ تبلا دیا ہے کہ موجودہ اناجیل نہ یسوع نے لکھی نہ لکھائی نہ اس کے زمانہ میں لکھی گئی نہ حواریوں نے لکھی نہ لکھائی۔ بلکہ یہ صرف ان یادداشتوں کا مجموعہ ہے جو حواریوں کے سامعین بطور نوٹس کے لکھ لیا کرتے تھے۔ اب خیال کرنا چاہئے کہ ایسی کتاب کیا اس قابل ہے کہ اس کو کتب مقدسہ مین شامل کر لیا جاوے کجا ایک الہامی کلام جو نبی پر نازل ہو اور نبی خود اس کو اپنے سامنے لکھائے اور یاد کرائے اور کجا نبی کے بعد تیسری پشت کے ایک رپورٹر کے نوٹس۔ پھر اس لکھنے والے کا شاید پتہ نہیں کہ کون تہا۔ نیک تہا یا بد تہا۔ مخالفوں میں سے تھا یا موافقوں مین سے تہا ممکن ہے کہ کسی مخالف نے لکھی ہو جیسا کہ آج کل اخبار نویسوں کے رپورٹر ہر ایک وعظ اور لیکچر کے نوٹس اپنے اخبار کے واسطے لکھ لاتے ہین۔

اس مین شک نہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بجائے خود صاحب شریعت نبی نہ تھے۔ بلکہ وہ موسےٰ کی شریعت کے ایک خادم تھے اور ان کا مشن اس سے بڑھ کر نہ تہا کہ ایک آنے والے عظیم الشان صاحب شریعت آخری نبی کی خوش خبری دین اور بنی اسرائیل پر حجت تمام کر کے ان کے درمیان نبوت کا خاتمہ کر دیں اور وہ انجیل یعنی خوش خبری جو حضرت عیسےٰ لائے وہ یہی پیش گوئی کی خوش خبری تھی اس لحاظ سے یہ ضروری نہ تہا کہ ان پر کوئی کتاب نازل ہوتی اور دراصل ان پر کوئی کتاب نازل ہوئی بہی نہیں۔ لیکن ان کے اقوال جو ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں وہ بہی صرف اس صورت مین قابل اعتبار ٹھہر سکتے مین۔ جبکہ ان کے راوی قابل اعتبار اور ثقہ اور معروف آدمی ہوں برخلاف اس کے اناجیل کے مصنفین کا اول تو پتہ ہی نہیں کہ وہ بزرگ کون تھے کہاں کے رہنے والے تھے۔ کس قماش کے آدمی تھے بعض محققین یورپ کے نزدیک تو ان کا کوئی وجود ہی نہ تہا۔ یہ سب فرضی اور جعلی قصے مین جن کی کوئی بنیاد ہی نہین۔ لیکن بعض محققین کی یہ رائے ہے کہ متی مرقس وغیرہ لوگ تو گذرے ہین لیکن انھوں نے کوئی ایسا قصہ نہین لکھا جو ان اناجیل مین موجود ہے بلکہ ان قصوں کے لکھنے والے اور لوگ تھے اور خواہ مخواہ یہ قصے ان کے نام کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں غرض یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے کہ عیسائی صاحبان نے بالآخر یہ بات مان لی ہے کہ موجودہ اناجیل دراصل انجیلین نہین ہین بلکہ سنے سنائے قصے مین جو مسیح سے بہت زمانہ بعد ایسے لوگون نے لکھے تھے جو حواریوں کے وعظوں کے سامعین تھے اور بس۔

جیسا کہ ضروری تہا اس رسالہ کا ایک حصہ ہمیشہ ایک فسانے پر مشتمل ہوتا ہے جو کہ ایک جھوٹا قصہ ہے یہ قصہ متواتر ہر رسالہ مین درج ہوا کرتا ہے اور رسالہ کے چند ورق ہر ماہ اس قصے سے پر ہوتے ہین۔ اس کو مین نے ضروری اس واسطے کہا ہے کہ عیسائی تعلیم کو جھوٹے قصوں اور افسانون کے ساتھ اس قدر تعلق اور دلچسپی ہے۔ کہ عیسائی لٹریچر کا یہ جزو اعظم ہے۔ یورپ امریکہ مین ہزاروں بزرگ عیسائی ایسے ہین جن کا پیشہ یہی ہے کہ وہ رات دن جھوٹے قصے لکھا کریں اور ان کی فروخت سے اپنا پیٹ بہرا کرین اس کی بناء ہمارے اناجیل سے شروع ہوتی ہے۔ اس سے میرا مطلب یہ نہین کہ انجیل ایک جھوٹا قصہ ہے گو بعض محققین کی یہ بہی رائے کہ موجودہ انجیل صرف جھوٹے قصے یا ناول تھے۔ کسی بیوقوف نے ان کو مذہبی کتاب سمجھ کر ان پر اپنے مذہب کی بنیاد ڈال لی۔ یہ بات درست ہو یا نہ ہو۔ کم از کم اس امر مین کسی کو انکار نہیں اور خود عیسائی لوگ اس بات کے قائل ہین کہ تیسری صدی میں کوڑیوں ایسی انجیلین موجود تہین جن مین سے موجودہ اناجیل کو بطور قرعہ اندازی کے چھانٹ لیا گیا تہا اور اس قرعہ اندازی کا طریقہ بعض لوگ اس طرح بیان فرماتے ہین کہ تمام انجیلون کو ایک میز پر رکھ کر ایک بشپ صاحب نے ان انجیلوں کو زور سے ایک لکڑی ماری جو کتابین میز کے نیچے جا پڑین وہ جعلی اور جھوٹی سمجھی گئین اور جو میز کے اوپر رہ گئین وہ سچی اور اصلی خیال کی گئین۔

بہرحال اس مین شک نہیں کہ ابتدا زمانہ مین بہت سی اناجیل اس قسم کی لکھی گئی تہین جو کہ جھوٹی اور جعلی تہین اور اس لحاظ سے جھوٹے قصوں اور فسانوں کی ابتدا عیسائی دین مین

خود انا جیل سے ہی شروع ہوئی تھی اور وہ طریق آج تک جیسا مقدس اور پاک خیال کیا جاتا ہے کہ بہتیرے ریش دار اور بے ریش پادری جو سچائی کے بڑے مدعی ہوتے ہیں۔ دین عیسوی کے پھیلانے کی خاطر ایک جھوٹھا قصہ اور افسانہ لکھ دینا ایک ثواب عظیم خیال کرتے ہیں۔

غالباً اسی لحاظ سے اس رسالہ میں ایک افسانہ کا ہمیشہ لکھا جانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ہر ایک رسالہ میں اس کا ایک حصہ ضروری درج ہوتا ہے۔

چراغدین اس رسالہ کی تازہ خصوصیات میں سے یہ ہے کہ چراغدین ساکن جموں جس کو عیسائی صاحبان مولوی چراغدین صاحب کر کے لکھا کرتے ہیں اور جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پیش گوئی کے مطابق طاعون سے مر گیا تھا اس کی یادگار قائم کرنے کے واسطے اس رسالہ میں چند ورق خاص کئے گئے ہیں۔ ناظرین تعجب کریں گے۔ کہ ایک مسلمان کے ساتھ عیسائیوں کو ایسی دلچسپی کس طرح سے پیدا ہو گئی کہ اس کی یادگاریں مذہبی رسالوں میں قائم ہونے لگیں۔ سو واضح ہو کہ یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ چراغدین دراصل پوشیدہ عیسائی تھا اور اس کے عقائد اور میل ملاقات اور محبت کے تعلقات سب عیسائیوں کے ساتھ تھے۔ اور اس میں مسلمانوں والی کوئی بات نہ تھی۔ سوائے اس کے مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کے سبب اور مدت العمر ان کے درمیان رہنے کے سبب وہ بظاہر اسلامی لوگ میں سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اس کا تعلق دلی دراصل مسلمانوں کے ساتھ کچھ نہ تھا۔

علاوہ ازیں بڑا سبب اس امر کا کہ عیسائیوں نے اس کی یادگار قائم کی ہے یہ ہے کہ اس کا دعوے مسیح ہونے کا تھا۔ اور اپنے اس دعوے میں اس کو ویسی ہی ناکامی ہوئی جیسی کہ یسوع کو اپنے دعوے میں ناکامی ہوئی تھی۔ جس طرح یسوع بغیر اس کے کہ کسی معاملہ میں بھی اس کو فتح حاصل ہوئی ہر طرف سے ذلت اور نامرادی کا منہ دیکھ کر بقول یہود و نصاریٰ کے صلیب پر مارا گیا اور لعنتی موت مارا۔ اسی طرح چراغدین بھی مسیح ہونے کا دعوے کر کے اور بغیر اس کے کہ کوئی کام ایسا کر دکھاتا جس سے اس کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ایک بیکسی کی حالت میں ناکامی اور نامرادی کے ساتھ۔ اپنے دو بیٹوں کو طاعون سے مرتا دیکھ کر چند روز میں خود بھی طعمۂ طاعون ہو گیا اور اس کے تمام [illegible] میں مل گئے پس کہ عیسائیوں کو بہ سبب شامت اعمال ہمیشہ ایسے ہی مسیح اور نبی ملتے آئے ہیں جو بالآخر ناکام رہیں اور اپنے مخالفوں کے ہاتھوں ذلیل اور رسوا ہو کر ناکام مر جاویں۔ اس واسطے انہوں نے اس مسیح کو بھی بڑی خوشی کے ساتھ اپنے بزرگوں میں شامل کیا اور اپنے رسالہ میں اس کی یادگار قائم کر دی۔ اس لحاظ سے ہم عیسائیوں کی دانائی کی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے رسالہ میں یادگار کے واسطے یسوع کا ٹھیک نمونہ قائم کر دیا ہے۔

بالآخر ہم اقرار کرتے ہیں کہ یہ رسالہ ہر طرح سے مذہبی دنیا میں ایک دلچسپ رسالہ ہوگا۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے عیسائی دین کی حقیقت پر روشنی پڑتی رہے گی اور اصل حالت کھلتی رہیگی۔ اور اگر مناسب دیکھا گیا تو ہم بھی انشاء اللہ اس کی خدمت گاہے گاہے کرتے رہیں گے۔

رسید زر

۲۴ - جولائی ۱۹۰۶ء - ۱۱۲۴ - حکیم مقصود علی صاحب ۱۲/
۲۵ - مُنشی رستم علی صاحب
۲۵ - میاں غلام احمد صاحب ۱۲/
۲۵ - سید محمد حکیم صاحب
۲۵ - ۱۱۵۹ - راجہ خان صاحب ۱۲/
۲۶ - ۱۱۶۵ - ممتاز الدین صاحب ۱۲/
۲۶ - نعمت اللہ خان صاحب ۱۲/
۲۶ - عبد الرحمان صاحب ۱۲/
۲۶ - مولابخش غلام حسین صاحب اجرت اشتہار
۲۶ - ۱۳۰۵ - فتح الدین صاحب ۱۲/
۲۶ - ۹۶۹ - احمد علی صاحب ۱۲/
۲۷ - چودہری مولابخش صاحب قیمت براہین ۱۲/
۲۸ - عزیز الرحمان صاحب ۱۲/
۲۸ - ۲۰۵ - غوث محمد صاحب
یکم اگست ۱۹۰۶ء - ۱۳۳ - محمد افضل صاحب ۱۲/
۲۵ - سردار احمد صاحب ۱۲/
محمد امیر صاحب
۱۹۹ - غلام حیدر صاحب ۱۲/
۱۵۱ - قاضی خواجعلی صاحب ۱۲/
فیاض علی صاحب
۲۸۹ - محمد بخش صاحب ۱۲/
۹۰ - عبد العظیم صاحب ۱۲/

چوہدری اللہ داد صاحب مرحوم

اس مرحوم بھائی کا ایک خط مجھے ملا ہے جو کہ انہوں نے شاہ پور کی سرکاری ملازمت مبلغ [illegible] روپیہ ماہوار مشاہرہ کی چھوڑ کر قادیان میں مبلغ [illegible] ماہوار کی ملازمت قبول کرنے کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں اجازت حاصل کرنے کے واسطے لکھا تھا۔ چوں کہ اس خط سے مرحوم کے سوانح اور ان کے اخلاص اور محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ جو امید ہے کہ بہتوں کے واسطے ایک نمونہ بنے اس واسطے ہم وہ خط معہ اس کے جواب کے جو حضرت نے لکھا۔ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اس خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرحوم کا یہ دلی مدعا تھا کہ قادیان میں اس کی موت ہو۔ چنانچہ اس کی خواہش خدا تعالے نے پوری کی اور بہشتی مقبرہ میں اس کو جگہ ملی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بحضور منبع علوم ربانی و مخزن انوار و فیوض رحمانی واقف رموز حقانی و کان گوہر معانی حضرت اقدس مرسل یزدانی جناب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چونکہ حضور کے حکم سے اپنے درد دل کی داستان گذارش بندگان عالی کرنے کی اجازت ہوئی ہے۔ اس واسطے کسی قدر تفصیل کے ساتھ عرض کروں گا۔

۲۔ اس امر کی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتا کہ خاکسار کے دل میں عرصہ دراز سے شعلہ محبت بھڑکا ہوا تھا۔ سال ۱۸۹۰ء یعنی ایام طالب علمی سے جبکہ خاکسار ابھی انٹرینس میں تعلیم پاتا تھا۔ محض اللہ تعالے کے فضل و کرم سے حضور کے ساتھ تعلق اخلاص مندی نصیب ہوا جس کو اب چودہواں سال جا رہا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اس تعلق میں روز افزوں ترقی ہی ہوتی چلی آئی۔ اور یہ رشتہ دن بدن مستحکم ہی ہوتا گیا اور بتدریج محسوس ہوتا گیا کہ اس پیوند کی مضبوط رسی کے ذریعہ عالم تاریکی سے ایک بین روشنی کی طرف کھینچا جا رہا ہوں اور الفت و محبت قلبی نے تو ایسی ترقی کی۔ کہ چھ سات سال سے بڑے جوش کے ساتھ یہی دلی خواہش رہی کہ کوئی صورت ایسی پیدا ہو کہ بقیہ ایام زندگی حضور کی بابرکت اور سراپا نور خیز قدموں میں گذاروں۔ جس سے دین و دنیا کی اصلاح ہو کر حسنات دارین سے مستفیض و بہرہ مند ہوں۔

کیونکہ جب ایسا مبارک زمانہ پایا ہے اور ایسی نعمت غیر مترقبہ نصیب ہوئی ہے۔ تو اس کی قدر نہ کرنا (اور ایسی) نعمت الٰہی سے وقت پر متمتع نہ ہونا محض شومیٔ قسمت کا باعث ہے۔

۳۔ چوں کہ دل میں بڑے ذوق کے ساتھ اس امر کی گدگدی و چاہت لگی ہوئی تھی۔ اس کے ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد دل و دماغ نے یہی مشورہ و فتوے دیا۔ کہ مرسل صادق کی مبارک قدموں ہی میں زندگی گذارنا ہمارا مقصود بالذات ہونا چاہیئے اس لیئے اس غرض کے حصول کے لئے کئی بار یہاں دار الامان کے مقیم احباب و برادران کو تصدیعہ دیتا رہا۔ چنانچہ ایک دفعہ نومبر ۱۹۰۵ء میں مکرمی اخویم جناب مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے نے ایک ایسی صورت پیدا بھی کر دی تھی کہ خاکسار اسی وقت مستقل طور پر یہاں آجاتا ۔ مگر کچھ ناسازیٔ قسمت و مخالفوں کی سعی سے اس وقت کامیابی کا مونہہ دیکھنا نصیب نہ ہوا کیوں کہ اس وقت مخالف آریہ افسروں نے عمداً وقت پر رخصت سے استفادہ نہ کرنے دیا۔ حالانکہ اس وقت حضور کی جانب سے بھی آنے کے لئے اجازت ہو چکی تھی۔

اس وقت عاجز کو [illegible] ہی مکرم و محسن و فخر قوم جناب مخدومی و مکرمی مولوی عبد الکریم صاحب نے جن الفاظ سے خاکسار کو خطاب کیا تھا وہ الفاظ اب تک عاجز کے لوح قلب پر نقش بر سنگ کی طرح منقش ہیں جو یہ ہیں۔ "حج و ونج دونو ہاتھ آویں۔ پھر آنے میں کیا تامل ہے۔ اس نعمت کے لینے میں ہرگز توقف نہ چاہیئے"۔

سو واقعی سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ جب ہر دو چیزیں حاصل ہو جاویں پھر اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے اول الذکر کے لئے تو مامور و مرسل الٰہی کی صحبت و خاکپائے کا شرف کافی ۔ امر دوم کے لئے وجہ معاش کا ذریعہ ۔ جب دونوں مل جاویں ۔ پھر اور کسی چیز کی کیا ضرورت ؟

۴۔ وہ پہلا موقعہ تو جاتا رہا تھا کیوں کہ میرے توقف کرنے سے مکرمی مفتی صاحب کی تجویز ہو گئی ۔ مگر اس کے بعد بھی دل میں یہی تڑپ لگی رہی ۔ کہ کسی طرح اس ہادی و مہدی زمان کے مبارک قدموں میں رہنے کا موقعہ ملے دل خاکسار تو پہلے ہی سے آتش محبت سے شعلہ زن ہوا ہوا تھا ۔ مگر اب یہاں آکر اور کچھ عرصہ یہاں رہ کر سچے دل کے ساتھ محسوس کیا ہے ۔ کہ خصوصاً میرے جیسے مذاق کے انسان کے لئے دار الامان سے باہر رہنا تو زندگی کا عبث گذارنا ہے۔

خاکسار پہلے دو ماہ کی رخصت لے کر آیا تھا مگر دو ماہ کے گذرنے پر ہرگز دل نہ چاہا کہ وطن کو رُخ کروں ۔ کیوں کہ وطن میں بے وطنی اور قادیان میں وطن نظر آتا ہے ۔ مجبوراً تین ماہ کی اور رخصت لی ۔ اس صورت میں اب چوتھا ماہ جا رہا ہے ۔ اب تو دن بدن دل کی یہ حالت ہے کہ یہاں سے نکلنا ایک موت نظر آتا ہے ۔ رات دن اسی دُعا میں تھا کہ کوئی ایسی صورت نکلے کہ معمولی گذارہ چل سکے ۔ تو حضور کے مبارک قدموں میں رہنے کی سبیل بن جائے ۔ جو اصلی مدعا ہے ۔ الحمد اللہ کہ ایک ایسا امر پیدا ہو گیا ہے ۔ کہ جس سے خاکسار کے گذارہ کی بھی پوری صورت پیدا ہو گئی ہے اور انتظام بھی مستقل ہے ۔ وہ یہ ہے ۔ کہ دفتر میگزین میں کلرک کی جگہ خالی تھی ۔ وہاں میرے قدیمی مکرم و محسن جناب مخدومی مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے نے عاجز کے لئے ۲۵ ماہوار کی مستقل تجویز فرمائی ہے اور کل بالمواجہ پختہ وعدہ فرمایا ہے اور خود آپ ذمہ اٹھایا ہے کہ جب تک میگزین کا وجود ہے بشرط زندگی اقل درجہ ۲۵ روپیہ ماہوار تک میں تنخواہ دینے کا ذمہ وار ہوں اور اگر اس میگزین کے کام میں ترقی ہوتی گئی جو ضرور بفضلہ تعالےٰ ہو گی ۔ تو اس میگزین کی ترقی کے ساتھ تمہاری بہبودی و ترقی کا خیال بھی رہے گا اصل تو وہی رازق حقیقی ہی ہر کسی کا کفیل ہے اور اپنے سچے دل و ایمان کے ساتھ اسی کی کفالت پر نظر ہے اور نابکار جیسے متوکلوں کا تو خاص اُسی پر ہی بھروسہ ہے مگر مولوی صاحب موصوف نے بھی جو وعدہ فرمایا ہے اور ذمہ داری اُٹھائی ہے ۔ اس پر بھی خاکسار کو پوری تسلی ہو چکی ہے اول تو جس قادر مطلق کے ارادے و منشا سے اس میگزین کا پودہ لگایا گیا ہے وہ خود ہی اس کی ترقی ۔ استحکام و پابحالی کی صورت و ذرائع پیدا کرتا رہے گا اور بفضلہ تعالےٰ اس پودہ کی جڑیں پورا استحکام پکڑیں گی ۔ اس میں انشاء اللہ تعالیٰ ترقی ہو گی اور یہ بڑی عمر پائیگا ۔ بفرض محال اگر کوئی صورت دگرگوں بھی ہو تو میگزین کی عمر بالمقابل ہماری اپنی عمر کے کیا ہستی ہے ۔ خاکسار خود اپنی عمر پر کیا اعتبار کر سکتا ہے یہی غنیمت ہے کہ یہ چند روزہ ایام زندگی صادق و مامور کی پاک صحبت و معیت میں گذر جاویں اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت غیر متناہی حاصل ہو سکتی ہے

۵۔ یہ ۲۵ ماہوار کی جو تجویز ہوئی ہے اس میں عاجز کا بخوبی گذارہ چل سکتا ہے ۔ خاکسار بچپن سے بالکل سادگی سے زندگی بسر کرنے کا عادی ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے کوئی صورت فراخی نکل آوے تو وہ تو اس جواد کریم کا خاص رحم ہے ۔ اس کی نعمت کے لینے سے کون انکار کر سکتا ہے ورنہ ویسے تو میں معمولی قلیل سے قلیل چیز پر بھی اکتفا کر سکتا ہوں ۔

خاکسار تو اس کو ایک خاص ترحم و فضل الٰہی سمجھتا ہے کہ ایک تو گذارہ کے لئے صورت نکل آئی ۔ دوم پیارے امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیوض صحبت سے بہرہ اندوز ہونے کا ایک عمدہ موقعہ حاصل ہوا ۔ جو عین دلی منشا رہتا اور جس کے عرصہ سے درپے تھا ۔

۶ ۔ یہ مسئلہ کہ جس نیک کام کرنے کے لئے صافی نیّت و سچے دل کے ساتھ انسان کوشش کرتا ہے خواہ بظاہر وہ کیسا ہی مشکل کام ہو ۔ اللہ تعالےٰ "الاعمال بالنیات" کی بنا پر اس کو اس کام میں ضرور ہی کامیابی بخشتا ہے ۔ آج عاجز کو روز روشن کی طرح کھل گیا ہے ۔ خاکسار کئی سال سے اس مدعا کے درپے تھا ۔ مگر اب چار پانچ ماہ سے تو برابر اس مدعا کے حصول کے لئے خاص نیت سے دعاؤں میں لگا رہا کئی دفعہ استخارہ کئے اور دعاؤں میں نوبت ہی کثرت کی ۔ ان دعاؤں و استخاروں کے بعد خوابیں بھی دیکھیں ۔ جن سب کا ماحصل یہی تھا کہ اس جگہ دار الامان میں دنیا مفاد دارین کے لئے ضروری ہے اور اسی میں کامیابی ہو گی ۔ بلکہ بعض اوقات دعا کی حالت میں غنودگی سی آئی اور اس غنودگی میں اس فائز المرامی کا تمام نقشہ دکھلایا گیا ۔ مگر باوجودیکہ عرصہ سے اس قسم کی خوابیں آرہی تھیں ۔ مگر پھر بھی خاکسار دعاؤں میں لگا رہا ۔ ان تمام کیفیات کا تذکرہ مجملاً اپنے قدیمی عزیز بھائیوں برادرم مکرم مولوی شیر علی صاحب بی ۔ اے ۔ و برادرم مخدوم مفتی محمد صادق صاحب سے کیا جو میرے ہموطن و ابتدائے بچپن کے عزیز اور ابتدائی واقف ہیں ۔ ان کا بھی خاکسار کے ساتھ اتفاق رائے ہوا کیوں کہ وہ ابتدا سے جانتے تھے ۔ کہ خاکسار کس مذاق و مشرب کا آدمی ہے اور یہ بھی ان کو بخوبی معلوم تھا کہ عاجز کی فطرت بھی اس امر کی مقتضی ہے ۔ اور مناسبت رکھتی ہے کہ دار الامان میں رہے ۔

بیدو انتاده خاکسار حضور کی خاص دعاؤں سے بھی استفادہ و استفاضہ کر ہی رہا تھا۔ انہی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس نعمت کے حصول کے لئے ذرائع خود بخود پیدا کر دئے اور ایک صورت گذارہ بھی نکل آئی یہ سب بطفیل دُعائے آں قبلہ دارین کے اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے ورنہ یہ نابکار عاجز کس رعایت کا مستحق تھا کہ اس قدر ذمہ داری کے وعدہ بھی دئے جا رہے ہیں۔

اُس قادر مطلق سچے مربی و حقیقی محسن کے ہزار ہزار سجدات شکر بجا لاتا ہوں۔ جس نے اس خوشی کے دن دیکھنے کی امیدیں دلائی ہیں اور اسی ذات ستودہ صفات جامع کمالات پر بھروسہ ہے کہ وہ بے نیل المرام عاجز کو نہ چھوڑیگا۔

اب کل سے پختہ اُمید لگنے لگی ہے کہ رحمت الٰہی سے کچھ بعید نہیں ہے کہ عاجز جیسے ناکارہ کو بہدی ہی مستقل طور پر اس نعمت سے متمتع ہونے کا موقعہ نصیب کرے۔

۷۔ جس قدر حال عرض ہوا ہے وہ صرف خاکسار کی اپنے ذاتی مفاد تک محدود تھا۔ اب دیکھتا ہوں کہ اگر خاکسار کو اس جگہ دارالامان میں رہنا نصیب ہو جاوے تو صرف یہی نہیں ہو گا کہ اس کا فائدہ خاکسار کے وجود تک ہی محدود رہے گا۔ بلکہ اس کا فائدہ خاکسار کی بڑی برادری و رشتہ داری تک بھی اگر فضل ایزدی شامل حال ہو۔ تو پہنچ سکیگا۔ بلکہ رفقا و احباب بھی اس کے اثر سے خالی نہ رہیں گے۔

سر دست میرے بھائیوں کے لڑکے جو ۹۔ ۱۰ کے قریب ہیں میری اس جگہ رہائش کے توسل سے اس جگہ دارالامان کے سکول میں آ کر داخل ہو جاوینگے اور اس جگہ تعلیم پاوینگے۔ ان کا یہاں آنا صرف میری یہاں کی رہائش سے وابستہ ہے اور میرے اور ان کے متعلق سے دیگر متعلقین کی آمد و رفت شروع ہو جاوے گی جو بفضلہ تعالےٰ ان کی ہدایت و فیض یابی کا باعث ہوتی جاوے گی اور اس تعلق سے کیا عجب ہے کہ اس نواح کے اور بھی بہت سے لڑکے اس جگہ آکر تعلیم پاویں کیونکہ ابتدا میں صرف تحریک چاہیئے۔ پھر پیچھے خود بخود کام چل پڑتا ہے۔ اس وقت تک کوئی ذریعہ تحریک کا اس طرف پیدا نہیں ہوا۔ اپنی جانب سے تو کوشش ہے۔ آگے اس کوشش میں خود اللہ تعالےٰ برکت ڈالیگا۔ اس طرف کی مہر شاہی دام تزویر کا اثر اسی طرح سے انشاء اللہ تعالےٰ [illegible]۔ جب تک طلبا و دیگر لوگ اس جگہ کی آمد و رفت

کے ذریعہ سے تبدیلی خیالات نہ کریں اور یہاں کے روحانی خیالات سے متاثر و منور نہ ہوں تب تک مہر شاہی مزورانہ طلسمات کا زنگ ان کے زنگ آلودہ دلوں سے محو و زائل نہیں ہو سکتا۔ اللہ کرے کوئی ایسی ہی سبیل پیدا ہو کہ مہر شاہی بت ان کے دلوں کے مندروں سے ٹوٹ جائے۔ آمین ثم آمین۔

۸۔ باقی رہا معاملہ ابتلا۔ ابتلاؤں سے بچانا بھی اسی ذات مقدس کا کام ہے اور اسی سے ہر وقت دعا ہے کہ محض اپنے فضل و کرم سے ہر معصیت و ابتلا سے محفوظ و مامون رکھے۔

ویسے تو ابتلا کا میدان ہر جگہ وسیع ہے کسی خاص جگہ کی خصوصیت نہیں ہے۔ ہر جگہ اسی ذات جامع کمالات ہی کا تصرف ہے۔ اس کے تصرف سے کوئی جگہ خالی نہیں بلکہ مقابلتہً یہ دارالامان کی سرزمین اور جگہوں کی نسبت ابتلاؤں کی سپر ہے۔ کیا بلحاظ روحانیت ہو کیا بلحاظ جسمانیت ہو۔ روحانیت کی پیاس بجھانے کے لئے تو آب زلال حیات ابدی کا حوض کوثر موجود ہے جس کے پینے سے ابد الآباد تک پیاس نہیں لگتی۔ جسمانیت کے لحاظ سے یہاں کے تیار شدہ دل تو کچھ ایسے ابتلاؤں کی برداشت بھی کر سکتے ہیں۔ اور یہاں کے سکول معرفت کے تعلیم یافتہ روحیں ایسے ابتلاؤں سے چنداں گھبراتی نہیں ہیں۔ ورنہ کسی دیگر جگہ کے جیفۃ الدنیا کے طالب کو تو اگر ذرا سا بھی ابتلا آجائے۔ تو اس کو اپنے وجود تک ہوش نہیں رہتی۔ دور کیوں جائیں۔ خود ہمارا اپنا واقعہ سال ۱۸۹۷ء کا حضور کو بخوبی یاد ہو گا کہ میرے چھوٹے بھائی پر ایک مقدمہ ... بن گیا تھا جس کے واسطے حضور کی خدمت میں بھی دُعا کے لئے بہت کچھ عرض کیا تھا۔ اور بطفیل دعائے آں حضرت بفضلہ انجام کار بریت و خلاصی تو ہو گئی تھی۔ مگر سال بھر کی مقدمہ بازی سے جس قدر تکلیف اٹھائی تھی اور جس قدر خرچ کی زیر باری ہوئی تھی وہ حاجت بیان نہیں۔ اڑھائی ہزار روپیہ سے بڑھ کر خرچ مقدمہ ہو گیا تھا۔

وہاں شاہ پور میں خاکسار کی موجودہ حالت بھی کچھ ابتلا سے کم نہیں ہے۔ جو ... افسر ہے۔ بوجہ عناد مذہبی کے سخت مخالف ہے۔ خود ... بھی اُس کے ورغلانے سے ایسی کوشش میں ہیں کہ اگر موقعہ لگے تو نہ صرف موقوفی تک اکتفا کرے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر نقصان پہنچا دے۔ معمولی بجا آوری فرائض الٰہی تک میں سخت تنگی کرتے ہیں۔ چنانچہ مکرمی اخویم

مرزا اللہ بخش صاحب و جناب حافظ محمد اسحاق صاحب سب اور سپہر خود یہ تمام حال مشاہدہ کر آئے ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس ایسے سینکڑوں دنیوی ابتلا ہیں۔ جو دنیوی اشغال کی حالت میں انسان کو ان میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھے۔ یہاں دارالامان میں تو اللہ تعالےٰ کا ہر طرح سے فضل ہے۔ کہاں دارالامان کی رحمت خیز سرزمین اور کہاں جیفۃ الدنیا کا دیگر زاویہ عالم۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

۹۔ جملہ حالات کو بہ حیثیت مجموعی زیر نظر لانے کے بعد خاکسار کے دل میں تو ایک ایسا جوش پیدا ہوا ہوا ہے کہ

مرنا قبول مگر دارالامان کی سرزمین سے قدم باہر رکھنا محال۔ بلکہ ایک قیامت سے کم نہیں۔

اگرچہ پہلے حضور کی ایک دفعہ اجازت ہو چکی ہوئی ہے کہ خاکسار اس جگہ آجاوے اور اسی ... اب یہ دوسرا موقعہ پیش آیا ہے۔ مگر موجودہ موقعہ کے لئے بھی حضور کی منظوری ضروری ... مودبانہ خواستگار اجازت ہوں۔ اور ساتھ ہی ملتجی دعا بھی کہ اللہ تعالےٰ اس رہائش میں برکت ڈالے اور جن اغراض کی بنا پر یہ سعی کار خیر کی گئی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ثمرات حسنہ سے اس احقر کمترین خادم حضور کو بہرہ مند فرما دیں۔ کیا ہی خوش قسمتی کی وہ گھڑی ہوگی۔ جس لمحہ میں اس دہن مبارک سے حکم اجازت نفاذ پا کر اس خادم کی روح و روان کی ترو تازگی و شادابی کا باعث ہوگا۔ اور اس نیم مردہ جسم و جان میں از سر نو رُوح حیات پھونکی جاوے گی۔ کیوں کہ اس حکم اجازت پر ہی نابکار کی آئندہ قسمت کا فیصلہ ہے اور یہ حکم اب ایسے اجلاس سے صادر ہونا ہے جس کے آگے کوئی اپیل ہی نہیں

حُسن اتفاق سے آج روز جمعہ آگیا ہے۔ اس واسطے یہ بھی ایک فال سعید خیال کر کے اس عریضہ نیاز کے ذریعہ علی الصباح ہی شرف باریابی حاصل کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ چوں کہ تقسیم برکات کا دن اور اعلی انعم الٰہی کے عطا ہونے کی گھڑی ہے۔ اس واسطے اُمید ہے کہ اس سخاوت مجسم در سے خاکسار کی یہ مودبانہ گذارش خالی از قبولیت نہ جاوے گی۔ والسلام

جواب باصواب کا منتظر حضور کا کمترین خادم
احقر العباد اللہ داد عفی اللہ عنہ عثمانی کلرک شاہ پور حال قادیان

معروضہ ۱۴ دسمبر ۱۹۰۲ء

مذکورہ بالا خط کا جواب

از جانب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپ کا خط اوّل سے آخر تک تمام پڑھ لیا ہے۔ اگرچہ سرکاری نوکری جو پچاس ۵۰ روپے آپ کو ملتے ہیں ایک ظاہر بین شخص کی نظر میں اس کو چھوڑنا اور ۲۵ روپیہ پر جو وہ بھی ابھی ایک ظنی بات ہے قناعت کرنا دنیوی مصلحت کے برخلاف ہے۔ لیکن آپ جیسا آدمی جو استقامت اور اخلاص اور توکل علی اللہ کا ہنر اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس کے لئے درحقیقت ان خیالات سفلیہ کی پیروی کرنا ضروری نہیں یہ سچ ہے کہ عمر ناپائیدار اور اس جگہ کی صحبت از بس غنیمت ہے اور بہرحال خدا تعالےٰ رزاق ہے۔ زیادہ سے زیادہ اگر یہ فرض کرلیں۔ کہ کسی دن میگزین کا سلسلہ بند ہو جائیگا۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل کا سلسلہ بند نہیں ہو سکتا۔ ع

ہرگز از راہ حکمت بہ بندد درے
کشاید بفضل و کرم دیگرے

سو آپ کے صدق و ثبات پر نظر کر کے میری رائے یہی ہے۔ کہ آپ توکلاً علی اللہ اس نوکری کو لعنت سمجھیں اور یہی سمجھ کو قیمتی سمجھیں اور بالفعل ۲۵ روپیہ پر قناعت کریں۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمدؐ۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۰۳ء

ڈاکٹر عبد الحکیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"انی مھین من اراد اھانتک"

اس میں شک نہیں کہ خدا تعالےٰ کے جو وعدے ہیں اور اسکی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں وہ شخص بڑا ہی نامنصف اور جاہل ہے جو اس بات پر ایمان نہیں رکھتا۔ کتب مذہبی کو چھوڑ کر صرف تاریخ کا مطالعہ کیا جاوے۔ تو صاف پتہ ملتا ہے کہ سرکش مخالفوں نے انبیاء اور ماموروں پر کبھی فتح نہیں پائی بلکہ ہمیشہ نامراد اور ذلیل ہوئے ہیں۔ ہاں وہ لوگ جو دیدہ و دانستہ تکذیب نہیں کرتے اور بعض صداقتیں ان کی سمجھ میں نہیں آتیں ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ ہرگز سخت معاملہ نہیں کرتا۔ مگر ایسے لوگ اس امر سے بالکل بری کبھی نہیں اگر کوئی صداقت سمجھ میں نہ آوے تو اس کا سمجھنا انسان کا لازمی فرض ہے۔ آہستہ آہستہ عقلی اور دماغی قوتیں ترقی کر کے درجہ کمال کو پہنچتی ہیں ہر شخص کو حقائق اور معارف کی تلاش میں اور جستجو میں اپنی عقل سے کام لینے کا اور اللہ تعالےٰ سے گڑگڑا کر نیک دعا کرنے کا اختیار ہے جو شخص اپنی عقل سے کام نہیں لیگا یا دعا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا یہ فعل ہوگا۔ کہ وہ عرفانیت سے محروم کیا جاویگا

تھوڑے عرصہ سے ڈاکٹر عبد الحکیم خاں نے حضرت اقدسؑ کی نسبت نہایت ناپاک خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اب ہم دیکھنا یہ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے محققانہ رنگ میں مخالفت کی ہے یا نفس امارہ کی ان کے خیالات میں ملونی ہے۔ میرے نزدیک جو تحسین یا مخالفتیں خدا تعالےٰ کے لئے کی جاویں۔ وہ نہایت ہی مبارک ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک مقام پر خوب مولوی حکیم نور الدین صاحب کو نمونہ اسلام کے لقب سے [illegible] قرآنی نکتے حاصل کرنیکا [illegible] ڈاکٹر صاحب کی معلوم نہیں کیا مراد ہے آیا مولوی صاحب کی ظاہری صورت نمونہ اسلام ہے یا ان کی باطنی اور ظاہری ہر دو حالت۔ حضرت نور الدین صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے عرصہ تک حالی اور [illegible] تعلق رہا ہے۔ پس ایسی حالت میں ڈاکٹر صاحب کا [illegible] نمونہ اسلام [illegible] ظاہر ہے ہرگز چھپا نہیں ہوتا اب میں ڈاکٹر صاحب سے عجز کے رنگ میں دریافت کرتا ہوں کہ جو نمونہ اسلام حقیقی طور سے ہوتا ہے کیا اس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کیا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے مقدس کلام میں فرماتا ہے کہ شیطان کا متقیوں پر تسلط نہ ہوگا چہ جائیکہ ایسے شخص بے ریا اور فرشتہ سیرت کہ جو فی الواقع نمونہ اسلام ہے پچیس سال تک ضلالت پر قائم رکھے اگر درحقیقت آپ کے نزدیک مولوی صاحب نمونہ اسلام ہیں تو یہ عجیب منطق ہے کہ مرزا صاحب کے مرید ہو کر مولوی صاحب کو نمونہ اسلام قرار دیا جاوے اور مرزا صاحب کو دجال۔ سب سے بڑھ کر آپ کا وہ ارشاد قابل غور ہے کہ اگر مرزا صاحب توبہ کریں تو میں دوبارہ بیعت کرلونگا تاریخ کی ورق گردانی سے مجھے تو کوئی ایسا قانون نہیں ملا۔ کہ کوئی امام مرید سے توبہ کرا کر مرید داخل بیعت ہوا ہو۔ یہ سعادتمندی آپ کے حصہ کے لئے خاص مخصوص تھی کیوں کہ یہ طریقہ آپکا انسانی عقل سے کچھ بالاتر معلوم ہوتا ہے۔

آپنے جو حضرت صاحب کو دجال ثابت کرنا چاہا ہے۔ آپنے بڑا ظلم کیا ہے آپکی اس کارروائی سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ نے نفس امارہ کے زیر تابع ہو کر سخت ٹھوکر کھائی ہے اور آپکی ٹھوکر کچھ اس قسم کی معلوم ہوتی ہے جس سے آپکا رُوحانی طور سے جانبر ہونا بالکل مشکل نظر آتا ہے مگر ہاں جب اللہ تعالیٰ کی رحمت گھیر لے اگر درحقیقت دجالوں سے حمایت اسلام اسقدر جائز ہے اور ان کا یہی منصب ہے تو اسلام کو ویسے بہت سے دجالوں کی ضرورت ہے میں ایک لمحہ کے لئے ماننے کو تیار نہیں کہ ایسے جھوٹے شخص کو جو اللہ کی طرف سے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کرے اور وہ درحقیقت مسیح موعود نہ ہو اللہ تعالےٰ پچیس سال تک بلا سزا کے چھوڑ دے اور نیز اس کو توفیق حمایت اسلام کی اس درجہ عطا فرمادے کہ فریق مخالف بالکل عاجز ثابت ہو۔ اگر دجالوں سے اس شان سے حمایت اسلام کا ہونا اور روزمرہ افتراء کرنے پر سزا کا نہ ملنا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک روا ہے تو انبیاء میں اور دجالوں میں ڈاکٹر صاحب کوئی معیار نہیں قائم کر سکتے ڈاکٹر صاحب ذرا غور فرماویں کہ مسیح موعود آ کر کیا کام کریگا اور اس کا کیا منصب ہوگا ہاں اس امر سے مجھکو اختلاف ہے جو میری بعض مکرم بھائیوں نے آپکے خیالات کو سنکر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ڈاکٹر صاحب حقیقی طور سے ایک منٹ کے واسطے بھی مرزا صاحب کا مرید ہوا ہی نہیں حقیقی طور سے مراد ان کی اگر خدا کا علم ہے تو میں اپنے بھائیوں کا مؤید ہوں اگر خدا کا علم مراد نہیں بلکہ انسانی سمجھ اور علم کے رو سے تصفیہ کیا ہو تو یہ امر مشاہدہ کے بالکل منافی ہے۔ اس بات کو مخالف یا موافق بغیر تسلیم کئے نہیں رہ سکتا۔ بشرطیکہ حق پر قدم مارنیوالا اور انصاف پسند ہو کہ وہ حضرت اقدس کے مخلص مریدوں میں بلحاظ انسانی علم کے شامل تھا اس کو مرتد ہونے سے قبل سال دو سال ہرگز مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے میں شبہ نہ تھا اگر شبہ کا ہونا تسلیم کر لیا جاوے تو جو کچھ اس نے مختلف رسالوں مضمونوں یا کتابوں میں حضرت اقدس کی تائید لکھی وہ ایک منافقانہ کارروائی ٹھہرتی ہے مگر ہر ایک فعل کی ایک شان ہوتی ہے اور ہر ایک شان سے نتیجہ اخذ ہوتا ہے اس قدر تائید کرنی ہرگز اس امر کی مقتضی نہیں کہ وہ اپنے بھائیوں کے علم میں یا حضرت اقدسؑ کے علم میں مخلص مرید نہ تھا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ شیطانی قوت باریک سے باریک راستہ سے گھس جاتی ہے اسکو گھسنے کی جگہ ملنی چاہئے اگر کوئی شخص صدق دل سے حضرت صاحب سے محبت اور اخلاص رکھتا ہے مگر وہ اپنے عیوب باریک اور موٹوں پر غور نہیں رکھتا تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ایک دن مقدس لوگوں سے مقابلہ کریگا اور صداقت ثابت شدہ کو چھوڑ کر نفسانی پیروی پر اتر آنا ایسے آدمی سے ذرا بھی بعید نہ ہوگا۔ مثلاً کسی شخص کی طبیعت میں تکبر نے غلبہ کیا ہوا ہے یقیناً اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ وہ تکبر کی راہ سے ہلاک ہوگا اب دیکھنا ہم نے یہ ہے کہ عبد الحکیم ڈاکٹر کیا ایسے وہ کونسے اسباب ہیں جن سے وہ مرتد ہوا ہے ہم ان مریدین پر بھی جنہوں نے رسول اکرمؐ کے زمانہ

بدر خواتین
(لوگوں کا مال کھاتے ہیں)

ڈاکٹر عبد الحکیم جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ ہمارے حضرت جی براہین احمدیہ و سراج منیر کا روپیہ کھا گئے چندے وغیرہ کا حساب نہیں دیتے۔ کیا یہ اعتراض نیک نیتی سے ہے ہرگز نہیں اول جنھوں نے ان کتابوں کا پیشگی روپیہ دیا ان کیطرف سے کبھی مطالبہ نہیں ہوا۔ بس مدعی سست گواہ چست۔ دوم۔ ایسے الزام اور سچے پیغمبروں پر بھی لگائے جاتے ہیں۔ جنھیں معترض سچا مانتا ہے۔ مثلاً حضرت موسےٰ پر اعتراض ہے کہ فرعونیوں کا زیور عید کے لئے لیا پھر واپس نہ دیا۔ سوم۔ اس کا جواب حضرت اقدس علیہ السلام نے خود دیا تھا اور بذریعہ اشتہار شائع کیا تھا۔ جو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے "اس توقف کو بطور اعتراض پیش کرنا محض لغو ہے۔ قرآن کریم بھی باوجود کلام الٰہی ہونے کے تئیس ۲۳ برس میں نازل ہوا۔ پھر اگر خدا تعالےٰ کی حکمت نے بعض مصالح کی غرض سے براہین کی تکمیل میں توقف ڈالدی۔ تو اس میں کونسا حرج تھا اور اگر یہ خیال ہے کہ بطور پیشگی خریداروں سے روپیہ لیا گیا تھا تو ایسا خیال کرنا بھی حمق اور ناواقفی کے باعث ہوگا کیونکہ اکثر براہین احمدیہ کا حصہ مفت تقسیم کیا گیا ہے اور بعض سے پانچ روپیہ اور بعض سے آٹھ آنہ تک قیمت لی گئی ہے۔ اور ایسے لوگ بہت کم ہیں جن سے دس ۱۰ لئے گئے ہوں اور جن سے پچیس ۲۵ روپے لئے گئے ہوں وہ تو صرف چند ہی انسان ہیں۔ پھر باوجود اس قیمت کے جو ان حصص براہین احمدیہ کے مقابل پر جو منطبع ہو کر خریداروں کو دئے گئے۔ کچھ بہت نہیں بلکہ عین موزون ہے اعتراض کرنا سراسر کمینگی اور سفاہت ہے۔ لیکن پھر بھی ہم نے بعض جاہلوں کے ناحق کے شور و غوغا کا خیال کر کے دو مرتبہ اشتہار دیدیا کہ جو شخص براہین احمدیہ کی قیمت واپس لینا چاہے وہ ہماری کتابیں ہمارے حوالے کرے اور اپنی قیمت لے لے چنانچہ وہ تمام لوگ جو اس قسم کی جہالت اپنے اندر رکھتے تھے انہوں نے کتابیں واپس کر دیں اور قیمت لے لی اور بعض نے کتابوں کو بہت خراب کر کے بھیجا مگر ہمنے قیمت دیدی اور کئی دفعہ ہم لکھ چکے ہیں کہ ہم ایسے کمینہ طبعوں کی ناز برداری کرنا نہیں چاہتے اور ہر ایک وقت قیمت واپس دینے پر طیار ہیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ ایسے دنی الطبع لوگوں سے خدا تعالےٰ نے ہم کو فراغت بخشی" باوجود اس جواب کے پڑھنے کے پھر بھی کوئی اعتراض کرتا جاوے تو ثابت ہو جائے گا کہ وہ بدنیتی سے اعتراض کرتا ہے۔ حق کی طلب نہیں رکھتا۔ جب اشتہار بھی دیدیا کہ جس نے روپے واپس لینے ہوں وہ لے لے۔ تو پھر یہ کہنا کہ روپیہ کھا گئے سخت بیحیائی ہے۔ باقی رہا چندے کا حساب نہ دینا یہ بھی جھوٹ ہے اول اس لئے کہ چندے کے کئی فنڈ ہیں۔ مدرسہ کے لئے جو روپیہ بھیجا جاتا ہے اس کا حساب جناب امین مدرسہ کے پاس موجود ہے۔ ایسا ہی میگزین کے چندے کا اس کے مینجر صاحب کے پاس۔ جو خاص نذرانہ حضور کا ہے وہ خانگی معاملہ ہے۔ اس کے حساب کی ضرورۃ ہی نہیں ہے۔

بھلا فرمائیے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو چندہ آتا تھا۔ اس کا حساب کون رکھتا تھا۔

راقمہ۔ احمدی خاتون گولیکے گجرات

بلاد اسلامی

کمیشن حد بندی مصر و ترکی طور سینا کی حد بندی کرنیوالی کمیشن قریب ترا پنے کام ختم کر کے بہت جلد اپنے اپنے مقاموں کو واپس آئیگی اور موقع سے روانہ ہونے کے پہلے اپنا فیصلہ نافذ کرے گی۔ (المؤید)

حلب ریلوے ملک شام کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ حماہ سے حلب تک ریلوے لین بالکل تیار ہوگئی ہے۔ اور آیندہ ماہ اگست کے آخر میں اس کا افتتاح بھی ہوگا۔ (المؤید)

گرمی بسر کرنے کا نیا مقام ترکی مقبوضات میں جزیرہ روڈس کی آب و ہوا بہت اچھی ہے اور اس سال اکثر مصر کے متمول باشندے وہاں گرمی کا موسم بسر کرنے کے لئے گئے ہیں جس سے توقع ہے کہ یہاں کی رونق ترقی پا جائیگی (المؤید)

جلالتمآب سلطان المعظم نے مختلف ممالک سے آنے والے غریب حاجیوں کے واسطے مکہ مکرمہ میں ایک مکان اور ایک شفاخانہ بنوانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ شفاخانہ میں تین سو پلنگوں کی گنجائش رکھی جائے گی (المؤید)

یمن۔ میں کچھ ترکی سپاہ کے باغی ہو جانے کی خبر کی سرکاری طور پر بھی تردید شائع ہوگئی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

میاں مولا بخش صاحب ولد میاں میر الدین صاحب ساکن مدھ رانجھا ضلع شاہ پور

میاں خدا بخش صاحب ولد اللہ دتا صاحب ساکن ادرسمہ ڈاکخانہ بھابڑہ " "

میاں غلام قادر صاحب ولد میاں الٰہی بخش صاحب ساکن گھوچک ڈاکخانہ سکالے ضلع سیالکوٹ

میاں عالم شیر ولد بلول ساکن ملی ڈاکخانہ کھٹہ ضلع شاہ پور

میاں احمد دین صاحب ولد سردار صاحب سکنہ جیوونمل ضلع گجرات

سید عبد اللہ صاحب ولد میر محی الدین صاحب سکنہ انیکلاں ضلع امرتسر

سید بدر الدین صاحب ساکن کریام ضلع جالندھر

میاں عبد السبحان صاحب ولد ساون ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور

میاں حشمت علی صاحب ساکن بھیر ڈیہی ضلع گورداسپور

میاں رحیم بخش صاحب ولد محمد وارث صاحب ساکن کلاس والا تحصیل پسرور

میاں غلام حیدر صاحب ولد " " " "

میاں عبد اللہ ولد میاں حاجی صاحب۔ ساکن اللہ لے دی پنڈی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

میاں شاہ محمد صاحب ولد میاں محمد یار صاحب سکنہ پنجالہ۔ تھانہ ڈنگہ۔ ضلع گجرات۔

میاں برکت اللہ صاحب ولد میاں محمد حسین صاحب سکنہ کوٹلی پٹہ ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں۔ ضلع سیالکوٹ

نتھے خاں صاحب ولد امیر بخش صاحب لاہور

بہاؤ الدین صاحب۔ چھوڑ۔ ضلع سیالکوٹ

محمد عبد الحفیظ صاحب۔ از کرنال

شاہ دین صاحب موضع داتہ ڈاکخانہ سترہ ضلع سیالکوٹ

امام الدین صاحب۔ دہیر کے کلاں ضلع گوجرات

عمر بی بی۔ " " " "

زوجہ محمد بخش صاحب۔ دوالیال ضلع جہلم

برکت اللہ صاحب۔ قصبہ بسی۔ ریاست پٹیالہ

کالو خاں ولد میر خاں صاحب۔ قصبہ ماچھی واڑہ تحصیل سمرالہ

بادا دیوی چند صاحب سٹرڈہ تحصیل گڑھ شنکر

خیر الدین ولد سراج الدین صاحب۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

محمد علی صاحب بمقام چک ۳۲/۷۲ ضلع لائل پور

نور محمد صاحب " " "

عبد اللہ صاحب " " "

فاطمہ بی بی۔ " " "

پچھلے ... کے کیس ۹۰۸ ہا بتھے اور فوتیدگی

کی کل تعداد ۲

پنجاب میں ... سے ۱۳ فوتیاں۔ صوبجات

متحدہ میں ۱۶ رجب ... ن نہیں۔

مشن سکول گجرات ... چر برکت رام بی۔اے نے

راولپنڈی میں دین عیسوی ... ن کیا۔

علی گڈھ کالج میں عربک ... بیسر کے عہدے پر مشرقی

علوم کے مشہور ماہر ایک ... فرنگی مقرر کئے گئے۔ وہ

جرمنی کی گاٹسن یونی ورسٹی ... یہ پروفیسر شوالی صاحب

ہیں۔ یہ عہدہ لازم طور پر پُر کیا گیا ہے اور اس کے لئے

لوکل گورنمنٹ کی طرف سے تنخواہ کی مزید مدد دی جاویگی

وہ یہ شرط تھی کہ کوئی مستند فرنگی عالم مقررہ کیا جاوے۔ جو

عربی زبان کی تعلیم سائنس کے مطابق دیسکتا ہو۔

ہنلسہ کے موضع بونہ میں آتش زدگی سے ۱۵۰ دکانیں راکھ ہوگئیں۔

ریلوے سٹیشن ملتان پر ایک دیسی گارڈ مع لڑکی کے احاطہ سے گذرتا تھا۔ انجن میں کچل کر مرگیا۔

کثیر بارشوں کے سبب اہل شملہ چیخ اُٹھے۔ ریلوے کی سڑک بند سڑک تانگہ محفوظ ہے۔

بمبئی کے امتحان پلیڈران میں ۱۷۱ سے صرف ستائیس پاس ہوئے۔

کونور میں بدمست فرنگی کو ناحق دھند فائر کرنے کے لئے ... روپے جرمانہ ہوا اس کے نوکر کو ...

مسٹر ایل بی وارڈ صاحب صوبجات متحدہ کے اکونٹنٹ جنرل کے عہدے پر تبدیل کئے گئے

بمبئی شہر میں ہیضہ کا زور بڑھ گیا۔ دودھ وخوراک کی آمیزش ہی اس کا باعث پایا۔

برما میں سلسلۂ تار بند

عظیم بارشوں نے سلسلہ تار برما کا برہم کردیا ہے کوئی پیغام تار محکمہ ٹیلگراف اپنے ذمہ پر نہیں بھیجتا۔ نہ وہ ہندوستان کے کسی اسٹیشن سے مکتوب الیہ کو پہنچانے کا ذمہ دار ہے اور نہ فرستندہ کو جواب وہی کا۔ تار مدراس۔ کلکتہ۔ اور آسام کی طرف سے جانا ناممکن ہے۔ کیونکہ کوئی بھی جگہ ایسی نہیں جس طرف سے پیغام پہنچ سکے ایسے موقعوں پر بے تار کے برقی پیغام کا سلسلہ نہایت مفید تصور کیا جاتا ہے۔ دیکھیں یہ سلسلہ کب تک قائم ہو کر درست ہوتا ہے۔ ممانعت صرف ڈیفارڈ

پیغام کی ہے۔

چین میں قحط

جاپان میں ابھی تک قحط نے سر اُٹھانے نہیں دیا تھا کہ چین سے بھی منحوس خبریں آنے لگیں ہر روز دنگے فساد ہو رہے ہیں چاول کی بوریاں دن دہاڑے چونکیداروں کو مار مار کر لوٹے جاتے ہیں اور پولیس کی کچھ پیش نہیں چلتی۔ ابھی تک فغفور کی طرف سے کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ آئندہ فصلوں کی حالت بھی خراب ہو رہی ہے دیہات تباہ اور برباد ہو رہے ہیں۔ شہر لُٹ رہے ہیں۔ عنقریب سرکار قحط زدگان کے واسطے انتظام کرنے والی ہے۔

حیدرآباد دکن کے ایک باثر مسلمان مُلا عبدالقیوم نے حجاز ریلوے کے لئے چندہ جمع کرنے میں سب سے بڑھ کر کامیابی حاصل کی۔ یعنی سب سے زیادہ رقم فراہم کر کے روانہ کی ہے۔ اب آپ نے ایک اور مفید کام کا بیڑا اُٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں سے چندہ جمع کر کے دس لاکھ روپیہ بہم پہنچائیں اور اس رقم کے منتقل شود سے لائق اور ہونہار مسلمان نوجوانوں کے لئے جاپان اور امریکہ میں تعلیم کی تکمیل کے لئے وظائف بہم پہنچائیں

شملہ میں بہاری بارشوں سے بہت نقصان کی خبر آئی ہے۔ ۲۴ گھنٹہ تک لگاتار برستا رہا۔ اس زور شور کی بارش سے شملہ میں بہت جگہ ٹیلے آپڑے ہیں کئی مکانات پُرخطر اور غیر مامون قرار دئے گئے ہیں جائداد کا بہت نقصان خیال کیا جاتا ہے۔ ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کی تاریں بھی کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہیں۔ شملہ کالکا سڑک کا سلسلہ تار بند کٹ گیا ہے اس باعث کچھ خبر دوبارہ حالت سڑک ریلوے کی معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ عام خیال ہے کہ اس سڑک پر بھی بہت سے ٹیلے پھسل کر آپڑے ہیں اس باعث آمد و رفت کچھ ملتوی رکھنی پڑی ہے۔ جمعہ کے روز علی الصباح ایک ٹونگہ کالکا میں پہنچا۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ سڑک ہنوز محفوظ و مامون ہے۔

مقدونیہ کے مشکلات

سر ... وردگرے نے ہوس آف کامنز میں اس امر پر زور دیا کہ مقدونیہ کے معاملات میں دول کا اتحاد ضروری ہے یہ غلط ہے کہ وہاں کوئی ترقی نہیں ہوتی۔

ایران میں فساد

نیا ایرانی وزیر اعظم پولٹیکل اور مالی اصلاحات پر غور کر رہے ہے۔

معاملات روس

۳۔ اگست کرانسٹیڈ کی باغی سپاہ میں ۴۰۰ سفری مینا اور ۲۵۰۰ ملاح تھے۔ امل الذکر نے اپنے افسروں کو قتل کر دیا پھر یکایک قلعہ کانسٹین ٹائن کے سوئے ہوئے توپخانہ کے سپاہیوں پر حملہ کیا اور افسروں کو گرفتار کر لیا مگر گولہ اندازی کرنے سے انکار کیا اور اس طرح باغیوں کو سخت شکست برداشت کرنی پڑی۔ حکام قلعہ کے پاس وفادار سپاہ کافی سے زیادہ تھی

فرانس و ٹرکی

فرانس نے ٹریسی پولی کی سرحد پر نخلستان ... جانت کے ترکی قبضہ کے خلاف سخت اعتراض کیا ہے۔ بابعالی نے اپنے جواب میں کہا کہ یہ جانت ٹریسی پولی کا اصلی جزو ہی اس لئے اس پر ہمارا قبضہ جائز ہے۔

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین۔ یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۵ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ... اور دوم مبلغ ... مبلغ ... بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں

مستریان مولابخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

بدر پریس قادیان میں سراج الدین عمر کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

گر ایجان منتظر خوش باش کآمد دلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۲ — سلسلۃ الجدید جلد ۲

۲۸- جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۱۶ اگست ۱۹۰۶ع

گرچہ گویم با تو گردی چادر قادیان مبین	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا مبین شفا مبین غرض دار الامان مبین

سلسلۃ القدیم جلد ۵

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ عہ

معاونین درجہ اول جنکو ۱۰ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ ے

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعہ

معاونین درجہ دوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۱ جو حساب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے انسے بحساب مابعد لیجاویگی نمونے کے پرچہ کیواسطے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی بالجملہ رسید دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

لوکل ... عا افریقہ ... صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیراب آنکہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود، از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد خشم خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکقدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور ان کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

۲۵ ۔ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۲ ۔ اگست ۱۹۰۶ء اور اس سے ماقبل دو چار روز کے الہامات یہ ہیں۔

(۱) دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالونگا پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے *

(۲) صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے۔

(۳) وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ

ترجمہ ۔ ہر ایک چغل خور عیب گیر پر سخت لعنت ہے۔

(۴) ۔ ساکرمک اکراماً عجباً ۔ والقی

بہ الرُّعب العظیم ۔

ترجمہ میں تجھے ایک عجیب طور پر عزت دونگا اور اس کے ساتھ دنیا پر بڑا رعب ڈالونگا۔

۵ ۔ یاتون من کل فج عمیق ۔ یاتیک من کل فج عمیق ۔

ترجمہ ۔ لوگ دور دراز سے تیرے پاس آئیں گے اور دور دور سے ہدیے آئیں گے۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس مسیح موعود بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔

۱۲ ۔ اگست ۱۹۰۶ء کو بعد از نماز عصر نئے مہمان خانہ کے اوپر مولوی غلام محمد صاحب سابق طالب علم تعلیم الاسلام کالج قادیان کا نکاح محمد شادی خان صاحب کی لڑکی (مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی بیوہ) کے ساتھ ہوا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا اور حضرت اقدس مسیح موعود بھی جلسہ نکاح میں تشریف رکھتے تھے۔ مبلغ ... مہر مقرر ہوا ۔ اختتام نکاح پر حضرت نے بمعہ جماعت دعا کی اور اسی وقت بارش بھی شروع ہوگئی جس پر حضور نے فرمایا کہ یہ ایک مبارک فال ہے کہ نکاح کے وقت آسمان سے رحمت الٰہی کا نزول ہوا۔

اس ہفتہ میں مولوی فضلدین صاحب لاہور سے چودہری حاکم علی صاحب بہلوال سے بابو نعمت خاں صاحب و بابو یعقوب خان صاحب جہلم سے حکیم محمد یٰسین صاحب میانمیر سے و دیگر مختلف احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ہر روز رحمت الٰہی بصورت باران نازل ہوتی ہے ۔ زمینیں خوب سیراب ہوگئی ہیں اور جوہڑ پُر ہو رہے ہیں۔

چراغدین اور عیسائی صاحبان

اخبار نور افشاں مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء میں پادری یعقوب مسیح صاحب نے ایک محضر نامہ شائع کیا ہے جس میں چند مسلمانوں کے دستخط ہیں جو اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ چراغدین کی بیوی بدچلن نہیں ہے اور وہ طاعون سے نہیں مرا اور اس کی دونوں بیٹیاں زندہ ہیں اور کہ یہ خبریں اخبار بدر میں غلط شائع ہوئی تھیں + ہمیں ان تفصیلی امور کے ساتھ کوئی خاص دلچسپی نہیں۔ لیکن باوجود ان سب باتوں کے ہمارا اصل سوال پھر بھی قائم ہے کہ اسکی موت ایک نامرادی کی موت تھی یہانتک کہ جس کتاب پر بڑا ناز کیا جاتا ہے کہ اس نے بڑی اعلیٰ درجہ کی کتاب لکھی ہے اس کا ایک ورق بھی نہ چھپا تھا کہ اس کو موت نے آگھیرا۔ اور اب اس کے بعد بھی بظاہر کوئی امید نہیں کہ اسکی کتاب روشنی کا مونہہ دیکھ سکے اور اگر وہ کتاب شائع بھی ہوگئی۔ تو ہم پبلک کو دکھا دینگے کہ اس کی پہلی تصنیف کی طرح وہ صرف ایک جاہلانہ عبارت ہوگی اور عیسوی مذہب کی خفیہ تائید ہوگی اور یہی وجہ ہے کہ عیسائی لوگ اس کے مرنے پر اس قدر گریہ زاری کر رہے ہیں کہ لاہور کے بڑے پادری فورمن صاحب پر بھی اتنا توجہ نہ کیا گیا تھا۔

* یہ فقرہ کہ پکڑے جائیں گے اس سے مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں کے سامنے ملزم اور لاجواب و ساکت ہو جائیں گے۔

رپورٹ جلسہ احمدیہ گجرات

بمقام (رجوعہ)

رجوعہ تحصیل پھالیہ میں ایک گاؤں ہے۔ وہاں کے مرحوم احمدی ہمارے آقا مسیح و مہدی علیہ السلام کی قوت قدسیہ کے زندہ ثبوت ہیں۔ کیونکہ ایک وقت تمام دنیا کے عیوب سارے جہان کی خرابیاں ان کے فخر کا موجب تھیں۔ اور پھر جب توفیق الٰہی رفیق ہوئی۔ تو یمشون علے الارض ھونا و یبیتون لربھم سجدا و قیاما کے مصداق ہے۔ حتیٰ کہ مخالفین نے بھی تسلیم کر لیا کہ واقعی ان کا مرشد بڑا زبردست مزکی ہے جس نے انہیں ایسا نیک دل متقی انسان بنا دیا انہی کے اولاد اور بھائی بندوں میں سے اب بھی بہت سے آدمی وہاں میں جو ابھی کسی مہتمم کے محتاج ہونے کیوجہ سے سست پڑ گئے تھے۔ مگر انہیں رنمل اور ہیلوں کے جلسے نے جناب مسیح مآب کی نیم شبی دعاؤں کی برکت سے جگا دیا۔ اور وہ بھی اس بات کے خواستگار ہوئے کہ قرب و جوار کے بھائی ۱۳ اگست کو یہاں جمع ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تاریخ مقررہ پر رنمل۔ ہیلاں۔ مونگ۔ رسول۔ ننگیال۔ سعد اللہ پور۔ ننگ۔ گولیکے۔ گورالی۔ وزیر آباد سے تمام یا بعض احباب باسوائے جماعت ڈنگہ (وجہ شمولیت نامعلوم) آ گئے۔

خطبہ میرے قدر دان مہربان حافظ غلام رسول صاحب نے پڑھا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے (۱) تقوے کی تعریف یہی نجات کا موجب ہے (۲) شرک و بدعت سے بچتے رہو۔ کسی گناہ کا کرنا بھی من وجہ شرک ہے (۳) غلبہ تعداد پر نہیں بلکہ ایمان و تقوے پر موقوف ہے (۴) خدا کے دین کو یکرنگ ہو کر اختیار کرو۔ اپنے تمام کام شریعت کے مطابق کرو۔ رسم و رواج کی پروا نہیں چاہیئے۔ دنیاوی عزت کی چنداں وقعت نہیں۔ عزت وہی ہے جو خدا کیطرف سے ہو (۵) عورتوں سے حسن معاشرت (۶) عملی نمونہ درست کرو۔ عشا کے وقت بھی ملک مولا بخش صاحب کی تحریک سے انکی ایک مختصر تقریر کے بعد اخلاق حسنہ پر وعظ کیا اور سمیں بتلایا کہ ہمارے نبی سے کسی یہودی نے قبل از وقت مقررہ سختی سے قرض کا تقاضا کیا سخت سست بھی کہا مگر آپ نے حضرت عمرؓ کو روکدیا کہ آپ سزا نہ دیں (۲) طائف والوں نے پتھروں سے زخمی کیا۔ آپ نے ان کے لئے دعائے خیر کی (۳) مکہ والوں پر کامل غلبہ پا کر انہیں یوسفؑ کی طرح معاف کر دیا۔ اسی طرح ہمارے امام ہیں کہ اتنی مخلوق خدا ہر روز ہر روز آتی ہے آپ ہر ایک سے بخندہ پیشانی پیش آتے ہیں کئی لوگوں نے مقدمے کئے بدنیتی سے جھوٹیاں گواہیاں دیں مگر آپ نے معاف کر دیا۔ شام سے پہلے بھی حافظ روشن علی صاحب مقیم قادیاں کی ایک تقریر پڑھی گئی آپ نے آسمان زمین۔ ہوا کشتی وغیرہ سے خدا کی توحید اور اس کا رحمٰن و رحیم ہونا ثابت کیا اور توجہ دلائی کہ بعض اشیا خدا نے اپنی صفت رحمانیت سے مہیا کر دی ہیں اب ان سے فائدہ اٹھانا انسان کے اپنے اختیار میں ہے جس سے اس ذات کے رحیم ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ کوئی تین گھنٹے تک مہیدان گنج زبان۔ اکمل کی بھی ایک ٹوٹی پھوٹی تقریر ہوئی۔ بہت سا بیان باقی رہ گیا۔ جسقدر شرح خراشی کا موقع ملا۔ اس کا ایک حصہ تو مکمل طور سے بدر میں اصحب السفینہ کے عنوان سے درج ہے۔ ملاحظہ فرمایئے اور باقی کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس کشتی پر سوار ہونے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ۔ تقویٰ کا لباس پہن لو۔ و لباس التقوٰی ذالک خیر۔ ہاں اس تقوے کا توشہ ساتھ لے چلو فانّ خیر الزاد التقوٰی۔ اس سفر کے لئے صراط مستقیم اختیار کرو۔ انّ ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل۔ کچھ محصول بھی دینا چاہیئے یعنی چندہ جس کا موزون وقت یہی ہے ورنہ بعد از اں سونے کا پہاڑ اسوقت کی ایک مٹھی جو کے برابر نہ ہوگا۔ مگر خدا کو تمہارے چندوں کی ضرورت نہیں واللہ الغنی بلکہ تم ہی اس کے محتاج ہو وانتم الفقراء نہ دوگے تو یستبدل قوماً غیرکم (وہ کوئی اور قوم پیدا کرے گا جو تم جیسے نہ ہوں گے۔ اس کشتی کے نوح کی معرفت کے لئے خدا نے دو گواہ آسمان و زمین دیدیئے ہیں خسوف کسوف ماہ رمضان کے ذریعے فلک نے شہادت دی کہ ھذا مھدی خلیفۃ اللہ اور طاعون و زلزلہ کے وسیلہ سے زمین پکار اٹھی۔ کہ آنیوالا آ چکا۔ سیدھے بال۔ گندم گوں رنگ (عیسیٰ ابن مریم کا حلیہ گھنگھریالے دار بال۔ سرخ رنگ حدیث میں آیا ہے) روشن پیشانی اونچی ناک۔ حلیہ فرما دیا تاکہ اس کشتیبان کو پہنچاننے میں دقت نہ ہو۔ پھر حقیقی مومن بننے کی تاکید اور عرض کیا گیا کہ طوفان سے بچنے کے لئے ضرور ہے کہ ہم میں کوئی "ظلم" کا مادہ نہ ہو شرک سب سے بڑھ کر ظلم ہے تم ایاک نستعین کے مطابق خدا ہی سے حاجات کے وقت امداد طلب کرو۔ مردوں سے استعانت نہ کرو۔ کہ وہ بھی تم سے بندے ہیں اور خود خدا کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے ترساں ہیں ہماری تکالیف کو دور نہیں کر سکتے اس مضمون کی بہت سی آیات پڑھی گئیں۔ تقریر کے بعد عمدہ چندہ ہوا۔ جو دیہات کے اعتبار سے ایک معقول رقم ہے غرض جلسہ بڑی خوبی سے ختم ہوا اور ہم نے ایسے جلسوں کو اپنے حق میں بہت ہی مفید پایا۔ باہم تعارف سے محبت بڑھتی ہے اتحاد اور زیادہ مستحکم ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی آپس میں رشتے ناطے کرنے کی تحریک ہوتی ہے۔ صالحین جماعت کا نمونہ دیکھکر اپنی عملی حالت درست کرنیکا جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ تبادلہ خیالات کے علاوہ چندے کا باقاعدہ انتظام ہوتا ہے۔ لیس انہیں غیر ضروری سمجھنے والے ان برکات پر غور کریں۔ رنمل میں ہم نے کلمہ گو مسلمانوں کی توحید کا حال دیکھا تھا کہ قبر پر صف باندھ کر سجدہ کیا۔ یہاں ایک سنت ختنہ دو روز سے ادا ہو رہی تھی۔ بہت بیہودہ رسومات اور فضول خرچیوں میں لوگ پھنسے ہوئے ہیں عین راہ میں ایک قبر بنا کر راستہ روکا ہوا تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا بذریعہ خواب کسی کو معلوم ہوا یہاں بزرگ کا مزار ہے ان توہمات و بدعات سے خدا کی پناہ۔

آیندہ جلسہ بمقام گورالی قریب کٹھالہ ریلوے سٹیشن ۲ ستمبر کو ہوگا

محمد ظہور الدین اکمل گولیکی ضلع گجرات

اصحب السفینہ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَلَبِثَ فِیْھِمْ اَلْفَ سَنَۃٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا فَاَخَذَھُمُ الطُّوْفَانُ وَھُمْ ظٰلِمُوْنَ۔ فَاَنْجَیْنٰہُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَۃِ وَجَعَلْنٰھَا اٰیَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

خدا تعالیٰ اپنے کلام مجید میں فرماتا ہے ہم نے نوح کو اسکی قوم کیطرف بھیجا۔ پس وہ نو سو پچاس سال انہیں رہا۔ پھر ان لوگوں کو طوفان نے آ لیا کیونکہ وہ حقوق اللہ و حقوق العباد میں نقصان کرنیوالے تھے عذاب کے وقت ہم نے نوح اور کشتی والوں کو نجات دی اور کشتی کو تمام جہانوں کے لئے نشان عظیم الشان بنایا:۔

یہ قصہ (واقعہ) تو تقریباً ہر مسلمانوں کو معلوم ہے کہ نوح علیہ السلام کی تبلیغ جب انتہائے حد تک پہنچ گئی چنانچہ وہ خود بیان کرتے ہیں۔ قال نوح رب انی دعوت قومی لیلاً ونھاراً فلم یزدھم

دعائی الا فرارا ۔ و انی کلما دعوتھم لتغفر لھم جعلوا اصابعھم فی اذانھم واستغشوا ثیابھم واصروا واستکبروا استکبارا ۔ (اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو شب و روز دعوت کی ۔ مگر جتنا میں نے بلایا اتنا ہی وہ پیچھے ہٹے اور جب میں نے دعوت کی کہ اللہ کیطرف رجوع کرو ۔ تاکہ تو انہیں مغفرت کرے تو اپنے کانوں کو انگلیوں میں ڈالتے تاکہ آواز تک نہ سنیں اور کپڑے اوڑھ لیتے (گویا میری صورت دیکھنے کے روادار نہیں) اور اپنی گمراہی پر جمے رہے اور بڑے تکبر سے اکڑے رہے ۔ اور جو کبھی ایک آدھ وعظ سنا بھی تو رقیق اعتراض کرنے لگتے ۔ یا بیہودہ الزامات دینے لگتے ۔ ما ھذا الا بشر مثلکم (تم جیسا ہی ایک بندہ ہے) یرید ان یتفضل علیکم (چاہتا ہے کہ تم سے برتر بن بیٹھے) لو شاء اللہ لانزل ملئکۃ (خدا چاہتا ہے تو کوئی فرشتہ بھیج دیتا) ما سمعنا بھذا فی اباءنا الاولین (ہم نے اپنے اگلے باپ دادا سے یہ باتیں نہیں سنیں) ان ھو الا رجل بہ جنۃ فتربصوا بہ حتی حین ۔ (اس شخص کو تو ایک خبط یا جنون ہو گیا ہے کہ دن رات ایک ہی ذکر ہے ۔ اچھا کچھ مدت تک اس کا انتظار کرو ۔ اسوقت حضرت نوح کی دعا رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا انک ان تذرھم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا (اے میرے رب اس سرزمین پر ایک کافر بھی نہ چھوڑ ۔ کیونکہ یہ تو اب اس حد تک پہونچ گئے کہ دوسرے بندوں کو بھی گمراہ کریں گے (باوجود اتنی نافرمانیوں کے ان پر عذاب نہیں آیا) اور انکی اولاد بھی بدکار اور کافر ہی پیدا ہو گی (کیونکہ والدین کا کوئی نیک نمونہ نہیں) قبول ہوئی اور طوفان آیا اور ایسا طوفان کہ کافروں کی جڑ بنیاد کاٹ دی ۔

اب ہم نے اس آیت میں یہ تدبر کرنا ہے کہ کلام الٰہی میں یہ قصہ کیوں بیان ہوا ۔ اور تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک ما کنت تعلمھا انت ولا قومک من قبل ھذا (یہ غیب کی باتیں ہیں (نوح کا قصہ) جو ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں نہ اسے تو جانتا تھا نہ تیری قوم اس سے پہلے کا اطلاق کیونکر ہو سکتا ہے ۔ (دوم) طوفان تو ایک خاص احاطہ میں آیا نہ کل روئے زمین پر ۔ کیونکہ عذاب کے مستحق وہی تھے جن پر نوح علیہ السلام کی تبلیغ ہو رہی تھی ۔ نہ کہ کل دنیا (وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا) تو پھر یہ کشتی آیۃ للعالمین کیونکر بن گئی ۔

سنئے حضرات ! ؎

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

نام تو نوح علیہ السلام کا ہے مگر دراصل یہ نبی کریم صلعم کی نسبت پیشگوئی اور تسلی ہے ۔ کہ گھبرانے کی بات نہیں ۔ نوح علیہ السلام نے تو ہزار برس تبلیغ کی اور اسی کے قریب مسلمان ہوئے پس دس سال سے کم عرصے میں اگر تھوڑے مسلمان ہوئے ہیں ۔ تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ یہ رسول کا فرض نہیں کہ بہت سے مسلمان بنائے بلکہ اس کا فرض تو ما علی الرسول الا البلاغ وان علیک الا البلاغ کے مطابق صرف کلام الٰہی کا پہنچا دینا ہے ذرہ وہ مخالف بھی غور کریں جو کہا کرتے ہیں مرزا صاحب اگر مسیح موعود ہیں تو کتنے لوگوں کو مسلمان کیا ؟ بہت جلد طوفان ان کے خون کا طوفان آیا چاہتا ہے جس میں یہ کفار غرق ہو جائیں گے ۔ اور ہم تجھے اور تیرے ساتھیوں کو نجات دیں گے بالخصوص ان مظلوم صحابیوں کو جو کفار مکہ کی ایذاؤں سے تنگ آکر کشتی کے ذریعہ ملک حبشہ میں چلے گئے ہیں ۔ چنانچہ یہ پیشگوئی من وعن پوری ہو گئی کہ وہ اصحاب جو سمندر کے ذریعے ہجرت کر کے حبشہ میں چلے گئے تھے اور اسطرح اصحاب السفینہ بنے تھے بخیر و عافیت واپس آ گئے ۔ پھر اس کے بعد یہ پیشگوئی ایک اور رنگ میں پوری ہونے والی تھی ۔ جو اس زمانہ سے متعلق تھی ۔ وہ اسطرح کہ آپ کو بتلایا گیا ایک ہزار برس آپکی امت میں بھی نوح کے زمانہ کیطرح فیج اعوج کا غلبہ رہیگا ۔ مگر یہ ہزار تین سو برس کے بعد ہو گا کیونکہ حدیث میں ہے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ۔ یعنی تین صدیوں تک اچھا زمانہ رہیگا اس کے بعد فتنے اٹھیں گے ۔ اور رفتہ رفتہ اسلام کا چہرہ چھپنے کے قریب ہو جائیگا ۔ پس تیرہ سو برس تک ایسی حالت ہو جائیگی کہ (وھم ظالمون) کے پورے پورے مصداق ہو جائیں گے ۔ ظالم کہتے ہیں اسے جو کسی کے حقیں کمی بیشی کرے اور تو مولوں نے تو جو کچھ کیا ۔ کیا ۔ اپنے ہی بھائیوں کو دیکھیے کہ خدا تعالےٰ کی صفات اور خاصوں سے ایک عاجز بشر (مریم کے بیٹے) کو موصوف کیا گیا ہے یہ کسقدر غضب کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ تو اپنی توحید کے بارے میں فرماتے قل ھو اللہ احد ۔ اعلان کردو کہ وہ اللہ ایک ہی ہے جو باعتبار اپنی ذات و صفات کے یگانہ ہے) اور یہ لوگ کہیں کہ نہیں عیسےٰ علیہ السلام اپنی ماں کا ایک ہی بیٹا تھا ۔ اور اسمیں کئی ایک ایسی صفتیں پائی جاتی ہیں جو کسی اور میں نہیں پائی گئیں (۱) تائید روح القدس یعنی ہر وقت جبرائیل علیہ السلام کا آپ کے ساتھ رہنا (۲) خالق الطیور ہونا (۳) مردوں کو زندہ کرنیوالا (۴) تقریباً دو ہزار برس سے بجسد العنصری دنیا کے تمام آدمیوں کے خلاف آسمان پر بیٹھنے والا (۵) ایک ایسا نبی جس کے ہاتھ تمام جہان کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے (۶) لایزال ولا یموت زمانہ کے اثر سے بالکل محفوظ ۳۳ برس کا آسمان پر گیا اور یہی عمر ہو گی جبکہ نازل ہو گا (۷) غیب کے جاننے والا ۔ غرض اس قسم کی کئی باتیں ان سے منسوب کی گئی ہیں جن سے لیس کمثلہ شیء کا گمان گذرتا ہے ۔ پھر اپنی صفت میں فرماتا ہے اللہ الصمد اللہ کو کسی کی حاجت نہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام بھی بے محتاج ہیں کیونکہ تمام حاجات کی اصل طعام ہے اور وہ دو ہزار برس سے باوجود زندہ ہونے کے طعام سے مستغنی و منزہ ہے مگر یہ کیسا جھوٹ ہے خدا تعالےٰ خاص طور سے بیان فرماتا ہے کانا یاکلان الطعام (دونوں ماں بیٹا کھانا کھاتے تھے) پھر فرمایا ماجعلنھم جسدا لا یاکلون الطعام (ہم نے ایسا وجود بخشا ہی نہیں کہ وہ کھانا نہ کھائیں) تیری صفت بیان کی لم یلد ولم یولد ۔ عیسےٰ علیہ السلام بھی بلا باپ پیدا ہوئے اور انکی اولاد بھی نہ کوئی تھی ۔ ولم یکن لہ کفوا احد اس کا کوئی ثانی ۔ کفو نہیں ۔ یہ کہتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام کا بھی کوئی بھائی بہن نہ تھا ۔ اب ایک عیسائی تو ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو خوب گھیر سکتا ہے ۔ لیکن ہم تو صاف کہتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام میں کوئی ایسی بات نہ تھی جس کا نمونہ دوسرے نبیوں میں موجود نہ ہو ۔ اور کوئی ایسی صفت نہ رکھتے تھے ۔ جو صرف انہی سے خاص ہو ۔ روح القدس کی محبت تو ہر ایک نبی سے ہوتی ہے بلکہ مومنوں سے بھی جیسا کہ فرمایا ایدناھم بروح القدس (ان کو روح القدس سے تائید دی) مگر اس معیت سے یہ مراد نہیں کہ جبریل آسمان سے اتر کر ساتھ میں کیونکہ کوئی فرشتہ آسمان سے بذاتہ اتر کر نیچے نہیں آتا ۔ بقولہ تعالیٰ وما منا الا لہ مقام معلوم ہم میں سے ہر ایک ایک مقام مقرر ہے آسمان میں جس سے ہٹتے نہیں ۔ اور خالق الطیور محی الموتے ہونا ان مشہور معنوں کے ساتھ تو بالکل غلط ہے یہ اس لئے کہ قرآن مجید میں اختلاف ہیں لو کان من عند غیر اللہ

لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً جبکہ ایک جگہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیہم قل اللہ خالق کل شیء (کیا انہوں نے خدا کی مانند کچھ پیدا کیا اور انہیں مخلوق مشتبہ ہوگئی کہ وہ اللہ ہی ہر شئے کا خالق ہے) پھر فرمایا اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم هل من شرکائکم من یفعل من ذلکم من شیء سبحانہ و تعالیٰ عما یشرکون (اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تمہیں رزق دیا پھر تم کو مارتا ہے پھر تمہیں زندہ کرے گا کیا تمہارے شریکوں (عیسےٰ ہو یا کوئی اور) میں سے کوئی ہے جو یہ کام کر سکتا ہے پاک ہے ان باتوں سے اپنی شان سے اور اس سے جسے شریک بناتے ہیں) پھر پڑھو۔ انا نحن نحی الموتیٰ۔ انہ هو یحی الموتیٰ۔ ربی الذی یحیی و یمیت (وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے) اور مردوں کے زندہ ہونے کے متعلق فرمایا۔ انہم لا یرجعون (وہ کبھی دنیا میں واپس نہیں آئیں گے) فیمسک التی قضی علیہا الموت (جس پر موت طاری ہو اسکی روح روک لیجاتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ نہ کوئی اللہ کے سوا خالق ہے نہ مردے زندہ کرنیوالا۔ اچھا تو پھر اخلق لکم من الطین کے کیا معنے ہوئے یہی کہ پرندے کا نمونہ بنانے اور اسمیں خارق عادت عقل سے کوئی انتظام ہوتا کہ ایک جگہ سے اٹھکر دوسری جگہ جا پڑتا نہ جان پڑتی۔ نہ وہ ہو بہو پرندہ بنتا۔ دوم یہ معنے کہ میں مادہ پرست انسانوں کو جو روحانیت نہ ہونے کے سبب نری مٹی کے پتلے ہی ہیں بلند پرواز انسان بناتا ہوں۔ اور احی الموتیٰ کے معنے ایک تو یہ نہیں کہ سکتے جنکی نسبت عام نظر فتویٰ دیدے کہ مرچکا۔ یا قریب المرگ بیماروں کو انکی صحبت سے شفا ہو جاتی تھی۔ دوم مردہ دلوں کو زندہ کرتے اور یہ سب سے بھاری معجزہ ہے اور زندہ پر مردہ کا اطلاق قرآن شریف میں عام ہے۔ فرمایا۔ انک لا تسمع الموتیٰ۔ وما انت بمسمع من فی القبور (تو ان کو نہیں سنا سکتا جو مردے ہیں یا قبروں میں) کفار سے خطاب ہے (۲) یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (اے مومنو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو جب وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلائے)

ایسا ہی دو ہزار برس سے زندہ آسمان پر ہونا آیات کلام الٰہی کے بالکل برخلاف ہے کیونکہ حضرت عیسےٰ **ایک بشر رسول** تھے اور آدم کی اولاد سے جسکی نسبت ارشاد ہے فیہا تحیون وفیہا تموتون (تم اسی زمین میں ہی زندہ رہتے ہو اور اسی میں مرو گے) ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین (تمہارے لئے زمین میں ہی جائے قرار اور موت تک اور ساز و سامان زندگی ہے) پس ان نصوص بینہ کے ہوتے ہم کیونکر ایسی بات کو تسلیم کریں جسکی قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں کوئی اصل نہیں اور کیوں نہ متشابہات کو محکمات کی ماتحت کرلیں قطع نظر اس کے کہ بل رفعہ اللہ الیہ میں نسبت رفع اللہ کیطرف ہے جو آسمان پر ممکن نہیں۔ نیز سیاق سباق اس رفع کو رفع روحانی (جو بعد موت ہر کسی کو حاصل ہوتا ہے) سے مخصوص کر رہا ہے کیونکہ یہ ملعونیت کے الزام کے رد میں وارد و نازل ہوا ہے۔ علاوہ ازیں (او ترقی فی السماء) سوال کفار کے جواب میں سبحان ربی هل کنت الا بشراً رسولاً (میرا رب ایسی خلاف سنت جسمیں حکمت ایمان بالغیب زائل ہو جائے باتوں کے دکھانے سے پاک ہے) ایک سنت اللہ بیان کر رہا ہے کہ کوئی بشر نہ آسمان پر بجسد العنصری گیا نہ جائیگا۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (اور اللہ کی سنت میں تو کبھی تبدیلی نہ پائیگا) اور تمام جہان کے لوگوں کا یکدم مسلمان ہو جانا خلاف ہے آیت واغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیٰمۃ (اور ہم نے انمیں روز قیامت تک دشمنی اور بغض بھڑکا دیا) کے نیز اس آیت کے ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم (اگر تیرا رب چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی مذہب بنا دیتا۔ اور یہ سب ہمیشہ مختلف رہیں گے ہاں جسپر تیرا رب رحم کرے اس اختلاف سے نکال لے۔ اور اسی لئے ان کو پیدا کیا) اور بالجبر لا یقبل الا السیف والاسلام (یا تلوار یا اسلام) مسلمان کرنے کو رد کرتی ہیں کئی آیتیں ازانجملہ لا اکراہ فی الدین۔ من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (جو چاہے ایمان لائے جو چاہے کافر ہو جائے) افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین (کیا تو لوگوں کو مومن ہونے پر اکراہ کریگا) باقی رہا لا یبدل ولا یموت ہونا۔ اس عقیدہ کی تردید کرتی ہے یہ آیت ماجعلنا لبشر من قبلک الخلد (ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کے لئے بھی خلد ایک حالت پر رہنا نہیں بنایا) اور نیز لا تبدیل لخلق اللہ کے مطابق بشری خواص بشر رہنے تک منفک نہیں ہو سکتے۔ ساتویں خصوصیت غیب جاننے کی تھی جس آیت سے یہ مطلب سمجھا جاتا ہے اس کے معنے کرنے سے پہلے مفصلہ ذیل آیات پڑھ لینی چاہئیں

(۱) وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا هو (غیب کی کنجیاں (خزانے) اسی کے پاس ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا) من یعلم الغیب فی السموات والارض الا اللہ (اللہ کے سوا آسمان و زمین میں کوئی غیب نہیں جانتا) اور رسول صلعم کو یہ کہنے کا ارشاد ہے لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء (اگر میں غیب جانتا تو اپنے لئے بہت سی بھلائیاں سمیٹ لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہونچتی) (۲) لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ (میں غیب نہیں جانتا اور نہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں) پس ہم کیونکر تسلیم کرلیں کہ عیسےٰ علیہ السلام عام طور سے جو کچھ کوئی کھاکے آتا۔ یا گھر میں جمع کرتا آپ بتا دیتے اس سے تو یہ سمجھے کہ یہودیوں کی حالت بہت خراب ہوگئی تھی۔ اور وہ تھے اکالون للسحت (حرام کھانے والے)۔ حرام مال جمع کرنیوالا۔ آپ نے اگر ان کو بتایا کہ تمام اموال جو خلاف شرح طریقوں سے حیلے بناکر جمع کیا ہے اور کھا رہے ہو یہ ناجائز ہے پس یہی تھا کھانے اور خزانے کے متعلق ان کا خبر دینا۔ اور یہی نبی کے شان کے مطابق ہے۔ اس تمام تشریح سے واضح ہو چکا۔ کہ جو غیر معمولی صفتیں عیسےٰ بن مریم سے منسوب کرتے ہیں وہ بالکل خلاف واقعہ اور محض خدا تعالیٰ کا نفی ہیں۔ یہ بڑا صریح ظلم ہے کہ خدا کی صفتیں ایک عاجز بندے کو دیجائیں۔ اس ظلم کے طوفان ضلالت کے وقت ایک نوح (خدا کا سلام اور درود اسپر اور اسکی آل پر) مبعوث ہوا ہے اور اس نے ایک کشتی بنائی ہے اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا تعالےٰ کے حکم سے چنانچہ اس نے فرمایا اور یہ حکم براہین احمدیہ میں درج ہے واصنع الفلک باعیننا۔ چنانچہ اسی کے مطابق میرے آقا ہمارے امام نے ایک رسالہ "کشتی نوح" نام بھی لکھدیا جسمیں اس کشتی پر سوار ہونے کے شرائط درج ہیں۔ مبارک وہ جو اسمیں بیٹھکر اپنے تئیں ہر طرح کے طوفانوں سے محفوظ کر لیتا ہے اس بات کے ثبوت کے لئے کہ واقعی اس کشتی پر سوار ہونے سے آدمی طوفان سے بچ جاتا ہے کئی واقعی گذر چکے ہیں۔ طاعون بھی ایک طوفان تھا اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اس سے دن دگنی رات چوگنی ترقی دے اللہم زد فزد۔ وہ ۴ اپریل کا زلزلہ بھی اسی طوفان کی ایک شان تھا اس سے بھی تمام احمدی بحکم الہام لا یموت نفس من رجالکم محفوظ رہے

اس کے علاوہ آتش زدگیوں (آسمان اسے نما طوفان آگ برسانے کو ہے۔ آگ بھڑکانے کے دن) سے کوئی طوفان سے ہم احمدی بفضلہ محفوظ رہے ہیں مگر الگ یہ ہے کہ کوئی نامی گرامی شہر اس سے نہیں بچا۔ ابھی ایک اور بڑا طوفان باقی ہے جس کے لئے یہ کشتی پچھلے واقعات کی بنا پر پورا پورا مامن اور دارالامان ہے۔ اور انہی خصوصیتوں کے سبب کشتی نوح کو اللہ تعالیٰ علیم و حکیم نے آیۃ للعالمین فرمایا کیونکہ اب رسل و رسائل کی سہولتوں کے سبب مامورین اللہ کی تبلیغ مشرق سے مغرب زمین کے اس سرے سے اس سرے تک پہنچ جاتی ہے۔ اسی لئے ایک عالمگیر طوفان آتا ہے اور اس سے پہلے بھی بلّیات عالمگیری ہیں۔ اور کشتی نجات صرف یہی کشتی ایسے طوفان سے بچنے کا ذریعہ ہے اور ان حالات پر نظر کر کے اس نوح کی کشتی کو جو کہ ابتدائی محدود واقعہ تھا۔ آیۃً للعالمین کہا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اب سب بھائیوں کو اور اس عاجز کو اس کشتی پر سوار رہنے کی توفیق دے آمین یا رب العالمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

محمد ظہور الدین اکمل گولیکی ضلع گجرات

تمباکو نوشی

مسٹر فرینک سوان آنریری سیکرٹری بائز اینٹی سگریٹ لیگ برمنگھم نے سگریٹ نوشی کی بابت ایک کافی و شافی تحقیقات کی ہے اور اس کے متعلق بڑی واقفیت بہم پہنچائی ہے۔ [illegible] نسل پر سگریٹ نوشی کے باعث ایک ایسی بڑی بلا نازل ہونے والی ہے جو شراب نوشی کی بلا سے [illegible] بڑھی ہوئی ہے مزید براں اس امر کی کافی شہادت موجود ہے کہ نوجوانوں میں جو سگریٹ پینے کی عادت پھیلی ہوئی ہے وہ ایک بلائے عظیم ہے۔ وہ لڑکوں کا خون چوس رہی ہے اور قومی مردانگی کا ناس مار رہی ہے۔

جب مسٹر آسٹن چیمبرلین انگلستان میں وزیر خانہ کے منصب پر مامور تھے تو انہوں نے بیان کیا تھا۔ کہ ”سلطنت برطانیہ میں ایک آنہ والے پیکٹوں میں دس کروڑ سگریٹ [illegible] ہفتہ فروخت ہو جاتے ہیں [illegible] پیکٹ لڑکوں اور نوجوانوں کے [illegible] فروخت کئے جاتے ہیں۔ یہ دس [illegible] سگریٹ اصل میں زہر کی دس کروڑ [illegible] گولیاں ہیں۔

[illegible] سگریٹ نوشی میں یوگا فیوگا ترقی کر رہی ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے برطانیہ میں تمباکو پی جاتی تھی اس کا اوسط ایک پونڈ فی کس سالانہ تھا لیکن آج کل کا اوسط اس سے کوئی دگنے سے زیادہ ہے۔ اس ملک میں ۸۴۶۷۴۵۰۰۰ پونڈ سالانہ کی تمباکو استعمال کی جاتی ہے اور کل روپیہ جو تمباکو کی نسوار (ہلاس) تمباکو اور سگریٹ پر خرچ کیا جاتا ہے تعداد میں ۲۵ کروڑ پونڈ ہے۔ یہ رقم اس رقم سے جو برطانیہ میں مختلف مشنوں کو قوم کی طرف سے دیجاتی ہے ۱۲ گنی ہے۔ گذشتہ دس سال میں سگریٹ نوشی ۱۵۰ فی صدی ترقی کر گئی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ لڑکے اور نوجوان سستے داموں کے سگریٹ جو دلربا پیکٹوں میں فروخت کئے جاتے ہیں کثرت سے پینے لگ گئے ہیں۔ جہاں کسی لڑکے کے ہاتھ ایک آنہ کا سکہ آیا۔ اس نے بے دریغ سگریٹ کا ایک پیکٹ خرید کر پینا شروع کر دیا۔ سگریٹ فروشوں کی دوکانوں کی تعداد بھی حیرت انگیز تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ ہر گلی کوچہ میں بہت سی دکانیں کھل گئیں اور کھلتی جاتی ہیں۔ برطانیہ میں مردوں کی نصف تعداد سگریٹ پیتی ہے۔ اور ہر تیس سگریٹ پینے والوں کے پیچھے سگریٹ کی ایک دوکان ہے۔ ابھی حال میں لندن میں ایک سگریٹ فروش کی دکان کا امتحان کیا گیا تو جتنے لوگ سگریٹ لینے آئے تھے انہی آدمیوں میں ایک مرد تھا اور سات لڑکے۔ یہ شوقین لوگ سر مہال میکنزی کی جو امراض حلق کا ایک بے نظیر ماہر اور معالج تھا۔ اس رائے سے بالکل ناواقف تھے۔ کہ جتنی شکلوں میں تمباکو استعمال کیجاتی ہے ان میں حلق کے لئے سب سے زیادہ مضر سگریٹ نوشی ہے۔“

سگریٹ کا تمباکو لب سے ملتے ہی زہر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ جسم میں یہ سب سے زیادہ جاذب عضو ہے اس لئے تمباکو کا عرق ان میں جذب ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اور بدہضمی اور طرح طرح کے دیگر امراض پیدا کرتا ہے یہ امر مسلمہ ہے کہ تمباکو سے کوئی ۸۰ مرض جنمیں نابینائی بھی شامل ہے پیدا ہوتے ہیں۔ اور برطانیہ میں تمباکو کے اثر سے ہر سال ۲۰ ہزار جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ جو لڑکے سگریٹ پیتے ہیں ان کے اخلاقی قوٰے بالکل خراب ہو جاتے ہیں اور ان کو طرح طرح کے برے افعال کی طرف یوں ہی رغبت ہو جاتی ہے۔ جیل خانوں کے نقشوں سے ظاہر ہوا ہے کہ قیدیوں میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جنہوں نے بری زندگی کی ابتدا تمباکو نوشی سے کی تھی۔ ایک قیدخانہ میں ۶۰۰ قیدیوں سے جو شراب پی کر جرائم کے مرتکب ہوئے۔ پانسو ایسے تھے جن کو نشہ کی عادت تمباکو نوشی کے باعث پڑی تھی۔ ایک ڈاکٹر نے سگریٹ پینے والے تیس لڑکوں کا جن کی عمر ۹ سے ۱۵ سال کی تھی طبی معائنہ کیا تو ۲۲ کو سخت بے اعتیاطیوں اور امراض میں مبتلا اور شراب نوشی کیطرف مائل پایا۔ انہیں یہ خواہش تمباکو نوشی نے پیدا کر دی تھی۔

جب امریکہ اور اسپین میں جنگ چھڑی تو والنٹیر بھرتی کئے گئے۔ جو لوگ بھرتی ہونے آئے انہیں سے جسمانی ناقابلیت کے لحاظ سے اس تعداد کی نسبت ۱۹۰۶ء کی سول وار میں ناقابل قرار دیئے گئے تین گنے ناقابل ٹھہرائے گئے ان لوگوں میں ۹۰ فیصدی سگریٹ پینے والے تھے۔ جب بوئروں اور انگریزوں میں جنگ ہوئی تو ضلع منچسٹر میں ۱۱ ہزار آدمیوں نے والنٹیرن کر جنگ میں جانا چاہا ان میں سے ۸ ہزار کو ڈاکٹروں نے دیکھتے ہی نامنظور کیا اور آخرکار صرف ۱۲ سو جوان منظور کئے گئے نامنظور کئے ہوؤں میں سے سب کے سب ایسے لوگ تھے جنہوں نے لڑکپن ہی سے تمباکو نوشی کے ذریعے اپنے جسمانی قوٰے کو خراب کر لیا تھا +

بدرِ صادق

۲۵ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء

اخبار وطن اور انبیاء پر اعتراضات

نقاش ہے یا نقال؟

خدا کی شان! جب کسی قوم کے برے دن آتے ہیں تو چھوٹے کیا بڑے۔ جاہل کیا عالم۔ عوام کیا خواص۔ سب کے مذاق کا سٹینڈرڈ ایسی پستی اختیار کرتا ہے کہ سنجیدگی اور متانت کے بڑے بڑے مدعی بھی اپنی مجالس میں اور تصنیف و تالیف میں مسخرا پن اور تمسخر بازی کو جزو اعظم بنائے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔

اخلاق کے مسائل پر غور کرنے والوں کے واسطے یہ مسئلہ نہ صرف دلچسپ ہوگا بلکہ اس کا حل انکشافات عالم کا موجب ہوگا کہ قوم میں ایک ایسا سربرآوردہ شخص ہے۔ تجربہ کار ہے۔ [illegible] ایڈیٹر کی طرح سب میں مانا جاتا ہے۔ معزز خاندان سے ہے اس کی دانائی و حکمت کا ایسا شہرہ ہے کہ وہ ابوالحکم کہلاتا ہے۔ ناگہاں کچھ ایسی کارروائیاں اس سے سرزد ہوئیں کہ اس کا نام ابوجہل رکھا گیا اور ایسا رکھا گیا کہ قیامت تک اس کا یہی نام ہو گیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ شخص شروع سے ہی ایسا تھا۔ اور اسے اپنی جہالت کے ظہور کا پہلے کوئی موقعہ نہیں ملا تھا۔ یا یکدفعہ اس کے مزاج میں کوئی ایسا تغیر واقع ہوا کہ وہ اس خطاب کا مستحق ہو گیا۔ سردست ہمارے اس آرٹیکل کا یہ مدعا نہیں کہ اس سوال کو حل کیا جاوے تاہم اس امر کی طرف ناظرین کو توجہ دلانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس خطاب کی تبدیلی کے وقت بھی ایک گروہ ایسا موجود ہے جو اس کی ان باتوں پر ہی تحسین کرنے کے واسطے دل و جان کے ساتھ طیار ہے جو اس کے لئے اس نئے خطاب کے دلانے کا موجب ہو رہی ہیں۔

پنجاب کے ان اخباروں میں سے جو مسلمانوں کی اڈیٹری میں نکلتے ہیں۔ اخبار وطن ایک متین اور سنجیدہ اخبار ہونے کا مدعی اور ایک اسلامی اخبار ہونے کا دعویدار ہے نہ صرف دنیوی رنگ میں بلکہ دینی رنگ میں بھی۔ کیونکہ سلطان روم کی مدح خوانی کے گیت گانے کے علاوہ قرآن شریف کی تفسیر بھی اس میں لکھی جاتی ہے اور ہر طرح کی اسلامی خبروں کو جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اب کچھ عرصہ سے اس کے اڈیٹر صاحب نے سلسلہ حقہ احمدیہ کی طرف اپنی عنان توجہ کو پھیرا ہے اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرتے کیونکہ دنیاداری کے رنگ میں اخبار کے چلانے اور جاہلوں کے درمیان بہت سے خریدار پیدا کرنے کے واسطے یہ لابد ہو چکا ہے کہ اس سلسلہ کی مخالفت میں کچھ نہ کچھ لکھا جاوے اور مولوی انشاء اللہ صاحب نے مولوی محبوب عالم صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرح اس کار خیر میں بلحاظ زمانہ کے سابقین کا حصہ نہیں لیا۔ تاہم امید ہے کہ وہ اپنے حسن لیاقت اور اس پر اپنے لائق نامہ نگاروں کی نقاشی کی امداد کے ساتھ اس پہلو سے بھی اپنے اخبار کو سب سے بڑھ کر دلچسپ بنانے کی کوشش میں کامیاب ہو جاویں گے۔ اور اس نئی ظرافت کے ساتھ تعداد اشاعت بھی اچھلتی کودتی اپنے اخبار ... آگے بڑھ جائے گی۔ پس انہوں نے اس طرز جدید کے اختیار کرنے میں جو کچھ سوچا خوب سوچا اور اس میں ہمیں بھی خوشی ہے کیونکہ مخالفت کا شور و شر مخلوق الٰہی کو ہمیشہ حق کی طرف رجوع دلاتا ہے۔ اگلے دن کا ذکر ہے ایک شخص کا ریاست پٹیالہ میں سے خط آیا وہ صاحب لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم کے شور و غوغا نے مجھے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کے دیکھنے کا شوق دلایا اور نتیجہ یہ ہوا کہ میں بیعت میں داخل ہوتا ہوں۔ زیادہ تر خوشی اس واسطے بھی ہے کہ لاہور میں ایک میاں جعفر زٹلی (اخبار) نکلتے معلوم نہیں اب ہیں یا نہیں کیونکہ وہ پہلے اس سلسلہ کی مخالفت میں واہی تباہی بکنے اور ڈھنڈورا پیٹنے میں شب و روز سرگرداں رہا کرتے تھے۔ اب کچھ عرصہ سے معلوم نہیں کیا سبب خاموش ہیں۔ سو خدا نے ہمارے لئے اس کا نعم البدل پیدا کر دیا۔ وطن جیسا مانا پرانا اخبار۔ پانچ ہزار سے زائد کی اشاعت۔ ایسا لائق اڈیٹر۔ ایسے قابل نامہ نگار سلسلہ احمدیہ کی خبروں میں مصروف ہیں۔ ... گالیاں دیں۔ نقلیں بنائیں۔ سوانگ رچائیں۔ جو کچھ کریں۔ اشاعت تو کرتے ہیں۔ یہ خدا کے کام ہیں وہ سب کو اپنے برگزیدہ کی خدمت میں لگاتا ہے۔ طوعاً او کرہاً سب کو اس کام میں ہاتھ بٹانا ہی پڑتا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

پس اس طرز جدید کا اختیار کرنا صاحب وطن کے واسطے ضروری تھا۔ اور ہم مان لیتے ہیں کہ ایسے موقعہ پر متانت اور سنجیدگی کو چھوڑنا اور اپنے اخبار کو پیچ بہادر دینا ان کا فرض تھا۔ لیکن ہم ادب کے ساتھ گذارش کرتے ہیں کہ جس صورت میں آپ کا اخبار اسلامی اخبار ہے اور قرآن شریف کی تفسیر بھی اس میں لکھی جاتی ہے تو برائے خدا اس کے کالموں میں ایسے اعتراض تو نہ لکھے ہوتے۔ جو خود اسلام اور بانی اسلام اور کتاب اسلام پر کفار کیا کرتے ہیں۔ شاید پبلک کے مذاق کو پورا کرنے کے شوق میں آپ کو اس طرف توجہ نہ ہوئی ہو یا نقاش صاحب کوئی ایسے معتبر بزرگ ہوں کہ ان کا مضمون بغیر پڑھنے کے کاتب کو دے دیا گیا ہو کہ اسے ایڈیٹوریل کی جگہ دی جاوے۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو توجہ دلاؤں کہ آپ اس تازہ مضمون پر جو ۳ اگست ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں نکلا ہے۔ ایک دفعہ نظر ثانی فرماویں۔

جناب نقاش صاحب کی تمسخر بازی کے ہزلیات کا جواب لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ سنت اللہ ہے کہ مامورین الٰہی اور ان کے ساتھیوں کو یہ سب کچھ سننا پڑتا ہے اور ہم تو مدت سے یہ گالیاں سن رہے ہیں۔ وطن کے کالموں نے ہمارے واسطے کوئی نئی بات پیدا نہیں کی۔ ہاں اس ساری عبارت کے درمیان جو اصل اعتراضات ہیں ان کو میں اس جگہ لیتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) خدا تعالیٰ کی شان سے بعید ہے کہ وہ کسی انسان کی تعریف میں کوئی کلمہ فرمائے۔ پھر مرزا صاحب کی اپنی تعریف میں بعض الہامات کیوں نازل ہوتے ہیں۔

اس اعتراض کو نقاش صاحب کی منقش عبارت نے اس طرح ادا کیا ہے کہ "مرزا صاحب کے الہامات میں غیور و متکبر خدا ایک انسان ضعیف البنیان کی شان میں قصیدہ خوانی کر کے غلو و اطراء کا کمال دکھاتا ہے۔"

(۲) خدا تو رحم کرنے والا ہے وہ اپنی مخلوق کو عذاب نہیں دیتا۔ پھر مرزا صاحب کی پیشگوئیوں میں عذاب الٰہی کی خبریں خدا کی طرف سے کیوں دی جاتی ہیں۔ اس اعتراض کو وطن کے

لائق نامہ نگار اس طرح ادا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب پر جو وحی نازل ہوتی ہے اس میں "ارحم الراحمین و احسن الخالقین اپنے بندوں کو زلزلہ۔ طاعون۔ ہیضہ۔ چیچک اور طرح طرح کی آفات ارضی و سماوی کے انعامات بھیجنے کی بشارت دیتا ہے"

(۳) بعض الہامات کے "بظاہر کوئی خاص معانی نہیں ہوتے"

(۴) بعض الہامات ایسے فقرات میں ہیں جو پہلے بھی کسی کتاب میں موجود ہیں۔

اِس اعتراض کو وطن کے سنجیدہ نامہ نگار حضرت کے ایک الہام "تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد" کو نقل کرکے اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

"جس طرح ہمارے مکاتب میں بوستان مروج ہے۔ اسی طرح عالم بالا کے مدارس کے نصاب میں بھی یہ بہترین تصنیف داخل ہے اور ممکن ہے کہ خدا نے الہام کے روز روح الامین کو اسی مصرع کا قاصد بنا کر قادیان دارالامان بھیجا ہو"

(۵) بعض الہامات کے متعلق کچھ عرصہ تک حضرت مرزا صاحب کو خود بھی معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کس کے متعلق ہے۔ اس اعتراض کو جناب وطن نے ان مہذب الفاظ میں تحریر فرمایا ہے۔ "ہمیں حیرت تو مرزا صاحب کے اس خدا پر ہے۔ جسے علام الغیوب ہونے کا دعویٰ ہے اور جس کے نزدیک ماضی و مستقبل مترادف ہیں کہ باوجود اپنی غیب دانی کے پورے چار مہینے تک منظور محمد کی تعریف و تعیین نہ کرسکا۔"

یہ ہے خلاصہ اُن تمام اعتراضات کا جن کو سجانے اور رونق دینے کے واسطے اخبار وطن کے تیرہ کالم سیاہ کئے گئے اور اس قدر تمسخر کا لباس عبارت آرائی کو پہنایا گیا ہے۔ کہ ان کا جواب دینا تو درکنار ان کا دہرانا بھی ایک شریف کے قلم کے واسطے زیبا نہیں۔

اگر قرآن شریف اور احادیث نبوی اور تاریخ انبیاء و اولیاء سابقین کی طرف دیکھا جاوے اور ان سے فائدہ حاصل کیا جاوے۔ تو ان میں سے کوئی اعتراض ایک مومن مسلمان کے منہ سے نکل نہیں سکتا۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ انبیاء اور کتب مقدسہ کا حوالہ سنکر مولوی انشاء اللہ صاحب اور ان کے نامہ نگار بھی اپنے [illegible]

کہ ایک مشہور اسلامی اخبار کے اڈیٹر صاحب نے ہمارے ایک بزرگ قوم کے ساتھ مسئلہ تعدد ازدواج پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تو خود مذہب اسلام کے ساتھ بھی کوئی تعلق نہیں۔ صرف ایک قومی امداد کے واسطے اخبار لکھا جاتا ہے۔

پس اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ نقاش صاحب اور ان کے دوست صاحب وطن جھنجھلا کر قرآن شریف کو اور بانی اسلام ہی کو جواب نہ دے بیٹھیں تو اعتراض اول یعنی "غیور و متکبر خدا کے ایک انسان ضعیف البنیان" کی تعریف کرنے کے متعلق میں ان کی توجہ کتب مقدسہ کے ان مقامات کی طرف پھیرنے کی کوشش کرتا جہاں انسانوں کو سعید اور صادق اور صدیق اور رؤف الرحیم (یعنی صفات رحمانی) اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیم۔ اور وَجِیهاً فِی الدُّنیا وَالآخِرَۃ اور دیگر اس قسم کے صفات سے یاد کیا گیا ہے اور وہ حدیثیں پیش کرتا۔ جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لَولاکَ لَمَا خَلَقتُ الاَفلاک کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔ اور قرآن شریف کی وہ آیت پیش کرتا۔ جہاں حضرت خاتم النبیین کو فرمایا گیا ہے کہ تو تمام بنی آدم کو اپنا عبد کرکے پکار اور کہہ یا عبادی۔ اور توریت کے وہ مقامات دکھاتا۔ جہاں خدا کے بیٹے اور پوتے موجود ہیں اور ایسی مخلوق دکھاتا جس کو میکائیل کہا گیا ہے۔ (عبرانی زبان میں میکائیل کے معنے ہیں۔ می۔ ک۔ ایل۔ وہ جو خدا کی مانند ہے) اور بائبل کی یہ پیشگوئی دکھاتا کہ آنے والے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خود خدا کہا گیا ہے۔

ایسا ہی اعتراض دوم کے متعلق کہ مرزا صاحب کے الہامات میں مخلوق کو ارحم الراحمین خدا زلزلہ طاعون کی بشارت کیوں دیتا ہے۔ کتب سماویہ کا حوالہ دیا جاتا اور قرآن شریف کی وہ آیات پیش کی جاتیں۔ جن میں کفار مکہ کے متعلق ہلاکت اور تباہی کی پیشگوئیاں درج ہیں اور اس قسم کے فقرات دکھائے جاتے کہ "بشرہم بعذاب الیم" اور حضرت موسیٰ نے فرعونیوں کے واسطے بار بار ٹڈی۔ وبا۔ خون کی بارش طاعون۔ بادشاہوں کے مرجانے کے متعلق جو پیشگوئیاں کیں وہ یاد دلائی جاتیں۔

تیسرا اعتراض کہ بعض الہامات کے معانی عام فہم نہیں ہوتے۔ اس کے واسطے بھی خدا کے پاک کلام میں سے الم۔ اور حم۔ اور طس اور ق۔ اور الر وغیرہ آیات قرآنی پیش ہو سکتی تھیں۔ مگر مجھے وہی خوف لاحق حال ہے کہ کہیں معزز اہل وطن قرآن کو بھی جواب نہ دے بیٹھیں اور رہی سہی برائے نام اسلامی حمیت کو بھی خیرباد نہ کہہ دیں۔ اس واسطے میں اس قسم کے جوابات پر زور نہیں دیتا۔

ایسا ہی اس اعتراض کے جواب میں کہ مرزا صاحب کے کسی الہام کے الفاظ پہلی کسی کتاب میں بھی موجود ہیں۔ یہ آسان تھا کہ بزرگ نقاش کو نادان پادریوں کے اعتراضات کی طرف توجہ دلائی جاتی جو کہ انہوں نے قرآن شریف پر کئے ہیں اور سورۃ قمر کے بعض الفاظ کو قدیم اشعار میں دکھایا جاتا۔ اور انجیل کے فقرات کو [illegible] پڑھا جاتا۔ مگر میں ڈرتا ہوں کہ آج تو وطن کے کالموں کو حضرت امام علیہ السلام کی مخالفت میں کالا کیا جاتا ہے تو کل یہ اخبار کہیں بنیاد اسلام کا ہی دشمن نہ بن بیٹھے۔

علیٰ ہذا القیاس یہ اعتراض کہ چار ماہ تک مرزا صاحب کے خدا کو معلوم نہ تھا کہ اس الہام میں محمد منظور کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے جواب میں آسان تھا کہ انبیائے سابقہ کے حالات کی طرف رجوع کیا جاتا کہ بقول نقاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سالہا سال تک ہجرت کے مقام کو بجائے مدینہ کے تہامہ کیوں خیال فرماتے رہے اور یعقوب نبی کو اتنی عمر روتے گذری۔ پھر یہ معلوم نہ ہوا کہ یوسف کہاں ہے۔

غرض ایک مسلمان کے واسطے تو ان اعتراضات کے پیش کرنے کا کوئی موقع نہ تھا اور اگر کسی نے نادانی سے یا کم علمی سے یا مضحکہ کے طور پر صرف ایک شغل کے لئے یہ اعتراض لکھ دیئے تھے۔ یا مولوی انشاء اللہ صاحب کی غیر حاضری میں کہیں چھپ گئے تھے تو مذکورہ بالا جوابات کی طرف اشارہ ہی کافی ہے کہ آئندہ مولوی صاحب خود ہی اس کا ازالہ کردیں۔ مگر زمانہ سخت ہے۔ اور بے جا آزادی کی بدبو نے بہتوں کے دماغ خراب کر رکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ کتب سابقہ کا حوالہ مولوی انشاء اللہ صاحب اور ان کے نامہ نگار اور معزز ناظرین وطن کے واسطے

اسٹیبر مچ نے وزیر مصر کو رپورٹ بھیجی کہ سلطانی فوج کی موجودگی سے امسال نہایت امن وامان رہا۔

اخبار ترجمان لکھتا ہے کہ علاقہ قازان کے شیخ الاسلام نے ایک مجلس عام کے انعقاد کے لئے علمائے سنت والجماعت و علمائے شیعہ کو جمع کیا تاکہ بعد بحث ومباحثہ ایک ایسی حد فیا بین مقرر کر دی جاوے کہ سنی وشیعہ مین اختلاف جزئی کی وجہ سے تنافر وبغض نہ رہے۔ آخر کار مجلس مین علمائے نے مل جل کر ایسا فیصلہ کر لیا اور اختلاف دور ہوا۔

مرسی اخبار الفت لکھتا ہے کہ سلطنت چین ۱۸ ولایات پر تقسیم ہے اور ہر ایک ولایت میں ایک گورنر رہتا ہے جسے چینی زبان میں وائسرائے کہتے ہین۔ ان ولایات میں سے جو بڑی بڑی ولایتین ہین۔ ان سب کی گورنری پر مسلمان مامور ہیں۔ چنانچہ ولایت قونل۔ کوکشین۔ دونون کے والی مسلمان ہیں۔ اور مؤخر الذکر والی کا باشندگان چین پر خاص اثر ہے اور شہنشاہ چین سے بھی اس کے دوستانہ تعلق ہیں۔ کوکشین کا والی ایک ۲۲ سالہ نوجوان مسلمان ہے۔ جو والی قونل کا داماد اور علوم جدیدہ سے پوری طرح بہرہ یاب ہے۔ آقصود کورن۔ طورفان رطوفسون۔ فرہ شہر کی ولایتوں پر بھی مسلمان گورنر ہیں۔ بلکہ ان ولایتوں کے دیگر عہدہ دار فوج بھی سب کے سب مسلمان ہی ہیں۔ اور ان دنوں اور بھی زیادہ مسلمان بھرتی کئے جا رہے ہیں۔

سائپرس

پال مال گزٹ نے روس انگلستان کے متعلق ایک مفصل مضمون شائع کیا ہے اور اس کے آخر میں لکھا ہے کہ چونکہ اب مصر بموجب عہد نامہ فرانسیسی انگریزی کے برٹش حمایت میں آگیا ہے اور انگریزی جرار فوج وہاں بعض ہے۔ لہذا جزیرہ سائپرس کی جنگی اہمیت بہ نسبت سابق کے اب کم ہو گئی اور اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سائپرس ٹرکی کو واپس کر دیا جاوے یا کسی اور سلطنت شائقین کو اس کے ساتھ چند شرطین کر کے دے دیا جاوے۔

بغداد

ایک ترکی رعیت نے شہر بغداد و موضع عظمیہ کے درمیان ٹرام وے لائن جاری کرنے کی درخواست کی تھی اس کو اس شرط پر منظوری ملی ہے کہ کمپنی کے شرکا کو سلطنت عثمانیہ کی رعیت ہونا لازمی ہے۔

نمائش مصنوعات

بغداد میں چینی کے صنعتی سرمائے کی نمائش ہونے والی ہے۔ جس کے لئے شہر کوتاہیہ کے کارخانوں میں اہتمام کے ساتھ کام جاری ہے۔ نمائش میں چینی دستکاریاں علی العموم پیش ہون گی۔

قرآن اور فونوگراف

سلطان روم کو یہ خبر پہنچی کہ بیشہ وران فونوگراف لوگوں کو فونوں میں آیات قرآنی سنایا کرتے ہیں اور ان میں گانے کا طرز پیدا کر دیتے ہیں چونکہ شرعاً آیات قرآنی کا شمار اقسام طرب میں ناجائز ہے لہذا حکم ہوا کہ قطعی طور پر یہ روک دیا جاوے اور اس کے لئے ضروری احتیاط ہو۔

الجزائر

جن لوگوں کو یورپین گورنمنٹوں سے مذہب کی بابت خوف ہے وہ اس خبر کو غور سے سنین گے۔ کہ گورنمنٹ فرانس نے الجزائر کے اسلامی مکتبوں میں قرآن شریف کی تعلیم روک دی ہے اور چند مسجدین جو تعلیم قرآن کے لئے مخصوص تھیں بند کر دی ہین اور سرکاری طور سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہر شہر میں عربی و فرانسیسی کی تعلیم کے لئے مکتب بنائے جاوین ہمارے نزدیک اس خبر کے چھپنے میں کوئی غرابت نہیں اس لئے کہ ہندوستان میں بھی جاہل عوام مین یہ بے ہودہ افواہ مشہور ہے۔ کہ علی گڑھ کالج مین گورنمنٹ عربی کی تعلیم اپنی زیر نگرانی اس لئے دینا چاہتی ہے۔ کہ مسلمانوں کے مذہبی مکاتب ٹوٹ جاوین ظاہر ہے کہ یہ افواہ لغویت سے خالی نہیں۔

افغانستان کی آمدنی

افغانستان کی آمدنی ایک کروڑ ۴۳ لاکھ روپیہ ہے۔ جس مین ۳۰ لاکھ روپیہ ملکی مصارف مین خرچ ہوتا ہے اور باقی ایک کروڑ تیرہ لاکھ فوجی مصارف وغیرہ کے لئے بچ رہتا ہے۔ یہ رقم علاوہ اس اٹھارہ ہزار روپے کے ہے۔ جو گورنمنٹ ہند سالانہ وظیفہ کے نام سے شاہ افغانستان کو دیا کرتی ہے۔

ریاست بڑودہ میں تعلیم

بڑودہ کی خود مختار ریاست میں یکم اگست سے ابتدائی تعلیم لازمی ہو گئی ہے تعجب ہے کہ گورنمنٹ انگریزی نے تمام ہندوستان میں ابھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نقطے عبرت اثر کے

وکیل مورخہ ۲۶ جولائی میں ایک نظم بعنوان "نظرے خوش گزرے" شائع ہوئی ہے۔ جسے پڑھ کر ہمیں ان لوگوں کے حال پر نہایت افسوس آیا جو ایک صادق کی تکذیب ومخالفت میں خود ہی دائرہ اسلام سے بھی خارج ہوئے جاتے ہیں قبل اس کے کہ اصل اشعار کے نفس مضمون پر جرح کریں۔ تمہیدی امور مین ہم وکیل کے روپوش و بزدل نامہ نگار اور اس کے مداح وموید صاحب اخبار کے عبرت انگیز رویہ کی سرسری جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ راقم نظم نے جنہیں غیر سے اتنی بھی اخلاقی جرأت نہ ہوئی کہ آخر میں اپنا پورا پورا نام ونشان تو بتا دیتے اگر ہمارا خیال صحیح ہے تو انہوں نے اپنے نزدیک شوخ نگاری وظرافت کو کام فرما کر اصلی نام کی جگہ "نقاش" لکھدیا ہے۔ چونکہ وہ بعض احتیاطی اسباب سے محض بطور رسم ظاہری صاحب سلامت رکھتے ہوں گے اس واسطے گویا انہوں نے اپنی پیدائش مین ہمارے حال پر یہ بڑا کرم فرمایا۔ کہ ایک اہانت آمیز اور دل آزار نظم لکھ کر اخبار میں اسے اپنی ذات والا صفات سے منسوب نہین کیا لیکن ہماری رائے میں تو یہ بھی ایک خفیف حرکت ہے جو سراسر ان کی بزدلی پر دلالت کرتی ہے کاش کہ وہ اپنا نام بجائے نقاش کے خفاش رکھتے جو ان کے اس طرز عمل کے مناسب حال بھی ہوتا کہ آفتاب صداقت سمت الراس پر چمک رہا ہے اور ان کی آنکھوں میں ایسی چکاچوند لگی ہے کہ اس کی روشنی میں آنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ خود بینی ونا خدا رسی کی تاریکی میں چھپ چھپ کر منہ چڑاتے ہیں مگر افسوس وہ بھی ایسا بے ہودہ کہ اس کا تضحیک اپنے ہی اوپر پڑتی ہے۔

عنوان کے نیچے نقاش صاحب نے سب سے پہلے یہ لایعنی جملہ لکھا ہے:-

"در الفیل بالفیل وما ادراک بالفیل"
"لہ اذناب وخرطوم طویل"

کافی نہ ہو۔ اور ممکن ہے کہ ان صاحبان کو خود قرآن پر بھی یہ اعتراض وارد ہوتے ہوں اور حضرت مرزا صاحب کا نام لینے کا صرف بہانہ ہی درمیان میں رکھدیا ہو۔ اس واسطے نقلی پہلو کو چھوڑ کر عقلی پہلو کے لحاظ سے بھی کچھ لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس کو ہم زیادہ تفصیل کے ساتھ اگلے اخبار میں انشاء اللہ تعالےٰ درج کرینگے۔

بلاد اسلامی

حجاز ریلوے ۹۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو منیر کاظم پاشا مہتمم تعمیرات حجاز ریلوے لین نے بذریعہ تار برقی سلطان روم کی خدمت مین ذات الحج کے اسٹیشن تک جو (۶۰۸) کیلومیٹر کے موقع پر ہے۔ لین کے مکمل ہوجانے کی خوش خبری ارسال کی (اللوء)

سلطان سے بغاوت ترکی قلمرو کا ایک جزیرہ سامیوس نام ہے یہاں کے لوگوں نے فرانس و انگلستان اور روس کے سفیروں کو ایک میموریل بھیجکر اس بات کی تحریک کی تھی کہ انہیں آئینی حکومت اور ترکی گورنمنٹ کی ماتحتی سے آزادی دلوا دی جاوے۔ لیکن سفیران دول مذکورہ نے ان کی یہ درخواست اس لیے رد کردی کہ یہ خواہش قابل پسند نہیں تھی اور موقع بھی اس بات کے لیے مناسب نہین کہ دولت علیہ کو کسی نئی الجھن میں ڈالا جاوے۔ (اللوء)

ترکی محصول جنگی کا اضافہ انگلستان نے محض اس خیال سے ہنوز منظور نہیں کیا ہے کہ اس کے پندار مین یہ زائد آمدنی طے شدہ مصرف کے علاوہ دوسرے کاموں پر لگائی جائیگی اسی واسطے وہ باب عالی سے اس کے مصرف کی تشریح کرانی چاہتا ہے (اللوء)

ترکی اور ایرانی سرحد پر جو کمیشن کام کررہی ہے اس کی امداد کے لئے پرتو پاشا کا وہاں جانا اس امر کا مقتضی ہے کہ وہ جنگی لحاظ سے معاملہ کا تصفیہ کرین گے کیونکہ باب عالی ایرانیوں کی بات ہرگز نہ مانے گا۔ اور دول یورپ کو خواہ مخواہ دخل دینا پڑے گا۔ (اللوء)

طرابلس الغرب میں ایک جرمن فوجی کپتان کے گشت لگانے کی خبر بالکل بے بنیاد تھی۔ خود جرمن اخبارات اس کی تردید کر رہے ہیں۔ (اللوء)

روس میں مسلمانوں کے اخبارات جنگ جاپان و روس سے پہلے صرف ایک اسلامی اخبار "ترجمان" نامی شہر باغچہ سرائے سے شائع ہوتا تھا۔ اس کی کوششوں کا یہ پھل ہوا کہ روسی مسلمانوں میں واقعات عالم معلوم کرتے رہنے کا جوش ترقی کر چلا اور جنگ کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے مطابع کی آزادی ملتی ہے ایک سال کے عرصہ میں بیس سے زائد اخبار مسلمانوں نے جاری کر لئے اور ان سے یہ فائدہ ہوا کہ اب عام طور پر مسلمانان روس میں بیداری کے آثار عیاں ہو چلے ہیں کیا اب بھی اخبارات کو ملک کا سچا خادم نہ مانا جائیگا (المؤید)

جرمنی مراکش میں اخبار طان اپنے نامہ نگار طنجہ کا یہ بیان شائع کرتا ہے کہ مولائے عبدالعزیز سلطان مراکش نے ایک جرمن تاجر مقیم طنجہ کو جوان کا مقرب ہے۔ کانفرنس الجزیرہ کے مقرر کئے ہوئے بنک میں اپنا نائب بنانے والے ہین فرانس میں یہ خبر نہایت بے چینی پھیلارہی ہے اور اگر یہ صحیح ہوئی تو ضرور ہے کہ مسئلہ مراکش از سر نو ابھر آئیگا۔ جرمن سفیر میور روزان مراکش مین اپنی حکومت کا اثر بڑہانے کی سخت کوششیں کر رہے ہیں۔ (اللوء)

مصر اور اٹلی کے مابین دو سال کی گفتگو کے بعد ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جس پر بطرس پاشا عالی وزیر خارجیہ مصر اور مارکوئس سلوز کانسل جنرل اٹلی کے دستخط ہوئے ہین (اللواء)

جاپان و ترکی سلطان روم نے بیرن سویا ماھیو ندیم میکاڈو کو تمغہ مجیدی درجہ دوم۔ موسیو اوہا انسر محل شاہی اور ڈاکٹر ایٹو ممبر مجلس علوم و فنون کو مجیدی درجہ سوم اور پروفیسر تسوسہ یہ کونتان عثمانی درجہ چہارم عطا کیا ہے۔

ٹائمز کا بیان ہے کہ یمن مین ترکی فوج کی بغاوت کی خبر صحیح ہے۔ سرکاری تردید قابل اعتبار نہیں چنانچہ ایک ترکی جرنیل بر وقت انتظام نہ کرنے کے جرم میں کورٹ مارشل کے حکم سزا موت کا مستوجب قرار پایا اور گولی سے مروا دیا گیا۔ اس کا بیان ہے کہ جدید امیر حایل متعب نے شیخ مبارک والی کویت کو لکہا ہے کہ ابن مسعود والی ریاض سے اس کی صلح کرا دے اور کوادی دجلہ میں عرب قبایل کی سرکشی روبہ ترقی ہے ترکی حکام کچھہ انتظام نہیں کر سکے۔

جدید ایرانی وزیر اعظم مشیر الدولہ نے سیاسی و مالی اصلاحات کا وعدہ کیا ہے انگریزی حکومت نے بھی دربار ایران کو رعایا کے مطالبات قبول کرنے کا مشورہ دیا تہا۔ انگریزی سفارت خانہ میں پناہ گیرینون کی تعداد ۱۳ ہزار تک پہونچ گئی تھی۔

ترکی جنگی جہاز ترکوں نے جس طرح اندر ہی اندر رازدارانہ صورت مین اپنی ترکی فوج کو اس اعلیٰ پیمانہ پر پہنچا دیا کہ یورپ کی عظیم الشان سلطنتیں اسے بڑی فوجی قوت سمجھنے لگیں۔ اسی طرح ترک اندر ہی اندر اپنی بحری قوت کے بڑہانے مین لگے ہوئے ہیں اور وہ کسی آئندہ یورپی جنگ میں ضرور ایک معقول جنگی جہازوں کا بیڑا مخالف کے سامنے لے آئیں گے۔ کارخانہ کروزر میں جو ترکی جنگی جہاز ابھی تیار ہوا ہے قسطنطنیہ کے سمندر میں پہنچ گیا ہے۔ اس جھنڈے اڑ رہے ہیں اسی کارخانہ کو باب عالی نے بارہ تارپیڈو بوٹ بننے کا حکم دیا ہے۔ جو عنقریب تیار ہو جائین گے۔

قبول اسلام سندھ میں عمائدین اور لائق اصحاب کی ایک کمیٹی بشمول علمائے سندھ قبول اسلام کا کر رہی ہے۔ وہان کے نومسلموں کی فہرست اختصار کے ساتھ ذیل مین درج کی جاتی ہے

نام موضع	نام اصلی	اسلامی نام	تعداد کنبہ
گوہر آباد	رکھی پسر مودریہ	اللہ رکھا	۱۲
دیرانہ	مصری پسر پنجو	محمد علی	
"	دریا و بہیرو	خدابخش۔ محمد صفر	۱۵
گوہنہ گوکمارو	گرڑ و بہارو	محمد بخش۔ محمد عزیز	۱۹
"	چھتو و سونو و اوند	شریف۔ لطیف۔ اللہ داد	۳۴
"	سراوند۔ جسو۔ ٹانو	الہ بخش۔ گل محمد۔ حسن دینا	
"	ہیار۔ ہیرا۔ بلوک	حسن بخش۔ محمد حسن۔ محمد بخش	۱۵
"	ہانی	جان محمد	
لاڑکانہ	بکہو ولد جتہہ	ولی محمد	۳
	میزان کل		۱۱۲

(عبدل)

یہ گویا قرآن مجید کی ایک اسی وزن کی آیت کریمہ کا خاکہ اڑا کر اللہ تعالے کے کلام پاک کا استخفاف کیا ہے جو سچے تو ایک طرف رہے۔ نام کے مسلمانوں کے لئے بھی ایک نہایت شرمناک اور عبرت انگیز امر ہے۔ کیا وکیل کے یہ منشی فاضل ایڈیٹر صاحب اس کا کوئی معقول جواب دے سکتے ہیں کہ اونہوں نے اپنے اخبار میں جو با ہمیت مسلمانوں کا ایک مشہور و مسلمہ آرگن کہلاتا ہے۔ ایسی لغویات کو کیوں درج ہونے دیا؟ سنین ماضیہ میں اخبار مذکور بعض بڑے بڑے مہتم بالشان اسلامی معاملات پر زور و شور سے خامہ فرسائی کرتا رہا ہے۔ جن سے ایک سیدھا سچا مسلمان یہی نتیجہ نکال سکتا ہے کہ وکیل کا ایڈیٹوریل سٹاف دین حق کی حمایت اور امت مرحومہ کی اصلاح و ہدایت کا حقیقی جوش حرارت اپنے اندر رکھتا ہو گا۔ لیکن حال کی بعض تحریرات سے تو (جو وکیل میں وقتاً فوقتاً خود ایڈیٹر یا اس کے نامہ نگاروں کیطرف سے شائع ہوئیں) ان کے مسلک اور خیالات باطنی کا کچھ اور ہی پتہ چلتا ہے۔ ابھی تھوڑے ہی عرصہ کی بات ہے کہ وہ بصیغہ ایڈیٹوریل رسول کریمؐ سے انحراف و استغنا کی حمایت میں زور قلم دکھلا چکے ہیں آج ان کی دینداری اور حمیت اسلامی کا ایک نیا ثبوت یہ ملا ہے کہ ایک شخص نہایت بے باکی و دریدہ دہنی سے قرآن شریف کا استخفاف کرتا ہے اور وہ اپنے خاص کالموں میں اس کی تعریف کرتے ہیں اور بفخر و مسرت اس کو اپنے اخبار میں جگہ دے کر ناظرین کو مژدہ سناتے ہیں کہ:-

"ہمارے خوش مذاق دوست وکیل کے اس نمبر کو دلچسپی کے ساتھ پڑھیں گے"!

ہمیں نہایت تعجب اور افسوس ہے کہ ایک ایسا متین و سمجھدار وقائع نگار جیسے کہ ایڈیٹر صاحب وکیل اخباری دنیا میں کہلاتے ہیں باوجود اس رائے پر مصر ہونے کے کہ مفید و کارآمد مضامین کو دلچسپ خیالات پر ترجیح دینی چاہیئے اور کہ نظموں کی اشاعت پر زیادہ توجہ اخباری مقاصد کو پامال کرنے والی ہے۔ اول تو محض عامیانہ مذاق کا تتبع کرکے یہ اعلان دے کر وہ ہمیشہ آئندہ کے لئے یہ رائے قائم کر لی ہے کہ کبھی کبھی چٹخارہ دار چٹنی بھی وکیل کے خشک دستر خوان پر چن دی جاوے"!

پھر اس پر طرہ ایک قابل ملامت غلطی یہ کہ محض تمسخر کے چٹخاروں کی خاطر کلام الٰہی کا استہزا بھی جائز رکھے۔ اِنّا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ اگر قوم کی وکالت اور دین و ملت کی حمایت کا حق یونہی ادا ہوا کرتا ہے۔ تو سلام ہے ایسی وکالت اور حمایت کو۔

"نظر سے خوش گزرے" کے غیر تمند مصنف نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ اپنی اس تک بندی میں جملہ مذاہب کی مسلمہ صداقتوں اور خود سنت اللہ پر بڑے سخت شرمناک حملے کئے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر ایک سچے مسلمان کا دل کانپ اٹھتا ہے مثلاً وہ کہتا ہے کہ فلک نے اب اپنے دل میں ٹھانی ہے کہ دروغ و عزت توام ہوں اور راستی کی نشانی ذلت ہو۔ گویا اس شخص کے نزدیک منجانب اللہ تو کچھ ہوتا ہی نہیں بلکہ محاورہ شعراء کو عقیدہ بنا کر وہ مانتا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ فلک کی مرضی سے ہوتا ہے اور خدا جو دراصل ایک فوق الفوق۔ مدبر بالارادہ۔ قادر مطلق اور غیور ہستی ہے۔ فلک کی کارروائیوں میں کچھ مزاحمت نہیں کرتا یا کر سکتا۔ خواہ وہ اپنے کلام پاک میں ہزار وعدے اور وعید دے چکا ہو کہ جھوٹوں پر لعنت اور سچ کی فتح و عزت ہوتی ہے مگر حضرت نقاش تمام پاک نوشتوں اور جملہ صادقین و متقین کی مسلمہ صداقت کو پس پشت ڈال کر خدا کی خدائی کو بھی نیچا دکھانا چاہتے اور آج قوم کو یہ نیا سبق دیتے ہیں "سفینہ" ہو تا کہ "در کامرانی" "حاصل ہو۔ "تاجی" بنو تاکہ "مدے ارغوانی" اڑانے میں آئے "دروغ" اختیار کرو تا کہ "درعزت" "پاؤ" "راستی کے پاس نہ پھٹکنا کہ مبادا "در ذلت" نصیب ہو۔ وغیرہ وغیرہ

نامہ نگار نے نہایت بے باکی اور ناخدا ترسی سے ہمارے امام علیہ السلام کو بھی پردہ ہی پردہ میں بہت ہی سخت الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اس کے جواب میں ہم بجز اس کے اور کیا کہیں کہ اللہ تعالےٰ ہی اُسے اُس کا پورا پورا اجر دے۔ ہم اس نظم پر لفظ بلفظ جرح کرنا فضول سمجھتے ہیں کیونکہ وہ مجموعہ ہفوات و ہزلیات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اور جو شخص ایک انصاف پسند و خدا ترس دل لے کر اس پر بنظر تعمق غور کرے گا۔ وہ بخوبی معلوم کر سکیگا کہ ناظم نظم کو پاس [illegible] [illegible] و سلام [illegible]

سنت انبیاء و سنت اللہ سے کچھ بھی تعلق اور آگاہی نہیں ہے ورنہ اس قدر شوخ چشمی سے حضرت اقدس کے دعاوی و نشانات پر سفیہانہ نکتہ چینی و طعنہ زنی نہ کرتا۔

وکیل کہتا ہے "ہمارے دوست چاہتے ہوں گے کہ نقاش کی صورت سے پردہ اٹھا دیا جاوے مگر حضرت کا ارشاد ہے۔ ع

ہر کہ دارد میل دیدن در سخن بیند مرا"

ہم وکیل کی اس نیک دلی اور راز داری کی تو تعریف کرتے ہیں کہ ایک کمزور دل والی پردہ نشین ہستی کو میدان میں لا کر اس کا پردہ فاش کرنا نہیں چاہتا مگر کاش اُسے اس نیک دلی کے ساتھ یہ سوچنے کی حمیت بھی عطا ہوئی ہوتی کہ ایسے مسخروں کی حمایت اور سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں وہ کتاب اللہ، سنت انبیاء اور خود خدا کے ساتھ سوء ادب کا بھی مرتکب ہوتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس پاک سلسلہ کی بیسیوں برس سے برابر تائید و نصرت فرما رہا ہے۔

ہمیں معلوم ہے اور وہ خود بھی کئی بار صاف طور سے جتا چکا ہے کہ وکیل کوئی مذہبی پرچہ نہیں بلکہ صرف قومی اخبار ہے اور نفاق آمیز مضامین کی اشاعت اس کے مقاصد کے منافی ہیں پھر اب جو اسمیں بعض مضامین سلسلہ احمدیہ کے خلاف تعصب و تنفر پیدا کرنیوالے چھپنے لگے اس کی وجہ شائد یہ ہو کہ اس پرچے سے اخبار کی کچھ اشاعت بڑھے اور اسے قوم میں رسوخ و فروغ حاصل ہو گا لیکن یاد رہے کہ یہ خیال بالکل باطل ہے۔ اور طمع خام سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا اس وقت ہم کئی ایک اخباروں کے نام بتلا سکتے ہیں جنہوں نے سلسلہ حقہ کی مخالفت کا بیڑا اٹھایا اور آخر کار خائب و خاسر ہو کر ہونک ہونک کے چپ ہو گئے۔ وکیل جیسے بھاری بھر کم اور معاملہ فہم اخبار کے لئے ایسے بدنصیب و بدانجام معاصرین کا اتباع کچھ نازیبا و نامبارک سا معلوم ہوتا ہے۔ آگے اس کے ایڈیٹر صاحب مختار ہیں اپنا نفع و ضرر خود سوچ سکتے ہیں۔

آخر میں ہم پھر اس بات کو بصراحت بیان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ جن لوگوں نے اس امام برحق کیساتھ مخالفت یا غیریت اختیار کی ان کا انجام تو عبرتناک ہوتا ہے کہیں دوران مخالفت میں بھی اُن سے اکثر باتیں ایسی سرزد ہو جاتی ہیں جو انہیں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مخالف بلکہ خود اسلام کا بھی دشمن ثابت کرتی ہیں یہ کیسی عبرت کا مقام ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن کو ایسی باتوں سے بچاوے۔ والسلام

بدرِ خواتین

پردہ

کچھ لوگ تو وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ پردہ بالکل نہیں چاہئے۔ یہ تفریط ہے۔ اس کی تردید تو الحکم میں صاحبزادہ صاحب بھائی محمود سلمہٗ نے خوب کر دی دوسرا گروہ وہ ہے۔ جو پردہ میں اتنی سختی کرتا ہے کہ بے کس بے بس مستورات کی صحت کا خیال بھی نہیں۔ اس پر افسوس کی بات یہ کہ پھر بھی پردہ خدا اور رسول کے حکم کے موافق نہیں۔ کیونکہ وہی جو غیر مرد کی آواز تک سننا پردے کے خلاف سمجھتی ہیں۔ اور جو اپنی عورتوں کا نام تک لینا گناہ کبیرہ خیال کرتے ہیں (حالانکہ عام مجالس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور ان کی بیویوں یعنی اپنی ماؤں کا نام بے تحاشا بلند آواز سے سناتے ہیں) اپنے گھروں میں محض ایسے غیر محرموں کو آنے دیتے ہیں اور رکھتے ہیں جن سے پردہ فرض ہے مثلاً کوئی ایسا لڑکا جس کو بچپن میں پالا تھا اور اب وہ بالغ ہو کر بڑا ہو گیا ہے۔ دیور شوہر کا بڑا بھائی غیر قوم کی عورتیں جن سے شرعی پردہ جائز بلکہ ضروری ہے۔ پردہ کے ہرگز یہ معنے نہیں کہ چار دیواری کے اندر گھٹ گھٹ کر مر جاویں اور ضرورت کے وقت بھی باہر نہ نکلیں۔ اسلام کے ایسے احکام نہیں کہ جن پر عام طور سے عمل نہ ہو سکے اگر یہ بات ہے تو پھر اس دین میں تمام جہان کے آدمی کس طرح اور کیونکر شامل ہو سکتے ہیں حکم الٰہی وہ ہوتا ہے۔ جس پر بلا کسی غیر معمولی تکلیف کے آسانی سے عمل ہو سکے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے۔ "نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی کو مگر اس کی طاقت کے مطابق" اور یہ بھی فرمایا کہ "یہ دین تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے نہ سختی" کچھ عرصہ کی بات ہے کہ ایک عالم فاضل جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ سات زبانیں جاننے والا حیدر آباد دکن میں مسلمان ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے اسلام کو اس لئے اختیار کیا کہ یہ ایک ایسا مذہب ہے۔ جس پر آسانی سے عمل ہو سکتا ہے۔ عیسائیوں کی انجیل کی یہ تعلیم ہے۔ "کہ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے۔ تو دوسری بھی پھیر دو یا کوئی کوٹ چھینے تو کرتہ بھی دے دو۔"

بظاہر تو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے مگر کیا کسی بشپ یا مشنری پادری نے ایسا کر کبھی دکھایا غرضکہ حکم الٰہی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ اس پر عام لوگوں کو عمل کرنا دشوار ہو۔ بڑے بڑے دولتمندوں اور بعض شہریوں کو چھوڑ کر دیہات کو دیکھو تو ان میں عورتیں مردوں کے ساتھ آدھا کام کرتی ہیں۔ اور مجبوراً انہیں کنوؤں پر کپاس چننے روٹی دینے پانی بھرنے جانا پڑتا ہے۔ تو اب اگر یہ حکم ہو اندر بیٹھی مر جاؤ یا باہر نکلو تو ڈولی میں بیٹھ کر یا ایسی طور سے منہ سر لپیٹ کر کہ کچھ دکھائی نہ دے۔ تو کام کس طرح ہو سکے۔ پس اصلی شرعی پردہ یہ نہیں جو بعض خاندانوں میں رواج پا گیا ہے بلکہ یہ کہ بلا ضرورت باہر نہ نکلیں وقرن فی بیوتکن کے یہی معنے ہیں کہ جب نکلیں تو اچھی طرح سے دوہری بکل مار لیں۔ یدنین علیہن من جلابیبہن۔ اپنا بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھریں نہ عام مردوں کے مجمعے میں جائیں جیسے میلے وغیرہ۔ ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ۔ جب کسی سے کلام کریں تو دبی زبان سے نہ کریں۔ فلا تخضعن بالقول۔ یہ نبی پاک کی بیبیوں کو حکم ہے جو ہمارے بہتر نمونہ ہیں نہ ہم ان سے اچھی ہیں نہ ان سے بڑھ کر قدم ماریں۔ زینت کے جو مقامات خود بخود مجبوراً ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ ان کے ظاہر ہونے کا گناہ نہیں۔ مثلاً اوپر کا لب ناک اور نصف سے کم پیشانی لا یبدین زینتہن الا ما ظھر منھا بالکل منہ کو کفن کی طرح لپیٹنے کا حکم ہوتا تو پھر آنکھوں کو نیچی اور آدھی کھلی ہوئی رکھنے کا حکم دینے کی کیا ضرورت تھی۔ یغضضن من ابصارھن۔ مومن مردوں کو بھی یہی حکم ہے۔ یغضوا من ابصارھم اس قدر پردہ ہر مومنہ کر سکتی ہے اور یہی اسلامی پردہ ہے۔

راقمہ خاکسار احمدی خاتون از گوریکے ضلع گجرات

شکریہ ۔ احمدی خاتون از گوریکے اور اہلیہ ملک کرم الٰہی ہر دو کا شکریہ ہے کہ انہوں نے بدرِ خواتین کے کالموں میں قلمی امداد میں سب سے اول حصہ لیا ہے اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ امید ہے کہ دیگر لکھی پڑھی معزز بہنیں بھی اس کارِ خیر میں ثواب حاصل کرنے کی طرف توجہ کریں گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی ایڈیٹر صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مفصلہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں۔ والسلام۔

عاجز عبد الرحیم۔ فورتھ ماسٹر تعلیم الاسلام

ایک بریلوی مولوی صاحب

ہماں خدا خود کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں کند

بریلی میں ایک شہرت طلب انسان ہے جس کا نام ملا احمد رضا خاں مشہور ہے آپ نے کچھ عرصہ سے ٹھیکہ لے رکھا ہے کہ سردار کاہن اور فریسیوں کی طرح مسیح کے شاگردوں کو ہر طرح کی اذیت اور ضرر پہنچایا جاوے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ایک قلمی فتوے سے تمام شہر کے مسلمان پیشہ وروں کو احمدیوں کی خدمت سے روک دیا ہے۔ سقے پانی نہیں دیتے۔ ایک ہندو کمہاری سے پانی لیا جاتا ہے۔ یا خود بھرا جاتا ہے دھوبی کپڑا چھونا گناہ سمجھتا ہے۔ قصاب گوشت دینا حکم عدولی تصور کرتا ہے۔ پسنہاری آٹا پیسنے کو گناہ کبیرہ خیال کرتی ہے۔ مزدور کام کرنے میں قانون رضا کے کسی دفعہ کے نیچے آنے کا خوف رکھتے ہیں۔ ایک احمدی گھر سے باہر نکلا تو اس کے پیچھے شور ہے "وہ کافر ہے۔ سور ہے۔ لیجیو رے۔ مرزائی رے۔ لاحول ولا قوۃ وغیرہ" یہ ہیں وہ سلوک جو مولوی صاحب موصوف کے پاک ارشاد سے غریب احمدیوں کے ساتھ کئے جاتے ہیں جن سے تنگ آ کر آخر ایک غریب معہ اہل و عیال وطن مالوف سے ہجرت کر کے اپنے آقا و امام کے قدموں میں آ گرا ہے۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ یسوع کے حواریوں کی طرح مسیح محمدی کے مرید بھی تنگ آ کر اپنے آقا سے برگشتہ ہو جاویں گے استغفر اللہ۔ ع

یہ بہادر ہیں کہیں آنکھ چرانے والے

اس ذات شریف کا ظلم اور احمدیوں کی استقامت ہی مخالفوں کے لئے حضرت امام علیہ السلام کی صداقت کا نشان تھی اور لازم

تھا کہ تم جناب توبہ کرتے اور مخالفت سے باز رہتے۔ مگر انی مھین من اراد اھانتک کا کوڑا ان کو کب باز رہنے دیتا تھا۔ آخر غیر مقلدین سے بھی ہٹے۔ کمرہ عدالت کی بھی سیر کرنی پڑی کرسی باوجود مانگنے کے نہ ملی۔ [illegible] وغیرہ وغیرہ۔ اس پریشانی اور سرگردانی کی حالت میں آپ حج کے لئے روانہ ہوگئے۔ وہاں جو گت بنی اور جس جھوٹ وحیلہ سازی سے اس خود پرست انسان کو کام لینا پڑا وہ ذیل کی عبارت سے ظاہر ہے یہ عبارت غیر مقلدوں کے ایک مطبوعہ خط آمدہ از مکہ معظمہ سے لی گئی ہے۔

بعد چند روز کے یہ سنا گیا کہ اونہوں نے کوئی رسالہ لکھا ہے۔ اور اس پر بعض علماء کی مہریں کرائی ہیں اور اس کی تفتیش کی گئی تو معلوم ہوا کہ ایک رسالہ قادیانی کے رد میں لکھا ہے اور اس پر شیخ صالح کمال نے تقریظ لکھی اور اس کے بعد [illegible] بعض علماء نے لکھی ان کے نام [illegible] گئے۔ تب یہ متحقق ہوگیا تو شریف صاحب کے کان تک یہ پہنچایا گیا کہ آپ نے [illegible] منع کر دیا تھا اور اب [illegible] تقریظ [illegible] بعض حاضرین [illegible] اس مسئلہ پر نہیں ہے۔ وہ اس [illegible] قادیانی کا رد اور شریف صاحب نے خاص علم غیب کے متعلق منع فرمایا تھا۔ اس پر شریف صاحب تو خاموش ہو گئے۔ لیکن جس نے یہ تقریر کی تھی اس نے کہا نہیں سیدنا نے مطلقاً ان کی تحریر پر مہر لگانے کو منع کیا تھا چنانچہ میں نے اسی طرح سب کہدیا تھا اور تمام شہر میں اسی طرح شائع ہوگیا۔ اس کلام کے بعد شریف صاحب نے بھی اس کی تصدیق کی اور کہا کہ ہاں ہم کو بھی یاد تو ایسی ہی ہوتی ہے کہ مطلقاً منع کیا تھا اس پر محرک نے پھر تحریک کی کہ جناب اگرچہ اونہوں نے دوسرے مسئلہ پر مہریں ثبت کرائی ہوں لیکن یہ معلوم ہوا ہے کہ ان کی قدیمی عادت ایسی ہے کہ ایک مسئلہ کی تصدیق کرا کے پھر اس کے ساتھ متعدد اور بڑھا کر سب کو ذیل تصدیق میں شامل کرکے طبع کرا دیتے ہیں۔ اس کی نظائر ہند میں ہو چکی ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ایسے شخص کی تحریر پر جس کی ایسی عادت ہو۔ مجددیت کا خبط دماغ میں سمایا ہو ہر طرز عمل میں اپنا متبوع اور مقتدا ہونا مطلوب ہو ہرگز یہاں سے کسی طرح تصدیق ہونا مناسب نہیں کیوں کہ اس تحریر کے ذریعہ سے ہندوستان میں جاکر اپنے مفاسد [illegible] میں بہت کچھ مدد لے سکتا ہے۔ اس پر شریف صاحب نے فرمایا کہ اچھا وہ رسالہ تو منگانا چاہیئے دیکھیں کس کس نے کیا کیا اس پر لکھا ہے اور اس خطاب میں سید محمد نائب الحرم اور نقیب احمد مفتی حنابل کی طرف اشارہ کیا ان دونوں نے وہ رسالہ مولوی صاحب بریلوی سے طلب کیا اول تو انہوں نے لیت ولعل کی بعدہ صاف انکار کر دیا۔ نائب الحرم وغیرہ اس خیال میں ہے کہ شریف صاحب سے حکمنامہ لے کر جبراً لے لیا جاوے اونہوں نے یہاں سے کوچ کر دیا اور جدہ جاکر بیٹھ رہے۔ چنانچہ جدہ گئے ہوئے کئی روز ہوئے اور آج معلوم ہوا کہ اب تک جدہ ہی میں ہیں ایک شخص کے پاس یہاں مکہ میں ان کا خط بھی آیا ایک شخص نے یہ بھی بیان کیا کہ وہاں اونہوں نے یہ ظاہر کیا ہے اور مشتہر کر دیا ہے کہ مکہ میں میرے مخالفین نے بہت زور لگایا لیکن میں سب پر غالب آیا اور تمام مکہ کے علما اور اکابر میرے معتقد اور مرید ہو گئے حتی کہ شریف صاحب بھی [illegible] مرید ہو گئے [illegible] کے جانے کے بعد یہ ہوا کہ شریف صاحب کو ان لوگوں پر عتاب ہوا جنہوں نے رسالہ قادیانی پر مہریں لگائی تھیں بالخصوص شیخ صالح کمال پر زیادہ یہاں تک کہ ان کو مجلس شوریٰ سے خارج کر دیا یہاں شریف صاحب کے یہاں مقدمات شرعیہ کے [illegible] ایک مجلس شوریٰ بھی ہے۔ شیخ صالح کمال بھی اس میں شامل تھے اسی وقت وہ اس مجلس سے برخاست کئے گئے۔ [illegible] شریف مرحوم ہی کے وقت سے [illegible] میں برخاست کر دئے گئے تھے یہ کیفیت مولوی صاحب بریلوی کی صحیح صحیح بلاکم وبیشی کے بیان کی گئی ہے۔ اس میں ذرا تفاوت نہیں ہاں اگر کاتب الحروف کہیں کوئی لفظ بھول گیا ہو تو ہو سکتا ہے لیکن وہاں بھی [illegible] کا تحفظ یقینی ہے۔"

ناظرین! ایک طرف اس شخص کی مخاصمت اور دشمنی کا خیال فرماویں کہ مکہ معظمہ جیسے پاک شہر میں بھی اس کی ذمہ روئی [illegible] کم نہیں ہوئی اور دوسری طرف انی مھین کے آسمانی ٹھپے کا بھی دھیان کریں کہ وہ کس طرح عصائے موسیٰ کی طرح سانپ بن کر تعاقب کر رہا ہے

حج شریف سے آپ واپس تشریف لے آئے ہیں اور دعظ فرمانے شروع کر دئے ہیں آپ کی عدم موجودگی سلطنت مذکور میں کسی قدر کمی کا باعث ہوئی تھی مگر یقین غالب ہے کہ مولوی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت سے اپنے نامۂ اعمال میں کچھ اور نیکیاں زیادہ کریں گے (جیسا کہ ان کا اعتقاد معلوم ہوتا ہے) اور جماعت جہلا کو اپنے سردار کی خوشی اور فرماں برداری کا موقعہ ملیگا۔ گریا درہے۔ ع۔

رنگ لائیگی ہماری آہ ظالم ایک دن

سنا گیا ہے کہ آپ کی تشریف آوری پر اسٹیشن سے لے کر شہر تک سڑک سجی ہوئی تھی سبیلیں لگی ہوئی تھیں۔ آپ ہاتھی پر سوار بڑے کروفر سے چلے آتے تھے۔ یہ شان وشوکت کا استقبال کیوں تھا۔ محض اس لئے کہ آپ احمدیوں کے خلاف فتوے لائے ہیں ورنہ جس [illegible] شہرہ ہماری امداد ناکامی سے آپ کو مقدس زمین سے واپس آنا پڑا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرقد مبارک کی زیارت بھی نہ ہوئی اس قابل تھا کہ ان کو وہی خطاب والقاب دئے جاتے جن سے احمدیوں کو یاد کیا جاتا ہے۔ کیا گورنمنٹ عالیہ اب بھی توجہ نہ فرماوے گی؟

عاجز عبدالرحیم ۔۔ اگست ۱۹۰۶ء

خریداران توجہ فرماویں

وہ تمام صاحب جن کی طرف سے تا حال قیمت اخبار بابت سال رواں وصول نہیں ہوئی اونکی قیمت کی طرف جلد توجہ مبذول فرماویں بعض خریدار ایسے ہیں کہ ان کی طرف سے تا حال گذشتہ سال کی قیمت بھی وصول نہیں ہوئی اور لطف یہ کہ ان کی طرف وی۔ پی ارسال کیا جاتا ہے۔ تو وہ بھی واپس آتا ہے اور خط لکھا جاتا ہے تو جواب ندارد۔ ناچار اخبار بند کیا جاتا ہے۔ مگر [illegible] تو آنا چاہیئے۔ ایسے خریداروں کے نام آئندہ کسی اخبار میں شائع کئے جاویں گے۔

لاکھ شمارتوں کی ایک شمارت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مندرجہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبدالحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ قرآن حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے

مرزا غلام احمدؐ۔ قیمت ۱۲؍

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینیجر۔ روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہی ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل لشان اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معتدل ہوتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا ملی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ۱۲ ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ مینیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط۔ بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ۔

کارخانہ بقائی نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دوائی پر کیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں ایک اکیلا مکمل کارخانہ یہ ہے جسکی ملک بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور محلہ معماراں

کارخانہ بوٹ و گرگابی

کام مشین پر ہوتا ہے

ہمنے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ و گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہو سکتی ہیں چمڑا عمدہ لگایا جاتا ہے کاریگر بڑے پکے ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش طیار کرا سکتے ہیں

المشتہر

عبداللہ عبدالرحمان کارخانہ بوٹ و گرگابی

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۱۰ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۱۰ اور دوم مبلغ ۸ مبلغ ۵ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار رہیں۔

مستریان مولا بخش غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

کتاب	قیمت
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ر
اعلام الناس۔ 〃 〃 〃	۳ر
سوار السبیل۔ 〃 〃 〃	۱۰ر
کشف الالتباس 〃 〃 〃	۰ر
ایقاظ النائمین 〃 〃 〃	۲ر
موعظہ حسنہ 〃 〃 〃	۴ر
صیانتہ الناس 〃 〃 〃	۱۰ر
سر الشہادتین 〃 〃 〃	ار
الفرقان 〃 〃 〃	۲ر
عاقبتہ المکذبین۔ 〃 〃 〃	ار
مجموعہ ازالتہ الوسواس۔ 〃 〃 〃	۴ر
نور الدین۔ مصنفہ مولوی نور الدین صاحب	۸ر
تفسیر سورۂ جمعہ۔ 〃 〃 〃	۱۰ر
السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۵ر
اعجاز احمدی۔ 〃 〃 〃	ار
رویائے صالحہ۔ 〃 〃 〃	۴ر
شہادت آسمانی حصہ دوم۔ 〃 〃 〃	۴ر

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوائیوں کی نسبت چند معزز اصحاب و رؤسا کی شہادتیں

جناب مولوی حبیب احمد صاحب احمدی رئیس موضع چنتھی گاڑہ ضلع سہارنپور کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ اجمعین - اما بعد از احقر زمان حبیب احمد بخدمت اخویم حُبی فی اللہ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ادویات معرفت احقر کے حکیم فیض محمد صاحب نے کارخانہ جناب کی منگائی تھیں اُن سب کو اُنہوں نے اپنے زیر علاج مریضوں پر استعمال کیا ہے اور بفضل خدا جملہ ادویہ مفید ثابت ہوئی ہیں جو کچھ صفات جناب نے اپنی مختصر فہرست میں اُن کے بیان فرمائے وہ اُن سے بڑھ چڑھ کر نافع نکلی ہیں۔ حکیم صاحب موصوف چند بار بر سبیل تذکرہ تعریف فرما چکے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے آپ اچھے نمونہ ثابت ہوئے ہیں اگر ہماری قوم کے جبا بیشہ ور ایسے ہی نیک نمونے اپنی حالت عملی کے دنیا کو دکھلا دینگے تو ضرور ہے کہ یہ الٰہی جماعت دنیا کے قلوب کو مسخر کرے اور چونکہ مشیت ایزدی ارادہ کر چکی ہے کہ یہ جماعت دنیا پر غالب آوے جس کے آثار ابھی سے مرتب ہونے شروع ہو گئے ہیں آپ کی عملی حالت میرے ایمان کو تازہ کرتی اور دعا کی طرف متوجہ کرا کر اشارہ کرتی ہے کہ آپ جیسی نیک چلنی درگاہ رب العزت ہمیں بھی نصیب کرے۔ شہر لاہور جس میں سینکڑوں اشتہاری طبیب بستے ہیں جو آئے دن اشتہاروں اخباروں رسالوں میں اپنی خانہ ساز ادویات کی صفت میں شاعرانہ ڈینگ مارا کرتے ہیں۔ اُس میں جناب جیسا سچا طبیب موجود ہونا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کی ایک بیّن دلیل ہے۔ **اب میں آپ کی ادویات کی سچی تاثیرات پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں** اور درخواست کرتا ہوں کہ دو بوتل کلاں ماء اللحم طیوری اور ایک بکس طب خانگی بذریعہ دی پی اسٹیشن ریلوے سہارنپور بندہ کے نام بہت جلد ارسال فرمائیے۔ بلٹی کارڈ پر بھیجے کر مال چھڑا لیا جاویگا ✦

جناب حکیم فیض محمد صاحب سہارنپور سے تحریر فرماتے ہیں

مخدوم مکرم جناب حکیم جی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ادویات موجودہ بکس طب خانگی استعمال میں آ رہی ہیں خلق خدا کو نفع عام ہو رہا ہے خداوند کریم آپ کو خوش وخرم رکھے اور اس کوشش نفع رسانی خلق اللہ کا اجر عظیم عطا فرماوے حب اکسیر نمبر ۳ مندرجہ ترکیب دوبہ طب خانہ خرچ ہو چکی ہیں واقعی تیر بہدف ہیں لہذا درخواست ہے کہ حب مذکور دو شیشی کلاں بذریعہ دی پی ارسال فرما کر ممنون فرمائیے اور تین بڑی شیشی جیون بوٹی آپ جلدی ارسال کر دیں چند احباب کی سفارش ہے بعد استعمال اس بکس کے اور بکس کلاں منگائونگا مگر آپ ارسال کرنے میں توقف نہ فرمایا کریں ... [illegible]

عالیجناب مولوی فاضل شمس العلما مولوی محمد عبد الحکیم صاحب کلانوری پروفیسر اورینٹل کالج لاہور۔ فیلو پنجاب یونیورسٹی تحریر فرماتے ہیں:-

مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی نسبت ذاتی تجربہ کے رو سے میری یہ رائے ہے کہ یہ مفرح مقوی اعضائے رئیسہ ومعدہ اور بالخصوص مقوی باہ ہے [illegible] بدن ونسیان و ماندگی کے لئے ایک عمدہ دوا ہے اعصاب ودماغ وقلب کو بے حد طاقت دیتی ہے نہایت لذیذ وخوشبو وخوشگوار وتفریح بخش یاقوتی ہے۔ نیز مرہم عیسےٰ کا استعمال ضربات اور ہر قسم کے پھوڑے پھنسی پر کیا گیا۔ بیشک مرہم نہایت سریع الاثر اور غایت درجہ کی مفید ہے۔ بقلم خود محمد عبد الحکیم کلانوری ۲۔ اگست

عالیجناب مولوی حاجی محمد صفدر حسین صاحب مہتمم تعمیرات سرکار نظام حیدرآباد دکن

جناب من۔ تسلیم۔ آپ کی مرسلہ شیشی روغن شفا جو درد گردہ سنگریزہ وغیرہ کے واسطے ہے استعمال کی گئی بہت ہی فائدہ ہوا ہے اللہ تعالےٰ آپکے ہاتھ میں شفا دے اور آپ کے کارخانہ میں برکت ہو۔ ایک شیشی کی اور ضرورت ہے براہ کرم روغن شفا کی ایک شیشی جس کی قیمت تین روپے چار آنے ہے حیدرآباد دکن افضل گنج۔ گول جنگلہ بخدمت مولوی حاجی صفدر حسین صاحب مہتمم تعمیرات سرکار نظام بذریعہ قیمت طلب پارسل روانہ فرما کر ممنون فرمائیے گا۔ جب پارسل روانہ کریں تو حسب [illegible] مجھے اطلاع فرمائیے گا تا کہ میں اُس کے وصول کرنے کے لئے [illegible] وزیر محمد خاں اہلکار تعمیرات ضلع ورنگل حیدرآباد دکن

عالیجناب چودھری محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار ورئیس موضع جھارا لوالہ تحصیل ڈسکہ تحریر فرماتے ہیں:-

میرے مہربان اور مخدوم حضرت حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم [illegible] السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ جناب کا ایجاد کردہ بکس طب خانہ دو دفعہ منگوایا گیا حسب ترکیب تحریر جناب کے بندہ نے بہت سارے مریضوں کا معالجہ بذریعہ بکس ہذا کیا میں حلفاً عرض کرتا ہوں کہ جتنے مریضوں پر میں نے اس کی دوائیوں کو برتا سب کے سب مریض تندرست ہو گئے۔ واقعی اس بکس کی ہر ایک دوائی تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے۔ بلکہ مرہم عیسےٰ کو میں نے ایک بیمار عورت کی آنکھ میں لگوایا جس کو ایک عرصہ سے بیماری تھی خداوند کریم نے اُس کو بھی شفا دے دی براہ مہربانی ایک بکس [illegible]

نقل رقعہ میاں عبد السبحان وعبد الرحمان میر صاحب احمدی سوداگر برنج لاہور ٹکسالی دروازہ۔

مخدوم حکیم مرہم عیسےٰ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں نے آپ کی جیون بوٹی اور طلاء استعمال کیا اس سے مجھے بہت فائدہ ہوا ہے قوت باہ کے لئے نہایت بے نظیر ہے۔ ایک شیشی جیون بوٹی ... [illegible]

عالیجناب سیٹھ علی محمد صاحب بن حاجی اللہ رکھا سیٹھ چوم جنرل مرچنٹ چھاؤنی بنگلور ابراہیم سٹریٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔

سابق چھ ڈبیاں مرہم عیسےٰ ومفرح یاقوتی منگوائی گئی تھیں۔ سب احباب نے دست بدست لے لیں خدا کی عنایت سے سبھوں کو فائدہ ہے بخشا اب صرف طاعون پر تجربہ کرنے کے لئے مرہم عیسےٰ کی ضرورت ہے برائے مہربانی آدھی درجن ڈبیا کلاں مرہم عیسےٰ بذریعہ وی پی جلد روانہ فرمائیے۔ مشکور ہونگا ✦

عالیجنابہ منجھلی بیو بیو صاحبہ بالقابہ ریاست دناول

سے تحریر فرماتی ہیں جناب حکیم صاحب فیض رسان خلائق حکیم محمد حسین صاحب بعد آداب وتسلیمات کے بعد واضح ہو کہ جو مرہم عیسےٰ کی ڈبیاں آپنے روانہ کی تھیں مرہم فی الواقع بہت عمدہ اور نہایت اکسیر ہے جس [illegible] خدا ہی مرض کو شفا ہوئی اس کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا -

عالیجناب شیخ محمد فضل الٰہی صاحب رئیس اعظم صدر راولپنڈی

تحریر فرماتے ہیں۔ جناب حکیم جی صاحب السلام علیکم دو تین روز کا عرصہ ہوا کہ واسطے گولی سیاہ (حب مسکین نواز) جو بخار اور امراض جگر کے لئے از حد مفید ہے آڈر ارسال کیا تھا امید ہے کہ آپنے روانہ کر دی ہونگی۔ اب تین روپے کی اور بھی گولیاں بنام قاضی حشمت علی صاحب لال کرتی بازار راولپنڈی وی پی بھیجدیں۔ اور اگر روانہ نہ کی ہوں تو ایک ہی جگہ پانچ روپے کی سیاہ گولیاں بھیجدیں۔ ہم نے خود آزما کر دیکھا ہے اور اور لوگوں کو بھی دی ہیں بخار اور امراض جگر وغیرہ کے لئے نہایت اکسیر ہیں۔ پارسل بہت جلد روانہ کر دیں۔

جناب حکیم محمد زمان صاحب احمدی ڈیرہ نواب صاحب قادیان

سے تحریر فرماتے ہیں:- میں نے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ کا پاکٹ کیس (جیبی ڈاکٹر) قیمتی پانچ روپیہ والا منگوا کر بہت سے مریضوں پر اس کی دوائیوں کا استعمال اور تجربہ کیا ہے بیشک اس کی دوائیں میں نے نہایت مفید اور سریع الاثر پائی ہیں۔ سفر کی حالت میں حفظ صحت کے لئے اس کا پاس ہونا ضروری ہے

عالیجناب عبد الرشید صاحب احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ

خاکسار نے ایک مرتبہ قبل اس سے سرمہ کحل الجواہر ایک شخص جھنڈا سنگھ کے واسطے طلب کیا تھا اُس سرمہ سے لگانے والے کو بہت فائدہ ہوا اور چونکہ آپ کا سرمہ بہت قیمتی ہے بعدہٗ اُس نے میرے سے سرمہ منگایا بالکل دام اکارت گئے لہذا درخواست ہے کہ از راہ کرم ایک تولہ سرمہ کحل الجواہر بذریعہ وی پی بنام جھنڈا سنگھ بہت جلد روانہ فرما کر بندہ کو مشکور فرماویں۔ والسلام

جناب قاضی حبیب اللہ صاحب احمدی ساکن چمترانہ تحصیل شکرگڑھ حال وارد لاہور ملازم پاؤنیر لیدر ورکس کمپنی

نے آپ سے مفرح یاقوتی کی ایک ڈبیہ جو نمونے کے طور پر لی تھی گو گرمی کی شدت ہے مگر مجھ کو اس کے کھانے سے بہت سا فائدہ معلوم ہوا ہے قوت باہ کے واسطے تو یہ اکسیر ہے علاوہ ازیں کتنا معدہ کے قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے تمام دن دل خوش رہتا ہے اس سے پیشتر آپ کا نمک سلیمانی لے کر کھایا درحقیقت یہ نمک سلیمانی ہاضمہ کے واسطے اکسیر ہے جتنی غذا کھائی جائے فوراً ہضم ہو جاتی ہے

جناب صفدر علی صاحب پٹواری حلقہ نرطان والی پٹوار نمبر ۱۲ بمقام خاص کلانور اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ مرہم

عیسےٰ کا استعمال خنازیر کی بیماری پر کیا گیا خدا کے فضل سے مریض کو پوری صحت ہو گئی ... [illegible]

بدر پریس قادیان میں سراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	سر ایجہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

نمبر ۳۴ — ۳ رجب ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ اگست ۱۹۰۶ع — نمبر ۳۳

سلسلۃ القدیم جلد ۵ — سلسلۃ الجدید جلد ۲

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	گر چہ گویم باتو گر آئی بدار قادیان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — ۵۰

معاونین درجہ اول جنکو عمر بھر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے — ۲۵

معاونین درجہ دوم جنکو عمر بھر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ — عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ ؍ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُنسے بحساب مابعد لیجاوےگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۔ ؍ کا ٹکٹ آنا چاہیے خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔

لوکل ۔ ۔ عا افریقہ ۔ ۔ صہ مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں معمور نعش خدا ست

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ای میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر یادِ مسیح

مورخہ ۳ - رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۳ - اگست ۱۹۰۶ء

خدا تعالےٰ کی تازہ وحی

۱۲ - اگست ۱۹۰۶ء - ۱ - شب گذشتہ کو مین نے خواب مین دیکھا کہ اس قدر زنبور ہیں (جن سے مراد کمینہ دشمن ہیں) کہ تمام سطح زمین اُن سے پُر ہے اور ٹڈی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے اس قدر مین کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے اور تھوڑے اُن مین سے پرواز بھی کر رہے ہین جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہین مگر نامراد رہے ہے اور مین اپنے لڑکون شریف اور بشیر کو کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھ کر اور بدن پر پھونک لو کچھ نقصان نہیں کرین گے اور وہ آیت یہ ہے :-

"وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْن"

پھر بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔

(۲) الہام ہُوا

نُصِرتَ بالرعب قالوا لات حین مناص

ترجمہ۔ رعب کے ساتھ تیری نصرت کیگئی اور مخالفون نے کہا اب کوئی جائے پناہ نہین۔

(۳) قریباً نصف رات کے بعد الہام ہوا۔

صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کریگا

اخبار قادیان

حضرت اقدس مع بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین

بارش خوب ہو رہی ہے

اس ہفتہ مین بابو نور الدین صاحب اوور سیئر منشی جعفر علی صاحب امرت سر سے بابو غلام محمد صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی وغیرہ احباب لاہور سے ملک مولا بخش صاحب بمعہ اہل بیت گورالی سے ملک سمند خان صاحب ملک کرم الٰہی صاحب بمعہ برادر خورد و اہل بیت بھیرہ سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ۔ اگست شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ مین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خط بنام شاہ مصر کا فوٹو درج کیا گیا ہے یہ اصلی خط ۱۸۵۸ء مین مصر کی ایک خانقاہ سے ملا تھا اور اب قسطنطنیہ مین محفوظ ہے۔

بخدمت حضرت مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ از راہ مہربانی رسالہ تعلیم الاسلام کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹ اپنے اخبار مین درج فرما کر ممنون فرماوین

مجلس ناظم التعلیم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ رسالہ تعلیم الاسلام صرف اُنہی لوگون کے نام روانہ کیا جاوے۔ جو پیشگی قیمت ادا کرین یا پہلا پرچہ وی پی بھیجنے کی اجازت دین۔

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ مینجر رسالہ تعلیم الاسلام - ۱۴ - اگست ۱۹۰۶ء

درخواست نماز جنازہ

مسماۃ برکت بی بی اہلیہ عبد المجید خان ٹپاری رنگپوری کی مورخہ ۱۵ - اگست ۱۹۰۶ء کو بوقت دس بجے صبح کے فوت ہوگئی ہے عرصہ ایک سال بیمار رہ کر۔ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور نماز جنازہ غائب کے لئے درخواست ہے۔ سید محمد علی شاہ کاٹھ گڑھ

وصیتین

جب اشتہار الوصیت حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کی طرف سے ۲۴- دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ تو انہیں دنوں مین مریدان با اخلاص کی وصیتیں حضرت اقدسؑ کے پاس آنی شروع ہوگئین۔ لیکن وہ انجمن جس کے متعلق حضرت اقدسؑ نے اپنا منشاء یہ شائع کیا تہا کہ یہ کل کاروبار اس کے سپرد ہو کچھ دن بعد بنی۔ چنانچہ اس انجمن یعنے صدر انجمن احمدیہ کے قواعد ۲۹- جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس کی اجازت اور منظوری کے بعد شائع ہوئے۔ ان قواعد کی رُو سے مقبرہ کا اہتمام اور وصیتون کا لینا یا ان کے وصول کرنیکا انتظام کرنا مجلس کارپرداز مصلح قبرستان کے سپرد کیا گیا۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت کام کرتی ہے چنانچہ جب کچھ وصیتین سکرٹری مجلس کارپرداز کے پاس جمع ہوگئین تو ان کو مجلس میں پیش کیا گیا مگر معلوم ہُوا کہ بہت سی وصیتین بعضے نقصوں کے سبب دوبارہ لکھوانے کے قابل ہیں اور یہ فیصلہ ہُوا کہ ہر ایک وصیت دفتر سکرٹری میں موصول ہونے کے بعد انجمن کے مشیر قانونی خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور کے پاس بہی بھیجی جایا کرے تاکہ اگر کوئی نقص اس میں ہو وہ رفع ہوسکے۔ چنانچہ وہ تمام وصیتین خواجہ صاحب کے پاس بھیجی گئیں اور پھر اُن مین سے مکمل ہوکر واپس پہونچ گئی ہین اور اس لئے اب حسب منشائے مسیح موعودؑ علیہ السلام ان کو ہر دو اخبارون یعنے الحکم اور بدر مین چھپوانا شروع کیا جاتا ہے۔ گنجائش کے مطابق یہ وصیتین ہر ہفتہ شائع ہوتی رہین گی۔ اسی توقف کی وجہ سے جو مجھے وصیتوں کے شائع کرنے مین ہوا بعض لوگوں نے جلد بازی کر کے یہ لکھدیا تہا کہ چند وصیتین آکر اب یہ سلسلہ بند ہوگیا ہے۔ اُمید ہے کہ ان وصیتوں کے چھپنے سے ایسے جلد باز خود بخود نادم ہون گے یہ سلسلہ وصیتون کا ایسا ہی جو انشاء اللہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا بلکہ الٰہی سلسلہ کی ترقی کے ساتھ ترقی کرکے بدزبان مخالفوں کا مُونھ کالا کرے گا اور وہ دیکھ لین گے کہ ان سے اشاعۃ اسلام کی توفیق چھینی جا کر اللہ تعالےٰ نے کس طرح اس خدمت کے لئے اسی سلسلہ کو جسے وہ اپنی ہی بے ایمانی کی وجہ سے مفتریون اور کذابون کا سلسلہ ٹھہراتے ہیں ممتاز کرتا ہے بحمد اللہ اسی سلسلہ کے امام و رہبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پیرؤون کے لئے اشاعۃ اسلام کی ایک ایسی راہ کھولدی ہے جو دن بدن ترقی کرنے والی راہ ہے ان احباب کی خدمت مین جنہون نے اب تک وصیتین لکھکر نہین بھیجین ہین یہ التماس کرتا ہوں کہ اس معاملہ مین تساہل سے کام نہ لین۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہین۔ ایسا نہ ہو کہ اجل کا پیام آجاوے اور ہم اس ارشاد کی تعمیل سے قاصر ہوں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت ہے۔ وصیتین حتے الوسع چھپے ہوئے فارم کے مطابق ہوں لیکن جن احباب کی کوئی جائیداد غیر منقولہ نہین ہے۔ انہین تفصیل جائداد دینے کی ضرورت نہین ہے بلکہ وہ وصیت مین صرف اس قدر لکھدین کہ جس قدر جائیداد ان کی موت کے وقت ثابت ہو۔ اُس کا دسواں ۱/۱۰ یا جونسا حصہ وہ دینا چاہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کو دیا جاوے۔ جو احباب ہبہ کرنا چاہیں، یا اپنی جائداد موجودہ کا حساب کرکے اس کا حصہ اپنی زندگی مین ہی دینا چاہیں تو یہ سب سے آسان راہ ہے۔ کیونکہ اس سے انجمن بہت سی زیر بار ہونے سے بچی رہے گی۔ وصیتوں کے شائع کرتے وقت میں اس بات کا بھی ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہون کہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ اپنے مکانات قیمتی ایک ہزار روپیہ جو قادیان مین واقع تھے۔ سب سے پہلے صدر انجمن احمدیہ کے نام زبانی ہبہ کرکے قبضہ مجلس کارپرداز کو دیدیا ہوا ہے۔ یہ ذکر مین نے اس لئے کیا ہے کہ وصیتوں میں اس کا ذکر نہین آئیگا اس کے علاوہ بعض اور دوستون نے بھی مکانات اور زمینین ہبہ کی ہیں۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ پھر کسی وقت دی جاوے گی یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ہبہ اور وقف کے متعلق ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ کل جائیداد یا جسقدر حصہ اس کا چاہے کرے۔ لیکن وصیت تیسرے حصے سے زیادہ کی نہ ہونی چاہیئے باقی حق ورثہ ہے۔

خاکسار
محمد علی سیکرٹری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین مسمی محمد حسن ولد کرم دین قوم آرائیں ساکن اوجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی و رضامندی سے آج بتاریخ ۵- ماہ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ آج ہی سے میری زندگی میں اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا **غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ السلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور** کی کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ مین نے رسالہ الوصیۃ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴- دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا پابند ہوں جو اس میں درج کیا اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا اور جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہیں یا آئندہ شائع ہون گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے بعد میری ورثاء ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

(۱) میری جائیداد جو اسوقت حسب ذیل ہے

(الف) مکان جس کا حدود اربعہ یہ ہے کہ شمال مکان امیر بیگ۔ مشرق ڈہاب۔ جنوب مکان شادی کشمیری۔ مغرب شارع عام۔ یہ مکان قادیان دارالامان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں واقع ہے۔ جو مین نے دو ماہ ہوئے۔ کہ ہبہ زبانی بحق مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے قبضہ مکان موہوبہ دو ماہ ہوئے کہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ پنجاب انجمن مذکور کو دیدیا ہے۔ شرط یہ ہے کہ جب تک مین زندہ رہوں اس مکان میں رہوں اور موازی ۱ ماہوار بطور کرایہ دیتا رہون گا۔

(باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمادین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

آمین

✻

اس امر سے اکثر لوگ واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال مین میرا نام کذاب مکار شیطان دجال شریر حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افترا کرنیوالا قرار دیا ہے اور کوئی عیب ایسا نہین جو میرے ذمہ نہین لگایا۔ گویا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ان تمام بدیون کا مجموعہ میرے سوا کوئی نہین گذرا اور پھر اسی پر کفایت نہیں کی۔ بلکہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کر کے میری عیب شماری کیبارہ میں لیکچر دئے اور لاہور امرتسر اور پٹیالہ اور دوسرے مقامات مین انواع اقسام کی بدیان عام مجلسوں مین میرے ذمہ لگائیں اور میرے وجود کو دنیا کے لئے ایک خطرناک اور شیطان سے بدتر ظاہر کر کے ہر ایک لیکچر مین مجھ پر ہنسی اور ٹھٹھا اُڑایا غرض ہمنے اسکے ہاتھ سے وہ دُکھ اُٹھایا جس کے بیان کی حاجت نہیں اور پھر میان عبد الحکیم صاحب نے اسی پر بس نہین کی بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی صدہا آدمیون مین شائع کی کہ مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ یہ شخص تین سال کے عرصہ مین فنا ہو جائیگا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائیگا کیونکہ کذاب اور مفتری ہے "مینے اسکی ان پیشگوئیون پر صبر کیا۔ مگر آج جو ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء ہے پھر اس کا ایک خط ہمارے دوست فاضل جلیل مولوی نور الدین صاحب کے نام آیا اس میں بھی میری نسبت کئی قسم کی عیب شماری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے کہ ۱۲۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونیکی خبر مجھے دی ہے کہ اس تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائیگا جب اس حد تک نوبت پہنچ گئی تو اب مین بھی اس بات مین کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اسکی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے مین بھی شائع کروں اور در حقیقت اسمیں

قوم کی بھلائی ہے کیونکہ اگر درحقیقت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کذاب ہوں اور پچیس برس سے دن رات خدا پر افترا کر رہا ہوں اور اس کی عظمت اور جلال سے بیخوف ہو کر اس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اس کی مخلوق کے ساتھ بھی میرا یہ معاملہ ہے کہ میں لوگوں کا مال بددیانتی اور حرامخوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے جوش سے دکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تا لوگ میرے فتنہ سے نجات پاویں اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبد الحکیم خان نے سمجھا ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا مجھ کو ایسی ذلت کی موت نہیں دیگا کہ میرے آگے بھی لعنت ہو اور میرے پیچھے بھی۔ میں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں مجھے کون جانتا ہے مگر وہی۔ اس لئے میں اس وقت دونوں پیشگوئیاں یعنی میاں عبد الحکیم خان کی میری نسبت پیشگوئی اور اس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اس کا انصاف خدائے قادر پر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں:۔

میاں عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیشگوئی جو اخویم مولوی نور دین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔ مرزا کے خلاف ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔ ✣

اس کے مقابل پر وہ پیشگوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں۔

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ✣ ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے ✣ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ ✣ رب فرق بین صادق و کاذب انت تری کل مصلح و صادق ✣

✣ اس میں میاں عبد الحکیم خاں نے خدا کے اصل لفظ بیان نہیں کئے بلکہ یہ کہا کہ تین سال میعاد بتائی گئی۔ منہ

✣ خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبد الحکیم خاں کے اس فقرے کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر۔ اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر فارق نہ رہے۔ منہ

✣ اس فقرے میں عبد الحکیم خاں مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔

✣ یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانے میں اور اس نازک وقت میں امت محمدیہ کے لئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔

✣ یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اس فقرہ الہامیہ میں عبد الحکیم خاں کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤنگا۔ منہ

المشتہر۔ میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی

(ب) میری زمین قریباً پانچ گھماؤں موضع اوجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور میں واقع ہے اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے اُس زمین کے پانچویں حصے کو جو نہری ہے بحق مجلس مذکور ہبہ کرتا ہوں اگر اس کے متعلق انجمن مذکور کوئی الگ کاغذ لکھوانا چاہے۔ تو سب لکھنے کو طیار ہوں۔

(ج) میری تنخواہ مبلغ ۴۵ روپیہ ہے اس میں سے بھی ایک روپیہ حضور علیہ الصلوة والسلام کو دیتا رہوں گا۔ انجمن کو اختیار ہوگا کہ اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرلے یا اس میں شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرلے یا فروخت نکرے تو اس موہوبہ جائداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر جائداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ما سوا جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جن کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۱ وصیت میں کیا ہے میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے۔ دارالامان قادیان میں پہنچاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کے متکفل میری یہ جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکورہ کے حوالے کردوں گا۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرادوں گا اور اگر ان اخراجات کے لینے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہوں گے۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ دُرست و قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ اور جب تک مجلس کارپرداز قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرید کرنے کا اختیار میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا فقط۔ مورخہ ۵۔ مارچ ۱۹۰۶ء

العبد	گواہ شد
محمد حسن احمدی ولد کرم الدین آرائیں ملازم دفتر میگزین قادیان	اللہ داد ہیڈ کلرک میگزین قادیان
گواہ شد	گواہ شد
جمال الدین ولد محمد صدیق ساکن موضع سیکھواں ضلع گورداسپور بقلم خود	عبدالرحیم سکینڈ کلرک میگزین قادیان ضلع گورداسپور

ریویو

حکیم حاذق یہ رسالہ ماہوار زیر ادارت حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ واقع نولکھا لاہور نکلتا ہے۔ جس میں مفید طبی مضامین اور مجرب نسخہ جات کے علاوہ ایک مشہور انگریزی کتاب کا (جو ہر سال بعد ترمیم نئی چھپتی ہے اور سرکاری طور پر شائع کی جاتی رہتی ہے) اُردو ترجمہ باقاعدہ طور پر لگایا جاتا ہے۔ اس کتاب کے صفحات بھی جدا رکھے ہیں تاکہ ناظرین اخیر میں ان اوراق کو نکال کر ایک علیحدہ کتاب کی صورت میں ترتیب دیسکیں اس رسالہ ماہواری کا پڑھنا اطبا اور غیر اطبا کے واسطے مفید ہوگا۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ سالانہ رکھی گئی ہے۔

نمک موسلی کی ایک شیشی منیجر انگریزی و یونانی میڈیسنز کمپنی امرتسر نے ہمارے پاس بغرض ریویو ارسال کی تھی اس نمک کو امراض معدہ۔ بدہضمی۔ ہیضہ وغیرہ کیواسطے مجرب بیان کیا جاتا ہے۔ ہم نے ایک دو موقعہ پر بدہضمی اور درد شکم پر اس کا استعمال کیا گیا تو بہت مفید پایا۔ قیمت فی شیشی ۸ ر اور مذکورہ بالا پتہ پر ملسکتی ہے۔

یمنا ادعیہ قرآن شریف منظوم۔ یہ وہ کتاب ہے کہ جو برادر محمد افضل خان صاحب مرحوم مغفور کے زمانہ میں اخبار کے ساتھ ایک ایک ورق کرکے ہدیۂ ناظرین کی جاتی تھی برادر مرحوم کی وفات کے بعد اس کا مسودہ دفتر میں نہ ملنے کے سبب اس کتاب کا اخبار کے ساتھ نکلنا بند ہوگیا اب صاحب عبدالحی نے اب وہ کتاب بہ تمام کمال چھپوا کر شائع کی ہے چونکہ ناظرین بدر پہلے سے اس کتاب کی خوبیوں سے واقف ہیں اس واسطے زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں مختصراً یہ کہ قرآن شریف کی تمام دُعاؤں کا پہلے اُردو نثر میں ترجمہ کیا گیا ہے پھر اُردو نظم میں اُسی ترجمہ کو تفسیری طور پر برادر محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکے نے نہایت خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے اس کے شروع میں اکمل صاحب موصوف کی ایک تازہ نظم بنام تصدیق المسیح بھی ہے کتاب کی چھپائی عمدہ ہے قیمت ۲ ؍ ہے اور دفتر بدر سے مل سکتی ہے۔

بدرِ صادق

۳ - رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۳ - اگست ۱۹۰۶ء

وطن اور انبیاء پر اعتراضات

۳

گذشتہ نمبر مین ہمنے یہ دکہایا تہا کہ اخبار وطن کے نامہ نگار نقاش صاحب نے جو اعتراضات بظاہر حضرت مسیح موعود پر کئے ہیں وہ ان کی طرف سے مسیح موعود پر نہیں بلکہ تمام انبیاء پر وارد ہوتے ہین۔ اور اس کے بعد ایک مسلمان کے واسطے کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ کلام کر سکے مگر اس خیال سے کہ ممکن ہے۔ کہ وطن کے لائق نقاش صاحب اور ان کے دوست ایڈیٹر صاحب وطن زمانہ کی بد ہوا سے متاثر ہو کر اندر ہی اندر خود بہی یہ اعتراضات انبیاء کے حالات پر رکہتے ہوں اور مرزا صاحب کے ذکر کا صرف بہانہ ہی ہو۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء اور خدا تعالےٰ کے ساتھ ان تعلقات پر ایک مضمون لکہا جاوے۔ شائد کہ کسی کے واسطے موجب تشفی اور ہدایت ہو۔

واضح ہو کہ جب دنیا میں کسی نوع کی شدت اور مصیبت اپنے انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو رحمت الٰہی اس کے دور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے جیسے جب امساک باران سے غایت درجہ کا قحط پڑ کر خلقت کا کام تمام ہونے لگتا ہے۔ تو آخر خداوند کریم بارش کر دیتا ہے اور جب وباء سے لاکھوں آدمی مرنے لگتے ہیں۔ تو کوئی صورت اصلاح ہوا کی نکل آتی ہے۔ یا کوئی دوا ہی پیدا ہو جاتی ہے اور جب کسی ظالم کے پنجے مین کوئی قوم گرفتار رہتی ہے تو آخر کوئی عادل اور فریاد رس پیدا ہو جاتا ہے پس ایسا ہی جب لوگ خدا کا راستہ بہول جاتے ہیں اور توحید اور حق پرستی کو چہوڑ دیتے ہیں تو خداوند تعالےٰ اپنی طرف سے کسی بندے کو بصیرت کامل عطاء فرما کر اور اپنے کلام اور الہام سے مشرف کر کے بنی آدم کی ہدایت کے لئے بہیجتا ہے کہ تا جس قدر بگاڑ ہو گیا ہے۔ اس کی اصلاح کرے۔ اس میں اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ پروردگار جو قیوم عالم کا ہے۔ اور بقا اور وجود عالم کا اسی کے سہارے اور آسرے ہے کبہی اپنی فیض رسانی کی صفت کو خلقت سے دریغ نہیں کرتا اور نہ بیکار اور معطل چہوڑتا ہے بلکہ ہر ایک صفت اس کی اپنے موقعہ پر فی الفور ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ان گمراہوں کے دلوں کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدہا سال کی گمراہی مین پڑے ہوئے تھے۔ زمین خشک اور مردہ سے تشبیہ دے کر اور کلام الٰہی کو مینہ کا پانی جو آسمان کی طرف سے آتا ہے۔ ٹہیرا کر اس قانون قدیم کی طرف اشارہ فرمایا۔ جو امساک باران کی شدت کے وقت مین رحمت الٰہی بنی آدم کو برباد ہونے سے بچا لیتی ہے اور یہ بات جتلا دی کہ یہ قانون قدرت صرف جسمانی پانی مین محدود نہیں۔ بلکہ روحانی پانی بہی شدت اور صعوبت کے وقت مین جو پہیل جانا عام گمراہی کا ہے۔ ضرور نازل ہوتا ہے۔ اور اس جگہ بہی رحمت الٰہی آفتِ قلوب کا غلبہ توڑنے کے لئے ظہور کرتی ہے سو مخلوق کی خیر خواہی کے واسطے عین ضرورت کے وقت اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسی مخلوق مین سے کسی ایک کو اس امر کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ اور توفیق بخشی جاتی ہے کہ وہ ہمہ تن مخلوق الٰہی کی اصلاح کی طرف مصروف ہو جاوے اور اپنی ساری توجہ اور سارا زور اور ساری قوت اسباب کی طرف لگا دے۔ کہ خلقت کی اصلاح کرے۔ وہ انسانوں مین سے ایک انسان ہوتا ہے۔ لیکن خدا کی طرف سے اسے ایسی توفیق عطا کی جاتی ہیں کہ جو باتیں دوسروں کو محال اور ناممکن نظر آتی ہین وہ اس کی عقد ہمت کے آگے آسان ہو جاتی ہین۔

لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو انبیاء دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتے ہیں وہ اگرچہ بسبب معرفت تام اور یقین تام کے جو موہبت الٰہی سے ان کو حاصل ہوتا ہے اور بسبب اس کے کہ وہ اپنے سارے دل وجان کے ساتھ ایک خدا کے ہو رہتے ہیں۔ خدا کے خاص اور برگزیدہ بندے بن جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی سنتِ قدیمہ ان کے ساتھ وہ خاص معاملہ کرتی ہے۔ جو دوسروں کے ساتھ نہین ہوتا۔ تاہم اس میں شک نہین کہ وہ انسان ہوتے ہین۔ اور وہ تمام صفات جو انسانیت کے ساتھ لازم ہوتی ہیں مثلاً کہانا پینا وغیرہ وہ سب ان کے لازم حال ہوتی ہین۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ مصلحین کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے۔ جب کہ دنیا مین ایک تاریکی پہیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اور ہر طرف گناہ گاری کے کام موج مار رہے ہوتے ہیں اور لوگوں کو خدا بہول گیا ہوا ہوتا ہے اور جو لوگ خدا پرستی یا عبادت مین مصروف ہوتے ہین۔ وہ صرف رسم کے طور پر خدا کی عبادت کرتے ہوتے ہین ورنہ معرفت کسی کو حاصل نہیں ہوتی۔ دین صرف ایک چہلکا سا رہ جاتا ہے جس مین مغز نہین اور شریعت صرف ظاہری باقی ہوتی عملی رنگ نہیں ہوتا۔ سب لوگ دنیا کی طرف جہکے ہوئے ہوتے ہین اور خدا کی محبت کسی کے دل مین موجزن نہین ہوتی۔ ایسے وقت مین خدا تعالےٰ کسی ایک بندے کو اپنی شناخت کا ذریعہ بنا کر دنیا مین مبعوث کرتا ہے اور چونکہ خدا کی گم شدہ معرفت دوبارہ دنیا مین اس کے ذریعہ سے قائم کی جاتی ہے۔ اس واسطے اس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے اس قسم کے القاب عطا ہوتے ہیں کہ انتَ منّی وانا منکَ یعنی تو مجہ سے ہے اور مین تجہ سے ہوں۔ اس فقرہ کے حصہ اوّل یعنی انت منی کے معنے تو ظاہر ہیں کہ تو مجہ سے ہے یعنی موہبت الٰہی نے تجہے رسول بنایا اور تیرے واسطے عجائب کام دنیا کو دکہلائے۔ تاکہ مخلوق کو معلوم ہو جائے کہ کوئی اس کا خالق بہی ہے۔ جس کی عبادت سب کے واسطے واجب ہے اور دوسرے فقرہ یعنے انا منکَ کے یہ معنے ہین کہ دنیا تو مجہے بہول گئی تہی اور سب لوگ پستی اور ذلت کی زندگی پر خوش ہو بیٹہے تہے۔ ہر ایک شخص اس باب کا ایمان کہا تا بعد ار بن بیٹہا تہا۔ لیکن تو نے میری معرفت کو دوبارہ دنیا مین قائم کیا۔ یہان تک کہ لوگون کا ایمان مجہ پر پختہ ہوا۔ اور لوگ جاننے لگے کہ ان کا کوئی خدا بہی ہے۔ اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کے کندہے پر ہاتہ رکہ کر فرمایا تہا کہ ابنائے فارس میں سے ایک شخص

ایسا شخص پیدا ہوگا کہ ایمان جو زمین سے اُٹھ کر ثریا پر چلا گیا ہوگا۔ اس کو پھر دوبارہ دنیا میں قائم کر دیگا۔ اس قسم کا سلسلہ انبیاء کا ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ ایک مدت گزرنے کے بعد اصل حالت سے واقف لوگ نہیں رہتے اور گمراہی شروع ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد پیدا ہوتا ہے جسے امام الزمان کہا جاتا ہے اور امام الزمان اس شخص کا نام ہے۔ جس کی روحانی تربیت کا خداتعالے متولی ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے کہ وہ سارے جہان کے معقولیوں اور فلسفیوں سے ہر ایک رنگ میں مباحثہ کر کے ان کو مغلوب کر لیتا ہے۔ وہ ہر ایک قسم کے دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پا کر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لے کر اس مسافرخانہ میں آئی ہے۔ اس لئے اس کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا۔ وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خداتعالے کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں۔ ان کو بھی اعلےٰ درجہ کے قوے بخشے جاتے ہیں اور وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لئے ضروری ہوتے ہیں اور وہ تمام علوم جو اعتراضات کے اُٹھانے اور اسلامی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے ضروری ہیں اس کو عطا کئے جاتے ہیں اور باایں ہمہ چونکہ اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ اس کو دنیا کے بے ادبوں اور بدزبانوں سے بھی مقابلہ پڑے گا۔ اس لئے اخلاقی قوت بھی اعلےٰ درجہ کی اس کو عطا کی جاتی ہے اور بنی نوع کی سچی ہمدردی اس کے دل میں ہوتی ہے۔ ان کی فطرت میں ہی امامت کی قوت رکھی جاتی ہے اور امامت کے واسطے جو ضروری امور ہیں۔ مثلاً قوت اخلاق۔ بسطت فی العلم۔ قوت عزم۔ قوت اقبال علی اللہ وہ سب اس میں پائے جاتے ہیں اور ان خوبیوں اور خواص کے لحاظ سے اللہ کی طرف سے بطور گواہی کے اس کے چند وصفی نام رکھے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ظاہر میں دنیا کے بادشاہ اپنے کارکنوں کو بلحاظ ان کی بہادری اور خدمتگذاری کے خطاب عطا کرتی ہے۔ گو ظاہری گورنمنٹوں کے خطاب ممکن ہے کہ بےمحل اور بعض دفعہ پر صحیح نہ ہوں اور جس شخص کو دئے جاویں وہ اس قابل نہ ہوں لیکن الٰہی گورنمنٹ جو ایک حکیم اور علیم گورنمنٹ ہوتی ہے اور ہر ایک کے ظاہری اور باطنی حالات سے بخوبی آگاہ ہے۔ اس کے عطا کردہ القابات اور خطابات میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ہر شخص کے حق میں وہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔ اس شخص کی اندرونی خوبیوں اور نالائقیوں اور لیاقتوں کا وہ ایک اظہار ہوتا ہے۔ جس سے پبلک بیخبر اور غافل ہوتی ہے۔

اللہ تعالےٰ کی حکمت کاملہ نے آسمان اور زمین کے قانون قدرت اور دنیا کی باہمی سوشل اور پولیٹیکل حالات کے نظاروں میں بے شمار اس قسم کی مثالیں قائم کر دی ہیں جن سے روحانی عالم کے عجائبات کا سمجھنا انسان کے واسطے آسان ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلام الٰہی میں بار بار تاکید ہوتی ہے کہ قدرت الٰہی کے نظاروں پر تدبر کرو۔ چنانچہ لا آف نیچر میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب راتیں بہت تاریک ہوتی ہیں تو پھر چاند کے نکلنے کے دن قریب آ جاتے ہیں اور جب قحط سالی بڑھ جاتی ہے تو پھر آسمان پر بارش کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی جب زمین پر گمراہی بڑھ جاتی ہے۔ تو وقت آ جاتا ہے کہ خدا کی طرف سے اس گمراہی کے دور کرنے والا کوئی پیدا ہو۔

اسی طرح روحانی گورنمنٹ کی ادنےٰ اور ناقص مثال دنیوی گورنمنٹوں میں موجود ہے مثلاً جیسا کہ خداتعالےٰ کا الہام اپنے خاص بندوں پر نازل ہوتا ہے۔ ایسا ہی شاہی احکام وزیر اعظم کو سنائے جاتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے تمام دنیا پر پہنچے جاتے ہیں۔ اب اگر ایک زمیندار جس کے پاس محصول وصول کرنے کے واسطے ایک ادنیٰ چپڑاسی بھیجا جاتا ہے۔ وہ زمیندار یہ اعتراض کرے کہ محصول کا مالک بادشاہ ہے۔ پس جب تک خود بادشاہ میرے پاس نہ آوے اور مجھے اپنی زبان سے یہ حکم نہ سنا دے۔ میں اس حکم کو مان نہیں سکتا۔ تو ظاہر ہے کہ اس زمیندار کو بجز اس کے اور کچھ جواب نہ دیا جاوے گا کہ وہ چار جوتیاں لگا کر اور زنجیر میں جکڑ کر اُسے جیل خانہ میں ڈال دیا جاوے "جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا"۔ ایسا ہی شاہی احکام بعض دفعہ ایسے الفاظ میں ہوتے ہیں کہ وہ ہر ایک کے واسطے عام فہم نہیں ہوتے بلکہ قانون انگریزی کا یہ حال ہے کہ قانون کے متعلق ایک فہم پیدا کرنے کے واسطے کئی سال لا کالج میں تعلیم پانا ضروری ہوتا ہے اور پھر بھی وکلاء کی بحثوں کے بعد ماتحت عدالت جو فیصلہ کرتی ہے۔ اعلےٰ عدالت اس فیصلہ کو غلط قرار دیتی ہے اور قانون کے ایک لفظ کے معنے اور تشریح پر بسا اوقات مہینوں اور برسوں بڑے بڑے بیرسٹر اور جج گفتگو کرتے رہتے ہیں اور فیصلہ نہیں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک قانون کی آخری تفہیم اور ترجمہ کا حق گورنمنٹ نے قانوناً اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور رعایا کسی قانون کے معنے کچھ ہی سمجھے۔ مگر صحیح معنے وہی قرار دئے جاتے ہیں۔ جو بوقت تنازع گورنمنٹ خود کرے۔

ایسا ہی گورنمنٹ کے بعض احکام کسی ضرورت کے سبب خاص اوقات میں بطور سائفر کوڈ کے استعمال ہوتے ہیں۔ اور ملک کی بہتری اور گورنمنٹ کی بہبودی اسی میں ہوتی ہے کہ ان کے مطالب سے عام لوگ خاص وقت تک آگاہ نہ ہوں اور یہ بات ان عوام کے فائدہ کے واسطے ہی کی جاتی ہے۔ نادان آدمی کا کام ہوتا ہے کہ اس قسم کی باتوں پر اعتراض کرے دانا لوگ اگرچہ اس راز میں شامل نہ ہوں وہ اس بات کے اقرار کرنے والے ہوتے ہیں کہ یہ سب کچھ صحیح ہے اور ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب کیا خوب فرمایا کرتے ہیں کہ ہر ایک شخص کا اعتراض ہمیشہ اس کے اپنے ہی حالات اور واقعات میں اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ چور کبھی چوری کو جاتے ہیں تو آپس میں یہ معاہدہ کرتے ہیں کہ جو مال ہاتھ آوے یہ وہ سب ایک جگہ جمع کیا جاوے اور پھر باہم مل کر تقسیم کیا جاوے کوئی اس میں خیانت نہ کرے اور نہ اس میں چوری کرے۔ اگر اس حاصل شدہ مال میں سے کوئی چور اپنے واسطے علیحدہ مال رکھ لے۔ تو اس کو چور اور خائن سمجھ کے بے اعتبار قرار دیا جاتا ہے اس طرح خداتعالےٰ ان کو ایک سبق سکھاتا ہے کہ چوری بری چیز ہے اور اس کا اختیار کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح سے دنیا دار لوگ جو انبیاء پر اور ان کے حالات پر اعتراض کرتے ہیں ان

کے واسطے خود ان کے حالات میں ایک واعظ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ کیونکہ تمام وہ کام جو اعتراض کے رنگ میں وہ پیش کرتے ہیں خود ان سب پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں اور وہ اپنے ہی حال و قال میں ان سب کو موجود پاتے ہیں۔ لیکن نہیں سمجھتے اور نہیں سوچتے اور بے ہودہ طور پر اعتراض کئے چلے جاتے ہیں۔

خدا تعالےٰ رحیم و کریم ہے۔ اُس نے انسان کو پیدا کیا۔ اُس کے واسطے تمام سامان آرام اور راحت کے مہیا کئے۔ بچہ تھا اس کی پرورش کے واسطے والدین موجود تھے۔ خوراک کے واسطے ماں کی چھاتیوں میں دُودھ موجود تھا۔ پھر خدا نے بصارت دی۔ ہاتھ پاؤں دئے۔ عقل عطا کی۔ غرض خدا تعالےٰ کے انسان پر بے انتہا احسان ہیں باوجود اس قدر احسانوں کے اگر انسان اپنے محسن کی نافرمانی کرے اور اس کے آگے گستاخی کرے تو وہ کیا اس قابل نہیں کہ اس کو عذاب دیا جاوے اور اگر وہ عذاب پاوے۔ تو کیا اس سے خدا تعالےٰ کے رحیم اور کریم ہونے میں کچھ نقص پیدا ہو جائے گا۔ حاشا و کلا۔ انسان ظاہری طور پر اپنے روزانہ حالات میں کیا مشاہدہ کرتا ہے۔ اچھا بھلا مضبوط آدمی جب ایک ردی غذا کھا لیتا ہے۔ تو اس کو فوراً درد شکم کا عذاب دیا جاتا ہے۔ یا تو مزے سے بیٹھا خوش خوش باتیں کر رہا تھا یا تو پیچ کے ساتھ فرش پر لوٹنیاں لگا رہا ہے اور ایسی دُہائی مچاتا ہے کہ محلہ داروں پر بھی آرام حرام کر دیتا ہے۔ ایسا بتلایئے کیا اس کو اس بد پرہیزی کی سزا ملنے کے سبب خدا تعالےٰ کے رحیم و کریم ہونے میں کوئی فرق آ گیا ہے؟ ہرگز نہیں وہ رحیم اب بھی رحیم ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ لیکن اس کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے۔ کہ وہ نافرمان کو سزا دیتا ہے۔ جو عین انصاف پر مبنی ہوتی ہے۔ ظالم کو سزا دینا مظلوم پر رحم کرنا ہوتا ہے بعض نادان لوگ کہا کرتے ہیں کہ خدا چڑچڑا نہیں کہ کسی کو سزا دے۔ ایسا اعتراض سراسر حماقت کی نشانی ہے۔ وہ عذاب تو خود عذاب پانے والے کے عملوں کا نتیجہ ہے۔ کیا ایک ممتحن جب امتحان کا پرچہ دیکھتے ہوئے ایک نالائق کو فیل کر دیتا ہے۔ تو اس فیل کرنے کے وقت اس کے دل میں چڑچڑا پن یا گھبراہٹ یا تکلیف ہوتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ طالب علم کی تحریر خود ایک نتیجہ پیدا کر دیتی ہے۔ گو اس نتیجہ کو تحریر میں لانے والا وہ ممتحن ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی جج جب کسی کو پھانسی کا حکم دیتا ہے تو وہ حکم اس مجرم کے اپنے اعمال بد کا نتیجہ ہوتا ہے نہ کہ جج کے چڑچڑا پن کا نتیجہ۔ جہاں تک تاریخ عالم کا پتہ لگتا ہے۔ شریر قوموں پر ہمیشہ سے عذاب ہوتے چلے آئے ہیں اور بدکار قومیں زلازل اور طوفان سے قسما قسم کے عذابوں سے ہلاک ہوتی چلی آئی ہیں۔ یہ بھی خدا تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے کہ وہ کسی قوم کو عذاب نہیں دیتا۔ جب تک کہ ان کے درمیان پہلے اپنا رسول نہ بھیجے جو کہ آنے والے عذاب سے ان کو ڈرا کر آخری حجت اُن پر پوری کر دیتا ہے۔ قوم تو اپنی بدکرداریوں کے سبب خود ہی اس قابل بن چکی ہوتی ہے۔ کہ اس پر عذاب نازل ہو۔ رسول کا آنا تو ایک رحمت کا موجب ہوتا ہے۔ مگر ان کے واسطے جو اس رحمت کو قبول کر لیں۔ لیکن جو لوگ اس رحمت سے بھی انکار کریں۔ ان کا بدیوں کا پیالہ لبریز ہو کر وہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ عذاب الٰہی کا مزہ چکھیں۔

غرض انبیاء کا طریق ہمیشہ سے ایک ہی چلا آتا ہے اور ان کے مخالف شیطان اور اس کے لشکر کے سپاہی بھی ہمیشہ ایک ہی طریق پر وہی اعتراضات بار بار دہراتے رہتے ہیں۔ انبیاء کا طریقہ خدا کی قدرت کے قوانین کے مطابق اور فطرت انسانی کے ہمیشہ موافق ہوتا ہے اور انجام کار فتح ہمیشہ انہیں کے ہاتھ پر رہتی ہے۔

سردست اتنا لکھنا کافی معلوم ہوتا ہے۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو پھر زیادہ لکھا جائیگا۔

(انشاء اللہ تعالیٰ)

رسید زر

۲۔ اگست ۱۹۰۶ء ۔ نمبر ۶۴ ۔ نور احمد صاحب ۶/۱۲
۳۔ " " " ۱۱۴۹ ۔ حسن موسیٰ خان صاحب ۴/۳
۳۔ " " " ۱۷ ۔ محمد بخش صاحب ۶/۱۲
۳۔ " " " ۱۰۷ ۔ الہ داد صاحب ۶/۱۲
۳۔ " " " ۱۱۶ ۔ مہر الدین صاحب ۳/۰
۴۔ " " " ۶۳۸ ۔ نواب دین صاحب ۶/۱۲
۴۔ " " " ۳۵ ۔ گلاب الدین صاحب ۴/۰
۴۔ " " " ۹۵ ۔ نظیر حسین صاحب ۶/۱۲
۴۔ " " " ۶۱ ۔ محمد ابراہیم صاحب ۶/۱۲
۵۔ " " " ۶۶۳ ۔ حسین بخش صاحب ۶/۱۲
۶۔ " " " ۵۶۵ ۔ اللہ بخش صاحب ۶/۱۲
۶۔ " " " ۱۲۸ ۔ محمد اسماعیل صاحب ۶/۱۲
۷۔ " " " ۱۰۵ ۔ محمد ابراہیم صاحب ۶/۱۲
۷۔ " " " ۳۵ ۔ منشی گلاب الدین صاحب ۳/۰
۸۔ " " " ۱۱۴۸ ۔ خان محمد صاحب ۵/۰
۸۔ " " " ۱۹۱ ۔ غلام محمد صاحب ۶/۱۲
۸۔ " " " ۔ خواجہ علی صاحب ۶/۱۲
۸۔ " " " ۴۸ ۔ عبد اللہ صاحب ۴/۴
۸۔ " " " ۳۷۳ ۔ عبد العلی صاحب ۶/۱۲
۸۔ " " " ۶۱۴ ۔ ولی محمد صاحب ۶/۱۲
۸۔ " " " ۳۵۵ ۔ محمد یٰسین صاحب ۶/۱۲
۹۔ " " " ۲۵۸ ۔ محمد اسماعیل صاحب ۶/۰
۹۔ " " " ۲۴ ۔ شمس الدین صاحب ۶/۱۲
۹۔ " " " ۱۸ ۔ محمد اکبر خان صاحب ۶/۱۲
۹۔ " " " ۶۲۳ ۔ عبد المنان صاحب ۶/۱۲
۱۰۔ " " " ۴۲۹ ۔ نور محمد صاحب ۶/۱۲
۱۰۔ " " " ۲ ۔ فضل الٰہی صاحب ۶/۱۲
۱۰۔ " " " [illegible] ۔ فضل الٰہی صاحب ۶/۱۲
۱۰۔ " " " [illegible] ۔ محمد ابراہیم صاحب ۶/۱۲
۱۰۔ " " " [illegible] ۔ محمد ولایت خان صاحب ۱۴/۱۲
۱۰۔ " " " [illegible] ۔ عبد الرحیم صاحب ۶/۱۲
۱۰۔ " " " [illegible] ۔ نور دین صاحب ۶/۱۲
۱۰۔ " " " ۸۱۲۶ ۔ عمر الدین صاحب ۶/۱۲
۱۰۔ " " " ۵ ۔ مولا بخش صاحب ۶/۱۲
۱۰۔ " " " ۷۶۹ ۔ ولی محمد صاحب ۵/۰
۱۰۔ " " " ۵ ۔ فضل کریم صاحب ۶/۱۲
۱۱۔ " " " ۵۰۳ ۔ مراد بخش صاحب ۳/۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

اے ہمہ نورِ خدائے پاک ذات — جلوہ گر بر ذاتِ تو از شش جہات
اے مہ تاباں چرخ دین حق — مہر اوجِ عزت و تمکین حق
اے کہ از آیات قرآن مجید — جان ہا اندر تنِ مردہ دمید
سرّ آیاتِ کتابِ پاک را — کس چو تو نہ کشود اے مردِ خدا
دست تو دستِ ید بیضا نمود — خامہ ات سرّ عصا را سرکشود
از تو اے ماہِ درخشانِ جہاں — شد مذاہب ہائے باطل چوں کتاں
چو برافراز د علم نور سحر — چارہ ظلمت را نباشد جز مفر
جلوہ گر گردد چو نور آفتاب — شب چراغے گم کند از خویش تاب
نقل مثلِ اصل کے آرد بہا — آب آمد۔ شد تیمم نا روا
گل چو اندر گلستان بند د نگار — جلوئے خود خالی نماید خار زار
قطرۂ ناچیز را نبود شمار — در بر دریائے ناپیدا کنار
آں جواہر ہا کہ زاید از صدف — بے تکلف۔ از کجا آرد خزف
صبح دینِ حق چو در عالم دمید — کفر اندر پردۂ ظلمت خزید
عیسوی آید بہ پیشِ احمدی؟ — اینچہ حرف عقل باشد ای اخی
شب پران آریائے پُر ریا — ہمچو کورانند در پیشِ ضیا
آنچہ تو خواہی خدا خواہد بجان — آنچہ تو جوئی بیابی در زمان
آنچہ حق فرمود میگوئی ہماں — اے ترا گفتہ بہ رسول اللہ بزبان
از تو میخواہد حفیظ خستہ جان — دارو ئے تسکینِ دردِ نہان
تو خدا را از سپہ او از خدا — خواہ۔ اے دانائے رازِ کبریا
از برائے دعائیہ داروئے دردِ نہاں — مرہم سینہ ریشِ دل خستگاں
بہرِ من دستِ دعائے کن دراز — در حضورِ بادشاہ کارساز
تا من از فضلِ خدائے دو جہاں — بے تکلف پاس سازم امتحان
گوہرِ مقصود افتد در کنار — از جنابِ حضرت پروردگار

غلام عقیدت آگین محمد عبد الحفیظ۔ آمین۔ کرنال

غزل از نتیجۂ طبع خاکسار عبد العلیم خاں احمدی نجیب آبادی المتخلص بہ نیّر المتشاور من المضطر البدایونی

ہمارے سے کام سارے اب تو تماشا ہوتا ہے — نجیب آباد سے دشمن گریزاں ہوتے جاتے ہیں
سنا ہے احمد اللہ خاں سہارنپور کو بھاگے ہیں — ہیں جتنے مخالف ان کے پریشاں ہوتے جاتے ہیں
غلام اکبر و یعقوب علی کے حوصلے دیکھے — کہ ناکامی سے خود اپنی پشیماں ہوتے جاتے ہیں
دلوں میں غم ہے باقی ہے نہ باقی نور چہروں پر — مخالف گویا اب مثل حیواں ہوتے جاتے ہیں
صفائی بستیوں کی کرتے ہیں زلزلے دیکھو — بھرے گھر آہ جنگل کی طرح ویراں ہوتے جاتے ہیں
کیا طاعون نے برباد کیسے کیسے شہروں کو — مگر آباد اب شہر خموشاں ہوتے جاتے ہیں

خدا کی مہربانی بس ہمیں کافی ہے اے نیّر
نہیں کچھ غم جو معتوب عزیزاں ہوتے جاتے ہیں۔

غزل از نتیجۂ طبع محمد عبد العلیم خاں نیّر احمدی نجیب آبادی تلمیذ حضرت مضطر بدایونی احمدی۔

بڑی تلاش سے عیسیٰ کا اب نشان نکلا — کہ قادیان میں وہ محبوب انس و جان نکلا
نزول گاہ میں عیسیٰ کی شک تھے کیا کیا کچھ — خدا کے حکم سے آخر وہ قادیان نکلا
امام وقت ہے وہ میرزا غلام احمد — وہی جہاں میں بس اک مہدی زمان نکلا
وہ ہے حبیبِ خدا اس کے عیب جو نکلی — سزا کے واسطے طاعون و ہیضہ خان نکلا
عجب بلا کی وہ اپریل کی چہارم تھی — عدو کے منہ سے بھی جب حرفِ الاماں نکلا
گھر اپنے بھاگے ہیں سطح سے فلک سب — کہ جس کو دیکھا لگائے ہوئے زبان نکلا
غلام اسکے ہیں لقمان و رشک افلاطوں — کہ جس کو دیکھا وہ علامۂ زمان نکلا
مخالفین نہ کوئی بھی سامنے ٹھہرا — مقابلہ کو جب عبد المجید خان نکلا
مصیبتوں میں بھی ثابت قدم رہا کیا کیا — بڑا ہی مرد بہادر وہ نوجوان نکلا
ہے اک برادرِ اعظم مرا بنام اکبر — بتا دو اس کے مقابل کوئی کہاں نکلا
مقابلہ پہ بلایا تھا اس نے غیروں کو — مگر نہ سامنے اس کے کوئی جوان نکلا
ہے ایک میرا مصلح و مکرم و محسن — وہی تو راج بدایوں میں خوش بیان نکلا
جو نام پوچھو تو ہے الفت اللہ خاں مضطر — وہی تو مہرِ عبد العلیم خان نکلا
اسی نے فنِ سخن میں کیا مجھے کامل — اسی کے فیض سے یہ گنجِ شائگان نکلا
مخالفوں سے نہ جھجکا نہ وہ ڈرا ہرگز — بہادروں میں یگانہ وہ پہلوان نکلا
مخالفوں کو یہ دہشت ہے دم بخود ہیں سب — ہمارا نام جہاں میں جہاں جہاں نکلا

یہ آرزو ہے مرا سر ہو اور پائے امام
مرا یہ حوصلہ نیّر ابھی کہاں نکلا

بلاد اسلامی

امیر صاحب کابل کی سیاحت ہند — گو ہز ہائینس امیر حبیب اللہ خاں صاحب فرمانروائے دولت خداداد افغانستان کی مجوزہ سیاحت ہند کے متعلق نہ ابھی سرکاری طور پر ہندوستان میں کوئی اعلان کیا گیا نہ صوبہ کابل سے ان کے عزم بالجزم کی کچھ خبر آئی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ غیر سرکاری طور پر گورنمنٹ ہند امیر صاحب کی تشریف آوری کے بارہ میں اپنا بخوبی اطمینان کر چکی ہے اور ان کے استقبال و مدارات کی ابتدائی تیاریوں پر بھی متوجہ ہوگئی ہے چنانچہ لنڈن کی ایک تازہ تار برقی مظہر ہے کہ لارڈ منٹو بہادر نے ایک چھ سلنڈر والی ہیپیر موٹر گاڑی جو بہترین نمونہ کی امیر ممدوح کے دربار راول پنڈی کی خاطر طلب فرمائی ہے۔ (پیسہ اخبار)

مصری دہقانوں کی پھانسی — دنشوائے کے واقعہ میں ایک انگریز کپتان کے مقتول اور دو دیگر افسروں کے مجروح ہونے پر مصر کے

دہقانیون کوجس قسم کی سخت اور غیر قانونی سزائیں دی گئیں۔ اس پر مصری اخبارات کا شور وفریاد مچانا اور واویلا کرنا کسی طرح ناجائز نہ تہا مگر جب پارلیمنٹ کے آزاد خیال و منصف مزاج ممبروں سے نے حکومت سے بازپرس شروع کی اور وزیر خارجۂ انگلستان نے جناب لارڈ کرومر سے کیفیت طلب کی تاکہ ممبروں کا اطمینان کیا جاسکے۔ تو واقعہ کی صحت اور سزاؤں کی بیدردی نے لارڈ ممدوح کو اس امر پر مجبور کیا کہ وہ سزاؤں کی واجبیت ثابت کرنے کے لئے باشندگان مصر مین مذہبی جوش وتعصب کا ہیجان ظاہر کرین اور حادثۂ دنشواے کو اسی عام تعصب کا نتیجہ قرار دے کر نہ صرف ان غیر قانونی سزاؤن کو قرین مصلحت ٹھہرائیں بلکہ آیندہ بھی ایسی عقوبتوں کا راستہ صاف کرلین۔

افسوس ہے کہ لارڈ کرومر کی ترکیب اراکین لبرل وزارت کی ناواقفیت کے باعث چل گئی اور سرایڈورڈ گرے نے ایک تقریر میں بر سر اجلاس پارلیمنٹ مصریوں کو متعصب اور انگریزوں کا دشمن قرار دیا۔ جسپر اخبارات مصر میں ایک کھلبلی پڑگئی ہے اور وہ نہایت زور و شور سے اس اتہام کی تردید کر کے برٹش حکومت کے انصاف کو نام دھرتے ہین۔

افسوس! جارج ٹاؤن (برٹش گی آنا) میں شیخ عبدالوہاب صاحب نومسلم کا انتقال ہوگیا۔ اس سے چندروز پہلے شیخصاحب مرحوم نے ہمیں اپنی اہلیہ کے فوت ہو جانے کی خبر دی تھی۔ مرحوم برٹش گی آنا میں اشاعت اسلام کے متعلق نہایت سرگرمی کے ساتھ خدمت انجام دیتے تھے اور بہت کچھ جوش اور سچے مسلمان تھے۔ خداوند کریم انہین غریق رحمت کرے۔

رنگون کی انجمن حامی اوقاف نے اپنے کلرک کے آجانے پر باضابطہ کارروائی شروع کردی ہے چنانچہ سورتی مسجد کی جائداد وقف (جو یہاں کی سب سے بڑی موقوفہ جائداد ہے) کے متولی کو نوٹس دیا گیا تہا کہ آپ اپنا حساب کتاب پیش کرین۔ جس کے جواب میں انہوں نے مسٹر کاؤس جی مشہور بیرسٹر کو اپنا وکیل کر کے یہ نوٹس دیا ہے کہ ہم اس انجمن کو باضابطہ نہیں جانتے۔ اس لئے ہمین کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہاں اپنا حساب کتاب پیش کریں۔ اسی طرح دیگر اوقاف کے متولیوں کو بھی نوٹس دئے گئے ہیں اور ان سے اسی قسم کے جواب موصول ہوئے ہین۔ بعض نوٹس لینے سے جان بچاتے پھرتے ہین۔ انجمن سرگرمی سے اپنے کام میں مشغول ہے۔

یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ شاہ جہان کا تخت طاؤس نادر شاہ ایران لے گیا مگر ٹائمز آف انڈیا لکھتا ہے کہ یہ تخت اب دولت علیہ کے قبضہ مین ہے۔ اور قسطنطنیہ مین موجود ہے۔

سلطانی حکم کے بموجب دمشق (شام) میں جو کارخانہ حجاز ریلوے کے متعلق قائم کیا گیا تہا۔ اب بہت وسیع کر دیا گیا ہے۔ کیوں کہ ریلوے سامان کے علاوہ اب اس میں مختلف اقسام کے جدید اسلحہ بھی تیار ہو سکین گے۔

سلطنت عثمانیہ مڈل اور ہائی اسکولوں کے قیام پر ہر سال پانچہزار پونڈ صرف کرتی تھی۔ سلطان المعظم کو ترقی واشاعت تعلیم کا جس درجہ شغف ہے۔ اسکا اندازہ ایک اس خبر سے بھی ہوسکتا ہے کہ اب آیندہ سے دس ہزار پونڈ صرف کیا جاویگا۔

ترکی مصری کمیشن ابھی رافع میں مقیم ہے۔ ترکی کمشنر عقبہ سے رافع تک بخط مستقیم حد مقرر کرنے کے مخالف ہین۔

سلطان المعظم نے محمد پاشا چرکس کو مارشل کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ جو سلطان کے ممتاز ایڈیکانگ اور ایک اعلیٰ افسر ہیں۔

جنرل پرتو پاشا کی صدارت مین جو کمیشن آستانہ سے بغداد اور عراق روانہ ہوئی تھی۔ اس کی نسبت بعض انگریزی جرائد لکھتے ہیں کہ یہ کمیشن اپنی تحقیقات اور تفتیش کو صرف بغداد اور عراق عرب تک ہی محدود نہ رکھوگی بلکہ وہ ایک جرار فوج لے کر وسط عرب کو جائیگی اور اس طوائف الملوکی کا خاتمہ کردے گی۔ جس کی بدولت آئے دن مسلمانوں میں باہمی خون ریزیاں ہوتی رہتی ہین۔

نہر زبیدہ۔ سلطان روم نے نہر زبیدہ کی مرمت کے واسطے ایک کمیٹی قائم کی ہے اور خود دو ہزار اشرفی اس میں چندہ دیا ہے۔

ایران کی اصلاحات

شاہ ایران نے اعلان کیا ہے کہ مجمع واضع آئین و قوانین قائم کیا جائے گا۔ جس مین تمام گروہوں کے منتخب ممبر ہون گے۔

پناہ گزین سوا سے دو سو کے برٹش سفارتگاہ سے چلے گئے ہین۔ مولوی لوگ طہران کو واپس آرہے ہین۔

افسوس ہے کہ سرحد پار کے علاقہ وزیرین پھر فساد برپا ہورہے ہین۔ جن سے گو انڈین گورنمنٹ کے

فائدہ کو کچھ صدمہ پہنچنے کا اندیشہ نہین۔ لیکن روز بروز یہ بات عیان ہوتی جاتی ہے کہ موجودہ خان کا چھوٹا بھائی میاں گل ایک روز اسے امارت سے برطرف کردے گا۔

شیعہ سنی کا تنازعہ

فیض آباد کے مشہور شیعہ وسنی کے مقدمہ میں جس نے ہین صوبجات کے مسلمانوں میں کسی قدر جوش پیدا کیا تہا۔ مسٹر یونس صاحب دوسرے جوڈیشل کمشنر نے ۱۳ جولائی کو فیصلہ صادر کیا اور مولوی مقبول احمد کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ اور ۵۰۴ تعزیرات ہند ایک ہزار روپیہ کا جرمانہ بحال رکھا اور قرار دیا کہ عدالت ماتحت نے جو کچھ رائے قائم کی وہ صحیح تھی اور وہ مداخلت نہیں کرنی چاہتے۔ امید ہے کہ آیندہ ایسے رویہ سے اجتناب کیا جاویگا کہ جو حد درجہ کی غلط فہمی پیدا کرنے والا ہے۔ آج کل احتیاط کی اس نازک زمانہ مین بہت ضرورت ہے۔ تخمینہ کیا جاتا ہے کہ شیعہ سنیوں کے مقدمہ مین درمیان تین و چالیس ہزار روپیہ کے صرف ہوا۔ اور مہینوں فریقین کو پریشانی رہی۔ (ہندوستانی)

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۲۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲ ½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱ ¾
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱ ¾	۱ ½
فی سطر	۸	۴ ¼	۲ ½	۱	۲ر

یہ اُجرت پہلے سے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی بے فائدہ خط وکتابت سے طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہین۔

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے لئے زائد اُجرت چارج ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

جاپان اور اسلام اخبار انگلشمین لکھتا ہے قسطنطنیہ کے اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ میکاڈو کی درخواست کے مطابق سلطان روم کی طرف سے ایک مشن جاپان کو جا رہا ہے۔ میکاڈو نے سلطان کو اور دیگر یورپین طاقتوں کو اطلاع کی ہے کہ تحقیقات مذہب کے واسطے جو کمیٹی جاپان میں قائم کی گئی تھی اور جس کا کام بسبب جنگ کے سات سال تک ملتوی رہا تھا۔ اس کمیٹی نے اپنی کارروائی پھر شروع کر دی ہے۔ اس انجمن کا مقصد یہ ہے کہ تحقیقات کرے کہ دنیا میں سب سے عمدہ مذہب کونسا ہے تاکہ وہی مذہب جاپان میں اختیار کر لیا جاوے۔ اس انجمن کا پہلا جلسہ ٹوکیو میں جون ۱۹۰۸ء کو ہوا ہوگا۔ ترکی مشن کے دو کام ہوں گے۔ ایک مذہبی اور دوسرا پولیٹیکل۔ [illegible] مشن نہایت بڑے بڑے لائق ترک ہوں گے [illegible] یہ بھی فیصلہ پا جائے گا کہ ایک ترکی سفیر جاپان میں رہا کرے۔ اور ایک جاپانی سفیر روم کے ملک میں رہا کرے۔ ترکی مشن میں ایک صاحب مسٹر اسے بی ٹامس ہیں۔ جو قریباً پانچ سال سے اسلام قبول کر چکے ہیں اور ان کا اسلامی نام عبد الرحمن رکھا گیا تھا۔ اس بزرگ نے نومسلم ہو کر اسلام کی بہت خدمت کی ہے اور وہ جاپان میں پہنچ چکے ہیں اور اپنا کام کر رہے ہیں۔ یہ صاحب جاپانی مذہب کے تمام حالات سے اچھی طرح واقفیت پیدا کر چکے ہیں۔ اور انہوں نے مذہب اسلام پر ایک مفید کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ جو کہ سید عثمان علوی صاحب مفتی جاوا کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب کانگریس کے پیش کی جاوے گی ان کا یقین ہے کہ اسلام کا مذہب جاپانی خیالات کے واسطے بہت موزوں ہے۔

اخبار نیوزی لینڈ ٹائمز کا نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ [illegible] قوم کی عورتیں اپنی پہلی حالت میں بہت پاک دامن تھیں مگر جب سے عیسائی ہو گئی ہیں۔ اخلاقی حالات میں ان کے درمیان بہت سا تنزل پیدا ہو گیا ہے۔

پادری کریپ سی صاحب فرماتے ہیں کہ عیسائی مذہب کا حال عجیب ہو رہا ہے۔ ہفتے کے چھ دن روزانہ ۲۴ گھنٹے تو ہمارے بچوں کو مدرسوں اور کالجوں میں وہ تعلیم دی جاتی ہے جو سائنس اور عقل کے مطابق ہے اور ساتویں دن صرف ایک آدھ گھنٹہ کے واسطے گرجا کے اندر یہ سکھایا جاتا ہے کہ ایک انسان خدا تھا وہ پھانسی مل گیا اور ہم سب پھانسی سے چھوٹ گئے۔ بتلاؤ اس آخری تعلیم کا اثر بچوں پر کیا ہو سکتا ہے۔

ہمارے مخالفین نے کس طرح اپنے ہی حق میں کفر کا فتوے دیا

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

(منقول از روزانہ پیسہ اخبار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجبی اخویم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ... ... اور جو خط مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا۔ میں نے اس کو سنا ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ کیوں کر مخالف لوگ ہم پر تہمتیں لگاتے ہیں۔ تکفیر کے معاملہ میں اصل بات یہ ہے کہ پہلے میں ان تمام لوگوں کو کلمہ گو خیال کرتا تھا اور کبھی میرے دل میں نہیں آیا کہ ان کو کافر قرار دوں پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے میری نسبت ایک استفتاء تیار کیا اور وہ استفتاء مولوی نذیر حسین دہلوی کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے فتوے دیا کہ یہ شخص اور اس کی جماعت کافر ہیں۔ اگر مر جاویں تو مسلمانوں کی قبروں میں ان کو دفن نہیں کرنا چاہیئے۔ پھر بعد اس کے قریباً دوسو مہر تکفیر کی اس فتوے پر مولویوں کی لگائی گئیں۔ یعنی تمام پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں نے اس پر مہریں لگا دیں کہ درحقیقت یہ شخص کافر ہے۔ بلکہ یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ کافر ہیں۔ اور اگر یہ مسلمان ہیں تو پھر ہم کافر ہیں کیونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان کو کافر کہے۔ تو کفر الٹ کر اسی پر پڑتا ہے۔ پس اس بنا پر ہمیں ان لوگوں کو کافر ٹھہرانا پڑا۔ ورنہ ہماری طرف سے ہرگز اس بات کی سبقت نہیں ہوئی کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ ان لوگوں نے خود سبقت کی۔ اس کا فتوے پہلے ان لوگوں کی طرف سے شائع ہوا۔ ہم نے کوئی کاغذ ان لوگوں کی تکفیر کا شائع نہیں کیا۔ اب جس شخص کو یہ امر گراں گذرتا ہو کہ اس کو کیوں کافر کہا جائے تو اس کے لئے یہ سہل امر ہے کہ وہ اس بات کا اشتہار شائع کر دے۔ کہ میں ان لوگوں کو کافر نہیں جانتا۔ بلکہ وہ لوگ کافر ہیں۔ جنہوں نے ان کو کافر ٹھہرایا۔ اسی بات کا ہمارے مکفروں مولوی محمد حسین وغیرہ کو اقرار ہے کہ بموجب اصل اسلام کے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ پنجاب ہندوستان کے تمام مولویوں نے مجھے اور میری جماعت کو کافر ٹھہرایا۔ اور عدالتوں میں بھی لکھا دیا کہ یہ کافر اور دین اسلام سے خارج ہیں۔ تو پھر اس میں ہمارا کیا گناہ ہے ان کو پوچھ کر دیکھ لیا جاوے وہ خود [illegible] ہیں کہ مسلمان کو کافر ٹھہرانے والا خود کافر ہو جاتا ہے اور اگر ہم نے اس فتوے کفر کے پہلے ان کو کافر ٹھہرایا۔ تو وہ کاغذ پیش کرنا چاہیئے۔ پھر جو شخص مولوی محمد حسین اور نذیر حسین وغیرہ کو باوجود اس فتوے کے مسلمان جانتا ہے۔ تو کیوں کر ہمیں مسلمان کہہ سکتا ہے۔ اور اگر ہمیں مسلمان جانتا ہے تو کیونکر ان کو مسلمان قرار دیتا ہے۔ پس یہ ہے اصلیت اس امر کی کہ ہم ان لوگوں کو کافر کہنے کے لئے مجبور ہوئے والسلام۔ نقل دستخط مرزا غلام احمد صاحب

خاکسار مرزا غلام احمد

درخواست دعا میرے نہایت ہی پیارے محب اور عزیز بھائی میاں غلام حیدر صاحب ساکن راجیکے جو ایک مخلص احمدی اور نہایت ہی نیک اور بے شر آدمی ہیں تین چار ماہ سے بعارضہ بخار و کھانسی مبتلا ہیں۔ ان کے لئے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ شفا بخشے

الملتجی خاکسار غلام رسول راجیکے ضلع گجرات

الٰہی شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر جناب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات متعلقہ قرآن حمید کے لئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اس کی مادری زبان عربی ہے۔ اس لئے یہ کتاب اُسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمدؐ

قیمت ۱۲

کارخانہ بقائے نسل انسانی ہو بہو

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دولے کر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماراں

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۱۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ اور دوم مبلغ ... مبلغ ... بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کما دپیڑنے والے بھی تیار ہیں

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

کارخانہ بوٹ و گرگابی

کام مشین پر ہوتا ہے

ہم نے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ و گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اس جگہ طیار ہو سکتی ہیں چمڑا عمدہ لگایا جاتا ہے کاریگر تجربہ کار ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے۔ جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش طیار کرا سکتے ہیں

المشتہر

عبد اللہ و عبد الرحمان کارخانہ بوٹ و گرگابی

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور و کلکتہ ہر پنجاب کے سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینجر۔ روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت و وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ... پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ و مضبوط بیلنے و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

کتاب	قیمت
نورالدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نورالدین صاحب	۸/
تفسیر سورہ جمعہ۔ " "	۱۴/
جنگ مقدس۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	۷/
الذکر۔ مصنفہ شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم	۲/
تشحیذ المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴/
اعلام الناس۔ " " "	۳/
سوار السبیل۔ " " "	۱/
کشف الالتباس۔ " " "	/
القائد الی الناثمین۔ " " "	۳/
موعظہ حسنہ۔ " " "	/
صیانۃ الناس۔ " " "	۱/
سر الشہادتین۔ " " "	۱/
الفرقان۔ " " "	۲/
عاقبۃ المکذبین۔ " " "	۱/
مجمع ازالۃ الوسواس۔ " " "	۴/
السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب	۵/
اعجاز احمدی۔ " " "	۱/
رویائے صالحہ۔ " " "	۲/

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۵ — ۱۰ رجب ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق اگست ۱۹۰۶ء — نمبر ۳۵

سلسلۂ جدید جلد ۲ — سلسلۂ قدیم جلد ۵

گرچہ گویم با تو گر آئی بدار قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی بدار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ سے عہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ جو حساب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے انسے بحساب مابعد لیجاویگی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔

لوکل ۔ ۔ عہ افریقہ ۔ ۔ صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود ازہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۰ - رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۰ - اگست ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۳ - اگست ۱۹۰۶ء "آج کل کوئی نشان ظاہر ہوگا" یعنی عنقریب کوئی نشان ظاہر ہونیوالا ہے -

۲۵ - اگست ۱۹۰۶ء - **شفیع اللہ**

فرمایا - اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے یہ میرا نام رکھا ہے اور اس کے معنے ہیں - اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کا شفیع -

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت بسبب دوران سر و دورہ درد گردہ ایک دن بہت علیل رہی - لیکن اب خیر و عافیت ہے -

مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ محکمہ تعلیم کے ایک لائق کارکن اور محنتی ممبر بابو نذر محمد صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس نے تین دن تک کیا اور تمام جماعتوں کا امتحان کیا اور ورزش اور ڈرل اور کرکٹ اور فٹ بال کا میچ دیکھا - اور مدرسہ کے متعلق اپنی رائے بہت عمدہ ظاہر فرمائی - جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگی -

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب - میاں معراج الدین صاحب - حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ لاہور سے - ایک صاحب افغانستان سے جو صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے شاگردوں میں سے ہیں - ماسٹر محمد دین صاحب اور ماسٹر غلام محمد صاحب بی - اے ہیڈماسٹر میانوالی سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے -

طلب مشورہ

موجودہ ترتیب اخبار کے مضامین کی یہ ہے - کہ صفحہ ۲ پر یعنی ٹائیٹل کے اندر کے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی - درج ہوتی ہے - مگر میرے خیال میں رنگین کاغذ پر چھپائی اور سیاہی ایسی عمدہ اور خوبصورت نہیں اٹھتی - جیسا کہ سفید کاغذ پر اس واسطے میرا جی چاہتا ہے - کہ خدا کی تازہ وحی بجائے صفحہ ۲ کے صفحہ ۳ پر ہوا کرے اور صفحہ ۲ پر اس کے بجائے ڈاک ولائیت درج کیجائے اس معاملہ میں احباب کی کیا رائے ہے - عام طور پر تو یہ دیکھا گیا ہے کہ ٹائیٹل کے ہر رنگین صفحے اخبار والوں نے اشتہارات کیواسطے وقف کئے ہوئے ہیں - مگر اس اخبار کیواسطے یہ امر موزوں نہ ہوگا - لہٰذا اشتہارات کیواسطے آخری صفحے ہی مناسب ہوں گے -

منیجر -

ایک نشان پورا ہوا

بنگالیوں کی دل جوئی کی گئی

فروری ۱۹۰۶ء میں جب کہ تقسیم بنگالہ کے سبب تمام ہندوستان میں ایک شور بپا تھا اور بنگالہ سے خبریں آتی تھیں - کہ بندے ماترم کے سبب بنگالیوں پر بہت ظلم کیا جا رہا ہے اور ہر طرف سے شور و غوغا بپا تھا - سرکاری پولیس بنگالیوں کی بری طرح سے خبر لے رہی ہے - اس وقت حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام پاکر یہ پیشگوئی شائع کی تھی - کہ :-

بنگالیوں کی دل جوئی کی جائے گی -

چنانچہ یہ پیشگوئی خدا کی تازہ وحی کی سرخی کے نیچے اس اخبار کے نمبر ۷ مورخہ ۱۶ - فروری ۱۹۰۶ء کو اور پھر دوبارہ ۲۳ - فروری ۱۹۰۶ء کے اخبار میں شائع کی گئی تھی - اور اس کے الفاظ یہ تھے -

۱۱ - فروری ۱۹۰۶ء - الہام ہوا **پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی -**

یہ پیش گوئی اخبار بدر کے سوائے اخبار الحکم اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی و اردو میں بھی شائع ہوئی تھی اور اس کے سوائے اخبار عام لاہور اور بنگالہ کے بعض اخباروں میں بھی شائع ہوئی تھی - چنانچہ اس کے مطابق اب چھ ماہ کے بعد وہ پیشگوئی پوری ہوگئی ہے اور اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور نے بھی یہ بات چھاپ دی ہے کہ مشرقی بنگالہ کے پرانے لفٹنٹ گورنر صاحب (جن پر بنگالی سخت ناراض تھے) کے استعفےٰ منظور کرنے پر نئے لفٹنٹ گورنر صاحب جو مقرر ہوئے ہیں ان کو سرکار کی طرف سے تاکید کی گئی ہے کہ بنگالیوں کی دل جوئی کریں

کیا اخبار اہل حدیث کا ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ اور مولوی محمد حسین بٹالوی اور پیسہ اخبار اور وکیل اور وطن فرما سکتے ہیں کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں ان کو کوئی شبہ ہے گو امید نہیں کہ ان نشانات سے وہ لوگ فائدہ اٹھائیں کیونکہ پہلے انبیاء بھی جب نشانات دکھاتے تھے - تو مخالف بجائے فائدہ حاصل کرنے کے اور بھی دشمنی میں پکے ہو جاتے تھے لیکن ممکن ہے کہ کوئی اور سعید الفطرت

بکلام منور

درس قرآن شریف تفسیر سورۃ اخلاص پارہ ۳۰ رکوع ۳۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۱) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (۲) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (۳)

کہو وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہیں جنا اس نے اور نہ وہ جنا گیا

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (۴)

اور نہیں ہے اس کے لئے برابری کرنیوالا کوئی

تفسیری ترجمہ

اے رسول اس طرح کہو اور اقرار کرو اور یقین کرو اور لوگوں کو وعظ کرو کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، واحد اور یگانہ ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ کسی کا محتاج نہیں۔ بے نیاز ہے۔ کسی کی اسے کوئی پرواہ نہیں۔ اس نے کوئی بیٹا بیٹی نہیں جنا اور نہ خود اس کو کسی نے جنا تھا۔ اور نہ اس کا کوئی کنبہ قبیلہ شریک برادری والا اور برابری کرنے والا ہے۔

یہ سورہ شریف مکی ہے۔ یعنی مکہ معظمہ مین نازل ہوئی تھی۔ اس میں بسم اللہ شریف کے بعد چار آیتین ہین۔ اس کے الفاظ پندرہ ہین۔ اور حروف سینتالیس ہین

هو۔ ہو بھی اللہ تعالےٰ کا نام ہے توریت میں زیادہ تر یہی نام خداتعالےٰ کا آتا ہے۔ عبرانی میں اس کا ترجمہ لفظ یہوواہ سے کیاجاتا ہے۔ مگر عبرانی زبان کے ایک مردہ زبان ہونے کے سبب ٹھیک تلفظ اور اصلیت کے متعلق بہت اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ عبرانی حروف میں اس کو اس طرح سے لکھا جاتا ہے۔

ی ہ و ہ

چونکہ ابتدائی طرز تحریر زبان عبرانی میں حروف پر حرکات دینے کا رواج نہ تھا۔ اس واسطے ٹھیک طور پر معلوم نہیں رہا۔ کہ توریت مین یہ لفظ کس طرح سے پڑھا جاتا تھا بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ یاوہ ہے۔ بعض کہتے ہیں یاھوے ہے بعض کے نزدیک یہوواہ ہے۔

آج کل کے یہودی اس لفظ کو خداتعالےٰ کا ایک خاص مقدس نام مانتے ہین اور بغیر خاص اوقات نماز اور روزہ کے اس لفظ کا منہ پر لانا گناہ جانتے ہین۔ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ عبرانی زبان عربی زبان سے بگڑ کر بنی ہے۔ اس واسطے یہ لفظ دراصل یا ھو تھا۔ ھو اللہ تعالےٰ کا نام ہے اور یا حرف ندا ہے۔ جیسا کہ دعا مین کہا جاتا ہے۔ اے خدا۔ یا اللہ۔ اسی سے بدل کر انگریزی میں جہوواہ Jehovah بن گیا ہے الغرض ھو اللہ تعالےٰ کے اسماء مین سے ایک اسم ہے۔

اَحَدٌ۔ احد کے معنے ہین ایک۔ اکیلا۔ ایک ہی۔ عربی زبان مین واحد کے معنے بھی ایک ہین اور احد کے معنے بھی ایک ہین۔ لیکن یہ اس پاک زبان کے عجائبات مین سے ہیں کہ لفظ احد صرف اللہ تعالےٰ کے صفات مین بیان ہوتا ہے۔ اور خدا کے سوائے دوسرے کی صفت مین کبھی بولا نہین جاتا۔ پھر ایک فرق واحد و احد مین یہ ہے کہ جہاں واحد کا لفظ بولا جاوے۔ وہاں سمجھا جاتا ہے کہ ایک کے بعد دوسرا اور تیسرا بھی ہے۔ لیکن احد کے بعد دوسرا کوئی نہین سمجھا جا سکتا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب کہین کہ لایقاومہ واحد۔ ایک آدمی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو خیال مین آ سکتا ہے کہ دو آدمی مقابلہ کر سکتے ہین لیکن جب کہا جائے کہ لایقاومہ احدٌ۔ تو اس کے معنے ہیں۔ کہ اس کا مقابلہ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔

اللہ۔ یہ نام خدا کے واسطے عربی زبان مین اسم ذات ہے۔ خداتعالےٰ کا خاص نام ہے۔ جو صرف اسی کی ذات پر بولا جاتا ہے۔ دوسری کسی زبان میں خداتعالےٰ کے واسطے کوئی ایسا خاص نام نہین۔ جو صرف

اللہ تعالیٰ کے واسطے بولا جاتا ہو اور ایک مفرد لفظ ہو اور کسی دوسرے کے واسطے کبھی استعمال نہ ہوتا ہو۔ مثلاً انگریزی زبان میں اللہ تعالیٰ کے واسطے دو لفظ بہت بولے جاتے ہیں۔ ایک گاڈ God اور دوسرا لارڈ Lord۔ سو ظاہر ہے کہ گاڈ God کا لفظ انگریزی زبان میں تمام رومی اور یونانی اور ہندی بتوں پر بولا جاتا ہے اور دیوتاؤں کے واسطے بھی استعمال ہوتا ہے اور لارڈ کا لفظ تو ایسا عام ہے کہ ایک معمولی فوج کا افسر بھی لارڈ ہوتا ہے اور ایک صوبے کا حاکم بھی لارڈ ہوتا ہے۔ بلکہ ولائت میں پارلیمنٹ کے اعلےٰ حصے کے تمام ممبر لارڈ ہی ہوتے ہیں۔ ایسا ہی فارسی زبان میں اللہ تعالیٰ کے واسطے کوئی خاص لفظ نہیں۔ جو لفظ زیادہ تر اللہ تعالیٰ کے واسطے بولا جاتا ہے۔ وہ خدا یا خداوند ہے خدا ایک مرکب لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں خود آ۔ جو خود بخود ہے اور کسی نے اس کو جنا نہیں اور فارسی لٹریچر میں یہ الفاظ اوروں کے واسطے بھی استعمال میں آتے ہیں۔ ایسا ہی سنسکرت زبان میں جس قدر اللہ تعالیٰ کے نام ہیں وہ سب صفاتی نام ہیں کوئی اسم ذات نہیں ہے

یہاں تک اس سورۂ شریف کی پہلی آیت کے الفاظ کے معانی کی ہم نے تشریح کر دی ہے

قل ھو اللہ احد ۝ کہہ دے اے محمدؐ اور تمام جہان میں منادی کر دے کہ وہ اللہ ایک ہے نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ اس کی صفات میں کوئی اس کی مانند ہے نہ یسوع اللہ تھا نہ رام نہ کرشن۔ نہ بدھ اور نہ کوئی اور۔ ہمیشہ سے ایک ہی اللہ ہے اور ہمیشہ تک ایک ہی اللہ ہوگا۔ ایک ازلی ابدی خدا

اللہ الصمد۔ صمد وہ ہے۔ جس کے سامنے لوگ اپنی حاجتیں پیش کرتے ہیں۔

اس صورت میں صمد بمعنے مصمود ہے جیسا کہ قبض بمعنے مقبوض آتا ہے۔ اس کے معنے ہیں وہ سردار جس کے لوگ محتاج ہیں یہ لفظ ان معنوں میں عربی زبان کے لٹریچر میں مستعمل ہے۔ چنانچہ دو شعر بطور مثال کے اس جگہ نقل کئے جاتے ہیں:

الا بکر ناعی بخیر بنی اسد
بعمرو بن مسعود وبالسید الصمد

خبردار صبح کو موت کی خبر دی خبر دینے والے نے۔ بنو اسد کے اچھے آدمیوں سے جن کا نام عمرو بن مسعود اور بڑے سردار کی۔

ایسا ہی ایک اور شاعر کا قول ہے۔

علوته بحسامی ثم قلت له
خذها حذیف فانت السید الصمد

میں اپنی تلوار لے کر اس پر چڑھ گیا۔ لے اس کو اے حذیفہ کیونکہ تو بڑا سردار اور صاحب روا ہے۔

پس صمد اس سردار کو کہتے ہیں۔ جس کی طرف وقتِ حاجت قصد کیا جاوے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو سب حاجتوں کے پورا کرنے کے لئے قدرت تام رکھتا ہے۔ اس واسطے اس کی صفت میں یہ لفظ استعمال کیا گیا۔ اسی لحاظ سے سید سردار کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ تمام قوم اپنے سردار کی محتاج ہوتی ہے

حضرت ابن عباس کی حدیث سے بھی ان معنوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جب یہ سورۂ شریف نازل ہوئی۔ تو اصحاب نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صمد کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔

ھو السید الصمد الذی یصمد الیه فی الحوائج ۔ وہ سردار ہے۔ جس کی طرف لوگ احتیاج کے وقت قصد کرتے ہیں۔

پھر لغت عربی میں صمد اس کو کہتے ہیں جس کا جوف نہ ہو یعنے اس کے اندر کوئی چیز نہ جا سکے۔ نہ اس میں سے کوئی چیز نکلے۔ ایسا ہی صمد اس شفاف پتھر کو بھی کہتے ہیں جس پر گرد غبار نہ پڑ سکے۔ مفسرین نے مختلف پہلوؤں کے لحاظ سے لفظ صمد کی تفسیر کئی طرح سے کی ہے۔ جن میں سے بعض کو اس جگہ نقل کیا جاتا ہے۔

(۱) صمد وہ عالم ہے۔ جس کو تمام اشیاء کا علم ہو اور وہ بجز ذات الٰہی کے دوسرا نہیں۔

(۲) صمد حلیم کو کہتے ہیں کیونکہ سید وہی ہو سکتا ہے۔ جو حلم اور کرم کی صفات اپنے اندر رکھتا ہو۔

(۳) صمد وہ سردار ہے۔ جس کی سرداری اور سیادت انتہائی اعلےٰ درجہ تک ہو (ابن مسعود و ضحاک)

(۴) صمد۔ خالق الاشیاء ہے (اصم)

(۵) صمد وہ ذات ہے۔ جو چاہے سو کرے اور حکم کرتا ہے۔ جو چاہتا ہے۔ اس کے حکم کو کوئی پیچھے نہیں کر سکتا اور اس کی قضاء کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ (حسین بن فضل)

(۶) صمد وہ شخص ہے۔ جس کی طرف لوگ حاجت کے وقت رغبت کرتے ہیں اور مصیبت کے وقت اس کے پاس اپنی فریاد لے جاتے ہیں (سدی)

(۷) سید المعظم کو صمد کہتے ہیں۔

(۸) صمد غنی کو کہتے ہیں

(۹) صمد وہ ہے۔ جس کے اوپر اور کوئی نہ ہو۔ جیسا کہ قرآن شریف میں مذکور ہے۔ وھو القاھر فوق عبادہ۔

(۱۰) صمد وہ ہے جو نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے۔ پر دوسروں کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے (قتادہ)

(۱۱) حسن بصری کا قول ہے۔ کہ صمد وہ ہے جو لم یزل ہے اور لا یزال ہے اور اس کے واسطے زوال نہیں۔

(۱۲) صمد وہ ہے۔ جس پر موت نہیں اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا اور آسمان و زمین کی میراث اُسی کی ہے۔ (ابی ابن کعب)

(۱۳) صمد وہ ہے۔ جس پر نیند کا غلبہ نہیں۔ اور نہ اُس سے سہو صادر ہوتا ہے (یمان و ابو مالک)

(۱۴) صمد وہ ہے کہ جن صفات سے وہ متصف ہوتا ہے۔ دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا (ابن کیسان)

(۱۵) صمد وہ ہے۔ جس میں کوئی عیب نہ ہو (مقاتل ابن حیان)

(۱۶) صمد وہ ہے۔ جس پر کوئی آفت نہیں پڑ سکتی (ربیع بن انس)

(۱۷) صمد وہ ہے۔ جو تمام صفات میں اور تمام افعال میں کامل ہو (سعید بن جبیر)

۱۸۔ صمد وہ ہے۔ جو غالب ہو اور مغلوب نہ ہو (جعفر صادق)

(۱۹) صمد وہ ہے۔ جو سب سے مستغنی ہو (ابو ہریرہ)

(۲۰) صمد وہ ہے کہ خلقت اس کی کیفیت پر مطلع ہونے سے ناامید ہو۔

(۲۱) صمد وہ ہے۔ جو نہ جنتا ہے اور نہ اس کو کسی نے جنا۔ کیونکہ جو جنتا ہے۔ لامحالہ اس کا وارث ہوتا ہے اور جو خود جنا گیا ہے وہ ضرور مرتا ہے۔ گویا صمد کے بعد کلمہ لم یلد ولم یولد۔ اس کا بیان۔ معنی اور تشریح

ہے (ابو العالیہ)

(۲۲) حضرت ابن عباس فرماتے ہین۔ انه الکبیر الذی لیس فوقه احد۔ صمد وہ کبیر ہے۔ جس کے اوپر اور کوئی نہین۔

تفاسیر مین صمد کے معنے اور تشریح اور بہی بیان ہوئی ہے۔ بخوف طوالت اِتنے پر اکتفا کیا گیا۔ اس سورہ شریف کی دوسری آیت ختم ہوئی۔ اللہ الصمد۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ کسی کا محتاج نہین سب اس کے محتاج ہین۔ وہ کسی کا مخلوق نہین۔ سب اس کی مخلوق ہین۔ سب کی حاجتون کو پورا کرتا ہے وہ سب کی کیفیت جانتا ہے۔ کوئی اس کی کیفیت کا عالم نہیں۔ وہ سب پر احاطہ کئے ہوئے ہے کسی کا احاطہ اس پر نہین۔ سب کا مالک ہے اور سب اس کے مملوک ہین۔

لم یلد ولم یولد۔ نہ وہ جنتا ہے اور نہ جنا گیا ہے۔ نہ اس کا کوئی ولد ہے اور نہ وہ کسی کا ولد ہے۔ اس آیت شریف مین ان تمام مذاہب باطلہ کا بالخصوص رد ہے جن مین اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اولاد مانی جاتی ہے۔ جیسا کہ اِس زمانہ کے عیسائی یسوع مسیح کو ولد اللہ اور ابن اللہ کہتے ہین۔ اس پر ایک سوال ہوا ہے۔ کہ اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے لم یلد پہلے کیوں رکھا اور لم یولد پیچھے کیوں رکھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر مشرکین کا یہ مذہب ہوتا ہے کہ فلاں شخص خدا کا بیٹا تھا یا فلان عورت خدا کی بیٹی تہی۔ مگر یہ نہین کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص خدا کا باپ تہا یا فلاں عورت خدا کی ماں تھی۔ گو عیسائیون کے جاہل فرقہ نے اس شرک مین کمال پیدا کیا ہے۔ کیون کہ ان کے درمیان مریم کو خدا کی ماں کہا جاتا ہے اور ایک بڑا فرقہ عیسائیون کا اب تک مریم کی پرستش کرتا ہے۔

ولم یکن له کفواً احد۔ اور نہ اُس کے واسطے کوئی کفو ہے۔ کفو کے لغوی معنے ہیں نظیر اور مثل۔ عرب بولا کرتے ہین۔ هذا کفولک اے نظیرک۔ یہ تیری کفو ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہین۔ لیس له کفو ولا مثل۔ مجاہد کا قول ہے۔ کہ کفو سے مراد صاحبہ یعنی جورو ہے۔ جیساکہ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے۔

بدیع السموات والارض انی یکون له ولد ولم تکن له صاحبة وخلق کل شیء (الآیہ) وہ آسمانون کا اور زمین کا بنانے والا ہے۔ اس کا ولد کہاں سے آگیا۔ جبکہ کوئی اس کی جورو نہیں اور اُس نے ہر شے پیدا کی ہے اور ہر شے اس کی مخلوق ہے نہ کہ اولاد۔

یہان تک ہم نے اس سورہ شریف کے الفاظ کے معانی اور اُن کی تشریح مفصل بیان کردی ہے۔ اب اس سورہ کے مضمون پر اور اس کے فوائد اور عجائبات پر کچہ بیان کیا جاتا ہے۔

یہ سورہ شریف باوجود مختصر ہونے کے بڑے عظیم الشان مطالب اور مضامین پر مشتمل ہے۔ لکھا ہے کہ سورۃ الحمد سارے قرآن شریف کا خلاصہ ہے اور آخری دو سورتین معوذتین آخری دُعائیں ہین۔ اور قرآن شریف کا متن سورۃ بقرہ سے شروع ہوتا ہے اور سورۃ اخلاص پر ختم ہوتا ہے اس صورت مین یہ سورۃ قرآن شریف کی سب سے آخری سورۃ ہے اور لطف یہ ہے کہ یہ سورۃ آخری زمانہ کے عظیم الشان فتنہ عیسائیت سے بچنے کے واسطے ایک بڑا ہتھیار ہے۔ اس سورۃ مین اللہ تعالیٰ کی توحید پر بالخصوص زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ ایک خدا ہے اس کا کوئی بیٹا نہین اور نہ اس کا کنبہ قبیلہ ہے۔ اس [illegible] عیسوی مذہب کی تردید کی گئی ہے۔ کیونکہ دین عیسوی کا تمام دارومدار تثلیث پر ہے۔ کہ ایک خدا باپ ہے اور ایک خدا بیٹا ہے۔ اور ایک خدا رُوح القدس ہے۔ عیسائیون نے ایک کنبہ خدایان مقرر کیا ہے۔ کوئی باپ ہے کوئی بیٹا ہے۔ کوئی روح القدس ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان سب کی تردید کی ہے کہ خدا وہ ہے جو لم یلد ہے۔ کسی کا باپ نہین۔ اور لم یولد ہے کسی کا بیٹا نہین اور لم یکن له کفواً احد ہے نہ اس کے برابر کوئی رُوح قدس وغیرہ ہے۔

لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد۔ اِن ہر سہ کلمات کے ساتھ تثلیث کو رد کردیا گیا ہے۔ اور اس رد کی دلیل الفاظ احد اور صمد مین بیان کی گئی ہے۔ کیوں کہ جو ایک ہے وہ تین کس طرح ہوسکتا ہے اور جو یگانہ ہے اس کے ساتھ دوسرا تیسرا اس کی مانند کیونکر بن سکتا ہے اور وہ صمد ہے۔ کسی کا محتاج نہین۔ یسوع تو کہانے پینے کا محتاج تہا بہوک سے ایسا لاچار ہوجاتا تہا کہ جیسا انجیلون مین لکہا ہے۔ جس درخت پر سے پہل نہ ملے۔ اس درخت کو بہی دیوانوں کی طرح گالیان دینے لگ جاتا تہا۔ معلومات کا یہ حال تہا۔ کہ کہنے لگا کہ مجھے علم نہیں ہے کہ قیامت کب ہوگی۔ باوجود بڑی خواہش اور دُعا کے صلیب سے اپنے آپ کو بچا نہ سکا۔ وہ جو محتاج ہے۔ وہ صمد نہین ہوسکتا اور جو صمد نہین وہ خدا نہین۔ وہ احد ہے اس نے اپنی ہستی کو ثابت کرنے کے واسطے اور اپنی قدرت تام دکہانے کے واسطے آخری زمانہ مین اس فتنہ کے بالمقابل ایک سلسلہ قائم کیا ہے۔ جو احد اور صمد خدا کی پرستش کو دنیا مین قائم کرتا ہے اور بالخصوص اُس مذہب اور فرقہ کو دنیا سے اکہیڑتا ہے جس کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ خدا باپ ہے اور خدا بیٹا ہے اور خدا رُوح القدس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے اس سورۂ شریف کو قرآن شریف کے آخر مین رکہ کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ آخری زمانہ کا فتنہ یہ ہوگا۔ کہ تین خدا مانے جاوین گے ایک خدا کا باپ بنایا جاوے گا۔ ایک خدا کا بیٹا بنایا جاوے گا۔ اور ایک تیسرا بہی ہوگا جو ان کی مانند اور مثل ہوگا (ایک روایت مین ہے۔ کہ عیسائیون ہی نے سوال کیا تہا کہ آپ کے خدا کے کیا صفات ہین اور اُن کے سوال کے جواب مین یہ سورۃ نازل ہوئی تہی) اس فتنہ کو مٹانے والا وہ شخص ہوگا۔ جو خدا کو احد اور صمد مانتا ہوگا۔ اور اس امر کو

ہے اس کے آگے ثابت کرے گا کہ خدا صمد ہے اپنے بندوں کی حاجت پوری کرتا ہے۔ بندے اپنی ضرورتوں کے وقت اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور وہ اُن کی دُعائیں قبول کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کے اور خوارق میں سے آپ کی دعاؤں کی قبولیت ہے جس میں مقابلہ کے واسطے تمام جہان کے عیسائیوں آریوں وغیرہ کو بارہا چیلنج دیا جا چکا ہے مگر کسی کی طاقت نہیں کہ اس مقابلہ میں کھڑا ہو سکے۔

چونکہ تمام شرائع اور عبادات کا اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات اور افعال کی معرفت حاصل ہو اور اس سورۂ شریف سے اس کی ذات کی معرفت حاصل ہوتی ہے اس واسطے اس کو حدیث شریف میں ثلث القرآن یعنے قرآن شریف کا تیسرا حصہ کہا گیا ہے۔ بلحاظ ان عجائبات اور فوائد کے جو کہ اس سورۂ شریف سے مستنبط ہوتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لانے سے جو راہ سلوک کی طے ہوتی ہیں۔ اُن کے لحاظ سے اس سورۂ شریف کے بہت سے نام رکھے گئے ہیں۔ عرف بھی اس بات کا شاہد ہے کہ اچھے ناموں کی زیادتی تعداد مسمی کے شرف اور مزید فضیلت پر بھی دلیل ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ کچھ نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) **سورۃ التفرید**۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے ایک فرد ہونے اور تثلیث وغیرہ کی تردید میں ہے۔

(۲) **سورۃ التجرید**۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے ایک اور لاثانی ہونے کا اس میں بیان ہے۔

(۳) **سورۃ التوحید**۔ کیونکہ توحید ایسا واضح بیان کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے۔

(۴) **سورۃ اخلاص**۔ اور یہ نام زیادہ تر مشہور ہے۔ کیونکہ اس صورت میں خالص اللہ تعالیٰ کی توحید کا اور صفات اضافیہ اور سلبیہ کا ذکر ہے اور سوائے خدا تعالےٰ کے جلال کے بیان کے اور کسی امر کا اس سورۂ شریف میں ذکر نہیں ہے۔ جو کوئی اس کے بیان پر پورا ایمان رکھے۔ وہ اللہ کے دین میں مخلص ہے۔

(۵) **سورۃ النجاۃ**۔ کیونکہ اس پر پورا ایمان لانے سے .. اور اسی یقین پر مرنے سے کہ خدا ایک ہے۔ انسان نجات پاتا ہے اور دوزخ سے بچتا ہے برخلاف اس کے عیسائیوں نے نجات اس میں سمجھی ہے کہ خدا تین بنائے جائیں لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کا رد کیا ہے کہ نجات اس میں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کو ایک مانا جاوے۔

(۶) **سورۃ الولایۃ**۔ کیونکہ یہ سورۃ پورے علم اور عمل اور معرفت کا ذریعہ ہو کر انسان کو درجۂ ولائیت تک پہنچا دیتی ہے۔

(۷) **سورۃ النسبۃ**۔ کیونکہ اس سورۃ کے شان نزول میں ذکر ہے کہ کفار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔ کہ آپ کے معبود کا نسب نامہ کیا ہے۔ تب یہ سورۃ نازل ہوئی۔

(۸) **سورۃ المعرفۃ**۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی معرفت اسی کلام کی معرفت کے ساتھ کامل ہوتی ہے جابر کی روائیت ہے۔ کہ ایک شخص نے نماز پڑھی اور نماز میں قل ہو اللہ احد کی سورۃ پڑھی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان هذا عرف ربه۔ بیشک اس شخص نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ اس سے سورۃ کا نام سورۃ المعرفۃ ہو گیا۔

(۹) **سورۃ الجمال**۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان اللہ جمیل یحب الجمال۔ اللہ تعالےٰ کے جمال کے متعلق جب سوال کیا گیا تو جواب ملا کہ وہ احد صمد لم یلد لم یولد ہے

(۱۰) **سورۃ المقشقشۃ**۔ مقشقشہ کے معنے ہیں بری کرنے والا۔ جب کوئی بیمار شفا پاتا ہے تو اہل عرب کہتے ہیں۔ تقشقش المریض عنابه بیمار نے اس سے نجات پائی۔ جس میں وہ گرفتار تھا۔ چونکہ یہ سورۃ شرک۔ اور نفاق سے انسان کو بری کر کے خدا تعالیٰ کا خالص بندہ بنا دیتی ہے اس واسطے اس کا نام مقشقشہ رکھا گیا۔

(۱۱) **سورۃ المعوذۃ**۔ کیونکہ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم عثمان بن مظعون کے پاس تشریف لے گئے۔ تو آپ نے اس سورۃ کو اور سورتوں کے ساتھ ملا کر تعوذ فرمایا۔

(۱۲) **سورۃ الصمد**۔ کیونکہ اس میں صمد کا ذکر خصوصیت کے ساتھ ہے۔

(۱۳) **سورۃ الاساس**۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات آسمانوں اور سات زمینوں کی بنیاد قل ہو اللہ احد پر ڈالی گئی ہے اس بات کی سمجھ قرآن شریف کے اس مقام سے بخوبی آ سکتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے تثلیث اور ایک انسان کو خدا بنانے اور خدا کا بیٹا بنانے کی بھاری خرابی اور نہایت شرارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ عقیدہ ایسا ناپاک ہے کہ تکاد السموات یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال۔ قریب ہے کہ اس سے آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین پھٹ جاوے اور پہاڑ گر جاویں۔ پس جب کہ تثلیث کا باطل عقیدہ دنیا و مافیہا کی تباہی اور بربادی کا موجب ہے۔ تو اس کے بالمقابل توحید اُس کی ہستی اور آبادی کا باعث ہے ایسا ہی قرآن شریف میں ایک اور جگہ آیا ہے کہ لو کان فیهما آلهة الا الله لفسدتا۔ اگر زمین و آسمان کے اندر اللہ کے سوائے کوئی اور معبود ہوتا تو ان میں فساد پڑ جاتا۔ فساد کی دوری اسی سے ہے کہ ان میں توحید قائم کی جاوے۔

(۱۴) **سورۃ المانعۃ**۔ حضرت ابن عباس سے روائیت ہے کہ شب معراج میں اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں نے تجھے سورۂ اخلاص عطا کی ہے۔ جو کہ عرش کے خزانوں کے ذخیروں میں سے ہے اور عذاب قبر سے روکتی ہے

(۱۵) **سورۃ المحضر**۔ کیونکہ اس کے پڑھنے کے وقت فرشتے اس کے سننے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

(۱۶) **سورۃ المنفرۃ**۔ کیونکہ شیطان اسے سن کر بھاگ جاتا ہے

(۱۷) **سورۃ البراءۃ**۔ کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جو یہ سورۃ پڑھتا تھا فرمایا کہ تو آگ سے بری ہو گیا۔

(۱۸) **سورۃ المذکرۃ**۔ کیوں کہ یہ سورت انسان کو خدا تعالیٰ کی توحید یاد دلاتی ہے۔ اور غفلت سے نکالتی ہے

(۱۹) **سورۃ النور**۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر ایک شے کے لئے ایک نور ہوتا ہے۔ اور قرآن شریف کا نور قل ھو اللہ احد ہے۔

(۲۰) **سورۃ الامان**۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جس کسی نے کہا۔ لا الہ الا اللہ وہ اللہ کے قلعہ میں داخل ہوا اور جو قلعہ میں داخل ہوا۔ اُس نے امان پائی۔

یہ بیس نام ہیں باقی حصہ تفسیر کا آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھا جاویگا۔

بدرِ صادق

۱۰ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۳۰ اگست ۱۹۰۶ء

آریہ سماج کی دینی کتب

میں

جہاد کی تعلیم

اِس نام کا ایک چھوٹا رسالہ لاہور کے دیو آشرم کی دہریہ پارٹی نے اپنے ہم وطن نیم دہریہ الموسوم بہ آریہ کی موجودہ پُرجوش لڑاکی سپرٹ کے اظہار میں شائع کیا ہے اور ویدوں سے اس جوش کی تائیدی اور تاکیدی سندات پیش کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ آریہ ہمیشہ سے ایسے ہی اخلاق کا نمونہ دکھاتے رہے ہیں۔

یہ رسالہ برائے ریویو ہمارے پاس بھیجا گیا ہے اور اس کے بعض مضامین اس قابل ہیں کہ ان پر روشنی ڈالی جاوے۔ لیکن پیشتر اِس کے کہ اُس کے اوراق پر ریویو کیا جاوے۔ یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دیو سماجیوں نے بوجہ کم علمی کے اور ناواقفی کے اِس رسالہ کا نام جہاد کی تعلیم رکھنے میں ایک بڑی غلطی کھائی ہے اور یہی وجہ ہے کہ مصنف رسالہ نے ایک دو جگہ ضمناً اسلامی جہاد کے مسئلہ پر بھی ناجائز حملہ کیا ہے۔ واضح ہو کہ لفظ **جہاد** کے معنے لڑائی اور جنگ کے ہرگز نہیں ہیں بلکہ **جہاد** کے معنے ہیں۔ سعی اور کوشش کرنا۔ چنانچہ اس کی مثالیں قرآن شریف میں بہت موجود ہیں۔ مثلاً ایسے مومن کو جس کے والدین مومن نہ ہوں۔ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتے ہوئے قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

وان جاھدٰک علیٰ ان تشرک بی ما لیس لک بہٖ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا۔ کہ اگر تیرے والدین اس معاملہ میں تیرے ساتھ جھگڑیں اور کوشش کریں کہ میرے ساتھ تو کسی اور کو شریک بنا جو کہ تجھے اس کا علم نہیں ہے تو ان کا کہنا نہ مان۔ علاوہ ازیں دنیاوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک سلوک کر۔ ایسا ہی ایک جگہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ **من جاھد فانما یجاھد لنفسہٖ**۔ جو کوئی کسی امر میں سعی کرتا ہے۔ اس کا فائدہ اس کی جان کو پہنچتا ہے۔ ایسا ہی لکھا ہے۔ کہ **جاھدوا باموالکم وانفسکم**۔ جس سے ظاہر ہے کہ جہاد مال کے ساتھ بھی ہوتا ہے یعنے اللہ تعالےٰ کے راہ میں مال خرچ کرنا بھی ایک جہاد ہے۔

ایسا ہی اور بہت سی آیات اور احادیث اور عربی لٹریچر سے ثابت ہے کہ جہاد کے اللہ تعالیٰ کی رضا میں کوشش کرنے کو کہتے ہیں ہاں چونکہ ایسے دشمن کی مدافعت کرنا جو دینی عداوت کے سبب قوم کے گھر بار کو اور بال بچوں کو دُکھ دیتا ہے۔ یہ بھی ایک نیکی کا کام ہے اور خدا تعالےٰ نے انسان کی فطرت میں یہ بات رکھ دی ہے کہ وہ اپنے اوپر ناجائز حملوں کو روکے۔ اِس واسطے اصطلاح اسلامی میں اس فعل کا نام بھی جہاد رکھا گیا۔ اور چونکہ دیو دھرم کے ہندو اسلامی حالات سے ناواقف ہیں۔ اِس واسطے اِس بات کا اظہار بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ اسلامی جہاد کیا چیز ہے اور اسلام میں اس کی کیا ضرورت پڑی تھی۔

در سو واضح ہو کہ اسلام کو پیدا ہوتے ہی بڑی بڑی مشکلات کا سامنا پڑا تھا اور تمام قومیں اس کی دشمن ہو گئی تھیں جیساکہ یہ ایک معمولی بات ہے کہ جب ایک نبی یا رسول خدا کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے اور اس کا فرقہ لوگوں کو ایک گروہ ہونہار اور راستباز اور باہمت اور ترقی کرنے والا دکھائی دیتا ہے۔ تو اس کی نسبت موجودہ قوموں اور فرقوں کے دلوں میں ضرور ایک قسم کا بغض اور حسد پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

یہی اسباب تھے۔ جنہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مشرکوں اور یہودیوں اور عیسائیوں کے عالموں کو نہ محض حق کے قبول کرنے سے محروم رکھا بلکہ سخت عداوت پر آمادہ کر دیا۔ لہٰذا وہ اس فکر میں لگ گئے کہ کسی طرح اسلام کو صفحۂ دنیا سے مٹا دیں اور چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے۔ اس لئے اُن کے مخالفوں نے بباعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزین ہوتا ہے۔ جو اپنے تئیں دولت میں مال میں کثرت جماعت میں عزت میں مرتبہ میں دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں اس وقت کے مسلمانوں یعنے صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ پودہ زمین پر قائم ہو بلکہ وہ ان راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اُٹھا نہیں رکھا تھا اور ان کو خوف یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ اس مذہب کے پیر جم جاویں اور پھر اُس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جاوے۔ سو اسی خوف سے جو اُن کے دلوں میں ایک غضبناک صورت میں بیٹھ گیا تھا۔ نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں اُن سے ظہور میں آئیں اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بیرحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر اُن شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ اس پر خدا تعالےٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو چنانچہ اُن برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا کہ زمین پر ظلم اور بیرحمی حد سے گذر جاوے۔ اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اُس کا غضب شریروں پر بھڑکا اور اُس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں

[illegible] کی اجازت دیتا ہوں اور [illegible] بے سزا نہیں چھوڑا [illegible] گا۔ یہ حکم کتا [illegible] کا دوسرے لفظوں میں [illegible] اس حکم کی اصل عبارت جو قرآن شریف میں [illegible] موجود ہے یہ ہے:۔

اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم [illegible] الذین اخرجوا من دیارہم بغیر حق [illegible] ان مظلوم لوگوں کی جو قتل کئے جاتے ہیں اور ناحق اپنے وطن سے نکالے گئے [illegible] مقابلہ کی اجازت دیگئی [illegible] جو مظلوم کی مدد کرے۔ الجزو نمبر ۱۷ سورۃ الحج۔ گو یہ حکم [illegible] وقت تھا ہمیشہ [illegible] زمانہ کے متعلق سمجھا بلکہ اسلام میں [illegible] بکریاں اور بھیڑوں کی طرح [illegible]

[illegible] اور اس کی حقیقت یہ [illegible] الفاظ میں تحریر کئے ہیں [illegible] دشمنوں کو اور غیر مذہب [illegible] قتل کرنے [illegible] طرح طرح کی ایذا دینے [illegible] جہاد کا لفظ لگانا [illegible] کوئی تعلق رکھنے [illegible] جو کا اسلامی مسائل [illegible] سبب اس سے [illegible] غیر قوموں کے ساتھ [illegible] سے [illegible] کا بیان عمدہ پیرایہ میں [illegible] کتاب میں کر دیا ہے اس میں [illegible] طرف مذہبی آزادی کا چرچا [illegible] لوگ جو مذہبی اختلاف [illegible] دکھ دینے میں بہت ہی بڑھے [illegible] تھے وہ بھی اب مذہبی معاملہ میں کسی کو دکھ [illegible] میں وید کی تعلیم کو پیش کرنا [illegible] عزت کو بھی خاک میں [illegible] ہندوؤں میں مشہور ہے کہ [illegible] ہمارا مذہب بگاڑ [illegible] مقرر کیا تھا [illegible] وہ ہندوؤں کا [illegible] سخت دشمنیاں کرتا تھا۔ اگر [illegible] پڑتی ہے کہ وہ ایسا کرتے [illegible] کہ ویدوں [illegible]

نیوگ کا مسئلہ اور غیر آریہ قوم کو ہر طرح سے دکھ اور ایذا پہنچانے کا مسئلہ نکال کر دیانند نے ویدوں کے ساتھ وہ دشمنی کی ہے کہ ویدوں کے ماننے والے بیچارے مارے شرم کے مونہہ چھپائے پھرتے ہیں۔

اس جگہ وید اور شاستر کے اس قسم کے منتروں میں سے جن کو دیا نند نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ چند ایک کا بطور نمونہ کے نقل کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

اس وید [illegible] ناستک کو جاتی نکھتی اور دیش سے باہر کر دینا چاہیئے۔ سملاس ۳ صفحہ ۵۳

یعنی جو لوگ ویدوں کو نہیں مانتے ان کو قوم سے نکال دو۔ قطار سے نکال دو اور ملک سے بھی نکال دو۔

شاید یہی سبب ہے کہ دیانند نے باوا نانک صاحب کے حق میں ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں کیونکہ باوا صاحب موصوف ویدوں کو نہیں مانتے تھے اور اس کے مضامین کو غلط جانتے تھے۔

پھر رگ وید بھاشیہ مطبوعہ ۱۹۳۵ بکرمی کے صفحہ ۲۰ پر لکھا ہے۔

اور جو ناستک نندک وا دھورت مش ہیں وے سب ہم لوگوں کے نواس ستہان سے دور چلے جاویں یکنتو نشیچے کرکے اور دیشوں سے بھی دور ہو جائیں او تہارت ادھرمی پرش کسی دیش میں نہ رہیں۔

اس میں حکم ہے کہ جو لوگ ویدوں کو نہیں مانتے وہ صرف آریوں کے دیش سے نہ نکالے جاویں بلکہ کسی دیش میں بھی ان کو رہنا نہ ملے۔ خوب! ساری زمین کے آپ گھر بیٹھے ہی مالک بن بیٹھے۔ ویدوں کا منکر کسی دیش میں ہی نہ رہے۔ خیال کرنا چاہیئے کہ کیا یہ عقل کی بات ہے کہ اپنے دشمن کو حکم ہو رہا ہے کہ وہ کسی ملک میں بھی نہ رہے شاید ایسے ہی احکام وید سے اثر پذیر ہو کر نوجوان آریوں کے خون میں جوش پیدا ہو رہا ہے اور آریہ مسافر میگزین اس قسم کی نظمیں بے دھڑک شائع کرتا ہے کہ:۔

آریہ ویر د قدم آگے بڑھاؤ تم بھی
دھرم رکھشا کے لئے سیس کٹاؤ تم بھی
جسم فانی کی کرو دل میں نہ مطلق پرواہ
شوق سے زخم کوئی سینے پہ کھاؤ تم بھی
ہو رہے ہیں چاروں طرف سے ہیں ہزاروں حملے
نکلو میدان میں اب خون بہاؤ تم بھی

پھر [illegible] نند جو صاحب رگ وید کے ایک منتر کے دیا کہاں میں اپنی کتاب کے صفحہ ۵۰ پر ویدوں کے منکرین کے حق میں فرماتے ہیں کہ:۔

ان سب دشٹوں کو آپ مول سہت نشٹ کر دیجیئے۔ یعنی ان کو جڑوں سمیت نیست و نابود کر دیا جائے۔

پھر دیانند صاحب ویدوں کی تفسیر کرتے ہوئے صفحہ ۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

مخالف لوگ یا تو ہماری شکچھا یعنی تعلیم قبول کریں یا اُن کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے یا ہمارے بس میں ہو کر رہیں۔

پھر اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۹۲ پر دیانند صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ویدوں کا حکم ہے کہ دشمنوں کا مال اور اسباب لوٹ لو اور عورتیں بھی چھین لو اور گھی کے کپتے بھی لے لو۔

غرض اس قسم کے بہت سے احکام ہیں جن میں دشمنوں کو ایسی بُری طرح سے مارنے اور لوٹنے اور دکھ دینے کی تاکید کی ہے۔ جن میں سے بعض اس مختصر رسالہ میں لفظ بلفظ نقل کئے گئے ہیں۔

جو ویدک دھرمیوں سے محبت نہ کرے وہ بھی تباہ ہو۔ ویدک دھرمیوں کے دشمن بھسم بھوت ہوں۔ خدا ویدک دھرمیوں کا ساتھی اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہے۔

یہ رسالہ جیون پریس یوآشرم لاہور سے مل سکتا ہے اور قیمت [illegible]

رفع جسم عنصری کے ابطال پر

ایک لطیفہ

تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ پ ۲۹

ترجمہ: چڑھتے ہیں فرشتے اور روح زمین سے اپنے رب الافلاک کیطرف ایک دن میں اندازہ گنتی اس کی کا پچاس ہزار برس دنیوی کے ہے۔

آیت مذکورہ بالا سے صاف اور صریح اور واضح ثبوت ملتا ہے کہ ملائکہ اور روح جن کی روحانی رفتار خدا تعالے نے ایسی تیز تر فرمائی ہے کہ وہ ایک دن کے اندر ہی زمین سے افلاک تک جو بڑی مسافت طویلہ ہے۔ طے کر جاتے ہیں۔ جس مسافت طویلہ کو عالم جسمات سے کوئی جسم کثیف انسان وغیرہ کامل پچاس ہزار برس میں جو دنیا کے سنات ہیں۔ طے کر سکتے ہیں۔ اس سے صاف سمجھ آتی ہے کہ اگر حضرت عیسے اس عالم جسمات سے جسم عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف پرواز کر گئے ہیں۔ تو آیت بالا کی رو سے پچاس ہزار برس کی مسافت طویلہ کو ابھی تک انہوں نے طے نہیں کیا ہے کیونکہ آپ کو تو قریباً عرصہ دو ہزار برس کے ہی ہوا ہے اس لئے وہ ضرور ابھی تک راستہ میں کسی طبقہ حارہ یا زمہریرہ وغیرہ میں ہوں گے۔ اُمید ہے کہ اگر ہمارے مخالف ابھی کسی تیز دوربین سے آپ کو جاتے ہوئے دیکھنا چاہیں تو دیکھ سکتے ہیں اور ان کو بصد منت اور الحاح کے واپس بھی کر سکتے ہیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے۔ تو وہ ان کی تمام دلی اُمیدوں کو جوان کے واپس ہونے کی رکھتے ہیں۔ خاک میں ملا دیں گے۔ کیونکہ آیت مرقومہ بالا کی رو سے تو ان کو پچاس ہزار برس فقط چڑھائی در پیش ہے اور نزول کو بھی اتنی ہی مدت چاہیئے یعنے آپ کی آمد و رفت کے لئے کم از کم ایک لاکھ برس کی فرصت چاہیئے اور آپ کے رفع ہو جانے کے دن سے آج تک قریباً دو ہزار برس کے ہوا ہے۔ پس اس حساب سے اگر حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں نزول کریں گے بھی تو کم از کم ۹۸ ہزار برس کو کریں گے۔ فتفکروا فی آیات خدا تعالے لے اور پھر بڑے بڑے محققین کی تحقیقات سے اور نیز قرآن کریم کی آیت ولكم فی الارض مستقر و متاع الیٰ حین۔ سے ثابت ہو چکا ہے کہ خدا تعالے نے زمین میں ایک کشش رکھدی ہے جو تمام مجسمات اشیاء کثیفہ کو اپنی طرف کھینچتی رہتی ہے۔ کوئی چیز پتھر وغیرہ کو اگر کوئی اوپر کو پھینکے۔ تو اس کو ضرور زمین اپنی طرف اپنی کشش کے ذریعہ سے واپس لے آتی ہے اور اگر کوئی چیز مجسم اُوپر کو چلی بھی جاوے۔ تو طبقات حارہ یا زمہریر میں جا کر اس کا وجود ذرہ ذرہ خاکستر کی مانند ہو کر زمین پر ہی گر پڑتا ہے۔ پس خدا تعالےٰ نے اپنی پاک کتاب میں ہم کو بڑی وضاحت سے سمجھا دیا ہے۔ کہ اگر کوئی چیز آسمان سے نزول کر سکتی ہے۔ تو وہ ملائکہ اور روح ہیں بموجب آیت تنزل الملائکة والروح۔ اور پھر فرمایا۔ اگر کوئی چیز عالم مجسمات سے آسمان کی طرف پرواز کرتی ہے۔ تو وہ بھی ملائکہ اور روح ہیں۔ بموجب آیت تعرج الملائکة والروح الیہ۔

پس اگر خدا تعالے نے کسی آیت میں کسی انسان وغیرہ اور اشیاء کثیفہ ارضی کے لئے ایسا ہی مجسم عروج فرمایا اور پھر اسی کا نزول بھی لکھا ہے۔ تو وہ آیت پیش کرنی چاہیئے۔ ورنہ ایسے بیہودہ عقیدہ سے جو مثل عقائد یہود و نصاریٰ کے ہے توبہ کر کے حضرت عیسے کو موافق قرآن و احادیث کے مثل سائر انبیاء کے وفات یافتہ سمجھنا چاہیئے۔

آج تک تم نے جس قدر حضرت عیسے کی حیات آسمانی کو ثابت کرنے کے لئے خدا تعالے کی پاک کتاب کی مخالفت میں فوجیں باندھکر جنگ اور لڑائی کی ہے کسی اہل حق پر مخفی نہیں ہے۔ اور خدا تعالے کی پاک کتاب بھی جس قدر آپ لوگوں کے لئے آئے دن نئے رنگ کی آیت ابطال حیات مسیح کے بارہ میں پیش کر کر شکست پر شکست اور ذلت پر ذلت اور تمام ناکامیوں کے مونہہ دکھلاتے ہیں۔ کسی اہل علم پر پوشیدہ نہیں ہے۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ جو کوئی خدا تعالیٰ اور اسکی کتاب اور اس کے رسول کے ساتھ ہتھیار باندھکر لڑائی کرتا ہے وہ اسی دنیا میں ہر رنگ کا عذاب چکھایا جاتا ہے۔ اور تمام ناکامیوں کے جہنم میں جل کر نامراد ہی ہلاک کیا جاتا ہے۔

خاکسار احمد الدین احمدی از نارووال

پیسہ جعفر زٹلی

۱۶ اگست کے اخبار پیسہ میں اخبار زٹلی کے آرٹیکل پر لکھتے ہوئے جو لکھا گیا تھا کہ یہ لاہور میں ایک میاں جعفر زٹلی (اخبار) بھی تھے۔ معلوم نہیں اب ہیں یا نہیں کیونکہ وہ پہلے اس سلسلہ کی مخالفت میں واہی تباہی لکھنے اور ڈھنڈورا پیٹنے میں شب و روز سرگرداں رہا کرتے تھے اب کچھ عرصہ سے معلوم نہیں کیا سبب خاموش ہیں۔ سو خدا نے ہمارے لئے اس کا نعم البدل پیدا کر دیا۔ وطن ...... ،، اس کے متعلق ہمارے پاس ایک کارڈ پہنچا ہے۔ جو ملا بخش مالک اخبار جعفر زٹلی کی طرف سے ہے اس کارڈ میں لکھا ہے۔ میں تو جیتا جاگتا صحیح سلامت ہوں۔ خدا نے جس کام کے واسطے پیدا کیا ہے میں اس میں ہمیشہ سرگرم ہوں اور جب تک میرے دم میں دم ہے۔ مرزا کا پیچھا نہ چھوڑوں گا ،، خوب ہے کہ آپ زندہ ہیں مگر ہم نے کب کہا تھا کہ آپ مر گئے ہیں۔ آپ جیسے مخالفین کی کارروائیاں تو اس سلسلہ کو رونق دے رہی ہیں۔ خدا اپنے صادق کے لئے اس کے دشمنوں سے بھی کام لیتا ہے

رسید زر

۲۰ اگست سنہ ۱۹۱۱ء ۔ ۱۱۸۷ امام الدین صاحب ۔ عہ
۲۰ ۔ ۔ ۔ ۴۴۷ ۔ بابو نور الدین صاحب ۔ ؏
۲۱ ۔ ۔ ۔ ۵۲۳ ۔ حسین بخش صاحب ۔ ؏ ۱۲
۲۱ ۔ ۔ ۔ ۵۵۹ ۔ خواجہ غفار جو صاحب ۔ ؏ ۱۲
۲۱ ۔ ۔ ۔ ۹۰ ۔ حاکم علی صاحب ۔ ؏ ۱۲
۲۱ ۔ ۔ ۔ ۴۲۶ ۔ فضل الٰہی صاحب ۔ ؏ ۱۲
۲۱ ۔ ۔ ۔ ۴۲۵ ۔ سردار علی صاحب ۔ ؏ ۱۲
۲۱ ۔ ۔ ۔ ۲۳۶ ۔ فضل شاہ صاحب ۔ ؏ ۱۲
۲۲ ۔ ۔ ۔ ۱۱۰۳ ۔ نذیر محمد صاحب ۔ ؏

استمداد درخواست دعا

احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ از راہ کرم برادرم محبوب عالم صاحب کے لئے جو ایک نوجوان اور صالح احمدی ہیں۔ دعا فرمائیں کہ خداوند کریم حسنہ دنیا اور حسنہ آخرت عطا فرماوے۔

عاجز محمد نصیب احمدی محرر اخبار بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخویم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ذیل کا مضمون ارسال خدمت ہے ۔ اخبار بدر میں چھاپ ممنون فرماویں [illegible]

المکلف ۔ صادق حسین مختار عدالت سیکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

الذکر الحکیم نمبر ۴ پر ریویو

رقم زدہ حکیم سید صادق حسین صاحب مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدی اٹاوہ سابق ایڈیٹر و پروپرائیٹر اخبار اظہار الحق

ناظرین اس بات سے بخوبی واقف ہوں گے کہ عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ پہلے حضرت امام الزمان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مرید تھے اور اب مرتد ہو گئے ہیں ۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے حال میں ایک رسالہ الذکر الحکیم نمبر ۴ شائع کیا ہے ۔ جس میں انہوں نے اپنے ارتداد کے وجوہ قلمبند کئے ہیں اور وہ خط و کتابت بھی درج کی ہے ۔ جو حضرت امام صاحب اور ان کے مابین ہوئی ہے ۔ اس رسالہ کے ٹائیٹل پیج پر ڈاکٹر صاحب نے یہ التماس درج کی ہے ۔ کہ وہ سب صاحب اپنی اپنی رائے سے مجھے بھی اطلاع دیں تاکہ مجھے اصلاح و اثبات خیالات موجودہ میں امداد ملے ۔"

اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ میں بھی اس رسالہ پر بطور ریویو کے کچھ لکھوں ۔ ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سے التماس ہے کہ جس پرچہ میں یہ ریویو شائع ہو ۔ اس کی کاپی ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں بھی بھیجدیں تاکہ ڈاکٹر صاحب کو رد و اثبات خیالات موجودہ میں شاید کچھ مدد مل جائے ۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم ۔

اب میں پہلے ڈاکٹر صاحب کے وہ اقرارات درج ذیل کرتا ہوں جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق اپنے رسالہ میں درج فرمائے ہیں ۔ بعد ازاں ان وجوہ کو نقل کروں گا جن کی بنا پر ڈاکٹر صاحب مخالفت پر کمربستہ ہوئے اور پھر دکھلاؤں گا کہ وہ وجوہ کہاں تک معقول و پُرزور ہیں اور آیا وہ اصل وجوہ ارتداد ہیں یا ڈاکٹر صاحب کے مرتد ہو جانے کے کچھ اور ہی اسباب ہیں اور حضرت امام زمان سلمہ الرحمان بقول ڈاکٹر صاحب خود بخود بگڑ بیٹھے یا فی الواقع ڈاکٹر صاحب اسی قابل ہو گئے تھے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے خارج کئے جاویں ۔

ڈاکٹر صاحب کے اقرارات

(۱) ڈاکٹر صاحب نے اپنے رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا دوسرا خط صفحہ ۵ ، ۷ میں شائع کیا ہے ۔ اس خط میں حضرت مسیح موعود نے ڈاکٹر صاحب کو یہ ارقام فرمایا تھا ۔

"پھر باوجود اس مخالفت کے آپ کہتے ہیں کہ میں آپ کے مسیح موعود ہونے کا مصدق ہوں ۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو آپ مصدق ہی ہیں اور ایک طرف آپ ان تمام تعلیموں کے مخالف ہیں ۔ جو خدا تعالے کی خاص وحی سے میرے پر ظاہر ہوتے ہیں ۔ تمام نبی جو بیعت کرتے آئے ہیں ۔ جو مسیح موعود کے احکام کو دل سے قبول کرو ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی نصیحت کی ہے ۔ اور مسیح موعود کا نام حکم رکھا ہے ۔ مگر آپ بات بات میں مخالفت اور مقابلہ سے پیش آتے ہیں کیا یہی تصدیق ہے ۔"

اس عبارت کے لفظ موعود پر ہندسہ سلہ لکھکر ڈاکٹر صاحب حاشیہ پر یہ تحریر فرماتے ہیں ۔

"میں اُن تمام احکام کو قبول کرتا ہوں ۔ جو قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق ہوں نہ کہ مخالف اسی شرط پر بیعت کی تھی ۔"

(۲) خط و کتابت کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود کا ایک خط اپنے رسالہ کے صفحہ ۲۲ ۔ ۲۴ میں شائع کیا ہے ۔ اس خط کے ایک مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ تحریر فرمایا تھا ۔ "بہرحال جبکہ خدا تعالے نے میرے پر ظاہر کیا ہے ۔ کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچتی ہے اور اس نے مجھ کو قبول نہیں کیا ہے ۔ وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے ۔"

ڈاکٹر صاحب نے اس عبارت کے لفظ قبول پر ہندسہ سلہ لکھکر حاشیہ پر یہ تحریر فرمایا ہے ۔ "اس قدر صحیح و آمنا بہ ۔ مگر ان بیچارہ لوگوں کا کیا قصور جن پر آپ کی دعوت نہیں پہنچی ۔ اور اگر پہنچی تو مخالف یا ضعیف و ناقص صورت میں ۔"

(۳) ڈاکٹر صاحب اپنے دوسرے خط کے صفحہ [illegible] میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو لکھتے ہیں "میں آپ کو مسیح الزمان مانتا ہوں اور جو لوگ جماعت میں مولوی نور الدین صاحب کا نمونہ ہیں اور قرآن مجید کے ہر ارشاد پر علی الحساب عامل ہیں واجب التعظیم اور واجب الاطاعت سمجھتا ہوں ۔"

" . . . . ایک مولوی محمد حسین بیگ میرے خالہ زاد بھائی تھے ۔ حضور کے سخت مخالف تھے ان کی نسبت مجھے خواب میں معلوم ہوا کہ اگر مسیح الزمان کی مخالفت پر اڑا رہا ۔ تو پلیگ سے ہلاک ہو جائیگا اس کی سکونت بھی شہر سے باہر ایک کشادہ صاف ہوادار مکان میں تھی ۔ یہ خواب میں نے اس کے حقیقی بھائی اور چچا اور دیگر عزیزوں کو سنا دیا تھا ۔ ایک سال بعد وہ پلیگ سے ہی فوت ہوا ۔ . . . . ."

" میں نے حضور کی تائید میں جو ناچیز خدمت کی وہ یہ ہے ۔ کہ قریباً چھ ہزار روپیہ صرف کر کے قرانی تفاسیر اردو انگریزی میں شائع کی ۔ جس میں حضور کے متعلق تمام تائیدی مضمون جو مختلف کتابوں میں شائع ہوئے ۔ موقعہ بموقعہ درج کئے گئے ہیں . . . . . . اس قدر مصارف کثیرہ کے کام کے واسطے میں نے کوئی چندہ بھی طلب نہیں کیا بلکہ اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کے کھانے پینے میں ہر طرح سے حتے الامکان تنگی کر کے اپنی تنخواہ اور مفید عام کی آمد سے یہ کام کیا اور مشکل آسان جسقدر ممکن ہو سکا لنگر اور اسلامیہ سکول قادیان میں چندہ بھی ادا کرتا رہا اگرچہ میں زیر بار بھی ہوا اور مقروض بھی بنا اور میری بیویاں اور بچے کھانے پینے میں بہت تنگ ہوئے مگر میں نے اس اسلامی خدمت کو ہی مقدم سمجھا لوگوں نے مجھے یہ بھی نصیحت کی اور خطوط بھی بکثرت آئے ۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب کے متعلق اس میں سے مضامین نکالے جاویں تو اس تفسیر کی اشاعت ہزاروں تک پہنچ سکتی ہے بلکہ بعض مسلمان مشنریوں نے اپنی زندگی اس کی امداد میں وقف کرنی ظاہر کی مگر میں نے توکل بخدا ان تمام باتوں کو نظر انداز کیا اور خلاف ایمان کوئی بات نہیں کی خواہ ظاہری نظر میں لاکھوں کا نقصان نظر آیا مگر رب کریم کی اندرونی امدادوں پر بھروسہ رہا ۔ اور ہے ۔ الحمد للہ کریم میرے ساتھ ہے میری مخلصانہ اور بے ریا خدمتوں کو

خوب جانتا ہے"

(۴) ڈاکٹر صاحب اپنے ایک خط اسمی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں۔

"میں نے یہ کب کہا کہ مولوی نورالدین صاحب کے سوا سے احمدی جماعت میں کوئی عملی رنگ نہیں رکھتا بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہماری جماعت میں تو ہزاروں اچھے اور باعمل اشخاص ہوتے ہی تھے . . . . . . مقابلۃً آپ کی جماعت میں سعید اور رشید بہت زیادہ ہیں . . . . . . یہ بھی سچ ہے کہ جماعت احمدی میں بہت سے نمازوں میں روتے اور بہت التجائیں کرتے ہیں"

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس آخری خط کے جواب میں جس میں حضرت صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو بیعت سے خارج کر دیا ہے ڈاکٹر صاحب صفحہ ۳۱ پر لکھتے ہیں۔

"میرے جو عقائد ابتدائی زمانہ میں تھے بعینہٖ وہی اب ہیں۔ اور آپ کی عزت و عظمت بلحاظ جزو رسالت کے میرے اندر وہی ہے جو اس وقت تھی"

(۶) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعلان جو ۳ مئی کو الحکم و بدر میں شائع ہوا ہے اس کو نقل کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب صفحہ ۴۱ میں لکھتے ہیں"

"میں آپ کو مسیح الزمان مانتا ہوں آپ کے الہامات کو مانتا ہوں . . . . . . آپ محض ایک تمثیلی نبی اور امتی نبی ہیں اور بس . . . . . . میں آپکا دشمن ہرگز نہیں ہوں بلکہ آپ کی سلامتی اور سچی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ خداوند عالم نے میرے سینہ کو خود اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہے اس لئے مجھے اب تک آپ کی طرف سے کوئی لغزش نہیں وہی ایمان کہ آپ مثیل مسیح ہیں۔ مسیح ہیں مثیل انبیاء ہیں میرے دل میں جب بھی تھا اور اب بھی ہے۔"

(۷) ڈاکٹر صاحب نے صفحہ ۴۳ میں مولانا حکیم نورالدین صاحب کا ایک خط درج کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

جناب عبدالحکیم خاں۔ اسسٹنٹ سرجن بالقابہ . . . . . . اللہ تعالےٰ کی عجائبات ہیں جو ہمنے آپ کے متعلق دیکھیں۔ مرزا صاحب آپ کی اس تغییر تک تو مسیح و مہدی تھا۔ اب دجال و ضال ہو گیا۔ تو آپ کا استقلال اور آپ کی تحقیق گذشتہ کی بے ثباتی تو ظاہر ہو گئی۔ آیندہ موجودہ حالت پر آپ ٹھہریں گے یا ترقی کریں گے۔ آیندہ ظاہر ہوگا۔ تمہارے متعلق ایک حیرت زدہ انسان

نورالدین۔ ۲ مئی ۱۹۰۶ء

اس خط کے جواب میں ڈاکٹر صاحب صفحہ ۴۴ میں لکھتے ہیں۔

"میری تحقیق گذشتہ میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ میں اسی طرح حضرت مرزا صاحب کو مسیح الزمان اور ملہم من اللہ مانتا ہوں۔ آپ کو اسلام کا عملی نمونہ اور عالم قرآن جانتا ہوں . . . . . . (۲) تمام انبیا پیغام رسان اور ہادی خلائق ہوئے ہیں نہ کہ مدار نجات ایسا ہی حضرت مرزا صاحب ہیں (۳) حضرت مسیح الزمان کو مسیح و مہدی مانتا ہوں ساتھ ہی بشر بھی . . . . . . میں یقیناً جانتا ہوں کہ مسیح کا خلاف نہایت ہی خطرناک امر ہے (۴) آپ دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات انبیائے بنی اسرائیل کی وحی کے مشابہ ہیں۔ (۵) مگر میں تو اے نورالدین تیرا ہی روحانی فرزند ہوں۔ جو پہلے تھا۔ مسیح کا مرید ہوں اور تم سب کے لئے سلامتی اور کامیابی کی دعا کرتا ہوں"

(۶) . . . . . . والسلام۔ والسلام۔ والسلام۔ الف۔ الف۔ سلام علیکم و علی المسیح۔ و علے کل من لدیکم۔

ڈاکٹر صاحب کے یہ اقرارات پڑھ لینے کے بعد ناظرین اب اُن وجوہ و اسباب کی طرف توجہ فرماویں۔ جو بقول ڈاکٹر صاحب اس خط و کتابت کے محرک ہوئے۔ جس کا نتیجہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ اعلان ہے جو الحکم و بدر میں ۳ مئی ۱۹۰۶ء کو شائع ہوا۔ خط و کتابت درج کرنے سے پہلے ڈاکٹر صاحب نے اُن وجوہ و اسباب کی تشریح و تفصیل فرمائی ہے۔ اُس کا خلاصہ نمبروار ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) جماعت احمدی میں خاص مرزا صاحب کے اذکار کا جوش ایسا غالب ہو گیا ہے۔ کہ تسبیح و تقدیس اور تحمید و تمجید باری تعالےٰ قریب قریب مفقود ہو گئی۔ مرزا صاحب بھی اپنی تعریف اور وفات مسیح کو مقدم سمجھتے ہیں۔

(۲) (مرزا صاحب) تیرہ کروڑ مسلمانوں کو جو تیرہ سو سال میں پیدا ہوئے ہیں بلا تبلیغ کامل خارج از اسلام سمجھنے لگ گئے ہیں۔

(۳) میں نے (ڈاکٹر صاحب نے) توحید و عظمت باری تعالےٰ پر تین یا چار ہی لیکچر دئے تھے۔ ان کو احمدی لوگ گھبرائے۔ اور ایک شخص عبدالغنی نام نے جماعت کی طرف سے کہا کہ آپ مرزا صاحب کا ذکر کیوں نہیں کرتے۔ میں نے جواب دیا کہ ابھی تو حمد ہو رہی ہے . . . . . . حمد کے بعد نعت رسول اللہ علیہ وسلم پھر مناقبت مرزا صاحب ہوگی۔ مگر ان باتوں سے پکے احمدی مطمئن نہ ہوئے اور روز بروز واویلا بڑھتا گیا . . . . . . ان حالات سے مجھکو سخت افسوس ہوا۔

(۴) مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی پٹیالہ تشریف لائے اور اونہوں نے اول میرے کہنے سے قرآنی عظمت اور قرآنی تعلیم کی ضرورت پر لیکچر دئے۔ پھر جماعت احمدیہ کے اصرار سے وعظ میں قرآن شریف سے مرزا صاحب کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مظہر اتم ثابت کرنا شروع کیا۔ اس سے میرا افسوس اور مایوسی اور بھی زیادہ ہو گئی۔

(۵) جب مولوی انشاء اللہ خان صاحب ایڈیٹر الوطن کی تحریک پر مولوی محمد علی و خواجہ کمال الدین صاحبان وغیرہ نے یہ تجویز پاس کی اور شائع کی کہ ریویو آف ریلیجنز قادیان میں عام اسلامی مضامین شائع ہوا کریں۔ جن کو خاص مریدوں کے نام جاری کیا جاوے۔ یا دیگر ایسے اشخاص کے نام جو اس کے خود خواستگار ہوں۔ اس تجویز کی اشاعت سے میرا دل قدرے ٹھنڈا اور میں نے کہا کہ ہماری جماعت میں عالی خیال اور عالی ظرف لوگ بھی ہیں۔ اور اب یہ کام قرآنی رنگ اور خدائی آئین پر چلیگا۔ اور ہمارا پیغام احسن اور بلیغ صورت میں تمام دنیا کو پہنچے گا مگر وہ تمام خوشی خاک میں مل گئی۔ جب پکے مرزائیوں یا مرزا کے شیدائیوں نے اس تجویز کے خلاف شور مچانا شروع کیا اور وہ تجویز خاک میں مل گئی۔ مولوی محمد علی صاحب کو مرزائیوں کا شور دبانے کی غرض سے اپنے اقرار و عقائد شائع کرنا پڑے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

معزز ناظرین! ڈاکٹر صاحب نے یہ وجوہ و اسباب تحریر فرمائے ہیں جن کی بنا پر اونہوں نے غیظ و غضب میں آکر سلسلہ عالیہ احمدیہ ربانی سلسلہ علیہ الصلوۃ والسلام سے مخالفت کی ٹھرائی۔ اور باوجود اقرارات مندرجہ بالا اپنے ٹھائی کا وہ جوش دکھلایا کہ سخت ترین کفار کے بھی کان کاٹے۔ وجوہ مذکورہ بالا کے قلمبند کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ "دل میں آرزو تھی۔ کہ قادیان پہنچ کر خالص قرآنی مضامین اور اسی کی ترتیب و تناسب پر لیکچر دیا کرونگا ممکن تھا کہ ان لیکچروں سے ہی یہ مانومانیا اور اکسنٹریسٹی دور ہو کر کل قرآن مجید کا مذاق پیدا ہو جاوے۔ مگر میں زیادہ صبر نہ کرسکا اور مضامین ذیل پر ایک خط میں نے حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں نہایت بیقراری اور جوش کی حالت میں لکہا۔ چونکہ اصل خط کی نقل میرے پاس موجود نہیں اور میری بار بار کی درخواستوں پر حضرت مرزا صاحب نے اس کو واپس بھی نہیں کیا اور نہ نقل بھیجی اور نہ اخباروں میں شائع کرایا بلکہ اپنے خیالات سے ہی ایک اعلان بدر اور الحکم میں ۳۰ مئی ۱۹۰۶ء کو شائع کرایا۔ اس لئے میں اپنی یادداشت کی بنا پر وہ خط ذیل میں درج کرتا ہوں"

اس تحریر میں ڈاکٹر صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وجوہ متذکرہ بالا کے پیش آنے پر ایک خط میں نے مرزا صاحب کی خدمت میں نہایت بے قراری اور جوش کی حالت میں لکہا۔ ساتھ ہی ڈاکٹر صاحب کو یہ شکایت ہے۔ کہ میرا اصل خط مرزا صاحب نے شائع نہیں کرایا نہ واپس کیا نہ نقل بھیجی مگر میری رائے میں حضرت مرزا صاحب ایسا کرنے کے لئے کسیطرح مجبور نہیں کئے جاسکتے تھے۔ نہ ڈاکٹر صاحب کو اس قسم کے مطالبہ کا کوئی حق حاصل تھا۔

تاہم ڈاکٹر صاحب کی تسلی کے لئے ڈاکٹر صاحب کے اس خط کو جو انہوں نے اپنی یادداشت کی بنا پر لکہا ہے اور جسے وہ پہلا خط تسلیم کرتے ہیں وہی اصل خط تسلیم کئے لیتا ہوں۔ جو انہوں نے حضرت مرزا صاحب کو لکہا تھا۔ گرچہ ناظرین کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے زد سے بچنے کے لئے اس خط کو جو یادداشت کی بنا پر لکھا ہے بہت کچھ سوچ سمجھکر اور حتی الامکان پہلو بچا کر لکہا ہوگا۔ کیونکہ پہلا خط جو مرزا صاحب کے پاس بھیجا گیا۔ وہ ڈاکٹر صاحب نے نہایت بیقراری اور جوش کی حالت میں لکہا تہا۔

اب ڈاکٹر صاحب نے حضرت اقدس سے خط و کتابت شروع کرنے کے لئے جو وجوہ محرک قلمبند فرمائے ہیں ناظرین جس سے ڈاکٹر صاحب کو یہ حق حاصل ہو کہ اپنے روحانی باپ اور مسلمہ امام و ملہم من اللہ مسیح موعود و مہدی معہود کی شان میں وہ طرز تحریر اختیار کریں جو نیک ایماندار ذی علم اور شریف آدمی ہرگز اختیار نہیں کرسکتا۔ میری رائے میں ڈاکٹر صاحب کو کوئی ایسا حق حاصل نہ تہا۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب نے باوجود اقرارات مذکورہ بالا کے حضرت امام صاحب کی خدمت میں جو شوخی و گستاخانہ روش اختیار کی ہے۔ وہ ان کے علم و فضل دیانت و امانت و تہذیب و شرافت کا حیرت انگیز نمونہ ہے۔

طرفہ تر یہ کہ وجوہ مندرجہ بالا میں سے پہلی وجہ ایسی ہے جس کی کوئی اصل نہیں بلکہ ڈاکٹر صاحب کی محض جودت طبع کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ڈاکٹر صاحب پر واجب ہے کہ اپنے بیان کی تصدیق حضرت مرزا صاحب یا اکابر ملت احمدیہ کی تحریرات سے کرادیں۔

دوسری وجہ کا بھی یہی حال ہے۔ خود حضرت مرزا صاحب اپنے دوسرے خط میں ڈاکٹر صاحب کو لکھتے ہیں۔

"بہرحال جبکہ خدا تعالے نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچتی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔"

اور پھر ان جملوں کی تشریح اسی خط کے اخیر پر اس طرح فرماتے ہیں۔

"وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہیں اور خدا تعالے کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں ان کو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے۔ جس کا دل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے۔"

باقی وجوہ کو حضرت مرزا صاحب سے براہ راست کچھ تعلق نہیں۔ پس ڈاکٹر صاحب کو حضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام پر جو غصہ آیا وہ محض بے جا تہا۔ افسوس ڈاکٹر صاحب کو یہ خیال نہ آیا کہ شتاب کاری اور غصہ بڑے شیطان ہیں۔

اب میں ڈاکٹر صاحب کے خط کے وہ جملے جن کی طرف ناظرین کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

"دوم۔ آپ کا وجود خادم اسلام ہے نہ کہ وجود اسلام۔ پس اپنے وجود کی خاطر اصل شاعت اسلام کو روکنا حکمت و دانائی کے خلاف ہے"

"پنجم۔ محض ایک مسئلہ وفات مسیح اور آمد مسیح یا پیشگوئیوں پر تمام زور خرچ کرنا اور باقی اجزائے اسلام کو نظر انداز کر دینا یا غیر ضروری و حقیر سمجھنا نادانی پست خیالی تنگ ظرفی اور ضد و تعصب میں داخل ہے۔"

"ششم۔ اس وقت جبکہ مریدان کی تعداد زیادہ ہو چکی ہے۔ سب سے مقدم یہ امر ہے کہ ان کی اخلاقی اور ایمانی .... اصلاحوں کی طرف خاص توجہ کی جاوے اور بجائے خالی باتوں خالی دعوؤں اور کاغذی پتنگ بازی کے اسلام کا عملی نمونہ ایک فیصدی بھی ہو جاویں۔

ہشتم۔ قرآنی تعلیمات کو مردہ اسلام قرار دینا انتہا درجہ کی بیباکی اور بدفہمی ہے افسوس کہ خالص قرآن کو تو مردہ اسلام قرار دیا گیا۔ اس سے بڑھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی کیا توہین ہو سکتی ہے۔ اگر احمد اور محمد جدا نہیں تو جس رنگ میں محمدی تعلیم تیرہ سو سال تک دنیا میں جاری رہی اس کو کیوں مردہ اسلام قرار دیا گیا کیا قرآن مجید میں ہزارہا پیشگوئیاں اور علمی اسرار موجود نہیں جن کی تصدیق ہر زمانہ میں ہوتی رہی اور اب بھی ہو رہی ہے اس سے بڑھکر قرآن اور اسلام کی اور کوئی توہین نہیں ہو سکتی کہ اس کی حیات کا دارومدار ایک شخص کی ذات پر منحصر تہا جو آج تیرہ سو سال کے بعد پیدا ہوا۔ پس یہ نہایت ہی رذیل اور گستاخانہ کلمات تھے۔ جو کلام الٰہی کی نسبت شائع ہوئے اللہ تعالیٰ تو قرآن مجید کو شفا نور اور حیات بخش فرماتا ہے مگر احمدی جماعت اس کو مردہ کلام بے اثر اور بودا کلام قرار دیتی ہے۔ اسی توہین قرآن اور اسلام کا نتیجہ ہے جو یہ اعتراض آپ پر پلٹ پڑے۔

نہم۔ افسوس! اس معاملہ میں احمدی جماعت نے ایسی تنگ خیالی اور ضد و تعصب کا نمونہ دکہایا کہ ساری قوموں سے سبقت لے گئے۔

دہم۔ .... میں اس قدر طول طویل عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجنے کی جرأت ہرگز نہ کرتا اگر میں اپنی

جماعت میں تزکیہ نفس اصلاح اخلاق اور قرآنی تعلیم کی طرف سے سخت درجہ کی غفلت اور لاپروائی نہ دیکھتا اور کوئی میں قرآن و اسلام کی اشاعت اخبار ریویو میں نہ پڑھتا اور خالی باتوں اور دعووں اور یکسوئی جنون کا رنگ ان کے اقوال و افعال میں مشاہدہ نہ کرتا۔

اب میں پبلک کی انصاف پسند طبائع سے اس امر کا فیصلہ چاہتا ہوں کہ آیا کوئی خداترس شریف و تہذیب یافتہ مسلمان اس بات کا شرعاً و اخلاقاً مجاز ہو سکتا ہے کہ اپنے پیر و مرشد روحانی باپ و معلم امام مہدی و مسیح موعود و ملہم من اللہ اور اپنے روحانی بھائیوں کی شان میں ایسے سخت و درشت الفاظ استعمال کرے۔ جیسے کہ ڈاکٹر صاحب نے استعمال کئے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ کوئی شریف و خداترس آدمی ڈاکٹر صاحب کو ایسے رذیل و گستاخانہ الفاظ استعمال کرنے کا ہرگز مجاز قرار نہ دیگا۔ پس میری رائے ہے اگر حضرت مرزا صاحب قبلہ صرف اسی خط کی بنا پر ڈاکٹر صاحب کو اپنی جماعت سے خارج کر دیتے تو بھی بالکل بجا اور درست ہوتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مشفق باپ اور ناصح استاد کی طرح ڈاکٹر صاحب کے نہایت گندے اور سخت ناپاک خط کا جواب کمال مہربانی اور نرمی سے تحریر فرمایا ہے۔ یہاں ہم افسوس کا مقام ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا جنون ترقی پر ترقی کرتا گیا حتیٰ کہ آخری خطوط میں انہوں نے سخت کلامی اور دروغگوئی اور افترا پردازی کی حد ہی کر دی آخر مجبور ہو کر حضرت مرزا صاحب نے ان کو جماعت سے خارج کر دیا اور اس اخراج کا اعلان الحکم و بدر میں شائع کرا دیا اور یہی ہونا چاہئیے تھا۔

ذرا سنئیے تو سہی کہ امام معصوم پر یہ ظلم و ستم روا رکھنے پر بھی خان بہادر الذکر الحکیم نمبر ۲ کے شروع میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجھ سے خود مجبور ہو گئے تھے ان کی تحریر پر یہ مقولہ یاد آتا ہے سه

اذا لم تستحی فقل ما شئت۔

اے ناظرین! جو شخص ایسے صاف و صریح جھوٹ کی نجاست کھا سکتا ہے کیا وہ راستباز و ملہم من اللہ ہو سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں پس ڈاکٹر صاحب کی تحریر کیا قابل اعتبار ہو سکتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنی اس حرکت بیجا پر دل ہی دل میں خود بھی نادم ہوتے ہیں اس لئے ایک جگہ صفحہ ۲ سطر ۲ لکھتے ہیں کہ کسی نے اس کو (پہلے خط کو) دوپہر کے وقت میں غلبہ نیند کے وقت لکھا تھا۔ مگر میری ایسی غلط کردہ بدتر از گناہ اسی کو کہتے ہیں (باقی آئندہ) راقم صادق حسین صادق اٹاوی

بدر خواتین

نوٹ - برادر مہتاب الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار میں یہ نوٹ دیدیا جاوے کہ جو صاحب عورتوں کی طرف سے مضمون روانہ کریں۔ ان کو یہ احتیاط ضرور کرنی چاہیئے کہ مضمون خود خواتین کا اپنا لکھا ہوا اور اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہو۔ گو اس میں کسی حد تک مردوں نے اصلاح کر دی ہو تو مضائقہ نہیں لیکن احمدی اخبار میں ایسا ہرگز نہ ہونے پائے جیسا کہ اور جگہ بعض وقعہ ہو جاتا ہے کہ مضمون لکھے تو مرد اور عورت کے نام پر شائع کر دے۔ امید ہے کہ احباب اس تحریک کو پسند کریں گے اور اس پر عملدرآمد رکھیں گے۔

ایڈیٹر۔ بیاہ کے وقت چھوٹی لڑکیوں کا گیت گانا اور ڈھول یا دف بجانا ممنوع نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کیونکہ خصوصاً نکاحوں میں بسا اوقات بہت فساد نکلتے ہیں مگر آتشبازی ناچ رنگ گانا باندھنا وغیرہ رسومات ناجائز اور غیر شرع سے سب بیجا اخراجات سے جو صرف ریا کے واسطے اور رسم کے طور پر ہوتے ہیں بچنا چاہیئے۔

عورتوں کے حقوق کے متعلق جو کچھ معزز بہن نے کہا وہ بجا ہے مگر اخبار کے وارث ہیں خریدار۔ خریداروں میں مرد کتنے ہیں اور عورتیں کتنی۔ اگر میں یہ خیال کروں تو پھر خواتین کے حصہ میں کالم کا کتنا؟ قریب ۱۰۰ کے اخبار نکلتا ہے جن میں سے بمشکل تین چار پرچے عورتوں کی طرف جاتے ہیں یا ان کی خاطر منگوائے جاتے ہیں۔ یہ بھی نہیں اگر ہمکو یہ معلوم ہو جاوے کہ جس قدر مرد اخبار بدر پڑھتے ہیں اس سے چوتھائی تعداد بھی عورتوں کی ایسی ہے جو اخبار پڑھتی یا پڑھ سکتی ہیں تو ضرور اخبار کا بہت سا حصہ عورتوں کے واسطے وقف کیا جاوے۔ سردست ایک کالم بھی صرف اس واسطے رکھا گیا ہے کہ عورتوں کے درمیان اخبار پڑھنے کا طریقہ جاری ہو جاوے علاوہ ازیں بدر کا اکثر حصہ اب بھی ایسا ہے جس سے مرد اور عورتیں برابر فائدہ حاصل کر سکتی ہیں مثلاً خدا کی تازہ وحی۔ حضرت مسیح موعود کی ڈائری۔ درس قرآن شریف وغیرہ بہرحال ہم بہنت غلام محمد کے مشکور ہیں کہ اس نے اخبار کی طرف توجہ کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اخی مکرم جناب مفتی صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ برخورداری نے بڑی محنت سے ایک مضمون تیار کر کے ارسال خدمت کیا ہے امید کہ آنجناب فائدہ عام پر لحاظ رکھکر یا برخورداری کا دل بڑھانے کا خیال رکھکر اسے قریب کی اشاعت میں شائع فرما دیں گے۔ مہربانی ہوگی والسلام

خاکسار غلام محمد ... وزیرآباد

وزیرآباد میں اصلاحی طرز کا بیان

ندیدیم فلکا این چہ کردی + بساط دو اقلیم را برزدی

میری پیاری بہنو! قوم کی اصلاح گھر سے ہی شروع ہوا کرتی ہے گھر کے لفظ سے مطلب عام طور پر عورت سے لیا جاتا ہے مرد اصلاح میں خواہ کتنی کوششیں کریں مگر جب تک ہم ان کا داہنا بازو بنکر امداد نہ دیں اس وقت تک کامیابی معلوم۔

وزیر آباد کی ایک تنول قوم کے زئی نے میرے دیکھنے کی بات ہے کہ ترک رسومات پر حلف تک اٹھائی مگر دسوں کا ایک جوشیلی ادا سے کیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ شرعی آوازوں سے مستورات کا رات کے وقت بالاخانوں پر چڑھکر گانا جب تک میں یہاں رہی حد سے ہوا پر نہ ہوا۔ وہ کیوں؟ اس لئے کہ عورتوں نے مردوں کا ساتھ نہ دیا یا یوں کہنا چاہیئے کہ گاڑی بغیر دو ہم خیال بیلوں کے چل ہی نہیں سکتی مختلف خیال کے بیل نہ صرف گاڑی کے پرزے پرزے کر دیں گے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ مالک کو مالی نقصان کا زیر بار کر دیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس دنیا کی بیل گاڑی میں جہاں جہاں اختلاف مزاج کا مسئلہ درپیش ہو وہاں سه

گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے + فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے

ایمان سے کہنا کیا رسول اللہ نے ہمیں موجودہ مروجہ طرز بیان سکھائی تھی؟ یا دریاوہ طرز سکھائی تھی کہ جس کا ذکر میں ذیل میں چل کر کرونگی میرا دل دریا کی طرح نہ رکنے والی روانگی کو چاہتا ہے مگر مجھے ایک طرف طوالت مضمون سے آپ کی طبیعتوں کے اکتا جانے کا اندیشہ دامنگیر ہے اور دوسری طرف ایڈیٹر صاحب کی وہ مہربانی مانع ہے کہ جو انہوں نے تقسیم حصہ اوراق کے پہلو میں عورتوں کے ساتھ یا اگر لکھوں تو بجا ہے کہ بے زبان فرقہ کیساتھ کی ہے۔ آہ! بانی اسلام نے تو تیسرے حصہ کی مالک عورت کو بنایا تھا دو حصے مردوں کو دئے تھے مگر ہمارے انصاف پسند ایڈیٹر صاحب نے اس سراپا ہدایت یافتہ فرقہ کو بارہ یا سولہ صفحوں میں سے صرف ایک صفحہ ہی عنایت فرمایا ہے مانا کہ عورتیں مضمون کم بھیجتی ہیں مگر کیا ان کی اصلاح کیلئے مردوں کو قلم اٹھانا گناہ ہے؟ تاہم ایڈیٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ انہوں نے دوسرے اخباروں کی طرح ہمیں بالکل جسم اخبار سے کاٹ کر نہیں پھینک دیا۔ افسوس کہ میں نفس مضمون سے بہت دور نکل گئی ہوں۔ اس لئے اب پھر سر مطلب آتی ہوں اور اپنے درد دل کا اظہار ایک معقول شاعر کے الفاظ میں یوں ادا کرتی ہوں

کھولو ذرا اپنی آنکھیں اے قوم مسلمانا
تم بھولی جاتی ہو تجھ سے عزت دنیا و دین
ایک رونا ہو تو رو دیں۔ روئیں گے کس کس کو ہم
اب تو گویا کہ ہماری ایک بھی سیدھی نہیں
اپنی اپنی دھن میں ہیں سرور ہیر برنا و پیر
منزل دنیا و دین سے ہیں بھی فارغ نشین
گرچہ چکھوایا زمانہ نے ہمیں سب تلخ و ترش
پر نشان اب تک نہیں پندار کا اترا نہیں
قوم کے شیرازہ الفت کو توڑا بغض نے
جس کو دیکھو باہمی الفت دری چین برجبین

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرماکر مولوی صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے

مرزا غلام احمد۔ قیمت ۸/

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دل کش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اسکا ایڈیٹوریل بہل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونو کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ ہی صرف ... پیشگی آنے پر جاری کیا جاتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ بلینہ وخراس آہنی مستریان مولا بخش وغلام حسین مالکان کارخانہ بلینہ وخراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ۔

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو شفقت کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے ان کا علاج اندک خرچ دوالیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور محلہ معماران

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ... اور دوم مبلغ ... سے مبلغ ... بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ حضرت کے سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں۔ خوش خط۔ سفید اعلیٰ کاغذ۔ قیمت ... خریداران بدر سے	...
ادعیۃ القرآن شریف	قرآن شریف کی تمام دعائیں۔ بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اردو میں۔	۲/
الذکر	نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی۔ اور احادیث۔ قیمت	۲/
جنگ مقدس	روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبد اللہ آتھم	...
مباحثہ	مابین شیخ الہ دین واعظ انجمن حمایت الاسلام۔ و پادری احمد مسیح صاحب واعظ ایس۔ پی۔ جی۔ مشن کیمبرج۔ دہلی۔	...

کتاب	قیمت
عدم نجات مذہب پولوس	...
انوار الصمد	...
نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب	...
تفسیر سورہ جمعہ " "	...
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	...
اعلام الناس " "	...
سواء السبیل " "	...
کشف الالتباس " "	...
ایقاظ النائمین " "	...
موعظہ حسنہ " "	...
صیانۃ الناس " "	...
سر الشہادتین " "	...
الفرقان " "	...
عاقبۃ المکذبین " "	...
مجموعہ ازالۃ الوسواس " "	...
السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد ... صاحب	...
اعجاز احمدی " "	...
رویائے صالحہ " "	...
حقیقۃ المسیح " "	...
القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر	...

بسم الله الرحمن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور | عام قیمت پیشگی ؏

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۸ | آن مسیح و مہدی آخر زمان

نمبر ۳۶ | ۱۷۔ رجب ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء | نمبر ۳۶

بروز جمعرات

سلسلۃ الجدید جلد ۲ | سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۱۰۰؏

معاونین درجہ اول جنکو عا پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۵۰؏

معاونین درجہ دوم جنکو عا پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ؏

عام قیمت مابعد ہے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۔ ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

کوکل ...... ؏ ۔ افریقہ ...... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ (۲ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دُعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ترتیب مضامین مین تبدیلی

مشورہ طلب امر۔ جیسا کہ گذشتہ اخبار مین بھی ناظرین سے مشورہ طلب کیا گیا تھا۔ صفحہ ۲ یعنی ٹائیٹل کے اندر کا صفحہ بہ سبب رنگین کاغذ ہونے کے خدا کی تازہ وحی کے واسطے موزون نہین معلوم ہوتا کیونکہ اس قسم کے کاغذ پر چھپائی ایسی عمدہ نہین اٹھتی۔ جیسا کہ سفید کاغذ پر۔ اس واسطے اس ہفتہ مین بطور نمونہ اس صفحہ پر ڈاک ولائیت لکھی جاتی ہے۔ احباب اپنے مفید مشورہ سے امداد فرماوین۔ خدا کی تازہ وحی کے صفحہ ۳ پر لکھنے مین ایک یہ فائدہ بھی ہے کہ وہ صفحہ سب سے آخر چھاپا جاتا ہے اور اس کے بالمقابل صفحہ ۴ تازہ اخبار عام کے واسطے کام آ سکتا ہے۔

مینجر

ڈاک ولائیت

چار بیویان۔ ایک صاحب جیمس کویز باغ ساکن شہر واشنگٹن ملک امریکہ کے حال مین مر گئے ہین۔ ان کے بعد ظاہر ہوا کہ ان کی چار بیویان تہین یا تو وہ مارمن تھے۔ یا قدرتی ضروریات نے ان کو اس امر پر مجبور کیا تہا۔ کہ اس فطرتی مسئلہ تعدد ازواج پر عمل کریں۔

دجال کا جلانا ڈاکٹر ایچ چارلٹن بیشین صاحب نے ایک کتاب شائع کی ہے جس مین اونہون نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ زمین مین سے اجزاء اکٹھے کر کے ایک جاندار پیدا کیا جا سکتا ہے۔ بعض دیگر پروفیسرون نے اس کی تائید کی ہے اور تجربے کئے جا رہے ہین گویا اب بھی وہ بات پوری نہین ہوئی کہ دجال جلائیگا اور مارے گا۔ اس مین ان نادانون کے واسطے بھی ایک سبق ہے۔ جو کہتے ہین کہ جب انسان مر جائیگا۔ تو پھر کس طرح زندہ ہوگا۔ خدا کے کلام اور نبی کے قول کو سننا اور ماننا تو بدبختون کے واسطے مشکل ہے۔ لیکن یورپ کی آواز ضرور ہے کہ ان کو پیاری لگے۔ اور سب کچھ منوا دے۔

سینٹ راکو عیسائیون کا ایک مقدس بزرگ اس نام کا گزرا ہے۔ ممکن ہے اپنی جگہ کوئی نیک بخت راہب ہو۔ لیکن آج کل اس کا بت بنایا جاتا ہے اور اس کی پوجا کی جاتی ہے۔ اس کے بت کی پرستش زیادہ تر کنواری لڑکیان اور بیاہی ہوئی عورتین کرتی ہین۔ ان عیسائیون کا عقیدہ ہے۔ کہ عورت کو اچھا خاوند دلانا اور خاوند کے تعلقات کو

خوشخبری

براہین احمدیہ اور اخبار بدر ایک سال کیواسطے

ہر دو بقیمت صمہ

اخبار بدر کی سالیانہ قیمت ۱۲؏ ہے اور براہین احمدیہ بمعہ سوانح حضرت مسیح موعود و فہرست مضامین کی قیمت صمہ ہے کل ۱۲؏ ہوئے۔ لیکن جو خریدار ایک اور خریدار پیدا کر دے۔ اس کو براہین احمدیہ ۱۲؏ مین دی جاوے گی۔ اور اخبار بھی ۱۲؏ مین دی جاوے گی۔ کل صمہ ہوئے۔

مینجر

پر محبت کر دینا اس بزرگ کی عبادت سے اور اس کے آگے نذر و نیاز رکھنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ حال مین امریکہ کے ایک شہر مین اس کے ایک بت پر تنازع ہو کر معاملہ جنگ و جدال تک پہنچا ہے۔ اور وہ اس طرح ہے۔ کہ یہ بت ایک گرجا مین مدت سے نصب تہا۔ بعض لوگوں نے اس کے واسطے ایک خاص جگہ بنائی۔ اور اس کو وہاں لے گئے۔ جس پر جھگڑا ہوا۔ اور آخر جو فریق اس کو گرجا مین ہی رکھنا چاہتا تہا وہ غالب آیا۔

آمد مسیح ایک شخص انیسوین صدی کے ابتدا مین گذرا تہا۔ جو اپنے آپ کو نبی کہتا تہا۔ ہنٹ ملر (H. Miller) نام اور اس کا دعوی تہا کہ مین نے بائیبل کی پیشگوئیون سے حساب کیا ہے تو معلوم ہوا ہے کہ دنیا کے خاتمہ اور یسوع مسیح کے آنے کا دن سنہ ۱۸۴۳ء مین ہے اس کی اس بات کو سنکر بہت سے لوگ اس کے مرید بن گئے لیکن جب سنہ ۱۸۴۴ء گذر گیا تب لوگ برگشتہ ہو گئے اس وقت اس نے مشتہر کیا کہ حساب کرنے مین مجھ سے غلطی ہوئی تہی۔ بائبل کے رو سے دوبارہ حساب کرنے سے جو بات مجھے معلوم ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ مسیح سنہ ۱۸۵۴ء مین آئیگا۔ ملر کے بعد اس کے شاگرد پادری تہرمن (Rev: Thurman) نے نبوت کا دعوے کیا اور کہا کہ میرے استاد سے پہلی غلطی ہوئی تہی۔ اصل بات یہ ہے کہ مسیح سنہ ۱۸۷۵ء مین ضرور آجائیگا اور دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا۔ قریب بتیس ہزار آدمی اس کے ساتہ شامل ہو گئے۔ لیکن جب سنہ ۱۸۷۵ء بھی خالی گزر گیا۔ تو وہ لوگ برگشتہ ہو گئے لیکن تہرمن پادری صاحب نے اشتہار دیا کہ اس مین ایک حساب کرنے کی غلطی تہی۔ اصل تاریخ مسیح کی آمد کی بائیبل کے رو سے سنہ ۱۹۱۷ء ہے تہرمن صاحب تو مر گئے اب ان کے جانشین پادری رسل صاحب ہین۔ (Russell) پادری رسل صاحب فرماتے ہین کہ مین نے خود سارا حساب کیا ہے اور اس حساب کے رو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تہرمن صاحب کو بھی غلطی لگی تہی۔ یسوع مسیح کے آنے اور دنیا کے خاتمہ کی اصل تاریخ سنہ ۱۹۱۴ء ہے ان تاریخون سے اور اس قدر شور و غل سے کم از کم یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسے کی اس زمانہ مین آمد کے متعلق جو تحریک قلوب کے اندر تمام دنیا پر ہو رہی ہے وہ خالی از مطلب نہین۔

غلط تعداد پادری میک کورڈ (McCord) نے پلائی موتھ کے گرجا کے واعظ کے عہدہ سے استعفے دیدیا ہے جس کا سبب وہ یہ بیان کرتے ہین کہ اس گرجا کی کارکن کمیٹی نے اپنے رجسٹرون مین ممبرون کی تعداد ۱۸۰۰ دکہلائی تھی مگر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اصل تعداد صرف ۱۲۶ تھی۔ مذہبی معاملہ مردم شماری کا طریق عیسائیون کے درمیان ایسا ہی چلا آیا ہے اسی طرح سے عیسائی لوگون نے عیسائیون کی تعداد دنیا مین مسلمانون سے بڑھ کر دکھائی ہے۔

ڈوئی جرمنی کے ملک مین ڈوئی کے جسقدر مرید تھے

ڈائری

القول الطیب

یکم ستمبر ۱۹۰۶ء - ایک اخبار کی مخالفانہ اور تعصب اور جھوٹ سے بھری ہوئی تحریر پیش ہوئی - فرمایا "یہ لوگ لکھ لیں جو کچھ ان کا جی چاہتا ہے - مگر کب تک - آخرکار سچائی سچائی ہے اور جھوٹ جھوٹ ہے اور دنیا کے سامنے جلد کھل جائیگا کہ حق پر کون ہے - اور جھوٹے خودبخود مٹ جائیگے کیونکہ جھوٹ کو کبھی فروغ نہیں ہو سکتا -

فرمایا تعجب ہے ان لوگوں پر کہ نہایت بے باکی سے کہ دیتے ہیں کہ کوئی زلزلہ نہیں آئیگا - یہ سب پیشگوئیاں جھوٹی ہیں - ان کو چاہئے تھا کہ انتظار کرتے اور ایسی جلدبازی سے تکذیب نہ کرتے - دنیوی عدالتوں میں ایک مقدمہ پیش ہوتا ہے تو اسجگہ بھی انسان خوف زدہ رہتا ہے اور بیہودہ گوئی سے یہ نہیں کہتا پھرتا کہ مجھکو ڈگری حاصل ہو جائیگی چہ جائیکہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں مقدمہ پیش ہے اور یہ لوگ اتراتے پھرتے ہیں -

فرمایا کہ مخالفت ہمیشہ راستبازوں کی ہوتی ہے جھوٹے کی کوئی مخالفت نہیں کرتا - بلکہ لوگ ان کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور یہ سنت اللہ ہے ہر نبی کے زمانہ میں کوئی نہ کوئی جھوٹا مدعی بھی ضرور پیدا ہوتا ہے - حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں بھی دو اور شخصوں نے مسیح ہونیکا دعویٰ کیا تھا - مگر یہودیوں نے ان دونوں کی کچھ مخالفت نہ کی اور نہ ان کو کچھ ستایا - اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیچھے پڑ گئے اور ان کو دکھ دیا اور مقدمہ بنایا - اور سخت مخالفت کی اور بالآخر صلیب پر چڑھا کر چھوڑا -

دیکھا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو کفار عرب نے ہرگز اسکی مخالفت نہ کی نہ اس کو ستایا نہ دکھ دیا - بلکہ کئی لاکھ آدمی اس کے ساتھ ہوگئے برخلاف اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت سخت تکلیفیں دیں اور شہر سے نکال دیا اور قتل کے منصوبے باندھے - اور ہر طرح کی ایذا کے درپے رہے - یہی ہمیشہ سے سنت اللہ جاری ہے کہ سچے کے ساتھ ایک دو جھوٹے مدعی بھی کھڑے ہوتے ہیں - سچا باوجود سخت مخالفتوں کے کامیاب ہو سکتا ہے اور جھوٹا باوجود اس کے کہ اسکی کوئی مخالفت نہیں ہوتی ناکام اور نامراد مرتا ہے - ایسا ہی ہمارے زمانہ میں بھی ہمارے دعوے کیساتھ کئی ایک جھوٹے مدعی الہام اور وحی الٰہی کے پیدا ہوئے ہیں جنمیں سے بعض نہایت نامرادی کے ساتھ مر بھی گئے ہیں جیسا کہ لاہور میں ایک شخص مہدی ہونیکا دعویدار تھا - اسکی کوئی مخالفت نہیں کرتا - لاہور میں ایک شخص ملا الٰہی بخش بھی الہام کا مدعی ہے - اپنے اشتہارات شائع کرتا ہے کوئی اسکی مخالفت میں اشتہار نہیں دیتا - نہ اس کو ستایا جاتا ہے نہ دکھ دیا جاتا ہے - کیونکہ وہ جھوٹا ہے - لیکن ہمارے مقابلہ میں شیطان کو ہلاکت نظر آتی ہے اسواسطے وہ لوگوں کو مخالفت جوش دلاتا ہے - یہی قدیم سے خدا تعالیٰ کی سنت چلی آتی ہے - صادق کی مخالفت سخت ہوتی ہے تاکہ اسکی کامیابی ایک بڑا نمایاں اشتہار ہو -

---

وصیت مولوی حافظ محمد اکرم صاحب احمدی مرحوم

مرسلہ محمد افضل صاحب سکنہ کما

(الوصیت) اشہدان لا الٰہ الا اللہ واشہدان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ واشہدان جمیع انبیاءہٗ ورسلہٗ حق من عنداللہ وملائکتہ حق وجمیع کتبہ حق واشہدان سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلعم خاتم الانبیاء وکتابہ القرآن نور وہدی خاتم جمیع الکتب -

اس کے بعد میں اپنے تمام ورثاء کو عموماً اور والد صاحب کو خصوصاً وصیت کرتا ہوں کہ جب میں اس دنیا سے اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا جاؤں تو میرے بعد میرے اوپر کوئی بلند آواز سے جزع و فزع نہ کرے اور نہ خیال کریں کہ میرے اوپر گھر کا یا گھر والوں کے رزق کا دارمدار تھا اللہ تعالیٰ رازق مطلق ہے میری زندگی میں اور میرے بعد کوئی میری ایسی خوبی ذکر نہ کریں جو مجھ میں نہ ہو میں احمدی حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی مسعود رئیس قادیان کا مرید یعنی اور ان کا غلام ہوں اور مسیح ناصری کو فوت شدہ اور ان کو مسیح موعود یقین کرتا ہوں اسلئے میرے انتقال کے بعد فوراً حضرت کو جنازہ کیواسطے لکھ دیں اور اس خط میں لکھیں کہ یہ خط اخبار میں چھپ جائے اور حضرت اور سب جماعت میرا جنازہ پڑھیں اور سب کو السلام علیکم لکھ دیں اور اسجگہ تجہیز تکفین یوں ہو کہ احمدی میرے جنازہ کا پیش امام ہو دوسرا ہرگز ہرگز نہ ہو اور غسل بھی حتی المقدور احمدی دے مگر جنازہ کا پیش امام ہرگز کوئی غیر احمدی نہ ہو دوسروں کا اختیار ہے کہ احمدیوں کے پیچھے جنازہ پڑھیں اول والد صاحب کا حق ہے کہ وہ جنازہ پڑھا دیں تیسری تکبیر کے بعد دو یا تین گھنٹہ تک میرے واسطے استغفار کریں اور مغفرت مانگتے رہیں اور دفن کرکے جب چلنے لگیں تو سب دعا کریں کہ آسانی اور آسانی منزلۃ القبر کی ورنگ توجہ سے کریں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا میرا اہل عیال خدا کو بہت یاد کریں نماز کا ترک چھوڑ دو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کا سنگ دیگا - تم الوصیۃ - یہ وصیت نامہ اسکی جیب میں ملا یا

انصار بدر

ڈاکٹر ممتاز علی صاحب - افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں "بندہ ہر وقت اس فکر میں رہتا تھا کہ کوئی خریدار بدر کے لئے پیدا کروں - بللہ الحمد کہ خداوند کریم نے میری امداد فرماکر ایک خریدار بہم پہونچا دیا ہے جس سے میری کمر ہمت آیندہ کے لئے اور بھی چست ہوگئی ہے - اور **مجھے قرار نہیں ہوگا جب تک آپ کو ہفتہ وار خریدار نہ دے لوں** -

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور ان کو اپنے وعدہ کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما دے - اس قسم کے چند ایک اور مددگار اور مربی اخبار کے پیدا ہو جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اخبار بہت ہی جلد اعلیٰ ترقی پر پہنچ جائے - ڈاکٹر صاحب نے جو نیا خریدار دیا ہے ان کا اسم گرامی یہ ہے -

جناب حوالدار صاحب روڈ بچاں کمپنی عدا کنگز افریقن رائفلز عدا - ایسا ہی اور بعض احباب نے کوشش کر کے خریدار بہم پہونچا کر ہمیں شکرگذاری کا موقع دیا ہے ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں -

منشی مجید حسن صاحب خوشنویس قادیان یک - خواجہ کرمداد صاحب یک - منشی عزیز الرحمن صاحب منصوری یک - عبدالواحد خانصاحب سیالکوٹ یک - میر عابد علی شاہ صاحب بدوملی یک - منشی وزیر خاں صاحب چاندا یک - غوث محمد گولیکے یک - امام الدین وجمال الدین صاحبان سیکھواں یک - ڈاکٹر نیض قادر صاحب کپور تھلہ یک - ایک صاحب آف گولیکے یک - علاوہ اس کے انہوں نے عدر بطور امداد بدر وہاں کی جماعت سے وصول کر کے ارسال کیا ہے -

ضروری اطلاع

یہ اطلاع ایک اشد ضرورت کے موقع پر دیجاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ کچھ مدت سے الگ جمع کیا جاتا ہے جسمیں سے اس سلسلے کے غریب طلباء کو جو کالجوں میں اور اس اسکول میں تعلیم پاتے ہیں امداد کی جاتی ہے اور جسمیں سے بعض ابن السبیل کے راہ کا خرچ اور غرباء مسکین کا کفن دفن کیا جاتا ہے۔ یہ تمام اخراجات اس مد سے کئے جاتے تھے۔ لیکن فنڈ میں اس وقت روپیہ ختم ہوگیا ہے جس سے اُن غریب طلباء اور متذکرہ بالا ضروری اخراجات کے لئے سخت مشکل پڑگئی ہے جو صرف اسطرح ہی دور ہو سکتی ہے کہ ہر ایک صاحب ذی ثروت اس کام کو اہم سمجھکر اسکی طرف خاص توجہ کرے اور جو زکوٰۃ اس کے ذمہ ہے وہ امین زکوٰۃ فنڈ کے نام جلد ارسال کر دے کیونکہ دیر سے بہت اخراجات بند پڑے ہیں اس کا تدارک کیا جائے ہم امید کرتے ہیں کہ اگر ہر ایک صاحب ذی ثروت نے کچھ بھی توجہ اسطرف کی تو ان اخراجات کیلئے اتنا کافی سٹاک جمع ہو جائے گا جو کئی مہینوں تک کافی ہو سکیگا۔

نورالدین امین زکوٰۃ فنڈ

مکرمی مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کے اخبار میں عکس مکتوب مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پڑھکر بعض دوستوں نے دریافت کیا ہے کہ ایک کاپی شیشہ میں لگوانے کے لئے مل سکتی ہے یا نہیں تو آپ براہ مہربانی بذریعہ اخبار یہ امر شائع کردیں کہ اس عکس کی تھوڑی سی کاپیاں رسالہ سے بچی ہوئی ہیں جو ۸ انی کاپی کے حساب سے ملیں گی۔ اگر کوئی دوست خریدنا چاہتے ہوں تو جلدی منگوالیں۔ ورنہ پھر نہیں مل سکیں گی۔ آسانی کے لئے اس عکس کے دوسری طرف موجودہ رسم الخط میں مکتوب کی عبارت سطر بسطر دیدی گئی ہے۔

مینیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

بلادِ اسلامی

روس میں قبول اسلام کی خواہش۔ مصر کی تازہ ڈاک کے اخبارمیں بحوالہ ترکی اخبار بنام "اقدام" یہ مبارک خبر معلوم ہوئی کہ روسی صوبجات قزان اورق اور سینبرسک کے رہنے والے آتش پرست لوگوں نے حکومت زار کو اس امر کی اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں۔ اسپر زار نے انکی مردم شماری کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ قبول اسلام کے خواہشمند ونکی تعداد دس لاکھ ہے۔ اگر اخبار اقدام کی یہ روایت صحیح نکلی اور روسی باشندوں کے قبول اسلام کی جو مثالیں حال میں پیش آئی ہیں انہیں دیکھتے ہوئے اسکی صحت چنداں بعید از قیاس نہیں معلوم ہوتی تو اسبات کو نادرات زمانہ میں شمار کرنا غلط نہوگا۔ اس سے خدا تعالیٰ کے عجیب کاموں کا پتہ لگتا ہے کہ وہ کس طرح باوجود دشمنوں کی کوشش مخالفانہ کے اس زمانہ میں اسلام کو ترقی دینا چاہتا ہے

فرانس و مراکش۔ مصری اخبارات کے ذریعہ خبر آئی ہے کہ فرانسیسی سپاہ برخلاف معاہدہ مراکش کے حدود میں بڑھ آئی ہے

روس میں اسلام۔ روسی ضلع اوفا کے ایک قصبہ آکرکرچینا کی ۵۰۰ آتش پرستوں نے علامہ ... کی آفندی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے۔ روسی مسلمان ان سنئے برادران دین کی بڑی خبرگیری و اعانت کر رہے ہیں اور الحمد للہ وہ جب کے معلمین انکی بستیوں میں بھیج کر اور مسجدیں بنوا کر ان کو احکام دینی سے واقف ہونے اور رسم شرعیہ ادا کرنے میں سہولتیں بہم پہونچائی ہیں

روس میں مسلمانوں پر ظلم۔ مشہور مصری اخبار اخبار لکھتا ہے کہ قوزان اور کرغیز کے مسلمانوں کو روسی عیسائیوں کے ہاتھ سے نہایت سخت مصائب برداشت کرنی پڑی ہیں اور حکام میں سے کوئی ان کا انصاف نہیں کرتا۔ روسیوں نے انکی سرسبز زمینیں چھین لی ہیں اور انہیں وسائل معاش سے بھی محتاج کردیا ہے۔ آخر تنگ آکر مسلمانوں نے مقابلہ کیا ہے اور غاصبوں کو پسپا کر دیا ہے اور بعض املاک ان سے واپس لے لی ہیں۔

ندوۃ العلماء روس۔ روس کے اسلامی علماء نے باہم ملکر اپنے دینی و دنیوی فلاح کے اسباب پر غور و بحث کرنے کے لئے ایک مجلس قائم کی ہے جس کا نام ندوۃ العلماء رکھا ہے۔

ایران۔ میں خیال ہے کہ شاہ اپنے سابق وزیر اعظم مرزا اصغر علی خاں امین الدولہ کو جلد بلا کر پھر اس منصب پر سرافراز کرنیوالے ہیں۔ وہ جب سے معزول ہوئے ہیں۔ مختلف ممالک عالم کی سیاست میں مشغول ہیں اور اسطرح ان کا تجربہ و علم بہت بڑھ چکا ہے۔ موجودہ جدید وزیر اعظم مشیر الدولہ پہلے وزیر خارجیہ تھے کہا جاتا ہے کہ وہ جدید انتظام کے ضروری مصارف کے لئے باجازت روس انگریز متمولوں سے قرض لینا چاہتے ہیں۔

ترکی و مصری سرحد۔ اخبار ٹائمز لنڈن لکھتا ہے کہ تعین سرحد کے کمیشن کے ترک ممبر سرحد کی معاہدہ میں "قریب" کے لفظ کے معنے اپنی مرضی کے مطابق نکال رہے ہیں اور انگریزی اور مصری اعتراضوں کے باوجود بھی مصری علاقہ کو غصب کر لینا چاہتے ہیں۔

تنازع ٹرپولی۔ ساڑھے چار سو آدمی کی فرنچ مہم دلوبیں لیکر ایک کرنیل کی زیر نگرانی طاسینی سو جانت کو روانہ ہوگئی ہے۔

ترکی فرانسیسی جھگڑا۔ اخبار اللواء رقمطراز ہے فرانس کا دعوی ہے کہ صحرائے جانت ترکی قلمرو میں داخل نہیں ہے۔ نہ وہاں کبھی ترکی حاکم رہا اور نہ اس علاقہ سے حکومت عثمانیہ نے کوئی خراج وصول کیا۔ اور فرانس کو ۱۸۹۰ء کے انگلش فرنچ معاہدہ میں صریحی طور پر اس اراضی کا حقدار مانا گیا ہے۔ کیا خوب ہے ملکی فتوحات کا یہ کتنا اچھا بہانہ ہے کہ فلاں شخص نے اس جگہ کو میری ملک تسلیم کر لیا ہے کیا دولت انگلشیہ اُس علاقہ کی مالک تھی کہ اُس نے یہ صحرا بلا تکلف فرانس کو بخشدیا۔ ترکی کو کیا خبر تھی کہ فرانس ایک غیر آباد ریگستانی جگہ کے لئے محض اسوجہ سے کہ وہ طرابلس کی سرحد پر ہے اُدھر پیش قدمی کرے گا۔ ورنہ وہ یہاں بڑی بھاری چھاونی قائم کر دیتی اور خراج لیتا تو جب ممکن تھا کہ یہاں کے باشندے مالدار ہوتے وہ تو غریب و فاقہ مست ہیں۔ اُنسے کوئی کیا وصول کرے بہرحال جب فرانس جانت پر قبضہ کرنے کی دلیل یہ پیش کر سکتا ہے کہ ترکی اسپر پہلے سے قابض نہیں تھی تو کیا وجہ ہے کہ ترکی بھی فرانس کے سابق قبضہ نہونے کی دلیل پیش کرنے سے فائدہ اٹھائے

(بیسہ اخبار)

انتخاب الاخبار

صاحب امیر کابل ۱۰ ستمبر کو جلال آباد سے روانہ پشاور ہو کر ۸ بجے آگرہ کی ملاقات کے لیے۔ امیر صاحب بمبئی کراچی کو تشریف نہ لے جائیں گے۔ براہ پشاور واپس جائیں گے۔ امیر صاحب کی غیر حاضری میں انتظام سلطنت سردار نصراللہ خاں و سردار عنائت اللہ خاں چلائیں گے

دہلی کے سٹیشن شاہدرہ پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا ... ۵ لوٹ لیا۔ دو مجروح ایک مقتول ہوا۔

ہندو کالج بنارس کے طلباء ایام تعطیل میں کالج کے لئے .... ۷ روپیہ جمع کر سکے ہیں۔

منگلوار گذشتہ کو ۱۱ بجے شب کو ایک زلزلہ محسوس ہوا تھا۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے ۲۱۱۲ فوتیاں ہوئیں احاطہ بمبئی میں ۱۲۸۸ فوتیاں تھیں۔

احمدآباد میں گجرات جننگ فیکٹری میں آگ لگی پچاس ہزار کا نقصان ہوا ہے۔

امریکی علاقہ جات تاکنہ وریکہ میں جمعرات کو سخت زلزلے آئے۔ سرحد پیرو تک محسوس ہوئے۔ وہاں ایسی گھبراہٹ و سنسنی ہے کہ بیان ناممکن۔ سب لوگ باہر پڑے سوتے ہیں۔ مکانات مسمار۔

یہ بات طے پا چکی ہے کہ حضور وائسرائے شملہ سے اترتے ہوئے کشمیر کی سیر کریں گے۔

دہلی شاہدرہ ریلوے کو سٹیشن شاہدرہ سے ایک سنگین واردات کی خبر آئی ہے۔ ایک گروہ ڈاکوؤں نے یہاں کے اسسٹنٹ انجنیئر پر حملہ کیا ایک سائیس ہیں قتل کیا گیا۔ اور بھی دو آدمی ایسے سخت مجروح ہیں کہ بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ اس کے بعد ڈاکو لوگ پانچ ہزار روپیہ نقد تھا وہ لوٹ کر لے گئے۔ پولیس در پے تفتیش ہے

کوہاٹ۔ چہارشنبہ گذشتہ کو بعد دوپہر چار بجے کے بجلی سے پہلے ایک زلزلہ اس سے آیا۔ گویا کوہ آبپاش ہو پھوٹا ہے۔

دربھنگا اور اس کے حوالی میں سخت سیلاب آ نکلی ٹھہر گیا ہے۔ ریلوے لائن ٹوٹ گئی۔ ڈاک غرق ہو گئی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے بہت سے پل اور عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ کل شہر میں پانی ہی پانی ہے۔ لوگ درختوں کے تلے چھپتے پھرتے ہیں غریبوں کو سخت مصیبت کا سامنا ہے۔ ابتک موسلا دھار بارش ہو رہی ہے تھمنے کے کوئی آثار نہیں۔ ایسی مصیبت دربھنگہ میں کبھی نہیں پڑی تھی۔ راجہ دربھنگہ کے محلسرائے کی عمارتوں کے قریب بھی پانی بھرا ہوا ہے

تجویز ہے کہ امرتسر سے براہ ڈسکہ ایک شاخ ریلوے وزیرآباد تک تیار کیجائے۔

پیرو میں زلزلہ۔ ٹاکنا اور اریکا میں سخت زلزلہ آیا جس کا اثر پیرو کی سرحد تک پہونچا۔ لوگ سخت دہشت زدہ ہو گئے ہیں اور کھلے میدانوں میں سوتے ہیں۔

وفات۔ لیڈی کیمل بینر من موجودہ وزیراعظم کی اہلیہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ ملک معظم نے ہمدردی کا خط بھیجا۔

روس کی حالت۔ سوی برگ کی بغاوت پہ جو فوجی عدالت بیٹھی تھی۔ اس نے انیس سپاہیوں اور تین سوال [illegible] کو توپ سے اڑانے کی سزا دی اور باقی ۵۵۹ سپاہیوں کو مختلف سزائیں دی گئیں۔ موت کے حکم کی تعمیل آج سے پہلے کو ہوئی ہے۔

زار کے حکم سے وزیراعظم کا خاندان شاہی سرائی محلوں میں پناہ گزین ہو گا۔

آدمی کا سینگ۔ اخبار ''اہرام'' (مصر) کے دفتر میں ایک شخص ایک چھوٹا سا سینگ لایا۔ جو دو سال سے علی حسن نامی ایک آدمی کی ریڑھ کی ہڈیوں کے اگلے سرے پر جو داہنے شانے کی چوڑی ہڈی سے ملحق تھا خود بخود نکلنا شروع ہو گیا تھا۔ یہ آدمی دہقانی تھا اور اسکی عمر ۳۰ کے سال کے قریب تھی یہ سینگ رفتہ رفتہ بڑھتا گیا۔ اور چونکہ وہ ہر پندرہ دن کے بعد حجام کے ہاتھوں سے کٹوا دیا کرتا تھا اس لیے کچھ عرصہ بعد وہ اسقدر سخت ہو گیا کہ حجام اسے کسیطرح کاٹ نہ سکا۔ آخر ایکسال یونہی بڑھتا گیا جس کا طول ڈھائی انچ اور اسکی موٹائی ایک انچ تک پہنچ گئی۔ اب وہ شخص ڈاکٹر صادق آفندی حکیم کے مطب میں بغرض علاج آیا اور انہوں نے جراحی عمل کر کے وہ سینگ نکال لیا یہ بعینہ کسی جانور کا سینگ معلوم ہوتا ہے۔ مریض کی صحت بہت اچھی ہے اور اب وہ آرام پا رہا ہے اور اس بات کا چرچا عام طور پھیلا ہوا ہے (لسان الحال)

پیرزادہ حکیم ظہور الحسن صاحب گنگوہی ۱۷ اگست کو انتقال فرما گئے۔

حجاز ریلوے لین۔ اسوقت (۳۶۵) کیلومیٹر تک تیار اور مکمل ہو چکی ہے۔ مٹی کا کام (۱۴۴۴) کیلومیٹر تک ہو گیا اور ابتک اس لین کے لئے (۱۳۶۱۲۳۴۹۵) قرش چندہ جمع ہوا اور (۸۶۸۸۴۲۵۰) قرش اسمیں سے خرچ ہوا ہے باقی وزیرخانہ کی تحویل میں جمع ہے اور تمام اطراف عالم کے مسلمان بڑی کشادہ دلی سے اس لین کی تعمیر کے لئے مسلسل چندہ بھیجتے جاتے ہیں (اللواء)

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۲۵ اگست کے اندر ہندوستان میں طاعون سے ۳۱۳ موتیں ہوئیں بمبئی ۱۲۸۸ بہار ۱۲۴۴ بنگال ۱۰۰ ممالک متوسط ۱۰۹ ریاست میسور ۲۸۔ اندور میں ... ہفتہ کے اندر ۳۱۷ موتیں ہو چکی ہیں۔

آتشزدگی۔ ۲۹ اگست کو صبح کیمونٹ ڈیرہ دون چھاؤنی میں آگ لگ گئی۔ اور رجمنٹل سکول جل گیا۔

کارڈ کے متعلق ضروری احتیاط۔ کارڈ کے ایکطرف مضمون خط لکھا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف پتہ لکھا جاتا ہے اور ٹکٹ لگایا جاتا ہے جسطرف پتہ لکھا جاتا ہے اور ٹکٹ لگایا جاتا ہے اس کے پورے دو حصے کرنے چاہئیں۔ دائیں ہاتھ کے نصف میں سوائے پتہ لکھنے کے اور ٹکٹ لگانے کے اور کچھ نہیں لکھنا چاہئے۔ بائیں ہاتھ کے نصف میں جو چاہو لکھو۔ بعض لوگ کارڈ کے پتہ والی طرف اوپر یا نیچے ایک لمبی سطر لکھ دیتے ہیں۔ یا ایک لمبی سطر چھپوا دیتے ہیں۔ ایسے کارڈ بیرنگ ہو جایا کریں گے۔ نصف میں لکھنے کا اختیار ان کارڈوں پر ہے جو سرکاری بنے ہوئے نہیں ہوتے۔ سرکاری بنے ہوئے کارڈوں کا نصف کاتب نہیں لے سکتا۔ انمیں پتہ والی طرف زیادہ سے زیادہ کاتب اپنا نام اور پتہ لکھ سکتا ہے اور بس۔ دوسرا کوئی مضمون نہیں چاہئے۔

۲۸ اگست گذشتہ کو جامع مسجد دہلی میں ایک عورت قوم کلال ساکن کھڑکی فراشخانہ عمر ۳۰ سال نے دین اسلام قبول کیا پھر دوسری عورت مسماۃ جانکی بنت سبنارام قوم کلال حال عیسائی ساکن کشمیری دروازہ عمر ۳۵ سال بھی مشرف باسلام ہوئی اسکا نام شریفا خانم رکھا گیا (کرزن گزٹ)

دہلی میں کوکین فروشی کا رواج برابر بڑھتا جاتا ہے مردوں سے گذر کے عورتیں اور بچے بھی کھانے لگے ہیں اور انکی حالت سخت خراب ہو گئی ہے حکام ضلع کو فوراً اسپر توجہ کرنی چاہئے ورنہ سخت نقصان پہنچے گا۔ (کرزن گزٹ)

مشرقی بنگال کا قحط زوروں پر ہے۔ موٹے چاول کا بھاؤ پانچ چھ سیر فی روپیہ ہے۔

دھرمسالہ میں مشہور ہے کہ سردار گوردیال سنگھ نے معافی حاصل کی اور کہ وہ عنقریب واپس آجائیں گے۔

دہلی میں گوشت کی فروخت کے جدید قواعد باعث مخالفت عامہ کے بالائے طاق رہ گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدرِ صادق

۱۶ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء

سٹرائیک

مغربی تہذیب کے اُستادوں نے جو نیک اور بد نمونے اپنے ہندوستانی شاگردوں کے واسطے قائم کئے ہیں اور یورپ امریکہ سے روزانہ اور ہفتہ وار اور ماہواری سبقوں کے ذریعہ سے اُنکی تعلیم دی ہے اور اُس تعلیم میں پختہ کرنے کے بعد رفتہ رفتہ انکو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ اپنے سبقوں کو عملی رنگ دیں انہیں سے ایک سٹرائیک ہے۔ سٹرائیک کیا ہے؟ کسی کارخانہ یا محکمہ یا مدرسہ کے تمام ملازمین اور کارکن اور طلبا اپنے افسروں پر ناراض ہو کر تمام کام یکدفعہ چھوڑ دیں اور کام بند ہو جاوے تو اس کو سٹرائیک کہتے ہیں۔ سٹرائیک (strike) ایک انگریزی لفظ ہے اور انگریزوں ہی کے زمانہ میں ہندوستان میں اُس نے عملی رنگ اختیار کیا ہے۔ اس کا ترجمہ لفظ بغاوت کے ساتھ کیا جائے تو پورے طور پر صحیح ترجمہ ہوگا۔ کیونکہ بغاوت کا مفہوم بلحاظ اُس ضرر اور نقصان کے جو بغاوت کرنیوالا پہنچاتا ہے زیادہ سخت ہے۔ بغاوت میں مالک کے مال کو لوٹنا اور اُس پر بیجا قبضہ کرنا اور ہر طرح سے اُس کو نقصان سب باتیں شامل ہیں مگر سٹرائیک میں صرف اتنی بات ہے کہ چونکہ مالک یا منتظم بعض باتوں میں ہمیں تکلیف دیتا ہے اور ہمارا کہنا نہیں مانتا۔ اسواسطے ہم سب ملکر اس کے کام کو چھوڑ دیتے ہیں تاکہ وہ مجبور ہو کر ہماری بات مان لے۔ ہاں یہ کہ سکتے ہیں کہ سٹرائیک تہذیب زمانہ کی بغاوت ہے۔ سٹرائیک کے واقعات آئے دن یورپ امریکہ میں ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ زیادہ تر امریکہ میں اسکا رواج ہے اور پھر یورپ کے تمام ملکوں میں اور آجکل روس میں اسکا بہت زور ہے بلکہ وہاں پورے معنوں میں بغاوت کی خبریں آرہی ہیں اور بغاوت بھی سخت بغاوت۔ کچھ عرصہ سے ہندوستان میں بھی اس کا رواج ہو چلا ہے اور بنگالی مہاشوں کی مہربانی سے ہندوستان کے ہر گوشہ میں یہ آگ لگ رہی ہے۔ لیکن جہانتک گذشتہ واقعات شہادت دیتے ہیں سٹرائیک ہندوستانیوں کیواسطے اُسطرح فوائد پیدا نہیں کرسکتا جسطرح کہ یورپ امریکہ والوں کو اس سے فائدہ ہو جاتا ہے اور اس کا موجب بظاہر یہ ہے کہ اُن ممالک میں جب ایک محکمہ کے ملازمین کام چھوڑ دیتے ہیں تو مالک محکمہ کو دوسرے آدمی نہیں مل سکتے۔ کیونکہ ملک میں باہمی مزدور اور ملازم پیشہ لوگ ایکدوسرے کیساتھ اسقدر اتفاق اور ہمدردی رکھتے ہیں کہ کوئی شخص ایسی جگہ کام کرنا پسند نہیں کرتا جہاں سے پہلے ملازمین نے سٹرائیک کر کے کام چھوڑ دیا اور مجبوراً مالک کارخانہ کو وہی آدمی اُن کے مطالبات پورے کر کے دوبارہ ملازم رکھ لینے پڑتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہندوستان میں جبکہ ایک صوبہ میں سٹرائیک ہوتا ہے دوسرے صوبہ کے آدمی بخوشی پہنچ جاتے ہیں اور کام چل جاتا ہے۔ ہاں اتنا فائدہ ضرور ہو جاتا ہے کہ دوسرے ملازمین کے حق میں کچھ سہولت ہو جاتی ہے لیکن پہلوں کی قربانی پر۔ اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے اکثر کارخانے اور محکمے سرکاری یا نیم سرکاری ہیں اور سرکار بھی وہ جو خدا کیطرف سے مقدر ہے کہ ہزاروں کوس سے آکر ہندوستان پر حکومت کرے۔ جس خدا نے انگریزوں کو حکومت دی ہے۔ اس نے ساتھ ہی اقبال اور رعب بھی عطا کیا ہے۔ پس انکی مخالفت میں کسطرح کوئی کامیاب ہو سکتا ہے۔ میڈیکل کالج کے طلبا کے سٹرائیک پر حضرت مسیح نے ان احمدی طلبا پر ناراضگی کا اظہار فرمایا تھا جو دوسرے طلبا کے ساتھ شامل ہوئے تھے اور حکم دیا تھا کہ وہ پھر کالج میں واپس چلے جائیں مراد اس سے ظاہر ہے کہ احمدی جماعت کیواسطے کبھی جائز نہیں کہ کسی ایسے سٹرائیک میں شامل ہو۔

دنیا دار لوگ اپنی اسی عادت کے مطابق خدا تعالیٰ کے برگزیدوں کے مقابلہ میں سٹرائیک کیا کرتے ہیں۔ کفر کے فتوے لگاتے ہیں ان کے ساتھ ملنا بات چیت کرنا کھانا پینا۔ بیاہ شادی سب حرام کر دیا کرتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور چاہتے ہیں کہ اسطرح اسکو اپنے قابو میں کر لیں۔ مگر یہ خدا کے برگزیدہ رسولوں کی صداقت کا نشان ہوتا ہے کہ وہ کامیاب ہوتے ہیں چنانچہ اسکا ایک تازہ نمونہ اس زمانہ میں موجود ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف ایک بڑا بھاری سٹرائیک ملانوں اور پیرزادوں نے کیا مگر وہ سب روز بروز خائب خاسر ہو رہے ہیں اور خدا کے رسول کا سلسلہ ہر وقت ترقی کر رہا ہے۔ فالحمد للہ

مدرسہ تعلیم الاسلام

جیسا کہ گذشتہ ہفتہ کے اخبار میں وعدہ کیا گیا تھا جناب بابو نذر محمد صاحب بی۔ اے اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس سرکل امرتسر کی رائے کا ترجمہ جو کہ بعد معائنہ مدرسہ تعلیم الاسلام اپنے رائے بک میں لکھی ہے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

میں نے ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ اگست ۱۹۰۶ء کو غیر امدادی ہائی اسکول قادیان کا معائنہ کیا۔ اسوقت ۲۴۳ طلبا درج رجسٹر ہیں ایک سکھ ۵ ہندو اور ۲۳۷ مسلمان ہیں۔ معائنہ سال گذشتہ سے ۲۸ زیادہ ہیں۔ زیادتی سیکنڈری اور پرائمری دو نوں ڈیپارٹمنٹوں میں ہوئی ہے۔ ۱۴ لڑکے میرے امتحانوں کے وقت حاضر تھے اسکول فیس اور چندہ سے چلایا جاتا ہے۔ ماہوار فیس ۹۰ روپیہ ہے۔ عملہ سکول اور سائر خرچ وغیرہ پر ۳۴۵ روپیہ ماہوار خرچ ہے مدرسان جماعت دینیات کی تنخواہ اور اخراجات بورڈنگ ہاؤس اس کے علاوہ ہیں۔

بورڈنگ ہاؤس میں ۱۷ طالبعلم ہیں۔ جنکو کافی طور سے جگہ دیگئی ہے۔ بورڈنگ ہاؤس کا اندرونی انتظام قابل اطمینان ہے۔ طبی امداد مہیا کیگئی ہے۔ سکول کے ساتھ ایک شفاخانہ ہے جو کہ بلا شبہ اسکول کا ایک بڑا جزو ہے۔

بورڈنگ ہاؤس میں ایک پراکٹر و سپرنٹنڈنٹ دو چپڑاسی ایک سقا اور ایک خاکروب ہیں اور قریباً ۶۷ روپیہ عملہ کا خرچ ہے۔

یہ اسکول ایک مذہبی اسکول ہے اور خصوصاً مسلمان لڑکوں کے مفاد کی غرض سے قائم کیا گیا ہے اسمیں دینیات کی بھی ایک جماعت ہے جو خوشی کا مقام ہے۔ اُس مولوی جماعت میں زیادہ تر پرائمری پاس شدہ بھرتی گئے ہیں۔ اس جماعت کو طلبا خوشی سے ڈرل کرتے ہیں اور دوسرے لڑکوں کے ساتھ کرکٹ اور فٹ بال کھیلتے ہیں۔ اسکول کا ڈسپلن ضبط بہت اعلیٰ ہے اور اتحادی جوش پایا جاتا ہے۔ طلبا عمدہ لباس پہنتے ہیں اور عادات اور اطوار میں تربیت یافتہ ہیں۔ بڑے لڑکے خصوصاً مڈل اور ہائی کے طلبا خوش مزاج اور صاف دل ہیں

سورۂ تبّت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ ۞ ١ مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَ مَا کَسَبَ ۞ ٢

ہلاک ہوویں ہر دو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوا وہ نہ کفایت کیا اُس سے اُس کے مال نے اور اُسکی کمائی نے

سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ ۞ ٣ وَّ امۡرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ۞ ٤ فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ۞ ٥

وہ جلد داخل ہوگا آگ میں جو شعلہ والی ہے اور اُسکی جورو اُٹھانیوالی لکڑیونکی اُسکی گردن میں رسی ہے بٹی ہوئی

بامحاورہ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اِس سورۂ شریف کو شروع کیا جاتا ہے۔ وہ اللہ جو سب کی پرورش کرتا ہے اور محنت کرنے والیکو اُسکی محنت کا پھل دیتا ہے۔ ابو لہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں جن کے ساتھ وہ بدی کے کام کرتا ہے اور وہ تو ہلاک شدہ انسان ہے۔ کیونکہ ایسے بدعمل اُسے کب تک مہلت دیں گے۔ وہ سب مال جو اُس کے پاس ہے اور سب کچھ جو اُس نے کمایا ہے ان میں سے کوئی شے وقت عذاب کام نہ آئے گی۔ وقت قریب آتا ہے کہ وہ آگ میں ڈالا جائے گا۔ اور یہی حال اُسکی عورت کا ہوگا جو لکڑیوں کے گٹھے اُٹھایا کرتی ہے اُسکی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہے

اِس سورۂ شریف کا نام سورۂ تبّت ہے اور اس کو سورۂ ابی لہب بھی کہتے ہیں۔ یہ سورۃ مکّہ معظمہ میں اتری ہے۔ اِس سورۃ میں بسم اللہ کے بعد پانچ ۵ آیتیں اور تئیس ۲۳ کلمات اور اکیاسی ۸۱ حروف ہیں۔

تشریح و معانی الفاظ۔ تبّت۔ ہلاک ہو۔ نابود ہو۔ نابود ہو جائیں۔ یہ لفظ تباب سے مشتق ہے۔ تباب کے معنے ہیں ہلاکت۔ عرب میں ایک محاورہ ہے شابۃ اَم تابۃ اسی معنی میں یہ لفظ قرآن شریف میں اور جگہ بھی آیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ وما کید الکٰفرین الّا فی تباب۔ کفار کی تدابیر کا نتیجہ ان کے حق میں سوائے ہلاکت کے اور کچھ نہیں۔ کافر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اُسکی تمام تدابیر ضائع جاتی ہیں۔ تبّت کے دوسرے معنے نقصان اور گھاٹے کے ہیں۔ **فتح البیان** میں تبّت کے معنے خسرت وخابت وضلّت لکھا ہے یعنی گھاٹے میں پڑا اور نامراد ہوا اور گمراہ ہوا۔ قرآن شریف میں کفار کے حق میں ہے وما زادوھم غیر تتبیب انکو کچھ زیادہ نہ ملا یعنی کچھ فائدہ نہیں صرف نقصان ہی ہوا۔ غرض تبت کے دو معنے ہیں۔ ہلاکت اور نقصان اور گھاٹا اور مآل ہر دو معنوں کا ایک ہی ہے۔ تباہی ناکامی اور نامرادی۔ یَدَا۔ ہر دو دست۔ دونوں ہاتھ۔ یَدٌ کا تثنیہ ہے۔ ید کے معنے ایک ہاتھ۔ یدا کے معنے دو ہاتھ۔

ایدا کے معنے بہت ہاتھ۔ تبّت یدا کے معنے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں۔ **ابی لہب**۔ کفار مکّہ کے اکابر میں سے ایک شخص تھا۔ رشتہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا۔ ابی لہب اسکی کنیت تھی اور اسکا اصل نام عبد العزّٰی تھا۔ عرب میں ہر شخص کو بسبب کثرت کے کنیت سے بلاتے تھے۔ اور اصل نام کی بجائے اکثر لوگ کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہوتے تھے۔ **لہب** کے معنے ہیں شعلہ اور اب کے معنے باپ۔ **ابی لہب** کے معنے ہوئے شعلہ کا باپ۔ بعض کا قول ہے کہ اُس نے تکبر کے طور پر اپنے لئے یہ کنیت پسند کی تھی۔ ابو لہب اِسواسطے بھی اُسے کہتے تھے کہ اُس کا چہرہ بہت سرخ تھا۔ یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نہایت عداوت رکھتا تھا۔ اور بجز اسکے کبھی سوائے اِس کے نہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو حید کا وعظ فرماتے تھے اور یہ بت پرست تھا۔ رات دن حضرت کو تکلیف دینے کی در پے رہتا تھا۔ جو لوگ باہر سے آتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنا چاہتے انکو آگے جاکر راستہ ہی میں ملتا اور بڑے تکلف اور تکبر کیساتھ باتیں کرتا ہوا انکو سمجھاتا کہ دیکھو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجنون ہے۔ ہم اُس کے چچا ہیں۔ وہ ہمارا بیٹا ہی ہے ہم اُسکا علاج کر رہے ہیں۔ تم اُس کے پاس مت جاؤ۔ بعض کو کہتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کسی نے جادو کیا ہوا ہے۔ ایسے جادو زدہ شخص کے پاس جاکر تم کیا لوگے بہتر ہے کہ یہیں سے واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ اِسطرح کی باتیں بنا بنا کر لوگوں کو واپس کرنے کی کوشش کرتا رہتا۔ بعض بدقسمت اس کا کہنا مان لیتے اور واپس چلے جاتے اور جو لوگ زیادہ ہوشیار ہوتے وہ تو کہتے کہ ہم تو اُس کو ملنے کیواسطے آئے ہیں۔ کچھ ہی ہو۔ اب تو ملاقات کرکے ہی واپس جائیں گے۔ ایسے لوگوں پر خفا ہوتا اور پھر جنہیں چلاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا اور بعض کے کانوں میں روئی ڈال دیتا کہ اچھا تم ضرور جانا چاہتے ہو تو جاؤ مگر اُسکی باتیں نہ سننا کیونکہ اسکی باتوں میں ایک جادو ہے وہ تم پر اثر کر جائیگا تو تم بھی اُس کے ساتھ شامل ہو جاؤ گے۔ چنانچہ ایک صحابی کیساتھ ایسا ہی کیا اور اُس کے ساتھ ایک آدمی بھی کیا کہ جلد اُس کو واپس لے آنا۔ زیادہ دیر تک وہاں بیٹھنے نہ دینا۔ ورنہ (نعوذ باللہ) خراب ہو جائیگا۔ مگر وہ خدا کا بندہ ہوشیار آدمی تھا۔ اُس نے تھوڑی دور جاکر اُس آدمی کو واپس کر دیا کہ تم جاؤ۔ میں خود اپنا راستہ تلاش کر لونگا۔ اور روئی کو کانوں سے نکال کر پھینک دیا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

(عبد ل)

بدر خواتین

احمدی خاتون گولیکی کے متعلق ایک دوست نے اعتراض کیا تھا کہ یہ مضمون اس کا اپنا لکھا ہوا نہیں۔ ایک عورت کی لیاقت سے بڑھکر ہے۔ اسپر احمدی خاتون نے جو خط ہم کو لکھا ہے اس کا اقتباس چھاپ دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا اور وہ یہ ہے۔

"مختصر حال عرض ہے کہ میری والدہ صاحبہ جو قاضی صاحب کی پھوپھی ہیں اچھی تعلیم یافتہ ہیں اور میرے ابا جان بھی۔ چونکہ پہلے کوئی لڑکا نہ تھا ابا جان نے مجھے چھ سات سال تک بڑی توجہ اور محنت سے پڑھایا اور میں نے اردو کی کئی کتابیں اور فارسی میں گلستان بوستان سکندر نامہ تک پڑھا اور عربی صرف کی ایک دو کتابیں دیکھیں قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھا اس کے بعد پھر جہاں میں بیاہی گئی ہوں وہاں بھی تمام خاندان تعلیم یافتہ اور پڑھنا پڑھانا ان کا پیشہ۔ قاضی صاحب کو تو آپ جانتے ہیں ان کے علم و فضل سے واقف ہیں ان کے پاس پچیس سے زیادہ اخبار آتے ہیں وہ سب میں اول سے آخر تک چار پانچ سال سے دیکھتی ہوں اپنے سلسلے کے اخبار بدر الحکم بھی سنہ ۱۹۰۳ء سے باقاعدہ نظر سے گذرتے ہیں رسالہ ریویو بھی اس کے علاوہ کئی علمی ادبی رسالے ان کے نام آتے ہیں جو سب میں پڑھتی ہوں اور حضرت جی کی کتابیں اردو بھی پڑھیں اور پڑھتی ہوں۔ قاضی صاحب جن کے گھر ہوں انکی زندگی ہی مضمون نگاری کے لئے وقف ہے بوجہ کم فرصتی کے کئی دفعہ وہ مجھ سے اپنے مضامین نقل کراتے ہیں اور خط لکھواتے ہیں ان کی کئی کتابوں کے مسودے میں نے پڑھے جو ابھی چھپی نہیں مثلاً حضرت جی کی تائید میں انہوں نے دو بڑی کتابیں ۳۰۰ ورق تک کی لکھی ہیں میرے سوا کسی نے نہیں دیکھیں پھر ہمارے گھر میں دن رات چرچہ ہی دین کا رہتا ہے اور حضرت جی کا ہی ذکر اذکار ہوتا رہتا ہے شام کے بعد کھانا کھا کر قاضی صاحب اور میرے ماموں جان یعنی والد بزرگوار قاضی صاحب کبھی دینی مسئلہ پر آپس میں کلام کرتے ہیں اور مخالفوں کے اعتراضوں کا ذکر ہوتا ہے اور پھر ان کے جواب بھی دیتے ہیں۔ اسقدر سامان حاصل ہوتے ہوئے ایک عورت میں کچھ نہ کچھ لیاقت پیدا ہو جاتی ہے اگر مجھ میں ہو جائے تو کیا تعجب ہے جیسے مضمون (لوگوں کا مال کھاتے ہیں) پر شک ہوا اس کے دو حصے تو میں نے ایام الصلح سے نقل کئے اور دو باتیں میں نے اور لکھیں جو میں نے قاضی صاحب اور ماموں صاحب سے عشاء کے وقت جبکہ وہ آپس میں اس مضمون پر کچھ باتیں کر رہے تھے سنی تھیں اور لفظ بھی کوئی مشکل تو نہیں تھے قاضی صاحب کے مضمون آپ کے پاس آتے ہیں دستخط کا فرق آپ دیکھ سکتے ہیں اور طرز تحریر بھی۔ مگر یہ خیال ہونا چاہئے کہ ایک ہی گھر کے رہنے والے اور صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے ان کے سوا اور کوئی یہاں مضمون نویس ہے ہی نہیں۔ میں بعض اوقات تو حضرت جی کی کوئی کتاب پڑھتی ہوں تو جوش آجاتا ہے اور مضمون لکھ لیتی ہوں پھر لکھکر اصلاح کروا لیتی ہوں اگر ان کو فرصت ہو تو اصلاح کر دیتے ہیں ورنہ کہہ دیتے ہیں کہ ایڈیٹر خود اصلاح کر لیں گے کبھی فرصت ہو تو مجھے خود بتا دیتے ہیں کہ یوں مضمون لکھو۔ اور پھر کچھ باتیں دلیلیں سنا دیتے ہیں اور میں سننے کے بعد لکھ لیتی ہوں بعض باتیں میں اور ان کے مضامین سے یا الحکم بدر رسالہ سے یاد رکھتی ہوں یا دیکھ لیتی ہوں اور بعض کی نسبت میں ان سے دریافت کر لیتی ہوں کہ اس اعتراض کا کیا جواب ہے یہ مسئلہ کسطرح ہے بس اسطرح مضمون لکھا جاتا ہے سچ سچ عرض کر دیا۔

کلمہ طیبہ

یوں تو ہماری ہر ایک مسلمان بہن کہ وہی ہو کر بیٹھے دل سے کلمہ پڑھتی ہوں مگر کلمہ کے معنے بھی سمجھنے چاہئیں اس کلمہ کے دو حصے ہیں ایک لا الہ الا اللہ جس کے یہ معنے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں یعنی اس کے سوا کسی اور کی فرمانبرداری نہ کرینگی اسی کے احکام پر چلینگی اس کا جواب محمد رسول اللہ کلمہ کے دوسرے معنی ہیں یعنی جیسے اس نے اپنے سچے نبی کی معرفت طریقہ بتلایا پس اسی طرح پر اپنے عزیزوں کی شادی غمی کے موقع پر چلینگی۔ اب سوال یہ ہے کیا میری بہنیں اسیطرح اپنے رشتہ داروں کے بیاہ اور ماتم کرتی ہیں جسطرح رسول اللہ صلعم اور ان کے زمانہ کے مسلمان کرتے تھے اگر نہیں تو وہ ابھی کلمہ کس منہ سے پڑھتی ہیں کیونکہ کلمہ پڑھنے کے تو یہ معنے ہیں کہ آج کے بعد ہم اپنے خیالوں اور رسموں کی پیروی نہ کرینگی بلکہ اپنے رسولوں کے سردار آخر الزمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرینگی چونکہ شادی غمی مروجہ رسموں میں بہت کچھ ہم مستورات کا دخل ہے اسلئے مفصلہ ذیل اصلاحیں پیش کیجاتی ہیں اگر قبول افتد زہے عز و شرف۔

(اول) شادی بیاہ میں کنگنا باندھنا اور اس تقریب پر تیس چالیس روپیہ کا گڑ بانٹنا (دوم) ماشیاں کرنا اور مانی دو مانی غلہ گندم کی گھنگھنیاں اور بال کر ضائع کرنا (سوم) وڑ (عام دعوت) ایسی بدانتظامی اور بے سلیقگی سے دینا کہ مہمانوں کو تکلیف اٹھانی کو صحبت بدمزگی کیا ہیں تمیں گھنٹوں کی پکی ہوئی نیم خام روٹی اور سالن کھانے کے قابل رہتا ہے اور کیا ہی بدتمیزی کے ساتھ یہ روٹی کھائی اور کھلائی جاتی ہے وہ جاری رکھنے کے لائق ہے۔ (چہارم) کیا برات کی تیاری کیوقت گھڑولی بھرنے کی رسم قابل نفرت نہیں کہ ایک نائن ایک گھڑا اور اسپر ایک برتن رکھکر اٹھا کر چلتی ہے اس کے آگے آگے چوڑے مصلی ڈھول بجاتے ہیں اور پیچھے پیچھے تمام برادری کی عورتیں کیا بیاہی اور کیا کنواری گاتی اور نہایت فحش سٹھنیاں بکتی جاتی ہیں کنوئیں پر پہنچکر ناچتی اور ڈھول بجانے والوں سے ناٹھا پائی کی نوبت پہونچاتی ہیں اور ہمارے مجبور مرد ہیں کہ ان بد رسموں کو نہ صرف جائز جانتے ہیں بلکہ خود شریک ہوتے ہیں (پنجم) کیا برات کے گھر پہنچنے پر جو دیہات کی لڑکیاں اسکی خاطر جمع کرتی ہیں وہ جائز ہے اور کوئی شریف عورت یا مرد اسکو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے (ششم) کیا ڈولی پر پیسے بکھیرنا پیسوں کو ضائع کرنا نہیں کیا اس حرکت کی مستحق کی کچھ تمیز ہو سکتی ہے (ہفتم) کیا دولہا کی ڈولی آنے پر کچھ روٹی تقسیم کرنے کی رسم قابل ترمیم نہیں اور کیا گھڑا کوئی سالن ہے جو ایک یا دو دن چپاتی پر دھر دیا جاتا ہے (ہشتم) کیا گانا کھولتے وقت دولہا دولہن کو آپس میں لڑانا اور آپس میں آگا اور گھی شکر گھر دینا ایک فضول بات نہیں۔

احمدی خاتون از گولیکی گجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ حضرت کے سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں۔ خوشخط سفید اعلےٰ کاغذ قیمت صرف خریداران بدر سے للعہ

ادعیہ قرآن شریف قرآن شریف کی تمام دعائیں۔ بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اردو میں۔ ۲؍

الذکر نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی اور احادیث۔ قیمت ۲؍

جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبداللہ آتھم ۷؍

مباحثہ مابین اللہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام و پادری احمد مسیح و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی جی۔ مشن کیمبرج دہلی ا؍

انوار الدین ۸؍

نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نوردین صاحب ۸؍

تفسیر سورہ جمعہ // // // ۴؍

تحفۃ المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴؍

اعلام الناس // // // ۳؍

سواء السبیل // // // ا؍

کشف الالتباس // // // ۰؍

القاظ الناکین // // // ۵؍

موعظہ حسنہ // // // ا؍

صیانۃ الناس // // // ا؍

سر الشہادتین // // // ا؍

الفرقان // // // ۲؍

عاقبۃ المکذبین // // // ا؍

مجموعہ ازالۃ الوسواس // // // ۴؍

السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسمعیل صاحب ۵؍

اعجاز احمدی // // ا؍

رویائے صالحہ // // ۴؍

جنتھی مسیح // // ا؍

القول الفصیح۔ مصنفہ برایت اللہ صاحب شاعر ا؍

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ بہ تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اسکا ایڈیٹوریل نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲؍ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبدالحیی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحیی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اسلئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت قلیل ہے قیمت عہ

مرزا غلام احمد

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کرائیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر ایمان نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ پر تحریر کرلیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کردینگے ان کا علاج اندک خرچ دوائیکا کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار نہ تصور فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور محلہ معماراں

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ؎ روپیہ اور دوم مبلغ ؎ روپیہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کا دینے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور
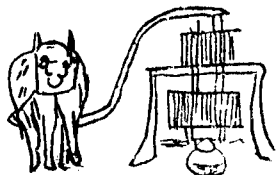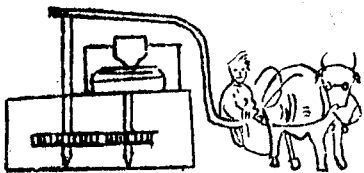
خریداران بدر کے واسطے ایک رعائیت

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری ۔ سب رجسٹراروں ۔ وکیلوں ۔ مختاروں ۔ عرائض اور اپیل نویسوں ۔ رئیسوں ۔ تاجروں ۔ ساہوکاروں ۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخین اور ان کیمطابق دوسرے مروجہ سنون کی تاریخیں دریافت کرنے کے لئے جو سرگردانیٔن اور دقتین پیش آتی تھیں ۔ اور وقت ضائع ہوتا تھا ۔ اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہمنے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے ۔ جسمیں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس برس کی

عیسوی ۔ ہجری ۔ فصلی ۔ سمتی

تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہین فوراً دیکھ سکتے ہین اور اس کیمطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھ ہی دیکھی جا سکتی ہین ۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے ۔ جسمین مفصل تاریخین لکھی ہین اور اس کے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعائیت ۳ پائی فی سال کے حساب سے چار روپے رکھی ہے ۔ لیکن اخبار بدر کے خریدارون کیلئے خاص رعائیت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کے لئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سالتمام کا چندہ اخبار دفتر بدر مین بھجوادینگے اُن کو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو تین تین روپے مین یہ جنتری دیجاویگی ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ۲۰ ۔ نومبر ۱۹۰۷ء سے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہو کر دفتر مین پہنچ جاوین ۔

خاکسار معراج الدین عمر

(مید)

مفرح عنبری کی نسبت مشتے نمونہ از خروارے
غور کیجئے کہ لکھنے والے لوگ کون ہیں

خان بہادر
عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیراگڈہ ضلع رائپور

تحریر فرماتے ہیں: سعنایت فرمائم حکیم صاحب! اسلام مسنون۔ آپ سے ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی خان بہادر مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیراگڈہ نے منگائی تھی۔ انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ میں آپ کو لکھوں کہ ان کے تجربہ میں بھی مفرح عنبری بہت مفید ثابت ہوئی۔ آپ مہربانی کرکے ۳ ڈبیہ اور خان بہادر صاحب موصوف کے نام جس قدر جلد ممکن ہو ویلیو پے ایبل روانہ فرمائیے۔

(دستخط) سید تخشش محمد
پرائیویٹ سیکرٹری وزیر صاحب

عالیجناب رائے کالی صاحب تعلقدار و رئیس بلند ای انگریزی جھجھی

کا ترجمہ:- ڈیر سر! میں نے آپ کی ایجاد کردہ مفرح عنبری کی ایک ڈبیہ استعمال کی ہے میں نہایت خوشی سے اس کے مفید ہونے اور ہندوستان کی بہترین دوائی ہونے کی تصدیق کرتا ہوں۔ دو سال کی بگڑی ہوئی صحت میری اسکے استعمال سے واپس ملی ہے۔ مہربانی کرکے ایک ڈبیہ میرے دوست لالہ سکھن لال کے نام روانہ فرمادیں +

عالیجناب فخر الدین صاحب ضلعدار کورٹ آف وارڈس

سونتھ:- تحریر فرماتے ہیں کہ "عنایت و کرمفرمائے مند جناب حکیم صاحب۔ تسلیم قبول ہو۔ میں آپ کی مفرح عنبری کی تعریف کرنے پر مجبور ہوں۔ اسکی تعریف امکان سے باہر ہے۔ مجھ کو بیحد فائدہ بخشا اگرچہ میں نے پوری ڈبیہ نہیں استعمال کی ہے۔ مگر مجھے جو شکایتیں تھیں وہ سب رفع ہو گئی ہیں۔ خداوند کریم جزائے خیر دے۔ میں نے اکثر اشتہارات سے ادویات منگوائی ہیں مگر سوائے روپیہ خراب کرنے اور دفع کی امید پر وقت ضائع کرنے کے فائدہ کچھ نہیں پایا تھا

عالیجناب پنڈت گھانسی رام صاحب منشی مختار عدالت شہر میرٹھ

تحریر فرماتے ہیں کہ "مفرح عنبری کی چھ عدد ڈبیاں پہنچیں۔ ان کے استعمال سے مجھ کو اور میرے دوستوں کو بہت کچھ فائدہ ہوا اور یہاں پر بہت کچھ تعریف ہوئی اسواسطے ۶ ڈبیہ اور بھیجدیجئے" اسکے بعد دوسرے خط میں لکھتے ہیں کہ "مفرح عنبری جن جن اصحاب کو دیگئی وہ آپ کی مرتبہ دوائی مذکور کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ لہذا آپ ۹ ڈبیہ (مفرح عنبری) اور میرے نام روانہ فرمادیں۔"

جناب حافظ فیض رسول صاحب وکیل سررشتہ نظامت

شیخاوٹی علاقہ راج جے پور تحریر فرماتے ہیں میں عرصہ سے ہر ایک کارخانہ کی ادویات کا تجربہ کر رہا ہوں اور بہت سا نقصان اٹھایا ہے۔ لیکن افسوس کرتا ہوں کہ رئیس کارخانہ خواہ مولوی صاحب خواہ مفتی صاحب یا حافظ صاحب ہیں لغویت کے بھرے ہوئے اشتہارات کے ذریعہ خلق خدا کو دھوکہ دیکر خراب کرتے ہیں۔ اب آپ کا پرچہ پہنچنے پر آپ کے کارخانہ کی طرف توجہ کرنی پڑی۔ اور مفرح عنبری منگا کر تجربہ کیا گیا۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکے کارخانہ کو روز بروز ترقی بخشے۔ واقعی مفرح عنبری بذاتہ ایسی ہی کہ جس قدر تعریف کی جاوے کم ہے۔ میں نے ایسی سریع الاثر اور مفید اجسام دوائی اس سے پہلے نہیں دیکھی

عالیجناب فقیر محمد خان صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس ضلع

منڈلہ:- میں تصدیق کرتا ہوں۔ جس قدر ادویات میں نے اپنے اور نیز اپنے دوستوں کے لئے آپ سے منگوائیں سب قابل تعریف ہیں۔ بعد اسکے آپسے تین ڈبیہ مفرح عنبری اپنے اور اپنے احباب کے لئے طلب فرمائیں۔ اور پھر تحریر فرمایا کہ "مفرح عنبری ایک ڈبیہ کا جناب یعقوب حسین صاحب تھانیدار نے استعمال کیا۔ اور بعد استعمال نہایت تعریف کی۔ لہذا آپ ایک درجن ڈبیہ ... روپیہ کی جناب معلے القاب منشی ہزاری لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے نام روانہ فرمادیں" اور تیسری دفعہ پھر تحریر فرمایا کہ تین ڈبیہ اور بھیجدیں +

عالیجناب محمد عظیم اللہ صاحب رئیس اعظم تعلقدار

وآنریری مجسٹریٹ ضلع ساگر تحریر فرماتے ہیں مفرح عنبری کی ڈبیہ پہنچی۔ استعمال عمل میں آیا۔ بفضلہ تعالیٰ جو تعریف آپ نے درج اشتہار فرمائی ہے۔ اس سے زیادہ دہ چند تعریف و توصیف کی مفرح عنبری مستحق ہے۔ اس نے دراصل خود کو مفرح عنبری ثابت کر دکھلایا ہی جن جن اصحاب نے استعمال کیا وہ اسکی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ براہ مہربانی دو ڈبیہ مفرح عنبری کی اور روانہ فرمائیے +

عالیجناب سید نور الحسن صاحب رجسٹرار کلیا گنج

ضلع پورنیہ تحریر فرماتے ہیں: "مفرح عنبری نے مجھ کو بہت فائدہ بخشا۔ فرحت بے اندازہ ہوتی ہے۔ اور طبیعت ہر وقت بشاش رہتی ہے۔ میری رائے میں مفرح عنبری واقعی عمدہ چیز ہے۔ میں اس دوا کی جس قدر تعریف کروں درست ہے۔ نوجوانوں کا ہمدم اہل قلم کا رفیق اور سن رسیدوں کے لئے عصائے پیری ہے۔ غرضیکہ خیالی آبحیات سنا کرتا تھا مفرح عنبری نے اصل کر دکھلایا

عالیجناب محمد کریم خان صاحب سوداگر اسپیال بنگلور

تحریر فرماتے ہیں:- میں بارہا آپ سے مفرح عنبری طلب کرچکا ہوں۔ میں نے اور میرے دوست محمد عبد القدوس صاحب پوسٹماسٹر اور دیگر دوستوں نے اس کا استعمال کیا ہے سب کو عظیم فائدہ ہوا ہے۔ بیشک مفرح عنبری سے بڑھکر ہندوستان کی تمام دوائیوں میں سے کوئی دوا ایسی طاقت بخش نہ ہوگی جس قدر تعریف آپ نے اشتہار میں لکھی ہے۔ اس سے بھی زیادہ پایا ہے۔ اور خدا کی قسم کہ میں کوئی آپ کے خوش کرنے کے لئے جھوٹ نہیں لکھتا بلکہ سچے دل سے گواہی دیتا ہوں +

خان بہادر
عالیجناب سید علی خان صاحب گورنمنٹ پنشنر

کوٹھی حسن منزل رئیس جونپور تحریر فرماتے ہیں مکرمی حکیم صاحب زاد عنایتہ۔ میں نے ایک ڈبیہ مفرح عنبری پہلے منگایا تھا۔ اسکا پورا استعمال میں نے خود کیا جس غرض سے استعمال کیا تھا۔ اس کو نہایت فائدہ ہوا تب تین ڈبیہ ایک ساتھ اور منگایا تھا۔ ان میں سے دو ڈبیہ میرے دوستوں کے لئے تھیں ان کو دیا۔ اپنی ایک ڈبیہ میں سے نصف ڈبیہ ایک عورت کو بغرض دفع سیلان کھلائی گئی اس کو بھی فائدہ ہوا واقعی یہ مفرح نہایت عمدہ چیز اور بہت قابل تعریف ہے۔ اب ایک ڈبیہ مجھکو مطلوب ہے اور تین ڈبیہ میرے دوستوں کی فرمایش ہے۔ لہذا آپ چار ڈبیہ بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ فرمادیں +

جناب ڈاکٹر سید محمد حیدر حسین صاحب حیدر صدر شفاخانہ کھنڈوہ

ممالک متوسط تحریر فرماتے ہیں "آپ کے یہاں سے جو ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی انہی ایک مریض محمد مخدوم صاحب ہیڈ سپارٹر ریلوے میل سروس کے لئے منگوائی تھی اس نے اعجاز مسیحائی کا کام کیا۔ صاحب موصوف مرض ذیابیطس میں مبتلا تھے اور اس قدر کمزور ہو گئے تھے کہ اسٹیشن تک جانا مشکل تھا۔ قلت اشتہا اور ضعف معدہ کی بھی شکایت تھی۔ مگر ایک ڈبیہ کے استعمال سے رفتہ رفتہ ضعف کم ہو گیا اشتہا بڑھ گئی اور اپنے کام پر آسانی سے چلنے جانے لگے۔ اس لئے چار ڈبیہ مفرح عنبری کی بہت جلد میرے نام سے بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجدیں +

وہی صاحب دوبارہ تحریر فرماتے ہیں

مفرح عنبری نے میرے خاص مریضوں کو بہت فائدہ پہنچایا۔ میرا تبادلہ کھنڈوہ سے ناگپور ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہاں بھی اسکی اشاعت میں کوشش کی جاویگی۔ آج ایک مہاجن کا خط دربارہ طلبی دو ڈبیہ کھنڈوہ سے آیا ہے۔ آپ مہربانی کرکے دو ڈبیہ ذیل کے پتہ پر ان کے نام اور ایک ڈبیہ میرے نام بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجکر مشکور فرمادیں +

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور موچی دروازہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پر و پرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

پیشگی ۲؍ عہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

سلسلۂ الجدید جلد ۲ | ۲۴ ۔ رجب ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ ۔ ستمبر ۱۹۰۶ء | نمبر ۳۰ | سلسلۂ القدیم جلد ۵

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی درِ پہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عار پر کسی ایک کو اخباری کرانیکا حق حاصل ہے } عمہ

معاونین درجہ دوم جنکو عار پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عار

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ ر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ ر کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ نہ بھیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

نوکل ...... عہ ۔ افریقہ ...... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزۃ اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اسلیے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دُعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاک ولائیت

ڈوئی ۔ تازہ ڈاک امریکہ میں خبر آئی ہے ۔ کہ ڈوئی کا مقدمہ والی واہ کے ساتھ ہنوز چل رہا ہے ۔ ڈوئی کے مرتد مریدنے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ڈوئی مجنون ہے مگر وہ جنون ایک خاص امر میں ہے جسکو انگریزی میں مانومینیا کہتے ہیں ۔ ایک مشہور ڈاکٹر جو دماغی تحقیقات کے علم کا فاضل ہے اس شہادت کے واسطے عدالت میں طلب کیا گیا تھا ۔ اُس ڈاکٹر نے یہ شہادت دی ہے کہ ڈوئی کا دماغ درست نہیں رہا اور وہ مرض مانومینیا میں گرفتار ہے ۔ ڈاکٹر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ چونکہ یہ جنون ایک خاص بات میں ہے اسواسطے ممکن ہے کہ ایسے جنون کا گرفتار کوئی بڑا کام بھی کرے اور کسی بڑے محکمہ کے انتظام کو پورا کر دکھاوے ۔ لیکن باوجود اس کے ہر وقت یہی خطرہ رہتا ہے کہ وہ کسی وقت کوئی کام ایسا کرے جس سے سارا کاروبار سخت نقصان اٹھائے اور خطرے میں پڑ جائے ۔ جج نے اس شہادت کے سننے کے بعد کہا کہ کم از کم یہ بات فیصلہ شدہ ہے کہ ڈوئی اس قابل نہیں کہ اتنے بڑے شہر اور اس کے کارخانوں کا انتظام اس کے ماتحت رکھا جائے ۔ لیکن برخلاف اس کے والی واہ بھی اس امر کا جائز حقدار نہیں کہ وہ تمام کاروبار اس کے سپرد کر دیا جاوے اسواسطے جب تک آخری فیصلہ نہ ہو جائے یہ جائداد ایک ثالث کے قبضہ میں دیدینی چاہیئے جو کہ سرکار کی طرف سے مقرر کیا جائے ۔ چنانچہ ایک آدمی فوراً مقرر کیا گیا ۔ اور مقدمہ کی تاریخ ڈالی گئی ۔ لیکن ڈوئی کی درخواست پر کہ میں اتنی مدت سے اس کارخانہ کے کام پر مصروف رہا ہوں اس کا معاوضہ مجھے ملنا چاہیئے عدالت نے فیصلہ کیا کہ بیشک وہ حقدار ہے کہ اُسے کچھ ملے لیکن تاحال یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ کیا ملے ۔

اس کے بعد ۶ اگست ۱۹۰۶ء کے اخبار و میں یہ بات شائع ہوئی کہ ڈوئی زینہ سے گر کر نیچے آ پڑا ہے اور اُسکی حالت بہت نازک ہے ۔ جب سے اسیر فالج گرا ہے وہ خود اپنے زور سے چل پھر نہیں سکتا اسواسطے ایک آرام کرسی بنائی گئی ہے کہ اُس کو نوکر اٹھاکر اودھر اُدھر لیجایا کرتے ہیں ۔ اُس نے ایک بڑا وعظ کرنیکا ارادہ کیا تھا ۔ اور اس وعظ کے واسطے ملازم اُسے آرام کرسی پر اٹھا کر نیچے لا رہے تھے کہ ایک ملازم کا پاؤں زینہ پر سے پھسل گیا اور وہ بمعہ کرسی گر پڑا اور ڈوئی کرسی سے گر کر لڑکتا ہوا نیچے فرش پر جا پڑا اور بالکل بے ہوش ہو گیا ۔ وہ لیکچر موقوف کیا گیا ۔ اور اس خبر کو ہر طرح سے چھپانے کی سعی کیگئی ۔ سنا گیا ہے کہ ڈوئی کی بیوی ان حادثوں سے صدمہ زدہ ہو کر مفقود الحواس ہو گئی ہے اور اس نے واہی تباہی بکنا شروع کیا ہے دیکھو کاذب کا انجام کیسا برا ہے ۔ ڈوئی کا دعوےٰ تھا کہ میں خدا اور یسوع کا فرستادہ رسول ہوں اور تھوڑے دنوں میں اسکا سلسلہ چمک اٹھا تھا ۔ لیکن اب رسول کی رسالت اور اس کے خداوند کی خدائی کی حقیقت خوب کھل رہی ہے ۔

تحریف درانجیل ۔ ولایت کا اخبار پیر وگریسیو تھنکر لکھتا ہے کہ جب چھاپہ خانہ نہ ہوتا تھا تو اسوقت پادری لوگ انجیلیں قلمی لکھا کرتے تھے اور اپنی خواہشوں کے مطابق درمیان میں بعض الفاظ گھٹا اور بڑھا بھی دیا کرتے تھے چنانچہ مرقس کی انجیل میں ایک پورا باب اسیطرح بڑھا دیا گیا تھا ۔ اور زانیہ کو سزا نہ دینے والی آیتیں کسی پادری نے اسواسطے درج کر دی تھیں کہ اُنکی اپنی خوا ہو بیثر اُن کو گرفتار نہ کیا جائے ۔

انجیل میں طالمود کے فقرات ۔ عیسائیوں کو بڑا فخر ہے کہ یسوع مسیح نے بعض ایسے کلمات فرمائے ہیں کہ اُنکی مثال پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتی ۔ مگر اب معلوم ہوتا جاتا ہے کہ وہ تمام فقرات یسوع نے یہودیوں کی کتابوں سے سیکھے تھے (یا اُس طرز تحریر کو اختیار کیا جائے جو عیسائی لوگ اپنی نادانی اور تعصب سے دوسرے مذاہب کے بزرگوں کے حق میں استعمال کیا کرتے ہیں تو کہا جا سکتا ہے کہ یسوع نے دوسری کتابوں سے چرا لئے) ۔ اُن فقرات میں سے ایک یہ پیش کیا جاتا ہے کہ تو اپنے پڑوسی سے ایسا پیار کر جیسا کہ اپنے آپکو + جے سمنر صاحب ساکن کونیٹی کٹ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ فقرہ بعینہٖ طالمود میں درج ہے ۔ اور طالمود میں اس فقرہ کے متعلق ایک قصہ بھی لکھا ہے اور وہ قصہ اسطرح سے ہے کہ ربی ہلیل ایک فاضل یہودی تھا ۔ اس کے علم اور فضل کا شہرہ سُن کر ایک شخص اُسکی آزمائش کے واسطے ایسے وقت میں گیا کہ ربی موصوف سبت کی تیاری میں تھا اور اُسے فرصت نہ تھی تب اُسے شخص نے کہا کہ میں تیرے پاس اسواسطے آیا ہوں کہ تو اسی جگہ کھڑے کھڑے مجھے یہودی مذہب کی تعلیم سنا دے ۔ تب ربی نے کہا کہ "اپنے پڑوسی سے ایسا پیار کر جیسا کہ اپنے آپ سے" ۔

کیا کوئی یسوع دنیا میں گذرا ہے ۔ لیونارڈو نکولا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اناجیل کے قصے جسطرز سے لکھے گئے ہیں ۔ اُن سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فقط ناول ہیں یعنے جھوٹے قصے ہیں ۔ اور دراصل کوئی وجود ایسا دنیا میں نہیں گذرا جس کا نام یسوع ہو ۔ یسوع کے متعلق ہر ایک مشہور واقعات کو لے لو ۔ اُس کے پکڑ وانے کیواسطے ایک آدمی مقرر کیا گیا کہ شناخت کرے حالانکہ ایسے بڑے مشہور آدمی کے واسطے یہ بات ضروری نہ تھی ۔ پطرس نے یسوع پر لعنت کی تو اسوقت مرغ بولا ۔ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہودی اپنے مقدس شہر میں مرغ نہیں رکھا کرتے تھے ۔ سردار کاہن نے یسوع کا مقدمہ جس طرز سے کیا وہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہودیوں کا طرز عدالت اس طرح سے ہرگز نہ تھا ۔ علاوہ ازیں سردار کاہن کے ہاں صرف کاہنوں اور لاویوں کے مقدمات فیصل پاتے تھے ۔ ہر ایک شخص مقدمہ بازی کے واسطے سردار کاہن کے پاس نہ جا سکتا تھا ۔ یسوع کے زمانہ کے کسی مورخ نے یسوع کا ذکر نہیں کیا صرف یوسی فس نے کیا ۔ سو اول تو یوسی فس یسوع کے زمانہ میں نہ تھا ۔ بعد میں پیدا ہوا ۔ اور دوم یوسی فس کی کتاب میں پادریوں کا جعل ثابت ہے ۔ کہ پادری صاحبان نے خود ہی یوسی فس کی کتاب میں یہ باتیں لکھدی تھیں +

درخواست نماز جنازہ بھائی عبدالعلیم خان احمدی نجیب آبادی کی والدہ اور ہمشیرہ فوت ہو گئی ہیں احباب اُن کے غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۴ - رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

خداتعالیٰ کی تازہ وحی

ایک تازہ نشان

ناظرین نے ۲۳ - اگست ۱۹۰۶ء کا الہام ۳۰ - اگست ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر مین پڑھا ہوگا اور وہ اس طرح سے تھا - **آجکل کوئی نشان ظاہر ہوگا** - یعنے عنقریب کوئی نشان ظاہر ہونے والا ہے - اِس اخبار کی اشاعت کے ساتوین دن یعنی ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء کو یہ نشان خداتعالےٰ نے ظاہر فرمایا اور اس کے ظاہر ہونے سے پہلے پھر زیادہ تفصیل کے ساتھ اس کے متعلق ایک خواب مین خبر دی گئی - جو کہ وقوعہ سے ایک دن پہلے حضرت مسیح موعود نے گھر مین بہت اشخاص کے سامنے ذکر فرمائی تھی - اور وہ اِس طرح سے ہے - "مین نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان (مرتد دشمن) ہمارے مکان کے پاس کھڑا ہے اور والدہ محمد اسحٰق (زوجہ میر ناصر نواب صاحب) اُس کو اپنے گھر مین بُلاتی ہین مگر مین نے اُسے اندر نہین آنے دیا - اور مین نے کہا کہ مین نہین آنے دیتا اس مین ہماری بے عزتی ہے - دشمن کے گھر مین داخل ہونے سے مراد کوئی مصیبت یا موت ہوتی ہے اور وہ اندر نہین آسکا یعنی خدا نے اُس بلا کو ٹالدیا - پھر الہام ہوا - **اِنّی اُحافظُ کلّ من فی الدّار**

ترجمہ - مین اُن سب کی حفاظت کرون گا - جو اِس گھر مین ہین - علاوہ اِس کے ایک گوشت کا ٹکڑا خواب مین دکھایا گیا - جو کسی غم کی طرف دلالت کرتا تھا - اور یہ بھی دیکھا - کہ ایک انڈا میرے ہاتھ مین ہے - جو کہ ٹوٹ گیا ہے - یہ بھی کسی کی موت کی طرف اشارہ تھا - لیکن خواب کے تمام امور معلق ہوتے ہین دُعا سے اور ٹل سکتے ہین قطعی حکم نہین ہوتا - ان خوابون کے بعد حضرت نے میر صاحب کو جو لاہور جانے کو طیار تھے - روک دیا کہ ابھی نہ جاوین - اور ان کو کہا کہ مین نے دیکھا ہے کہ آپ کے اہل و عیال کے متعلق ایک بلا آنیوالی ہے مین ڈرتا ہون کہ وہ بلا سفر مین نازل ہو اور موجب شماتت اعدا ہوجائے اِس کے گواہ خود میر صاحب و دیگر گھر کے لوگ ہین چنانچہ یہ بات سُنکر میر صاحب نے مع اہل و عیال لاہور مین جانا ملتوی کردیا اور جب صبح ہوئی تو پیشگوئی کے مطابق عزیز محمد اسحاق کو سخت بخار ہوگیا اور اُس بخار کے ساتھ رانون مین دو گلٹیان نکل آئین جس سے قطعی طور پر یہ معلوم ہوگیا کہ طاعون ہے اور ایک نہایت خوفناک امر پیش آگیا اور گھر مین سب پر ایک دہشت طاری ہوئی اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب معالج تھے مگر ہر دو ران مین دو گلٹیون کے نکلنے سے وہ بھی دہشت زدہ ہو گئے - تب حضرت مسیح موعود نے دُعا کرنا شروع کیا اور نہایت اضطراب سے توجہ کی تب خدا کے فضل سے اِس دُعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ ابھی دو یا تین گھنٹہ سے زیادہ نہین گذرا ہوگا کہ بخار بالکل ٹوٹ گیا اور پھر گلٹیان بھی گم ہوگئین - گویا مرض کا نام و نشان نہ تھا - اور تمام آثار طاعون کے جاتے رہے اور اب میان محمد اسحاق بخیر و عافیت باہر پھرتے ہین - فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک -

فرمایا - اِن دِنون کتاب حقیقۃ الوحی مین نشانات جمع کر رہا ہون - تو میرے دل مین خیال آیا کہ پچھلے نشانات کے ساتھ کوئی تازہ نشان بھی ہونا چاہیئے خداتعالیٰ نے اس خیال کو بھی جلد پورا کردیا

فرمایا - عبدالحکیم خان چونکہ ایک دشمن ہے اِس واسطے وہ دکھایا گیا دشمن کی خواب مین گھر کے اندر داخل ہوجانے کی تعبیر کسی دُکھ اور موت سے ہوتی ہے سو مین نے خواب مین کہا کہ مین اُس کو نہین آنے دونگا یعنی میری دُعا نے اُس مصیبت کو ٹالدیا -

فرمایا - اِنّی اُحافظُ والا الہام جو اِس خواب کے ساتھ تھا ظاہر کرتا [illegible]

فرمایا - ۴ ستمبر ۱۹۰۶ء والا رویا (جو ۶ ستمبر کے اخبار مین شائع [illegible])

کہ ایک چور ہمارے چوغہ کو لیکر بھاگ گیا مگر اسکے پیچھے کوئی آدمی بھاگا جس نے چور کو پکڑ لیا اور چوغہ واپس لے لیا - اِس رویا مین بھی اِس واقعہ کی خبر دیگئی ہے کیونکہ طاعون کا حملہ ہماری اس پیشگوئی پر حملہ تھا کہ خدا اِس گھر کے رہنے والون کی حفاظت کریگا اور دُعا نے اِس حملہ کو دور کیا اور ہماری عزت قائم رہی - ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء - وحی الٰہی بوقت فجر (۱) لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے شیر خدا نے انکو پکڑا اور شیر خدا نے فتح پائی - (۲) امین الملک جے سنگھ بہادر (۳) **ربّ لاتبق لی من المخزیات ذکرا** - ترجمہ اے میرے ربّ رسوا کرنیوالی چیزون مین سے کوئی باقی نہ رکھ (۴) ون کے وقت کا الہام پیٹ پھٹ گیا - (معلوم نہین کہ یہ کس کے متعلق الہام ہے) (۵) رویا - دیکھا صو دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک کاغذ بھیجا ہے جو پروف کی طرح ہے جو لڑکا لیکر آیا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کے حاشیہ پر سفر ہے ذرہ پڑھ لینا اس کاغذ کے دائین طرف کے حاشیہ پر لکھا ہے - دشمن نہایت اضطراب مین ہے -

ڈائری

القول الطیب

۹ ستمبر ۱۹۰۶ء - فرمایا - ہمارے سامنے جو کام ہے وہ آسان نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے ہمارے دو کام ہیں اندرونی طور پر قوم کو درست کرنا تقوےٰ و طہارت کا گم شدہ راستہ انکو دوبارہ دکھانا اور اس پر چلانا - اور دوسرا بیرونی حملوں کو روکنا اور کسر صلیب کرنا - یہ ہر دو کام ایسے مشکل ہیں - کہ بغیر اللہ تعالےٰ کے خاص معجزہ نما کاموں کے معمولی انسانی کوششوں سے کبھی یہ کام پورا نہیں ہو سکتا - ہمارے بے وقوف مخالف نادانی کے ساتھ مسیح کو آسمان پر چڑھائے بیٹھے ہیں اور خیال نہیں کرتے کہ اتنے عرصہ تک اس نامعقول عقیدہ نے کیا فساد ڈالا ہے - جو آیندہ اس عقیدہ فاسدہ کی پیروی سے ان کو کچھ حاصل ہو جائے گا - خدا تعالےٰ علیم اور حلیم اور عمیق اور دقیق باتوں کا واقف کار ہے - اس کی حکمت نے جو راہ اختیار کی ہے اُسی پر چلنے سے اسلام کا بول بالا ہو سکتا ہے -

یسوع تو فوت ہو چکے کہ انکے نام پر اس قدر شرک ہوتا ہے اب انکی آمد میں اسلام کیواسطے کوئی فائدہ کی صورت نہیں بن سکتی - اسلام کے واسطے بیرونی اور اندرونی فساد اس **حد تک پہنچ چکے** ہیں - کہ ظاہری عقل کے مطابق تو اب یاس اور نا امیدی کے سوائے اور کچھ باقی نہیں ہے - دین کی اشاعت کے سوائے جو سامان اور طاقتیں عیسائیوں کے پاس ہیں کہ ایک ایک کتاب کو کئی کئی لاکھ چھاپتے ہیں اور مفت تقسیم کرتے ہیں - وہ بات مسلمانوں کو کہاں حاصل ہے - یہاں تو ایک چھوٹا رسالہ چھاپنا ہو - تو اُس کے واسطے بھی سامان بمشکل حاصل ہوتا ہے - غرض ظاہری دولت اور طاقت اور سعی کے ذریعہ سے ہم فتح نہیں پا سکتے - بلکہ ہمارا ہتھیار ہے صرف دُعا اور توجہ الی اللہ - یہ ہماری مہم صرف دُعا کے عظیم الشان ذریعہ سے سر ہوگی - ڈاکٹر عبد الحکیم نادانی سے اعتراض کرتا ہے - کہ یہ ایک جگہہ بیٹھے ہوئے ہیں - کیوں ایسا نہیں کرتے کہ شہر بشہر گشت کریں - یہ اس کی غلطی ہے - اگر میں جانتا کہ ملکوں میں پھرنے سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے - تو میں ضرور ہی ایسا کرتا - حدیث شریف میں دجال کے متعلق آیا ہے - کہ **لا ید ان لاحد لقتالھا** - اُس کے ساتھ جنگ کرنے کے ہاتھ کسی کے پاس نہ ہوں گے - زمینی اسباب کے ساتھ ہم اس دجل کا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ زمینی اسباب خود اسکے پاس بہت ہیں - ہمارے پاس کوئی ایسا اعلےٰ ہتھیار ہونا چاہیئے - جو اُس کے پاس نہ ہو - تب تو ہم فتح پا سکتے ہیں - آج کل مخلوق پر دُنیا کی محبت حد سے زیادہ غالب ہے - اُس کو ہم نکالنا چاہتے ہیں - اور اسی کو نکالنا سب سے زیادہ مشکل کام ہے - الغرض کہ سب سے آخر جو چیز نفس سے نکلتی ہے وہ دُنیا کی محبت ہے بجز ایک آسمانی طاقت کے ہمارے واسطے کوئی کامیابی کی راہ نہیں -

فرمایا - اللہ تعالےٰ نے ہم کو سورۃ فاتحہ میں یہ دعا سکھائی - کہ اے خدا نہ تو ہمیں مغضوب علیہم میں سے بنائیو اور نہ ضالین میں سے - اب سوچنے کا مقام ہے کہ ان ہر دو کا مرجع حضرت عیسیٰ ہی ہیں - مغضوب علیہ وہ قوم ہے جس نے حضرت کے ساتھ عداوت کرنے اور اُن کو ہر طرح سے دُکھ دینے میں غلو کیا اور ضالین وہ لوگ ہیں جنہوں نے اُن کے ساتھ محبت کرنے میں غلو کیا اور خدائی صفات اُن کو دیدیئے - غرضکہ ان دونوں کی حالت سے بچنے کے واسطے ہم کو دُعا سکھلائی گئی ہے - اگر دجال ان کے علاوہ کوئی اور ہوتا - تو یہ دعا اس طرح سے ہوتی - کہ غیر المغضوب علیھم ولا الدجال - یہ ایک پیشگوئی ہے جو کہ اس زمانہ کے ہر دو قسم کے شر سے آگاہ کرنے کے واسطے مسلمانوں کو پہلے سے خبردار کرتی ہے - یہ عیسائیوں کے مشن ہی ہیں جو کہ اس زمانہ میں ناخنوں تک زور لگا رہے ہیں - کہ اسلام کو سطح دُنیا سے نابود کر دیں اسلام کے واسطے یہ سخت مضر ہو رہے ہیں اور باوجود ایسے سخت صدمات کے دیکھنے کے پھر خیالی اور وہمی باتوں کے پیچھے پڑنا اور دجال کو کسی اور جگہ تلاش کرنا غلطی میں داخل ہے - ہمارے سامنے تو ایک ایسا خطرناک دجال موجود ہے کہ اس کی نظیر پہلی اُمتوں میں موجود نہیں - کوئی انسانی طاقت اور ہاتھ اُس کو زیر نہیں کر سکتا - ہاں خدا کے ہاتھوں سے یہ کام ہوگا یہ کام جو ہمارے درپیش ہے - اور جس کا ہم نے ذمہ لے لیا ہے کہ ہم کسر صلیب کے واسطے آئے ہیں یہ ہمارے لئے **کوئی تھوڑا سا غم نہیں** - کیونکہ ہمارا اصل کام پورا نہ ہو تو پھر معجزات اور کرامات بھی کچھ شے نہیں ایک طبیب اگر بیمار کا علاج نہیں کر سکتا اور بازی اچھی لگا لیتا ہے - تو یہ امر اُس کی طبابت کے دعوے کو مفید نہیں ہو سکتا - پس ہم کو بڑا غم جو دامنگیر ہے وہ یہی ہے کہ کسر صلیب کا کام پورا ہو جائے - دوسرا پہلو غم کا اندرونی قوم کے متعلق ہے جو سیدھی بات کو اُلٹا سمجھتے ہیں - اور **دوست کو دشمن خیال کرتے ہیں** - افسوس تو یہ ہے کہ ہماری دشمنی کی خاطر آنحضرت کے ساتھ بھی دشمنی کرتے ہیں اور جو بات آنحضرت کے حق میں تائید کی ثبوت ہو وہ اگر ہم میں پایا جاوے تو اس ثبوت سے بھی انکار کر جاتے ہیں مثلاً قرآن شریف کی یہ آیت کہ اگر رسول خدا تعالےٰ پر اپنی طرف سے کوئی بات بنانا تو فوراً ہلاک کیا جاتا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک بڑی دلیل ہے کہ دعوے نبوت کے ساتھ آپ ۲۳ سال تک کامیاب ہی ہوتے چلے آئے بہت سے اکابر نے اس دلیل کو کفار کے سامنے پیش کیا ہے - مگر اب چونکہ یہ دلیل ہمارے سلسلہ کی بھی تائید کرتی ہے اس واسطے اس سے قطعاً انکار کر بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کوئی دلیل ہی نہیں مفتری بڑی مہلت پا سکتا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ دلیل تو ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے خاص ہے - دوسرے انبیاء کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں نادان نہیں جانتے کہ کیا دلیل بھی خاص اور مخصوص ہوا کرتی ہے - جو دلیل خاص ہے وہ تو بجائے خود ایک دعویٰ ہے نہ کہ دلیل - ایسی ہی غلطی عیسائی لوگ کیا کرتے ہیں کہ جب کوئی بات یسوع کے متعلق پیش کی جاتی ہے کہ اُس نے فلاں کام کیوں کیا تو کہدیتے ہیں کہ وہ تو خدا تھا اور اس کیواسطے جائز تھا جو چاہتا کرتا - بیوقوف نہیں جانتے کہ دعویٰ خدائی تو بجائے خود ایک دعویٰ ہے نہ کہ دلیل - دعویٰ بطور دلیل کے کس طرح پیش ہو سکتا ہے - جھوٹا دعویٰ والا کبھی سرسبز نہیں ہوا - کبھی کسی کاذب کو اتنی مہلت نہیں ملی جتنی کہ آنحضرت کو ملی افسوس آتا ہے کہ ہماری عداوت کے سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی دشمنی کی جاتی ہے - جو نتائج ہم اس وقت قوم کے درمیان چاہتے ہیں وہ کسی آسمانی طاقت کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے ورنہ زمینی لوگوں کے اختیار میں نہیں کہ وہ عظیم الشان کام کر دکھلائیں ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاؤں کا نتیجہ تھا - جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالےٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگی - جسقدر عظیم الشان فتوحات ہوئے کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرت کی دُعاؤں کا اثر تھا ورنہ صحابہ کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہ کے پاس صرف

حضرت مخدومی مکرمی مولوی محمد علی صاحب کا ارشاد ہے کہ

اس نوٹ کو شائع کر دیں۔

بعض احباب کے استفسار پر یہ امر عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ دسواں حصہ آمد میں جو اشتہار الوصیت کے ماتحت دیا جاوے گا۔ یہ صورت ہوگی کہ جو احباب چاہیں۔ اس دسویں حصہ میں سے لنگر خانہ۔ مدرسہ اور اعانت میگزین کا چندہ وضع کر دینے کے بعد بقیہ مجلس کارپرداز کو دیں۔ لیکن ان مدات کے سوا جن کا حساب دفتر میں رہے گا اور کسی مد میں یا کسی رسالہ یا اخبار کی قیمت کا جو روپیہ دیا جاوے گا۔ وہ محسوب نہیں ہوگا۔ مثلاً ایک شخص کی آمد کا دسواں حصہ سات روپیہ ہے۔ تو اُسے اختیار ہے۔ کہ اس میں سے مثلاً ۲؍ لنگر خانہ میں اور ۱؍ مدرسہ میں ۱؍ اعانت میگزین میں دے۔ اور باقی تین روپے مجلس کارپرداز کو دے۔ ایسے احباب کے ناموں کا ایک رجسٹر الگ رہے گا۔ جس میں ان کے متعلق کل حساب و کتاب رہے گا اور قبرستان میں دفن ہونے کے متعلق ان کے وہی حقوق ہوں گے۔ جو وصیت کرنے والوں کے حقوق ہوں گے۔ ایسے تمام احباب کو سرٹیفکیٹ بھی دئیے جاویں گے۔ مگر شرط یہ ہوگی کہ باقاعدہ ماہوار یا ششماہی جیسی صورت ہو وہ اپنی آمد کا دسواں حصہ بھیجتے رہیں۔

خاکسار محمد علی

ضرورت

چونکہ شیخ ضیاء اللہ صاحب جو چھ ماہ کی رخصت لیکر آئے ہوئے تھے۔ واپس جانے والے ہیں۔ اس لئے مدرسہ میں ایک گریجوایٹ یا سینیر سرٹیفکیٹ اُستاد کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی درخواستیں بنام سیکرٹری مجلس ناظم التعلیم آنی چاہیئے۔

شیر علی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان
۸ ستمبر ۱۹۰۶ء

بلاد اسلامی

درمیان قسطنطنیہ و سینٹ پیٹرسبرگ | روسی ممالک کی شورش سے آج کل جو دقتیں اور مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ ان سے وہاں کے باشندے مسلمان عیسائی وغیرہ سب ہی پریشان ہیں۔ اور چونکہ روسیوں کی طرح مسلمانوں کو بھی خطرہ میں گھر جانے کا اندیشہ تھا اس لئے سلطان روم نے ترکی سفیر متعینہ سینٹ پیٹرسبرگ کو حکم دیا ہے کہ روسیوں کی حرکت کی بڑی ہوشیاری سے نگرانی کرتا رہے۔

سلطنت عثمانیہ کی چونگی | سلطنت عثمانیہ کے محصول چونگی میں فیصدی تین۔ بڑھانے کے متعلق جو وعدہ زیر بحث تھا باب عالی نے اس کے تمام شرائط منظور کر لئے ہیں۔ وزارت خارجہ نے محاصل کا اندازہ کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زیادتی کی وجہ سے تنہا انگریزی تجارت سے کم از کم ایک لاکھ ۸۷ ہزار ۰ ۵ پونڈ کی رقم عثمانی حکومت کے قبضہ میں آیا کرے گی۔

[illegible] | سلطان روم نے حکم دیا ہے کہ ایک شفاخانہ نجف اشرف میں [illegible] کے لئے تعمیر ہو [illegible] حکم دیا ہے۔ [illegible] جاری کی [illegible] [illegible] اہم [illegible] ہے۔

مصر | یہ امر [illegible] ہے کہ مصر میں انگریزی فوج ایک [illegible] ہزار [illegible] کرے گی۔

چین | چین میں ۲ ہزار مسلمان [illegible] چینی شہر [illegible] کا ایک نوجوان مسلمان [illegible] کرتا ہے اور روسی اسلامی اخبار الفت کے [illegible] میں [illegible] گیا۔ [illegible] سے حجاز ریلوے کے لئے معقول چندہ جا چکا ہے۔

روسی | مسلمان اپنی اصلاح میں آج کل بڑی سرگرمی سے ساعی ہیں۔ [illegible] ایسا نہیں گذرتا جس میں مصری اخبارات سے ان کی کسی مساعی جدید کا ذکر نہ کیا ہو۔

ایک نامہ نگار [illegible] ہے کہ تاج محل آگرہ کے مینار [illegible] لرزان [illegible] اور [illegible] ہے

کہ جس [illegible] کر دیا جاوے صرف وہی نہیں [illegible] کے مقابل کا مینار بھی اس کی حرکت پر متحرک ہو جاتا ہے۔

پچھلے ہفتہ میں ترکی جہاز موسوم بہ بزم عالم و تیز [illegible] کان۔ عبد القادر جو حال ہی میں خرید کئے گئے ہیں۔ فوج لے کر حدیدہ کو جاتے ہوئے نہر سویز سے گذرے۔ پہلے میں ڈھائی ہزار سپاہی تھے اور دوسرے پر ڈیڑھ ہزار اور تیسرے پر ڈھائی ہزار۔

قازان مخبری اخبار لکھتا ہے کہ مسلمانان قبرس میں بھی کچھ کچھ زندگی کے آثار محسوس ہونے لگے ہیں۔ ابھی سے تعلیم کی طرف متوجہ نظر آتے ہیں حال میں امراء اور متمولین نے ایک عام جلسہ کر کے غریبوں اور محتاجوں کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے واسطے یہ تجویز کی کہ انہیں بھی مدارس عالیہ ٹرکی میں بغرض تعلیم چندہ سے بھیجا جایا کرے۔ تاکہ وطن میں وطن پرستوں اور قومی خدمت کرنے والوں کی کافی تعداد پیدا ہو سکے۔

قسطمونی | میں بیادگار عہد جلوس سلطانی ایک ابتدائی مدرسہ اور ایک نارمل سکول کھولا گیا اور بحکم سلطانی بروصہ کے مضافات قرق آغاچ میں ایک ایک مڈل سکول اور ایک ہائی سکول کا افتتاح بھی اسی دن ہوا۔

علاقہ طرابزون کے ایک گاؤں کرہ سون کی مسجد کے واسطے سلطان المعظم نے جیب خاص کے صرف سے عمدہ قسم کا آہنی فرش طیار کرا دیا ہے۔

۱۱ اگست کو تمام سفرائے دول نے اپنی اپنی سلطنتوں کی طرف سے سلطان کی مزاج پرسی کی رئیس التشریفات نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ جلالتمآب کی طبیعت رو بصحت ہے۔

تازہ تار ہے کہ ۱۴۔ اگست کو جناب ممدوح نے سفراء کو شرف ملاقات نہ بخشا۔ کیونکہ طبیعت تمدید ناساز تھی۔

مشیر الدولہ جدید صدر اعظم ایران کی عمر تقریباً ۴۶ سال کی ہے اور آپ نے آج تک کبھی یورپ میں قدم نہیں رکھا۔ لیکن معہذا آپ اس قدر عالی دماغ اور ہوشمند ہیں۔ کہ آپ ہی نے ایران میں یوروپین طرز نظام قائم کیا اور طہران میں علمی و سیاسی کانفرنس کی بنیاد ڈالی اور اپنی وزارت خارجہ کے زمانہ میں یہ تجویز پیش کی کہ سیاسی عہدہ کسی کو اس وقت تک نہ دیا جاوے جب تک کہ وہ یورپ کے مدارس میں چند سال نہ گذار چکا ہو۔

انتخاب الاخبار

امیر صاحب کے ہمراہ کابل کے مشہور مدبران سردار عبدالقدوس خان مرزا حسین خان بھی ہوں گے۔

حضور لیڈی منٹو دہلی میں وکٹوریہ زنانہ ہسپتال کھولینگی اور ایک زنانہ ہسپتال کی بنیاد رکھی۔

پچھلے ہفتے ہند میں اڑہائی ہزار سے زیادہ فوتیاں طاعون سے تھیں شہر پونا ۳۹۹۔

کولمبو میں چار ہزار ٹن کے ذخیرہ کیروسین میں آگ لگی سب راکھ ہو گئے۔ بخوبی بیمہ شدہ تہا۔

روس میں جمعرات کو ایک سرکاری حکم نافذ ہوا۔ اس میں گورنمنٹ کی پالیسی واضح کی گئی ہے۔

انقلاب پسندوں کے جرائم زیادہ سختی سے مٹائے جاوینگے۔ اور اصلاحیں فیاضی سے جاری کیجاوینگی اس سرکاری اعلان میں وعدہ دیا گیا ہے کہ تمام یہودی فضول بندشوں سے آزاد کئے جاوینگے۔

ایک اور نمایاں وعدہ بھی دیا گیا ہے وہ یہ کہ پولینڈ و صوبجات بالٹک کو بھی پارلیمنٹ دی جاوینگی۔

آخیر میں لکھا ہے کہ انتظام پولیس اور دیگر سرکاری محکموں میں ضرور اصلاحیں کرینگے۔

در بنگہ میں دو ہزار گاؤں طوفان سے برباد ہو گئے

انتقال | مارہرہ ضلع ایٹہ کے مشہور صوفی بزرگ سید شاہ ابو الحسین صاحب کا یکم ستمبر کو انتقال ہو گیا۔

سیلاب - دریائے ہگلی کے غیر معمولی چڑہاؤ کی وجہ سے کلکتہ کے جنوبی حصہ میں سیلاب آیا ہوا ہے۔

طاعون:- ہفتہ مختتمہ یکم ستمبر کے اندر طاعون سے ۲۵۲۲ موتیں ہوئیں - بمبئی ۱۳۸۸ پونا ۳۹۹ - وسط ہند ۳۰۳ (زیادہ تعداد شہر اندور میں) صوبجات متحدہ ۲۵۰ - وسط ہند ۱۹۰ - بنگال ۱۱۵ - برہما ۱۱۲ - ریاست میسور ۳۰۱ -

ازالہ حیثیت - کلکتہ کے ورنیکلر روزانہ اخبار سندیسا کے ایڈیٹر پر کلکتہ کے ایک کارخانہ کے مینجر مسٹر ملکم نے ازالہ حیثیت کا دعوی دائر کر دیا ہے

ہڑتال | کھڑک پور میں بنگال ناگپور ریلوے کے ۱۵ ہزار آدمی ہڑتال پر ہیں۔ مگر کوئی سخت حادثہ پیش نہیں آیا۔

جوتی چور - ۷ ستمبر ۱۹۰۶ء کو بعد نماز جمعہ شہزی مسجد لاہور میں ایک جوتی چور پکڑا گیا۔ جس نے ایک نمازی کی نئی جوتی جو قریباً چار روپیہ کی ہوگی۔ چرائی تہی۔ ہر روز اس مسجد میں دو تین جوتے چوری ہوتے ہیں۔ خادم مسجد نے بڑی کوشش کی کہ اس کو کوتوالی میں پہنچایا جاوے۔ مگر لوگوں نے اس پر رحم کر کے اس کو چہوڑوا دیا۔ (پیسہ اخبار)

سیلاب | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

عالی جناب حضور مقدس علیہ الصلوۃ والسلام

یہ نیاز مند آج ۱۴ دن کے بعد دورہ سے واپس آیا ہے۔ جمعہ کو ۳۱ - تاریخ اس قدر بارش ہوئی۔ کہ کچھہ ٹہکانا نہیں رہا۔ رعیہ سے پسرور قریباً ۱۹ کوس ہے۔ دس گھنٹہ میں یہ سفر طے کیا۔ چاروں طرف عالم آب تہا - سڑکوں پر پانی گھٹنوں گھٹنوں بہتا تہا دس گھنٹہ تک بارش رہی - سڑکوں کے ناقابل گذر ہو جانے کی وجہ سے دورہ ملتوی ہوا۔ مجہے بار بار یاد آتا تہا - اور بڑے ذوق سے دوہراتا تہا۔ آسمان سے برساؤں گا۔ زمین سے اگاؤں گا۔ آندہیاں چلینگی۔ زلزلے آئینگے - اب ایک حصہ تو پورا ہو گیا۔ خدا جانے اور پردۂ غیب میں کیا ہے۔ اللہ ہم عاجزوں پر رحم کرے اور اپنی حفاظت میں رکھے حضور عالی وقت دعا ہے۔ اس عاجز کے حق میں دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالے ہر ایک آفت سے بچاوے اور ایمان سلامت رکھے۔ اور اگر موت ہی جلدی مقدر ہے۔ تو حضور کے ساتھ یقین کامل اور صدق تام کی حالت میں موت ہو۔

خاکسار عاجز میر حامد شاہ از سیالکوٹ

آئندہ موسم حج میں ہندوستان کے مسلمان حاجیوں کو رستے میں صرف پانچ روز کا کوارنٹین ہوگا۔

یہ اس شرط پر ہوگا کہ مسافروں کا ڈس انفکشن ہو چکا ہے ورنہ وہی پرانی مشکل ہوگی۔

لندن میں خیال کرتے ہیں۔ کہ امیر صاحب کابل کا ہندوستان آنا محض معمولی بات ہے۔

روس کے زیر ہونے سے سرحد افغانستان محفوظ ہے لہذا اب امیر کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔

حیدرآباد کے متصل دریائے سندہ کی طغیانی سے بہاری بند ٹوٹ گیا۔ طوفان پانی سے عظیم تباہی۔

فرنگی ڈاکٹر ہیرنگ نے جو علاج تپ دق کا ایجاد کیا تہا وہ تجربہ میں سراسر ناقص ثابت ہوا۔

جس مریض کا علاج ڈاکٹر ہیرنگ کے ... کیا تہا اس کا مرض بعد علاج اور بہی ابتر رہا۔

خاص سینٹ پیٹرز برگ میں جمعہ کو انقلاب پسندوں کی کمیٹی تہی - روسی گورنمنٹ کے تازہ اعلان پر غور کی گئی - قرار پایا گیا کہ قتل اور دہمکی کی پالیسی جاری رکہی جاوے - جب تک کہ گورنمنٹ نیچا نہ دیکہیگی نہیں چہوڑیں گے۔

یہ بہی قرار پایا کہ روس کے تمام بڑے بڑے وزرا قتل کئے جاویں - ہر ایک کو ایک ایک کام دیا گیا ہے حیران ہیں کہ پولیس ایسے جلسوں کا پتہ نہیں لگا سکتی ہے۔ ان کا خفیہ محکمہ ہے۔ مطبع ہے - ملازم ہیں ضابطہ ہے۔

اس کے بعد اور خبرائی - روسی اخبار لکہتے ہیں - کہ صوبجات میں مالی حالت نہایت تاریک - خزانہ خالی دہقان لوگ فرنٹ ہیں اور چہوٹے بڑے زمیندار بہی ٹیکس نہیں دیتے۔ تحصیلدار بہی پریشان ہیں۔

لندن کے اخبار سینڈرڈ کا نامہ نگار مسٹر فریزر ان دنوں وارسا میں ہے - وہاں گرفتار کیا گیا ہے۔

فرانس کے لاٹ پادریوں پر پوپ بہت خوش ہیں انکی فرمانبرداری پر ناز کرتے ہیں۔

پوپ نے فرنچ پادریوں کو برکت کا خط بہیجا ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اس پر پادریوں کا خون بڑہ گیا پادری لوگ فرنچ گورنمنٹ کے قانون کی کچھہ پرواہ نہ کرینگے۔ بدستور پوجا کرینگے۔ سرکار کیا کریگی۔ وہ سرکار کو اجازت دینگے کہ جو چاہے کرے لیکن اپنا طریق نہ چہوڑینگے۔ اسی پر سب متفق ہیں۔

چین میں باکسروں کی شورش

شنگہی کا مراسلہ مظہر ہے کہ وادی یانگسی کے لوگوں میں اضطراب کے آثار نمایاں ہیں۔ ملک کے اندر سفر کرنا خالی از خطرہ نہیں - دے ڈو یو میں بے چینی نمایاں ہے۔

باکسروں کا ایک گروہ قصبہ ٹسا یو نہ سین پر حملہ آور ہوا - اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ مشنریوں اور دیسیوں نے یامین میں آکر پناہ لی ہے۔

ایک جرمن لفٹننٹ سفر کرتا ہوا اس شہر میں پہنچا اور چینی سپاہیوں کو ساتھ لے کر حملہ کیا۔ باکسر لیڈر قتل کئے گئے اور باقیماندہ لوگوں کو بہی منتشر کر دیا۔

بدر صادق

۲۴۔ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

تشحیذ الاذہان

ذہنوں کا تیز کرنا۔ حیوانات کو خدا تعالےٰ نے ایسا بنایا ہے کہ ان کو طبعاً وہ عقل اور ادراک اور فہم کی عطا کی جاتی ہیں جن میں چنداں کمی بیشی کی گنجائش نہیں رکھی جاتی۔ لیکن انسان کو خدا تعالےٰ نے ایسا بنایا ہے کہ اس کے ذہن کے واسطے ترقی اور نشوونما کا ایک بڑا وسیع میدان اس کے آگے ہر وقت کھلا موجود ہے۔ انسانی ذہن کو اگر کسی کام پر لگایا جاتا ہے تو وہ اور بھی ترقی کرتا ہے۔ اس کی تازہ مثال اس امر میں موجود ہے۔ کہ جب کوئی شخص ایک کل بناتا ہے۔ تو دوسرے اس میں ہر وقت کانٹ چھانٹ کر کے کچھ نہ کچھ ترقی کی راہ نکالتے رہتے ہیں اور انہیں پرانی کلوں میں زیادتی اور ترقی کے واسطے آئے دن گورنمنٹ گزٹ میں نئے نئے ایجاد رجسٹری ہوتے رہتے ہیں۔ غرض انسانی ذہن بہت ترقی کرسکتا ہے۔ اور انسان کا فرض ہے۔ کہ اس کو اس ترقی میں پورا حصہ لینے میں امداد دے۔ اس کام کو بچوں اور نوجوانوں کے درمیان بہم پہنچانے کے لئے اس جگہ ایک انجمن کوئی چھ سال سے قائم ہے۔ جس کی موجودہ صورت میں کہہ سکتا ہوں کہ سہ ماہی رسالہ تشحیذ الاذہان کی شکل میں جلوہ نما ہو رہی ہے۔ اس انجمن کے لائق اور معزز رکنوں نے ۹ ستمبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو اس انجمن کا سالیانہ جلسہ منعقد کیا۔ جو پورے آب و تاب کے ساتھ قریب چار گھنٹہ میں ختم ہوا۔

صدر جلسہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب تھے جن کے وسیع اخلاق کی ہمدردی بچوں اور نوجوان کو بھی اپنے احسان اور شفقت کے پروں کے نیچے لئے ہوئے ہے۔ اور حاضرین جلسہ میں احباب ساکن قادیان مدرسہ کے اساتذہ اور طلبار کے علاوہ باہر کے آئے مہمان بھی شامل تھے۔ سب سے اول قاری صاحب نے نہایت خوش الحانی سے قرآن شریف سنایا۔ جو دلوں سے انقباض کے قفل توڑتا تھا۔ اُس کے بعد صاحب صدر انجمن حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے وعظ فرمایا۔ جس سے مختصراً چند باتیں لکھی جاتی ہیں

آپ نے فرمایا کہ اس انجمن سے مجھے ہر طرح سے خوشی ہے اور کوئی پہلو رنج کا نہیں۔ خوشی کے اسباب میں سے ایک تو یہ ہے۔ کہ بچپن سے جن باتوں کی مجھے خواہش رہا کرتی تھی۔ کہ وہ اس طرح سے ہو۔ اور خدا تعالےٰ نے ان سب کو اپنے فضل و کرم سے پورا کیا۔ ان میں سے ایک یہ انجمن بھی ہے گو درمیان میں اس میں ایک وقفہ ہوگیا تھا۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کہ یہ وقفہ بہرحال فائدے کے واسطے ہے۔ اور ترقی کا موجب ہے۔ نہ کہ کسی نقصان کا باعث۔ اللہ تعالےٰ کے صفات میں سے دو صفتیں القابض۔ الباسط ہیں۔ بعض صفات الٰہی اس قسم کی ہیں۔ کہ ان کو اکیلا نہیں پڑھنا چاہیئے بلکہ دونوں نام اکٹھے لینے چاہیں۔ جیسا کہ النافع الضار ہے۔ ایسا ہی القابض الباسط ہے۔ اللہ تعالےٰ جو کچھ ہم سے لیتا ہے۔ اُسے بہت زیادہ کر کے ہم کو واپس دیتا ہے۔ قبض جو ہے وہ بسط کے لئے ہے۔ اور اس واسطے بڑے فضل کا موجب ہے۔ دن کو ہم کام کرتے ہیں رات کو ایک قبض ہوتا ہے۔ یہ سب خدا تعالےٰ کی کامل حکمت سے ہے۔ اس انجمن کے ابتدائی سرگرم ممبر شیخ عبدالرحمان قادیانی تھے۔ جن کو اس درمیانی وقفہ سے بہت صدمہ پہنچا تھا۔ اور اب ان کو بالخصوص خبر دینی چاہیئے۔ تاکہ ان کے واسطے خوشی کا موجب ہو۔

دوسرا موجب خوشی کا اس انجمن کے معاملہ میں یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے خود اس کا نام تشحیذ الاذہان رکھا۔ تیسرا موجب خوشی کا یہ ہے کہ اس کو دوبارہ قائم کرنے کے واسطے خدا تعالےٰ نے میاں محمود احمد کے دل میں جوش ڈالا۔ محمود کے مبارک لفظ میں خود ایک نیک فال ہے۔ اس قسم کا تفاؤل درست ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تفاؤل لیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب کفار نے آپ کے قتل کا منصوبہ کیا اور آپ نے مکہ سے ہجرت فرمائی۔ تو کفار عرب نے آپ کے قتل کے واسطے انعام مقرر کیا کہ جو کوئی آپ کو قتل کرے اُس کو ایک سو اونٹ انعام دیا جاوے گا عرب کے مفلس قلاش اور اوباش لوگوں سے اتنا بڑا انعام کیا کچھ نہ کرا سکتا تھا۔ ہر ایک کے دل میں اس انعام کے حاصل کرنے کے واسطے ایک جوش پیدا ہوا تھا اور سب چاروں طرف دوڑ پڑے۔ اُن میں سے ایک شخص بریدہ نام ستر آدمی ساتھ لے کر مدینہ کے راستہ میں جا پہنچا۔ جہاں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بمعہ اپنے رفیق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جا رہے تھے۔ آپ کو جب معلوم ہوا کہ یہ شخص بریدہ ہے۔ تو آپ نے اپنے ساتھی کو کہا کہ ہمارے واسطے ٹھنڈک ہے اور کوئی تکلیف نہیں۔ لفظ بریدہ سے جو برود سے نکلا ہے۔ آپ نے تفاؤل لیا۔ پھر وہ شخص سامنے آیا۔ تو آپ نے پوچھا کہ من انت تو کون ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ اسلم تب آپ نے فرمایا کہ بس ہم سلامت نکل گئے کوئی دشمن ہم کو گرفتار نہ کرسکیگا۔ تب بریدہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ من انت۔ تو آپ نے جواب دیا

محمد بن عبد اللہ رسول اللہ

میں محمد ہوں۔ عبداللہ کا بیٹا۔ اور اللہ کا رسول بریدہ پر آپ کے اتنا ہی فرمانے کا ایسا اثر ہوا کہ بمعہ اپنے ستر آدمیوں کے اُسی جگہ مسلمان ہوگیا اور اپنی پگڑی اتار کر ایک بانس پر باندھی اور اس کا جھنڈا بنا کر آپ کے آگے آگے مدینہ تک گیا غرض اس قسم کا تفاؤل جائز ہے اور یاد رکھو۔ کہ ہر ایک امر میں جو شروع کیا جاتا ہے۔ کچھ نہ کچھ مشکلات ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن جو شخص ہمت اور استقلال کے ساتھ اپنے کام میں مصروف رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ اُس کے کام میں برکت دیتا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ ادھر کوئی کام شروع کیا جاوے اور اُسی وقت اس کا نتیجہ بھی حاصل ہو جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر مشکلات کا سامنا کیا تھا۔ یوسف ہی کی مثال بچوں کے واسطے کافی ہے کہ وہ بھی بچہ تھا۔ جب سے اُس پر تکالیف وارد ہونے لگیں۔ یہ اجتماع بہرحال مفید ہے۔ تم دعاؤں میں لگے رہو اور نفس کا مقابلہ کرو۔ اس انجمن کا ہونا مدرسہ تعلیم الاسلام کے بچوں کے واسطے من جملہ ان فوائد کے ہے۔ جو یہاں کے طلبار کو حاصل ہے۔ ایک زمانہ آئیگا کہ جن لوگوں نے اپنے بچوں کو یہاں نہیں بھیجا وہ بہت افسوس کرینگے۔ تم دعا میں مصروف رہو کہ خدا تعالیٰ تمہیں برکات عطا کرے۔

حضرت مولوی صاحب موصوف کے [illegible] کے بعد [illegible] سیکرٹری [illegible] انجمن کی مختصر تاریخ سنائی کہ یہ انجمن [illegible] میں [illegible] ہوئی تھی۔ پھر نواب محمد علی خان صاحب سابق [illegible] مدرسہ تعلیم الاسلام نے اس کو [illegible] لیکن چند ایک اجلاس [illegible]۔ اس کے بعد اب پھر جاری ہوا اور ستمبر ۱۹۰۶ء [illegible] ہے اور اس کا واخلہ [illegible] مقرر ہے (یہ اس لئے [illegible] چھپنے کے اخراجات نکل سکیں)۔ اس کے بعد صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے ایک پرجوش اور [illegible] تقریر حقانیت کے مسئلہ پر کی۔ اور اس زمانہ کے مفاسد پر اور حضرت مسیح موعود کے دشمنان دین کی بدسلوکی کا رقت آمیز الفاظ میں [illegible] کھینچا۔ [illegible] گفتگو میں انہوں نے فرمایا کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ کوئی کافر اسلام کے حق میں ایک ذرا سا کلمہ گستاخانہ نہیں بول سکتا تھا۔ چہ جائیکہ آج لاکھوں کروڑوں کتابیں شائع کی جاتی ہیں۔ جن میں برملا بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں سخت سے سخت ناپاک الفاظ لکھنے والے کے قلم سے نکلتے ہیں۔ اسلامی زمانہ میں ایک دفعہ عیسائیوں نے حضرت عائشہ کے قصہ پر اعتراض کرنا چاہا۔ تو ایک خفیہ مجلس قائم کر کے ایک مولوی صاحب کو بلایا۔ اور نہایت ادب کے ساتھ اپنا اعتراض پیش کیا۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ دیکھو دو عورتیں ہمارے سامنے ہیں۔ ایک مریم اور ایک عائشہ۔ ہر دو پر کچھ الزام لگایا گیا ہے۔ مریم کنواری تھی۔ اور اس کا بیٹا پیدا ہوا۔ عائشہ بیاہی ہوئی اور اس کی اولاد نہیں ہوئی۔ اب بتلائیے کہ یہ الزام کس پر زیادہ پختہ ہو سکتا ہے۔ وہ خاموش ہو گئے۔ اس طرح مولوی صاحب نے ان کو سمجھایا۔ کہ ایسا اعتراض کرنا صرف خبیث اور ناپاک آدمیوں کا کام ہے۔ مریم کو اگر ہم اس الزام سے بری جانتے ہیں تو قرآن شریف کے فرمانے کے مطابق ایسا ہی حضرت عائشہ کی بریت بھی قرآن شریف نے ہی کی ہے۔ اخیر میں میاں صاحب موصوف نے فرمایا کہ تم اپنے مخالفوں کا مقابلہ نہ تلوار سے کر سکتے ہو کیونکہ یہ تلوار کا وقت نہیں اور نہ دولت کے ساتھ کر سکتے ہو کیونکہ دولت تمہارے پاس نہیں اور [illegible] اور ظاہری شے سے کر سکتے ہو۔ ہاں تم اپنے دلوں کو پاک اور صاف کرو اور خدا کی محبت [illegible] اپنے دلوں کو [illegible] دو۔ تب اس سے ایک خوشبو نکلے گی۔ جو تمہارے دلوں کو مسخر کرے گی۔

اس کے بعد چودھری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج لاہور کی تقریر ہوئی۔ چودھری صاحب موصوف نے قرآن شریف کی چند آیتیں پڑھ کر دعوت الی اللہ کی ضرورت پر عمدہ گفتگو کی۔ اس کے بعد شیخ تیمور صاحب نے ضرورت امام پر اور زمانہ کی پر فساد حالت پر تقریر کی۔ بعد ازاں محمد شفیع صاحب طالب علم ہائی کلاس تعلیم الاسلام نے مدعیان اسلام کی موجودہ حالت اور ان کی اصلاح پر اپنا مضمون پڑھ کر سنایا اور اپنے عمدہ طرز بیان سے حاضرین مجلس جلسہ کو خوش کیا۔ اس کے بعد شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم صاحب طالب علم ہائی کلاس تعلیم الاسلام نے رد تناسخ پر اپنا مضمون پڑھا۔ جو بہت ہی لطیف اور دلچسپ تھا۔ شیخ صاحب کے مضمون میں سے چند بطور نمونہ نقل کی جاتی ہیں۔

۱۔ آریہ سماجیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ جب انسان کسی جنم میں نیک اعمال کرتا ہے۔ تو اس کو دوسرے جنم میں اچھے ثمرات ملتے ہیں اور جو برے اعمال کرتا ہے۔ اس کو برے۔ اب ہم اسی پیمانے سے ان کے مذہب کو ناپنا چاہتے ہیں۔ یعنی ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت کل ہندوستان میں ایک ایسی قوم حکمران ہے۔ جو آریہ سماجیوں کے نزدیک کبھی نجات پا ہی نہیں سکتے اور ایک بہت ہی بری جون میں انہوں نے جنم لیا ہوا ہے۔ جن کے ساتھ وہ چھو کر کھانا بھی پسند نہیں کرتے۔ مگر وہ زمانے کا بادشاہ ہیں اور بڑی خوشحالی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور آریہ لوگ ان کے زیر سایہ زندگی بسر کر رہے ہیں اور وہ جو چاہیں آریوں سے کروا سکتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ پچھلے زمانہ جنم میں بڑے نیک اختر اور رشیدار سیدہ شخص تھے۔ جس کے سبب ان کو یہ خوشحالی نصیب ہوئی۔ مگر افسوس ہے آریہ لوگوں پر کہ حالانکہ وہ اس عقیدہ کے قائل ہیں مگر پھر بھی ان کو برا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ نیک تھے تو خدا نے ان کو اچھے مذہب میں پیدا کیا۔ ان کی نیکی کی وجہ اس واسطے چاہیئے کہ آریہ لوگ عیسائی مذہب کو فوراً اختیار کر لیں۔ ورنہ اس عقیدہ سے توبہ کریں۔

۲۔ اے تناسخ کے ماننے والو ذرا سوچو اور ہم کو بتلاؤ کہ اگر ایک شخص کی ماں مر گئی ہے اور وہ کسی شخص کے گھر میں پھر دوبارہ پیدا ہو گئی ہے اور اس کی شادی کسی ایسے شخص کے ساتھ ہونے لگی ہے۔ جس کو ویدک مذہب ناجائز قرار دیتا ہے۔ تو کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ ان کے گلے میں یہ لٹکا ہوا ہے۔ یا ان کے ماتھے پر لکھا ہے کہ ان کا آپس میں یہ رشتہ ہے۔ اس واسطے ویدک اصول کے مطابق ان کی شادی ناجائز ہے۔ تو پھر جب ایسا نہیں ہوتا تو تم ان کو کس طرح روک سکو گے۔ غرض تناسخ کے ماننے والوں کو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ کبھی دفعہ انہوں نے اپنی بہنوں اور ماؤں سے بھی شادی کی ہوگی۔

۳۔ آریوں کے اس اصول کے مطابق وہی انسان نجات پا سکتا ہے جس نے وید کو کنٹھ کیا ہوا ہو مگر ہم دیکھتے ہیں کہ کسی پنڈت نے بڑی جانفشانی سے وید کو یاد کیا ہے تو جب وہ مر جائیگا اور اس کے بعد جب پیدا ہوگا تو اس کو وہ پچھلا سارا وید آنا چاہیئے تاکہ وہ نجات حاصل کر سکے مگر ہم نے تو نہ کبھی سنا اور نہ کبھی دیکھا کہ کوئی ایسا شخص کبھی پیدا ہوا ہو۔ جو کسی قسم کے علم سے واقفیت رکھتا ہو جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کوئی ایک ہندو بھی نجات نہیں پا سکتا اور مذہب کا سارا دار و مدار نجات پر ہوتا ہے غرضیکہ تناسخ کے ماننے والے ہمیشہ دوزخ کی آگ میں ہی جلتے رہیں گے اور کبھی بھی نجات کا منہ نہیں دیکھینگے۔

اس کے بعد میاں نذیر احمد طالب علم نور تھ ہائی تعلیم الاسلام نے اپنا مضمون سلسلہ حقہ کی تائید میں پڑھا۔ اس کے بعد عبد الرحمن طالب علم فورتھ ہائی نے اپنا مضمون پڑھا۔ اور اس کے بعد عبد العلی بھیروی ساکن فورتھ ثانی نے تعلیم النسوان پر مضمون پڑھا۔ یہ صاحب آخری لیکچرار تھے جس کے بعد حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب صدر جلسہ نے جلسہ کے کارکن اور لیکچرار بچوں کو ان کے نقائص سے آگاہ کیا اور مشفقانہ نصیحت سے انکو آئندہ کیواسطے مفید اور ضروری سبق عطا کئے جن میں سے ایک یہ تھا کہ بچوں کیواسطے مناسب نہیں کہ ایسے اعلیٰ مضامین پر بحث کیا کریں جو بچوں کی ضرورت اور حد سے بڑھ کر ہیں جیسا کہ تعلیم نسوان کا مضمون اور اگر بچے کسی اعلیٰ مضمون کو لیں تو اس کے صرف عام فہم پہلو کو لینا چاہیئے اور اس کی تہ تک بحث میں نہیں پڑنا چاہیئے جیسا کہ عورت کا مسئلہ ہے۔ آپ نے شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم کے مضمون تناسخ پر بہت پسندیدگی کا اظہار فرمایا مگر فرمایا کہ شیخ صاحب نے مضمون کو ایسے لطیف اور دقیق پہلو سے لیا ہے کہ میرے سوا تھوڑے ہی اور لوگوں نے اس کو سمجھا ہوگا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ کمیٹی نے چندہ کی رقم بہت زیادہ رکھی ہے جس سے لوگوں کیواسطے اس میں شامل ہونا مشکل ہوگا اس امر کیطرف بھی آپ نے توجہ دلائی کہ لڑکوں کیواسطے مناسب نہیں کہ مضمون نویسی کے کام میں حد سے بڑھ کر اپنے اصلی فرائض میں غفلت کریں بلکہ اس کو ایک حد کے نیچے رکھنا چاہیئے۔

کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ممبر یہ کہ اصرف ان کو بلکہ ان تمام انجمنوں اور کمیٹیوں اور مکتبوں کو حضرت مولوی صاحب موصوف کے

یک ہفتوی

۲۴ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورہ تبّت

گذشتہ اشاعت سے آگے

گذشتہ نمبر اخبار میں الفاظ تبّت اور یدا کے معانی اور تشریح بیان کی گئی ہے اور ابولہب کا کچھ مختصر ذکر کیا گیا ہے۔ سو جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ ابولہب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا اور آپ کے ساتھ عداوت کرنے اور دکھ دینے میں سب سے بڑھا ہوا تھا۔ ربیعہ بن عباد سے روایت ہے۔ وہ کہتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ دیکھا تھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ابتدائے زمانہ رسالت میں دیکھا کہ آپ سوق ذی المجاز میں کہ رہے تھے کہ لوگو! تم لا الٰہ الا اللہ کہو تو تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ گے۔ بہت سے لوگ آپ کے پاس جمع تھے اور آپ کا وعظ سن رہے تھے۔ آپ کے پیچھے ایک شخص سرخ چہرے والا اور احول لوگوں کو بہکاتا تھا کہ یہ شخص صابی ہے۔ اور جھوٹ بولتا ہے۔ جدھر آنحضرت جاتے وہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے جاتا۔۔۔ اور لوگوں کو بہکاتا کہ یہ شخص تم کو لات اور عزیٰ کی عبادت سے منع کرتا ہے۔ اس کے پیچھے مت جاؤ۔ اور اس کی پیروی نہ کرو۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ ایک وقعہ کا ذکر ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تبلیغ کی تو اس نے سختی سے انکار کیا۔ تب آپ نے خیال کیا کہ یہ متکبر آدمی ہے۔ لوگوں کے سامنے اس کو سمجھانا مفید نہیں پڑتا۔ شاید کہ اس کو علیحدگی میں سمجھایا جاوے۔ تو ہدایت کے راہ پر آجاوے اور جہنم میں گرنے سے بچ رہے۔ اس واسطے آپ رات کے وقت اس کے مکان پر گئے۔ اور ایسا کرنے میں آپ نے حضرت نوح علیہ السلام کی سنت کو ادا کیا۔ کیونکہ حضرت نوح نے کہا تھا کہ انی دعوت قومی لیلا و نہارا میں نے رات کے وقت بھی انہیں تبلیغ کی اور حق کی طرف بلایا اور دن کو بھی بلایا۔ جب آنحضرت اس کے مکان پر پہنچے۔ تو کہنے لگا کہ شاید آپ دن کے وقت جو کچھ کہا تھا۔ اس کے متعلق عذر کرنے کے لئے اس وقت آئے ہیں۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے ادب سے بیٹھ رہے۔ اور اسے اسلام کی طرف بہت تبلیغ کی پر اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے زمانہ بعثت میں تبلیغ عام طور پر نہ کرتے تھے۔ یہاں تک یہ آیت نازل ہوئی۔ وانذر عشیرتک الاقربین۔ اپنے قریبی قبائل کو آنے والے عذاب سے ڈرا تب آپ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور پکارا اے آل غالب۔ تب قبیلہ غالب کے لوگ جمع ہو گئے۔ اور ابولہب نے کہا۔ اے آل غالب آ گئے۔ اب بتا تیرے پاس کیا ہے۔ تب آپ نے پکارا۔ یا آل لوئی۔ اس وقت قبیلہ لوی جمع ہوا۔ پھر ابولہب نے وہی کلمات کہے تب آپ نے آل مرہ کو پکارا۔ اسی طرح کہہ آل کلاب اور آل قصی کو پکارا۔ ہر دفعہ ابولہب ایسا ہی کہتا رہا۔ جب سب جمع ہو گئے تب آپ نے فرمایا۔ ان اللہ امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین وانتم الاقربون اعلموا انی لا املک لکم من الدنیا حظا ولا من الآخرۃ نصیبا الا ان تقولوا لا الٰہ الا اللہ فاشھد بھا لکم عند ربکم۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی قبائل کو ڈراؤں۔ سو تم میرے قریبی ہو۔ تم یاد رکھو کہ میں نہ دنیا میں تمہیں کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہوں اور نہ آخرت سے تمہیں کچھ حصہ دلا سکتا ہوں۔ جب تک کہ تم اس بات پر ایمان نہ لاؤ کہ معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں اگر تم میرا یہ کہنا مان لو۔ تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس معاملہ میں تمہارے حق میں شہادت دوں گا۔ ابولہب نے یہ کلمہ سنکر کہا تبالک الھٰذا دعوتنا۔ تجھ پر ہلاکت ہو۔ کیا اسی واسطے تو نے ہم کو پکارا تھا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورۃ نازل ہوئی اور وہی ہلاکت کی بد دعا جو ابولہب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی تھی الٹ کر خود اسی پر پڑی یہ ایک مباہلہ تھا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کافر نے کیا تھا اور اس قسم کے مباہلوں کی مثالیں خود اس زمانہ میں بھی کئی ایک قائم ہو چکی ہیں۔ جن میں سے ایک مولوی غلام دستگیر قصوری کا مباہلہ ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ مباہلہ کیا تھا اور ایک کتاب میں لکھا تھا کہ اگر وہ جھوٹے ہیں۔ تو وہ ہلاک ہو جائیں اور اگر ان کو جھوٹا کہنے میں میں جھوٹا ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤں چنانچہ اس کے بعد بہت جلد وہ ہلاک ہو گیا۔ ایسا ہی علی گڑھ کا مولوی اسمٰعیل مسیح موعود کے مقابلہ میں مباہلہ کر کے ہلاک ہوا اور ایسا ہی جہلم والا چراغ دین عیسائیوں کا دوست اور خود مسیح ہونے کا مدعی وہ بھی مباہلہ کے بعد واصل جہنم ہوا۔ پھر آجکل ڈاکٹر عبد الحکیم نے اس مباہلہ میں پیش دستی کر کے حضرت مسیح موعود کے حق میں تین سال کے اندر مر جانے کی پیشگوئی کی ہے۔ دنیا عنقریب دیکھے گی کہ اس کا یہ کلمہ کس کو جھوٹا اور کس کو سچا ثابت کر کے دکھا دیتا ہے۔ مگر جن بدقسمتوں نے پہلے اس قدر واقعات سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ وہ اب کیا نفع حاصل کر سکتے ہیں۔

وتبّ اور ہلاک ہو گیا وہ۔

یہاں تک اس سورۃ شریف کی اول آیت کے الفاظ کے معانی اور تشریح ہو چکی۔

تبت یدا ابی لہب وتب۔ ہلاک ہوں ہر دو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوا وہ۔ ہر دو ہاتھ سے مراد اس کا سارا وجود ہے یا اس کا دین اور دنیا۔ یا اس کی اولاد ہے۔ کیونکہ اس کو نہ دنیا میں کوئی آرام پہنچا نہ دین کے معاملہ میں اس کو کوئی کامیابی حاصل ہوئی۔ ہر طرف سے وہ خائب و خاسر ہی رہا۔ ابن عقاب نے لکھا ہے کہ تبت کے معنے صفرت ہیں یعنی خالی رہے۔ ہاتھوں کی طرف اشارہ اس واسطے کیا ہے کہ اس کا خیال تھا کہ میرا ہاتھ غالب رہے گا۔ اور میں رسول اللہ کے مقابلہ میں فتحمند رہوں گا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کو عذاب کے

ساتھ جلد موت دی۔ بعض نے لکھا ہے کہ تبت سے اشارہ اس کے بیٹے عتبہ کی طرف ہے اگر بیٹے کی طرف اشارہ ہو تو بیٹے کی ہلاکت بھی باپ کی ہلاکت ہے اور واقعات یہ ہیں کہ دونوں ہلاک ہوئے تھے۔ اس کے بیٹے عتبہ کا ذکر ہے کہ وہ تجارت کیواسطے شام کو گیا ہوا تھا۔ وہاں سے اہل قافلہ کے ذریعہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ تم محمدؐ کو جاکر کہدینا کہ میں اُس وحی کا کافر ہوں جو تم پر اُتری ہے اور شرارت میں ہمیشہ مبالغہ کیا کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں بددعا کی تھی۔ کہ **اللھم سلط علیہ کلباً من کلابك** چنانچہ ایک جنگل میں شیر نے اُسے پھاڑ کھایا

الغرض ابولہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سخت دشمن تھا۔ ہمیشہ ایذادہی کے درپے رہتا تھا اور آپکے حق میں ہلاکت کی بددُعا کیا کرتا تھا۔ وہی بددعا بالآخر الٹ کر اُس کے اپنے سر پر جا پڑی اور وہ دین و دنیا میں خائب خاسر ہو کر ہلاک ہو گیا۔

ما اغنی عنہ۔ نہ کفایت کیا اُس سے۔ اُس کے کسی کام نہ آیا۔ ہیچ دفع نہ کرد ازاو۔

مالہٗ و ماکسب۔ اس کا مال اور جو کچھ اُس نے کمایا۔ ماکسب۔ کے معنے ہیں جو کچھ اس کی کمائی ہے اور بعض کے نزدیک اس سے مراد اس کی اولاد ہے

ما اغنی عنہ مالہ و ماکسب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کوئی چیز اُس کے کام نہ آئی۔ خدا کے عذاب سے نہ اس کو اپنا مال چھوڑا سکا اور نہ اس کی اولاد اس کے کسی کام آئی۔ اس میں ایک پیشگوئی بھی ہے کہ باوجود مالدار ہونے کے اور صاحب اولاد ہونے کے اور قوم کے درمیان معزز ہونے کے اس کی تمام کوششیں جو کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کر رہا ہے۔ سب کی سب اکارت جائیں گی۔ وہ اپنی کسی کوشش میں کامیاب نہ ہوگا بلکہ ایک نامرادی کی موت مرے گا۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک بڑا بھاری نشان ہے، کیونکہ یہ آیات ایسے وقت نازل ہوئی تھیں۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز مکہ شریف میں رہتے تھے۔ اور صرف چند آدمی آپ کے ساتھ تھے اور بظاہر کوئی رُعب آپ کا لوگوں پر نہ تھا۔ بلکہ سب لوگ ہنسی ٹھٹھا کرتے اور ایذا دیتے اور تمام قوم آپ کی دشمن تھی اور اپنے کیا بیگانے سب بگڑے ہوئے تھے۔ کوئی شخص مسلمانوں میں داخل ہونے کی جرأت بمشکل تمام کر سکتا تھا۔ جو مسلمان ہو جاتا۔ وہ بھی اپنے آپ کو خفیہ رکھتا۔ غرض ایسے وقت میں جب کہ دنیادار نظر بظاہر حالات کر کے یہ خیال کرتے تھے۔ کہ یہ سلسلہ ایسا کمزور ہے کہ آج ٹوٹا یا کل ایسے وقت میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ خداتعالے اسلام کو کامیاب کرے گا اور یہ اشد دشمن ابولہب جیسا قوم کا سردار بھی نامرادی کے گڑھے میں گر جائے گا۔ یہ خداتعالے کے عجائبات کے نمونے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے وہ اپنے بندوں کی سچائی دنیا پر روشن کر دیتا ہے اور وہ دکھلا دیتا ہے کہ بے شک یہ اس کی طرف سے مبعوث ہے۔ ورنہ ایک انسان عاجز کا یہ حوصلہ نہیں کہ ایسی بے کسی اور بے بسی کے وقت میں اتنا بڑا دعوےٰ کرے۔ خداتعالیٰ ظاہر میں لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا پر وہ اپنے عجائب و غرائب کاموں سے پہچانا جاتا ہے۔ جس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب قادیان کے گاؤں میں ایک گوشہ نشین شخص تھے۔ اور ایک مہمان بھی کبھی آپ کے پاس نہ آتا تھا اور رات دن تنہائی میں خدا کی عبادت کرتے ہوئے گزرتی تھی۔ اُس وقت خدا نے یہ الہام کیا کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے اور دور دور سے تحائف اور ہدایا بھی تیرے لئے لائیں گے۔ اس وقت ممکن ہے۔ کہ خود ملہم کو بھی اس پر تعجب ہوا ہو۔ کہ مجھے تو نہ کوئی جانتا ہے اور نہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی جانے اور میں تو اس کو دوست رکھتا ہوں کہ خلوت میں بیٹھا رہوں اور اپنے خدا کی عبادت میں مصروف رہوں۔ یہ کیا بات ہے کہ دور دور سے لوگ آئیں گے اور تحفے تحائف بھی لائیں گے مگر قدرتِ خداوندی اسی طرح سے ہے کہ جو دنیا کو خدا کے واسطے لات مارتا ہے۔ دنیا اسی کی خادم بنائی جاتی ہے اور جو اُس کے پیچھے دوڑتا ہے وہ اس کے آگے سے بھاگتی ہے۔ اور اس کو ہمیشہ حسرت اور ناکامی کی حالت میں رکھتی ہے۔

سیصلی ناراً۔ جلد داخل ہو گا آگ میں۔ زود باشد کہ درآید بآتش۔ عنقریب آگ میں ڈالا جائیگا۔ نار سے مراد دو طرح کی آگ ہے۔ اول۔ اسی دنیا میں نامرادی اور ناکامی کیساتھ ہلاکت کی آگ کہ باوجود رات دن کی جان توڑ کوششوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ دن بدن ترقی پکڑتا گیا اور وہ ترقی ہر وقت اُس کے دل کو ایک سوزش اور جلن میں ڈالتی تھی اور آخر اس کی موت بھی طاعون سے ہوئی جو کہ ایک عذاب کی موت ہے اور اس دنیا کے عذاب کے ساتھ آخرت کے عذاب کی جو پیشگوئی کی گئی ہے اس کا سچا ہونا امراول کے پورا ہو جانے سے ثابت ہوتا ہے۔

ذات لھب۔ شعلوں والی۔ وہ آگ جس سے شعلے نکلتے ہیں۔ اس جگہ لہب کے لفظ میں یہ خوبی ہے کہ خود اس کا نام بھی ابولہب تھا جو کہ اس نے تکبر و غرور کے سبب اپنے لئے پسند کیا ہوا تھا۔

پس آیت شریف پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلی اور دوسری آیت تو صیغہ ماضی میں بیان کی گئی ہیں کہ وہ ہلاک ہو گیا اور اس آیت شریف میں صیغہ استقبال استعمال کیا گیا ہے کہ وہ آگ میں داخل ہوگا۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ سو واضح ہو کہ دراصل یہ ایک پیشگوئی ہے اور جس وقت سنائی گئی اس وقت ابولہب چنگا بھلا تھا اور بڑے زور میں تھا۔ اور قوم میں معزز تھا اور آنحضرت ایک بے کسی اور بے بسی کی حالت میں تھے۔ لیکن اللہ کے رسول کی تکالیف کو دیکھ کر آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ ان تکالیف کا اب خاتمہ ہو جاوے اور ابولہب ہلاک ہو جاوے چونکہ کوئی کام زمین پر نہیں ہوتا جب تک کہ پہلے آسمان پر نہ ہووے اس واسطے جس امر کا فیصلہ آسمان پر ہو جاوے۔ اسکو ہو گیا ہوا بتایا جاتا ہے کیونکہ وہ خدا کا حکم ہے اور یقینی پیشگوئی ہے اور حتمی وعدہ ہے اس واسطے پہلے سے منادی کی گئی کہ ابولہب ہلاک ہو گیا۔

حضرت ابورافع فرماتے ہیں کہ میں عباس بن عبدالمطلب کا غلام تھا۔ اور ہمارے گھر میں اسلام داخل ہو چکا تھا کیونکہ حضرت عباس مسلمان ہو چکے تھے اور ام الفضل بھی اسلام میں داخل ہو گئی تھی۔ اور میں بھی مسلمان ہو گیا تھا۔ لیکن ہم لوگ قوم سے ڈرتے تھے اور عام طور پر اپنے اسلام کو ظاہر نہ کرتے تھے کہ زمانہ ابتدائی تھا اور لوگ سخت دکھ دیتے تھے۔ جنگ بدر کے موقعہ پر ابولہب خود نہ گیا تھا۔ بلکہ اپنی جگہ اور آدمیوں کو بھیجدیا تھا۔ جب خبر آئی۔ کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ تو ہمیں قوت پیدا ہوئی اور ہم بہت خوش ہوئے۔ میں اور ام الفضل ایک جگہ بیٹھے تھے اوپر سے ابولہب آیا اور وہ بھی بیٹھ گیا۔ اتنے میں ابوسفیان جنگ سے واپس آیا۔ ابولہب نے اُس سے جنگ کی کیفیت پوچھی ابوسفیان نے من جملہ اور باتوں کے بیان کیا کہ عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے مقابلہ میں کچھ گورے رنگ کے سوار بھی تھے جو آسمان اور زمین کے درمیان میں تھے۔ میں نے کہا کہ وہ خدا کے فرشتے تھے میرا یہ کہنا تھا کہ ابولہب اٹھا اور مجھے مارنے لگا لیکن ام الفضل نے مجھے چھوڑا یا اور ابولہب کو مارا اور لعنت ملامت کی اس کو سارے دن [illegible]

وصیت

مفصلہ ذیل وصیت سکرٹری صاحب انجمن اشاعۂ اسلام نے برائے اشاعت بھیجی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(۱) میں فیاض علی ولد رسول بخش قوم قریشی ساکن سرادہ تحصیل غازی آباد ضلع میرٹھ کا ہوں۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۷۔ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور اپنے قلم سے لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُن کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں اُن ہدایات کو جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی۔ یا آئندہ شائع ہوں گی۔ میں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے مرنے کے بعد اُن تمام ہدایات ضابطہ قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو کھیوٹ ۱۲ ۶۲ للعہ بگھہ اراضی ہری جمعی مع ۵ واقع موضع سرادہ تحصیل غازی آباد ضلع میرٹھ میں نصف سے قدرے زائد ہے جس پر اس وقت تک میرا مالکانہ قبضہ ہے اور میرے اور میرے حصہ میں سے دوسرے کو مداخلت نہیں اور اس وقت تک ہر طرح کی بار کفالت سے بری ہے میں آج کی تاریخ اس جائداد کے جملہ بگھوں کے حصہ اپنی کو معہ جملہ حقوق کے یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائداد اس وقت جسکی قیمت عام خرید و فروخت کے شرح سے مبلغ ... روپیہ کی ہے اور میری جو ... میری جائداد ہے۔ یہ وصیت کردہ جائداد اُن کی دسواں حصہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشاد کو قبول کر کے یہ وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کی مقرر کردہ نائب مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد خواہ اس جائداد کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کر لیں یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائداد سے منافع لیکر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو۔ یا غیر احمدی۔ میری وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن ہوگی۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر تحریر کی تاریخ کے بعد میں نے کوئی اور جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کی۔ تو اس کا بھی بقدر دسواں حصہ کے صدر انجمن مقبرہ بہشتی کے نام وصیت سمجھی جاوے گی۔ اور اس وقت دو مکان پختہ و خام رہائشی جو قصبہ سرادہ ضلع میرٹھ میں واقع ہیں۔ کرایہ پر آباد کرائے جاویں گے۔ دیہات میں رسم نہیں۔ کرایہ پر کوئی آباد نہیں۔ اور کسی معقول قیمت کو فروخت ہوتا ہے۔ اس اپنی پس ماندگان کو جو حسب ذیل ہیں۔ ان کی رہائش کے واسطے مستثنےٰ کرتا ہوں۔ ان ہر دو مکان کا کوئی حصہ اس وصیت ہذا میں درج نہیں ہے۔ فرزند دختر۔ زوجہ۔ اس کے سوا جو اور جائداد میں پیدا کروں جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ نمبر ۵ میں وصیت ہذا میں کیا ہے۔ ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آیندہ شائع ہوں گے۔ دار الامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں کار پردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنیکے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں اُن اخراجات کی تکمیل میری یہ جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ نمبر ۵ میں کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ کار پردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دوں گا جس کا اطلاع انجمن مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا۔ اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی آمدنی سے الگ نہ کر سکوں یا ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوگی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گی اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور خاص ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آیندہ کے باعث جن کا مجھ کو اس وقت علم نہیں ہے۔ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے۔ جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کار پردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں۔ میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کہیں اور دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش جمع کرا چکا ہوں گا۔ یا میری جائداد متروکہ وصول ہوئے ہیں۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد

فیاض علی ولد رسول بخش قوم قریشی ساکن
قصبہ سرادہ ضلع میرٹھ بقلم خود
نشان انگوٹھا

گواہ شد گواہ شد

عبد الرحمان ولد شیخ حبیب علی	عبد السمیع ولد عبد الرحمان
قوم شیخ۔ ساکن سرادہ	شیخ ساکن سرادہ
ضلع میرٹھ حال کپورتھلہ	ضلع میرٹھ حال کپورتھلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ حضرت کے سوانح اور فہرست مضامین بڑھائے گئے ہیں۔ خوشخط۔ سفید اعلیٰ کاغذ قیمت ۵؍ خریداران بدر سے للعہ

ادعیۃ القرآن شریف قرآن شریف کی تمام دعائیں معہ ترجمہ اور تفسیر نظم اردو میں۔ قیمت ۲؍

الذکر نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی اور احادیث۔ قیمت ۲؍

جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبد اللہ آتھم۔ قیمت ۸؍

مباحثہ مابین اللہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی۔ جی۔ مشن کیمبرج دہلی۔ قیمت ۱؍

انوار الہدیٰ ۸؍

نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور دین صاحب ۸؍

تفسیر سورہ جمعہ۔ " " " " ۴؍

تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴؍

اعلام الناس۔ " " " " ۳؍

سواء السبیل۔ " " " " ۱؍

کشف الالتباس۔ " " " " ۱؍

ایقاظ النائمین۔ " " " " ۱؍

موعظہ حسنہ۔ " " " " ۱؍

صیانۃ الناس۔ " " " " ۱؍

سر الشہادتین۔ " " " " ۱؍

الفرقان۔ " " " " ۲؍

عاقبۃ المکذبین۔ " " " " ۱؍

مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ " " " " ۴؍

السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۵؍

اعجاز احمدی۔ " " " " ۱؍

رویائے صالحہ۔ " " " " ۴؍

القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱؍

چٹھی مسیح۔ ۱؍

عدم نجات مذہب پولوس ۱؍

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کی ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کی ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل دی جاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت و وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رعایا اور گورنمنٹ دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط بیلنے و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو فکر کی خوشخبری اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر ایمان نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کر دیں گے ان کا علاج اندک خرچ دوا لے کر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی مہتمم کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور محلہ ممالال

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کی تشریح لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد قیمت ۱۲؍

لوہے کے خاص آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۴۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ بیل ۲۶ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی مشین مبلغ ۱۰۰ روپیہ درجہ دوم مبلغ ۸۰ مبلغ [illegible] بیعانہ آنے پر بذریعہ وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیلنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خریداران بدر کے واسطے دو رعائتوں کا موقعہ

(سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۹۰۶ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری۔ سب رجسٹروں۔ وکیلوں۔ مختاروں۔ عرائض اور اپیل نویسوں رئیسوں۔ تاجروں۔ ساہوکاروں۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخیں اور اُن کے مطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخیں دریافت کرنے کے لئے جو سرگردانیں اور دقتیں پیش آتی تھیں اور وقت ضائع ہوتا تھا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہم نے ایک سو پچیس ۱۲۵ برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جس میں ۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۶ء تک ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی

عیسوی - ہجری - فصلی - سمتی

تاریخیں بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھ سکتے ہیں اور اس کے مطابق دوسرے سنین کی تاریخیں بھی ساتھ ہی دیکھی جا سکتی ہیں۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جس میں مفصل تاریخیں لکھی ہیں اور اس کے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعایت ایک پائی فی سال کے حساب سے بھی کم یعنی ۳ (مجلد ۳) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداروں کے لئے خاص رعایت یہ کی جاتی ہے کہ جو صاحب بدر کے لئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سال تمام کا چندہ اخبار دفتر بدر میں بھجوا دینگے ان کو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو ڈھائی ڈھائی روپے میں یہ جنتری دیجائیگی لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستیں مکمل ہو کر دفتر میں پہنچ جاویں۔

لغات القرآن حصہ اول۔ مصنفہ عبد الحق صاحب عرب جس کی اصل قیمت ۳ ہے دفتر ہذا سے اُن خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کریں یہ کتاب صرف ۱۲ میں مل سکتی ہے۔ کارخانہ بدر نے زائد قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار بدر کے واسطے یہ رعائتی حق حاصل کیا ہے۔

مینیجر اخبار بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۲/۱ عـ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد و لستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلہ الجدید جلد ۲ — نمبر ۳۸

...م ـ شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیة والسلام مطابق ۲۰ ـ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی بہ پیشا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلہ القدیم جلد ۵

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ..عـ

معاونین درجہ اول جنکو عا/ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہی } ...

معاونین درجہ دوم جنکو عا/ پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہی } للعہ

معاونین درجہ سوم ہے عام قیمت پیشگی ۲/۱ عـ

عام قیمت مابعد سے رفی پرچہ ۲/ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجائیگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲/ کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملیگا۔ رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

لوکل ..... عا/ ـ افریقہ ...... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلبر ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق اور فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت اُن کا مغلوب نہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھہ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوة کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چلسکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۲ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ـ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین ـ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

بائبل کا الہام۔ پوپ نے ایک کمیٹی مقرر کی تہی۔ کہ بائبل کی پہلی پانچ کتابون کے متعلق تحقیقات کرے۔ کہ یہ کتابین کس نے لکہی تھین کمیٹی نے اب اپنی رپورٹ بعد تحقیقات پیش کی ہے۔ جس مین یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ کتابین لکہی تو حضرت موسے کی ہین۔ مگر ساری الہامی نہین ہین۔ بلکہ بعض عبارتین ہین۔

اب مشکل یہ پڑے گی۔ کہ الہامی کو غیر الہامی سے علیحدہ کس طرح کیا جاویگا۔

مذہب عیسوی کا پول۔ ایس اے آلڈرج صاحب ساکن شہر مچیگن۔ امریکہ کے اخبار ٹرتھ سیکر مین تحریر فرماتے ہین۔ جیسے جیسے میری عمر بڑہتی جاتی ہے۔ مین عیسوی مذہب کے پول اور اس کی ریاکاری سے زیادہ تر واقف ہوتا جاتا ہون۔ عیسوی مذہب کی ساری بنیاد صرف ایک شخص کی بے وقوفی کی خواب پر منحصر ہے۔ عیسوی مذہب ناممکن باتون سے بھرا پڑا ہے۔ اور علاوہ اس کے اس مین بہت سی بے حقیقت باتون کا مجموعہ ہے۔ یہ بہی ثابت نہین ہوتا۔ کہ آیا دراصل کوئی یسوع تہا بہی یا نہیں۔ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھ ایک حقیقت رکہتے۔ ان کی پیدائش زندگی اور وفات انسانون کیطرح سے تھے۔ لیکن یسوع کے سارے کا قصہ ناممکنات اور بیہودہ قصون سے بھرے ہوئے ہین۔

یسوع مسیحی نہ تھا ولائیت کے میگزین ہیرٹ جنرل مین پادری اینڈرسن صاحب نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس مین پادری صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یسوع خود ہی عیسائی نہ تہا اور جو مذہب اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اُس کو ماننے والا اور اُس پر چلنے والا خود بہی نہ تھا۔ شکر ہے کہ پادری صاحبان کو بہی یہ فہم پیدا ہو چلا ہے۔ کہ یہ سب تانا بانا فرضی ہے۔ کیون نہ ہو۔ زمانہ مین ہوا ہی ایسی چلی ہے۔ کہ اس قسم کے مذہب کو قبول کرنا اور زیادہ تر اس پر قائم رہنا اب مہذب اور دانا قومون کے واسطے ممکن نہین معلوم ہوتا

اعلی مسیحی پادری گرفن صاحب رسالہ نارتھ امریکن ریویو مین تحریر فرماتے ہین کہ سب سے عمدہ اور اعلیٰ مسیحی وہ نہین ہین جو گرجون مین وعظ سنتے ہین اور نہ وہ ہین جو کہ گرجون مین وعظ کرتے ہین بلکہ وہ ہین جو دنیا مین کوئی نمایان کام اپنے ملک کی بہبودی کے واسطے کرتے ہین۔

گویا پادری صاحب کے نزدیک اگر کوئی معمار اپنی معماری کے کام مین کمال پیدا کرے تو وہ سب سے اعلےٰ درجہ کا مسیحی ہے گرجے مین جانا یا عبادت کرنا یا بائبل پڑھنا کوئی ثبوت مسیحی ہونے کا نہین ہو سکتا۔

رینن عام طور پر مشہور ہے کہ ملک فرانس کا مشہور فلاسفر رینن۔ جس نے یسوع مسیح کی مخالفت مین چند ایک کتب تصنیف کی ہین۔ دہریہ تھا اور خدا تعالیٰ کا منکر تھا۔ مگر اب اس کی ہمشیرہ نے ایک مضمون چھپوایا ہے۔ اور اس کی بعض پرانی تحریرین دے کر ثابت کیا ہے کہ وہ دراصل دہریہ نہ تہا۔ بلکہ موحد تہا۔ ہان یسوع کی خدائی کا منکر تہا۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ یورپ کے اکثر دہریہ اسی قسم کے ہین۔ کہ وہ اُس خدا کے منکر ہین۔ جو یسوع کے وجود مین اُن کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور جو کہ فی الحقیقت اسی قابل ہے کہ اُس کا انکار کیا جاوے۔

نیا فرقہ عیسوی بعض لوگون نے یہ کوشش کی تھی۔ کہ دین عیسوی کی ترمیم کر کے عقائد کا نقشہ ایسا طیار کیا جائے جو کہ اکیسوین اور بائیسوین صدی تک کے لوگون کے مذاق کے موافق ہو۔ بعض لوگون نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اس پر گارنٹ صاحب نے ایک مضمون لکہا ہے۔ کہ ہمین الہام کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ کیونکہ زمانہ ترقی کر رہا ہے۔ اور اس واسطے نئے عقائد کی فہرست طیار کرنی چاہیئے۔

شراب ۱۹۰۱ء مین ۵۱۵ ملین گیلن شراب کا استعمال ہوا۔ جن مین سے پانچوان حصہ جرمنی والون نے پیا۔ اور تیرہوان حصہ برطانیہ اعظم نے نوش کیا۔ شراب کی قیمت ۵ر سے لے کر عہ گیلن تک ہے۔

مسٹر الف ایچ باک ول صاحب رسالہ نائنٹینتھ سنچری مین تحریر فرماتے ہین کہ الیاس نے پہاڑ پر جو آگ کا معجزہ دکہایا تہا۔ وہ مٹی کے تیل کے ذریعہ سے تہا۔ معجزات کو ثابت کرنے کا اچھا ذریعہ نکالا ہے

ڈاکٹر فورسنتھ صاحب بیان فرماتے ہین۔ کہ ہم ایک حقیقی خدا کے محتاج ہین نہ کہ ایک خیالی خدا کے۔ جیسا کہ یسوع مسیح تہا۔

اٹلی مین یہ تحریک پیدا ہوئی ہے کہ گرجے کو سلطنت سے جدا کر دیا جاوے جیسا کہ دوسرے ملکون مین ہو رہا ہے امید ہے کہ پوپ اس کی سخت مخالفت کریگا مگر اب کون سنتا ہے تمام دنیا کا میلان اس طرف ہو رہا ہے کہ اب عیسائیت کو صفحہ دنیا سے اُٹھایا جاوے ہر جگہ عیسوی مذہب کمزور ہو رہا ہے اور کچھ ہوا ہی ایسی چل پڑی ہے جس کا اصل سبب یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنا ایک رسول اس زمانہ مین پیدا کر دیا ہے۔ جس کی توجہ اور ہمت اس امر کے درپے ہے۔ کہ کسر صلیب کرے۔ یعنی صلیبی مذہب کو دنیا سے اُٹھا دے اس کی دعاؤن کا نتیجہ ہے کہ خود عیسائی قوم کے افراد مذہب عیسوی کی بیخ و بنیاد اکھیڑنے کے درپے ہین ہر روز یورپ امریکہ سے جو آواز آتی ہے اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ عیسائیت اب دنیا سے رخصت ہونے کو ہے سوائے اس کے کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

یکم شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵ - ستمبر ۱۹۰۶ء - فرمایا - گھر میں ایک چوکھٹ کے اندر ایک قطعہ لگا ہوا ہے - جس پر لکھا ہے - ایں بتاکی شاہ خاد مبک - ہم نے آج کشفی نگاہ میں دیکھا کہ وہ الفاظ مٹے ہوئے ہیں - مگر اس پر لکھا ہے - خیر -

۱۷ - ستمبر ۱۹۰۶ء (روز دوشنبہ) (۱) قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک - وما نتنزل الا بامر ربک -

ترجمہ - تیرے رب نے فرمایا ہے - کہ وہ تیرے لئے آسمان سے وہ چیز اتارنیوالا ہے - جو تجھے خوش کردیگی - اور ہم تیرے رب کے حکم کے سوائے کبھی نازل نہیں ہوتے -

(۲) قد سمع اللہ - اجیبت دعوتک - ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون -

ترجمہ - اللہ تعالےٰ نے تیری دعا سن لی - تیری دعا قبول کی گئی - اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے - جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکی کرتے ہیں -

(۳) بارک اللہ فی الہامک و وحیک و رؤیاک

ترجمہ - برکت دی اللہ تعالےٰ نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری خوابوں میں -

(۴) کتبت للذین امنوا رحمۃ - وکتبت لک رحمۃ فی الدنیا والاخرۃ -

ترجمہ - تجھ پر ایمان لانیوالوں کے لئے میں نے رحمت لکھ دی ہے - اور تیرے لئے دنیا اور آخرت میں میں نے رحمت لکھدی ہے -

(۵) نزیدک فی رحمتک و صدقک و وفائک ای نزید برکات (یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف تفہیم ہے میرے لفظوں میں -)

ترجمہ - تیری رحمت اور صدق اور وفا میں ہم زیادتی کریں گے یعنی تجھ پر برکات میں زیادتی کی جائے گی -

(۶) کل مکذب جاء - یا ایہا العزیز مسنا و اہلنا الضر - وجئنا ببضاعۃ مزجاۃ فاوف لنا الکیل وتصدق علینا - ان اللہ یجزی المتصدقین -

ترجمہ - سب مکذب آئے اور کہنے لگے - اے عزیز ہم اور ہمارے اہل و عیال تکلیف میں ہیں - اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں - پس ہمیں پورا ماپ تول دے - اور ہم پر صدقہ کر - تحقیق اللہ تعالےٰ صدقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے -

(۷) ما انا الا کالقرآن وسیظہر علی یدی ما ظہر من الفرقان -

ترجمہ - میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور قریب ہے کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا - جو کچھ کہ فرقان سے ظاہر ہوا -

۸ - رویا - دیکھا - کہ میں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار چوغہ پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں - اور وہ چوغہ میرے پاؤں تک لٹک رہا ہے اور چمک کی شعاعیں اس میں سے نکل رہی ہیں -

(۹) خدا اس کو پنج بار ہلاکت سے بچا لیگا -

(نہ معلوم کس کے حق میں یہ الہام ہے)

(۱۰) رویا - دیکھا کہ ایک بھونچال آیا - کچھ دہشت ناک معلوم ہوا - اور ہم چھت کے نیچے سے باہر آ گئے - مبارک میرے ساتھ تھا - اور خفیف خفیف بارش کے قطرے خوش نما برس رہے تھے -

خلیفہ رشید الدین صاحب کا نصیحت نامہ

بنام
مُرتدڈاکٹر

ڈاکٹر عبد الحکیم خاں نے ایک کارڈ اپنے پرانے واقف کار رفیق ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام لکھا ہے جو کہ معہ جواب کے ذیل مین شائع کیا جاتا ہے ۔

میرے عزیز اور محترم دوست خلیفہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اعلاناً الذکر الحکیم الے والمسیح الدجال آپنے ملاحظہ فرما لئے ہون گے ۔

رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ آپ مرزا صاحب سے تائب ہو گئے ہین ۔ اس پر مَیں آپ سے بغلگیر ہوا اور الحمد للہ چند بار پڑہی اور دعا کی ۔

مَیں نہین جانتا ۔ کہ اس خواب کا وقت ابہی آ گیا ہے یا نہین ۔ براہ مہربانی مجھے اطلاع دین کہ مرزا صاحب کی نسبت اور دیگر مسلمانون کے قطع سلام و نماز و رشتہ داری کی بابت اور تمام مسلمانون کو غیر ناجی سمجھنے کی بابت آپ کا اب کیا خیال ہے ۔ امید کہ اپنے ایک پرانے ہمراز اور بیکرنگ دوست کو مفصل جواب سے مشکور فرماوین گے ۔

مجھے مرزا صاحب کے خلاف خوابات بڑی کثرت سے اور شدت ودر تواترہ کے ساتھ آ رہے ہین جو عنقریب شائع ہون گے ۔ والسلام

خاکسار عبد الحکیم خان ایم ۔ بی ۔ اسسٹنٹ سرجن
ازمقام سنبی ۔ ریاست پٹیالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

از خاکسار رشید الدین آگرہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۶ء
بنام ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب

السلام علیٰ من اتبع الہدےٰ ۔ اما بعد واضح ہو کہ کارڈ آپ کا پہنچا ۔ شائد آپکے خواب کی یہ تعبیر ہو ۔ کہ آپ ہی راہ راست پر آ جاوین اور پھر توبہ کر کے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ قبلہ و کعبہ مرزا صاحب سلمہ کے خادمین مین داخل ہو کر اس قابل ہو جاوین کہ آپ اور ہم پھر بغلگیر ہو ۔ یہ تعبیر اس واسطے کی گئی ہے کہ اول تو یہ ایک مسلّم مسئلہ ہے کہ خواب جیسے رات کو دیکھے جاتے ہین ۔ ویسے ہی ہو بہو واقع نہین ہو جاتے اور دوم آپ کے خواب تو خصوصاً ہی تعبیر طلب ہین ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ زمانۂ طالب علمی میں جب ہم اور آپ میڈیکل کالج لاہور میں پڑہا کرتے تھے (مجھے یاد ہو کہ نہ ہو) آپ نے رویاء دیکھی تہی ۔ کہ امتحان آخری ڈاکٹری میں آپ اوّل رہے اور یہ عاجز رشید الدین دوم رہا ۔ جب نتیجہ امتحان نکلا تو آپ بحساب تعداد نمبر مضامین اوّل نہ رہے اور یہ عاجز تو آٹھوان ہی پاس ہوا تہا ۔ پھر اس کی تعبیر کی گئی ۔ جو آپ کو یاد ہو گی ۔ اور یہ بہی آپ کو یاد ہو گا کہ آپکے خواب یا پیش گوئیان کبہی بالکل واقع نہین ہوئیں ۔ مثلاً جب آپ نے متواتر رویاء دیکھکر مجھ کو انہین دنون میں اطلاع دی تھی ۔ کہ آپ کا نکاح میری ہمشیرہ سے ہو گا ۔ اور اُن دنون مین شاید میری ہمشیرہ ابھی کہین منسوب نہین ہوئی تہین ۔ اور بعد میں آپنے اس بارہ مین بہت کوشش کی تھی ۔ بلکہ اپنے لڑکے کے واسطے بھی آپ نے ہمارے خاندان مین رشتے ڈہونڈے ۔ لیکن آپ کو کامیابی نہ ہوئی اور اب پندرہ سال گذرنے کو آتے ہین ۔ اور آپ کی یہ پیش گوئی پوری ہوتی نظر نہین آتی ۔ بلکہ محال ہو گئی ۔ تو فرمائیے ۔ کہ اس کی بہی کچہ تعبیر یا تاویل ہے جب آپکے طالب علمی کے دنون کی خوابون کی یہ حالت ہو ۔ تو اب تو اُن کا کچہ اعتبار ہی نہین ۔ اُن دنوں مین تو آپ متقی مسلمان تھے ۔ خدا کا خوف آپ مین زیادہ تہا ۔ اور اپنے آپ کو اور اپنی رائے کو کچہ زیادہ نہ سمجھتے تھے ۔ کم گو تھے ۔ صالحین کو گالیان نہین دیا کرتے تھے ۔ محنت و ریاضت کیا کرتے تھے آپ کے پاس روپیہ نہ تہا ۔ کوئی مطبع نہ تہا ۔ خداوندتعالےٰ پر توکل زیادہ تہا ۔ کوئی تجارت نہ تہی اور نہ آپ کی کوئی کتابین چھپی تھین ۔ اور نہ آپ مصنف کہلاتے تھے ۔ اور نہ آپ کو چندان علم تہا ۔ معمولی فارسی دان منشی تھے اور عربی سے تو آپ بالکل بے بہرہ ہی تھے ہان قرآن شریف کے ساتھ آپ کو بہت محبت تھی ۔ اور اس کے تراجم اُردو یا انگریزی آپ ضرور دیکھا کرتے تھے ۔ کوئی آپ کی اپنی تفسیر نہ تھی اور پہران دنون مین آپ ڈاکٹر بہی نہ کہلاتے تھے ٭ نہ امراء و دنیا دارون کی مجلسون مین آپ بیٹھا کرتے تھے ۔ کھانا بہی رزق حلال ہوا کرتا تھا ۔ تب آپ صفائی دیکھنے گاؤن مین دورہ بہی نہ کیا کرتے تھے اور نہ غریب رعایا پر تشدد کیا کرتے بلکہ برعکس اس کے آپ مین حلم ۔ انکساری اور خاکساری اور کم گوئی زیادہ تہی ۔ مین پھر کہتا ہون ۔ کہ جب اُن دنون مین آپ کے خوابون کی وہ حالت تہی ۔ جو میں نے اوپر بیان کی ہے ۔ تو اب کیا اعتبار ہے ؟ آپ للہ سوچین اور غور کرین ۔ کہ آپ نے یہ کیا کیا ؟ اور کیون ساری محنت کو ایسی جلدی برباد کر دیا ۔ آپ تو قرآن کریم مین پڑہا کرتے تھے ۔ کہ ولا تکونوا کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا ۔ ولا تکونوا کالذین آذوا موسیٰ فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا

اگر فرض کیا کہ آپ کو کوئی معاملہ ناگوار گذرا تہا ۔ یا بظاہر آپ کی کسی نے توہین کی تہی ۔ تو صبر کیا ہوتا اور صالحین کی استغفار ذاتی پر ہی اس کو محمول کیا ہوتا اور آپنے آپ کو ہیچ سمجہا ہوتا اور یہ خیال کیا ہوتا کہ دنیا میں مجھ سے اچھے ڈاکٹر اور حکیم اور روپیہ والے اور کتابون والے اور مطبع والے اور جاہ و حشمت والے موجود ہین ۔ جو حضرت اقدس سلمہ کے حلقہ بگوش ہو رہے ہین ۔ اُن سے ہی مشورہ کر لیا ہوتا ۔ اور اپنی رائے کی ایسی پچ نہ کی ہوتی ۔ جب حضرت اقدس نے آپ کو توبہ کے لئے کہا تہا ۔ تو اپنے خیال سے توبہ و رجوع کر لیا ہوتا اور درحقیقت آپ کا خیال کہ بغیر وسائل رُسل علیہم السلام کے نجات اور عرفان اور کامل توحید اور عشقی توحید حاصل ہو سکتی ہے ۔ بالکل غلط ہے خصوصاً بغیر ذریعہ افضل الرسل و سید المرسلین والنبیین حضرت محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہٗ اُمّی ونفسی والی ۔ یہ سخت ہی کفران نعمت و صریح شرک ہے ۔ آپ کو معلوم رہے ۔ کہ صرف "خدا ایک ہے" "خدا ایک ہے" کہنے سے نجات نہین ہو جاتی جب تک کہ عملی اور عشقی طور سے اُس کو اپنی ذات پر وارد کر کے نہ دکہلایا جاوے ۔ اور اپنے نفس اور رائے کو ہیچ نہ سمجہا جاوے اور اپنے ہر کاروبار مین شرک خفی و جلی کو دور نہ کیا جاوے ۔ اور عملی طور سے یہ ہرگز حاصل نہین ہو سکتا ۔ مگر غور کرنے پر اور متابعت کرنے پر اعمال و طریق زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔ کیونکہ جب تک اسوہ حسنہ نہ ہو اور کوئی نمونہ بن کر نہ دکہلاوے ۔ آپ کیسے معلوم کر سکتے ہین کہ عشقی توحید جس سے نجات ہوتی ہے وہی ہے جس کے آپ کاربند ہین ۔ یا غیر ؟ کیا الفاظ "توحید"

٭ فٹ نوٹ ۔ ہان یہ بات تو ضرور تہی ۔ کہ آپ "حکیم جی" تو ضرور تب ہی کہلاتے تھے ۔

و لا اله الا الله - زمانہ جاہلیت کی عرب بتون مین موجود نہ تھے - یا عرب لوگ اُن کا استعمال نہ کیا کرتے تھے بلکہ تک ... الفاظ کا استعمال ہوتا تہا - مگر باوجود اس کے پہر وہ مشرک ہی تھے - کیونکہ ان کے رگ و ریشہ مین ان کے اعتقادات مین ان کے اعمال و رسوم مین شرک بسا ہوا تہا - اور نہ ان کے پاس کوئی نمونہ تہا - جو کامل توحید سکہلاتا - لیکن جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہان مبارک سے نکلا - کہ من قال لا اله الا الله دخل الجنة جس کے معنے یہ ہوئے - کہ جس طرح مین نے لا اله الا الله کہا ہے - اور کرکے دکہلا دیا ہے اُسی طرح اگر کوئی کہے اور پہر کرکے دکہلا دے اس کو نجات ہے - تب ہی عرب کی نجات ہوئی یعنے محمدی توحید سے نجات ہے - ایرا وغیرا نتھو خیرا کی خیالی توحید سے نجات نہین ہوسکتی - اور نہ عبد الحکیمی توحید سے - جب تک انسان آدم توحید حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کامل تعلق نہ پیدا کرے اور انکی ذات مین محو ہوکر کامل متبع نہ بن جاوے اور انہین کو ساری اپنی دین و ایمان کا ذریعہ نہ سمجھے اور شکر گزار نہ ہوجاوے - ایسے شخص کو نہ عرفان ذات الٰہی ہوسکتا ہے اور نہ کامل توحید ہی حاصل ہوسکتی ہے - قرآن شریف حضرۃ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے ہی ہم کو معلوم ہوا ہے - اور جتنے الفاظ و آیات وغیرہ اس مین ہین - ان مین سے ہر ایک کا تعلق ذات مبارک آنحضرت سے ہے - اگر اس مین یہ لکہا ہے کہ کوئی ہو یہودی ہو - نصاریٰ ہو وغیرہ اگر وہ خدا پر ایمان لاوے گا - وہ نجات پاویگا - تو اُس کے یہ معنے ہون گے - کہ اس خدا پر اس طریق سے ایمان لاوے گا - اور عملاً کرکے دکہلاویگا - جس کو جس طرح حضرت محمد رسول اللہ نے پیش کیا ہے - (یعنی آنحضرت کے واسطے سے ایمان لائے) اور ایمان لاکر عملاً دکہا دیا ہے - یعنے جب تک کہ کامل متبع سنت محمدی کا نہ ہوگا - نجات نہ ہوگی افسوس ہے - کہ جس توحید اور نجات پر آپ کو غرہ ہے اور آپ اس پر فخر کرتے ہین - وہ سوائے نفس پرستی اور شرک اور جہنم کے میری رائے مین اور کچھ نہین - سو آپ کو چاہیئے - کہ توبہ کرین اور حق کی طرف رجوع کرین - پیشتر اس کے کہ لیست التوبة على الذين الى - الخ کا وقت آجاوے - یاد رہے کہ ساری توحید آیا آپ جاننے مین ہے - جب آپ نے انبیا و رسل و اولیا کو خدا سے الگ سمجہا - جن کی نسبت ہے کہ ... اولیائی تحت ردائی - اور ما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی اور ان کی تعریف آپ نے غیر خدا کی تعریف سمجہی اور پہر آپ منہ سے الحمد للہ ہی کہتے رہے تو فرمائیے - ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست

آپ نے پڑہا ہوگا - کہ ان الذین یریدون ان یتفرقوا بین الله و رسله - اولئك هم الکافرون - یہی آپ کی توحید اور نجات ہے - سو لازم ہے - کہ آپ ایسی توحید سے توبہ کرین اور محمدی توحید کی طرف آجاوین تاکہ آپ کی نجات ہو -

اس زمانہ مین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اقدس مرزا صاحب سلمہ مین بروز کیا ہے - تو اس وقت مرزائی توحید ہی محمدی توحید ہے اور اسی سے نجات ہے - باقی رہے جزوی مسائل سو وہ توحید کے سمجھنے سے پیچھے انشاء اللہ سب کے سب حل ہوجاوین گے -

جب آپ نجات کے لائق نہین گے اور یہی اسی دنیا مین جنت مل جاویگی - بہ فحوائے آیت ولمن خاف مقام ربه جنتان - تو پہر کہا ہے کہ آپ اُن لوگون سے تعلقات بڑہاوین گے - جن کو یہ رتبہ قرب کا حاصل نہین - فرقان حمید مین ہے "انما ولیکم الله و رسوله و الذین امنوا" "انما ینهٰکم الله الی اخرہ" "اذا جاءك المنافقون الخ" "انا برءٰؤا منکم و مما تعبدون من دون الله" "وکونوا مع الصادقین"

آپ غور فرمائیے کہ دیگر مسلمان جن کا آپ اپنے خط مین ذکر کرتے ہین - اُن کی حالت کیا ہے ؟ کیا وہ مقربان الٰہی سے ہین - یا راندہ درگاہ الٰہی ؟ بظاہر نظر آتے ہین اگر آپ کو وہ صالحین نظر آتے ہین تو اُن سے تعلق و رابطہ بڑھائیے نہین تو الگ رہیے

و اخر دعونا ان الحمد لله رب العالمین

خاکسار - رشید الدین

بلاد اسلامی

اخبار ٹائمز کہتا ہے کہ امیر صاحب کی آیندہ سیاحت ہند کسی خاص ملکی غرض پر مبنی نہین ہے - ان مین اور ہم مین عہد و پیمان بدستور قائم رہا اور مانچوریا کی بزیمتوں - موجودہ خانہ جنگی اور جاپان کے ساتھ ہمارے نئے عہدنامہ نے آیندہ پیچیدگیون کے احتمال کو بہت کچھ کم کر دیا ہے اور انہی وجوہ سے امیر صاحب کو بھی بہ نسبت سابق بہت اطمینان ہے -

ریوٹر طہران سے تار دیتا ہے کہ ۵۲ مشہور لیڈر انگریزی سفارت گاہ میں جاکر پناہ گزین ہوئے - اُن کا ارادہ ہے کہ جب تک شاہ کجکلاہ علماء کے مجوزہ فرمان پر دستخط نہین کرین گے اور سابق وزیر اعظم کو ملک بدر نہین کرین گے - ہم یہان سے نہین ٹلین گے - طہران کے بازار بند ہین - اور عوام الناس کا سفارتخانہ پر اجتماع ہو گیا ہے

ٹرکی اور بلغاریہ کا تنازع آشتی سے فیصل ہوگیا ہے - بلغاریہ نے صلح پسند رویہ اختیار کر لیا ہے -

مغادر واقع مراکو مین بغاوت ہوگئی - قبائل قصبہ پر حملہ کر رہے ہین - فرانسیسی وزیر نے ایک کشتی جہاز اُدہر روانہ کر دیا ہے - باقی دول کے قائم مقامون نے بھی اپنی اپنی سلطنتون کو جنگی جہاز روانہ کرنے کے لئے تار دئے ہین - بعد کی خبر ہے کہ سرکاری افواج بھی باغیون کیساتھ ملگئی ہے -

ایران کی پارلیمنٹ ابھی تک مجوزہ ایرانی پارلیمنٹ کے قیام کی بابت مفصل حالات دنیا پر مشتہر نہین ہوئے - البتہ شاہ کے فرمان بنام وزیر اعظم سے پتہ لگتا ہے کہ مجوزہ مجلس مین اراکین خاندان شاہی سے لے کر مزدورین تک سب کے قائم مقام لئے جاوین گے - اور وہ تمام بڑے بڑے سرکاری و پبلک معاملات مین گورنمنٹ کو مشورہ دیگی اور ملک و قوم کو فلاح و بہبود کے لئے اصلاحی تجاویز پیش کریگی - عدالتوں مین بدستور شرع شریف کے مطابق فیصلے ہون گے اور حکومت کے تمام محکمے بالفعل اُسی طرح برقرار رکھے جائین گے - وزیر اعظم مجوزہ پارلیمنٹ کے لئے ضوابط مرتب کرکے مجلس مذکور ہی کی منظوری سے انہین نافذ کرین گے جیسا کہ امید ہوسکتی ہے -

انتخاب الاخبار

فرمان امیر صاحب

بر ضمائر اخلاص مظاہر عسکرین و منصبداران و صاحب منصبان نظامی و ملکی و خوانین و جمیع رعایائے دولت خدا داد افغانستان پوشیدہ و مخفی نماناد چون سرکار والاے ما شما مردم افغانستان را ہم شریک و دین شریک و دولت شریک دانستہ و میدانیم و مے خواہیم کہ در ہیچ امور ملکی و ملتی شمایان ناواقف بودہ باشید۔ چنانچہ در سن گذشتہ سیلان ئیل ۱۳۲۳ھ کہ دوست محبت نشان سر لوئیس ڈین با جمعیتے از طرف دولت ہم عہد شما برائے استحکام عہدنامہ سابقہ شما بحضور انور والاے ما حاضر شدہ و استحکام مذکور را بعنوان سابق از طرفین مذکور نمودیم و از برائے استحضار خاطر شمایان بطریق اختصار باطلاع دادہ بودیم کہ جمیع شما اقوام از فقرہ مذکور ... خواہید بود۔ حال چون از راہ اتحاد و ہم عہدی دو ... از طرف دولت ہم عہد شما کہ دولت بہیہ برطانیہ باشد خط و مراسلہ بتقسیم دعوت دوستانہ ... ہای وسیر و شکار علاقہ ہندبرین مضمون رسید کہ چون عہدنامہ طرفین در سال گذشتہ تمام شدہ و استحکام پذیرفتہ۔ ہرگاہ از راہ اتحاد و دوستی دولتے و ہم عہدے تشریف آور باین علاقہ شدہ۔ بعد از ملاقات دوستانہ و سیاحت ہندوستان و شکار باز گشت و مراجعت در علاقہ خود اختیار نمودیم لہذا چون قبول چنین دعوت دولتے آن بطرف دولت و ملت ضرور مے باشد۔ لہذا دعوت شان را منظور نمودہ قبول فرمودیم۔ و وعدہ نمودیم کہ

گرانشاء اللہ خدا بخواہد در غرہ ماہ ذیقعدہ الحرام ۱۳۲۴ھ از مقام جلال آباد روانہ شدہ۔ چند یوم ادائے آن ضیافت را نمودہ بخیر باز گشت بمسکن و مقام خود ان شاء اللہ تعالیٰ خوا ہد فرمودیم۔ لہذا لازم و ضرور دانستہ شمایان را ازین دعوت واقف نمودہ بسیار خاطر جمعی مے دہیم۔ کہ الحمد للہ عہدنامہ شمایان و مطالب دولتے آنچہ کہ بودہ در سال گذشتہ تمام شدہ این دعوت و قبولی صرف از برائے دوستی مے باشد۔ زیادہ از خداوند تعالیٰ بہر حال شمایان را مرفہ الحال خواہانم۔ فقط۔ تحریر یوم سہ شنبہ سلخ ماہ جمادی الثانی ۱۳۲۴ہجری نبویؐ"

جرمن سپاہ کی مصنوعی لڑائی جرمن سپاہ کی مصنوعی لڑائی مین کوئی انوکھی بات نہین تھی۔ مگر سپاہ کا رویہ بہت اعلیٰ بتایا جاتا ہے۔ قیصر بہت ہی خوش ہین۔

حالات روس (۱۶ ستمبر ۱۹۰۶ء لنڈن) جنرل ٹریپاف سکتہ کے مرض سے مرگیا۔

(بعد کی خبر) اوڈیسہ مین بدمعاش لوگ باشندون کو ستا رہے ہین۔ طلباء اور یہودیون پہ حملے کرتے اور لوٹتے ہین۔ پولیس کچھ نہین کرتی۔

کیوبا مین سرکشی (۱۵۔ ستمبر) سرکاری سپاہ اور باغیون کے درمیان ایک خونخوار لڑائی ہوانا کے قریب ہوئی۔ جس مین آخر الذکر کو شکست برداشت کرنی پڑی۔

(بعد کی خبر) مسٹر ٹیفٹ ۱۶۔ ماہ رواں کو مع اپنے نائب مسٹر بیکن کے کیوبا کو روانہ ہوگئے تاکہ تحقیقات کرکے امن قائم کرین۔ چار اور امریکن کروزر کیوبا کو روانہ ہوگئے۔

حکومت کریٹ فرانس کے صیغہ خارجہ نے شاہ یونان کے نام ایک مراسلہ بھیجا ہے جس مین مذکور ہے کہ دول ایک نیا ہائی کمشنر قائم کرنا چاہتی ہین۔ اور وہ پرنس جارج کا استعفا قبول کرنے کو طیار ہین۔

(بعد کی خبر) دول کے قنصل بیان کرتے ہین کہ جب ہائی کمشنر کریٹ سے مستعفی ہو جائیگا۔ تو شاہ یونان ایک امیدوار نامزد کرینگے۔ جس کے واسطے دول کی منظوری حاصل کرنی پڑیگی۔

سندھ مین سیلاب بدکس راک کا بند ٹوٹ جانے سے قریب جو ... لوگون پر ایک آفت آگئی ہے۔ بہت سے مویشی اور بچے بہی تباہ ہوگئے ہین۔ فصلیں برباد۔ بہت سے دیہات تباہ ہوگئے ہین۔ انجینئر لوگ بند باندھنے کی کوشش کررہے ہین۔ ایک اور مقام سے بند توڑ دیا گیا ہے۔ دریاے سندھ اب طغیانی پہ نہین ہے۔ اس لئے کسی قسم کا اندیشہ نہین ہے۔

قحط ہفتہ مختتمہ ۸ ستمبر کے الہ آباد ڈویژن مین امدادی کام پہ ایک ہزار اور خیراتی امداد پر ایک لاکھ ۴۲ ہزار آدمی تھے۔ آگرہ ڈویژن خیراتی امداد ۹ ہزار۔ اجمیر اور بمبئی مین علے الترتیب ۳۱۰۰ اور ۷۰۰ کی کمی ہوئی۔ بنگال کے ۹ ضلعون مین غلہ کا نرخ چڑھ گیا ہے۔

طغیانی شنبہ اور یکشنبہ گذشتہ کو کانپور مین کثرت سے بارش ہوئی۔ گنگا طغیانی پر آئی اور کئی جھونپڑیان بہا لے گئی۔ مگر کسی کی جان کا نقصان ہوا۔

آتشزدگی برہامو (برہما) مین ایک خوبصورت نوجی مکان مین آگ لگ جانے سے پچیس ہزار کا نقصان ہوا۔

مکانون کا گرنا ۱۳۔۱۴۔۱۵۔ ستمبر تک تین دن لگاتار بارش دن رات ہوتی رہی بارش کیا تہی۔ ایک طوفان تھا۔ شہر لاہور مین بہت سے مکانات گرے ہین۔ ۱۶۔ ستمبر کو ایک مکان چوک وزیر خان مین گرا جس کے نیچے دو تین آدمی آگئے۔ مگر جان سے بچ گئے۔ ٹکسالی دروازہ کے پاس بازار مین چند آدمی تاش کھیل رہے تھے ایک مکان گر پڑا جس کے نیچے سب دب گئے مگر ایک آدمی مرا اور باقی بچ گئے۔ چھالا مین ایک بھنگی کا لڑکا دب کر مر گیا۔ شہر کے مختلف حصون مین کئی ایک آدمی زخمی ہوئے ہین۔ (پیسہ اخبار)

طغیانی ۱۶۔ ستمبر کی صبح کو دریاے راوی مین بڑی طغیانی آئی سنا گیا ہے کہ دریا کے راستہ مین کنارون کے دیہات کو بہت نقصان جان و مال پہنچا ہے۔

سسلی مین زلزلہ جزیرہ سسلی واقعہ بحیرہ روم مین زلزلہ کے سخت جھٹکے محسوس کئے گئے ہین۔ پالرمو کے باشندے سخت دہشت زدہ ہوکر میدان مین خیمہ زن ہوگئے ہین۔

بدر صادق

یکم شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

اگر مین ہوتا

سکول کے بچے جب روز کی سبق خوانی سے تنگ آیا کرتے ہین۔ تو آپس مین مل کر باتین کرتے ہوئے ایک ان مین سے کہتا ہے۔ کہ اگر مین ہیڈ ماسٹر ہوتا۔ تو مدرسہ مین بہت سی رخصتین دیا کرتا۔ مگر بسا اوقات وہی بچے جب اُس سن کو پہنچتے ہین کہ وہ سکول کے ہیڈ ماسٹر ہوں یا ہوسکین۔ تو وہ رخصتین دینے کے معاملہ مین پرانے ناظمون سے بھی بڑھ کر حکمت بجز بخل کا اس موقعہ پر بصفت موصوف نظر آتے ہین۔ یہ تو بچون کا اگر ہے۔ جو کہ ایک نادانی کے زمانہ کی خواہش اور نتیجہ ہے اور زمانہ خود بخود اس کی رفتہ رفتہ اصلاح کر دیتا ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل ایک بڑون کا اگر ہے۔ جو اپنی گذشتہ غفلتوں اور نابسلاپیون کو یاد کر کے ایک شخص کہتا ہے کہ اگر مین اس وقت بچہ ہوتا تو اپنی تعلیم اور تربیت کا یہ سامان کرتا۔ اور وہ سعی کرتا۔ یہ ہر دو اگر ناممکن الحصول اور ناقابل وصول ہین۔ یہ بچہ بڑون کی جگہ پاسکتا ہے اور نہ بڑا واپس بچہ بن سکتا ہے

پھر ایک اگر رعیت کے مفلس تلاش فرد کے موقعہ پر ہے۔ جو اپنے حقہ نوشون کی مجلس مین بیٹھ کر وزرا اور مدبران سلطنت کے کامون پر نکتہ چینی کرتے ہوئے رائے زنی کرتا ہے کہ اگر مین حاکم وقت ہوتا۔ تو فلان قانون کی مین یہ ترمیم کرتا اور رعایا کے ساتھ اس طرح سے نیک سلوک کرتا۔ کہ نوشیروان عادل سے بھی بڑھ جاتا۔ وہ نہین جانتا کہ سلطنت کی حکمتین ہر ایک معاملہ مین کیا ہین اور ناظمان حکومت کو کیسی کیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ اگر بھی بہت کچھ ناواقفی اور بے جا خواہشات کا نتیجہ ہوتا ہے۔

اس قسم کے بہت سے اگر ہین جو ہر قسم کے اشخاص کی زبان پر ہر زمانہ مین ہوا کرتے ہین۔ جن مین سے بعض محض نادانی کی خواہشون کے سبب سے ہوتے ہین اور بعض بے فائدہ حرص کے پیچھے لگنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر اس کے بالمقابل ایک اگر ایسا بھی ہے۔ جو ممکن الحصول ہے اور نیک نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس اگر کہنے کے وقت انسان کے ظاہری الفاظ اندرونی معانی بھی رکھتے ہون اور انسان نیک نیتی کے ساتھ اور دل وجان کے ساتھ یہ چاہتا ہو۔ کہ اس بات کو پورا کرے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے۔ کہ بعض لوگ جب انبیاء کے حالات کو سنتے ہین اور ان کے واقعات پڑھتے ہین۔ کہ مخالفون نے ان کے ساتھ کیسی کیسی بدسلوکیاں کین۔ اور صرف چند غریب لوگ ان کے ساتھ ہوئے۔ جن کے سوائے باقی سب اُن کو دُکھ دینے کے درپے ہوئے اور ہر طرح سے ان کو ایذا پہنچائی۔ تو ایسی بات کو سنکر بہت لوگون کے آنسو بہ سبب رقت کے جاری ہو جاتے ہین۔ اور وہ مخالفان انبیاء کو ملامت کرتے ہوئے کہتے ہین۔ کہ کاش! اگر ہم اس زمانہ مین ہوتے۔ تو اپنا تمام مال اور اولاد بلکہ اپنی جان بھی اُس نبی پر قربان کر دیتا اور اس کے مخالفون کا استیصال کرتا۔ یہ ایک نیک خواہش ہے اور انسان کے واسطے اُس کی نیک نیتی کا نتیجہ ہو لیکن بسا اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ اس قسم کا اگر کہنے والے صرف زبانی جمع خرچ تک اپنے دعوے کو محدود رکھتے ہین۔ اور اگر ان کو کوئی اس قسم کا موقعہ پیش آجاوے۔ جہاں کہ اس دعوی کی تصدیق کا ذریعہ پیدا ہو۔ تو اس وقت اپنے کہنے کے بالکل برخلاف ہو کر بجائے دوستی کے دشمنی کا دم بھرتے ہین اور ایک ایسی الٹی راہ اختیار کرتے ہین۔ کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ کہ کیا یہ وہی شخص نہین جو نیکی کے اتنے بڑے دعوے کرتا تھا۔ اور نیکون کا ساتھ دینے کی ایسی دلی خواہش رکھتا تھا۔ جب سے دنیا مین انبیاء اور اولیاء اور مصلحین کا سلسلہ شروع ہوا ہے اور جہاں تک ان کی تاریخ ہمارے سامنے موجود ہے آجتک یہی دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعثت انبیاء کے وقت لوگوں کے دو گروہ ہو جاتے ہین۔ ساتھ ہونے والے آدمی غریب قلیل التعداد اور ایسے اشخاص ہوتے ہین جن مین کوئی متکبرانہ دعوے نہین ہوتے بلکہ حلیم اور مسکینی سے اپنی زندگی گذارنے والے ہوتے ہین۔ اور ان کے بالمقابل مخالفت کرنیوالے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو علم وفضل کے بڑے مُدعی ہوتے ہین اور بڑے بڑے اگر بولا کرتے ہیں۔ کہ اگر مین ہوتا۔ تو ایسے ایسے کارنمایان کر دکھلاتا یہودیون کے بڑے مولوی لمبے چغے پہنے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین یہ شور مچایا کرتے تھے۔ کہ اگر ہم حضرت موسےٰ کے زمانہ مین ہوتے۔ تو اس نبی کی ایسی مدد کرتے۔ کہ تمام بنی اسرائیل سے بڑھ جاتے اور فرعون کا اس کے دربار مین ہی ایسا مقابلہ کرتے کہ اپنی جان پر کھیل کر اُس مردود کو ہلاک کر دیتے یہ ان کے دعوے تھے مگر جب انہین اس دعوی کی تصدیق کا موقع دیا گیا اور ان کے درمیان ایک نبی موسےٰ کی مانند توریت کی پیشگوئی کے مطابق بھیجا گیا۔ تو انہون نے فرعون سے بڑھ کر اس کے بالمقابل اپنی سختی کا ہاتھ دکھایا اور دین و دنیا مین ملعون اور مغضوب علیہم کا لقب حاصل کیا۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد بہت سے اولیاء امت کے ساتھ علماء زمانہ نے باوجود اپنے دعوون کے بڑے بڑے ظلم روا رکھے۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کو شہر سے نکلوایا گیا۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی پر کفر کا فتوی لگایا گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی کو قید کیا گیا۔ غرض کسی کے ساتھ کم نہ گزری یہاں تک کہ یہ زمانہ آگیا۔

اس زمانہ کے اگر والون کے واسطے بھی خدا تعالےٰ نے ایک موقعہ عظیم الشان پیدا کیا ہے کہ خدا کی توفیق عطا ہو تو انسان اُن درجات کو اس کے فضل سے حاصل کر سکتا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین آپ کے خدام کو حاصل تھے کیونکہ خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق صدی کے سر پر ایک امام پیدا کیا ہے جو کہ ایک بڑے فتنہ کی بیخکنی کیواسطے خدا کیطرف سے مامور ہو کر آیا ہے اس کی صداقت کا ثبوت آسمان سے کسوف اور خسوف نے ماہ رمضان مین دیا ہے اور زمین نے طاعون اور زلزلے کے ساتھ اس کی شہادت ادا کی ہے۔ خدا تعالےٰ نے اُسکی سچائی کے ثبوت مین ہزارون نشان دکھلائے وہ اسلام کی زندگی دنیا پر ثابت کرنے کیواسطے کھڑا ہوا ہے۔ مبارک ہین وہ جو اس کا ساتھ دین مگر ہم دیکھتے ہین کہ جو لوگ بڑے بڑے دعوے کرتے تھے۔ کہ اگر ہم حضرت رسول کریم کے زمانہ مین ہوتے تو یہ کرتے وہ کرتے وہی لوگ بری طرح سے اس نائب رسول کی مخالفت مین کھڑے ہوئے ہین۔ یاد رکہیں کہ انکی یہ مخالفت اس شخص کی مخالفت نہین بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے۔ اور اگر یہ لوگ حضرت نبی کریم کے زمانہ مین ہوتے۔ تو یقیناً ابوجہل اور ابولہب کے لشکر کے سپاہی ہوتے اور ہرگز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ دیتے +

بدرِ منوّر

یکم شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورہ تبّت

گذشتہ اشاعت سے آگے

وامرأتہ حمالة الحطب۔ اور اُس کی جورو اُٹھانیوالی لکڑیوں کی۔ ابولہب کی جورو کا نام ام جمیل تھا حرب کی بیٹی تھی۔ اور ابو سفیان کی بہن آنحضرت کے ساتھ عداوت اور بغض میں اپنے خاوند کی طرح تھی۔ ہمیشہ آپ کو دکھ دینے کے درپے رہتی تھی۔ اس آیت شریف میں اس کے خاوند کا نام ابولہب اور اس کا نام حمالة الحطب ایک عجیب صنعت ہے۔ جو اپنے اندر حقیقی اور لطیف معانی رکھتے ہیں۔ اس کے خاوند کی عادت تھی۔ کہ لوگوں کو آنحضرت کے برخلاف جنگ و جدال پر آمادہ کرتا رہتا تھا۔ لہب سے مراد شعلۂ آتش جنگ ہے ابولہب وہ شخص ہے۔ جو جنگ پر لوگوں کو برانگیختہ کرتا ہے۔ حمالة الحطب۔ لکڑیوں کے اٹھانیوالی وہ ہے۔ جو اس شعلہ کو بھڑکانے کے واسطے اُس میں ایندھن ڈالتی رہتی ہے۔ اس عورت کی عادت تھی۔ کہ ہر جگہ جھوٹی باتیں بناکر آنحضرت کے برخلاف مخالفت کی آگ کو بھڑکاتی رہتی تھی سخن چینی کے ذریعہ سے مخالفت کی آگ کا بھڑکانا اس کا پیشہ تھا۔ اور اسی آگ میں وہ خود بھی معہ اپنے خاوند کے ہلاک ہوئی۔ شیخ سعدی علیہ الرحمة نے کیا خوب فرمایا ہے۔

میانِ دو کس جنگ چون آتش است
سخن چین بدبخت ہیزم کش است
کنند این و آں خوش دگر بارہ دل
وے اندر میاں کور بخت و خجل
میان دو کس آتش افروختن
نہ عقل است خود در میان سوختن

بخاری شریف میں آیا ہے۔ قال مجاھد حمالة الحطب تمشی بالنمیمة۔ حمالة الحطب وہ ہے۔ جو چغل خوری کرتی پھرتی ہے۔ کہتے ہیں اس کی عادت تھی۔ کہ گھر میں جلانے کے واسطے لکڑیاں خود جنگل میں جاکر چنتی تھی اور اکٹھی کرکے خود اٹھا کر لاتی تھی۔ اس واسطے بھی اس کا نام حمالة الحطب تھا اور آنحضرت کے ساتھ ایسی دشمنی رکھتی تھی کہ جنگل سے کانٹے اور خس و خاشاک اکٹھے کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر اور آپ کے راستہ میں بچھا دیتی تھی۔ تاکہ آپ کو تکلیف پہنچے اور رات کو جب آپ نماز کے واسطے باہر جائیں۔ تو آپ کو کانٹوں کے سبب تکلیف ہو۔ لکھا ہے۔ کہ جب یہ سورة نازل ہوئی اور اس کو خبر لگی کہ میرے اور میرے خاوند کے حق میں اس قسم کے الفاظ آنحضرت نے سنائے ہیں۔ تو بڑی شوخی اور بے باکی کے ساتھ ایک رسی ہاتھ میں لئے آنحضرت کے پاس آئی اور اس طرح کہتی آئی تھی۔ مذمما ابینا۔ ودینہ قلینا۔ وامرہ عصینا۔ ہم نے ایک مذمت کئے گئے کا انکار کیا اور اس کے دین کو ہم نے ناپسند کیا اور اس کے حکم کی ہم نے نافرمانی کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن نابکار بجائے محمد کے مذمم کہا کرتے تھے۔ محمد کے معنے ہیں۔ تعریف کیا گیا اور مذمم کے معنے ہیں مذمت کیا گیا۔ نابکار دشمن ہمیشہ اس قسم کی شرارتیں کیا کرتے ہیں جیسا کہ آجکل کے بیوقوف مخالف بجائے لفظ قادیانی کے کادیانی لکھ کر ایک احمقانہ خوشی اپنے واسطے پیدا کر لیتے ہیں۔ مگر ایسی باتوں سے کیا ہو سکتا ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ عزت دینا چاہتا ہے۔ اُس کو ذلیل کرنے کے واسطے کوئی ہزار ناک رگڑے اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا غرض اس قسم کے الفاظ بولتی ہوئی وہ آنحضرت کے طرف آئی۔ آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ صدیق کو خوف ہوا کہ یہ شریر عورت ہے اور بے ادب طور پر غصہ میں ہے۔ کچھ اذیت نہ دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تسلی رکھو وہ مجھے نہ دیکھ سکیگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اُس کی نظر حضرت ابوبکر پر پڑی اور آنحضرت کو اس نے نہ دیکھا اور حضرت ابوبکر سے پوچھنے لگی کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تیرے دوست نے میری ہجو کہی ہے۔ صدیق اکبر نے فرمایا نہیں اُس نے تیری ہجو نہیں کہی (ہجو سے مراد شاعرانہ ہجو ہے۔ جو شاعر لوگ کسی دشمن کی کیا کرتے ہیں) اور حضرت صدیق نے سچ کہا کیونکہ سورہ تبت تو کلام خدائے علیم و حکیم ہے نہ کہ کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ سُنکر وہ واپس چلی گئی اور کہتی تھی کہ قریش جانتے ہیں کہ میں تو ان کے سردار کی بیٹی ہوں۔ بھلا میری ہجو کس طرح سے کوئی کر سکتا ہے

فی جیدھا۔ اس کی گردن میں۔ جید معنے گردن

حبل۔ رسی

مسد۔ بٹی ہوئی کسی قسم کی بٹی ہوئی رسی۔ پوست کھجور کی ہو۔ یا چمڑے کی ہو۔ یا لوہے کی ہو۔ غرض بٹی ہوئی ہو۔ ہر قسم کی بٹی ہوئی رسی کو مسد کہتے ہیں۔

فی جیدھا حبل من مسد۔ اس کی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہے۔

یہ اس عورت کی صورت ظاہری کا نقشہ ہے جبکہ وہ جنگل سے کانٹے وغیرہ۔ اکٹھے کرکے لاتی تاکہ حضرت کے راہ میں بچھا دے۔ تو ان کا گٹھا رسی سے باندھ کر پشت پر رکھتی اور رسی اس کی گردن میں سے ہو کر اس کو پکڑے ہوئے ہوتی۔ وہی کانٹے اور وہی رسیاں بالآخر اس کے واسطے ہلاکت کا موجب ہوئیں۔ اور جہنم کے زنجیر اس کے گلے میں پڑے۔ جیسا کہ لیکھرام جس بدزبانی کے ساتھ حضرت رسول کریم صلی اللہ کے حق میں طعن کی چھری چلاتا تھا۔ وہ چھری ظاہری شکل اختیار کرکے اس کے پیٹ میں بھونکی گئی اور جس طعن کے ساتھ شریر لوگ مسیح موعود کے حق میں بدزبانی کرتے تھے۔ وہی طعن طاعون کی شکل اختیار کرکے ان کے گلے کا ہار ہوا۔ لکھا ہے کہ ایک دفعہ یہ عورت اسی طرح لکڑیوں کا بڑا گٹھا اٹھا کر جنگل سے لاتی تھی۔ راستہ میں ایک پتھر پر گٹھا لٹکا کر اور پشت لگا کر آرام لینے کے واسطے ٹھہر گئی تو وہی گٹھا پتھر سے نیچے کھسک کر لٹکنے لگا۔ اس کے بوجھ سے گردن کی رسی سخت ہو کر اُسے جہنم واصل کر گئی۔ ایسی بدکاروں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ خواہ وہ اپنے ملک اور قوم میں معزز ہی ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے رسول کی عداوت انسان کو سخت نقصان میں ڈال دیتی ہے اور اگلے پچھلے تمام عمل ضائع ہوتے ہیں۔

اس سورہ شریف میں ابولہب اور اس کے تمام کنبے کے متعلق پیش گوئی ہے۔ اس کے متعلق اس کے بیٹے کے متعلق اُس کی بیوی کے متعلق اُس

مال واسباب کے متعلق تھیں خدا یہ سب پیشگوئیاں اپنے وقت پر ایسی پوری ہوئیں ۔ کہ آج تک ایک زبردست نشان کے رنگ میں دنیا کے سامنے ایک نقشۂ عبرت کھینچ رہی ہیں ۔ خود اس زمانہ میں بھی خداتعالےٰ نے اس قسم کے قہری نشانات کی بہت سی مثالیں قائم کر دی ہیں جن میں سے ایک لیکھرام کا نشان ہے ۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں بہت ہی نالائق اور ناپاک کلمات بولا کرتا تھا ۔ اور حضرت مرزا صاحب کے حق میں پیشگوئی کی تھی ۔ کہ یہ تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائیں گے ۔ اور بدگوئی میں اور گالیاں دینے میں حد سے بڑھا ہوا تھا ۔ خداتعالیٰ نے ان تمام گالیوں اور بدگوئیوں کو ایک خنجر کی شکل میں واپس اُس کے پیٹ میں بھونک دیا ۔ جہاں سے کہ وہ نکلی تھیں

اس آیت شریف کے شان نزول میں یہ اتفاق ہے ۔ کہ وہ ابولہب کی گالیوں اور ایذاء کے مقابلہ میں نازل ہوئی تھی ۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہلاکت کی بددعا کیا کرتا تھا ۔ گو اس امر میں کسی قدر اختلاف ہے ۔ کہ آیا یہ آیت اس بات پر نازل ہوئی ۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام قبائل کو جمع کیا اور اُنہیں خدا کے عذاب سے ڈرایا ۔ تو اس وقت ابولہب نے جھنجھلا کر کہا کہ تجھ پر ہلاکت ہو ۔ کیا اسی واسطے تو نے ہمارا سارا دن خراب کیا ہے ۔ کوہ صفا کے نظارے کو اس زمانہ کے شاعر خواجہ الطاف حسین حالی صاحب نے اچھے پیرایہ میں ادا کیا ہے ۔ خدا انہیں جزائے خیر دے ۔ وہ لکھتے ہیں ۔

وہ فخر عرب زیب محراب و منبر
تمام اہل مکہ کو ہمراہ لے کر
گیا ایک دن حسب فرمان داور
سوئے دشت اور چڑھ کے کوہ صفا پر
یہ فرمایا سب سے کہ اے آل غالب
سمجھتے ہو تم مجھ کو صادق کہ کاذب

کہا سب نے قول آج تک کوئی تیرا
کبھی ہم نے جھوٹا سنا اور نہ دیکھا
کہا گر سمجھتے ہو تم مجھ کو ایسا
تو باور کرو گے اگر میں کہوں گا
کہ فوج گراں پشت کوہ صفا پر
پڑی ہے کہ لوٹے تمہیں گھات پا کر

کہا تیری ہر بات کا یہاں یقین ہے
کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امین ہے
کہا گر مری بات یہ دلنشین ہے
تو سن لو خلاف اس میں اصلا نہیں ہے
کہ سب قافلہ یہاں سے ہے جانے والا
ڈرو اس سے جو وقت ہے آنے والا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی
اک آواز میں سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

بعض کا قول ہے ۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام اعمام کو جمع کیا اور ان کی ضیافت کی ۔ اور ان کے سامنے کھانا رکھا ۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم میں سے تو ہر ایک ایک پوری بکری کا گوشت کھانے والا ہے یہ تو نے کیا ہمارے سامنے رکھا ہے عرب میں قاعدہ تھا ۔ کہ دعوت کے وقت ہر شخص کے سامنے بہت سا کھانا رکھا جاتا تھا ۔ اور اس میں ایک عزت سمجھی جاتی تھی ۔ اس کے مطابق انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر اعتراض کیا کیونکہ آنحضرت ہر امر میں سادگی پسند تھے ۔ اس واسطے ان کو کہا گیا کہ تم کھانا تو شروع کرو ۔ جب انہوں نے کھانا شروع کیا ۔ تو خداتعالےٰ نے اس تھوڑے سے کھانے میں ایسی برکت ڈالی ۔ کہ وہ سب سیر ہو گئے اور کھانا بہت سا بچ بھی رہا ۔ جب کہ وہ کھانے سے فارغ ہوئے ۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی طرف دعوت کی ۔ تب ان میں سے ابولہب بولا کہ اچھا اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو مجھے کیا ملے گا ۔ آنحضرت نے فرمایا ۔ جو کچھ دوسرے مسلمانوں کے لئے ہوگا ۔ وہی تیرے لئے ہوگا ۔ تب اس نے کہا ۔ کیا مجھے دوسروں پر فضیلت نہیں ؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ فضیلت کس بات کی ۔ تب اس نے جواب دیا ۔ کہ تبا لهذا الدين يستوى فيه انا وغيرى ۔ خراب ہو وہ دین جس میں دوسرے میرے برابر ہو جاویں

ایسا ہی ایک دفعہ چند لوگ باہر سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنکر آپ کی زیارت کیواسطے مکہ معظمہ میں آئے ۔ تو ابولہب انکو راستہ میں مل پڑا اور کہنے لگا کہ تم اس کے پاس کیا جاتے ہو ۔ وہ تو ساحر ہے ۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ کچھ ہی ہو ۔ ہم تو اب ضرور اُن سے ملکر جاویں گے ۔ جب وہ لوگ باوجود اس کی بڑی کوشش کے آنحضرت کے پاس چلے گئے اور اسکی بات نہ مانی ۔ تو وہ کہنے لگا ۔ انا لم نزل نعالجه من الجنون فتبا له وتعسا ۔ ہم تو ہمیشہ اس کا علاج کرتے ہیں ۔ کہ اس کا جنون دور ہو جاوے ۔ اُس پر ہلاکت اور افسوس ہو ۔ ان لوگوں نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر سنا دی ۔ جس کے سبب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حزن پہنچا ۔ الغرض کوئی بھی موقعہ ابولہب کی شرارت اور شوخی کا ہوا ہو ۔ بہرحال یہ سورہ شریف اسی کے متعلق نازل ہوئی تھی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا فرمایا کرتے ہیں ۔ کہ کفار کا وجود بھی بہت فائدہ دیتا ہے کیونکہ جب کفار خداتعالیٰ کے نبی کو دکھ دیتے ہیں اور اس کو ہر طرح سے ستانے پر کمر باندھتے ہیں ۔ تو خداتعالےٰ کوئی نہ کوئی نشان دکھا دیتا ہے ۔ اور قرآن شریف کے اکثر حصے کے نزول کے باعث بھی کفار ہی تھے ورنہ سارے لوگ حضرت ابوبکرؓ ہی کی طرح آمنا و صدقنا کہنے والے ہوتے ۔ تو اس قدر آیات اور نشانات کہاں نازل ہوتے ۔

اس سورہ شریف میں کفار کے سرداروں میں سے ایک کو لیا گیا ہے اور نام ذکر کیا گیا ہے ۔ مگر دراصل اس میں تمام کفار کے سرداروں کی ہلاکت کی طرف اشارہ ہے ۔ جو آنحضرتؐ کے بالمقابل کھڑے ہوئے تھے ۔ اور آپ کی مخالفت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہاتھ بڑھاتے تھے ۔ خداتعالےٰ نے ان سب کو ہلاک کیا اور دین و دنیا میں خائب و خاسر کر دیا ۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

شعر و سخن

غصّہ میں بھرا ہوا خدا ہے
تم کہتے ہو ہم امن میں ہیں اور
ڈرتے نہیں کچھ بھی تو خدا سے
محمود خدا سے دشمنی ہے
گمراہ ہوئے ہو باز آؤ
موسیٰ کے غلام تھے مسیحا
اک رہبر راہ دین احمدؐ
کس طرح سے ابن مریم آئے
اب اور کا انتظار ہے لغو
جس کو ہے کیا خدا نے معمور
کیوں کھوئے ہو دوستو ادھر آؤ
باز آؤ شرارتوں سے اپنی
ورنہ ابھی غافلو تمہارے
تقدیر نے جو کیا مقدر
وہ دن کہ جب آئے گی مصیبت
حیرانی میں ایک دوسرے سے
پوچھیں گے مزا عذاب کا جب
پتھر بھی پکار اٹھیں گے اسدن
اے قوم خدا کے واسطے تو
حق نے تجھے کر دیا ہے معمور
اللہ سے عفو مانگو تم۔ جو
محمود خدائے عزّ وجل ہے
اُس شخص کو شاد رکھے ہر دم
اور اس کو گرائے ظلمتوں میں

جاگو ابھی فرصت دعا ہے
منہ کھولے ہوئے کھڑی بلا ہے
اے قوم یہ تجھ کو کیا ہوا ہے
کیا اس کا ہی نام اتقیٰ ہے
کیا عقل تمہاری کو ہوا ہے
ہاں ان سے ہمارا کام کیا ہے
واللہ غلام مصطفیٰ ہے
مدت ہوئی وہ تو مر چکا ہے
جو آنا تھا وہ تو آ چکا ہے
یہ اُس سے تمہیں بگاڑ کیا ہے
اک مرد خدا پکارتا ہے
کچھ تم میں اگر بوئے وفا ہے
آئے گا وہ آگے جو کیا ہے
قسمت میں تمہاری زلزلہ ہے
نظروں تلے میرے گھومتا ہے
اُسدن یہ کہیگا میں ابیہ کیا ہے
جانینگے کہ ہاں کوئی خدا ہے
ان کافروں کی یہی سزا ہے
بتلا کہ جو تیرا مدعا ہے
طاعت میں اب اسکی عذر کیا ہے
دیتا ہے اُسے جو مانگتا ہے
ہر وقت یہی میری دعا ہے
جو دین قوم پر فدا ہے
جو شخص کہ کفر میں پھنسا ہے

وصیّت

(۱) مَیں گلاب خان ولد تراب خاں قوم پٹھان ساکن قصبہ کراولی ضلع مین پوری۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۶ فروری ۱۹۰۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مَیں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُن کا مُرید ہوں اور پیرو ہوں۔

(۳) مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جیسے رسالہ الوصیتہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے [illegible] ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ تمام [illegible] لیا ہے۔ تین ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے۔ یا آیندہ ہوں گے۔ میں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط اور قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائیداد جو اس وقت صرف مبلغ چار سو پچاس روپیہ نقد سیونگ بنک میں بطور رقم ضمانت جمع ہے۔ اور عرصہ چھ ماہ تک بشرط زندگی انشاء اللہ تعالےٰ پورے مبلغ پانسو روپیہ ہو جاویں گے۔ میں آج کی تاریخ سے اس رقم کے دسویں حصے کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام دیا جاوے اور اگر میری وفات کے پہلے میری زوجہ کا انتقال ہو جاوے۔ تو نصف حصہ رقم جمع شدہ بطور ضمانت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام دینا چاہیئے۔

(۵) مَیں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے نفقرہ ماسبق میں وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکورہ جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آیندہ شائع ہوں گے دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے۔ اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز وتکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کے متکفل یہ میری جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دوں گا۔ جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگی اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہون - کہ مَین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین - میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے تو اس صورت مین بھی میری وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق جس کا ذکر نقرہ ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی - لیکن یہ ضروری ہوگا - کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دین میری لاش اور جگہ دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر دفن کر سکتے ہین -

(۹) یہ کہ اگر حسب نقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے - تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش مین جمع کرا چکا ہون گا - یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے - اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا -

العبد

گلاب خان سب پوسٹ ماسٹر شہر راول پنڈی

گواہ شد ڈُنی چند سنگر زر راولپنڈی - گواہ شد چرنداس ساکن راولپنڈی

گواہ شد - محبوب خان ولد گلاب خان طالب علم سکول راولپنڈی

وصیّت

مین مسمی غلام نبی ولد جانن شاہ قوم شیخ ساکن ماہل پور تحصیل گڈھ شنکر ضلع ہوشیارپور کا ہون - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۶ ماہ فروری ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

(۲) مین اقرار کرتا ہون - کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے - مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین - پابند ہون اور ایسا ہی مین اُن تمام ہدایات اور ضوابط کا اور قواعد کا بھی پابند رہون گا - جو الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ ہون گے - مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے وصیت ہذا مین پابند رہین گے -

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مُرید اور پیرو ہون -

(۴) میری اس وقت کوئی جائداد نہین ہے لیکن مبلغ دس روپیہ ماہوار کا سررشتہ تعلیم مین مدرس ہون اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ایک روپیہ ماہوار چندہ سلسلہ احمدیہ کی امداد مین یعنی ۱۲ لنگر خانہ مین اور ۴ ماہوار چندہ سکول جیسا کہ پہلے کم ترین دیتا تھا دیتا رہون گا - اور میرے مرنے کے بعد میرے ورثہ کی ۱/۱۰ حصہ کی انجمن مذکور مالک ہوگی -

(۵) مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری وصیت ہے - جس کا مفصل ذکر مین نے نقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے - مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آیندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جائے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے - کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے نقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہیں ہان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالے کرون گا - جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی - تو میری دیگر متروکہ جائداد جس مین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی - اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے وقت مد ہون گے - جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے -

(۸) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیۃ ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے - اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین - میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے - تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر نقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا ہے - درست اور قائم رہے گی - لیکن یہ ضروری ہوگا - کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے - میری نعش بجز کہین دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے -

(۹) یہ کہ اگر حسب نقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش جمع کرا چکا ہون گا یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی - اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا - بلکہ مجلس کو ہوگا -

العبد

غلام نبی مذکور بالا پوری حال مدرس ہیبووال تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور بقلم خود - نشان انگوٹھا

گواہ شد - علی احمد ولد امام الدین قوم آوان ساکن ہیبووال بقلم خود - نشان انگوٹھا -

گواہ شد - عزت علی ولد سبحان علی نمبردار قوم آوان ساکن ہیبووال - بقلم خود نشان انگوٹھا

رسید زر

۲۳ - اگست ۱۹۰۶ء - ۹۳۴ فضل دین صاحب عا/ ۱۲/
۲۴ - " " " - ۶۷۴ - فضل دین صاحب عا/ ۱۲/
۲۷ - " " " - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سے/
۲۷ - " " " - ۹۳۳ مرزا اکرم بیگ صاحب عا/ ۱۲/
۲۷ - " " " - ۵۰۳ - محمد میر صاحب عا/ ۱۲/
۲۷ - " " " - ۷۲۲ - میاں عبد اللہ صاحب عہ/ ۲/
۲۸ - " " " - ۱۰۱۱ - باقر علی خان صاحب عا/ ۱۲/
۳۰ - " " " - ۱۹۲۲ - فیض محمد صاحب عا/ ۱۲/
۳۱ - " " " - ۷۵۲ - اللہ رکھا صاحب عہ/ ۱۲/

خریداران بدر کیواسطے دو رعائتوں کا مجموعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری۔ سب رجسٹروں۔ وکیلوں مختاروں۔ عرائض اور اپیل نویسوں۔ رئیسوں۔ تاجروں۔ ساہوکاروں۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخیں اور ان کیمطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخیں دریافت کرنیکیلیے جو سرگردانیں اور دقتیں پیش آتی تہیں اور وقت ضائع ہوتا تہا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہمنے ایک سو پچیس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جسمیں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس برس کی

عیسوی۔ ہجری۔ فصلی۔ سمتی

تاریخیں بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کیمقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھ سکتے ہیں اور اس کے مطابق دوسرے سنین کی تاریخیں بھی ساتھ ہی دیکھی جاسکتی ہیں۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمیں مفصل تاریخیں لکھی ہیں اور اس کیساتھ ایک عجیب وغریب دیباچہ بھی ہے اسکی قیمت بغرض رعایت عامہ اپنی لاگت کے حساب سے بھی کم یعنی ہے (مجلد ہے) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداروں کے لئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلیے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سالتمام کا چندہ اخبار دفتر بدر میں بھجوا دینگے انکو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ میں یہ جنتری دیجاویگی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستیں مکمل ہوکر دفتر میں پہنچ جاویں۔

لغات القرآن حصہ اول مصنفہ عبدالحی صاحب جسکی اصل قیمت عہ ہے دفتر بدر سے ان خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کر دیں یہ کتاب صرف ۴ر میں ملسکتی ہے۔ کارخانہ بدر نے کچہ زائد قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار بدر کیواسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے

مینجر اخبار بدر

مفرح عنبری کی نسبت منتشے نمونہ از خروارے
غور کیجئے کہ لکھنے والے لوگ کون ہیں

خان بہادر
عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڑھ ضلع رایپور

تحریر فرماتے ہیں:- عنایت فرمائیم حکیم صاحب اسلام مسنون - آپ سے ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی خان بہادر مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڑھ نے منگائی تھی - انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ میں آپ کو لکھوں کہ ان کے تجربہ میں بھی مفرح عنبری بہت مفید ثابت ہوئی - آپ مہربانی کر کے ۳ ڈبیہ اور خان بہادر صاحب موصوف کے نام جس قدر جلد ممکن ہو ویلیو پے ایبل روانہ فرمائیے

(دستخط) سید محمد بخش
پرائیویٹ سیکرٹری وزیر صاحب

عالیجناب رائے کالی صاحب
تعلقہ دار و رئیس ماندا کی انگریزی چٹھی

کا ترجمہ:- ڈیر سر! میں نے آپ کی ایجاد کردہ مفرح عنبری کی ایک ڈبیہ استعمال کی ہے میں نہایت خوشی سے اس کے مفید ہونے اور ہندوستان کی بہترین دوائی ہونے کی تصدیق کرتا ہوں - دو سال کی بگڑی ہوئی صحت پھر اسکے استعمال سے واپس ملی ہے - مہربانی کر کے ایک ڈبیہ میرے دوست لالہ سکھن لال کے نام روانہ فرماویں +

عالیجناب فخر الدین صاحب
ضلعدار کورٹ آف وارڈس

سونتھ:- تحریر فرماتے ہیں کرم عنایت و کرمفرمائے بندہ جناب حکیم صاحب تسلیم قبول ہو - میں آپ کی مفرح عنبری کی تعریف کرنے پر مجبور ہوں - اسکی تعریف امکان سے باہر ہے - مجھ کو بیحد فایدہ بخشا - اگرچہ میں نے پوری ڈبیہ نہیں استعمال کی ہے - مگر مجھے جو شکایتیں تھیں وہ سب رفع ہو گئی ہیں - خداوند کریم جزائے خیر دے - میں نے اکثر اشتہارات کے ادویات منگوائی ہیں مگر سوائے روپیہ خراب کرنے اور نفع کی امید پر وقت ضائع کرنے کے فایدہ کچھ نہیں پایا تھا

عالیجناب پنڈت گھانسی رام صاحب
رئیس و مختار عدالت شہر میرٹھ

تحریر فرماتے ہیں کہ مفرح عنبری کی چھ عدد ڈبیاں پہنچیں - ان کے استعمال سے مجھ کو اور میرے دوستوں کو بہت کچھ فائدہ ہوا اور یہاں پر بہت کچھ تعریف ہوئی اسواسطے ۲ ڈبیہ اور بھیجدیجئے - اسکے بعد دوسرے خط میں لکھتے ہیں کہ مفرح عنبری جن جن اصحاب کو دیگئی وہ آپ کی مرتبہ دوائی مذکور کی بہت تعریف کرتے ہیں - لہذا آپ ۹ ڈبیہ (مفرح عنبری) اور میرے نام روانہ فرماویں -

جناب حافظ فیض رسول صاحب
وکیل سررشتہ نظامت

شیخاوٹی علاقہ راج جے پور تحریر فرماتے ہیں میں عرصہ سے ہر ایک کارخانہ کی ادویات کا تجربہ کر رہا ہوں اور بہت سا نقصان اٹھایا ہے - لیکن افسوس کرتا ہوں کہ رئیس کارخانہ خواہ مولوی صاحب خواہ مفتی صاحب یا حافظ صاحب ہیں لغویت کے بھرے ہوئے اشتہارات کے ذریعہ خلق خدا کو دھوکہ دے کر خراب کرتے ہیں - اب آپ کا پرچہ پہنچنے پر آپ کے کارخانہ کی طرف توجہ کرنی پڑی - اور مفرح عنبری منگا کر تجربہ کیا گیا - دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالے آپ کے کارخانہ کو روز بروز ترقی بخشے - واقعی مفرح عنبری بذاتہ ایسی ہے کہ جس قدر تعریف کی جاوے کم ہے - میں نے ایسی سریع الاثر اور مفید اجسام دوائی اس سے پہلے نہیں دیکھی

عالیجناب فقیر محمد خان صاحب
ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس ضلع

منڈلہ:- میں تصدیق کرتا ہوں - جس قدر ادویات میں نے اپنے اور نیز اپنے دوستوں کے لئے آپ سے منگوائیں سب قابل تعریف ہیں - **بعد اسکے** آپ نے تین ڈبیہ مفرح عنبری اپنے اور اپنے احباب کے لئے طلب فرمائیں - اور پھر تحریر فرمایا کہ مفرح عنبری ایک ڈبیہ کا جناب یعقوب حسین صاحب تھانیدار نے استعمال کیا - اور بعد استعمال نہایت تعریف کی - لہذا آپ ایک درجن ڈبیہ صـ۵ روپیہ کی جناب معلے القاب منشی ہزاری لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے نام روانہ فرمادیں - اور **تیسری** دفعہ پھر تحریر فرمایا کہ تین ڈبیہ اور بھیجدیں +

عالیجناب محمد عظیم اللہ صاحب رئیس اعظم تعلقہ دار

وآنریری مجسٹریٹ ضلع ساگر تحریر فرماتے ہیں مفرح عنبری کی ڈبیہ پہنچی - استعمال عمل میں آیا - بفضلہ تعالے جو تعریف آپ نے درج اشتہار فرمائی ہے - اس سے زیادہ دہ چند تعریف و توصیف کی مفرح عنبری مستحق ہے - اس نے در اصل خود کو مفرح عنبری ثابت کر دکھلایا ہے جن جن اصحاب نے استعمال کیا وہ اسکی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں - براہ مہربانی دو ڈبیہ مفرح عنبری کی اور روانہ فرمائیے +

عالیجناب سید نور الحسن صاحب رجسٹرار کلیا گنج

ضلع پورنیہ تحریر فرماتے ہیں: مفرح عنبری نے مجھ کو بہت فایدہ بخشا - فرحت بے اندازہ ہوتی ہے - اور طبیعت ہر وقت بشاش رہتی ہے - میری رائے میں مفرح عنبری واقعی عمدہ چیز ہے - میں اس دوا کی جس قدر تعریف کروں درست ہے - نوجوانوں کا ہمدم اہل قلم کا رفیق اور سن رسیدوں کے لئے عصائے پیری ہے - غرضیکہ خیالی آبحیات سنا کرتا تھا مفرح عنبری نے اصل کر دکھلایا

عالیجناب محمد کریم خان صاحب
سوداگر اسپاں بنگلور

تحریر فرماتے ہیں:- میں بارہا آپ سے مفرح عنبری طلب کر چکا ہوں - میں نے اور میرے دوست محمد عبد القدوس صاحب پوسٹ ماسٹر اور دیگر دوستوں نے اس کا استعمال کیا ہے سب کو عظیم فایدہ ہوا ہے - بیشک مفرح عنبری سے بڑھکر ہندوستان کی تمام دواؤں میں سے کوئی دوا ایسی طاقت بخش نہ ہوگی جس قدر تعریف آپ نے اشتہار میں لکھی ہے - اس سے بھی زیادہ پایا ہے - اور خدا کی قسم کہ میں کوئی آپ کے خوش کرنے کے لئے جھوٹ نہیں لکھتا بلکہ سچے دل سے گواہی دیتا ہوں +

خان بہادر
عالیجناب سید علیخان صاحب گورنمنٹ پنشنر

کوٹھی حسن منزل رئیس جونپور تحریر فرماتے ہیں مکرمی حکیم صاحب زاد عنایتہ - میں نے ایک ڈبیہ مفرح عنبری پہلے منگایا تھا اسکا پورا استعمال میں نے خود کیا جس غرض سے استعمال کیا تھا - اس کو نہایت فایدہ ہوا تب تین ڈبیہ ایک ساتھ اور منگایا تھا - ان میں سے دو ڈبیہ میرے دوستوں کے لئے تھیں ان کو دیا - اپنی ایک ڈبیہ میں سے نصف ڈبیہ ایک عورت کو بغرض دفع سیلان کھلائی گئی اس کو بھی فایدہ ہوا - واقعی یہ مفرح نہایت عمدہ چیز اور بہت قابل تعریف ہے - اب ایک ڈبیہ مجھکو مطلوب ہے اور تین ڈبیہ میرے دوستوں کی فرمایش ہے - لہذا آپ چار ڈبیہ بذریعہ ویلیوپے ایبل روانہ فرمادیں +

جناب ڈاکٹر سید محمد حیدر حسین صاحب نائب صدر شفاخانہ کھنڈوہ

ممالک متوسط تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے یہاں سے جو ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی اپنے ایک مریض محمد مخدوم صاحب ہیڈ کلرک ریلوے میل سروس کے لئے منگوائی تھی اس نے اعجاز مسیحائی کا کام کیا - صاحب موصوف مرض ذیابیطس میں مبتلا تھے اور اس قدر کمزور ہو گئے تھے کہ اسٹیشن تک جانا مشکل تھا - قلت اشتہا اور ضعف معدہ کی بھی شکایت تھی - مگر ایک ڈبیہ کے استعمال سے رفتہ رفتہ ضعف کم ہوتا گیا اشتہا بڑھ گئی اور اپنے کام پر آسانی سے چلے جانے لگے - اس لئے چار ڈبیہ مفرح عنبری کی بہت جلد میرے نام سے بذریعہ ویلیوپے ایبل پارسل بھیجدیں +

وہی صاحب دوبارہ تحریر فرماتے ہیں

مفرح عنبری نے میرے خاص مریضوں کو بہت فائدہ پہنچایا - میرا تبادلہ کھنڈوہ سے ناگپور ہوگیا ہے - انشاء اللہ تعالے یہاں بھی اسکی اشاعت میں کوشش کی جاویگی - آج ایک مہاجن کا خط بارہ طلبی دو ڈبیہ کھنڈوہ سے آیا ہے - آپ مہربانی کر کے دو ڈبیہ ذیل کے پتہ پر ان کے نام اور ایک ڈبیہ میرے نام بذریعہ ویلیوپے ایبل بھیجکر مشکور فرمادیں +

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ۶/۴

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

نمبر ۳۰

شعبان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ستمبر ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

سلسلۂ جدید جلد ۲ | سلسلۂ قدیم جلد ۵

چہ گویم باتو گر آئی درچہ یا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۵۰ؔ

معاونین درجہ اول جنکو چار پرکسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۲۵ؔ

معاونین درجہ دوم جنکو چار پرکسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۱۰ؔ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۶/۴

عام قیمت مابعد ہے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے حساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

نوٹ ...... اخیر نقیہ ...... للعصر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
شیر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالی جناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بدین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلبر ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکار کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ (۳ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

جلد ۲ | ۸ - شعبان ۱۳۲۴ھ ہجری - مطابق - ۲۷ - ستمبر ۱۹۰۶ء | نمبر ۳۹

ڈاک ولائت

غلط مذہب شہر سن سینٹی کے پادری کاکس (Cox) صاحب نے بشپ کو لکھ بھیجا ہے۔ کہ میں یہ ثابت کرتا ہوں۔ کہ عیسوی مذہب غلطی پر ہے۔ بشرطیکہ عیسوی دنیا میرے ثبوت کو صحیح پا کر اپنی غلطی کو تسلیم کرلے۔

قیمت گرجا بعض عیسائی گرجوں کی قیمتیں مفصلہ ذیل ہیں۔

ترنٹی چرچ	چار کروڑ روپیہ
سینٹ پال	دو کروڑ روپیہ
گریس چرچ	تیس لاکھ روپیہ
فرسٹ پریس بی ٹیرین چرچ	بیس لاکھ روپیہ
سینٹ مارکس چرچ	سات لاکھ روپیہ
ماربل کارلجیٹ چرچ	تین لاکھ روپیہ

ایک مشاہدہ دیوتے کی عبادت کے واسطے عمارت بنانے پر اس قدر روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ مگر یہ کچھ تعجب کی بات نہیں۔ ہندوستان میں بعض مندروں پر قدیم زمانہ میں اس سے بھی زیادہ روپیہ ہوتا تھا۔ جب اسلام کے دبدبہ نے ان کی شوکت کو پہلے مٹا دیا۔ تو اب بھی انشاء اللہ مسیح کی دعاؤں سے یہ عمارتیں یا تو مبدل بہ مساجد ہو جاویں گی۔ اور ان میں ایک خدا کی پرستش کی جاوے گی۔ اور یا زمانہ خود ہی ان کو مٹا دیگا۔ کیونکہ اب وہ وقت قریب ہے کہ یورپ کے لوگ خود ہی اس مردہ پرستی کو چھوڑ دیں۔

ڈاکٹر جارج - اے براؤن ساکن مونٹریل نے بارہ سالہ تجربات کے بعد یہ رائے قائم کی ہے کہ آیوڈین (ایک انگریزی دوا) امراض سل و دق کے لئے بے حد مفید ہے وہ اس دوا سے ایک عرق تیار کرتے ہیں۔ جسے وہ مریض کے جسم کے اندر پچکاری کے ذریعہ پہنچا دیتے ہیں۔ جس ترکیب سے یہ عرق بنایا جاتا ہے۔ اُسے ڈاکٹر صاحب نے رسالہ کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ" میں عام آگاہی کے لئے شائع کرا دیا ہے۔ آیوڈو فارم کی الیکٹ جس میں ۹۷ فیصدی آیوڈین شامل ہو ۱۰۰ گرین۔ ببول کے گوند کا سفوف ۲۵ گرین گلیسرین ۲۰ قطرے۔ کاربولک ایسڈ ۵ قطرے۔ جوش دے کر مقطر کیا ہوا پانی ۳۰۰ پونڈ۔ ڈاکٹر صاحب نے اس علاج کو بارہ سال تک دق و سل کے بہت سے مریضوں پر آزمایا۔ اُن کا بیان ہے۔ کہ اس دوا سے نہ صرف مقامی تکلیف اور شکایت ہی رفع ہو جاتی ہے بلکہ کل جسم کو نفع پہنچتا ہے مریض اور مرض کی حالت کے مطابق ۸ گرین سے ۲۴ گرین تک کی پچکاری لگائی جاتی ہے۔ اس دوا کی تھوڑی تھوڑی مقدار میں اور بار بار پچکاری دینی چاہیئے۔ خود ڈاکٹر براؤن ہر دو ہفتہ میں ۱۲ گرین دوا استعمال کرتے ہیں۔

اخبار سائنس سفٹنگز رقمطراز ہے کہ ایک یونیورسٹی کے دو پروفیسروں نے ایک ایسی دوا بنائی ہے جس کے ذریعہ وہ ایسے جلے ہوئے کاغذوں کو جن کی تحریر پڑھی نہیں جا سکتی اور ہاتھ میں لینے سے خاک ہو جاتے ہیں پھر درست کر کے اس قابل بنا دیا جاتا ہے۔ کہ اُن کی عبارت پڑھ لی جاتی ہے۔ اور اگرچہ بعد درستی کے کاغذ زیادہ دیرپا ثابت نہیں ہوا۔ تاہم اس قدر دیرپا ضرور ہو جاتا ہے۔ کہ اُس کی نقل کر لی جاتی ہے۔ یہ دونوں پروفیسر اس وقت ان کاغذات کی درستی اور نقل کرائی میں مصروف ہیں۔ جو سین فرانسسکو کی آتش زدگی میں جل گئے تھے۔ جس دوا کے ذریعے جلے ہوئے کاغذ درست اور پڑھنے کے قابل بنا لئے جاتے ہیں۔ وہ پروفیسر صاحبان نے ابھی تک اپنی ہی ذات تک محفوظ رکھی ہے۔ اس دوا کے ذریعے بنک کے کاغذات۔ بیمہ کمپنی کے کاغذات۔ اور نوٹس وغیرہ بھی درست کئے جاتے ہیں۔

جس ڈاکو کے ہاتھوں سے ممالک متحدہ امریکہ کی ریاستہائے مشیگان اور وسکونسن نالاں [illegible] تھیں۔ اُس کے دماغ پر عمل جراحی کیا گیا۔ اور اس کے بعد سے اس میں جرم کرنے کی رغبت ہی نہیں رہی (اسی بناء پر اسلام میں چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے)

فرانس۔ کے ایک طبیب ڈاکٹر لوفرہ کی رائے کے مطابق دوا دن کی نسبت رات کو زیادہ نفع دیتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے پیرس کی سوسائیٹی تھیورا پٹکس کے روبرو ایک ایڈریس میں بیان کیا کہ مرض کا دن کی نسبت رات کو زیادہ غلبہ ہوتا ہے۔ لیکن دوا دن ہی میں دی جاتی ہے اور یہ اطبا کی غلطی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مثالاً بیان کیا کہ دمہ اور مرگی کا دورہ رات کو زیادہ سختی کے ساتھ ہوتا ہے۔ مزید براں دیگر شکایات میں بھی رات کو ترقی ہوتی ہے۔ اس لئے رات کے وقت اُن کا علاج بھی ہونا چاہیئے ڈاکٹر صاحب نے ایسے مریضوں کی مثال بھی پیش کی۔ جن کی شکایات رات کو بڑھ جاتی ہیں مگر دوا دن میں دی جاتی تھی اور اس لئے بیکار جاتی تھی۔ اس لئے رات کے وقت دمہ اور مرگی۔ اور وجع مفاصل وغیرہ کے مریضوں کو مسکن دوا رات کو دی جاوے۔ کیونکہ رات کو ایک خوراک دوا دینے سے اس قدر فائدہ ہوتا ہے جس قدر کہ دن میں دینے سے نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی اظہار کیا کہ رات کو جسم کے اعضا فاقہ کرتے۔ یعنی کمزوری کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اس لئے اس وقت دوا دینے سے ان میں زور و طاقت آ جاتی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جن شکایات میں رات کو اضافہ ہوتا ہے۔ ان میں رات کو دوا دی جاوے مگر تھوڑی تھوڑی مقدار میں۔

اخبار لینسٹ رقمطراز ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ خالص تمباکو مضر نہیں ہے بلکہ وہ تمباکو جس میں کسی قسم کی ملاوٹ کی جاتی ہے وہ سخت غلطی پر ہیں کیونکہ خالص تمباکو ایک قسم کا زہر ہے۔ اس لئے نوجوانوں اور بڈھوں دونوں کو اس کے استعمال سے پرہیز لازم ہے۔ اگرچہ ایک قسم کی تمباکو دوسری قسم کی تمباکو سے زیادہ زہریلی اور زیادہ نقصان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۸ ۔ شعبان المعظم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء

خدا تعالےٰ کی تازہ وحی

۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء ۔ مطابق پنجم شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر

"موت ۔ تیراں ماہ حال کو"

غالباً تیراں ماہ حال سے مراد تیراں ماہ شعبان ہے ۔ واللہ اعلم اور مین نہیں جانتا کہ تیراں ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیراں تاریخ اور مین قطعی طور پر نہین جانتا کہ کس کے حق مین ہے اس لئے طبیعت غمگین ہے خدا تعالیٰ فضل کرے ۔ آمین ۔

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں باہر سے مفصلہ ذیل احباب حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہیں ۔ چودہری نصر اللہ صاحب وکیل اور چودہری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے خواجہ کمال الدین صاحب لاہور سے ۔ سید لعل شاہ صاحب برق پشاور سے ۔ برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بھی ایک دن کے واسطے تشریف لائے تھے ۔ ان کے علاوہ اور بہت سے احباب تشریف لائے ۔

مدد خاں ملازم نواب صاحب کی بیوی جو عرصہ سے بیمار تھی ۔ ۲۲ ۔ ستمبر کو فوت ہو گئی ۔ اور حسب وصیت مقبرہ بہشتی مین دفن ہوئی اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنی مغفرت مین لے ۔

۲۵ ۔ ستمبر کی رات کو قادیان میں ہندوؤں کے ہاں کوئی شادی کا موقعہ تھا ۔ جس میں حق کی قبیح اور ضرر رسان رسم کے مطابق آتشبازی میں ہوائیاں چھوڑی گئین ۔ چنانچہ ایک ہوائی جو آسمان کی طرف چھوڑی گئی تھی ۔ شہر مین مخدومی مکرمی جناب مولوی عبید اللہ صاحب لعل مدرس فارسی مدرسہ تعلیم الاسلام کے گھر میں آکر گری ۔ اور مولوی صاحب موصوف کے اہلیہ کے سر پر چوٹ آئی ۔ انتظامی حکام کو چاہیئے ۔ کہ ایسی ضرر رسان آتشبازی کو روکنے کے واسطے کوشش کرے

(باقی آیندہ)

درخواست دعا

چودہری بشارت علی خان صاحب احمدی سب پوسٹ ماسٹر کی بیوی عرصہ ۱۱ ماہ سے بخار مین مبتلا ہے ۔ ناظرین بدر دعا کرین ۔ کہ اللہ تعالےٰ صحت کامل عطا فرماوے ۔

معذرت

چونکہ وصیتین بہت سی جمع ہو گئی تھین جنکا اندراج حسب الحکم مسیح موعود اخبارون مین ضروری ہے اس واسطے اس ہفتہ مین ان سب کو لکھدیا گیا اور بعض ضروری مضامین درج ہونیسے رہ گئے ۔

قیمت اخبار

تاحال بہت سے خریدارون سے وصول نہین ہوئی ۔ حالانکہ سنہ ۱۹۰۶ء میں سے اب صرف تین ماہ رہگئے ہین چونکہ اخبار کی قیمت بعد سے ہے اس واسطے جن صاحبان کی قیمت اب تک نہین آئی وہ قیمت سالانہ سے ارسال فرماوین نیز جن ایسے صاحبان کی خدمتین اب وی پی کیجاوینگے ۔ آخر ہی سے کے حساب سے وی پی کئے جائین گے وصول کر کے مشکور فرماوین جو صاحبان آیندہ اخبار کا وی پی لینے سے

۲۶ ستمبر ۱۹۰۶ء ۔ اے منظور محمد پسلام ہو کہ خدا نے تیری بات سن لی ۔ خدا تیرے لئے لڑکا دیگا ۔

ڈائری

القول الطیب

آریہ مت کی موت کا سبب ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ آریوں کا ذکر تھا۔ کہ اب تو آریہ صاحبان خود ہی اقرار کرنے لگے ہیں۔ کہ آریہ مذہب مردہ مذہب ہے۔ اور ایک سو سال تک بالکل نیست و نابود ہو جائیگا۔ جب حضور نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ آریہ مذہب ایک سو سال تک دنیا سے مفقود ہو جائیگا۔ تو اس وقت آریوں نے بڑا شور مچایا تھا کہ یہ مذہب ہمیشہ قائم رہیگا۔ مرزا صاحب نے غلط کہا ہے اب تعجب ہے۔ کہ وہی آریہ صاحبان خود ہی اپنے لیکچروں اور رسالوں میں بیان فرماتے ہیں۔ کہ آریہ مذہب مردہ ہے۔ حضور کی پیشگوئی آریہ مذہب کے متعلق فروری ۱۹۰۳ء میں جب شائع ہوئی تھی۔ کہ ایک صدی نہ گزرے گی۔ جو اس مذہب پر موت وارد ہو جائیگی۔ تو اس وقت پنڈت رام بھجدت نے بڑے زور سے اس کی مخالفت کی تھی۔ اور خود قادیان میں آکر اپنے لیکچر میں اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا۔ اب وہی پنڈت رام بھجدت صاحب ہیں۔ جنہوں نے ۱۱۔ ستمبر کے اخبار پرکاش میں فرمایا ہے کہ "موجودہ آریہ سماج کبھی بھی سَو برس سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ نیست و نابود ہو جاویگا۔" اور اس کے علاوہ نئے آریہ دھرم پال صاحب نے اپنے رسالہ اندر میں آریہ سماج کی موت پر ایک مضمون لکھدیا ہے۔ غالباً موخر الذکر صاحب اسی واسطے آریہ بنے تھے کہ آریہ مت کی موت کو ثابت کرنے میں جلدی کریں۔ غرض یہ ذکر تھا۔ جس پر حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ کوئی مذہب ہو خواہ قوم ہو خواہ جماعت ہو۔ بغیر روحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔ جب تک خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق پختہ نہ ہو۔ کوئی مذہب دنیا میں کس طرح ٹھہر سکتا ہے۔ چونکہ آریہ مذہب میں روحانیت نہیں ہے اس واسطے اس کا قیام محال ہے۔ سارے انبیاء صرف خدا کو جانتے تھے۔ برخلاف اس کے ان کے پیرو ہزاروں فریبوں سے بھرے ہوئے ہیں اور ان میں روحانیت کا کوئی حصہ نہیں۔ خدا کی قدرت ہے کہ جس قدر انبیاء دنیا میں آئے۔ وہ دنیاوی معاملات

میں ایسے تھے۔ کہ ان کو پانچ روپے کی بھی نوکری نہ مل سکتی۔ مگر چونکہ وہ خدا کے بنے۔ اس واسطے دین و دنیا میں وہ مالا مال ہو گئے۔

حقیقۃ الوحی فرمایا۔ حقیقۃ الوحی کے تین سو سے زاید صفحات لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل لکھے گئے ہیں۔ جماعت کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ اس کو بغور مطالعہ کریں۔ جن لوگوں کو فرصت۔ شوق اور فہم حاصل ہوگا۔ اور اس کو بغور مطالعہ کرینگے ان میں ایک طاقت پیدا ہو جائیگی اور وہ پھر اس بات کے محتاج نہ رہینگے کہ ایسے سوالات کے جوابات کسی سے دریافت کریں۔ جماعت کے سب لوگوں کو چاہیئے کہ یہ طاقت اپنے اندر پیدا کریں۔ کیونکہ مخالفین کی عادت ہے۔ کہ خواہ مخواہ چھیڑ دیتے ہیں۔ اور بعض ایسے شریر ہوتے ہیں کہ خود تو اعتراض کر دیتے ہیں اور جب دوسرا آدمی جواب دینے لگے تو کہدیتے ہیں کہ ہم تو کوئی اعتراض نہیں کرتے۔ ہم نے تو یونہی ایک بات کہی تھی۔ ہماری عادت تو بحث کرنے کی نہیں۔ ایسے لوگ بڑے خبیث ہوتے ہیں۔ ان کو ضرور جواب دینا چاہیئے اور مختصر جواب دینا چاہیئے۔ تاکہ جلدی ان کو شرمندگی حاصل ہو۔ علاوہ ازیں مختصر اور معقول جواب ہر امر کے واسطے یاد رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ آج کل دنیا دار دینی معاملات کی طرف توجہ نہیں رکھتے۔ اور دینی باتوں کے سننے میں اپنا تضیع اوقات خیال کرتے ہیں پس ایسے لوگوں کو مختصر بات سنانی چاہیئے جو کہ فوراً اُن کے دماغ میں چلی جاوے اور اپنا اثر کر جائے۔

غلام دستگیر قصوری کا ذکر تھا۔ فرمایا اُس نے ایک ایسا مباہلہ کیا تھا جس کی نظیر پہلے بھی اسلامی دنیا میں موجود ہے۔ جس کا اس نے خود ہی اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے۔ کہ ایک بزرگ محمد طاہر نام تھے۔ ان کے زمانہ میں دو شخص پیدا ہوئے۔ ایک نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور ایک نے مہدی ہونے کا دعوےٰ کیا تھا۔ جس پر مولوی محمد طاہر صاحب نے خدا تعالےٰ کے حضور میں دعا کی کہ یا الٰہی اگر یہ مدعی جھوٹے ہیں تو ان کو ہلاک کر اور اگر ان کو نہ ماننے میں میں جھوٹا ہوں تو مجھے ہلاک کر۔ چونکہ وہ دونوں کاذب تھے اس واسطے وہ ہر دو ہلاک ہو گئے۔ غلام دستگیر نے بھی اسی طرح مباہلہ کیا تھا اور لکھا تھا۔ کہ میں بھی دعا کرتا ہوں۔ جو کہ محمد طاہر نے کی تھی چونکہ اس کے مقابل میں جو شخص تھا وہ سچا ہے اس واسطے غلام دستگیر خود ہلاک ہو گیا

آپ کی توجہ درکار ہے۔

۶ ستمبر ۱۹۰۶ء کی اخبار میں عاجز نے ناظرین کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی تھی کہ ایک سو مددگار اخبار بدر کے واسطے ایسا پیدا ہو۔ جو ہر ایک دس خریدار نئے بنا دے۔ تو اخبار کے واسطے ایک ہزار خریدار پیدا ہو سکتا ہے۔ قریب تیس ایسے بزرگوں کے نام بھی لکھے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ بہت کم دوستوں نے اس عرضداشت کی طرف توجہ کی ہے اللہ تعالیٰ کی حمایت اور نصرت **محمد ذو الفقار علی خاں** صاحب پر ہو کہ وہ اس غریب کارخانہ کی ہمیشہ نہایت محنت اور سعی کے ساتھ مدد فرمایا کرتے ہیں انہوں نے اس چٹھی کے بعد چار نئے خریدار دیئے۔ **ڈاکٹر عباد اللہ صاحب** نے بھی فوراً توجہ کی اور دو خریدار دے چکے ہیں۔ **میاں معراج الدین صاحب عمر** نے بھی دو خریدار دیئے۔ **میر قاسم علی صاحب** نے دہلی سے دو خریدار دیئے۔ اور زیادہ کے واسطے وعدہ کیا ہے **ڈاکٹر بشارت احمد صاحب** نے ایک خریدار دیا۔ ایسا ہی **چودہری غلام قادر صاحب** لنگڑ وہ۔ **مولوی تشیر علی صاحب**۔ برادر **علی احمد صاحب** منی پور آسام۔ مولوی **محمد عبید اللہ خان صاحب** پٹیالہ۔ **خانصاحب انوار حسین خانصاحب**۔ **حافظ عبد الرحیم** صاحب کلرک دفتر میگزین۔ **شیخ منظفر الدین صاحب** کوہاٹ۔ **کرم شیر خان صاحب** بلرام پور۔ **حافظ عبد العزیز** صاحب سیالکوٹ نے اخبار کی ترقی کی طرف توجہ کی ہے اور ایک ایک خریدار بہم پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور زیادہ امداد کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ علاوہ اس کے **چودہری** مولا بخش صاحب سیالکوٹ اور **چودہری رستم علی صاحب** انبالہ شہر اور **شیخ محمد یوسف** صاحب انبالہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ خریدار بہم پہنچانے کی کوشش کرینگے لیکن افسوس ہے کہ بعض بزرگوں نے جن کے اسمائے گرامی اخبار میں لکھے گئے تھے اور علیحدہ علیحدہ خطوط بھی لکھے گئے تھے انہوں نے ہماری اس قابل بھی نہیں سمجھا کہ خط کا جواب ہی ہمیں لکھ کر خوش کر دیتے۔

نوٹس جو خریدار نہ قیمت دیتے ہیں نہ وی پی لیتے ہیں نہ خط کا جواب دیتے ہیں وہ قیمت روانہ کر دیں۔ ورنہ اخبار میں نام شائع کئے جائینگے۔

بلادِ اسلامی

مراکو مین فساد (۱۹۔ ستمبر۔ لنڈن) کاسابلینکا مین صحرا کے ایک متعصب جادوگر کے مقلدوں نے فساد کیا۔ فرنچ دکانین لوٹ لین۔ اور عیسائیوں کے خلاف ایک تحریک قائم کرنے کی کوشش کی۔

تنجیر کے قرب وجوار مین اسی قسم کے فساد کی خبر آئی ہے۔ فرنچ اخبارات کہتے ہین کہ ایک فرنچ اور سپینیش پولیس اس فساد کو دبانے کے واسطے بھیجنی چاہیئے۔

حضور نظام حیدرآباد حال مین سخت بیمار ہو گئے تھے۔ مگر شافی مطلق نے شفا دی۔ اس کے شکریہ مین پندرہ ہزار غربا کو چالیس روز تک ہر روز کہانا دیا جاویگا۔ یہ میعاد اس ہفتہ تک ختم ہو جائے گی۔ حضور کہانے کو خاص خیال اور نگرانی فرماتے ہین۔ چنانچہ ایک دن ۴۰ من باسی گوشت پھنکوا دیا۔

آیندہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس مین جو بمقام ڈہاکہ منعقد ہوگی۔ شامل ہونے والے ممبروں اور وزیٹروں کی تعداد اب تک ۳۰۰ تک پہنچ گئی۔

گورنمنٹ ہند نے آخر حسب ذیل شرائط پر بمبئی کا قرنطینیہ حجاج موقوف کر دیا۔ کہ جدہ کو جانے والے جہاز خوب صاف کئے جائیں۔ جہاز کے چوہے ہلاک کر دئے جائیں۔ جہاز پر شفاخانہ اور سگریگیشن کا کافی انتظام رکھا جائے۔ حجاج کا ڈاکٹری معائنہ کرا دیا جایا کرے۔ اور ان کے کپڑے اچھی طرح صاف کر دئے ہین۔ عدن اور پیرم میں ڈاکٹر جہازوں کا معائنہ کیا کرین گے۔ اگر احیاناً کوئی طاعون کا مریض ہو۔ تو اس کو پیرم مین اتار کر جہاز بحیرہ قلزم مین داخل ہو جائے۔

دہلی۔ یوروپ کے سفیروں نے ایران کی پارلیمنٹ کی اس قانونی دفعہ پر سخت اعتراض کیا ہے کہ ایران میں رہنے والے اشخاص خواہ وہ ایرانی ہوں یا غیر ایرانی۔ سب کا محاکمہ ایرانی دارالعدالت میں ہوا کریگا۔

ریاست جبل اسود (مانٹی نیگرو) کے رئیس نکولس نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ آیندہ سے مسلمانون کو بھی لازمی طور پر فوجی خدمت ادا کرنی پڑے گی۔

اور اُن کی عورتیں عیسائی عورتوں کی طرح بے پردہ و نقاب گھرون سے نکلا کریں۔ پہلا حکم تو خیر مسلمان برداشت کر گئے۔ لیکن دوسرا نہایت شاق گزرا۔ باحمیت لوگ املاک و جائداد تک چھوڑ کر ہجرت کرتے چلے جاتے ہین۔ یہ ہین۔ عیسائیون کے آزادانہ اور حاکمانہ احکام۔

اسکندریہ میں قماربازی کی نہایت شدت ہے۔ ہرچند پولیس جواریون کی گرفتاری کی کوشش کرتی ہے۔ بالکل کامیاب نہین ہوتی۔ اس لئے کہ قمارخانہ اکثر یونانیوں کے گھروں میں ہین اور ان کے گھروں پر پولیس دست درازی نہین کر سکتی۔ تاوقتیکہ قونصل یونان کو خبر نہ کردے اور جب تک یہ خبر ہو جواری منتشر ہو جاتے ہین اور اکثر قنصل خود ہی یونانیون کو خبر کر دیتے ہیں

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ امیر صاحب کا شکار کے وقت ایک ہاتھ بندوق کے پھٹ جانے سے زخمی ہوگیا تھا۔ وہ زخم میجر برد۔ سی۔ آئی اے کے علاج سے اچھا ہو گیا ہے۔ میجر مذکور اثنائے سیاحت ہند میں آپ کے میڈیکل آفیسر ہون گے۔

قبائل۔ قرغیز روس مین ڈوما کی شکست کی خبر سے سخت پریشانی اور افسردہ دلی پھیلی ہوئی ہے۔ اگرچہ ممکن تہا کہ ڈوما کبھی ان کے حق ایسی مفید نہ ثابت ہوئی۔ جیساکہ وہ خیال کر رہے تھے۔ لیکن فی الجملہ یہ ڈہارس تو بندھ گئی تھی۔ کہ ہمارے قومی وکیل بارگاہ قیصری تک اپنی فریاد اور آواز کو پہونچا سکین گے۔ اب یہ بھی توقع نہ رہی۔ اور انھین یقین ہوگیا کہ جیسے آجتک شخصی حکومت کے جابر عاملوں کے ہاتھ سے تباہ ہوتے رہے ہیں یہی تباہی ابھی ہماری قسمت مین اور لکھی ہے بایں ہمہ خیال ناکامی بھی ابھی مسلمانان روس حکومت کے خلاف دیگر انقلاب پسندوں کی طرح علم بغاوت بلند نہیں کرتے۔ اور بیٹھے دیکھ رہے ہیں کہ واقعات کیا پیش لاتے ہیں۔ اور آخرکار حکومت کا اونٹ کس کل بیٹھتا ہے۔ قوقازمین سابقہ فساد کی وجہ سے جنرل خولو شجالف کا شکنجہ عتاب مسلمانوں پر اور سخت ہوگیا ہے۔ بے گناہ قتل اور بے خانمایان کئے جارہے ہین۔ شیخ الاسلام قوقاز نے ہرچند حکومت کو توجہ دلائی۔ کہ جنرل مذکور کی بے جاتعدی حد سے بڑھ گئی ہے۔ اسے یہاں سے تبدیل یا معزول کرنا اور اس کی کرتوتوں کی تحقیقات ہونی چاہیئے۔ لیکن مطلق شنوائی نہین ہوتی۔ اس پر چڑ کر مشارالیہ نے اور بھی زیادہ مسلمانوں کو ستانا شروع کر دیا ہے ایک طرف ارمن ان کا خون پی رہے ہین دوسری طرف یہ سفاک نت نئے حیلے نکال کر مسلمانوں کی بربادی کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھتا ہے۔ سرکاری شفاخانہ مین مسلمان زخمیون کی مرہم پٹی نہیں ہوتی۔ اس لئے مسلمانوں نے تنگ آ کر اپنا ایک جداگانہ ہسپتال کھولا ہے۔

افریقہ مین اسلام شمالی نائیجیریا کے متعلق ایک نہایت معزز شخص جوزف تنان نے جو افریقہ کے اسی حصہ میں رہتے ہیں۔ لورپول کے مسلم انسٹی ٹیوٹ میں ایک نہایت دلچسپ لیکچر دیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شمالی نائیجیریا میں تین فرقوں کے عیسائی مشنری اپنا کام کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی سعی و کوشش کا نتیجہ جو ان کو مسلمانوں میں حاصل ہوا ابھی تک بالکل صفر ہے ایک مسلمان بھی آج تک یہ لوگ عیسائی نہ بنا سکے۔ برعکس اس کے اسلام از خود نہایت سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے عیسائی دن رات محنت اور کروڑوں روپے صرف کرتے ہین اور بے نیل مرام ہین اور مسلمان اشاعت اسلام سے بے خبر ہین۔ مگر وہ لا مذہب قوموں کے دل میں خود بخود جگہ کرتا چلا جاتا ہے۔ اور جس قبیلہ یا قوم پر اسلام کا پرتوہ پڑ جاتا ہے اس کی غلیظ و بیہودہ رسمین انسانی قربانیاں اور انسان خوری وغیرہ دفعتہً اُس سے معدوم ہو جاتی ہین اور لوگ تہذیب و شائستگی کی طرف جُہک جاتے ہیں اور امن اور آسودگی پیدا ہو جاتی ہے اب تک عیسائی شدہ کوئی ہی افریقی ایسا دیکھا گیا ہوگا کہ عیسائیت نے اسکی سابقہ بدی حالت کو بدل دیا ہو۔ کیلن نامی پادری جو نائیجیریا میں کام کرچکے ہیں اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہین کہ افریقہ میں اگر کوئی قوم عیسائیت اختیار کر سکتی ہے تو وہ شاید ہُسا قوم ہو لیکن میرا خیال ہے کہ پادری صاحب نے اس اندازہ مین غلطی کی۔ ہسہ قوم مین اسلام کا نور پھوٹ پڑا ہے اور چونکہ اسلام اُن سے کسی غیر ممکن اور خلاف طبیعت امر کی توقع نہین کرتا اور نہ ایسی باتون کی تعلیم دیتا ہے اس لئے یہ قوم کبھی عیسائی نہین ہوسکتی اور ان کے عیسائی بنانے کی کوشش

انتخاب الاخبار

چین میں افیون پیکن کا ایک تار مشتہر ہے کہ ایک شاہی اعلان جاری کیا گیا ہے۔ کہ آیندہ دس روز کے اندر اندر دیسی اور ولایتی افیون کا استعمال موقوف کیا جائیگا۔

ایران کی پارلیمنٹ ریوٹر طہران سے مطلع کرتا ہے۔ کہ انتخاب کے قواعد وضع کر لئے گئے ہیں۔ ان کی رو سے تیس اور ستر برس کے درمیان کا خواندہ مرد ووٹ دینے کا مستحق ہوگا۔ ممبروں کی کل تعداد ۱۵۶ ہوگی۔

مشرق اقصے کے معاملات روسی اخبارات متفق ہوکر جاپان کی اس تجویز کو کہ امور۔ سنگری۔ اور سونی کو اقوام عالم کی تجارت کے واسطے کھولدیا جائے۔ معتوب کر رہے ہیں۔

اخبارات انگریزی ٹائمز ایک مضمون میں لکھتا ہے کہ روس نیک نیتی کے ساتھ اپنے وعدے پورے کریگا۔ مگر جاپان اس انتظام کو صاف اور وسیع کرانا چاہتا ہے۔ اس نے آزادانہ تجارت اور چین کے حق کے واسطے جنگ چھیڑی تھی۔ اب اُسے ان کے واسطے دوبارہ نہیں لڑنا ہوگا۔

روس کا انقلاب (۱۲ ستمبر لندن) اوڈیسہ کی خبروں سے ظاہر ہے۔ کہ ایک طرف روس کے تمام قوموں کے باشندوں کے اتحاد کی کوشش کی جاتی ہے اور دوسری طرف ایک انقلابی گروہ جو "بلیک ہنڈرڈز" کے نام سے مشہور ہے۔ یہودیوں کو قتل کرنے کی تجاویز سوچ رہا ہے۔ اس انقلابی گروہ نے زار سے درخواست کی ہے کہ وہ پری فیکٹ یعنی حاکم شہر کو موقوف کردیں۔ جو یہودیوں کے قتل عام کا مخالف ہے۔ جو حالت اوڈیسہ کی ہے وہی روس کے دوسرے شہروں کی بھی ہے۔

سازش اب معلوم ہوا ہے۔ کہ زار جنرل ٹریپاف کے جنازے کے ہمراہ اس وجہ نہیں گئے۔ کہ اون کی تفریح سے لوٹنے شاہی محلوں کی ایک سازش کا پتہ لگا۔ جس کے متعلق بہت سے آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان میں نوکروں کے ملازم بھی ہیں۔

(۲۲ ستمبر) ہیٹرہاٹ کی سازش کے متعلق سینٹ پیٹرزبرگ میں بہت سے آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ شاہی محلوں کی سرچ لائٹ بندرگاہ اور ساحل تک ہر ایک چیز کے ظاہر کرتی ہے۔

(۱۳ ستمبر) اوڈیسہ میں بڑی مشکل سے امن قائم رکھا گیا ہے۔ پولیس اور عوام کے درمیان لڑائی ہوئی۔ جس میں پندرہ آدمی مجروح اور مقتول ہوئے۔

(بعد کی خبر) ریگا کا گورنر جب بازار سے گزر رہا تھا۔ تو اس کے اوپر ایک بم کا گولہ پھینکا گیا۔ مگر سلامت بچگیا۔

دوسرا بگولا دوسرا بگولا۔ جزائر فلپائن میں ایک سخت بحری بگولہ آیا۔ جس نے سلح خانہ کو نقصان پہونچایا۔ اس سے کیویٹ میں چند جہازوں کو ضرر پہنچا۔ اور گنبوٹ [illegible] ساحل سمندر پر چڑھ گئی۔

گرفتاری [illegible] سترہ انقلاب پسند جنرلوں کو گرفتار کرلیا ہے اُن پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ وہ اعلیٰ قومی حکام کے خلاف سازشیں کرتے ہیں۔ پولیس ان کے ساتھ باضابطہ سلوک کریگی۔

کیپ کی پارلیمنٹ نے قانون معافی پاس کرکے ان تمام آدمیوں کو معافی دیدی ہے۔ جنہوں نے جنگ بوئران کے وقت ایک بغاوت میں حصہ لیا تھا۔

زلزلہ سینٹ پیٹرزبرگ کا ایک تار مظہر ہے کہ روسی ترکستان کے اضلاع چارکنٹ اور کوپل میں زلزلہ کے سخت جھٹکے محسوس ہوئے۔

حضور وایسرائے کا دورہ حضور وایسرائے ۷۔ اکتوبر کو شملہ سے پرائیویٹ طور پر روانہ ہوکر سناور۔ کوئٹہ۔ نوشکی۔ چمن۔ کشمیر بیکانیر۔ جیند۔ نابھہ۔ پٹیالہ اور دہلی کا ملاحظہ فرماوینگے۔ دہلی سے آپ کلکتہ تشریف لیجائینگے داخلۂ شہر پبلک ہوگا۔ ۷۔ دسمبر کو آپ وہاں پہنچینگے۔ آپ کے ہمراہ لیڈی منٹو اور تینوں صاحبزادیاں ہونگی۔ آنریبل مسٹر ایڈم۔ سر لوئس ڈین۔ سکرٹری صیغہ خارجہ لفٹننٹ کرنل ڈنلاپ سمتھ۔ پرائیویٹ سکرٹری لفٹننٹ کرنل ایڈم۔ ملٹری سکرٹری۔ سرجن لفٹننٹ کرنل لالس۔ سرجن میجر۔ فیلڈنگ۔ کپتان بارکیلی۔ کپتان لارڈ فرانسس اسکاٹ ہونگے۔ ۱۵۔ اکتوبر کو آپ کوئٹہ میں دربار لیوی منعقد کرینگے۔

خوفناک حادثہ (کیمبل پور) چندروز ہوئے دریائے سندھ میں اونڈیٹن پر جو حضرو سے ۵۔۶ میل پر واقع ہے۔ ایک کشتی جس میں تقریباً دوسو آدمی تھے۔ اُلٹ گئی۔ ایک سو پچاس غرق ہوگئے۔ صرف ۳۵ بچ نکلے۔

پہاڑوں پر بارش ہونے کی وجہ سے دریا میں سخت طغیانی آگئی تھی۔ مسافر صوبہ شمال مغربی سرحد میں تجارت کے واسطے جارہے تھے۔ ملاحوں نے ہرچند کوشش کی۔ کہ کشتی کو بچائیں۔ مگر کوئی پیش نہ چلی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مقامی خان نے بھی کوئی مدد کشتی بچانے میں نہ دی۔ کمشنر صاحب کو حادثہ کی اطلاع دی گئی ہے۔

ٹرکی اور بلغاریہ فرانس کے مشہور اخبار "ایکوڈی پیرس" کو آستانۂ علیہ سے حسب ذیل مراسلت موصول ہوئی ہے۔

"یونانیوں کے خلاف بلغاریہ کے [illegible] جو بالا اعلان کارروائیاں ہوئیں۔ ان کی نسبت جواب طلب کرنے پر ٹرکی حکومت کو بلغاریہ کی جانب سے جیسا جواب ملا ہے وہ اگرچہ بلقان کے رنج دینے والے حال کی کھلی ہوئی تصدیق کررہا ہے۔ کیونکہ پچھلے برسوں میں بارہا ٹرکی اور بلغاریہ کے مابین کشیدگیاں ہوئیں۔ اور وہ سب صفائی کے ساتھ دور ہوگئیں اور یہ معاملہ بھی اچھی طرح طے ہو جائیگا۔ لیکن بلغاریہ کی کچھ اور نیت ہو۔ تو اُسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دول یورپ امن و امان کی خواہاں ہیں۔ وہ اُس کو ہرگز کوئی مدد نہ دینگی" (الگوار)

آسٹریا۔ سرویا اور مصر کچھ دنوں سے آسٹریا اور سرویا کے مابین ایک ناچاقی پیدا ہوجانے سے تجارتی تعلقات منقطع ہوگئے ہیں۔ اس لئے حکومت سرویا اپنے مال تجارت کے لئے نئے بازاروں کی تلاش میں ہے۔ اور اُس نے ایک تجارتی سفیر ملک مصر میں ارسال کیا ہے تاکہ مصر اور سرویا کے مابین تجارتی تعلقات وسیع کرنے کی کوشش کرے۔

کپورتھلہ کپورتھلہ میں کثرت باران سے کئی مکانات گر پڑے اور راستے بند ہوگئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدر صادق

۸ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء

وطن کی بیوفائی

واعظان کاین جلوہ بر محراب و ممبر میکنند
چون بخلوت مے روند آن کار دیگر میکنند

معزز ہمعصر ایڈیٹر صاحب الحکم نے اپنے ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء کے پرچے مین ایڈیٹران اخبار کے نام ایک کھلی چٹھی چھاپ کر مسلمانون کو اس امر پر خبردار کرنا چاہا ہے۔ کہ مولوی انشاء اللہ خان صاحب اپنے اخبار وطن کے دفتر میں ایسی کتب فروخت کرتے ہین۔ جو اسلام کے سخت دشمن عیسائی مصنفین نے دین محمدی کو دنیا سے اٹھا دینے کی کوشش مین لکھی ہین اور جن میں آنحضرت پاکوں کے سردار علیہ الصلوۃ والسلام کے اخلاق پر ناپاک حملے کئے گئے ہین اور اس پاک نفس کے حق مین ناپاک الفاظ کو استعمال کیا ہے اور یہ کتابین دفتر وطن مین نہ صرف فروخت کے واسطے رکھی جاتی ہین بلکہ اخبار وطن مین شد و مد کے ساتھ ان کا اشتہار دیا جاتا ہے اور اشتہار مین مسلمانون کو خاص طور پر ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ یہ کتابین خرید کرین اور پھر طرفہ یہ ہے۔ کہ بازاری قیمت سے بڑھ کر ان کی قیمت وصول کی جاتی ہے اور پھر اسی پر بس نہین بلکہ مسلمانون پر الٹا احسان رکھا جاتا ہے۔ کہ قیمت رعایتی ہے۔

بہت سے اخبارات کثیر پاس دفتر مین آتے ہین جن مین سے تمام کے مضامین کے پڑھنے کی بھی فرصت نہین ہوتی۔ چہ جائیکہ اشتہارات کی طرف بہت توجہ کی جاوے۔ اس واسطے میں ان اشتہارات کو بہت کم دیکھتا ہون۔ لیکن اخبار الحکم نے یہ ایک ایسی خبر دی ہے جس سے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ کہ کیا ایک مسلمان ایسی کارروائی کر سکتا ہے۔ اس واسطے مین نے اخبار وطن کا فائل اٹھا کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ بات تو درست ہے کہ میور جیسے دشمن اسلام کی کتاب کا اس مین اشتہار درج ہے اور اصلی قیمت ۱۶ روپیہ دکھائی گئی ہے اور رعایتی قیمت ۱۲ روپیہ دکھا کر خریدارون کو پھنسانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور ایسا ہی کتاب ینابیع اسلام کا اشتہار بھی دیا گیا ہے۔ جس کی اصلی قیمت لعہ اور رعایتی قیمت ے ر ظاہر کی گئی ہے۔

مین تو اس اشتہار کو پڑھ کر حیران سا رہ گیا کہ الٰہی یہ کیا بات ہے۔ کہان مولوی انشاء اللہ صاحب جو اپنے اخبار کو ایک اسلامی اخبار بیان کیا کرتے ہین اور وطن اخبار کے ساٹھ معاونون کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساٹھ سپاہ سالارون کے ساتھ تشبیہ دیا کرتے ہین اور کہاں یہ کارروائی۔ کہ خود اسلام کے بچون کو ہلاک کرنے کے واسطے زہر آلود تیر اخبار وطن کی کمان مین رکھ کر اور اس زور سے کھینچ کر مارے جاتے ہین کہ الامان! مجھے باوجود اس اشتہار کو پڑھنے کے اب بھی یقین نہین آیا کہ وطن کے ایڈیٹر صاحب ایسا کرتے ہیں۔ اور میں بار بار اخبار کا سرورق الٹا کر دیکھتا ہون اور خواہش کرتا ہون۔ کہ یہ وطن نہ ہو۔ شاید عیسائیون کا اخبار نور افشان ہی ہو۔ اور میں نے غلطی کھائی ہو۔ مگر کیا کرون کہ یہ بے وطنی تو وطن کے ہی حصے مین آئی مجھے یہ بھی خیال آیا۔ کہ شاید اس ہفتہ اخبار میں کسی کاتب کی غلطی سے یا خود صاحب وطن کے کسی خفیہ دشمن کی شرارت سے یہ اشتہار اس پرچہ مین لگ گیا ہے شوق سے پچھلے پرچے نکال کر دیکھے مگر افسوس!

پنبہ کجا کجا نہم۔ والا معاملہ نکلا۔ بہت سے پرچون مین یہ اشتہار دکھائی دیتا ہے۔

انہی کتابون کے بازاری نرخ کی فہرست بھی دیکھی گئی یہ بھی صحیح پایا۔ کہ جس کتاب کی اصلی قیمت مولوی انشاء اللہ صاحب بیس روپے بیان کرکے بارہ روپے پر بیچتے ہین اور غریب مسلمانون کے سر پر ایک بڑا احسان رکھ کر اس کا نام یادگار اسلام رکھتے ہین وہی کتاب بازار مین صرف آٹھ روپے پر فروخت ہوتی ہے اور جس کتاب کی اصلی قیمت سے ر بتلا کر للعہ پر فروخت کرتے ہین۔ اور بڑی رعایت کا ثواب حاصل کرتے ہین وہ بازار مین صرف ۲ پر فروخت ہوتی ہے۔ مین تو اس کو دیکھ کر ایک سخت حیرت کے عالم مین ہون۔ اور اس واسطے اس پر کوئی رائے زنی نہین کرتا۔ بلکہ نہایت خوشی کے ساتھ اس امر کا انتظار کرتا ہون۔ کہ مولوی انشاء اللہ صاحب اخبار الحکم کا کیا جواب دیتے ہین۔ اگر اس جواب نے کوئی ایسی روشنی اس معاملہ پر ڈالی۔ جس سے یہ باتین صفائی کے ساتھ غلط ثابت ہون اور ہمارے دوست الحکم کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو تو مین ضرور بذریعہ اخبار بدر وہ جواب ناظرین تک پہنچانے کی کوشش کرون گا۔ اور میری دلی خواہش ہے۔ کہ یہ سب بات غلط ہو اور وطن نے کوئی ایسی دشمنی اسلام کیساتھ اور بانی اسلام کے ساتھ نہ کی ہو۔ کیونکہ مسلمان کیسے ہی تنزل کی حالت مین کیون نہ ہون۔ اور یہود کی تمام خصلتین ان میں کیون نہ آگئی ہون۔ پھر بھی امت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کہلانے کا دعوی رکھتے ہین۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہین۔

اے دل تو نیز خاطرِ اینان نگاہ دار
کاخر کنند دعوۓ حب پیمبرم

میں باور نہین کر سکتا کہ ایسی قومی غداری اور کھلی عداوت اور قوم کشی کا کام ایک مسلمان اخبار نویس سے عمل در آمد مین آوے اور پھر وطن جیسے اخبار کے ایڈیٹر سے۔ آخر حیا اور شرم بھی کچھ چیز ہے۔ ایسا ڈھیٹ بھی کون ہو سکتا ہے کہ ایک بیمار قوم کا طبیب ہو اور ہمدردی کے ساتھ علاج شروع کرے اور علاج کے واسطے فیس بھی وصول کرے اور دوائی کے بجائے زہر قاتل اپنے مریض کے آگے پیش کرے اور پھر اس زہر کی قیمت بھی بیچارے مریض سے وصول کرے اور قیمت بھی بازاری نرخ سے زیادہ حاصل کرے اور باوجود ان سب باتون کے پھر بیچارے مریض پر احسان رکھے کہ یہ قیمت رعایتی ہے۔ بازار مین اس دوائی کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ یہ تو مین نے ایک یادگار قائم کرنے کیواسطے تھوڑی قیمت تم سے لی ہے۔ ہاں یادگار تو بے شک ہے۔ کیونکہ اپنے زیر علاج بیمار کو فیس کے علاوہ قیمتاً زہر دینے والا طبیب ضرور زمانہ کے واسطے ایک یادگار چھوڑتا ہے۔ چونکہ اخبار الحکم کی اشاعت کو بہت دن گذر چکے ہین اس واسطے امید ہے کہ ہم جلد اخبار وطن مین کافی اور تشفی دہ جواب کو پڑھ کر اس حیرت سے نکل سکین گے۔

وصیت

(۱) میں مسمّی نور احمد ولد غلام غوث قوم شیخ سکنہ شہر جالندھر محلہ راستہ بھگواڑہ دروازہ ـ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ ـ فروری ۱۹۰۶ء مطابق ۸ ـ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد کار آمد ہووے ـ

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب سلمہ الرحمٰن مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکہتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو حسب ہدایت حضرت رب العالمین ہون ـ تاریخ بیعت مجہ عاجز کی ۳ ـ فروری ۱۸۹۲ء ہے

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ رسالہ الوصیّت جو حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے بتاریخ ۲۴ ـ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام وکمال پڑہ لیا ہے ـ سُن لیا ہے میں ان ہدایات کا جو اس مین درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات کا اور ضوابط وقواعد کا پابند رہون گا ـ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے ـ میں ان تمام کا ہوا ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد شرائط مشتہر انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہین گے ـ

(۴) میری جایداد جو اس وقت حسب ذیل ہے ایک مکان سکونتی شہر جالندھر بھگواڑہ دروازہ جس مین میرا حصّہ چہارم ہے ـ میرے حصّہ مکان کی قیمت بمشکل یک صد ہو گی اور اراضی چاہی واقعہ شہر جالندھر ہے ـ جو اس وقت عزیزی محمد سعید خلف منشی عزیز الدین صاحب مرحوم ساکن لاہور ٹکسالی دروازہ کے پاس بعوض مبلغ پانصد روپیہ گرو ہے ـ اگر زمین مذکور کو اس وقت فروخت کیا جاوے تو بعد مخلصی حق مرتہن ما ضہ۱۵ ملسکتا ہے ـ میرے مرنے کے بعد اس جایداد میں سے پانچوان حصّہ انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کے کسی مقرر کردہ مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے ـ انجمن کا اختیار ہوگا ـ کہ میرے مرنے کے بعد اس جایداد کو میری بقیہ جایداد سے الگ کرے یا اُس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے ـ تو اس وصیت کردہ جایداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے ـ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیتہ کردہ جایداد کی مالک متصوّر ہو ـ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو ـ خواہ غیر احمدی ہو ـ میری اس وصیّت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہین ـ اگر میری جایداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑہ جاوے اور گر جاوے بَری ہو جائے ـ تو وہ کل زیر وصیت سمجہی جاویگی ـ اور اس کے پانچوین حصے کی مالک انجمن مذکور ہوگی"

(۵) میں اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جایداد اس کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جایداد سوائے جایداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو ـ تو اس فاضل کے متعلق بہی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ۴ وصیت ہذا مین کیا ہے ـ میں ایسی جایداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہون گا ـ

(۶) مین یہ بہی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑہے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون ـ تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکی ہین ـ یا آیندہ شائع ہونگے ـ قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے ـ

(۷) میری یہ بہی وصیت ہے ـ کہ میری تجہیز وتکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اور اخراجات ہون ـ ان اخراجات کی متکفل میری یہ جایداد وصیت جس کا ذکر مَیں نے فقرہ ۴ وہ مین کیا ہے ـ ہرگز نہین ہے ـ ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالے کر دونگا جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے مَیں کرا دُون گا ـ اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا ـ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی ـ تو میری دیگر متروکہ جایداد جس مین یہ وصیت کردہ جایداد شامل نہ ہوگی ـ ان اخراجات کو متکفل ہوگی ـ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے ـ جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہون گے ـ اور پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجہین گے ـ

(۸) یہ بہی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیّت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے ـ اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجہے اس وقت علم نہین ہے ـ میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے یا قادیان تک نہ پہنچ سکے یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کسی مصلحت سے اجازت نہ دین ـ کہ میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے ـ تو اس صورت مین بہی میری یہ وصیت جو مَیں نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے ـ جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی ـ لیکن یہ ضروری ہوگا ـ کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جائے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دین میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جائے ـ البتہ امانت کے طور پر کہین اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے ـ

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے ـ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش مین جمع کرا چکا ہون گا ـ یا میری جایداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے ـ اس کو بہی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا ـ بلکہ انجمن کو ہوگا ـ

العبـــد

نور احمد ولد غلام غوث شیخ احمدی ساکن جالندھر بھگواڑہ دروازہ حال وارد لاہور ـ ٹکسالی دروازہ ـ مکان شیخ عزیز الدین

۳ ـ فروری ۱۹۰۶ء نور احمد بقلم خود

گواہ شد ـ شیر محمد مدرس مدرسہ سید مٹہا میونسپل بورڈ لاہور

گواہ شد ـ منصب علی ولد مراد علی شاہ ساکن پشاور حال وارد لاہور

(۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علٰے رسولہ الکریم

(۱) مَیں مسمّی خداداد ولد پہلوان خان قوم بلوچ ساکن گہوگہیاٹ تحصیل بہیرہ ضلع شاہ پور ـ حال رسائیدار اور مسماۃ کرم بی بی بنت نواب خان قوم بلوچ ساکن گہوگہیاٹ تحصیل بہیرہ ضلع شاہ پور ـ اہل خانہ خداداد مذکور ـ ہم دونوں بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۹ ـ فروری ۱۹۰۶ء وصیّت کرتے ہین ـ اور لکہدیتے ہین کہ اس کے مطابق عمل کیا جاوے ـ

(۲) اقرار کرتے ہین کہ ہم حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رئیس قادیان

کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور ان کے مرید اور پیرو ہیں۔

(۳) اقرار کرتے ہیں۔ کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ و سن لیا ہے اور ہم ان ہدایات کے جو اس میں درج ہیں۔ پابند رہیں گے۔ اور ایسا ہی ہم اُن ہدایات و ضوابط اور قواعد کے بھی پابند رہینگے۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرۃ اقدس مسیح موعود کی طرف سے یا ان کے مقرر کردہ صدر انجمن قادیان کی طرف سے شائع ہونگے اور ایسا ہی میرے ورثا اس کے پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد و دونوں کی حسب ذیل ہے۔

مکان سکونتی قیمت	ماعہ
گھڑا برتن وغیرہ گھر کا سامان	مار
اہل خانہ مقبوضہ و ملکیت زیور	الساعہ

کل الـ ؏۔ روپیہ کا ہے۔ جس پر ہم دونوں کا مالکانہ قبضہ ہے۔

آج کی تاریخ اس جائداد کا دسواں حصہ مالـ روپیہ ہوتا ہے۔ جو ابھی ادا کرتے ہیں۔ اور جس کی نسبت حضرت اقدس سے اجازت لی گئی ہے حسب ذیل ہے۔

نقدی لعہ زیور نقرہ وزن ماللعہ

چاندی قیمتی مالعہ روپیہ اور علاوہ ازیں بموجب اشتہار الوصیت کے شرط اول کے مبلغ سہ روپیہ چندہ خداداد عسہ روپیہ۔ اہل خانہ کا عہ روپیہ دیتے ہیں۔

(۵) ا ۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میری آمدنی صرف میری تنخواہ ہے۔ جو ننہ روپیہ ماہوار ہے اور آئندہ جو کچھ میں بچت وغیرہ کروں گا۔ اس میں شامل ہے اس لئے اسے ماہ بماہ بعد وضع خرچ ماہواری ۱/۱۰ حصہ سلسلہ عالیہ کے اغراض کے لئے دیتا رہوں گا میرے خرچ کی تعداد بیس روپیہ سے زائد کسی حالت میں نہ ہوگی۔ اس لئے للعہ روپیہ ماہوار ضرور ادا کرتا رہوں گا۔ اور جو تخمینہ خرچ کا عشہ روپیہ ہے [illegible] بھی گنجائش کر کے عار روپیہ ماہوار میں ایک قومی یتیم کے واسطے بھیجتا ہوں۔ اس کے جوان ہونے پر وہ بھی سلسلہ احمدیہ کے واسطے ہو [illegible] گویا جس قدر میری جائداد بڑھے گی اس کا ۱/۱۰ حصہ ساتھ ساتھ ادا ہوتا رہیگا۔

(ب) سوائے اس تنخواہ کی بچت کے اگر کسی سوداگری یا انعام زر سرکار یا دیگر سفر خرچ وغیرہ سے کوئی آمدنی ہوگی۔ تو اس کا دسواں حصہ بھی انجمن کے پاس اُسی وقت بھیج دیا کروں گا اور ایسے امور کی مفصل اطلاع انجمن کو دیتا رہوں گا۔ اور اگر میری موت پر کچھ بقایا رہ جاوے گا۔ تو میرے وارثان کا فرض ہوگا۔ کہ میری جائداد سے ادا کریں۔

(۶) ہم دونوں یہ وصیت کرتے ہیں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جنازہ ہمارا احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر قادیان میں فوت نہ ہوویں۔ تو احمدی جماعت میری لاش صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں۔ یا آئندہ شائع ہوں گے دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان پہنچانے اور دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں۔ اس کی متکفل میری وہ جائداد نہ ہوگی۔ وہ عدہ بموجب اشتہار وصیت حوالہ انجمن کر دی ہے۔ بلکہ میری وارثان کی مقبوضہ جائداد سے ہوگا (بشرطیکہ میں نے اپنی زندگی میں حسب مشورت کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے روپیہ اخراجات وصیت سے الگ انجمن مذکور کے حوالے نہ کیا ہو۔ اور انجمن نے اس کا اعلان باقاعدہ نہ کرا دیا ہو) ایسی حالت میں اگر زائد رقم خرچ ہوگی۔ تو وہ بھی میری جائداد مقبوضہ وارثان سے دی جائے گی اور میرے وارث ذمہ دار ہوں گے کہ اُن اخراجات کو اہم اور شرعی ضروری سمجھینگے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے باعث جن کا مجھے اس وقت علم نہیں۔ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو اس حالت میں بھی میری وصیت قائم رہے گی۔ یعنی اس کام کے متعلق جو کچھ میں نے دیا ہے (مطابق فقرہ ۴ و ۵) میرا کوئی وارث اس کی واپسی کا مستحق نہ ہوگا۔ اور میری لاش قادیان پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور [illegible] داران مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں۔ میری لاش اور جگہ دفن نہ کی جاوے البتہ بطور امانت [illegible] کی جا سکتی ہے۔

(۹) اگر کسی وجہ سے میری لاش حسب فقرہ ۸ مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو جو کوئی اخراجات وغیرہ کا روپیہ میں جو انجمن کو دے چکا ہوں یا میری جائداد کے متعلق دئے گئے۔ میرے ورثا کو واپس کرنے یا خرچ کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ بلکہ انجمن ہر طرح کی ذمہ دار ہے۔ جس طرح چاہے کرے۔ میرے وارثان مکرر مطلع رہیں۔ کہ میں نے یہ سب وصیت کا روپیہ صرف خدا وند کریم اور حضرت اقدس کے حکم سے تعمیل کے واسطے دیا ہے۔ ورنہ میرا اس مقبرے میں داخل ہونا یا نہ ہونا بالکل انجمن کی رائے پر ہے اور خدا جانتا ہے۔ کہ کیا ہوگا۔ اور یہ وصیت نامہ ہم دونوں کی طرف سے ہے۔ اس لئے بعض جگہ جو سہواً لفظ واحد کا درج ہو۔ جمع سمجھا جاوے۔ فقط

(۱۰) چندہ سہ + لعہ نقد کل لعلہ روپیہ بھیجدیا گیا ہے۔ اور زیور کی فروخت کا بندوبست حسب تحریر اخوی ام مولوی محمد علی صاحب کر رہا ہوں۔ اور زیور یا اس کی قیمت حوالہ انجمن ہونے سے پہلے مر جاؤں۔ تو وہ میرے ذمہ قرضہ شرعی ہے۔ جو بقایا جائداد سے وصول ہوگا۔

مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۰۵ء

العبد

خداداد ولد پہلوان خاں۔ بقلم خود

العبد

مسماۃ کرم بی بی اہل خانہ خداداد مذکور۔ نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ عالم شیر سارجنٹ پولیس کوئٹہ بقلم خود

گواہ شد۔ سید محمد ولد نظام الدین بلوچ دو [illegible] میول کور۔ نشان مہر

گواہ شد۔ محمد ولد نواب بلوچ ملازم [illegible] میعل کور نشان مہر

---

(۳۳) بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

وکان یامر اھلہ بالصلوٰۃ والزکوٰۃ
وکان عند ربہ مرضیا
یابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان
شاء اللہ من الصابرین۔

منکہ اسماعیل ولد غلام احمد قوم احمدی ساکن موضع ٹھیل تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔

(۱) بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی

اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲ - اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ مَیں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے آج بتاریخ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ و سُن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو ان مین درج ہین پابند ہون۔ اور ایسا ہی مَیں ان تمام ہدایات اور ضوابط و قواعد کا بھی پابند ہوں جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کے مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہین۔ یا آیندہ شائع ہون گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے ان تمام ہدایات و ضوابط اور قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

(۴) میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اول میرا مکان سکونتی بحد ود اربعہ ذیل شمال گلی شارع عام۔ مغرب مکان رہائشی رنداق کشمیری و وہاب کشمیری و مکان رہائشی منشی محمد رمضان صاحب احمدی۔ جنوب مکان رہائشی رحیم بخش ولد مہتاب شاہ فقیر۔ مشرق مکان رہائشی دتا ولد برشا نائی واقع موضع ہیٹہ وال بقیمت ۵۰۰

دوم۔ کتابین سلسلہ احمدیہ ۱۵۰

سوم۔ اشیاء خانگی ہے رجملہ ۵۰ روپیہ جن پر میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے نصف حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد یہ نصف حصہ جائیداد کا صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہے میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائداد سے الگ کرکے اس کی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نہ کرے یا اس جائیداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس میں نصف جائیداد کی مالک ہے۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو۔ میری اس نقل جائیداد سے کچھ تعلق نہین۔ اگر میری جائیداد کی قیمت بڑھ جاویگی۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی۔

(۵) مین اقرار کرتا ہون۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کرون۔ اس جائیداد کے علاوہ یا میرے مرنے کے بعد میری اور کوئی جائداد متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت کیا ہے۔ مین ایسی کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہون گا۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اگر مین قادیان بہشتی مقبرہ مین دفن ہوں یا کسی اور جگہ دفن ہون۔ ہر چند میری یہ وصیت قائم رہے گی۔

العبد۔ اسماعیل احمدی ساکن بھڈال تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد۔ کرم داد نمبردار موضع بھڈال "

گواہ شد۔ غلام احمد احمدی۔ ساکن کوٹلی ہرنرائن "

گواہ شد۔ غلام حسین ولد غلام احمد۔ ساکن کوٹلی ہرنرائن۔ "

گواہ شد۔ محمد رمضان ولد غلام احمد۔ ساکن بھڈال

گواہ شد۔ فوجدار نمبردار احمدی۔ ساکن کوٹلی ہرنرائن

بقلم خود محمد سلطان احمدی بٹونڈی حلقہ ہوندل تحصیل سیالکوٹ

---

(۷) بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منکہ بشارت احمد ولد بشیر احمد قوم شیخ ساکن امرتسر محلہ لکڑ منڈی کٹڑہ مہان سنگھ حال اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ پنڈی گھیب ضلع اٹک ہون

مَین بقائمی حواس و ثبات عقل بلا اکراہ و اجبار غیری یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری وفات کے بعد میری تمام ترکہ منقولہ و غیر منقولہ کا جو اس وقت موجود ہو۔ دسواں حصہ برائے اشاعت اسلام و تبلیغ احکام قرآن و سنت مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ وقف ہوگا۔ اور اس مین میرے پس ماندگان اور ورثا کا کوئی حصہ یا دخل نہین ہوگا۔ اور یہ ترکہ انجمن احمدیہ قادیان کی تحویل مین رہیگا۔ جو حسب موقعہ برائے اعلاء کلمۃ الاسلام خرچ کرنے کی مجاز ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اللھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل

تحریر ۲۲ جنوری ۱۹۰۶ء مطابق ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ

العبد۔ بشارت احمد ولد بشیر احمد بقلم خود

گواہ شد۔ ملک محمد امیر خان رئیس۔ گواہ شد۔ سردار نواب خان رئیس

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس کے ساتھ سوانح اور فہرست مضامین بڑہائے گئے ہین۔ خوشخط سفید اعلیٰ کاغذ۔ قیمت ۵ر۔ خریداران بدر سے للعہ

تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴ر

اعلام الناس حصہ ۲۔ " " " ۳ر

سر الشہادتین۔ " " " ار

تفسیر الکتوم۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۵ر

اعجاز احمدی۔ " " " ار

شہادت آسمانی حصہ ۱۔ " " " ۵ر

شہادت آسمانی حصہ ۲۔ " " " ۲ر

رویائے صالحہ۔ " " " ۴ر

انوار اللہ۔ " " " ۸ر

الذکر۔ نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی۔ اور احادیث شریف ۲ر

جنگ مقدس روئیداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبداللہ آتھم قیمت ۶ر

مباحثہ۔ مابین الہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت الاسلام و پادری احمد مسیح صاحب واعظ۔ پی۔ جی مشن کیمبرج دہلی۔ قیمت ۱ر

نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب ۱۰ر

تفسیر سورۃ جمعہ۔ " " " ۴ر

القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ار

نظم برائے مستورات۔ بزبان پنجابی /

عدم نجات مذہب پولس۔ مصنفہ الہ دین صاحب ۱ر

کامن۔ مصنفہ غلام رسول صاحب ۱ر

ایقاظ النائمین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۱ر

عاقبۃ المکذبین۔ " " " ۲ر

مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ " " " ۴ر

الموعظۃ حسنہ۔ " " " ۲ر

کشف الالتباس۔ " " " ۱ر

آیات الرحمان۔ " " " ۵ر

صیانۃ الناس۔ " " " ۱ر

سواء السبیل۔ " " " ۱ر

لکچر لاہور۔ مصنفہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ۴ر

مین مسلمان ہوگیا (اختیار الاسلام) ۴ر

سراج الدین عیسائی کے چار سوالون کا جواب ۲ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدرِ خواتین

ایک بدرسم کا ضروری انسداد

عام مسلمان قومین اس مہلک مرض مین مبتلا ہین ۔ کہ مدتون سے ان مین رواج ہے ۔ کہ وہ اپنی بیٹیون کا رشتہ دوسری مسلمان قومون مین کرنا باعث ننگ و عار جانتے ہیں ۔ جس سے تکبّر اور نخوت اور خود پسندی حد درجہ کی پائی جاتی ہے ۔ اپنی قوم کا لڑکا خواہ نالائق بد معاش یا لڑکی سے عمر مین چہوٹا ہو اور طبیعتون میں بہی بین فرق ہو تاہم ان سب برائیون پر قومیت کو ترجیح دی جاتی ہے ۔ جو مظلوم لڑکیان ایسے محبوبون کے بس پڑتی ہین ۔ ان کو بمشکل تمام ایک یا دو دفعہ سسرال جانے کا اتفاق ہوتا ہے اور ان کی ساری عمر غم و الم مین ہی کڑہتے گذر جاتی ہے ۔

کیا خداوند کریم ان والدینوں کو اپنی تئین تعلیم یافتہ کہلاتے ہین اور نیکی بدی مین امتیاز کر سکتے ہین اور جنہون نے جان بوجھ کر اپنی بے زبان بیٹیون کو محض قومیت کے پیچھے کنوئیں میں دھکیل دیا ہے پرسش نہین کریگا ؟

جبکہ قانون قدرت نے ہر ایک شخص کو اپنے گہر کا بادشاہ بنایا ہے ۔ اور بال بچے اس کی رعیت ہیں تو ضروری ہے ۔ کہ وہ اپنی رعایا رکو ہر ایک تکلیف اور مصیبت سے بچانے اور حتی الوسع انہین آرام دے ورنہ ایک نہ ایک دن ضرور عواب دہی کرنی پڑیگی

میرے بزرگو ! (۱) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایسا ہی قومیت کا لحاظ کیا جاتا تہا ؟

(۲) کیا رسول اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیون کے رشتے سوائے بنی ہاشم کے دوسری قومون مین نہین کئے تہے ۔

(۳) کیا حضرت امام حسین رضی جو کہ رسول کریم کے نواسے اور خاتون جنت کے فرزند تہے انہون نے اپنی صاحبزادیون کی شادیان دوسرے قبائل مین نہین کین ۔ ؟

(۴) کیا عرب شریف مین اب تک ملک الی نامبارک رسم رائج ہے ؟

میرے ان سوالات کا جواب نفی مین ہی ملیگا کیونکہ مسلمانون نے یہ قبیح رسم ہندوستان سے ہی اکر لی ہے

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا مذہب دنیا مین لیکر آئے تہے ۔ جس نے آتے ہی قومیت کی شیخی کو دلون سے نکالکر غریب امیر مہاجر انصار کو ایک ہی لڑی مین پرو دیا تہا ۔ اور وہ ہر ایک کلمہ گو بہائی سمجہنے لگے خواہ وہ روم ہو یا شام کا عرب کا ہو یا عجم کا ۔ اس مین سگے بہائیون جیسی الفت اور محبت کرتا کیونکہ اس فخر بنی آدم نے فرمایا تہا ۔ ؎

تفاوت نہ اپنے پرائے میں سمجہو

کہ کافی ہے پیوند اسلام تم کو

یہی اس کی تعلیم تہی کہ اسلام نے آتے ہی قومیت کو ایسا مٹایا کہ غلام اور آقا ایک دسترخوان پر کہانا کہانے لگے مگر افسوس اکہ اب کے مسلمانون نے اسلام کو ایسا محدود کر دیا ہے ۔ جس کے باعث مختلف صورتون مین (مثلاً طاعون ۔ زلزلے ۔ طغیانی) قہر الٰہی نازل ہو رہا ہے (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی بیٹیان تہین اور انہون نے اپنی بیٹیون کے نکاح مختلف قبائل مین کئے ۔ جس کی شہادت عرب کی تاریخ دے رہی ہے ۔ خود قرآن کریم فرماتا ہے " ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۔ یعنی خدا کے نزدیک وہی بزرگتر ہے ۔ جو زیادہ متقی ہے " ذاتی عظمت اور فضیلت کسی کے رتی بہر بہی کام نہین آسکتی ۔ چنانچہ سرورکائنات نے اپنی جگر گوشہ بیٹی سے فرمایا تہا ۔ " کہ فاطمہ دیکہنا خوف عقبیٰ سے بے پرواہی نہ کرنی ۔ کیونکہ وہان کسی کے باپ دادا کی فضیلت کام نہین آئیگی "

(۳) امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی سکینہ کی شادی تین مختلف قبائل مین جس کی تمام عرب کی تاریخین شاہد ہین ہوئی ۔

(۴) عرب شریف مین اب تک یہ مبارک رسم چلی آتی ہے ۔ کہ ذات سے بڑہکر لڑکے کی خوش خلقی نیک چلنی دالقی وغیرہ دیکہی جاتی ہے ۔ جس مین یہ چارون صفتین پائی جاوین ۔ اُس کی ذات پوچہنے کی کوئی ضرورت ہی نہین سمجہی جاتی ۔ کیونکہ یہی اوصاف معیار شرافت ہین ؎

ذات بے اوصاف تو ہے بہلا کس کام کی

جوہر ذاتی نہ ہو کیا قدر ہے صمصام کی

فخر ہے جاہ ۔ نہ ذات کا ہے شیخ کو اور خان کو

سب سے بہتر ہے شرافت حضرت انسان کو

مسلمانون نے اگر کوئی خوبی ہندون سے اخذ کی ہو تو یہی قید قومیت جسمین ہزارہا نقصان ہیں اور بظاہر کوئی فائدہ نہین دنیا بہر کے مذاہب میں ایک اسلام ہی ہے جس نے اس کمزور فرقہ کی دستگیری کی سب سے پہلے انکو ہلاکت سے بچایا بلکہ یہان تک قدر افزائی کی کہ قرآن کریم نے ان کی جائدادون مین حصے مقرر کر دئے ۔ جس کی نظیر اور کوئی مذہب پیش نہین کر سکتا ۔ حیف کہ ہند کے مسلمانون نے اسلام کے اصولون کو بہلا دیا اور عورتون کی یہانتک بے قدری ہوئی کہ ان کو جوتی سے تشبیہ دی جانے لگی اور رشتون نا طون مین نا قابل برداشت تکلیفیں ہونے لگین جن کے ساتہ نیک سلوک کرنا رسول خدا بتلا گئے اور خود کرکے دکہلا گئے ۔ اب خداوند رحمٰن نے ان کی حالت زار کو دیکہا ۔ فرشتہ رحمت حضرت مسیح موعود کو بہیجکر دنیا کو ان سے مہربانی کرنی سکہا دی ۔ اس کے حسن سلوک نے ظاہر کر دیا ۔ عورتون کے ساتہ کس طرح پیش آنا چاہیئے ۔ اے مہدی جس طرح تو نے اس کمزور فرقہ کی امداد کی ہے ۔ خدا آپ کی امداد کرے ۔ واقعی تو نے ہی آکر اخلاق رسولی کا صحیح صحیح نمونہ پیش کیا ہے اور اظہر من الشمس کر دیا ہے کہ وہ اپنے حرموں محترموں کی کس طرح عزت کیا کرتے تہے اور یہ بہی آپنے خاص احسان کیا ہے کہ بذریعہ اشتہار قومیت کی بنیادین اکہاڑ دین اور فرمایا کہ احمدی جماعت آپس مین رشتہ ناطہ کرے ۔ ؎

عزت فرقہ نسوان کو کیا ہی قائم ۔ تیری ممنون ہون اقدر بڑہانیوالے

ہائے وہ اسلام جس نے دنیا کے تفرقے مٹا دئے تہے اب اسمین ایسی بے اتفاقی بڑہ گئی کہ اچہے بہلے مومنون کو کافر کہنا ان کو طرح طرح کی اذیتین دینا ۔ ان کے ساتہ بول چال کرنی معمولی بات سمجہی جانے لگی ۔

میری بزرگو ! اب پرانی لکیر کے فقیر نہ بنے رہو ۔ دونون کیواسطے اپنے جگر گوشون کو عذاب مین پہنسانا قومیت کے پیچہے انکو ساری عمر تکلیف دینا خلاف عقل ہے ۔ کیا مالک یوم الدین ان کی فریادین نہین سُنیگا ۔

آپنے اسلام کے وسیع دائرہ کو کیون ایسا تنگ کر دیا جبکہ آپکا پیشوا اس بات پر عمل کرنا سکہا گیا ہے ۔ ؎

کہ مومن مین آپس مین سب بہائی بہائی

رکہو بہائیون سے دلون مین صفائی

صاحبو ! جبکہ سب مومن آپسمین بہائی بہائی ٹہرے تو فرق کیا رہ گیا ۔ ناطہ کیواسطے لڑکے مین صرف یہی باتین قابل غور برداشت ہوتی ہین ۔ تعلیم ۔ اخلاق ۔ دینداری تقویٰ ۔ جس مین یہ سب صفتین ہون اس کی ذات کی چہان بین کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ۔ ماں باپ ضرور یہ چار اوصاف دیکہکر ناطہ کرین ۔ علیٰ ہذا القیاس لڑکی مین بہی ...... باتین قابل دید ہین ۔ میرے بہائیو ! یہ ایک آواز نہ سمجہو ۔ بلکہ یہ ایک مظلوم دنیا کی فریادین ہین ۔ جو کہ ایک زبان سے نکل رہی ہین ۔ (باقی دارد) عائشہ ایک انصاف پسند ۔ بدرسومین کو دور کرنے والی

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت ۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

الہیہ مولا بخش صاحب ۔ بکھلور ۔ تھانہ راہون ضلع جالندہر
علیمہ صاحبہ ۔ ″ ″ ″
اسماعیل صاحب ″ ″ ″
بیگم صاحبہ ۔ چک اسکندر ۔ کہاریان ۔ گجرات
محمد دین و احمد دین صاحب پسران عبد اللہ صاحب
اللہ دتا ولد کریم بخش صاحب ۔ چک اسکندر کہاریان گجرات
محمد بخش صاحب ۔ ″ ″ ″
حافظ اکبر صاحب ۔ ″ ″ ″
خلیل احمد خان صاحب ۔ تحصیلدار(?) ۔ برہما
محمد شریف صاحب محرر ۔ بھیرہ
رحیم بخش صاحب ۔ راجپوت ۔ پھلورہ ۔ سیالکوٹ
شیخ [illegible] صاحب ۔ پٹیالہ
مستری عبد اللہ صاحب ۔ سیالکوٹ
مہران بی بی ۔ کوٹ بھی(?) ۔ صانع پور ۔ کٹک
قاسم خان صاحب ۔ گھٹیالیان ۔ ستراہ ۔ سیالکوٹ
عبد الغفور صاحب ۔ ہانجی پور ۔ گوجرانوالہ
سردار صاحب ۔ زیلدار ۔ منگولہ
حیات محمد خان صاحب ۔ گھٹیالیان
رحم اللہ صاحب سپاہی ۔ سرائے عالمگیر
عبد الواحد صاحب ولد اللہ داد صاحب زمیندار
چک گجو ۔ ڈاکخانہ تترگری ۔ ضلع گوجرانوالہ
آمنہ اہلیہ عظیم الدین صاحب قریشی ۔ ″
والدہ منشی محمد محسن صاحب لکھیم پور کھیری ملک اودہ
منشی نبی بخش صاحب ۔ ڈچکوٹ ۔ لائل پور
امام الدین ولد نور بخش صاحب لودہانہ
اہلیہ ″ ″
عبد الوہاب صاحب ″
اللہ دتا صاحب مدرس ۔ مدرسہ سانجھر ۔ جہلم
علی بخش صاحب ولد کریم ۔ گڑھ شنکر
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ۔ جلالپور جٹان
میاں حسین صاحب کشمیری ۔ گھٹیالیاں ۔ ستراہ پسرور
بوٹے شاہ صاحب ۔ ″ ″ ″
نور احمد ولد اللہ داد صاحب ۔ ″ ″ ″
سراج الدین صاحب ۔ ملازم کان کوئلہ معرفت
محمد بخش صاحب کینڈہ ۔ ضلع جہلم

محمد رشید صاحب ۔ کالیکے ۔ گوجرانوالہ
احمد شاہ ولد غلام شاہ صاحب بھیرہ
محمد علی صاحب ولد شاہ محمد صاحب ۔ گورالی
اللہ بخش صاحب جٹ ۔ موضع چھپور ۔ سیالکوٹ
منشی احمد علی خان صاحب معہ اہلیہ معرفت محمد ابراہیم
صاحب کنسٹبل ۔ بابو گنج ۔ ضلع شملہ
جھنڈو خان صاحب ولد محمد بخش صاحب راجپوت
ساکن موضع ماہل پور ۔ ہوشیارپور
اللہ دتا صاحب ۔ ″ ″ ″
یوسف علی صاحب ۔ شہر سیالکوٹ
مبارک علی صاحب ″ ″
دختر قاضی احمد علی صاحب ۔ ″ ″
میاں علی جان صاحب سول سرجن ۔ شاہجہانپور
خواجہ غفار جو صاحب ۔ گلگت
غفور داد صاحب ۔ محرر چونگی ۔ ریاست پٹیالہ
عبد العزیز صاحب ۔ دوکان منشی احمد حسین
صاحب فرید آبادی ۔ رفیق ایجنسی حال بازار امرتسر
قاضی محمد عبد الغفور صاحب ۔ [illegible] ۔ جالندہر
قاضی بدر الحسن صاحب ۔ اسسٹنٹ کسوس(?)
ڈاکخانہ کسومو ۔ برٹش ایسٹ افریقہ
نبی بخش صاحب معہ اہلیہ راج بی بی ۔ موضع ننگل بوہا
ڈاکخانہ چھپور ۔ ظفروال ۔ سیالکوٹ
محمد عبد الغفور صاحب ۔ پھلور ۔ جالندہر
خیر الدین صاحب ۔ سامانہ ۔ ریاست پٹیالہ
کرم الدین صاحب ۔ گھٹیالیان ۔ پسرور سیالکوٹ
حاکم صاحب ۔ ″ ″ ″
کرم داد صاحب ″ ″ ″
شاہ محمد صاحب لوہار ″
چودہری محمد عبد اللہ صاحب ۔ ماہل گھگڑ ″
اللہ دین و غلام محمد صاحب ۔ ڈسکہ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ سید عبد الجبار صاحب معرفت سید حسین شاہ صاحب
نمبردار موضع گندف ڈاکخانہ تربیلہ ۔ ضلع ہزارہ
عمہ صاحبہ ″ ″ ″ ″
والدہ صاحبہ ″ ″ ″ ″
ہمشیرہ صاحبہ ″ ″ ″ ″
محمد حسین صاحب کیکاؤس ۔ ″ ″ ″
شاہ ہوشیار صاحب ″ ″ ″
سوار خان صاحب ۔ ″ ″ ″
حسین خان صاحب ۔ ″ ″ ″
امیر [illegible] عباس صاحب ″ ″ ″

قاضی عبد العزیز صاحب موضع گندف ۔ ضلع ہزارہ
جیو دختر علی بخش صاحب ۔ موضع بہورال ۔ ڈاکخانہ
شیرپور ۔ ریاست پٹیالہ
میرو دختر کریم بخش صاحب ۔ موضع بہورال ۔ ریاست پٹیالہ
جیو زوجہ نبی بخش صاحب معہ دو دختران ۔ ″
زینب بی بی زوجہ نواب صاحب ۔ موضع ننگل بوہا ۔ چھپور ظفروال
برکت بی بی زوجہ تاج محمد صاحب ۔ ″ ″
محمد دین صاحب ۔ چھپور ۔ ظفروال ۔ سیالکوٹ
میاں بلندہ صاحب ۔ موضع متر تحصیل ظفروال

دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے [illegible] میں نشان پیاپے(?) اور سخت زلزلے آئیں گے۔

(الہامات حضرت مسیح موعودؑ مطبوعہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء)

دہلی میں طوفان باد و باران

بارش بکثرت چہارشنبہ سے اور طوفان باد پنجشنبہ سے لغایت صبح شنبہ اس زور سے دہلی اور اس کے گرد و نواح میں آیا ہے کہ بڑے بڑے متکبر اور مغرور بھی شب شنبہ کو جو یوم جمعہ کے بعد تھی ۔ الامان پکار اٹھے ہر متنفس ذی شعور کا اس رات کو یہ خیال تھا کہ آج ہی قیامت برپا ہونیوالی ہے ۔ دیکھئے صبح تک کون زندہ رہتا ہے ۔ بارش اس زور کے ساتھ برس رہی تھی کہ انسان کیا حیوان از قسم گائے بھینس ۔ گھوڑا بھی اس کا متحمل نہ ہو سکتا تھا ۔ اس کے ساتھ طوفان باد درختوں ۔ فصلوں گھروں کو معہ دلوں کے اوڑائے اور گرائے جاتا تھا ۔ صدہا مکان جن میں بعض بڑے مضبوط اور بعض چند ماہ سے تعمیر ہوئے تھے ۔ ایک رات میں گر کر ڈھیر ہو گئے ۔ کئی آدمی بھی دب کر ضائع ہوئے ۔ میرا مکان طویلہ جس میں میرے تین گھوڑے

اور ایک گاڑی اور دو احمدی ملازم تھے۔ یک لخت گر پڑا۔ مگر کیا مجال کہ کسی جان کو خدا نے ضائع کیا ہو۔ صدقنا یا مسیح الخلق۔ میری زبان سے اپنے الفاظ ورد میں نکل رہا تھا۔ کہ جو وعدے تیرے قہار ذوالجلال نے فرمائے ہیں۔ وہ سب سچ ہیں۔ اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اس کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ تیری کشتی کا سوار اس طوفان سیلاب میں جانبر ہو سکا۔ کیا یہ صداقت سیدنا مسیح الزمان کا ایک نشان نہیں ہے کہ طوفان باد و باران آیا۔ ہر شہر میں یہی حالت سنی جا رہی ہے میرٹھ کرنال وغیرہ۔ پھر جس مکان میں احمدی دو شخص تھے۔ وہ گر پڑا۔ ایک ان میں سے نیچے دب گیا۔ دوسرا صحیح وسالم اس حصہ میں لیٹا رہا جو گرا نہیں۔ تین گھوڑے ایسے محفوظ رہے۔ کہ جیسے فرشتہ ... ان کو اٹھا کر ان کو الگ لے گیا ہے۔ بیشک یہ زبردست صداقت حضرت مرزا صاحب کی ہے کہ احمدی جانیں معہ ان کے مال کے ضائع ہونے سے بچیں صد ہا من بوجھ اوپر پڑا ہے اور احمدی نکل کر نیچے سے باہر آ کر کھڑا ہوا۔ اگر خدانخواستہ ایک روز اور ایسا طوفان رہتا۔ تو شائد ہی کہ کوئی جان یا مکان بچتا فاسق فاجر الامان پکار رہے تھے۔ بعض کو یہ اندیشہ تھا کہ مرزا کی بات سچی ہو گئی۔ مگر شنبہ کو ابر و باد جاتا رہا۔ پھر وہی حال ہو گیا۔

عاجز قاسم علی۔ احمدی۔ دہلی۔

(۲) آج آٹھ روز سے متواتر بارش ہو رہی ہے سینکڑوں مکان گر گئے۔ کچھ لوگ ضائع ہونا بھی کہے جاتے ہیں۔ ہوا کی یہ شدت ہے۔ کہ جا بجا بڑے بڑے درخت گر گئے ہیں اور گر رہے ہیں۔ اس ہفتہ بھر میں شائد ایک روز چند گھنٹہ کے لئے سورج کی شکل نظر آئی ہے جوار باجرا۔ مکی و دیگر اجناس مثل مونگ وارد نہایت خستہ حال ہیں۔ فصلیں زمین میں گر گئی ہیں۔ اور بہت کم امید ہے۔ کہ وہ گلنے سے بچ جائیں۔ دفعتاً اگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہوا پچھم کی چلنے لگے اور دھوپ ہو۔ تو شائد کچھ نقصان رک جائے ورنہ میرے خیال میں فصل خریف نقصان رسیدہ زیادہ ہو گئی ہے اور غلہ ضرور گراں ہو جائے گا۔ دھوپ نکلتے ہی مکانات کے زیادہ گرنے کا پورا اندیشہ ہے اس کل نظارہ نے ۲۸ اگست کا الہام "آسمان سے برساؤنگا" "دو گھروں میں ندیاں چلیں گی" وغیرہ پیش نظر کر کے عجب تازگی ایمان بخشی ہے۔ خوف الٰہی کے ساتھ لذت محسوس ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے اس احسان سے کہ ہم کو مسیح موعود بخشا ہے۔ روح بڑے ادب سے جھک رہی ہے۔ اور اس انعام کے لائق شکر کے لئے زبان میں یارا نہیں پاتی۔ الحمد للہ رب العٰلمین۔ ہمارے رب کا بڑا ہی فضل ہے۔ کہ حضور کی شناخت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ حضور کی تعلیم پر ہم کو قائم رکھے اور اسی پر دنیا سے اٹھائے

آمین ثم آمین

ذوالفقار علی میرٹھ

خوشخبری براہین احمدیہ اور اخبار بدر ایک سال کے واسطے ہر دو بقیمت ۴ؔ - اخبار بدر کی سالانہ قیمت ۱۲ؔ/ ہے اور براہین احمدیہ بمعہ سوانح حضرت مسیح موعود و فہرست مضامین کی قیمت ۲ؔ ہے کل ۱۲ؔ/ ہوئے - لیکن جو خریدار ایک اور خریدار پیدا کر دے - اس کو براہین احمدیہ ۱۲ؔ/ میں دی جاوے گی - اور اخبار بھی ۱۲ؔ/ میں دی جاویگی - کل ۴ؔ ہوئے - منیجر - مجلد کتاب کی قیمت ۲ؔ/ زائد ہے -

خریداران بدر کیواسطے تین رعائتون کا مجموعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری - سب رجسٹروں - وکیلوں - مختاروں - عرائض اور اپیل نویسوں - رئیسوں - تاجروں ساہوکاروں - زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالون کی تاریخین اور اُن کیمطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخین دریافت کرنے کے لئے جو سرگردانیان اور دقتین پیش آتی تہین اور وقت ضائع ہوتا تہا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جس میں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس برس کی عیسوی - ہجری - فصلی - سمتی تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہین کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہین فوراً دیکھ سکتے ہین اور اس کیمطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھ ہی دیکھی جاسکتی ہین -

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جس میں مفصل تاریخین لکھی ہین اور اس کے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعایت ۲ پائی سال کے حساب سے بھی کم یعنی ۲ؔ/ (مجلد ۳ؔ) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریدارون کے لئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کے لئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سال تمام کا چندہ اخبار بدر میں بھجوا دین گے انکو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ میں یہ جنتری دی جاویگی - لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ - نومبر ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہو کر دفتر میں پہنچ جاوین -

لغات القرآن حصہ اول - مصنفہ سید عبد المحیی صاحب عرب جس کی اصل قیمت ۱۲ؔ ہے دفتر بدر سے اُن خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کر دین - یہ کتاب صرف ۸ؔ/ میں مل سکتی ہے - کارخانہ بدر نے کچھہ زائد قیمت اپنے پاس سے دے کر خریداران اخبار کے واسطے یہ رعائتی حق حاصل کیا ہے -

منیجر اخبار بدر

سنہری گولیاں

قیمت فی ڈبیہ ... گولیاں

طاقت دینے والی دواؤں میں مشہور دوائیں
کستوری - جدوار - فولاد - زعفران اور سونا ملا کر یہ
گولیاں بنی ہیں جسم کے مادوں کی مصفی مغز دربڑھا اور
رگوں و پٹھوں اور خون کو طاقت بخشنے کی یہ گولیاں
خاص دعوے رکھتی ہیں جن لوگوں کو بہت دماغی محنت
کرنی پڑتی ہے اُن کی صحت کو قائم رکھتی ہیں اور
طاقت کو بڑھاتی ہیں فی زمانہ بے اعتدالیوں کی وجہ
سے جو نقص پیدا ہو رہے ہیں اُن کی اصلاح کے لئے
یہ گولیاں بے نظیر طور پر موثر اور بارہا آزمودہ ہیں۔ ان
کے کھانے کے بعد خاطر خواہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے دماغی
اور عصبی قوت کو پھر بحال کر دیتی ہیں سستی ۔ ضعف
ناطاقتی دور ہو جاتی ہے یہ گولیاں خون میں ایک
ایسا مادہ پیدا کرتی ہیں جو عصبی ساخت کو از سر نو
تر و تازہ کرنے کے لئے بہت ہی ضروری ہوتا ہے
جس کے بغیر کام کرنے کی طاقت قائم نہیں رہ سکتی۔
یہ گولیاں حد سے زیادہ کام کرنے کے نقصانات زبان
تکان ۔ کسل کی پوری تلافی کرتی ہیں بدن میں چستی چالاکی
قوت و توانائی پیدا کر کے انسان کو روزانہ ڈیوٹی ادا کرنے
کے ہر طرح قابل بنا دیتی ہیں جن نوجوان طالب علموں کا تحصیل
علم کی مشقت سے دماغ کمزور ہو گیا ہو یا کسی اندرونی
ناگفتہ بہ مرض کی وجہ سے قوائے مضمحل ہو گئے ہوں تھوڑے کام سے سر درد
کرنے لگتا ہو درد کمر اعضا شکنی دن بھر رہتی ہو لکھنے پڑھنے سے جی چراتا
ہو یادداشت کم ہو گئی ہو چہرے پر افسردگی اور اداسی چھائی ہوئی ہو۔
کمی خون - دھڑکا - ضعف جگر سے طبیعت نڈھال ہو ان کا اثر قابل دید ہے۔

سفوف دافع جریان

یہ بیماری نوجوانوں کی جان کی دشمن ہے اور گھن کی
طرح اندر ہی اندر کھاتی جاتی ہے اس سے رفتہ رفتہ انسان
لاغر اور ناتوان ہوتا جاتا ہے دماغ اعصاب معدہ مثانہ
اور مادۂ تولید اس کے وجود سے تباہ ہو جاتے ہیں یہ
مرض خود تو غلط کاری اور ایام شباب کے بعض فواحش
غدۂ مولدہ منی کی بھڑک حدتِ مادۂ تولید خراشِ مثانہ
قبض گردوں کا ضعف وغیرہ امراض سے پیدا ہوتی
ہے اور پھر کسی ناقابل شفا مرض کو پیدا کر دیتی ہے
گویا ہم سبب اور ہم مسبب ہے ہر وقت درد کمر - اداسی
پریشانی - کام سے نفرت رہتی ہے اگر اس کا جلد تدارک
نہ کیا جائے تو مریض نہایت دبلا اور نحیف ہو جاتا ہے
ضعف انتہا درجے کو پہنچ جاتا ہے اولاد سے محروم رہ کر
اُسے بقائے نسل کی امید نہیں ہوتی یہ سفوف اس بیماری
کو دور کرتا اور اس مرض سے نجات دیتا ہے کثرت
احتلام - جریان - رقت اور مثانہ کی خرابی دور ہو جاتی
ہے جن طالب علموں کو پیشاب کے ساتھ یا بعد سفید
رطوبت آئے یا خواب میں بدن ناپاک ہو جائے اُن کو جلد
متوجہ ہونا چاہیئے ۔ **قیمت** فی ڈبیہ جس میں ایک مہینے کی خوراک ہے ڈیڑھ روپیہ

کارخانہ مرہم عیسے لاہور کی دوسری دوائیں جو مفصلہ ذیل ہیں
ان کی فہرست کارخانہ سے مفت ملتی ہے ۔ مفرح یاقوتی
جیون بوٹی - کحل الجواہر - نمک سلیمانی - مرہم عیسے - مسکین نواز
روغن درد گردہ - جیبی طبیب - صندوقچہ طبیب خانہ - تریاق
فاروق - کلید تولید - ہمدم نسواں - فتحجوش - اسہال بند
و محافظ ہیضہ - جوہر عشبہ - عطر گیسو - منجن مروارید -

المشتہر - حکیم محمد حسین مالک و ایڈیٹر رسالہ حکیم حاذق پروپرائٹر کارخانہ مرہم عیسے لاہور (لوہاری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | ابن مسیح و آخر مہدی آخر زمان

شعبان ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء

سلسلۃ الجدید جلد ۲

بروز جمعرات

چہ گویم باتو گر آئی بہ دارالامان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عا پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے عـہ

معاونین درجہ دوم جنکو عا پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعـہ

معاونین درجہ سوم ـــــ عام قیمت پیشگی عا

عام قیمت مابعد ــ فی پرچہ ۱ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

نوکل ..... عـہ ۔ افریقہ .... للعـہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
قل ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شدہ با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرا بے کہ ہست
آں نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارش کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ (۳ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

نمبر ۴ | ۱۵۔ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۴۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

غلام اکبر صاحب ولد میاں ننھے شاہ صاحب ساکن میانی

علی احمد ولد عبداللہ صاحب ساکن کوٹلی لنڈے ڈاکخانہ امیر علی کوٹلی۔ تحصیل سیالکوٹ۔

میاں وزیر بیگ صاحب ولد امیر بیگ صاحب ساکن سیدوالہ

میاں عبدالرحمان ولد میاں عبدالرحیم صاحب ساکن رام پور۔ ڈاک خانہ کالا۔

محمد افضل صاحب ولد محمد اکبر صاحب ساکن راہوں حال ملازم گلگت۔

حاجی صاحب جدائے نذر صاحب ولد میر محمد صاحب ساکن قرمست ملک افغانستان۔

نور محمد ولد میاں اللہ دتہ ساکن سالار غازی ڈاک خانہ غلام محمد۔ ضلع گجرانوالہ۔

بہادر ولد رحمت خان صاحب ساکن دانہ

علی بہادر ولد خیر اللہ صاحب ساکن دانہ

میاں علم دین ولد کرم الٰہی صاحب ساکن بجنہ پور ڈاک خانہ سنخانہ تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ

نور الٰہی صاحب پسر میاں احمد دین صاحب مستری بھیرہ۔ ضلع شاہ پور

والدہ میاں نور الٰہی صاحب مذکور

اللہ دتا ولد حسن محمد صاحب ساکن مانگے ڈاک خانہ پہلوڑ تحصیل ظفروال۔ ضلع سیالکوٹ

اہلیہ " " "

گجر ولد امیر ساکن نیرو تیجی۔ ڈاک خانہ کاہنووان ضلع گورداسپور

محمد علی ولد جمال شاہ صاحب " " "

رحمت علی صاحب ولد ساون صاحب " " "

رحمت علی ولد بڈھا " " "

علی محمد ولد نظام الدین صاحب ساکن ویرمال تحصیل امرتسر

احمد ولد میاں کرم صاحب ودالمیال تحصیل پنڈ دادنخان

مہرداد صاحب۔ گورالی۔ گوجرات

اشرف خان صاحب۔ ریاست منڈی ضلع کانگڑہ

منشی محمد قاسم صاحب ایم۔ اے۔ جاگیردار سنری منڈی بہوپال

شعر و سخن

جدہر دیکھو ابر گناہ چھا رہا ہے
گناہوں میں چھوٹا بڑا مبتلا ہے

میرے دوستو شرک کو چھوڑ دو تم
کہ یہ سب بلاؤں سے بڑھ کر بلا ہے

یہ دم ہے غنیمت کوئی کام کر لو
کہ اِس زندگی کا بھروسہ ہی کیا ہے

محمدؐ پہ ہو جان قربان ہماری
کہ وہ کوئے دلدار کا رہنما ہے

غضب ہے کہ یوں شرک دنیا میں پھیلے
مرا سینہ جلتا ہے دل پھنک رہا ہے

خدا کے لئے مرد میدان بنو تم
کہ اسلام چاروں طرف سے گھرا ہے

تم اب بھی جو یارو ڈرو تو غضب ہے
کہ دشمن ہے بیکس تمہارا خدا ہے

بجا لاؤ احکام احمدؐ خدارا
ذرہ سی بھی گر تم میں بوئے وفا ہے

رہِ راست پر اب نہ آئے تو پھر کب
کہ موجود اک ہم میں مرد خدا ہے

تری عقل کو قوم کیا ہو گیا ہے
تو اُس کی ہے بدخواہ جو رہنما ہے

وہ اسلام دنیا کا تھا جو محافظ
وہ خود آج محتاج امداد کا ہے

بپا کیوں ہوا ہے یہ طوفان یکایک
بتاؤ تو اس بات کی وجہ کیا ہے

یہی ہے کہ گمراہ تم ہو گئے ہو
نہ پہلا سا علم اور نہ وہ اتقا ہے

اگر رہنما اب بھی کوئی نہ آئے
تو سمجھو کہ وقت آخری آگیا ہے

اسی وقت ہے ہم کو ہادی کی حاجت
یہی وقت اک رہنما چاہتا ہے

یہ ہے دوسری بات مانو نہ مانو
مگر حق تو یہ ہے کہ وہ آگیا ہے

اٹھو اُس کی امداد کے واسطے تم
حمیت کا یارو یہی مقتضا ہے

اٹھو دیکھو اسلام کے دن پھرے ہیں
کہ نائب محمدؐ کا پیدا ہوا ہے

محبت سے کہتا ہے وہ تم کو ہر دم
اُٹھو سونے والو کہ وقت آگیا ہے

دم و خم اگر ہو کسی کو تو آئے
وہ میدان میں ہر اک کو للکارتا ہے

ہر اک دشمن دین کو ہے وہ بلاتا
کہ آؤ اگر تم میں کچھ بھی حیا ہے

مقابل میں اُس کے اگر کوئی آکر
نہ آگے بچیگا نہ اب تک بچا ہے

مسیحا و مہدی دوران آخر
وہ جس کے تھے تم منتظر آگیا ہے

قدم اُس کے ہیں شرک کے سر کے اوپر
علم ہر طرف اُس کا لہرا رہا ہے۔

خدا ایک ہے اس کا ثانی نہیں ہے
کوئی اُس کا ہمسر بنانا خطا ہے

نہ باقی رہے شرک کا نام تک بھی
خدا سے یہ محمود میری دعا ہے

ڈاک ولایت

بچوں کی تعلیم۔ ڈاکٹر بایس ایم اے صاحب ایک ولایت کے اخبار میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہماری مدارس میں بچوں کو عام اخلاق کی تعلیم دینی چاہیئے ان کے سامنے یسوعی اخلاق کو پیش کرنا یا انجیل پڑھانا ان کی آئندہ زندگی کو خراب کرنا ہوگا۔ موجودہ حالت میں جن مدارس میں کچھ تعلیم عیسوی مذہب کی دی بھی جاتی ہے اس کی طرف بھی اسی واسطے کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ مدارس میں ایسی باتیں تعلیم دینی چاہئیں۔ جن کے متعلق دانا لوگوں کا اتفاق ہوچکا ہے۔ اور جس کتاب پر خود اپنے مذہب والے ہزاروں اعتراضات کر رہے ہیں اس کا مدارس میں رکھنا بالکل فضول ہے۔

مظالم روس۔ روس میں ایک فوج کسی راستہ سے گذر رہی تھی۔ ایک لڑکی نے جو راہ میں کھڑی تھی کہا کہ یہ تو اس طرح خوش معلوم ہوتے ہیں کہ گویا ابھی پورٹ آرتھر فتح کرکے آئے ہیں اس کی یہ بات سنکر سپاہیوں نے اس کو پکڑ کر ایک افسر کے پیش کیا جس نے اس کو سخت سزا دی یہاں تک کہ اس کے بدن سے خون نکلنے [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۵ر شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۴ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء - بلجت ایاتی - وبشر الذین امنوا ان لہم الفتح -

ترجمہ - ظاہر ہو گئیں میری نشانیاں اور خوش خبری دے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے - بیشک ان کیواسطے فتح ہے -

۲ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء - لنبلونکم

ترجمہ - البتہ ہم تم کو آزمائیں گے -

مین نے دیکھا کہ ایک کتاب ہے گویا وہ میری کتاب ہے اسکا نام نہج المصلّی ہے - پھر الہام ہوا - فقٔ حمیدٌ کاذب کا خدا دشمن ہے - وہ اس کو جہنم مین پہنچائیگا -

اخبار قادیان

حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں -

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ مسجد اقصےٰ مین بعد از نماز عصر ہوا کرتا ہے -

حضرت مولٰنا مولوی محمد احسن صاحب و مولوی حکیم فضل دین صاحب تاحال اپنے وطن مین ہین -

اس ہفتہ مین خواجہ کمال الدین صاحب - سید لعل شاہ صاحب بر[illegible] ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب - میان اللہ دین صاحب لدھیانوی و[illegible] بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے -

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب تھرڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کے ہان خ[illegible] نے فرزند نرینہ عطا فرمایا - اللہ تعالےٰ نیکی اور صحت کے ساتھ عمر[illegible]

ڈاکٹر شیخ عبد اللہ صاحب علیل ہین - احباب سے دُعا کی درخواست[illegible]

معذرت

اس ہفتہ مین درس قرآن شریف نہین لکھا جا سکا - اگلے ہفتہ مین انشاء اللہ درس قرآن کے بجائے دو صفحے کے چار صفحے دئے جائین گے -

عیسائی صاحبان جواب دین

(نور افشاں - تجلّی - تحفہ سرحدیون و دیگر عیسائی ہم عصر غور فرماوین)

عیسائیون کا عقیدہ ہے کہ یسوع کے کفارہ نے موسوی شریعت پر عمل کی کوئی ضرورت باقی نہین چھوڑی اب ختنہ کرانے کی حاجت ہے نہ دائمی قربانی کی عبادت کی کوئی ضرورت ہے ایک مسیح کے کفارہ پر ایمان لاؤ اور سب سے چھٹی ہوئی - سُور کھاؤ - شراب پیو - روزے ترک کرو - سب حلال ہے باوجود اس عقیدہ کے عیسائی صاحبان کے درمیان نکاح کے متعلق ایسی سخت قیدین لگائی گئی ہین وہ کس بنا پر ہین جب پہلے تمام حرام مسیح کے کفارہ نے حلال کر دئے - تو اب یہ محرمات کیون اب تک باقی ہین - انجیل مین کوئی ایسا حکم نظر نہین آیا جس کے رو سے ماں بہن سے نکاح ناجائز ہو موسوی شریعت مین اگر کوئی ایسا حکم ہے تو اس پر عمل کرنا ضروری نہین امید ہے کہ عیسائی صاحبان اس کا جواب قابل تشفی عطا فرماوین گے -

اے حقیقی محسن و مربی خدا سے محبت اور اخلاص کا دم بھرنے والو۔ اور حقیقی محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقو اور مداحو اور قرآن شریف کے فیوض سے بہرہ اٹھانے کا سچا شوق رکھنے والو!

تمہیں مبارک ہو کہ

درثمین (مکمل)

جسمیں فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح و مہدی موعود علیہ السلام کی تا امروز فارسی اور اردو کی

سب شائع شدہ نظمیں

درج ہیں۔ نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸×۲۲ کے ۱۶۲ صفحون کی موزون جیبی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پڑیا نی جلدین بندہ کر طیار ہوگئی ہے۔

ہم نے احباب کے آرام کیلئے اسمین ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اردو اور فارسی نظمون کے دو حصے کر کے انکو علیحدہ علیحدہ دیدیئے ہین جسکا فائدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی اور نظم فارسی یا اردو مین شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر ان سے آگے کے نمبر لگا کر اسکو چھپا دینگے اور بہت واجبی قیمت پر خریداران درثمین کو بھیجدینگے جو اسی کتاب مین بآسانی لگا سکینگے اس طرح سے انکی کتاب مکمل ہی ہوتی جائیگی اور ضائع بھی نہ جاویگی۔

قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے۔ محصولڈاک ذمہ خریدار۔ ملنے کا پتہ

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

ڈائری

القول الطیب [illegible] ستمبر ۱۹۰۸ء۔ ایک [illegible] حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا اور اس نے دعا کے واسطے عرض کی اور اپنی حالت پر مایوسی کا اظہار کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ میرا مذہب یہ ہے کہ کوئی بیماری لا علاج نہین ہر ایک بیماری کا علاج ہو سکتا ہے۔ جس مرض کو طبیب لا علاج کہتا ہے اس سے اس کی مراد یہ ہے کہ طبیب اس کے علاج سے آگاہ نہین ہر ہمارے تجربہ مین یہ [illegible] بات آچکی ہے کہ [illegible] اور ڈاکٹرون نے لا علاج بیان کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے شفا پانے [illegible] کوئی [illegible] [illegible] بعض بیمار بالکل مایوس ہو جانے [illegible] غلطی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہین ہونا چاہیئے۔ اس کے ہاتھ مین سب شفا ہے سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراس والے ایک ضعیف آدمی ہیں ان کو مرض ذیابیطس بھی ہے اور ساتھ ہی کاربنکل نہایت خوفناک شکل مین نمودار ہوا اور پھر عمر بھی بڑہاپے کی ہے۔ ڈاکٹرون نے نہایت گھبرا دیا اور ان کی حالت نہایت خطرناک ہوگئی یہانتک کہ ان کی نسبت خطر ناک اظہار کے خطوط آنے لگے۔ تب مین نے ان کے واسطے بہت دعا کی تو ایک روز اچانک ظہر کیوقت الہام ہوا۔ آثار زندگی۔ اس الہام کے بعد تھوڑی دیر میں مدراس سے تار آیا کہ اب سیٹھ صاحب موصوف کی حالت روبصحت ہے۔ بیمار کو چاہیئے کہ توبہ استغفار مین مصروف ہو۔ انسان صحت کی حالت مین کئی قسم کی غلطیان کرتا ہے کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہین اور کچھ حقوق عباد کے متعلق ہوتے ہین ہر دو قسم کی غلطیون کی معافی مانگنی چاہیئے اور دنیا مین جس شخص کو نقصان بے جا پہنچایا ہو اس کو راضی کرنا چاہیئے خدا تعالےٰ کے حضور مین سچی توبہ کرنی چاہیئے توبہ سے یہ مطلب نہین کہ انسان جنتر منتر کیطرح کچھ الفاظ منہ سے بولتا رہے بلکہ سچے دل سے اقرار ہونا چاہیئے کہ مین آئندہ یہ گناہ نہ کرونگا اور اس پر استقلال کیساتھ قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تو خدا تعالیٰ غفور الرحیم ہے وہ [illegible] بندون کے گناہ معاف کو بخش دیتا ہے اور وہ ستار [illegible] [illegible] [illegible] ضرورت نہین کہ مخلوق [illegible] [illegible] خدا تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے

بلاد اسلامی

قسطنطنیہ سلطان روم نے حکم دیا ہے کہ قرضہ کی علت میں جس قدر قیدی قسطنطنیہ میں ہیں سب رہا کر دئے جاوین اور چونکہ وہ خود قرض ادا کرنے سے عاجز تھے ۔لہذا جیب خاص سے اس رقم کے ادا کر دینے کا حکم ہوا ۔ باقی قیدی بھی جن کی دو ثلث میعاد گذر چکی تھی ۔ چھوڑ دئے گئے ۔

بلغاریہ قسطنطنیہ کے یونانی لارڈ بشپ نے گورنمنٹ ٹرکی اور سفرائی دول یورپ کے پاس ایک یادداشت بھیجی ہے ۔ جس میں ان بدعملیوں کا تذکرہ کیا ہے ۔ جو یونانی چرچ کے خلاف بلغاریہ میں ہوتی ہیں ۔ اس میں بلغاریہ اور خصوصاً مشرقی رومیلیا کو ٹرکی کے ماتحت تسلیم کرکے خواہش کی ہے ۔ کہ اس مسئلہ میں ٹرکی و نیز دول یورپ مداخلت کریں ۔ (البیان)

سنگاپور کے مسلمانوں نے اسلامی زبان میں بنام امام ایک اسلامی اخبار جاری کیا ہے مگر افسوس وہاں کے عرب باشندوں میں بھی باہم سخت نزاع پیدا ہو گئی ہے ۔

روسیا علاقہ کیکس میں ۲۳۴۲ ۔ آدمی اور موضع چوکری میں آٹھ خاندان مسلمان ہوئے ۔

روس میں فساد کا دہی عالم ہے ۔

شریف مکہ نے یمن کے باغیوں کی طرف اپنی طرف سے ایک وفد علماء کا بھیجا ہے ۔ کہ اون کو سمجھا بجھا کر اطاعت سلطانی پر رضامند کریں ۔ مارشل فیضی پاشا نے حال میں باغیوں کو پھر ایک سخت شکست دی ہے ۔

تونس کی جامع زیتونیہ کے مدرسہ کے بھی نصاب کی اصلاح کا مسئلہ درپیش ہے وہ مصر کی جامع ازہر کے ہم پلہ ہے ۔

اللواء کا نامہ نگار لکھتا ہے اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ عرب کے جنوب مغربی گوشہ میں انگلستان صرف قصبہ عدن اور اس کے مضافات یعنے ایک بالکل چھوٹے سے رقبہ پر قابض ہے یہ خیال غلط ہے انگلستان اس نواح میں جس قدر رقبہ پر قابض ہے اس کی وسعت اس سے معلوم ہو سکتی ہے ۔ کہ اس کا طول و عرض ایک شتر سوار آٹھ آٹھ دن میں بمشکل طے کر سکتا ہے ۔ یہی نامہ نگار لکھتا ہے ۔ کہ موہباسا کی آبادی ۲۰ ہزار ہے جو تقریباً اسلامی ہے لیکن عیسائی پادری تبلیغ عیسائیت میں یہاں بھی اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑ رہے ۔ گو تاحال ان کو چنداں کامیابی نہیں ۔ اس شہر میں جو یورپین مسلمان ہوکر عربی و اردو زبان کی تحصیل کے لئے بمبئی آیا تھا ۔ وہ مولانا شبلی کی تحریک پر اب دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو میں مقیم ہے ۔ جہاں اس کی رہائش اور تعلیم کے لئے خاص طور پر انتظام کر دیا گیا ہے ۔

مسلمانان روس کو آخر ۲۸ ؍ اگست کو عام اسلامی کانفرنس کرنے کی روسی حکومت کی طرف سے اجازۃ مل گئی اور بڑی دھوم سے اس کا انعقاد ہوا سائبیریا اور ترکستان تک کے ڈیلیگیٹ اس میں شامل ہوئے اور حسب ذیل تجاویز پاس ہوئین (۱) خاص پایۂ سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک اسم بامسمی اسلامی اخبار کسی یورپین زبان میں جاری کیا جاوے ۔ جو ایک طرف یورپ کو مسلمان روس کی حالت اور شکایات سے آگاہ کرتا رہے اور دوسری طرف عیسائیوں کے مذہبی اعتراضات اور سیاسی حملوں کا جواب دیا کرے (۲) سلطنت کے تمام اسلامی اوقاف کی کماحقہ نگرانی اور انتظام کیا جاوے (۳) دین میں توہمات و جہالت سے جو خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں ۔ ان کی اصلاح کی جاوے (۴) اسلامی مدارس کے لئے مناسب نصاب تجویز کیا جائے ۔ اور (۵) ہر صوبہ میں جدا جدا شیخ الاسلام مقرر کئے جاوین ۔ جو اعلیٰ شیخ الاسلام کے تابع ہوں ۔ ہر تجویز کو عمل میں لانے کی کارروائی بھی ساتھ ہی شروع کر دی گئی ۔

جاوا ۔ میں ڈچ حکومت نہ صرف مقامی بلکہ غیر ممالک کے مسلمانوں پر بھی بدستور سخت ظلم کر رہی ہے ، اور کوئی اس سے بازپرس نہیں کرتا ۔ بغداد کے یہودی یہ عیسائی ۔ تو یورپین متصور ہوتے ہیں ۔ ترک قسطنطنیہ کا باشندہ بھی ہو تو اوسے ایشیائی سمجھا جاتا ہے مسلمانوں کو اپنے مدارس کھولنے کی بھی اجازت نہیں ۔ پچھلے دنوں ایک جاپانی بیڑہ وہاں گیا تو مسلمانوں نے بڑی خوشی منائی ۔ (وطن)

ہز ہائینس نواب بہاول پور کا اس سال حج کو تشریف لے جانے کا ارادہ ہے ۔ ان کے خاندان کے لوگ بھی ہمراہ ہوں گے اور سواروں کا ایک مختصر دستہ اور دیگر رفقا مل ملا کر کل ۵۰۰ کے قریب آدمی ہوں گے

بدرالدین طیب جی مرحوم کی بھتیجی مس عطیہ فیضی کو جو زنانہ ٹریننگ کالج کے متعلق سرکاری وظیفہ پر ولایت میں تعلیم پانے گئی ہیں ۔ دو سال تک ڈیڑھ سو پونڈ سالانہ وظیفہ ملیگا ۔ ولایت کی آمد و رفت کا کرایہ اور اختتام تعلیم پر سرکاری ملازمت دینے کا بھی گورنمنٹ نے ذمہ لیا ہے ۔ ان کے خاندان سے قبل ازین دو اور لیڈیاں بھی ولایت گئی ہیں ۔

گورنمنٹ ہند نے امیر صاحب کابل کی سیاحت ہند کا نیا پروگرام تیار کرکے صاحب موصوف کی خدمت میں منظوری کے لئے ارسال کیا ہے اس کے مطابق امیر صاحب آسام میں شکار کھیلنے بھی جائیں گے اور کلکتہ گوالیار ۔ اجمیر ۔ دہلی ۔ پٹیالہ سرہند اور لاہور کی سیر بھی کریں گے ۔ اور بمبئی سے نئی ترقی یافتہ قسم کے جہاز پر سوار ہوکر کراچی پہنچیں گے ۔

—— ڈاکٹر عبدالغنی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے عہدہ پرنسپلی سے استعفا دیدیا ہے ۔ پہلے وہ اپنے مکان واقع ضلع گوجرات کو جائیں گے ۔ پھر یکم اکتوبر تک پشاور سے کابل روانہ ہو جائیں گے اور دوران سیاحت ہند میں غالباً امیر صاحب کے ہمراہ ہوں گے ۔ صوفی غلام محی الدین صاحب وکیل انجمن بھی حسب الطلب امیر صاحب ڈاکٹر عبدالغنی کے ہمراہ کابل جائیں گے ۔

امیر صاحب کی سیاحت ہند کے متعلق فی الحال معلوم ہوا ہے کہ ۳۱ ؍ دسمبر کو جلال آباد سے روانہ ہوکر ۷ ؍ جنوری ۱۹۰۷ء کو آگرہ پہنچیں گے آگرہ سے حضرت مجدد الف ثانی کے مزار مقدس کی زیارت کرنے سرہند آئیں گے پھر دہلی کے مشہور تاریخی مقامات کی سیر فرمائیں گے پھر علی گڑھ ہوتے ہوئے کان پور میں فوجی بوٹ کا ملاحظہ فرمائیں گے ۔ ۱۷ ؍ جنوری کو کلکتہ مقام ہوگا ۔ ازاں بعد ترائی میں شکار کھیل کر جبل پور کا کارخانہ توپ سازی اور سنگ مرمر کی چٹانیں دیکھیں گے ۔ یہاں سے براہ بمبئی سمندر کے راستہ کراچی ہوتے ہوئے کوئٹہ تشریف لے جائیں گے ۔ اور کوئٹہ سے واپس پشاور کو ۔ واپسی پر لاہور اور غالباً لکھنؤ کی بھی سیر فرماوین گے ۔ (وکیل)

بدر صادق

مورخہ ۱۵ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۱

چونکہ ماہ صیام بہت قریب آرہا ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ روزے کی عبادت کے متعلق چند ضروری باتین اخبار مین درج کی جاوین تاکہ ناظرین اخبار کو موقعہ پر کار آمد ہون۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ۔ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ۔ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَہُوَ خَیْرٌ لَّہٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ہُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْہُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَہِدَ مِنْکُمُ الشَّہْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ الآیۃ۔

ترجمہ۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اے ایمان والو! حکم ہوا ہے تم پر روزے کا جیسا حکم ہوا تھا تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ کئی دن ہین گنتی کے پھر جو کوئی تم مین بیمار ہو یا سفر مین تو گنتی چاہیئے اور دنون سے۔ اور جن کو طاقت ہے۔ تو بدلا چاہیئے ایک فقیر کا کہانا (یعنے اگر روزے نہ رکھ سکے) پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی تو اس کو بہتر ہے اور روزہ رکھو تو تمہارا بھلا ہے۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو مہینہ رمضان کا وہ جو اوتارا گیا ہے اس کے حق مین قرآن مجید ہدایت واسطے لوگون کے اور دلیلین ہدایت کی سے اور معجزے پس جو کوئی حاضر ہو تم مین سے مہینے مین پس چاہیئے کہ روزہ رکھے اس کے اور جو بیمار یا اوپر سفر کے۔ پس گنتی ہے اور دنون سے آخر تک۔

اللہ تعالےٰ نے روزے کی علت غائی یہ بیان فرمائی۔ کہ انسان متقی بن جائے۔ کیونکہ روزے کے ذریعہ سے انسان کو اپنے نفسانی جذبات کو قابو کرنے اور ان پر حکمرانی کی مشق پیدا ہوتی ہے اور جیسا کہ بھوک پیاس پر برداشت کرنے کی ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی دوسری خواہشون کو دبانے کی بھی قوت حاصل ہو جاتی ہے

روزہ کی عبادت تمام ادیان مین پائی جاتی ہے۔ عزرا نبی کی کتاب باب ۸ آیت ۲۱ مین لکھا ہے۔ مینے اہوا کے دریا پر منادی کرائی۔ کہ روزہ رکہین اور خدا کے آگے دکھ کھینچین اور اس سے دعا مانگین۔ تاکہ اپنے اور اپنی اولاد اور مال کے لئے سیدھی راہ پاوین۔ یہودی لوگ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکہتے تھے اور ایسا ہی روزے کے متعلق تاکید بائبل مین مفصلہ ذیل مقامات پر ہے۔ یسعیا باب ۵۸ آیت ۳ ۲ سموئیل باب ۱۲ آیت ۱۶۔ دانیال باب ۹ آیت ۳ استر باب ۴ آیت ۱۶۔ یوئیل باب ۲ آیت ۱۲ باب ۲ آیت ۱۵۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے روزے کو نہایت ضروری عمل قرار دیا ہے۔ خود بھی روزہ رکھا تھا۔ اور شاگردوں سے بھی فرمایا۔ جب کہ شاگردون نے دریافت کیا۔ کہ آپ دیو نکال سکتے ہین اور ہم کیون نہین نکال سکتے۔ تو جواب مین فرمایا کہ تم اپنی بے اعتقادی کے سبب ایسے کام نہین کر سکتے۔ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ اگر تمہین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا۔ تو پہاڑ کو یہان سے وہان چلا سکتے۔ اور کوئی بات تم سے انہونی نہ ہوتی۔ پر یہ بات دعا اور روزے کے بغیر نہین نکلتی۔ متی باب ۱۷ آیت ۱۹ تا ۲۱

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ)

اوپدیشک بند

ریاست چھچھر ولی مین پنڈت ہزام سنگہ آریہ کو بازار مین لیکچر دینے سے پولیس نے نہایت دور اندیشی سے کام لے کر روک دیا۔ آریون کے لیکچر عموماً روک ہی دینے کے قابل ہوتے ہین۔ کیونکہ ان کی زبان بہت بے لگام ہو رہی ہے۔ ایسے ہی خطرہ کے سبب یوگندر پال کا لیکچر بٹالہ مین روکا گیا تھا۔

جاپان مین اسلام

آریہ اخبار پرکاش کے کالم مین دہرم پال صاحب بڑے زور شور سے تحریک کرتے ہین کہ جاپان مین اسلام کا پھیل جانا بہت ہی عمدہ بات ہے۔ آریہ لوگ اس پر ہرگز نہ گھبرائین اور لکھتے ہین۔ ”دنیا کی تاریخ مین وہ دن درحقیقت مبارک ہوگا جبکہ ہم یہ سنین گے کہ جاپان مسلمان ہو گیا۔“ اخیر مین فرماتے ہین ”بلکہ اگر جاپان مسلمان نہ بھی ہونا چاہے۔ تو اس کو زبردستی مسلمان بنا دینا چاہیئے۔“ اپنے آریہ بہائیون کے آنسو پونچھنے کے واسطے اپنی اس دلی خواہش کے اظہار کی یہ وجہ بتلاتے ہین کہ آریون کا یہ خیال کہ جاپان کے مسلمان ہو جانے سے ویدک دہرم کو کوئی نقصان پہنچ سکے گا بڑا ہی بے ہودہ خیال ہے اور لکھتے ہین کہ اگر جاپان مسلمان ہو جائے گا تو پھر آریون کیو اسطے اسلام کا کھنڈن آسان ہو جائے گا۔ اس واسطے جاپان کو مسلمان ہونے دینا چاہیئے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے ہین کہ آپ ہی نے آریہ کی موت پر ایک مضمون لکھا تھا۔ یہ مضامین تو دہرم پال صاحب کے بہت عمدہ ہین۔ گو اس سے یہ خوف ہے۔ کہ بعض دور اندیش آریون کو کہین یہ گمان نہ گذرے کہ دہرم پال صاحب کی شدھی مین کوئی ایسی ہی نیت مخفی ہے۔ جیسی کہ آریہ صاحبان کسی عبداللہ نامی شخص کے متعلق بیان کیا کرتے ہین۔ جو کہا جاتا ہے۔ کہ لیکھرام کے پاس شدہ ہونے کے واسطے آیا تہا اور بالآخر چھری چلا گیا۔ اس کی چھری تو لیکھرام پر ہی چلی تہی۔ اور اب دہرم پال صاحب آریہ مت ہی پر ہی چھری چلاتے ہین۔ کہین اس کی موت کا مرثیہ پڑھتے ہین۔ اور کہین آریون کو حکم دیتے ہین۔ کہ جاپان کو زبردستی مسلمان بنا دینا چاہیئے۔ کیون نہو۔ آخر کسی مسلمانون کے گہر مین پیدا ہوئے تھے اور اتنی مدت تک اسلامیون کا نمک کہایا ہے۔ کچھ تو کارروائی کر ہی دکہائین گے۔

آریون مین غیرت نہین

اخبار پرکاش کسی بات پر ناراض ہو کر لکھتا ہے کہ ”غیرت ہم مین نہین۔“ بھلا یہ کون سی نئی خبر آپ نے شائع کی ہے دنیا کو تو آپ کی غیرت کا اندازہ اسی دن سے لگا ہوا ہے۔ جس دن سے دیانند نے نیوگ کے اہم مسئلہ پر روشنی ڈالی تہی۔

اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطٰن المرتد اللعین الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصل علی محمّدٍ صلوٰۃً تنجینا بہا من جمیع الاہوال والآفات

عبد الحکیم خان مُرتد

(رقم زدہ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلہ)

اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس ٭ بیا در ذیل مستان محمد
اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت ٭ بشو از دل ثنا خوان محمد

یا ایہا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکٰفرین یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

اے ایمان والو اتم مین سے کوئی اپنے دین سے پھر جاوے تو خدا کو اس کی ذرا بھی پرواہ نہین وہ ایسے لوگ موجود کر دے گا۔ جن کو وہ دوست رکھتا ہوگا۔ اور وہ اس کو دوست رکھتے ہون گے مومنون کے ساتھ نرم کافرون کیساتھ سخت اللہ کی راہ مین اپنی جانین لڑا دین گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کچھ باک نہین رکھین گے یہ بھی خدا کا فضل ہے۔ جس کو چاہے دے اور اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے۔ اور وہ سب کے حال سے واقف ہے۔ پھر ایسی صورت مین اہل ایمان کو عبد الحکیم کے مرتد ہونے کا کیا رنج اور افسوس ہو سکتا ہے۔ بلکہ ضرور تھا کہ اس کا ارتداد اور نفاق اللہ جلشانہ اپنے وعدہ کے موافق ظاہر کر دیتا کیونکہ ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب یعنی خدائے قدوس ایسا نہین ہے کہ وہ مومنون کو ایسی حالت مین چھوڑ دے۔ جس مین کہ وہ ہین یہان تک کہ خبیث کو طیب سے علیحدہ نہ کر دے پس افسوس اور رنج کا مقام تو اس وقت تھا کہ وہ مولیٰ کریم اپنے وعدہ کی ایفا نہ کرتا اور اس سلسلہ عالیہ مین جس کی بنیاد اس نے خود اپنے ہاتھ سے ڈال کر اس کو اخرجت للناس کا اعزاز عطا فرما کر قائم کیا ہے۔ اس مین ایسے پلید طبع خبیث دل جو اسلام کے اندرونی دشمن ہین۔ رہنے ملے رہنے دیتا۔ سو اس کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اس سلسلہ عالیہ کو جس کا وہ خود حافظ ہے اس دجال کے دجل سے بچانے کے لئے اس کا ارتداد ظاہر کر دیا اور اہل اسلام کو اس کے شر سے محفوظ رکھ لیا۔ مومنون پر جو اسلام کے لئے غیرت مند اور صاحب بصیرت ہین اچھی طرح کھل گیا کہ یہ مرتد دراصل چھپا ہوا عیسائی ہے جو اپنی دجالانہ اور مفتریانہ کارروائیون سے نہایت باریک مخفی در مخفی پہلوؤن مین اسلام کے لباس مین ہو کر اور اسلام کا حامی بن کر عیسائیت کو اسلام کے اندر پھیلانا چاہتا ہے۔ جو چراغدین جمونی کا جانشین ہے۔

اس مرتد کا عیسائی ہونا اور ان کے مذہب کا ممد و معاون ہونا مین صاف طور پر ابھی اس کی تحریرات سے ظاہر کر دونگا۔ سو یہ کوئی نئی بات نہین ہے۔ بلکہ یہ سنت اللہ ہے کہ جب کبھی خدائے رحمان و رحیم کی طرف سے ضرورت حقہ کی بنا پر کوئی سلسلہ ارشاد و ہدایت کا قائم ہوا تو اس مین اوائل مین ہر قسم کے لوگ داخل ہوتے رہے ہین۔ مگر چونکہ اللہ جلشانہ اپنے ایسے سلسلہ کا آپ محافظ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ منافقون اور بد باطنون کو اپنی پاک جماعت سے علیحدہ کرتا رہا ہے اور ان کا ارتداد اور نفاق ظاہر کرتا رہا ہے۔ تو پھر جبکہ یہ سلسلہ عالیہ اسی کی طرف سے ہے۔ اور منہاج نبوت پر ہے۔ تو پھر اس مین کسی وہ بد باطن خبیث الطبع کو کب رکھ سکتا تھا۔ جو مردود قرآن کریم اور سید الطاہرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور اس کے بروز مظہر اتم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہایت سفاہت اور خباثت سے حملہ کرنے والا ہو۔ یہ مرتد دین اسلام سے بالکل نکل گیا۔ اس کا اعتقاد ہے کہ نہ قرآن کریم تمام جہان کے لئے قانون آلہی ہے اور نہ حضرت خیر الرسل خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا موجب نجات ہے۔ بلکہ اس سارے سلسلہ نبوت اور کتب آلہی کو جو سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ جلشانہ کی طرف سے خلقت کی ہدایت کے لئے جاری رہا اور جن کے زمانہ مبارک مین تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ درجہ کمال کو پہنچا۔ آپ کی پاک اور مطہر ذات جامع الکمالات مین وحی نبوت تشریعی کا خاتمہ ہوا اور وحی ولایت اور نبوت اس کی اطاعت کے رنگ مین قیامت تک جاری رہی تاکہ دنیا پر ظاہر ہو کہ وہی ایک حقیقی منجی ہوا ہے۔ جس کی پیروی سے انسان اسی جہان مین نجات حاصل کر سکتا ہے اور جس کا کامل نمونہ اور مظہر اتم یعنی اس کا بروز حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت موجود ہے۔ جس کا وجود باجود خدا کی ہستی کا روشن ثبوت ہے۔ اور چونکہ یہ خدا کا برہان ہے اور حجۃ اللہ علی الارض ہے۔ اسی لئے بلا پیروی و اتباع اس کامل انسان بروز محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ اللہ پر ایمان حاصل ہو سکتا ہے اور نہ آخرت پر اور نہ اس کا منکر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا مصدق ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جو نشانات اور علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بروز و ظہور کے لئے بیان فرمائے تھے۔ وہ سب تمام و کمال اللہ جلشانہ نے اس کے دعوے کے تائید مین پورے کر دئے۔ پس اس صورت مین اس امام الزمان نائب کامل کا منکر رسول مقبول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا اور اللہ جلشانہ کے فعل کا مکذب ہوا تو پھر اس کی نجات کس طرح ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ یہ مرتد تمام سلسلہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور کتب آلہی کو عبث اور غیر ضروری سمجھتا ہے۔ گو اس نے بوجہ اپنے نفاق کے کھلے طور پر اپنے اس عقیدہ کو ظاہر نہین کیا۔ لیکن جب اس کی تحریرات پر عمیق نظر سے غور کیا جاوے گا تو پھر اس کا نفاق ظاہر ہو جائیگا۔ جس کا اس جگہ کسی قدر مین اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہون۔ ملاحظہ ہو کتاب ذکر الحکیم ۵ کا صفحہ ۲ جس کا شروع اس طرح پر ہے۔ "عیسائیون مین سائنس اور براہموں مین موحد۔ راستباز۔ باعمل اور جان نثار بکثرت ہین"

"بعض مسائل فروعی مین اختلافات ایک امر ہی علیحدہ

یہ اختلاف ایسا ہی اکل ہے جیسا کہ [illegible] محصور رہنے کے [illegible] اختلافات۔ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اعلان کرنے چلے۔ "من قال لا اله الا الله فدخل الجنة" اور راستہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے۔ تو آپ نے ایک مکہ ان کی چھاتی پر مارا" اور گرا دیا"۔

اس عبارت مذکورہ بالا سے اس کا صاف عقیدہ ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائیوں اور برہموں کا اسلام کے ساتھ ایسا ہی خفیف اختلاف نظر انداز ہونے کے قابل ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خلاف کیا اور جیسے یہ مرتد ان دشمنان دین میں بکثرت راستباز ہونے وغیرہ وغیرہ بیان کرتا ہے اور حالانکہ برہمن تمام نبیوں اور رسولوں اور تمام کتب آلہی کو جھٹلاتے۔ اور ان کو عبث اور غیر ضروری سمجھتے ہیں اور وحی آلہی اور قرآن کریم اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم منجی دو جہان کے [illegible] باوجود کو جس کو خداوند عالم نے فرمایا۔ وما ارسلناك الا رحمة للعلمين ۔ بے سود جانتے ہیں۔ اور یہ مرتد باوجود ان کے ان عقاید باطلہ کے ان میں بکثرت راستباز بیان کرتا ہے اور ایسا ہی عیسائیوں میں بھی بکثرت راستباز ہونے کا یقین رکھتا ہے۔ حالانکہ اللہ جلشانہ نے قرآن کریم میں فرمایا۔ واكثرهم فاسقون ۔ اور پھر اس نے یہاں تک لکھا ہے کہ [illegible] کے لئے قرآن کریم اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے اور یہی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منجی ہونے سے صاف طور پر انکار کرتا ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اللہ جلشانہ پر ایمان لانے کے ساتھ خداوند عالم کی سخت توہین لکھتا ہے۔ چنانچہ صفحہ ۱۴ کتاب مذکور کی سطر ۲۳ میں ہے۔

"پس جب بنائی نجات توحید اور تزکیہ نفس ہوئی تو فروعات یا مویدات کی خاطر تمام دنیا کو اصل بنا سے محروم کرنا سخت غلطی ہے" اور صفحہ ۱۰ کے حاشیہ پر ہے "توحید و تزکیہ نفس کو ہی مدار نجات قرار دیتا ہے۔ نہ کہ محمدؐ پر ایمان لانے کو یا مسیح پر اگر کہیں کہا ہو تو وہ آیت بتلائی ہوتی" کہ کر دو [illegible] اگر تو مومن ہوتا تو [illegible] مومن سے [illegible] ہوتا کہ خدا کا غضب اور عذاب محض خدا کے مرسلین پر ایمان نہ لانے کے باعث ہی آتا ہے۔ وما كان لهم من الله من واق ذلك بانهم كانت تاتيهم رسلهم بالبينت فكفروا فاخذهم الله انه قوي شديد العقاب ۔

ترجمہ۔ اور ان کو خدا کے غضب سے کوئی بھی بچانے والا نہیں ہوا اور یہ اس سبب سے ہوا کہ ان کے رسول معجزے لے کر ان کے پاس آتے رہے۔ اس پر بھی انہوں نے نہ مانا۔ تو اللہ نے ان کو پکڑا اور بے شک وہ بڑا زور آور اور شدید العقاب ہے۔ پھر جبکہ منکرین رسولوں کے لئے خدا کا عذاب مقرر ہے تو پھر ایمان لائے بغیر نجات کس طرح ہو سکتی ہے۔ اگر تمہاری دونوں آنکھوں میں بینائی ہوتی تو تم کو نظر آجاتا کہ مرسلین اور ماموریں پر ایمان لانا موجب نجات ہے۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ كذلك حقا علينا ننج المؤمنين ۔ یعنے خداوند عالم انہیں کی نجات کا ذمہ دار ہے۔ جو اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے۔ اور یہی راہ اس نے نجات کا بتلایا ہے۔ هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم تؤمنون بالله ورسوله ۔

پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بڑے سے بڑا [illegible] اپنے لئے شائع کیا [illegible] و عمل الله ورسوله [illegible] آپ کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں فرمایا۔ کہ تمام دنیا میں جس قدر موحد خدا پرست اور نیک بندے ہیں۔ وہ سب کے سب جہنمی ہیں۔ جب تک مجھ پر ایمان نہ لاویں"

خداوند عالم نے تجھ سے نور بصیرت چھین لی اور تیری آنکھوں پر ایک گاڑھا پردہ ڈال دیا۔ جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔

واذا قرأت القرآن جعلنا بينك وبين الذين لا يؤمنون بالآخرة حجابا مستورا ۔

اس واسطے قرآن کریم سے راہ حق نظر نہیں آتی ورنہ قرآن کریم میں تو صاف ہے۔

ان هذا القرآن يهدي للتي هي اقوم ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصلحت ان لهم اجرا كبيرا وان الذين لا يؤمنون بالآخرة اعتدنا لهم عذابا اليما ۔ اور فرمایا۔ ومن لم يؤمن بالله ورسوله فانا اعتدنا للكفرين سعيرا ۔ اور فرمایا۔ ان الذين يحادون الله ورسوله اولئك في الاذلين ۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے خلاف کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔ خدا کی لعنت ہو اس مردود دل پر جو رسولؐ کے مخالف کو راستباز بتلائے اور حالانکہ اللہ پاک اس کو سب سے ذلیل فرما دے اور خدائے ذوالجلال کا غصہ اور غضب اور قہر ٹوٹ پڑے۔ ایسے مردود پر کہ وہ تو اپنے کلام عزیز میں اپنے رسول کے مخالف کے لئے فرما دے۔

ان الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله وشاقوا الرسول من بعد ما تبين لهم الهدى لن يضروا الله شيئا وسيحبط اعمالهم ۔ يا ايها الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالكم ۔ اور وہ مردود خدا کے سارے رسولوں اور خصوصاً حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف کو راستباز باعمل اور ناجی بتلاوے۔

اے ظالم خدا اور رسول کے دشمن تو بتا، کہ قرآن کریم کی کونسی آیت بتلائی ہوئی۔ قرآن کریم تو سارا اسی سے بھرا ہوا ہے کہ جو شخص رسول کریم پر ایمان نہیں لائے گا۔ آپ کی اطاعت نہیں کریگا وہ جہنمی ہے۔ الذين كفروا لهم عذاب شديد والذين امنوا وعملوا الصلحت لهم مغفرة واجر كبير ۔ اور فرمایا يا ايها الناس قد جاءكم الرسول بالحق من ربكم فامنوا خيرا لكم اس آیت کریمہ میں تمام جہان کے لئے حکم ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمہارے رب کی طرف سے الحق ہے ایمان لاؤ کہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپؐ پر ایمان لائے بغیر کوئی نیکی اور نجات حاصل نہیں کر سکتا۔

قل يا ايها الناس اني رسول الله اليكم جميعا الذي له ملك السموات والارض لا اله الا هو يحيي ويميت فامنوا بالله ورسوله النبي الامي الذي يؤمن بالله وكلمته واتبعوه لعلكم تهتدون ۔ (سورۃ اعراف) ۔ اے [illegible] تمام جہان

لوگون سے کہدو کہ لوگو! مین تم سب کی طرف اس خدا کا رسول ہو کر آیا ہون۔ کہ آسمان وزمین کی تمام سلطنت اسی کی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہین۔ وہی جلاتا اور وہی مارتا ہے۔ تو لوگو! اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے ساتھ اس کے رسول نبی امی پر کہ وہ خود بھی اللہ اور اس کی کتابون پر ایمان رکھتے ہین اور اونہین کی پیروی کرو۔ تاکہ تم ہدایت پاجاؤ۔ یہ خداوند عالم کا فرمان ہے اور یہ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۴ مین لکہتا ہے۔ [illegible] خداوند عالم کے غیر متناہی کمالات [illegible] اور اس کی غیر محدود ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت کو کسی انسان کے تابع نہین مان سکتا۔ ایسا ماننا بدیہی نظر مین باطل ہے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان [illegible] [illegible] اس [illegible] ایک انسان کے تابع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اپنے اس عقیدہ کو صفحہ ۱۵ پر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے اس آیت کریمہ کے بیان فرمانے پر (قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنے ان کو کہدے کہ اگر تم خداتعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے) اس کے جواب مین اول نفاق کے طور پر اس قدر لکہہ کر ”یہ ایک علیحدہ امر ہے۔ متنازعہ فیہ امر مدار نجات ہے اس مین کوئی کلام نہین کہ اتباع محمدی صلے اللہ علیہ وسلم نجات کا سیدھا صاف اور آسان رستہ ہے“ پھر اس منافقانہ عقیدہ کو نہ چھپا سکا۔ پھر صاف طور پر اس کے آگے لکہتا ہے ”مگر یہ نہین کہ اس بے انت ذات کے تمام قوانین رحمت ومغفرت ایک انسان کے ہی تابع ہو گی“ یعنے حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے۔ خداوند عالم کی توہین اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اس کو ماننا اور اس کی عطا کردہ عقل اور فطرت کے مطابق اعمال صالحہ کرنا اور بدی سے بچنا موجب نجات نہین ہو سکتے تا وقتیکہ ایک انسان کو ساتھ نہ مانا جائے“ یعنے خداوند عالم کی یہ سخت توہین ہے۔ کہ اس کے ساتھ حضرۃ محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا جاوے۔ دیکہو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے میرکشی کا کیا نتیجہ ہوا کہ قرآن کریم کو تمام جہان کے لئے قانون الٰہی ماننا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام جہان کے لئے ہادی کامل یقین رکہنا اور اللہ جلشانہ کے ساتھ آپ پر ایمان لانا اس کے نزدیک خداوند عالم کی اس سے زیادہ توہین نہین ہو سکتی۔

اور صفحہ ۱۸ پر اس خط مین جو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو لکہا ہے۔ تحریر کرتا ہے ”جو لوگ نقص علم یا نقص فہم کی وجہ سے نہ شرارت اور عناد کی وجہ سے مخالف بھی ہون اور حقیقت مین راستباز خداپرست اور نیک عمل ہون۔ وہ بھی قابل معافی ہین“ گویا قانون کے خلاف ورزی اگر نقص علم اور نقص فہم کی وجہ سے ہو تو وہ قابل معافی ہے۔ اے عبدالحکیم [illegible] تعلاف کر کے پھر یہ عذر [illegible] کا مطلب سمجھ [illegible] [illegible] نہین تہا کہ یہ فعل بھی داخل جرم ہے۔ [illegible] تو تیرا یہ اصول صحیح سمجھا جاوے۔ اللہ جلشانہ تو ایسے عذر کرنے والون پر لعنت بھیجتا ہے۔

انا لننصر رسلنا و الذین امنوا فی الحیٰوۃ الدنیا و یوم یقوم الاشہاد۔ یوم لا ینفع الظالمین معذرتہم ولہم اللعنۃ ولہم سوء الدار۔

ہم دنیا کی زندگی مین بہی اپنے رسولون کی اور ایمان والون کی مدد کرتے ہین۔ اور اس دن بہی مدد کرین گے۔ جبکہ گواہ (یعنے رسول اور فرشتے) گواہی دینے کہڑے ہون گے۔ جس دن نافرمانون کو ان کی معذرت کچھ بھی نفع نہ دے گی اور ان پر خدا کی لعنت ہوگی اور ان کے لئے برا گھر ہے۔ ان عبارتون پر جو اس کے رسالہ سے نقل کی گئی ہین۔ خوب غور کر کے دیکہہ لو۔ کہ یہ شخص عیسائی ہے اور نہایت باریک اور مخفی در مخفی پہلوؤن سے بظاہر اپنے آپ کو مسلمان کہلا کر مسلمانون کو وحدانیت کی طرف بلا کر عیسائیت پھیلانی چاہتا ہے اور خدا کے رسولون اور کتابون کا سخت منکر ہے۔

اب میں عبدالحکیم مرتد کے متضاد خیالات اور اس کا صریح جھوٹ اور افترا جس سے اس کی غرالیون اور کشوشنہ و ہاسلبانہ کی تقدیقت آشکارا ہو جائے گی اور جس سے یہ بہی ہویدا ہو جائیگا ایسا شخص کسی وقعت اور اعتبار کی نظر سے دیکہنے کے قابل ہے۔ ظاہر کرنا چاہتا ہون اور یہ حال اس کی دورنگی اور افترا علی اللہ کا مشتے نمونہ از خروارے کسی قدر اس جگہ بیان کیا جاتا ہے۔ اول اس نے کتاب ذکر الحکیم ۲ مین اپنی رویائے کا رویا صادقہ ہونا اور اپنا صاحب الہام وصاحب کشف ہونا ظاہر کر کے مسلمانون اور برہمون اور عیسائیون کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ پھر صفحہ ۲۹ سے صفحہ ۳۳ تک خدا کے مخلص بندون کی شناخت کے لئے دلائل بیان کر کے اس طرح پر تحریر کیا ہے ”مین تمہین بہ تقاضائے ہمدردی کہے دیتا ہون۔ کہ مین اپنی ذاتی سمجھ پر کچھ بہروسہ نہین رکہتا۔ بلکہ یہ تمام روشنی اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنے خاص فضل سے بذریعہ خوابات عطا کی اور یہ تمام [illegible] اطاعت محمد و قرآن مسیح الزمان ہے۔ یہ الٰہی انوار [illegible] جن ان فوائدون مین سے ہوکر مجھ تک پہنچے ہین۔ مین اس قابل ہون۔ کہ جو کچھ جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعے مجھ کو ملتا ہے۔ وہ بلا واسطہ آنجناب مجھ کو مل سکتا۔

اور صفحہ ۳۵ ذکر الحکیم نمبر ۱ پر یہ ہے ”اے مولوی صاحبان اگر اس زمانہ مین جناب مسیح الزمان مرزا صاحب عام طور سے یہ کہنے والے نہ ہون۔ ؎

گرچہ ہر کس ز رہ لاف بیانے دارد
صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

تو تمہاری خشک تقریرون کی فلسفہ الٰہیات کے مقابلہ مین کچھ بھی وقعت نہ رہی دونون طرف طبل تہی کا شور ہو جاوے اور شاید انہین لوگون کی طبل تہی کی آواز غالب رہے جو فلسفیانہ طور سے تقریر کر رہے ہین۔

پھر صفحہ ۴۵ پر ہے ”مرزا صاحب بیشک ایک عظیم الشان حجۃ اللہ اور حجت اسلام ہین۔ مگر افسوس“ تم اس خدائی نعمت اور رحمت کی قدر نہین کرتے مین نہین جانتا کہ یہ ناشکری اور بے سمجھی کب تک تمہارے دامنگیر رہیگی صفحہ ۲۵ پر ”اے مولوی صاحب ایک ایسے شخص کی نسبت جو باواز کہ رہا ہے کہ آؤ اور مین تمہین خاص خاص برکات سماوی دکہلاؤنگا جو مخصوص بالاسلام ہین صفحہ ۴۰ پر ”اے مولوی صاحب یہ کبہی نہین ہو سکتا کہ ایک مفتری اور زرپرست شخص اس زمانے مین دلیرانہ عام طور سے باواز بلند کہہ سکین گے۔ ؎

گرچہ ہر کس ز رہ لاف بیانے دارد ✽ صادق آنست کہ از صدق

(باقی آئندہ)

ریویو

آلہی سلسلے اور ارتداد - اس نام کا ایک مختصر سا رسالہ جماعت احمدیہ میرٹھ نے چھاپ کر پانسو بلا قیمت تقسیم کیا ہے - یہ رسالہ اقتباس از ریویو آف ریلیجنز جلد ۶ بابت جولائی ۱۹۰۷ء نمبر ۷ ہے - لکھائی چھپائی عمدہ - اللہ تعالےٰ جماعت میرٹھ کو جزائے خیر دے - غالباً میاں عبدالرشید صاحب مالک مطبع احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ - محلہ رنگسازاں سے مل سکیگا - کیونکہ اسی جگہ چھپا ہے -

رہنمائے اسلام - مولفہ صوفی عبدالرحمان حنفی المذہب - ساکن مالیر کوٹلہ - اس رسالہ میں نماز وضو و غسل وغیرہ کے متعلق مسائل فقہیہ کا ذکر ہے - اور نماز کا ترجمہ - اوقات نماز وغیرہ درج - اخیر میں تعلیم قرآن سے نمونہ کے طور پر چند مقامات کا صرف اردو ترجمہ ہے - صوفی صاحب پہلے اس جماعت میں داخل تھے - مگر اب انتلا رہیں ہیں - تاہم اس سلسلہ کے ساتھ اتنا تعلق ہے کہ اپنے رسالہ کے اخیر میں حضرت اقدس کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہمنے" درج کی ہے - قیمت ۱؎ ہے -

البشارۃ العظمیٰ - مصنفہ مولوی مشتاق احمد اس میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کو ثابت کیا گیا ہے - قیمت ۱؎ - ملنے کا پتہ مولوی محمد شفیع خوشنویس - لدھیانہ محلہ ڈھولیوال

نندلعل سنگے کا منجن نمبر ۲ کا ایک ڈبہ ہمارے پاس برائے ریویو پہنچا ہے - جس کی نسبت حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے اس کی تعریف میں تحریر فرمایا ہے کہ دافع قبض اور مقوی دماغ ہے تو اس کے بعد میرے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں - تاہم ناظرین کی اطلاع کے واسطے میں کہتا ہوں - کہ میں نے خود بھی اس کا استعمال کیا ہے - مصفیٰ اور عمدہ تازہ بنا ہوا ہے - خوشگوار اور سریع الاثر ہے - جو صاحب خریدنا چاہیں - وہ اس پتہ پر لکھیں - نندلعل بجیر - ریاست چمبہ پنجاب - قیمت فی پونڈ عہ اور دو پونڈ ۲؎

مراسلت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ - نیازمند نہایت ادب سے عرض کرتا ہے کہ ایک مضمون اور ایک غزل ارسال خدمت ہے اخبار بدر میں شائع کر دیجئے - نیازمند آپ کا نہایت مشکور ہوگا - فقط - مرسلہ ڈاکٹر عبدالمجید خان دانش نجیب آبادی احمدی -

اخبار الحکم مطبوعہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۷ء میں آیت **واذ استسقیٰ موسیٰ لقومہٖ** - الخ کی تفسیر عالی جناب معلی القاب حضرت اقدس احسن المناظرین فاضل امروہوی مدظلہ نے ایسی جامع و مانع لکھی ہے کہ ہر ایک اہل عقل پڑھتا ہے اور وجد کرتا ہے - مگر بعض بلید الطبع کند ذہن لوگ فاضل امروہوی کی نہایت نفیس توجیہات کو سمجھ کر لطف نہیں اوٹھا سکے - مخدومنا فاضل امروہوی نے اس قصہ کا سائنس کے موافق نہایت خوبی کے ساتھ ثابت فرما دیا ہے - لیکن جن کو نئی روشنی سے متاثر ہونیکا دعویٰ ہے - یعنی جن کی کمزور آنکھیں نئی روشنی سے خیرہ ہو کر اس کو اچھی طرح دیکھ بھی نہیں سکیں وہ اگر چاہیں تو مضمون ہذا سے اپنی تسکین کریں - (۱) بذریعہ سائنس یہ بات ثابت شدہ ہے - کہ پانی دو ہواؤں سے مرکب ہے جن کو آکسیجن اور ہیڈروجن کہتے ہیں یہ بھی ظاہر ہے - کہ آکسیجن ہوا میں ضرورت سے زیادہ موجود ہے - اب اگر کوئی ایسا جسم (پتھر) موجود ہو جو ہیڈروجن خارج کرتا ہو - تو یقیناً - اس پتھر سے پانی جاری ہو جائیگا - اور ہوا میں سے آکسیجن کھینچ کر پانی ہونا شروع ہوگا - (۲) دنیا میں اکثر چشمے پہاڑوں پر ایسے پائے گئے ہیں - کہ ایک خاص مقام سے پانی جاری ہے - مگر اس مقام کے آس پاس سے مٹی کھود کر جب اس پتھر کو بھی جس سے پانی نکلتا تھا علیحدہ کر دیا - تو پانی بند ہو گیا - اور پھر پانی کا کہیں پتہ و نشان نہ ملا - کہ کہاں سے آتا تھا - اور اب کہاں گیا؟ چنانچہ ایسے چشموں کی نسبت سوائے اس کے اور کچھ قیاس نہیں کیا گیا - کہ پانی جو جاری تھا - وہ کسی خاصیت کی وجہ سے ہوا میں سے حاصل ہو رہا تھا اور اس کیمیاوی امتزاج میں تغیر پیدا ہو جانے سے پانی بہنے کا سلسلہ موقوف ہو گیا (۳) ایک نمک ہوتا ہے - جس کا نام ہے - کیلشیم کلورائیڈ - اور اس کو پانی کے ساتھ اس قدر کشش ہے کہ اگر اس کو وزن کر کے ہوا میں کھلا رکھیں - تو آس پاس کی مس کرنیوالی ہوا سے پانی کے بخارات جذب کر کر تھوڑی دیر میں مرطوب اور وزن میں زیادہ ہو جائیگا - ایک وہ زمانہ تھا - کہ کیلشیم کلورائیڈ کی یہ خاصیت کسی کو معلوم نہ تھی - اسی طرح یہ ممکن ہے کہ کیلشیم کلورائڈ کی خاصیت کہ ایک نہایت وسیع پیمانہ پر لئے ہوئے کوئی پتھر ہو جس سے ابھی تک لوگ ناآشنا ہیں (۴) ماہران علم طبعی اس بات سے بخوبی واقف ہیں - کہ چشموں کا پانی اکثر مقامات میں کس قدر بلندی پر چڑھکر منبع سے خارج ہوتا ہے - عام لوگ اس باریک مسئلہ کو سمجھنا چاہیں - تو کسی برتن میں پانی بھر کر ایک نلی جو مڑی ہوئی بشکل لام (ل) ہو - اور جوف اس کا ہر جگہ بالکل مساوی ہو لیکر اس کا ایک سرا اس پانی میں ڈال کر دوسرے سرے سے خواہ منہ سے بذریعہ سانس یا بذریعہ پمپ پانی کھینچ کر چھوڑ دیں - تو تمام پانی برتن کا خود بخود اوپر چڑھکر باہر نکل جاویگا - اسی طرح اس پتھر سے پانی جاری ہونے کا مسئلہ بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے - فقط - راقم ڈاکٹر عبدالمجید خان دانش - احمدی - نجیب آبادی -

---

غزل از تصنیف ڈاکٹر عبدالمجید خان دانش نجیب آبادی احمدی تلمیذ جناب اکبر نجیب آبادی

امام وقت کی فرقت میں کلفت ہے یہاں مجھکو
میری تقدیر کب بیجائے دکھیو قادیان مجھکو
یہاں بے چین رکھتا ہے شیاطین کا ہجوم مجھکو
خداوندا دکھا دے جلد اب دار الامان مجھکو
سخن گوئی سکھا دو بھائی اکبر شاہ خان مجھکو
کہ نوآموز ہوں آتی نہیں طرز فغان مجھ کو
مجھے دن رات غم کھاتا ہے اور میں غم کو کھاتا ہوں
خود اپنا مہمان نے کر لیا ہے مہمان مجھ کو
یہاں لکسر میں بھی مثل نجیب آباد شورش ہے
رہے یورش دشمنوں کی پاکے تنہا ناتوان مجھکو
مجھے کامل نمونہ احمدیت کا بنا یارب
ہمیشہ نفس و شیطان سے الٰہی دے امان مجھکو
امام وقت کے صدقہ میں کر دے آرزو پوری
نہ کر محتاج غیروں کا تو خلاق جہان مجھکو

بنا بر حصول شرف بیعت و زیارت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر قصبہ و دیار سے لوگ شب و روز آتے ہیں۔

آبادی اس کی سال ۱۹۰۱ء میں ۲۹۰۰ مردمان ہوئی تھی۔ اکثر مطالبہ بعد سال مردم شماری جاری ہوتے ہیں۔ اس حساب سے آبادی بہت بڑھ گئی ہے۔ چونکہ ڈاک خانہ موجود ہے۔ اس کی آمدنی بھی معقول معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے قادیان کو تار کی اشد ضرورت ہے۔ براہ عنایت اس اخبار میں تحریک بالا درج فرماویں۔ اغلب ہے کہ خرچ صرف قائمی لائن تار ہوگا۔ فی الحقیقت الاولش سے کام بخوبی چلیگا۔

ایک اہلکار خادم پبلک - ۱۸ ستمبر ۱۹۰۶ء قادیان

رسید زر

۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء - ۱۱۸۱ فیض الرحمان صاحب عا
۱۴ - " " - ۱۲۱۸ برکت علی صاحب عا/۱۲
۱۴ - " " - ۱۲۳۴ محمد سلیم صاحب عا/۱۲
۱۵ - " " - ۱۲۱۳ - مہتاب علی صاحب عا
۱۵ - " " - ۱۲۰۶ - عابد حسین خانصاحب ہے
۱۶ - " " - ۹۰۸ - امام علی خان صاحب ہے
۱۶ - " " - ۲۹۶ - مطیع اللہ صاحب عا/۱۲
۲۰ - " " - ۱۱۹۱ - شیخ علی محمد صاحب عا/۱۲
۲۰ - " " - ۸۶۲ - ابراہیم خان صاحب عہ
۲۱ - " " - ۲۴۴ - فضل محمد صاحب ۱۲
۲۲ - " " - ۱۱۷۵ - احمد حسین صاحب عہ
۲۲ - " " - ۱۱۹۸ - یامین شاہ صاحب عا/۱۲
۲۴ - " " - ۱۲۱۶ - خیر الدین صاحب عا/۱۲
۲۴ - " " - ۱۲۳۰ عبد الرحمان صاحب صوفی عا/۱۲
۲۴ - " " - ۱۲۰۹ - یعقوب علی خان صاحب ہے
۲۶ - " " - ۱۲۲۶ - نصر اللہ خان صاحب عہ
۲۶ - " " - ۱۲۳۵ - مہر شاہ صاحب ۱۱

درخواست دُعا

مجھے ایک سخت مشکل در پیش ہے احمدی احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ مولا کریم محض اپنے فضل و کرم سے رحم فرماوے۔
عبد المجید احمدی - طالب علم - شاہدرہ

سیلاب والی پیشگوئی کس زور شور سے پوری ہو رہی ہے۔

اخبار جاسوس آگرہ لکھتا ہے۔

باران رحمت ہے یا باران زحمت

گزشتہ حال میں کثرت بارش سے سینکڑون جانین نقصان ہونے کے علاوہ فصل کا ستیاناس ہوگیا گونڈہ بہرائچ اور گورکھپور کی بھی یہی حالت ہے۔ علاقہ تحصیل اگرام ضلع ہردوئی میں ۱۲۳ گانون بالکل برباد ہوگئے ہین نقصان کا پورا اندازہ ابھی تک نہین ہوا ہے۔ اسیطرح اناؤ بھنی پور اور بلیہ مین بھی فصلون اور جانون کو نقصان پہنچا گویا ان اضلاع میں فصل خریف تو سب خراب ہوگئی۔ ربیع کے لیے تقاوی کا ضرور انتظام ہونا چاہیئے مہربان گورنمنٹ سے امید ہے کہ وہ غریب کاشتکارون کو ہر طرح امداد دے گی۔ قحط فنڈ مین کام کرنے والون کی تعداد آخری ہفتہ مین (۱۱۲۰۰) تک پہونچ گئی ہے خداوند پاک ان کوششون مین برکت دے اور اپنے بندون پر کرم فرمائے۔

اخبار عام لکھتا ہے۔ ہندوستان کے تمام نواحون اور صوبجات سے سخت بارشون اور طوفانون اور طغیانیون کی خبرین آرہی ہین۔ سینکڑون گانون بہ گئے ہزارون لاکھون ایکڑ اراضی تہ آب ہین۔ کئی پل خستہ ہوگئے۔ ریلین ٹوٹ گئین۔ ٹیلے پھسلنے سے بھی بہت نقصان اور خرابی ہوئی ہے۔

اخبار عام لکھتا ہے۔ رنگون (برہما) ۲ ماہ حال کو ایسا بہاری طوفان نمودار ہوا کہ قہر درویش برجان درویش بارش نے وہ اودہم مچایا۔ کہ توبہ بھلی۔ اس پر جابجا دریائی باڑھین ایسی آئین کہ اکثر مقامات کو سال بھر کے واسطے بالکل تباہ و برباد کر ڈالا۔ پھر مکانات سر بسجود ہونے شروع ہوگئے۔ سنتے ہین کہ پروم ریلوے کا بھی نقصان ہوا ہے۔ ایک پل بالکل بہ گیا اور اکثر جگہ سے سلیپر معہ ریل نہ معلوم کدہر بہ کر چلے گئے۔ تمام ڈاک اور مال کی آمد و رفت رک گئی یہ طوفان ۲ تک پوری تیزی مین تہا۔ مگر بعد دوپہر معدوم ہونا شروع ہوگیا۔ اب تک کچھہ لکھہ نہین سکتا۔ کہ کس قدر نقصان ہوا ہوگا۔

سیالکوٹ سے اسباب منگوانے مین دہوکھے سے بچنے کا ذریعہ

آپ جانتے ہین کہ شہر سیالکوٹ سے عمدہ سامان ورزش مثلاً کرکٹ کا سامان ٹینس کے تمام لوازمات فٹ بال پولو ہاکی شاک وغیرہ کی تمام اشیاء اور فرنیچر اور سٹیل ٹرنک وغیرہ اور ملاکا بیت کی چھڑیان وغیرہ بنانے مین کس قدر ترقی کی ہے تمام ہندوستان مین یہان کے کارخانون کا بنا ہوا سامان جاتا ہے لیکن اس بات کو راز دار بخوبی جانتے ہین کہ بیرونی ناواقف اصحاب جس چیز کو صرف خط کے ذریعہ سے منگواتے ہین ان کو قیمت بھی دگنی پڑتی ہے اور سٹورین سے عمدہ چیز چن کر روانہ کرنیوالا بھی ان کے واسطے کوئی نہین ہوتا۔ چونکہ ہمین ان اشیاء کی خریداری اور ان کے نرخ کے متعلق بہت تجربہ ہوچکا ہے۔ اس واسطے ہمنے اس کے متعلق ایک کمیشن ایجنسی قائم کی ہے۔ جس کے ذریعے سے بیرونی احباب کو تمام مال بکفایت اور پسندیدہ روانہ کیا جاویگا اور ۱/ فی روپیہ کمیشن لیا جاویگا۔ اخراجات روانگی ذمہ خریدار ہون گے اس کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات کے طیار کروانے مین ہم کو ایک وسیع تجربہ ہے۔ جو صاحب ہماری معرفت زیور بنوانا چاہین تو ان کو خالص زیور بنوا کر روانہ کیا جائیگا جس کے خالص ہونے کے ہم خود ذمہ دار ہون گے زرگر اور صراف عموماً جو کچھہ خریدار کے پلے ڈالتے ہین وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس ایجنسی کی معرفت کام کرانے سے انشاء اللہ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کمیشن سونے کے زیور مین ۴/ فی تولہ اور چاندی کے زیور مین ۱/ فی تولہ ہوگا۔

محمد شاہ سوار خان اینڈ برادرس کمیشن ایجنٹ سیالکوٹ شہر

تصدیق مین تصدیق کرتا ہون کہ اس ایجنسی سے کسی خریدار کو کسی قسم کا نقصان یا دہوکہا نہ ہوگا کیونکہ یہ مومنون کی قائم کردہ ایجنسی ہے۔

چودہری مولا بخش نارین سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

قابل تقلید نمونہ

منشی حبیب الرحمان صاحب احمدی رئیس حاجی پور کی لڑکی فوت ہوگئی ہے۔ انہون نے یہ تجویز کی ہے کہ ایک پرچہ میگزین اردو و انگریزی اور ایک اخبار الحکم اور ایک اخبار بدر اور ایک تعلیم الاسلام اور ایک تشحیذ الاذہان کسی غریب احمدی کے نام پر ہمیشہ کے لئے جاری کر دیا جاوے تاکہ ان کی لڑکی کی روح کو ثواب پہنچتا رہے لہذا اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ مستحق احمدی احباب ناظمان رسائل کے نام درخواستین روانہ کر دین۔

رمضان المبارک کی سحری اور افطار کے اوقات

یوم	تاریخ چاند ۱۳۲۴ھ	تاریخ انگریزی ۱۹۰۶ء	وقت انتہائی سحر		وقت افطار	
			گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
سبت	یکم رمضان	۲۰ اکتوبر	۴	۳۴	۵	۳۳
احد	۲	۲۱	۴	۳۵	۵	۳۲
اثنین	۳	۲۲	۴	۳۶	۵	۳۱
ثلاثہ	۴	۲۳	۴	۳۷	۵	۳۰
اربعہ	۵	۲۴	۴	۳۸	۵	۳۰
خمیس	۶	۲۵	۴	۳۸	۵	۲۹
جمعہ	۷	۲۶	۴	۳۹	۵	۲۸
سبت	۸	۲۷	۴	۴۰	۵	۲۷
[illegible]	۹	۲۸	۴	۴۱	۵	۲۷
اثنین	۱۰	۲۹	۴	۴۱	۵	۲۶
ثلاثہ	۱۱	۳۰	۴	۴۲	۵	۲۶
اربعہ	۱۲	۳۱	۴	۴۲	۵	۲۵
خمیس	۱۳	نومبر	۴	۴۳	۵	۲۵
جمعہ	۱۴	۲	۴	۴۳	۵	۲۴
سبت	۱۵	۳	۴	۴۴	۵	۲۳
احد	۱۶	۴	۴	۴۵	۵	۲۳
اثنین	۱۷	۵	۴	۴۵	۵	۲۲
ثلاثہ	۱۸	۶	۴	۴۶	۵	۲۱
اربعہ	۱۹	۷	۴	۴۷	۵	۲۰
خمیس	۲۰	۸	۴	۴۸	۵	۱۹
جمعہ	۲۱	۹	۴	۴۹	۵	۱۹
سبت	۲۲	۱۰	۴	۴۹	۵	۱۸
احد	۲۳	۱۱	۴	۵۰	۵	۱۸
اثنین	۲۴	۱۲	۴	۵۰	۵	۱۷
ثلاثہ	۲۵	۱۳	۴	۵۱	۵	۱۷
اربعہ	۲۶	۱۴	۴	۵۱	۵	۱۷
خمیس	۲۷	۱۵	۴	۵۱	۵	۱۶
جمعہ	۲۸	۱۶	۴	۵۲	۵	۱۶
سبت	۲۹	۱۷	۴	۵۲	۵	۱۶

نوٹ ۱: وقت سحر اور وقت افطار اُسی روزہ کا وقت سحر اور وقت افطار ہے۔ کیونکہ اسلامی جنتری کے مطابق یکم تاریخ اُسی وقت سے شروع ہو جاتی ہے۔ جس وقت کہ چاند نظر آ جاوے۔ اور سحر کا وقت اسی میں شمار کیا جاتا ہے۔ جو سورج نکلنے پر آنے والا ہے۔

رات دن چوبیس ۲۴ گھنٹہ کا ہوتا ہے۔ جس میں رات پہلے آتی ہے اور دن پیچھے۔

نوٹ ۲: یہ اوقات سحر اور افطار کے ایک معتبر جنتری سے نقل کر کے لکھے گئے ہیں۔ مگر مختلف شہروں کے اوقات میں کچھ نہ کچھ فرق ہوتا ہے۔ اور نیز ریل کے وقت اور اصلی مقامی وقت میں ہر جگہ فرق ہوتا ہے۔ اس واسطے بہتر یہ ہے کہ عمدہ صحیح گھڑی کے ذریعہ سے پہلے روز وقت کا اندازہ کر لیا جاوے۔ اور پھر اس پر ایک دو منٹ مطابق نقشہ کے بڑھا گھٹا لئے جاویں۔

معذرت

ناظرین حیران ہوں گے کہ اس ہفتہ کا اخبار بجائے سولہ صفحہ کے صرف دو صفحہ کا ہو اور نہایت مختصر۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت اقدس کی کتاب حقیقۃ الوحی کا مضمون تمام ہو کر کا پیاں سب لکھی جا چکی ہیں اور بہت سی کاپیاں جمع ہیں اور کتاب کا جلد شائع کرنا ضروری ہے اس واسطے چند اوراق کتاب مذکور کے اخبار بدر کے مطبع میں چھپتے ہیں۔ چونکہ مطبع بدر میں چھاپنے کی کل (یعنی چھاپہ) صرف ایک ہی ہے اور اخبار کا کام اتنا بڑھا ہوا ہے کہ بمشکل ہفتہ بھر میں اخبار ہی چھپ سکتا ہے۔ اس واسطے یا کتاب چھپتی یا اخبار۔ چونکہ کتاب کا کام مقدم تھا۔ اس واسطے اخبار نہ چھپ سکا۔ تاہم احباب کو اس تشویش سے بچانے کے واسطے کہ اخبار حسب معمول کیوں وقت پر نہیں نکلا جیسا کچھ ہو سکا۔ کتاب کی چھپائی سے تھوڑا بہت وقت نکال کر اسی چھاپہ پر ایک اخبار بھی نکالا گیا۔ اور تازہ الہام اور خواب حضرت مسیح سے احباب کو اطلاع کی گئی۔ اور چونکہ رمضان شریف بہت قریب ہے اس واسطے اس مبارک ماہ میں اوقات سحر اور اوقات افطار بھی درج کئے گئے۔ چونکہ اخبار کچھ عرصہ سے بجائے ۱۲ صفحوں کے سولہ صفحوں پر نکلتا ہے اس واسطے امید ہے کہ اس دفعہ کی کمی کو احباب معاف رکھیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کارخانہ کو بہت ترقی عطا فرما دیگا۔ تو اور اتنی گنجائش ہو جاوے گی کہ متعدد کلیں خرید کر لی جاویں۔ تب انشاء اللہ ایسی دقتیں رفع ہو سکیں گی۔ سردست تو خود اخبار کے چلانے کے واسطے بھی احباب کی بہت توجہ درکار ہے۔

درخواست دعا

خاکسار چند روز سے بخار میں مبتلا ہے۔ اس لئے احمدی احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ کریم محض اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرما دے۔ آمین۔

خاکسار محمد حسین کاتب اخبار بدر قادیان
۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء

... پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

قادیان

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی سے

ای جہان منتظر خوش باش کا مدلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۲ — سلسلۃ الجدید جلد ۲

نمبر ۴۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

۲۹ شعبان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـہ۲۰

معاونین درجہ اول جن کو عـہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } عـہ

معاونین درجہ دوم جنکو عـہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعـہ

عام قیمت پیشگی ــــــــــ عـہ

عام قیمت مابعد ہے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ ٹکٹ آنا چاہئیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے۔ لوکل ...... عـہ افریقہ ...... للعـہ

منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب ہر پاکے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایماے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہاے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک ہمہ بعدی اتان عالیجناب — نزد ما کافر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنیکے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی و مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس علیہ السلام بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا بخشنے والا کوئی نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

نمبر ۴۲ | ۲۹ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تشحیذ الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

امریکہ میں قرآن خوانی آئی ۔ ڈبلیو کالڈویل صاحب کا ایک خط بنام ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز آیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کالڈویل صاحب امریکہ کے شہر ڈبلن میں کسی مدرسہ کے افسر یا ہیڈ ماسٹر ہیں ۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ مذہب اسلام کے متعلق ان کو صحیح حالات بتلائے جاویں ۔ وہ یہ بھی لکھتے ہیں ۔ کہ آئندہ موسم سرما میں ہمارے مدرسہ میں قرآن شریف پڑھایا جائے گا مگر سیل کا ترجمہ صحیح نہیں معلوم ہوتا ۔ آپ کسی صحیح ترجمہ کا مجھے پتہ بتلائیں ۔ وہ لکھتے ہیں کہ مجھے ایک دوست نے ایک پرچہ ریویو آف ریلیجنز کا دیا تھا ۔ جس سے مجھے خوشی ہوئی ۔ وہی پرچہ اس خط کے لکھنے کا موجب ہوا ہے ۔

عیسویت اور شراب نوشی میتھاڈسٹ ٹمپرنس میگزین کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے ۔ کہ یہ ایک عجیب لیکن قابل افسوس صحیح واقعہ ہے شراب کی بد عادت کے پھیلانے میں بڑی امداد اور طرف داری عیسائی اقوام کی طرف سے ہوئی ہے ۔ دراصل یہ طرفداری آج نہیں شروع ہوئی بلکہ خود اناجیل شراب خوری کی تائید کرتی ہیں ۔ جن میں لکھا ہے ۔ کہ حضرت یسوع خود بھی شراب پیا کرتے تھے ۔ ایک دفعہ یہ سوال کلکتہ کے اخبار ایپی فینی میں پیش ہوا تھا ۔ تو اس نے جواب دیا ۔ کہ اعتدال کے ساتھ شراب پینے میں کوئی حرج نہیں مگر مشکل تو یہ ہے ۔ کہ شرابی کو حد اعتدال میں قایم کون رکھے گا ۔ بہر حال اس میں شک نہیں کہ دنیا میں شراب نوشی کی لعنت کے لئے عیسائی اقوام بہت کچھ ذمہ وار ہیں ۔

پادری صاحبان ناچ گھر میں نارتھ کیرولینا کے دس مشہور پادری صاحبان شہر نیویارک کی سیاحت کے واسطے روانہ ہوئے ہیں ۔ ان کی سیاحت کا ابتدا ایک ناچ گھر سے شروع ہوگا ۔ جہاں وہ ایک تھیٹر میں ایک نئی ناچ کا نظارہ دیکھیں گے ۔ اس میں شک نہیں ۔ کہ مغربی دنیا میں ناچنا کسی عیب میں شمار نہیں آتا بلکہ ایک مفید اور ضروری ہنر مانا جاتا ہے ۔ اس واسطے پادری صاحبان بھی ایسے ناچ میں شامل ہونا کوئی عیب نہیں جانتے ۔ بلکہ خود بھی ناچ کرتے ہیں ۔

وبائے بدھ فیلکس ایل آسوالڈ صاحب نے روحانی وبا پر ایک مضمون شائع کیا ہے ۔ جس میں وہ یہ ظاہر کرتے ہیں ۔ کہ اس وبا کا ابتدا ہندوستان میں بدھ مذہب سے شروع ہوا ہے اور جلد مشرق و مغرب میں یہ وبا پھیل گئی ہے پھر صاحب موصوف تحریر کرتے ہیں ۔ کہ موجودہ عیسائیت پر بھی اس وبا کا بہت اثر ہو گیا اور یہ وبا تمام دنیا پر پھیل جاتی ۔ لیکن ایک زبردست طاقت نے جس کا سردار محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا ۔ اس وبا کو آگے بڑھنے سے روکا اسلام کی توحید نہ صرف ایشیا کی وہم پرستی کو پستی دکھائی بلکہ یورپ کو بھی اور زیادہ خراب ہونے سے بچایا ۔ اور دنیا میں علم کی رونق دوبارہ قائم کی

پادریوں کی کرتوت شہر کنٹکی کے پادری اوایم برون صاحب جعل سازی کے جرم میں گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے ۔

پادری ایم ۔ سی ۔ ایل صاحب ایک وقت میں دو عورتیں رکھنے کے سبب سزایاب ہوئے

شہر مرفیس بورو کے پادری کنگس صاحب نے اپنی بیوی کے مقبوضہ ایک مکان کو آگ لگائی ۔ راز ظاہر ہو جانے پر آپ گرفتار کئے گئے ہیں ۔

شہر فریسنو کے آرمنی گرجے کے پادری نسرائین صاحب نے ایک چودہ سالہ لڑکی کی عصمت دری کی ۔ اس جرم میں آپ گرفتار ہو کر اور سزا پا کر جیل خانہ کی سیر کر رہے ہیں ۔

شہر ایلٹن میں ایک سوداگر ایتوار کے دن شراب فروخت کیا کرتا تھا ۔ وہاں کے پادری ریکل صاحب نے اس سوداگر کو گرفتار کرانے کی یہ تجویز سوچی ۔ کہ ایتوار کے دن اس سے ایک بوتل شراب خرید کر لائے ۔ جب بات باہر نکلی ۔ تو گرجے کے بڑے پادری نے ان پادری صاحب کو بھی مجرم قرار دیا کہ وہ ایتوار کے دن شراب خریدنے کیوں گئے اور عدالت کے ذریعہ سے گرفتار کرا کے سزا دلائی ۔ سزا اس بات پر نہیں کہ شراب کیوں خریدا کیونکہ شراب کا پینا تو عیسائیوں میں جائز ہے ۔ خود گرجے کے اندر شراب رکھی جاتی ہے اور سب کو بطور مذہبی رسم کے منہ کو لگائی جاتی ہے لیکن پادری صاحب کو اس بات پر سزا ملی ۔ کہ ایتوار کے دن خرید و فروخت کا کام کیوں کیا ۔ عجیب تہذیب ہے ۔

مقام سوتھ بنڈ کے پادری سٹوول صاحب نے اپنی بیوی کے ساتھ لڑائی جھگڑا کر کے طلاق کی اجازت چاہی ۔ اجازت تو ان کے حسب دلخواہ دی گئی ۔ مگر یہ شرط قرار پائی ۔ کہ پادری صاحب دو سال تک شادی نہ کریں ۔ خوب ۔ پادری صاحب نے منظور فرمایا ۔ لیکن فیصلہ کے ٹھیک چار گھنٹہ کے بعد پادری صاحب ایک عورت کے ساتھ منہ کالا کرتے ہوئے پکڑے گئے ۔

شہر چیری ویل کے پادری ہگز صاحب ایک ہوٹل میں ایک اجنبی عورت کے ساتھ ناجائز تعلق میں دیکھے گئے ۔ راز کے افشا ہونے پر پادری صاحب نے گرجہ سے استعفیٰ دیا ۔ اور پادری پنے کو چھوڑ کر ایک کارخانہ میں مستری بن گئے ۔

کیلیفورنیا کے پادری ویلی صاحب ایک ہی وقت میں دو بیویاں رکھنے کے جرم میں گرفتار ہیں ۔

پادری وے کلس کی صاحب قمار بازی کے جرم میں ماخوذ ہیں ۔ یہ پادری صاحب شہر شکاگو کے ایک گرجہ کے افسر تھے ۔

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ نَحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۹ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء - خواب میں دیکھا کہ میں کچھ لکھ رہا ہوں اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے۔ علمُ الدّرمان ۲۲۳
علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے۔ اس کے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے۔

۱۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء - میں نے دیکھا کہ کسی کی موت قریب ہے، یہ متعین نہ ہوا کہ کس کی موت آئی ہے۔ تب اس کشفی حالت میں ہی میں نے دعا کی - الہام ہوا۔

انّ المنایا لا تطیش سھامھا - یعنی موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے۔ تب میں نے اسی کشفی حالت میں ہی پھر دعا کی کہ اے خدا تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تب الہام ہوا۔

انّ المنایا قد تطیش سھامھا - اس کے بعد یہ بھی الہام تھا۔

"رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت"

میں نہیں کہہ سکتا کہ ہم سب میں سے یہ کس کے حق میں ہے۔ واللہ اعلم بالصّواب

اخبار قادیان

ا۔ کتاب حقیقت الوحی کی چھپائی کا کام قریب الاختتام ہے۔ امید ہے کہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء تک انشاء اللہ تعالےٰ طیار ہو کر شائع ہو جاوے گی۔ قیمت غالباً ایک روپیہ چار آنہ فی کتاب رکھی جاوے گی۔ جو بہت ہی کم ہے۔
اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب - بابو غلام دستگیر - سید طفیل حسین صاحب - بابو محمد امین صاحب لاہور سے - چودھری رستم علی صاحب انبالہ سے - بابو فیض علی صاحب ملک بلوچستان سے - صوفی نور الدین صاحب بغداد ی و واعظ اللہ دیا صاحب لدھیانہ سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
حضرت مولوی محمد احسن صاحب بمعہ اپنے فرزند رشید محمد یعقوب صاحب قادیان میں بخیر و عافیت پہنچ گئے ہیں۔ جو صاحب مولوی صاحب موصوف سے خط و کتابت کرنا چاہیں وہ قادیان کے پتہ پر کریں۔

آٹھ صفحے کم چونکہ مطبع میں کتاب حقیقت الوحی چھپتی تھی اس واسطے چار کا پیاں یعنی صفحہ ۷ تا ۱۴ چھپنے کے واسطے لاہور بھیجے گئے تھے۔ جو اس وقت تک کہ اخبار کا یہ صفحہ چھپنے لگا ہے جو کہ خدا کی تازہ وحی کا صفحہ ہے لاہور سے چھپ کر نہیں آیا۔ اگر جمعرات کی صبح تک بھی وہ ہمارے پاس پہنچ گئے۔ تو اخبار میں ڈالکر روانہ خدمت کئے جائیں گے۔ ورنہ وہ صفحات انشاء اللہ اگلے اخبار کے ساتھ ہدیہ ناظرین ہوں گے۔ اور یہ اخبار وقت پر روانہ کر دیا جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ تا کہ بہ سبب دیری کے ناظرین کو تشویش نہ ہو کہ اخبار وقت پر کیوں نہیں پہنچا۔

ڈائری

القول الطیّب

نماز تراویح اکمل صاحب آف گولیکی نے بذریعہ تحریر حضرت سے دریافت کیا کہ رمضان شریف میں رات کو اُٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے لیکن عموماً محنتی مزدور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجا لانے میں غفلت دکھاتے ہیں۔ اگر اول شب میں ان کو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخری شب کے پڑھا دیا جاوے۔ تو کیا یہ جائز ہوگا۔

حضرت نے جواب میں فرمایا کچھ ہرج نہیں پڑھ لیں۔

توکل علی اللہ کسی دشمن کا ذکر تھا کہ وہ شر کریگا اور حضور کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ فرمایا۔ ہم اس بات سے کب ڈرتے ہیں وہ بے شک کرے بلکہ ہم خوش ہیں کہ وہ ایسا کرے۔ کیونکہ ایسے ہی موقع پر اللہ تعالے ہمارے واسطے نشانات دکھلاتا ہے۔ ہم خوب دیکھ چکے ہیں کہ جب کبھی کسی دشمن نے ہمارے ساتھ بدی کے واسطے منصوبہ کیا خدا تعالے نے ہمیشہ اس میں سے ایک نشان ہماری تائید میں ظاہر فرمایا۔ ہمارا بھروسہ خدا پر ہے انسان کچھ چیز نہیں۔

باوا نانک صاحب ایک سکھ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا باوا صاحب کا ذکر آیا حضرت نے فرمایا کہ باوا صاحب مسلمان تھے اور نماز پڑھتے تھے۔ سکھ لوگ بڑی غلطی کرتے ہیں جو اپنے گرو کے مذہب کو چھوڑ کر بے ہودہ باتوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں اور بت پرست ہندوؤں کے ساتھ اپنے تعلقات پیدا کر لئے ہیں۔ اس سکھ نے جواب دیا کہ بے شک باوا صاحب فرما گئے ہیں کہ بے نماز کتا ہوتا ہے اور صبح سویرے اُٹھ کر وضو کر کے نماز پڑھنی چاہیئے۔

پیشگوئی ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء پیشگوئیوں اور معجزات کا ذکر تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ پہلے انبیا کی کتابوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بڑا معجزہ پیشگوئی ہی ہے۔ پیشگوئی کے سوا دوسرے معجزات میں کئی قسم کے شبہات ہوسکتے ہیں اور وہ صرف ایک عارضی بات ہوتی ہے۔ بہت سے تماشہ کرنے والے بھی ایسے کام کرتے ہیں کہ لوگ حیرت میں رہ جاتے ہیں مگر کوئی تماشہ کرنے والا پیشگوئی کے کام میں پیش دستی نہیں کر سکتا۔

خواجہ کمال الدین صاحب نے عرض کیا کہ اس زمانہ میں یا تو بالخصوص پیشگوئی ایک نمایاں معجزہ ہے کیونکہ فلسفی اور سائنس دان لوگوں نے دوسرے معجزات کے متعلق کچھ نہ کچھ راز بیان کئے ہیں۔ لیکن پیشگوئی کے متعلق چونکہ وہ کچھ سمجھ نہیں سکے کہ اس میں کیا راز ہو سکتا ہے۔ یا کس ظاہری سائنس کے مطابق پیشگوئی کی جا سکتی ہے۔ اس واسطے پیشگوئی کا انہوں نے صاف انکار کر دیا ہے کہ پیشگوئی کوئی ہوتی ہی نہیں۔ لہذا اس زمانہ میں پیشگوئی کرنا اور اس کا ثابت کر دینا معجزہ دکھانے کا یہی سب سے بڑا ذریعہ ہے جس میں دنیا دار عاجز ہیں۔

حضرت نے فرمایا کہ پیشگوئیوں پر ہی پہلے انبیا بھی زور دیتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بہت سی پیشگوئیاں کیں جنہیں سے بہت پوری ہو چکی ہے۔ کیونکہ ان کے پورا ہونے کا وقت آ گیا تھا۔ چنانچہ آپ نے ایک بڑی آگ کے نمودار ہونے کی پیشگوئی کی تھی اور اس کے متعلق تمام نشانات اور علامات کا ذکر کیا تھا۔ وہ پیشگوئی جب صحیح بخاری وغیرہ کتب میں درج ہو گئی اور وہ کتابیں عیسائیوں اور یہودیوں کے ہاتھ میں پہنچ چکی۔ تو اس وقت نمودار ہوئی۔ اس پر مخالف عیسائی بھی آج تک حیران ہیں کہ یہ کیا بات تھی کہ اتنی صدیوں کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ایسی صراحت کے ساتھ پوری ہو گئی۔

مولوی عبد اللہ غزنوی مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ کہ وہ اچھے آدمی تھے۔ مرد صالح تھے خدا نے ان کو ہمارے دعوی کے زمانہ سے پہلے ہی اُٹھا لیا تاکہ وہ کسی ابتلا میں نہ پڑیں۔ میں نے ان کو خواب میں بھی دیکھا تھا۔ انہوں نے میری تصدیق کی اور کہا کہ جب میں دنیا میں تھا تو میں ایسے آدمی کے پیدا ہونے کا منتظر تھا۔

پہلے اکابر فرمایا۔ گذشتہ بزرگ جو گذر چکے ہیں۔ اگر انہوں نے مسئلہ وفات مسیح کو نہ سمجھا ہو اور اس میں غلطی کھائی ہو۔ تو اس سبب سے ان پر مواخذہ نہیں کیونکہ ان کے سامنے یہ بات کھول کر بیان نہیں کی گئی تھی اور یہ مسائل ان کے راہ میں نہ تھے۔ انہوں نے اپنی طرف سے تقوے و طہارت میں حتے الوسع کوشش کی۔ ان لوگوں کی مثال اُن یہودی فقہا کے ساتھ دی جا سکتی ہے جو کہ بنی اسرائیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے گذر چکے تھے اور ان کا عقیدہ یہ تھا کہ آخری نبی جو آنے والا ہے وہ حضرت اسحق کی اولاد میں سے ہوگا۔ اور اسرائیلی ہوگا۔ وہ مر گئے اور بہشت میں گئے۔ لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ مسئلہ روشن ہو گیا۔ کہ آنے والا آخری نبی بنی اسمٰعیل میں سے ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ تب بنی اسرائیل میں سے جو لوگ ایمان نہ لائے وہ کافر قرار کر دئے گئے اور لعنتی ہوئے اور آج تک ذلیل اور خوار اور دربدر مصیبت زدہ ہو کر پھر رہے ہیں۔

سلطان روم سلطان روم کا کچھ ذکر تھا فرمایا۔ ان لوگوں میں روحانیت نہیں معلوم ہوتی۔ ورنہ وہ یورپ کے محتاج نہ ہوتے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ حرمین کی حفاظت کرتا ہے یہ غلط ہے۔ بلکہ حرمین اس کی حفاظت کر رہے ہیں ورنہ وہ کرتا ہی کیا ہے۔ آج تک بدؤوں تک کا انتظام نہیں کر سکا۔ ہر سال غریب حاجی اس کثرت کے ساتھ قتل کئے جاتے ہیں۔ اور لوٹے جاتے ہیں۔ اور وہ کچھ انسداد نہیں کر سکتا۔ اگر اسلامی روحانیت اُس میں ہوتی تو وہ اکیلا بیس سلطنتوں کے مقابلہ کے واسطے بھی کافی تھا چہ جائے کہ اب اپنی سلطنت کا سنبھالنا بھی مشکل ہو رہا ہے سب مخلوق خدا تعالے کی ہے اور سب کے دل اُس کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور وہ سب پر غالب ہے۔ جو خدا کا بنتا ہے خدا اُسے سب پر غالب کر دیتا ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں رہتا

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۲	۶
½ "	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۶	۶	۲⅛
½ کالم	۳۵	۱۵	۹	۴	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
⅛ کالم	۱۵	۸	۵	۲¼	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۲¼	۱	۲ر

(۱) یہ اُجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعائت نہ ہوسکے گی۔ بے فائدہ خط وکتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہو۔

(۲) اُجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا۔

(۵) اخبار صرف ان مشتہروں کو مفت دیا جاویگا جن کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہ ہو جو مشتہر اخبار لینا چاہیں۔ ان کو قیمت اخبار الگ دینی پڑے گی۔

(۶) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ رفی صدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری اور اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

درخواست دُعا

بھائی غلام احمد صاحب کشمیری محرر دفتر بدر عرصہ چار پانچ روز سے بخار میں مبتلا ہیں۔ اس لئے احمدی برادران سے التماس ہو کہ اُن کے لئے دُعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت عطا فرماوے۔ خاکسار

بلاد اسلامی

نیو آرلینز (امریکہ) میں ایک طوفان باران نے ۵ میل تک زمین چھپید کر ایک بڑا شگاف ڈالدیا ہے۔

قاہرہ کی انگریزی سپاہ کی دو کمپنیاں اور ایک سکواڈرن رات کے وقت مسلح کھڑی رہتی ہے اگر مصر میں کسی قسم کی شورش ہو جائے۔ تو صیغہ بحر ۲۵ ہزار سپاہ فی الفور مصر کو روانہ کرسکتا ہے۔

کلارک آباد کے ۲۰۰ عیسائی خورد وکلان رائے ونڈ کے اسٹیشن پر عام مجمع میں بطیب خاطر دین محمدی میں داخل ہوئے اور بڑے شوق سے کلمہ پڑھا۔ میاں فتح الدین صاحب رئیس لائل پور نے ان لوگوں کو کاشت کیواسطے زمین دی۔

جزیرہ کریٹ کے مسلمانوں پر دولت علیہ عثمانیہ کے ظل عاطفت سے جدا ہونے کے بعد عجیبی آفتیں نازل ہو رہی ہیں۔ ان کا خیال آنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے جاتے ہیں۔ ٹرکی قلمرو کی عیسائی رعایا کا ایک بال بھی ٹوٹ جاوے تو تمام یورپ زمین سر پر اٹھالیتا ہے۔ لیکن عیسائی دول کی حمایت میں مظلوم کریٹ کے مسلمان ان دول کی محافظ سپاہ کے سامنے قتل ہوتے ہیں اور مہذب یورپین سوبجر کھڑے قہقہے لگاتے رہتے ہیں۔ واہ ری انسانیت۔

شہر خانیہ کی مسجد پر موذن کو اذان کہنے کی حالت پر میں ڈھیلے مار کر ستایا گیا اور گالیاں دی گئیں اور کینڈیا کے عیسائی باشندوں نے ایک مسلمان کو کیبیر کر اس قدر مارا کہ وہ جان سے گذر گیا۔ العظمۃ للہ۔ اس قساوت کا کیا ٹھکانا ہے۔

یمن میں بغاوت ہونے کی بڑی وجہ یہ ہو کہ حکام کی ظالمانہ کارروائیاں غریب رعایا کی بربادی کا باعث ہوتی ہیں۔ اور اُن کی فریاد باب عالی تک جا نہیں سکتی۔

سلطان مراکش قیصر جرمن کے ساتھ دوستانہ تعلقات بڑھا رہے ہیں۔ حال میں ان کا ارادہ ہے کہ قیصر کے بندرگاہ طنجہ کی میر کو آنے کے جواب میں ایک خاص وفد اپنے چچا مولائے عبدالملک اور سابق حاکم شہر طنجہ کی سرکردگی کے ساتھ برلن کو روانہ کریں (وکیل)

حجاز ریلوے کے لئے صرف ضلع بیروت سے چار لاکھ قرش چندہ وصول ہوا ہے اور تمام قلمرو ٹرکی سے اب تک پندرہ کروڑ اسی لاکھ چار ہزار قرش چندہ فراہم ہوا ہے (اللواء)

ترکی حکومت نے انگریزی سفیر کی متواتر سفارش پر سمرنا آیدین ریلوے کی مالک انگریز کمپنی کو اپنی لائن اور ۱۴۰ کیلومیٹر بڑھانے کی اجازت دینے کے ساتھ ہی اس کے اجارہ کی میعاد ۱۹۵۰ء تک یعنے میعاد سابق سے پندرہ سال اور زیادہ بڑھا دی ہے ختم میعاد پر ترکی حکومت اگر چاہے تو فی کیلومیٹر چار ہزار تین سو پونڈ (۶۴۵۰۰ ہزار روپیہ) دے کر کمپنی سے لائن خرید سکے گی۔ ان مراعات سے اکثر انگریز بہت خوش ہوگئے ہیں۔ کیونکہ عرصہ سے انگریزوں کو سلطنت عثمانیہ میں اب کوئی اجارہ نہیں ملا تھا۔

دوسو عیسائیون کے قبول اسلام کے بعد ۳۰ ستمبر کو موضع کوٹ راد ھاکشن ضلع لاہور میں بھی مجاہدین اسلام کے ہاتھوں پر چالیس اور عیسائی مسلمان ہوئے۔ آریہ مہاشوں کی ناکامی کے بعد اب پادری صاحبان بے طرح کوشش ان لوگوں کو پھر قابو میں لانے کی کر رہے ہیں۔ مگر وہ لوگ بڑی پامردی سے اسلام پر قایم ہیں۔ خدا منشی فتح دین صاحب سفید پوش ضلع لایل پور کو جزائے خیر دے۔ کہ آپ نے نومسلموں کو خاص رعائیت پر بنری زمین دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہی منشی صاحب موصوف چند یتامیٰ کی پرورش پر بھی آمادہ ہیں۔

جزیرہ نمائے طور سینا میں مصر و شام کے درمیان حدبندی کا کام ختم ہوگیا ہے اور معاہدہ حدبندی پر ترکی و مصری کمشنروں نے دستخط کر دئے ہیں۔ سر حد رافع سے لے کر ایک مقام تک جو عقبہ سے تین میل نیچے ہے یہ خط مستقیم قائم کی گئی ہے۔ صرف عقبہ کے قریب تھوڑی جگہ میں گوشہ ڈالکر کچھ علاقہ جو جنگی لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا تھا۔ ٹرکی کی حدود میں تسلیم کیا گیا ہے۔

ایران میں جرمنی نے جو اپنا سفیر بھیجا ہے۔ وہ سالہا سال جرمن سفارت قسطنطنیہ کا اہلکار رہ چکا ہے۔ وہ ترکی۔ عربی۔ اور فارسی خوب جانتا ہے اور سلطان کا بڑا منظور نظر ہے۔ اس نے جاتے ہی طہران میں جرمن شفاخانہ اور کالج قائم کردیا ہے اور ایرانی حکومت کو جرمن بنکوں سے قرض بھی دلادیا۔ مسلمانان قزان (روس) نے بھی شاہ ایران کو ایرانی پارلیمنٹ کے قیام پر مبارکباد کا تار بھیجا۔ (وطن)

انتخاب الاخبار

کشمیری بازار لاہور میں پولیس نے ایک قمار خانہ پر چھاپہ مار کر ۱۴ جواریئے پکڑے۔

لاہور میں برقی طاقت بہم پہنچانے کا اجارہ سرکار نے لندن کی ایک کمپنی کو عطا کیا ہے۔

پچھلے ہفتے حصار لاہور امرتسر سیالکوٹ میں ٹڈی دل نمودار رہا۔ امرتسر میں انڈے بھی دئے۔

ملتان و لائل پور میں فصل کپاس کو بولارم امرتسر میں مکی کو مورچہ نقصان پہنچا رہا ہے۔

ضلع امرتسر کے حکام ٹڈی دل کے انڈوں کے تباہ کرنے میں مصروف ہیں۔ کہ ضرر نہ پہنچائیں۔

ڈاک خانہ دہلی کے حسابات میں ایک ہزار کی کمی نکلی مسٹر کیلی ملازم ماتحت پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔

بنارس میں عظیم الشان جلسہ ہوا۔ قرار پایا بدیشی شکر اور آمیزش کا کبھی ہرگز استعمال نہ کریں گے۔

پچھلے سال ریلوے ہند کے کل حادثات سے ۱۳۰۵ آدمی ہلاک ہوئے اور ۳۲۱۲ زخمی ہوئے۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے ۵۸۲۲ فوتیاں ہوئیں پنجاب میں ۲۰۴ فوتیاں۔

سانتی پور میں تمام گاڑی والے کام چھوڑ بیٹھے۔ لیسنس کی فیس پانچ سے ۲۴ روپیہ کی گئی ہے۔

بدھوار صبح کو دارجیلنگ میں زلزلہ آیا۔ شمال بہار کے بعض شہروں میں بھی محسوس ہوا ہے۔

کوئٹہ اور رک کے درمیان جمعرات کو بعد دوپہر تصادم ریلیے کا حادثہ ہوا۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔ بظاہر کوئی مسافر مجروح یا ہلاک نہیں ہوا۔

سان فرانسسکو کی اعلیٰ عدالت نے قرار دیا کہ بھونچال سے آگ لگ اٹھنے کی کچھ شہادت نہیں ہے۔

عدالت مذکور نے یہ بھی قرار دیا کہ آتش زدگیوں کے نقصان کی ذمہ وار بہر صورت بیمہ کمپنیاں ہیں۔

ٹوکیو سے خبر آئی ہے۔ کہ جاپان روس کے ساتھ ایک معاہدہ کرنا چاہتا ہے۔ کہ وسط ایشیا کی روسی ریلوے سے آمد و رفت یورپ کا فائدہ اٹھائیں۔ ایسا کرنے سے ٹوکیو سے براہ خشکی صرف سترہ روز میں لندن پہنچنا ممکن ہوگا اور جہازی سفر کی ضرورت نہ رہیگی۔

ایران کی پارلیمنٹ۔ ریوٹر کا نامہ نگار طہران اطلاع دیتا ہے کہ قومی مجمع کھولا گیا تمام نائب محلوں کے اندر ایک کمرہ میں جمع ہوئے۔ ایک کھڑکی میں کھڑے ہو کر شاہ نے سب کو خوش آمدید کہا۔ سفرائے خارجیہ کے قائم مقام بھی موجود تھے۔

وزیر اعظم نے شاہ کا ایڈریس پڑھ کر سنایا جس میں امید ظاہر کی گئی تھی۔ کہ قومی مجلس شورا سے قوم کو بہت فایدہ پہنچے گا۔

جزیرہ کریٹ۔ سے کچھ ایسی متناقض خبریں آتی ہیں کہ ان سے مناسب اور صاف مطلب اخذ کر سکنا سخت دشوار ہے۔ تاہم جہاں تک سمجھ میں آیا وہ یہ ہے کہ کریٹ کی ملکی مجلس دول حامی جزیرہ کے سخت برتاؤ کو ناپسند کرتی ہے اور خوف ہے کہ وہاں قیام امن کے بعد از سر نو جنگ و بغاوت نہ قائم ہو جاوے۔ حکومت یونان بہت زور لگا رہی ہے کہ دول یورپ کو اہل جزیرہ کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے پر متوجہ بنا کر وہاں امن و امان قایم کرے۔ جزیرہ والے پرنس جارج کی ہائی کمشنری قائم رکھنے پر زور دیتے ہیں اور اسی واسطے وہ دول عظام کو تار ارسال کر رہے ہیں۔ کہ شہزادہ جارج کریٹ کی حکومت سے الگ نہ کئے جاویں۔

مالک عرب۔ علاقہ نجد کی مختلف خبریں ظاہر کرتی ہیں کہ امیر مبارک بن صباح نے امر ابن رشید اور امرا بن سعود کے مابین صلح کرا دینے کی کوشش شروع کی ہے اور وہ ضرور کامیاب ہوگا۔

مقدونیا میں بدامنی۔ اخبار سٹی بولکھتا ہے کہ روسی اور یونانی راہبوں کے مابین کوہ آتھوس کے ایک خانقاہ میں سخت لڑائی واقع ہوئی جس کا باعث یہ تھا کہ روسی کرہب مفسد بلغاری لوگوں کی مدد کرتے اور یونانیوں کو اذیت دیتے تھے۔

بہت سے روسی کرہب سخت زخمی ہوئے۔ بلغاریہ سے ترک وطن کر کے جو یونانی باشندے ایتھنز چلے گئے تھے انہوں نے وزیر داخلہ سے صوبہ تھسلی میں زمین سکونت کی جگہ مانگی ہے۔ ان غریبوں کے پاس ایک وقت کی قوت لایموت تک کا سامان نہیں امید ہے کہ ان کی کچھ درخواستیں مان لی جاویں۔

آیدین ریلوے لائن۔ ترکی مجلس وزرا نے ایشیائے کوچک میں آیدین ریلوے لین کمپنی کو (۵۱) سال کے لئے ٹھیکہ دینا (۱۴) ستمبر ۱۹۰۶ء کو منظور کیا قبالہ میں اس بات کی تصریح کر دیگئی ہے کہ آیدین ریلوے اور ازمیر اوریلوے کے پاس کوئی دوسری ریلوے لین بنانے کا ٹھیکہ دیا جاوے گا۔ ایک ریلوے لین بحیرہ اجرو یرتک اور بھی بنیگی۔ جس کا طول (۹۱) کیلومیٹر ہوگا اور اس کی ایک شاخ (۱۳) کیلومیٹر طول کی بحیرہ مد پور تور ۱۱ تک بنائی جاوے گی۔ آبنائے اور نہر میں جہاز رانی کی حالت بجنسہ باقی رکھی جاوے گی اور آیندہ یہ لین کمپنی سے (۱۰۷۵۰) فرانک فی کیلومیٹر قیمت دے کر خرید لی جاوے گی۔ اور اس لین سے (۴۰) کیلومیٹر کے فاصلہ تک کوئی اور لین نہ بنائے گی۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء کو اس قبالہ پر ذمہ دار افسروں کے دستخط ہو گئے۔

توپوں کی فرمائش۔ حکومت عثمانیہ نے فرانس سے پچاس توپیں ہوئیز ر کے قسم کی طلب کی تھیں۔ مگر اب وہ فرمائش منسوخ کر دی اور بجائے اس کے جرمنی سے پچاس میکسم توپیں منگوائی ہیں۔ (پیسہ)

ریویو

سفیر اسلام۔ ترجمہ رسالہ فرید وجدی جو کہ جاپان کی کانفرنس میں پڑھنے کے واسطے بھیجا گیا ہے۔ اس کی ایک جلد برائے ریویو ہمارے پاس آئی ہے مگر میں مناسب جانتا ہوں کہ اپنے ریویو کی بجائے حضرت حکیم نور الدین صاحب کی رائے اس کتاب کے متعلق درج اخبار کر دوں کتاب کی قیمت ۴ ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے اور جناب محمد حلیم صاحب انالنصاری مترجم عربی دفتر پیسہ اخبار لاہور انارکلی سے مل سکتی ہے۔

"سفیر اسلام ترجمہ رسالہ فرید وجدی۔ آج ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو میرے سامنے ہے۔ میں نے اس کو بغور پڑھا ہے مخلص انسان کا کلام بہر اخلاص سے نکلا ہوا بے ریب دلربا ہوتا ہے اور اگر مدلل و مبرہن ہو۔ تو اس کی پسندیدگی پر کس عقلمند کو کلام ہو سکتا ہے اور ایسا ہی فرید کا رسالہ ہے۔ بے ریب جس ارادہ پر علامہ فرید نے قلم اٹھایا ہے اس میں وہ بہت کچھ کامیاب ہوا ہے۔ اس کا طریق استدلال بہت قوی ہے۔ مترجم نے اگرچہ اس میں کوئی نوٹ نہیں دیا۔ مگر حق کی پابندی انسانی فرض ہے۔ اس لئے میں الدین النصیحۃ کی پابندی پر مترجم کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ وہ بھی ترجمہ میں کامیاب ہوا ہے۔

دستخط

نور دین ۱۲۔ اکتوبر از قادیان

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

بدر صادق
مورخہ ۲۹ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۲

حدیث شریف مین آیا ہے۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ۔ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔ وَهٰذَا لَفْظُ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ یَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِیْ اَلصِّیَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ آدمی کے عمل اسی کے لئے ہین۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کا اجر دون گا اور روزے سپر ہین۔ جب تم مین سے کسی کے روزے کا دن ہو۔ تو فحش نہ بولے اور نہ بے ہودہ گوئی مین شور وغوغا کرے۔ اگر کوئی اس کو برا کہے یا لڑائی کا ارادہ کرے۔ تو اس کو کہے کہ مین روزے دار ہون۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ مین محمدؐ کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوش ہے۔ روزے دار کو دو خوشیان ہین۔ ایک جب روزہ کھولتا ہے۔ تو اس کو بہ سبب روزہ کھولنے کے خوشی ہوتی ہے اور ایک جب اپنے رب کی ملاقات کرے گا۔ تو اس کو بہ سبب روزہ کے خوشی ہوگی۔ متفق علیہ اور یہ بخاری کی ایک روایت کے لفظ ہین اور اس کی ایک روایت مین ہے۔ کھانا پینا۔ شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دون گا۔ اور نیکی کی جزا دس گنی ہوتی ہے۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ لَهُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فِیْهِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ

ترجمہ۔ اور مسلم کی ایک روایت مین ہے۔ آدمی کے سب نیک عمل اوس کے لئے دس گنے سے سات سو گنے تک بڑہائے جاتے ہین۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دون گا۔ اپنی شہوت اور کھانا میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیان ہین۔ ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت ہے اور دوسرے رب کی ملاقات کرنے کی وقت ہوگی اور اس کے مونھ کی بو اللہ تعالےٰ کے نزدیک کستوری کی بو سے زیادہ خوش ہے۔

شعر و سخن

(سلام بحضور امام)

السلام اے عیسئ گردوں مقام
السلام اے مہدی ذی احتشام

السلام اے فاتح ملک سخن
السلام اے واقف سرّ و علن

السلام اے کعبۂ دل کے خلیل
السلام اے مظہر نور جلیل

السلام اے یوسف کنعان دین
السلام اے روح روح جان ودین

السلام اے یادگار اسحٰق کے
السلام اے شہریار آفاق کے

السلام اے مالک ملک عظام
السلام اے سالک راہ کرام

السلام اے اہل فارس کے نصیب
السلام اے اپنے مولا کے حبیب

السلام اے آدم آخر زمان
السلام اے عالم معجز بیان

السلام اے باغ احمد کے نہال
السلام اے ابن مریم کے کمال

السلام اے عشرت ختم الرسل
السلام اے وارث ہر جزو کل

السلام اے فخر آل مجتبےٰ
السلام اے افتخار مصطفےٰ

السلام اے نازش قلب بتول
السلام اے خاص فرزند رسول

السلام اے حجۃ اللہ السلام
السلام اے ناقۃ اللہ السلام

السلام اے روئے احمد کے جمال
السلام اے شان سرمد کے جلال

السلام اے نوح طوفان ضلال
السلام اے قدرت ثانی ذوالجلال

تو وہی ہے مومنوں کا پاک امام
جس کو پیغمبر نے بھیجا ہے سلام

اے امام اولین و آخرین
مدح تیری مجھ سے ہو سکتی نہین

مانتے ہیں صدق دل سے لاکلام
تجھ پہ نازل ہوتا ہے حق کا کلام

تجھ کو نادانوں نے پہچانا نہین
قدر تیری کو ذرا جانا نہین

تو وہی موعود ہے حق کی قسم
اولیاء کے سر پہ ہے تیرا قدم

ہدیۂ اخلاص لے کر آیا ہون
کاٹ کر ٹکڑے جگر کے لایا ہون

نقد جان حاضر کیا باصد شغف
گر قبول افتد زہے عز و شرف

بس یہی ہے التجا لیل و نہار
جان اکمل تیرے قدمون پر نثار

خاکسار محمد ظہور الدین اکمل گولیکے ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہماری کمزوریاں اور اُن کا انسداد

خدا تعالےٰ اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے۔ خلق الانسان ضعیفاً یعنے انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے۔ اس واسطے نبی آدم میں کسی نہ کسی پہلو سے نقص اور کمزوری کا ہونا قدرتاً ضروری ہے۔ خواہ وہ کمزوری جسمانی ہو۔ رُوحانی ہو۔ عملی ہو۔ اعتقادی ہو۔ اخلاقی ہو یا معاشرتی ہو غرض کسی قسم کی ہو۔ یہ کمزوری انسانون مین بعض اوقات تو من حیث القوم دیکھی جاتی ہے اور بعض اوقات انفرادی طور پر۔ نظر برین وجوہ ہم یہ ادعا نہیں کرتے کہ ہماری احمدی قوم پر ہر ایک طرح کی کمزوری اور نقص سے پاک ہے یا بسعیٔ ذاتی جملہ عیوب واسقام سے شرطیہ مُبّرا ہو سکتی ہے۔ اِلّا ماشاء اللہ۔ آدمی کی نیک کوششین بھی بالکل رائگان تو نہین جاتین۔ مگر یہ ہمارے امام کی تعلیم کا ایک ضروری اصول اور ہمارے ایمان کا اہم ترین جزو ہے۔ کہ خدائے قادر و کریم کی توفیق و فضل کے بغیر ہم کچھ نہین کر سکتے۔ ہان فضل و توفیق مانگنا انسان کا اپنا فرض ہے گو دینا نہ دینا اس کے اختیار مین ہے۔ چنانچہ اُس کی صفت رحمانیت اکثر چیزین بن مانگے بھی عطا فرماتی ہے۔

جمل معترضہ سے قطع نظر۔ مین اس مختصر آرٹیکل مین یہ عرض کرنا چاہتا ہون۔ کہ احمدی لوگ اس بات کا دعوے تو نہین کرتے۔ کہ ہم سب کے سب جمیع نقائص سے پاک ہین یا ہو جائین گے۔ مگر ہماری اور عام مسلمانون کی عملی زندگی مین ما بہ الامتیاز خصوصیات کا ہونا ازبس ضروری ہے۔ جیسا کہ ہر ایک ماموروں کے متبعین مین اور دیگر افراد زمانہ مین کوئی نہ کوئی فرق بیّن بطور نشان ایمان کے ہوتا آیا ہے۔ مثلاً معتقدات مین حیات و وفات مسیحؑ۔ نزول ابن مریم (علیہما السلام) دجال۔ خرِ دجال۔ کسر صلیب۔ ابطال و ہلاکت مذاہب باطلہ غلبہ اسلام وغیرہ سے متعلق اس امام برحق نے ہمارے پُرانے سُنے سُنائے غلط خیالات کی بفضلہ ایسی اصلاح کر دی ہے۔ کہ مخالفین کے اور ہمارے درمیان ان مسائل کی نسبت سچا عقیدہ ما بہ النزاع کے درجہ تک پہنچگیا ہے اسی طرح سے عبادات مین خدا کے برگزیدہ مسیح و مہدی نے ہمین یہ بتایا ہے کہ خدا سے سچا اور ... پکا رشتہ رکھو اور دنیا دکھاوے کی مطلق پرواہ نہ کرو۔ اسی بنا پر ہم سفر و بیماری وغیرہ کے حالات عذر مین بلا خوف لوم لائم اجازات شرعیہ سے علانیہ فایدہ اوٹھانے اور ان اجازتون کو کمزور انسان کے حق مین اللہ تعالیٰ کا انعام و احسان سمجھتے ہین۔ علیٰ ہذا نمازون مین ہی جو کچھ بھی مانگنا یا اپنا دُکھ درد اس کے حضور پیش کرنا ہو کرتے ہین۔ یہ نہین کہ نماز کو تو اُلٹی سیدہی ٹھونگین مار کر بیگار کی طرح ٹال دیا۔ اور پھر لگے ہاتھ پھیلا پھیلا کر لمبی چوڑی دعائین مانگنے۔ عام مسلمانون کی ہمچو قسم غلطیان اب کچھ محتاج توضیح نہین رہین کیونکہ حضرت مسیح موعود ایسے مسائل پر کافی و شافی تحریرات شائع فرما چکے ہین اور ایسی ضروری اصلاحات پر زور دینا ہی تو ان کے مقدس مشن کا مقصد و مدعا ہے۔

جیسے مینے معتقدات و عبادات کی مختصر مثالین اوپر گذارش کین ایسے ہی میری عرض یہ ہے کہ احمدی احباب اپنے معاملات اور روزمرّہ کے امور معاشرۃ مین بھی دوسرے مسلمانون کی نسبت عملاً ایک امتیاز پیدا کرنے مین ساعی ہون۔ اور اس مین نہ صرف تدابیر ظاہری کے بھروسہ پر رہین بلکہ دُعا پر ہی بہت زور دین۔

یہ سچ ہے کہ ہماری کمزوریون کی اصلاح زیادہ تر حضرت مسیح موعود کے فیض صحبت سے ہی ہو سکتی ہے لیکن چونکہ یہ نعمت علیٰ قدر مقسوم ہر ایک کو یکسان نصیب نہین لہذا دورافتادون کے لئے۔ نیز ان کے واسطے جو بظاہر تو مدینۃ المسیح سے نسبتاً قریب رہتے ہون مگر شامت اعمال میری طرح ان کی اندرونی اور عملی حالت بہت ہی محتاج اصلاح ہو۔ ان کمزوریون کو دور کرنے کی کوشش اخباری تحریک اور باقاعدہ و منتظم آرگنیزیشن کے رنگ مین بھی غالباً بے سود اور منشا حضرت مسیح موعود کے خلاف نہ ہوگی۔ قبل اس کے کہ مین امور اصلاح طلب کو پیش کرون یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ احقر کے اس ناچیز مضمون کو سرسری سمجھ کر نہ ٹالنا چاہیئے کیونکہ جب تک ہم اپنے حالات روزمرّہ مین پاک تبدیلیان کر کے اسلام کے سچے اصول و احکام اور حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ تعلیم کا عملی نمونہ نہ بنین گے۔ محض بحث مباحثے اور تحریر و تقریر سے دوسرون پر کوئی نتیجہ خیز اور کاری اثر نہین پڑ سکتا۔

یہ ظاہر ہے کہ کوئی کام شروع ہی سے مکمل اور خاطر خواہ نہین ہوا کرتا مگر تاہم کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری اصلاحی سکیم ابتدا سے ہی باقاعدہ و با اصول ہو اور میری رائے مین اس کی صورت یہ ہے کہ اول موٹی موٹی اور اہم تر کمزوریون کی تشخیص ہو اور قوم کی اس خدمت مین بقدر امکان ہر ایک غیرتمند مومن کو حصّہ لینا چاہیئے۔ دوم ان کے متعلق شرع شریف کے کھلے کھلے احکام بالترتیب بعبارت عام فہم یا تو احمدی اخبارات مین شائع ہو جایا کرین یا چھوٹے چھوٹے ٹریکٹون کی شکل مین اور یہ کام بزرگان دارالامان ہی کما حقہ انجام دے سکتے ہین۔ کیونکہ اس مین حضرت مسیحؑ و مجدد دوران و امام الزمان علیہ السلام کی صلاح و صوابدید ضروریات سے ہے۔ تیسرے اُن احکام پاک کی تعمیل کے لیئے ہر ایک جگہ کی احمدیہ جماعت یا انجمنین پوری پوری کوشش کرین جو بھائی بلا کسی عذر واقعی کے کبھی ان کی خلاف ورزی کرے اس کیواسطے کچھ جرمانہ یا تاوان ہو جس کی رقوم عام چندون کی طرح دارالامان کے اشاعت اسلام مین بھیجدی جایا کرین۔ تفصیلی ضوابط صدر مجلس دارالامان اور نیز مقامی انجمنین بالاتفاق وضع کر سکتی ہین۔ باقاعدہ آرگنیزیشن کی ضرورت میرے نزدیک صرف اس لئے ہے کہ اکثر بھائی اعتقادات مین صحیح رشتہ پر ہونے کے باوجود عملی زندگی مین سچی اسلامی روش کا نمونہ بننے سے عاری ہین بلکہ اس واسطے بہی اکثرون کو باوجودیکہ عام علمیت دینی و دنیوی خاصی حاصل ہے تب وہ ہر قسم کے معاملات مین شرعی احکام اور مسئلہ مسایل سے کما حقہ آگاہی نہین رکھتے۔

سب سے پہلے مین پردہ کا مسئلہ پیش کرتا ہون اس کے متعلق بعض اوقات بڑی اُلجھنین پیدا ہوتی ہیں۔ قرآن و حدیث کے احکام کچھ اور ہین ہماری دیرینہ عادات کچھ اور۔ اس ملک کی حالت موجودہ کا اقتضا کچھ اور ہے پس جب تک کہ حضرت اقدس یا حضرت حکیم الامۃ سلمہ جیسے بزرگان ملت کی جانب سے ایسے امور مین کوئی قول فیصل کافی طور پر اشاعت نہ پائے ضرور ہے کہ ہماری عملی حالت مذبذب رہے اور ہم اپنی کمزوریان دور کر نیسے کوئی صاف راستہ نہ ملنے کے باعث معذور ہون۔ (باقی آئندہ) خاکسار احمد حسین احمدی فریدآبادی اُمرتسر

نوٹ۔ کھلے کھلے احکام سے میری یہ مراد ہے کہ عالمانہ یا فلسفیانہ موشگافیان نہون بلکہ اوامر و نواہی کیطور پر بہت مختصر اور صاف و صریح ارشادات [illegible]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بدرِ منوّر

نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم

درس قرآن شریف سورۃ النصر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ

جب آئی مدد اللہ کی اور فتح اور تو نے دیکھا لوگوں کو داخل ہوتے ہیں بیچ دین اللہ کے فوج در فوج پس تسبیح کر

بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَ اسۡتَغۡفِرۡہُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

ساتھ تعریف رب اپنے کے اور اس سے استغفار کر۔ تحقیق وہ ہے پھر آنے والا۔

ترجمہ بامحاورہ تفسیری جب اللہ تعالےٰ کی نصرت ظاہر ہوئی اور مکہ فتح ہو گیا اور تو نے دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج دین اسلام مین داخل ہو رہے ہیں تو خدا تعالےٰ کی تسبیح کر اور اس کی تعریف کر اور اس سے مغفرت طلب کر وہ بہت ہی رجوع برحمت کرنے والا ہے۔

یہ سورۃ شریف مدنی ہے یعنی مدینہ منورہ مین نازل ہوئی تھی۔ اس میں بسم اللہ شریف کے بعد تین آیتین ہین اور انیس کلمے اور اناسی حروف ہین۔

تشریح و معانی الفاظ اِذَا۔ کے معنے ہین۔ جب کہ جب یہ لفظ جب ماضی پر آوے تو معنے استقبال کے دیتا ہے اس واسطے اذا جاء کے معنے یہ بھی کئے گئے ہین "کہ جب آوے گی" کیونکہ یہ سورت بطور ایک پیشگوئی کے نازل ہوئی تھی کہ اسوقت تو اسلام تنگی اور تکالیف کی حالت مین ہے اور سب صحابہ مہاجرین کے دل مین یہ خیال ہے کہ وہ اپنے وطنون سے نکالے گئے اور ان کی تعداد قلیل ہے۔ اور ان کے دشمن شہر مکہ میں آرام سے ہیں اور انپر ہنسی کرتے ہیں اور طعن کرتے ہیں کہ تم لوگوں نے اسلام مین داخل ہو کر کیا فائدہ حاصل کر لیا۔ دیکھو ہم نے تم کو شہر مکہ سے بھی نکال دیا ہے۔ لیکن عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ ان کی ساری شیخی کرکری ہو جاوے گی اور ان کے متکبر سب ہلاک ہو جائین گے اور مکہ کا باعظمت گھر بتون سے پاک کیا جاوے گا اور اس کے مناروں پر لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ بلند کیا جاوے گا اور کمزور لوگ اور ناواقف لوگ جو اسوقت بسبب حجاب کے دین الٰہی مین داخل نہین ہین۔ ان کے واسطے وقت آجائے گا کہ تمام روکین دور ہو کر وہ ایک سیلاب کی طرح اسلام کی طرف دوڑ پڑین گے اور فوج در فوج لوگ اسلام میں داخل ہونے لگ جائین گے۔

اگر اذا جاء کے معنے استقبال کے نہ لئے جائین اور اس کے یہ معنے کئے جاوین کہ "جب فتح و نصرت الٰہی آگئی" تب بھی یہ درست ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی کے جو پیشگوئیان نازل ہوتی ہین اور ان مین خدا اپنے بندے کی نصرت اور فتح کی خوشخبری دیتا ہے چونکہ وہ بات یقینی ہوتی ہے اور ضرور ہو جانے والی ہے۔ کوئی اس کو ٹال نہین سکتا ہے اور آسمان پر مقدر ہو چکا ہے کہ یہ کام اس طرح سے ہوگا اس واسطے اس کو ایسے الفاظ مین بیان کیا جاتا ہے کہ گویا یہ کام ہو گیا ہے۔ کیونکہ کوئی کام زمین پر نہین ہو سکتا جب تک کہ پہلے آسمان پر نہ ہو لے۔ اس کی مثال دنیوی محاورات مین بھی موجود ہے جب کسی کو یقین ہو جاوے۔ کہ اس مقدمہ مین تمام امور میری مرضی کے مطابق طے ہو جائین گے اور مین ضرور فتح پاؤن گا۔ تو وہ کہتا ہے۔ کہ

بس یہ کہنے مقدمہ فتح کرلیا۔ حالانکہ ہنوز مقدمہ زیر بحث ہوتا ہے اور عدالت نے فیصلہ نہین سنایا ہوتا۔ لیکن بسبب یقین کے وہ ایسا ہی کہتا ہے۔ کہ مقدمہ فتح ہوگیا۔ اس قسم کے الہامات اور پیشگوئیون کی تازہ مثالین خود اس زمانہ مین موجود ہین۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بسا اوقات۔ ایسے الہامات خداتعالے کیطرفسے ہوتے ہین۔ جوکہ اپنے اندر ایک پیشگوئی کا رنگ رکھتے ہین۔ مثلاً ۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعودؑ پر خداتعالے کی وحی بدین الفاظ ہوئی کہ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔ اور یہ خبر اس زلزلہ کے متعلق تھی۔ جو ۱۸۔ مئی ۱۹۰۶ء کو واقع ہوا۔ لیکن چونکہ اس کا آنا مقدر ہوچکا تھا۔ اسواسطے ایک ماہ پہلے ہی کہا گیا کہ زلزلہ آیا زلزلہ آیا۔

جاء ۔ کے معنے ہین آیا۔ آمد۔ اس لفظ مین قابل توجہ یہ بات ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ فتح اور نصرت تیرے پاس آئی۔ جسے خداتعالےٰ نے اپنے نبی کی تائید کے واسطے عین ضرورت کے وقت مین بھیجا۔

نصراللہ ۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد۔

الفتح ۔ وہ خاص فتح جس کے تم منتظر تھے اور جس کے متعلق پہلے سے پیشگوئی کی جاچکی تھی اور تورات وانجیل مین جس کا ذکر کیا گیا تھا۔ یعنی فتح مکہ۔ وہی مکہ جس مین سے جان بچاکر بھاگنا پڑا تھا اور خفیہ طور پر رات کے وقت ہجرت کرنی پڑی تھی۔ اسی کی فتح کے دن آتے ہین اور مظفر ومنصور ہوکر اس مین داخل ہونے کے ایام قریب ہین۔

ورأیت ۔ اور تونے دیکھ لیا۔ تونے جان لیا تونے معلوم کرلیا۔

الناس ۔ لوگون کو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرمایا کرتے ہیں کہ جب خداتعالیٰ کی طرف سے کوئی نبی رسول دنیا کی طرف مبعوث ہوتا ہے۔ تو اس کا ساتھ دینے والے لوگ اور اس کی پیروی کرنے والے تین قسم کے ہوتے ہین اول اور سب سے اعلےٰ طبقہ کے لوگ وہ ہوتے ہین جو کسی معجزہ۔ نشان۔ کرامت یا خارق عادت کے دیکھنے کے محتاج نہین ہوتے وہ اُس نبی کی شکل دیکھتے ہی اور اس کا دعوےٰ سنتے ہی آمنا وصدقنا کہہ اُٹھتے ہین۔ ان کو نبی کے ساتھ ایک ازلی مناسبت حاصل ہوتی ہے اور وہ فوراً اُس پر ایمان لاتے ہین جیسا کہ حضرت صدیق اکبر ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ سفر مین تجارت کے واسطے باہر گئے ہوئے تھے اور عرب کو واپس آتے ہوئے ہنوز شہر سے دور راستہ میں ان کو ایک آدمی ملا۔ اُس سے پوچھا کہ شہر کی کوئی تازہ خبر سناؤ۔ اُس نے کہا تازہ خبر یہ ہے کہ محمدؐ نے نبی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر نے کہا کہ اگر محمدؐ نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے تو بیشک سچا دعوی کیا ہے اسی جگہ ایمان لائے اور صدیق اکبر کہلائے۔ رضی اللہ عنہ یہ اعلےٰ طبقہ کے آدمیون کا نمونہ ہے۔ اس سے کم دوسرے درجہ کے لوگ وہ ہین۔ جو کچھ تھوڑا بہت دلائل سننے اور نشان دیکھنے کے بعد ایمان لے آتے ہین اور مخالفت کی طرف نہین دوڑتے اور رفتہ رفتہ محبت اور اخلاص مین بہت بڑی ترقی کرجاتے ہیں۔ ان کے بعد تیسرے درجہ کے لوگ وہ ہین۔ کہ جب خداتعالےٰ کے قہری عذاب نازل ہوتے ہیں۔ اور ہر طرف سے فتوحات اور نصرت کے نشانات نمودار ہوتے ہین تو ان کے واسطے سوائے اس کے چارہ نہین ہوتا کہ وہ بھی مومنون کے درمیان شامل ہوجائین۔ اول اور دوم درجہ کے لوگون کی خداتعالےٰ نے بہت تعریف کی ہے اور ان کو رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا خطاب دیا ہے۔ مگر تیسرے طبقہ کے لوگون کا ذکر قرآن شریف مین صرف اتنا ہے۔ کہ رأیت الناس۔ تونے لوگون کو دیکھا ہے۔ کیونکہ وہ عوام ہیں خواص مین ان کا ذکر نہین۔ پھر بھی خوش قسمت ہین۔ کہ قرآن شریف مین ان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا گیا۔ کہ وہ دین اللہ مین داخل ہونے والے لوگ ہین۔

اس زمانہ مین خدا کے فرستادہ رسول حضرت مہدی معہود کے پیرو ابہین تین قسم کے لوگوں مین مشتمل ہین بعض تو وہ اولین سابقین ہین سے ہین۔ جو حضرت کے دعوی مسیحائی سے بھی پہلے آپ کے ساتھ خلوص محبت رکھتے تھے اور دنیا مین کوئی بات ایسی نہ ہوئی۔ جو ان کے خلوص اور محبت کو ایک قدم پیچھے ہٹانے والی ہو۔ حضرت کا دعوی ان کے واسطے کوئی نئی بات نہ تھی۔ ہر ابتلاء کے وقت انہون نے قدم آگے بڑھایا۔ ان کی مثال حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب ہین۔ ایسے لوگون کو خداتعالےٰ نے ازل سے ایک فطرتی مناسبت اپنے رسول کیساتھ عطا کی ہے۔ کہ وہ اس سے علیحدہ رہ ہی نہین سکتے دوسرے وہ لوگ ہین۔ جو کچھ کتابین پڑھ کر اور کچھ نشانات دیکھ کر اور کچھ دیکھ بھال کر اس مقدس سلسلہ مین داخل ہوئے۔ اور دن رات اونہون نے اس مین ترقی کی اور خداتعالےٰ کی اس نعمت کے شکرگذار ہوئے اور اپنے مال اس راہ مین خرچ کئے تیسری قسم کے وہ لوگ ہین جن کو طاعون نے یا زلزلے نے خوف زدہ کرکے اس طرف کھینچا۔ پر بہر حال وہ بھی خوش قسمت ہین۔ کیونکہ پاس شدون کی فہرست مین ان کا نام درج ہوگیا۔ اور فیل شدون کا نام تو کسی فہرست مین لکھا ہی نہین جاتا۔ سوائے ان فیل شدون کے جو اپنے پرچون مین شرارت کے ساتھ ناجائز باتین لکھ دیتے ہین۔ تو خواہ مخواہ ممتحن کو ان کی رپورٹ کرنی پڑتی ہے۔ کہ فلاں امیدوار نے اپنے پرچہ مین ایسی شرارت کی ہے پس وہ فقط فیل ہی نہین ہوتے۔ بلکہ آیندہ کے واسطے مدارس سے خارج کئے جاتے ہین اور سخت نامرادی کے گڑھے مین پھینکے جاتے ہین جہان سوائے رونے اور دانت پیسنے کے اور کچھ حاصل نہین ہوگا۔

یدخلون ۔ داخل ہوتے ہین۔

فی دین اللہ ۔ اللہ تعالےٰ کے دین مین۔

افواجاً ۔ فوج در فوج۔ پہلے تو کوئی ایک آدہ مسلمان ہوتا تہا۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تشریف فرما ... تھے۔ بعد مین جب ہجرت کرکے مدینہ منورہ مین سکونت اختیار کی۔ تو زیادہ تعداد ہونے لگی۔ لیکن پھر بھی ترقی زور کے ساتھ نہ تھی۔ یہان تک کہ جب مکہ فتح ہوگیا۔ تو گروہون کے گروہ اور جماعتون کی جماعتین دین آلٰہی مین داخل ہونی لگین کیونکہ تمام مشکلات درمیان مین سے اُٹھ گئے تھے اور حجاب دور ہوچکے تھے اور اکابر مجرم ہلاک ہوچکے تھے۔

(باقی آیندہ انشاءاللہ تعالیٰ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ثبوت دعویٰ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

وفات مسیح

(قرآن مجید کی شہادت)

(۱) فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ مسیح ابن مریم قیامت کے دن عرض کرے گا۔ جب تو نے مجھے وفات دی۔ تو اس کے بعد تو ہی نگہبان حال تھا۔ مجھے خبر نہین ہے جب تک مین رہا کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم وہ توحید پر قائم رہے۔

اس سے دو باتین ثابت ہوئین (۱) عیسائی وفات مسیح کے بعد بگڑے۔ چونکہ بگڑ چکے ہین اس لئے ثابت ہوا کہ "مسیح" بھی یقیناً مر چکے (۲) قیامت تک امت کی پھر خبر نہین گویا دوبارہ بنفسہ دنیا مین نہین آئے۔ (ب) جب اللہ تعالےٰ فاعل انسان مفعول ہو توفی کے معنے یقیناً موت کے ہین۔ اگر نہین تو مثال پیش کرو۔ بشرطیکہ قرینہ صارفہ نہو

(آنحضرت صلعم کی شہادت)

(۲) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح بن مریم کو یحییٰ کے ساتھ یعنی مردون مین معراج کی رات دیکھا۔ (مشکوۃ)

(صحابہ کرام کی شہادت)

جب ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے۔ تو بعض کا گمان تھا کہ عیسےٰ کی طرح بجسدہٖ مرفوع ہوئے صدیق اکبر رضؓ نے آیت پڑہی ما محمدٌ الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سب ہی رسول فوت ہو چکے۔ اس طرح آپ کی وفات پر استدلال کیا خلت کے معنے قرآن مجید نے خود مات اور قتل کر دئے۔

ائمہ اربعہ سے کسی نے مسیح کی وفات کا انکار نہین کیا۔

اصل بات کیا ہے؟ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم۔ نہ یہودیون نے مسیح کو قتل کیا نہ صلیب پر مارا۔ بلکہ مسیح ان کے لئے مصلوب کی مانند بنایا گیا۔ یعنے غشی ہو گیا مگر مرا نہین اس طرح پر یہود کا اصل مقصد ملعون بنانا (تورات باب استثنار) پورا نہ ہوا تو اسی خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ بل رفعہ اللہ الیہ۔ اپنی طرف مرفوع کیا جیسے اد نمیون کو کیا کرتا ہے اسی کے لئے کئی اسباب قدرتی پیدا ہو گئے سبت نزدیک تہا دن کو گرہن سخت اندہی پیلاطوس کی بیوی کو خواب ہڈیون کا نہ توڑا جانا۔ مرہم عیسیٰ۔

(ب) آسمان پر کسی بشر کا جانا خلاف سنت اللہ ہے سنت اللہ کیا ہے؟ کفار نے ہماری نبی کریم صلعم سے کہا۔ او ترقی فی السماء جواب پایا۔ سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولاً۔ بشر کے لئے یہ سنت نہین۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (سنت اللہ مین تغیر نہین ہوتا) چنانچہ فرمایا۔ وفیھا تحیون و فیھا تموتون۔ اسی زمین مین زندہ رہوگے اسی مین مروگے واقعہ صلیب کے بعد باغبانون کے بھیس مین نکلے۔ مریدون سے ملے زخم دکھائے مچھلی کہائی اور کشمیر مین پہنچے۔ وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین۔ (ہم نے اونچے مقام چشمے والون پر پناہ دی) وفات تو ثابت ہو گئی۔

اب بحکم آیت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ضروری تہا کہ موسیٰؑ کے خلفاء کی مانند محمدی خلفاء بہی ہون اور ان کا آخری بھی عیسےٰ ہو۔

دوم حدیث۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم۔ "وہ مسیح" تو فوت ہو چکا ہے اور مُردے واپس دنیا مین نہین آتے۔ انھم الیھم لا یرجعون۔ فیمسک التی قضیٰ علیھا الموت (مردہ کو روک لیا جاتا ہے یوم بعث (قیامت) تک ومن ورائھم برزخ الآیۃ۔ تو اب ضرور ابن مریم سے مراد اس کا "مثیل" ہے۔

(ا) چنانچہ وعدہ ایلیا کے آسمان سے آنیکا تہا اور آیا یوحنا دیکھو انجیل (۲) کما استخلف سے ثابت ہے کہ مشبہ بہ اور ہے اور مشبہ اور (۳) اگلے مسیح کی وفات اور مردون کا واپس نہ آنا (۴) امامکم منکم وہ امام تمہارا تمہین مین سے ہوگا۔ (۵) عیسےٰ بن مریم اور مسیح موعود کے حلیون مین پہلا سرخ رنگ گھنگریالے بال دوسرا گندم رنگ سیدہے بال (۶) ابن مریم کمال مشابہت کے لئے فرمایا جیسے مریم کو اخت ہارون۔ ابن السبیل۔ بہادر کو شیر اب اصل یہ دیکھنا ہے کہ وقت نزول آیا یا نہین۔

(۱) دختر کشی موقوف ہو گئی (۲) آدمیون مین میل بذریعہ تار۔ ریل۔ ڈاک ہو گیا (۳) اونٹنیان بیکار ہو رہی ہین (۴) کتابین چھاپے خانے سے پھیل گئین۔ پہاڑ اُڑائے جا رہے ہین۔

(۷) یاجوج ماجوج یعنی آگ یعنی آگ وپانی سے کام لینے والی قومین (ب) کان لمبے یعنی دور سے خبرین سن لیتے ہین (ج) توحید کے دشمن اسی لئے خبر لیتے ہوئے لا الٰہ الا اللہ ہماری نبی صلعم نے پڑہا (د) یافث کی اولاد ہے (ہ) دریاؤن کو سوکھا دیا (س) بڑے قد یعنی بڑی ہمتین (ص) بلندی پر پڑہتے یعنی مشکل سے مشکل کام (۷) دجال یعنی دنیا مین سیاحی دین مین کانی قوم (ب) اس کی وحدت نوعی ہے جبھی تو ابن صیاد کو صحابہ نے قسمیہ دجال کہا (ج) وہ قوم جس کے لئے کہف کا اول و آخر پڑھنے کا حکم ہے یعنی خدا صاحب اولاد سمجھین اور صنعتون پر نازان (د) مینہ برسائین (ہ) خزانے تابع (س) دجال کے مختلف حیلے ولالت کرنے مین کرتے بست ہین۔ (۸) خود مسلمانون مین ایک گروہ یہودیون کی طرح صرف پرانی روایات پر جان دینے والا۔ ایک عیسائیون کی طرح شریعت سے بیزار نہ نماز نہ روزہ پیدا ہو جاتا۔ (۹) متفق اللفظ سب نے تسلیم کر لیا کہ اسلام کمزور ہے اور کسی مصلح کی ضرورت ہے مگر سنت اللہ انجمنون کے ذریعہ اصلاح کرنے کی نہین بلکہ نبی کے ذریعے۔

دوم مسیح نے کس صدی مین آنا تہا (۱) اس کا کام ہے صلیب کو بذریعہ دلائل توڑنا۔ پس صلیبی غلبہ کے وقت آنا (۲) ہر صدی کے سر پر مجدد یہ چودہوین اب تک خالی ہے۔ (۳) حضرت موسیٰ کے بعد عیسے چودہوین صدی ہوئے۔ بس مسیح بھی چودہوین کو آنا تہا (۴) حافظ برخوردار نے انواع مین (ب) نعمت اللہ ولی نے قصیدہ مین امام شیوطی نے چودہوین صدی مقرر کی (۵) ولقد نصرکم اللہ ببدر پارہ سے یہ ثابت ہے کہ چودہوین مین نصرت ہوگی (۶) پھر ہزار برس کے بعد نیا انتظام یدبر الامر من السماء الی الارض اور دنیا کی عمر سات ہزار۔ ساتوین ہزار پر مسیح کا آنا ضروری تہا۔

سوم۔ کہان پیدا ہونا تہا۔ آدم اور عیسےٰ مین خاص مشابہت ہے ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم۔ آدم ہند مین ہیں عیسیٰ بھی ہند مین۔ (ب) ہندوستان مین تمام مذاہب موجود ہین اور امن بھی پس یضع الحرب (جہاد موقوف کریگا) کی ماتحت یہین کام ہو سکتا ہے (ج) مہدی کو مشرق کے سلطان بنائینگے (ابن ماجہ) (د) گانون کا نام کدعہ ہوگا یعنی قدعہ قادیان۔

چہارم۔ آسمان کی شہادت۔ چاند کو تیرہوین سورج کو اٹھائیسوین ماہ رمضان ۱۳۱۲ھ مین گرہن ہوا یہ مہدی کے ظہور کی علامت ہے۔ آیت اس حدیث کی تصدیق کرتی ہے خسف القمر۔ وجمع الشمس والقمر پہلی رات کے چاند کو گرہن کہنا حماقت ہے پہر قمر کا اس پر اطلاق نہین۔

پنجم۔ زمین کی شہادت۔ طاعون یعنی دابۃ الارض تکلمھم الناس۔ جو آدمیون کو زخم کریگا کیون؟ وہ آیات

(معجزون) پایا مان نہ لائے معلوم ہوا کوئی نشان دکھانیوالا بھی ہوگا۔ عذاب کا موجود ہونا رسول کے ہونے پر گواہ ہے وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا۔

ششم۔ ہر رسول کی صداقت کے دو نشان ہیں جو اس مسیح پر بھی صادق آئے۔ (۱) اگر ہم پر افترا کرتا تو ہم دہنے ہاتھ سے پکڑتے اور رگ جان کاٹ دیتے لقطعنا منہ الوتین۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے۔ ہمارے امام وحی کے دعوے کے بعد پچیس سال سے زندہ ہیں اور ترقی کر رہے ہیں بخلاف قد خاب من افترىٰ۔ تیئس سال سے اوپر تو ہرگز مفتری زندہ نہیں رہ سکتا۔ کوئی مثال پیش کرو (۲) عالم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ اپنے غیب پر رسولوں کے سوا کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ آپ کی پیشگوئیوں پر نظر کرو۔ از انجملہ (۱) لیکھرام کی موت (۲) آتھم کی موت (۳) طاعون کی خبر (۴) ۴ اپریل کے زلزلہ کی خبر (۵) یاتون من کل فج عمیق۔ اس حالت میں جب کوئی نہ جانتا تھا یہ کہا کہ دور دور سے لوگ آئینگے (۶) مجنون کے چیا عدین کا ہلاک ہونا (۷) جو مباہلہ کرے اس کی ذلت یا موت غلام دستگیر قصوری۔

ہفتم۔ خاص مسیح کے نشان (۱) دو زرد چادریں تو دو سخت بیماریاں ایک اوپر کے حصے میں ایک نیچے کے حصے میں۔ چادریں تو ایک جھوٹا بھی رنگوا کر پہن سکتا ہے یہ کشفی معاملہ ہے (۲) حلیہ گندم رنگ۔ سیدھے بال۔ روشن پیشانی۔ اونچی ناک اسرائیلی بدان۔ (مشکوۃ) (۳) جیسے مسیح بن مریم نبی اسرائیل سے من وجہ نہیں تھا۔ ایسا ہی یہ مسیح من وجہ قریش سے نہیں۔ سلمان کی اولاد ہونے کی وجہ سے قریش ہیں اور یت سلمان منا اہل البیت۔

متفرق باتیں

مہدی کہی ہونے بھئے اسی لیئے احادیث میں ان کے مختلف نشان میں مختلف مختلف جائے ولادت۔ مگر آخر میں عیسیٰ ہی مہدی ہوگا۔ لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم۔ (۲) نزول کا لفظ اس لئے ہے کہ شہرت ایسی ہوگی جیسے کوئی آسمان سے اترے نیز دنیاوی اسباب نہیں۔ بلکہ آسمانی حربہ سے فتح حاصل کریگا (۳) نبی کا لفظ خود حدیث میں مسیح موعود کے لئے آگیا۔ اور یہ ظلی طور سے جیسے آئینے میں جو شکل ہو اسے بھی انسان کہہ لیں مگر درحقیقت بغیر اس اصل کے کچھ نہیں (۴) ہمارے امام پر کوئی ایسا اعتراض نہیں ہوتا جو دوسرے انبیاء علیہم السلام پر ہو۔ (۵) چونکہ قرآن مجید میں ہے ہمنے ان میں قیامت تک عداوۃ و بغضاء ڈالدی اس سے ثابت ہوا کہ تمام لوگ مسلمان نہیں ہونگے۔ اسی طرح ان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ کا مطلب ہے کہ ہر ایک اہل کتاب مسیح کے مقتول ہونے کو مانتا رہیگا۔

محمد ظہور الدین۔ اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدخواتین

ہمارا مذہب کیا ہے

میں آج نہیں بلکہ کئی دن سے سخت حیرت اور استعجاب کی حالت میں تھی کہ ہم مسلمان کہلانے والے زمیندار ہیں ان کا مذہب کیا ہے۔ اگر کہیں کہ "اسلام" کچھ زیب نہیں دیتا کیا مسلمانی اسی کا نام ہے کہ جو جہان کے برے کام اور جو جہان کے توہمات ہیں۔ وہ ہم میں موجود ہوں دیکھو میں چند توہمات لکھتی ہوں۔ اول تو جس وقت کوئی گائے بھینس سوئیگی۔ پس پہلی جمعرات کا دودھ کسی خانقاہ پر چڑھائیں گے اور خیال یہ کہ فقیر صاحب (قبر والے) ہمارا دودھ پی لیتے ہیں پس قبر پر کسی مٹی کے برتن میں ڈال دیتے ہیں آگے زیادہ تر تو کتے پی جاتے ہیں یا اور کئی بلائیں مثلاً نیول وغیرہ۔ بعض اوقات کوئی چالاک ہماری حماقت سے فائدہ اٹھا کر گھر لے جاتا ہے۔ ہمارے گاؤں کی ایک عورت ہر جمعرات کو اپنا بہت سا دودھ قبر کے سوراخ میں ڈال جاتی تھی۔ پھر گیارہ تاریخ چاند کی پیران پیر کا دودھ بھی اسی طرح ضائع کیا جاتا ہے (نہ کسی عاجز مسکین کو دیا نہ اللہ کے نام) پھر سات دن بلکہ چالیس دن کسی کو دودھ لسی (سوائے گھر کے خاص آدمیوں کے) نہیں دکھائی جاتی۔ جتنی پی سکیں پی لیں اور باقی جو بچے وہ اندھیرے میں کسی کوٹھے پر یا کسی محفوظ جگہ انڈیل دیا۔ مگر کسی غریب کو اللہ کے نام نہ دیا بلکہ گناہ جانتے ہیں اور برس دن لوہڑی والے دن ضرور لوہڑی کرتے ہیں بلکہ بعض شیطان کی مریدنیں کہتی ہیں کہ اگر ہم لوہڑی نہ کریں۔ تو ہماری گائے بھینس کے تھن میں لہو پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی عالم فاضل واعظ آجاوے تو اسے روٹی دینا سخت عیب اور مشکل مگر جب کوئی فقیر گودڑی پوش مجسم شیطان ہاتھ میں منکے پہنے۔ کان میں بالے۔ سر پر عمدہ خوشنما چمکدار پگڑی باندھے آجاوے۔ تو بس جی! اسے اپنا نبی ولی۔ پیر۔ گویا خدا مان لیتی ہیں۔ جب کوئی مر جاوے تو مردہ کو نہلانے والی جگہ چراغ جلا کر رکھ دیتی ہیں میں حیران ہوں کہ یہ کیا واہیات حرکتیں ہیں۔

آہ! افسوس اے میری پیاری قوم تجھے جہالت نے ایسا اندھا کر دیا کہ کچھ بھی سوجھائی نہیں دیتا عقل ایسی مسخ ہو گئی کہ! دیکھ؟ تو اپنے پیارے مذہب سے بھی ہاتھ دھو رہی ہے اور ایسا کفر تیرے دل میں چھپ رہا ہے کہ کوئی سیدھا رستہ بتا دے بھی تو تو اسے اپنا بدخواہ بلکہ ڈبونے والا سمجھ لیتی ہے۔ آہ میں کس کس غلطی کی اصلاح کروں کس کس جہالت کا نام لوں! تو نے ڈبو دیا آہ ڈبو دیا! کیا کوئی ہے جو ان نام کے مسلمانوں کلمہ گو کافروں کو سمجھائے۔ کہ یہ اپنا بھلا برا سمجھنے لگ جاویں کیا اس کفر اور جہالت میں بھی کچھ شک ہے کیا یہ ساری رسومات ہندوؤں سے نہیں لی گئیں۔ یہ مفصلہ ذیل باتیں سب ہندوانی رسومات ہیں اول لڑکے کے سر پر لٹ رکھنی (تھوڑی سی جگہ لمبے بال) اسکے کان میں ڈھائی سوراخ کر کے سونے کا بالا اور مرکیاں ڈالنا اور گھر بہ گھر ماں گدائی ٹکڑے مانگ کر بچے کو ماں اپنے پیارے بچے کو کھلاتی ہے اور سات سات برس بعض گیارہ برس تک بچے کو گھر سے کپڑا نہیں پہناتیں؟ اور پھر لطف یہ کہ پیسہ پیسہ مانگ کر اسے ہنسلی پہناتے ہیں جیسے وڈھاوا (یعنی عمر بڑھانے والا) کہتے ہیں۔ ایک اور شرک پیدا کیا کہ شاہ دولا کی خانقاہ پر چوہے چڑھاوا چڑھانے کی رسم ڈال دی۔ میں نے ایک معتبر بی بی کی زبانی سنا ہے کہ وہاں یعنی شاہ دولا کی خانقاہ کی چھت میں ایک سفید مرمر کا بُت لگا ہوا ہے جسے عام جاہل لوگ جانتے ہیں کہ یہ سیمرغ تھا جو اپنا انڈا چڑھاوا چڑھا گیا تھا اور مجاور بھی یہی بتاتے ہیں۔ اور جاہل لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ چوہے فقیر ہوتے ہیں۔ اور وہ مرتے نہیں بلکہ خود بخود زمین میں سما جاتے ہیں۔ مگر یہ محض غلط ہے جو حال ان غریبوں کا ہوتا ہے انکی حالت بیان کرنے کو پتھر کا کلیجہ چاہیے ان کا گلی گلی خوار ہونا مسلیوں مارنا۔ (جوان کو ٹھیکہ پر لے آتے ہیں) بلکہ بعض چوہیوں موتنوں سے .... افسوس میرا قلم نہیں چلتا جوان کی حالت لکھ سکے اللہ ہی ان لوگوں

کی حالت زار پر رحم کرے کہ وہ ان غریب مسکین بے زبان بچوں پر رحم کریں جوان کو ایک خانقاہ پہ چڑھا دیتے ہیں اور ایک ادنےٰ جہالت پر تمام عمر ایسے غریب اور عاجز فرقہ پر ظلم اور ستم روا رکھتے ہیں (معاذ اللہ منہا) پھر ایسے کئی توہمات ہیں جو سب کو معلوم ہیں بخدا میں نے جو کچھ لکھا درد دل سے نیک نیتی کے ساتھ لکھا ہے اگر کوئی غیر لفظ یا بے ادبی کا کلمہ جوش غم کی حالت میں زبان قلم سے نکل گیا ہو۔ تو لِلّٰہ معاف فرماویں۔ والسلام

خاکسار احمدی خاتون از گوبیکے گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلسلہ حقّہ کے نئے ممبر

امّا بعد

شرائط بیعت

از خاکسار محمد یحییٰ ساکن دیپ گراں ڈاک خانہ مانسہرہ ہزارہ حال وارد موضع کچھی تحصیل ایبٹ آباد ڈاکخانہ بیڑ۔

بخدمت شریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

موضع کچھی کے لوگ بہت نیک وصالح ہیں انکا مولوی صاحب مولوی احمد جی صاحب ایک باوقار اور مستقیم مزاج و ثابت قدم انسان ہے۔ آہستہ آہستہ عرصہ ۲ سال انکو حضرت کے دعوے کی نسبت عرض کیا گیا آخر وہ اس بھید کو سمجھ گئے۔ اور اس دعوے کو انہوں نے تسلیم پھر اون میں سے سب سے پہلے سبقت کر کے مولوی عبد الرحمٰن خلف الرشید مولوی احمد صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر دو ماہ رہ کر واپس آیا۔ انکے واپس آنے سے ان لوگوں کے دل کو زیادہ ہی اطمینان ہوا۔ اب یہ سب لوگ بیعت کرنے کو بلکہ خدمت مسیح موعود میں حاضر ہونے کو تیار رہیں۔ اب جو اسوقت حاضر ہیں انکے بیعت لکھے گئے حضرت منظور فرما کر بواپسی انکو جواب سے اور دعاء استقامت سے یاد فرماویں۔ انکے لئے حضرت ضرور ثابت قدمی کی دعا کریں۔ ان کے ارد گرد کے لوگ بلکہ چند اشخاص گاؤں میں ہی بہت کچھ شرارت کرتے ہیں۔

اسماء گرامی بیعت کنندگان برادران کے مندرجہ ذیل ہیں

(۱) مولوی احمد جی صاحب خلف رشید مولوی محمد جی مرحوم ساکن کچھی تحصیل ایبٹ آباد ڈاکخانہ بیڑ۔
(۲) فضل ولد حسن علی خان ساکن 〃
(۳) یعقوب خاں ولد سمندر خاں نمبردار ساکن کچھی۔
(۴) داؤد خان ولد یعقوب خاں ساکن 〃
(۵) سیّد جمد شاہ ولد نور حسین شاہ ساکن 〃
(۶) محمد وارث ولد منولے ساکن 〃
(۷) فیض نور زوجہ محمد وارث 〃 〃
(۸) یوسف ولد محمد وارث 〃 〃
(۹) صاحب جان بنت محمد وارث 〃 〃
(۱۰) زینب بنت محمد وارث 〃 〃
(۱۱) مریم بنت محمد وارث 〃 〃
(۱۲) صابرہ بنت محمد وارث 〃 〃
(۱۳) شیر خان ولد سید خان 〃 〃
(۱۴) خانم جان زوجہ شیر خان 〃 〃
(۱۵) عبد الکریم ولد اللہ دین 〃 〃
(۱۶) شرف نور زوجہ عبد الکریم 〃 〃
(۱۷) شیر گل طالب علم ولد عبد اللہ 〃 〃

"یہ شیر گل عرض کرتا ہے کہ میرے واسطے حضرت ازدیاد علم کی دعا فرماویں"

(۱۸) ملاں امان اللہ ولد ہاشم علی خان 〃
(۱۹) محمد عمر خان ولد امان اللہ 〃
(۲۰) شیر خاں ولد ارسلہ خاں 〃
(۲۱) عبد الرحمٰن ولد شیر خاں 〃
(۲۲) امیر خاں ولد شیر خاں 〃
(۲۳) گل زماں ولد شیر خاں 〃
(۲۴) گل جان بنت شیر خاں 〃
(۲۵) کرم نور بنت شیر خاں 〃
(۲۶) نور جہاں زوجہ شیر خاں 〃
(۲۷) میر زماں ولد منارا خاں ساکن موضع ٹہلے
(۲۸) حبیب نور زوجہ فضل ساکن کچھی
(۲۹) عبد اللہ ولد فضل 〃 〃
(۳۰) آئی نور بنت فضل 〃 〃
(۳۱) کالا ولد میر زماں 〃 〃

〃 راقم محمد یحییٰ از دیپگراں مانسہرہ ہزارہ یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء

سیالکوٹ سے اسباب منگوانے میں دھوکہ سے بچنے کا ذریعہ

آپ جانتے ہیں کہ شہر سیالکوٹ سے عمدہ سامان ورزش مثلاً کرکٹ کا سامان ٹنس کے تمام لوازمات فٹ بال والی بال ہاکی سٹک وغیرہ کی تمام اشیاء اور فرنیچر اور سٹیل ٹرنک وغیرہ اور ملا کا بیدکی چھڑیاں وغیرہ بنانے میں کسقدر ترقی کی ہے تمام ہندوستان میں یہاں کا کارخانوں کا بنا ہوا سامان جاتا ہے لیکن اس بات کو راز دار بخوبی جانتے ہیں کہ بیرونی ناواقف اصحاب جس چیز کو صرف خط کے ذریعہ سے منگواتے ہیں ان کو قیمت بھی دگنی پڑتی ہے اور نمونہ میں سے عمدہ چیز چن کر روانہ کرنیوالا بھی انکے واسطے کوئی نہیں ہوتا۔ چونکہ ہمیں ان اشیاء کی خریداری اور اُن کے نرخ کے متعلق بہت تجربہ ہو چکا ہے۔ اسواسطے ہمنے اسکے متعلق ایک کمیشن ایجنسی قایم کی ہے جس کے ذریعہ سے بیرونی احباب کو تمام مال بکفایت اور پسندیدہ روانہ کیا جاویگا اور فی روپیہ کمیشن لیا جاویگا۔ اخراجات روانگی ذمہ خریدار ہونگے اس کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات بھی طیار کروائیں ہمکو ایک وسیع تجربہ ہے جو صاحب ہماری معرفت زیور بنوانا چاہیں تو ان کو خاص زیور بنوا کر روانہ کیا جائیگا جسکے خالص ہونیکے ہم خود ذمہ دار ہونگے زرگر اور صراف عموماً جو کچھ خریدار کے پلے ڈالتے ہیں وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس ایجنسی کی معرفت کام کرانے سے انشاء اللہ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کمیشن سونے کے زیور میں ۴ فی تولہ اور چاندی کے زیور میں ۱ فی تولہ ہوگا۔

محمد شاہ سوار خاں اینڈ برادرس کمیشن ایجنٹ سیالکوٹ شہر

تصدیق میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس ایجنسی سے کسی خریدار کو کسی قسم کا نقصان یاد ہو کہا نہ ہوگا کیونکہ یہ مؤمنوں کی قایم کردہ ایجنسی ہے۔
چودہری مولا بخش فارین سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

نماز جنازہ (۱) ملک کرم الہی صاحب ساکن بھیرہ کی لڑکی فوت ہو گئی ہے وہ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ جنازہ غائبانہ پڑھا جاوے۔
(۲) عزیزی مظفر احمد طالب علم تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی جدہ امجدہ فوت ہو گئی ہے وہ احباب سے درخواست جنازہ کرتے ہیں۔

درخواست دعا خاکسار کی والدہ قریباً پچیس ۲۵ روز سے ایک مرض مہلک میں مبتلا ہے۔ اس لئے احمدی برادران کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری شفیق والدہ کے واسطے ہاتھ اٹھا کر دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرماوے۔ آمین۔ خاکسار خواجہ غفار جو گلگت

خریداران بدر کیواسطے تین رعایتون کا مجموعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ تک)

حکام اور اہلکاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری۔ سب رجسٹرون۔ وکیلون مختارون عرایض اور اپیل نویسون۔ رئیسون تاجرون ساہوکارون۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالون کی تاریخین اور ان کے مطابق دوسرے مروجہ سنون کی تاریخین دریافت کرنیکے لئے جو سرگردانیئن اور دقتین پیش آتی تہین اور وقت ضائع ہوتا تہا۔ اسکا تدارک یہ کیا گیا ہے۔ کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چہپائی ہے جسمین سنہ ۱۸۷۳ سے سنہ ۱۹۰۷ء تک ایکسو پچیس سن کی عیسوی ہجری فصلی سمتی تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینہ سے لکہی ہین کہ جس تاریخ کو آپ دیکہنا چاہین فوراً دیکھ سکتے ہین اور اسکے مطابق دوسرے سنین کی تاریخین بہی ساتہہ ہی دیکہی جاسکتی ہین یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمین مفصّل تاریخین لکہی ہین اور اسکے ساتہہ ایک عجیب و غریب دیباچہ بہی ہے۔ اسکی قیمت بغرض رعایت ۲ پائی فی سال کے حساب سے بہی کم یعنی ۲ر (مجلد ۸ر)

رکہی ہے۔ لیکن اخبار بدر کے خریداران کیلئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے۔ کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اسکا سال تمام کا چندہ اخبار بدر مین بہجوادینگے ان کو اور ایسے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ پر یہ جنتری دیجائیگی لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر کے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہوکر دفتر مین پہنچ جائین

خوشخبری

براہین احمدیہ اور اخبار بدر ایکسال کیواسطے ہر دو بقیمت صہ اخبار بدر کی سالانہ قیمت عہ ہے اور براہین احمدیہ معہ سوانح حضرت مسیح موعودؑ و فہرست مضامین کی قیمت صرف کل ۱۲ہ ہوئے لیکن جو خریدار ایک اور خریدار پیدا کردے۔ اسکو براہین احمدیہ ۱۲ مین دیجاویگی اور اخبار بدر بہی ۲ مین دیجاویگی کل صہ ہوئے مجلد کی قیمت ۱۲ ار زاید ہے۔

لغات القرآن حصہ اول مصنفہ سید عبدالحی صاحب عرب جسکی اصل قیمت عہ ہے دفتر بدر سے ان خریداران کو جو ایک نیا خریدار پیدا کردین یہ کتاب صرف ۱۴ر مین ملسکتی ہے کارخانہ بدر نے کچھہ زاید قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار کیواسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے۔ (مینجر اخبار بدر)

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگون کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گرجاتا ہے۔ یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیان ہی پیدا ہوتی ہین انکو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کرادین۔ خدا کے فضل سے انشاءاللہ نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کرلیوین۔ کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے۔ ان کا علاج اندک دوا سے کرکیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرمایئن بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہین کہ ہندوستان بہر مین دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا خدا ہے مگر اسی نے دواؤن مین تاثیر رکہی ہے۔

المشتہر

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بہیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماران

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلایق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکہین۔ (مینجر)

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بہر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چہپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بہی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین و تارین ہر روز چہپتی ہین اسکا ایڈیٹوریل سٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہین اسلئے تمام حلقون مین نہایت عزت اور وقار سے دیکہا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے۔ اگر آجتک آپ نے دیکہا ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ آنے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستون کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار

عمدہ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماوین

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً معہ من ۱۵ تا ۲۰ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ روپیہ اور دوم مبلغ ہے مبلغ عنہ بیعانہ آنے پر خراس دی۔ پی کیا جاتا ہے بیلنے کماد پیڑنے والے بہی تیار ہین:۔

مستریان مولابخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

اے حقیقی محسن و مربّی خدا سے محبت اور اخلاص کا دم بھرنے والو! اور حقیقی محبوب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشقو! اور مذاحو اور قرآن شریف کے فیوض سے بہرہ اٹھانے کا سچا شوق رکھنے والو!

جس میں فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح و مہدی موعود علیہ السلام کی تا امروز فارسی اور اردو کی

سب شایع شدہ نظمیں

درج ہیں نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸×۲۲ کے ۱۲ صفحوں کی موزون جیسی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پرنیانی جلدیں بندھ کر طیار ہوگئی ہے۔

ہم نے احباب کے آرام کے لئے اس میں ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اُردو اور فارسی نظموں کے دو حصے کرکے ان کو علیحدہ علیحدہ دیدیئے ہیں جس کا فایدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی اور نظم فارسی یا اُردو میں شایع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر ان سے آگے کے نمبر لگا کر اس کو چھپا دینگے اور بہت واجبی قیمت پر خریداران درثمین کو بھیجدیں گے جو اسی کتاب میں بآسانی لگا سکینگے اس طرح سے ان کی کتاب مکمل بھی ہوتی جاویگی۔ اور ضائع بھی نہ جاویگی۔ **قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے۔**

محصولڈاک و پیکنگ بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ۔ **دفتر اخبار بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور**

مفرح عنبری

جس کے مفید ہونے کے متعلق بہت سے سارٹیفکیٹ ڈاکٹرون حکیمون رئیسون معزز سرکاری عہدہ دارون کے موجود ہین قیمت فی ڈبیہ پانچ روپے ۵ تولہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ضروری احتیاط

تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ بدر کے اکثر دور و راز کے رہنے والے بھائیون کو یہ غلطی لگی ہے کہ اونہون نے میرے نام کے کئی مختلف اشتہارون کو دیکھکر ایک ہی کارخانہ کے علیحدہ علیحدہ اشتہار سمجھے ہین ۔ الگ الگ پتہ کا خیال نہین اور درخواست کرتے وقت غلطی سے ایک کی دوائی دوسرے سے طلب کی ہے ۔ اور اسی طرح اکثر لوگ اتنی بڑی غلطی مین مبتلا ہوئے ہین ۔ تھوڑے دن ہوئے کہ پے در پے دو خط مجھے ایسے ملے ہین کہ دوسرے کارخانہ کی دوائیان مجھ سے طلب کی گئی تھین جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ درخواست کرنے والون نے ان دوائیون کا اشتہار میری طرف سے سمجھا ہے مین نے وہ دونون خط ان دوائیون کے مشتہر حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ کو پہنچا دئے ۔ مگر ممکن ہے ۔ کہ اسی طرح کوئی شخص **مفرح عنبری** کی درخواست بھی کسی دوسری جگہ کر دے ۔

چونکہ یہ ادویات کا نازک معاملہ ہے اور
ہر شخص اپنی چیز کا خود ذمہ وار ہے

اس لیے مین اپنا فرض سمجھ کر آپ سے درخواست کرتا ہون ۔ کہ آپ جب **مفرح عنبری کے لئے درخواست کرین** ۔ تو ہمیشہ اس پتہ پر جو ذیل مین درج ہے ہونی چاہیئے ۔ سوائے اس کے دوسرا پتہ جو آپ کسی اشتہار مین دیکھین وہ میرا نہ سمجھین بلکہ کسی دوسرے کا ۔

مفرح عنبری کے ملنے کا پتہ یہ ہے

حکیم محمد حسین قریشی ۔ موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت حویلی کابلی مل ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ہے ، مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کہ مدلستان | رجسٹرڈ نمبر ل ۲۹۵ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۳   نمبر ۴۳

۶ - رمضان ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

سلسلۃ الجدید جلد ۲   سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عـــہ
معاونین درجہ اول جنکو عـــہ پر کسی ایک کو
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے عـــہ
معاونین درجہ دوم جنکو عـــہ پر کسی ایک
بار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی ہے ، غربا سے جنکی آمد
ہوار ۵ ہو یا کم صرف ۲ عام قیمت مابعد للعہ
ماپرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ
کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان
سے بحساب مابعد لیجاویگی ۔ جو اخبار وقت پر نہ
پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا
چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا ۔ رسید زر اخبار میں
مل جاویگی ۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی
روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ
تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا
چاہیئے ۔ لوکل ۔ ... عـــہ افریقہ ..... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر نعمت و بلاء میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا ۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ سہ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ سہ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

نمبر ۴۳ | ۶ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ڈوئی گذشتہ ہفتہ کی ڈاک مین ڈوئی کا بھیجا ہوا ایک اشتہار ہمارے پاس پہنچا ہے۔ یہ اشتہار ڈوئی صاحب نے ایسی حالت مین لکہا ہے۔ جب کہ وہ اپنے بنا کردہ شہر سے خارج شدہ ہے اور کسی دوسری جگہ اس کا قیام عارضی ہے اور اس کے مریدون نے اس کو نبوت اور عہدہ داری سلسلہ سے موقوف کر دیا ہوا ہے۔ اور وہ بہ سبب فالج وغیرہ بیماریون کے اور ان صدمات کے موت کے قریب ہے اور بہ سبب مالی محتاجی کے تنگی کی حالت مین ہے اور عدالت مین ایک جج کے سامنے اس کا مقدمہ پیش ہے اس اشتہار مین وہ لکہتا ہے "مین زندگی سے بیزار ہون۔ مین نے بہت محنت کی بہت سر دردی اٹھائی۔ اب مین تھک گیا ہون اور مین چاہتا ہون۔ کہ اب مجہہ پر موت آجاوے جن لوگون کو مین نے گمنامی کے گڑھے سے نکال کر بڑے بڑے افسر اور عہدہ دار بنایا تھا۔ اونہون نے مجہہ پر بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا ہے۔ اور مجہہ پر ظلم اور خیانت اور دیوانگی کے الزام لگائے ہین۔ اب مین سخت محتاجی مین ہون اور اپنے مریدون کے آگے اپیل کرتا ہون اور منت کرتا ہون کہ وہ میری امداد کرین اور مجھے روپیہ ارسال کرین" ڈوئی نے اپنے اسی اشتہار مین یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ جج نے مجہہ پر یہ الزام لگایا ہے کہ تم جو اپنے مریدون کی ایک فوج بناتے تھے یہ حکومت وقت کی بغاوت مین داخل ہے خدا تعالیٰ شریر اور مفتری کو کتنی جلدی پکڑتا ہے کس طرح یک دفعہ اس شخص پر خدا تعالےٰ کا غضب وارد ہوا ہے۔ اول تو بیماری اور وہ بھی فالج کی طرح سخت جس سے وہ بالکل چلنے پھرنے کے قابل بھی نہین رہا۔ ہر جگہ اس کو اٹھا کر لے جاتے ہین۔ یہ تو جانی مصیبت ہے۔ پھر اس پر مالی مصیبت۔ کہ جو کچہہ ساری عمر کا کمایا ہوا اور جمع کیا ہوا تھا جائیز یا ناجائیز وہ سب اپنے ہی مرید باغی ہو کر غصب کر گئے اور اس کو بالکل بے دخل کر دیا۔ پھر عزت پر ایسا سخت صدمہ پڑا کہ اول تو ولد الزنا ثابت ہوا اور خود اقرار کیا کہ "مین ولد الزنا ہون۔ مگر اس مین میرا قصور کیا ہے۔ کیونکہ کسی کی پیدائش کسی کے اختیار مین نہین" بلکہ لکہا کہ یہ تو میری خداوند یسوع مسیح سے مشابہت ہے۔ کہ (نعوذ باللہ) اس کو بھی ایسا ہی کہا گیا تھا۔ یہ کس قدر بے حیائی ہے۔ کہ خدا کے پاک نبیون پر ایسے گندے الزام خود عیسائی لگاتے ہین اور عیسائی بھی وہ جو اپنے آپ کو یسوع کا رسول اور اس سے الہام یافتہ قرار دیتے ہین۔ غرض ہر طرح سے اور ہر طرف سے خدا تعالےٰ کا عذاب ڈوئی پر نازل ہو رہا ہے اور اس کا ابتدا اس تاریخ سے ہے جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ اشتہارات اس کو اپنے مقابلہ مین بلایا تھا اور لکہا تھا کہ اگر تو میرے مقابلہ کے واسطے نہ نکلے گا تب بھی خدا تعالےٰ تجھے پکڑ لیگا۔ کیونکہ تو نبوت کا جھوٹھا مدعی میرے زمانہ مین کھڑا ہوا ہے۔

ہمارے مخالف مولویون کو چاہیے کہ وہ غور کرین کہ کیا مفتری کو لمبی مہلت مل سکتی ہے۔ کیا صادق اور کاذب کے ساتہہ خدا تعالےٰ کا معاملہ یکسان ہوگا۔ ہمارے مخالف مولویون کو چاہیے کہ امریکہ مین جا کر ڈوئی کے ساتھ مل کر نوحہ کرین کہ قرآن شریف کے برخلاف جو ان کا دعوے تھا کہ مفتری لمبی مہلت پاتا ہے وہ جھوٹھا نکلا اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ڈوئی کو چندہ کر کے بھیجین تاکہ وہ اپنی حالت کو کچہہ درست کر کے ان بیچارون کی عزت قائم رکھنے کی کوشش کرے لیکن یاد رکھین۔ کہ خدا کا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا۔

شہر فیرمونٹ واقعہ ملک امریکہ کے پادری کلوس صاحب نے گرجے کے پادری پنے سے استعفےٰ دیدیا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ گرجے کے ممبر میری بیوی کے لباس پر بے جا طعن کرتے ہین۔ امریکہ اخبار لکہتا ہے کہ پہلے جب کبھی پادری صاحبان استعفےٰ دیا کرتے تھے تو اسباب استعفےٰ مین کسی غیر کی بیوی کا دخل ہوتا تھا۔ مگر یہ ایک نیا واقع ہے۔

شیخ عبد اللہ کوئلم صاحب رسالہ کریسنٹ مین تحریر فرماتے ہین۔ کہ دین عیسوی کی بنیاد دو مسائل پر ہے۔ ایک آدم کے ذریعہ سے سب کا گناہ گار ہونا اور دوسرا چار ہزار سال کے بعد یسوع کے ذریعہ سے پھر سب کا نجات کا پا جانا جب کہ عیسائی لوگ اس قسم کے عقاید یسوع کی طرف منسوب کرتے ہین۔ تو تعجب نہین کہ دوسرے مذاہب کے لوگ یسوع کو پاگل قرار دین اور مسلمان ان عقاید کو کفر قرار دین۔

اخبار ایسٹ گوس ویکلی ریکارڈ لکہتا ہے کہ عیسائی مذہب نے افریقہ کے باشندون کے واسطے روحانی تنزل اور موت اور اخلاقی تنزل کے واسطے ایک وسیع سڑک کا راستہ کہول دیا ہے۔

بی الیف انڈرووڈ صاحب فرماتے ہین کہ بنی آدم کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو گرجا مین موجود ہے مسٹر جے اے کین سٹ صاحب پر بشپ آف لندن نے جو کارروائی کی ہے اُس پر کین اسٹریٹ ہوٹل مین ایک بڑا مجمع ہوا۔ کین سٹ صاحب نے پادری صاحب کے برخلاف لیکچر دیا جس پر بڑے نعرے چیرز کے ہوئے اور سب نے پادری صاحب کے حق مین گستاخانہ نعرے لگائے کہ اس کو نکال دو۔ اس کو پھانسی دیدو۔ افسوس ہے کہ انگلستان مین مذہبی پیشواؤن کی کچہہ عزت نہین کی جاتی اور عام مجمعون مین ان کے حق مین ایسی سخت کلامی روا رکھی جاتی ہے حالانکہ حکومت پر خود عیسائی لوگ متعین ہین یا شاید وہ دراصل عیسائی نہین ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر
مسیح
۶ - رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ - اکتوبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳ - اکتوبر ۱۹۰۶ء

اِنَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ - نَزِيدُ عُمْرَكَ

ترجمہ - ہم تجھے بعض وہ امور دکھلا دین گے جو مخالفوں کی نسبت ہمارا وعدہ ہے اور تیری عمر زیادہ کرین گے -

اخبار قادیان

اس ہفتہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت زیادہ علیل رہی - مگر بالآخر خدا تعالےٰ کے الہامی وعدے نے جو ۲۳ - اکتوبر کو نازل ہوا اور اوپر لکھا جا چکا ہے - خدام کے واسطے اس علالت کے غم کے بعد فرحت کا ذریعہ پیدا کیا -

حضرت حکیم نور الدین صاحب بفضل الٰہی بخیر و عافیت ہین - آج کل رمضان شریف مین آپ دن کا بہت سا حصہ درس حدیث مین صرف فرماتے ہین -

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت اپنے کام مین مصروف ہین - جمعہ گذشتہ مین آپ نے مسجد اقصےٰ مین وعظ فرمایا -

کتاب حقیقت الوحی چھپ چکی ہے - اور جزو بندی ہو رہی ہے امید ہے - عنقریب انشاء اللہ قابل اشاعت ہو جاوے گی - کتاب کی قیمت عہ رکھی گئی ہے - اس کے واسطے درخواست خریداری بنام مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس علیہ السلام آنی چاہین - حضرت ... اسی جگہ سے مل سکے گی -

اس ہفتہ مین وزیر خان صاحب آسام سے - منشی عبد القادر صاحب لاہور سے - منشی نذر محمد صاحب ڈیرہ غازیخان سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے -

مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ کے واسطے انسپکٹر صاحب مدارس حلقہ امرتسر معہ ایک اسسٹنٹ انسپکٹر ایک ڈسٹرکٹ انسپکٹر اور ایک نائب ڈسٹرکٹ انسپکٹر ۲۶ ماہ حال کو قادیان مین تشریف لائین گے اور ۲۷ تاریخ کو مدرسہ کا معائنہ ہوگا - ۲۸ کو بھی آپ کا قیام اسی جگہ رہیگا اور ان کے تشریف لے جانے کے بعد یکم نومبر کو ہیڈ ماسٹر صاحب جماعت بندی سالیانہ کے لئے مدرسہ کا امتحان لین گے -

مفت | اخبار بدر دو ماہ کے واسطے اس اخبار کا صفحہ ۴ ملاحظہ فرماوین - رمضان شریف مین قیمت کتب کی رعایت بھی ملاحظہ فرماوین -

تنبیہ | جن اصحاب کی طرف سے قیمت اخبار بابت ۱۹۰۶ء اخیر نومبر تک وصول نہ ہوگی - ان کے نام اخبار لاچار بند کیا جائیگا -

ضروری یادداشت | بعض احباب غلطی کے ساتھ حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت مین لکھ دیتے ہین کہ ان کے نام اخبار جاری کیا جاوے - یا اخبار کی قیمت آپ کے نام روانہ کر دیتے ہین - ایسے آدمیوں کو معلوم ہو کہ حضرت اقدس کا اخبارات کے ساتھ کوئی تعلق نہین - یہ اخبارات تمام معاملات مین اپنے آپ ذمہ وار ہین - ان کے متعلق کسی قسم کی خط و کتابت حضرت صاحب کے ساتھ نہین ہونی چاہیئے -

خط و کتابت - کے وقت نمبر خریداری اور ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ ضرور لکھنا چاہیئے -

ڈائری

القولُ الطیّبُ

صاحب نور مرحوم ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ صاحب نور مرحوم کا ذکر تھا۔ حضرت نے احمد نور کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ خدا اس کو بہشت نصیب کرے۔ مَیں اس کی اچانک موت کی خبر سُن کر صدمہ سے خود بیمار ہوگیا تھا۔ اس واسطے جنازہ پڑھنے کے واسطے باہر نہ آسکا۔ مولوی احمد نور صاحب نے ذکر کیا کہ رات بھر قرآن شریف پڑھتا رہا تھا اور صبح کو بالکل تندرست دوکان پر بیٹھا تھا۔ اچانک موت آگئی۔ دوسرے لوگوں نے ذکر کیا کہ نیک آدمی تھا۔ دنیا کے دھندوں جھگڑوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ علیحدہ رہتا تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ وہ تو دنیوی تعلقات پہلے ہی چھوڑ کر اور ہجرت کرکے قادیان میں آبسا تھا

سلسلہ تصانیف ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ دہلی سے ایک دوست کی تحریری تحریک پیش ہوئی۔ کہ اپنی جماعت کے بہت سے دوست سلسلہ کی تائید میں کتابیں لکھتے ہیں مگر ان کے چھپوانے کا کوئی انتظام نہیں ہوسکتا اس واسطے ایک سرمایہ کے ساتھ ایک کمپنی بنائی چاہیئے اور ایک کارخانہ مطبع کا بنانا چاہیئے۔ جو کہ دہلی میں قائم ہو اس پر حضرت نے فرمایا۔ کہ ہمیں ایسی کمپنی کے بنانے کی ثلج صدر نہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا انجام اچھا ہو۔ بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں جو دینی علوم سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے ان کی تصانیف بجائے فائدہ کے ضرر رسان ہوتی ہے۔ اس قسم کی تصانیف پہلے قادیان میں آنی چاہیئے اور یہاں لوگ اُس کو دیکھیں۔ اور اُس پر غور کریں کہ آیا وہ چھپنے کے قابل ہے یا کہ نہیں۔ اوّل تو اس قسم کے آدمی پیدا ہو جانے چاہئیں جو دینی علوم سے پوری واقفیت رکھنے والے ہوں۔ عالم باعمل ہوں تاکہ اُن کی تحریر اور تقریر کہ دوسروں پر اثر بھی ہوسکے۔ ایک آدمی جس کے دل میں یہ بات ہو۔ کہ خدا کے واسطے کام کرے وہ کروڑوں آدمی سے بہتر ہے۔ فرمایا مولوی سید محمد احسن صاحب بحث مباحثہ کے کام میں تو مناظرہ میں یکتا ہیں۔ وہ پورے تحصیل یافتہ ہیں علم حدیث اور علم فقہ کے بڑے ماہر ہیں۔ مخالف مولویوں کے مقابلہ میں سلسلہ تصانیف کا کام خوب کرسکتے ہیں ہر شخص کا کام نہیں کہ ایسے امور میں مداخلت کرے۔

کلام پڑھ کر پھونکنا ایک دوست نے سوال کیا۔ کہ مجھے قرآن شریف کی کوئی آیت بتلائی جاوے۔ کہ میں پڑھ کر اپنے بیمار کو دم کروں۔ تاکہ اس کو شفا ہو۔ حضرت نے فرمایا۔ بیشک قرآن شریف میں شفا ہے۔ روحانی اور جسمانی بیماریوں کا وہ علاج ہے۔ مگر اس طرح کے کلام پڑھنے میں لوگوں کو ابتلاء رہتا ہے۔ قرآن شریف کو تم اس امتحان میں نہ ڈالو۔ خدا تعالےٰ سے اپنے بیمار کے واسطے دعا کرو تمہارے واسطے یہی کافی ہے۔

صاحب نور مرحوم

(تین الہامی پیشگوئیوں کا پورا ہونا)

تھوڑے دن ہوئے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے خبر پاکر ایک پیشگوئی شائع کی تھی کہ موت تیرا ماہ حال کو۔ یہ الہام ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء کا تھا اور ۲۷ ستمبر کے اخبار بدر میں شائع ہوا تھا۔ اس کے متعلق حضرت نے بعد میں فرمایا۔ کہ سرعت الہام کے سبب بعض دفعہ ٹھیک الفاظ یاد نہیں رہتے اسواسطے تیراں کا لفظ تھا یا تیس کا یا تیس تھا۔ اس سے قبل ایک اور الہامی پیشگوئی ۲ اگست کے اخبار بدر میں شائع ہوئی تھی۔ کہ ایک دم میں دم رخصت ہُوا۔ اور اس سے بھی پہلے ایک الہام حضور اقدس کا اس طرح سے تھا۔ کہ پیٹ پھٹ گیا۔ جو کہ بدر مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا تھا۔ یہ تمام پیشگوئیاں اخبار بدر کے علاوہ اخبار الحکم۔ میگزین۔ رسالہ تشحیذ الاذہان۔ رسالہ تعلیم الاسلام میں شائع ہوچکی تھیں اور وہ سب صاحب نور افغان مرحوم صاحب کے حق میں گذشتہ جمعہ کے دن ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء مطابق ۳۰ شعبان ۱۳۲۴ھ کو پوری ہوئیں۔ صاحب نور مرحوم۔ مولوی احمد نور صاحب افغان تاجر قادیان کا بھائی تھا۔ اور حضرت مولوی عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کے شاگردوں میں سے تھا اور قریب چار سال ہوئے کہ تمام اہل وعیال و اقارب کو ساتھ لیکر اور وطن چھوڑ کر حضرت کے قدموں میں یہاں سکونت بنائے ہوئے تھا۔ مرحوم ایک غریب مزاج آدمی تھا۔ اکثر قرآن شریف کی تلاوت میں مصروف رہتا اس کا کام تھا کسی کے ساتھ لڑنا جھگڑنا مطلقاً نہ جانتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ ایسا اخلاص تھا کہ جان و مال سے آپ پر قربان تھا۔ مرحوم کے پیٹ میں ایک سولی تھی جس کا علاج کیا جاتا تھا مگر اس کے سبب سے مرحوم کو چلنے پھرنے میں اور معمولی کاروبار کی مصروفیت میں کوئی حرج نہ ہوتا تھا۔ گذشتہ جمعہ کی صبح کو مرحوم صحیح تندرست اپنے بھائی کی دوکان پر موجود تھا اور نماز جمعہ سے پہلے خبر ملی کہ صاحب نور ہوگیا اس اچانک موت کی خبر کے سننے سے سب احباب کو سخت صدمہ ہوا معلوم ہوا کہ مرحوم کے پیٹ میں جو سولی تھی وہ یکدفعہ پھٹ گئی اور ایک بڑا سوراخ اسکا محسوس ہوتا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ اس کی مغفرت کرے۔ عمر چالیس سال کے قریب۔ مرحوم کے دو چھوٹے بچے یعنی ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے اور ایک بیوہ ہے اللہ تعالیٰ ان سب کا آپ حافظ ہو اور انکو اور اس کی ضعیف ماں کو اور بھائی کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ مرحوم کی وفات بھی سلسلہ حقہ کی تائید میں ایک نشان ہے۔

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدر دو ماہ کے واسطے مفت کس طرح ملسکتا ہے اُس کی یہ صورت ہے۔ جو صاحبان اب تک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں اور ایک سال کا چندہ پیشگی ارسال فرمائیں یا بذریعہ وی پی منگوائیں۔ ان کا ارسال کردہ چندہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار ہوگا۔ اور ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار ان کی درخواست کے دن سے لیکر اخیر ۱۹۰۶ء تک ان کی خدمت میں ارسال ہوں گے وہ سب بلاقیمت ہوں گے۔ لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ مل سکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لیکر اخیر سال تک انکے پرچے مفت ملتے رہینگے۔ امید ہے کہ بہت سے دوست اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ مینیجر اخبار بدر

قادیان ضلع گورداسپور۔

ضروری اطلاع

میرے مکرم بھائی منشی عبدالعزیز دہلوی حال کلرک گوجرانوالہ نے حال میں ہی قریباً دو مہینے خالصاً خدمت میگزین کے لئے وقف کرکے ایک قابل تقلید نمونہ قائم کیا ہے۔ صاحب موصوف نے نہ صرف اپنے آرام و آسائش کو ہی ایک خوبی خدمت کے لئے قربان کیا بلکہ اس دورے میں جو انہوں نے کلکتہ وغیرہ کی طرف کیا۔ جس میں ہزارہا اشتہار انگریزی اور اردو رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے تقسیم کئے اور کئی خریدار اور معاون رسالہ کے پیدا کئے۔ اس سلسلے میں جسقدر خرچ منشی صاحب موصوف کا ہوا اس میں سے ایک پیسہ کا خرچ بھی انہوں نے میگزین پر نہیں ڈالا۔ بلکہ یہ سب خرچ بھی اپنی گرہ سے ہی کیا۔ کسی انسان کے لئے اس قدر تکلیف اور اخراجات کا گوارا کرنا مشکل ہے۔ جب تک خالص جوش خدمت اسلام کا اس کے دل میں نہ ہو۔ منشی صاحب موصوف جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے۔ اس دورے سے واپس آ چکے ہیں اور انہوں نے یہ بھی ظاہر فرمایا ہے۔ کہ آئندہ بھی وہ فوقتاً فوقتاً اس قسم کی خدمت میگزین کی کرتے رہا کریں گے۔ یہ جوش اس سلسلہ کے لئے جو مخلص احباب کے دلوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ ان کامیابیوں کے لئے بطور تمہید ہے۔ جو میگزین کے ذریعہ ظاہر ہونے والی ہیں۔ منشی عبدالعزیز صاحب کے واپس آنے سے پہلے حافظ ابو سعید عرب صاحب اس غرض کے لئے برما جانے کو تیار ہو چکے تھے۔ چنانچہ کارکنان کمیٹی صدر انجمن احمدیہ نے ان کو اپنی خدمات پیش کرنے پر اس کام کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آج وہ بارادہ رنگون یہاں سے روانہ ہو گئے ہیں اور غالباً ۲۵ر اکتوبر کو مدراس سے رنگون روانہ ہو جائیں گے۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ ان کو کامیابی سے واپس لاوے۔

خاکسار محمد علی

۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۶ء

بلاد اسلامی

کابل کی تازہ خبریں مظہر ہیں۔ کہ امیر صاحب کی خوب تیاریاں ہو رہی ہیں۔ افواج اور امیر صاحب کے ہمراہیوں کے لئے رسد و چارہ کا قیام کے مختلف مقامات پر انتظام ہو رہا ہے۔

صاحب امیر کابل نے علاقہ بہار میں ایک چھاونی و کارخانہ بارود قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ دس ہزار فوج وہاں مقیم رہیگی۔ جس کی کمان امیر صاحب کے فرزند ثانی کے سپرد ہوگی۔

مصر کے ایک اخبار نے جدہ میں سخت طاعون ہونے کی خبر اڑا کر اس سال حج کے رک جانے کا اندیشہ ظاہر کیا تھا۔ مگر غازی احمد مختار پاشا کے پرائیویٹ سکرٹری نے اس خبر کی سرکاری طور پر تردید کر دی ہے

علاقہ نجد کی معتبر خبریں مظہر ہیں کہ امیر مبارک بن صباح۔ امیر ابن رشید اور امیر ابن سعود کے مابین صلح کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ کامیاب ہوگا۔

امیر کابل اس غرض سے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ کہ ان کی سیاحت ہند کا رعایا میں اعلان ہو جاوے۔ ماہ حال کے اخیر تک واپس کابل پہنچ جاوینگے۔

وزیر آباد میونسپل کمیٹی میں ایک خالی ممبری کے لئے انتخاب ہونے والا تھا۔ لیکن ہندو مسلمانوں کے نہایت کشیدہ تعلقات کے خیال سے صاحب ڈپٹی کمشنر نے اس کو منسوخ کر دیا۔ خالی جگہ بذریعہ نامزدگی پُر کی جاوے گی۔"

مسلمانان بمبئی کا ایک عظیم الشان جلسہ جسمیں ۳ ہزار کے قریب آدمی حاضر تھے ۱۴ر اکتوبر کو منعقد ہوا۔ مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے ایک طویل اور پرزور تقریر میں حضور وائسرائے کا قرنطینہ حجاج موقوف کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

(وکیل)

یہ دریافت کرنا جملہ مسلمانان عالم کے لئے موجب اطمینان و مسرت ہوگا۔ کہ آخرکار سلطان روم کی دانشمندی و مصلحت اندیشی نے ترکی ایرانی سرحد کے تنازعہ کو طول نہ کھینچنے دیا اور سفیر ایران کی عرضداشت پر باب عالی سے ترکی ارکین کمشین حدبندی کے نام احکام صادر ہو گئے۔ کہ وہ حقوق مسابقت کا لحاظ رکھ کر انصاف کے ساتھ حدود کا تعین کریں۔

امیر صاحب کی سیاحت ہند کا سرکاری پروگرام

بڑے انتظار کے بعد آخر امیر صاحب کی سیاحت کا سرکاری پروگرام گورنمنٹ کی طرف سے شائع ہو گیا۔ اس میں کراچی سے آگے سیر و سیاحت کی جس قدر تاریخیں دی گئی ہیں۔ ان میں حسب ضرورۃ تغیر و تبدل ہو جانا ممکن ہے۔

۴ر جنوری کی سہ پہر کو ہزمجسٹی لنڈی کوتل میں وارد ہوں گے۔ وہاں سے ۵ر کی صبح کو روانہ ہو کر اسی روز تیسرے پہر پشاور پہنچیں گے ۶ر کو قیام فرماویں گے۔ ۷ر کی شب کو پشاور سے چل کر ۹ر کی صبح کو رونق افروز آگرہ آباد ہوں گے یہاں ایک ہفتہ قیام ہوگا۔ ۱۶ر کی صبح کو وہاں سے روانہ ہو کر اسی روز علی گڈھ پہنچیں گے یہاں ۸ گھنٹے قیام فرماکر ۱۷ر کو کانپور پہنچیں گے اس جگہ چھ گھنٹے ٹھہریں گے۔ ۱۸ر سے ۲۰ر تک گوالیار میں قیام فرمائیں گے۔ ۲۱ر سے ۳۱ر تک دہلی میں۔ ۲۴ر کو سرہند میں پہنچ کر ۸ گھنٹے مقیم رہیں گے۔ وہاں سے لوٹ پھر ۲۶ر سے ۲۹ر کی صبح تک دہلی۔ ۲۹ر کو اجمیر و سہاگ پور۔ یکم سے ۷ر فروری تک ممالک متوسط میں قیام فرمائیں گے۔ ۸ر سے ۱۱ر تک بمبئی۔ ۱۲ و ۱۳ر کو بحری سیر و سفر۔ ۱۴ و ۱۵ر کو کراچی میں رہیں گے۔ ۱۷ر سے ۲۰ر تک کوئٹہ۔ اسی اثنا میں ۱۹ر کو چمن کی سیر کرینگے۔ ۲۱ر کو سکھر پہنچ کر دریائے سندھ کا ریلوے پُل ملاحظہ فرمائیں گے۔ ۲۲ و ۲۳ر کو بہاولپور میں قیام ہوگا۔ ۲۴ر کو نہر چناب کا ملاحظہ۔ ۲۵ر سے ۲۷ر تک پشاور میں قیام فرماکر ۲۷ر کی شام لنڈی کوتل۔ اور وہاں سے اگلے روز واپس روانہ کابل ہو جائینگے۔

نماز جنازہ

احمدی احباب سے التجا ہے کہ صاحب نور مہاجر مرحوم کے واسطے غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں۔

انتخاب الاخبار

لاہور میڈیکل کالج کی جماعت سال اول کی تعلیم سائنس لاہور گورنمنٹ کالج کو منتقل کی گئی۔

ٹولی کورن کولمبو کی جہازی آمد و رفت کے لئے سودیشی کمپنی رجسٹر کی گئی۔ سرمایہ دو لاکھ روپیہ ہے۔

احاطہ بمبئی میں تعداد قحط زدگان قریب ۹ ہزار رہ گئی۔ بنگالہ میں قریب ۵۷ ہزار۔

سرحدی صوبہ کے ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ٹڈی دل نمودار۔ گوالیار و ساگر میں بھی۔

بنگالہ کے اضلاع ۲۴ پرگنہ۔ جیسور اور پورنیہ میں ٹڈی دل نے فصلوں کا نقصان کیا ہے۔

اٹلی کی شاہزادی مارگریٹ پٹرلو نے جزیرہ سسلی میں بلند کھڑکی سے کود کر خودکشی کی۔

لندن کی پولیس جیسی نیک نام تھی ایسے ہی شدید الزام اس پر عاید کئے گئے۔

تحقیقات الزامات کے لئے شاہی کمیشن قائم کی گئی شہادتوں سے رشوت خوری ثابت کی گئی۔

ایک شخص نے کہا وہ ہر سال پولیس والوں کو ۳۰۰ روپیہ دیتا تھا۔ کہ اُسے چھیڑ چھاڑ نہ کی جاوے

جن پولیس افسران پر رشوت کے الزام ثابت پائے گئے۔ ان کے نام پیش کئے گئے۔ نتیجہ کا انتظار ہے

ڈریڈ ناٹ نام جدید جنگی جہاز توپوں کے امتحان میں پورا اُترا۔ ۲۶۵ پونڈ بارود خرچ کی گئی۔

تمام توپیں ایک ایک دو دو اور زان بعد سبھی چلائی گئیں۔ لیکن جہاز میں دھمک محسوس نہ ہوئی

پچھلے ہفتے ہندوستان میں طاعون سے چار ہزار ۷۶۰ فوتیاں ہوئیں۔ ان میں سے ۲۴۴۳ فوتیاں احاطہ بمبئی میں تھیں۔ (شہر پونا میں ۸۶۵ فوتیاں اور ضلع پونا میں ۹۵۴ تھیں) پنجاب میں ہفتہ ہذا میں ۲۰۸ فوتیاں ہوئیں۔ صوبجات متحدہ میں ۲۸۰ ممالک وسطی میں ۷۵۹ (جن میں سے ۳۷۴ فوتیاں صرف قصبہ کامٹی میں تھیں) ریاست میسور میں بھی ۲۰۸۔ برما میں ۵۹۔ وسط ہند کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے۔

آسام سے قحط کی جگر خراش خبریں آ رہی ہیں۔ سنام گنج اور سلہٹ میں حالت دردناک ہی نہیں بلکہ نہایت خوفناک ہی ہے۔ نفاذ کا یہاں سے ناگہانی کی ہلاکتوں کی خبریں آ رہی ہیں۔ خاوند اور سرپرست لوگ اپنی اہلیہ اور زیر سایہ بچوں کو بے تحاشا چھوڑ رہے ہیں۔ لاچار اور مفلس گھرانے مارے فاقوں کے جان بلب ہیں اور ڈرتے ہیں کہ کہیں اسی حالت میں جان نہ نکل جاوے۔ چاول کا نرخ دس روپیہ فی من ہے۔ تھوک فروشی میں اس نرخ سے بھی پلے نہیں پڑتا۔ شیلانگ کی حالت بھی ایسی ہی ابتر ہے۔ کل خوردنی غلوں کا نرخ چڑھا ہوا پایا جاتا ہے۔ چاول ڈبل روپیہ کا تین سیر ہے۔ مویشیوں کے لئے دلا ہوا چارہ نایاب اور بازاری نرخ آٹھ روپیہ فی من ہے۔ لوگ چندہ جمع کر رہے ہیں۔ لیکن سراسر ناکافی ہے۔ خدا کے سوائے کس مجال ہے کہ نجات دے۔

ایرانی معاہدہ۔ ریوٹر کو معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ عظمے اور روس ایران کو چار لاکھ پونڈ قرضہ دینے کے لئے آمادہ ہو گئے ہیں۔ جس میں سے ہر ایک لاکھ پونڈ ادا کریں۔ اس سے غرض یہ ہے کہ ایران کی نہایت اشد ضرورتیں پوری کی جاویں (لیعاد کی تھی)

فرانس کے اخبار ٹیمز کا خیال ہے کہ روس اور برطانیہ عظمے کے مابین ایران کے معمولی معاملات کے متعلق معاہدہ انگلستان اور فرانس کی دوستی کے لئے فال نیک ہے۔ وہ یقین کو ایران میں امن قائم رکھنے کا حق یکساں حاصل ہے۔

خیال ہے۔ انگلستان اور روس کا ایران کو قرضہ دینا چند شرائط پر مبنی ہے۔ یقین ہے کہ پہلی قسط یعنے ۲ لاکھ پونڈ ابھی ادا نہیں ہوئے۔

حادثہ:- سمرایسٹ کی کان میں اُترتے ہوئے ۲۴ چینی رسی کے ٹوٹ جانے سے پاش پاش ہو گئے

ایک اور حادثہ:- (لندن ۱۰ اکتوبر) ولاڈیوسٹک کا ایک تار مظہر ہے کہ اسٹیمر ایک ساحل سے روانہ ہونے کے وقت ایک کان سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔ دو سَو مسافر غرق ہو گئے۔

نماز جنازہ | محمد اسمٰعیل صاحب سکھر سے اطلاع کرتے ہیں۔ کہ منشی محمد حیات صاحب احمدی چنیوٹی حال وارد سکھر ملک سندھ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے اور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ اس مرحوم بھائی کا جنازہ غائبانہ پڑھا جاوے منشی محمد حیات صاحب ایک نیک اور کم گو دوست تھے۔ خدا تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔

(رعایتی)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۲	۶
½ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۲	۶	۲½
½ کالم	۳۵	۱۸	۹	۴	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
¼ کالم	۱۵	۸	۵	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۲½	۱½	۱	½

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اسواسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہو۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ فیصدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاوے گا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کریں۔ ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اجرۃ کردی جاوے گی۔

(۷) مینیجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اُجرت واپس کر دے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینیجر کو دکھلائے مینیجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار کو مناسب سمجھے تو اس میں مناسب تبدیلی کرے یا اشتہار کو بند کر دے۔

(۹) اجرت بہرحال پیشگی نہ جلانے کی مابعد کا کوئی حساب نہ ہوگا۔

پارہ تشاق

مورخہ ۸ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ ر اکتوبر ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۳

جمعہ کا دن گذرنے کے بعد رات کو چاند دیکھا گیا اور ہفتہ کے دن ۲۰ ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کو پہلا روزہ ہوا اور یہ مبارک مہینہ رمضان کا شروع ہوا۔ یہ پرچہ اخبار اس ماہ میں پہلا پرچہ ہے اور اس سے قبل کے پرچوں میں بعض ضروری مسائل متعلق رمضان اور اس کی فضیلت کے بارہ میں بیان کئے جا چکے ہیں۔

روزہ مثل حج کے ایک عاشقانہ رنگ کی عبادت ہے۔ جیسے کہ عاشق اپنے معشوق کے خیال میں اور اس کی تلاش میں کھانا اور پینا اور دیگر عیش و عشرت کی باتیں سب بھول جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ دار اپنے خدا کو راضی کرنے کے واسطے یہ عبادت بجا لاتا ہے اور سال بھر کا بارہواں حصہ اس عبادت میں مصروف ہو کر ترک بدی کی مشق میں ایک ریاضت اور مجاہدہ کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کا قرب تلاش کرنے والوں کی راہ میں روزہ ضروری پڑا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی ایک دفعہ چھ ماہ کا روزہ رکھا تھا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی۔ دے دیتا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ میں گذارتا اور بجز خدا تعالےٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھاتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں۔ بہتر ہے کہ کسی قدر کھانے کو کم کروں۔ سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا اور اسی طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا خدا تعالےٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیا اس امت میں گذر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا۔ اور یہ خواب نہ تھی بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے۔ جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا۔ اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہ ہوگی۔ جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنی وہ ایک نور تھا۔ جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا۔ جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی یہ روحانی امور ہیں۔ کہ دنیا ان کو نہیں پہچان سکتی کیونکہ وہ دنیا کی آنکھوں سے بہت دور ہیں۔ لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے ایک اور بھی فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا کہ میں نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا۔ کہ میں وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہوں۔ میں نے کئی دفعہ خیال کیا کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو۔ وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا۔ کہ انسان کس حد تک فاقہ کشی میں ترقی کر سکتا ہے اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا۔ کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا میں نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہیں جنہوں نے شدید ریاضتیں اختیار کیں اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہو گئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن میں گذری یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ میں مبتلا ہو گئے۔ انسانوں کے دماغی قوے ایک طرز کے نہیں ہیں پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قوی ضعیف ہیں ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہیں پڑ سکتا اور جلد تر کسی خطرناک بیماری میں پڑ جاتے ہیں۔ سو بہتر ہے کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئیں مجاہدہ شدیدہ میں نہ ڈالے اور دین العجائز اختیار رکھے ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور شریعت غراء اسلام سے منافی نہ ہو۔ تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ اُن سے پرہیز کرنا چاہیئے۔"

الغرض روزوں کا رکھنا خدا تعالےٰ کی رضا کی طلب کے سالکوں کی راہ میں ضروری پڑا ہوا ہے۔

ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرتد کی دروغ بیانیاں

اخویم منشی حبیب الرحمن صاحب رئیس حاجی پورہ نے ڈاکٹر مرتد سے خرید کی ہوئی چند ایک کتابیں اُسے واپس کی ہیں۔ آپ خان صاحب یک دفعہ آگ بگولا ہو کر ناپاک طبع لوگون کی طرح حضرت مرزا صاحب کو گالیاں دینے اور چوہڑے چمار دیں جیسے ناپاک الفاظ بولتے ہیں وہ بولنے لگ پڑے ہین اور اس گندہ دہانی کے اظہار کے واسطے آپ نے پیسہ اخبار کے پرچہ کو برگزیدہ کیا ہے۔ پیسہ اخبار نے بھی غالباً غنیمت سمجھا ہے۔ کہ ہندؤن کے حق مین منافقانہ مضامین لکھ کر جو وہ اسلامی پبلک کو ناراض کر چکا ہے۔ تو شاید اس کا عوض اس طرح ہو جائے۔ کہ حضرت امامنا کے حق مین دشنام دہی کے ساتھ اپنے اخبار کے کالم سیاہ کر کر پھر عوام کالانعام کو اپنا فریفتہ بنائے۔ کتابین تو حبیب الرحمن صاحب نے واپس کین۔ اور ڈاکٹر صاحب نے گالیون کی بوچھاڑ حضرت پر شروع کر دی ہے۔ لیکن یہ تعجب کی بات نہین۔ کمینے لوگون مین لڑائی کا ہمیشہ سے یہی دستور چلا آیا ہے۔ کہ جب کسی پر خفا ہوتے ہین تو اس کے پیر کو گالیان دیا کرتے ہین۔ اس مضمون مین ڈاکٹر مرتد نے اوّل سے آخر تک یہ رونا رویا ہے۔ کہ براہین کی قیمت حضرت صاحب نے پیشگی وصول کر لی تھی۔ جس طرح جاہل عیسائیون نے یہ طرز اختیار کیا ہوا ہے۔ کہ مسئلہ جہاد۔ غلامی۔ قصہ زینب وغیرہ کے متعلق ہزارون دفعہ تسلی بخش جواب دئے جا چکے ہین۔ مگر گورے اور کالے پادری سرِ بازار پھر وہی مُرغے کی ایک ٹانگ کا راگ الاپے چلے جاتے ہین۔ اسی طرح ہمارے مخالف بھی انہین باتون کے معقول جوابات ہزارون دفعہ سن کر پھر وہی بات رٹے چلے جاتے ہین۔ اگر ڈاکٹر صاحب مین کچھ دیانت اور امانت کی بو ہوتی۔ تو ان کو مناسب تھا۔ کہ اول ان لوگون کی فہرست پیش کرتے جنہون نے قیمت پیشگی دی تھی۔ جو چند ایک معدود آدمی تھے اور پھر اس کے مقابل مین

ان لوگون کی فہرست بھی رکھ لیتے جن کو کتاب مفت تقسیم کی گئی تھی یا صرف برائے نام قیمت پر اور پھر اس زمانہ مین لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ کے خرچ کا اندازہ کرتے کیونکہ اس زمانہ مین قادیان مین کوئی مطبع نہ تھا کام امرتسر مین چھپتا تھا۔ ریل بھی نہ تھی۔ پھر حضرت صاحب کے اشتہار پر جن لوگون نے قیمتیں واپس لے لین۔ ان کی فہرست پیش کرتے پھر اس کتاب کے ذریعہ سے غیر مسلمین پر جو حجت قائم ہو چکی ہے۔ اس کی طرف نگاہ کرتے۔ پھر اسی براہین کے معاملہ مین مخالفین کو جو جواب وہ خود (خواہ صدق دل سے خواہ منافقانہ طور پر) دیا کرتے تھے ان پر ہی غور کر لیتے تو ان کو اس قدر دکھ نہ اُٹھانا پڑتا۔ خیر اس پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے اور ایسا ہی حضرت صاحب کے پاس چندون کے بہت آنے یا گھر مین زیور کے ہونے پر جو کچھ مارے حسد کے ڈاکٹر صاحب یا ان کے ہمخیالون کے سینون کے اندر اندر نار جہنم شعلہ زن ہے۔ اس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لکھا جا سکتا ہے۔ جس کے واسطے سردست گنجائش نہین۔ مین نے اس وقت ایک نہایت مختصر لیکن ضروری بات کے لکھنے کے واسطے قلم اٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اسی مضمون مین جہان لنگر اور مدرسہ اور میگزین اور الحکم کو بڑے بڑے چندے دینے کا احسان جتلایا ہے۔ وہان اس اخبار کو بھی ﷲ سالیانہ چندہ عطا کرنے کا ممنون احسان بنایا ہے۔ حضرت کے پاس جو چندہ آتا ہے۔ اس کا تو کوئی حساب نہین رکھا جاتا۔ کوئی اپنی خوشی سے کچھ حضرت کے پیش کش کرتا ہے۔ تو وہ لیتے ہین۔ ورنہ وہ کبھی کسی سے نہ مانگتے ہین نہ جتلاتے۔ اس واسطے اس کے متعلق ڈاکٹر صاحب کو ہزارون چھوڑ لاکھوں کا جھوٹھ بولنے کی بھی گنجائش ہے۔ مدرسہ کا انتظام بھی کچھ مدت عاجز کے پاس رہا تھا اور مجھے یاد نہین پڑتا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے نام پر کبھی کوئی ایسی رقم دیکھی ہو۔ جس پر وہ اب ڈینگین مارتے ہین۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے ان تمام دعوون کی حقیقت کی مثال مین صرف اس اخبار کے متعلق ہی ان کے دلیرانہ جھوٹھ کا افشا کرنا کافی ہوگا۔ آج ڈیڑھ سال سے اخبار بدر کا چارج میرے پاس ہے اور آجتک اخبار برابر ڈاکٹر صاحب کو بھیجا جاتا ہے ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء کے چندے میرے سامنے لوگوں سے وصول ہوئے ہیں۔ بلکہ ۱۹۰۷ء کی بھی پیشگی قیمت

بعض سے وصول ہو رہی ہے۔ لیکن اس ڈیڑھ سال کے عرصہ مین ڈاکٹر صاحب نے ایک پائی بھی آجتک میرے سلسلہ اخبار بدر کو نہین دی۔

مین تعجب کرتا ہون کہ ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کو چھوڑا۔ آن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بیکار مانا۔ انبیاء پر ایمان لانا غیر ضروری قرار دیا۔ مگر کیا عام اخلاقی باتین بھی اب ان کے نزدیک قابل عمل نہین اور کیا اب وہ ایسے خطرناک ہو گئے۔ کہ صریح جھوٹھ بولنا اُن کے نزدیک نہ صرف جائز بلکہ فرض اور واجب کا درجہ رکھتا ہے۔ مین نے اس خیال سے کہ شاید گذشتہ سالون مین برادر محمد افضل کو وہ پانچ پانچ روپے دیا کرتے ہون پُرانے رجسٹر نکال کر بھی دیکھے ہین۔ مگر اُن سے بھی کہین شہادت نہین ملتی۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے کبھی اخبار بدر کی قیمت ﷲ سالانہ دی ہو۔ رجسٹرون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۰۳ء کی قیمت آپ نے صرف ۴؎ دی تھی ۱۹۰۴ء کی بھی صرف ۴؎ دی تھی اور اس کے بعد کے سالون کی قیمت ۴؎ سالانہ کے حساب سے دی تھی۔ حالانکہ قیمت ۴؎ سالانہ ہے۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ لنگر کو جو آپنے ہزاروں روپے دئے۔ ان کی حقیقت کیا ہے۔ باوجود اس جھوٹھ کی عادت کے پھر ملہم ہونے کا دعوی۔ جس شخص نے ایسی بے باکی سے دروغ بیانی پر کمر باندہی۔ ظاہر ہے۔ کہ اس کے الہامات مین شیطان کا کس قدر حصہ ہوگا۔ اور رحمان کا کس قدر۔ اول تو خود ہی یہ کمینگی اور سفلہ پن ہے کہ مین نے یہ دیا تھا وہ دیا تھا اور پھر اس پر جھوٹھ دراصل ڈاکٹر نے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال کیا ہوگا۔ کہ وہان کسی نے پڑتال تو کرنی ہی نہین۔ میلو پیٹ بھر کر جھوٹ بولو کہ مین نے ہزارون دئے۔ اور سینکڑون خرچ کئے۔ مگر جھوٹھے کی عقل ماری جاتی ہے۔ ساتھ ہی اخبار بدر کے متعلق بھی ﷲ سالانہ چندہ دینے کا ذکر لکھ مارا۔ اور یہ تو سوچ لیا ہوگا۔ کہ محمد افضل مرحوم فوت ہو گیا ہے۔ کون پوچھیگا۔ مگر یہ نہ سوچا کہ ممکن ہے۔ پرانا ریکارڈ موجود ہو۔ اور موجودہ کارکنان پرانے رجسٹرون کی پڑتال ہی کر بیٹھین۔ نہایت افسوس ہے کہ اس کم حوصلگی اور دروغ بیانی کے ساتھ ایک شخص آلہی سلسلے کی مخالفت مین خم ٹھونکتا ہے اور نہین خیال کرتا کہ اس کی ہستی کیا ہے۔ (باقی آیندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدر منوّر

درس قرآن شریف

سورۃ النصر

(گذشتہ سے پیوستہ)

تشریح و معانی الفاظ | فسبّح - پس تسبیح کر - پس پاکی بیان کر۔

التسبیح ھو التطھیر - تسبیح پاکیزگی اور طہارت کو کہتے ہیں - بعض کا خیال ہے - کہ اس سے مراد خانہ کعبہ کی تطہیر ہے - کیونکہ کفار نے اس میں بت رکھے ہوئے تھے اور فتح مکہ کا یہ نتیجہ تھا - کہ تمام بت وہاں سے نکال دیئے گئے - اور اس گھر کو خدا تعالیٰ کی اس عبادت کے واسطے خاص کیا گیا - جس کے لئے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے اپنے کاندھوں پر اینٹیں اٹھا کر اس کی بنا رکھی تھی - خدا تعالیٰ کے برگزیدے جب اپنے رب کے حضور میں کوئی اخلاص کا کام کرتے ہیں - تو خدا تعالیٰ اس کو ہرگز ضائع نہیں کرتا - حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات نے جنگل بیابان کے درمیان جہاں آدمی چھوڑ چرند پرند بھی نہ ملتا تھا - جب خدا کے حکم کے مطابق اپنی بیوی اور بچے کو چھوڑا - اور بعد میں خدا تعالیٰ کی عبادت کے واسطے اس جگہ گھر بنایا - تو خدا تعالیٰ نے اس جگہ ایک شہر آباد کر دیا اور بالآخر جب کفار نے اس گھر میں بتوں کا کوٹھ کا نا بنا دیا - تو محمد جیسے پاک دل کو اس گھر کے مطہر کرنے کا جوش عطا کیا اور خدا کے اس برگزیدہ نے وہ گھر ایسا پاک کیا - کہ اس کے بعد کوئی مشرک نزدیک بھی نہیں جا سکتا - یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت پر ایک بیّن اور زندہ دلیل ہے - کہ آپ نے اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ کی توحید کے قایم کرنے میں ایسی کامیابی دیکھی - کہ اس کی نظیر پہلے کسی نبی کے حالات میں پائی نہیں جاتی۔

بحمد ربّک - ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے بستائش پروردگار تو - یعنی اپنے ربّ کی تعریف کر - کہ اس نے اپنی خاص ربوبیت کے ذریعہ سے تجھے ہر معاملہ میں کامیاب کیا اور فتح اور نصرت عطا کی ہے - یہ اسی قادر توانا کا کام ہے - کہ ایک یتیم کو دنیا کا بادشاہ بنا دے اور ایسی فتح عطا کرے - جس کی نظیر دنیا بھر کی تاریخ میں موجود نہ ہو۔

واستغفرہ - اور اس سے مغفرت طلب کر - غفر کے معنے ہیں ڈھانکنا - دبانا - تمام انبیاء خدا تعالیٰ سے مغفرت مانگا کرتے ہیں اور مغفرت مانگنے کے یہ معنے ہیں - کہ انسان چونکہ کمزور ہے - اس کو معلوم نہیں - کہ کون سا کام اس کے واسطے بہتری کا ہے اور کون سا نقصان کا کام ہے اور تکلیف کا راستہ ہے - پس مغفرت ایک دعا ہے کہ انسان اپنے خدا سے یہ دعا مانگتا ہے - کہ وہ اس کے واسطے نیکی کے راہ پر چلنے کے اسباب مہیا کرے - جن سے وہ بدی سے بچا رہے اور کسی طرح کے ہرج اور تکلیف میں پڑنے سے محفوظ رہے - خدا تعالیٰ کے انعام کے حاصل کرنے کے واسطے مغفرت کا طلب کرنا نہایت ضروری ہے - استغفار کے معنے اور تشریح میں مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ اس جگہ حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریر نقل کر دی جاوے - اور وہ یہ ہے -

"استغفار کے حقیقی اور اصلی معنے یہ ہیں - کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے - یہ لفظ غفر سے لیا گیا ہے - جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں - سو اس کے یہ معنے ہیں - کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مستغفر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے - لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنے اور بھی وسیع کئے گئے اور یہ بھی مراد ہے کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہے - ڈھانک لے - لیکن اصل اور حقیقی معنے یہی ہیں - کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے - فطرتی کمزوری سے بچا وے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے - اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور روشنی سے روشنی دے - کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا - بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قوٰے اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے - ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے - یعنے جو کچھ بنایا ہے - اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے - پس جبکہ خدا کا نام قیوم بھی ہے یعنے اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا - اس لئے انسان کے لئے لازم ہے - کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے - ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعہ سے بگڑنے سے بچاوے کیونکہ خدا کی خالقیت نے انسان پر یہ احسان کیا - کہ اس کو خدا کی صورت پر بنایا - پس اسی طرح خدا کی قیومیت نے تقاضا کیا کہ وہ اس پاک نفس انسانی کو جو خدا کے دونوں ہاتھوں سے بنایا گیا ہے - پلید اور خراب نہ ہونے دے لہذا انسان کو تعلیم دی گئی - کہ وہ استغفار کے ذریعہ سے قوت طلب کرے - پس اگر دنیا میں گناہ کا وجود بھی نہ ہوتا - تب بھی استغفار ہوتا - کیونکہ در اصل استغفار اس لئے ہے کہ جو خدا کی خالقیت نے بشریت کی عمارت بنائی ہے وہ عمارت مسمار نہ ہو اور قائم رہے اور بغیر خدا کے سہارے کے کسی چیز کا قائم رہنا ممکن نہیں۔

پس انسان کے لئے یہ ایک طبعی ضرورت تھی - جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے - اسی کی طرف قرآن شریف میں یہ اشارہ فرمایا گیا ہے - اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحیّ القیوم یعنے خدا ہی ہے جو قابل پرستش ہے - کیونکہ وہی زندہ کرنے والا ہے اور اسی کے سہارے سے انسان زندہ رہ سکتا ہے - یعنے انسان کا ظہور ایک خالق کو چاہتا تھا اور ایک قیوم کو - تا خالق اس کو پیدا کرے اور قیوم اس کو بگڑنے سے محفوظ رکھے سو وہ خالق بھی ہے اور قیوم بھی اور جب انسان پیدا ہو گیا - تو خالقیت کا کام تو پورا ہو گیا - مگر قیومیت کا کام ہمیشہ کے لئے ہے - اسی لئے دائمی استغفار کی ضرورت پیش آئی - غرض خدا کی ہر ایک صفت کے لئے ایک فیض ہے اور استغفار صفت قیومیت کا

فیض حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اسی کی طرف اشارہ سورۂ فاتحہ کی اس آیت مین ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ یعنے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین اور تجھ سے ہی اس بات کی مدد چاہتے ہیں۔ کہ تیری قیومیت اور ربوبیت ہمیں مدد دے اور ہمیں ٹھوکر سے بچاوے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ کمزوری ظہور مین آوے۔ اور ہم عبادت نہ کرسکین۔

اس تمام تفصیل سے ظاہر ہے۔ کہ استغفار کی درخواست کے اصل معنی یہی ہین۔ کہ وہ اس لئے نہین ہوتی۔ کہ کوئی حق فوت ہوگیا ہے بلکہ اس خواہش سے ہوتی ہے کہ کوئی حق فوت نہ ہو اور انسانی فطرت اپنے تئین کمزور دیکھ کر طبعاً خدا سے طاقت طلب کرتی ہے۔ جیسا کہ بچہ ماں سے دودھ طلب کرتا ہے۔ پس جیسا کہ خدا نے ابتدا سے انسان کو زبان آنکھ دل کان وغیرہ عطا کئے ہین ایسا ہی استغفار کی خواہش بھی ابتدا سے ہی عطا کی ہے اور اس کو محسوس کرایا ہے کہ وہ اپنے وجود کے ساتھ خدا سے مدد پانے کا محتاج ہے۔ اسی کی طرف اس آیت مین اشارہ ہے۔ واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات۔ یعنے خدا سے درخواست کر کہ تیری فطرت کو بشریت کی کمزوری سے محفوظ رکھے اور اپنی طرف سے فطرت کو ایسی قوت دے۔ کہ وہ کمزوری ظاہر نہ ہونے پاوے اور ایسا ہی ان مردوں اور ان عورتوں کے لئے جو تیرے پر ایمان لاتے ہین بطور شفاعت کے دعا کرتا رہ۔ کہ تا جو فطرتی کمزوری سے ان سے خطائین ہوتی ہین۔ ان کی سزا سے وہ محفوظ رہین اور آیندہ زندگی ان کی گناہوں سے بھی محفوظ ہو جاوے۔ یہ آیت معصومیت اور شفاعت کے اعلےٰ درجہ کی فلاسفی پر مشتمل ہے۔ اور یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ انسان اعلےٰ درجہ کے مقام عصمت پر اور مرتبہ شفاعت پر تب ہی پہنچ سکتا ہے۔ کہ جب اپنی کمزوری کے روکنے کے لئے اور نیز دوسروں کو گناہ کی زہر سے نجات دینے کے لئے ہر دم اور ہر آن دعا مانگتا رہے اور تضرعات سے خدا تعالےٰ کی طاقت اپنی طرف کھینچتا ہے اور پھر چاہتا ہے۔ کہ اس طاقت سے دوسروں کو بھی حصہ ملے۔ جو بوسیلہ ایمان اس سے پیوند پیدا کرتے ہین۔ معصوم انسان کو خدا سے طاقت طلب کرنے کی اس لئے ضرورت ہے۔ کہ انسانی فطرت اپنی ذات مین تو کوئی کمال نہین رکھتی بلکہ ہر دم خدا سے کمال پاتی ہے اور اپنی ذات مین کوئی قوت نہیں رکھتی۔ بلکہ ہر دم خدا سے قوت پاتی ہے اور اپنی ذات مین کوئی کامل روشنی نہین رکھتی۔ بلکہ خدا سے اس پر روشنی اترتی ہے۔ اس مین اصل راز یہ ہے۔ کہ کامل فطرت کو صرف ایک کشش دی جاتی ہے۔ تا کہ وہ طاقت بالا کو اپنی طرف کھینچ سکے مگر طاقت کا خزانہ محض خدا کی ذات ہے۔ اسی خزانہ سے فرشتے بھی اپنے لئے طاقت کھینچتے ہین اور ایسا ہی انسان کامل بھی اسی سرچشمہ طاقت سے عبودیت کی نالی کے ذریعہ سے عصمت اور فضل کی طاقت کھینچتا ہے۔ لہذا انسانون مین سے وہی معصوم کامل ہے۔ جو استغفار سے الٰہی طاقت کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کشش کے لئے تضرع اور خشوع کا سلسلہ جاری رکھتا ہے۔ تا اس پر روشنی اترتی رہے اور ایسے دل کو اس گھر سے تشبیہ دے سکتے ہین جس کے شرق اور غرب اور ہر ایک طرف سے تمام دروازے آفتاب کے سامنے ہین۔ پس ہر وقت آفتاب کی روشنی اس مین پڑتی ہے۔ لیکن جو شخص خدا سے طاقت نہین مانگتا وہ اس کوٹھڑی کی مانند ہے۔ جس کے چارون طرف سے دروازے بند ہین اور جس مین ایک ذرہ روشنی نہین پڑسکتی۔ پس استغفار کیا چیز ہے یہ اس آلہ کی مانند ہے۔ جس کی راہ سے طاقت اترتی ہے۔ تمام راز توحید اسی اصول سے وابستہ ہے۔ کہ صفت عصمت کو انسان کی ایک مستقل جائداد قرار نہ دیا جاوے۔ بلکہ اس کے حصول کے لئے محض خدا کو سرچشمہ سمجھا جاوے ذات باری تعالیٰ کو تمثیل کے طور پر دل سے مشابہت ہے جس مین مصفا خون کا ذخیرہ جمع رہتا ہے اور انسان کامل کا استغفار ان شرائین اور عروق کی مانند ہے جو دل کے ساتھ پیوستہ ہین اور خون صافی اس مین سے کھینچتی ہین۔ اور تمام اعضاء پر تقسیم کرتی ہین۔ جو خون کے محتاج ہین"

انّہٗ کان توّابًا۔ تحقیق وہ توبہ قبول کرنیوالا ہے۔ ہر آئینہ خدا بہت برحمت رجوع کنندہ۔ تواب کے معنے ہین بہت توبہ کرنیوالا بہت رجوع کرنے والا۔ جب کہ انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع لاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ اس سے زیادہ اس کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اسی پر حدیث شریف مین آیا۔ کہ اگر انسان چل کر خدا تعالےٰ کی طرف جاوے۔ تو خدا اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہے۔

سورۂ شریف کے نام

اس سورہ کا ایک نام تو النصر ہے کیونکہ اس مین ایک نصرت کی بشارت ہے۔ اور اس کا نام فتح بھی ہے۔ کیونکہ ایک ایسی عظیم الشان فتح کی اس مین پیشگوئی درج ہے جس سے اسلامی سلطنت اور فتوحات کی بنیاد رکھی گئی تھی یعنے فتح مکہ۔ ان کے علاوہ ایک نام اس سورت کا سورہ تودیع بھی ہے کیونکہ جب یہ سورت نازل ہوئی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نعیت الیّ نفسی۔ اور آپ نے سمجھ لیا۔ کہ ہمارا کام تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور اب وقت آگیا۔ کہ ہم اپنے خدا کے پاس چلے جاوین۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے جو آپ کا کام تھا وہ پورا ہوگیا ہے اور اب آپ کو اس دار فانی کو چھوڑنے کا وقت قریب آگیا ہے تو آپ نے ظاہر فرمایا کہ اب مین عالم باقی مین انتقال کرون گا۔ اس بات کو سنکر جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگین آپ نے فرمایا تم کیوں روتی ہو۔ اہل بیت مین سے سب سے پہلے مجھ سے تم ہی ملوگی یہ سنکر وہ مسکرانے لگین۔ اس مین بھی ایک پیشگوئی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد جلد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے۔ اور آپ کے بعد اہل بیت مین سے سب سے اول جس نے وفات پائی۔ وہ حضرت فاطمہ ہی تھین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا یہ عجیب نمونہ ہے۔ کہ حضرت فاطمہ کو آنحضرت کی وفات کی خبر نے رلا دیا۔ لیکن پھر اپنی وفات کی خبر نے اسواسطے ہنسا دیا۔ کہ اس مین آنحضرت صلعم کے ساتھ دوسرے عالم مین ملاقات کی جلد صورت پیدا ہوگئی تھی۔ اپنے مرنے کا خوف نہیں اور آنحضرت صلعم کے ساتھ ملاقات کی خوشی غالب ہے۔ (باقی آیندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دارالامان میں لنگر کے مصارف میں ترقی اور اس کے بالمقابل آمدنی کی کمی کا سوال اور احمدی جماعت کی توجہ کا خیال

میرے معزز برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ دارالامان کے بزرگوں میں لنگر کے مصارف کے متعلق کمی آمدنی کا سوال گو بہت عرصہ سے دائر ہے اور بارہا حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اس بارہ میں برادران سلسلہ کو توجہ دلائی گئی ہے مگر جہاں تک میرا خیال ہے۔ برادران سلسلہ نے اس طرف اب تک وہ توجہ نہیں فرمائی۔ جو ان کو فرمانی چاہئے تھی۔ ہر ایک موقعہ پر جب کبھی اسکے متعلق ذکر آیا ہے۔ تو حضرت امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مد کی طرف سے کافی اطمینان ظاہر نہیں فرمایا اس سے پیشتر وقتاً فوقتاً ایک زبردست تحریک کی خدمت ہم میں سے ایک ایسے وجود نے اپنے ذمہ لی ہوئی تھی کہ جس کے اخلاص اور محبت کی قوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں اس درجہ تک بڑھی ہوئی تھی کہ جس کا اندازہ کرنا اسی قلب کا کام ہے۔ جو خود اخلاص محبت اور صدق و وفا میں اس درجہ تک پہنچا ہوا ہو۔ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں جو قرب اس دلسوز محب کو حاصل تھا۔ وہ اس عاشقانہ کارروائیوں سے ظاہر ہے۔ جو اپنی زندگی میں اس وفادار خادم نے کیں اسکا روشن دماغ اور پاکیزہ فہم سلسلہ احمدیہ کی ضروریات کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب نبوت کے ایسا قریب پہنچتا تھا۔ کہ ہر ایک ضرورت پیش آمدہ کیلئے عین وقت پر قوم کو اور قوم کے مخلص افراد کو اس ضرورت کا احساس کرا دیتا تھا۔ اسکی زبردست تحریریں اور پرائیویٹ خطوط آئے دن احباب سلسلہ کے دلوں میں جنبش پیدا کرتے تھے۔ اور اس طرح وقتاً فوقتاً تلافی مافات ہوتی رہتی تھی اور حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ ایسے تفکرات سے مکدر نہ پاتی تھی۔ اب ہم لیڈر قوم مرحوم وفادار عبدالکریم کو کس کس موقعہ پر یاد کرینگے

اے قوم احمدی کے مخلص خادمو اگرچہ آئے دن ہم کو ہمارے سلسلہ کی ضروریات کی یاد دلانے والا ہمارا پیارا دوست ہم میں نہیں رہا مگر کیا اس پیارے اور مہربان دوست کی یاد کو بھی ہم فراموش کر سکتے ہیں اور اس کی مخلصانہ اور وفادارانہ کارروائیاں ہم کو بھول سکتی ہیں۔ اس لیڈر قوم کی روح ہم میں اپنی بروز کی متلاشی ہے اور مجھے امید ہے۔ کہ اس مرحوم کے جذبہ محبت سے حصہ لینے والی روحیں تیار ہیں کہ جونہی ان کے کان میں کسی ضروری تحریک کی آواز پہنچے تو وہ اس آواز کو قبول کر کے اس طرح اپنے امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی حاصل کریں جسطرح ان کے باوفا اور مخلص دوست مولوی عبدالکریم نے حاصل کی۔ وہ کامل جوش جو اپنے مرحوم بھائی کی مخلصانہ کارروائیوں کی یاد سے وہ اپنے دلوں کے اندر پاتے ہیں۔ اس کا معنی خیز اور بھائی کی روح کو خوش کرنیوالا نتیجہ یہ ہی ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی طرح دل وجان سے حضور امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا میں محو ہو جاویں اور ان دقتوں کے رفع کرنے میں اسی طرح دل وجان سے کوشاں رہیں جسطرح وہ باہمت دوست درد دل سے کوشاں رہتا تھا۔ اگر اس دلبستگی سے مخلص احباب جہاں کہیں ہوں کمربستہ ہو جائیں۔ تو پھر میں نہیں سمجھتا۔ کہ لنگر کی قلت آمدنی کے متعلق جو شکایت بزرگان دارالامان کے اوقات گرامی کو مکدر کرتی ہے باقی رہ جاوے اور حضور امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس مد کی ناقابل اطمینان حالت کے ذکر کی ضرورت ہو برادران سلسلہ بیشک یہ سچ ہے۔ کہ اس آسمانی سلسلہ کے متعلق مختلف شاخوں سے آپ کے ناموس کا تعلق ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ لنگر کی مد کے ساتھ باقی شاخوں کا ایسا ہی تعلق ہے۔ جیسا ایک درخت کی شاخوں کو اس کی اصل کے ساتھ تعلق ہوتا ہے باقی شاخیں تو اپنے اپنے کارپرداز منتظموں کے زیر انتظام ہیں۔ ان شاخوں کی سرسبزی کی فکر تو اپنے کارپردازان کو ہے۔ جن کے زیر انتظام وہ شاخیں رکھی گئی ہیں۔ جو کچھ تشویش ان کے متعلق پیدا ہو۔ اس کا رفع کرنا یا کرانا قوم کو متوجہ کرنا انہیں منتظمان کے ذمہ ہے اور قوم ان شاخوں سے ایک ایسا فائدہ حاصل کر رہی ہے کہ جس کا قریب تر تعلق قوم کی ترقی اور بہبودی کیلئے نہایت ضروری ہے۔ اور اس طرف سے قوم مطمئن بھی ہے مگر لنگر کی مد ایک ایسی مد ہے جس کا تعلق صرف خاندان نبوت سے ہے۔ اور جس کا انتظام صرف

حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ہے اس مد کے متعلق آمدنی کی کمی کا بار حضور مقدس ہی کی ذات پاک پر ہے اطراف واکناف عالم سے جو واردین اور صادرین دارالامان کی پاک سرزمین میں حاضر ہوتے ہیں وہ اسی مائدہ آسمانی پر آکر بیٹھتے ہیں اور حسب حیثیت ہر ایک کی خاطر مدارات اسی مائدہ سے ہوتی ہے کون جانتا ہے کہ یہ مہمانداری جو اس صاحب رسالت میزبان کے سپرد ہے کہاں تک پہنچی ہے اور ہر ایک مہمان کی فکر کس کو ہے خدا کے بھیجے ہوئے مہمانوں کی آمد و رفت کسی وقت کی پابند نہیں سینکڑوں آتے اور سینکڑوں جاتے ہیں۔ خدا کا مرسل اور اس کا عیال اور اللہ تعالیٰ اس عیال کو روز افزوں ترقی بخشے۔ اس الٰہی سلسلہ میں لازم و ملزوم کا حکم رکھتے ہیں۔ برادران آپ غور فرماویں کہ اس مائدہ آسمانی کی فراخی میں جو درخت کی جڑ ہے۔ کوئی نقص واقعہ ہو جاوے۔ تو باقی شاخیں اپنی ہریاول اور رونق کس طرح قائم رکھ سکتی ہے۔ اصل کے نقصان پذیر ہونے سے شاخوں کے رونق میں ضرور فرق آجاتا ہے۔ پس سب سے زیادہ فکر اس اصل کیلئے ضروری ہے۔ تاکہ اصل کے قائم رہنے سے درخت کی شاخیں بھی قائم رہ سکیں لنگر کی مد بھی ایک ایسی مد ہے۔ جو حضور مقدس امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص ذمہ داری میں کسی مخلص شریک ہونے والے کو خالص ثواب بخش سکتی ہے اور نہایت ہی قریب حضور امام علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرنے اور تقرب پانے کا ذریعہ ہے ہم سے جلدی جانیوالے مرحوم وفادار خادم مولوی عبدالکریم صاحب کی نہایت ہی قبول ہونے والی اس مد کے متعلق خاص تحریک تھی اور اس مد کے متعلق حضور رسالتمآب کے ہاتھ بٹانے سے مرحوم نے ایک کامل اخلاص پیدا کر کے امام علیہ السلام کے پاک دل میں اپنا گھر کر لیا تھا اس مد کے اخراجات روز افزوں کو ہر وقت وہ خاص نظر سے مشاہدہ کرتے تھے اور اس فکر میں لگے رہتے تھے کہ اس تشویش کو حضور مقدس کے قلب نبوت کے نزدیک نہ آنے دیں خود تحریک کرتے اور خود ہی ضروریات پر آئے دن قلم کو حرکت دیتے رہتے تھے۔ کیوں نہ ہو جب خود [illegible] میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم وتزکیہم بہا [illegible]

کیونکہ اس حکم کے اجرا میں ایسے وقت میں کہ جب سچا حقدار اور مصداق اس آیت کا موجود ہو۔ تہ دل سے کوشش کرنے والا نہ ہوتا۔ برادران قوم سچ پوچھو۔ تو اس مرحوم نے آپ پر بڑا احسان کیا۔ کہ آپ کے تطہر و تزکیہ میں جو بذریعہ مال ہونا ضروری ہے۔ امداد دی۔ اللہ تعالےٰ اس کو جزائے خیر دے۔ اور بہشت برین میں اس کی ترقی درجات کرے۔ اب ذوق ہے کہ ہم لوگ اس کی مخلصانہ خدمت کا نمونہ سامنے رکھکر ایسے وقت میں کہ حضور امام علیہ السلام کو اس مد لنگر کے لئے فکرمند ہونا پڑتا ہے۔ اور اس کی کفالت خاندان رسالت کا خاصہ ہے۔ ہر روز کی تشویش کے دور کرنے میں مصروف ہو جاویں۔ اور جماعت احمدیہ کے ہر حلقہ میں ایک خاص انتظام لنگر کی آمدنی کے بڑہانے کا کیا جاوے اور ایسی تجاویز سوچی جائیں کہ جن سے آیندہ حضور امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بار فکر سے سبکدوش کیا جاوے اور جب تک حضور اس کے متعلق کامل اطمینان ظاہر نہ فرماویں اس کی امداد میں کوئی پہلو نہ اٹھا رکہا جائے۔ اے احمدی قوم کے فہیم اور زیرک لوگو! دیکھو آپ نے بیعت کرنے وقت کیا اقرار کیا ہے۔ اپنی ہلی عزت و آبرو اور وجاہت کو آپنے قربان کیا ہے۔ وہ دنیا جو دین کے کام کی نہ ہو۔ آپ لوگوں نے اس سے علیحدہ ہو جانے کا عہد باندہا ہے۔ اب آپ ان العہد کان مسئولا۔ کے نیچے ہیں۔ بھائیو! عزیزو! دوستو! اس اپنی ذمہ داری کا خیال کرو۔ دیکھو کس مقام سے کس مقام پر پہنچنے کا ارادہ ہے۔ جس راستہ پر قدم انداز ہوتے ہو۔ اس کا زاد راہ کیا ہو بے شک مالوں کا خرچ کرنا اور خدا کی راہ میں پانی کی طرح بہانا بڑی ہی فراخ دلی کو چاہتا ہے مگر آپ خوب سمجھتے ہیں کہ یہ کٹھن منزل اور یہ گہاٹی اس خون جگر کے کہانے کے بغیر طے نہیں ہوتی۔ فلا اقتحم العقبة وما ادراك ما العقبة فك رقبة او اطعم في يوم ذي مسغبة يتيما ذا مقربة او مسكينا ذا متربة۔ اس مایدہ آسمانی پر بیٹھنے والے مجموعہ میں یتٰمیٰ۔ مساکین اور مسافرین کا جن کا میزبان خدا کا مرسل ہمارا امام ہے۔ تو اب مالوں کے بھیجنے میں کیا دریغ ہے۔ سب حکم ایک مامور کی تابعداری میں پورے کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کی اطاعت ہر ایک پہلو میں اس مسیح موعود کی اطاعت میں ہو۔ یہ وقت ہو اس سارٹیفکٹ کے حاصل کرنے کا ثم كان من الذين امنوا وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمة اولئك اصحاب الميمنة۔ احمدی خاندانوں کی پاک دامن بی بیو خصوصاً مردوں کی نسبت دردناک نظاروں کو دیکھکر زیادہ متاثر ہونیوالی ہو اس جماعت پر نظر ڈالو جو حضور امام صادق کے قدموں میں حاضر ہوتی ہے۔ تمہاری خیرات کا ٹکڑہ اس سفرۂ عام میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور تمہارے دردبھرے دل کیوں پہلو میں بے قرار نہیں ہوتے۔ جب تم دیکھتی ہو کہ لنگر کی قلت آمدنی اس مائدہ پر بیٹھنے والوں کی دلشکنی اور ان کے مسیح موعود میزبان کی تشویش کا باعث ہوتی ہے۔ اے شریف گھرانوں کی پاک دامن خاتونو! اور بھرے گھروں کی زینتو! اٹھو اور اسی فطرتی دردمحبت اور ترس کی وجہ سے اٹھو اور اپنے دسترخوانوں کا حصہ اس سفرۂ عام پر رکھو۔ جو مسیح موعود نے خدا کے حکم سے تمہاری اور تمہاری قوم کے حاجتمندوں اور محتاجوں کی بہتری کے واسطے اسلام کی عزت کے لئے بچھایا ہے۔ اس روحانی مائدہ کی قدردانی اسی پر منحصر ہے کہ حضور امام پاک کے دسترخوان پر حاضر ہونے والے سب کے سب خواہ ابن السبیل ہوں۔ یتامیٰ ہوں مساکین ہوں۔ کوئی ہو۔ سب ملکر اس سفرۂ عام سے حصہ پاویں۔ چونکہ قلت آمدنی کی شکایت باوجود اس کے کہ احمدی جماعتیں کم و بیش رقومات مد لنگر میں داخل کرنے میں برابر رہی ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کافی امداد اس مد میں نہیں پہنچتی اس کمی کے رفع کرنے کے لئے علاوہ ان مقررہ رقومات کے جو قدر قلیل ارسال کی جاتی ہیں۔ ایک خاص تجویز کی ضرورت ہے اور وہ تجویز دارالامان کے بعض بزرگوں اور اہل الرائے خادموں کے مشورہ سے یہ قرار دی گئی ہے کہ جب ماہ دسمبر میں بڑے دن کی تعطیلوں پر احمدی برادران کا اجتماع ہوا کرے تو سالانہ چندے کی فہرست اس مجمع میں بغرض امداد اخراجات لنگر کھولی جاوے اور یہ روپیہ دست بدست اسی وقت نقد وصول کر کے اس مد میں جمع کر دیا جاوے تاکہ اس قلت کا جو مقررہ چندوں کے ارسال میں قدرتاً رہی ہے۔ معاوضہ ہوں۔ اگر جملہ احباب اس وقت کم و بیش رقم اپنے زاد راہ پر ایزاد کر لیں یا کسی اور تدبیر سے مثلاً ٹکٹ نصف قیمت پر اپنے سے کچھ روپیہ پس انداز کر سکیں۔ تو وہ اس سالانہ چندے میں داخل کر دیں چونکہ ان ایام میں عموماً جلسہ پر جانے والے بزرگوں کو اپنی نیابتی اور دریادلی سے سرکار ہی رعایت کرتی ہے۔ اگر ایسی رعایت دارالامان کے شرکا جلسہ کو حاصل ہو سکے۔ تو وہ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور اس رعایت سے پس انداز کی ہوئی رقم اس سالانہ چندہ میں داخل کر دی جاوے۔ اس سے امید ہے کہ اس مد کے متعلق قلت آمدنی کی شکایت ضرور کچھ کچھ رفع ہو جائے گی۔ اور مجموعی طور پر کل جماعت کے ہر حالت کے افراد کے لئے آسانی ہو گی اور حضور امام کی سچی اور عام خوشنودی حاصل کرنے کا فخر ہر ایک کو حاصل ہوگا۔ یہ خط بذریعہ اخبار شائع کیا جاتا ہے۔ کہ سب احباب ملکر اس پر غور کریں اور آیندہ اگر اسی تجویز پر عمل درآمد ہونے کی ضرورت ہو تو اس کی منظوری سے اطلاع دیجاوے اور پھر ہر ایک اہل الرائے بزرگ کا حق ہے۔ جو احسن تدبیر وہ کر سکے کرے تاکہ اسی سال کے سالانہ جلسہ ماہ دسمبر میں مجموعی اتفاق سے اسی پر عملدرآمد شروع ہو جاوے۔ مجھے امید ہے۔ کہ بزرگ ایڈیٹران اخبار الحکم و بدر اس کو اپنے قابل قدر اخباروں کے کالموں میں جگہ دیکر جملہ برادران سلسلہ کی رائے حاصل کریں گے۔ تاکہ جلسہ ماہ دسمبر سال حال سے پیشتر ہی فیصلہ ہو جاوے اور پھر جلسہ پر کاروائی وصول چندہ سالانہ شروع کر دی جاوے۔ فقط

حضور مسیح موعود کا عاجز خادم اور احمدی برادران کا دعاگو خاکسار میر حامد شاہ از سیالکوٹ

یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء

ریویو

مفرح یاقوتی - تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ کی ایک ڈبیہ برائے ریویو ہمارے پاس آئی ہے۔ اس مفرح کی نسبت جب حضرت مولوی نورالدین صاحب فرما چکے ہیں کہ بے ریب مفید ہے۔ تو اس کے بعد میری کچھ لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن میں نے بھی اس کا استعمال چند روز کیا ہے اور مفید پایا ہے۔ یہ مفرح حکیم صاحب موصوف سے نولکھا لاہور کے پتہ پر مل سکتی ہے۔ قیمت ڈبیہ جس میں پانچ تولے مفرح ہوتی ہے چار روپیہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب خواتین

کیا اولاد خدا کی یاد سے روکتی ہے

ہماری بہنوں کا یہ عذر قابل پذیرائی نہیں جو وہ کہتی ہیں کہ نماز سے غفلت ہو جاتی ہے۔ یا کہ ہمیں ننھے بچے نماز سے روکتے ہیں۔ ہمارے حضرت حکیم الامت مولنا مولوی نور الدین صاحب کی تقریر میں ایک دفعہ میں نے پڑھا تھا کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم بہت سے بھائی تھے۔ مگر ہماری مقدس والدہ مغفورہ نے کبھی نماز میں ناغہ نہیں کیا۔ اللہ اللہ۔ ایسی ایسی بزرگ خاتونیں بھی ہوئی ہیں ایک حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ لڑکوں کا پیشاب جب تک دودھ پیتے ہیں۔ پلید نہیں۔ پیاری نیک بختو! خدا اور اس کے پاک نبی نے تو تمہارے لئے ایسی ایسی سہولتیں پیدا کر دیں اور تم بدستور غافل اب ہمارے امام الزمان سلمہ الرحمان کے گھر بھی تو آخر بچے پیدا ہوتے ہیں؟ مگر حضرت ام المومنین صاحبہ نے خدا کی عبادت میں کبھی غفلت نہیں کی۔ ایک نیک سرشت احمدی خاتون کی ملاقات کا مجھے فخر حاصل ہوا۔ اس نیک بخت نے ایک روئی تو توے پر ڈالی اور پاس ایک لڑکی کو بٹھا کر نماز پڑھ لی۔ گو بچہ بلک رہا ہے۔ مگر نماز قضا نہیں ہونے دی۔ تمہارے لئے تمہارے پاک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیدی کہ بچہ گود میں لے کر نماز ادا کر لو۔ اور کیا نماز کوئی تکلیف دہ چیز ہے نہیں۔ بلکہ نماز نہایت ہی آسان عبادت ہے اور اس کے دینی فوائد کیا دنیاوی فوائد بھی از حد ہیں۔ میں دیکھتی ہوں کہ غیر تعلیم یافتہ تو نمازیں پڑھتی ہوں گی مگر ہمارے بعض تعلیم یافتہ بھائیوں کی بیبیاں نماز کے ادا کرنے میں بے حد سست ہیں اور وہ اسے ایک ناقابل برداشت بوجھ جانتی ہیں۔ پیاری بہنو! اٹھو جاگو یہ زمانہ غفلت کا نہیں۔ دیکھو تمہارے پاس ایک ایسا ولی جس کی غلامی کو تمہارے باپ دادا فخر جانتے تھے اور وہ ترستے تھے کہ اس مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہم بھی دیکھیں آ چکا ہے اس وقت سی خوشحال زمانہ میں چاہیے کہ تم عبادات میں تیز رفتار ہوں۔ غرضیکہ تمام نیکیوں میں حتی الوسع درست کرو اور ہمارے احمدی بھائیوں کو چاہئے کہ اپنی بیبیوں اور بیٹیوں وغیرہ سب کو نرمی سے سمجھاویں۔ کہ نماز نہایت ہی آسان عبادت ہے اور اس پر مسلمان بالکل کوئی نہیں۔ بعض بعض دیہات میں تو اکثر ملاں لوگ نماز کو ایک چٹی جانتے ہیں۔ چنانچہ ایسے بھی سنے گئے جو اذان دے کر اگر کوئی آدمی نہ آیا تو گھر چلے آتے ہیں۔ پس جب ہمارے معلموں کا یہ حال ہے۔ تو پھر مقتدی جو کچھ بھی کریں وہ تھوڑا ہے۔ مگر ہمارا سلسلہ تو ان کے اثر سے نکل گیا ہے۔ اس نے احمدیوں کا خاص نشان اب نماز ہو گیا ہے۔ چنانچہ جہاں کہیں کوئی نماز پڑھے لوگ۔ اور خاص کر ملاں کہتے ہیں کہ یہ تو میرزائی ہے۔ اللہ اکبر ایک دن وہ تھا کہ مسلمان کا نماز پڑھنے سے ہی امتیاز ہوتا تھا۔ ایک یہ کہ شاذ و نادر ہی کوئی نماز پڑھے۔ تو اسے مرزائی کا خطاب دیا جاتا ہے اور لعنتیں کی جاتی ہیں۔ خیر میں تو اپنے احمدی بھائیوں سے دست بستہ التجا کرتی ہوں کہ نرمی سے اپنے گھروں میں نماز کی تاکید اور فوائد بیان کریں۔ تاکہ دین و دنیا میں فلاح ہو۔ فقط

رقیمہ نیاز احمدی خاتون از گولیکی ضلع گجرات پنجاب

دُعا مدد سید عظیم الدین صاحب وکیل اپنے برادرزادہ سید عبد الخالق کے واسطے جولیعرضہ صرع علیل ہیں۔ احباب سے دعا کے واسطے درخواست کرتے ہیں۔

رمضان المبارک میں رعائت براہین احمدیہ جس کی اصل قیمت صہ ہے رمضان المبارک میں صرف ۱۲/ کو دیجاویگی جلد کی قیمت ۲ار علیحدہ ہے۔ درثمین جس کی قیمت ۲ر ہے صرف ۴ر کو دیجاویگی۔ جلد کی قیمت ۲ر علیحدہ ہے۔ درخواستیں بنام منیجر بدر قادیان آنی چاہئیں۔

غریب کی کون سنتا ہے ہمارے پاس چند غریب شائقین اخبار کی درخواستیں آئی ہیں۔ کیا کوئی صاحب انکی درخواست کو پورا کر سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

المفتی

سوال ۱۹۱ - نماز تراویح - اکمل صاحب آف گولیکی نے بذریعہ تحریر حضرت اقدس سے دریافت کیا۔ کہ رمضان شریف میں رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے۔ لیکن عموماً محنتی مزدور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجالانے میں غفلت دکھاتے ہیں۔ اگر اول شب میں ان کو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخری شب کے پڑھا دیا جاوے۔ تو یہ کیا جائز ہوگا۔

حضرت نے جواب میں فرمایا۔ "کچھ حرج نہیں پڑھ لیں"

سوال ۱۹۲ ایک شخص نے سوال کیا کہ جب میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں۔ تو مجھے حضور قلب حاصل نہیں ہوتا۔ کیا اس صورت میں میری نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ کہ انسان کی کوشش سے جو حضور قلب حاصل ہو سکتا ہے وہ یہی ہے کہ مسلمان وضو کرتا ہے۔ اپنے آپ کو کشاں کشاں مسجد تک لے جاتا ہے۔ نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ اور نماز پڑھتا ہے۔ یہاں تک انسان کی کوشش ہے۔ اس کے بعد حضور قلب کو عطا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ انسان اپنا کام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ بھی ایک وقت پر اپنی عطا نازل کرتا ہے۔ نماز میں بے حضوری کا علاج بھی نماز ہی ہے۔ نماز پڑھتے جاؤ۔ اسی سے سب دروازے رحمت کے کھل جاویں گے۔

رسید زر

۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء ۱۲۲۵ گلاب الدین صاحب ۳ر
۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء ۱۲۲۶ مہر الدین صاحب ۱۲/ عا
۲۸ ستمبر ۱۹۰۶ء ۱۹۰۵ نجیب علی صاحب عہ
۲۹ " " ۲۹ - دولت خانصاحب ۱۲/ عہ
۳۰ " " عبد اللہ صاحب ۱۲/ عہ
۲۵ " " فضل حق صاحب ۱۲/ عا
۲۵ " " ماسٹر شبیر علی صاحب ۱۲/ ہے
یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء ۱۲۴۳ محمد سعید صاحب ہے ر

شعر و سخن

نظم

(از اکمل آف گولیکی)

امام اپنا عزیزو اس زمان میں — غلام احمد ہوا دارالامان میں
غلام احمد ہے عرش رب اکرم — مکان اس کا ہے گویا لامکان میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق — شرف پایا ہے نوع انس وجان میں
غلام احمد مسیحا سے ہے افضل — بروز مصطفےٰ ہو کر جہان میں
غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے — بلاشک جائیگا باغ جنان میں
تسلی دل کو ہو جاتی ہے حاصل — یہ ہے اعجاز احمد کی زبان میں
بھلا اس معجزے سے بڑھکے کیا ہو — خدا اک قوم کا مارا جہان میں
قلم سے کام جو کر کے دکھایا — کہان طاقت تھی یہ سیف وسنان میں
محمد پھر اتر آئے ہین ہم مین — اور آگے سے ہین بڑھکر اپنی شان مین
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل — غلام احمد کو دیکھے قادیان مین
غلام احمد مختار ہو کر — یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہان مین
تری مدحت سرای مجھ سے کیا ہو — کہ سب کچھ کہدیا راز نہان مین

خدا سے تو۔ خدا تجھ سے ہے واللہ
ترا رتبہ نہیں آتا بیان مین

انصار بدر

حکیم فضلدین صاحب قادیانی حال وارد بھیرہ۔ ہمیشہ اخبار کے حال پر مہربانی کی نظر رکھا کرتے ہیں۔ اور اسکے واسطے نئے خریدار پیدا کرنیکی سعی کیا کرتے ہین راقم کے اس مضمون پر کہ بعض دوستوں نے ہمارے خط کا جواب بھی نہیں دیا تحریر فرماتے ہین کہ یہ ایک ظن ہے اوران بعض الظن اثم۔ مین خریدار پیدا کرنے مین لگا ہوا ہوں چنانچہ حکیم صاحب نے دو خریداروں کے نام بھی لکھے ہین کہ ان کے نام اخبار جاری کردیا جاوے اللہ تعالے حکیم صاحب کو جزائے خیر دے اور دوسرے دوستوں کو بھی توفیق نیکی کی عطا فرماوے اور حکیم صاحب کو کامیابی کے ساتھ جلد واپس دارالامان پہنچائے

حکیم دوست محمد خان صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار الکیمیا مالیر کوٹلہ اخبار بدر کے مضامین پر ہمیشہ بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا کرتے ہین اور حال مین حکیم صاحب موصوف نے بہت سے نئے خریدار بنانے کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو توفیق نیک عطا فرماوے۔

برادر فضلدین صاحب ساکن قادیان حال ملازم تحصیل ظفروال حسب معمول اخبار بدر کی خدمت مین مصروف اور کئی ایک خریدار دے چکے ہین اللہ تعالے اس عزیز بھائی کو جزاے خیر دے۔ آمین۔

دوسرے احباب سے بھی درخواست ہے کہ جہان تک ہوسکے اخبار کیواسطے بہت سے خریدار بنانے کی کوشش کرین۔ کیونکہ بغیر کثرت خریداروں کے اس تھوڑی سی قیمت والے اخبار کا چلنا مشکل ہے ہر ایک بھائی کو یاد رہنا چاہئیے کہ اس مفید انجمن قومی کی امداد مین حتی الوسع سعی کرے اور ایک خریدار تو ہم کرنے چاہئے بہت سے دوست اس قسم کے ہین جن پر ہماری نظر ہے اور وہ اس معاملہ مین ہماری امداد کر رہا ہیں لیکن تاحال ان کی طرف سے سلسلہ برخاست والا معاملہ ہو رہا ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

(خلاصہ شرائط بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا)

مولوی قطب الدین صاحب ضلع سیالکوٹ سے اطلاع دیتے ہین کہ وہ اس ضلع کے دیہات مین سلسلہ حقہ کا وعظ کرتے پھرتے ہین اور ایک سو سے زائد آدمی نئے سلسلہ حقہ مین داخل ہوچکے ہین۔ فقط۔

قاضی عبدالعزیز صاحب ولد کبیرالدین صاحب ساکن تہال ہنسر
میان عمرالدین صاحب ولد اللہ بخش صاحب ساکن سرینہ تحصیل نکودر ضلع جالندھر
شیخ احمد صاحب ولد شیخ صاحب صوبہ پشاور ضلع سمپہ گہ مقام سو ملا پور
عظیم بخش صاحب ولد تھتو۔ ڈومیلی۔ علاقہ پھگواڑہ
میان کرم الٰہی صاحب۔ خان محمد والہ۔ بھیرہ
احمد حسن صاحب محرر مسٹر ڈالبوال بیرسٹر۔ منصوری
احمدالدین صاحب ولد علم الدین قصاب۔ شہر جہلم
ہمشیرہ عبدالعزیز صاحب کشمیری۔ تیجہ کلان
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
فاطمہ بی بی بھتیجی غلام نبی صاحب۔ امام مسجد بریم کوٹ۔ حافظ آباد
میان فضل کریم صاحب پٹواری۔ دینکے تارڑ تحصیل حافظ آباد
میان اللہ دین صاحب۔ امام مسجد قاضیان۔ پہلور
فضل کریم صاحب طالب علم مسجد قاضیان والی بھیرہ
سردار علی صاحب ولد سردار خان صاحب۔ بہورال سنیر پور۔ ریاست پٹیالہ
محمد ظفر بیگ صاحب۔ سامانہ ریاست پٹیالہ
عبداللہ صاحب امام مسجد۔ منصوران ضلع لودیانہ
محبوب علی صاحب چیچی رسان 〃 〃
میان اللہ دتا صاحب۔ چک اسکندر۔ کماریان ضلع گجرات
میان محمد دین صاحب 〃 〃 〃 〃
احمدالدین صاحب 〃 〃 〃 〃
مسمات بیگم 〃 〃 〃 〃
سید کاظم علی صاحب محرر۔ گڑھ دہ نمک پرگنہ سانبھر
ہمشیرہ رحمت خان صاحب۔ احمدی کریام ضلع جالندھر
گلاب الدین صاحب ولد فضل الدین صاحب ہیر پور۔ علاقہ مہاراج
نواب الدین ولد نورالدین صاحب کنجاہ
محمد اعظم خان صاحب چک نمبر ۱۴۳ کھیوہ اڑوڑی ضلع لائلپور
محمد عبداللہ صاحب ولد غلام محمد صاحب۔ پہلور۔ جالندھر

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہلکاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری سب رجسٹرون وکیلون مختارون عرائض اور اپیل نویسوں۔ رئیسوں۔ تاجرون ساہوکارون زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالون کی تاریخین اور اُن کے مطابق دوسرے مروجہ سنون کی تاریخین دریافت کرنے کیلئے جو سرگردانیاں اور دقتین پیش آتی تھین اور روپیہ ضائع ہوتا تھا۔ اسکا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جسمین ۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی عیسوی ہجری فصلی سمتی تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایکدوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہین کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہین فوراً دیکھ سکتے ہین اور اسکے مطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھ ہی دیکھی جاسکتی ہین یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمین مفصل تاریخین لکھی ہین اور اسکے ساتھ ایک عجیب وغریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعایت عام پانچ روپیہ فی جلد (مجلد ہے) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداران کیلئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سال تمام کا چندہ اخبار بدر مین بھجوا دینگے ان کو اور ایسے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ مین یہ جنتری دیجاویگی لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر کے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہو کر دفتر مین پہنچ جاوین۔

اے حقیقی محسن و مربی خدا سے محبت اور اخلاص کا دم بھرنے والو حقیقی محبوب محمد مصطفےٰ صلعم کے عاشقو اور شیداؤ اور قرآن شریف کے فیوض سے بہرہ اٹھانیکا سچا شوق رکھنے والو!

تمہین مبارک ہو کہ

دُرِّ ثمین (مکمل)

جس مین فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تا امروز فارسی اور اُردو کی

سب شائع شدہ نظمین

درج ہین نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸×۲۲ کے ۱۲ صفحون کی موزون جلیبی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پرنیانی جلدین بندھ کر طیار ہو گئی ہے۔

ہمنے احباب کے آرام کے لئے اس مین ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اردو و فارسی نظمون کے دو حصے کرکے ان کو علیحدہ علیحدہ دیدئے ہین جسکا فایدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی نظم فارسی یا اردو مین شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر اُن سے آگے کے نمبر لگا کر اسکو چھپا دینگے اور بہت واجبی قیمت پر خریداران دُرِّ ثمین کو بھیجدینگے جو اسی کتاب مین باسانی لگا سکین گے اس طرح سے انکی کتاب مکمل بھی ہوتی جائیگی اور ضائع بھی نہ جاویگی۔

قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ بذمہ خریدار۔ (رمضان مین صرف ۶؎) ملنے کا پتہ۔

دفتر اخبار بدر ۱۲ - قادیان ضلع گورداسپور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لیے چھاپا گیا۔

نمبر ۴۴ | بدر مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء مطابق ۱۳ ر رمضان ۱۳۲۴ھ | جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

عیسائیت کا خاتمہ شہر لنڈن میں ایک مشہور سہ ماہی رسالہ بنام لنڈن کوارٹرلی ریویو شائع ہوتا ہے۔ اس رسالہ کے ماہ اکتوبر ۱۹۰۶ء کے ایڈیٹوریل کے صفحات میں ایک مضمون دین عیسوی کے انجام کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے لکھنے کی تحریک ایڈیٹر رسالہ مذکور کو اس کتاب کے پڑھنے سے ہوئی ہے جو کہ حال میں شکاگو یونیورسٹی کے لائق پروفیسر ڈاکٹر جارج برمن فاسٹر صاحب نے تحریر کر کے شائع کرائی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ یسوع کی الوہیت۔ اس کے معجزات اور اس کے الہامی مذہب پر ایمان لانا اب بیسوی صدی کے تعلیم یافتہ انسانوں کے واسطے بالکل ناممکن ہے۔ پھر ڈاکٹر صاحب موصوف رقمطراز ہیں کہ یسوع کے حواریوں اور رسولوں کا مذہب اب پرانی بات ہے اور یہ مہذب زمانہ کے لائق نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے ان دو اقوال کو نقل کر کے رسالہ لنڈن ریویو کا ایڈیٹر لکھتا ہے کہ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا عیسوی مذہب کا کچھ نشان باقی بھی رہے گا یا کہ یہ سارا ڈھانچہ ٹوٹ پھوٹ کر خاک میں مل جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال کہ اس میں سے کچھ باقی نہ رہ جاوے گا۔ صرف یسوع کا نام باقی رہے گا۔ اور وہ بھی خدا کا بیٹا نہیں۔ نہ جہان کا منجی۔ بلکہ صرف انسان کا بیٹا خود انسان یسوع۔ صرف ایک ایسا یسوع دنیا کے عقیدہ میں باقی رہ جائیگا جس نے نہ کوئی معجزہ دکھایا تھا۔ نہ مردوں میں سے جی اٹھا تھا۔ نہ کوئی بڑا کلام اس کے منہ سے نکلا تھا۔ اسکی اخلاقی تعلیم عمدہ تھی مگر اب بالکل ناممکن العمل ہو چکی ہے۔ عیسوی مذہب کو اب قائم رکھنے کی کوشش کرنا اسے اور بھی ذلیل کرنا ہوگا

ترقی اسلام اس خبر کو سنکر کہ روس میں بہت سے عیسائی مسلمان ہونے کو طیار ہیں۔ ایک امریکہ کا اخبار لکھتا ہے کہ گو یہ خبر کسی قدر مبالغہ آمیز ہے۔ تاہم اسمیں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں بنسبت عیسائیت کے اسلام کا مذہب بہت جلد ترقی کر رہا ہے۔

قمار باز پادری شہر نارتھ سکیٹون کے پادری ڈی وٹ صاحب بسبب قمار بازی کی عادت کے جو ان کے گرجہ کے نمازیوں کو ناپسند تھی اپنے عہدہ سے مستعفی ہوئے۔

یسوع کا انجام ڈی۔ تھوفی لس صاحب سپرنٹنڈنٹ امریکہ کے ہفتہ وار اخبار بنام ٹرتھ سیکر مورخہ ۱۵ ستمبر میں ایک عجیب مضمون شائع کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یسوع مسیح اور اس کے ساتھیوں کو یقین تھا کہ وہ یہودیوں کی سلطنت دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے واسطے آئے ہیں چنانچہ اسی واسطے حکم تھا کہ کپڑے فروخت کر کے بھی تلواریں خرید کرو۔ سلطنت اور حکومت کا خیال آخری وقت تک ان کے دل میں پختہ طور پر سمایا ہوا تھا یہانتک کہ یسوع کے صلیب پر چڑھائے جانے نے انکی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا اور اس وقت ان کو یقین ہو گیا کہ یہ تمام تانا بانا ایک وہم پر مبنی تھا۔ چنانچہ یسوع نے بھی نہایت ناامیدی کے کلمات آخر کار اپنے منہ سے نکالے اور ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکی موت ایمان پر نہ تھی بلکہ کفر پر تھی اور وہ بالآخر (نعوذ باللہ) کافر ہو کر مرا۔

تھوفی لس صاحب کا یہ قول چنداں تعجب انگیز نہیں رہتا جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خود عیسائی لوگ بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یسوع ملعون ہوا تھا اور لعنت اور کفر کا مفہوم ایک ہی ہے۔ حضرت عیسےٰ کے سر پر کتنا بڑا احسان اسلام اور بانی اسلام کا ہے کہ اسلامی کتب حضرت عیسےٰ کو ان الزامات سے پاک کرتی ہیں ورنہ انجیلوں سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ تو یہی ہے کہ خود عیسائی قوم اس کو لعنتی اور کافر قرار دیتی ہے۔

جنگی قوم انگرسول کا قول ہے کہ عیسائی قوم دنیا میں سب سے بڑھکر جنگی قوم ہے۔ جسقدر جنگ کے ہتھیار عیسائیوں نے ایجاد کئے ہیں۔ کسی قوم نے آجتک نہیں کئے عیسائی قوم جب اپنے اغراض کے واسطے کسی قوم کے ساتھ جنگ شروع کرتی ہے تو کسی بات کی پرواہ نہیں کرتی۔

شراب ایک ولایتی اخبار لکھتا ہے کہ شراب جلانے کے کام آتا ہے جس لیمپ میں شراب جلایا جاوے اس میں سے دھواں نہیں اٹھتا شراب کے اندر مردہ اجسام عجائب خانوں میں رکھے جاتے ہیں تو وہ سڑنے نہیں پاتے۔ شراب کی گیس کے ساتھ بڑے بڑے انجن چلائے جا سکتے ہیں۔ شراب سفری چولہوں میں جلایا جا سکتا ہے۔ غرض شراب کے کئی ایک استعمال ہیں لیکن بڑے بیوقوف وہ لوگ ہیں جو شراب کا ناجائز استعمال کرتے ہیں۔ ناجائز استعمال یہ ہے کہ لوگ اس کو اپنے پیٹ میں ڈال لیتے ہیں۔ جہانتک خوراک کو بجائے ہضم کرنے کے وہ خوراک کو ہضم ہونے سے محفوظ رکھتی ہے آجکل کی پیٹنٹ دوائیوں میں اکثر شراب ہوتا ہے۔ اسواسطے ان کے استعمال سے بھی حتے الوسع بچنا چاہئے۔ جیسا کہ کوئلہ اور مٹی کا تیل عمدہ شے ہے مگر جلانے کے واسطے نہ کہ کھانے کے واسطے ایسا ہی شراب کا استعمال بھی اور طریقوں سے اچھا ہے لیکن اسکا پینا سخت مضر ہے۔

مکرمی مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور بخیر و عافیت ولایت کے سفر سے واپس ہندوستان آگئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

۱۳ ۔ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۳۰ ۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء ۔ کتاب حقیقت الوحی کے انطباع اور طیاری میں جو بہت سا خرچ ہوا ہے اور ہونے والا ہے ۔ اُس کے متعلق خیال تھا ۔ تو الہام ہوا ۔

یاتیک من کل فجٍ عمیق ۔ یأتون من کل فجٍ عمیق ۔ یاتیک رجال نوحی الیہم من السماء

ترجمہ ۔ ہر ایک دور کے راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور ہر ایک دور کے راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے تیرے پاس وہ لوگ تحائف لائیں گے ۔ جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے ۔

ایک پورانا الہام قریب پچیس سال کا

شخصے پائے من بوسید و من گفتم کہ سنگ اسود منم

اخبار قادیان

حضرت اقدس بہ خیر و عافیت ہیں اور تین چار روز سے صبح کے وقت سیر کے واسطے باہر تشریف لے جایا کرتے ہیں ۔

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی ۔ بابو غلام محمد صاحب ۔ بابو عبد العزیز صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ ۔ بابو محمد اشرف صاحب بابا چٹو و احمد الدین صاحب لاہور سے ۔ خان صاحب عبد المجید خان صاحب کپور تھلہ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے ۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی اہلیہ بعارضہ دق فوت ہو گئیں ۔ اللہ تعالےٰ جنت نصیب کرے ۔ اِن کے متعلق مفصل ذکر صفحہ ۴ پر ہے ۔

گذشتہ ہفتہ کے روز مسٹر گاڈلے انسپکٹر صاحب مدارس نے بمعہ اپنے اسسٹنٹ انسپکٹر لالہ جگل کشور صاحب و ڈسٹرکٹ انسپکٹر و اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ مدرسہ کا معائنہ کیا ۔ اور مدرسے میں بہت باتوں میں نمایاں ترقی پاکر بہت خوش ہوئے ۔ مفصل رپورٹ رائے بک کے آنے پر لکھی جائیگی صیغہ اپر پرائمری میں آٹھ میں سے چھ پاس ہوئے ۔ جو بہت عمدہ نتیجہ ہے اور اپر پرائمری کے اول مدرس ماسٹر عبد الرحیم صاحب کے واسطے قابل تعریف ریمارکس کا موجب ہے ۔ جمناسٹک اور ڈرل میں بالخصوص طلباء نے بہت ترقی کی ہے ۔ جو کہ ورزش ماسٹر مامون خان کی محنت اور سعی کا نتیجہ ہے ۔

دردناک دکھ اور دردناک واقعہ

بیگم صاحبہ مرحومہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ قریباً پانچ ماہ سے بعارضہ مرض سل ودق بیمار تھیں اور آخر وہ صدمہ وہ دن جس کا خوف دامنگیر ہو رہا تھا آ گیا اور بیگم صاحبہ نے گذشتہ شنبہ کے دن ۲۷ر نومبر ۱۹۰۶ء کو نماز فجر کے وقت اس جہان فانی سے کوچ کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی عمر صرف بیس سال کی تھی۔ بارہ سال کی عمر میں شادی ہوئی تھی اور آٹھ سال کے عرصہ میں جس قدر محبت اور اطاعت اور ہمدردی کے ساتھ مرحومہ اپنے خاوند کے واسطے قرۃ العین کا موجب ہوئیں وہ نیک بیویوں کے واسطے ایک اعلیٰ نمونہ تھا۔ مرحومہ کے اس ابتدائی عمر میں ایسے جلد انتقال کر جانے کا حال تو اسی دن سے ظاہر ہو رہا تھا۔ جس دن کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت نواب صاحب کو ایک رقعہ میں لکھا تھا۔ کہ دردناک دکھ اور دردناک واقعہ والا الہام (جو کہ اخبار بدر مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء میں شائع ہو چکا تھا۔) آپ کی بیگم صاحبہ کے مطابق ہے۔ اس الہام کے علاوہ مرحومہ کے متعلق حضرت اقدس کو ایک الہام یہ بھی ہوا تھا۔ کہ امۃ الحفیظ۔ اور اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا کے وعدے سچے ہیں۔ مگر اس جگہ یہ نہیں ظاہر ہوتا۔ کہ حفاظت سے مراد حفاظت جسم ہے یا حفاظت روح مرحومہ کے متعلق چند روز گذرے۔ حضرت ام المومنین نے بھی ایک رویا دیکھا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اب وہ وقت قریب ہے۔ کہ بیگم صاحبہ حسن خاتمہ کے ساتھ اور ایمانی حالت کی عمدگی کے ساتھ اس جہان سے کوچ کر جائیں۔ مذکورہ بالا وحی الٰہی جو کہ اخبار بدر مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی تھی اور مرحومہ کے متعلق تھی۔ اس کے الفاظ جیسا کہ درج اخبار ہوئے تھے۔ اس طرح سے ہیں۔

۲۵ر فروری۔ الہام۔ دردناک دکھ اور دردناک واقعہ۔ اس کے بعد رویا میں دیکھا۔ کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں میں سے کسی گھر کی ہے۔ آئی ہے اور کہتی ہے۔ کہ میری بیوی یکایک مر گئی۔ پس میں کہتا ہوں۔ کہ اپنے گھر میں اطلاع کر دوں۔ کہ پہلا الہام پورا ہو گیا اور پگڑی لی اور عصا ہاتھ میں لیا اور چلنے کو تھا کہ بیداری ہو گئی۔

اس الہام الٰہی میں یکایک کا مرنا اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ مرحومہ کی عمر بہت تھوڑی تھی اور بیماری بھی تھوڑا عرصہ رہی اور وہ بھی اوائل میں کوئی خطرناک معلوم نہ ہوتی تھی بلکہ معمولی معلوم ہوتی تھی۔ صرف آخری دنوں میں زیادہ خوفناک ظاہر ہوئی۔ ورنہ سل دق کے مریض برسوں تک زندہ رہتے ہیں۔

مرحومہ ایک ذہین عورت تھی اور تعلیم یافتہ تھی۔ اور تعلیم کا اکثر حصہ اپنے پیارے خاوند نواب صاحب سے حاصل کیا تھا جس کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ مرحومہ نواب صاحب موصوف کی دوسری بیوی تھی۔ اور آپ کی پہلی بیوی مرحومہ کی بڑی بہن تھی۔ جس کی وفات پر نواب صاحب موصوف کا نکاح مرحومہ کے ساتھ ہوا تھا۔ اور اپنی بڑی بہن کے ایام زندگی میں بھی مرحومہ کی رہائش زیادہ تر نواب صاحب کے گھر میں اپنی بہن کے پاس ہوتی تھی اور نواب صاحب موصوف سے تعلیم حاصل کرتی تھی۔ اس تعلق کے علاوہ مرحومہ نواب صاحب کی خالہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ لیکن نواب صاحب موصوف کی پہلی اولاد کے ساتھ (جو کہ مرحومہ کے ہمشیرزادے ایک لڑکی تین لڑکے ہیں) اس کو بہت محبت اور انس تھا اور ہر طرح سے ان کی تربیت اور حفاظت میں ساعی رہتی تھیں۔ مرحومہ میں یہ سب خوبیاں تھیں۔ لیکن سب سے بڑی بات جو اس کے متعلق قابل ذکر ہے یہ ہے کہ مرحومہ کو حضرت اقدس مسیح موعود سے نہایت عاشقانہ ارادت کا تعلق تھا۔ اور آپ کے دعاوی پر اس کو سچا ایمان تھا اور باوجود ایک دولتمند ہونے کے اس تعلق بیعت کے نباہنے میں کوئی شے اس کے واسطے سد راہ اور حجاب کا موجب نہ ہوئی تھی۔ اپنے قابل فخر خاوند کے ساتھ اس نے اپنے وطن کو ترک کر کے اور عالی شان وسیع مکانات کو چھوڑ کر دین کی خاطر گویا تنگ اور تاریک مکانوں میں زندگی بسر کرنا دل کی خوشی کے ساتھ قبول کیا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو بہشتی مقبرہ میں جگہ دی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے ساتھ قادیان کے باہر باغ کے متصل میدان میں اس کے واسطے نماز جنازہ ادا کی اور مرحومہ کے دفن ہونے تک آپ اس کی قبر پر موجود رہے۔ اللہ تعالیٰ اس محترمہ کو بہشت میں جگہ عطا فرمائے اور اس کی مغفرت کرے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت اقدس جب بمعہ جماعت نماز جنازہ کے واسطے قادیان سے باہر تشریف لائے۔ تو نواب صاحب موصوف کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی قضاء و قدر میں جو مقدر تھا وہ ہو کر رہا۔ لیکن آپ نے بیشک خدمت کا حق پورے طور سے ادا کر دیا ہے۔ فرمایا افسوس ہے۔ کہ اُن کی بیماری کے ایام میں میں خود بھی بیمار رہا۔ اور حق دعا کا جو تھا وہ پورے طور پر ادا نہ ہو سکا۔ اگرچہ نمازوں میں بھی میں نے ان کے واسطے دعا کی۔ مگر مجاہدہ کے ساتھ ایک دو رات نے ان کے واسطے دعا میں نہ لگا سکا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر دے۔ اور صبر کا اجر دے اور نعم البدل عطا فرمائے خدا رحیم و کریم ہے۔ مگر اُس کے ہر کام میں کوئی حکمت مخفی ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی مصائب پر جو لوگ صبر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم دیتا ہے اور دنیا اور آخرت میں ان کو برکات عطا کرتا ہے۔

مرحومہ نے اپنی وصیت میں اپنے تمام مال کا دسواں ۱/۱۰ حصہ اشاعت اسلام کے واسطے لکھا ہوا تھا۔ اللھم اغفرلہا

انتخاب الاخبار

امرتسر میں بافندگی کی سودیشی کمپنی بنی سرمایہ پچاس ہزار ۲۹۰۰۰ ہزار خرید چکے ہیں۔

۲۵ کی رات کو شملہ میں اور بھونچال آیا متواتر دو دفعہ محسوس ہوا۔ دھکا نصف گھنٹہ تک تھا۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے ۲۲۱۶ فوتیان ہوئیں۔ پنجاب ۱۴۹۱ متحدہ ۲۷۶۔

بمبئی میں ایک فرضی تاجر محمد علی حاجی قاسم کو چھ ماہ قید سخت ہوئی۔ حاجیوں کا ۸۰۰ روپیہ لوٹا تھا

روس و جاپان میں جدید تجارتی معاہدہ طے پا رہا ہے۔ سینٹ پیٹرزبرگ میں اس کے مسودے پر غور کر رہے ہیں۔

نقصان:۔ آلی کا مشہور غبارہ باز سگنر وان ولس اپنی ایک حال کے تجربہ کے وقت ایک جھونپڑی پر گرا۔ اور اس کی کھپریل توڑ ڈالی۔ اور باغ کا کھیر گرا دیا۔

افتتاح:۔ یکم اکتوبر کو چین میں پیکن سے کالگن تک پل کا افتتاح ہوا۔ اس لائن کے کمل ہو جانے پر پیکن اور لندن کے مابین راستہ صرف ۱۳ دن کا رہ جائے گا۔

اتفاق:۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کی پریسیڈنٹی کے لئے محترم بزرگ ہند مسٹر دادا بھائی نوروجی جس جہاز پر آئینگے۔ اس جہاز کا نام بھی انڈیا ہی ہے

حادثہ:۔ بھاؤ نگر میں پٹاخے چلاتے ہوئے دو لڑکے سخت زخمی ہوئے۔

سندھ میں ہیضہ۔ حیدرآباد سندھ سے ۲۳ اور ۲۴ ماہ حال کو کے مابین ۵ واردات کی خبر آئی ہے۔

موزنگ میں واردات قتل۔ ۲۲ اکتوبر کی رات کو موضع موزنگ کے مشہور آلو بھانڈ کو اس کے کسی رشتہ دار نے گنڈاسے سے زخمی کیا۔ رات کو اس کی ابتر حالت تھی صبح سنا کہ مر گیا۔ یہ شخص اس نواح میں اپنے پیشہ میں اور نیز مرثیہ خوانی میں بڑا استاد مشہور تھا

شمالی امریکہ میں ایک تعیس بار سے کی ثابت ہوئی ہے۔

دسہرہ کے دن ولایتی مال کی صرف ساڑھے اکیس ہزار گٹھڑیوں کا سودا اگلے سال کے لئے ہوا۔

اس میں سے بھی انیس ہزار گٹھڑیاں صرف دو ایتی دھاگے کی ہوں گی۔

بنارس کے پاس ایک یوریشین گارڈ چلتی گاڑی پر سوار ہوتا ہوا گر پڑا اور سخت زخمی ہوا۔

مسٹر اردشنا پارسی اخبار نویس نے ایک اخبار ولایت میں جا کر جاری کیا ہے۔

لاہور کا چڑیا گھر پبلک کے لئے کھل گیا ہے بہت سی نئی ایزادیں ہوئی ہیں۔

جس شخص پر بڑودہ میں فرضی مہاراجہ جودھپور بننے کا جرم قایم تھا۔ اور جس کی بطور شاہی مہمان کے خاطر و مدارات کی گئی تھی۔ اس کو بڑودہ کی عدالت سے دو سال قید کی سزا ملی ہے۔

شاہ کابل کے لئے آگرہ میں کیمپ نصب کرانے کی غرض سے ایک مبصر ولایت سے بھی آیا ہے کئی ایک والیان ریاست بھی مدعو ہوں گے غالباً لاہور میں بھی امیر صاحب کے لئے ایک کیمپ قائم کیا جائے گا۔

فلاڈلفیا کے محکمہ حفظان صحت و صفائی نے تجویز کیا ہے۔ کہ جن کے بچوں کے بشرے سے ظاہر ہو۔ کہ وہ قدرتی طور پر مجرمانہ خصائل کی طرف مائل ہوں گے۔ ان کے قومی اعضاء کو کمزور کر کے ان کو ہلاک سے سست بنا دیا جاوے۔

سری نگر سے محکمہ تار کا ایک عہدہ دار کلکتہ کو گیا ہے۔ تاکہ وہاں سے بے تار کی خبر رسانی کا کام سیکھ کر کابل کو جاوے۔ امید ہے کہ اس کا سلسلہ امیر صاحب کے کابل پہنچنے پر وہاں شروع ہو جائے گا۔ اور پھر ہندوستان اور دنیا بھر کی خبریں کابل پہنچ سکیں گی۔

پونا شہر میں طاعون کم ہے مگر چھاؤنی میں زور ہے۔ یوروپین لوگ برابر مبتلا ہوتے ہیں۔ دو یوروپین لیڈیاں بھی مر چکی ہیں۔

لاہور کی سٹی پولیس لائن میں مسلمان ملازموں نے چندہ جمع کر کے ایک مسجد تیار کرنی شروع کی ہے۔ اس کا خیر میں تمام مسلمان اعلیٰ افسران پولیس نے بھی حصہ لیا ہے۔

مراکو میں بہت بدامنی پھیلتی جاتی ہے۔

بمقام شولاپور ... (مدراس) گرجوں میں ۲۳ بم کے گولے معہ بہت سے اسلحہ پائے گئے تین پادری گرفتار ہوئے ہیں۔

ہانگ کانگ دخانی جہاز ہانکو پر سخت آتش زدگی ہوئی۔ سینکڑوں چینی مسافر جل گئے اور اسباب قیمتی تباہ ہو گیا۔ یورپین مسافر اور ملاح بچ گئے۔

گورنمنٹ امریکہ نے مشرق اقصیٰ کے اسکواڈرن میں چار طاقتور آہن پوش کروزروں کے اضافہ کا حکم دیا ہے۔ تاکہ امریکہ کے فوائد کی نگہداشت زیادہ موثر طریقہ سے ہو سکے۔

سررشتہ ڈاک ہند میں پچھلے سال ۵۷ کروڑ ۳۰ لاکھ خطوط کارڈ اور غیرہ تقسیم کئے گئے۔

کلکتہ میں ایک پولیس مین کو ایک راہ چلتے چھوکری پر ناجائز حملہ کرنے کے جرم میں ۲۵ روپیہ جرمانہ ہوا

پونا کا شہر باعث زور طاعون کے بالکل خالی اجاڑ پڑا ہوا ہے۔ چھاؤنی میں بھی زور طاعون ترقی پر ہے۔

فرینچ تلمرو کے مقام چندنگر میں (متصل کلکتہ) ۳۰ کو سخت آگ لگی ۲۰ مکانات راکھ ہو گئے

جاپان میں امریکن کے خلاف نفرت کا فیلنگ تیز ہے۔ خوف ہے کہ جاپانی دوستی و تجارت کھو جائیں۔

امرتسر میں افواہ ہے کہ سررشتہ تعلیم کے حلقے میں انقلاب ہوا چاہتا ہے۔ حلقہ امرتسر کے انسپکٹر مدارس صدر بجائے امرتسر کے گورداسپور کو منتقل کر دیں گے اور اس کے بعد کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ وہ حلقہ گورداسپور نہ کہلائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ٹیچران کی تربیت کے لئے گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ خاص گورداسپور میں ایک جدید نارمل سکول جاری کیا جاوے اور جہاں نارمل سکول ہے انسپکٹر صاحب کا وہاں رہنا ضروری ہو گا یہ بھی خبر ہے کہ امرتسر ٹمپرنس ایسوسی ایشن کی تاثیر زبردست ہے برد سے ان قواعد کے کسی گرجہ یا مسجد یا مندر یا مدرسہ کی نواح میں شراب کی دوکان نہیں کھول سکتے ہیں۔ اس قاعدہ کا حوالہ دے کر ایسوسی ایشن نے ... شراب فروشی کی چھ دکانیں بند کرا چکی ہے اور دو اور دوکانوں کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ عجب نہیں کہ ان کو بھی زندہ نہیں چھوڑے گی

بدر صادق

۱۳ رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق یکم نومبر سنہ ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۴

بعض لوگ افطار کے وقت میں بہت تنگی کرتے ہیں۔ جب تک کہ آسمان پر سیاہی نہ پھیل جاوے۔ تب تک افطار نہیں کرتے۔ یہ درست نہیں۔ خواہ مخواہ اپنے آپ کو تنگی میں ڈالنے سے خدا راضی نہیں ہوتا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ افطار میں جلدی کیا کرو۔ کیونکہ افطار میں دیر کرنا یہودیوں کی عادت ہے۔ ہمارے ملک میں ہندوؤں کی عادت ہے۔ حاملہ عورت اور جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اور بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت۔ ان کے واسطے جائز ہے کہ روزہ نہ رکھیں۔ اور اس کے عوض (اگر طاقت ہو) تو ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

روزے کا بڑا مطلب یہ ہے کہ انسان تقویٰ میں ترقی کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه و شرابه رواه البخاري۔ روایت ہے۔ ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ چھوڑے باطل بولنا اور برے کام کرنا۔ پس اللہ کو اس بات کی کچھ حاجت نہیں کہ وہ بندہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دیا۔

مثل مشہور ہے کہ بے نماز اور بے عمل روزہ دار ایسا ہے۔ جیسا کہ بیل بھوکا پیاسا تھان پر بندھا رہے۔

اخراجات لنگر خانہ مسیح موعود گذشتہ پرچہ اخبار میں ناظرین نے سید حامد شاہ صاحب کا مفصل مضمون دربارہ مصارف لنگر خانہ پڑھا ہوگا۔ شاہ صاحب موصوف کو چونکہ سلسلہ حقہ کے انتظامی معاملات پر غور کرنے اور ان کی طرف توجہ کرنے کے ساتھ خاص دلچسپی ہے۔ اس واسطے ان کو لنگر خانہ کے مشکلات سے اطلاع ہوئی۔ ورنہ یہ مشکلات اس قسم کے ہیں۔ کہ قادیان میں رہنے والوں میں سے بھی تھوڑوں کو ہی اس سے پورے طور پر اطلاع ہو سکتی ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ لنگر کا انتظام ہمیشہ سے خود حضرت اقدس کے ہاتھ میں ہے۔ اور حضرت کے تمام معاملات ہمیشہ توکل پر چلتے ہیں۔ اگر ایسا موقعہ بھی آ پڑے اور آ جاتا ہے۔ کہ آپ کے پاس ایک روپیہ بھی نہ ہو۔ اور لنگر کا مہتمم آٹے کے خریدنے کے واسطے ایک صد روپیہ مانگتا ہوا دروازہ پر کھڑا ہے۔ تو حضرت کی عادت نہیں کہ زبان سے کسی کے سامنے ذکر کریں۔ کہ آج لنگر کے فنڈ کی یہ ضرورت ہے۔ اور خدا تعالیٰ اور ہمیشہ ایسے مشکل اوقات پر کوئی نہ کوئی سامان بہم پہنچا ہی دیتا ہے۔ جو شخص بطور خود حضرت کی خدمت میں کچھ نذرانہ پیش کرتا ہے۔ یا ماہوار بذریعہ منی آرڈر بھیجتا ہے۔ وہ حضرت کے پاس پہنچتا ہے۔ لیکن جو نہیں دیتا اس سے کبھی مانگا نہیں جاتا۔ پس صورت میں احباب کے واسطے خود ہی لازم ہے کہ وہ چندہ لنگر کے واسطے فکر کریں اور جو تجویز شاہ صاحب موصوف نے ناظرین کے سامنے پیش کی ہے۔ میرے نزدیک وہ بہت عمدہ ہے۔ اور اس پر ضرور عملدرآمد ہونا چاہیئے۔ یہ الٰہی سلسلہ ہے خدا تعالیٰ نے اس کی بنیاد رکھی ہے اور خدا کے وعدے سچے ہیں۔ جس عمارت کی بنیاد خدا تعالیٰ کے حکم اور وحی سے رکھی گئی ہے۔ وہ تھوڑے دنوں میں ایک محل بن جائیگا۔ اور دوستوں کے واسطے آرام کی جگہ ہوگا۔ اور دشمنوں کے واسطے موتوا بغیظکم کا آواز سنائیگا۔ یہ تو ہوگا اور ضرور ہوگا مگر مبارک ہیں وہ جن کی کمائی کی ایک اینٹ ابھی سے اس محل میں لگ جائے۔ کیونکہ بعد میں حصول ثواب کے یہ موقع باقی نہ رہیں گے۔

ڈاک خانہ قادیان ۔ ابھی چند سالوں کی بات ہے۔ کہ ڈاک خانہ قادیان ایک مدرس پرائمری کے پاس تھا جس کو شاید دو تین روپیہ ماہوار الاؤنس ملتا تھا اور قادیان کی ڈاک کی تھیلی اتنی چھوٹی ہوتی تھی۔ کہ اس سے کئی گنی بڑھ کر اب قادیان کے ایک ایک عملہ کی ڈاک ہوتی ہے یہاں سے باہر جانے والی ڈاک اگر ایک میگزین کو ہی دیکھا جاوے۔ تو روانگی کے دن دو ڈاک خانوں کا کام ہوتا ہے لیکن باہر سے یہاں آنے والی ڈاک کا یہ حال ہے۔ کہ بعض دفعہ صرف بدر کے دفتر اور اس کے اہل عملہ کی ڈاک پوری تھیلی سے کم نہیں ہوتی۔ ٹھیک اندازہ تو افسران ڈاک خانہ ہی کر سکتے ہیں۔ مگر اخباروں کی طرف دیکھا جاوے۔ تو اس سارے ضلع میں کسی ڈاکخانہ سے بھی اس قدر اخبارات روانہ نہیں ہوتے جس قدر قادیان سے۔ بلکہ مجھے تو معلوم نہیں کہ ضلع گورداسپور کے کسی اور شہر سے کوئی ایک اخبار بھی نکلتا ہو۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں کی برکت ہے۔ کہ ایک چھوٹا سا گاؤں دن بدن اس قدر ترقی کر رہا ہے۔ کہ ایک شہر بنتا جاتا ہے۔ ڈاک خانہ کے ذکر میں اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ یہاں کے سب پوسٹ ماسٹر منشی اللہ دتا صاحب کے کام پر ان کے نگران افسروں نے ہمیشہ نہایت خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ان سے پہلے جو صاحبان یہاں سب پوسٹ ماسٹر رہے ہیں وہ ہمیشہ کام کی کثرت کی شکایت کرتے تھے۔ حالانکہ اس وقت اتنا کام نہ تھا۔ جتنا کہ اب ہے ایسے لائق اور کارکن کی امید ہے۔ کہ محکمہ ڈاکخانہ ضرور قدر اور عزت افزائی کرے گا۔

مشنری لیڈیاں ۔ صاحبہ اخبار عام ایک ہندو لڑکی کے مشنری لیڈیوں کے زیر علاج ہونے پر گم کئے جانے اور اسپر مقدمہ بازی کا ذکر کر کے شکایت کرتے ہیں کہ مشنریوں کی ایسی کارروائیاں ان کے رفاہ عام کے کاموں پر پانی پھیر دیتی ہیں اصل بات یہ ہے کہ مشنری صاحبان حسن نیت کے ساتھ کوئی کام رفاہ عام کا نہیں کرتے بلکہ ان کے ہر ایک کام میں جو لوگوں کے دکھلانے کے واسطے بظاہر ان کے فائدہ کے لئے کیا جاتا ہے دراصل یہ نیت مخفی ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی حیلہ سے مخلوق

گرآمدی گو پیرشدی

آریون کے فرقے کو پیدا ہوئے ہنوز کوئی تیس

چالیس کے قریب گذرے ہوں گے۔ کہ ابھی سے اس میں فرقہ بازیاں اور اختلاف در اختلاف شروع ہو گئے اور پھر تعجب یہ ہے۔ کہ ان فرقوں کے بھی آگے مختلف شاخیں بنتے جاتے ہیں۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو بہت بُرے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ اور ضخیم کتابیں صرف آپس کے ذاتی حملوں پر لکھ رہے ہیں۔ جس مذہب کی بنیاد روحانیت پر نہیں ہوتی۔ اور صرف ایک سوسائیٹی کے طور پر دنیاوی فرقہ ہوتا ہے۔ اس کا انجام یہی ہو سکتا ہے۔ آج کل گروکل کے ایک افسر صاحب نے ایک بڑی کتاب اپنے ایک مخالف آریہ کے جواب میں لکھی ہے۔ جس کا پڑھنا اس لحاظ سے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ آریہ لیڈر آپس میں ایک دوسرے پر کس قدر حسن ظن رکھتے ہیں

یادگار پیشگوئی لیکھرام

لیکھرام کے متعلق پیشگوئی کے سچا واقع

ہونے کی تاریخ دراصل تو ایک اسلامی یادگار ہے۔ مگر چونکہ اسلامیوں کو سردست ایسے معاملات کی طرف توجہ نہیں۔ اس واسطے خود آریہ صاحبان ہی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی یادگار ہر سال قائم کر دیا کرتے ہیں۔ اور علاوہ سالانہ یادگار کے اور بھی کئی طرح سے یادگاریں قائم کی جا چکی ہے مثلاً رسالہ آریہ مسافر وغیرہ ان سب یادگاروں کے واسطے آریہ صاحبان کا شکریہ ہے۔ کہ وہ ایک عظیم الشان اسلامی صداقت کے نشان کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

پادری فتح مسیح

عیسائی اخباروں کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ پادری فتح مسیح صاحب چھاتی میں پانی بھر جانے کے سبب مر گئے ہیں۔ اور اخبار تحفۂ سرحدیوں ان کے مرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی تعریف میں یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ اکثر مرزائیوں کے ساتھ ان کا تکرار ہوا کرتا تھا۔ اس فقرہ کی کسیقدر تشریح کر دینا مناسب ہوگا۔ کہ مرزائیوں کے ساتھ پادری فتح مسیح کا تکرار کیا تھا۔ اور اس تشریح کے ذیل میں سب سے اول یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات اور پیشگوئیوں کا تذکرہ سن کر ایک دفعہ پادری فتح مسیح نے بھی یہ دعوے کیا تھا کہ مجھے الہامات ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے افسر پادری صاحب نے جو انگریز تھے صاف کہا کہ یہ جھوٹ کہتا ہے۔ ہمارے مذہب میں کسیکو ملہم نہیں مانا جاتا اور نہ ہم اسبات کو مانتے ہیں۔ کہ اب کسی کو الہام ہو سکتا ہے بلکہ مذہب عیسوی کے رُو سے الہام کا دروازہ بالکل بند ہے۔ غالباً اُس انگریز پادری صاحب نے علیحدگی میں پادری فتح مسیح کو کوئی ڈانٹ بتلائی ہوگی۔ کہ اس دن کے بعد پھر انہوں نے الہام کا نام نہیں لیا۔ یہاں تک کہ جس شخص کے مقابلہ میں یہ الہامی دعوی کیا تھا اس کے دیکھتے دیکھتے ہی قبر میں جا پڑے۔ اور عیسائی اخباروں کو اس حسرت کا موقعہ دے گئے۔ کہ وہ ابھی تو پچاس برس کی عمر بھی نہ تھی کہ اس جہان کو چھوڑ گئے۔ ایک دفعہ پادری صاحب کی تحریک پر ایک بڑے جلسے میں عیسائیوں نے حضرت اقدس مسیح موعود کو کہا کہ اگر آپ کو الہام ہوتے ہیں۔ تو ہم ایک بند لفافے میں کچھ مضمون رکھتے ہیں۔ آپ بتلاویں۔ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے میں بتلاؤں گا۔ مگر پادری صاحبان کو حوصلہ نہ پڑا۔ اور اس واسطے وہ اس امتحان سے خود ہی باز آئے۔ رسالہ نور القرآن کا حصہ دوم بھی پادری صاحب ہی کے چند سوالات کے جوابات میں لکھا گیا تھا اور جب وہ رسالہ پادری صاحب کو بھیجا گیا۔ تو دندان شکن جواب دیکھ کر جب سوچا۔ کہ اب اس کا جواب لکھنا ناممکن ہے۔ تو نہایت تنگ ظرفی کے ساتھ سارے رسالے کو سیاہی کے ساتھ ملوث کر کے واپس کر بھیجا۔

بڑے گرجے میں جنگ

اخبار نور افشاں ۲۶ اکتوبر کے

پرچہ میں یورپ کے آزاد خیالوں کے ہاتھوں جو صدمہ عیسوئیت کو پہنچ رہا ہے۔ اس پر گریہ و زاری کرتا ہوا لکھتا ہے۔

”تمام یورپ میں سے فرانس ایک ملک ہے جس میں دہریوں اور آزاد خیالوں کا بازار گرم رہتا ہے۔ ایسا کہ ملک کو مذہب سے بالکل علیحدہ کر دیا گیا ہے ۱۱ ستمبر کو فرانس کے شہر مولنز میں نئے بشپ کے جس کو پوپ نے حال ہی میں مقرر کیا تھا۔ شہر میں داخل ہونے کی تقریب پر ایک سخت بغاوت نمایاں ہوئی۔ رومن کیتھولکوں نے اس نئے بشپ کا بڑی شان و شوکت اور ادب کے ساتھ نہایت مفرور سے خیر مقدم کیا۔ بہت سے لوگ سٹیشن سے کیتھڈرل تک اس کے ہمراہ تھے مگر فرانس کے آزاد خیال والوں نے ایک جتھا بنا کر بشپ صاحب مذکور کا خوب تمسخر اڑایا اور اس پر تالیاں بجائیں اکثر آزاد خیال والوں نے یہی چاہا۔ کہ بشپ صاحب کی گاڑی کو اُلٹ دیں۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ کیونکہ ان کی گاڑی کے گرد رومن کیتھولکوں کا ایک بڑی مضبوط باڈی گارڈ تھی۔ لوگوں کے بڑے نعروں اور خوشی کے شور کے ساتھ بشپ صاحب کیتھڈرل میں رونق افروز ہوئے یہاں پر ایک بڑی جماعت آپ کی منتظر تھی داخل ہوتے ہی دروازے بند کر دئے گئے اور آزاد خیال والوں نے گرجے کو باہر سے محصور کر لیا۔ پہلے تو وہ سب باغیانہ نعرے مارتے اور مغویانہ گیت گاتے رہے۔ مگر آخر کار انہوں نے کیتھڈرل کے ایک پہلو کا دروازہ توڑ ہی لیا اور اندر گھس گئے جانبین میں خوب لڑائی ہوگی اور بہتوں کے سر پھوٹے تاوقتیکہ سپاہیوں نے امن قائم کیا۔ کیتھڈرل کے چاروں طرف سوار حفاظت کے لئے مقرر کئے گئے اور کل رسم بہ امن وامان ختم ہوئی“

دراصل اس ساری خرابی کا ذمہ وار خود عیسوی مذہب ہے۔ اگر یسوع جیسا مثلث خدا یورپ کے لکھے پڑھوں کے آگے پیش نہ کیا جاتا تو وہ خدا کے منکر ہی کیوں ہوتے۔

اورخزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے۔

ان شرائط کے بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بدون ادائے رسم مدینہ کو واپس چلے آئے اور اسی مقام حدیبیہ پر قربانی ذبح کردی۔ اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا۔ حدیبیہ سے واپس ہوتے وقت سورہ فتح نازل ہوئی۔

جب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے بعد واپس مدینہ کو تشریف فرما ہوئے تو کچھ عرصہ کے بعد کفار مکہ نے عہد و پیمان کو توڑ دیا۔

مکہ کے قبائل میں سے بنو بکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش کے عقد و عہد میں ہوا تھا اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے تھے۔ بنو بکر اور خزاعہ میں باہم مدت سے جنگ وجدال چلا آتا تھا اسوقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیوں کے مقابلہ کے نئے شغل نے ان دونوں قوموں کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا ہوا تھا اب جب کہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہو گئی۔ تو اس جنگجو قوم کو نچلا بیٹھنا محال ہوگیا لگے کوئی بہانہ لڑائی تلاش کرنے۔

نوفل بن معاویہ بن نفاثہ الدیلی بنو بکر میں سے ایک نامور سپاہی تھا۔ اس نے خزاعہ قوم پر شبخون مارا۔ خزاعہ کے لوگ اس وقت بیخوف وخطر وتیر نام چشمے پر غافل پڑے تھے۔ نوفل کے حملے سے چونک اٹھے۔ اور لڑائی شروع ہوگئی۔ وہاں کفار مکہ نے پہلے تو انکی امداد ہتھیاروں سے کی اور جب اندھیرا ہوگیا۔ تو بنو بکر کے ساتھ شامل ہوگئے۔ جب بنو بکر کو اہل مکہ کی مدد ہوگئی تو خزاعہ قوم کمزور ہوگئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر میں پناہ گزین ہوئے۔ مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بہت مارے گئے۔ صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھکر وہ بھاگ گئے۔ اور انہوں نے اپنے نامن کو بھیجکر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں روانہ کیا۔ عمرو بن سالم نے عرب کے طریق ورواج کے مطابق اشعار میں اپنا حال حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ خزاعہ صلحنامہ کے مطابق اسلامیوں کی طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا انکے خلاف سازش کرنا اور انکو اسطرح سے قتل کرنا دراصل اسی سبب سے تھا ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا

نُصِرتَ یا عمرو بن سالم

ادہر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس ہوا اور پشیمان ہو اور ابوسفیان اپنے رئیس کو اس بدافعالی کی ثمرات سے بچ رہنے کی تدابیر کے واسطے مدینہ روانہ کیا۔ ابوسفیان کو یقین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی ابتک خبر نہیں۔ اس خیال پر اس نے اپنے دلمیں ایک چالاکی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود نہ تھا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ عہد سابق کی تجدید کریں۔ اس عہد نامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑھا دیجاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی بدعہدیوں کو بارہا دیکھ چکے تھے اور خزاعہ کے مقابلہ میں بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعہ پہونچ چکی تھی۔ آپ نے ابوسفیان کو جواب دیا۔ کہ کیا تم نے کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابوسفیان نے کہا معاذاللہ ایسا نہ ہو۔ کیا ہم ایسے ہیں۔ کہ عہد توڑ ڈالیں گے تب آپ نے فرمایا۔ الحال سابق عہد و پیمان کو رہنے دو۔ آخر ابوسفیان واپس مکے کو چلا گیا۔

ابوسفیان کے جانے کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفیر مکہ کو بھیجا۔ اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیدو۔ یا بنو بکر کی حمایت اور جانبداری سے الگ ہوجاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے۔ اسے پھیر دو۔ اہل مکہ نے خیال کیا۔ کہ اہل اسلام ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں اور اس نصرت الہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام کے سچے اسلام کی ہمیشہ حامی و مددگار ہے۔ انہوں نے صلح کا عہد پھیر دیا۔ قطع عہد اور انکی بدایمانی اور خزاعہ کا بدلہ لینے کیلئے آپ نے مکہ پر چڑھائی کی چنانچہ مکہ فتح ہوا۔ اور اس حملے میں وہ نرمی اور اخلاقی شعر کی آپ نے پابندی کی جسکی نظیر دنیا میں مفقود ہے۔ فرمایا جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں گھس جائے اسے امان۔ جو کوئی مسجد میں چلا جائے اسے امان غرض مطابق پیشگوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر بجبر مسلمان نہ کیا گیا۔

اس جگہ سارہ والے واقعہ کا بیان کر دینا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا اور وہ اسطرح سے ہے کہ سارہ نام ایک عورت جو کہ مکہ میں رہتی تھی اور خاندان بنی ہاشم کے زیرسایہ پرورش پایا کرتی تھی ان ایام میں جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے واسطے کوچ کی طیاری کی آپ کے پاس مکہ میں آئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تو مسلمان ہوکر مکہ سے بھاگ آئی ہے اس نے جواب دیا کہ نہیں کہ میں مسلمان ہوکر نہیں آئی بلکہ بات یہ ہے کہ میں اسوقت محتاج ہوں اور آپکا خاندان ہمیشہ میری پرورش کیا کرتا ہے اسواسطے میں آپ کے پاس آئی ہوں تاکہ مجھے کچھ مالی امداد مل جائے اسپر آنحضرت نے بعض لوگوں کو فرمایا اور انہوں نے اسکو کچھ کپڑا اور روپیہ وغیرہ دیا جس کے بعد وہ واپس اپنے وطن کو روانہ ہوگئی جب روانہ ہونے لگی تو حاطب نے جو کہ اصحاب میں سے تھا اس کو دس درہم دیئے اور کہا کہ میں تجھے ایک خط دیتا ہوں۔ یہ خط اہل مکہ کو دیدینا۔ اس بات کو اس نے قبول کیا اور وہ خط بھی لیگئی۔ اس خط میں حاطب نے اہل مکہ کو خبر کی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر چڑھائی کا ارادہ کیا ہے تم ہوشیار ہوجاؤ۔ وہ عورت ہنوز مدینہ سے روانہ ہی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی الہی خبر ملی کہ وہ ایک خط لیکر گئی ہے۔ چنانچہ آپنے اسیوقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معہ عمار اور ایک جماعت کے روانہ کردیا کہ اسکو پکڑ کر اس سے خط لے لیں اور اگر نہ دے تو اسے ماریں۔ چنانچہ اس جماعت نے اس کو راہ میں جا پکڑا۔ اس نے انکار کیا اور قسم کھائی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں۔ جسپر حضرت علی نے تلوار کھینچ لی اور کہا کہ ہم کو جھوٹ نہیں کہا گیا بذریعہ وحی الہی کے خبر ملی ہے خط ضرور تیرے پاس ہے۔ تلوار کے ڈر سے اس نے خط اپنے سر کے بالوں میں سے نکالدیا۔ جب خط آگیا اور معلوم ہوا کہ وہ حاطب کی طرف سے ہے تو حاطب بلایا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ یہ تو نے کیا کیا اس نے کہا مجھے خدا کی قسم ہے کہ جب سے میں ایمان لایا ہوں کبھی کافر نہیں ہوا۔ بات صرف اتنی ہے کہ مکہ میں میرے قبائل کا کوئی حامی اور خبرگیر نہیں ہے اس خط سے صرف یہ فائدہ حاصل کرنا چاہتا تھا کہ کفار میرے قبائل کو دکھ نہ دیں حضرت عمر نے چاہا کہ حاطب کو قتل کردیں مگر آنحضرت نے منع کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اصحاب بدر پر خوشنودی کا اظہار کیا ہے

شعر و سخن

رباعی در شان امام علیہ السلام

رنجور ترے در سے دوا پاتے ہیں
بیمار ترے دم سے شفا پاتے ہیں
اے مہدی! وقت رہنمائی سے تری
بھولے ہوئے سب راہ خدا پاتے ہیں

نظم

اے دوستو! او کھو کہ یہ وقت امام ہے
یہ وہ امام وقت ہے جسکو رسول نے
تجدید دین میں وہ شب و روز ہی مگن
ہرگز وہ کھانے پینے میں پاتا نہیں مزا
دل میں ذرا نہیں زر و گوہر کی دوستی
رگ رگ میں رچ گئی ہے شئے حُب احمدی
یار ازل کے حُسن پہ مرتا ہے روز و شب
احمد میں مٹ کے احمد مرسل بنا ہے وہ
اسلامیوں کے سر سے اُٹھ دیا ننگال
عیسے کو آسمان پہ سُلایا ہے خلق نے
تیری جبین جناب مہدی پہ عضب
پُتلی میں اُسے گالیاں کیوں شیخ و شاب کی
بس اتنی بات پہ کہ کئی لاکھ ہیں مُرید
کہتا ہے وہ جہان کو باتیں خدا کی
کہہ دو کہ یہ کرشمے خدا نے دکھائے ہیں
عیسے تو مر چکے ہیں یہ اپنے مسیح ہیں
سایہ میں اس کے بڑھنے پایا ہے کمال
جس نے کیا ہے ناطقہ ہر یاوہ گو کا بند
از جان ہمیشہ تیری خدمت دین کا اثر ہے
صادق کی خدمت دین کی ملیگی عزت قبول

دراصل کل آج مرجع ہر خاص و عام ہے
امت کے ہاتھ پہلے سے بھیجا سلام ہے
تائید حق کی جسکو لگن صبح و شام ہے
یہ لطف ہے کہ نام خدا اسے ہی کام ہے
شہرت طلب ہے اور نہ جویائے نام ہے
محبوب رب کے پیار سے لبریز جام ہے
دل میں جو اس کے حُب بقار دوام ہے
احمد نبی کا وہ دل و جان سے غلام ہے
عیسی کی زندگی کا جو سودائے خام ہے
اس اضطراب میں اسے سونا حرام ہے
رہے نہ ... لوگو! مقام ہے
کیوں ہر طرف سے مورد تیر ملام ہے
کیوں اس کے در پہ خلق کا یہ ازدحام ہے
لکھتا ہے وہ کہ مجھ سے خدا ہمکلام ہے
یہ رب ذوالجلال کا سب انتظام ہے
یہ اس خدائے پاک کا سچا پیام ہے
سوچو کہ پھر تو یہ قمر کا نظام ہے
تا ہو دین اس کی بڑھ کے بے لگام ہے
یہ دین خدا کا دل میں جو کچھ احترام ہے
تا نسب ... بدر کا یہ التزام ہے

شہادت یارہ

سید محمد علیشاہ صاحب سید الزالی سے مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ان کے والد بزرگوار جناب سید امیر علیشاہ صاحب ... چند روز خفیف بخار میں مبتلا رہ کر ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو اوپان گذرنے کے بعد رات کو بوقت ۸ بجے داعیٔ اجل کو لبیک کہتے ہوئے عالم جاودانی ہوئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک نیک بخت بزرگ تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود ... کمال محبت کا تعلق آپ کو حاصل تھا۔ جس کی وجہ زیادہ ... تھی کہ قریباً ہر شب کو وہ کسی گذشتہ ولی اللہ

نبی اللہ یا خود آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضرت مرزا صاحب کے مسیح و مہدی ہونے کی تصدیق سُنا کرتے تھے۔ کئی سو دفعہ آپ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔ چنانچہ اس کے متعلق آپکے بہت سے اشتہار بھی شائع ہو چکے ہیں۔ جو مخالف پیرزادوں اور نام کے صوفیوں کے واسطے ایک کافی حجت ہے۔ اللہ تعالے مرحوم کو جنت نصیب کرے اللہ اُن کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ آمین۔

بدر خواتین

حضرت اقدس بارہا فرمایا کرتے ہیں اور تاکید کیا کرتے ہیں۔ کہ عورتوں کے ساتھ نرمی اور محبت کا سلوک کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ انسان کا کمزور حصہ ہیں عورتوں کو قدرتاً وعظ و نصیحت کے سننے کا اور دینی علوم کے مطالعہ کا بہت ہی کم موقعہ ملتا ہے۔ لیکن جو کچھ وقت اور فرصت دینی علوم کے حصول کے واسطے عورتوں کو میسر آسکتا ہے۔ وہ بھی اس زمانہ کی بد رسوم کے مطابق انہیں نصیب نہیں ہو سکتا۔ عورتوں کی تعلیم کی طرف ہمارے ملک میں بہت ہی کم توجہ ہے اور یہی حال عموماً احمدی جماعت میں بھی اس پرانی رسم کے مطابق ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ عورتوں کی اصلاح کی طرف خاص توجہ کریں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اصحاب کے درمیان عورتیں دینی واقفیت سے بہت سا حصہ حاصل کئے ہوئے ہوتی تھیں۔ یہاں تک کہ جہاد کے موقعہ پر بھی میدان جنگ میں اپنے خاوندوں اور رشتہ داروں کے ساتھ ان کا ہاتھ بٹایا کرتی تھیں۔ عورتوں کے متعلق دینی مسائل کا بہت سا حصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اقوال سے اور آپ کی معرفت سنی ہوئی احادیث سے حل ہوتا ہے۔ اخبار بدر میں جب سے یہ کالم کھولا گیا ہے۔ صرف تین بہنوں نے اب تک اس طرف توجہ کی ہے۔ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب نے۔ اہلیہ اکمل صاحب نے اور بنت غلام محمد پھلوری صاحب نے اور لیں۔ خدا تعالے ان کو جزائے خیر دے۔ اور دوسری بہنوں کو بھی اس نیک کام میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

دُعا مدد محمد اکرام احمدی چانگریاں سے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کا فرزند محمد حسن بیمار ہے۔ احباب سے دعا کے واسطے درخواست ہے۔

درخواست دُعا بھائی غلام احمد صاحب مہجور کشمیری عرصہ سے بیمار ہیں۔ اس لئے احباب سے التماس ہے۔ کہ ان کے لئے دُعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالے محض اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرما دے۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار محمد حسین کاتب

اِنِّیْ مُہِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ

الحکم اور وطن

(رقم زدہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب)

میرے دوستو میں اسوقت ایک ایسے معاملہ کی نسبت قدم اٹھانے لگا ہوں جسکی نسبت مجھے [illegible] اور وہ ایک تازہ کفر فروشی ہے جسکا مرتکب [illegible] ہندوستان کا مشہور مدعیٔ حب الوطنی وطن کا ایڈیٹر ہے [illegible] وطن کا ایڈیٹر کی اس کارروائی کی نسبت جسکی بابت میں ابھی آپ کو کچھ کہنا چاہتا ہوں ایڈیٹر الحکم نے ایک آرٹیکل لکھا تھا [illegible] اور اسکا جواب دیا گیا اور نہ ابھی وہ وقت آیا تھا کہ پبلک کی آنکھیں بڑی بے صبری سے ایڈیٹر وطن کی طرف لگی ہوئی تھیں کہ اس زبردست اعتراض کا جواب وہ کیا دیتا ہے - مگر زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا اور ایڈیٹر الحکم کیطرف ایڈیٹر وطن کا وہ کارڈ پہنچا جو کہ الحکم کے کالموں میں آچکا ہے اور پبلک اس سے آگاہ ہو چکی ہے - اور اب مجھے زیادہ مدت نہ ہوگا کہ میں اسکی نسبت کچھ [illegible] کہ وطن میں متواتر تک ایک اشتہار نکلتا رہا ہے جسمیں ایڈیٹر صاحب نے مسلمانوں کو تبلیغ کتابوں کے خریدنے کی بہت ہی ترغیب دی اور ان کتابوں کو نہایت مفید ثابت کرنے کیلئے بہت کوشش کی ہے - اور اپنے خیال فاسد میں مسلمانوں کو ان کتابوں کے پڑھنے کی اسقدر ضرورت بتائی ہے کہ قومی ہمدردی سے مجبور ہو کر انکی قیمت بھی گھٹا دی اور جو کتاب پیش کی تھی اسکو بارہ روپیہ پر فروخت کرنیکا اعلان دیا الغرض جو کتاب چھپ کی تھی اسکی رعایتی قیمت [illegible] پر ہی اکتفا کیا - یہ مقام بہت ہی خوشی کا تھا کہ ایک شخص اپنا ہرج کر کے قوم کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے مگر افسوس کہ بہت دن اس خوشی سے مسرور رہنے کی نوبت بھی نہ آئی اور ابھی بہت کچھ [illegible] ہی نہ ہوئی تھی کہ ایڈیٹر الحکم نے راز فاش کر دیا اور جو پوشیدہ تھا اسکو خدا کی عنایت سے کھول دیا - اور پبلک پر ظاہر کر دیا کہ یہ سب ایک دغا بازی تھی جو ایڈیٹر وطن نے بیچاری نیم مردہ قوم کو لوٹنے کی غرض سے کی تھی - اور چاہتا تھا کہ رعایتی قیمت کے اشتہار کی ٹٹی کی آڑ میں غریب مسلمانوں کا شکار کھیلے - مگر چاہ کندہ را چاہ درپیش - سوچا تھا کچھ اور ہو گیا کچھ اور بجائے اسکے کہ کچھ روپیہ جمع ہوتا اور اس قابل تقلید خیال کی تکمیل کیلئے خرچ کیا جاتا جو ابھی ابھی آپ کو سوجھا تھا - یعنی اس روپیہ کو سود پر دیا جاتا اور [illegible] آپکو اس سے بہت کچھ نفع اٹھانے کا خیال تھا - الٹی ذلت اور رسوائی اٹھانی پڑی اور اس قوم پر جسکے آگے آپ اپنے آپکو ایک [illegible] متقی پارسا اور نیک ثابت کرنا چاہتے تھے کھل گیا کہ آپ بھی ایک نفس پرست انسان ہیں جسکو کہ سوائے روپیہ جمع کرنے کے [illegible] کوئی فکر ہی نہ ہو - وہ دغابازی یہ تھی کہ ایڈیٹر صاحب وطن جن کتابوں کی اشاعت سخت ضروری سمجھتے تھے اور غریب مسلمانوں کو بار بار انکے خریدنے کی ترغیب دیتے تھے - وہ میور صاحب کی کتاب دربارہ رد اسلام اور ینابیع الاسلام وغیرہ تھیں اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ ان کتابوں کے مصنفوں نے کسطرح اسلام اور اسکے بانی پر حملے کئے ہیں اور کسطرح ہمارے برگزیدہ لوگوں کو برا بھلا کہا ہے اے ایڈیٹر وطن غور کر اور اپنے دل میں سوچ کہ کیا تو اسبات کو مناسب سمجھتا ہے کہ غریب مسلمانوں کو جو کہ آگے ہی بہت کچھ صدمہ اٹھا چکے ہیں ایک اور دھکا دیا جائے اور انکو اس تاریکی کے گڑھے میں گرا دیا جائے جہاں سے نکلنا ناممکن ہو - اے بندۂ خدا اپنے گریبان میں منہ ڈال اور دیکھ کہ تو نے کیا کارروائی کی ہے - خدا سے ڈر کر جواب دے کہ کیا یہ تیری کارروائی خیالات من و مائی سے مبرا تھی ؟ اور تو نے مسلمانوں کو زہر کھلانیکی کوشش کرتے بھی [illegible] نہیں کی بلکہ تو نے رعایتی قیمت کا جھوٹا اشتہار دیا اور جو کتاب آٹھ کو ملتی تھی وہ بیس کی ظاہر کر کے بارہ کو بیچنی چاہیں اور جو کتاب [illegible] کو آتی تھی وہ [illegible] کی ظاہر کر کے [illegible] کو بیچنی چاہیں کیا یہ دھوکہ نہ تھا اور کیا اسکا نام غریب لوگوں کا مال لوٹنا نہیں - اے ایڈیٹر وطن اگر آپ میں کچھ بھی حیا اور دانائی ہوتی تو آپ پھر ہرگز ایسا کام نہ کرتے اور ہرگز اس اشتہار کے دینے کے سوچتے کہ میں کیا کام کرنے لگا ہوں - افسوس آپ نے اول تو اسلام کو ایک سخت صدمہ پہنچانے کی کوشش کی اور مسلمانوں کو لوٹنا چاہا اور جب بعد ازاں آپکو ایک کھلی چٹھی کے ذریعہ ایڈیٹر الحکم نے متنبہ کیا اور آپ [illegible] سے جسمیں کہ آپ بیہوش پڑے تھے جگایا تو بجائے اسکے کہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے الٹا گلے کا ہار ہو گئے اور اس ضرب المثل کے مصداق بنکر کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے لگے ایڈیٹر الحکم کو آنکھیں دکھانے مگر اس غصہ بیجا سے اب کیا ہو سکتا ہے جو ہونا تھا وہ ہو چکا آپکو اسوقت عقل سے کام لینا چاہیے تھا جب آپ اس اشتہار کو لکھنے بیٹھے نہ کہ اسوقت جبکہ کمان سے تیر چھوٹ چکا تھا اور اب تو " اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت " والا معاملہ ہے - اور آپکے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کھلی چٹھی کو [illegible] جو الحکم میں شائع ہوئی تھی آپکے ہوش ہوا ہو گئے ہیں اور ہوا اس نے آپکو جواب دے دیا ہے - ہاں کچھ ہوش نوکر کہ آپکا یہ جواب کہ ہم نے ان کتابوں کو اسلئے منگوایا اور شائع کرنا چاہا ہے کہ تا روشن خیال مسلمان انکو پڑھیں - اور یہ کہ جبتک ہم مخالفین اسلام کی کتابوں کو نہ دیکھیں تو انکے خیالات سے کیسے آگاہ اور انکے تدارک و رد کے لئے کیسے تیار ہو سکتے ہیں " کس حد تک قابل پذیرائی ہے ؟ کیا یہ جواب اس قابل ہے کہ اسکو باور کیا جائے ؟ آپکو معلوم نہیں کہ قرآن شریف نے [illegible] کی نسبت کیا کہا ہے جو بری باتیں شائع کرتا ہے [illegible] فرمایا ہے کہ شیطان تمکو فحشاء کی ترغیب دیتا ہے اور میں تمکو نیکی کی طرف بلاتا ہوں کیا ان لوگوں کا یہ حق نہ تھا جو اسوقت شیطان کے [illegible] رہے تھے کہ فریاد کرتے کہ ہم تو صرف یہ باتیں [illegible] پھیلاتے ہیں - کہ مسلمان انسے آگاہ ہوں اور کفر کے جواب دینے کیلئے ہر وقت تیار رہیں کیا یہ لہو و لعب کا جواب نہیں ؟ کیا آپکو معلوم نہیں کہ ایسے لوگوں کے حق میں خدا تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے ؟ - اور اگر آپکی بات کو مان بھی لیا جائے تو کیا یہ ممکن نہیں کہ میور وغیرہ بھی بڑے بڑے پارسا ہوں اور انہوں نے کسی مصلحت کی وجہ سے اپنے مذہب کو چھپایا - اور چونکہ مسلمان ان اعتراضات سے ناواقف تھے اسلئے انہوں نے کمر ہمت کسکر اسبات کی کوشش کی کہ ایسی کتابیں لکھیں جن سے مسلمانوں کو کفر کے برخلاف ایک جوش پیدا ہو اور وہ ان کی اعتراضات سے بھی بخوبی واقف ہو جائے - کیوں صاحب کیا ایسا نہیں ہو سکتا - اور کیوں میور کو آپ سے بڑھ کر درجہ نہ دیا جائے اور یہ نہ سمجھا جائے کہ وہ حب قومی میں یعنی اسلام کی محبت میں گوئے سبقت لے گیا ہے - یا کم سے کم بائبل بک سوسائٹی کو کیوں آپ پر سبقت نہ دی جائے کیونکہ وہ آپ سے بڑھ کر کام کرتی ہے آپ تو غریب مسلمانوں سے روپیہ بھی لیتے ہیں اور وہ مفت لاکھوں اعتراضات جو عیسائیوں کے دلوں میں انکی کم فہمی کیوجہ سے اسلام پر ہوتے ہیں مسلمانوں میں شائع کرتی ہے - اور کوئی دن نہیں گزرتا کہ دنیا کے کسی حصہ سے بائبل سوسائٹی کا کوئی دل آزار اشتہار نہ نکلتا ہو - آپ کہہ سکتے ہیں کہ میری نیت نیک تھی اور میں نے غلطی سے ایسا کام کیا مگر وہ رعایتی قیمت کا پرفریب اشتہار اسوقت آپکی آنکھوں کے آگے آپکو خود اپنے نفس میں شرمندہ کریگا - کہ میں ظاہر کیا کرتا ہوں اور میرے دل میں کیا تھا - آپ نے اپنے اس خط میں جو آپ نے ایڈیٹر صاحب الحکم کو لکھا ہے - یہ تحریر فرمایا ہے کہ اس کھلی چٹھی کو پڑھکر مجھکو رونا بھی آیا اور ہنسی بھی میرے خیال میں آپکو اسبات کے لکھنے کی کوئی بڑی ضرورت نہ تھی کیونکہ ہر ایک عقلمند انسان خوب سمجھ سکتا ہے - کہ بیشک آپکو ہنسی بھی آئی ہوگی اور رونا بھی ہنسی تو اس لئے کہ نادان مسلمانوں نے کسطرح میری چرب زبانی سے پھسلائے جا کر ہزاروں روپیہ اس مضرت رساں کتاب کو خرید لیا اور رونا اسلئے کہ اب تو بھانڈا پھوٹ گیا اور نہ صرف آمدن بند ہوگی بلکہ کالک کا ٹیکہ ماتھے پر لگیگا - اے ایڈیٹر وطن آپ ذرا غور تو کریں کہ ہم لوگ کہاں تک آپکے جواب کو مان سکتے ہیں آپ اس تک اخبار میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ ایک صاحب دین اسلام سے برگشتہ ہو کر کوئی اور مذہب اختیار کرنے والے ہیں - چاہئے کہ جو صاحب انکو کچھ سمجھانا چاہیں ایڈیٹر سے پتہ پوچھکر ان سے خط و کتابت کریں اور آپ یہ بھی تسلیم کر چکے ہیں کہ وہ ایک عہدہ دار اور گریجویٹ ہیں (اگرچہ آپکی مہربانی سے انکا نام تو مجھکو معلوم ہے مگر چونکہ آپ نے اخفا کیا ہے اسلئے میں بھی ظاہر نہیں کرتا) اور ساتھ ہی میور صاحب کی کتابوں کا بھی اشتہار دیتے ہیں - ہاں اے ایڈیٹر صاحب میں نہایت ہی ادب سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا ایسے ہی روشن دماغ لوگوں کیلئے آپ نے میور صاحب کی کتابیں بڑی تشہیر کی ہیں جیسے کہ متذکرہ بالا صاحب - اپنے دل میں [illegible] غور کرو کہ کیا یہ ایسی ہی زہریلی کتابوں کا اثر نہیں

جو ایک شخص کو دین اسلام کی جڑھ کاٹنے پر مجبور کر رہا ہے۔ نہیں ایک نہیں آپ جیسی دی فدائیوں نے ہزاروں کو تباہ کیا ہے۔ اور خدا نخواستہ اگر چندے یہی حال رہا تو بہت سے اور ونکو بھی آپ لے ڈوبیں گے۔ شاباش یہی خدمت دین ہے اور یہ بھی خواہی مسلمانان ہے جو کہ آپ کر رہے ہیں۔ بیشک جوابات حضرت آدم سے لیکر آجتک کسی نبی کی بھی سمجھ میں نہیں آئی وہ آج مولوی انشاء اللہ صاحب کی سمجھ میں آئی ہے اگر یہ درحقیقت مفید ہوتا تو پہلے تو نبی کریم مخالفین کے اعتراضوں کو اکٹھا کر کے اور لکھوا کر مسلمانوں میں عام طور سے شائع کرتے پھر حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اوّل کو چاہیئے تھا کہ مسیلمہ کذاب کی الفین بالفیل ہزاروں کاپیاں مسلمانوں میں تقسیم کرتے تاکہ وہ ایک نئے مذہب کا جواب دینے کیلئے ہر وقت تیار رہیں۔ اور ایسا ہی حضرت عمرؓ پر لازم تھا کہ فارس کو فتح کرنے ہی جب مذہب زردشتی رکھنے والونکا واسطہ مسلمانوں سے پڑا تھا تو زردشت کی جاروں کتابیں مسلمانوں کو بانٹتے تاکہ وہ ان لوگوں کے زہریلے اثر سے محفوظ رہیں لیکن نہیں ازل سے لیکر اب تک کسی عقلمند آدمی نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ بکثرت بات سننے سے انسان کے دل پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے آپ کہتے ہیں کہ ہمنے اسلئے ان کتابوں کو فروخت کرنا چاہا کہ مسلمان انکا جواب دینے کی قوت پیدا کریں مگر سچ تو یہی کہ جنکے دل میں اس بات کا جوش پیدا ہوگا کہ عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب دے کیا اُسکے لئے عیسائیوں کی مذہبی کتابیں فروخت کرنیوالی دوکانیں بند ہیں کہ آپ نے ان باطل سے بھری ہوئی کتابوں کے فروخت کرنیکا ٹھیکہ اُٹھایا ہے اور جسکے دل میں ایسا مادہ ہی نہیں کہ وہ جواب دیسکے تو اُسکو ضرورت ہی نہیں کہ وہ ان کتابوں کو پڑھے۔ بلکہ اُسکو تو یہ کتابیں پڑھنی بھی نہیں چاہیئں۔ کیونکہ اسمیں یہ تو مادہ ہی نہیں کہ انکا جواب دے۔ ہاں اپنا ایمان کھو بیٹھے گا اور آپکی تو نیت بھی یہی معلوم ہوتی ہے کہ ایک گروہ آپکی بدولت دائرہ مذہب اسلام سے خارج ہو جائے۔ آپ نے اشارۃً تک نہیں کیا کہ یہ کیسی کتابیں ہیں اور مذہب اسلام کے برخلاف ہیں یا موافق اور آیا یہ کتابیں ایسے لوگوں کو خریدنی چاہیئں جو انکے جواب دینے کا ارادہ رکھتے ہیں یا کیا بلکہ آپنے غریب مسلمانوں کو دھوکھا دیکر نہایت پلید کتابیں اور ردّ بھی گراں قیمت دینی چاہیں اور ارادہ کیا کہ آپکے اُسنزہ سے انکا سر مونڈیں۔ اے ابلہ پر دطن تو جاہے مت گذر اور حضرت مسیح موعود کے مبارک نام کو اپنے اس مقابلہ میں مت لا۔ تیری کیا طاقت ہے کہ تو اُنکے مقابلہ میں آسکے اور تیرا کیا منہ ہے کہ اُنکی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھ سکے۔ تو پہلے اپنی حالت پر نظر کر کہ تو دھوکے اور فریب سے کفر کو بیچ رہا ہے اور وہ خدا کا برگزیدہ بندہ ہر طرح کے وسیلوں اور رات دن کی کوششوں سے دین اسلام کو پھر دوبارہ زندہ کرنے کی تدبیر میں عمل میں لا رہا ہے اور اسکے ادنےٰ غلاموں نے وہ وہ اسلام کی خدمتیں کی ہیں کہ مخالف بھی قائل ہیں۔ کیا تجھکو ریویو آف ریلیجنز کی خدمات معلوم نہیں۔ کیا الحکم اور بدر تیری نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ اور ان کے علاوہ مختلف رسالے اور سینکڑوں کتابیں جو اس جماعت کی طرف سے نکل رہی ہیں کیا انکا تجھکو علم نہیں۔ کیا بات ہے کہ تو اے میرے لائق مہربان اپنی زبان پر ان لوگوں کا نام لاتا ہے جو کہ اسلام کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور جنہوں نے وہ کتابیں صرف اس لئے پڑھیں کہ تا انکا جواب دیں۔ اُنہوں نے وہ کتابیں تیری طرح سے دام کھرے نہیں کئے بلکہ مول لی ہیں صرف اسلئے کہ اُنکا جواب دیں بلکہ جواب دیا ہے اور ایسا دیا ہے کہ مخالف عش عش کر اُٹھے ہیں۔ میرے لائق مہربان کیا تو نہیں سمجھتا کہ تو تو ینابیع الاسلام کو گراں قیمت بیچ رہا ہے اور حضرت مسیح موعود اُسکا جواب لکھتے ہیں اور سینکڑوں انسانوں کو مفت تقسیم کرتے ہیں تو خود ہی انصاف سے بتا کہ اس صورت میں تو خدمت اسلام کر رہا ہے یا وہ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ چاند پہ خاک ڈالنے سے چاند نہیں چھپتا بلکہ خاک اُلٹی منہ پر پڑتی ہے۔ بس تو بھی ڈر تا ایسا نہو کہ ایک غیبی ہاتھ تجھکو ذلیل و خوار نکر دے۔ دشمنوں کی ناپاک اور نجس کتابیں مسلمانوں تک پہنچانا اور کوشش سے مہیا کرنا۔ خواہ یہ چند روپیوں کے ہی لئے کیوں نہو کوئی بہادری کا کام نہیں بلکہ قابل نفرین کام ہے۔ کچھ ہمت تھی تو کوئی نیک کام کر کے دکھایا ہوتا۔ ورنہ یونہیں بیفائدہ نوک جھونک سے کیا فائدہ۔ کیا مرزا صاحب نے یا اُن کے مریدین نے کبھی کوئی اشتہار دیا ہے کہ میور صاحب کی یا پادری سکاٹس صاحب کی فلاں کتاب اس رعایتی قیمت پر ہم فروخت کرتے ہیں۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اور یہ اُنکی شان کے ہی برخلاف نہیں بلکہ مذہب و عقیدہ کے بھی برخلاف ہے۔ تو پھر آپ کیوں بغیر کسی سوچے سمجھے کے انکو اپنے میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ مولوی انشاء اللہ صاحب خود اپنے ہم مشرب اور ہمارے مخالف مولویوں سے ہی دریافت کرو کہ وہ اس کی نسبت کیا کہتے ہیں۔ انکا عقیدہ تو یہ ہے کہ کافروں کے ساتھ بیٹھنے والا اور اُنکی کتابیں پڑھنے والا بھی اور بیچنے والا بھی کافر ہے۔ اب میں صاف کہے دیتا ہوں کہ یہ ایک خدا کیطرف سے ذلّت ہے جو آپ پر نازل ہوئی ہے۔ ہاں آپ لاکھ اس دھبّہ کو مٹانا چاہیں مگر ممکن نہیں لوگ خوب سمجھتے ہیں کہ پاتال میں کیا ہے۔ اب مہربانی کر کے ہشیار ہو جاؤ اور ایک بات اپنے دل کے کانوں سے سنو اور اسپر غور کرو۔ کیا آپکو یاد نہیں کہ ایکدفعہ آپنے رسالہ میگزین کی یورپ امریکا میں اشاعت کیلئے کوشش کی تھی اور جب اہل حدیث وغیرہ نے مخالفت کی تو ڈر کے مارے کوئی حیلہ تراشنا چاہا جس سے آپ کی عزت میں بھی کوئی فرق نہ آئے اور قطع تعلق بھی ہو جائے۔ آخر سوچ سوچ کر یہ بات نکالی کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کا ذکر اُس خیالی رسالہ میں بسبیل تذکرہ بھی نہ آوے۔ اور نہ اُنکے عقائد اُس رسالہ میں درج ہوں۔ کیا آپ کو پہلے اس کا خیال نہ تھا یا آپکو بذریعہ خطوط کے یہ بات بار بار ذہن نشین نہ کرائی گئی تھی۔ مگر آپکو تو ایک بہانہ چاہیئے تھا۔ کیا آپ نہیں سمجھ سکتے تھے کہ اگر ایک عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی خصوصیتیں جو عام مسلمان اُنکو دیتے ہیں پیش کرتا۔ اور اُنکے خدا ہونیکا دعویٰ کرتا تو اسوقت بسبیل تذکرہ یہ بات بھی نہ آتی کہ ہرگز ہرگز حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر نہیں بیٹھے بلکہ سرینگر کشمیر میں مدفون ہیں۔ اور یہ کہ وہ مُردوں کو زندہ نہیں کرتے تھے۔ تو کیا یہ مرزا صاحب کا عقیدہ نہیں اور کیا آپ لوگ اسکے برخلاف نہیں۔ اور یہ کہ اسلام کو دوسرے مذہبوں پر ایک یہ فضیلت ہے کہ اسمیں ہر وقت ایسے لوگ موجود رہتے ہیں جنپر خدا کیطرف سے وحی نازل ہوتی ہے کیا یہ آپ لوگوں کے برخلاف عقیدہ نہیں۔ تو کسطرح ایڈیٹر آپکی خواہشوں کے مطابق اپنے ضمیر کے برخلاف لکھ سکتا تھا اور کیا اگر وہ لکھتا تو وہ ایک فریب اور دھوکا نہ ہوتا۔ پھر ایسا رسالہ جو دھوکے اور فریب سے پُر ہو کسطرح غیر اقوام کی روبرو پیش ہو سکتا تھا اور خود ایڈیٹر کسطرح اُنکو نباہ سکتا تھا۔ بات یہ ہے کہ یہ آپکو معلوم تھا اور آپنے بیفائدہ ظاہر کیا کہ آپکو یہ خیال ہی نہیں آیا۔ اور آپ سے درخواست ہی کسنے کی تھی۔ خود آپنے ہی تو سلسلہ جنبانی کی تھی پھر یہ بھی آپکو یاد ہوگا کہ اُسوقت آپکو یہ جواب حضرت صاحب کی منظوری سے دیا گیا تھا۔ کہ اب اسلام ایک مردہ ہے اور بہت سے گندے خیالات ملکر وہ اس قابل نہیں رہا کہ لوگوں کی سامنے پیش کیا جائے مگر وہ اسلام جو نبی کریم کا مذہب تھا اور تمام آئمہ کرام کا مذہب تھا وہ ایک زندہ مذہب ہے۔ ایک ہی زندہ مذہب ہے اور اب خدا تعالیٰ اپنے مسیح کے ذریعہ پھر اوسی پھیلانا چاہتا ہے آپنے وہ اوپر کا جواب سنکر یہ سلام کہ موجودہ زنگ ایک پھیکا رنگ ہے اور اسلام ایک مُردہ مذہب ہو چکا ہے۔ بہت کچھ سخت سست کہا اور کل مسلمانوں کو اکسایا کہ اور اس پاک سلسلہ کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور یہ صرف اسلئے تھا کہ بعض خود غرضیوں کی وجہ سے آپ ایسا کرنے پر مجبور تھے۔ آپنے شاید اُس فقرہ کا جو آپکو لکھا گیا تھا مطلب نہ سمجھا۔ بلکہ غالب خیال یہ ہے کہ جان بوجھکر پبلک کو دھوکھا دینا چاہا جیسا کہ آپکی تحریر سے ثابت ہوتا ہے۔ اور آپنے لوگوں پر ظاہر کیا کہ یہ لوگ اسلام کو ہی ایک مُردہ مذہب سمجھتے ہیں حالانکہ ہم ہی تو اسکو زندہ سمجھتے ہیں ہم وحی کے قائل ہیں ہم پیشگوئیوں کے قائل ہیں ہم اسکے قائل ہیں کہ نبی کریم سے بڑھکر اور کوئی شخص نہوا نہوگا نہ تو علوم دینیہ میں کامل نہ عمل میں کامل نہ خدا سے ایسا تعلق رکھنے والا بلکہ سب لوگ اُس سے کمتر درجہ کے ہیں۔ اور برخلاف اسکے آپ لوگ حضرت عیسیٰ کو وہ خصوصیات عطا فرماتے ہیں جو خدا کے لئے ہی لازم ہیں مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا۔ اور جانور بنانا حالانکہ اس سے توحید میں فرق آتا ہے اور نبی کریم کی ہتک ہوتی ہے۔ اب سچ بتاؤ کہ ہم زندہ اسلام کے قائل ہیں یا آپ اگر پہلے کچھ آپ کو شک ہو سکتا تھا تو اب تو یقین ہونا چاہیے کہ اب اسلام یہ موجودہ اسلام ایک مُردہ مذہب ہے۔ اور خدا نئے سرے سے اسکو درست کرنا چاہتا ہے۔ اور اب دم عیسیٰ سے اسمیں دوبارہ روح پھونکی جائیگی اور زندہ اسلئے کہ مسلمانوں کے سرگروہ۔ مسلمانوں کی بڑی بڑی دعووں والے مولوی خود کفر فروشی پہ آمادہ ہو گئے ہیں سچ ہے جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ جب خود لیڈر اور رہبر کا ہی ضمیر بگڑ جائے تو کیوں ہر ایک کا دل کھٹا نہو۔ اے ایڈیٹر۔ سچ بتا کہ کیا اب بھی اس موجودہ اسلام کا مُردہ ہونا تجھ پر ثابت نہیں۔ تیری آنکھیں کیوں بند ہیں ذرا اُنکو کھول تا تجھکو کچھ نظر آوے تعصب کی عینک لگا کر مت دیکھ۔ دل کے آئینہ کو صاف کر اور نور کی روشنی کا عکس اُسپر ڈال تا تیری آنکھیں کھل جائیں اور تیرے اردگرد سے تاریکی کا دور ہو جائے۔ اسلام مر چکا اور یقیناً مر چکا اور وہ دوبارہ زندہ ہونیکو ہے۔ تو نے قوم کو دھوکہ دیکر خدا کے برگزیدہ سے بدظن کرنا چاہا مگر خدا کے ارادے پورے رہتے ہیں اور اُنکی باتیں کبھی رد نہیں جاتیں۔ تو نے نا سمجھ مسلمانوں کو فریب دیا تا وہ ہدایت کی راہ نہ پا سکیں اور تو نے خدا کے مامور کو ذلیل کرنا چاہا مگر خدا اُسکو فرماتا ہے انی مھین من اراد اھانتک۔ پھر کسطرح تو اپنی کوشش میں کامیاب

اخبار بدر ۲ دو ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدر دو ماہ کے واسطے مفت کسطرح ملسکتا ہے
اسکی یہ صورت ہے جو صاحبان اب تک اس اخبار کے
خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں اور ایکسال
کا چندہ پیشگی عطا فرماویں یا بذریعہ وی پی منگواویں
ان کا ارسال کردہ چندہ سنہ ۱۹۰۷ء کا چندہ
شمار ہوگا۔ اور سنہ ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار
ان کی درخواست کے دن سے لیکر اخیر سنہ ۱۹۰۶ء
تک انکی خدمت میں ارسال ہونگے وہ سب
بلا قیمت ہونگے۔ لیکن گذشتہ پرچے مفت
نہ ملسکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے
لیکر اخیر سال رواں تک کے پرچے مفت ملتے
رہیں گے۔ امید ہے کہ بہت سے دوست اس سے
فائدہ حاصل کرنیکی کوشش کریں گے۔

محمد صادق عفی عنہ مینیجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

رعایتی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۲	۶
½ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۹	۶	۲½
½ کالم	۳۵	۱۸	۸	۴	۳
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
¼ کالم	۱۵	۸	۵	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲/

(۱) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے ما بعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۲) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر فی صدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے وصول ہونی چاہیئے۔

(۳) مینیجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی واپس کر دے۔

رمضان شریف میں رعایت

براہین احمدیہ مکمل نئی

رمضان شریف میں عا کی قیمت عا جلد کی ۱۲/

قیمت ۱۲/

دُرِّ ثمین (مکمل)

جسمیں فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام اردو و فارسی و عربی
سب شائع شدہ نظمیں

نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸ × ۲۲ کے ۱/۳ صفحہ کی موزوں تقطیع پر چھپ کر خوبصورت
پر نیانی جلدیں بند ہو کر طیار ہو گئی ہے
ہم نے احباب کے آرام کے لئے اسمیں ایک یہ بھی
خوبی رکھی ہے کہ اردو فارسی نظموں کے دو حصے کر کے
انکو علیحدہ علیحدہ نمبر دیدیئے ہیں جسکا فائدہ یہ ہے کہ جب
کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی نظم فارسی یا اردو میں
شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر ان آگے کے نمبر لگا کر اسکو
چھپا دینگے اور واجبی قیمت پر خریداران دُرِّ ثمین کو بھیجدینگے
جو اسی کتاب میں باسانی لگا سکیں گے اسطرح سے
انکی کتاب مکمل ہوتی جائیگی ورنہ ضائع ہو جائیگی
قیمت مع جلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ بذمہ خریدار
رمضان شریف میں ۶ر اور بے جلد کے ۴ر

ملنے کا پتہ
دفتر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری
جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے
یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا
ہوں انکو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے
خط و کتابت کر کے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے انشاءاللہ
نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے
اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا
ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے۔ ان کا اندک خرچ
دوا سے کر لیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار
تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان
بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب
روزافزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا خدا ہے
مگر اسی نے دواؤں میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر
محمد حسین طبیب احمدآبادی موجد کارخانہ
بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماراں

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان
میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن
تخمیناً ۴ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول
فی من پختہ مبلغ ۴۰ روپیہ اور دوم مبلغ ۳۵ مبلغ
عہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے
بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

رمضان شریف اور مفرح عنبری

رمضان شریف کے تشریف لانے سے قدرتاً یہ سوال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ روزہ دار مفرح عنبری کس طرح اور کس وقت استعمال فرماویںگے۔ لہذا عام اطلاع کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔

کہ روزہ دار لوگ اگر کسی اور چیز کی بجائے مفرح عنبری سے ہی روزہ افطار کریں اور اوپر پاؤ بھر دودھ پی لیا کریں۔ تو بہ نسبت اور دنوں کے انہیں بفضلہ بہت زیادہ مفید ہوگی۔ بہر حال روزہ دار لوگ افطاری اور سحری کیوقت شوق سے استعمال فرما سکتے ہیں۔ ان دنوں میں خصوصاً اس لئے اور بھی زیادہ مفید ہے کہ عام پرہیز کا موقع ان دنوں میں خصوصیت کے ساتھ میسر آسکتا ہے۔

حکیم محمد حسین قریشی ۔ موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت حویلی کابلی مل ۔ لاہور

بدر پریس قادیان میاں معراج الدین عمر کے [illegible] چھپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے ۔ ما بعد للعہ

بدر

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان ۔ جسکو ۲۷ ہمسٹیو اُس مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۳۰ رمضان المبارک ۱۳۲۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ نومبر ۱۹۰۶ء

سلسلۃ الجدید جلد ۳ نمبر ۵ ہم ۔ سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۴۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی ۔ ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عیہ

معاونین درجہ اول جنکو ۵ پرچہ جات کسی ایک کو جاری کرانیکا حق حاصل ہو صہ

معاونین درجہ دوم جنکو ۲ پرچہ کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو للعہ

عام قیمت پیشگی سے ہے غربا سے جنکی آمد ماہوار ۱۰ عہ ہو یا کم صرف عا عام نمبرت بعد اللہ فی پرچہ ۲ جہ صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گران سے حساب بعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے

لوکل ...... عہ ...... افریقہ ...... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبی کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیر آبکہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد ۔ ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالیجناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اُسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چلسکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس ع بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہیں ۔

[illegible] حاجی محمد حسین [illegible]

نمبر ۴۵ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ مطابق ۸ - نومبر ۱۹۰۶ء جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

صادق اور کاذب مین فرق۔ شریر کی عمارت کی بنیاد ریت پر ہے۔ اور وہ ایک دن ضرور گریگی لیکن صادق کی بنیاد ایک مستحکم چٹان پر ہے اور خدا اس کا محافظ ہے۔ دنیا دار الابتلار ہے۔ اور ہر ایک شخص کو جو کوئی راہ اختیار کرتا ہے۔ کم و بیش مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن صادق ان تمام ابتلاؤن میں سے نکل کر کامیابی کی مراد پاتا ہے اور کاذب ان مصائب کے نیچے دب کر ہلاک ہوجاتا ہے۔ جب کوئی شخص مدعی کسی اصلاح کا اٹھتا ہے۔ تو کچھ لوگ اس کے مخالف ہوتے ہین کچھ موافق ہوتے ہین۔ کچھ مخالفت کرکے پھر موافق بن جاتے ہین اور کچھ موافقت کرکے پھر مخالفت اختیار کرتے ہین۔ انبیار کے ساتھ بھی ہمیشہ سے یہی سنتہ اللہ چلی آئی ہے۔ کہ بعض نے پہلے ہی سے ساتھ دیا۔ بعض مخالف ہوئے اور مخالفت پر مر گئے۔ اور بعض مرنے سے پہلے مخالفت سے توبہ کرکے موافقین مین شامل ہوگئے۔ اور بعض موافقین مین تھے۔ مگر بدقسمتی سے مرتد ہوگئے۔ ہر نبی کے زمانہ مین مرتد ہوتے چلے آئے ہین۔ حضرت موسیٰ کے زمانہ مین حضرت عیسےٰ کے زمانہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین۔ مگر یہ مرتدین جو انبیار کے مقابلہ مین کھڑے ہوئے ہمیشہ خائب خاسر رہے۔ اور ہلاکت کے گڑھے مین گرتے رہے۔ اور خدا کے صادق کو کبھی کچھ ضرر نہ پہنچا سکے۔ اسی قدیم سنتہ اللہ کے مطابق اس زمانہ مین بھی خدا کے صادق بندے کی جماعت مین سے بھی ایک شخص نے ارتداد کا طوق اپنے گلے مین ڈالا ہے۔ اور اُس کا نام ہے ڈاکٹر عبد الحکیم خان۔ خدا تعالےٰ کی عجیب حکمت ہے کہ اس زمانہ مین ایک اور شخص نے بھی چند سال سے نبوت کا دعوےٰ کیا ہوا ہے۔ جو امریکہ مین رہتا ہے اور اس کا نام ڈوئی ہے اور ناظرین اس کے حال سے اچھی طرح واقف ہین اس کی جماعت مین سے بھی ایک شخص اس سے مرتد ہوا ہے اور اس کا نام ووالی وا ہے۔ اس جگہ مقابلہ اور موازنہ کے واسطے خدا تعالےٰ نے دو عجیب نظارے ہمارے سامنے پیش کر دئے ہین۔ ایک طرف حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا ہے۔ ایک بڑی جماعت تین چار لاکھ کی آپ کی پیرو ہے۔ ان مین سے عبد الحکیم خان مرتد ہوا ہے اور مخالفت مین بہت کچھ ہاتھ پاؤن مار رہا ہے۔ اور پیچ و تاب کہا رہا ہے اور اپنا روپیہ بھی صرف کر رہا ہے مگر آجتک اسکی مخالفت کا کوئی اثر اس جماعت پر اگر پڑا ہے تو یہ ہے کہ بعض اشخاص نے صرف اس کی مخالفت کی تحریک سے سلسلہ احمدیہ کی طرف توجہ کی اور اس کو حق پر پاکر ایمان لائے۔ دوسری طرف ڈوئی نے الیاس ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ حضرت نے اس کو کاذب دیکھ کر مقابلہ دعا میں اپنے سامنے بلایا دو دفعہ اشتہار دیا اور لکہا کہ اگر تو مقابلہ پر نہ آئے گا تب بھی تباہ ہوگا۔ ڈوئی نے وسل پندرہ ہزار مرید بنائے۔ ایک بڑا شہر بنایا۔ لاکھوں روپے کے مکان بنائے۔ بڑی بھاری جائداد پیدا کی۔ شاہزادوں اور نوابوں کی طرح اپنی رہائش اختیار کی۔ اُسکا ایک مرید ولی وا نام اس سے مرتد ہوا۔ ولی وا نے اس کے ہزارہا مریدین کو ورغلا کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ عہدہ نبوت سے ڈوئی کو علیحدہ کر دیا۔ ڈوئی کے اپنے بنائے ہوئے شہر سے بیدخل کرا دیا اور خود اُس شہر پر قابض ہوگیا اور ڈوئی فالج زدہ خراب خستہ تباہ حالت مین نہایت مایوسی کے ساتھ روتا ہوا وہان سے چلا گیا۔ یہ ہے انجام کاذب کا اور یہ ہے فرق مابین صادق کے اور کاذب کے کوئی ہے جو اس پر انصاف کی نگاہ سے فکر کرے

تازہ ڈاک ولایت سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈوئی کا مقدمہ خارج ہوگیا ہے۔ عدالت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ شہر صیحون کے لوگوں کا اختیار ہے۔ کہ بذریعہ پرچی ڈالنے کے جس کو چاہین اپنا دینی افسر مقرر کرین۔ ایک جگہ پر رائے دہندون کو جمع کیا گیا۔ پرچیان ڈالی گئیں۔ ڈوئی بھی وہان جا بیٹھا۔ کہ شاید اس کے پرانے مرید اس کے مونہ کا لحاظ کرین گے۔ مگر کسی نے پرواہ نہ کی اور بکثرت رائے کے ساتھ والی وا شہر کا حاکم اور سردار مانا گیا اور ڈوئی بیدخل اور بے اختیار گردانا گیا۔ اِتنے بڑے شہر مین جہان ہزارون اس کے مُرید تھے۔ کوئی بیس پچیس آدمی اس کے ساتھ تھے۔ باقی سب برگشتہ ہوگئے۔ یہ ہے انجام کاذب کا۔ لیکن اس کے بالمقابل ڈاکٹر مرتد کی کوششوں کو دیکھو۔ کتابون کے چھاپنے کو دیکھو۔ پیسہ اخبار جیسے اخبار کا اس کا ساتھ دینا دیکھو۔ انجمنوں کا اُس کا طرفدار بننا دیکھو۔ باوجود ان سب باتون کے خدا کے مُرسل کو ایک ذرہ برابر نقصان نہین پہنچا سکا۔ بلکہ دن بدن تعداد مریدین مین ترقی ہے جس دولت اور روپیہ کے خیال نے عبد الحکیم کو حسد کے جہنم مین گرا رکہا ہے وہ بھی زیادہ سے زیادہ خود بخود کھچی چلی آتی ہے اور یاتیک من کل فج عمیق کی پیشگوئی کو پوری کر رہی ہے۔

شہر سے نکالا جانے کے بعد ڈوئی نے ارادہ کیا ہے۔ کہ وہ ایک اور ملک کو چلا جائے۔ جس کا نام میکسیکو ہے اور اپنے باقیماندہ چند ایک مریدون سے نہایت الحاح اور زاری کے ساتھ درخواست کی ہے۔ کہ وہ اُس کو روپے کی امداد دین۔ ڈوئی کی بیوی اور اس کا بیٹا بھی اُس سے علیحدہ ہوگئے اور اب ڈوئی اپنی بیوی پر الزام لگاتا ہے۔ کہ اُس کے اخلاق اچھے نہ تھے۔ اور مجھے ہمیشہ تکلیف دیا کرتی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۲۰۔ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۸۔ نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء ۔ ینصرکم اللہ فی دینہٖ

ترجمہ۔ خدا اپنے دین میں تمہاری مدد کرے گا

۲۔ نومبر ۱۹۰۶ء ۔ مین نے دیکھا کہ رات کے وقت مین ایک جگہ بیٹھا ہون۔ اور ایک اور شخص میرے پاس ہے تب مینے آسمان کی طرف دیکھا۔ تو مجھے نظر آیا۔ کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں۔ تب مین نے اُن ستاروں کو دیکھ کر اور اُنہیں کی طرف اشارہ کرکے کہا

آسمانی بادشاہت

پھر معلوم ہوا۔ کہ کوئی شخص دروازہ پر ہے۔ اور کھٹکھٹاتا ہے۔ جب مین نے دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک سودائی ہے۔ جس کا نام میراں بخش ہے اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور اندر آگیا۔ اس کے ساتھ بھی ایک شخص ہے۔ مگر اس نے مصافحہ نہین کیا اور نہ وہ اندر آیا اس کی تعبیر مین نے یہ کی کہ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہین۔ جن کو خدا زمین پر پھیلاویگا۔ اور اس دیوانہ سے مراد کوئی متکبر مغرور ہے یا تعصب کی وجہ سے کوئی دیوانہ ہے۔ خدا اس کو توفیق بیعت دیگا۔

اور پھر الہام ہوا۔ لا تخف ان اللہ معنا۔

گویا مین کسی دوسرے کو تسلی دیتا ہوں کہ تو مت ڈر بیشک خدا ہمارے ساتھ ہے۔

۷۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ آج رات لنگر خانہ کے اخراجات کی نسبت میں قریباً ۱۲ بجے رات کے اپنے گھر کے لوگوں سے بات کر رہا تھا کہ اب خرچ ماہواری لنگر خانہ کا پندرہ سو ۱۵۰۰ سے بھی بڑھ گیا ہے کیا قرضہ لے لین۔ پھر خیال آیا کہ قرضہ لینے سے کیا فایدہ۔ کیونکہ دو ہزار روپیہ بھی لے لین۔ تو ایک ماہ مین خرچ ہو جاینگے اس کے بعد مین سو گیا۔ صبح نماز کے بعد الہام ہوا

اَتَقْنَطُ مِن رَحْمَةِ اللهِ۔ الَّذِي يُرَبِّيكُم فِي الأَرْحَامِ۔

ترجمہ۔ کیا تو خدا کی رحمت سے نا امید ہوتا ہے۔ وہ خدا جو تمہیں رحموں مین پرورش کرتا ہے۔

شیخ مسیح اللہ صاحب باورچی ساکن شاہ جہان پور ۱۔ نومبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو ستر اسی کی عمر مین فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شیخ صاحب مرحوم مدت تک انگریزون کی خانسامہ گیری کرنے کے بعد بالآخر قادیان مین آکر بیٹھ گئے تھے۔ چند سال مدرسہ تعلیم الاسلام کے بورڈنگ مین ملازم رہے۔ اور آجکل گوشت روٹی کی دوکان کرتے تھے۔ آپ کو مقبرہ بہشتی مین دفن کیا گیا۔ اللہ تعالے مغفرت کرے۔ شیخ صاحب کا ایک چھوٹا سا بچہ یتیم چھوڑ گئے۔ جو مدرسے سے وظیفہ پاتا ہے۔ خدا اس کا محافظ ہو اور شیخ صاحب کے دیگر پسماندگان کو بھی صبر جمیل عطا کرے۔

اس ہفتہ مین میاں معراج الدین صاحب سید فضل شاہ صاحب لاہور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کے معاینہ کی لاگ بک جناب انسپکٹر صاحب لکھکر ارسال فرما دی ہے۔ مدرسہ کی ترقی تعلیمی اور وسعت مکانات اور انتظام وغیرہ پر آپنے بہت

ڈائری

القول الطیب

۵۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ حیدرآباد سے ایک صاحب عابدحسین نام کا خط تجدید بیعت کے واسطے حضرت کی خدمت میں پونچا۔ حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا۔ کہ آپ کی جدید بیعت منظور ہے۔ آیندہ استقامت رکھیں۔ اور خدا تعالےٰ سے استقامت کے لیے دعا کرتے رہیں۔ مرزا غلام احمدؐ

چونکہ سائل کی درخواست ہے۔ کہ ان کا خط بھی اخبار میں درج کیا جائے۔ اس واسطے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔ ماہ صفر ۱۳۲۲ھ میں خاکسار اور ڈاکٹر ظہور اللہ احمد صاحب دکن سے دارالامان قادیان میں حاضر ہو کر شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ لیکن بہ سبب بعض وجوہات پھر یہ عاجز مخمصہ میں پڑ گیا اور عجیب شبہات دل میں آنے لگے۔ لیکن تقدیراً میں آپ کو امام مفترض الطاعۃ مان چکا ہوں۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ کہ میں اپنے نامہذب مذہب شیعگی میں لوٹ جاؤں۔ میری طبیعت نے پھر پلٹا کھایا۔ اور میں پھر آپ کے دست مسیحت پر توبہ کرتا ہوں۔ کہ آیندہ تا مرگ آپ کی شرائط بیعت کا پابند رہوں گا۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ جن میں میں گرفتار رہتا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش۔ کہ تیرے سوا کوئی بخشنیوالا نہین۔ آمین

اے مسیح حق اب میں نے توبہ کر لی۔ کیا آپ میرے اس اقرار کے جواب میں دستخطی تحریری معافی نامہ مرحمت فرمائینگے۔ کہ میں آپ کی مطابعت میں عملاً نمونہ بنکر ضالین سے علیحدہ ہو جاؤں۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ فقط

ازلی خاکسار عابد حسین

پتہ۔ عابد حسین مختار عام فاطمہ بیگم ولیکمہ کوشٹ گاؤں تعلقہ دارو ال راجورہ ضلع بیدر براہ پوسٹ گنگا کہتر برنچ آفس سرنجمی نظام حیدرآباد

۵ ر نومبر ۱۹۰۶ء۔ اس امر کا ذکر تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہو سکتا۔ حضرت نے فرمایا۔ یہی درست ہے کہ کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہو سکتا ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عایشہ نے فرمایا تہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں پر ایسا مت کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہین ہے حضرت عائیشہ رضی اللہ عنہا کی بات بڑے علم اور فہم کی ہے اور وہ اصل حقیقت سے آگاہ تہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے سلسلہ مکالمات اور مخاطبات کو تو بند نہین کر دیا۔ البتہ کوئی شریعت آنحضرت کے بعد نہین اور نہ کوئی شخص ہو سکتا ہے۔ کہ آنحضرت کی وساطت کے سوا براہ راست خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکے۔

گوشت خوری ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ایک ہندو کے ساتھ گوشت خوری کے متعلق اپنی گفتگو کا ذکر کیا حضرۃ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فعل سے استدلال کرنا چاہیئے۔ دنیا مین جیسا کہ ہزارون نباتات ہین اور مختلف ضرورتوں کیواسطے انسان کی خدمت کے واسطے کارآمد ہین۔ ایسا ہی ہزارہا جانور بہی ہین۔ جو کہ انسان کی بہت سی ضرورتون کے واسطے کارآمد ہوتے ہین۔ اور ضرورتاً ہندو لوگ بھی استعمال کرتے ہین۔ بیماری کیوقت مچھلی کا تیل پیتے ہین۔ علاوہ ازین گوشت خور قومین ہمیشہ فاتح رہی ہین۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ذکر کیا۔ کہ راول پنڈی مین ایک ہندو ہماری خاطر خربوزے لایا اور ان کو تراش کر اور صاف کر کر اور مصری لگا کر ہمارے آگے رکھا اور گوشت خوری کے مسئلہ کو پیش کیا۔ مین نے کہا کہ ہم تو گوشت نہین کہاتے جیسا کہ ہم گھاس بھی نہین کھاتے۔ دیکھو ہم خربوزہ بھی نہین کھاتے کیونکہ اگر ہم خربوزہ کہانے والے ہوتے تو تم کو یہ کاٹ چھانٹ نہ کرنی پڑتی۔ کچھ تم نے اوپر سے کاٹ کر پھینک دیا اور کچھ اندر سے نکال کر پھینک دیا۔ پھر جو درمیان مین رہا۔ اُس پر بھی مصری لگائی اور ایک مرکب مصفی چیز بنا کر ہمارے آگے رکھی اس مرکب کو ہم کہاتے ہین۔ ایسا ہی انسان گوشت خور بھی نہین۔ بلکہ ایک معجون مرکب کو کہاتا ہے۔ جو کئی ایک مصالحجات اور گھی اور گوشت وغیرہ سے ملکر بنتا ہے۔ میر صاحب ناصر نواب نے فرمایا۔ کہ اگر گوشت خوری گناہ ہوتا۔ تو ہزارون لاکھون بھیڑ بکریان جو کہ ذبح کی جاتی ہین ان کے سبب سے خدا تعالےٰ کی ناراضگی انسان پر وارد ہوتی۔ کیونکہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب کبھی کسی بادشاہ یا قوم نے کسی دوسری قوم پر ظلم کیا اور بہ سبب ظلم کے ان کو یا ان کے بچون کو قتل کیا تو خدا تعالیٰ کا عذاب ضرور اُنپر نازل ہوا اور خدا نے اُس سلطنت اور قوم کو ہلاک کر دیا۔ لیکن ہمیشہ سے جانور ذبح کئے جاتے ہین۔ جو لاکھون کروڑون ہوتے ہین اور خود اُن قومون کے درمیان ہوتے ہین جو کہ فاتح قومین ہین۔ اور اسوجہ سے اُنپر کوئی عذاب نازل نہین ہوتا۔

فرمایا۔ خدا تعالےٰ کے تام بے نیازی کے بھی ہین اور وہ رحم بھی کرنیوالا ہے لیکن میرا عقیدہ یہی ہے کہ اس کی رحمت غالب ہے انسان کو چاہیئے کہ دعا مین مصروف رہے آخر کار اس کی رحمت دستگیری کرتی ہے

عید! عید!! عید!!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

عید بہت قریب آگئی ہے۔ پس تمام برادران اخوۃ کی خدمت مین التماس ہے کہ حسب معمول عیدیا کم و بیش جیسی خدا نے توفیق دی ہو عید فنڈ مین چندہ دین۔ کیونکہ آجکل مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہین جنکے اظہار کی ضرورت نہین قوم خود سمجھتی ہے اور امید کیجاتی ہے جن صاحبان کو سال کے بعد پھر بخیریت عید میں شمولیت نصیب ہو انہیں شکریتہً دینا چندان مشکل نہوگا۔

شیر علی عفی اللہ عنہ بی اے
ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بدر خواتین

اصلاح طلب رسمین

مدتون سے اس خیال نے دل مین ایک جوش پیدا کیا ہوا ہے۔ اور مین چاہتی ہون۔ کہ نمبروار اصلاح طلب رسمین لکہہ کر اپنے محترم بدر او رناظرین بدر کی خدمت بابرکت مین پیش کرون۔

منگنی اس برباد کن رسم نے یہانتک زور پکڑا ہوا ہے۔ کہ جب لڑکا لڑکی پیدا ہوتا ہے اسی وقت ان کی اپنے قریبی رشتہ دارون کے ہان نسبت کر دی جاتی ہے۔ ہائے اسوقت منگنی کرنی کہاں تک قطع رحمی ہے۔ جب کہ دونوں انجان بچے جوان ہو کر مختلف طبیعت کے ہو جاوین مثلاً ایک صالح ہے۔ تو دوسرا فاسق۔ ایک تعلیم یافتہ دوسرا ان پڑھ۔ ایک نیک دوسرا بد۔ پہران دونوں کو ایک ہی رشتے مین جکڑنا ظلم نہین تو کیا ہے اور وہ رشتہ جو بموجب حکم آلہی خوشنودی کے واسطے کیا گیا تھا۔ الٹا وبال جان ہو جاتا ہے اور بعض اوقات قبل از شادی ہی لڑکا بدچلن ہو جاتا ہے۔ تو پھر ان کے والدین کے مابین اس قدر نزاع ہو جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کا منہہ دیکھنا بھی پسند نہین کرتے اور جب انہیں کوئی ناصح مشفق کہے۔ کہ بھائی جب آپکا قبل از شادی یہ حال ہے۔ تو بعد از شادی کیا بنے گی۔ بہتر ہے کہ اس ناموزون رشتہ کو توڑ دو۔ جو کہ تمہاری بیٹی کے واسطے بھی موجب عذاب ہے۔ وہ سمجھدار صاحب یہی جواب دینگے۔ کہ اب ناک کٹتی ہے بیٹی جائے جہنم مین۔ جہان تک مین نے غور کیا ہے۔ اس تباہ کن رسم مین کوئی فائدہ نظر نہین آتا۔ نقصان ہی نقصان ہین۔ اس کی موجد ہم جاہل عورتین ہیں۔ جو پہلے بڑے چاؤ سے منگنی کرتی ہین۔ اور پھر اپنے جگر گوشون کو مصیبت میں ڈالکر فرماتی ہین۔ اپنی بدقسمتی کسی کا کیا قصور ہے

کیا ہنسی آتی ہے مجھکو حضرت انسان پر
فعل بد تو خود کرین لعنت کرین شیطان پر

دوسری طرح منگنی ہم زمیندارون مین کی جاتی ہے جو کہ اس سے بھی بڑھ کر قابل بیان ہے۔ کہ جب لڑکیاں جوان ہوتی ہین۔ زمیندار لوگ حجامون اور مراسیون کو ان کے واسطے رشتہ تلاش کرنے کو گرد نواح کے گاؤن مین بھیجتے ہین۔ جہاں ان کو ان کی مرضی کے مطابق رشتہ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے جس جگہ ان کا جی چاہا۔ جس نے اچھی طرح خاطر تواضع کی اور روپیون سے مٹھی گرم کر دی وہین بے سوچے سمجھے رشتہ کر تے ہے۔ اگر لڑکی بیس برس کی ہوئی۔ تو دس برس کے لڑکے سے منسوب کر دی اکثر اوقات ہزارہا نقص نکل آتے ہین۔ جس کا بڑا بھاری سبب یہ ہے۔ کہ ان کو کوئی دلی ہمدردی تو ہوتی نہیں۔ اور نہ ہی ان مین اتنی سمجھہ ہوتی ہے۔ کہ لڑکے کے چال چلن وغیرہ کی اچھی طرح غور پرداخت کر سکیں وہ بے سوچے سمجھے لڑکے کو مصری کہلاتے ہین (جو کہ ایک بدعت ہے۔ منگنی کے وقت لڑکے کو کہلائی جاتی ہے) آتے ہی مبارک سلامت شروع ہو جاتی ہے پہر شادی کی تیاریان سرگرمیون سے ہونے لگتی ہے عقلمند والدین اس دن اپنے داماد نیک بنا دیتے ملتے ہین جب کہ برات آکر نکاح ہو جاتا ہے۔ والدین کا فرض منصبی تہا۔ کہ پہلے لڑکے کے عادات واطوار کو دیکھتے بہالتے۔ پہر شادی کا نام لیتے۔ صاحبو! کیا آپ کی غیرت اور حمیت گوارا کرتی ہے۔ کہ ایک پیسہ کا پیالہ اور دو پیسہ کی ہنڈیا توڑ کر ٹہوک بجا کر لو اور ساری عمر کا رشتہ کمینون کے کہنے پر کچے دہاگے سے باندھو۔ مین دست بستہ احمدی جماعت کی خدمت مین عرض کرنے کی جرأت کرتی ہون کہ منگنی کی لغو رسم کو بالکل نیست ونابود کر دیا جاوے اور شرع محمدی کے بموجب لڑکے لڑکی کے جوان ہونے پر والدین اپنی مرضی کے مطابق نکاح کر دیا کرین تو بہت سی تکلیفات رفع ہو جائین اور یہ مظلوم فرقہ ہمیشہ کے واسطے دعاگو رہے۔

راقمہ یہی احمدی خاتون از گورالی

بلاد اسلامی

شہنشاہ آسٹریا نے اپنی سپاہ کی سالانہ قواعد ملاحظہ کرنے کے لئے بمقام موسٹیر جو دریائے ڈیلاسی کے کنارہ صوبجات بوسنیا وہرزگوینیا کے علاقہ مین ہے۔ دیکھنے کے لئے خود آنے کا ارادہ کیا صوبجات مذکور عہد نامہ برلن کی رو سے آسٹریا کی نگرانی مین ہین۔ مگر ان پر سلطان المعظم کی اعلیٰ افسری قائم ہے۔ اس حیثیت کو قائم رکھنے کے لئے سلطان نے موقعہ قواعد پر اپنا قائمقام بھیجنا چاہا۔ تاکہ شہنشاہ آسٹریا جلالت مآب کی افسری ملحوظ رکھ کر نائب کا استقبال کرے۔ اس خبر کو سن کر شہنشاہ جوزف خاموش ہو گئے اور شرکت قواعد کا ارادہ ملتوی کر کر اپنے نائب کو بھیجنا منظور کیا۔ سلطان کی اس حکمت عملی کا ولایتی اخبار دلچسپی سے ذکر کر رہے ہین۔

مصطفےٰ کامل پاشا ایڈیٹر اللواء نے ایک زبردست آرٹیکل فرانسیسی اخبار طان مین چھپوایا ہے۔ جس میں اس غیور محب الوطن نے مصریون کی پوزیشن صاف صاف ظاہر کر دی ہے۔ کہ وہ نہ متعصب ہین نہ انگریزون کے دشمن۔ مگر اپنے ملک اور وطن کی آزادی کے خواستگار ہین۔ اس ضمن مین مسلمانون کی اتحاد اسلامی کی نسبت لکہا ہے۔ کہ وہ ایک فرضی خیال ہے۔ وہی عربستان جہان مذہب اسلام کی ابتدا ہوئی اور جہان کے بڑے راسخ العقیدہ مسلمان ہین۔ ٹرکی کے خلاف بغاوت کرنے سے نہین باز آتے۔ مراکش مین ترکی کا مطلق اثر نہین ہے۔ پھر اور ممالک کے مسلمانون کا کیا ذکر کیا جاوے ہان ہمدردی طبعاً ہے۔ لیکن وہ نہ اس قابل ہے کہ یورپ کے خلاف مین تیار کر سکے بلکہ جمعیت اسلامی کو بھی اس سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا۔ بنابریں یورپ کا مسلمانون سے ڈرنا فضول ہے کہ ٹرکی کے علاوہ کہان کے مسلمان ہین۔ جن پر وہ اپنا اثر ڈالے ہوئے نہین ہے۔ فاضل موصوف نے جو کچھ لکہا وہ عین حقیقت ہے اور امید ہے کہ ان کی زبردست تحریر کا خاطر خواہ اثر ہو گا۔

ہم اس تحریک کو پسندیدہ اور ضروری خیال کرتے ہین۔ کہ سرکاری محکمہ ترجمہ اخبارات مین مسلمان بھی ملازم رکھا جائے۔ تاکہ وہ اسلامی اخبارات کے ضروری مضامین کا ترجمہ پیش کرے۔ جنھین ہندو مترجم نظر انداز کر دیتے ہین۔

ہز آنر سر جیمس لاٹوش صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر صوبجات متحدہ نے اپنی کوٹھی واقعہ نینی تال مین باہتمام امام جامع مسجد محفل میلاد نبوی ۱۳ر اکتوبر کو منعقد کرائی تہی۔ جس مین مسلمانان شہر مدعو تھے اور ہز آنر مع سکریٹریون کے شریک ہوئے۔

انتخاب الاخبار

روس کا انقلاب ۔ روس کے انقلاب پسند فرقہ نے دس روز کے اندر ۱۰۳ مرتبہ مسلح ہو کر ڈاکے ڈالے اور ستر ہزار پونڈ جمع کر لیئے۔

سینٹ پیٹرزبرگ مین ایک ڈاک گاڑی پر بم کا گولہ پھینکنے والے آٹھ آدمیون اور ۵ آدمیون کو جن مین عورتین بھی تھین ایک اور بم کا گولہ پھینکنے کے جرم میں فوجی عدالت سے موت کی سزا ملی ۔ اور وہ بندوقون سے مروا دئے گئے۔

بغداد جدید مین فساد ۔ برطانیہ کے قائمقام سفیر نے بابعالی کی کربلا کے فسادون کی طرف توجہ منعطف کی ہے اور بغداد کے حکام کے رویہ کی سخت شکایت کی ہے

برٹش مصنفون کی قیصر سے اپیل :۔ ۲۵ برٹش مصنفون نے قیصر سے درخواست کی ہے کہ پولش ایڈیٹر کو جسے ایک منویانہ مضمون لکھنے کی پاداش مین دو سال کی قید سخت کی سزا دی گئی ہو معاف کر دیا جاوے ۔ قیصر نے انکار کر دیا۔

جہازون کا تصادم ۔ رنگون کا جہاز ڈپیٹرک برنٹن فلشنگ مین پہنچ گیا ہے ۔ رود بار انگلستان مین جہاز ددہرایان سے ٹکرانے سے اسے بہت صدمہ پہنچا ہے ۔ آخر الذکر جہاز ۲۶ آدمیون سمیت رود بار انگلستان مین ڈوب گیا ہے ۔

تقسیم بنگال ۔ آج شام کے وقت مسٹر بچھر نورنے مسٹر مارلے سے پوچھا کہ تقسیم بنگال کے متعلق اُن کاغذات کو پارلیمنٹ کی میز پر رکھا جائے جنکا وعدہ مسٹر براڈرک نے اگست ۱۹۰۵ء مین کیا تھا اور ایک چیدہ کمیٹی تقسیم کی تحقیقات کے لئے مقرر کی جائے ۔ مسٹر مارلے نے جواب دیا ۔ موعودہ کاغذات مسٹر براڈرک نے پیش کر دئے تھے ۔ جیسا کہ گذشتہ سوموار کو کہا گیا ۔ ایجی ٹیشن کے متعلق کاغذات پیش کرنے سے پبلک فلاح کو کوئی فائدہ نہین پہنچیگا اور مین کمیٹی مقرر کرنا مناسب نہین سمجھتا ۔

طاعون ۔ ہفتہ مختتمہ ۲۷ اکتوبر کے کل ہندوستان مین طاعون سے ۱۷ ،۷ موتین ہوئین ۔ ان مین سے ۳۹۵۸ بمبئی مین تھین ۔ پنجاب ۹۱۰ ۔ وسط ہند ۹۰۹ ممالک متوسط ۲۳۴ ۔ ریاست میسور ۲۰۲ ۔ برہما ۸۸ ۔ بنگال ۹۱ ۔ مدراس ۲۸ ۔ راجپوتانہ ۴۰ کشمیر ۱۲ ۔

یکم نومبر کی شام کو محلہ سادہوان لاہور مین بھٹالون کا ایک ۳ سالہ بچہ چراغ سے کھیل رہا تھا ۔ مٹی کے تیل کا بوتل رکھی تھی ۔ کچھ تیل اس کے کپڑون پر گر پڑا اور کھیلنے مین چراغ سے کپڑون مین آگ لگ گئی ۔ بچہ نے دو تین لمبے لمبے کرتے پہنے رکھے تھے ۔ اس کے باپ نے کپڑے اتارنے کی بیجہ کوشش کی ۔ لیکن اوتارتے اوتارتے سوائے چہرہ کے بچہ کا سارا بدن اور باپ کے دونون ہاتھون کے نیچے آگ سے جھلس گئے اور غریب بچہ صبح تک اس تکلیف سے جانبر نہ ہو سکا ۔

لاہور مین ٹیکس چھپہ کی شرح اضافہ کر لینگے اور نیز بیسیکل پر بھی ٹیکس لگایا جائے گا ۔

بقول اخبار کلکتہ لاہور کے رسالہ مخزن پر فحش اشتہار شائع کرنے کی بابت نالش کی گئی ہے ۔ (عام)

حضور ویسرائے پٹیالہ مین ایک گرل سکول اور ایک پبلک لائبریری بھی افتتاح کرینگے ۔

جالندھر کے چھاونی مجسٹریٹ نے ایک دوکان کے تختے پر سودیشی کا لفظ خود جا کر کاٹ ڈالا ۔

انبالہ مین گنیشی لال کمپنی کے کارخانہ فلور ملز مین آگ لگی ۔ قریب تین لاکھ کا نقصان ہوا ہو آگ بجھاتے ہوئے ایک نہین بلکہ دو فوجی گورے ڈوب مرے ۔ ایک بباعث چوٹ کے ہسپتال مین پڑا ہے

امریکہ کی جنوبی ریاستون مین حال کے سخت طوفانون سے ۴۴ لائٹ ہوس بھی تباہ ہو گئے ۔

پیرس مین مٹی کے تیل کے عظیم ذخیرے مین سخت آگ لگی ۔ نقصان ۵ ، لاکھ روپیہ کا ہوا ہے ۔

زار روس فوجی ریویو تحریر فرما رہے تھے ۔ جبکہ کئی گولیان ان کے پاس سے نکل گئین ۔ پتہ ندارد

بقول روسی سرکاری کاغذات کے گذشتہ فروری و مئی کے درمیان ۱۴۲۱ روسی شرفا قتل ہوئے ان مقتولون مین ۴۴ گورنران تھے اور ۲۸۰ افران پولیس ۔

اکتوبر کے پچھلے دس یوم مین روسی انقلاب پسندون نے ۱۰۳ مسلح چھاپے مارے ۔ بغرض لوٹ تھے ۔

اس عرصہ مین جو روپیہ بزور چھاپون کے حاصل کیا ۔ ساڑھے دس لاکھ کے اُوپر تھا ۔

دربار کابل کے ہنر کے نئے آگرہ مین ایک بڑا ذخیرہ برقی طاقت کا قائم کرین گے ۔

حضور وائسرائے ۸ ۔ جنوری کو پہنچین گے اور حضور امیر صاحب و کو ۔ بیس والیان ریاست مدعو کئے گئے ہین ۔

سر ہجضور مہاراجہ صاحب کشمیر نے دچھگام کے پر فضا مقام کا نام منٹو پارک قرار دیا ۔

بنگالہ مین ۲۸ ہزار قحط زدہ ہین ۔ شرقی بنگالہ مین ۳۱ ہزار ۔ صوبجات متحدہ مین خیراتی کام بند کر دین گے ۔

لندن سے ایک عظیم کروڑپتی اور فیاض زمان مالدار کے مرنے کی خبر آئی ۔ اس کا نام مسٹر جارج ہیرنگ تھا ۔

امرتسر مین عیسائی مشنری لیڈیون کی طرف سے بھی ایک عظیم جلسہ قرار پایا ۔ ۵ ۔ نومبر سے ۹ تک جاری رکھین گے ۔

لاہور مین مورخہ ۴ ۔ نومبر بروز اتوار بوقت ۷ بجے صبح گورنمنٹ نارمل سکول مین (جو کہ محلہ سہٹان مین واقعہ ہے جہان لڑکیان تعلیم پاتی ہین) اتفاقاً آگ لگ گئی ۔ جس سے میم صاحبات کے کپڑے اور پلنگ جل گئے ۔ شکر ہے آگ ہاتھون ہاتھ فرو کی گئی ۔ اور سکول کو کچھ آنچ تک نہ آنے دی ۔

بحیرۂ روم مین مد و جزر ۔ روپیریا مین مد و جزر کی لہر نے بہت نقصان پہنچایا ۔ ٹولون مین وتارپیڈو کشتیان برباد ہو گئی ہین ۔ جہازون کو بھی سخت نقصان پہنچا ۔

جاپانی جاسوس کی گرفتاری ۔ منیلا کا ایک مراسلہ مظہر ہے ۔ کہ وہان ایک جاپانی جاسوسی کے شبہ مین گرفتار کیا گیا ہے ۔ وہ ایک انجنیر افسر ہے ۔ ریلوے دریاؤن اور پلون کے نقشے بناتا ہوا پکڑا گیا ۔

طوفان کی بربادی ۔ روبیریا مین طوفان نے بہت سخت نقصان پہنچایا ہے ۔ ٹولون کے قریب جوار مین سات بندرگاہون کو زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑا ۔ بہت سے گھرانے نان شبینہ کے محتاج ہو جاتے ہین ۔ فوجی اور بحری افسر طوفان زدگان کی سرکار کی طرف سے دستگیری کرنے کی کوشش کر رہے ہین ۔

بدرِ صادق

مورخہ ۲۰ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۸ نومبر ۱۹۰۶ء

ایڈیٹر صاحب وطن کی اشاعت کُفر پر علماء کا فتویٰ

ناظرین اخبار وطن کی اشاعت کفر کی کارروائی پر بخوبی آگاہ ہو چکے ہین کیونکہ اُس کے متعلق مفصل مضامین قبل ازین شائع ہو چکے ہین۔ کسیقدر اختصار کے ساتھ چھاپا جاتا ہے۔ جو ایک صاحب محمد عثمان نامی نے مولوی انشاء اللہ صاحب کی کارروائی علماء کے سامنے بالتفصیل پیش کر کے ان علماء سے حاصل کیا ہے جو ہمارے سلسلے کے ساتھ کچھ تعلق نہین رکھتے۔ اصل استفتاء بمعہ فتویٰ جو اخبار الحکم مین چھپا ہے۔ ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✻ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

زید ایک مسلمان ہے اور مولوی کہلاتا ہے اس نے ایک اشتہار بغرض تجارت کُتب انگریزی کی فروخت کا دیا جسمین سر ولیم میور صاحب عیسائی مصنف کی وہ کتابین بھی ہین۔ جو بانیٔ اسلام اور اسلام کے خلاف میور صاحب نے لکھین اور زید اُن کتابون کو اصلی قیمت سے بھی زیادہ قیمت پر فروخت کرتا ہے اور اپنی مقررہ قیمت کو رعایتی بتلاتا ہے۔ چنانچہ اس کے اشتہار کے یہ الفاظ ہین۔

"کئی سو نادر اور مفید انگریزی کتب کی رعایتی قیمت کی مفصل فہرست"
"ر کا ٹکٹ بھیجکر منگوائیے۔ انہین سے چند کے نام حسب ذیل ہین۔
"(۲) سر ولیم میور صاحب سابق لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ کی اسلامی و دیگر"
"تالیفات بہ تفصیل ذیل ہین۔ (الف) سوانح عمری رسول مقبول اصلی"
"قیمت عسہ رعایتی ۱۲ (ب) خلافت اسلامی اصلی قیمت عے"
"رعایتی قیمت عسہ (ج) سورسز آف اسلام اصلی قیمت سے رعایتی"
"للعہ (د) محمڈن کنٹرورسی اصلی قیمت لعہ رعایتی قیمت سے (۸)"
"مملوکان مصر اصلی لعہ رعایتی سے (و) غدر ہند اصلی قیمت للعسہ"
"رعایتی عسہ۔ انتہیٰ بلفظہ بقدر الحاجۃ"

زید کے اس اشتہار کو دیکھ کر عمرو ایک دوسرے مسلمان نے مندرجہ ذیل مضمون شائع کیا "مسلمانو! خبردار رہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو جانیوالو! اور سرور عالم کو صاحب خلق عظیم اور انسان کامل یقین کرنے والو! کیا تم جانتے ہو کہ میور صاحب ایک سخت متعصب پادری منش مصنف تھے اور اس نے لائف آف محمدؐ (سوانح عمری) مین آنحضرت صلعم کی پاک اور مطہر سیرت پر گندے اور ناپاک سے ناپاک اعتراض کئے ہین اور مین جانتا ہون مسلمانون کا تعلیم یافتہ گروہ اور پادریون سے مذہبی مناظرہ کا واقف کار طبقہ علماء اس سے خوب واقف ہے۔ کہ اسلام کے خلاف جیسی

خطرناک اور زہریلی تحریر میور کی ہے۔ فنڈر اور فورمن کی بھی نہین ہے۔ مین یقین نہین کرتا کہ کوئی مسلمان جو آنحضرت صلعم کے ساتھ دلی عقیدت اور محبت رکھتا ہے اس کتاب کو دیکھنا بھی گوارا کرے۔ ایسا ہی اُس نے ایک کتاب عیسائیون کے لئے بطور رہنما اور رہبر کے لکھی ہے جس مین اُس نے مسلمانون کے ساتھ مباحثہ کرنے کا اصول اور ڈھنگ سکھایا ہے اور اعتراض بتائے ہین غرض اُس نے جسقدر تالیفات اسلام یا آنحضرت صلعم پر لکھی ہین۔ ان کی غرض اور غایت اسلام کے مخالف اور آنحضرت صلعم پر حملے کرنا ہے۔ اسی طرح پر ایک ٹسڈل ہین جنہون نے ینابیع الاسلام جیسی زہریلی اور کفر سے بھری ہوئی کتاب فارسی مین لکھی ہے اور اُس کا انگریزی ترجمہ (سورسز آف اسلام) میور نے کیا ہے یہ کتابین جو اسلام کی جانستان ہین اور جن کو پادری لوگ مفت تقسیم کرتے اور نہایت سستے ایڈیشن طبع کر کے فروخت کرتے ہین۔ اب مولوی زید صاحب نے مسلمان کہلا کر اور مسلمانون کا خیر خواہ بن کر ان کتابونکی اشاعت اور فروخت کا اہتمام اپنے ہاتھ مین لیا ہے۔

آہ! اسلام کے لئے کیسا دردناک منظر سامنے ہے کہ ایک شخص جو مسلمان کہلاتا اسلام کا حامی بنتا ہے وہ کند چھری کے ساتھ مسلمانون کے گلے کاٹنا چاہتا ہے اور اسلام کا تختہ دنیا سے مٹانا چاہتا ہے۔ مین یہی ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ زید نے یہی نہین کہ ان کتابون کے بیچنے سے پادریون اور کفر کو مدد دی اور اسلام کی تذلیل اور تخریب کی سعی کی ہے بلکہ مسلمانون کے گاڑھے پسینے کی کمائی کو بھی ہڑپ کرنا چاہا ہے اور ان کے ایمان اور مال دونون پر ہاتھ صاف کرنے کی ٹھان لی ہے۔ میور صاحب کی لائف آف محمدؐ (سوانح عمری رسول مقبول) کی اصل قیمت جسپر پادری بیچتے ہین۔ اور خود لاہور مین رام کرشنا صاحب تاجر کتب اسے فروخت کرتے ہین صرف آٹھ روپیہ ہے مگر زید اسے رعایتی قیمت عسہ پر بیچتا ہے اور اُس کی اصلی قیمت عسہ روپیہ بتاتا ہے۔ میور کی خلافت کی قیمت چھ روپیہ ہے اور زید اس کی قیمت عسہ ظاہر کر کے عہ پر بیچکر مسلمانون پر احسان کرتا ہے۔ ینابیع الاسلام (سورسز آف اسلام) کی اصلی قیمت عہ ہے لیکن زید اصلی قیمت چھ روپیہ ظاہر کر کے للعہ پر بیچتا ہے پس مسلمانون کا فرض ہے کہ وہ زید سے اجتناب کرین۔ اور اُس کی تحریرون کو نفرت کی نگاہ سے دیکھین جب تک وہ توبہ نہ کرے اور اُس کا خاص کفارہ نہ دے۔ انتہیٰ بلفظہ بقدر الضرورت

زید یہ بھی کہتا ہے کہ قربانی کی بجائے قربانی کا روپیہ حجاز ریلوے مین دیا جاوے اور قربانی نہ کیجاوے اور اس کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسلمان مسلمانون سے سود لے لین تو خلاف منشاء الٰہی نہین۔ چنانچہ زید کے الفاظ یہ ہین۔ سود کی ممانعت کی اصل وجہ ہمدردی پر مبنی ہے۔ ایک مسلمان کو روپیہ کی ضرورت ہے اور اُسے بازار سے کسی طرح فی ایک روپیہ سینکڑہ سے کم سود پر قرض نہین ملسکتا۔ اور ادہر کوئی مسلمان بطور قرض حسنہ روپیہ دینے پر تیار نہین۔ تو اگر مسلمان اُسے محض بخیال ہمدردی و تعلق اسلامی ۱۰ روپیہ سینکڑہ سود پر روپیہ دے۔ تو کیا اُس نے منشاء الٰہی کے خلاف خیال کیا۔ یا ۶ روپیہ سینکڑہ کم لینے سے منشاء الٰہی کو قدرے پورا کیا۔ حالات زمانہ اور نکبت قومی کے ہاتھ سے شاید ہی کوئی بشر بچا رہا ہو۔ اگر وہ اس قدر ہمدردی نہین کر سکا کہ بالکل بلا منافع دے تو کیا اس کے اس قدر احسان کرنے کا یہ صلہ ملنا چاہیئے۔ کہ اُسے الٹا مطعون کیا جاوے جس کا بدیہی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ آئندہ وہ کسی کو قرض نہ دیگا اور مسلمان ضرورتمند کو پوری شرح پر غیر اقوام سے قرض لینا پڑیگا۔ اسلام تو یہ کہے کہ لاضرر ولاضرار فی الاسلام۔ اور ہمارے مولوی مسلمانون کے صریح نقصان عین مقتضائے اسلام قرار دین۔ انتہیٰ بلفظہ۔

کیا فرماتے ہین ۔ علمائے دین و مفتیان شرع متین ند بہ کے حق مین جو مخرب اسلام اور مکذب خیر الانام صلعم کی کتابین جنکو محض اسلام اور بانی اسلام (فداہ ابی و امی) کی توہین و تذلیل کی غرض سے عیسائیون نے تصنیف کیا ہے مسلمانون کے ہاتھ بازاری قیمت سے زیادہ قیمت پر فروخت کرے اور پھر اسکو رعایتی قیمت کہہ کر مسلمانون پر احسان بھی رکھے اور ذاتی نفع کیواسطے اپنے اشتہار مین اس امر کا اشارہ تک بھی نہ کرے کہ یہ کتابین مخالف اسلام لکھی گئی ہین ان کو صرف ایسے مسلمان خریدین جو اہل علم روشن خیال ہون اور جواب لکھنے کا ارادہ رکھین ۔ دوسرے مسلمان نہ خریدین تاکہ ہر مسلمان زید کی نیک نیتی سے ثابت ہو کر ایسی زہریلی کتابون پر روپیہ ضائع کرکے بربادی ایمان کا اسباب خرید کرے بلکہ برخلاف ایسی تصریح کے جو متقی مسلمانون کا فرض ہونا چاہیئے تھا ان کتابون کو نادر اور مفید اور اسلامی کتب ظاہر کرے حالانکہ عیسائی کبھی وہ کتابین جو ان کے مذہب کے خلاف مسلمان شائع کرتے ہین جیسے کہ اعجاز عیسوی و ازالہ اوہام مولوی رحمۃ اللہ مہاجر مرحوم و استفسار و پیغام محمدی وغیرہ ہین فروخت نہین کرتے ۔ مگر زید مین عیسائیون جیسی غیرت و حمیت بھی نہ رہی ۔ کہ ایسی کتب کی تجارت شروع کردی ۔ نیز زید کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسلمان اگر غیر اقوام سے کم سود پر مسلمانون کو قرضہ دین تو خلاف منشاء الٰہی نہین ۔ بلکہ کسیقدر منشاء الٰہی اس سے پورا ہوتا ہے ۔ نیز زید یہ بھی کہتا ہے کہ قربانی نہ کی جاوے اسکا روپیہ حجاز ریلوے مین دیدیا جاوے اور خود اسکا عمل بھی یہی ہے ۔ آیا ان عقاید و اعمال کے ساتھ زید متبع رسول صلعم اور مومن حامی اسلام مسلمان ہے یا کافر ضال مضل دشمن اسلام ۔ اور زید و عمرو ہر دو مین سے کون تابع قرآن و اسلام ہے اور کون مخالف ۔ جواب دلایل شرعیہ سے بہ ثبت مہر و دستخط تحریر فرماکر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہون ۔ والسلام

معروضہ ۱۸ ۔ شعبان المعظم ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ ۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء

السائل

عاجز محمد عثمان ہیڈ ڈرافسمین الہ آباد ریلوے

فتاویٰ

الجواب واللہ الموفق للصواب

زید کے بعض عقاید و اعمال موجب کفر ہین اور بعض موجب فسق ۔ بہرحال زید کافر ضال و مضل و دشمن اسلام ہے اور عمرو متبع قرآن و اسلام ۔ واللہ اعلم و علمہ اتم ۔ ۔ ۔ ۔ محمد بشیر عفی عنہ

الجواب صحیح

الجواب حق

الجواب صحیح

الجواب } ایاک نعبد و ایاک نستعین ۔ جیسے یہ کتب فروخت کرنے پر وعید شدید ہے ۔ اسی طرح ہو بہو بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت وعید کے مستحق ہین وہ کتب فروش اور وہ مدرسین جو مقابلہ مین کتاب و سنت مطہرہ کے دوا دینا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور سود لینا اور دینا زیادہ خواہ کم بہرحال حرام ہے ۔ وحرم الربوا ۔ الآیہ غرضکہ زید ہو خواہ غیر ہو ۔ خلاف کتاب و سنت کے مداومت کرتا ہے اس کو جلد توبہ کرنا چاہیئے ۔ ورنہ قیامت کے دن سوا حسرۃ اور افسوس کے کچھ نہوگا ۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واللہ اعلم بالصواب حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب الملتانی نزیل الدہلی ۔ تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی ۱۳۲۴ ہجریہ علی صاحبہا افضل صلواۃ و ازکی تحیہ

الجواب } زید کی یہ حالت شرمناک ہے اُن کے گنہگار و مضرت رسان اسلام ہونے مین کوئی بھی شبہ نہین مین نے یہ کتابین دیکھی ہین سوا اس کے کہ جو ان کا رد لکھنا چاہیئے ۔ دوسرے شخص کو ان کا دیکھنا بھی حرام مطلق ہے ۔ ہائے مسلمانون کی غیرت و حمیت کیا ہوئی اگر زید کا یہ فعل مشنریون کی سازش سے ہے اور وہ اکثر ایسا کرتے ہین تو زید اور ابوجہل مین شاید کچھ تھوڑا ہی سا فرق باقی ہے جسکی باز پرس اب دنیا مین تو کون ہے جو کرین گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ والسلام ۔ ابو محمد عبد الحق

زید ظالمین سے ہے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین ۔ الراقم تلطف حسین عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایسے لوگ مدعی الوہیت ہوا کرتے ہین ۔ جو خلاف کتاب اللہ و سنت کوئی کام جاری کرین ۔ منجملہ ایسے لوگون کے مولوی زید بھی مدعی الوہیت ہے کیونکہ وہ کہتا ہے ۔ کہ سود کی ممانعت کی اصل وجہ ہمدردی پر مبنی ہے ۔ یہ حضرت مولوی زید کا اپنی من گھڑت ہے کسی جگہ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے یہ وجہ تحریر نہین فرمائی بلکہ مطلقاً فرما دیا ہے ۔ احل اللہ البیع وحرم الربوا ۔ الربوا کا الف لام جنسی ہے جو قلیل و کثیر سود پر حاوی ہے اور اضعافاً مضاعفہ مثالاً ظاہر فرمایا ہے جو الربوا مین پہلے ہی داخل تھا اور قربانی کے عوض حجاز ریلوے کو چندہ دینا ۔ اس آیت کے برخلاف ہے ۔ ولکل امۃ جعلنا منسکاً لیذکروا اسم اللہ علی ما رزقہم من بہیمۃ الانعام پ ۱۷ ع ۱۲

اور عیسائیون کی کتابون کا اہل اسلام مین رواج دینا اور ان کو نادر و مفید اسلامی تالیفات بتلانا اور اس امر کا اظہار نہ کرنا کہ اوس دشمن اسلام نے قرآن شریف اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بیجا حملے کئے ہین ۔ مسلمانون کا مال اور روحانی کا تباہ کرنا ہے لہذا حسب آیات صدر مولوی زید کو اس الوہیت اور رب ہونے سے توبہ لازم و فرض ہے ورنہ جو کچھ سزا مدعی الوہیت کی ہے وہ اس کو عنقریب بھگتنی ہوگی ۔ وما علینا الا البلاغ ۔ واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ۔ حررہ ابو محمد یحیٰ فقیر حشمت العلے ملتان عفی اللہ عنہ واعظ دہلوی مولف رسالہ ہو سمعکم المسلمین

الجواب صحیح } محمد خدا داد سند یافتہ مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب مرحوم

زید کو اس بات سے تائب ہونا چاہیئے ورنہ چند دن باقی ہین
خاکسار محمد یحییٰ عفی اللہ عنہ سند یافتہ

بَدْرٌ مُنَوَّر

۲۰ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۸ نومبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

۷

سورۂ النصر

گذشتہ سے پیوستہ

[illegible]

اِس سورۂ شریف کی تفسیر مین کئی ایک روایات اِس قسم کی ہین جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپکے بعض صحابہ کرام نے اس سورۃ کے نزول کو سن کر یقین کیا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام اِس دنیا پر جو تھا وہ ختم ہو چکا ہے اور وقت آ گیا ہے کہ وہ اپنے محبوب حقیقی کے ساتھ وصال دائمی حاصل فرماوین۔ چنانچہ ایک حدیث جس میں حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رونے اور پھر ہنسنے کا ذکر ہے۔ گذشتہ پرچون مین بیان کی جا چکی ہو رونے کی وجہ یہ تھی کہ بیبی فاطمہ کو آنحضرت نے بتلایا۔ کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے، پھر ہنسنے کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ آپنے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بتلایا۔ کہ میرے بعد میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میرے ساتھ ملنے والی تو ہے چنانچہ آن حضرت کی وفات کے صرف چھ ماہ بعد حضرت فاطمہ نے وفات پائی تھی۔ ایک روایت سے جو حضرت ام حبیبہ سے ہے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس سورہ شریف کے نازل ہونے پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی گئی تھی کہ آپ کی عمر حضرت عیسےٰ کی عمر سے نصف ہے اور حضرت عیسےٰ کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی اِس سورہ شریف کے وقت اِس امر کے اشارہ کو سمجھ لیا تھا۔ کہ آنحضرت کا وقت وفات قریب آگیا ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ مین امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے مین ابھی بچہ ہی تھا مگر جب کوئی مجلس شوریٰ قائم ہوتی اور بڑے بڑے اصحاب جو اہل بدر تھے جمع کیے جاتے۔ تو حضرت عمر مجھے بھی اس مجلس مین بلاتے۔ میری عمر کے لڑکے کا ایسی اہم مجلس مین بلایا جانا شاید کسی کو ناپسند ہوا ہوگا کہ کسی نے کہ یہ لڑکا ہمارے بیٹوں کی عمر کے برابر، اور ہمارے ساتھ مجلس شوریٰ مین بیٹھتا ہے مگر حضرت عمر نے جواب دیا کہ تم کیا جانتے ہو کہ یہ کون ہے۔ اِس کے بعد جب پھر ایسا ہی کسی مجلس کا موقعہ ہوا۔ اور سب بلائے گئے۔ تو حضرت عمر نے مجھے بھی بلایا اور مین دل مین سمجھ گیا کہ آج کچھ بات ضرور ہے۔ چنانچہ جب کہ سب جمع ہو گئے تو حضرت عمر نے اول دوسرون کو مخاطب کرکے فرمایا کہ سورۂ اذا جاء نصر اللہ والفتح کے متعلق تم کیا کہتے ہو۔ بعض نے کہا کہ اس میں ہمکو حکم دیا گیا ہے۔ کہ حمد و استغفار کرین بعض نے کہا کہ اس مین فتح و نصرت ہم کو دی گئی ہے اور بعض خاموش رہے۔ تب حضرت عمر نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم کیا کہتے ہو کیا یہی صحیح۔ مین نے کہا نہین بلکہ مین یہ جانتا ہون کہ اس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جتلایا گیا ہے کہ اب آپ کی وفات کا وقت قریب ہے۔ اب حمد واستغ...

حضرت عمر نے فرمایا۔ مجھے ...

حضرت عائشہ رضہ ...

ہے۔ کہ اس سو...

آنحضرت صلی ا...

بہت پڑھتے...

استغف...

اور ایک...

آنحض...

جا...

فر...

—

سو...

سور...

علیہ...

بار...

کہ...

آگیا ہے اور اب قومین فوج در فوج داخل ہونے والی ہین۔ تو اب وہ وقت آگیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اِس جہان فانی کو چھوڑ کر واصل باللہ ہو جاوین۔

افواج جس سال یہ سورت نازل ہوئی اُس سال بہت سی قومین فوج در فوج اسلام مین داخل ہوئین۔ کیونکہ مکہ فتح ہو گیا تھا اور کفار کے سرغنہ سب ہلاک ہو چکے تھے اور کوئی رکاوٹ اب باقی نہ رہی تھی اور اسلام کی سچی اور راحت بخش تعلیم نے لوگون کے دلون مین گھر کر لیا ہوا تھا۔ صرف چند شریر لوگون کی شرارت کا خوف درمیان مین تھا۔ کیونکہ وہ زمانہ امن کا نہ تھا اور ہر ایک کو اپنی جان اور مال کا خطرہ رہتا تھا بالخصوص غربا امرا کے بہت ہی زیر اثر تھے اور ان سے خوف کھاتے تھے۔ جب بڑے بڑے کفار ہلاک ہو گئے اور ان کے زور اور طاقت کی چار دیواری خاک مین مل گئی۔ تو لوگون کے دل سیلاب کی طرح اسلام کی طرف جھکے اور قبایل کے قبایل یک دفعہ اسلام مین داخل ہو گئے۔ چنانچہ بنی رسد اور قطعہ اور بنی حرہ اور بنی ...

بنی ہلا...

ایک قوم ہے۔ جن کے دل نرم ہیں اور اہل یمن اہل ایمان اور اہل فقہ اور اہل حکمت ہے اور فرمایا کہ مجھے یمن کی طرف سے تمہارے رب کی خوشبو آتی ہے۔ یعنے اہل یمن اہل اللہ ہیں اہل یمن اس سورہ شریف کے نزول کے بعد ایمان لائے تھے۔

تسبیح۔ تحمید واستغفار اس میں اوّل تسبیح کا حکم ہے۔ پھر تحمید کا اور پھر استغفار کا۔ اس ترتیب میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی صفات دو قسم ہیں ایک صفات سلبیہ اور دوم صفات ثبوتیہ۔ صفات سلبیہ وہ ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کا تمام نقائص سے پاک اور منزہ ہونا اور اعلےٰ و برتر ہونا ظاہر کرتی ہیں سلبیہ کے معنے ہیں۔ سلب کرنے والی۔ کھینچنے والی اور صفات ثبوتیہ وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے اکرام اور عزت اور بلندی کا اظہار کرتی ہیں اس ترتیب میں صفات سلبیہ کو پہلے ذکر کیا گیا ہے اور صفات ثبوتیہ کو ان کے بعد لیا گیا ہے۔ تسبیح اللہ تعالےٰ کی جلالی صفات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ وہ تمام بدیوں سے منزہ بے عیب اور پاک ذات ہے۔ تم بھی اس کی تسبیح کرو یعنے اس کا اور اس کی تحمید کرو اسی کے

ایمان لاوے اور شعار اسلامی نماز روزہ حج زکوٰۃ کی پابند ہو۔ چنانچہ جب تک یہ سب کچھ ہو نہ لیا۔ لوگوں کا دین اللہ میں داخل ہونا تسلیم نہ کیا گیا۔ قرآن شریف میں اور جگہ دین کے معنوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ فرمایا ہے۔ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔ اللہ تعالےٰ کے حضور میں مقبول دین تو صرف اسلام ہی ہے اور فرمایا وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ۔ اور جو شخص اسلام کے سوائے اور کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا۔ تعجب ہے کہ باوجود ایسی صریح آیات کے ہوتے اس زمانہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان جیسوں کی عقل ایسی ماری گئی ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت پر ایمان لانا اور قرآن شریف پر عمل کرنا کچھ ضروری نہیں۔ اور نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کی پابندی کی کوئی حاجت نہیں اور اسلام میں داخل ہونا ایک بے فائدہ امر ہے۔ صرف اللہ کو مان لو کہ وہ ہے اور اچھے اچھے کام کرو۔ جو تمہاری نگاہ میں اچھے ہوں (خواہ نیوگ ہی کیوں نہ ہو) تو بس نجات پا جاؤ گے۔ لفظ دین کے واسطے اور الفاظ بھی قرآن شریف میں آئے ہیں۔ جیسا کہ **ایمان**۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ یعنے وقت عذاب مومنوں کو وہاں سے نکال دیا مسلمانوں کا صرف ایک ہی گھر ملا۔ اور

۱۱ ہے۔ صراط اللہ الذی

فی الارض۔ راہ

کہہ ہے۔ سب

سطے اور یہی نام

اور ھ

؟ اور

آ۔

نصر

مد

ہے

ب

مشتمل ہے اور بلحاظ ان احکام تسبیح اور تحمید اور استغفار کے ہے۔ جو کہ انسان کو اپنے کمال پر پہنچانے کے واسطے کمال درجہ کے ہتھیار ہیں۔ اسی سورہ شریف نے کفار مکہ کو باوجود ایسی سخت بغاوتوں اور سرکشیوں کے اور اذیت رسانیوں کے فتح مکہ کے وقت ہر طرح کے عذاب سے بچا لیا اور آنحضرت نے اپنے خلق عظیم کے ساتھ سب کو معاف کر دیا اور فرمایا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ بلکہ ان کے گناہوں کے واسطے خدا تعالےٰ کے حضور میں معافی چاہی کیونکہ استغفر اللہ کا لفظ اسی امر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ آپ اللہ تعالےٰ کے حضور میں گنہگاروں کے واسطے شفاعت کریں اور ان کو عذاب میں گرنے سے بچا دیں۔

نئی فوجیں یہ اللہ تعالیٰ کی فتح و نصرت کا وعدہ اور قوموں کے فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے کی پیشگوئی جو اس سورہ شریف میں کی گئی ہے اگرچہ اس کے پورا ہونے کا ابتدا آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ہوا۔ تاہم چونکہ مذہب اسلام ہمیشہ کے واسطے ہے۔ اسواسطے ظلی طور پر جب کبھی ضرورت ہو۔ یہ وعدہ پورا ہوتا ہے چنانچہ اس زمانہ میں بھی جب کہ اسلام بہت ضعیف ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنے ایک فرستادہ کے ذریعے سے یہ خوشخبری دوبارہ سنائی ہے کہ اس کی طرف سے اسلام کے واسطے فتح اور نصرت کا وقت پھر آ گیا ہے اور لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے اور پھر اسلامیوں میں وہی روحانیت پھونکی جائے گی۔ مبارک ہیں وے جو تکبیر کریں اور خدا کے کام کی عزت کریں تاکہ ان کے واسطے بھی عزت ہو۔ اے خدا ہمارے گناہوں کو بخش اور اپنے وعدوں کو پورا کر کہ تو سچے وعدوں والا ہے۔ اسلام کی عزت کو دنیا میں قائم کر دے اور اسلام کے دشمنوں کو ذلیل اور پست اور ہلاک کر دے خواہ وہ اندرونی ہوں خواہ بیرونی۔ کیونکہ اب تیری قدرت نمائی کا وقت ہے اور تو بڑی طاقتوں والا خدا ہے آمین ثم آمین۔

اِس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ سورۃ الکفرون کی تفسیر درج اخبار ہوگی۔

ایک انصاف پسند آواز

ایڈیٹر صاحب یونین گزٹ بریلی نے
اپنے اخبار مطبوعہ ۱۴ ار اکتوبر ۱۹۰۶ء
مین ایک منصفانہ مضمون اِس امر پر لکہا
ہے کہ کسی نبی یا ولی کے کسی پیرو اور مُرید
کا اس سے مرتد ہونا اُس بزرگ کے
کذب وصدق پر دلالت کرسکتا ہے یا
نہین ۔ ایڈیٹر صاحب مذکور خود بھی لکہتے
ہین اور ہے بھی صحیح کہ نہ وہ احمدی
ہین اور نہ اِس جماعت کے ساتھ کوئی تعلق
رکھتے ہین بلکہ محض اظہار حق کے واسطے
کج بحث مولویون کو عقل سکہاتے ہین
کہ وہ ایسا طریق اختیار نہ کرین جس سے
خود اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام
پر اعتراض وارد ہو ۔ چونکہ یہ مضمون ایک
غیر احمدی نے نہایت انصاف پسندی
کے ساتھ لکھا ہے ۔ اس واسطے ہم اس کو
اخبار مین نقل کرتے ہین ۔ ممکن ہے کہ ہمارے
مخالف مولوی صاحبان یہ فرمادین کہ یہ ایک
اخبار کا ایڈیٹر ہے ۔ اس کو دینی معاملات کی
کیا خبر ۔ لیکن معاملہ زیر بحث کوئی ادق فقہی
مسئلہ نہین ۔ اور مضمون کے پڑھنے سے
ناظرین کو معلوم ہوجائیگا ۔ کہ جسقدر دینی
غیرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبت کا جوش اِس مضمون نویس مین ہے ۔ اگر اتنا
ہمارے مخالف صاحبان مین ہوتا ۔ تو کوئی
فتنہ ہی برپا نہ ہوتا ۔ کاش کہ مولوی ثناء اللہ
اہل حدیث اور اُس جیسون مین کچہ بھی تقوی
کی بو ہوتی ۔ تو وہ تقوے کے یہ معنے نہ
کرتے ۔ کہ آدمی چوری کرے جھوٹھ بولے
زنا کرے مگر پھر متقی کا متقی رہتا ہے
(ایڈیٹر)

کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو کلام ایسا
کہ جو کوئی تم سے کرتا تمہین ناگوار ہوتا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نام سے
مذہبی وعلمی دنیا بخوبی واقف ہوچکی ہے اور آپ کا شہرہ
ہندوستان کی چار دیواری سے نکلکر چار دانگ عالم
مین پھیل چکا ہے ۔ عام خیال تو یہ ہے کہ حضرت مسیح
موعود مع جسم زندہ آسمان پر چلے گئے ہین اور آخر
زمانے میں وہی آسمان پر سے اوترینگے اور وہی
مسیح موعود ہین لیکن مرزا صاحب اُس کے خلاف
یہ فرماتے ہین کہ وہ مسیح علیہ السلام جو بنی اسرائیل
مین نبی ہوکر تشریف لائے تھے فوت ہوگئے اور
آنیوالا مسیح اسی امت کا ایک فرد ہے جس کو آنحضرۃ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح ابن مریم کا خطاب عطا
فرمایا ہے اور وہ مسیح موعود میں ہون اِس دعوی
مین [illegible] بحث طلب معلوم ہوتے ہین اول یہ کہ آیا
حضر[illegible] زندہ آسمان پر چلے گئے ہین یا فی الحقیقت
فوت [illegible] ۔ دوسرے یہ کہ آیا مسیح موعود ہونے
کی قابلیت مرزا صاحب میں پائی جاتی ہے یا نہین ۔
ترتیب کے لحاظ سے پہلے بحث امر اوّل یعنی حیات
ووفات حضرت مسیح مین ضروری معلوم ہوتی ہے
کیونکہ اگر حیات مسیح ثابت ہوجائے ۔ تو پہر مرزا صاحب
کے مسیح موعود ہونے مین بحث کرنے کی ضرورۃ
باقی نہین رہتی ۔ لیکن اگر حیات ثابت نہ ہو بلکہ
وفات بپایہ ثبوت پہنچ جائے تو پھر مرزا صاحب کے
مسیح موعود ہونے مین بحث کرنے کی ضرورت پیدا ہوتی
ہے ۔ یون تو ہماری علمار نے اِس مسئلہ مین بڑی
تو تو مَیں مَیں کی بہت سے رسالے اور کتابین
لکہین لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔
کہ اس سیدھے اور صاف طریقہ کو چھوڑ کر اس
معاملہ مین ایسی ایسی عجیب عجیب کارروائیون سے
کام لیا ہے ۔ جنھون نے طالبان تحقیق کو
حیرت مین ڈالدیا ۔ ایک مولوی صاحب فرماتے
ہیں ۔ مرزا کو معجزات انبیار سے انکار ہے
دوسرے لکھتے ہین ۔ وہ تو وجود ملائکہ سے
بھی منکر ہے ۔ تیسرے منظر ہین ۔ وہ تو حشر و
نشر دوزخ وجنت وغیرہ کو بھی نہین مانتا جوتھے
رقمطراز ہین کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
خاتم الانبیار بھی ہونا تو اُسے تسلیم نہین ۔ بلکہ وہ
تو آنحضرت اور اہل بیت آنحضرت کو گالیان دیتا
اور تمام انبیار کی سخت توہین کرتا ہے ۔ خدا کے
فرزند ہونے کا مدعی ہے بلکہ اپنے آپ کو خدا کا
باپ بتاتا ہے ۔ نعوذ باللہ من الھفوات
لیکن جب مرزا صاحب کی وہ کتابین دیکھی
جائیں جن کا مولوی صاحبان حوالہ دیتے ہیں ۔
تو دیکھنے والوں کو ان بزرگوار مولوی صاحبان
کی حالت پر رحم بھی آتا ہے اور غیظ بھی ۔ ایک
مولوی صاحب اپنے اشتہار مین لکھتے ہیں ۔ کہ
مرزا نے حضرت عیسے کی نبوت سے قطعی
انکار کیا ہے ۔ وہ کہتا ہے ۔ کہ عیسے کی نبوت
پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوتی ۔ بلکہ ابطال نبوت
پر کئی دلائل قائم ہیں ۔ لیکن جب اعجاز احمدی کا
صفحہ ۱۳ جس کا حوالہ مولوی صاحب نے دیا تہا ۔
دیکھا گیا ۔ تو اس کی عبارت کا مفہوم یہ معلوم
ہوا ۔ کہ مرزا صاحب نے نبوت حضرت عیسے
کا کہین بھی انکار نہیں کیا بلکہ جا بجا اقرار کیا
ہے ۔ ہاں یہ البتہ لکھا ہے ۔ کہ قرآن شریف
کو اگر علیحدہ کر لیا جائے ۔ تو پہر حضرت مسیح
کی نبوت پر کوئی دلیل قایم نہیں ہوتی ۔ جس کا
بہت کھلا ہوا مطلب یہ ہے ۔ کہ قرآن
شریف سے تو حضرت مسیح کی نبوت ثابت
ہے ۔ ہاں کسی اور ذریعہ سے ثابت نہیں
پہر مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ مرزا
قرآن شریف کو ایک باطل کتاب بتاتا اور
کہتا ہے کہ قرآن ایک جہوٹی کتاب ہے ۔ جبھی تو
اس میں مسیح کا نبی ہونا تسلیم کیا گیا ہے ۔
لیکن جب مرزا صاحب کی کتاب اعجاز احمدی کا
صفحہ ۱۳ دیکھا جائے ۔ تو یہ مضمون ملتا
ہے ۔ کہ یہ قرآن شریف کا احسان ہے ۔ کہ
حضرت مسیح کے نبی ہونے کا اقرار کر دیا
اور اسی وجہ سے ہم اُن پر ایمان لائے ۔
کہ وہ سچے نبی ہین اور برگزیدہ ہین اور اُن
تمام تہمتون سے معصوم ہین ۔ جو ان پر اور
اون کی ماں پر لگائی گئی ہیں ۔ العجب ثم العجب
مرزا صاحب تو یہ لکھین کہ ہم حضرت مسیح پر

ایمان لائے وہ سچے نبی تھے اور ہم اُن کو ان تمام تہمتوں سے جو اُن پر اور اُن کی ماں پر لگائی گئیں معصوم سمجھتے ہین - مگر مولویصاحب فرمائین - کہ مرزا تو حضرت عیسےٰ کی نبوت کا قطعی منکر ہے وہ تو ان کو ماں بہن کی گالیاں دیتا ہے - انا للہ وانا الیہ راجعون - پہر مولوی صاحب فرماتے ہین - کہ مرزا نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے - کہ عیسیٰ کو شیطانی الہام ہوا کرتے تھے - لیکن جب کتاب دیکھی جاوے - تو یہ مضمون ملیگا - کہ انجیل مین تو یہ لکھا ہے - کہ کبھی کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوا کرتے تھے - مگر اسلام کی حدیثوں میں آپ کی یہ صفات لکھی ہین - کہ خداتعالیٰ نے شیطان سے آپ کو محفوظ رکھا - کبھی آپنے شیطان کی پیروی نہین کی - ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے - کہ ایک مرتبہ آپ کسی بیگانہ عورت پر عاشق ہو گئے تھے - لیکن جو بات دشمن کے مُونھ سے نکلے - وہ قابل اعتبار نہین آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے - خبیث ہین وہ لوگ جو آپ پر یہ تہمتین لگاتے ہین -

اب مولوی صاحبان کا تو وہ ارشاد ہے اور مرزا صاحب یہ فرماتے ہین -

بہ بین تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا

اسی قسم کی نہ ایک دو بلکہ صدہا و ہزارہا اعتراض ہین - جو مولوی صاحبان کی طرف سے کئے جاتے ہین - کاش! ایسے اعتراضون سے تو خاموشی ہی اختیار کی جاتی تاکہ حضرات مولویصاحبان اتہام سازی کے گناہ سے محفوظ رہتے -

اگرچہ ہم کو مرزا صاحب سے کسی قسم کا تعلق

و واسطہ نہین ہے - تاہم مولوی صاحبان کی ان خلاف دیانت اور امانت کارروائیون کو ہم نے ہمیشہ نفرت سے دیکھا ہے اور ہمارے خیال مین ہر منصف مزاج و اعتدال پسند انسان خواہ وہ مرزا صاحب کے دعوے کا کیسا ہی مخالف کیون نہ ہو - اس قسم کی بے ہودہ اور نامعقول حرکتون کو تو کبھی پسند نہین کریگا - یہ حرکتین جس قدر قابل نفرت اور لائق کراہیت ہین ظاہر ہی ہے - لیکن ابھی حال مین پرائے شگون کے لئے اپنی ناک کاٹنے کی جو تازہ مثال قائم کی گئی ہے - وہ تو روہی دینے کے قابل ہے

ناظرین! اسے ملاحظہ فرماوین اور سوچین - کہ جوش نفسانیت و تعصب نے ہمارے علمار کرکہان سے کہان تک پہنچا دیا ہے - مرزا صاحب کے ایک مرید تھے **ڈاکٹر عبدالحکیم خان** ابہی کچہہ تہوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ وہ مرزا صاحب سے پھر گئے - ظاہر ہے کہ یہ کوئی بات ایسی نہیں تہی جس کو حیرت کی نظر سے دیکھا جاتا نہ یہ کوئی ایسا امر تہا جس سے مرزا صاحب کے سچے یا جہوٹے ہونیکا نتیجہ نکالا جائے - مگر مولوی صاحبان کو اس سے کیا غرض - انہوں نے بلا تامل کہنا شروع کر دیا کہ چونکہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے - اِس لئے اب مرزا صاحب کے کاذب ہونے مین کچہہ بھی شک نہین رہا - اگر مرزا کاذب نہ ہوتا - تو عبدالحکیم خان اس سے کیون پہر جاتے اور چونکہ وہ پہر گئے لہذا مرزا کاذب ہے یہ خلاصہ ہے مولوی صاحبان کے اُن خیالات کا جو اس معاملہ مین انہون نے ظاہر کئے - لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ط

مولویصاحبان نے مرزا صاحب کے جھٹلانے کیواسطے یہ قاعدہ تو گہڑ لیا کہ مرید کا پہر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے - لیکن یہ نہ دیکھا کہ یہ قاعدہ مرزا صاحب کو لوگون کی نظر میں جہوٹا نبا سکے یا نہ نبا سکے - مگر اسلام کا قلع قمع ضرور کئے دیتا ہے - اس لئے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بہت سے مُریدان سے پھر گئے - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری مُرتد ہوئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بعض بدبختون اور بدقسمتون نے روگردانی کی - اب اگر مولوی صاحب کے فرمانے کے مطابق مرید کے مرتد ہو جانے کو پیر کے کاذب ہونے کی دلیل مانا جاوے تو پہر ساتھ ہی سارے انبیار کو بھی جہوٹا ماننا پڑیگا - معاذ اللہ من ذلک - مولوی صاحبان نے بظاہر تو صرف مرزا صاحب کے جھٹلانے کیواسطے یہ قاعدہ گہڑا لیکن فی الحقیقت مخالفین اسلام کے ہاتھ مین ایک تیز حربہ دیدیا ہے کہ جب چاہے اسلام پر چلائین - اور مسلمانون کو ناقابل برداشت نقصان پہنچاوین - مثلاً اگر کوئی شخص مخالفین اسلام مین سے مولویصاحبان کے قاعدہ کا حوالہ دیکر یہ کہے کہ موسےٰ علیہ السلام سچے نبی نہین کیونکہ اُن کے اکثر مرید اُن سے منحرف ہو گئے تہے

پہر وہ یہ کہے کہ مسلمان حضرت عیسےٰ کو نبی مانتے ہین حالانکہ وہ ہرگز ہرگز نبی نہین تھے کیونکہ اُن کے حواری بھی اکثر مرتد ہوئے تھے - پہر وہ مولوی صاحب کا وہی قاعدہ باآواز بلند لوگون کو سناکر ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نبی ہونے کا بہی انکار کرے اور کہے کہ وہ سچے نبی کیونکر ہو سکتے ہین جبکہ مسلمانون کے مولوی صاحبان صاف اقرار کر چکے ہین کہ مرید کا پہر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی قطعی دلیل ہے اور مسلمانون ہی کی کتابون سے یہ بھی ثابت ہے کہ اُن کے نبی سے بھی بہت سے لوگ مرتد ہوئے ہین اور اُسی پر اکتفا نہ کر کے وہ زمانہ گذشتہ کے ساتھ زمانہ حال کے مرتدین کی ایک لمبی فہرست بھی مولوی صاحب کے آگے رکھے اور مولوی صاحب سے کہے کہ حضرت مولوی صاحب مسیلمہ کو تو آپ جانتے ہی ہون گے اور عبداللہ سے بھی آپ بخوبی واقف ہون گے اور اگر کہیں بھول گئے ہون تو پادری عماد الدین - پادری صفدر علی - پادری حسام الدین پادری احسان اللہ کو تو غالباً نہ بہولے ہون گے - اور اگر ان کو بھی فراموش کر گئے ہون - تو ڈاکٹر احمد شاہ شائق حافظ احمد مسیح ماسٹر عبدالغفور کو تو نہ بہولے ہون گے - پہر وہ خوب جتا کر بلکہ مولوی صاحب کا تماشہ بنا کر کہے - کہ حضرت مولویصاحب اول الذکر دو شخص ان لوگون مین سے ہین - جو آپ کے نبی کے زمانہ مین مرتد ہوئے تھے - مسیلمہ وہ جس نے نہ صرف یہ کہ اسلام سے روگردانی کی بلکہ نبوت کا دعوےٰ بھی کیا تھا اور عبداللہ جو نبی عربی کی وحی لکھنے کے معزز عہدے پر مامور تہا - باقی لوگ آپ کے ہمعصر ہین جو اُسی زمانے مین وقتاً فوقتاً مرتد ہوئے - آخر الذکر تین آدمی تو بہت ہی تھوڑا زمانہ ہوا کہ اسلام سے رُوکش ہوئے ہین - ڈاکٹر سید احمد شاہ نے مذہب عیسوی اختیار کر لیا اور اسلام کی رّد مین کتاب امہات المومنین لکھی - حافظ احمد مسیح بہی عیسائی ہوا اور اُس نے بہی کئی کتابین تصنیف کین اور علمار اسلام کو بھی مباہلہ کے لئے بار بار للکارا - عبدالغفور اسلام چہوڑ کر آریہ بنا اور دہرم پال کے نام سے مشہور ہو کر ترک اسلام اور تہذیب الاسلام دو کتابین تصنیف کین - پس اے حضرت مولوی صاحب جب آپ کے نبی کے پیرو ان کی وفات کے بعد بہی مرتد ہوئے اور خاص ان کے زمانہ حیات مین بھی تو پہر آپ کو اُن کی نبوت سے انکار کر دینے اور اسلام کو خیرباد کہہ کر کسی اور گھر کی راہ لینے مین کیا پس و پیش -

بس ہو چکی۔ نماز مصلّے اُٹھائیے۔ اس لئے کہ آپ خود ہی تو یہ تسلیم فرما چکے ہیں کہ بگم اس قاعدہ کے موجب ہیں کہ مُرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل ہے۔ اور آپ تو آپ ہی مرید کے مرتد ہو جانے پر پیر کے کاذب ہو جانے کا نتیجہ نکالتے تھے۔ مگر آپ کے نبی کے تو بہت سے مرید مرتد ہوئے۔ پھر تامل کیسا۔ مسجد کو سلام کیجئے اور گرجے یا مندر کی راہ لیجئے۔ اب سوچنا چاہیئے۔ کہ مولوی صاحب کی طرف سے اس مضمون کا کیا جواب ہو سکتا ہے۔ خیر مولوی صاحب کی طرف سے جواب ہونے نہ ہونے کا تو چنداں خیال نہیں۔ اس لئے کہ اُن کو تو اپنی زبان سے ملزم بنے۔ اور پھر ڈھٹائی سے تو تو میں میں کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔ وہ تو موقعہ بموقعہ جو چاہیں گے۔ فرماتے چلے جائینگے۔ لیکن خیال جو کچھ ہے۔ وہ اُن عوام اہل اسلام کا ہے جو بے علمی و نافہمی کی وجہ سے مولوی صاحب کے اس قاعدہ کو صحیح تسلیم کر چکے ہوں۔ ان پر اس تقریر کا کیا اثر ہوگا اور جب وہ ایک طرف یہ دیکھیں گے کہ ہمارے جبہ پوش وعمامہ بند مولوی صاحبان یہ بیان فرما چکے ہیں کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کا ثبوت ہے اور دوسری طرف ان کو یہ معلوم ہوگا۔ کہ انبیاء علیہم السلام اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بلاشبہ و شک لوگ مرتد ہوئے ہیں۔ تو وہ کس نتیجہ پر پہونچینگے اور ان کے دل پر کیا گزرے گی۔ مولوی صاحبان مرزا صاحب کے جھٹلانے اور کاذب ٹھیرانے کو تائید اسلام قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ تو خوب ہی تائید اسلام ہے۔ جو اسلام کی جڑ ہی کاٹے دیتی ہے۔ خدا ان مولویوں کی حالت پر رحم فرمائے اور ان کو ہوش دے۔ یہ تو حد سے گزر گئے۔ جوش تعصب میں جا و بیجا کچھ نہیں دیکھتے۔ بس کفر کا فتوے دینا جانتے ہیں اور ان کو ذراسی بات پر مخالفت کے لئے تل جانے سے غرض خواہ اس مخالفت سے اسلام کو ضرر ہی کیوں نہ پہونچتا ہو ان کو اپنے مخالف پر اعتراض جڑ دینے سے سروکار۔ خواہ وہ اعتراض کیسا ہی لچر اور پوچ کیوں نہ ہو۔ ان کو نکتہ چینی سے مطلب۔ خواہ اس نکتہ چینی کی زد ان کے کسی مسلّم بزرگ پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ ان کو محض مخالف کے قول کی تردید سے کام۔ خواہ وہ قول کیسا ہی موافق قرآن و حدیث کیوں نہ ہو وہ کچھ نہیں دیکھتے۔ کہ ہمارے قول کا نتیجہ کیا ہوگا۔ وہ ذرا بھی نہیں سوچتے۔ کہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں۔ اس سے کہیں مسلمات پر پانی تو نہیں پھرا جاتا۔ اسلام کو نفع پہونچے یا نقصان۔ ان کا مدعا تو یہ ہے۔ کہ کسی طرح ہمارے مخالف سے لوگ بھڑک جائیں کسی ولی یا نبی کی تکذیب لازم آجائے تو بلا سے آجائے مگر وہ چاہتے ہیں کہ ہمارا مخالف اعتراضوں کی بھرمار سے نہ نچنے پائے۔ انہوں نے اس قسم کی کارروائیوں کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھہ رکھا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ جھوٹے الزام لگا کر ہم اپنے کسی مخالف پر فتح پا جائیں گے حالانکہ ان نامعقول حرکتوں سے کسیکو سچی کامیابی حاصل ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے ہمیشہ ایسی حرکتوں کا انجام ذلت و رسوائی ہوا ہے۔

اجی صاحب کون کہتا ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے کی تردید نہ کی جاوے۔ جو علماء مرزا صاحب کو حق پر نہیں سمجھتے

ان کا تو باعتبار علماء دین و پیشوائے ملت ہونے کے فرض منصبی ہی یہی ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کے دعوے کی تردید کریں اور عوام اہل اسلام کو مرزا صاحب کا دعوی قبول کرنے سے باز رکھنے میں ساعی ہوں۔ لیکن یہ فرض عقلی و نقلی دلائل پیش کر کے اور پند و نصیحت فرما کر ادا ہونا چاہیئے نہ کہ لغو الزامات لگا کر اور شرمناک بہتان لگا کر یا بیہودہ قواعد گھڑ کر۔ اس میں شک نہیں کہ اس قسم کی کارروائیوں سے ابتداء میں عوام کو مرزا صاحب کی طرف سے نفرت و بے زاری پیدا ہو جاتی ہے اور جب وہ مولویصاحبان کا یہ بیان پڑھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے پیغمبروں کو گالیاں دی ہیں آنحضرت اور اہل بیت آنحضرت کی سخت توہین کی ہے۔ اپنے آپکو خدا کا بیٹا اور پھر خدا کا باپ لکھا ہے۔ تو جوش کا ایک دریا ان کے دلوں میں موجیں مارنے لگتا ہے لیکن جیسے لوگوں کو یہ معلوم ہوتا جاتا ہے کہ یہ سراسر اتہام ہیں جو تعصب اور جوش نفسانیت کی وجہ سے لگائے گئے ہیں ویسے ویسے لوگ بجائے مرزا صاحب سے متنفر ہونے کے مولویصاحبان سے بے زار ہوتے جاتے ہیں۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ اتہام لگانیوالے اتہام لگانے کی وجہ سے گنہگار اور خدا کے مجرم بھی بنتے ہیں اور پھر جس غرض سے یہ حرکت گوارا کرتے ہیں۔ وہ غرض بھی حاصل نہیں ہوتی۔ جس سے ہم کو اختلاف ہو۔ اُس کی تردید کرنے کا حق تو ہم کو ضرور حاصل ہے۔ لیکن کیا ہم اسپر جھوٹے الزام لگانے اور اس کی عبارتوں کا اس کے منشاء کے خلاف مطلب بیان کرنے کے بھی مجاز ہیں۔ اور کیا ہم کو یہ بھی لازم ہے کہ اس کی تردید کی غرض سے ہم ایسے کلمات زبان سے نکالیں۔ جن سے ہمارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تکذیب لازم آتی ہو۔ استغفر اللہ استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اگر ہم خدانخواستہ ایسا کریں۔ تو ہم سے زیادہ بدقسمت و بدبخت اور کون ہو سکتا ہے۔ کاش! حد سے متجاوز ہو کر افراط و تفریط کی راہ اختیار کر لینے والے ایک سنجیدہ اور حق پسند دل سے کر ہماری اس تحریر پر غور فرمائیں۔

ہمنے جو کچھ لکھا ہے وہ کسیکی تائید و تردید کے خیال سے ہرگز ہرگز نہیں لکھا بلکہ محض اس وجہ سے لکھا ہے کہ ہماری نظر میں جھوٹے الزام لگانا سخت نامعقول

حرکت ہے اور پھر کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکالنا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی توہین لازم آتی ہو۔ اس سے بھی زیادہ نامعقول و باعث روسیاہی ہر دو عالم مولوی صاحبان کی تو تو میں میں اور ان کی خلاف انصاف کارروائیاں تو ہم مدت سے دیکھہ رہے ہیں۔ مگر ہم نے کبھی دخل نہیں دیا۔ لیکن یہ پچھلی کارروائی دیکھہ کر ہم سے ضبط نہو سکا اور ضبط ہوتا تو کیونکر مولوی صاحب کے اس قاعدہ کی رو سے تو مسلمانوں پر وہ الزام قائم ہوتا ہے جس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا اگر مولویصاحب کا یہ قاعدہ صحیح ہے کہ مرید کا پھر جانا مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل ہے تو پھر مسلمانوں کیواسطے اس سے زیادہ ماتم کی اور کونسی بات ہو سکتی ہے۔ کہ ان کے نبی کے پیرو بھی مرتد ہوئے ہیں لیکن ہم پکار کر کہتے ہیں کہ یہ مولوی صاحب کی من گھڑت ہے جس کی حقیقت میں کوئی اصلیت نہیں ہے اور مرید کا پھر جانا ہرگز ہرگز مرشد کے کاذب ہونے کی دلیل نہیں نہ عقلاً نہ نقلاً۔ بدبخت و بدسرشت مرید ہمیشہ اپنے مقدس و راستباز مرشدوں سے مرتد ہوتے رہے ہیں۔ اگر ان کے ارتداد کو کسی مقدس کے کاذب ہونیکا ثبوت سمجھا جاوے تو پھر کسی ایک نبی کا صادق ثابت کرنا ہی محال قطعی ہو جائیگا چونکہ مولوی صاحب کا یہ قاعدہ عقل و نقل کے

بالکل ہی خلاف ہے اور اس سے تمام نبیوں اور سردار انبیا کا (نعوذ باللہ) جھوٹا ہونا لازم آتا ہے پس اس لئے ہم اس سے بہ تمام تر صفائی نفرت و بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور چونکہ ہم کو ایسے الفاظ نہیں ملتے جن کے ذریعہ سے ہم اپنی نفرت و بیزاری کا جیسا کہ چاہئے اظہار کرسکیں اس لئے ہم اپنے اخبار کے ناظرین سے ملتجی ہیں کہ جو الفاظ ان کی نظر میں اظہار نفرت کے لئے زیادہ سے زیادہ مناسب معلوم ہوں وہ ہی ہماری طرف سے بھی تصور فرماویں۔

ایسے قاعدہ سے جس کا عقل و نقل دونوں سے ثبوت نہ ہو۔ نفرت! نفرت!! نفرت!!!

ایسی تردید سے جس کی بنیاد جھوٹے الزامات پر ہو بیزاری! بیزاری!! بیزاری!!!

ایسے قاعدہ پر جن سے آنحضرت صلعم کی ذات بابرکات پر زد پڑتی ہو لعنت! لعنت!! لعنت!!!

ہم ظاہر کر چکے ہیں کہ ہمکو نہ جناب مرزا صاحب سے کچھ مطلب ہے نہ انکے دعوی سے کچھ سروکار ہمنے جو کچھ لکھا ہے۔ اظہار حقیقت الامر کی غرض سے اور مخلوق خدا کو مغالطہ سے بچانے کیواسطے لکھا ہے لیکن اگر کوئی صاحب اس سچے اور بلا رو رعایت بیان سے جھلا کر ہم کو بھی کوئی خطاب عطا فرماویں یعنی قادیانی کافر یا مرزائی ملحد کہنا شروع کردیں یا یہ فتوی صادر فرماویں کہ ایڈیٹر یونین گزٹ سے تماشہ کیطور پر بھی بات کرنا اپنی ماں کے ساتھ ستر ہزار بار زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے تو ہمکو اسکی بھی مطلق پروا نہیں کیونکہ ہمنے جو کچھ لکھا ہے وہ اپنے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی حمایت کے خیال سے لکھا ہے اس پر اگر ہم کو کافر کہا جائیگا تو ہم اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں گے

بالآخر ہم یہ کہہ کر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب جن کی ہمارے علماء آجکل بڑی تعریفیں کر رہے ہیں اور ہماری بعض معاصرین نے جن کے مضامین کو بڑی ہی خوشی سے شائع کیا ہے ایک نہایت ہی خطرناک آدمی ہیں۔ ہمنے ان کی عجیب غریب تحریروں کو پڑھا ہے اور ان کے رسالہ کو وہ صفحہ بہت ہی غور سے دیکھا ہے۔ جس میں انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا مدار نجات نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے بھی اگر اعمال صالحہ بجا لائیں۔ اور خدا کی وحدانیت کے قائل ہوں۔ تو ضرور نجات پائیں گے۔ تعجب کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان جو نجات کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہ سمجھیں۔ وہ تو آجکل ہمارے علماء اور بعض ایڈیٹران اخبار کے نزدیک مسلمان اور بہت بڑے مسلمان لیکن مرزا صاحب جنہوں نے اسی وجہ سے ڈاکٹر عبد الحکیم کو عاق کر دیا اور جو یہ کہتے ہیں کہ نجات پانا آنحضرت کو نبی مان لینے اور آپ پر ایمان لانے پر منحصر ہے۔ وہ کافر اور کٹر کافر۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

افسوس کہ مرزا صاحب سے بغض کی وجہ سے لوگوں نے یہ کبھی نہ سوچا۔ کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب فرماتے کیا ہیں۔ بس صرف اتنا دیکھکر کہ وہ مرزا صاحب سے مخالف ہو گئے ہیں۔ ان کی ہاں میں ہاں ملانی شروع کردی۔ ہم کو اس کارروائی سے بھی سخت اختلاف ہے۔ اور ہم اس معاملہ میں مرزا صاحب کو بالکل حق پر سمجھتے ہیں۔ اور ان کے اس قول کو کہ نجات کیواسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے بالکل راست و صحیح قرار دیتے اور نہایت وقعت سے دیکھتے ہیں۔

ہم کو عبد الحکیم خان صاحب مسلمان کے قول سے مرزا غلام احمد کا فرکا یہ قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر نجات پانا ممکن نہیں ہے بہت زیادہ محبوب و مرغوب ہے۔ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے رسالہ ذکر الحکیم نمبر ۴ پر جو اسوقت بھی ہمارے سامنے پڑا ہوا ہے۔ ریویو لکھیں۔ اگر ہمنے موقع پایا تو انشاءاللہ ہم جلد اسے شائع کرسکیں گے۔

درخواست دعا: مجھے ایک سخت مشکل درپیش ہے احمدی احباب دعا کریں کہ مولا کریم اپنا فضل و کرم کرے۔ خاکسار راک غلام احمد احمدی کشمیر

برادرم سید غلام احمد صاحب مہجور کشمیری تاہنوز پوری طور پر صحت یاب نہیں ہوئے۔ لہذا احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالی کامل صحت عطا فرماوے۔ خاکسار محمد حسین

رسید زر

۲۳۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ ۲۵۴۲ ۔ ناظر حسین صاحب ۔ عہ/ ۱۲ر

۲۴۔ " " " " ۔ حسن موسی خانصاحب ۔ ۱۲ر

۲۵۔ " " " ۱۲۵۹ ۔ الہ بخش صاحب ۔ عہ/

۲۵۔ " " " " ۔ مجید حسن صاحب ۔ ۶ر

۲۶۔ " " " ۹۷۹ ۔ محمد دین صاحب ۔ عہ

۲۶۔ " " " ۱۰۹۳ ۔ حاجی الہی بخش صاحب ۔ ۱۲ر

۲۷۔ " " " ۱۲۴۵ ۔ شریف علی صاحب ۔ عہ ۱۲ر

۳۱۔ " " " ۸۲۹ ۔ جلیل احمد صاحب ۔ ے/

۳۱۔ " " " ۷۷۵ ۔ قاضی حبیب اللہ صاحب ۔ عہ ۱۲ر

۳۱۔ " " " ۱۱۹۹ ۔ نظام الدین صاحب ۔ للعہ/

یکم نومبر ۱۹۰۶ء ۔ " ۔ غلام رسول صاحب ۔ عہ ۸ر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۶	۶
½ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۶	۶	۲½
½ کالم	۳۵	۱۸	۸	۴	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
⅛ کالم	۱۵	۸	۵	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۲) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ہر فیصدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۳) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے۔ کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

(۴) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کریں ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کردی جاوے گی۔

رمضان شریف مین رعایت

براہین احمدیہ مکمل نسخہ

رمضان شریف مین رعایتی قیمت ۱۲؍ جلد

کی قیمت ۱۲؍

دُرِّ ثمین (مکمل)

جس مین فخر موجودات حضرت امام ہمام
مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام
کی تا امروز فارسی اور اُردو کی

شائع شدہ نظمین

نہایت آب و تاب کے ساتھ ۲۲×۱۸ کے ۱۲
صفحوں کی موزون جیبی تقطیع پر چھپکر خوبصورت
پرنیانی جلدین بندھ کر طیار ہو گئی ہے ہمنے احباب کے
آرام کیلئے اسمین ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اردو فارسی
نظمون کے دو حصے کرکے ان کو علیحدہ علیحدہ نمبر دیدئے
ہین جسکا فائدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی
کوئی نظم فارسی یا اُردو مین شائع ہوگی توہم اسی تقطیع پر
ان کے نمبر لگا کر چھپاوینگے اور واجبی قیمت پر خریداران
کو بھیجینگے جو اسی کتاب مین بآسانی لگا سکینگے اس طرح سے
انکی کتاب ہی مکمل ہوتی جائیگی اور ضائع بھی نہ جائیگی قیمتہ معہ
جلد صرف آٹھ آنے ۔ محصول و پیکنگ بذمہ خریدار
رمضان شریف مین ۷؍ اور سب جلد کے ۸؍
دفتر اخبار بدر ۔ قادیان ضلع گورداسپور

اخبار بدر ۲ دو ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدر ۲ دو ماہ کیواسطے مفت کس طرح مکسلتا ہے
اُس کی یہ صورت ہے ۔ جو صاحبان ابتک اس اخبار
کے خریدار نہین ہین اور اب خریدنا چاہین اور ایکسال
کا چندہ پیشگی عطا فرماوین یا بذریعہ وی پی منگوائین
اوران کا ارسال کردہ چندہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار
ہوگا اور ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار اُن کی درخواست
کے دن سے لے کر اخیر ۱۹۰۶ء تک ان کی خدمت
مین ارسال ہون گے ۔ وہ سب بلا قیمت
ہون گے ۔ لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ مل
سکین گے ۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے
لے کر اخیر سال روان تک کے پرچے مفت
ملتے رہین گے ۔ امید ہے کہ بہت سے
دوست اس سے فائدہ حاصل کرنے کی
کوشش کرین گے ۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ مینجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگون کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گر جاتا ہے
یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیاں ہی پیدا
ہوتی ہین ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے
خط و کتابت کرکے علاج کراوین خدا کے فضل سے انشاء اللہ
اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے
اقرارنامہ اسٹامپ تحریر کرلیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا
ہوا تو ہم اپنا نذرانہ ادا کرین گے ۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر
کیا جائیگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نفرماوین بلکہ ہم
دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر مین
دُہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب
روز افزون ترقی کر رہا ہے ۔ اولاد دینے والا تو
خدا ہے مگر اسی نے دواؤن مین تاثیر رکھی ہے

المشتہر
محمد حسین احمدی طبیب موجد کارخانہ بقائے
نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور محلہ معماران

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ اڈیٹوریل ہر سندیہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے
پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور
مقبول خلائق ! نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین ۔ مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با
تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک کارٹون بھی موجود ہوتا ہے
تازہ سے تازہ خبرین و تارین ہر روز چھپ جاتی ہین اس کا اڈیٹوریل
اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول
دیجاتی ہین اس لئے تمام حلقون مین نہایت عزت اور وقار سے دیکھا
جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیرخواہ
ہے اگر اجتک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ
کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲؍ پیشگی آنے
پر جاری ہوتا ہے ۔ درخواستون کا پتہ مینجر روزانہ پیسہ اخبار

عمدہ ۔ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان
مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس
بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرمائیں

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان
مین ... گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن
... سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول
فی من پختہ ... روپیہ اور دوم مبلغ ... مبلغ
عنہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے ۔
بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہین ۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

بدر پریس قادیان میاں معراج دین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

ایں جہان منتظر خوش باش کامد دلستان — رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۰ — آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۶ — نمبر ۴۶

سلسلۃ القدیم جلد ۵ — سلسلۃ الجدید جلد ۲

۲۷ رمضان ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء

گرچہ گویم با تو گر آئی بہ پا در قادیان بینی — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔۔۔ معاونین درجہ اول جن کو ۔۔۔ پرکسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔۔ معاونین درجہ دوم جنکو ۔۔۔ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔۔ تمام قیمت پیشگی ہے غربا سے جنکی آمد ۔۔۔ ماہوار ۔۔۔ ہو بالکم صرف ۔۔۔ عام قیمت بعد ۔۔۔ فی پرچہ ۔۔۔ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب ۔۔۔ لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے ۔۔۔ ذریعہ ۔۔۔

مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام او — بادۂ عرفان ما از جام او
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔۔۔ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔۔۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔۔۔ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں۔

(کرتبہ عاجز محمد حسین احمدی)

نمبر ۴۶ | ۲۷ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

تاریخی یسوع پی۔ ادکیلی صاحب ڈی۔ ڈی شہر شکاگو واقعہ ملک امریکہ کے اخبار لائٹ آف ٹرتھ مین تحریر فرماتے ہین۔ کہ پادری ایبے لائے سسی صاحب نے جو فرقہ کیتھلک ی کے ایک پادری ہین۔ اپنی ایک تصنیف مین مذہب عیسوی کے متعلق اور یسوع مسیح کے تاریخی حالات کے متعلق ایک عجیب کتاب تصنیف کی ہے۔ پادری صاحب موصوف تحریر فرماتے ہین کہ بلحاظ عہدہ کے اور بلحاظ گرجہ کے ایک ممبر اور پادری ہونے کے مین اس بات کا اقرار کرتا ہون اور ایمان رکھتا ہون۔ کہ یسوع مسیح خدا تھا اور خدا کا بیٹا تہا۔ لیکن ان عقائد کے امور کو علیحدہ رکھ کر بلحاظ تاریخ دانی کے مین یقین رکھتا ہون۔ کہ یسوع نے اپنی ساری عمر مین نہ اشارۃً نہ کنایۃً نہ اعتقاداً نہ عملاً۔ کبھی یہ دعوے نہین کیا تھا کہ مین خدا ہون یا خدا کا بیٹا ہون۔ یسوع کی زندگی محض ایک انسانی زندگی تھی اور اناجیل سے اور تاریخ سے کوئی ثبوت اس بات کا نہین ملتا کہ اس نے کبھی خدائی کا دعوے کیا ہو۔ پادری صاحب کی اس تحریر پر پوپ بہت ناراض ہوا ہے اور پادری صاحب کو کافر قرار دیا ہے۔ لیکن تعلیم یافتہ گروہ کے درمیان پادری صاحب کے ساتھ بہت ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے اور یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ پادری صاحب موصوف کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا گیا ہے۔ خود اٹلی مین قریب ایک درجن کے ایسے پادری موجود ہین۔ جن کے خیالات اس قسم کے ہین۔ اور فرانس مین تو بہت سے لوگ ان خیالات کے پیرو موجود ہین۔ پادری صاحب نے اس مسئلہ پر نہائت صفائی سے بحث کی ہے۔ کہ یسوع کے متعلق معلومات کا ذخیرہ جو کچھ کہ ہمارے پاس موجود ہے۔ وہ صرف اناجیل ہی ہین اور انجیل کوئی بھی یسوع کے زمانہ مین یا اس کے بعد قریب زمانہ مین لکھی نہین گئی تھی بلکہ جن لوگون کی طرف منسوب کی جاتی ہین وہ بھی دراصل ان کے مصنف نہ تھے۔ کوئی ڈیڑھ سو سال بعد مسیح لکھی گئی اور کئی دو سو بعد مسیح لکھی گئی۔ پس ایسی مبہم کتابین کس طرح قابل اعتبار تاریخ کہلانے کا حق رکھ سکتی ہین۔ تاریخ سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ یہی ہے۔ کہ یسوع نے کبھی کوئی معجزہ نہین دکھایا تھا۔ ہان بعد مین اس پر ایمان لانے والون نے اپنے پاس سے معجزات بنا لئے۔ جب تک یوحنا لوگون کو بپتسمہ دیتا تہا۔ تب تک اور اس کے بعد بھی یسوع کو کبھی خیال گمان نہ تہا کہ مین مسیح ہون۔ ہان یوحنا کے مرنے پر یہ خیال اسے پیدا ہونے لگا۔ کہ مین مسیح ہون اور اس طرح رفتہ رفتہ وہ مسیح بن گیا۔ اناجیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یسوع نے اپنے مرنے سے پہلے یہ دعوے کیا تہا کہ مین جلد آسمانی سلطنت کے درمیان تمہارے ساتھ شامل ہو جاؤنگا آج ۱۹۰۰ سو سال اس بات کو گذرتے ہین اور یہ ظاہر ہے۔ کہ یہ ایک بالکل غلط خیال تھا۔ جس کی کوئی بنیاد نہ تھی۔ زیادہ سے زیادہ جو کچھ یسوع کے متعلق ثابت ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ ایک بڑھئی کا بیٹا تھا۔ جس کی ماں اسے نیم پاگل سمجھتی تھی۔ اس نے یوحنا سے بپتسمہ پاکر وعظ کرنا شروع کیا اور یہودیون کے واسطے رسول بنا۔ لیکن اپنے کام مین سخت ناکام رہا اور اسی مین بیچارے نے جان بھی دیدی۔

ایک صاحب لکھتے ہین۔ کہ یسوع کی اگر کوئی پیش گوئی پوری ہوئی ہو تو وہ یہ تھی۔ کہ مین دنیا صلح پھیلانے نہین آیا۔ بلکہ جنگ کرانے آیا ہون۔ کیونکہ جس قدر جنگ عیسائی اقوام نے کئے ہین۔ کبھی کسی سے ظہور مین نہین آئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۲	۶
½ "	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۲۵	۱۶	۷	۲⅛
½ "	۳۵	۱۸	۹	۴	۲
¼ "	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
⅛ "	۱۵	۷	۵	۲¾	۱⅛
فی سطر	۸	۲¼	۲½	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعائیت نہ ہو سکیگی بے فائدہ خط و کتابت سے طرفین کا ہرج ہے

۲۔ اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہین۔

۳۔ اشتہار متواتر دیئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی

۴۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا۔

۵۔ اخبار صرف ان مشتہرون کو دیا جاویگا جن کی اجرت ۵ روپیہ سے کم نہ ہو جو مشتہر اخبار لینا چاہین۔ ان کو قیمت اخبار الگ دینی پڑے گی۔

۶۔ ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ [illegible] لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ہر اجرت کے ساتھ وصول ہوا [illegible]۔

۷۔ یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار [illegible] کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد [illegible] جانے پر نرخ بڑہایا جاوے گا اور جو لوگ نرخ نامنظور کرین گے۔ ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی۔

۸۔ مینجر کا اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے کہ کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۲۷۔ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

(غالباً) ۱۰۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ رویا۔ دیکھا کہ مین ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور کسی طرف جارہا ہوں جاتے ہوئے آگے بالکل تاریکی ہو گئی۔ تو میں واپس آگیا اور میرے ساتھ کچھ عورتیں بھی ہین۔ واپس آتے ہوئے بھی راستہ مین گرد وغبار کے سبب بہت سی تاریکی ہو گئی اور گھوڑے کی باگ کو میں نے ٹٹول کر ہاتھ مین پکڑا ہے۔ چند قدم چلکر روشنی ہو گئی۔ آگے دیکھا کہ ایک بڑا چبوترہ ہے۔ اس پر اُتر پڑا۔ وہاں چند ایک لڑکے ہین۔ انہون نے شور مچایا کہ مولوی عبد الکریم آگئے۔ پھر میں نے دیکھا کہ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم آرہے ہیں۔ اُن کے ساتھ میں نے مصافحہ کیا اور السلام علیکم کہا۔ مولوی صاحب مرحوم نے ایک چیز نکال کر مجھے بطور تحفہ دی ہے اور کہا۔ کہ بشپ جو پادریون کا افسر ہے وہ بھی اِسی سے کام چلاتا ہے۔ وہ چیز اس طرح سے ہے۔ جیسا کہ خرگوش ہوتا ہے۔ بادامی رنگ اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی ہے اور نالی کے آگے ایک قلم لگا ہوا ہے۔ اس نالی کے اندر ہوا بھر جاتی ہے۔ جس سے وہ قلم بغیر محنت کے باآسانی چلنے لگتا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے تو یہ قلم نہین منگوایا۔ مولویصاحب نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے منگوایا ہوگا میں نے کہا اچھا مین مولویصاحب کو دیدون گا۔ اِس کے بعد ارییداری ہو گئی۔

تعبیر۔ عورتون سے مراد کمزور لوگ ہو سکتے ہین اور خدا نے قرآن شریف مین امت کے نیک بندون کو بھی فرعون کی عورت اور مریم سے تشبیہ دی ہے اور قلم سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ مولوی محمد علی صاحب کے دل مین ایسی طاقت پیدا کر دے کہ وہ مخالفون کے رد مین اعلیٰ مضامین لکھین۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۳۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ **ما ننسخ من اٰیۃٍ او ننسہا نأت بخیرٍ منہا او مثلہا۔ الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر**+۔ اور گویا مین کسی کو کہتا ہون۔ **لا تخف ان اللہ معنا**۔ اور کشفی نظر مین ایک نواب میری سامنے آیا اور ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔ **اے سیف اپنا رخ پھیر لے** جسکی نسبت یہ تفہیم ہوئی۔ کہ اس کے بعض شرکا خاندان جو اس سے تنازع کرتے ہین ہین کسی وقت اس پر غالب آجائینگے اور سیف سے مراد غلبہ ہے

+ کسی نشان کو ہم منسوخ نہیں کرتے یا فراموش نہین کراتے۔ مگر اس سے بہتر نشان عطا کرتے ہیں۔ تو نہیں جانتا۔ کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے

چند روز کا الہام۔ **رب لا تذر علی الارض من الکفرین دیارا**

ڈائری

القول الطیّب

حالت زمانہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۶ء - ذکر تھا کہ ہر ایک شخص جو فی زمانہ بڑا بننا چاہتا ہے۔ یا شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اپنی عزت کے حصول کے ذرائعہ مین یہ ایک ضروری جزو قرار دیتا ہے کہ سلسلہ حقہ کے ساتھ کچھ نہ کچھ عداوت کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ ان لوگون کی مثال اُس پٹھان کی طرح ہے۔ جس کے متعلق رافضی کہا کرتے ہین کہ اس کو کسی شیعہ نے کہا کہ سنی تو وہ ہوتا ہے جو حضرت علی کے ساتھ بمقدار جو بغض رکھتا ہو تو اس نے جواب دیا۔ کہ الحمد للہ من بمقدار خربوزہ دارم یہی حال ان لوگون کا ہے۔ جس کو دیکھو ہمارے ساتھ بڑھ چڑھ کر بغض رکھنے مین فخر کرتا ہے۔

دجال فرمایا۔ حدیثون سے ثابت ہے کہ دجال گرجے سے نکلے گا۔ وہ ایک ہزار برس تک جزیرہ مین مقید تھا۔ اس کے بعد وہ دنیا مین نکلا۔ اور مسلمانون کے برخلاف اپنی کوششون کو شروع کیا۔ حدیثون مین اس کا نام دجال آیا ہے۔ اور پہلی کتابون مین اس کو اژدہا اور شیطان کرکے لکھا ہے۔ دراصل وہ ایک ہی ہے۔ اور گرجے سے نکلنے کے الفاظ صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہین۔ کہ وہ کون ہے۔ اور کہاں رہتا ہے اور اس کی کیا کرتوت ہو۔

فارسی الاصل فرمایا۔ آنے والے مصلح اور مجدد کے مختلف نام پہلی کتابون مین لکھے ہین۔ مطلب ان سب کا ایک ہی ہے اور ایک ہی آدمی کی طرف سب اشارے ہین۔ مسیح۔ مہدی۔ ایک فارسی الاصل شخص وغیرہ مگر سب سے زیادہ عظیم الشان کام جو اس کا ہے یعنے گم شدہ ایمان کا دوبارہ قایم کرنا اس کے لحاظ سے اس کو اسی امت کا ایک شخص فارسی الاصل کہہ کر بیان کیا گیا ہے۔ کہ اگر ایمان تمام جہان سے مفقود ہو کر ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا۔ تب بھی وہ اس کو واپس زمین پر قائم کر دے گا۔ دو قسم کے کام ہوتے ہین۔ ایک رفع شر کے اور دوسرے جلب خیر کے اس جگہ جلب خیر کے کام کا ذکر کرتے ہوئے اُسے اس امت کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب ریویو آف ریلیجنز کا ذکر تھا۔ ایک صاحب نے تعریف کی۔ کہ اس کے مضامین نہایت اعلےٰ ہوتے ہین۔ فرمایا۔ اس کے اڈیٹر مولوی محمد علی صاحب ایک لائق اور فاضل آدمی ہین۔ ایم۔ اے پاس ہین۔ اور اس کے ساتھ دینی مناسبت رکھتے ہین۔ ہمیشہ اول درجہ پر پاس ہوتے رہے ہین اور ای اے سی مین ان کا نام درج تھا۔ مگر سب باتون کو چھوڑ کر یہان بیٹھ گئے۔ یہی سبب ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان کی تحریر مین برکت ڈالی ہے۔

ترک دنیا فرمایا۔ ترک دنیا کے یہ معنے نہین ہین کہ انسان سب کام کاج چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کر لے۔ ہم اس بات سے منع نہین کرتے۔ کہ ملازم اپنی ملازمت کرے اور تاجر اپنی تجارت مین مصروف رہے اور زمیندار اپنی کاشت کا انتظام کرے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہین۔ کہ انسان کو ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ دست درکار و دل بایار۔ انسان خدا تعالیٰ کی رضامندی پر چلے۔ کسی معاملہ مین شریعت کے برخلاف کوئی کام نہ کرے۔ جب خدا مقدم ہو تو اسی مین انسان کی نجات ہے۔ دنیاداروں کو مداہنہ کی عادت بہت بڑھ گئی ہے جس مذہب والے سے ملے۔ اسی کی تعریف کر دی۔ خدا تعالیٰ اس سے راضی نہین۔ صحابہ مین بعض بڑے دولتمند تھے اور دنیا کے تمام کاروبار کرتے تھے اور اسلام میں بہت سے بادشاہ گذرے ہین۔ جو درویش سیرت تھے۔ تخت شاہی پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ لیکن دل ہر وقت خدا کے ساتھ ہوتا۔ مگر آج کل تو لوگون کا یہ حال ہے۔ کہ جب دنیا کی طرف جھکتے ہین۔ تو ایسے دنیا کے ہو جاتے ہین۔ کہ دین پر ہنسی کرتے ہین۔ نماز پر اعتراض کرتے ہین اور وضو پر ہنسی اڑاتے ہین یہ لوگ ساری عمر تو دنیوی علوم کے پڑھنے میں گذار دیتے ہین۔ اور پھر دین کے معاملات مین رائے زنی کرنے لگتے ہین۔ حالانکہ انسان کسی مضمون مین عمیق اسرار تب ہی نکال سکتا ہو جب اس کو اس امر کی طرف زیادہ توجہ ہو۔ ان لوگون کو دین کے متعلق مصالح معارف اور حقایق سے بالکل بے خبری ہے۔ دنیا کی زہریلی ہوا کا ان لوگون کے دلون پر زہرناک اثر ہے۔

انجام دنیا فرمایا۔ دنیا کا انجام تو ظاہر ہے اور اس کا نتیجہ ہر روز ہمارے سامنے اپنی مثالین پیش کرتا رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہین۔ کہ آج ایک شخص زندہ ہے اور کل فوت ہو جاتا ہے۔ طاعون کی موت کو دیکھو۔ کتنی جلدی آجاتی ہے۔ آناً فاناً سینکڑون مر جاتے ہین گورنمنٹ نے بھی ٹکرین مارین اور تدبیرین کین مگر آجتک کچھ بن نہین سکا۔ خدا کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ دنیا کبھی وفا نہین کر سکتی۔ انسان ضرور مر جائے گا اور گھر تو قبر مین ہے۔ پس دنیا کے ساتھ دل لگانے سے کیا فایدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

ذات خدا ایک ذات درپردہ ہے، جو اپنا وجود کو اپنے قہری نشانات کے ساتھ دنیا پر ظاہر کرتی ہے۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو اور ثابت ہو۔ کہ وہ موجود ہے۔ عقلمند آدمی اس کے نشانات سے اس کو پہچانتا ہے۔

سچا دین فرمایا۔ عیسائیون کا کیا دین ہے کہ ایک انسان کو خدا بنایا گیا ہے اور ہندو بن تو اکثر عیسائی اس قسم کے ہین۔ کہ اگر آج ان کی تنخواہ بند ہو جاوے۔ تو عیسائیت کو چھوڑ کر فوراً علیحدہ ہو بیٹھین۔ دوسری طرف آریہ ہین۔ کہ ان کے نزدیک گناہ معاف ہی نہین ہو سکتے۔ سؤر اور کتے بلے ہی ہمیشہ بنتے چلے جاؤ۔ عیسائیون نے تو یہ رکھی تو ایسی کہ اخلاق انسانی کا ہی ستیاناس کر دیا۔ زنا کرو۔ چوری کرو خیانت کرو۔ جھوٹھ بولو۔ بس مسیح کفارہ ہو گئے چلو چھٹی ہوئی۔ آریہ کہتے ہین۔ جب انسان گناہ کر چکا۔ تو ہزار پچھتائے۔ ہزار روئے۔ گناہ معاف ہو ہی نہین سکتا۔ ایک ادنےٰ مالک اپنے نوکر کو معاف کر سکتا ہے۔ پر خدا کی لغات مین معافی کا لفظ ہی نہین۔ اسلام نے ان دونون کے درمیان صحیح اور سچی راہ دکہائی ہے۔ کہ انسان جب دل سے پشیمان ہوتا اور اپنے رب کی طرف

جھکتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ اُسے خداتعالےٰ کی طرف سے نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اور ایک گناہ سوز محبت اس کے کاروبار مین اثر دکھاتی ہے۔ ذرہ ذرہ خداتعالےٰ کے تابع ہے۔ بغیر اس کی اطاعت کے ہرگز کچھ بن نہین سکتا۔ اب تو لوگ ہماری باتون پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہین۔ یہ لوگ ہمارے کہنے سے تو نہین سمجھتے۔ مگر زمانہ خود ان کو سمجھائیگا

طریق سلوک ایک شخص نے سوال کیا کہ یہ جو صوفیون نے بنایا ہوا ہے۔ کہ توجہ کے واسطے اس طرح بیٹھنا چاہیے اور پھر اس طرح دل پر چوٹ لگانی چاہیئے اور ذکر ارہ اور دیگر اس قسم کی کتابین کیا یہ جائز ہین۔ فرمایا۔ یہ جائز نہین ہین۔ بلکہ سب بدعات ہین۔ حسبنا کتاب اللہ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن شریف کافی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی کتاب سلوک کے واسطے کافی ہے۔ جو باتین اب ان لوگون نے نکالی ہین۔ یہ باتین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ مین ہرگز نہ تھین۔ یہ صرف ان لوگون کا اختراع ہے اور اس سے بچنا چاہیئے۔ ہان ہم یہ کہتے ہین۔ کہ کونوا مع الصادقین۔ صادق کی صحبت مین رہو۔ تو خداتعالےٰ کے فضل سے بہت سے امور مین مشکلات آسان ہو جاتے ہین۔ شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ بڑے خدارسیدہ اور بڑے قبولیت والے انسان تھے۔ انہون نے لکھا ہے کہ جس نے خدا کا راہ دیکھنا ہو۔ وہ قرآن شریف کو پڑھے۔ اب اگر ہم آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ طریق پر کچھ بڑھائین اور نئی باتین ایجاد کرین یا اس کے برخلاف چلین تو یہ کفر ہوگا۔ اس زمانہ مین جیسا کہ علمار کے درمیان بہت سے فرقے بن گئے ہین ایسا ہی فقرار کے درمیان بھی بہت سے فرقے بن گئے ہین اور سب اپنی اپنی باتین نئے طرز کی نکالتے ہین۔ تمام زمانہ کا یہ حال ہو رہا ہے۔ کہ ہرجگہ اصلاح کی ضرورت ہے اسی واسطے خداتعالےٰ نے اس زمانہ مین وہ مجدد بھیجا ہے۔ جس کا نام مسیح موعود رکھا گیا ہے اور جس کا انتظار مدت سے ہو رہا تھا اور تمام نبیون نے اس کے متعلق پیشگوئیان کی تہین اور اس سے پہلے زمانہ کے

مصارف لنگرخانہ

چونکہ اخی مکرم میر حامد شاہ صاحب نے اخبار بدر مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۶ء مین مصارف لنگر خانہ پر ایک پُرزور مضمون تحریر فرمایا ہے اور اس مین صاحب موصوف نے احباب سلسلہ کی رائے بھی مانگی ہے۔ اس لئے یہ چند سطور لکھنے کی جرأت پڑی ہے۔ اس مین ذرہ برابر بھی شک نہین ہے۔ کہ مصارف لنگر خانہ بہت زیادہ ہو گئے ہین۔ تعداد مہمانان وحق طلبان روزافزون ہے اور امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ اختتام سرما پر یہ ترقی اور بھی زیادہ نمایان ہو جائے گی۔ پس مصارف لنگر خانہ کا معاملہ واقعی نہایت درجہ غور کے قابل ہے۔ امید تو یہ تھی کہ مصارف لنگر خانہ مین بھی ترقی ہوگی اور آمدنی مین بھی مگر افسوس ہے۔ کہ تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ آمدنی مین بہت کمی ہے اور مصارف بہت بڑھ رہے ہین نظر برایں جو تجویز پیش کی جاتی ہے۔ وہ بھی کافی معلوم نہین ہوتی۔ سالانہ جلسہ پر آمدنی وصول ہونے سے سال آیندہ کے جلسہ کو کچھ فایدہ ہو تو ہو۔ سال روان کے جلسے کے سارے مصارف تو پہلے ہی عاید ہو رہین گے۔ حضرت اقدس جلسے بہت قبل جملہ سامان راحت مہمانون کے لئے خرید فرما لیتے ہین۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ سالانہ چندہ اس قدر وصول ہونا امر محال سا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال بھر کی ماہواری کمی کو پورا کرتا رہے۔ مین تسلیم کرتا ہون کہ ایسا کرنے سے ایک حصہ دشواری کا قطع ہو جاوے گا۔ اگر بڑے دن کی آمد کے پہلے ہی احباب جماعت اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر شرائط بیعت کو سامنے رکھ کر پورے احمدیت کو کام مین لائین اور نومبر بلکہ ۱۵۔ دسمبر تک سالانہ جلسہ کے مصارف کے لئے نقد چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدین۔ تو آنے والے جلسہ کی امداد اچھی ہو سکے اور موجب اجر عظیم ہو۔ اور پھر ماہواری مصارف کے لئے جلسہ مین غور کیا جاوے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ قوم مین اب تک قربانی دینے کی رُوح جیسے درکار ہے۔ پیدا نہین ہوئی ہے تحریکون پر حرکت سی ہوتی ہے اور ذراسی گدگدی ہو کر رہ جاتی ہے

ورنہ کیا ممکن ہے۔ کہ لاکھون کی جماعت میں دس ہزار بھی ایسے نہ ہون کہ ایک روپیہ ماہوار لنگر خانہ جیسے ضروری شاخ کے لئے نذر امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ کر سکین۔ بار بار اس کے متعلق قوم کے سامنے مضامین پیش کئے گئے مگر ہر شاخ سلسلہ امداد قوم کی سخت محتاج ہے جیسا کہ منتظمان کی اپیلین ظاہر کر رہی ہین۔

طبعی طور پر یہان سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا وجہ؟ اصل وجہ جو میری سمجھ مین اب تک آئی ہے وہ یہ ہے۔ کہ رجسٹر بیعت نہایت لاپروائی سے رہتا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ایک عملہ مخصوص اس کے لئے ہو۔ وہ فہرست طبع شدہ کمل رکھے۔ جو ماہوار شائع ہوا کرے۔ عوام احمدیون کے کان تک کوئی تحریک یا اپیل نہین پہنچتی۔ بلکہ یہ جملہ تحریکین اخبار پڑھنے والے احمدیون تک پہنچتی ہین۔ بدر اور الحکم اور میگزین کے پڑھنے والے مشترک تعداد کو لگا لگا کر زیادہ سے زیادہ دو ہزار احمدی ایسے رہتے ہون گے جن کے سامنے یہ اپیلین اور تحریکین پیش ہوتی ہین۔ چون کہ وہ ہمیشہ چندے دیتے ہین اور ہر ضرورت کے وقت آگے بڑھتے ہین۔ لہذا جدید تحریک اول تو گرنہ بے اثر یون ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو مستثنیٰ سمجھتے ہین بوجہ اکثر شرکت چندہ کے دوم اس وجہ سے کہ بار بار چندے دینے سے اور ہمیشہ دینے سے ان کی طبیعت مین جو وت اور حوصلہ مین قوت دھیمی پڑ تی رہتی ہے۔ لہذا یہی وجہ ہے۔ کہ نتیجہ اپیل بے سود رہتا ہے۔ یا کم اثر ہوتا ہے مصارف لنگر یا کسی دینی خدمت کے لئے کامیاب پہلو تدبیر کا یہی ہے کہ چندہ سے عملہ باضابطہ رہے اور اس کا کام یہی رہے کہ فہرست بیعت کنندگان تا تاریخ بتاتا رہے ہزارون کاپیان چھپی ہوئی ڈائرکٹری کے طور پر رہین اور بار بار کتابت لوگون سے ہو اور جہان اخبارات نہ پہنچتے ہون وہ اپیلین پہنچین بلکہ اسی مصارف مین سے دورہ کرنے والے احباب دیہات مین پہنچین اور تحریکین کرین۔ تب کامیابی ضرور ہوگی۔ الحکم نے جو سلسلہ مردم شماری کا اٹھایا تہا۔ افسوس کہ قوم نے اس پر توجہ نہ کی۔ یا کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ ہمارے اخبار ضروریات کو ایک بار چھیڑ کر پھر خاموش ہو جاتے ہین۔

ضرورت ہے کہ بار بار توجہ ہو۔ حضرت حکیم الامتہ کی تجویز ارفنڈ کی کمیٹی معقول تھی۔ مگر افسوس کہ قطعی ناکام رہے اور مدرسہ آج تک محتاج امداد ہے۔ صحیح سمت مین قدم اٹھانا چاہیئے۔ ورنہ یہ تحریک محمود میر صاحب ممدوح کی بہی مجھے اندیشہ ہے بیکار جلئے گی۔ قوم قوم جب بنتی ہے کہ وحدت ارادی ہو۔ افسوس کہ زمانہ حیات پر انوار حضرت مسیح موعود کے لئے ایسے اذکار کا ساتھ ہو قوم کو شرم کرنی چاہیئے۔ یہ عاجز لنگر خانہ کی مد مین چار روپیہ ماہوار دیا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کمزور خدمت کو قبول فرما کر ترقی بخشی ہے۔ لہذا دسمبر سے ترقی تنخواہ پائی ہے عاجز آٹھ روپیہ ماہوار لنگر خانہ کے لئے نذر کرے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

سالانہ جلسہ کے مصارف کے لئے پانچ روپیہ دسمبر مین براہ راست حضرت کے حضور مین روانہ کئے جاوین گے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرما کر توفیق مزید بخشے

امید ہے کہ قوم اپنے حوصلہ سے پورا کام لے کر امام معصوم علیہ السلام کی روح کو راحت پہنچا کر ابدی راحتون کا خزانہ اللہ تعالےٰ سے لیگی۔

خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
عاجز ذوالفقار علی خان از الہ آباد

ڈاک خانہ قادیان

گذشتہ اکتوبر کے اخیر مین صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ... معائنہ ڈاک خانہ قادیان اور اظہار خوشنودی متعلق کام منشی اللہ دتا صاحب سب پوسٹماسٹر پر اخبار بدر مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء مین ایک نوٹ لکھا گیا تھا۔ جو ناظرین کی نظر سے گذرا ہوگا اس کے بعد مجھے ایک دو دن کے واسطے قادیان سے باہر جانے کا اتفاق ہوا۔ تو ایک صاحب نے اثنائے گفتگو مین ایسا ظاہر کیا کہ میرے نوٹ سے جو موجودہ سب پوسٹماسٹر صاحب کی مستعدی اور کار گذاری کے متعلق تھا۔ تمام سابق پوسٹ ماسٹران قادیان کی نسبت سست یا کم محنت ہونے کا خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی اور صاحب کو بھی میرا وہ نوٹ پڑھ کر ایسا خیال گذرا ہو۔ اس واسطے مین یہ بات لکھ دینا مناسب سمجھتا ہون۔ کہ منشی اللہ دتا صاحب کی تعریف سے ہرگز یہ منشا نہین۔ کہ ان سے پہلے کے تمام سب پوسٹ ماسٹر نالایق اور سست تھے مین بذات خود ان سے پہلے کے کئی بعض سب پوسٹماسٹرون سے بخوبی واقف ہون جو کہ بہت قابلیت مستعدی اور ہوشیاری سے اپنا کام کرتے رہتے۔ اور پبلک قادیان بھی ان کے کام سے بہت خوش تھی۔ مثلاً ایک سب پوسٹماسٹر بابو نورالدین صاحب ہی تھے جنہون نے مجھے کبھی یاد نہین۔ کہ کثرت کام کی شکایت کی ہو یا ہم لوگون کو ناراضگی کا کوئی موقعہ دیا ہو۔ ہان تمام لوگ یکسان نہین ہوتے۔ اور کوئی دعوےٰ نہین کر سکتا کہ ڈاک خانہ قادیان کی کرسی پر ہمیشہ ایسے ہی مستعد آدمی بیٹھتے رہے ہین۔ علاوہ اس کے یہ بھی صحیح ہے کہ قادیان کے ڈاک خانہ مین کام بہت ہے اور مین نے افواہً سنا ہے۔ کہ خود افسران ڈاک خانہ اس خیال مین ہین کہ یہان کے اسٹاف مین ایک محرر بڑھایا جاوے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی سب پوسٹ ماسٹر یہ شکایت ہی کرے کہ کام بہت ہے۔ تو وہ امر واقعہ ہے۔ نہ کہ اس کی نالایقی کا ثبوت۔ البتہ جو لوگ زاید محنت کر کے بڑہے ہوئے کام کو نباہ لیتے ہیں وہ بہرحال خصوصیت کے ساتھ قدر دانی کے لائق ہیں۔

معذرت۔ چونکہ وصیتین بہت سی جمع ہو رہی تھین اور ان کا چھاپنا ضروری تہا۔ اور صاحب سکرٹری صدر انجمن کی طرف سے بار بار تاکید تہی۔ کہ وہ جلد چھپ جاوین۔ اس واسطے اس اخبار مین ان کے اکثر حصہ کے درج ہو جانے کے سبب بعض ضروری مضامین درج نہین ہو سکے۔

عید! عید!! عید!!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عید بہت قریب آگئی ہے۔ پس تمام برادران اخوت کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ حسب معمول عہ ریاکم وبیش جیسی خدا تعالےٰ نے توفیق دی ہو۔ عید فنڈ مین چندہ دین۔ کیونکہ آج کل مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اخراجات بہت بڑہے ہوئے ہین۔ جن کے اظہار کی ضرورت نہین۔ قوم خود سمجھتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے جن صاحبان کو سال کے بعد پھر بخیریت عید مین شمولیت نصیب ہو۔ انہین شکریۃً دینا چندان مشکل نہ ہوگا۔

شبیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دوستو! عید کے دن آپ اپنے بچون کو کچھہ دیا کرتے ہین۔ غربا کو کہانا وغیرہ کھلاتے ہین۔ تعلیم الاسلام اور اس مین پڑھنے والے یتیم بچون کا بہی خیال رکھئے گا۔ سردی کا موسم آگیا ہے۔ اور اکثر بچون کے پاس کافی کپڑا ابھی نہین ہے۔ کمیٹی کے پاس اس قدر روپیہ نہیں کہ ہر ایک کو کپڑے بنوا دے۔ ایک محسن کا شکریہ ہے۔ جنہون نے کچھہ لودیانہ کا لٹھہ حضرت حکیم الامت کے پاس ان بچون کے لئے بھیجدیا۔ امید کہ دوسرے احباب بہی توجہ فرماوین گے اور نئے پرانے کپڑے بھجوانے کا انتظام شروع کرین گے۔

عاجز عبدالرحیم۔ فورتھ ماسٹر تعلیم الاسلام

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماوین۔

کتاب	قیمت
انوار اللہ	۸ر
نورالدین۔ مصنفہ مولوی نورالدین صاحب	۸۰ر
تفسیر سورہ جمعہ۔ 〃 〃 〃	۴ر
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ر
[illegible]ام الناس۔ 〃 〃 〃	۳ر
الفرقان۔ 〃 〃 〃	۲ر
عاقبتہ المکذبین۔ 〃 〃 〃	۱ر
سر الشہادتین۔ 〃 〃 〃	۴ر

نشان گم شدہ۔ عبداللہ ولد فتح الدین پٹواری طالبعلم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان گھر سے ناراض ہو کر بہاگ گیا ہے کسی کو ملے تو اطلاع دین۔

اطلاع متعلق آمدنی مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

متعلق آمدنی مجلس کارپرداز بہت لوگ . . . . اس طرح پر روپیہ بھیجتے ہیں جیسا کہ مدات مدرسہ وغیرہ کیلئے بھیجتے ہیں یعنے اُن کی طرف سے کوئی تفصیل نہیں ہوتی۔ کہ آیا یہ روپیہ چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی ہے یا وصیت کے مطابق حصہ جائداد ہے یا عطیہ ہے بلکہ بعض جگہ کی جماعتیں کچھ روپیہ بھیجدیتی ہیں۔ اور صرف رقم مقبرہ بہشتی لکھ دیتے ہیں۔ اور کوئی تفصیل نہیں لکھتے ہیں۔ کہ یہ روپیہ کس قسم کا ہے۔ بعض لوگوں کی وصیتیں ہوتی ہیں کہ روپیہ بھیجتے وقت یہ نہیں لکھتے کہ یہ وصیت کا روپیہ ہے۔ یا چندہ وغیرہ اسواسطے تمام جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آئندہ جو رقوم مقبرہ بہشتی کے متعلق بھیجیں اسمیں ضروری طور پر یہ تشریح کریں منی آرڈر پر یا علیحدہ کارڈ پر مندرج ہو کہ یہ روپیہ چندہ تعمیر مقبرہ ہے یا کوئی شخص وصیت کا روپیہ بھیجتا ہے یا کسی کا عطیہ ہے جس سے یہ معلوم ہو جاوے کہ مقبرہ کی کس غرض میں یہ روپیہ بھیجا ہے۔ نیز اس امر کا ہمیشہ خیال رکھا جاوے کہ صرف چندہ تعمیر مقبرہ یا کسی قسم کے عطیہ دینے سے کسی شخص کو بہی مقبرہ بہشتی میں دفن کا استحقاق حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ روپیہ ڈونیشن ثواب کے لئے ہوگا۔ ہاں جن لوگوں نے رسالہ الوصیتہ کے منشا کے مطابق اپنی وصیتیں بھیجدی ہیں۔ یا بھیجینگے وہ دفن کا استحقاق رکھتے ہیں:۔

وصایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(وصیت نمبر ۷۲)

(۱) میں مسمّی عبدالرحیم ولد خیرالدین قوم آرائیں ساکن ریاست مالیرکوٹلہ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنیکے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اسمیں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا پابند رہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان دارالامان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہیں۔ یا آئندہ شائع ہونگے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات اور ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

(۴) میرے پاس اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہو ہاں میری تنخواہ مبلغ عہ/ روپیہ ماہوار ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کا دسواں حصہ یعنی مبلغ ۸؍ ماہوار مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کرتا رہونگا۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے کہ اس کا آٹھواں حصہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری باقی جائداد سے الگ کرنے سے منفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ یا اسمیں شامل رہنے دے وہ اسکو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نکرے تو اس وصیت کردہ جائداد سے منفاد اٹھا کر انجمن مذکور کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی۔ میری کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس جائداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری وصیت کردہ جائداد کی قیمت بڑھ جاوے تو اسکی مالک بہی انجمن مذکور ہے۔

(۶) میں یہ بہی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑہے اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہونگے دارالامان قادیان میں پہنچا دے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بہی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کی میری یہ جائداد وصیت کردہ جسکا ذکر میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب منشاء مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکر میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان میں مجلس مذکور کی طرف سے کرا دونگا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصل خرچ سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمیں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

(۸) میں یہ بہی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے باعث جنکا مجھے اسوقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ تو اس صورت میں بہی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا ہے۔ درست اور قایم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جبتک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دیوے۔ میری نعش

اور کہیں دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے ہوں انکو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔

العبد

بقلم خود عبد الرحیم سیکنڈ کلرک ریویو آف ریلیجنز قادیان دارالامان ۔ ۳ مارچ ۱۹۰۶ء

گواہ شد

شیر علی عفی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ۔ ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء

گواہ شد

محمد سرور شاہ مدرس عربی بقلم خود ہائی سکول قادیان و سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(وصیت نمبر ۸)

(۱) میں مسماۃ گجری زوجہ سکندر علی مہاجر قوم جٹ ساکن موضع لکھن کلاں متصل کلانور تحصیل و ضلع گورداسپور حال داسد موضع بھینی نانگر متصل قادیان دارالامان تحصیل و ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج تاریخ ۳ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اور لکھ دیتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں اور ان کی مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتی ہوں کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شایع ہوا ہے تمام و کمال سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کی جو اس میں ۔ ۔ ۔ درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی بھی پابند رہوں گی۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کے مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے یا آئندہ ہونگے۔ میں ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط و قواعد و شرایط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت و نہ امیں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے صرف زیور چاندی کا جو صرف مبلغ پچاس روپیہ کا ہے۔ اور جس پر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے اور ایک روپیہ ماہوار اپنی جائداد سے لیتی ہوں اور اس میں سے ۴/ ماہوار علاوہ چندہ لنگرخانہ و مدرسہ کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنیکے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کر کے یا اس میں شامل رہنے دے وہ اسکو فروخت کر کے اسکی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے (غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو) میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵) میں اقرار کرتی ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنیکے بعد کوئی اور جائداد (ماسوائی جائداد مذکورہ) میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جسکا مفصل ذکر میں نے نقرہ (۴) وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی انجمن مذکور کو اطلاع دیتی ہوں گی۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شایع ہو چکی ہیں یا آئندہ شایع ہونگے۔ دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانی اور وہاں دفن کرنیکے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کے متکفل میری یہ جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دوں گی جسکا اعلان مجلس کی طرف سے انشاء اللہ کرا دوں گی اور اگر ان اخراجات کیلئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے۔ جو میرے روح کی نجات کا باعث ہونگے۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہیں۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے۔ اور جسکا ذکر بفقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست

اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے۔ میری نعش اور کہیں دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

۹۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کراچکا ہوں گا۔ یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے ہوتے۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثار کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط

العبد

مساۃ گجری زوجہ سکندر علی صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام

گواہ شد

سکندر علی مدرس۔ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

گواہ شد۔ عبد الرحیم۔ سکینڈ کلرک میگزین قادیان

گواہ شد۔ محمد حسن۔ ملازم میگزین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیت

از محبوب عالم احمدی لاہور ۸۸

۱۔ میں مسمی محبوب عالم ولد میاں غلام قادر سکنہ موضع علاؤالدین کے۔ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ حال وارد لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۰۔ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود و رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور ان کا مُرید اور پیرو ہوں۔

۳۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات کا اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن احمدیہ مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثار میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن احمدیہ مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

۴۔ میں یہ وصیت بھی کرتا ہوں کہ جسقدر میری جائیداد میری مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن ہذا کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے۔ یا اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے۔

۵۔ چونکہ اس وقت میرے پاس کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس لئے میں اپنی زندگی میں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار اپنے اس شہر کے امین کے پاس ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ جو میں پہلے سے بھی دیا کرتا ہوں۔ انشاء اللہ العزیز۔

۶۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت ہوں تو بھی۔ اگر بمقام قادیان کے علاوہ کسی اور جگہ فوت ہوں۔ تو بھی بہر صورت احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکے ہیں۔ یا آیندہ شائع ہوں گے دارالامان قادیان میں جو خدا کے رسول اور مسیح موعود کا تخت گاہ ہے۔ پہنچائی جاوے۔ اور وہاں کارپرداز ان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد جو وصیت شدہ میں آچکی ہوگی۔ ہرگز نہیں ہوگی۔ بلکہ وہ اخراجات اس وصیت کردہ حصہ سے الگ ہوں گے۔ یا میں ان اخراجات کے واسطے اپنی زندگی میں رقم جمع کرادونگا اگر میں ان اخراجات کے واسطے کوئی رقم ادا کر نہ سکا۔ تو میری دوسری بقیہ جائیداد سے یہ اخراجات پورے کئے جاویں۔ اگر میری جائیداد کوئی نہ ہوئی۔ تو پھر جس طرح مولا کریم چاہے گا۔ ہو کر رہے گا۔

۸۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ وصیت محض رضاء الٰہی کے واسطے لکھی گئی ہے اور حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں۔ اگر میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے۔ تو بھی میری وصیت قائم رہے گی اور میں دل میں خواہش رکھتا ہوں۔ کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی کوشش کی جاوے۔ بلکہ جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں۔ میری لاش کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر دفن ہوسکتی ہے۔

۹۔ اگر میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے۔ تو جو رقم میں اس انجمن کے پاس جمع کراچکا ہوں گا۔ وہ انجمن سے واپس نہیں لی جاسکتی۔ اور نہ ہی میرے کسی رشتہ دار وغیرہ کو حق ہوگا۔ کہ وہ اس کے لینے کی کوشش کریں۔ اور اگر جائیداد ہو۔ تو بھی انجمن کو حق ہوگا کہ وصیت کردہ حصہ اپنے قبضہ میں رکھے اور خواہ اس کو خرچ کرے۔

نوٹ۔ چونکہ میرے پاس جائیداد نہیں ہے۔ اور میں غریب آدمی ہوں۔ اس واسطے ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ میں انجمن لاہوری کے امین کے پاس یا جس جگہ انجمن احمدیہ قادیان حکم دے۔ میں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ جمع کرتا رہوں گا۔ فقط

وصیت کنندہ

عاجز محبوب عالم احمدی موضع علاؤالدین کے تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ حال وارد لاہور انارکلی

گواہ شد

حیدر شاہ احمدی ولد حشمت شاہ قوم سید ساکن لاہور

گواہ شد

محمد موسےٰ سوداگر بائیسکل لاہور

وصیت ع ۸۶

(۱) میں مسماۃ سردار بیگم اہلیہ محمد حسین قوم جٹ ساکن تلونڈی عنایت خاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - اور لکھدیتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

(۲) میں اقرار کرتی ہوں - کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیاں ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں - اور انکی مرید اور پیرو ہوں -

(۳) میں اقرار کرتی ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شایع ہوا ہے تمام و کمال سن لیا ہے - میں ان ہدایات کی جو اسمیں درج ہیں پابند ہوں - اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی بھی پابند ہونگی - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیاں کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیاں کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے شائع ہوئے - یا آیندہ شائع ہوں گے - میں ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد شرایط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے -

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے اور جسپر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے - بعد تفصیل جائداد اخیر پر شامل کیگئی ہے - اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں - میں آج کی تاریخ اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں کہ میری یہ جائداد جو اسوقت جسکی قیمت مبلغ [illegible] ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیاں یا اس انجمن کے کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیاں کے سپرد کیجاوے - انجمن ہذا کا اختیار رہیگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے - یا اسمیں شامل رہنے دے - اسکو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے - یا فروخت نہ کرے - تو اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن پورا کرے - اور اسکی مالک متصور ہو - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو - یا غیر احمدی - میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں - اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے - تو اسکی مالک بھی انجمن ہوگی -

(۵) میں اقرار کرتی ہوں - کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد (مذکورہ بالا جائداد) کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے - جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے - میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہونگی -

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں - کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے - اور اگر میں قادیاں میں فوت نہ ہوں - تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکے ہیں - یا آیندہ شائع ہونگے - دارالامان قادیاں میں پہنچاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کیجاوے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیاں شریف پہنچانے اور وہاں دفن کر دینے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری [illegible] جائداد وصیت کردہ جسکا میں نے - فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں - ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگی - جسکا اعلان مجلس مذکور کیطرف سے کرا دونگی - اور اگر ان اخراجات کیلئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکی اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمیں وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی - ان اخراجات کی متکفل ہوگی - اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے - اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے -

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتی ہوں - کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے - اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہیں - میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی - تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے - درست اور قائم رہیگی - لیکن یہ ضروری ہوگا - کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان حکم نہ دے - میری نعش اور کہیں دفن نہ کیجاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے -

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے - تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکی ہونگی - یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی - اسکو بھی وصول کرے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا - بلکہ مجلس کو ہوگا -

گواہ شد

محمد حسین دفتر قانون گوئے ظفروال بقلم خود

العبد

سردار بیگم اہلیہ محمد حسین دفتر قانونگوئے

گواہ شد

محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین محرر جوڈیشل تحصیل ظفروال

فہرست جائداد

زیور حسب ذیل - ڈنڈیاں طلائی ۸ عدد [illegible]

ڈنڈیاں بیال گھمڈ طلائی - تویتڑیاں طلائی ۲ عدد [illegible] ۲ عدد [illegible]

واڈنی طلائی - ٹکا طلائی - پھول طلائی - بوہڑ طلائی یکعدد [illegible] یکعدد [illegible] ۲ عدد [illegible] یکعدد [illegible]

کینٹھہ طلائی - گوکھڑو نقری - جھکے طلائی - بانکاں نقری یکعدد [illegible] - [illegible] - ۲ عدد [illegible]

لونگ - متفرق کپڑے وغیرہ - [illegible]

وصیت ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

اما بعد خاکسار عبدہ جمال الدین ابن محمد صدیق ذات دائیں عرف کشمیری ساکن سیکھواں جو قادیان دارالامان سے جانب گوشہ غرب وشمال میں فاصلہ ایک فرسنگ کے واقع میں تحصیل وضلع گورداسپور کا ہوں۔ آج میں بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے یکم مارچ ۱۹۰۶ء بوقت صبح حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد میری اس وصیت پر جس کو میں لکھ رہا ہوں عمل کیا جاوے۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ السلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان تمام ہدایات کا جو درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی اور تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا میں پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی ہیں۔ یا آیندہ شائع ہونگی۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے۔ وہ یہ ہے،

(الف) ہم تین بہائیوں نے یعنی امام الدین وخیر الدین وخاکسار نے مبلغ پانسو روپیہ کی مشترکہ اراضی رہن باقبضہ لی ہوئی ہے جسمیں سے میں سوئم حصہ کے مبلغات کا مالک ہوں۔ (ب) بعض اشیار تجارتی گھر میں مبلغ ایک سو روپیہ کے قریب ہیں (ج) قادیان دارالامان شریف کے مشرقی کنارہ پر ایک مکان بعمارت خام جسمیں چار کوٹھریاں مسقفہ اور قدرے سفید زمین جسکے حدود اربعہ یہ ہیں۔ کہ شرق ڈہاب وغرب شارع عام۔ شمال مکان بہادر کشمیری۔ وجنوب مکان منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری حلقہ سیکھواں کا ہے۔ اور یہ مکان ہم تین بہائیوں مذکور کا مشترکہ ہے۔ اسمیں سے بہی میں سوئم حصہ کا مالک اور قابض ہوں۔ اور یہ جائداد میری بلا شرکت غیری خود پیدا کردہ ہے۔ آج کی تاریخ سے اس جائداد میں سے حسب الارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام محض رضامندی خدا تعالیٰ کے لئے پانچواں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیجائے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری وصیت کردہ جائداد (پانچواں حصہ) پر مالک اور قابض ہوجاوے جو قابل فروخت انجمن مذکور ہو۔ اس کو فروخت کرکے قیمت وصول کرکے اغراض انجمن کو پورا کرے۔ میں صاف صاف انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی۔ اس میری وصیت کردہ میں میرے رشتہ دار کوئی مانع نہیں ہے۔ کیونکہ میرے سب وارث اور رشتہ دار تمام احمدی ہیں۔ اور تمام رضامند ہیں۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکور کے متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جسکا مفصل ذکر فقرہ ماسبق نمبر (۴) وصیت میں کیا ہے۔ میں اس جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ حضرت سیدنا مسیح موعود معہ خدام یا احمدی جماعت پڑھے۔ اور نیز میں اس موضع کی احمدی جماعت کیخدمت میں بصد منت وانکساری بطور وصیت کے عرض کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کی نہایت مہربانی ہوگی۔ جو میری وفات کے وقت زندہ ہونگے۔ کہ میرا جنازہ اٹھاکر بشرط حصول اجازت مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جائے۔ کیونکہ ہمارا گاؤں بہت نزدیک ہے۔ تھوڑی ہمت کے ساتھ یہ کام ہوسکتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو اجر عظیم دیگا۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز وتکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کے متعلق متکفل میری جائداد وصیت کردہ نہ ٹہرائی جائے۔ بلکہ میری بقیہ جائداد سے کیا جاوے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت محض ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ کیونکہ حالت آیندہ جنکا مجھکو اسوقت کچھ علم نہیں۔ کہ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے۔ تو اس صورت میں میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر فقرہ عدد ۵ میں کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے اور پہنچانے کی کوشش کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کیجاسکتی ہے

(۹) یہ کہ کوئی ایسی ضرورت پیش آجائے کہ مقبرہ بہشتی میں میری نعش دفن نہ ہوسکے تو پھر اس موضع کے جس قبرستان میں میرے باپ کی قبر ہے۔ اس کے پاس دفن کیا جاوے۔ لیکن یہ اشد ضروری ہے کہ جہانتک ممکن ہو۔ کوشش کیجاوے کہ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاؤں۔ یہ تو میری دلی خواہش اور مراد ہے ورنہ بحالت مجبوری شق ثانی کو اختیار کریں۔ آگے خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اسکی ذات پاک کیا کرنیوالی ہے۔ علاوہ اسکے مجالس مذکورہ کی خدمت میں یہ عرض کردینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میرے پیچھے جو میری اولاد ہو۔ ان کے لئے کوشش کیجاوے۔ کہ علم دین حاصل کریں اور نیک اور متقی اور خادم دین بنے رہیں۔ تا میرے لئے باقیات صالحات ہوں۔

انّ ربی سمیع الدعاء رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ربنا اغفر لی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب۔ آمین۔

المــــــوصی

خاکسار جمال الدین ولد محمد صدیق ذات دائیں ساکن سیکھواں تحصیل وضلع گورداسپور بقلم خود

گواہ شد

فضل محمد احمدی سکنہ موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ۔

گواہ شد

امام الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائیں برادر حقیقی موصی بقلم خود۔

گواہ شد

خیر الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائیں برادر حقیقی وصیت کنندہ بقلم خود

گواہ شد

عبدالعزیز احمدی پٹواری موضع سیکھواں

گواہ شد

محمد اسمٰعیل ولد جمال الدین قوم دائیں بقلم خود

وصیت

۱۔ منکہ غلام احمد ولد محمد بخش قوم احمدی ساکن کوٹلی ہرنرائن تحصیل سیالکوٹ کا ہوں۔

بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہٗ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

۳۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیّۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے اور سن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہوں یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

۴۔ میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے۔ میرا گھر ہے اور کچھ چیزیں ہیں۔ جن پر میرا اسوقت مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائداد میں کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے تمام جائداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو اس وقت جس کی قیمت [illegible] روپیہ۔ میرے فوت ہو جانے کے بعد یہ تمام جائداد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا۔ کہ میری تمام جائداد کو فروخت کرے یا جیسا انجمن مناسب سمجھے کرے۔

غرض انجمن کو ہر طرح سے اختیار ہے اور انجمن میری تمام جائداد کی مالک ہے۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری جائداد سے کچھ تعلق نہیں اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے

۵۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ کے میری متروکہ ثابت ہو۔ ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

۶۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے۔ میں اگر قادیان میں دفن ہوں یا کسی دوسری جگہ دفن ہوں۔ ہر جگہ میری یہ وصیت قائم رہے گی۔ فقط

تحریر بتاریخ ۱۳۔ مارچ ۱۹۰۶ء

کاتب الحروف اسمٰعیل پسر غلام احمد ساکن بھڈال تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد۔ مولا بخش احمدی فارن سکرٹری انجمن احمدیہ
گواہ شد۔ فوجدار نمبردار احمدی کوٹلی ہرنرائن تحصیل سیالکوٹ
گواہ شد بقلم غلام احمد احمدی ولد محمد بخش ساکن کوٹلی ہرنرائن
گواہ شد۔ غلام حسین ولد غلام احمد قوم علمار ساکن کوٹلی ہرنرائن
گواہ شد محمد رمضان ولد غلام احمد احمدی ساکن مرادان

وصیت

۱۔ میں مسماۃ بیگم بیوی بنت محمد رانجھہ ساکن بدر تحصیل بھیرہ۔ ضلع شاہ پور۔ زوجہ شیر علی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اور لکھدیتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ رئیس قادیان ضلع گورداسپور مسیح موعود کے کل دعاوی پر بصدق دل ایمان رکھتی ہوں اور انکی مرید اور پیرو ہوں۔

۳۔ میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیّۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام وکمال وسن لیا ہے۔ میں ان ہدایات کی جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات وضوابط اور قواعد کی پابند رہوں گی جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

۴۔ میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے زیورات مالیتی [illegible]۔ اثاثۃ البیت [illegible]۔ نصف حصہ گھوڑی مار۔ مویشی [illegible] کل مالیتی [illegible] اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ⅟₁₀ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائداد جس کی قیمت اسوقت [illegible] روپیہ ہے۔ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کر لے یا اس میں شامل رہنے دے۔ یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے۔ یا فروخت نہ کرے۔ یا اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

۵۔ میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی نسبت وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہوں گی۔

۶۔ میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات

انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں۔ یا آیندہ شائع ہونگی دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز وتکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہون۔ ان کی متکفل میری جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ ۴ و ۵ مین کیا ہے۔ ہرگز نہین ادسان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپردازان مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگی۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرادون گی اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کرسکی اور ایساہی اگر وہ رقم اداکردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے۔ جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہونگی اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

۸۔ یہ بھی اقرار کرتی ہون۔ کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اسوقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ مذکور مین دفن نہ ہوسکی۔ تو اسصورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپردازان مصالح قبرستان اجازت نہ دے۔ میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جاسکتی ہے۔

۹۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ مذکور مین دفن نہ ہوسکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال جمع مین کرایا ہوگا۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا میرے ورثا کو اختیار نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔

العبد۔ بیگم بیوی بنت محمد انجہ زوجہ نذیر علی ہیڈماسٹر قادیان

گواہ شد۔ نذیر علی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

وصیّت

مین مسمی الٰہی بخش ولد فضلدین قوم حجام ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ تحصیل ڈسکہ حال اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ڈگرو ٹریفک ڈسٹرکٹ بھٹنڈا نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیّت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

۳۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے رسالہ الوصیّت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی ان تمام ہدایات قواعد اور ضوابط کا پابند رہون گا۔ جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی ہین یا آیندہ شائع ہون گی۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیّت ہذا مین پابند رہین گے۔

۴۔ میرا اس وقت جو ریلوے پراوی ڈنٹ فنڈ مین پانسو روپیہ ہے۔ جسمین میرا کوئی شریک نہین مین آج کی تاریخ سے اس کی ⅒ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون کہ کل رقم کا ⅒ حصہ مبلغ ۵۰ روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو۔ خواہ غیر احمدی میری اس وصیّت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین اور چونکہ اس فنڈ مین میری تنخواہ سے کاٹ کر جمع کیا جاتا ہے۔ سو میری حیات کے ساتھ جتنی رقم اس فنڈ مین بڑہتی جاوے گی۔ اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔ یعنے خواہ یہ کتنی رقم ہوجاوے سب کا ⅒ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جاوے۔

۵۔ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیّت ہے۔ جسکا ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جائداد کی نسبت وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہون گا۔

۶۔ مین یہ بھی وصیّت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون۔ تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکے ہین یا آیندہ شائع ہون گی۔ دار الامان قادیان مین پہنچا یا جاوے اور وہان مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون اُن اخراجات کی متکفل میری یہ جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردون گا جس کا اعلان مین مجلس کی طرف سے کرادون گا۔ اور اگر ان اخراجات کے لیے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کرسکا۔ ایسا ہی اگر وہ رقم اداکردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس مین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کے ادا کرنے کی ذمہ وار ہوگی۔ جو میری رُوح کے لئے نجات کا باعث ہون گے اور میرے ورثا ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

۸۔ مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکی۔ تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن

کی جا سکتی ہے

۹ - یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوسکتے ہیں اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط

الراقم - الٰہی بخش ولد فضل دین ممبر بالی حال سٹیشن ماسٹر ڈگرو - ریلوے بھٹنڈہ

گواہ شد

بیلی رام ولد لالہ گنگا سیا مل کھتری - نور محل ضلع جالندھر

گواہ شد

خاکسار محمد سعید ماسٹر ایم - بی سکول کوہاٹ

وصیّت

(۱) میں مسمی جمال الدین ولد عزیز الدین قوم قریش سکنہ گجو چک تحصیل و ضلع گوجرانوالہ پنجاب - حال وارد موضع جہور عـــہ تحصیل خانقاہ ڈوگراں صاحبا ضلع گوجرانوالہ - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ دوم ماہ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں - اور ان کا مرید اور پیرو ہوں - اور میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں - کہ میں نے رسالہ الوصیت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے - میں ان ہدایات کا جو اسمیں درج ہیں پابند ہوں - اور ایسا ہی میں ان ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق شائع ہوئی - یا آئندہ شائع ہونگی - میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے -

(۴) میری جائداد مشترکہ میں سے میرا حصہ مبلغ عـــہ روپیہ ہے - اور اسپر میرا مالکانہ قبضہ ہے - اور یہ جائداد زیور مویشی وغیرہ ہے - میری ملکیت میں زمین نہیں ہے - میں آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ⅛ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں - کہ میری یہ جائداد جو اس وقت قیمتی مبلغ عـــہ روپیہ ہے اور اس حصہ میں سے آٹھواں حصہ مبلغ [illegible] ہوتا ہے اس حصہ مذکور کے متعلق میرا اقرار ہے کہ اسکی میں اپنی زندگی میں ہی ادا کر دونگا تین چار ماہ تک صدر انجمن قادیان یا کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کر دونگا - انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ اشاعت اسلام میں جہاں مناسب سمجھیں - اسکو خرچ کرلیں - اب میری آمدنی جو اس وقت [illegible] ہے اور اس کا ⅛ حصہ جو کہ [illegible] ہوتا ہے وہ بھی ہر چندہ مدرسہ اور لنگر خانہ کا بابت کا [illegible] باقی سے انجمن مذکور کو چند مدت میں ماہوار [illegible] پہنچا دونگا اس کو بھی انجمن اپنے اغراض [illegible] صرف کرے اور آئندہ اگر جائداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ گئی تو اسکی مالک بھی انجمن ہے اور اگر میری آمدنی آئندہ موجودہ آمدنی سے بڑھ جاوے گی تو اس کا وصیت کردہ حصہ بھی میں اسطرح بڑھاتا جاؤنگا -

(۵) میں اقرار کرتا ہوں - کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ متروکہ ثابت ہووے - تو ایسی جائداد و فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے - جیسا مفصل ذکر اپنے فقرہ ۴ میں کیا ہے - لیکن آمدنی کیطرح اگر بعض متروکہ کے متعلق ⅛ حصہ کے بھی میری وصیت ہے ⅛ حصہ کی نہ ہوگی - میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا -

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے - اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں - تو احمدی جماعت میری لاش کو ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن جو اب شائع ہو چکی ہیں - یا آئندہ شائع ہونگی - دار الامان پہنچا دوے - اور وہاں کار پرداز مقبرہ بہشتی کو سپرد کیا جاوے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں - ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائداد وصیت کردہ جسکا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرسکے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دونگا - جسکا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے شائع کرا دونگا - اور اگر ان اخراجات کے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں علیحدہ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمیں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی - ان اخراجات کی متکفل ہوگی - اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے جو میری روح کی نجات کا باعث ہوگی - اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے -

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ چونکہ یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے - اگر حالات ائندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہیں میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جبتک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کسی اور جگہ دفن نہ کیجاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کیجا سکتی ہے (۹) یہ کہ اگر فقرہ نمبر ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی - تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہونگا - یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوسکتے ہیں اسکو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا

العبد

جمال الدین ولد عزیز الدین قریشی سکنہ جہور عـــہ تحصیل خانقاہ ڈوگراں

گواہ شد

سید محمد جٹ کاہلوں آباد کار عـــہ جہور - نشان انگوٹھا

گواہ شد

بھاگ ولد محکم جٹ کاہلو سکنہ عـــہ - نشان انگوٹھا

گواہ شد

ابراہیم ولد کالو جٹ سکنہ عـــہ - نشان انگوٹھا

گواہ شد

چودھری گل محمد ولد ٹھاکا جٹ کاہلو سکنہ عـــہ نشان انگوٹھا

سیالکوٹ سے اسباب منگوانے میں دھوکے سے بچنے کا ذریعہ

آپ جانتے ہیں کہ شہر سیالکوٹ سے عمدہ سامان ورزش مثلاً کرکٹ کا سامان ٹنس کے تمام لوازمات فٹ بال اور ہاکی شاک وغیرہ کی تمام اشیاء اور فرنیچر اور سٹیل ٹرنک وغیرہ اور ملاکا بید وغیرہ کی چھڑیاں وغیرہ بنانے میں کس قدر ترقی ہے۔ تمام ہندوستان کے کارخانوں میں یہاں کا بنا ہوا سامان جاتا ہے۔ لیکن اس بات کو زادار بخوبی جانتے ہیں کہ بیرونی ناواقف اصحاب جس چیز کو صرف خط کے ذریعہ سے منگواتے ہیں اکثو قیمت بھی گراں دینی پڑتی ہے اور سٹوروں میں سے عمدہ چیز چن کر روانہ کرنے والا بھی ان کے واسطے کوئی نہیں ہوتا چونکہ ہمیں ان اشیاء کی خریداری اور ان کے نرخ کے متعلق بہت تجربہ ہو چکا ہے۔ اس واسطے ہمنے اس کے متعلق ایک کمیشن ایجنسی قایم کی ہے۔ جس کے ذریعہ سے بیرونی احباب کو تمام مال بکفایت اور پسندیدہ روانہ کیا جاویگا اور ارفی روپیہ کمیشن لیا جاوے گا۔ اخراجات روانگی بذمہ خریدار ہوں گے اس کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات کے طیار کراونے میں ہم کو ایک وسیع تجربہ ہے۔ جو صاحب ہماری معرفت زیور بنوانا چاہیں۔ تو ان کو خاص زیور بنوا کر روانہ کیا جاویگا جس کے خالص ہونے کے ہم خود ذمہ وار ہونگے زرگر اور صراف عموماً جو کچھ خریدار کے پلے ڈالتے ہیں وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس ایجنسی کے معرفت کام کرانے سے انشاء اللہ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کمیشن سونے کے زیور میں ۳ر فی تولہ اور چاندی کے زیور میں ایک پیسہ فی تولہ ہوگا

محمد شاہ سوار خان اینڈ برادرس کمیشن

تصدیق ایجنٹ سیالکوٹ شہر میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس ایجنسی سے کسی خریدار کو کسی قسم کا نقصان یاد ہو کہا نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ مومنوں کی قائم کردہ ایجنسی ہے۔

چودہری مولا بخش فارین سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

جو صاحبان اب تک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں۔ اور ایک سال کا چندہ پیشگی عطا فرماویں یا بذریعہ وی پی منگوائیں ان کا ارسال کردہ چندہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار ہوگی اور ۱۹۰۶ء کے جسقدر پرچہ ان کی درخواست کے دن سے لیکر اخیر ۱۹۰۶ء تک انکی خدمت میں ارسال ہونگے وہ سب بلا قیمت ہوں گے لیکن گذشتہ پرچہ مفت نہ مل سکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لے کر اخیر سال رواں تک کے پرچے مفت ملتے رہینگے۔

مینجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

ایک ماہ کی مزید رعایت

ماہ رمضان اور ماہ شوال میں رعایت

چونکہ اس رعایت کی بعض دوستوں کو بر وقت اطلاع نہیں ہوئی۔ اس کے واسطے ایک ماہ اور زیادہ کیا گیا

براہین احمدیہ مکمل نئی اصلی قیمت ۲۵ر

رعایتی ۱۲ر - جلد کی قیمت ۱۳ر

درثمین (مکمل)

جسمیں سب شائع شدہ نظمیں ہیں اور حال میں میاں معراج دین صاحب عمر نے چھپوائی ہے قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ بذمہ خریدار۔ رعایتی قیمت ۶ر اور بے جلد کے ۴ر

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے خط وکتابت کرکے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کرینگے انکا علاج اندک خرچ معالیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا تو خدا ہے۔ مگر اسی نے دواؤں میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی

مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماران

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے جو دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز بالتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں و تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلی درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے۔ اگر آجتک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ آنے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ مینجر روزانہ پیسہ

عمدہ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکانہ کارخانہ بیلنہ و خراس بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں۔

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت اول درجہ کی فی من پختہ مبلغ معہ اور درجہ دوم مبلغ ہے مبلغ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | ایجہان منتظر خوش باش آمد دلستان

نمبر ۴ — شوال ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۔ نومبر ۱۹۰۶ء — نمبر ۴

سلسلہ جدید جلد ۲ — سلسلہ قدیم جلد ۵

چہ گویم بانو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جن کو ہر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صر

معاونین درجہ دوم جنکو چار پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی سے غرباء سے جنکی آمد ماہوار عہ ہو یا کم صرف عام قیمت بالعہ

فی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب بعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے

نوکل ..... عہ افریقہ ...... للعہ

منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام او | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۲ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

عاجز محمد حسین احمدی

بدر نمبر ۴۷ جلد ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مبارک

سب حمد اس رب العلمین کے واسطے ہے جس نے انسان کیواسطے تعلقات نسب و صہر بنائے اور صلوٰۃ اور سلام اس کے رسول محمدؐ پر ہوں جس نے ان تعلقات کی احسن نگہداشت کی ہم کو راہ دکھائی اور خدا کی نصرت اور تائید اس رسول کے خلیفہ پر ہو جس نے اس زمانہ مین گم شدہ ایمان کو دوبارہ دنیا مین قائم کیا اور خلقت کو خالق کا چہرہ دکہایا۔ اما بعد آج ہم اس خوش خبری کو شائع کرتے ہیں کہ ۱۲ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ علےٰ صاحبہا التحیہ والسلام روز پنجشنبہ کو بعد از نماز عصر صاحبزادہ **مرزا شریف احمد** صاحب کا نکاح حضرت نواب **محمد علی خان** صاحب کی اکلوتی بیٹی **زینب بیگم** کے ساتھ ہوا اور مبلغ ایک ہزار مہر مقرر ہوا۔ اس مبارک تقریب پر تمام جماعت احمدیہ جو قادیان حاضر ہے۔ نئے مہمان خانہ کے اوپر کے صحن مین جمع ہوئی۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود صدر نشین تھے اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے خطبہ پڑہا (جو انشاء اللہ تعالیٰ ناظرین اخبار مین ملاحظہ فرماوین گے)

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا وجود بھی ایک آیت اللہ ہے کیونکہ اس کی پیدائش سے پہلے اس کے متعلق خدا تعالےٰ کے الہام کے مطابق پیشگوئی شائع کی گئی تھی۔

اس مبارک تقریب پر ہم مبارکباد کہتے ہیں حضرت امام کی خدمت مین اور حضرت ام المومنین اور حضرت میر صاحب اور والدہ محمد اسحٰق کی خدمتین اور انکے تمام لواحقین اور اہل بیت کی خدمتین اور تمام احباب احمدیہ کی خدمتین اور حضرت نواب صاحب کی خدمتین اور دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق مین اپنے فضل و کرم سے برکات عظیم ڈالے آمین ثم آمین۔

"بدر"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۴ - شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ - نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵ - نومبر ۱۹۰۶ء - آج رات ستائیسوین رمضان المبارک تھی - اور اس پر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ یہ رات شب قدر کی ہوتی ہے - مین نے سوچا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہین شاید پھر یہ رات نصیب ہو یا نہ ہو - پس مین اُٹھا اور مین نے نماز پڑھ کر دُعا کی - بعد مین مفصلہ ذیل الہامات ہوئے

(۱) قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(۲) کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا - (یعنی کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے)۔

تیری دعا قبول کی گئی - اور یا شاید کمترین سے مراد کوئی شریر مخالف ہے - اصل مین یہ ہر سہ الہام پیشگوئیان ہین - خواہ ایک شخص کے لئے ہون اور خواہ تین جدا شخصون کے حق مین ہون -

۱۸ - نومبر ۱۹۰۶ء - (رویا - (۱) دیکھا کہ ہمارے باغ مین ایک آدمی چرخہ لگا رہے ہین - پھر غیب سے آواز آئی - **مُبارک**

(۲) پھر ایک نظارہ آنکھون کے سامنے پھر گیا اور اس کے بعد الہام ہوا -

ما وقفت موقفاً اغیض من ھذا ان بطش ربک لشدید

ترجمہ - اس سے زیادہ غضبناک کسی موقعہ پر تو نہین بیٹھا - تحقیق پکڑ تیرے رب کی سخت ہے -

ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ایک انگریز کی رائے

مَیں نے آپ کے رسالے کو جس کا نام ریویو آف ریلیجنز ہے اور جو اعلیٰ درجہ کی قابلیت کے ساتھ لکھا گیا ہے - پڑھا - مجھے اسلام کا مطالعہ کرتے ہوئے تیرہ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے اور مین نے جسقدر ممکن تھا - کوشش کر کے انگریزی زبان مین جسقدر کتابین اسلام پر لکھی گئی ہین - (خواہ ان کے مصنف مسلمان تھے یا غیر مسلمان) سب جمع کی ہین اور اب اسلامی مذہب کا ایک خاصہ کتب خانہ میرے پاس جمع ہو گیا ہے - مگر اب تک مین نے ایک بھی ایسی کتاب نہین پڑھی جسمین اسلام کی حمایت اس قدر زور کے ساتھ کی گئی ہو - جیسا کہ آپ کے شاندار پرچے مین - مین آپ کو اس قابل قدر پرچے کا ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے مبارکباد دیتا ہون

ڈائری

القول الطیب

۱۸ - نومبر ۱۹۰۶ء - اِس بات ذکر تھا کہ بعض شہروں میں جہاں طاعون کا خوف تھا - گورنمنٹ چوہے مروانے کا انتظام کر رہی ہے اور ایک اخبار والے نے جو سناتن ہندو ہے اور کسی جی کا مارنا گناہ سمجھتا ہے - اس تجویز کی اس پیرایہ میں تردید کی ہے کہ چونکہ چوہون مین طاعون کا مادہ ہوتا ہے - اس واسطے ان کو پکڑنا اور مارنا خود بخود طاعون کو ردیع مادہ کو منتشر کرنا ہے - حضرت نے فرمایا یہ ظاہری تدابیر ہین - مگر جب تک باطنی تدبیر نہ کی جاوے - طاعون کا اِس ملک سے جانا ناممکن ہے - ممکن ہے کہ جیسا کہ اس اخبار والے نے لکھا - طاعونی چوہون کو پکڑنا اور ہاتھ لگانا وغیرہ بھی کسی حد تک ضرر رساں ہو - لیکن اصل بات یہ ہے - کہ یہ سب حیلے کیمیاگرون کے سے خیال ہین - کہ شاید اس بوٹی سے سونا بن جاوے - شاید اُس سے سونا بن جاوے خدا تعالےٰ نے اس وقت شمشیر برہنہ لے کر کھڑا ہے - اور وہ چاہتا ہے - کہ دنیا اس کے وجود پر ایمان لائے - جب تک دنیا کے لوگ اپنی بدکاریون اور ضد اور تعصب اور فحش گوئی کو چھوڑ کر اور خدا تعالےٰ کے نشانات کی تحقیر سے توبہ کر کے نیکی اختیار نہ کر لین - تب تک خدا تعالےٰ اس عذاب کو ان کے سر سے دور نہ کرے گا - تعجب ہے کہ ہماری گورنمنٹ ظاہری اسباب کو لیتی ہے - مگر خدا تعالیٰ کی طرف نہین جھکتی - پہلے اسلامی بادشاہون کے متعلق سُنا جاتا ہے - کہ وہ ایسے مصائب کے وقت راتون کو اٹھ کر رو رو کر دعائین کرتے تھے - جو لوگ خدا کو سچے دل سے ماننے والے ہوتے ہین وہ یہ تماشا دیکھ رہے ہین کہ ذرہ ذرہ اس کے قبضہ مین ہے - یہان تک کہ ہمارے سر کے بال بھی گنے ہوئے ہین - برخلاف اس کے آجکل کے تعلیم یافتون کا یہ حال ہے کہ اپنی گفتگو مین لفظ انشاءاللہ بھی بولنا خلاف تہذیب سمجھتے ہین - کتابون کی کتابین پڑھ جاؤ کہین خدا کا نام تک نہین آتا - لیکن اب وقت آ گیا ہے - کہ خدا تعالےٰ اپنی ہستی کو منوانا چاہتا ہے -

---

مسلمان اور مساجد

ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا۔

ترجمہ - اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ کی مسجدون مین اس کا ذکر ہونے سے منع کرے اور اس کی بربادی مین کوشش کرے -

مسجدون کو اسلامی بول چال مین خانہ خدا اس لئے کہتے ہین - کہ کسی شخص یا قوم کو ان کے اس استعمال سے روکنے کا کوئی حق حاصل نہ ہو جس کے لئے وہ بنائی جاتی ہین - مسجدون مین ذکر الٰہی سے روکنے والے کو سب سے بڑھ کر ظالم کہا گیا ہے - حضرت رسول کریم سرورِ کائنات صلعم نے کبھی کسی کو مسجدین سے نہ روکا اور نہ ہی صحابہ کبار کے زمانہ مین مسجدون مین ذکر الٰہی سے کسی کو روک ٹوک کی گئی اور ان کے بعد بھی اسلامی کامیابیون کے زمانہ مین کہین ایسی رکاوٹون کا پتہ نہین ملتا - کہ مسلمانون نے کبھی کسی مسلمان کو مسجد مین ذکر الٰہی سے روکا ہو - لیکن آج وہ زمانہ ہے کہ جس کی خرابیان حد و نہایت سے بڑھی جا رہی ہین - خود تو عام طور پر مسلمان مسجدون مین نمازون اور ذکر الٰہی کے لئے آنا گوارا نہین کرتے - مسجدون کی کثرت اور نمازیون کی قلت سے مساجد کس مپرسی کی حالت مین پڑی ہین - پھر جہان کہین کسی قوم کو خوف خدا نے کسی مسجد کو آباد رکھتے اور اس مین ذکر الٰہی اور نمازین پڑھنے کے لئے آمادہ اور منتخب کیا ہو ان کو طرح طرح کے حیل سے روکنا شیوہ بنا کر اپنی نکبت سہہ رہے ہین - کہین جمعیت اور زور سے کام لیتے ہین اور کہین مقدمات کرتے ہین - اور کہین کہین جبراً کسی کی مسجد کو چھین کر قانون اپنے ہاتھ مین لے کر عدالت کی حفاظت مین جانے کے لئے نماز پڑھنے والے فریق کو مجبور کرتے ہین - کہین کھلے طور پر بورڈ لٹکا کر لگائے ہوئے ہین کہ فرقہ مخصوصہ کے سوا یہان جو نماز پڑھے گا - اس کو ذلت سے نکال دیا جاوے گا حال مین نظائر ہمارے سامنے موجود ہین - جن مین احمدی جماعت کے حقدار لوگون سے مسجدین چھین لینے اور ان کو نمازین پڑھنے سے روکنے کے لئے طرح طرح کے جلسے کئے گئے - چنانچہ کپور تھلہ - انبالہ - وغیرہ مین مسجدون کے مقدمات مین مخالفین کو سخت ذلت اُٹھانی پڑی - اور اس بے لاگ اور پر انصاف حکومت کے انصاف سے مسجدین احمدیون کی دی گئین -

سیالکوٹ مین ایک حقدار احمدی سے مسجد چھیننے اور نمازون سے روکنے کے لئے مقدمہ کیا گیا - جو دو عدالتون سے خارج ہوا - اور اب مخالفین کی طرف سے چیف کورٹ مین اپیل دائر ہے - ان لوگون کا حسد ایسا بڑھا ہوا ہے - کہ سچ کو چھپانے سے کسی مرحلہ پہ باز نہین آتے ایک جج صاحب چیف کورٹ نے جن کے کمرہ مین یہ مقدمہ تھا یہ مناسب سمجھ کر کہ یہ مقدمہ بنچ ہی کرے - چیف کورٹ بنچ مین ارسال کر دیا لیکن مخالفون نے مشہور کر دیا اور اخبارون مین لکھوا دیا - کہ مقدمہ ڈویژنل کورٹ مین واپس بھیجا گیا -

اسی طرح لاہور مین گمٹی والی مسجد مخالفین نے یورش کر کے احمدیون سے چھین لینی چاہی - پولیس نے امداد کی - اس واسطے مخالفین کے منصوبے پیش نہ گئے - مقدمہ جاری ہے -

---

وی پی

بقایہ داروں کے نام وی پی رسالہ ہونے ہیں

پارلیمنٹ ایران

(منقول از اخبار مسلم گزٹ)

معزز اخبار العصر اللواء مصر مطبوعہ ۲۲ - اکتوبر سنہ ۶ء میں المجلس النیابی الفارسی کے عنوان سے ایک طویل مضمون ایران کے سرکاری گزٹ کے حوالہ سے چھپا ہے جس کا ترجمہ بغرض دلچسپی ناظرین جاسوس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ فارس کے اراکین سلطنت نے قوانین انتخاب پارلیمنٹ تیار کرینگے۔ بعد شہنشاہ ایران کی خدمت مین پیش کئے۔ ہز مجسٹی شاہ کجکلاہ نے انہیں پسند فرماکر بالفاظ ذیل اس کی تصدیق فرمائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب صدر اعظم صاحب جو قوانین ہمارے سامنے پیش ہوئے ہین بالکل درست ہین اور ہم خوشی سے اجازت دیتے ہین کہ انپر عملدرآمد کیا جاوے - ۱۰ - رجب سنہ ۱۳۲۴ھ

مظفر الدین

قوانین انتخاب حسب ذیل ہین۔

(۱) پارلیمنٹ کے ممبر امراء - قاچار - علماء - طلبا علوم - سادات - تجار - صاحب املاک - مزارعین - اور صناعون مین سے انتخاب کئے جائینگے۔

(۲) جو لوگ پچیس (۲۵) سال سے کم عمر کے ہون گے جو لوگ ایران کے رہنے والے نہ ہون گے جو لوگ اپنی قوم مین مشہور نہ ہون گے وہ ممبری کے لئے انتخاب نہین کئے جائین گے۔

(۳) عورتین - لڑکیان - نابالغ (۲۵ سال سے کم عمر کے) سزا یافتہ - کج اخلاق - بدعقیدہ اور ملازمان سلطنت ایران اس انتخاب سے محروم رہینگے۔

(۴ و ۵) جو لوگ فارسی زبان مین نوشت و خواند نہ کر سکتے ہون گے۔ وہ ممبر نہین بنائے جائین گے۔

(۶) ولایت طہران مین (۳۲) ممبر یعنی امراء قاچار (۴) علماء وطلبہ (۴) سوداگر (۱۰) مالکین و کاشت کار (۱۰) دیگر اہل حرفہ (۴) چنے جائین گے۔

صوبہ طہران کے علاوہ حسب ذیل دیگر صوبون سے بھی مفصلہ تعداد ذیل ممبر انتخاب کئے جائین گے۔

آذربائیجان مین (۱۲) خراسان وسیستان وتربت مین (۱۲) گیلان وطالش مین (۶) مازندران - تنکابن واسترآباد مین (۶) خمسہ قزوین وشمسان مین (۴) کرمان و بلوچستان مین (۱۲) فارس وبنادر مین (۱۲) عربستان - لرستان وبروجرد مین (۶) کرمانشاہ وکروس مین (۶) کردستان وہمدان مین (۶) اصفہان یزد وقم وسادہ مین (۱۲) عراق ملایر - تویسرکان وتہاوند مین (۶) جملہ (۱۰۲)

(لیکن اللواء مین میزان (۱۴۸) دی گئی ہے جس سے شبہ پڑتا ہے۔ کہ وہ میزان غلط ہے یا یہ وجہ ہو کہ کسی صوبہ کی تعداد غلطی سے کم لکھہ دی گئی ہو۔ جس کا اندازہ ناچیز ایڈیٹر نہین لگا سکتا کیونکہ بجنسہ ترجمہ کر دیا گیا ہے - (ایڈیٹر)

(۷ و ۸) یہ امر لازم ہوگا کہ انتخاب کرنیوالون کی تعداد دو سو سے زیادہ ہونے پائے ہر شہر اور ہر صوبہ کی طرف سے ایک ممبر منتخب ہوگا اور ہر صوبہ کے صدر مقام مین انتخاب کا بھی انتخاب یعنی انتخاب ثانی ہوگا۔

(۹) ہر ایک ضلع و صوبہ مین ایک انتخابی کمیٹی قائم ہوگی - اور وہان کا حاکم صدر جلسہ ہوگا اور چھوٹی چھوٹی ماتحت کمیٹیان بھی ہر جگہ قائم کی جائین گی اور انہین کمیٹیون کے ذریعہ سے ممبر یا نائب انتخاب کئے جائین گے۔

(۱۰) انتخاب کرنے والون کے خلاف جو عرضیان گذرینگی وہ انتخاب مین مانع نہ ہونگی

(۱۱) جن لوگون کو مرکزی ماتحت کمیٹیون کی نسبت کچہ شکایت ہو - وہ صوبہ کی صدر کمیٹی سے شکایت کر سکتے ہین اگر وہان سے شکایت رفع نہ ہو - تو پہر وہ اپنی شکایات پارلیمنٹ مین بہیج سکتے ہین۔

(۱۲) اگر کوئی ممبر زمانہ انتخاب ثانی سے چہ ماہ پہلے مرجائے یا مستعفی ہو جائے تو اس کی جگہ فوراً دوسرا منتخب کر لیا جاویگا۔

(۱۳) ہر ولایت کی انتخابی کمیٹی پر واجب ہے کہ وہ منتخبین کے نام فوراً پارلیمنٹ مین بھیجدے تاکہ اونہین اخبارات مین مشتہر کر دیا جاوے۔

(۱۴) منتخب شدہ ممبرون کو لازم ہے کہ اپنی مقامی کمیٹی سے اپنے انتخاب کی نسبت ایک سارٹیفکٹ لے لیں۔ تاکہ پارلیمنٹ مین ان کے لئے ثبوت ہو۔

(۱۵) انتخاب بذریعہ قرعہ اندازی یا کثرت رائے سے ہوا کرے گا۔ (عربی کے یہ اصل الفاظ کس قدر پیارے معلوم ہوتے ہین۔ کہ یکون الانتخاب بالاقتراع واغلبیۃ الآراء اگر ناظرین عربی سمجہ سکتے تو مین سارا مضمون عربی ہی میں نقل کر دیتا - ایڈیٹر)

(۱۶) منتخب شدہ ممبرون کے نام بغرض آگاہی عوام اخبارات مین شائع کر دئے جائین گے۔

(۱۷) جو ممبر شہر سے اور دیہاتون مین منتخب ہون گے۔ ان کی شرکت کی جگہ و انتظام حاکم صوبہ و ضلع مقرر کریگا۔

(۱۸) حکومت ایران پر واجب ہے کہ رسم قرعہ اندازی و رائے دہی کے فارم پہلے سے چہپوا کر پبلک مین تقسیم کر دے۔

(۱۹) جو لوگ منتخب ہو جاوین ان کو فوراً طہران مین پہنچ جانا چاہیئے - کیونکہ خاص طہران مین انتخاب پورا ہوتے ہی پارلیمنٹ کا افتتاح ہو جائے گا۔

(۲۰) نائبان پارلیمنٹ کی تنخواہ پارلیمنٹ خود اپنی مرضی سے مقرر کرے گی۔

(۲۱) ہر ممبر صرف دو سال کے لئے منتخب ہوگا اور اس میعاد کے ختم ہوتے ہی نیا انتخاب شروع ہو جائیگا۔

(۲۲) پارلیمنٹ کے جن نائبون کو انتخابی کمیٹی کے متعلق کوئی شکایت ہو تو وہ اپنی عرضیان پریسیڈنٹ پارلیمنٹ کے پاس بھیجدین۔

انتخاب الاخبار

پنشن۔ فرڈ نینیڈ پاشا مرحوم سلطانی مدرسہ طبی کے ایک استاد کی وفات پر شاہی محکمہ پنشن نے ان کے پس ماندون کے لئے (۲۵۰) قرش ماہوار کا وظیفہ مقرر کیا۔ (لسان)

تحائف حرمین۔ وزارت اوقاف تحائف حرمین کی فہرست باب عالی مین پیش کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال زیادہ تر کپڑے بھیجے گئے ہین اور یہ تحائف امین حرۂ ہمایونی کے ساتھ جائینگے۔ ان کپڑون کی تقسیم امین موصوف کمانیر افواج محافظ قوافل اور مشائخ حرمین کی نگرانی مین کی جلئے گی۔

کامیاب طلبہ۔ اس سال شکی ملٹری انجنیرنگ کالج سے ساٹھ طالب علم کامیاب ہوکر نکلے جن کو بضابطہ سند اور میدانی اور قلعہ جات کے گولہ اندازون مین چاوش کا رتبہ ملا۔ اور فوراً ان کو مختلف فوجون مین جگہین مل گئین۔

طبی جماعت۔ گورنمنٹ عثمانیہ ہر سال ماہ شوال المکرم کے شروع ہوتے ہی ایک جماعت ہوشیار ڈاکٹرون کی سرزمین حجاز مین بھیجا کرتی ہے۔ تاکہ حاجیون کی صحت وصفائی کی کامل نگرانی رہے چنانچہ اس سال بھی ڈاکٹرون کا انتخاب ہوگیا۔ اور وہ بعد عید روانہ ہو جائینگے۔ یہ لوگ چار مہینے ملک حجاز مین بسر کرتے ہین۔

جدید تارپیڈو شکن جہاز۔ کنٹر ایڈمرل احمد پاشا جن کو بمقام جنیوہ اس خدمت پر مامور کیا گیا تہا۔ کہ اٹلی کے کارخانہ انسالڈ و آرم اسٹرانگ سے سات تارپیڈو شکن جنگی جہازات جو حسب فرمائش عثمانیہ تیاری کے قریب ہین جاکرے آئین۔ اب وہ ان جہازون کو لے کر آستانہ علیا کی جانب آرہے ہین۔

معدنیات۔ حکم سلطانی صادر ہوا ہے کہ دولتلو فہمی پاشا ناظر رسومات کی زیر صدارت ایک کمیٹی ان متعدد معدنون کی تحقیقات کے لئے مرتب کی جائے۔ جو ایک سال کے عرصہ مین قلمرو عثمانیہ کے اندر دریافت ہوئی ہین کئی ایک تجربہ کار افسر اور خاص کر وزیر جنگلات اور معادن دولتلو سلیم پاشا بھی اس کمیٹی کے ممبر ہون گے۔

عثمانی فوجی مدرسہ۔ فوجی مدرسہ ہنکلدی مین کامیاب طلبہ کو علمی تمغہ جات عطا کرنے کا جلسہ بڑی شان وشوکت کے ساتھ ہوا اول درجہ مین پاس ہونے والے طلبہ کو سنہری اور دوم درجہ والون کو روپہلی تمغہ جات دئے گئے۔ زکی پاشا کمان افسر توپ خانہ صدر انجمن تھے اور جلالتمآب سلطان المعظم کی طرف سے تین افسر شریک ہوئے تھے۔ جنہون نے طلبہ اور حاضرین کو شاہی سلام پہنچایا اور سب لوگ زور سے چیخ اُٹھے۔ پادشاہم چوق یشار، دولتلو زکی پاشا اور عصمت آفندی (جو اس سال سب مین اول پاس ہونے والا طالب علم تھا) نے تقریرین کین اور عصمت آفندی نے کہا کہ ہم فوجی نوجوانون کو ملک ودولت پر اپنی جانین فدا کرنا چاہیئے۔ اور اپنے افسرون کی تعمیل حکم مین ذرا بھی چون وچرا نہ کرنی چاہیئے اس طالب علم کی تقریر نہایت جوش سے بھری ہوئی تھی جس کو سن کر حاضرین نعرہ ہائے مسرت مارتے اور بادشاہم چوق یشار کی صدائیں بلند کرتے تھے۔ آخر مین صدر مجلس نے جیتہ کامیاب طلبہ کو سنہری اور اسی قدر کو روپہلی میڈل اپنے ہاتہون سے پہناکر انہیں مبارکباد دی۔ دُعا پر جلسہ ختم ہوا۔

نمائش دستکاری۔ استنبول کے مدرسہ دستکاری کے طالب علموں نے اپنے ہاتہون کی بنائی ہوئی چیزون کے نمونون کی نمائش کہولی ہے یہ نمائش عید الفطر کے دنون تک برابر کہلی رہیگی اور لوگ وہان کی چیزین دیکھنے جائین گے ممبران کمیٹی تجویز انعام نے تین لڑکون کے لئے اعلیٰ انعامات مقرر کئے ہین روغنی تصویر اور نقشہ کشی کا انعام سامی بک کو۔ فن کی تعمیری انجنیرنگ کا انعام سیرو آفندی مزری" کو۔ اور پلیٹ کہودنے کا انعام الکسان آفندی یو یاجان" کو ملا۔ (چہیہ اخبار)

ایران کی آزادی انگلستان وروس کے درمیان

سر ایڈورڈ گرے نے ہاوس آف کامنز مین سر سنبری کاٹن کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ روس سے جو قرار داد ہوگی اس مین ایران کی آزادی اور اس کے علاقہ کی اصلیت برقرار رکہی جائیگی۔" پہر آخر یہ قرار داد کس بارہ مین ہوگی؟ ضرور ہے کہ تجارتی حقوق وفوائد کی تقسیم ہو ان کی نسبت دولتین کا سمجہوتہ اصل مقصود قرار دیا ہو پس یہی اس کے حق مین بانجام کار سم قاتل ثابت ہوگی مدبران انگلستان لاکہہ انکار کرین اور بہی خواہان ایران کو لاکہہ اطمینان دلائین۔ لیکن اگر مجوزہ معاہدہ کی صورت مین ایران کے لئے کسی پہلو سے کوئی نیا عہد شروع ہونے والا نہین تو پہر جدید عہد وپیمان کی ضرورت ہی کیا ہے اور یہ اطمینان کس خدشہ کی طرف دلایا جاتا ہے۔ ان باتون سے تو انہین لوگون کو تسلی ہو سکتی ہے۔ جو دول یوروپ کی ڈپلو میٹک چالون اور ان کی قدیم عادت سے واقف نہ ہون ہمین تو قوی اندیشہ ہے کہ روس اور انگلستان کا اتفاق ایران کے حق مین جلدی یا بدیر مگر ضرور ہی بعض اہم انقلابات اور پریشانیون کا موجب ہوگا۔ شکر ہے کہ کجکلاہ کی بیدار مغزی سے وہان بہی اب ایک پارلیمنٹ قائم ہو گئی ہے جس کے اراکین اگر ہوشمندی اور انجام بینی سے کام لین تو آنیوالے خطرہ کی بہت کچہ پیشبندی کر سکتے ہین۔

ٹرکی اور بلغاریہ۔ ہمعصر المؤید مصر بحوالہ کارسپانڈنس پالٹیکس لکہتا ہے کہ ان دنون بلغاریہ نے ٹرکی سے میل اور قربت حاصل کرنے کی بہت کچہ خواہش ظاہر کی ہے حال مین فرڈی نینڈ والئی بلغاریہ اور دولتلو نجیب پاشا معتمد عثمانی کی جو ملاقات ہوئی ہے بادی النظر مین اس ملاقات نے سلطنت عثمانیہ اور بلغاریہ کے دوستانہ تعلقات پر بہت اچہی روشنی ڈالی ہے امیر بلغاریہ نے دولتلو نجیب پاشا کی خاطر مدارات اور عزت کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور بوقت رخصت اسٹیشن تک پہنچانے بہی آئے۔ حضور سلطان المعظم نے امیر موصوف کی اس مخلصانہ ودوستانہ کارروائی کو بہت پسند کیا اور اپنی خوشی ظاہر کی۔

مبارک تقریب

صاحب زادہ شریف احمد کے نکاح پڑھا گیا و ناظرین نے اخبار ہذا کے صفحہ ۲ پر دیکھی ہوگی۔ یہ تقریب بہت سے پہلوؤں سے بڑی خوشی اور خدا تعالےٰ کی حمد و ستائش کا موجب ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ جناب خان صاحب محمد علیخان نے سلسلہ حقہ کے ساتھ سچے اخلاص اور عقیدت کے سبب اپنے وطن مالوف پر اور اپنی جاگیر کے اندر سکونت اختیار کرنے پر قادیان کی رہائش کو ترجیح دی اور ہجرت کر کے حضرت امام علیہ السلام کے قدموں میں آ بیٹھے۔ تو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کا ایک تعلق اس خاندان کے ساتھ کرا دیا۔ جس کے واسطے قیامت تک برکتوں اور رحمتوں کے بڑے بڑے عظیم الشان وعدے خدا نے کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی عنایت نے جو عزت حضرت مرزا صاحب کے طفیل اس خاندان کو بخشی ہے وہ تو ظاہر ہی ہے کہ عنقریب بڑے بڑے بادشاہ اس خاندان کے ممبروں کی نقش برداری اپنے واسطے فخر سمجھیں گے اور جو روحانی درجہ خدا تعالےٰ نے اس آدم کو عطا فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ زمین کے چار کروڑوں میں سے خدا تعالےٰ نے اپنی رسالت کے واسطے اس ایک شخص کو برگزیدہ کیا ہے۔ لیکن اس عزت روحانی کے علاوہ خدا تعالےٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق اپنے مامور کو ایک اعلیٰ خاندان ہی سے برگزیدہ کیا ہے۔ جس کے ممبر تخت شاہی پر بیٹھنے والے اور ریاستوں اور جاگیروں کے مالک گذرے ہیں اور پھر آج اس گھر کو خدا تعالےٰ نے اپنی برکات کا ایسا نزول گاہ کیا ہے کہ جسقدر عزت، آرام اور آسائش کے سامان اس گھر کے واسطے زمین کے ہر طرف سے مہیا ہو رہے ہیں وہ بڑے بادشاہوں کو بھی نصیب نہیں۔ پس ہر پہلو سے یہ خدا تعالےٰ کا ایک خاص فضل جناب خان صاحب اور ان کی دختر نیک اختر کے واسطے ہے اور ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ تعلق ان جانبین کے واسطے خدا تعالےٰ کی بڑی رضامندیوں کے حصول کا ذریعہ اور اس کے قرب کے حصول کرنے کا سبب ہو اور قیامت تک اس پر برکات نازل ہوں۔

نجیب آباد کا ایک مخالف مولوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس عالی جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ راقم الحروف خاکسار ڈاکٹر عبد المجید خان احمدی نجیب آبادی گذارش پرداز ہے کہ میں مقام ہکسر ضلع سہارنپور سے عرصہ چھ سات ماہ کے بعد واپس نجیب آباد آیا یہاں آ کر احمدی بھائیوں سے مل کر مسرت حاصل ہوئی اور بہت سی نئی باتیں یہاں کے متعلق دیکھیں۔ منجملہ ان کے ایک نجیب آبادی منکر یعنی ملا نجیب اللہ [illegible] بانی مدرس مدرسہ عربی نجیب آباد کا وہ سلسلہ مراسلت ہے۔ جو بھائی عبد العلیم خان صاحب احمدی کے ساتھ جاری رہا افسوس کہ میرے مذکور الصدر بھائی کی بردباری اور درگذر نے ایک گستاخ شخص کے قابل شرم حرکات کو پبلک پر اس وقت تک ظاہر نہ ہونے دیا۔ اور سلسلہ مراسلت قطع ہونے پر طرفین کی تمام تحریریں اخبار کے ذریعہ سے شائع نہ ہو سکیں۔ میں نے جو واقعات زبانی سنے یا جو تحریریں میری نظر سے گذریں۔ ان سے [illegible] کہ کسی غیر احمدی شخص نے جماعت احمدیہ مظفر نگر کا شائع کردہ اشتہار بھائی عبد العلیم خان صاحب سے لے کر ملا نجیب اللہ کو لے جا کر دکھایا۔ ملا صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ جوش میں آ کر اشتہار کی پشت پر بھائی عبد العلیم خان صاحب کو مخاطب کر کے ایک تحریر لکھ بھیجی جس میں نہ سلام تھا نہ بسم اللہ اور حمد و نعت سے شروع ہوئی تھی۔ نہ اخیر میں کاتب کا نام تھا۔ بھائی صاحب موصوف نے اس کا جواب بدون کسی خاص شخص کو مخاطب کئے ہوئے لکھا (کیونکہ نجیب اللہ نے اس تحریر میں اپنا نام نہیں لکھا تھا۔) اور اس طرح لکھا کہ اس تحریر کے راقم کو واضح ہو کہ الخ۔ اسی جواب میں یہ فقرہ بھی لکھا تھا کہ وہ جس شخص کو اس کی بزدلی نے اپنا نام و نشان بھی ظاہر نہ کرنے دیا۔ وہ ایسا ایسا کیوں کہتا ہے الخ۔ اس وقت ملا نجیب اللہ کا وہ خط اور بھائی عبد العلیم خان صاحب کا جوابی خط میرے پاس موجود نہیں ورنہ [illegible] کرتا (مذاہب مولوی نجیب اللہ تو کیوں شائع کرنے لگے [illegible] کے پاس یہ دونوں تحریریں یقیناً موجود ہوں گی [illegible] کر عنایت کریں تو بڑی عنایت ہو تاکہ شائع کی جاویں) بھائی عبد العلیم خان صاحب نے اپنا خط لکھ کر اسی حامل خط کو دیا جو مولوی نجیب اللہ کے پاس سے وہ تحریر لایا تھا۔ ملا نجیب اللہ نے بھائی عبد العلیم خان صاحب کے خط کا جو جواب دیا وہ موجود ہے۔ جس کو ناظرین اسی [illegible] میں ملاحظہ فرماویں گے۔ ملا نجیب اللہ کے اس خط کو بھائی عبد العلیم خان صاحب نے برادر مکرم [illegible] شاہ خان کے پاس بھجوا دیا۔ انہوں نے فوراً ایک خط بھائی عبد العلیم خان صاحب کو لکھا اور [illegible] اس خط کی بھی صحیح نقل موجود ہے۔ لہذا ناظرین کی دلچسپی کے لئے وہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ بھائی عبد العلیم خان صاحب کے پاس برادر مکرم کا خط [illegible] وقت پہنچا۔ انہوں نے اسی خط کو نجیب اللہ کے پاس ایک شخص کے ہاتھ بھجوا دیا جس کے بعد تا ہنوز خاموشی ہے۔ وہ دونوں خط یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم	مولوی نجیب اللہ کا خط بنام منشی عبد العلیم خان صاحب احمدی

منشی عبد العلیم صاحب آپ ملاحظہ فرماتے ہیں [illegible] خدا کے [illegible] اپنے معلم اول کو [illegible] اور [illegible] سے [illegible] بزدلی اور شجاعت اس وقت آپ کو معلوم ہو جاوے گی۔ بیچارہ منشی محمد اکبر شاہ خان [illegible] شائع کریں گے [illegible]

وصیت نمبر ۹۰

(۱) منکہ عبداللہ ولد رحیم بخش قوم احمدی ساکن موضع کوٹلی لونڈی تحصیل سیالکوٹ کا ہوں۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲؍ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید . . . اور پیرو ہوں۔

۳۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴؍ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ بتمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان تمام ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق۔ یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

۴۔ میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے مبلغ لـــہ روپیہ نقد و دیگر اس مادہ گاؤ بمعہ وچھی جس کی قیمت اسوقت عـــہ روپیہ ہے اور ایک اور وہڑی جس کی قیمت مبلغ لعہ نو روپیہ ہے۔ و بھتال و چھنہ لوٹا جس کی قیمت للعہ روپیہ ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتابیں جو مبلغ پانچ روپیہ کی ہیں۔ یہ کل رقم اکیس بیس روپیہ کی ہوئی۔ ان تمام پر میرا اس وقت مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے جائداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرے تمام جائداد کا دسواں ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائداد سے اس جائداد کو الگ کرے۔ یا اس میں شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری وصیت کردہ جائداد کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے گی۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵)۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد پیدا کروں۔ علاوہ اس جائداد بالا کے۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد اسوا جائداد مذکورہ کے میرے متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

۶۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے۔ اگر میں قادیان بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں۔ یا کسی اور جگہ دفن ہوں۔ غرضیکہ ہر چند یہ وصیت میری قائم رہیگی۔ فقط۔

گواہ شد

علی احمد احمدی ولد عبداللہ احمدی ساکن کوٹلی منڈی ضلع سیالکوٹ

العبد

عبداللہ احمدی ولد رحیم بخش مرحوم کوٹلی سندی تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد

محمد رمضان ولد غلام احمد ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ

گواہ شد

اسمٰعیل احمدی ولد غلام احمد ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ

وصیت نمبر ۹۵

۱۔ منکہ امام الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دامن عرف کشمیری ساکن موضع سیکھواں تحصیل و ضلع گورداسپور کا ہوں میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس خمسہ . . . بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۲؍ اسی ۱۹۰۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ ثانی مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

۳۔ اور انہوں نے جو رسالہ الوصیت بتاریخ ۲۴؍ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع فرمایا ہے۔ میں نے تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات کا اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے اور ایسا ہی میرے ورثا میری وفات کے بعد ان ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

۴۔ میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے اراضی قریباً دس گھماؤں بعوض مبلغ صما روپیہ کے واقع سیکھواں تحصیل گورداسپور میں بشراکت جمال الدین و خیر الدین برادران حقیقی بحصہ برابر بصورت رہن باقبضہ زیر قبضہ ہمارے ہے اور ایک مکان واقع قادیان دار الامان بشراکت برادران مذکور ملکیت ہمارا ہے۔ بحصص مساوی۔ مکان مذکور کے حدود اربعہ یہ ہیں۔ غرب شارع عام اور چھپڑ فراخ شرق میں اور شمال مکان بہادر کشمیری اور جنوب مکان منشی عبدالعزیز پٹواری حلقہ سیکھواں۔ اراضی و مکان مذکورہ بالا میں منظور ثلث حصہ کا حق رکھتا ہے اور علاوہ ازیں مبلغ صـــہ روپیہ نقد بھی ہیں اس میری جائداد مستحقہ میں میرا کوئی شریک نہیں اور جائداد مذکورہ میری خود پیدا کردہ ہے۔ آج کی تاریخ سے جائداد مذکورہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد مذکورہ میں سے ۱/۵ حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میری وفات کے بعد اس جائداد کو میری جائداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کرے یا نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ

انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر آج کی تاریخ کے بعد علاوہ جائیداد مذکورہ بالا کے میری وفات کے بعد میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ یعنے پانچوین حصہ کی۔ میری وفات کے بعد میرا جنازہ صرف احمدی پڑھے۔ میرے ورثا کو واضح ہو کہ میری وفات کے بعد میری نعش کو بعد حصول اجازت مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی مین دفن کرنے کی کوشش کرین اگر وہان کوئی روک پڑے تو ان کے حکم کی تعمیل کرین۔ لیکن خواہ روک کرین اور یا نہ کرین۔ میری وصیت میں یہ امر مخل نہیں ہے۔ میری وصیت پر اسی طرح عمل ہو جیسا کہ مین اوپر لکھ چکا ہون۔ فقط۔

گواہ شد

عبدالعزیز احمدی پٹواری بقلم خود

گواہ شد

جمال الدین برادر حقیقی وصیت کنندہ بقلم خود

العبد

امام الدین ولد محمد صدیق قوم ارائین ساکن سیکھوان بقلم خود

گواہ شد

خیرالدین برادر حقیقی وصیت کنندہ بقلم خود

گواہ شد

فضل محمد احمدی ساکن ہرسیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ذکر الحکیم

کیا غضب تم کر رہے ہو ڈاکٹر

ہو عذاب آسمانی سے نڈر

لیکن نظر ڈالی نہین اس شعر پر

اسے پئے تحقیر من بستہ کمر

نیستنت جز ہجو من کار دگر

یعنے موعود کو یہ گالیان

کیون نہین تم روک سکتے اپنی زبان

کب تلک یہ حق سے روگردانیان

ہے نشانی ہر دو سے بر حق زبان

چون نہ ترسی از خدائے رازدان

تھا اگر مومن دکھاتا کچھ کمال

متقی بن کر تو کرتا قیل و قال

کیون یہودیون کی بھلا چاہتا چال

از سر تقوی ہے باید جدال

تا کجا دشنام ہا اے بدخصال

ہین غلام احمد رسول کردگار

دشمن ان کا دشمن پروردگار

کہتا ہے دجال ان کو نابکار

نیستی گرگ بیا بانی [illegible]

ترک کن این خوئی واز حق شرمدار

کہلوا کر امت شاہ عرب

حامی دین نبی کو بے سبب

ہائے دجالی کا دینا ہے لقب

اے عجب از سیرت اے پر غضب

از حقیقت بیخبر و دور از ادب

مکر تیرے اب ہوئے جاتے ہین شکست

پہلوان حق مقابل مین ہے پست

کیون کمائی کرتا ہے بربادِ مفت

خیزو اول فہم خود را کن درست

نکتہ چین را چشم مو با ید نخست

وصف عیسےٰ ہے حدیثون مین رقم

قاتل کفار ہوگا اس کا دم

اس لئے لکھتا ہے سلطان القلم

بشنوید اے مردگان من زندہ ام

اے شبان تیرہ من تابندہ ام

دیکھ کر صدہا نشان اے دردمند

کس لئے پھر ارتداد آیا پسند

راست آیا تجھ پہ قول سربلند

زین نشانہا بدرگان کور و کر اند

صد نشان بینند و مرتد مے شوند

چاہتا ہے گر کوئی دیگر نشان

دیکھ لینا اب مقابل مین عیان

مہدی مسعود کا سچا یہ بیان

مید ہم فرعونیان را ہر زمان

چون ید بیضائے موسیٰ صد نشان

کس لئے مرتد ہوا ہے زشت رو

مرسلین حق سے اونا پاک خو

از زیاد کفر سے اب چار شو

از سر حمق ست جوش و فیگ تو

راز پئے اطفا رحق آہنگ تو

ہے یہ فرمان خدائے دو جہاں

بہر اعزاز رسول انس و جان

میرزا کو ملتے ہین نشان

علم قرآن علم آن طیبب زبان

علم غیب از وحی خلاق جہان

ہان اس کے کلام سے [illegible]

مثل شیر نر بلا خوف و گزند

کہتے ہین مرزا باواز بلند

این سہ علمم چون نشانہا دادہ اند

ہر سہ ہمچو شاہدان استادہ اند

کیا تہلا تیری ہستی مثل زن

تجھ پہ ہے ابلیس اب سایہ فگن

ہے کلام میرزا دندان شکن

آدمی زادے ندارد ہیچ فن

کرد بحث مہمان ورآویز زمن

ہے تجھے معلوم کچھ اے نیم جان

زلزلہ طاعون و سیلاب روان

واسطے تصدیق مہدی زمان

بس نمایان کار ہا کاندر جہان

مے نماید بہر اکرامش عیان

نفس و شیطان عقل ہو نیست چون ربود

پس برائے تو در دوزخ کشود

بہر مہدی صد نشان رحمان نمود

از کسوف و ترک آن نورے کہ بود

---

[1] تمام قرآن مجید حمد الٰہی سے گونج رہا ہے توحید تزکیہ نفس کو ہی مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ محمد پر ایمان لانیکو یا مسیح پہ اگر کہین کہا ہو تو وہ آیت بتلائی ہوتی

مہ بہ مہر ہم پشیش آمد بجو
گوش دل سے سن یہ میری گفتگو
دین و دنیا میں گمت است آبرو
جا امام قادیان کو دیکھ تو
عشق او گردد عیان بر روئے تو
بوئے او آید ز بام و کوئے او
اے ڈاکٹر بتلا تجھے کیا ہو گیا
سچ بتا کس دیو کا سایہ پڑا
دیکھ فرماتے ہیں حضرت میرزا
اے مزور گر بیائی سوئے ما
از دفا رخت افگنی در کوئے ما
ہو گی تجھے حاصل تو پھر وہ خوبیاں
جن سے پا جائیگا ہر غم سے اماں
قادیان میں ہے عجائب اک سماں
عالمے بینی ز ربانی نشان
سوئے رحمان خلق و عالم را کشان
یہ نہیں ہے جھوٹ سچ کہتے ہیں ہم[1]
داریں از تیغ ملائک سخت غم
اس طرف کہتے ہیں مہدی دمبدم
ہست لطف یار من بر من اتم
او مرا شد من ہم از بہر شس شدم
تب تو دیا ہے نہ گدا ختی
از پئے انکار حیلہ ساختی
داسے مرزا از چشم انداختی
اے دریغا قدر او نشناختی
نقد ایمان در حسد ہا باختی
کھا رہا ہے کس لئے اب پیچ و تاب
رحمت رحمان سے ہو کر بہرہ یاب
خدمت عیسے میں حاضر ہو شتاب
ہان مشو نومید زان عالیجناب
بندہ باش ہر چہ میخواہی بیاب
قاسم اب تو ختم کر اپنا کلام
آگیا ہے اشتہار آن امام
انتظار فیصلہ کر صبح و شام
حجت رحمان شدہ بر او تمام

[1] از پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس میں مرید کے آگے فرشتوں نے تلوار کھینچی ہوئی ہے۔ راقم

یادہ گوئی ما ند در دست السلام
عاجز قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی
تراہا بیرم خان پرانی منڈی

لاہور میں نماز عید

اس دفعہ گمٹی والی مسجد کے بجائے . . . . احمدی جماعت نے نماز عید میدان پریڈ میں ادا کی جماعت الحمد للہ بڑی معقول تعداد میں تھی گو پوری صحیح تعداد کی گنتی نہیں ہو سکی۔ تاہم اہل حدیث کی تعداد کے قریب تھی اس موقعہ پر حسب معمول احمدی جماعت نے دارالامان کے یتیم خانہ و مساکین کے لئے صدقہ و خیرات توفیق دیا۔ متولی و امام مسجد گمٹی مولوی غلام حسین صاحب ہی حسب معمول امام نماز عید ہوئے نماز نہایت سنت ادا کی گئی اور بعد وعظ بڑے امن کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ پانی وغیرہ کا کافی انتظام تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ حکیم محمد حسین قریشی

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنہوں نے لندن آسٹریلیا۔ افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے نفع پہنچے۔

نور الدین

خضاب نایاب

صبح پیری کو شام جوانی سے مبدل کرنے کا اس زمانہ مین کون آرزومند و شایق نہ ہوگا۔ جن نو عمروں کے بال سفید ہو چلے ہون ان کا تو ذکر کیا۔ اچھے اچھے حسن بزرگوار بھی سپید ریش کہلانے سے اگر ظاہر اظہور نہین۔ تو دل مین ضرور افسردہ ہوتے ہون گے ہمارا خضاب انشاء اللہ اس افسردگی کے دور کرنے مین کامیاب ہوگا۔ ہمین زیادہ لفاظی و سخن سازی پسند نہین۔ اتنا البتہ عرض کرنا چاہتے ہین کہ اس خضاب مین کاسٹک جیسی مضر شے نہین ہے۔ تجربہ سے بڑھ کر کوئی کسوٹی نہین۔ قیمت فی بکس عہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

جنرل ٹانک پلز

یہ مشہور و معروف گولیان اعضائے رئیسہ کی قوت بڑہانے اور تمام نظام ہدلی کو طاقت بخشنے میں بے نظیر ہین۔

یہ مشہور و معروف گولیان اپنی خوبیون اور فوایدکے سبب عام مشہور ہو رہی ہیں۔ ضعف اعضائے مخصوصہ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ آنکھون کی کمزوری وغیرہ امراض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہین۔ کمزور کو طاقتور بوڑہون کو جوان اور جوان کو جواں مرد بنانے مین از بس مفید۔

اگر آپ اُن سربستہ رازون کو جو آپ باعث شرم کسی کو بتلانا نہین چاہتے تو ہماری **جنرل ٹانک پلز** استعمال کرین۔

اگر آپ خلاف قاعدہ قدرت عملدر آمد کرنے سے اپنے نظام جسمانی مین سخت فتور برپا کر چکے ہین تو اِن گولیون کو استعمال کرکے ضروری فایدہ اوٹھا دین۔

اگر آپ کا دماغ چکر اتا ہو یا ہروقت پڑے رہنے کو دل چاہتا ہو تو ان گولیون کا استعمال دل و دماغ کی اصلاح کرکے قوت حافظہ کو بڑہاتا ہے اور طبیعت کو ہروقت بشاش رکھتا ہے۔

اگر آپ کو نسیان ہو یا ایک مضمون دیر تک غور کرنا آپ کے لئے ناممکن ہو تو ان خرابیون کو دور کرنے کے لئے ہماری جنرل ٹانک پلز حیرت انگیز فایدہ بخشتی ہین۔

اگر آپ بڑھاپے مین بھی اپنی طاقت کو نوجوانون کی طرح قایم رکھنا چاہتے ہو اور افسردہ اعضا مین چستی و تحریک پیدا ہو کر اطمینان قلب حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو اِن گولیون کو جو اندرونی خرابیون کو دور کر دیتی ہین استعمال کرین۔

نوٹ۔ مرض کا مفصل حال تحریر فرما دین۔

قیمت فی ڈبیہ جو ایک ماہ کے لئے کافی ہوگی صرف عہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر

ڈاکٹر عباد اللہ - کٹڑہ جمیل سنگھ - امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۲ - شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۹ - نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ - نومبر ۱۹۰۶ء - ربِّ احفظنی فانّ القوم یتخذونی سخرۃً -

ترجمہ - اے میرے رب میری حفاظت کر کیونکہ قوم نے تو مجھے ہنسے کی جگہ ٹھہرا لیا -

۲۳ - نومبر ۱۹۰۶ء - اِنّ اللہ منّ علیکم - واعطیک ما اعطیک -

ترجمہ - خدا نے تیرے پر احسان کیا اور مین تجھے دونگا جو چیز دونگا

ان الذین لا یلتفتون الیک لا یلتفتون الی اللہ

ترجمہ - جو لوگ تیری طرف التفات نہین کرتے یعنی نظر انکار سے دیکھتے ہین وہ خدا تعالیٰ کی طرف بھی التفات نہین کرتے - پھر بعد اس کے الہام ہوا -

اولیاء اللہ سے مخالفت رکھنا اس کا نتیجہ اچھا نہین -

تصحیح

چونکہ گذشتہ پرچہ اخبار مین بعض غلطیان رہگئی تھین اس واسطے وہ دوبارہ صحیح کر کے درج کئے جاتے ہین :-

۱۵ - نومبر ۱۹۰۶ء - قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(۲) کمبرین کا بیڑا غرق ہو گیا - (کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے)

(۳) تیری دعا قبول کی گئی -

۱۸ - نومبر ۱۹۰۶ء - رؤیا - (۱) دیکھا کہ ہمارے باغ مین کئی ایک آدمی ایک جھنڈا لگا رہے ہین - پھر غیب سے آواز آئی - مبارک

(۲) پھر ایک نظارہ آنکھون کے سامنے پھر گیا اس کے بعد الہام ہوا - ما وقفت موقفاً اغیظ من ھذا ان بطش ربک لشدید

ترجمہ - اس سے زیادہ غضبناک کسی موقعہ پر مین کھڑا نہین ہوا تحقیق پکڑ تیرے رب کی سخت ہے -

بلادِ اسلامی

قبل ازین مسجد لنڈن کی تجویز کا ذکر بارہا کیا جا چکا ہے۔ مگر تازہ خبرون سے واضح ہوتا ہے کہ تجویز نے پختگی کی صورت قبول کرلی ہے اور اگر مطلوبہ سرمایہ حسب توقع جلد پہونچگیا۔ تو یہ مسجد محلہ پالس واٹرلو مین چند سال کے اندر بنکر تیار ہو جاوے گی۔ جبکہ انگریزون کو بجوقت اسلامی موذن کی صدائے اذان کنیسون کے گھنٹون کی جھنکار مین سے بڑہکر سننے کا اتفاق ہوگا۔ اس وقت لندن مین پچیس ہزار مسلمان ہین جن کے لئے ایک شاندار مسجد کا ہونا ضروری تھا۔ اس مسجد کا نقشہ مشہور معمار چیمبرلن نے تیار کیا ہے۔ جو مشرقی طرز عمارت سے خوب ماہر ہین اور انہی نے شہر دوکن کی مسجد کا بھی نقشہ تیار کیا تھا۔ مسجد کے واسطے ایسی جگہ تلاش کی جارہی ہے۔ جو صاف اور نمایان ہو۔ انگلش اخبارات لکھتے ہین کہ یہ مسجد لندن کی خوش نما اور عظیم الشان عمارتون کے سلسلہ مین قابل قدر اضافہ کرے گی۔ اس کا طول ۱۸۰ فٹ اور عرض ۱۵۰ فٹ ہوگا۔ انجینیر کی رائے ہے۔ کہ مسجد سنگ سفید کی ایک ڈول بنائی جاوے مگر تعمیر مسجد کی کمیٹی کے ممبران مین سے چند لوگون کا خیال ہے۔ کہ اس کا رنگ سبز رہنا چاہیئے۔ جو خاص اسلام کی علامت ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ اسے دونون رنگ سے ملاجلا بنایا جاوے اس کے منارے اور گنبد روضہ تاج گنج کی طرح طلائی کام سے آراستہ کئے جائین گے۔ ایک لاکھ پونڈ مسجد کی لاگت کا تخمینہ ہے۔ اور تین سال مین بن کر تیار ہوگی۔

ہمعصر اللواء نے مسئلہ طور سینا کا فیصلہ آخری وزارت داخلیہ سے حاصل کر کے شائع کیا ہے۔ ہمعصر موصوف نے جو نوٹ اس فیصلہ پر لکھا وہ حسب ذیل ہے۔ ظاہر ہے کہ جزیرہ نما طور سینا باعتبار جنگی مرکز کے نہ بسبب زرخیزی کے بڑی مہتم بالشان جگہ ہے فاتحانِ مصر قدیم زمانہ مین اسی راہ سے آئے تھے اور اسی راستہ سے جاکر شام وغیرہ کو مصریون نے فتح کیا تھا۔

عباس پاشا کے تخت پر بیٹھتے ہی انگریزون نے چاہا کہ وہ مثلث جو سویز سے شروع ہوکر رافع اور عقبہ تک پہونچتا ہے۔ مصری مملکت مین شامل ہو جائے۔ لیکن کامیابی نہین ہوئی۔ دوسری طرف حجاز ریلوے کا کام جاری ہوگیا جس کی وجہ سے ترکون کا اثر اس نواح مین بہت بڑھ گیا۔ بالآخر قلعجات کی تعمیر مذکور سنارت زمین مین شروع کردی اور بجٹ سے ایک رقم صرف کے لئے الگ کی گئی۔ دولت علیہ اس سے غافل نہ تھی۔ جب اس نے یہ کارروائی دیکھی۔ تو طابہ پر قبضہ کرلیا۔ اس موقعہ سے فایدہ اٹھانے کے لئے انگلستان نے بڑی کوشش کی اور خط وکتابت کے علاوہ جنگی جہازون کو بھی نقل وحرکت دیگئی۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ اس کا کچھ فایدہ مرتب نہ ہوا۔ اور مسئلہ طور سینا نے کوئی نئی صورت اختیار نہ کی۔ کیونکہ سلطان المعظم کا منشاء بجز اس کے اور کچھ نہ تھا کہ یہ جزیرہ نما اپنی اصلی حالت پر باقی رکھا جاوے گا اور قلعجات تعمیر نہ ہون۔ اس مین شک نہین کہ انگلستان نے موقع پاکر مصر مین اپنی قوت بڑہادی ہے۔ مگر اس کی وجہ وہ خیال اور اثر ہے۔ جو مشرقی اقوام مین روسی شکستون سے یورپ کے نزدیک پیدا ہوا ہے مصر کی حالت مین فوج کے بڑہانے یا گھٹانے سے کوئی فرق نہین آسکتا۔

صرف بیروت حجاز ریلوے کے لئے ایک ملین قرش چندہ جمع ہوا ہے اور بڑی سرگرمی سے اطراف ملک مین روپیہ فراہم کرنے کی تدبیر کی جارہی ہے حجاز ریلوے کے منتظمون کو حال ہی مین حکم دیا گیا ہے۔ کہ جسقدر فوجی لوگ لائن پر کام کر رہے ہین۔ ان کے کام کا باضابطہ رجسٹر تیار ہوتا کہ ہر ایک کے لئے علی قدر مراتب انعامات دئے جاوین صدر کمیشن حجاز ریلوے نے تاکید کی ہے۔ کہ حجاز کی راحت رسانی مین کسی قسم کی کمی نہ ہو اور کرایہ ریل مین بھی حتی الامکان تخفیف کی جاوے۔

شیخ کویت مبارک بن صباح کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ اب وہ راہ راست پر آگیا ہے۔ حال ہی مین گورنر بصرہ نے نہر جدیدہ کے لئے چندہ کی تحریک کی تھی جس کے جواب مین شیخ نے دو سو ترکی پاونڈ روانہ کردئے اور اپنی اخلاص مندی کا یقین دلایا۔

قسطنطنیہ کی خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ ایڈریانوپل کے قریب ترکی فوجون مین مصنوعی جنگ ہونیوالی ہے۔ ایک فریق کی کمان سردار عارف پاشا کرین گے اس جنگ مین ساٹھ رجمنٹین شامل ہون گی۔ سرحد بلغاریہ پر جو ۴۸ ہزار بہادر پڑے ہوئے ہین۔ وہ بھی اس جنگ مین حصہ لین گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب کی یہ جنگی مصنوعی کارروائی ترکی قوت وجبروت کے ظاہر کرنے کے لئے کی جائے گی۔

سلطان المعظم نے عبدی پاشا کی مسجد واقع شہر دوشیہ کی مسجد کی مرمت کے لئے جیب خاص سے ۱۷۰ پونڈ ترکی مرحمت کئے ہین اور لکھا ہے۔ کہ جس مسجد مین مرمت کی ضرورت ہو فوراً اطلاع دیجائے۔

ایران اور مراکش کا حال قریب قریب یکسان ہے یہان بھی سلطنت کے پاس خرچ نہین ہے وہان بھی خزانہ خالی ہے۔ حال ہی مین جرمنی وزیر متعینہ مراکش نے تجویز کی ہے کہ گورنمنٹ مراکش کی ضروریات کے رفع کرنے کے لئے قرضہ دلایا جاوے۔ اس کے علاوہ آجکل پھر مراکش کے مختلف حصص مین بدامنی کی وارداتین ہورہی ہین۔ چنانچہ فرانسیسی تاربرقی کے دریائی حصہ کو تانجیر سے چند میل کے فاصلہ پر قبائل والون نے کاٹ ڈالا ہے۔ جس پر فرانسیسی حکام برافروختہ ہین۔

چونکہ ایک انگریز اور ایک اسپین کا شخص الجیریا مین مقید ہوگیا ہے۔ لہذا فرانس اور اسپین اپنی پولیس مراکش مین مقرر کرنے کے استحقاق پر بڑا زور ڈال رہے ہین جو انہین الجیرس کانفرنس مین دیا گیا ہے اور ہر ایک دولت نے ایک ایک جنگی جہاز روانہ کر دیا ہے۔ اس عرصہ مین رسولی نے شہر ارجیلا پر قبضہ کر کے امن وامان قائم کردیا۔ مگر بعد کی خبر ہے کہ مسئلہ مراکش بڑی نازک حالت پر پہونچگیا ہے باغی ہنوز ارجیلا پر قبضہ کئے ہوئے ہین۔ ارجیلا کی حفاظت قابل اطمینان نہین ہے۔ فرانس نے دو اور جنگی جہاز روانہ کئے ہین۔

مراکو کی حالت اس درجہ نازک ہوگئی ہے

کا آخیر فیصلہ تلوار پر معلوم ہوتا ہے یہ پیر خمیدہ پشت جس کے صدقہ میں لوگوں کو تاج ملتے ہیں اور جو باوجود رنج ہمدردی کے دشمن کے منہ پر سوائے راستی کے دم نہیں مارتا۔ آج فرانس اور مراکو کی قسمت کا فیصلہ اس قدیم اسلامی سرزمین میں ہی پیر خمیدہ پشت (تلوار) صاحب کرین گے۔ فرانس نے اپنے جنگی بیڑے کو تیاری کا حکم دیا ہے۔ بری فوجین جو تونس اور الجیریا میں ہیں۔ ملکی حکم سے بڑھنے کے لئے تیار ہیں۔ پانیر صاحب یہ گوہر افشانی فرماتے ہیں۔ کہ مراکو میں امن قائم کرنے کیلئے فرانس کو تنہا چھوڑ دیا جاوے۔ وہ بہت عمدگی سے اس کا فیصلہ کر لیگا۔ قیصر ولیم نے اگر دخل نہ دیا۔ تو مراکو مسئلہ اور پیچیدگی ہمیشہ کے لئے ... ہو جاوے گی اور جو قیصر ولیم بیچ میں آکود ے تو بے شک سلطان مراکو کی بن آوے گی۔ اور انہیں دو ... طاقتون کو لگا دینے کا اچھا موقع ملیگا۔ یہ پانیر کی راے ہے۔ جس کو ہم تسلیم نہیں کرتے مراکو جیسا کہ دکھایا گیا ہے۔ منہ کا نوالہ نہیں ہے فرانس اگر مراکو کو بالکل زیر و زبر بھی کر دیگا۔ تو خود کاٹ کہلا ... جاوے گا۔ اور اس کے لئے ایک عرصہ درکار ہے۔ مراکو میں کئی لاکھ شائستہ فوج موجود ہے اور اگر قبائل میں مذہبی جنگ کا وعظ کیا گیا۔ تو ایک آگ لگ جاوے گی۔ عربی پاشا کی جنگ مصر میں قبائل میں مذہبی جنگ کی آگ لگتی چلی تھی۔ کہ انگلستان کی فوری عاقلانہ کارروائی نے اسے ٹھنڈا کر دیا اور نہ پھر سنبھالنے نہ سنبھلتی یہی کیفیت مراکو کی ہے۔ اس کی کمزوری کا نقشہ ہمارے سامنے کھینچا جاتا ہے۔ اس کا اندرونی فساد دکھایا جاتا ہے۔ کہ فرانس کے صرف ایک ہی تھپڑ کا ہے۔ ایسی ایسی بے سروپا باتین ظاہر کی جاتین۔ یہ بات تو ہرگز نہیں ہے۔ ہان یہ ضرور ہے۔ کہ فرانس ایک زبردست یوروپی طاقت ہے۔ لیکن ہاتھ ملنے پر معلوم ہوگا۔ کہ کتنا بار اس کے خزانہ اور سلطنت پر پڑتا ہے۔ جبکہ اس وقت مراکو مین بدامنی وغیرہ ہو رہی ہے۔ یہ سب فرانس کا صدقہ ہے۔ اسی کے حکام ... ... سے جدید دعویدار پیدا ہوئے مفسدون کو ہتھیار وغیرہ آزا-

ہیں جس کا اظہار کئی بار ہو چکا ہے۔ یہ متمدن سلطنت ہے اور انسانی محبت ہے۔

ایسی ... ... دنیا مین کوئی سلطنت نہ ہوگی۔ جو فرانس کی ہے۔ (اہل فقہ)

مصر مین قیام پارلیمنٹ کی تحریک

لارڈ رپن بالقا ... نے ۱۰ ماہ رواں کو اپنی تقریر ضیافت گلڈ ہال مین مصر کے متعلق جس پالسی کا اظہار فرمایا ہے اس کے سلسلہ مین آزاد خیال وانصاف پسند مدبرین انگلستان کو یہ دریافت کر کے مسرت ہونی چاہیئے کہ مصر مین قیام پارلیمنٹ کی ضرورت پر لوگون کا خیال آہستہ آہستہ رجوع ہوتا جاتا ہے چنانچہ نامور معصر المؤید تحریر کرتا ہے۔ کہ اب مصر مین خود مختار شخصی حکومت کی معذرتین پوری طرح ظاہر ہو چکی ہین اور مصر و انگلستان دونون ملکون کے عام و خواص لوگون پر یہ بات واضح ہو گئی ہے۔ کہ خود مختار حکمران خواہ کیسا ہی خواہان عدل و انصاف کیون نہ ہو مگر وہ ملک کا حسب دل خواہ انتظام نہیں کر سکتا اس لئے مصر کی حالت درست کرنے کے معنے یہ ہون گے کہ اسے نیابتی حکومت عطا کی جاوے اور حضور ملک معظم انگلستان کے اس زرین قول کہ ہم نے جسقدر انگلش نو آبادیون کو پارلیمنٹری حکومت عطا کی وہ بہت خوش حال اور ترقی یافتہ ہو گئی ہین۔ مصر کو متمتع ہونے کا موقعہ دیا جاوے مصری قوم کی آیندہ زندگی اور خوشحالی کا مدار اسی قائم مقام حکومت پر ہے اور اگر دولت انگلشیہ ہماری بہی خواہ ہے اور ہم کو ظالمون کے چنگل مین پھنسانا نہین چاہتی تو اس کا عملی ثبوت اس طرح مل سکتا ہے کہ وہ مصر کو پارلیمنٹری حکومت عطا کرے۔ (پیسہ)

عثمانی تجارت

اخبار اقدام (ترکی) نے ایک طویل آرٹیکل مین بڑی خوبی کے ساتھ عثمانی بحری تجارت کی کمزوری عیان کر کے سلطنت اور قوم کو اس کی درستی اور اصلاح ... ۱۱۵ ... توجہ دلائی ہے۔ وہ لکھتا ... اسلامیہ ... ۱ ... ے بحری ...

حسب حال بحری طاقت کی طلب گار ہے۔ بحری تجارت کی خدمت کا بڑا حصہ بادبانی کشتیون اور جہازون پر موقوف ہے کیونکہ قریب قریب کے ساحلی مقامات پر مال کالانا اور لے جانا انہی کشتیون کا کام ہوتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے ایسی کشتیون اور جہازون کے لئے کافی تعداد کے محفوظ گھاٹ موجود نہین ہین جن مین طوفان کے وقت انہین پناہ مل سکے۔ علاوہ برین چونکہ جہازون اور کشتیون کے مالک تاجر لوگ نہین ہین۔ اس لئے تجارت مین جس کفایت شعاری کی ضرورت ہے۔ اس سے یہ لوگ بالکل ناواقف ہین اور اپنی گرانی کرایہ و تاخیر سفر سے کاروبار کو پنپنے نہین دیتے حکومت سنیہ نے جہازرانون کو بغرض مرمت سرکاری جنگلات سے مفت لکڑی کاٹنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ مگر جہازران اس استحقاق سے ناجایز فایدہ اٹھاتے ہین۔ اس لئے ضرور ہے۔ کہ آیندہ ان کے معتمد ہونے پر زیادہ زور دیا جاوے اور جہازی بیمہ کی ایک کمپنی بھی قائم ہو۔ اس سے دولت عثمانیہ کی بحری تجارت کو بڑا فایدہ پہنچے گا۔

یادرفتگان

اہل مصر مرحوم احمد منشاوی پاشا بے مثل مخیر کی برسی کرنے اور بہی خواہان قوم کو یاد تازہ کرتے رہنے کی فکر ولن مین مصروف مین ہین۔

علمی دند

دولت عثمانیہ نے ارادہ کیا ہے کہ بغداد سے موصل تک اور بصرہ سے مسکنہ تک اسٹیمرون کی آمد و رفت کا سلسلہ قائم کیا جاوے اسی لئے صدر اعظم نے گورنر بغداد کو ہدایت فرمائی ہے کہ کپتان زکی بک اور مسیو وجل کو دجلہ اور فرات دونون دریاؤن کی دیکھ بھال کے لئے بھیجیں اور یہ دونون شخص علم ہندسہ کی رو سے ان کی حالت کو جانچ کر رپورٹ پیش کرین کہ آیا ... ... سکے۔ ... ہے یا نہ

انتخاب الاخبار

طاعون کا کیڑا ۔ جب یہ مرض ہانگ کانگ مین پھیلا تو وہان گورنمنٹ نے ایک جاپانی ڈاکٹر کو جانچ اور تحقیقات کے لئے روانہ کیا ۔ اس نے طاعونی مردون کی اندرونی گلٹیون کی اندرونی تشریح کی اور ان مین ایک گاڑہی چیز بھری ہوئی پائی ۔ جس مین بے شمار پتلے پتلے سفید شیشون کی طرح کی شے تھی اور اسی کو آجکل ڈاکٹر طاعون کے کیڑون کے نام سے موسوم کرتے مین یہ کیڑے قد و قامت مین اس قدر چھوٹے اور باریک ہوتے ہین ۔ کہ سینکڑون سوئی کی نوک پر آجاتے ہین ۔ مگر نشوونما کے زمانہ مین کبھی بڑے اور کبھی چھوٹے ہو جاتے ہین اس امر کی نسبت یہی کیڑے طاعون کی بنیاد ہین ۔ جاپانی پروفیسر "کینی ٹسینو" اور دوسرون کی تحقیقات کا ماحصل یہ ہے ۔ کہ ان کیڑون کا طاعون سے ضرور تعلق ہے ۔ اس لئے کہ اولاً تو یہ ہر طاعونی مرض پر مین پائے گئے ۔ دوسرے اگر اتنے آثار نمایان نہ ہون ۔ تو بیماری کے کسی درجہ مین ضرور دکھائی دیتے ہین ۔ حالانکہ تندرست آدمیون مین ان کا کوئی وجود موجود نہین ہوتا اور نہ ہی بیماریون مین پائے جاتے ہین ۔ جب کوئی شخص پہلے بیمار ہوتا ہے تو کیڑے ان گلٹیون مین پائے جاتے ہین ۔ جن مین تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور جیسا جیسا بیماری کا زور ہوتا ہے ۔ کیڑے بدن کی اور گلٹیون مین پھیلتے جاتے ہین اور نہایت سخت حالت مین جبکہ مریض قریب المرگ ہو جاتا ہے ۔ تو جسم کے تمام خون مین بھر جاتے ہین ۔ نہایت غور اور احتیاط تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے ۔ کہ یہ کیڑے جاندار ہین اور بعض حالتون مین بہت جلد اور تعداد کثیر پیدا ہونے کی طاقت رکھتے ہین اور جب دیکھا جاتا ہے ۔ کہ طاعون [illegible] اور ایک مکان سے [illegible] وقت سے ۔ اب یہ دریافت ہوا ہے ۔ کہ ان کیڑون مین ایک طرح کی نباتاتی خاصیت ہے اور جس طرح ایک کاشتکار ایک کھیت کو ربیع کی پیداوار کے لئے موزون خیال کرتا ہے ۔ اور دوسرے کو فصل خریف کے لئے اسی طرح طاعونی کیڑے کی نسبت یہی کہا جاتا ہے ۔ کہ اسے کہان نشوونما حاصل ہوگی ۔ پروفیسر "ہافکن" کا بیان ہے کہ جس زمین پر طاعونی کیڑون کی پرورش بنظر تحقیقات کی گئی ہے ۔ اگر اس جگہ تھوڑا سا گھی یا مکھن لگایا جاوے ۔ تو یہ کیڑے بڑی تعداد مین بڑھ جاینگے لیکن یہ ترقی بڑی تعداد اس پہلو سے نہایت حیرت انگیز ہے کہ اور کوئی کیڑا مکھن یا گھی کی آمیزش سے نہین بڑھتا ہے ۔ پروفیسر ہافکن کے گھی ملانے کے اثر کو معلوم کیا اور یہی ان کے طاعونی ٹیکے کی بنیاد ہے ۔ جسے وہ اپنی رصدگاہ بمبئی مین طیار کرتے ہین (رلس)

انگلینڈ مین عورتون کی کثرت ۔ لندن نیوز بکمال تشویش کے ساتھ قوم کو دو وحشت انگیز آفتون سے متنبہ کرتا ہے ۔ لکھتا ہے کہ اب اس بات مین کوئی شک باقی نہیں کہ دیوانگی روز بروز ملک انگلینڈ مین کرتی جاتی ہے ۔ دیوانون مین یوماً فیوماً اضافہ ہوتا جاتا ہے ۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ جو لوگ عرصہ تک پاگل خانون مین زیر علاج رہنے کے بعد شفایاب ہو کر نکلتے ہین ۔ گو بظاہر ہر طرح صحیح معلوم ہوتے ہین ۔ مگر دراصل صحیح نہین ہوتے ان کے دماغون مین مادہ جنون پیدا ہوتا ہے اور ادنے سبب سے اعادۂ مرض ممکن ہے موجود اعصابی امراض متوارث ہوتے ہین اور جنون ہی اعصاب کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے اور جو دیوانے بظاہر صحت یاب ہو کر پاگل خانون سے نکلتے ہین ۔ باسانی شادی کر لیتے ہین اور کوئی قانون ان کو شادی سے مانع نہین ہے پس اس کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا ۔ کہ مادہ جنون نسلاً بعد نسلاً منتقلاً ہوتا جاویگا اور ایک زمانہ مین ملک دیوانون سے پر ہو جاویگا ہے ۔ کہ بے شغلون کی [illegible] ہین کام کرنے کے قابل ہین ۔ کام ان کو دیا جاتا ہے اور اجرت معقول دی جاتی ہے ۔ مگر یہ لوگ کام نہین چاہتے مگر گداگری اور بے فکری سے اوقات بسر کرنا چاہتے ہین ۔ اس کے بعد اخبار مذکور سوال کرتا ہے ۔ کیا انگلش گورنمنٹ ویسا ہی قانون ملک مین نافذ نہین کر سکتی جیسا کہ دوسرے ممالک مین نافذ ہے ۔ یعنے ایسے لوگون سے بزور کام لیا جاوے ۔ اور مطلقاً ان لوگون کو خیرات نہ ملنے پائے (یونین گزٹ)

جاپان کا پولیس اور قیدخانے ۔ دنیا بھر مین سب سے اعلیٰ پولیس جاپان کی ہے ۔ جاپان کے قیدخانے بھی سادگی اور عمدگی مین اپنا نظیر نہین رکھتے ۔ فرض کرو ۔ کہ ایک باغ ہے ۔ کہ جس مین چھوٹے چھوٹے درخت اور دیوار کی جگہ کانٹے دار جھاڑیان لگ رہی ہین ۔ اس کو جاپانی جیل تصور کر لو ۔ چھوٹے چھوٹے مکانات مین کسانون کی طرح رہتے ہین ہوئے آپ کو انسان ملین گے ان کو جاپانی قیدی سمجھ لو ۔ ہر ایک قیدی اپنی بدنی طاقت کے مطابق کام کر رہا ہے ۔ بعض تو چاول چھڑ رہا ہے اور یا پیس رہا ہے ۔ بعض کالے رنگ کا گاڑہا بن رہا ہے بوڑھے اور ضعیف قیدی کا [illegible] پیدا کر رہے ہین تمام کو کمائی مین سے فیصدی نفع ملتا ہے ۔ نوجوان قیدی اسکول مین باقاعدہ تعلیم پا رہے ہین ۔ قیدیون کا انتظام فوجی انتظام کا سا ہے ۔ لیکن اس انتظام کا مدعا یہ ہے کہ قیدیون کی اصلاح ہو سکے ۔ جب کسی قیدی کو رہائی ملتی ہے ۔ تب اُس کے دوستون اور خاندانی لوگون سے اس بات کا اقرار کر لیا جاتا ہے کہ وہ اس کی نیک چلنی کے ذمہ وار ہون گے ۔ (یونین گزٹ)

یکم دسمبر سے صرف لاہور اور امرت سر کے درمیان اور ٹرینین آمد و رفت کرین گی ۔"

شہر سیالکوٹ کی کنک منڈی مین آگ سے چار دکانین جل گئین ۔

پنجاب مین تاکید کی گئی ہے کہ تمام سکولون کے احاطون مین پیڑ سبزی وغیرہ کی آرائش کا خیال رکھین ۔

پچھلے ہفتے ہندوستان مین طاعون کی ۴۷٬۲۹ وارداتین تھین ۔ اور قریب پانچ ہزار فوتیان (۴۷۹۴)

پچھلے ہفتے پنجاب مین طاعون کی ۱۲۵ فوتیان تھین ۔ صوبجات متحدہ مین ۷۵٫۲ ۔ لدھیانہ مین ۲۸۵

فصل دین

خط

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - والصلوٰۃ والسلام علی محمد و آلہ واتباعہ اجمعین اللّٰھم ارنا الحق حقا و الباطل باطلا - ربّ اشرح لی صدری و یسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی -

مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - ایک رسالہ الہامات نام ہوا باطل کے حامی امرتسری مولوی کی طرف سے ۱۹۱۱ء میں شائع ہوا تھا - ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس خاکسار کی نظر سے گزرا - کسی خاص تحریک کی وجہ سے دل میں آیا کہ مختصراً مصنف صاحب کی استدعا پر اپنی رائے کا اظہار کروں - اسی اثنا میں پتہ لگا کہ اسی رسالہ کا نیا ایڈیشن شائع ہوا ہے - میں نے اس کو بھی منگوایا مگر بعض مشاغل کی وجہ سے مجھے آجتک فرصت نہ ہوئی - کہ میں اس کا مطالعہ بھی کر سکتا - مگر الٰہی حکمت سے باوجود میری اس قدر مصیبت و عسرت کے دل میں ایسی تحریک بار بار ہوتی ہے کہ میں اپنی علمی اس بے بضاعتی کی حالت میں بھی رسالہ ہذا پر جو کچھ فہم میں آئے ناظرین کے سامنے پیش کروں آجتک سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہل علم بزرگوں میں سے کسی نے بھی اس رسالہ کے جواب پر قلم اُٹھانا غیر ضروری سمجھ کر توجہ نہیں فرمائی - مگر میں نے ان تیز اور قوی تحریکات کو اس حکیم خدا کے پُر حکمت ارادہ کا یقین کر کے حسن نیت سے چاہا - کہ حسب موقعہ فرصت وقتاً فوقتاً اس پر کچھ لکھدیا کروں - آج مجھے قدرے فرصت ملی ہے - بتوفیق الٰہی اس مضمون کا پہلا نمبر ہدیہ ناظرین ہے - آپ اس کو طبع فرما دیں -

خواب باطل | اے گرفتار ہوا در ہمہ اوقات حیات
با چنین نفس لعین چون رسدت زد عونی

مولوی صاحب - پیشتر اس کے کہ موضوع کتاب پر نظر کروں آپ کے اس رؤیا کے متعلق جس کو جناب نے دیباچہ میں درج فرما کر قابل ملاحظہ دیباچہ قرار دیا ہے - تھوڑا سا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں - (آپ نے لکھا ہے کہ استخارات کے بعد میں نے خواب میں جناب مرزا صاحب کو دیکھا کہ آپ ایک سفید فرش پر بیٹھے ہیں مگر تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ آپ کا لکھنؤ کے شہدوں کی طرح سکڑا سا چہرہ رگڑ کر گتری ہوئی داڑھی ہے - جس کی تعبیر آپکے ذہن میں یہ آئی ہے - کہ "ان کا انجام اچھا نہیں") اس خواب اور اس استخارہ کے افترا ثابت کرنے کے لئے مجھے اپنی طرف سے بیان کرنے کی زیادہ ضرورت نہیں بلکہ آپ کے رسالہ کے متضاد اور متناقض بیان جو اسی موقع پر مضمون خواب میں لکھے گئے خود صاف شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے دروغ مصلحت آمیز سے کام لے کر اس خواب کا افترا کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے - کہ آپ کو خدا پر بھی ایمان نہیں کیونکہ جس شخص کو خدا پر ایمان ہوتا ہے - وہ ایسی جرأت اور بے باکی سے اللہ تعالےٰ پر جھوٹ نہیں بول سکتا (۹۴) خدا کے لئے آپ غور کریں کہ آپ کے نزدیک جیسا کہ رسالہ ہذا سے جابجا معلوم ہوتا ہے - حضرت مرزا صاحب کے متعلق یہ امر ایمانی اور فیصلہ شدہ قرار پا چکا ہے کہ "حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ سراسر نصوص شرعیہ کے خلاف ہے اور مرزا صاحب کے معاملہ میں کسی خواب یا استخارہ پر اعتبار کرنا دعوی مساوات معصوم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہے"۔ آپ کے اس بیان کردہ اور شائع شدہ اعتقاد کے ہوتے ہوئے جناب کا یہ لکھنا کہ میں نے رنج اور کدورت سے دور ہو کر جناب باری میں دعائیں کیں کہ مجھ پر حضرت مرزا صاحب کے متعلق انکشاف ہو جائے - کس قدر صریح جھوٹ اور بے ایمانی ہے آپ نے اس جگہ اپنی ان دو متناقض تحریروں کو پبلک کے سامنے پیش کر کے اپنی اُس کامل دجالیت کا ثبوت دیا ہے - جو آپ کا فطری اور دائمی وتیرہ ہے - ایک طرف سب سے پہلے اپنا فیصلہ شدہ اعتقاد آپ یہ بیان فرماتے ہیں کہ "مرزا صاحب کے معاملے میں کسی خواب یا استخارہ کا اعتبار کرنا انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعوےٰ ہے" اور دوسری طرف آپ یہ کہتے ہیں کہ انکشاف حقیقت کے لئے میں نے استخارات سے کام لیا - حالانکہ ایسے انکشاف آپ کے اعتقاد کے بموجب سراسر فضول اور محض بے حقیقت ہیں - پھر وہ کیا انکشاف تھا جس کیواسطے استخارات کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ سے التجائیں کرنا بیان فرماتے ہیں کیا یہ آپکا ایمان تھا کہ اگر حضرت مرزا صاحب کی تصدیق اور تائید کے متعلق کوئی رؤیا یا الہام یا کشف ہوا تو میں اس عدل اور مطاع انسان کے دعاوی پر صدق دل سے ان بے ایمانیوں کو چھوڑ کر ایمان لے آؤنگا - نہیں اور ہرگز نہیں - آپ نے عوام کو جس جال میں دھوکے سے پھنسانا چاہا ہے - وہ یہ ہے - جو آپ کی اس رسالہ کے متعدد موقعوں پر پایا جاتا ہے - اور جس کا مفہوم آپ کے لفظوں میں یوں ہے - "اس خواب کے بیان کرنے سے (جس کو آپ نے اللہ تعالیٰ پر افترا بنایا ہے) میرا صرف یہ منشا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کے دعوؤں کو اپنے خوابوں کی بنا پر مان لیتے ہیں ان کو مطلع کروں کہ جس طریق سے آپ منزل مقصود پر پہنچنے کے مدعی ہیں وہ موصل الی الحق نہیں"۔

پھر آپ لکھتے ہیں - کہ اہل علم میری اس حرکت (یعنی "استخارہ") پر ہنسیں گے - کہ میں نے ایک بے ہودہ

* اہل حدیث ہونے کا دعوےٰ اور استخارات اور رؤیا کے متعلق یہ گندہ اعتقاد کہ یہ سراسر بیہودہ اور لغو حرکتیں ہیں - اسلام کے بہت سے مسائل جن کی بنا رؤیا پر اور استخارات پر رکھی گئی - آپ کے نزدیک باطل معلوم ہوتے ہیں -

؎ ہاں دلائل کے غور و فکر کے بعد بہت سے لوگوں نے جناب باری تعالےٰ میں دعائیں کیں اور الرؤیا الصالحۃ بشریٰ من اللّٰہ اور من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی کے مطابق جناب الٰہی کی طرف سے انشراح صدر ہوا - جس پر امرتسری ملاں ہنسکر اوڑا کر اپنی حدیث دانی کا ثبوت دیتا ہے

منہ

حرکت کی۔ کہ معصوم کے کلام پر غور کرنے کی بجائے اتنے دنوں تک الہام وکشف کا منتظر رہا
اس عبارت میں آپ خواب اور استخارہ کو ایسی لغو حرکت قرار دیتے ہیں۔ جو آپ کو اہل علم کے مضحکہ کا موجب معلوم ہوتی ہے۔ اس اعتقاد کے ساتھ کیا کوئی سلیم الفطرت انسان آپ کے اس بیان کو کہ میں نے مرزا صاحب کے متعلق انکشاف حق کے لئے رنج اور کدورت سے پاک ہو کر دعائیں کیں۔ قابل تسلیم قرار دے سکتا ہے۔ جس شخص کے دماغ میں اس قسم کے عقائد موجود ہوں۔ اس سے پہلے ماننا سے یہ توقع ہو سکتی ہے۔ کہ مرزا صاحب کے متعلق حضور باری میں تضرع وزاری اور صدق دل سے انکشاف کا طالب ہوا ہو۔ جب یہ امر آپ کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ نے کوئی استخارہ نہیں کیا۔ اور نہ کوئی خواب دیکھا۔ کیونکہ آپ کے اعتقاد میں استخارات اور خوابیں ایسی بیہودہ اور ناقابل وثوق چیزیں ہیں کہ آپ اس کو قریب قریب دعوے نبوت کے یقین فرماتے ہیں تو آپ کا اس کے برخلاف یہ لکھنا کہ میں نے حسب تحریر حضرت مرزا صاحب مندرجہ رسالہ نشان آسمانی استخارہ کیا ہے اور اس پر رؤیا کے ذریعہ [illegible] ہے جس کو آپ نے رسالہ میں درج فرمایا ہے کس قدر کذب صریح ہے۔

(۳) بالفرض اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ آپ نے [illegible] پر عمل نہیں کیا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ پر افترا کیا ہے۔ اور یہ خواب آپ کی سچی ہے۔ تو بھی یہ تعبیر جو آپ نے کی ہے۔ آپ ہی کی مسلمات سے غلط ثابت ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کے متعلق آپ نے جو فیصلہ کیا تھا۔ اور جس کی تصدیق کے لئے آپ نے یہ استخارہ کر کے خواب دیکھنے کی سعی اور کوشش کی۔ وہ اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ آپ کا رؤیا حدیث النفس کے سوائے کچھ بھی وقعت نہیں رکھتا۔ قرآن نبوی ہمیں اس بات سے روکتا ہے۔ کہ ہم آپ کے خواب کو اضغاث واحلام کے درجہ سے بڑھ کر کچھ وقعت دیں۔ "یحدث نفسہ" کا اصول پیش نظر رکھ کر آپ ہی نہیں بتائیں۔ کہ آپ نے کس معیار سے اس رؤیا کو اور اس کی اس تعبیر کو جو آپ کے خیال میں آئی صحیح سمجھا ہے اس رؤیا کے حدیث النفس ثابت کرنے کے لئے یہ امر کافی ہے۔ کہ آپ جس شخص کے متعلق حق وباطل کا علم اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق آپ پہلے ہی اپنے دماغ میں یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ وہ باطل پر ہے اور اس کے علاوہ یہ امر بھی آپ کے یقین میں تھا کہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق کوئی مصدقہ رؤیا قابل وثوق نہیں [illegible] نیز جس نیت سے آپ نے اس استخارہ کا ارادہ فرمایا ہے۔ اس کا بیان آپ کے لفظوں میں یوں ہے "کہ میری نیت اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مرزا جی کے دعووں کو اپنی خواب کی بنا پر مان بیٹھے ہیں ان کو مطلع کروں۔ کہ جس طریق سے آپ منزل مقصود پر پہنچے سمجھتے ہیں وہ موصل نہیں ہو سکتا۔"

حق یہ ہے کہ [illegible] استخارہ کو ایک بیہودہ حرکت اور اہل علم کے مضحکہ کا موجب قرار دے کر اس [illegible] بالا [illegible] استخارہ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا کلام انبیاء اور رسل کے متعلق بھی یہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا رسول اور نبی نہیں بھیجا کہ اس کی یہ حالت ہو۔ کہ جب کوئی تمنا کرے یعنی اپنے نفس سے کوئی بات چاہے۔ تو شیطان اس کی خواہش میں کچھ ملا دے جبکہ کوئی رسول اور نبی اپنے نفس کے جوش سے کسی بات کو چاہتا ہے اور شیطان اس میں بھی دخل دیتا ہے۔ تو آپ کی رؤیا اس قدر تلوث نفسانی کے ساتھ ہرگز قابل توجہ نہیں ہو سکتی۔ آیت شریف هل انبئكم على من تنزل الشيطٰن۔ تنزل على كل افاك اثيم۔ جو آپ کے شایان حال ہے اور حدیث اصدقکم رؤیا۔ اصدقکم حدیثاً کو مدنظر رکھ کر فرمایئے۔ کہ آپ کی رؤیا کی تعبیر کس قسم کی ہونی چاہیئے۔ آپ کا کذب ثابت کرنے کے لئے آپ کی کتاب کا یہی مضمون جو خواب کے متعلق جناب نے دیباچہ میں لکھا ہے۔ کافی دلیل ہے۔ کہ آپ نے کس قدر جھوٹ سے کام لیا ہے۔ آپ کے اسی رسالہ کا پہلا ایڈیشن آپ کے ایک اور کذب کو ثابت کرتا ہے۔ جہاں آپ نے لکھا تھا۔ کہ عبد اللہ آتھم ہم سے بذریعہ خط وکتابت پیشگوئی کے بعد بھی بحث کرتا رہا تھا۔ مگر اس ایڈیشن میں اس کو اڑا گئے۔ کہ کہیں اس جھوٹ کی قلعی کھل ہی نہ جائے۔ علم تاویل رؤیا میں تمام راست باز معبرین کا یہ مسلم اصول ہے۔ کہ صالحین عباد اور انبیاء کرام کو رؤیا میں بری حالت پر نہ دیکھنا بلکہ [illegible] ان کے مقدس وجود میں کسی نقص کا دیکھنا اس امر کی دلیل ہوتی ہے۔ کہ اس قدر نقص اس رائی شخص کی حالت میں ہے جس نے ایسا رؤیا دیکھا۔ پادری عماد دین نے سرور کائنات خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤیا میں دیکھا۔ کہ پادریوں نے آپ کو آگ میں ڈال کر اردگرد احاطہ کیا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بدبخت عیسائی ہو گیا۔ حالانکہ اصول تعبیر کے لحاظ سے اس خواب کی تعبیر بالکل برعکس تھی۔ اسی طرح آپ کی رسالہ والی [illegible] آنکھ کے شہیدوں کی طرح سکڑا سا چہرہ اور داڑھی بالکل بگڑ کر گنجی ہوئی [illegible] رؤیا میں دیکھنا آپ کی حالت کا آئینہ تھا۔ جس قدر آئینہ مصفا ہوتا ہے اسی قدر صفائی سے اصل صورت کا عکس پڑتا ہے۔

حضرت مرزا صاحب کا مقدس وجود آپ کو ایک آئینہ کی طرح نظر آیا جس میں آپ کو اپنی صورت نظر آئی آپ [illegible] آپ نے اس رسالہ میں حضرت مرزا صاحب کے متعلق یہ لکھتے ہیں۔ کہ مجھے مرزا صاحب ایک سفید فرش پر بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ مگر جب آپ کا (مولف رسالہ الہامات) ناپاک عکس اس مصفا آئینہ پر پڑا۔ تو آپ کی صورت اس میں نمودار ہو گئی۔ اگر یہ نقشہ حضرت مرزا صاحب کی حالت کا ہوتا تو [illegible] رؤیا میں آپ کو حضرت مرزا صاحب اپنے اصل مقدس وجود کیسا نظر

سفید فرش پر بیٹھے ہوئے نظر آتے تھے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ کدورت جو آئینہ میں نظر آئی ہے کسی خبیث نفس کے اندرونی حالات کا انکشاف تھا۔

اب یہ امر قابل غور ہے کہ خود جناب کو لکھنو کے شہدون کے ساتھ خاص کیا مناسبت ہے جس کی وجہ سے آپ کی حالت اس صورۃ خاص پر اس آئینہ میں نمودار ہوئی۔ اس کے لئے ہم آپ کے سامنے سردست آپ ہی کی ذات کو بطور گواہ پیش کرتے ہین۔ اگر آپ لکھنو کے شہدون کے ساتھ اپنی مناسبت سے انکار کرینگے یا کوئی عذر پیش کرین گے تو ہم خود بشرط ضرورت اگر مناسب ہوا تو حسب اقتضائے موقعہ ذیل کی تین قسم کی شہادتین بطور مشتے نمونہ از خروارے اختصار کے ساتھ پیش کر دین گے۔ انشاءاللہ جہان تک ہمارا یقین ہے آپ کو ان شہادتون کی موجودگی مین کوئی عذر نہ ہوگا۔ ہان اس پر بھی اگر آپ نے نہ مانا۔ ہماری پیش کردہ شہادتین ناکافی ثابت ہون۔ تو آپ ہم کو اور شہادتین پیش کرنے کے لئے بھی تیار پائین گے۔

ہماری ہر سہ نمونہ شہادات تفصیل ذیل ہونگی

(۱) پہلی شہادت تو آپ کے سکنہ بلدہ اور اہالیان شہر کی ہوگی۔

(۲) دوسری شہادت آپ کی تصانیف سے پیدا کردہ اور اس کے ساتھ اہل ملک کی تائیدات

(۳) تحصیل علم و ہنر کے زمانہ کی شہادت ہوگی جن کو ہم شہادت سمعی سے نامزد کرین گے۔ بوجہ اس کے کہ آپ کے بچپن کے زمانے مین آپ سے ہمین ذاتی نیاز حاصل نہین تھا۔ اس لئے ہم عینی شہادت پیش کرنے سے معذور ہین۔

نوٹ قابل غور۔ ہان مولوی جی آپ تو ختم نبوت کے قائل تھے۔ آپ نے کیسے اپنے استاد (من کان فی ھذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی) کی طرح نبوت کو رنگ جما یا ہے؟*

---

* مولوی ثناءاللہ امرتسری کے نابینا استاد حافظ عبدالمنان وزیر آباد کے رہنے والے آپ

نبوت کے متعلق اخبار اور رسالے بہت سے ہین اور یہ دونو کام آپ نے اس رسالہ کے ذریعے کئے ہین۔ کیونکہ آپ خود قبل از وقت یہ پیشگوئی شائع کرتے ہین۔ جو نبیون کی شان ہے کہ (مرزا جی کا انجام اچھا نہ ہوگا) اور پھر پیر گولڑوی کی ایک پیشگوئی کی تصدیق کر کے اس کی نبوت کے بھی قائل ہوئے ہین۔ اگر انکار ہو۔ تو آپ اپنے رسالہ الہامات کے تیسرے ایڈیشن کے صفحہ اول کو ملاحظہ فرمادین جہان پیر جی کی پیشگوئی اور اپنی تصدیق نقل فرمائی ہے۔ پیر صاحب کی پیش گوئی کے یہ لفظ ہین۔ (اس رسالہ کے ملاحظہ سے مرزائیون کے دل مین رعب ڈالا جائے گا۔)" اور آپ کی تصدیقی عبارت یون ہے کہ حضرت پیر صاحب کی یہ پیش گوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ کہ مرزا جی باوجود انعام کے اس رسالہ کا جواب نہ دے سکے۔ آپ کی دوسری پیشگوئیان اسی رسالہ مین اور بھی ہین جس کا بیان ٹائیٹل پیج کے صفحہ اول پر تیسرے ایڈیشن مین پیشگوئی کے طور پر بیان کیا ہے کہ وہ ان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ۔ اور دوسری پیشگوئی کا ذکر رسالہ ہذا کے صفحہ ۲ پر جناب نے ان لفظون مین کیا ہے۔ لیکن یہ بھی پیشگوئی کے طور پر ہم کہتے ہین کہ کسی مرزائی کو اس طریق سے مباحثہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ (باقی آیندہ)

---

* بقیہ حاشیہ۔ تا نہ اشتہار مین لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ تمام لوگ جو قرآن کریم اور حدیث کا درس دیتے ہین وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے محبوب کے منصب نبوت کو جو نبیون کا کام ہے۔ اپنے ذمہ پر اٹھائے ہوئے ہین جس کا صاف مفہوم یہ ہے کہ ایک بھی ادعائی نبوت کا دعوی ناجائز نہ۔ مولوی صاحب نے اپنے ایک رسالہ مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کئی مشابہتون کا اپنے وجود مین ذکر کر کے نبوت کی پٹری جمائی ہے۔

منہ

وصیت

مین مسمی محمد مصطفے ولد میان کریم بخش صاحب قوم لوہار ساکن موضع چہاپہ تحصیل و ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضا مندی سے آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔ جو مین اپنی قلم سے خود لکھدیتا ہون۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعودؑ کے رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین۔ پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہون گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرۃ مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی یا آئندہ شائع ہون گی۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

(۴) میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ بائیسکل تین چھبیس ۲۶ عدد اور تمام پرزہ جات بائیسکل اور سونگر مشین کے متعلق اور کچھ زیورات وغیرہ وغیرہ جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جائداد جو اس وقت جس کی قیمت تقریباً چار ہزار پانسو روپیہ ہے۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کا وضع اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے

بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کر کے یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔ بحساب ⅒ حصہ کے۔ اگر خدانخواستہ میری جائیداد مذکور کسی وجہ سے کم ہو جاوے۔ تو ہر حالت مین انجمن احمدیہ ⅒ حصہ اس کے کی حقدار سمجھی جاوے گی۔ جو جائیداد میرے مرنے کے بعد ترکہ ہوگا۔ میری طرف سے ایک عرض ہے اگر میری اولاد اس وقت مین میرے مرنے کے بعد یہ درخواست کرے۔ ترکہ جائیداد ⅒ جو ہو اس کی قیمت علاوہ پختہ طور پر تحریر کرا کے ایک سو روپیہ ماہوار انجمن احمدیہ لیتی رہے۔ جب تک وہ تعداد پوری نہ ہو جاوے۔ یہ اس حالت مین ایسی بات اختیار کی جاوے کہ جس حالت مین میری اولاد کی طرف سے کوئی معتبر اور پختہ ضمانت دینے کو طیار ہو تاکہ بعد اس کے کوئی کسی طرح کا دھوکا صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ نہ ہو۔ اس درخواست کی منظوری پر موقع انجمن احمدیہ کے اختیار مین ہوگا۔ اس کے علاوہ تمام مال میرا حسب ہدایات قرآن مجید کے تقسیم کیا جاوے۔ اگر مین کسی جنون مین آکر یا کسی کے دباؤ مین یا کوئی اور وجہ سے وصیت کر دی یا آئندہ کرون اور وہ قرآن مجید کے خلاف ہو تو وہ ناجائز سمجھی جاوے۔ ہان اگر جس کے نام کی دیگر کوئی وصیت مین لکھون اور واقع اس آدمی کا بموجب فرمودہ قرآن کے حق ہے۔ تو جسقدر قرآن مجید کی حکم کی اس کو دینی طور پر مناسب اجازت دین۔ حقدار بن سکتا ہے۔ مین نے ایک عورت کے نام وصیتہ پانسو روپیہ کے متعلق کی تھی۔ اور بعد اس کے مجھ کو معلوم ہو گیا کہ سوائے محل کے خرچ کر گئی وہ ہے۔ سو وہ وصیت مین فسخ کرتا ہون۔ اور میرے مرنے کے بعد انجمن احمدیہ کو اپنا منفعت اور امین قرار دیتا ہون۔ جو اس وقت درمیان ہو کہ میری اولاد یا اور کوئی وارث ہو۔ عمدہ راہ اختیار کرا دے جس مین ان کے ذلیل ہونے کا خطرہ نہ ہے اور وقتاً فوقتاً میرے تمام بھائی احمدی نگاہ رکھین۔ جزاکم اللہ خیرا۔

(۵) مین اقرار کرتا ہون کہ بعد مین کوئی جائیداد اور ماسوائے جائیداد مذکورہ کے میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہ وصیت ہے۔ کہ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین وصیت کیا ہے۔ مین ایسی کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہین یا آئندہ شائع ہون گی۔ دارالامان قادیان مین پہنچا وے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون۔ ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا ہے ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین رقم مذکور کو مجلس کے حوالہ کر دون گا۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ ان اخراجات سے کم ہون تو میری دیگر متروکہ جائیداد جو یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہو گی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے

(۸) مین بھی اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہو سکی۔ تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی [illegible] مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش کو اور کہین دفن نہ کیا جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین نہ دفن ہو سکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو ہی وصول اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔

العبد

محمد موسیٰ بقلم خود یکم جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

گواہ شد

عیدا ولد نہتو سکنہ موضع جہاپہ عالوالہ ریلوے ورکشاپ

گواہ شد

شاہدین ولد مولا بخش سکنہ مادو ملازم ریلوے ورکشاپ

وصیت

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

امّابعد۔ (۱) مین مسمّی شاہدین ولد میان شیخ احمد صاحب مرحوم قوم علمار اصل وطن موضع ساہووال۔ تحصیل ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ حال اسٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے متعینہ اسٹیشن لارنس پور ضلع اٹک۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی

سے آج بتاریخ ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت
کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد
اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق
دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور ان کا مرید اور پیرو
ہوں۔

(۳) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیۃ
جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے
۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال
پڑھ لیا ہے۔ میں ان تمام ہدایات کا جو اس میں درج
ہیں بحول و قوت تعالیٰ پابند ہوں۔ اور ایسا ہی
میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند
رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ
صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع
قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے
متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے میں
ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان
تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ
انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

(۴) میری جائداد اس وقت وہ روپیہ نقد ہے
جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے پراویڈنٹ انسٹی
ٹیوشن میں میرے نام کا زیر ڈیپازٹ اکونٹ ۱۸۱۰
جمع ہے۔ جس کی تعداد ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء کو بموجب
اطلاع ڈیپازٹ اکونٹ ۳۶۶۳ روپیہ ۳ آنہ ۳ پائی
تھی اور جو ملازمت کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی
ہے۔ اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں
آج کی تاریخ اس جائداد کے متعلق یہ وصیت کرتا
ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کا
[illegible] یعنے ۱/۳ حصہ اغراض و مقاصد صدر انجمن
احمدیہ میں صرف کیا جاوے [illegible] باقی روپیہ
دو تہائی بعد ادائے قرضہ جو میرے ذمہ ثابت ہو
ورثا پر بموجب احکام شریعت اسلام تقسیم کیا جاوے
مگر چونکہ میرا ارادہ ہے۔ کہ میری تمام وصیت کا
عملدرآمد صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہی معرفت و
نگرانی میں ہو۔ لہذا میں نے فارم آف ڈیکلیریشن
سیکرٹری انجمن مذکور کے نام مرتب کر کے ریلوے
پراویڈنٹ انسٹی ٹیوشن میں داخل کر دیا ہے
اور اس کی ایک نقل بہ دستخط خود شامل وصیت
ہذا کر دی ہے۔ تا کہ اس کے مطابق یہ روپیہ
جائداد انجمن مذکورہ بالا خود ریلوے سے
وصول کرے۔ اور خود ہی حسب وصیت تقسیم کرے
میرا کوئی وارث خواہ احمدی یا غیر احمدی ہو میری
اس وصیت شدہ جائداد میں مداخلت کرنے کا
مجاز نہیں۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے
بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ
پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد
ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو
ایسی جائداد زائد کے متعلق بھی میری یہی وصیت
ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴
وصیت کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کو وقتاً فوقتاً
انجمن مذکور اطلاع دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
البتہ میرے مرنے کے بعد جو زیورات وغیرہ
میری ہر دو زوجہ کے قبضہ میں ہوں۔ وہ میری
جائداد متروکہ میں متصور نہ ہوں کیونکہ ان کی وہ
ہر دو مالک ہوں گی۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے
کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر
میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت
میری نعش کو ایک صندوق میں بند کر کے حسب
ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا
آئندہ شائع ہوں گی۔ قادیان دار الامان میں
پہنچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح
قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین
اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور
وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات
ہوں۔ ان اخراجات کا حسب منشور مجلس کارپرداز
مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں نقد اخراجات
کو علیحدہ مجلس مذکور کے حوالہ کر دوں گا۔ جس کا
اعلان بذریعہ مجلس مذکور کی طرف سے کرا دوں گا
اور اگر اخراجات کے دینے میں کوئی رقم اپنی زندگی
میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم [illegible]
اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو صدر انجمن احمدیہ
قادیان ان اخراجات کو اس باقیماندہ ۲/۳ حصہ
جائداد سے جو فقرہ نمبر ۴ میں وصیت شدہ ہے
پورا کرے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت
صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ
کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری
نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو اس صورت
میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد
کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵
میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی لیکن
یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں
پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک
مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے
میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ
امانت کے طور پر اور کہیں دفن کی جا سکتی ہے

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ
بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو جو اخراجات متعلق
انتقال نعش جمع کرا چکا ہوں گا ان کی بابت صدر
انجمن احمدیہ قادیان کو کلی اختیار رہے گا کہ جس طرح
مناسب سمجھے انہیں خرچ کرے۔ اب میں الحمد للہ
کے بعد اس پر اس وصیت کو ختم کرتا ہوں اور دعا
کرتا ہوں کہ میری یہ وصیت رضاء الٰہی کا موجب ہو
آمین۔ ربنا اغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا
سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار آمین یا
رب العالمین ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء

گواہ شد
عبدالرحمان ولد محمد موضع بہنوٹ ضلع ہوشیار پور حال
سٹیشن ماسٹر لارنس پور بقلم خود

گواہ شد
محمد عالم ولد میاں شاہ محمد مرحوم ساکنہ جوڑیاں خورد
ضلع سیالکوٹ حال چوکیدار ریلوے لارنس پور بقلم خود

العبد
عاجز شاہدین احمدی سٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے
متعینہ لارنس پور

عیسائیون کی ہمت سے

یسوع مسیح کی صرف ایک ہی

پیشگوئی لفظاً پوری ہوئی

اور وہ یہ ہے۔

یسوع نے کہا ہے۔ " مین صلح کے لئے نہین آیا بلکہ تلوار لے کر آیا ہون " مین زمین پر آگ لگانے آیا ہون اور مین کیا ہی چاہتا ہون کہ آگ چکی ہوتی ..... کیا تم گمان کرتے ہو۔ کہ مین زمین پر میل کرانے آیا ہون۔ نہین! مین تمہین کہتا ہون بلکہ جدائی۔ کیونکہ اب سے ایک گھر کے پانچ آدمی تین دو کے برخلاف ہون گے۔ اور دو تین کے۔ اور بیٹا باپ سے اور باپ بیٹے سے اور ماں بیٹی سے اور بیٹی ماں سے اور ساس بہو سے اور بہو ساس سے برخلاف ہوگی۔ دیکھو لوقا ۱۲ ۴۹ تا ۵۳ وغیرہ

مسیحی جنٹلمین اکثر اس بات پر زور دیا کرتے ہین۔ کہ ان کے مذہب مین حلم اور بردباری اور انکساری کی ایسی کامل تعلیم ہے۔ جو کسی دوسرے دین مین پائی نہین جاتی اور ان کے خداوند یسوع مسیح نے بھیڑون کی طرح مسکین مزاج اور منکسر الطبع ظاہر کرکے اپنے آپ کو برہ ثابت کر دکھایا اور بہت شد ومد کے ساتھ اپنی اس حلم طبع پر لوگون کو یقین دلانے کے لئے یہ تعلیم سنائی کہ اگر تم کو ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے۔ تو دوسری گال آگے کر دو۔

عیسائی دنیا مین یہ ایک ایسی مسلّم اور مشہور و معروف تعلیم ہے۔ کہ جس پر ہر فرقہ کا عیسائی بڑا ناز اور فخر کرتا ہے اور مذہبی کارزار کے میدان مین اس جملے کو بطور سپر لے کر طرح طرح کی کارروائیون سے عوام کو دھوکہ مین ڈالنے کے حیلے کرتا رہتا ہے

لیکن اگر غور کیا جائے اور نور قلب اور عقل سلیم کی معیار پر لگا کر دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ حقیقتاً یہ تعلیم انسانی فطرت کی ضروریات اور لوازمات کو پورا کرنے سے بالکل عاری ہے۔ صرف یہین تک نہین۔ بلکہ نہایت پرلے درجہ کی دون ہمتی بزدلی۔ بے غیرتی۔ بے عزتی۔ بد انتظامی حق تلفی۔ غدر۔ بے مہری اور ...... وغیرہ سکھلانے اور نوع انسان مین پھیلانے کا اس سے بڑھ کر اور کوئی دوسرا ذریعہ نہین معلوم ہوتا انسان کو خدا تعالےٰ نے مختلف قسم کی جایدادون کے مالک بننے کا جوہر عطا کیا ہوا ہے زمین پانی۔ پہاڑ۔ چارپائے۔ اور ان کے اور ان کے ذریعے سے ہر قسم کے پیداوار کا انسان ہی مالک ہو سکتا ہے اور ہے۔ کوئی دوسرا حیوان اس مین اس کا شریک اور ہم پلہ نہین۔ اور اس کے مملوکات اس کی اولاد مین بذریعہ حق وراثت منتقل ہوتے ہین جس کا مدار عورت اور خاوند کے جایز اور معروف تعلق پر رکھا گیا ہے ان تمام حقوق کی حفاظت کے لئے انسان مین مروت شجاعت۔ غیرت۔ انتظام اور محبت وغیرہ ضروری اجزا اور اوصاف رکھے ہوئے ہین اور اپنے جایز اور صحیح حقوق کی حفاظت کرنا انسانی فطرت کا سب سے پہلا کام ہے۔ انسانی تمدن حقوق اور امن پر ہی قایم ہے اور عزت کی خواہش طبعی طور پر انسان کے رگ و ریشہ مین رکھی ہوئی ہے۔ ان تمام کی حفاظت کے لئے جرأت اور انتظام اور شجاعت اور انتقام کو عمل مین لانا انسان کے لئے ضروری رکھا ہوا ہے انسان کا طبعی فرض ہے کہ موقع و محل پر ان قوتون کو استعمال مین لاوے اور معطل نہ کرے۔ انسان کو کب گوارا ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی دشمن یا ظالم جابر یا چور حرامکار آوے اور وہ اس کو ایک طرف طمانچے مارے اور یہ دوسری گال آگے کر دے۔ یا وہ اس کو ایک طرف تلوار کا زخم لگا دے اور یہ دوسری طرف اس کے آگے کر دے۔ یا وہ اس کا اندوختہ اٹھا لیجاوے اور یہ اس کو باقی کا مال بھی دیدے۔ یا وہ اس کا بیٹا یا بیٹی اٹھا لیجاوے اور یہ دوسرے بچے بھی اس کے حوالہ کر دے۔ یا وہ اس کی بیوی کو کھینچ کر لے جانا چاہے۔ اور یہ اس کے حوالے تمام اشیا بھی کر دے۔ یا وہ اس کے ساتھ کوئی ظالمانہ حرکت کرنا چاہے۔ اور یہ چپکے سے نرم ہو کر برداشت کرے اسی طرح دوسرے تمام امور پر قیاس ہو سکتا ہے۔ اور یہ انسانی برداشت سے بالکل باہر ہین

دراصل کسی کو ناحق طمانچہ مارنا ایک جرم ہے اور اخلاقی تعلیم مین جرایم کے جواز اور عدم جواز کے لئے ان کی خفت اور ثقالت کو ملحوظ نہین کیا جاتا۔ اس مسیحی تعلیم کا ماحصل یہ ہی ہے کہ انسان نہ تو حفاظت خود اختیاری ہی کرے۔ اور نہ اپنے اموال اور املاک اور بال بچے غاصب کے ہاتھ سے بچاوے۔ اور نہ حملہ آور کے حملہ کو روکے کوئی کنوئین مین دھکا دے۔ تو اس مین خود کود پڑے کیا یہ تمام شقین اس مسئلہ کے رواج سے لازم نہین آتین؟

جو شخص دشمن اور ظالم کے ظلم سے اپنے آپ کو نہین بچاتا۔ وہ دون ہمت اور بزدل کہا جاتا ہے۔ جو اپنی عزت کے لئے غیرت نہین رکھتا وہ بے عزت اور بے غیرت ہے۔ جو اپنے مال و جائیداد کی حفاظت نہین کرتا۔ وہ بدانتظام ہے۔ جو لوگ جرایم کے فروغ اور ان کے انسداد کے ذرائع اور اسباب سے واقف ہین وہ خوب جانتے ہین۔ کہ جرایم ہمیشہ عدم انتظام یا ضعف انتظام سے جرأت پا کر فروغ پاتے ہین۔ اور انتظام ہوتا ہی اس لئے ہے۔ کہ غیر مستحقون سے حق محفوظ رکھے جاوین۔ اور کسی کو کسی کی حق تلفی کی اجازت نہ دی جاوے۔ لیکن اس تعلیم کا مآل یہی ہے کہ جو جس کی کوئی شے چاہے۔ لے جاوے اور اس کو روکا نہ جاوے۔ اس حکم کے رو سے گویا روکنا گناہ ہے۔

یہ ایک ایسی تعلیم ہے کہ جس کو انسان برداشت نہین کر سکتا اور کسی حد تک کرے (جو ناممکن ہے) بھی تو زیادہ دیر تک برداشت کرنا قطعاً ناممکن ہے۔ اگر بدانتظامی اور حق تلفی عام ہو جاوے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تمام دنیا مین بد امن ہو

م اور یہ اس کے سامنے اس کو جانی بخشی اجازت دیا دو اس کی زمین و مکان چھین جاوے

بے انصافی عام طور پر پھیل جائے اور طبائع سے رحم اور شفقت اور ہمدردی بالکل خارج ہو جائے۔ اور محبت اور تمدن اور احسان دنیا کی ڈکشنریون سے بالکل منہا ہو جائین۔ لیکن جن نتائج کے پیدا ہو جانے کا ہمین اندیشہ ہو سکتا ہے۔ وہ نرے قیاسی ہی نہیں۔ بلکہ وہ ایسے ہین۔ کہ جو بدیہہ طور پر ثابت ہو کر اپنی مثالین دنیا مین قائم کر چکے ہین۔ خود یسوع مسیح نے ایک طرف اس تعلیم کو پیش کر کے دوسری طرف اس تعلیم کو پیش کر دیا ہے۔ جو اس کا نتیجہ ہونے والی تھی۔ یعنے "مین تلوار لے کر آیا ہون"۔ مین زمین پر آگ لگانے آیا ہون۔ مین جدائی کرانے آیا ہون۔ باپ بیٹون اور مان بیٹون مین تفرقہ اور نفاق ڈالنے آیا ہون جیسا کہ اس مضمون کے ابتدا مین لکھی ہوئی آیات سے واضح ہو رہا ہے۔ یعنے وہ یسوع مسیح جس کی اس تعلیم پر ناز کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو چاہیئے کہ تم دوسری گال آگے کر دو۔

وہ یسوع مسیح جو بھیڑون کا سا حلم سکھلانے کا ذمہ وار ہوا تھا۔ وہ کہتا ہے جنگ وفساد اور لڑائی اور بے امنی اور تفرقہ وغیرہ سے دنیا کو پر آشوب کر دُون گا۔

اگر اس کو اس کا نتیجہ نہ مانا جاوے۔ تو دونون تعلیمین متضاد ہونے کی وجہ سے تعلیم دینے والے پر ایک اور خطرناک دھبہ لگانے کا موجب ٹھہرتی ہین۔

تعلیم کا صحیح مفہوم تو وہی ہوتا ہے جو خود معلم کے عملی نمونہ سے مستنبط اور واضح ہو سکے اور اس سے دوسرے درجہ پر ایسے لوگون کی عملی زندگی مین اس کے اکثر نمونے پائے جائین جن کو اس کے ساتھ ایمانی قرب حاصل ہو۔ پھر ان کے بعد تیسرے درجہ پر عام پیروؤن مین بھی اس کے عمل کے آثار کے نقش نہ نظر آوین لیکن جس قدر وسعت کے ساتھ عیسائی دنیا نے ہمارے سامنے اپنے حالات کی تواریخ کے اوراق کھولے ہوئے ہین۔ ہمین کسی جگہ اس تعلیم کے لفظاً عملی نمونے نظر نہین آتے پہلے تو جناب یسوع مسیح صاحب کی طرف دیکھا جاوے۔ کہ اگر یہ کلام ان کا ہے تو کسی ایسی حالت مین نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت ان کو کسی سخت مجبوری کی وجہ سے اپنے الفاظ پر ضبط نہ رہا تھا۔ کیونکہ اگر کسی سلامتی کی حالت مین یہ کلام ان کے دہن مبارک سے نکلتا تو اس پر خود بھی عمل کر کے دکھلاتے۔ اور اتنے بڑے دعوے کے ثبوت کے لئے طبعی طور پر نشان طلب کرنے والون کو "حرامکار لوگ" یا دوسرے موقعون پر کبھی لوگون کو "سور" اور کبھی اس سے بدتر الفاظ فرما کر اور نبیون کے حق مین پہلے درجہ کی بدزبانی کر کے اپنے حلم کے نمونے ظاہر نہ کرتے۔ آپ کی زبان ایسی حلیم تھی۔ کہ جس حلم سے آپ کی مختلف سوانحعمریان۔ جو شاگردون کی لکھی ہوئی ہین۔ اور جن کو عہدنامہ جدید کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بھری پڑی ہین۔ اور زمین رو رہی ہے۔ کہ ایسا تند زبان حلیم میرے فرش پر پھر نہین پیدا ہوا۔ دوسری طرف آپ کا عملی حلم قابل غور ہے اول تو عملی حلم زبان کے انداز سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے بڑے ثبوت موجود ہین۔ کہ صرف اسی قناعت کی ضرورت ہی نہین یہ کیسا خوب حلم ہے۔ کہ جب بھوک لگے تو شاگردون کو حکم دیا جاوے کہ لوگون کے کھیتون سے بُھٹے چرا کر کھانے کو لے آوین ایسا ہی آپ کے دوستون اور حواریون کے حالات سے واضح ہو رہا ہے کہ ان کو بھی اس تعلیم نے اُلٹا اثر کیا تھا۔ یا اُن کے معلم نے سمجھایا ہی نہ تھا۔

مسیحی صاحبان یہ کہہ سکتے ہین کہ غاصب پر یہ حکم بھی ایسا ہی فرض ہے جیسے مظلوم پر لیکن اس کے جواب کا مواخذہ ہم پر نہین ہو سکتا۔ اس کے ذمہ وار تو خود وہ صاحب ہی ہین۔ جنہون نے دنیا مین ایسی تعلیم پیش کر کے حملہ آورون کے وجود کو تسلیم کیا۔

یسوع مسیح اور اس کے دوستون اور ان کے پیروؤن کے عملی نمونہ سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ اس تعلیم کے یہ معنے جو عام طور پر عیسائی ہمارے سامنے کرتے ہین نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ دراصل اس تعلیم سے اس کی منشا یہ تھی۔ کہ دنیا مین بدانتظامی اور تفرقہ اور فتنہ اور بے اعتدالی کا غلبہ ہو جاوے اور جہان تنگ وتاریک ہو کر تباہ ہو جاوے جو ان کی اس تعلیم سے ظاہر ہوتا ہے۔ جس کو ہم نے اس مضمون کے شروع مین نقل کیا ہوا ہے۔ اس امر کو زیادہ واضح طور پر ثابت کرنے کے لئے ہم متقدمین عیسائیون کے حالات سے موخرین کے حالات تک دیکھتے اور اندازہ لگاتے ہین۔ ہم کو تواریخ تبلا رہی ہے کہ ظلم اور بے رحمی سے کشت وخون سے عیسائیون نے دنیا کو ایسا دھندلا کر دیا کہ اُن کی نظیر کبھی گذری ہی نہین۔ چنانچہ ایک مشہور عیسائی نژاد آرجی انگرسل اس حالت کا خاکہ ذیل کے الفاظ مین کھینچا ہے۔

ایک لفظ مذہب نے حافظہ کے سارے افق کو جنگ وجدل۔ فتنہ وآشوب۔ ظلم وجور اور کشت وخون کے نظارون سے معمور کیا ہوا ہے۔ اسی ایک لفظ سے وہ تمام سامان سامنے آ جاتے ہین۔ جن سے انسانون نے انسانون پر بیدردی سے ظلم کئے۔ اسی ایک لفظ کے احاطہ مین ہی پچھلے زمانہ کے تمام قیدخانے ایندھن اور شعلے موجود ہین اور اسی دایرہ مین آیندہ کا ابدی دوزخ رکھا ہوا ہے۔ ان عیسائیون نے ہمدردی اور حلم کے جامون مین انسان پر اپنی نفرت کا نزل گرایا۔ اگرچہ عیسائی لوگ عالمگیر محبت کے وعظ کہتے چلے آئے ہین۔ لیکن دنیا مین جنگ وجدل اور فتنہ وفساد برپا کرنے مین ان کا کبھی کوئی ثانی نہین ہوا۔ یہی وہ حضرات ہین۔ جنھون نے بہت خطرناک تباہ کن آلات حرب ایجاد کئے۔ بندوق طمنچہ۔ توپ۔ بم کے گولے۔ تارپیڈو۔

بدر پریس قادیان میان معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا

نحمدہ و نصلی

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۹ | ۱۹ ۔ شوال سنہ ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء | نمبر ۴۹

سلسلۃ الجدید جلد ۲ | سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوائے ہر جا کہ بنا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۲۰ معاونین درجہ اول جنکو چار پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ ۵ معاونین درجہ دوم جنکو چار پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ عام قیمت پیشگی للعہ غربا سے جنکی آمد ماہوار ۱۰ ہو یا کم صرف ۱۲؍ عام قیمت بابعد فی پرچہ ؎ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گران سے بحساب بعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد مین نہین ملسکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے

لوکل ..... ۲ افریقہ ..... للعہ

مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیا بسا یقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارش کند از اشقیا است
یک قصیدہ از ان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر نعمت و بلاء مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو ۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ۔

زکیہ تبحیہ حسین احمدی

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورہ جمعہ مع ضمائم از حضرت حکیم مولوی نور الدین	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ میں بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کر کے کتاب کی صورت میں چھاپ کر شائع کیا ہے	۴/
نور الدین مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف	دہرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب۔ مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ آیات قرآنی کی تفسیر۔ بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ امرتسر میں چھپوائی گئی۔	۰۸/
اختیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب نو مسلم سیکنڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	آریہ مذہب کے رد میں ایسی عمدہ کتاب ہے کہ اس نے بہت سے آریوں کے خیالات درست کر دئے ہیں قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرمادیں	حصہ اول ۴/ دوم ۶/ سوم چہارم ۸/
لغات القرآن حصہ اول مولفہ سید عبد الحی عرب صاحب	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو میں مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک اہل زبان عرب کی تصنیف ہے۔	۱۲/
لکچر لاہور	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں کے بیان میں دیا۔	۱/
وفات مسیح	نظم پنجابی	۲/
کامن احمدی	۲	۱/
الذکر مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسمار الٰہی	۲/
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کے درمیان مباحثہ	۷/
آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصا موسے مصنفہ بابو الٰہی بخش۔ اس کتاب میں شیطانی اور رحمانی القا میں فرق دکھایا گیا ہے۔	۸/
صیانۃ القرآن عن وساوس الشیاطین مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	تردید خیالات مولوی عبد اللہ چکڑالوی	۳/
مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴/

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۰	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۴	۹	۳	۱⅔
¼ کالم	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲/

(۱) یہ اُجرت پہلے ہی سے کم کر کے رکھی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اُجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیے ابعد کا کوئی حساب نہیں

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر دو صورت ایک دفعہ اشتہار کی عبارت معین کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے چند روز پہلے اطلاع آنی چاہیے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) تقسیم کرائی کی ضمیمہ در فیصدی لیا جاویگا ٹپال سے قادیان تک مزدوری ہر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نا منظور کریں ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی۔

(۷) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینجر کو دکھالے مینجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار نا مناسب سمجھے تو اس میں مناسب تبدیلی کرلے یا اشتہار کو بند کر دے۔

(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہیں اس واسطے صرف گنجائش کے ہونے پر اشتہار لیا جاویگا۔

(انگ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۴ ۔ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۶ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

چند روز کا الہام ۔ لو اقسم علی اللہ لابرّہٗ

ترجمہ ۔ اگر خدا کی قسم کھاوے ۔ تو خدا اُس کی قسم کو پورا کردے

۴ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء ۔ یکرمک اللہ اکراماً عجیبا ۔

ترجمہ ۔ خدا عجیب طور پر تیری بزرگی ظاہر کریگا ۔

پھر مجھے ایک مُہر دیگئی جو میری ہی اُس مین لکھا ہے

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

ترجمہ ۔ کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہین ۔

پھر الہام ہُوا

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

ترجمہ ۔ کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہین ۔

پھر الہام ہُوا

مبارک باد

اخبار قادیان

۱ ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اہل بیت بخیر و عافیت ہین اور عموماً روزانہ صبح سیر کے واسطے تشریف لے جاتے ہین ۔

۲ ۔ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف روزانہ حسب معمول مسجد اقصےٰ مین ہوتا ہے ۔

۳ ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہین ۔

۴ ۔ مولوی حکیم فضل الدین صاحب واپس قادیان آگئے ہین ۔

۵ ۔ اس ہفتہ مین حکیم محمد حسین صاحب قریشی ۔ منشی غلام محمد صاحب لاہور سے ۔ عبد السلام کاٹھ گڑھ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے ۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ایک ماہ کی رخصت پر یہان آئے ہوئے ہین

۶ ۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب کے گھر مین دختر نیک اختر پیدا ہوئی ۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے صحت و عافیت اور نیکی کے ساتھ عمر عطا فرماوے ۔

۷ ۔ عبد اللہ طالب علم جو گھر سے ناراض ہو کر چلا گیا تھا اور اس کی تلاش کے واسطے اشتہار دیا گیا تھا ۔ بخیریت واپس آگیا ہے ۔

۸ ۔ مقامی انجمن احمدیہ کا اجلاس ۳ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو ہوا جس مین جلسہ پر آنیوالے احباب کی خدمت گذاری کے واسطے مناسب تجاویز کی گئی ۔

ریویو

چشمہ مسیحی ۔ یہ کتاب حضرت اقدس ؑ کی تصنیف ہے ۔ ایک عیسائی کی کتاب ینابیع الاسلام کا جواب ہے ۔ پہلا ایڈیشن جلد ختم ہو گیا تھا ۔ اس واسطے یہ سید عبد الحی صاحب عرب نے اسے دوسری بار بڑی تقطیع پر طبع کرایا ہے ۔ قیمت ۳

دینیات کا پہلا رسالہ ۔ یہ رسالہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تصنیف لطیف ہے ۔ سید عبد الحی صاحب نے دوسری بار چھپوایا ہے اس رسالہ مین نماز با ترتیب درج ہے ۔ اردو زبان مین تمام مسائل ضروری ۔ مثلاً طریق وضو ، نماز پڑہنے کا طریق ۔ فرائض وضو و غسل و دیگر مسائل درج ہین ۔ جو بچون عورتون مردون کے لئے مفید ہین ۔

احمدی کامن بزبان پنجابی ۔ یہ رسالہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی کی تصنیف ہے ۔ تیسری بار عرب صاحب نے طبع کرایا ہے مولوی صاحب موصوف کو اس پیرایہ مین عورتون کو وعظ کرنے کا خاص ڈھنگ آتا ہے ۔ اسی کے مطابق یہ رسالہ لکھا ہے ۔ عورتون کے لئے بڑا مفید ہے ۔ قیمت ۱؍

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

قاضی کی قضاء

پیسہ اخبار کے کسی پچھلے پرچہ مین قاضی عبد العزیز تھانیسری نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ مین خلیفہ وقت ہون۔ جب مین نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹالدیا تھا۔ کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سر و پا باتون کا کیا نوٹس لیا جائے۔ اُسے مخاطب کرنا بھی گویا اس کی وقعت بڑہانا اور اپنا وقت عزیز رائیگان کھونا ہے۔ لیکن جب اس ناخدا ترس بھیڑیئے نے جو بھیڑ کا بھیس بنا کر داخل سلسلہ ہوا تھا۔ ہمارے امام پاک علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت حکیم الامت کے خلاف اہلحدیث کے تازہ ترین پرچہ مین کچھ لکھوا کر کھلے کھلے ارتداد سے اپنے خبث باطن کا بین ثبوت دیا تو پھر مجھ سے نہ رہا گیا۔ اس واسطے مین مجبوراً بحکم ضرورت پیارے بدر کے چند کالمون کا خون کرتا ہون۔ جو بصورت دیگر کسی اور مفید تر مضمون مین صرف ہوتے۔

یہ بیان کرنا بجہ لئے ظاہر ال۔ نہ بربنائے تعلی ہے نہ بطور مبالغہ۔ نہ بغرض دل آزاری۔ اور نہ بوجہ عداوت کہ امرت سر بھر مین مجھ سے زیادہ اس شخص کے حسن و قبح سے واقف ہونے کا شائد ہی کسی اور کو موقعہ ملا ہوگا اور اسی لئے مین اس کی خرافات کو لفظ بلفظ درج کرنا ضروری نہین سمجھتا۔ کیونکہ ان مین بجز اُس عام گندگی کے اور دھرا ہی کیا ہے جو اس کے دوسرے بھائی حضرت مسیح موعود کے مخالف اور مرتد بکتے آئے ہین۔ ہان محض واقعات نفس الامری نذر ناظرین کرنا چاہتا ہون تا کہ پبلک خود اندازہ کر سکے کہ بدنصیب تھانیسری کی بیعت کی اصلیت کیا تھی اور اس کے ارتداد کی وجوہ کیا کچھ ہوئین اور اب اس کا اتنی جلدی دین حق سے پھر کر اس طرح بے باکی کے ساتھ علم بغاوت و عداوت بلند کرنا سلسلہ عالیہ کے حق مین کہان تک مضر ہو سکتا ہے؟

یہ نامراد قاضی اب سے چند ماہ قبل نہایت شکستہ و آزردہ حالت مین وارد امرت سر ہوا۔ کسی ہندوستانی حاجی کے ہان جو شاید چمڑے کے سوداگر ہین کیا مجھے ٹھیک ٹھیک علم نہین۔ اس کو پانچ روپے مہینہ اور دو وقت کی روٹی پر لڑکے پڑہانے کی نوکری مل گئی تھی۔ میرے ساتھ ملاقات کی تقریب یہ ہوئی۔ کہ اول اول جب یہ شخص میری دوکان پر آیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس کچھ کتابین بکاؤ ہین اگر تمہین ضرورت ہو تو لے لو۔ مین نے اس بارہ مین چند ضروری باتین دریافت کین تو کہا کہ مین انبالہ چھاؤنی مین سڑک پر بیٹھ کر قصے کہانیان بیچا کرتا تھا بعض ملان مولوی نے کہا ان کا بیچنا شرعاً ممنوع ہے اس واسطے مین نے یہ کام چھوڑ دیا۔ اور اب یہان نوکری پر گزارہ کر کے اندر ہی اندر کتابت سیکھون گا تا کہ اس وجہ معاش سے زندگی بسر کر سکوں۔ مین نے جواب دیا کہ میری رائے مین تجارت یا دوکانداری نوکری یا کتابت سے کہین بہتر تھی۔ دوکانداری شروع شروع مین خواہ کتنے ہی ادنےٰ پیمانہ پر ہو۔ خدا تعالےٰ کے فضل پہ بھروسہ اور سعی و جدوجہد سے کام کیا جاوے۔ تو بالآخر اس مین بہت کچھ ترقی کی امید کی جا سکتی ہے۔ آپنے ایسا مفید کام کیوں چھوڑا۔ بالفرض اگر آپ کے پاس بحالت موجودہ واہیات قصے کہانی کی ہی کتابین تھین۔ تو یہ ہو سکتا تھا کہ آیندہ کو خرید ان کی بند کر دیتے اور صرف اچھی کتابین بڑہاتے رہتے یا اگر نفس کتب فروشی سے ہی قطعی نفرت ہو گئی تھی۔ تو آہستہ آہستہ کتابین کم کرتے جاتے اور بساط خانہ کا سامان دوکان مین شامل کرتے رہتے۔ بہرحال آپ نے بُرا کیا۔ اور میرا تو اس بات سے بھی جی دکھتا ہے کہ مین ایک ایسے شخص کا مال لوں جو اپنا کاروبار بند کرنے لگا ہے خصوصاً اس وجہ سے کہ اس مین آپ کو خسارہ بہت ہوگا خواہ مین اپنی طرف سے کیسی ہی نرمی و رعایت سے کام لوں کیونکہ آپکا یہ مال پرانا ہے اس لئے اس کے بکنے کی امید کم ہے اور مجھے اس کی ضرورت نہین۔ خیر قصہ مختصر مین نے جو جو کتابین پسند آئین۔ حتی الوسع واجبی نرخ پر یعنی بازاری نرخ سے کچھ ہی کم پہ لے لین محض اس خیال سے کہ یہ شخص مسکین و کم گو سا معلوم ہوتا ہے کسی اور دوکاندار کے قابو چڑھ گیا۔ تو روپے کی چوانی بھی شاید ہی اس کے پلے پڑے۔ چنانچہ باقیماندہ کتابوں مین اس کی اپنی حماقت سے یہی کچھ ہوا۔ ورنہ مین نے کہدیا تھا۔ کہ جب دام وافر ہون گے۔ یہ باقی کتب بھی مین ہی لے لون گا۔ گو یہ میری پسند کی نہ ہون۔ لیکن مین تبادلہ مین کسی اور دوکاندار کو دیدونگا۔ جس کے مطلب کی ہون گی۔ اور آپ نقصان سے بچ جائین گے مگر خیر اس شخص نے نہ مانا اور باقی ذخیرہ پیسون کی ضرورت مین کوڑیون کے مول بہا دیا اور خدا شاہد ہے کہ میرا منشا اس کی کتابین لینے سے محض یہ تھا۔ کہ ایک مسکین اور غریب الوطن آدمی کو کچھ دام ہاتھ لگ جائین۔ رہا میرا معاملہ۔ اگر خدا تعالےٰ کو میری نیت کے صلہ مین نفع دینا ہے تو کچھ نہ کچھ فائدہ بالآخر ہو ہی رہے گا۔ ورنہ جہان اور اتنا ذخیرہ ہے۔ ان ہی مین کچھ کتابین یہ بھی سہی۔

ناظرین گھبرائین نہین مین نے یہ طول طویل کہانی عبث نہین چھیڑی۔ اس تفصیل واقعات سے مجھے یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ یہ شخص کس پایہ کا آدمی ہے اور اس کے ارتداد و مخالفت امام علیہ السلام کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اب پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہون۔

خیر! چونکہ اس تقریب سے میری اور قاضی عبد العزیز کی ملاقات ہو گئی تھی۔ یہ شخص بعد مین بھی دوکان پر آتا رہا۔ اکثر روزمرہ ایک بار اور کبھی کبھی دن مین دو دو دفعہ اسی اثناء مین سلسلہ احمدیہ کی گفتگو بھی گاہ گاہ درمیان مین آنے لگی جس کا میرے ہان بفضلہ قریباً ہمیشہ چرچا رہتا ہے۔ مین نے وقتاً فوقتاً اپنے امکان بھر حق تبلیغ ادا کیا۔ یہ شخص بظاہر بعض باتون مین اپنے آپ کو محقق طبع۔ حق جو اور حق گو ظاہر کرتا تھا اور آہستہ آہستہ دعاوی حضرت مسیح موعود کو تسلیم کرتا رہا۔ کئی دفعہ یہ بھی ارادہ ظاہر کیا کہ مین قادیان جانا چاہتا ہون۔ اور آخر نوبت بایں جا رسید کہ چند پیاریون کے چندے سے اس کے آمد و رفت کا بندوبست ہو گیا۔ اور قاضی عبد العزیز (شاید ستمبر) مین حضور علیہ السلام کی بیعت بھی کر آیا۔ لیکن ساتھ مجھے یہ دیکھکر افسوس ہوتا تھا کہ اس نے اپنا منافقانہ رنگ اب بھی نہین چھوڑا جس کی تفصیل کسیقدر یہ ہے کہ کبھی نماز ہم لوگون کے

ساتھ نہیں پڑہی جہاں ملازم تھا وہاں اپنی بیعت کا برابر اخفا کرتا رہا۔ تا وقتیکہ انہوں نے اس کے پاس بعض احمدی سلسلہ کی کتابیں دیکھ کر اسے تنگ نہ کیا اور بعض موقعوں پر مخالفین کے سامنے جو میری دوکان پر ہوتے کچھ ان کی سی باتیں کہتا تا کہ ہمارے ساتھ اس کا ہم مذہب ہونا نہ پایا جائے۔ اور نیز حضرت اقدس کے بعض دعاوی کے متعلق اس قدر جلدی بعض شکوک و شبہات کا ہونا بھی ظاہر کرنے لگا چنانچہ آخر میں تو اس نے ایک روز صراحۃً کہدیا کہ میں "مرزا" کے مذہب کی طرف سے بعض شکوک کی بنا پر کچھ مذبذب سا ہو گیا ہوں۔

واضح رہے۔ کہ مرید ہو کر آنے کے بعد یہ شخص حضرۃ اقدس کی نسبت اکثر بزا "مرزا" کا ہی لفظ استعمال کیا کرتا تھا جو مجھے ناگوار گذرتا۔ اور ایک دن میں نے ٹوک بھی دیا کہ اس عظمت و شان کے انسان کو ایسے روکھے لفظ سے یاد کرنا سراسر سوء ادب . . . . . کی دلیل ہے خصوصاً جبکہ تم اسے اپنا امام و مرشد بھی کر چکے ہو۔ اس وقت سے یہ فریب خوردہ کچھ ملاں اس بارہ میں کچھ کچھ احتیاط کرنے لگا۔

جب اس شخص نے آخر میں رکتے رکتے اظہار شکوک کیا تو میں نے کہا کہ تذبذب کی حالت اچھی نہیں ہوتی۔ شکوک کا مواد اندر ہی اندر انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتا ہے اور اصل حالات کا علم نہ رکھنے کے باعث جو بدظنی پیدا ہو وہ اکثر خطرناک معصیت کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے تم اپنے شبہات پیش تو کرو۔ گو میں کسی لائق نہیں اور نہ اس کا اہل ہوں۔ کہ علمائے محققین کی طرح امور متعلقہ سلسلہ میں آپ کی خاطر خواہ تسلی کر سکوں۔ لیکن ممکن ہے شاید اللہ تعالیٰ توفیق بخشے اور میں ہی وہ شکوک رفع کر دوں۔ ورنہ لکھ کر حضرت حکیم الامت کی خدمت میں بھیجدئے جائیں گے۔ اس پر اول تو یہ شخص برابر ٹالتا ہی رہا کہ اچھا تم ایسا ہی مجبور کرتے ہو۔ تو لکھ کر دکھلا دوں گا۔ میں نے پھر باصرار کہا کہ بھلا مشتے نمونہ از خروارے۔ بہت سوں میں سے ایک دو تو سہی تو قاضی جی نے فرمایا۔ کہ بعض الہامات کی صداقت ماننے میں مجھے تامل ہے۔ میں نے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے، تم جیسا آدمی جس کو یہ دعویٰ ہو کہ میں نے بڑی چھان بین اور قرآن حدیث کی تحقیق کے بعد عین ضرورت حقہ پر اس امام کو مانا ہے۔ اتنی ذرا سی بات پر ایک ایسی خطرناک ٹھوکر کھائے اور بغیر کسی سے پوچھے گچھے اور بلا کسی سے رفع کئے اپنے آپ ہی فیصلہ کر بیٹھے۔ کہ ایک یا چند الہاموں کی اصلیت سمجھ میں نہیں آتی۔ تو وہ تمام (ہزار ہا) صداقتیں اور نشانات بھی اب ماننے کے قابل نہیں رہے۔ جنپر بڑی بصیرت کے ساتھ خوب ٹھوک بجا کر ایمان لائے تھے۔ الہاموں میں سے بعض آئندہ پیش آنیوالے واقعات کے متعلق پیشگوئیاں ہوتی ہیں اور ان کی نسبت پہلے سے کوئی حکم لگانا یا بدگمانی کرنا ٹھیک نہیں ہوتا ہے۔ خود قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمارے اس کلام میں محکمات اور متشابہات دو قسم کی آیات ہیں۔ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو پہلے انہی کے پیچھے پڑتے ہیں۔ لیکن جو "راسخون فی العلم" ہیں۔ وہ محکمات سے تمسک کرتے اور باقی پر بالاجمال ایمان لا کر یہ کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے اور ہمارا سب پر ایمان ہے۔ لیکن قاضی جی! افسوس ہے کہ آپ بعض جزوی امور کے باعث جو متشابہات کی ذیل میں ہیں اُن بے شمار عظیم الشان نشانوں اور تائید کی دلائل کو نظر انداز کرتے ہو جو بمنزلہ آیات محکمات کے ہیں آخر بتاؤ تو سہی وہ کون سے الہامات ہیں؟ انہی مغز زنی و سر دردی پر بدقت تمام آپ نے ایک یہ شبہ بیان کیا کہ ایک تازہ الہام میں جو "مرزا جی" نے اپنی عمر میں خدا کی طرف سے بیشی کا ہونا ظاہر کیا ہے۔ اس سے حدیث جھوٹی پڑتی ہے[1]۔ میں نے کہا یہ تو کوئی بڑا شبہ نہیں۔ اگر تمہاری تسلی نہ ہو تو بعد میں قادیان سے بھی تحریری طور پر اس کا جواب منگا دیا جائیگا۔ مگر پہلے میری تو سن لو۔ اپنی سمجھ کے مطابق تمہارا سوال حل کرتا ہوں شاید وہی صحیح ہو اور تم مان جاؤ۔ دیکھو اگر تم اس الہام سے قبل کی اور ہزاروں باتوں میں "مرزا" کو منجانب اللہ مرسل صادق مان چکے ہو۔ تو یہ الہام بھی لامحالہ خدا کی طرف سے ماننا پڑیگا۔ پس خدا کا کلام تو جھوٹا نہیں ہو سکتا لہذا ممکن ہے کہ یا حدیث وضعی ہو ورنہ تاویل طلب ہوا اور ان دونوں سے بھی قطع نظر کر کے اس چھوٹے سے نکتہ پر کیوں نہ غور کیا جاوے۔ کہ الہام میں عمر بڑھنے کا ذکر ہے تو لفظ بڑھنا صاف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اصلی عمر معینہ کچھ اور تھی۔ اللہ تعالے نے اپنی قدرت مطلق اور کسی حکمت برحق سے مزید تائید و نصرت اسلام کیخاطر اس امام پاک کی عمر میں اپنی خوشی چند سال کا اضافہ فرما دیا اس میں حدیث جھوٹی کہاں پڑی اور حرج و نقصان کونسا عائد ہوتا ہے۔ گو اس شخص سے میری تقریر کا کچھ معقول جواب نہ بن پڑا لیکن اس نے اس پر اظہار تسکین بھی نہیں کیا اور نہ باوجود بار بار کہنے کے اور کوئی اعتراض پیش کیا۔ صرف لکھ کر دینے کے جھوٹے وعدوں پر ہی ٹالا جو آج تک پورے ہوتے ہیں اور جن کے بجائے اب وہ محض ان سفیہانہ حملوں پر اتر پڑا ہے۔ جن میں وہ اغلباً ڈاکٹر عبد الحکیم جیسے مرتد مکذبین کا نقال یا کاسہ لیس ہے اور چونکہ اس بدنصیب شخص نے فقط خفیف سے شکوک کی بنا پر جو خدا کے فضل سے بسہولت رفع کئے جا سکتے تھے اگر اس کی قسمت میں ہوتا۔ اللہ تعالے کے ہزار ہا نشانات سے منہ موڑا اور اس کے ایک انعام و احسان عظیم کی ناقدری کی اس واسطے وہ مستوجب بھی اسی کا تھا۔ کہ اس کا ایسا ناپاک حشر ہو۔

میں یہ کہتا ہوں کہ نہ امیری عبدالعزیز جیسے ناچیز کس مپرس اور بے حقیقت آدمی کے اضغاث احلام کی ان لوگوں کے دلوں میں کیا وقعت ہوگی۔ جو حضرت مسیح موعود جیسے مشہور خلائق۔ برگزیدہ حق کے ہزار ہا نشانات و الہامات کو مدت سے نہایت جسارت کے ساتھ جھٹلا رہے ہیں پھر اس عقل کے دشمن نے کیا سوچکر یہ ڈھنگ نکالا۔ اگر اس نے پہلے ہی سے مرتد ہونے کی ٹھان رکھی تھی۔ تو بیعت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یونہی زمرۂ مخالفین میں شامل ہو جاتا جہاں اور ہزاروں لاکھوں بدنصیب حضرت مسیح موعود کی تکفیر و تکذیب پر کمربستہ ہیں۔ انہی میں ہم اس فریب خوردہ شیطان کو سمجھ لیتے۔

یہ شخص اکثر مجھے اپنے خواب سنایا کرتا تھا۔ امن ذالک میں یہ نہیں کہتا کہ اہل حدیث میں اس نے جو کچھ بکواس کی ہے۔ وہ افترائے محض کی بنا پر ہے ممکن ہے کہ اسے ایسے خواب واقعی دکھلائی دئے ہوں لیکن جیسا کہ میں اس کو پہلے بھی بار بار سمجھا چکا ہوں۔ اس نازک مقام پر القار شیطانی کی بڑی بڑی ٹھوکریں لگا کرتی ہیں۔ بین نشانات و تائیدات آلہی پر ایمان لا چکنے کے بعد ایسی باتوں سے بھٹک کر صراط مستقیم کو چھوڑنا سراسر بدنصیبی اور قہر عذاب کا مورد بننے کی نشانی ہے۔

یہ حسن ظن رکھکر کہ شاید بدنصیب عبدالعزیز نے یہ خواب

---

[1] عمروں کا بڑھنا خود حدیث سے ثابت ہے

پنی طرف سے گھڑتے ہوں بلکہ شیطان نے حسب عادت اس کو دکھلائے ہوں میں یہ جتا دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جب نفاق۔ بدگمانی اور عدم اطمینان شروع سے اس شخص کے لازم حال تھا تو شیطان الرجیم کی شیطنت سے قطع نظر خود خدائے حکیم و علیم کی طرف سے بھی اس کی یہ آزمائش ضروری اور لازمی تھی تاکہ اگر اس پر بھی نفاق کے گند سے نکلنے کی سعی نہ کرے تو امام برحق کی جماعت سے نکل جاوے اور الحمد للہ ایسا ہی ہوا کہ بہت ہی جلد بلا تکلیف مزید کے وہ اس باغ سے باہر پھینکا گیا۔

اب اخیر میں وہ عجیب راز سربستہ بھی کھولے دیتا ہوں جو غالباً اس شخص کے ارتداد کی علت غائی معلوم ہوتا ہے یہ شخص میری دوکان پر روٹی کمانے کے آئے دن نئے نئے منصوبے گانٹھا کرتا تھا جس کا گواہ میرا ایک عزیز مسمی سید اسحٰق علی بخف گڑہی موجود ہے۔ جو احمدی نہیں اور جس سے ہر شخص حلفیہ میرے بیان کی تصدیق کر سکتا ہے۔ اس کی عادت صاف گوئی سے ہرگز امید نہیں کہ میری خاطر جھوٹ بولے کبھی کہتا کہ تہا نیسر کے میلہ پر قصے کہانی کی کتابیں بیچیں تو بہت فائدہ ہو کبھی تعویذ گنڈوں کی تجویز کرتا۔ کبھی یہ کہ معمولی دوائیں جڑی بوٹیاں وغیرہ رکھکر حکیم بنیں۔ کبھی یہ کہ چند اخبار والوں کا ایجنٹ بن کر اخبار بیچا کروں۔ غرض کبھی کچھ کبھی کچھ۔ چنانچہ پیسہ اخبار کے دفتر سے تو اس نے ہمیں اس بارہ میں خط و کتابت بھی کی تھی۔ جس کے متعلق کوئی تحریر بھی میری دوکان میں پڑی ہوئی تلاش کرنے سے امید ہے ملجائیگی اور حکیم بننے کے شوق میں جو چند طب کی کتابیں میری دوکان سے لی تھیں ان کی قیمت بھی تا حال ادا نہیں کی (غالباً) ان کے عوض سلسلہ احمدیہ کی وہ چند کتابیں چھوڑ گیا ہے جس کی نسبت میں نے کہا تھا جو تھوڑے سے دام تمہاری طرف باقی ہیں ان کی ضمانت میں تو مجھے ان کے رکھنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ جب ہاتھ میں ہوں دیدینا ہاں اگر اب تم کو ان کی ضرورت نہ ہو اور بیچ ڈالنا چاہتے ہو تو یہ دوسری بات ہے۔ جس کا فیصلہ ہو جانا مناسب ہوگا۔ اس کے جواب میں کہا کہ نہیں میں نے یونہی تمہارے ہاں رکھدی ہیں کہ جن کا ذکر ہوں۔ ان کو میرے "مرزائی" ہوجانے کا پتہ لگ گیا ہے وہ دیکھ پائیں گے تو تلف کر دینگے وغیرہ" مجھے خبر نہ تھی کہ اس کے ایمان کو ارتداد کا کیڑا لگ چکا ہے اور عنقریب یہ شخص پیسہ اخبار اور اہل حدیث جیسے مخالفین کے ذریعہ اس کا اعلان کرنیوالا ہے چنانچہ پیسہ اخبار والا مضمون تو اس نے امرت سر ہی سے لکھ بھیجا تھا جس کا حال مجھے بعد میں عزیز اسحٰق علی نے بتلایا کہ قاضی کہتا تھا۔" کہ میں پیسہ اخبار میں اپنے خلیفہ ہونے کا اعلان کرتا ہوں اور اب جب تک امرت سر میں ہوں تمہاری دوکان پر نہیں آؤنگا۔ ورنہ ماسٹر جی (یعنی خاکسار راقم مضمون ہذا) میرے اس مضمون (اعلان خلافت) کے نظر سے گذرنے پر قائل معقول کرینگے۔

بھلا جو شخص اتنا بڑا دعوے کرے جس کا وہ اہل بھی ہو۔ یعنی فی الواقع منجانب اللہ مامور خلافت ہوا ہو۔ اس میں اخلاقی جرأت اتنی ہی ہونی چاہیئے کہ مجھ جیسے ہیچمدان کے سامنے پڑنے کا ہی حوصلہ نہ رکھے اور تاب نہ لائے۔ لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

پس قطع نظر اس سے کہ دیگر چند در چند قرائن قویہ سے بھی اس کا یہ ارتداد سراسر اس کی بدنصیبی، شامت اعمال اور اغوائے شیطانی کا نتیجہ ہے مجھے اس کے سلسلہ حقہ سے منہ موڑنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ ایک پریشان روزگار آدمی ہے۔ اس نے محض پیٹ پالنے کا یہ حیلہ نکالا ہے کہ مسیح موعود کی مخالفت سے لوگوں میں ایک امتیاز حاصل ہوگا۔ اور گو وہ گمنتی کے چند روز نہایت گمنامی۔ اخفا اور بزدلی کیساتھ مبائعین مسیح موعود میں شامل رہا۔ لیکن اس چال سے ارتداد کا فخر و شرف تو حاصل ہو ہی گیا جس کی مخالفین "مرزا" خاص طور پر قدر کرتے ہیں۔ لہذا فریب خوردہ قاضی نے سوچا۔ کہ اس طرح میرا دھندا خاصہ چل پڑیگا اور جھوٹ موٹ کی خلافت کی بھی نیو جم جائیگی منجملہ دیگر حیل معاش کی پیری مریدی کا شوق بھی آپ کو کبھی کبھی چرّاتا ہی تھا۔ جس کا گواہ میرا وہی عزیز موجود ہے۔

غرض جہاں تک میرا علم اور میری سمجھ کام دیتی ہے قاضی عبد العزیز تہانیسری کے بیعت کرنے اور پھر مرتد ہو کر تکذیب و مخالفت حضرت مسیح موعود کا بیڑا اٹھانے کی اصلیت اور غرض و غایت یہ کچھ ہے جو میں نے عرض کی۔ اب اس سے پبلک خود اندازہ کر سکتی ہے کہ وہ کہاں تک سچا ہے۔ مرزا صاحب کا کیسا مخلص اور کتنا پرانا مرید تھا۔ اس کو یہ حیلہ شہرت طلبی اور حصول معاش کا کن وجوہ سے اختیار کرنا پڑا۔

ان تمام تفصیلی سمع خراشیوں کو ایک طرف رکھکر میں تو یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر یہ شخص سرے سے ہی بیعت نہ کرتا تو اچھا تھا کہ کم از کم اس حسن ظن کے ثواب کا مستحق تو ہوتا جو اس کو شروع میں آثار و احادیث کی بنا پر حضور علیہ السلام کی نسبت تھا اور اب تو گویا اپنی عاقبت خراب کرنے کے لئے آپ گڑھا کھود رہا ہے جس کی جانب قضا اُسے کھینچے لئے آتی ہے اور اسی مناسبت سے میں نے اپنے مضمون ہذا کا عنوان **قاضی کی قضا تجویز** کیا ہے۔

خدا شاہد ہے کہ اس شخص کی ظاہرہ مسکین مزاجی وغیرہ کا لحاظ کر کر میں اس کے خلاف یہ دندان شکن جواب دینے والا ہرگز نہ تھا مگر اس نے اہل حدیث میں حضرت مسیح موعود اور حضرت حکیم صاحب دام ظلہم کی شان میں جو سخت اہانت آمیز کلمات لکھے ہیں انہوں نے مجھے اس تحریر پر مجبور کر دیا۔ اس نے حکیم صاحب کی موت کی خبر دی ہے اس مسخرہ سے کوئی پوچھے۔ اول ان کے بلکہ خود حضرت صاحب کے ہمیشہ جینے کا دعویٰ کون احمق کرتا ہے؟ یہ ظاہر ہے کہ ایک ایک دن سب کو مرنا ہے۔ جب رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے برگزیدگان خاص ہی نہ رہے۔ تو مسیح موعود اور حضرۃ حکیم الامت تو ان کی شریعت کے خادم ہی ہیں یا کوئی فوق الفطرۃ ہستی؟ جو حی لایموت خدائے لایزال و لم یزل کے سچے پرستار ہیں۔ وہ تو کسی مامور یا خادم دین کے مرنے یا مرنے کی قبل از وقت خبر ملنے سے اسلام کو چھوڑتے نہیں۔ ہاں قاضی عبد العزیز جیسے حیلہ جو۔ ناخدا ترس بندۂ شیطان و شکم کو اسلام کیا خدا تک کے ترک کر دینے سے کون روک سکتا ہے مگر میں ساتھ ہی یہ بھی پوچھتا ہوں۔ کہ مولوی نور الدین صاحب تو خیر جلدی یا بدیر فوت ہو جائیں گے لیکن کیا عبد العزیز کو اپنے ہمیشہ جینے کا بھروسہ ہے۔ ہمیشہ نہ سہی اس دعوائے خلافت پر وہ معمول سے زیادہ بلکہ معمولی عمر پانے کا ہی دعویٰ کرے۔ ہم بھی تو دیکھیں مفتری علی اللہ کہاں تک مہلت پاتا ہے۔ (باقی انشاء اللہ پھر۔ اگر ضرورت ہوئی)

خاکسار احمد حسین فریدآبادی۔ مینجر رفیق ایجنسی امرت سر

جن خریداروں کی قیمت اخبار بابت سنہ ۱۹۰۶ء اسی ۳۱ دسمبر ۱۹۰۶ء تک دفتر میں نہ پہنچ جاویگی ان کے نام اخبار بند کیا جاویگا

دجّال

(رقم زدہ میاں معراج الدین صاحب عمر)

ہنوں سے مسیحی مذہب کا ایک ارگن "اخبار تحفہ سرحد ہنوں" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ جس کے مالک و منیجر پادری ٹی ایل پینل ڈاکٹر اور ایڈیٹر مسٹر پیارے لال شاکر ہیں۔ اُس کے ۳۰ نومبر کے ایڈیٹوریل میں ایک مضمون بعنوان "دجّال" چھپا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نے راقم مضمون کو "قابل مضمون نگار" اور "محقق" کا خطاب دیا ہے اور مضمون کی تعریف میں لکھا ہے۔ کہ "مدلل بحث کی گئی ہے" اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "مرزا اور اس کا گروہ بغور اس کو پڑھے اور قابل مضمون نگار کی داد دے"۔ چونکہ لائق ایڈیٹر صاحب نے خصوصیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب اور ان کی جماعت کو مخاطب کر کے تاکید فرمائی ہے کہ اس پر غور کریں اور "قابل مضمون نگار" کی داد دیں۔ اس لئے ہم ان کی درخواست کو بڑے شوق سے قبول کر کے اس مضمون پر غور کرتے ہیں اور ان کے "قابل مضمون نگار" کو وہ داد دیتے ہیں جس کے وہ حقیقت میں مستحق ہو سکتے ہیں۔

ہم داد دیتے ہیں کہ بے شک اپنے مسیحی بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے میں "مضمون نگار" صاحب نے واقعی بڑی وفاداری اور قابلیت دکھلائی ہے اور اپنے متقدمین کی روحوں کو خوش کرنے کا فخر حاصل کیا ہے وہ لوگ تو اپنے مذہب کی خاطر ایسا وحشی پنا اور درندگی دکھلاتے تھے۔ کہ بے شمار انسانوں کا ناحق خون گرا کر زمین کی سطح پر خون کی ندیاں چلایا کرتے تھے چنانچہ ہسپانیہ کی انکویزیشن اور روم و مصر میں عیسائی مذہب کی اشاعت کے کارنامے اور صلیبی جنگوں کے ایام میں یروشلم کی چند روزہ فتح وغیرہ کی خونریزیوں کے دردناک مظالم تواریخ کے اوراق میں ان کی زندہ یادگاریں موجود ہیں پر اب جب کہ گردش زمانہ نے پادریوں کے ہاتھوں سے تیغ و تفنگ چھین لی ہوئی ہے اور وہ خونریزی کی طاقت معطل ہو گئی ہے۔ تو ان کے پس ماندے اس آبائی جوش کو اگر زبان کی تلوار سے نہ نکالیں تو کیا کریں لیکن افسوس ہے کہ انہوں نے رفتار زمانہ کو نہیں سمجھا کہ جس طرح اس زمانہ نے ان کے آبائی جوش تیر و تفنگ کو منسوخ کر دیا ہے۔ اسی طرح یہ روشنی اور علوم کا زمانہ ان کی آبائی ناواقفیت اور بے سمجھی کی بھی دال نہیں گلنے دیتا۔ اگر اسلامی لٹریچر سے ناواقفیت کی وجہ سے ان قابل شرم نامعقول باتوں کے لکھنے سے مضمون نگار صاحب کوئی عذر بھی پیش کر سکتے ہوں تاہم اپنے یسوعی دین سے ایسی ناواقفی اور نادانی پبلک میں پیش کرنے کی جرأت نہ کرتے جس نے ان پر تو خیر ایک عیسائی اخبار پر بھی دھبہ لگا دیا ہے۔

ہم اس بات کی بھی ان کو داد دیتے ہیں کہ انہوں نے لفظ "دجّال" کی ایسی تشریحات وضع کی ہیں جن کا سچا مصداق قرار پائیں گے ہیں نے انصاف کے رو سے ان کے اپنے مثلث خدا اور یا یسوع مسیح سے بڑھ کر کوئی دوسرا مستحق ثابت ہی نہیں ہو سکتا۔ وہ لکھتے ہیں۔ "کہ قیامت نہ ہوگی جب تک دجّال کا ظہور نہ ہوگا۔ جس کے خاص تین نشان ہیں۔ اوّل دنیا کے تمام معبودوں کا مخالف دوئم۔ دعوے خدائی۔ سوئم۔ معجزات و عجائبات کا ادعا۔ یہ نشان تو انجیل میں ہیں"

ہمیں یہ تحقیقات منظور ہے۔ کہ عیسائی مسلمات کی رو سے دجّال سے فی الحقیقت کیا مراد ہے اور اس کے نشانات و علامات کیا ہیں؟ اور ان کے رو سے حقیقتاً ان کا مصداق اور موضوع کون ہو سکتا ہے؟ اور مسلمانوں کی کتب میں صحیح طور پر دجّال کے معنے۔ حلیہ۔ حال اور نشانات کیا کیا لکھی ہیں؟ اور ان کا کون مصداق ہے؟ لیکن ان امور پر غور کرنے کو ملتوی کر کے آئندہ پر چھوڑ کر سب سے پہلے ایڈیٹر صاحب و اخبار "تحفہ سرحد ہنوں" کی درخواست کی تعمیل میں ان کے "قابل مضمون نگار" صاحب کے پیش کردہ نشانات پر غور کرتے ہیں اور اس بات کی تحقیق کرتے ہیں کہ ان کے رو سے "دجّال کون ہے!"

"قابل مضمون نگار" صاحب نے دجّال کا پہلا نشان "دنیا کے معبودوں کا مخالف" لکھا ہے۔ جہاں تک سیاق سباق عبارت سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اس جگہ لفظ "مخالف" سے مراد مضمون نگار صاحب کے "دشمنی" اور "عداوت" کے سوا کچھ اور معلوم نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔ اب سب سے پہلے اس نشان کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے "مخالفت" کے مفہوم پر غور کرنا ضروری ہے۔

اصل جڑھ مخالفت کی یوں پیدا ہوتی ہے کہ جب ایک شخص دوسرے کے حقوق یا مملوکات یا اعزاز وغیرہ تعدی سے تصرف یا مساوات حاصل کرنے کی کوشش کرے اس کو کامل یا بعض حقوق سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ تو ان دونوں کے درمیان اس وجہ سے ایک ایسی کشیدہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے ایک دوسرے کا مخالف بن جاتا ہے۔ ایسی مخالفت کے لئے ضروری ہے کہ مخالف کی نسبت اس کے پوزیشن میں ہمسری اور کسی رنگ میں مساوات بیان کی جاوے۔

ساری کائنات پر نظر کر کے اور گذشتہ اور موجودہ تواریخ دنیا سامنے رکھ کر ہمیں اسی نتیجہ پر آنا پڑتا ہے۔ کہ غالب طور پر تمام دنیا کا سب سے بڑا اور مسلم معبود صرف ایک ہی ہے جس کو خدا اور اس کے مترادف اسماء سے یاد کیا جاتا ہے الا اس میں شک نہیں بعض نادان اقوام نے غیر از خدا بھی کئی قسم کے معبود بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن معبودوں سے مخالفت کرنے کی ضرورت اسی کو ضرورت ہو سکتی ہے۔ جس کے سر میں

خود معبود بننے کی خواہش پڑی ہوا اور جو دوسرے معبودوں کے حقوق اور اعزاز پر تصرف یا مساوات حاصل کرکے ان کو کامل یا بعض حقوق و اعزاز سے محروم کرنا چاہتا ہو۔ اور اوسی کو معبودوں سے مخالفت کا خیال بھی ہوسکتا ہے۔ جو اپنی معبودیت کی پڑی جمانے کا آرزومند ہو۔ لیکن جو شخص ان اعزاز اور حقوق کے لئے طمع ہی نہین رکھتا۔ اس کی نسبت کیونکر گمان ہوسکتا ہے۔ کہ وہ گویا معبودوں کا مخالف ہے۔ پھر ہم یہ بات عام طور پر مروّج دیکھتے ہین کہ اکھاڑے کے سب سے بڑے پہلوان سے مقابلہ کی درخواست اس لئے کی جاتی ہے۔ اُس پر فتح پانے سے اس اکھاڑے کے تمام چھوٹے پہلوانوں پر فتح متصوّر ہوتی ہے۔

اب "قابل مضمون نگار" صاحب کے نشان زیر بحث کا مصداق ثابت کرنے کے لئے دو امیدوار ہمارے پیش کئے جاتے ہین جن مین سے ایک کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جو آجکل زندہ ہے اور مسیح موعود اور مہدی موعود وغیرہ عہدوں پر مامور ہونے کا مدعی ہے۔ اور دوسرے کا نام یسوع مسیح ناصری ہے۔ جس کو فوت ہو کر مردوں کے درمیان آرام کرتے ہوئے اُنیس صدیاں گذر گئی ہین۔

شخص اول الذکر کی نسبت دو فریق متخاصمین پیش ہین۔ ایک فریق یہ بیان کرتا ہے کہ وہ خدائی کا مدعی ہے اور اس کے مُرید اُس کو خدا مانتے ہیں اور اپنے دعوے کی تائید مین ذیل کی عبارات لکھتا ہے۔ "مگر قادیانی خدا بن بیٹھا۔ اس کا طاعونی اشتہار دیکھیے کہ خدا مجھ سے اور میں خدا سے۔ اب فرمایئے خدا بننے مین کیا شک رہا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ میں نے اپنے ایک محمدی دوست کو جس نے قادیانی سے بیعت کی تھی ملامت کی۔ تو اس نے کہا کہ مرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا خدا کا ہاتھ۔ مرزا صاحب بھی اپنے مُریدوں کی اس خوش اعتقادی کو قبول کرتے ہون گے یا خود ان کو فرماتے ہون گے۔ کہ مین خدا ہون"۔

دوسرا فریق یہ کہتا ہے۔ کہ اس شخص نے خدائی کا دعوے نہین کیا نہ اس کے مرید اس کو خدا یا کسی طرح سے اپنا معبود ہی سمجھتے ہین۔ "قابل مضمون نگار" "دے نے خدا مجھ سے اور مین خدا سے" کا جملہ لکھنے مین اوسی موروثی دجالیّت اور غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ حضرت ممدوح کی تحریرات مین ایسا کوئی فقرہ الہامی درج نہین جس کے یہ معنے ہوسکین۔ وہان تو انت منّی وانا منک ہے جس کا لفظی ترجمہ ہے "تو مجھ سے اور مین تجھ سے" الفاظ کو مقدم موخر کرنے میں معانی میں زمین وآسمان کا فرق پڑ جاتا ہے اس کا مطلب تو یہ ہے کہ چونکہ ہر ایک عزّت اور عظمت اور خدمت دین وملت کا شرف اور خدا کی توحید قائم کرنے کی توفیق اس کے فضل کے بغیر نہین مل سکتی۔ اس لئے پہلے حصہ میں خداتعالے فرماتا ہے کہ ان تمام خدمتوں کے لئے ہم نے ہی تمہین اپنے فضل سے توفیق دے کر ممتاز و معزز کیا ہے اور چونکہ اس پُرآشوب اور پُرفتن زمانہ مین جب مین ہماری (خدا کی) معرفت اور عظمت کی شناخت سے لوگون کی آنکھوں پر تاریکی کا غُبار محیط ہو رہا تھا۔ ہمنے اپنا جلال ظاہر کرنے اور لوگوں کی آنکھون سے تاریکی کے حجاب اٹھانے کی خدمت پر تجھے مامور کیا ہے پس ہماری معرفت اور عظمت اور جلال کو قائم کرنے اور لوگون کو ہر قسم کے گند اور تاریکی سے نکلنے کی تعلیم دینے اور اونہین مزکی و مطہر بنانے کی خدمت تجھ سے بکامیابی پوری کرائی جاوے گی۔ اس الہام سے خدائی کے دعوے کا استنباط کرنا غلط اور بے سمجھی کا کام ہے۔

یہ مسلّم امر ہے کہ الہامی کلام کی تفسیر کا سب سے مقدم حق ملہم کو ہوتا ہے اور ملہم کی تفسیر کے خلاف کوئی معنے یا تاویل اپنی طرف سے تجویز کرنے کا کسیکو حق نہین۔ ملہم تو قادیان مین زندہ بیٹھا ہے۔ کاش "قابل مضمون نگار" ذرا عقل سے کام لے کر ان کی کتب سے اس کے معنے دیکھ لیتے یا کم ازکم ان سے دریافت ہی کر لیتے۔ کہ آپکے اس الہام کیا مقصود ہے۔ اگرچہ ہم یہ جانتے ہین کہ "قابل مضمون نگار" صاحب علم عربی سے بالکل جاہل ہین لیکن اتنی بات تو ہر ایک آدمی کو جاننی چاہیئے۔ کہ کسی پر اعتراض گھڑنے سے پہلے فریق معترض الیہ کے مطالب اور معانی سے آگاہی حاصل کر لینا ضروری ہے۔ انصاف کی رُو سے اعتراضات مسلمات پر ہی جایز ہوسکتا ہے۔ اس کے خلاف اپنی طرف سے کوئی تاویل قائم کرکے اوس کو بنائے اعتراض ٹھہرانا حماقت اور نادانی کا کام ہے۔ جب ان کے مجوزہ معنون کو ہمارے مسلمات اور معتقدات مین کوئی دخل ہی نہین تو بتائین ان کا اعتراض ہم پر ہے یا اپنی عقل پر۔

دوسرا امر جو اعتراض کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ جس بات پر اعتراض کیا جاوے وہ یقینی اور پختہ ہونی چاہیئے۔ ظنی اور مشکوک بات پر اعتراض کی بنیاد رکھنا ہی نہایت شرمناک بات ہے۔ "قابل مضمون نگار" صاحب نے اسی قسم کی ٹھوکر کھا کر لکھا ہے۔ "مرزا صاحب بھی اپنے مُریدون کی اس خوش اعتقادی کو قبول کرتے ہونگے یا خود اون کو فرماتے ہون گے کہ مین خدا ہون"۔ یہاں "قابل مضمون نگار" صاحب اپنے علم اور یقین سے ان کے دعوے خدائی سے خود انکار کرتے ہین اور صرف ظن اور احتمال پر اعتراض کرنے کی بے باکی دکھلاتے ہین۔ اس کی مثال تو یہی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ "قابل مضمون نگار" صاحب نے شاید فعل شنیع کا ارتکاب کیا ہوگا تو کیا کسیکو حق پہنچتا ہے۔ کہ اتنی بات پر حصر کرکے ان پر اعتراضات کرنا شروع کر دے افسوس ہے کہ ان خوش کن نادانی کی باتون سے یہ لوگ سچائی پھیلانے کے مدعی بنتے ہین کیا کوئی بھی عقلمند ایک لمحہ کے لئے قیاس کرسکتا ہے۔ کہ ان فقرون سے خدائی کا دعویٰ ثابت ہوسکتا ہے۔

پھر ایک اور فقرہ "قابل مضمون نگار" صاحب نے لکھا ہے۔ "مجھے یاد ہے۔ کہ میں نے ایک محمدی دوست کو جس نے قادیانی سے بیعت کی تھی۔ ملامت کی۔ تو اس نے کہا۔ کہ مرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسا خدا کا ہاتھ

یہ بات تو اس فقرہ سے صاف عیاں ہے کہ حضرت میرزا صاحب مہدی و مسیح موعود قادیانی کا خود دعوے خدائی کرنا ثابت نہیں۔ کسی شخص موہوم سے یہ بات بیان کی گئی ہے۔ کہ "میرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا خدا کا ہاتھ"۔ "قابل مضمون نگار" صاحب کی روش سے ہمیں یہ بھی امید پڑتی ہے کہ یہ محض از خود تراشیدہ کہانی ہے اور کوئی شخص ان کو واقعہ میں ایسا نہیں ملا۔ جس نے یہ کلمات کہے ہوں کیونکہ اگر درحقیقت کوئی شخص ہوتا تو ضرور تھا کہ اس کا نام درج کرتے۔ جب تک کہ وہ کہنے والے شخص کا نام بیان نہ کریں۔ اس وقت تک اس فقرہ کا جواب دینا ہمارے ذمہ نہیں آسکتا۔ بلکہ خود اس کا بار اون کی گردن پہ ہے۔

اس امر پر ہم اس وقت غور کریں گے۔ جب "قابل مضمون نگار" صاحب اس کی تصدیق کرا دیں گے کہ فی الواقعہ یہ کسی احمدی کے مُنہ سے نکلا ہوا جملہ ہے۔

"قابل مضمون نگار" صاحب کی اس وہم کے برخلاف تمام تحریرات حضرت مسیح موعود کی اس بات پر شاہد ناطق ہیں۔ کہ آپ حیّ و قیوم واحد لاشریک خدا کی توحید اور عظمت دنیا پر قائم کرنے کے لئے مامور ہوئے ہیں۔ اور ان کے وہم و گمان میں یہ بات نہیں کہ وہ خدائی کا دعوے کریں۔ بلکہ وہ اس کو سخت کُفر اور لعنت کا موجب سمجھتے ہیں۔ اور اسی مشن پہ لگے ہوئے ہیں کہ خدا کے سوا جس نے خدائی اور معبودیت کا دعوے کیا ہے۔ اس کی خدائی پاش پاش کریں۔ ان کی نظم و نثر اس مضمون سے لبریز ہے اہنوں نے دُعا کی حقیقت اور فلسفی اور اس کے قبولیت کی راہوں کو اس زمانہ میں روز روشن کی طرح عیاں کر دکھایا ہے۔ بھلا جو شخص خداتعالےٰ کے حضور میں ہمیشہ دعا کرتا ہو۔ اور اپنے مریدوں کو دعا کرنا ہی تعلیم کرتا ہو اس کی نسبت دعویٰ خدائی کا الزام کفر نہیں تو اور کیا جو شخص یہ کہتا ہو کہ ؎

چوں کافر از ستم پرستہ مسیح را
غیوَرے خدا بسرش کرد ہمسرم

اس پر دعوے خدائی کا الزام سخت کفر نہیں تو اور کیا۔ جو شخص یہ کہتا ہو کہ ؎

گر خدا از بندہ خوشنود نیست
ہیچ حیوانے چو او مردود نیست
لے خدا اے طالبان را رہنما
اے کہ مہر تو حیات رُوح ما
بر رضائے خویش کن انجام ما
تا برآید در دو عالم کام ما

اس پر یہ الزام لگانا کہ گویا وہ خدا اور معبود بننے کا مدّعی ہے۔ کفر نہیں تو اور کیا۔

علاوہ ازیں جبکہ وہ انت منّی و انا منک کو خدا کی طرف سے الہام بیان کرتے ہیں تو ان کے اس بیان کے سامنے یہ بات کہاں درست ہوسکتی ہے کہ کوئی اس سے ان کا اپنا دعویٰ خدائی سمجھے۔ خدائی کے مدّعی کو خدا سے الہام کی کیا ضرورت ہوسکتی ہے یہ دونوں امور باہم یکجا جمع نہیں ہو سکتے۔

غرض ان کی تمام تحریرات اور اقوال اور افعال سے کہیں یہ ظاہر نہیں کہ وہ خدا یا معبود بننے کا دعوے کرتے ہیں۔ اس کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ کیا ان کے مرید انہیں خدا یا معبود مانتے ہیں ؟ اس کی تصدیق کے لئے ہم حضرة ممدوح کے مرید خداتعالیٰ کی قسم کھا کر گواہی دیتے ہیں کہ نہ ہم اون کو خدا اور معبود مانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں ایسی تعلیم دیتے ہیں ایسے مدّعی کو ہم خدا کا دشمن اور ہزار لعنتوں کا مستحق سمجھتے ہیں۔

ان تمام واقعات سے بدیہہ طور پر یہ ثابت ہے کہ حضرت میرزا غلام احمدؐ صاحب یعنے شخص اول الذکر معبودیت اور خدائی کے مدعی نہیں اس لئے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ وہ معبودوں کے مخالف ہیں پس اس نشان کے رُو سے وہ کسی طرح دجّال نہیں ہو سکتے۔

اب رہا شخص موخر الذکر یعنے یسوع۔ ان کی نسبت ان کا اپنا گروہ اونہیں ⅓ حصہ خدائی کا حصہ دار مانتا ہے اور ان کو خدا کا بیٹا بلکہ خدا جانتا ہے۔ پس جس شخص کی نسبت یہ ثابت ہو کہ اس کی معبودیت کا سکّہ اس کے مُریدوں میں جم گیا ہے۔ تو اس کی نسبت یہ بات صریح پیدا ہوتی ہے۔ کہ وہی ایک شخص ہو سکتا ہے (جو بموجب اعتقاد عیسائی صاحبان) جسے معبودیت کی عزة حاصل کرنے اور دوسرے معبودوں کو محروم کرنے کے لئے اُن سے مخالفت ہے اور چونکہ سب سے بڑا معبود خدا ہی ہے۔ اس لئے اس نے اس میدان میں فتح پانے کے لئے سب سے بڑے معبود کی عزت کو ہاتھ مارا اور اس کا ایک حصّہ آپ چھین لیا اور دوسرا حصہ اپنے ایک ہمدرد رُوح القدس نامی کی معرفت لے لیا۔ پس ایسا شخص جس کے معبود حقیقی کے ساتھ ایک رنگ میں ہمسری بیان کی جاتی ہے۔ اس کے سوا معبودوں کا مخالف کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ لہذا یہ امر ثابت ہے کہ جناب "قابل مضمون نگار" کے اس نشان پیش کردہ کے موافق بقول اور بایمان عیسائی صاحبان یہی شخص صحیح طور پر دجال کا لقب پانے کا مستحق ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

ہم نہایت افسوس سے اس بات کی داد دیتے ہیں کہ "قابل مضمون نگار" نے دجّال کا ایسا معزز نشان تجویز کیا ہے۔ جس عزت پر ممتاز ہونے کے لئے ان کے اپنے معبود یسوع صاحب ہی مستحق قرار پائے اور ان کی عزت ان کے اپنے گھر میں رہی۔

اس کے بعد دجّال کا دوسرا نشان جو "قابل مضمون نگار" صاحب نے وضع کیا ہے وہ دعوے خدائی ہے۔ خدائی کے دعوے کے نشان کی رُو سے علیحدہ بحث کی ضرورت نہیں پہلے نشان کے ضمن میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ شخص اول الذکر یعنے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود کی نسبت دعویٰ خدائی کسی طرح ثابت نہیں۔ لہذا وہ اس نشان کے رو سے دجال نہیں ہو سکتے۔

دوسرے صاحب یسوع ہیں۔ جن کی نسبت ان کی قوم ایمان اور اعتقاد رکھتی ہے۔ کہ وہ خدا یا خدا کا بیٹا ہے۔ پس "قابل مضمون نگار" کے اس دوسرے نشان کے رُو سے بھی یہ صاحب موخر الذکر یعنے یسوع ہی دجال ثابت ہوتے

مین۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

دوسرے نشان کے بعد تیسرا نشان۔ جو "قابل مضمون نگار" صاحب نے لکھا ہے۔ "وہ معجزات اور عجائبات کا ادعا" ہے۔ مذہبی اصطلاح مین جو معنے معجزات کے لئے جاتے ہین۔ وہ عجائبات کے مترادف نہین ہوتے۔ عجائبات سے ایسی باتین مراد ہوتی ہین۔ جنہین دیکھنے سے انسان ایک تعجب اور حیرت مین پڑجائے۔ جیسے مختلف قسم کے تماشہ گر لوگ عجائب نمائی سے لوگون کو حیران کیا کرتے ہین۔ عجائبات کا ٹھیٹھ ترجمہ ہمارے ملک میں "تماشہ" ہے اور بیان دونون لفظون معجزات اور عجائبات کو جمع کرنے سے یہی سمجھ آتا ہے کہ "قابل مضمون نگار" نے ان دونون کو ہم معنے لکھا ہے اور معجزات کے مفہوم کو یوروپین لبس مین لیا ہے اور اگر بالفرض ان کی مراد وہی حقیقی معجزات ہیں جو ایک مامور خدا کے ہاتھ پر خدا تعالےٰ اس کی تائید مین ظاہر فرماتا ہے تو بھی اس کا اعتراض ان معجزات پر نہین ہوسکتا جو اپنے واقعہ ہونے کا بیّن ثبوت اور معتبر شہادت موید رکھتے ہوں۔ زیر اعتراض وہ معجزات ہو سکتے ہین جن کی نسبت دعوے کیا گیا ہو۔ لیکن وہ اپنے ظہور اور وقوع کی شہادت اور ثبوت نہ رکھتے ہوں۔ صرف مدعی اور حامیان مدعی کے منہ کی باتین ہی ہون۔

اب ہم دیکھتے ہین کہ حضرت میرزا صاحب نے جن معجزات اور نشانات کا اپنے ہاتھ سے ظہور لکھا ہے۔ وہ ایسے ہین۔ جن کے سینکڑون گواہان رویت پیش کئے مین۔ چنانچہ ان کی حقیقت الوحی دیکھنے سے اس کا پتہ بہت اچھی طرح ملیگا۔

خاص پادریون کے گھر مین بعض نشانات واقعہ ہوئے ہین جیسے پادری عبد اللہ آتھم کا نشان جو پیش گوئی کے شق کے موافق اس جہان سے چلدئے اور پادری ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک والے مقدمہ کا نشان جس مین اس نے حضرت مسیح موعود پر اقدام قتل کا مقدمہ بنایا تھا اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے خدا سے الہام پاکر پہلے خبر دیدی تھی۔ کہ "میری بریت ہوگی"، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پادری صاحب کا منصوبہ طشت از بام ہوگیا۔ ایسا ہی لیکھرام کی موت کا نشان جو آریون کے گھر مین ہوا۔ اور اسی قسم کے ہزارہا نشانات ہین۔ جن کے واقعہ ہوجانے کے گواہ معتبر اور زندہ موجود ہین اور یہ سب آنکھون سے دیکھنے والے گواہ ہین جو قانون شہادت کے مطابق ضروری امر ہے۔

پس چونکہ ان کے نشانات شعبدہ بازی اور تماشہ گری نہین اور معجزات ہین اور بدیہہ الثبوت طور پر واقع ہوئے ہین۔ اس لئے اس تیسرے نشان پیش کردہ "قابل مضمون نگار" کی رُو سے حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب دجّال ثابت نہین ہو سکتے۔

ان کے مقابل دوسرے صاحب یسوع کی عجائب نمائی کے قصے ایسے ہین جن کا سر ہے نہ پیر۔ مثلاً شراب ختم ہونے کے موقعہ پر پانی کے مشکوں کو شراب بنا دکھایا۔ دیوؤں کا نکالنا۔ بھوتوں اور پریتون کی۔ اور سورون مین بہت ڈالکر لوگوں کے سور غرق کر دینا سلئے دور کرنا۔ شیطان کے پیچھے پیچھے چالیس دن پھرتے رہنا۔ اور پھر اس سے بھاگ جانا مرگی اور جھولے کے مارے ہوئے لوگون کو چنگا کر دکھانا۔ پطرس کی ماں کو تپ اُتارنے کا تماشہ دکھانا۔ طوفان کو فرو کر دکھانا۔ حبس طمث کرنا کرنا وغیرہ وغیرہ یہ ایسے معجزات بیان کئے جاتے ہین جن کی رویت کا کوئی گواہ نہین پیش کیا گیا ان کا بیان محض عجوبہ نمائی کی طرح کہانیون کی کتاب مین ہے۔ کوئی جوڈیشل ثبوت موجود نہین کہ یہ باتین واقعہ ہوئی بھی تھین۔ یہ نرا ادعا ہی ادعا ہے۔

لہذا "قابل مضمون نگار" صاحب کے تیسرے نشان نے بھی اسی بات پر انصاف کو مجبور کیا ہے کہ وہ شخص ثانی الذکر یعنے یسوع کو ہی اس کا مصداق ٹھہرائے۔

بے شک "قابل مضمون نگار" صاحب اس امر مین داد پانے کے مستحق ہو سکتے ہین لیکن ہمین افسوس آتا ہے۔ کہ ان کے ہمکردہ زمانہ پر ہم کیا آفرین کہیں۔ ان کو آفرین کہنے والے بہت سارے ان کے اپنے بھائی ہی نکل آوین گے بلکہ ان کی کمیونٹی کو عام طور پر ان کی اس ہمت کی داد دینی چاہیئے۔ کیونکہ انہون نے ان کے خداوند یسوع مسیح کی ناقص لعنت مین دجّال بننے کے ثبوت دے کر لعنت مکمل کر دی ہے تاکہ گنہگارون کی نجات کا رستہ زیادہ آسان ہو جائے دجالیت بھی چونکہ لعنت ہی کی ایک شق ہے اور ابھی تک عیسائیون کو معلوم نہ ہوئی تھی۔ انہین اس موجد کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ بے شک سوائے ان کے مزعومہ ملعون کے اس کے اٹھانے کا حق ہی کسے ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمین بہت رنج اور افسوس آتا ہے کہ یہ لوگ ایسے پاک انسان کو لعنتون کے طوق سے ابھی تک نکلنے نہین دیتے۔

ہمین اُمید ہے کہ ایڈیٹر صاحب تحفہ سر حدیون خوش ہون گے۔ کہ ہمنے ان کی درخواست کی تعمیل کر دی ہے۔

اب ہم اپنے مضمون کی پہلی شق کو یہین ختم کرتے ہین اور اس کے بعد دوسرے شقون کو کسی وقت پورا کرین گے

(یار زندہ صحبت باقی)

جلسہ سالیانہ پر آنے والے احباب خیال رکھین کہ اخیر دسمبر کے ایام مین جہان کہین دو چار آدمی ملکر سفر کرین ریل کے کرایہ مین یہ رعایت ہوتی ہے کہ درجہ سوم کا کرایہ دیکر مسافر درجہ درمیانہ مین سفر کر سکتا اور ایسا ہی کچھ اور رعائتین بھی ہین۔ آنیوالے احباب اُن سے ضرور فایدہ حاصل کرین۔ علاوہ ازین اس جلسہ کے واسطے ریلوے کرایہ مین خاص رعائتین (جیسا کہ بعض دیگر قومی جلسون کو حاصل ہین) حاصل کرنے کے واسطے بھی افسران ریلوے کے ساتھ خط وکتابت جاری ہے۔ جس کے نتیجہ سے بعد فیصلہ احباب کو اطلاع کر دیجائے گی۔ (انشاء اللہ)

بقایاداران توجہ فرماوین

فضل دین ۲

سنو! میرے اس بیان کی تصدیق کے لئے جو مین نے آپکے طرز استدلال کو مد نظر رکھکر آپ کی بیان کردہ پیشگویون پر آپ کے دعوئے نبوت کا مدعی ہونا ثابت کیا ہے۔ ایک تائیدی شہادت آپ کے رسالہ ہذا کے صفحہ ۲ سے جہان آپ لکھتے ہین (کہ جھوٹے ملہمون کی پیشگویان سچی نہین ہوا کرتین۔ جس کی وجہ سے حضرت مرزا صاحب کو اپنے ظن باطل مین بوجہ اس کے کہ آپ کے گمان مین بعض اخبار غیبیہ اس طریق پر پوری نہین ہوئین جس کو آپ سمجھے ہوئے تھے۔ سچا ملہم تسلیم نہین کرتے) یون پیدا ہوسکتی ہے۔ چونکہ اخبار غیبیہ کا سچا ہونا سچے نبیون کی علامت ہے جس کا بیان استثنا باب ۱۸ آیت ۲۱ مین ہے اور آپ کو مسلم ہے۔ اور قرآن شریف سے بھی آپ کے نزدیک یہی اصول مستنبط ہوتا ہے۔ اور آپ کی یہ مذکورہ بالا پیشگوئیان جو آپ نے قبل از وقت انبیاء علیہم السلام کی طرح شائع کی تھین۔ پوری ہوگئی ہین۔ جن کے پورا ہونے کا ذکر جناب نے اسی رسالہ مین فرمایا ہے۔ پس آپ اس مسلم اور محکم اصول کے لحاظ سے ضرور سچے نبی ہین۔ اور کوئی وجہ نہین۔ کہ آپ ایک دلیل (اخبار غیبیہ کا پورا ہونا) اور مدعیون کے لئے تو مثبت دعوئے نبوت صادقہ سمجھتے ہوں اپنے لئے اسی دلیل کو یعنے اخبار غیبیہ جو آپ نے قبل از وقت شائع کی تھین اور آپ کے خیال میں پوری بھی ہوگئی ہین۔ اپنی نبوت کے لئے دلیل قرار نہ دین۔ آپ کے خیال مین اثبات نبوت کی یہ ایک ایسی قوی دلیل ہے۔ کہ جس کی صداقت پر آپ کو ذرا شبہ نہین ایک مدعی صادق کی تکذیب کا دار و مدار اسی دلیل پر آپنے رکھا ہے۔

ہمارا چالباز حریف شاید عوام کے سامنے اس دلیل پر یہ جھوٹا شبہ کرکے کہ مین نے یہ اصول (پیشگویون کا پورا ہونا) ملہمون کے واسطے پیش کیا ہے نبیوں کو اس دلیل سے کوئی تعلق نہین لہذا اس سے میری نبوت پر استدلال کرنا صحیح نہین۔ سو اس کے اس مغالطہ کو دور کرنے کے لئے ناظرین خوب یاد رکھین۔ کہ اس کے نزدیک ملہم اور نبی مین کوئی فرق نہین۔ بلکہ نبی اور ملہم کا ایک ہی مفہوم بیان کرتا ہے۔

(الہامی کتاب صفحہ ۲ و ۳)

یا وہ گو مولف یہ بیہودہ عذر (عذر نا معقول ثابت مے کند الزام را) پیش کرکے لوگون کے نزدیک اس الزام (دعوئے نبوت جو اس کی مولفاۃ سے مترشح ہوتا ہے) سے اپنے برارت کرسکتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ مین نے صرف ہنسی اور تمسخر سے ایسا فعل قبیح کیا ہے۔ جس کی تہ مین کچھ بھی سچائی نہین۔ مگر اس کے اس اقرار سے کہ مین نے یہ ایک اوباشانہ چال چلی ہے۔ پتہ لگ سکتا ہے کہ علم و فضل سے کس قدر نمبر اول[1] درشرافت سے گرے ہوئے تمسخر آمیز سوقیانہ کلمات استعمال کرنے کا عادی ہے۔ علاوہ برین اس قسم کے استہزا رسے انبیاء علیہم السلام اور ان کی پیشگویون کی جو حقارت متصور ہوسکتی ہے۔ وہ اہل اسلام سمجھ سکتے ہین۔ ایسے امور عظام کے متعلق حقارت آمیز استہزار کرنیوالا انسان کس مذہب و ملت کا ہوگا۔ اس کا جواب ہمارے ناظرین دے سکتے ہین اس قسم کے معتقدات ہین جن کی وجہ سے علما نے اس پر کفر کے فتوے لگائے اور اس کے خاص اساتذہ مین سے بعض نے اس کی کتابون کی نسبت یون فتوے دیا کہ ان کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے اور یہ جلا دینے کے قابل ہین۔ اور محمد حسین بٹالوی نے اس کے اعتقادات کو ملاحدہ اور معتزلہ اور باطنیہ کے خیالات کا مجموعہ قرار دیا ہے۔

---

[1] اشعار ذیل کا شعراء کی کلام سے اقتباس کرکے موقعہ بیموقعہ اپنے مولفہ رسائل مین اس علم و فضل کے ادعائے کے ساتھ درج فرمانا آپ کی شرافت اور نجابت پر کافی دلیل ہے۔ جناب (ثناء اللہ صاحب امرتسری) کی ہر ایک تصنیف ہر ایک تحریر مین خواہ شرفاء کے مجمعون مین ہو یا علماء کے مقابلہ مین ہو اس قسم کے گندے مضامین کے سینکڑون اشعار کا بتکرار استعمال آپ کی عادت مین ہے۔ جس سے آپ کی فطری مذاق اور طبعی میلان کا پتہ لگتا ہے۔ مزید براں اس غیر معقول طریق پر جو آپ نے صغرسنی مین کسی شاعر مذاق کے زیر تربیت رہ کر حاصل کیا ہے۔ آپ کو ناز ہے۔

ایک آریہ جس کو آپ کے اس ناپسندیدہ طریق سے نفرت تھی اور اس نے کئی مرتبہ اس عادت کا شکوہ بھی کیا ہے۔ مخاطب کرکے اخبار اہلحدیث ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء مین فخراً تحریر فرماتے ہین (شکر ہے پنڈت جی نے میری اثر صحبت سے اس مضمون مین دو تین شعر بھی لکھے ہین اس لئے مناسب ہے۔ کہ مین بھی اُن کی خاطر اُسی وزن مین دو تین ان کو سناؤن۔ اشعار کے مضامین پر پیارے ناظرین توجہ فرماوین۔

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیان ✻ بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہین

کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقان ✻ مصلحت را تہمتے بر آہوئے چین بستہ اند

---

[2] مین ان لوگوں پر تعجب کرتا ہون کہ جو ختم نبوت کے قائل ہین۔ اور پھر ان تمام احادیث کا انکار نہین کرتے۔ جن مین حضرت نبی کریم سے بکثرت مروی ہے۔ کہ مسلمان کا رویا نبوت کا چالیسوان حصہ ہے اگر نبوت کے تمام دروازے قیامت تک بند ہین۔ تو پھر یہ دروازہ کیون بند نہین

منہ

(بقیہ حاشیہ)

ہم بھی ہین سینہ سپر قاتل لگا جو ہو سو ہو ✲ آج دیکھین کاٹ تیری ابروئے خمدار کی

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن ✲ ہمیشہ گھات مین رہتا ہے آسمان صیاد

بت کرتے ہیں آرزو خدائی کی ✲ شان ہے تیری کبریائی کی

تمہین تقصیر اس بت کی جو ہے یہ خطا لگتی ✲ ارے لوگو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

کیونکہ مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرین گے ✲ کیا وعدہ اونہین کرکے اونہین کرنا نہین آتا

مجھ سا مشتاق جہان مین کہین پاوگی ✲ گرچہ ڈھونڈوگی چراغ رخ زیبا لیکر

خوب کیئے لاکھون ستم اس پیار مین بھی اپنے ہمپر
خدانخواستہ گر خشم گین ہوتے تو کیا کرتے

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد ✲ وہ بھی کمبخت تیرا چاہنے والا نکلا

زاہد نداشت تاب وصال پری رخان ✲ کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت (الہامات)

دوسرا رسالہ حق پر کاش مولفہ امرت سری ملان ملاحظہ ہو جس مین یہ شعر لکھے ہین۔

ابھی اس راہ سے گذرا ہے کوئی ✲ کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا ✲ بتون سے ہم نہ پھرین ہم سے گو خدا پھر جا

نازک خیالیان میری توڑین عدو کا دل ✲ مین وہ بلا ہون شیشہ سے پتھر کو توڑدون

ہے کیونکہ کہ ہے سب کار الٹا ✲ ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

دیکھو اس چشم کی شوخی ✲ جب کسی پارسا سے لڑتی ہے

ہائے یہ زلف سیاہ ڈس گئی ناگن بن کے

مارا بغمزہ کشت و قضا را بہانہ ساخت ✲ خود سوئے ما نہ دید و حیا را بہانہ ساخت

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے ✲ انہین زلفون کے سب اسیر ہوئے

کون رکھتا ہے بھلا ایسا جگر دیکھین تو ✲ یار ہو سامنے دیکھے نہ ادہر دیکھین تو
دیدہ ام ... نگاہے کہ بسینہ ... کنی ✲ باز ار خویش و آتش ما تیز ... کنی

وصیت ۸۵

مین مسمی احمد نور ولد اللہ نور قوم افغان ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳۰- اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کر دیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴- دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ پس ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہونگا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہونگے۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے۔

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر بصدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

(۴) میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے مبلغ للعہ کا مال میری دوکان مین میرا حصہ ہے اور ایک مکان ہے۔ جس کے نصف کا مین مالک ہون اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے ساتوین حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جایداد کا یہ حصہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور اختیار رہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھاکر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہون۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد (مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ) پیدا کرون۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد (ماسوا جائیداد مذکورہ) میری متروکہ ثابت ہو۔ تو

ایسی جایداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق ۴ وصیت مین کیا ہے - مین ایسی جایداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور اطلاع دیتا رہون گا -

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین احمدی جماعت مین فوت نہ ہون - تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہین یا آیندہ شائع ہون گی - دارالامان قادیان مین پہنچا دے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون - ان اخراجات کی متکفل میری یہ جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے - ہرگز نہیں - ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرادونگا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی - تو میری دیگر متروکہ جایداد جس میں یہ وصیت کردہ جایداد شامل ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے -

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہون - کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے - اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے - تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر مین نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی - لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میان نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے - البتہ امانتہً کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جاسکتی ہے -

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے - تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش جمع کرا چکا ہون گا - یا میری جایداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے - اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا - فقط

العبد

احمد نور ولد اللہ نور ساکن قادیان قوم سید افغان

رسید زر

۲۱ - نومبر ۱۹۰۶ء - ۱۲۷۴ - عبد المجید صاحب عہ/۱۲
۲۲ " " ۱۳۱۳ - مالک الشمس داس صاحب سے/
۲۲ " " ۷۸۹ غلام شاہ صاحب عہ
۲۳ " " ۱۲۶۱ عبد اللہ صاحب عہ/۱۲
۲۳ " " ۱۲۸۴ - عابد حسین صاحب سے/
۲۴ " " ۱۳۰۸ - محمد افضل صاحب سے/
۲۴ " " ۱۲۸۹ - فضل کریم صاحب سے/
۲۵ " " ۱۳۱۸ - مولا داد صاحب سے/
۲۵ " " سید کرم حسین صاحب عہ/
" " ۵۶۴ محمد برکت علی صاحب عہ/۱۲
" " ۳۵۴ - ہدایت اللہ صاحب سے/
" " ۹۱۸ بابو خان صاحب سہ/
" " ۹۳۰ عمر الدین صاحب سہ/
" " ۱۳۵۱ - محمد شریف صاحب صہ

وی پی آتے ہین - جن صاحبان کیطرف سے قیمت اخبار تاحال وصول نہین ہوئی ان کی خدمت مین اخبار بدر بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہے ایسے صاحبان کے نام علیحدہ خطوط بھی لکھے گئے ہین چونکہ اب سال کا اختتام ہے اس واسطے جو صاحبان اب تک بھی قیمت ادا نہ فرماوین گے ان کا اخبار مجبوراً بند کرنا پڑیگا -

---

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کی آخری تاریخ ۳۰ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۰۶ء

قیمت براہین احمدیہ ۴ ہر چہار حصص ۱۳ رعایتی قیمت ۱۲ جلد کی قیمت ۱۲ زاید ہے - درثمین کی اصل قیمت ۶ رعایتی کیونکہ ۲ زاید ہے - ۱۸ دسمبر سے پھر اصلی قیمت لگائی جاوے گی

مع بعد شکایت ہنوز ناظرین نیز یہ بھی یاد رہے کہ مابعد قیمت بابت ۱۹۰۶ء مبلغ سے ہے اور ابعد کی قیمت بابت ۱۹۰۷ء مبلغ للعہ ہوگی -

سچے کو ہمیشہ راحت ہے۔

سرمہ سلیمانی ۔ امراض چشم کا جانی دشمن اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرماوین اور مفت منگائیے۔ دیکھیے پھر کس طرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چندے استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار خارش۔ پڑوال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ بصارت دور بینی از حد قوی ہوتی ہے اس پر قیمت دیکھیے صرف ۸ر فی تولہ

سنون دنداں ۔ لو یہ وہ سنون ہے جس نے مدگایا وہ حظ اوٹھایا کہ پھر دانتوں کی شکایت زبان پر نہ لایا بس یہی ہے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مرض درد داڑھ میں یا [illegible] ہیں۔ کھلن دندان یا بدبو دہن میں مبتلا ہو یا ان کے دانت داڑھوں سے خون آتا ہو یا مسوڑے پھولتے ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض مبرا اور دانت مثل گوہر آبدار قیمت ۸ر فی بکس۔

بکس محافظ نسل ۔ یہ وہی بکس ہے جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے نا اُمید مریضوں کو در مقصد پہونچایا ہے اور ممالک سے [illegible] کسی بادہ ہمیشہ [illegible] کسی وتعمیرہ مرضوں کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہٹایا ہے اب نا امیدوں کو مژدہ ہو کہ یہ اس کی مستعد دگی ہیں ما یوس نہ ہوں اس میں مفصلہ ذیل ادویات محفوظ ہیں۔ سونے چاندی کی گولیاں طلا طلسمی۔ آب حیات جن کی علیحدہ علیحدہ قیمت صر ہے اگر صحت میں کسیقدر کمی ہووے۔ تو باقی دوا مفت ارسال ہوگی مریض اپنی حالت لکھتا رہے۔

نوٹ ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں۔

المشتہر ۔ حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری نب گڑھ ضلع دہلی۔

خط و کتابت ۔ کیوقت تمام خریداران کو چاہیئے کہ اپنے نمبر خریداری کا حوالہ اپنے خط پر ضرور دیا کریں بعض خریدار غلطی سے بجائے اپنے نمبر کے رجسٹرڈ نمبر ال ۲۸۸ دیدیا کرتے ہیں یہ نمبر خریداری نہیں ہے بلکہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ ہر خریدار کا نمبر علیحدہ ہوتا ہے نیز جو صاحبان ہمارے خط کا جواب دیں ان کو چاہیئے کہ جواب کے وقت ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ کا حوالہ بھی ساتھ ہی دیا کریں تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لنڈن آسٹریلیا۔ افریقہ آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھہ بنلاتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں اُمید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے نفع پہنچے۔ — نور الدین

کارخانہ دوائے مبدّ لقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی یا حمل گرجاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں انکو بڑے زور سے اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمسے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان میں دھوم مچگئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ مقام بھیرہ۔ ضلع شاہ پور پنجاب۔ محلہ معماراں

روزانہ اخبار عام

یہ تازہ بتازہ خبریں و دلچسپ ایڈیٹوریل ہمارے روزنیہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں منیجر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں تاریں ہر روز چھپتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل و معقول ہوتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرماویں نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۹ہ ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

مفت بلکہ ٹکٹ بھی کارخانہ جات کی طرف سے رسالہ گوہر ادویہ دنیا بھر میں نایاب کتاب نہایت جلد بذریعہ کارڈ اطلاع بھیجیں ہر ایک ادوایات ان کو جتنے دوستوں کیلئے ضرورت ہو پتہ ذیل سے مفت ملیں گے۔ جنرل منیجر کارخانہ جات [illegible] ضلع انبالہ

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے۔ دن بھر میں تخمینا معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۱۰۰ اور درجہ دوم مبلغ ۶۰ سے مبلغ ۴۵ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کی دیگچے وغیرہ بھی تیار ہیں۔

مستریان لامو بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک بے نظیر خط جو آپ کے پڑھنے کے قابل ہے

اِس سے پہلے آپ مفرح عنبری کی نسبت بارہا ہندوستان بھر کے معزز ترین طبقہ کی رائے ملاحظہ فرما چکے ہیں جن میں بڑے بڑے جلیل القدر حکام معزز عہدہ داران جاگیرداران تاجران حکمائے یونانی و ڈاکٹران شامل ہیں جن سے بہتر شہادت کسی چیز کے حُسن وقبح کی دریافت کے لئے تلاش کرنا لاحاصل ہے لیکن ذیل کا عجیب خط جس میں بڑی شہادت موجود ہے۔ **اپنی نوع کا نرالا اور شاید دنیا میں پہلا خط اور کسیکی دوائی کی نسبت پہلی شہادت ہے جو میرے مولا کریم کے رحم و فضل سے مجھ ناچیز کو حاصل ہوئی ہے اور وہ یہ ہے۔**

ازجناب بابو غلام رُسول صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر (جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بھائی ہیں) برادرم حکیم محمد حسین صاحب قریشی سلمہ اللہ تعالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین ایک مدت سے آپکا اشتہار اخبار الحکم میں دیکھ رہا ہوں مگر چونکہ اشتہاری دوائیوں سے مجھے سخت نفرت ہے اسواسطے مین ہمیشہ اس کو بھی بنظر حقارت دیکھتا رہا لیکن آج بوقت دوپہر جبکہ مین قیلولہ کر رہا تھا مجھے اس کے خریدنے کیطرف اپنے مولا کریم کیطرف سے اشارہ ہوا کہ یہ دوائی قوت باہ اور قوت جسم کیلئے مفید ہے اس سے پہلے تو مین اسکی قیمت سے بھی ڈرتا تھا مگر اب جبکہ مولا کریم نے اسکی نسبت اشارہ فرمایا تو ضرور اس کا استعمال کرنا چاہیئے لہذا عرض ہے کہ بدیں کارڈ ہذا آپ تین ڈبیہ بذریعہ وی پی پارسل ارسال فرمائین۔

دوسرا خط جو بعد مین آیا

برادرم حکیم صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین نے آپکے اشتہارات (مُفرح عنبری) کی اشاعت حتی الوسع کی یہانتک کہ تحصیلدار صاحب کو وہ دکھایا گیا اور آپ کی دوائی کی تعریف بھی کیگئی اور یہ بھی کہا گیا کہ اس دوائی کیمتعلق مجھے اللہ تعالی کی طرف سے اشارات ہو چکے ہین اور تب سے مجھے کامل یقین ہوگیا ہے وغیرہ وغیرہ لہذا آپ تین ڈبیہ مفرح عنبری بذریعہ وی پی پارسل بھیجدین آپکا تابعدار غلام رُسول۔

المشتھر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری / مفرح دلکشار کارخانہ رفیق الصحت۔ **حویلی کابلی مل لاہور**

بدر پریس قادیان مین میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

قادیان

قیمت پیشگی ے

رجسٹرڈ نمبر ا ل ۱۸۹ | مسیح دوران مہدی آخر زمان

سر ایجہان منتظر خوش باش کامد دلستان

نمبر ۵۰

۲۶ ۔ شوال سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیة والسلام ... دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء

سلسلة الجدید جلد ۲ | سلسلة القدیم جلد

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ
معاونین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کو
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کو
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی غربا سے جنکی آمد
ماہوار عہ ہو یا کم صرف عہ عام قیمت بعد
فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ
کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گر ان
سے بحساب بعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ
پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا
چاہیئے بعد مین نہین ملسکیگا رسید زر اخبار
مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی
روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک
رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے
لوکل ..... عہ افریقہ ..... للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفے ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اُسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلیے اُسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - ۲ بار - آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین +

کتبہ محمد حسین احمدی

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورۃ جمعہ از حضرت حکیم مولوی نور الدین	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ مین بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کرکے کتاب کی صورت مین چھاپ کر شائع کیا ہے	۲ر
نور الدین مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف	دھرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ آیات قرآنی کی تفسیر بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ امرتسر مین چھپوائی گئی۔	۰۸ر
اختیار الاسلام سہ حصہ مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب نو مسلم سکینڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	آریہ مذہب کے رد مین ایسی عمدہ کتاب ہے کہ اس سے بہت سے آریوں کے خیالات درست کر دئے ہین قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرماوین	حصہ اول ۳ر دوم ۳ر [illegible]
[illegible] حصہ اول مولوی سید [illegible] صاحب	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو مین مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک [illegible] زبان [illegible] تصنیف ہے۔	[illegible]
[illegible]	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جلسہ مین [illegible] مذہب اسلام کی خوبیوں کے بیان مین دیا۔	۴ر
وفات مسیح	نظم پنجابی	۰۲ر
کامن احمدی		۰ر
الذکر مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسماء الٰہی	۲ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کے درمیان مباحثہ	۷ر
آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصاء موسی مصنفہ بابو الٰہی بخش۔ اس کتاب مین شیطانی اور رحمانی القا مین فرق دکھایا گیا ہے۔	۸ر
صیانۃ القرآن عن وساوس الشیطان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	تردید خیالات مولوی عبد اللہ چکڑالوی	۳ر
مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴ر

اُجرتِ اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ کالم	۲۶	۱۴	۹	۳	۱¾
⅛ کالم	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی۔ سب زیادہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے مابعد کوئی حساب نہین

(۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ [illegible] کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے اطلاع [illegible] مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) تقسیم کرائی فی صیہ مہر فیصدی لیا جاویگا ٹبالے سے قادیان تک مزدوری ہر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زاید نرخ نامنظور کرین ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی۔

(۷) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینجر کو دکھالے مینجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار نامناسب سمجھے تو اس مین مناسب تبدیلی کرلے یا اشتہار کو بند کر دے۔

(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہین اس واسطے صرف گنجائش کے ہونے پر اشتہار لیا جاویگا۔

(الحکم)

نمبر ۵۰ | ۲۶ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

فہرست مضامین

ڈائری

القول الطیب

۲۹ - نومبر ۱۹۰۶ء - ایک درویش حضرت صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا - اس نے ذکر کیا کہ پہلے مین بہت وظائف پڑھتا تھا اور مجھ پر فتوحات کا دروازہ کھلا تھا اور آمد ہوتی تھی مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ حالت جاتی رہی اب باوجود بہت وظائف پڑھنے کے کچھ نہین آتا کوئی ایسا طریق تبلائین کہ پھر وہ بات شروع ہو جاوے حضرت نے فرمایا فتوحات وغیرہ مقاصد کو مد نظر رکھنا ہماری شریعت کے نزدیک شرک ہے - اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اللہ کی خاطر کرنی چاہیئے - اس مین کسی اور بات کو نہ ملاؤ اور نہ کوئی اور نیت رکھو - عمل صالح وہ ہے جس مین کوئی فساد نہ ہو اگر انسان کچھ دین کا بننا چاہیئے اور کچھ دنیا کا بننا چاہے - تو یہ محض ایک فساد ہے ایسی حالت سے بچنا چاہیئے - خدا ایسے آدمیون کو پسند نہین کرتا - عمل صالح وہ ہے جو محض خدا کیواسطے ہو پھر خدا تعالےٰ اپنے بندے کی پرورش آپ کرتا ہے اور اس کے واسطے گذارے کی صورتین خود بخود ظاہر ہو جاتی ہین - مگر یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے انسان کے واسطے مناسب نہین کہ اپنی عبادت کے وقت ایسی باتون کا خیال دل مین لائے - خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا رزق آسمانون پر ہے - دیکھو جب ایک انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ محبت رکھتا ہے - تو اس مین بھی خالص محبت وہ سمجھی جاتی ہے جس کے درمیان کوئی غرض نہ ہو اصلی محبت کا نمونہ دنیا کے اندر ماں کی محبت مین قائم ہے کہ وہ اپنے بچے کو کسی غرض کے واسطے محبت نہین کرتی بلکہ وہ محبت طبعی ہوتی ہے اگر کوئی بادشاہ بھی کسی عورت کو کہے کہ تو اپنے بچے کے واسطے اتنی تکلیف نہ اُٹھا اس کو اپنے حال پر چھوڑ دے مرے یا زندہ رہے کوئی باز پُرس تجھ سے نہین ہوگی تو وہ عورت بادشاہ پر بجائے خوش ہونے کے سخت ناراض ہوگی کہ یہ میرے بچے کے حق مین موت کا کلمہ موُنہہ سے نکالتا ہے اور محبت کا جوش دو طرفہ ہوتا ہے بچہ نابالغ ہوتا ہے اس کو کوئی سمجھ نہین کہ دوست کیا ہے اور دشمن کیا مگر ہر حالت مین ماں کی طرف دوڑتا ہے اور اُسی سے انس پکڑتا ہے - دل را بدل رہیست والا معاملہ ہے جب بچہ نادان ہو کر ماں کی محبت کے عوض مین محبت کرتا ہے تو خدا ایک بچے سے بھی گیا گذرا ہے کہ وہ تمہاری محبت کا عوض تم کو نہ دیگا وہ ضرور محبت کرنے والون کے ساتھ محبت کرتا ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب انسان نرم رفتار سے خدا کی طرف چلتا ہے تو خدا دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے جب انسان کا دل خالص ہو جاتا ہے تو پھر دنیا کچھ چیز نہین وہ تو خود بخود خدمت کرنے کے واسطے تیار ہو جاتی ہے لیکن وظائف کے ساتھ خواہش کرنا کہ دنیا مل جاوے - یہ ایک بت پرستی ہے اور اس سے سالک کو سخت پرہیز درکار ہے - جب خدا مل جاوے تو پھر دنیا کچھ شے نہین - جو لوگ دنیا کے پیچھے پڑتے ہین - دنیا اُن سے بھاگتی ہے اور جو دنیا کو چھوڑتے ہین - دنیا خود بخود اُن کے پیچھے آتی ہے

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین - آپ ایک ضروری مضمون کے لکھنے مین مصروف ہین جو کہ حقیقۃ الوحی کے ساتھ لگایا جاویگا - کتاب مذکور کی اشاعت تاحال نہین ہوئی حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے جمعہ گذشتہ مین مسجد مبارک مین خطبہ جمعہ پڑہا جس مین مولویصاحب موصوف نے ایک نہایت لطیف پیرایہ مین حضرت مسیح موعود کے ہند مین آنے کے متعلق ایک پیش گوئی قرآن شریف مین سے دکھائی اس خطبہ کا اقتباس کسی آیندہ اشیو مین انشاء اللہ کیا جاویگا -

اس ہفتہ مین بابو علی گوہر صاحب میرٹھ سے بابو محمد صاحب لودہانہ سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے -

معذرت

چونکہ اخبار کے واسطے جو کاغذ خریدا کیا گیا تہا وہ ختم ہو چکا ہے اور بسبب ملی فنڈ کے جو سال کے آخر مین عموماً ہو جایا کرتی ہے نیا کاغذ خریدا نہین جا سکا اس واسطے یہ اخبار معمولی کاغذ پر چھپا ہے جو اتفاقاً دفتر مین موجود تہا اور غالباً اگلے دو اخبار بھی اسی کاغذ پر نکلین گے کیونکہ تاحال کاغذ نہین آیا لیکن ہر حال شروع سال ۱۹۰۷ء سے وہی عمدہ کاغذ اخبار کو لگایا جاویگا

اگلا پرچہ دیر سے نکلیگا

چونکہ اگلے اخبار مین ایک ہی مسلسل مضمون درج کیا گیا ہے جو کہ بسبب طویل ہونے کے اخبار کے معمولی صفحون پر نہین آسکتا - اس واسطے ۲۰ دسمبر کا اخبار بجائے ۱۶ صفحون کے ۲۰ یا ۲۴ صفحون پر شائع ہوگا - اور اس وجہ سے اخبار کے شائع ہونے مین دیر ہوگی کیونکہ وہ پرچہ حسب معمول جمعرات کے دن ڈاک مین ڈالا نہ جا سکے گا -

حضرت مسیح موعودؑ اور ایک ہندی رسالہ

سرسوتی نام ایک معزز رسالہ ہندی زبان میں انڈین پریس الہ آباد سے نکلتا ہے۔ اس کے اکتوبر شمارہ کے نمبر میں اہلی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک آرٹیکل مہندر پال کے قلم سے چھپا ہے۔ جس کا ترجمہ خصوصیت سے میں بدر کے ناظرین کے لئے چھاپنا مناسب سمجھتا ہوں سرسوتی نے فی الحقیقت بڑی عالی ظرفی اور فراخ دلی سے کام لیا ہے کہ اس نے حضرت اقدس کے متعلق مضمون کو چھاپ دیا ہے اور اس کے لکھنے والے نے جو ہندو ہے نہایت بے تعصبی سے اصل واقعات کو پیش کیا ہے جس کے لئے ہم حق پسند دل کی طرف سے ان کا شکریہ ... میرا خیال ہے کہ سرسوتی کا یہ آرٹیکل بہت لوگوں کے لئے مفید اور موثر ہوگا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی

ہندو دھرم پر چلنے والوں کا وشواس (یقین) ہے کہ سخت کل یگ (فیج اعوج) کے آنے پر بشن بھگوان کلکی اوتار لے کر سنسار (دنیا) کو سیدھے راستہ پر چلانے کے واسطے آئیں گے۔

پنجاب میں ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے قادیان نام گاؤں کے رہنے والے حضرت مرزا غلام احمد صاحب یقین دلاتے ہیں کہ دھرم پشتکوں (مذہبی کتابوں) میں جیسا کہ اوتار کے آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس کے انوسار (موافق) وہ اس دنیا میں پرگٹ ہوئے ہیں جو لوگ ان کی سکھشا (تعلیم) پر چلیں گے وہ ابدی بہشت حاصل کریں گے۔ اسی طرح پر عیسائیوں کا جو اعتقاد ہے کہ حضرت مسیح پھر آویں گے ... آنے کی بات ... نہ دیکھیں۔ حضرت ہی کو مسیح سمجھ کر ان پر وشواس (یقین) لاویں

سب سے زیادہ زور ان کا مسلمانوں پر ہے۔ مرزا صاحب یقین دلاتے ہیں کہ جو کوئی قرآن پر ایمان رکھتے ہیں ان کو جاننا چاہیئے کہ جس مہدی کی نسبت ہیں آنے کی پیشگوئی قرآن میں کی گئی ہے اور جو شرطیں کی گئی تھیں ان سب باتوں کو انہوں نے پورا کیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ ان کو کوئی بھی نہیں جانتا تھا ۱۸۸۰ء میں ان کو پہلے سے اپنا ابھپا (منشار) ظاہر کرنے لگے ہیں۔ ابتدا میں ان کو خبر دی گئی کہ ان کے پاس اچھے لوگ چاروں طرف سے آئیں گے۔ (یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے ایڈیٹر) مرزا صاحب ان کے لئے سامان کریں ان کی بہتایت سے گھبراویں نہیں۔ (لا تصعر لخلق اللّٰہ ولا تسئم من الناس والی پیشگوئی کا اشارہ ہے ایڈیٹر) ۱۸۸۸ء میں مرید بنانے کی ریت چلی اور احمدی جماعت کا سلسلہ آرنبھ (شروع) ہوا۔ ۱۸۹۱ء میں عیسے ہونے کا وگیاپن (اعلان) دیا گیا۔ اس کا بڑا اختلاف ہوا۔ ان کی دیکھا دیکھی سیالکوٹ کے چراغدین نامی ایک مسلمان نے بھی عیسے ہونے کا دعوے کیا جس کے لئے مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی کی کہ وہ بہت بُری طرح مارا جاوے گا۔ جس کے موافق اس کی موت پلیگ سے ہوئی۔

(یہ واقعہ تو بالکل صحیح ہے لیکن بخیال اصلاح و توضیح اس پر اتنا مستزاد کرنا ضروری ہے کہ چراغدین جموں کا رہنے والا تھا اس کے لئے حضرت اقدس نے پیشگوئی میں صاف طور پر لکھ دیا تھا کہ وہ طاعون سے ہلاک ہوگا چنانچہ جب اس نے مخالفت کا علم بلند کیا اور حضرت حجۃ اللہ کی مخالفت میں بے باکی سے قلم اٹھایا بلکہ حضرت اقدس کی ہلاکت کے لئے دُعا مانگی اور مباہلہ کیا کہ کاذب کو خدا طاعون سے ہلاک کرے وہ اپنے خیال اور یقین سے حضرت اقدس کو معاذ اللہ کاذب سمجھتا تھا۔ خدا تعالےٰ نے اپنے جلال کے لئے یہ کرشمہ دکھایا کہ خود اس کو ہلاک کیا جس سے ثابت ہو گیا کہ وہ کاذب تھا اور حضرت اقدس ... صحیح سلامت رہے ... نہایت سختی سے ... کی سچائی پر مہر کر گیا۔ ایڈیٹر)

میں بھی قرآن میں لکھا ہے کہ جب مہدی آویگا تب چاند اور سورج کو رمضان کے مہینے میں گرہن ہوگا۔ (مہدی مسعود کا یہ نشان قرآن کریم میں اشارۃ النص کے طور پر آیا ہے اور حدیث صحیح میں کھلے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ایڈیٹر) چنانچہ ۱۸۹۴ء کے رمضان میں ۱۳ تاریخ کو چاند گرہن اور ۲۸ کو سورج گرہن ہو کر یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

امرتسر کے ایک پادری نے حضرت کی نندا کی (حضرت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایڈیٹر) ۱۵ مہینے کے اندر اس کے مرجانے کی پیشگوئی کی گئی تھی پادری نے اپنے کرتوت (فعل) پر اپنے ہردے میں بڑی پشچاتاپ (توبہ) کی اس سبب سے وہ موت کے خوف سے بچ گیا مگر جب عیسائیوں نے قسم کھلا کر اس سے یہ بات پوچھی تو اس نے پشچاتاپ کرنے سے انکار کیا۔ (اصل بات یہ ہے کہ آتھم عیسائی نے پندرہ مہینے کے اندر پیشگوئی کے مطابق رجوع الی الحق کی شرط سے فائدہ اٹھایا۔ لیکن جب اس حق کو اس نے چھپایا اور باوجودیکہ اس کو قسم کھانے کے لئے حضرت اقدس نے بلایا اور چار ہزار روپیہ انعام بھی دینا چاہا کہ اگر وہ یہ قسم کھالے کہ میں نے اس پیشگوئی سے ڈر کر رجوع نہیں کیا تو وہ ضرور ایک سال کے اندر فوت ہو جاوے گا اور اگر فوت ہو تو چار ہزار روپیہ انعام لے مگر وہ قسم کے لئے نہ آیا اور یوں حق پوشی کے جرم کا مرتکب ہوا تب خدا تعالیٰ کی غیرت نے اسے ہلاک کر دیا ایڈیٹر) اور جلدی ہی مر گیا۔

پلیگ (طاعون) کا اس ملک میں آنا سب سے پہلے مرزا صاحب نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں ظاہر کیا۔ یہ ۱۸۸۰ء کی بات ہے اور اس کا (طاعون کا) عالمگیر ہونا ان کو ۱۸۹۸ء میں معلوم ہوا۔

پنجاب آریہ سماج کے پنڈت لیکھرام کا مارا جانا کسی سے چھپا ہوا نہیں۔ پنڈت جی مرزا صاحب سے بات چیت (مباحثہ) کرنے کے لئے خود قادیان گئے تھے وہیں ان کی موت کا وقت ان کو بتایا گیا (اصل یہ ہے کہ قادیان میں اگر انہوں نے حضرت اقدس سے نشان مانگا تھا۔ جس پر حضرت اقدس نے اس کی تحریری اجازت لے کر اس کے متعلق وہ پیشگوئی شائع کی جس میں اس کی موت ... اور ... موت سب کچھ بتا دیا گیا تھا ایڈیٹر) ... ٹھیک ... تلاشی ... احمدیہ میں ...

دیانند سرسوتی کی موت کے متعلق جو کچھ کہا گیا تھا وہ بھی ٹھیک نکلا ان سب نشانات کو دیکھ کر ان کے مسلمان ان پر ایمان لائے ہین ۔ آجکل ان کے سماج (سلسلہ) مین تین لاکھ آدمی ہین ۔ وہ افغانستان ۔ افریقہ ۔ عرب ایران ۔ آسٹریلیا ۔ سٹریٹ سٹلیمنٹ تک پھیلے ہوئے ہین ۔

حضرت مرزا صاحب نے اپنی سوانح عمری اپنے آپ لکھی ہے اور اپنے پرکھون (اجداد) کا برتانت (حال) کہتے ہوئے ان کو قندہار کا مغل بتایا ہے ۔ ہندوستان مین آکر انہون نے اسلام پور نام گاؤن بسایا جس کا اصل نام اسلام پور قاضی ماجھی تھا یہ جگہ لاہور سے ۵۰ کوس کے فاصلہ پر شمال مشرق کی طرف واقع ہے ۔ کچھ عرصہ کے بعد اسی گاؤن کا نام قادیان ہوگیا ہے ۔ مغل لوگ اسرائیلی خاندان کے ہین اور اسی نسل مین عیسے کا ہونا بتایا جاتا ہے ۔ مرزا صاحب نے تحقیق کیا ہے کہ کشمیری اور افغان قدیم اسرائیلی خاندان کے لوگ ہین ۔ مرزا صاحب کا جنم ۱۸۳۹ سنہ عیسوی مین ہوا تھا ۔ اس سمے ان کا خاندان بہت غریب ہوگیا تھا ۔ سکھون نے ان کی بہت سی پرانی جائیداد برباد کر ڈالی تھی ۔ جس کے حاصل کرنے کے لئے ان کے پتا (والد صاحب) کو بڑے مقدمے لڑنے پڑے ان کے جنم سے ان کے سابق خاندان کا خاتمہ ہوا پرماتما نے ان کو کہہ دیا تھا کہ اب اس خاندان کا نئے سرے سے نام ہوگا ۔ اور ایسی عزت بڑھیگی کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت لینگے ۔ [illegible] مین انہون نے اچھے اچھے مولویون سے فارسی اور [illegible] پڑھی ۔ باپ سے انہون نے حکمت پڑھی بڑے ہوکر زمینداری کے کاروبار مین پتا کو سہارا دیا اور پتا کی اجازت سے کچھ دن انگریزی سرکار کی نوکری بھی کی انہیں دنون آپ کو یہ معلوم ہوا کہ نوکری پیشہ لوگ نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہین ۔ کیونکہ ....

... ان کی تمام دلی خواہشین حرام یا حلال مال حاصل کرنے ہی تک محدود ہین ۔ بہتیرے تکبر اور بدچلنی ۔ دین کی لاپرواہی اور طرح طرح کے اخلاق رزیلہ مین شیطان کے بھائی ہین ۔ اس لئے نوکری چھوڑ کر آپ پھر زمینداری کے کام مین لگے مگر اپنا بہت سا وقت قرآن شریف کے پڑھنے مین صرف کرتے تھے ۔ انہیں دنون ان کے پتا نے ایک دن یہ خواب دیکھا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بڑے ٹھاٹھ باٹ (شان و شوکت) سے آئے ہین پتا نے آپ کو نذر دینے کے لئے ایک روپیہ نکالا ۔ مگر وہ کھوٹا نکلا ۔ اس کی تعبیر یہ ہوئی کہ دنیا داری کے ساتھ خدا اور رسول کی محبت کھوٹے روپیہ کی سی ہے ۔ ان کو پتا نے اپنی عمر قصے لڑنے جھگڑنے مین کاٹی تھی اس سے ان کو اپنے جیون کا بےارتھ (ضائع) جانا بہت افسوس اور فکر کا باعث ہوگیا ۔ اسی بچار سے انہون نے ایک مسجد بنوائی اور یونہی وہ پوری ہوئی تو ہی ان کا دیہانت (انتقال) ہوگیا اسی مسجد مین ان کی اچھیا انوسار (مرضی کے موافق) بتائی ہوئی جگہ پر ان کی قبر بنائی گئی ۔ پتا کے مرنے کے دن ہی حضرت کو پہلا الہام ہوا جس کا ارتھ یہ تھا ۔ کہ آج سورج است (غروب آفتاب) پیچھے پتا کا انتقال ہوگا ۔ اور ویسا ہی ہوا جب انہین دنیا کے آدمیون کی طرح پتا کے مرجانے کا سوچ ہوا تب دوسرا الہام ہوا ۔ جس کا یہ مطلب تھا کہ کیا ایک پرانی کے لئے پرمیشر کافی نہین ہے ۔ اس الہام سے ایسی تسلی ہوئی کہ بیان نہین کی جاتی یہ الہام ایک نگینہ پر کھدوا کر اس کی ایک انگشتری انہون نے بنوالی ۔ مرزا صاحب ابتدا ہی سے پرماتما کے بڑے بھگت ہین ۔ ان کا یقین ہے کہ ان سے ایشور کی بھی بڑی محبت ہے ۔ ایک مرتبہ انہین خواب مین ایک مہاتما نے اپدیش دیا کہ پیغمبر لوگون کو روزے رکھنا بڑی ضروری بات ہے مرزا صاحب نے اس کے موافق روزون کا رکھنا شروع کیا مگر دکھاوٹ کے لئے نہین ان کا قاعدہ تھا کہ گھر سے کھانا منگوا کر چپ چاپ کسی اناتھ (یتیم) کو دیدیتے رات کو ایک بار کھانا کھاتے تھے اس کو بھی آپ نے گھٹانا شروع کردیا اور یہان تک نوبت پہنچی کہ دن رات کی تولے روٹی کھاتے تھے اس پر بھی انہین کچھ کشٹ (تکلیف) نہین ہوا ۔ ان کے آتمک (روحانی) بچار بہت بڑھ گئے اور حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیدار انہین جاگتے ہوئے دکھائی دیا ۔ اس روپ کا برنن کرنا کٹھن ہے کیونکہ دنیا کی آنکھ سے یہ دور ہے نو دس مہینے اسی طرح گذرے ۔ اس کا پھل انہین یہ ملا کہ بھوک پیاس بس (قابو) مین ہوگئی ۔ ایک موٹا پہلوان بھی ان کے برابر بھوکا نہین رہ سکتا تیرہوین صدی گذرنے پر جب چودہوین صدی لگی تب یہ عجیب الہام مرزا صاحب کو ملا (یعنے یہ الہام ہوا ۔ ایڈیٹر) کہ ایشر ہی نے تجھے قرآن سکھلایا ہے اور اس کا مول تتو (صحیح مطلب) تجھ پر کھولدیا ہے یہ اس لئے ہوا کہ تو ان لوگون کو ڈراوے جو پشت در پشت سے غفلت اور غلطیون مین پڑے ہوئے ہین ۔

اس سے وہ راہ راست پر آجائینگے ان کو تیرے کرمین پرمیشر کی طرف سے لوگون کی طرف منذر کیا گیا ہون ۔

یہ بچن براہین احمدیہ نام پستک (کتاب) مین چھاپا گیا ۱۸ برس ہوئے جب (اب تو ۲۶ سے زیادہ ۔ ایڈیٹر) مرزا صاحب نے اس کتاب کو شائع کیا تھا ۔

ان کے سلسلے مین سیدھے سادھے مسلمان ہی نہین بلکہ کتنے ہی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ۔ ڈپٹی کلکٹر تحصیلدار ۔ اسسٹنٹ سرجن ہاسپٹل اسسٹنٹ وغیرہ اور کئی رئیس ۔ جاگیردار ۔ علاقہ دار اور نوابون کی اولاد ہین ۔ اور کتنے ہی منش (انسان) جو پہلے بُرے چال چلن تھے ان کے اپدیش (نصیحت) سے نیک ہوگئے ہین مرزا صاحب انگریزی سرکار کے بڑے خیرخواہ ہین ۔ مسلمانون مین کافرون کے مارنے کے لئے جو جہاد کرنے کی بات ہے اس کا یہ کھنڈن (رد) کرتے ہین ۔ اپنے پیغمبر ہونے کے رشتہ مین کہتے ہین ۔

خدا میرے پر تجلی فرما ہوا ۔ اس نے مجھ سے باتین کین مجھے اس نے کہا کہ تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے کہ لوگ کہین کہ ہم کیونکر سمجھین کہ تو خدا کی طرف سے ہے تو انہین کہہ دے کہ اس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہین ....

.... دعائین قبول ہوتی ہین پیش از وقت غیب کی باتین بتلائی جاتی ہین ۔ ان باتون مین کوئی تیرا مقابلہ نہین کرسکتا یہ نشان مجھے اس لئے دئے گئے ہین کہ مین اس سچے خدا کی طرف لوگون کو کھینچون ۔ جس کی طرف ایک دن ہر ایک کو جانا ہے ۔ آجکل جو بار بار زلزلے آرہے ہین ۔ ان کا آنا بھی مرزا صاحب نے بہت پہلے سے کہا ہے ان کو پرمیشر سے جو کچھ ملتا ہے انہین یہ اپنے اخبارون مین چھپوا دیتے ہین ۔ قادیان سے بدر الحکم دنیا کے مذاہب پر نظر اردو مین اور انگریزی مین ریویو آف ریلیجنز چار اخبار نکلتے ہین ۔ (ایڈیٹر اب تو سات ہین)

• حضرت نے ابھی حال مین ایک تجویز یہ نکالی ہے کہ قادیان مین ایک جگہ ایسی بنائی جاوے جہان دھارمک (صلحا) لوگ مرنے کے بعد دفن ہون اوس کا نام

بہشتی مقبرہ رکھا گیا ہے۔

مرنے کے بعد یہان دفن ہونے کی خواہش کرنے والوں کو اپنی جایداد کا دسوان حصہ سرکار مین مقبرہ کے نام لکھوا دینا چاہیئے۔ (اصل یہ ہے کہ یہ حصہ مقبرہ کے لئے مخصوص نہین بلکہ اشاعت اسلام اس کی غرض ہے۔ ایڈیٹر) غریب احباب مفت جگہ پائین گے آجکل قادیان مین حضرت کے درشن کو بہت سے یاتری جاتے ہین ان کے لئے ایک لنگرخانہ کھولا ہوا ہے جہان سب کو بھوجن ملتا ہے۔ مرزا صاحب کی تصویر امریکہ تک کے اخبارون مین چھپ چکی ہے مین آگرہ میڈیکل کالج کے پروفیسر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کا بہت دہنیا واد (شکریہ) ادا کرتا ہون۔ آپ ہی سے مین نے پہلے پہل حضرت کا نام سنا تھا۔ تب سے مین برابر حضرت مرزا صاحب کی بانیون (تقریرون) کو بڑی محبت سے پڑھا کرتا ہون۔

(دہند رلال)

اشتہار سالانہ جلسہ انجمن تشحیذ الاذہان

انجمن تشحیذ الاذہان جو کہ سنہ ۱۹۰۶ء کے شروع مین بمشورہ حضرت مسیح موعود بدین غرض قائم کی گئی ہے کہ نوجوانان سلسلہ احمدیہ تقریر و تحریر مین حاصل کرین اور اس قابل ہون کہ دشمنان اہل اسلام اور مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اعتراضات کا بوقت ضرورت اچھی طرح سے دندان شکن جواب دیسکین اس انجمن کا پہلا سالانہ جلسہ (سالانہ جلسہ اس لئے خاص کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا غرض کے پیدا کرنے کے لئے اس انجمن کے وقتاً فوقتاً جلسے ہوا کرین گے) تعطیلات دسمبر مین بتاریخ ۲۶ و ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء مسجد اقصےٰ مین منعقد ہوگا اور اس جلسہ مین علاوہ ممبران انجمن ہذا کے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ بیرونجات کے احمدی نوجوانون کی کمیٹیون کی طرف سے ڈیلیگیٹس بھی آئین گے اور یہ اشتہار بدین غرض شایع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر احمدی نوجوانون کی ایسی کمیٹیان ہون جن کے اغراض مندرجہ بالا اغراض سے مطابقت رکھتے ہون اور وہ کمیٹیان ہمارے علم مین نہ ہون تو ان کو چاہیئے کہ مہربانی فرماکر جلسہ ہذا کے لئے اپنی طرف سے ڈیلیگیٹس مقرر فرماوین اور ان کی اطلاع ۲۰ - دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء تک سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان کو کردین اور ایسے ڈیلیگیٹس کے لئے ضروری ہوگا کہ ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء تک پہنچ جاوین۔

اور دوسرے یہ اشتہار اس غرض سے شایع کیا جاتا ہے کہ تمام ممبران سلسلہ عالیہ احمدیہ جو اس وقت قادیان مین موجود ہون۔ اس جلسہ مین تشریف لاوین اور مجلس ہذا کو ممنون احسان بنائین۔ اس جلسہ کا انعقاد تعطیلات دسمبر مین اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس وقت تمام بیرونجات سے بہت سے احمدی احباب قادیان مین تشریف لاتے ہین۔

پروگرام جلسہ ہذا۔ (منظور کردہ سب کمیٹی جلسہ)

۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء (جلسہ برائے استقبال ڈیلیگیٹس)

نوٹ۔ اس جلسہ مین بھی کل احمدی احباب بخوشی تشریف لاسکتے ہین۔

۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء بوقت صبح ۷½ بجے سے ۹½ تک

اس جلسہ کے پریذیڈنٹ و سکرٹری وہی ہون گے جو انجمن ہذا کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری ہین۔

نمبر	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پریذیڈنٹ	ہمارے اغراض اور وہ کیونکر پورے ہوتے جاوین	۷½ بجے سے ۸ بجے تک
۲	عبد الرحیم سکرٹری	شکریہ محسنین	۸ ″ ″ ۸½ ″ ″
۳	ڈیلیگیٹس	مختلف تقاریر	۸½ ″ ″ ۹ ″ ″
۴	پریذیڈنٹ	آخری تقریر	۹ ″ ″ ۹½ ″ ″

۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء - اس جلسہ کے پریذیڈنٹ مولانا مولوی نور الدین صاحب ہون گے اور سکرٹری انجمن ہذا کا سکرٹری ہوگا۔

جلسہ اول بوقت صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

نمبر	نام	مضمون	وقت
۱	حضرت مولوی نور الدین صاحب	انجمن کے اغراض کے متعلق کوئی تقریر	۸ بجے سے ۹½ بجے تک
۲	سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان	رپورٹ انجمن تشحیذ الاذہان	۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک
۳	چودہری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج لاہور	بعثت نبی کریم صلعم پر مخالفین کے اعتراض اور ان کے جواب	۱۰ ″ ″ ۱۱ ″ ″

جلسہ دوم بوقت شام ۲ بجے سے ۴ بجے تک

نمبر	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	ماسٹر محمد دین صاحب طالب علم علی گڈھ کالج	وفات مسیح	۲ بجے سے ۲½ بجے تک
۲	میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایڈیٹر رسالہ ہذا	شرک	۲½ ″ ″ ۳½ ″ ″
۳	پریذیڈنٹ	آخری تقریر	۳½ ″ ″ ۴ ″ ″

انجمن تشحیذ الاذہان کے ممبر یہ ہین۔

(۱) میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ انجمن تشحیذ الاذہان و ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان (۲) عبد الرحیم۔ سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان و مینیجر رسالہ (۳) چودہری فتح محمد صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۴) چودہری عبد السلام صاحب محاسب انجمن (۵) منشی برکت علی صاحب نائب سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان (۶) شیخ تیمور صاحب ممبر (۷) سید طفیل حسین صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۸) چودہری محمد ضیاء الدین صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۹) محب الرحمان صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۱۰) عبد الله خان صاحب گنڈہ ممبر تشحیذ الاذہان (۱۱) شیخ عبد الرحمن صاحب ممبر تشحیذ الاذہان۔ المشتہر عبد الرحیم سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لیکچر گجرات

گجرات میں جو لیکچر ۲ دسمبر ۱۹۰۶ء کو ہوا اگرچہ وہ بہت طول پکڑ گیا تھا جو غالباً دو گھنٹہ تک رہا مگر اس کا خلاصہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے شاید اس سے کسی رشید کو فایدہ پہنچے
یہ لیکچر تین حصوں میں منقسم تھا اول تو سکھ صاحبان مخاطب تھے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ آج کل جو گرنتھ صاحب میرے بزرگوں اور سکھ سرداروں کے ہاں اعلےٰ درجہ کی دینی کتاب سمجھی جاتی ہے وہ درحقیقت ساری کی ساری ہی باوا نانک صاحب کی تحریر نہیں ہے بلکہ اس میں بہت کچھ اور لوگوں نے بھی تصرف اور کمی بیشی کر دی ہے۔ چنانچہ سب سکھ صاحبان کو معلوم ہے کہ باوا صاحب کے شلوک ان کے زمانہ میں جمع کئے گئے تھے۔ بلکہ قریباً دو سو سال کے بعد ان وہیوں کو اکٹھا کیا گیا اور ان کے ساتھ باوا صاحب کے دوسرے گدی نشین گروؤں نے اپنے پاس سے نئے نئے شلوک بنا بنا کر گرنتھ میں لکھ لئے اور انہیں باوا صاحب کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے اور ایسے شلوکوں کے بعد نانک کا نام بھی لکھدیا گیا ہے۔ اس تصرف بیجا کی تفصیل تو الگ ٹریکٹ میں درج ہے مگر یہاں اس قدر لکھنا کافی ہے کہ گرنتھ صاحب کے محرف مبدل ہونے میں کسی کو شک نہیں اور اس امر کا اقرار تمام گرنتھیوں کو اب تک ہے۔ اس لئے بیان کیا جاتا ہے کہ دراصل تحریر باوا نانک کی وہ ہے جو چولہ صاحب کے نام سے اور اب تک باوا نانک کے تصرف میں موجود ہے جہاں اب تک میرے بزرگ چولہ صاحب کے متھا ٹیکتے اور برکت ڈھونڈتے ہیں اور چولہ صاحب پر نماز اور قرآنی آتیں جابجا لکھی ہوئی ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ گرنتھ سے باوا صاحب کا مذہب اس قدر ظاہر نہیں ہوتا جس قدر چولہ صاحب اور ان کی سوانح عمری سے ۔۔۔۔۔۔۔ اور یہ بھی ہر ایک کو معلوم ہے کہ باوا صاحب نے نہ ایک دفعہ بلکہ دو بار مکہ معظمہ کا حج کیا۔ قصہ کوتاہ ان واقعات کثیرہ سے ثابت ہے۔ کہ باوا صاحب پکے مسلمان تھے۔
بعد ازاں لیکچر کا بڑا حصہ اس امر پر مشتمل تھا کہ درحقیقت سچا اور منجانب اللہ وہی مذہب ہو سکتا ہے جس میں حوادث زمانہ اور انقلاب روزگار سے تغیرات واقع ہو گئے ہوں یعنے اس مذہب میں ہمیشہ ایسے برکات اور تاثیرات کا سلسلہ جاری ہے، جو ابتدا آفرینش سے چلا آیا ہے اور ایسا ہونا چاہیئے کہ حضرت آدم یا جب سے دنیا کی تاریخ کا پتہ لگ سکتا ہے۔ مذہب کے ثمرات اور نتائج ہمیشہ ویسے ہی ناشی ہوں[1]۔ جو ہر نبی اور ہر رسول کے زمانہ میں منتج ہوتے تھے۔ صرف ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ اہل مذہب اپنے کمالات کو اولین اور سابقین اور متقدمین پر ہی ختم کرتے ہوں اور موجودہ زمانہ ان دینی کمالات سے تہیدست ہو کر صرف قصے کہانیوں اور قشر اور بے مغز پوست پر قانع ہو گئے ہوں۔ کیونکہ جس حالت میں خدا ہمیشہ لاتغیر اور لازوال طاقتوں کے ساتھ چلا آیا ہے پھر کوئی وجہ پیش نہیں ہو سکتی کہ اس کی بعض صفات تکلم اور مخاطبہ کا تعطل اس بابرکت زمانہ میں تسلیم کر لیا جائے۔
اس تمہید کے بعد انبیاء سابقین کی نظیروں سے ثابت کیا گیا کہ خدا نے مخلوقات کو ہمیشہ حق و باطل کے تصفیہ میں نہ موسےٰ اور ابراہیم کے زمانہ میں دبدبہ میں رکھا نہ اس ذات پاک نے اس زمانہ میں جب حق و باطل میں بڑا تنازعہ برپا ہوا ہو اور نہ ہی راستی اور ناراستی میں فرق اور تمیز کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا رکھا ہو اور خدا کی ہمیشہ ایسی عادت جاری رہی ہے۔ کہ ابطال باطل اور احقاق حق میں ایسا کھلم کھلا فیصلہ کر دیا کرتا ہے کہ اس فیصلہ کے سمجھنے میں لوگوں کو چنداں منطق اور گہرے اور دقیق علوم کی ضرورت نہیں ہوا کرتی کیونکہ مذہب ایک ایسی چیز ہے کہ اس کا قبول کرنا اور اس کا پابند بننا اعلیٰ و ادنیٰ اور خواندہ و ناخواندہ ہر ایک کا فرض ہے۔ جس کے پابند ہوئے بغیر کوئی متنفس خدا کے حضور میں سرخرو اور عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خدا اندا ہب میں نہایت موٹا اور صاف فیصلہ کر دیتا ہے تاکہ ہر ایک موٹی سمجھ والے بچے اور بڈھے پر بھی اتمام حجت ہو کر قیامت کے دن انہیں جزا و سزا دینگے۔ سو جیسے ابوجہل اور محمد صلعم کے درمیان اور موسےٰ اور فرعون کے مابین خدا کا فیصلہ ہوا۔ اسی طرح سے اس زمانہ میں پنڈت لیکھرام اور مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے درمیان میں مباہلہ ہو کر یہ فیصلہ ہوا کہ ایک فریق مجرم قرار پا کر فنا ہو گیا اور دوسرا مظفر اور منصور ہو کر لاکھوں کروڑوں کی ہدایت کا موجب ہوا اور ہو رہا ہے۔
اس طریق سے مجھے معلوم ہو گیا کہ بطریق مباہلہ اسلام دوسرے مذاہب کے مقابلہ راست اور منجانب اللہ ہے بعد ازاں مجھے پھر اسلام کے بہتر فرقوں (شیعہ سنی اور وہابی مالکی۔ حنبلی معتزلہ وغیرہ میں فیصلہ کرنا پڑا۔ آخر کار وہ فیصلہ بھی سات دفعہ بذریعہ مباہلہ ہو گیا کہ مرزا صاحب کے کردار اور گفتار اور اصول اور اعمال اور معتقدات صحیح اور برحق ہیں کیونکہ خدا قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ میں مومنوں اور راستبازوں کی مدد اور نصرت کیا کرتا ہوں اور انہیں ہی غلبہ اور فتح بخشا کرتا ہوں۔
بعد ازاں کسی کے کہنے پر میں نے وہ تمام علامات اور نشانیاں جو حضرت صلعم نے امام مہدی اور مسیح موعود کی آمد کے بارے میں فرمائی ہیں۔ بقیہ صفحہ اور عبارات اہل جلسہ کو سنائیں اور التماس کی کہ یہ جو میں نے م (دیکھو بقیہ صفحہ ۱)

---

[1] اس زمانہ میں جس قدر اسلام کے برخلاف دوسرے مذہب میں وہ اہل اسلام سے منکر اور اسلام کی اقتدار اور ریس کر کے خدا کی زندہ صفات کے قائل ہیں اور یہ صرف ان لوگوں کا دعویٰ بلادلیل ہے کہ خدا قادر مطلق یا عالم الغیب ہے وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ جب کوئی مخالفین اسلام سے (ہندو آریہ عیسائی وغیرہ) تجربہ کی رو سے کوئی دعوے کر کے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے تجربہ اور آزمائش کی رو سے خدا کو عالم الغیب یا رحمان یا مالک مانا ہے کیونکہ جب ان میں سے کوئی بھی علم غیب اور الہامی پیشگوئیوں اور خوارق عادت کے طور پر الٰہی اقتدار اور تعریف کا قائل نہیں بلکہ گذشتہ نبیوں اور رشیوں اور منیوں کی

بقیہ حاشیہ کالم ۲۔ کہانیوں اور سنے سنائے واقعات پر اس کا کچا ایمان ہے پھر ان کا خدا کی زندہ صفات کا اقرار کرنا نرا دعوے اور سنائیوں کے قصے کہانیوں سے ذرہ ترجیح رکھتا ہاں ہم لوگ کہہ سکتے ہیں کہ خدا ہمیشہ سے عالم الغیب اور مالک اور رحمان اور رحیم ہے، جیسے کہ تجربہ کی رو سے بذریعہ صدہا پیشگوئیوں کو ہم نے خود تجربہ کر لیا ہے، مگر ہمارے مخالف یونہی ریس کرتے ہیں۔ پھر ان میں کوئی بھی فرد بشر ایسا جو تجربتہً ہم پر ثابت کر سکے کہ خدا ہے بھی

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۷)

چاند گرہن اور سورج گرہن کا رمضان مین ہونا اور ریل کا جاری ہونا اور ذو دار تارہ کا طلوع ہونا اور طاعون کا ملک مین پھیلنا ہزار سالہ کتب قدیمہ اور آثار حدیثیہ اور نبویہ سے تلاش کر کے آپ لوگون کے حضور مین پیش کی ہین۔ حق تو یہ تھا۔ کہ آپ لوگ ان کتابون کو دیکھکر ہمین بتلاتے۔ کیونکہ مین جو کفار (سکھون) اور منکرین اسلام سے آیا ہون۔ مجھے ان دارقطنیون اور مشکوۃ وغیرہ کتابون سے کیا تعلق یا واسطہ تھا۔ کہ ان کا مطالعہ کر کے ان باتون اور رسول کریم صلعم کے فرمودہ نشانیون پر آپ صاحبان کو اطلاع دیتا بلکہ یہ آپ لوگون کا حق تھا۔ کہ ہمین بتلاتے۔ مگر حیف ہے ان لوگون پر کہ انہین اپنے گھر کی خبر نہین اور غیر اور بیگانے ناواقف آپ لوگون کے گھر مین گھس کر یہ بتلاتے ہین کہ تمہاری کوٹھڑیون مین فلان فلان جواہرات اور موتی ہین۔ ان سے تم بے خبر سوئے رہو۔ اب مین امید کرتا کہ ان حدیثون کے حوالجات اور حضرت رسول کریم کے پاک لبون سے فرمودہ علامات کو سنکر اور کتابون مین لکھا ہوا پاکر پھر بھی اس نور اور رحمت سے غافل رہتے۔ جو عین وقت پہ نازل ہوا اور دور دور سے لوگون نے اور غیر مذہب کے کفار نے اسے شناخت کیا۔ زیادہ کیا تحریر کیا جاوے۔ اس سارے لیکچر کی کیفیت غالباً الگ شائع ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

ماسٹر عبد الرحمان

ضروری اطلاع

اس وقت کو محسوس کر کے جو ہمارے بھائیون کو مختلف مدات کا چندہ مختلف اشخاص کے نام بھیجنے مین پیش آتی ہین۔ صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۰۷ء سے ہر ایک قسم کا چندہ بنام **محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان** آنا چاہیئے خواہ وہ چندہ مدرسہ کا ہو۔ یا زکوۃ کا روپیہ مقبرہ بہشتی کا چندہ یا وصیت کا روپیہ یا آمدنی کا حصہ یا عید فنڈ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ جو ایمان ... لنگر خانہ کے روپے کے جو ... سے ... نام براہ راست آنا چاہیئے۔

ہر قسم کا چندہ جو قادیان مین بھیجا جاتا ہے محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیئے۔ لنگر کا چندہ اگر کسی اور چندے کے ساتھ شامل کر کے بھیجنا ہو تو اختیار ہوگا کہ وہ بھی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ہی بھیجدین اور محاسب اسے حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کر دیگا۔

مگر اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ کوپن مین فرستندہ کا پورا پتہ خوشخط لکھا ہوا ہو اور نیز مفصل ہدایت ہو کہ کتنا کتنا روپیہ کس کس کی طرف سے کس کس مد کا ہے۔ میگزین کی قیمت ہے یا اعانت میگزین یعنے اشاعت اسلام کا روپیہ ہے۔ مدرسہ کا روپیہ ہے۔ یا عید فنڈ کا روپیہ ہے یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا ہے یا بہشتی مقبرہ کا چندہ ہے یا وصیت کا روپیہ ہے یا آمد کا دسوان حصہ ہے یا زکوۃ کا روپیہ ہے، یا کسی جائداد کی قیمت ہے، جو رسالہ الوصیت کے ماتحت انجمن مذکور کو دی گئی ہے یا کسی مکان کرایہ ہے یا زمین کی آمد ہے جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت مین ہے یا زکوۃ کا روپیہ ہے۔ غرضیکہ پورے طور کے ساتھ کوپن مین اس امر کو واضح کرنا چاہیئے۔ جن سے محاسب کو غلطی نہ لگے۔

تمام رقوم کی رسیدین باضابطہ دی جاوین گی اور ماہ بماہ رقوم آمدنی کسی رسالہ یا اخبار مین شائع ہوتی رہینگی۔ جس شخص کو باضابطہ رسید دفتر محاسب سے نہ پہنچے۔ اسے ضروری ہوگا کہ فی الفور اپنی مرسلہ رقم کی تحقیق کرے۔ ویسا ہی اگر مطبوعہ رسیدون مین کسی قسم کی غلطی ہو۔ یا کسی نام کا اندراج نہ ہو تو بھیجنے والے کا فرض ہوگا۔ کہ فی الفور خط وکتابت کرے۔

المشتھر

خاکسار محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

نوٹ۔ اس امر کا یاد رکھنا ازبس ضروری ہے کہ رسالہ الوصیت کے ماتحت کئی قسم کا چندہ ہے شرط اول مقبرہ بہشتی کی یہ ہے کہ کچھ چندہ حسب حیثیت مقبرہ بہشتی کے زمین یا باغ اور دیگر لوازم کی تیاری کے لئے دینا ہوگا سو یہ چندہ چندہ مقبرہ بہشتی کہلاتا ہے۔ دوسری شرط وصیت کی یہ ہے کہ وصیت کرے یا جائداد کی قیمت ادا کر کے روپیہ داخل کرے یا آمد کا دسوان حصہ ہے سو اس کو الگ بھجنا چاہیئے۔ کیونکہ ان دونون شرطون کا الگ الگ پورا کرنا ضروری ہے۔

ہز ہائینس امیر صاحب — سیاحت امیر صاحب کا نیا پروگرام

افغانستان کی سیر و سیاحت کا پروگرام حسب ذیل از سر نو مرتب کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے موافق امیر صاحب ہندوستان کے مفصلہ ذیل مقامات مین قیام پذیر ہون گے۔

لنڈی کوتل مین ۲ جنوری کو رونق افروزی ۳ کو وہان سے روانگی پشاور مین ۳ کو پہنچ کر وہان سے ۷ کو روانگی۔ ۸ کو سرہند آگرہ مین ۹ کو پہونچکر ۱۰ تک قیام۔ علی گڈھ ۱۶-۱۷ کانپور گوالیار مین ۱۸ کو وارد ۲۰ کو روانگی۔ دہلی مین ۲۱ کو وارد ۲۳ کو روانگی۔ ۲۳ ۲۴ کو اجمیر۔ کلکتہ کو ۳۰ کو آمد ۳ فروری کو روانگی۔ سہارنپور مین ۵ کو ورود ۱۰ کو روانگی۔ بمبئی مین ۱۱ کو آتے ہین اور ۱۴ کو جہاز مین روانگی۔ ۱۵ کو کراچی مین ورود ۱۷ کو روانگی ۱۸ کو سکھر۔ ۱۸ کو بہاولپور مین تشریف آوری ۲۱ کو تشریف بری ۲۲ کو ورود لاہور ۲۵ کو روانگی۔ ۲۶ کو ورود پشاور ۲۸ کو روانگی۔ لنڈی کوتل مین ۲۸ فروری کو ورود اور یکم مارچ کو روانگی جانب کابل کلکتہ مین امیر صاحب کے قیام کا بندوبست ہسٹنگز ہاؤس مین کیا گیا ہے۔ اور ان کے جلو کے آدمیون کے لئے محل مذکور کے قریب خیمے نصب کئے جائینگے۔

چین مین تعلیم نسوان

چینی عورتین بھی عمدہ تعلیم کے واسطے شور مچا رہی ہین۔ نانکنگ مین ایک اسکول لڑکیون کے واسطے کھولا گیا ہے اس مین چھ استانیان ہین۔ جن مین سے دو انگلش لیڈیان ہین۔ چین مین عوام الناس کی شائستگی اور تعلیم کیواسطے جو کوشش کی جاری ہے اس مین بھی عورتین بڑا گہرا حصہ لے رہی ہین پیکن مین عورتون کے واسطے ایک روزانہ اخبار بھی شائع ہونیوالا ہے۔ اس کی ایڈیٹر عورتین ہون گی۔ اور اس مین زیادہ تر بچون کی تربیت کا ذکر ہوتا ہے نجوم اور تاریخ کے متعلق بھی بہت سی باتین چھپتی رہتی ہین۔

نماز جنازہ۔ برادرم کرم الٰہی صاحب ساکن موضع ستھال تحصیل کہاریان کی والدہ فوت ہوگئی ہے دوا حباب جنازہ غائبانہ ...

تشحیذ الاذہان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

اُلّو اخبار ہمارے ملک مین اُلّو اور اس کا پٹھا ایک گالی ہے۔ جنوبی افریقہ کے انگریزی علاقہ کیپ کالونی کے دارالخلافہ کیپ ٹاؤن سے ایک ہفتہ وار اخبار انیس۱۹ سال سے جاری ہے اور ملک مین معزز ہے قیمت ۵ صہ سالیانہ ہے اور نام اس کا ہے اُلّو

اُلّو لکھتا ہے کہ فرانس مین ایک عورت نے بذریعہ عدالت اس وجہ پر اپنے خاوند سے طلاق حاصل کی ہے۔ کہ میرا خاوند میرے ساتھ حد سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔ عیسائی دنیا کے واسطے یا تو طلاق کا دروازہ ایسا بند تھا کہ کسی سخت ضرورت مین بھی طلاق نہ ہوسکتی تھی اور یا ایسا کھلا ہے۔ کہ بات بات پر طلاق ہوجاتی ہو۔

مدارس مین مذہبی تعلیم ولائت کے اخبارات مین تعلیمی بل کے متعلق بہت شور مچ رہا ہے۔ مجلس عامہ نے اس امر کو منظور کیا ہو کہ ابتدائی مدارس مین مذہبی تعلیم نہ دی جاوے اور مجلس اُمراء اس کی مخالف ہے۔ آپس مین بہت اختلاف اور شور وغل ہورہا ہے۔ مذہبی تعلیم تو بجائے خود کوئی بُری شے نہین ہے۔ لیکن دین عیسوی جس مذہب کی تعلیم دیتا ہے۔ کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنالو۔ وہ تو درحقیقت اسی قابل ہے۔ کہ ابتدائی مدارس کیا بڑے مدارس سے اس کو مٹا دینا چاہیے۔ امید ہے۔ کہ مجلس عامہ اس مین کامیاب ہوگی۔ کیونکہ فی زمانہ خدا تعالیٰ کا منشاء بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

دو بُری چیزین امریکہ کا اخبار نرتھ سیکر لکھتا ہے کہ ہمارے ملک مین خراب کن چیزین دو ہین۔ ایک شراب اور ایک گرجے۔ ایک بوڑھے کا ذکر ہے۔ کہ وہ گرجے مین صرف اسیواسطے جاتا تھا۔ کہ وہان عشاء ربانی کی رسم کے بہانے سے کچھ شراب پینے کو مل جاتی تھی۔ یہ دو خراب چیزین ایسی ہین۔ کہ ایک انسان کے جسم کو خراب کرتی ہے اور دوسرے انسان کے دماغ کو خراب کرتی ہے۔

پُرانی عیسویت اخبار ڈی ٹرائٹ نیوز لکھتا ہے کہ پرانے زمانہ مین عیسائیت کا حال اچھا تھا۔ کہ عام لوگون کو بائبل کے پڑھنے اور سمجھنے کی اجازت نہ دی جاتی تھی اور مذہبی کتب کا مطالعہ صرف پادریون اور گرجون کے ملازمین تک محدود رہتا تھا۔ تو کچھ اختلاف نہ پیدا ہوتا تھا اب جبکہ بائبل کا ترجمہ ہوگیا اور ہر شخص کو مذہب سے واقفیت دی گئی تو مختلف فرقے بھی بن گئے اور بائبل کے انکار کرنے والے بھی پیدا ہوگئے اور دہریے بھی بن گئے۔

فری تھنکر کے معنے چیننگ سیورمنس۔ کیلیفورنیا سے لکھتا ہے۔ کہ فری تھنکر کون ہے اور لفظ فری تھنکر کے معنے کیا ہین۔ چارسو سال کا تجربہ اور لٹریچر اس ملک مین گواہی دے رہا ہے کہ فری تھنکر وہ ہے۔ جو عیسوی مذہب کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے اور اس کو دنیا سے مٹا دینے کی کوشش کرے۔ فری تھنکر کا اصل مُدعا یہ ہے کہ وہ دین عیسوی کو جڑ سے اُکھیڑ دے۔ اور وہ اس مین بہت کچھ کامیابی حاصل کر رہا ہے۔

پادری بھاگ گئے شہر کین سس مین ایک اتوار کے دن تمام گرجے بند رہے وجہ یہ ہوئی کہ ہفتہ کے روز شام کے قریب ایک لڑکی نے تمام پادریون کے نام خط لکھدیے جن پر صرف یہ الفاظ تھے۔ "سب راز معلوم ہوگیا بھاگ جاؤ" معلوم نہین پادری صاحبان نے کیا سمجھا شاید یہ خیال کیا ہوگا کہ ہمارے قتل کے واسطے منصوبے باندھے گئے ہین۔ سب کے سب شہر چھوڑ کر بھاگ گئے۔

غلط دعا شہر کیل کے پادری پیٹر گلاس صاحب اپنے مقتدیون کے واسطے گرجا مین بلند آواز مین دعائین مانگنے کے عادی تھے چونکہ پادری صاحب کے محلہ مین بہت سے ماہی گیر رہتے تھے اس واسطے آپ نے ایک دن ماہی گیرون کے سامنے باآواز بلند دعا مانگنی شروع کی کہ اے خداوند میرے ماہی گیرون کی کشتیان مچھلیون سے بھر دے یہ دعا سن کر فوراً ایک ماہی گیر اُٹھا اور پکار کر کہنے لگا کہ نہ خداوند ایسا نہ کرنا ورنہ کشتی ڈوب جائین گی اور سب غرق۔

غلیظ رسم نارتھمپٹن کونٹی کورٹ مین ایک گواہ پیش ہوا۔ عیسوی مذہب کی رسم کے مطابق گواہی سے پہلے اُسے کہا گیا کہ حلف کے طور پر بائبل کو بوسہ دے۔ اس نے انکار کیا اور کہا کہ بیسوین سال سے یہ چمڑے کی جلدیان پڑی ہے اور یہ چمڑا بسبب پرانا اور دست مال ہونے کے بہت خراب ہے اور ممکن ہے اس مین ضرر رسان جرم ہون مین اس کو مُنہ لگانا نہین چاہتا۔ جج معقول آدمی تھا اس نے عذر قبول کیا بلکہ ملک کے ڈاکٹرون کے آگے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس غلیظ رسم کو انگلستان کے قانون سے نکال دینے کیواسطے کوشش کرین۔

ایک پادری صاحب پایونیر اخبار جو گرینڈ ریپڈس صوبہ مچگن سے نکلتا ہے ۲۴ ستمبر کے پرچہ مین لکھتا ہے کہ پادری ای۔ ایل جیمز صاحب گرجے سے خارج کئے گئے اور پادری پن کی سند چھین لی گئی۔ سبب وہی ایک بیگانہ لڑکی کے ساتھ کچھ معاملہ۔

ایک دانا بشپ بشپ چارلس ڈی ولیمس نے ۲۰ ستمبر کو نوجوان عیسائیون کے ایک مجمع مین وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ بائبل نے کہین یہ دعویٰ نہین کیا کہ وہ خدا کا کلام ہے۔ ہان بائبل ایک قابل عزت عجائب خانہ ہے۔ جس کی اشیاء کو دیکھنا جائز پر ہاتھ لگانا یا استعمال کرنا جرم ہے۔

دہریت اور عیسویت نارمن مے صاحب شہر مونٹریال سے تحریر فرماتے ہین کہ بت پرستی۔ عیسویت اور دہریت دراصل ہم معنے الفاظ ہین ان مذاہب مین سے کسی مذہب کو لے لو۔ سب کا مقصد اور انجام ایک ہی ہو کیونکہ خدائے واحد کے ساتھ کسی کو بھی کچھ تعلق اور واسطہ نہین ہے۔

ایک مس کا اپنا نیلام مس ایلزبتھ میگی جو واشنگٹن (امریکہ) کی ایک کنواری لڑکی ہے اور چکیبو کے ایک کارخانہ مین ٹائپ رائٹر کا کام کرتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو نیلام کے ذریعہ سے فروخت کرنے پر مستعد ہے اور اشتہار دیا ہے کہ مین اُس شخص کی جنم جی خادمہ ہوکر رہون گی جو میرے دام سب سے زیادہ لگائیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیت ۵۶

۱۔ مین مسمی شیر علی ولد مولوی نظام الدین صاحب قوم رانجہ ساکن ادرحمہ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور۔ حال مقیم قادیان دارالامان بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ ربہٗ مسیح موعود قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اُن کا مرید اور پیرو ہون۔

۳۔ مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ مین اُن ہدایات کا جو ان مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا۔ جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے۔ یہان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد وشرائط منشرحہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

۴۔ میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ مکان واقع قادیان قیمتی یک صد روپیہ اور بھینس قیمتی معہ روپیہ اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ اس جائداد کے ⅓ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جائداد جو اس وقت جس کی قیمت للعہ روپیہ ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد ⅓ جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کرکے قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ (غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک ہو) میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

۵۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد علاوہ جائداد مذکورہ بالا پیدا کرلوں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد (ماسوائے جائداد مذکورہ) میری ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق ۴ مین وصیت کیا ہے۔ مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہون گا۔

نوٹ۔ جس مکان کا مین نے اُوپر ذکر کیا ہے۔ میرا ارادہ اس کو وسیع کرنے کا اور نئی عمارت بنانے کا ہے اور اسیطرح اس کی قیمت اُمید ہے۔ کہ چار سو تک ہوجاوے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

۶۔ مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکی ہین یا آیندہ شائع ہون گی۔ دارالامان قادیان مین پہنچاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز وتکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم وپنجم مین کیا ہے۔ ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرادون گا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس مین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے۔ جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

۸۔ مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ مذکور مین دفن نہ ہوسکے تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے، میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

۹۔ یہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کراچکا ہون گا۔ یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔

الراقم۔ شیر علی عفی اللہ عنہ۔ الموصی۔ قادیان دارالامان ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ ۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء

العبد۔ شیر علی عفی اللہ عنہ

گواہ شد۔ حافظ عبدالعلی ولد مولوی نظام الدین ذات رانجہ سکنہ ادرحمہ
گواہ شد۔ نظام الدین والد شیر علی بقلم خود سکنہ ادرحمہ (نشان انگوٹھا)
گواہ شد۔ غلام نبی پنشنر حال وارد ادرحمہ سکنہ میجن بقلم خود

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ براہ مہربانی یہ چند سطور اخبار بدر مین شائع کرکے ممنون احسان فرمادین۔

باوا نانک صاحب کے چیلون کو خوشخبری

گورو کی بانی جس کا اشتہار رہنمائے خالصہ مین دیا گیا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیار ہوگئی ہے۔ جس مین باوا نانک جی کا مواحد مسلمان اور پانچ ارکان اسلام کا پابند ہونا اور برملا درود شریف اور نماز پڑھنا اور باوا نانک وگوبند سنگھ جی کی تعلیم کا اختلاف جس مین زمین وآسمان کا فرق ہے بڑے بڑے پُر دلایل ثبوت سکھ صاحبان کی مسلم پستکون (مذہبی کتابون) سے دئے گئے ہین ہوسکتے اور سچ مخفی سکھ صاحبان کی خاطر پنجابی دیس ملن ابد سوہون سے

کام لیا گیا ہے۔ کیونکہ سکھ صاحبان کو پنجابی زبان سے بہت انس ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس کے شائع ہونے پر بہتوں کا بھلا ہوگا۔ چونکہ یہ عاجز اس قدر زر کثیر نہیں رکھتا۔ لہٰذا ملتمس ہوں۔ کہ براہ مہربانی کوئی صاحب اس کے چھپوانے کا انتظام کریویں۔ عنداللہ ماجوراً و عندالناس مشکور۔

المشتہر۔ محمد یوسف طالب۔ دوم مدرس مدرسہ پشین ملک بلوچستان (سابق سورن سنگھ برہمچاری)

شعر و سخن

(شکریہ منت منان بتعلق مسیح امام آخر زمان)

خدایا شکر ہے تیرا کہ ہم نے وہ زماں پایا
ترے فضلوں کے میں قربان جاؤں آخر العہد
زمانہ چشم براہ تھا خود اس کی انتظاری میں
مسیح دور آخر ہے غلام احمد سرور
بشارت جسکی سارے انبیاء دیتے رہے وہ اب
زمانہ ہی فقط ہمنے نہ پایا اس شہنشہ کا
یہ تیری ہی عنایت ہے کہ ہم کو یہ ملی نعمت
نظر آتی ہے اب سرسبزی و شادابی ہر جانب
گئے وہ دن کہ مردہ ہو گئی تھی یہ زمین ساری
پرندے اب خوشی سے باغ عالم میں چہکتے ہیں
جہاں میں اس کے آنے سے ہے پھیلی ہر طرف خوشبو
جو غمگین دل تھے انکی اب مرادیں ہو گئیں پوری
غضب کی وہ عائیں نہیں خدا پاک بندوں کی
جو تھے روباہ سیرت گھس گئے اندر بلوں کے وہ
سعادتمند اس سے اکتساب نور کرتے ہیں
نشانات سماوی نے کیا سچا اُسے ثابت
وہ صورت اور سیرت میں ہے مانند نبی حق
فزوں اسلام کی شوکت ہوئی ہے اس کے آنے سے
بنایا قادیاں کو ہے خدا نے مرجع عالم
جو اعدا ہی تھے ہو گئے مغلوب وہ سارے
دلائل سے کیا قتل اس نے سارے اہل باطل کو
ہوا ہے انتشار نور جب سے بدر کامل کا
ہلاکت کے لئے اس کی نہیں تسمہ لگا چھوڑا
شریروں کی شرارت کی بھلا کیا پیش جاتی ہے
زمانہ کے حوادث کی نہیں پرواہ اسے ہرگز

طالب میں جس کی مرداں خدا کو نیم جاں پایا
کہ ہم نے فضل سے تیرے شہ آخر زماں پایا
طلبگار اس کی آمد کا ہر اک پیر و جواں پایا
ملائک کو بھی جس کے وصف میں رطب اللساں پایا
زہے قسمت کہ ہمنے رہنمائے گمرہاں پایا
کہ خداموں میں اس کے ہمنے خود کو بیگیاں پایا
رواں دواں کو جس سے ہم نے ہر دم شادماں پایا
جہاں میں تیری رحمت کا ہر اک چشمہ رواں پایا
ترے فضلوں سے ہمنے اب زمیں کو گلستاں پایا
ہزاروں بلبلوں کو شاخ پر نالہ کناں پایا
ہوا کرہی ہے گویا ہم نے اب عنبر فشاں پایا
تر و تازہ خوشی سے ہمنے روئے عاشقاں پایا
کہ جن کی استجابت سے یہ مرد آسماں پایا
مقابل میں کھڑا جب سے کہ ہے نیر زیاں پایا
مگر خفاش بد طینت کو ظلمت میں نہاں پایا
مسیح موعود کو کامل بوقت امتحاں پایا
تری رحمت کے قربان ہم کیسا دل ستاں پایا
ہر باغ احمدی کا ہم نے اس کو باغباں پایا
ہے جس سے حاسدوں کے سینہ میں زہر نہاں پایا
شریروں کے لئے اس کو بلائے ناگہاں پایا
قلم کو اس کے ہمنے بڑھ کے از تیغ و سناں پایا
اسی ساعت سے ہمنے دہر میں شور سگاں پایا
ہر اک بوجہل سیرت کو غرض رنجیدہ دماں پایا
کہ اس کے سر پہ ہمنے ہے خدا کو سایہ باں پایا
جو دیکھا جلکے ہمنے اسکو ہر دم شادماں پایا

مقابل گر ہوا اس کے کوئی دشمن تو یوں سمجھو
ملی ہے اس کو عزت ہو نہیں قادیاں جاکر
ہوئی نصرت ہے دین کی اس شہنشاہ کے آنے سے
غریبوں کا تو ہے ملجا یتیموں کا ہے ماویٰ
مریدان احمدی بھائیو! مبارک ہو مبارک ہو
چہکتے طائران قدس اس کی بارگاہ میں ہیں
مریں یہ مولوی اور پیر زادے گدیوں والے
ریاکاری سے پہنے جسم پر دلق مرقع ہیں
خدایا خوش رہے ہر دم ترا یہ مہدی برحق

عدو کا سینہ۔ اس کا چہرہ ہمنے ارغواں پایا
سیہ دلی کی زمیں کو ہمنے ہے دارالاماں پایا
بحمداللہ کہ ہمنے یہ عجب صاحبقراں پایا
خوشا قسمت ہماری ہم نے ایسا مہرباں پایا
کہ ہمنے اس فرشتہ رو کو اپنا مہرباں پایا
حریم قادیاں کو ہمنے ہے باغ جناں پایا
ہدایت سے جنہیں محروم ہمنے بے زباں پایا
ہدایت کو مگر سینہ میں ان کے بے نشاں پایا
کہ ہمنے اس سے تیری … کا نام و نشاں پایا

زمانہ ہمیشہ پیغمبروں اور رہنماؤں کا خواہشمند رہا ہے

خداوند کریم غفور الرحیم نے اپنی کریمانہ و رحیمانہ صفتوں سے بہت سی چیزیں اپنی مخلوق کے لئے مہیا کر دی ہیں۔ منجملہ ان کے انبیاء۔ مرسل۔ پیغمبر امام رہنما ہیں۔ جن کا کام خلق اللہ کو پیغام خدا پہنچانا ہے اور راہ راست دکھانا ہے۔ یہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ کہ جب کبھی کسی قوم میں ضعف کے آثار پیدا ہوئے تو خدا تعالیٰ نے اپنی صفت رحمانیت سے اپنا برگزیدہ اس قوم کے درمیان بھیجا۔ تاکہ وہ لوگوں کو چراغ ہدایت کی روشنی دکھا کر اور راہ ضلالت سے راہ راست پر لاوے۔ جب اس برگزیدہ نے وعظ شروع کیا تو بہت سے بلکہ اول اول کے درپے ہوئے۔ اور آخر آہستہ آہستہ کم بختوں نے بوجہ نافہمی مخالفت کی اور … ایذا رسانی کے طریق استعمال کئے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ ان کو کیسے کیسے روز سیاہ دیکھنے نصیب ہوئے۔

چونکہ اس زمانہ میں جب کہ قرآن کریم و اسلام پر غیر قوموں کی طرف سے بڑے بڑے ناروا حملے ہوئے۔ تو ضرور تھا کہ ان کے روکنے والا اور ہدایت کرنے والا بموجب پیشین گوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی کریمی سے اپنا برگزیدہ بھیجے۔ اب اگر چشم بصیرت و نظر تعمق سے دیکھا جاوے اور ہٹ دھرمی و تعصب سے اجتناب کیا جاوے۔ نیز اشارہ کدعہ (قدعہ یعنی قادیان) و رجل من ابناء فارس والی حدیثوں کی طرف غور کیا جاوے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ بیشک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجدد ربانی و خدا کے برگزیدہ ہیں اور جو کچھ وہ دعوے کرتے ہیں برحق کرتے ہیں۔

ناظرین! یہ باتیں پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہیں۔ اور پہنچتی جاتی ہیں۔ کہ حضرت عیسے واقعی اسی زمین پر پیدا ہوئے اور اسی زمین پر سما گئے۔ لیکن اب اس بات کے نہ ماننے کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ ہزاروں بلکہ کروڑوں

کا مذہب اسی بات سے زینت میں سماجاتا ہے اب
چونکہ یہ خیال مدت سے ان کے دلوں میں گھر کئے
ہوئے ہے۔ اس کا خارج ہونا بھی کوئی آسان بات نہیں
ہے لیکن آسان بھی ہو سکتی ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ
اس روشنی کے زمانہ میں کوئی شائستہ قوم ایسی ہٹ دھرمی
پر اڑی رہے۔ اسیطرح آریہ صاحبان و دیگر فرقے بھی جنکو
دارالامان کی انجمنوں کی طرف سے چیلنج دئے جاتے
ہیں تاکہ یہ بات اظہر من الشمس ہو جاوے کہ کونسا مذہب
یا فرقہ صراط مستقیم پر ہے۔ مخالفت وغیرہ سے باز
رہ سکتے ہیں۔

اب بھی اگر کوئی شخص باوجودیکہ سب کو معلوم ہے
کہ حضرت اقدس کے مخالفوں نے اپنے فہم ناقص
کی کجی اور زعم فاسد کی بدولت کیسے کیسے روز بد
دیکھے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ دیکھیں گے۔ اپنے کسی
مُدعا کے لئے مخالفت پہ کمربستہ رہے۔ تو وہ اس کا
اختیار ہے۔ کیونکہ خدا کا کام اپنے مرسل کے ذریعے
پہنچانا ہے۔ اس سے مستفید ہونا انسان کا اپنا اختیار
ہے۔ جیسے دوزخ و جنّت دونو چیزیں انسان ہی کے
لئے ہیں۔ اب جس کے لئے وہ سعی کرے گا اسی کو
وہ حاصل کرے گا۔ اگر نیکی کرے۔ تو امید ہو سکتی
ہے۔ کہ وہ جنّت میں داخل ہو اور اگر بدی تو ضرور ہے
کہ وہ اپنے کارہائے بد کی [illegible] جہنم میں
سزایاب ہو۔

صاحبان! انسان کو جا[illegible]ہے
دیکھے (بالانصاف) [illegible]ی و تدقیق
کرے نہ کہ الٹا مخالفت پر کمر کس لے اور کانوں میں
تیل ڈالکر آسمان و زمین کے فرضی قلابے ملاتا پھرے
اے مخالفان مسیح موعود و مہدی مسعود وقت
تنگ ہے۔ نشانات ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ اب
بھی دین کو دنیا پر مقدم سمجھو اور خدا کا خوف دل میں
رکھو۔ راس الحکمۃ مخافۃ اللہ۔ خدا سے ڈرنا
حکمت یعنی دانائی کا سر ہے۔ وادیٔ کشمیر کے
رہنے والے بالخصوص میرے مضمون کے مخاطب ہیں

الراقم

عبداللہ شاہ کا کسٹیٹ ہائی اسکول سرینگر کشمیر

رسید زر

یکم دسمبر سنہ ۶ء ـ ۱۳۱۵ ـ محمد شریف صاحب لصہ/
" " ۱۳۵۰ ـ رحمت علی صاحب سے/
" " ۱۲۹۸ ـ عبدالمنان صاحب سے/
۳ـ " " ۱۳۰۹ ـ فیض احمد صاحب سے/
۳ـ " " ۱۲۴ ـ محمد علی خان صاحب سے/
۳ـ " " ۷۷۷ ـ شاہزادہ سلطان رشید خان صاحب عہ/۱۲
۳ـ " " ۸۹۲ ـ غلام مصطفےٰ صاحب عہ/
۳ـ " " ۱۰۹ ـ خواجہ کمال الدین صاحب سے/
۴ـ " " ۸۸۷ ـ غلام محمد صاحب عہ/۱۲
۴ـ " " ۱۴۶ سہارن پور عہ/۱۱
۵ـ " " ۱۳۰۶ ـ امیرالدین صاحب عہ/۱۲
۶ـ " " ۸۸۵ ـ عبدالحکیم صاحب عہ/۱۲
۶ـ " " ۱۳۴۳ ـ بشیر حسن صاحب عمہ/
۶ـ " " ـ ڈاکٹر غلام غوث صاحب عہ/

دلچسپ علمی خبریں

ڈاکٹر ڈبلیو پی لمرے نے تجربہ کے بعد رائے
قائم کی ہے۔ کہ آسٹر کنائن (ایک دوا جو کچلہ سے بنائی
جاتی اور انگریزی دوا فروشوں کے ہاں سے ملتی ہے)
سے اُس تپ دق میں جو پھیپھڑے سے تعلق رکھتی ہے
استعمال کرنے سے مریض کو بید نفع ہوتا ہے مریض
کو چار خوراک ۲۴ گھنٹے میں دینی چاہئیں اور بالغ مریض
کو ہر خوراک میں (۱ ـ ۳۰) گرین تک اور پانچ دن بعد
ہر خوراک میں (۱ ـ ۳۰) گرین بڑھا دی جاوے۔ یہاں تک کہ
بڑھتے بڑھتے ہر خوراک میں (۲ ـ ۳۰) گرین ہو
جاوے۔ پھر خوراک کو بڑھانے کے لئے (۱ ـ ۶۰)
گرین کا اضافہ کیا جاوے۔ یہاں تک کہ اضافہ کے
ذریعہ خوراک انتہا تک پہنچ جاوے۔ انتہا کے بعد
خوراک میں (۱ ـ ۴) گرین کی کمی کی جاوے۔ خوراک کو
اسی مقدار کی کمی کے ساتھ برابر گھٹایا جاوے۔ اور جب
سب سے کم خوراک پر پہنچ جاوے گی تو مریض کو بید فائدہ
پہنچیگا۔ اس کے بعد پھر خوراک میں بتدریج اضافہ شروع
کیا جاوے۔ جہاں کہیں تازہ اور صاف ہوا مدقوق کو
مل سکے۔ وہاں آسٹر کنائن کے ذریعے علاج کرنا بہتر ہوگا
مزید براں اگر تازہ ہوا ملنے کی حالت میں بھی اس دوا کو
استعمال کرایا جاوے تو اور زیادہ نفع دے گی۔

پروفیسر ـ کوہن نے جرمنی کی سوسائٹی آف
ٹبرکلوس" میں بیان کیا کہ بعض لوگوں کو مرض دق بیقاعدہ
سانس کے باعث پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایک
نقاب بنایا ہے۔ اسے چہرہ پر ڈال کر انسان ٹھیک
طریقہ میں ناک کے ذریعے سانس لے سکتا ہے

اخبار سائنس سفٹنگز سے معلوم ہوا ہے کہ ایک
نے ایک ایسا مصنوعی ہاتھ بنایا ہے۔ جو چیزوں اور
اوزاروں کو ایسی مضبوطی سے پکڑ سکتا ہے جیسے
کہ اصلی ہاتھ وہ حسب مرضی کھل سکتا اور بند ہو سکتا
ہے۔ بہت ہلکا اور مضبوط ہے۔ اس میں ایک کل ہے
جس کے ذریعے ہاتھ کام دیتا ہے یہ کل ہتھیلی کے
نیچے لگائی جاتی ہے۔

ڈاکٹر ـ رابرٹ ـ ای کوگھلن کی رائے ہے
کہ اکثر ورزش مفید ہوتی ہے لیکن تھوڑی مقدار میں
جب ورزش سے تکان معلوم ہونے لگے تو ورزش
کو بند کر دینا چاہئے۔ زیادہ ورزش سے بہت سے
نقصانات ہوتے اور امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں
کیونکہ اس سے انسان کا دل کمزور ہونے کے باعث
انسان میں نمونیا اور دیگر امراض کے قبول کرنے کی
خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مزید براں زیادہ ورزش
کرنے والا اچھا خاوند نہیں بن سکتا اول تو ورزش
کرنے والے میں زیادہ تر شادی کرتے ہی نہیں۔
جو کر بھی لیتے ہیں۔ ان کی نسبتاً کم اولاد پیدا ہوتی
ہے۔ بہت سوں کی بیویاں طلاق لینے پر مجبور ہوتی
ہیں۔ جب ورزش کے ذریعے تکان معلوم دینے
لگے یا جب انسان کا دل بڑھ جاوے تو ورزش
بالکل بند کر دی جاوے۔

اخبار سائنس سفٹنگز ایک نامہ نگار کے بیان کے مطابق لکھتا ہے
کہ ممالک متحدہ امریکہ کے ضلع مونٹانہ میں مقام گرینایٹ
کاونٹی میں ایک شخص ہے جس کا جان ڈی پرائس ہے اس شخص کی
کھال ہر سال اسیطرح گر جاتی ہے جس طرح سانپ کی کینچلی اتر
جاتی ہے (ترقی)

سچے کو ہمیشہ راحت ہے۔

سرمہ سلیمانی۔ امراض چشم کا جانی دشمن اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرمائیں اول مفت منگائیے۔ دیکھیے پھر کس طرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چند روزہ استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار خارش۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے اس پر قیمت دیکھیے صرف ۸ فی تولہ

سنون دندان۔ لو یہ وہ سنون ہے جس نے منگایا وہ خوش ہو گیا کہ پھر دانتوں کی شکایت نہ پائی لا یا یقین جانئیے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مرض درد داڑھ میں یا اتفاقیہ ہیں۔ کھلن دندان یا بدبو دہن میں مبتلا ہو یا ان کے دانت داڑھوں سے خون آتا ہو یا سوڑے پھولتے ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض منہ اور دانت مثل گوہر آبدار قیمت ۴ فی بکس۔

بکس محافظ نسل۔ یہ وہی بکس ہے جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے لاکھوں مریضوں کو در مقصد پہونچایا ہے اور جنکا استعمال سے ... ہر مرض ... صرف ایک ہفتہ استعمال سے ... ہے اپنا نام ... مژدہ ہو کہ یہ اس کی موجودگی میں مایوس نہ ہوں اس میں مفصلہ ذیل ادویات محفوظ ہیں۔ سونے چاندی کی گولیاں طلا طلسمی۔ آب حیات جن کی علیحدہ علیحدہ قیمت ہے اگر صحت میں کسیقدر کمی ہووے۔ تو باقی دوا مفت ارسال ہو گی مریض اپنی حالت لکھتا رہے۔

نوٹ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں۔

المشتہر۔ حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری بلب گڈھ ضلع دہلی۔

خط وکتابت۔ کبوقت تمام خریداران کو چاہیے کہ اپنی نمبر خریداری کا حوالہ اپنے خط پر ضرور دیا کریں بعض خریدار غلطی سے بجائے اپنے نمبر کے رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ دیدیا کرتے ہیں یہ نمبر خریداری نہیں ہے بلکہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ ہر خریدار کا نمبر علیحدہ ہوتا ہے نیز جو صاحبان ہمارے خط کا جواب دیں ان کو چاہیے کہ جواب کے وقت ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ کا حوالہ بھی ساتھ ہی دیا کریں تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لندن آسٹریلیا افریقہ آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے ... امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے نفع پہنچے۔ نذر الدین

کارخانہ دوائے ... انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں انکو بڑے زور سے اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کر کے علاج کرادیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان میں دھوم مچگئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ مقام بھیرہ۔ ضلع شاہ پور پنجاب۔ محلہ معماراں

روزانہ اخبار عام

یہ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہمارے ہفتہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار عام ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں منیجر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ تازہ خبریں قارئین ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا رائیں اور واقعات نہایت مدلل و معقول بیان ہوتی ہیں اس لیے تمام ملک میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور عمیق ... کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرماویں نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ ... آسانی پر جاری ہوتا ہے۔ ... کا پتہ۔ منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

مفت ... کارخانہ جات کی طرف سے (رسالہ گوہر زادہ) ... اطلاع بھیجئے ... آپ اور آپکے دوستوں ... منیجر ...

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳ سیر پختہ پس جاتا ہے۔ دن میں تخمیناً ۲۵ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ... درجہ دوم مبلغ ... مبلغ ... بیعانہ آنے پر خراس دیا جاتا ہے۔ بیلنے کی ... والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک بے نظیر خط جو آپ کے پڑھنے کے قابل ہے

اِس سے پہلے آپ مفرح عنبری کی نسبت بارہا ہندوستان بھر کے معزز ترین طبقہ کی رائے ملاحظہ فرما چکے ہیں جن میں بڑے بڑے جلیل القدر حکام معزز عہدہ داران جاگیرداران تاجران حکمائے یونانی و ڈاکٹران شامل ہیں جن سے بہتر شہادت کسی چیز کے حُسن و قبح کی دریافت کے لئے تلاش کرنا لاحاصل ہے لیکن ذیل کا عجیب خط جس میں بڑی شہادت موجود ہے۔ اپنی نوع کا نرالا اور شاید دنیا میں پہلا خط اور کسیکی دوائی کی نسبت پہلی شہادت ہے جو میرے مولا کریم کے رحم و فضل سے مجھ ناچیز کو حاصل ہوئی ہے اور وہ یہ ہے۔

از جناب بابو غلام رسول صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر (جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بھائی ہیں) برادرم حکیم محمد حسین صاحب قریشی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں ایک مدت سے آپکا اشتہار اخبار الحکم میں دیکھ رہا ہوں مگر چونکہ اشتہاری دوائیوں سے مجھے سخت نفرت ہے اسواسطے میں ہمیشہ اس کو بھی بنظر حقارت دیکھتا رہا لیکن آج بوقت دوپہر جبکہ میں قیلولہ کر رہا تھا مجھے اس کے خریدنے کیطرف اپنے مولا کریم کیطرف سے اشارہ ہوا کہ یہ دوائی قوت باہ اور قوت جسم کیلئے مفید ہے اس سے پہلے تو میں اسکی قیمت سے بھی ڈرتا تھا مگر اب جبکہ مولا کریم نے اسکی نسبت اشارہ فرمایا تو ضرور اس کا استعمال کرنا چاہیے لہذا عرض ہے کہ بدیں کارڈ ہذا آپ تین ڈبیہ بذریعہ وی پی پارسل ارسال فرمائیں۔

دوسرا خط جو بعد میں آیا برادرم حکیم صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپکے اشتہارات (مُفرح عنبری) کی اشاعت حتی الوسع کی یہانتک کہ تحصیلدار صاحب کو وہ دکھایا گیا اور آپ کی دوائی کی تعریف بھی کیگئی اور یہ بھی کہا گیا کہ اس دوائی کیمتعلق مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارات ہو چکے ہیں اور تب سے مجھے کامل یقین ہو گیا ہے وغیرہ وغیرہ لہذا آپ تین ڈبیہ مفرح عنبری بذریعہ وی پی پارسل بھیجدیں آپکا تابعدار غلام رسول۔

المشتہر
حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مفرح دلکشار کارخانہ رفیق الصحت۔ حویلی کابلی مل لاہور

بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر کے زیر اہتمام چھپا گیا۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان

قیمت پیشگی ۲؎

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) | مورخہ ۱۳۔ ذیعقدہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹۔ دسمبر ۱۹۰۷ء | نمبر ۵۱

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف ندیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا ۔ کہ اُسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست | منکران مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکار کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۳۰ ؎

عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق ونیری اخبار ... ... للعہ

مابعد ... ... صہ

عام قیمت پیشگی بغیر اوراق ونیری اخبار ... ... ۳؎

فی پرچہ ۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکرینگے ان کے حساب بعد کیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے تو اُسے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ روانہ ہوگی لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دین ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہئے جو روپیہ ارسال کرینگے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہنچے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور

وحی الٰہی کی تائید مکہ معظمہ سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی و معظمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بدر مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام درج ہے جو آپ کو جمعرات کو ہوا تھا کہ "عید تو آج ہے چاہو کرو یا نہ کرو" اگرچہ عام طور پر تمام ہندوستان میں بہ استثناء چند مقامات عید جمعہ کو ہوئی تھی۔ مگر یہ غیب کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دی اور جو یقینی تھی وہ یہی تھی کہ عید جمعرات کی ہے۔ اب مکہ شریف سے جو خطوط موصول ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں عید جمعرات کی تھی بموجب الہام ہمارے امام صاحب۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاص خانہ کعبہ میں جمعرات کی عید ہونے کے معنے یہی ہیں کہ بدھ کی شام کو چاند ہوگیا تھا۔ اگرچہ عام طور پر ہندوستان میں دیکھنے میں نہیں آیا مگر اس کی حقیقت کی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اطلاع دیدی۔ یہ بھی ایک نشان ہے۔ اور ہمارے امام علیہ السلام کی صداقت اور اس کی سادگی پر ایک بیّن دلیل۔ ہمارے مخالفین اور دنیا کے اہل الرائے اس معاملہ میں غور کریں کہ کس سادگی اور جرأت کے ساتھ ہمارے حضرت صاحب اپنے الہام دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں اگرچہ قادیان میں اس روز عید نہیں کی گئی مگر خدا تعالیٰ کا پیغام جو پہنچا تھا وہ کھول کر بتا دیا گیا۔ اور آخر وہی ہوا۔

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

خبریں ضروری ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دوست صادق محب واثق جناب مفتی صاحب۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حال ہی آپ کے اخبار کے متعلق چند صاحبان نے دو تحریکیں کی ہیں۔ اول یہ کہ اس میں دنیاوی خبریں ہوا کریں اور دوم یہ کہ اخبار ہفتہ میں دو بار کر دیا جاوے۔ چونکہ میں بدر سے خاص محبت رکھتا ہوں اور اس کی ترقی اور بہبودگی کا خواہشمند ہوں اس وجہ سے میں نے بھی مناسب سمجھا کہ اپنی ناچیز رائے اس کے متعلق ظاہر کروں۔

(۱) یہ بات مسلم ہے۔ کہ ہم کو دنیاوی خبروں کی بھی سخت ضرورت ہے۔ نہ صرف ہندوستان کی بلکہ تمام روئے زمین کی کیونکہ زمانہ کی ضروریات اور اس کے حالات سے آگاہی بھی لازمی ہے۔ اور یہ بغیر اخبار ممکن نہیں چونکہ ہمارے قومی اخبارات میں ملکی خبریں نہیں ہوتیں اس وجہ سے باوجود خریدنے الحکم۔ بدر و دیگر رسائل کے ایک نہ ایک اور اخبار خریدنا یا کم از کم اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

بدر میں ملکی خبروں کا اندراج ایک عمدہ تجویز ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس کے لئے گنجائش کہاں سے آوے۔ مجھے یاد ہے کہ گذشتہ دنوں کہ اس اخبار میں ملکی خبروں کا ایک صفحہ شامل ہوتا تھا۔ میں ایسی خبروں سے مخالف ہوں جو پرانی ہو کر چند تبادلہ کے اخبارات سے حاصل کی جاویں اور اس سے اخبار کی وقعت کم ہوتی ہے۔ ساتھ ہی اس کام کے لئے اخبار میں سے ایک دو صفحہ کی گنجائش نکلنی بھی مشکل ہے اور نہ ہی ایک دو صفحہ اس کے لئے کافی ہیں۔ ملکی خبروں اور تمام دنیا کے حالات کے متعلق ضروری ہے کہ کم سے کم چار صفحہ کا ضمیمہ بدر کے ساتھ ضمیمہ نکلا کرے مگر اس کی تیاری کے لئے خاص انتظام چاہئیے چند روزانہ اور ہفتہ وار انگریزی اور اردو اخبارات منگوائے جاویں اور علاوہ اس کے ہر بڑے شہر میں جہاں کہ احمدی جماعت موجود ہے۔ بدر کے اس ضمیمہ کے لئے ہر جگہ نامہ نگاروں کی ضرورت ہے۔ جو وقتاً فوقتاً مقامی خبریں لکھتے رہا کریں۔ میرا خیال ہے کہ اس ضمیمہ کے لئے علیحدہ ایک سب اڈیٹر بھی ہو جو آپ کے ماتحت اور آپکی ہدایات کے موافق اپنا کام کرے کیونکہ آپ پہلے ہی اخبار میں دبے ہوئے ہیں۔

یہ تمام انتظام خرچ چاہتا ہے۔ جسکا انتظام بھی ضروری ہے۔ اگر ناظرین بدر کو واقعی یہ شوق ہے کہ ان کے اخبار میں ملکی خبریں ہوا کریں تو وہ اس ضمیمہ کو خریدیں اور اس کا چندہ پیشگی ادا کریں چونکہ محصولڈاک کی ضرورت اس ضمیمہ کے لئے نہ ہوگی میرے خیال میں کم سے کم ایک روپیہ قیمت اسکی مقرر ہو کر سات سو خریدار اس ضمیمہ کیلئے پیدا ہو جاویں۔ اور بغیر پوری ہونے اس تعداد کے اس کام میں ہاتھ ڈالنا مشکل ہے۔ اگر سات سو یا اس سے زیادہ خریداروں کی خواہش ہو تو اس کام کو شروع کر دیا جاوے ورنہ ہر شخص کا اختیار ہے کہ ملکی خبروں کے حاصل کرنے کے لئے جس طرح چاہے۔ بطور خود انتظام کرے۔

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ بدر کو ہفتہ میں دو بار کر دیا جاوے جسکے متعلق بندہ صاف صاف عرض کرتا ہے کہ یہ قبل از وقت ہے بدر ہرگز ہفتہ میں دو بار بالفعل نہیں ہونا چاہئیے جبکہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اخبار کی حالت ابھی تک پوری پوری اطمینان بخش نہیں اور نہ ہی اس سے اصل سرمایہ پر کچھ منافع حاصل ہونا شروع ہوا ہے۔ تو پھر ہفتہ میں دو بار کر کے اخبار کو پھر مشکل میں ڈالنا ہے آجکل تیرہ سو پرچوں کی اشاعت کے لئے کم سے کم تیرہ سو پیسہ محصولڈاک کیلئے درکار ہیں۔ تو پھر اس خرچ کو ہفتہ میں دو بار کرنا بغیر کافی فنڈ کے عقلمندی سے بعید ہے اور اسکا میابی کی کم ہے میری ناچیز رائے یہ ہے کہ دونوں اخبار بدر اور الحکم بالفعل ہفتہ میں ایکبار ہی شائع ہوں۔ البتہ ایک بڑا نقص انکی اشاعت میں ہے جسکا رفع کرنا لازمی ہے بدر ایک مقررہ دن شائع ہوتا ہے اور الحکم اور ایک مقررہ تاریخ کو یا اس کے دوسرے روز۔ بارہا ایسا ہوتا ہے یہ دونو اخبار ایک ہی روز قادیان سے روانہ ہوتے ہیں اور اس طرح خریداروں کو ایک ہی روز پہونچتے ہیں یہ بڑا نقص ہے۔ یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ دونوں اخبارات کے مضامین اور ان کا مذاق علیحدہ ہے۔ مگر قادیان کی خبریں اور کلمات طیبات جو اخبار کا مغز ہیں وہ دونوں میں مشترک ہیں اور اس سے دونو اخبار خریدنے کا شوق کم ہو جاتا ہے۔ اس نقص کی اصلاح یوں ہو سکتی ہے کہ دونو اخبار مقررہ تاریخوں میں شائع ہوں اور ہر ایک اخبار دوسرے سے تین چار روز بعد میں شائع ہوا کرے۔ مثلاً الحکم چونکہ ۱۰-۱۷-۲۴- اور اخیر تاریخ کو شائع ہوتا ہے بدر کو ضرور نہیں کہ ہر جمعرات کو ہی شائع ہو بلکہ اگر وہ ہر مہینہ کی ۵-۱۲-۲۰-۲۷- تاریخ یعنے مہینہ میں چار بار شائع ہو تو اسطرح جو لوگ دونوں اخبار خریدتے ہیں انکو ہفتہ میں گویا دو پرچے پہونچ رہیں گے۔ یعنی ۵-۱۰-۱۲-۱۷-۲۰-۲۴-۲۷ اور اخیر تاریخ اور اس طرح جو مدعا ہے۔ کہ اخبار ہفتہ میں دو بار ہو وہ بھی حاصل ہو جاویگا اور جو لوگ صرف ایک اخبار خریدتے ہیں انکو دوسرا اخبار بھی خواہ نخواہ خریدنے کا شوق ہوگا۔ جو شوق کہ موجودہ صورتیں ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ بسا اوقات آجکل دونوں اخبار ایک روز پہونچتے ہیں اور الہامات و دیگر مقامی خبریں اور کلمات طیبات یکساں ہوتی ہیں۔ اس طرح ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ ہفتہ میں دو بار اخبار پڑھنا ہو تو دونوں اخبار خریدے ورنہ ایک ہی۔ اور ناظرین اخبار کو بھی پڑھنے میں آسانی ہوگی جناب کو اس کے متعلق ضرور غور کرنی چاہئیے اور بدر کو بجائے ہر جمعرات کے ۵-۱۲-۲۰-۲۷ تاریخ شائع کرنیکا انتظام کرنا چاہئیے اگر دیگر صاحبان بھی اس رائے سے متفق ہوں۔ میری ناچیز رائے جو تھی عرض کر دی

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر

پارسہ مسیح

۳ ۔ ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۶ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء ۔ بشرھم بایام اللہ وذکرھم تذکیرا

ترجمہ ۔ ان کو خوشخبری دے اللہ تعالیٰ کے دنوں کی اور ان کو نصیحت کر نصیحت کرنا

ضروری اطلاع

اس دقت کو محسوس کرکے جو ہمارے بھائیوں کو مختلف مدات کا چندہ مختلف اشخاص کے نام بھیجنے میں پیش آتی ہیں ۔ صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے ۔ کہ یکم جنوری ۱۹۰۷ء سے ہر ایک قسم کا چندہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے ۔ خواہ وہ چندہ مدرسہ کا ہو ۔ یا زکوۃ کا روپیہ یا مقبرہ بہشتی کا روپیہ یا وصیت کا روپیہ ۔ یا آمدنی کا دسواں حصہ یا غیر فنڈ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ غرضیکہ سوائے لنگر خانہ کے روپے کے جو حضرت اقدس کے نام براہ راست آنا چاہیئے ۔ ہر قسم کا چندہ جو قادیان میں بھیجا جاتا ہے ۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیئے ۔ لنگر کا چندہ اگر کسی اور چندے کے ساتھ شامل کرکے بھیجنا ہو ۔ تو اختیار ہوگا ۔ کہ وہ بھی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ہی بھیجدیں

اور محاسب اُسے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کردیگا ۔

مگر اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے ۔ کہ کوپن میں فرستندہ کا پورا پتہ خوشخط لکھا ہوا ہو ۔ اور نیز مفصل ہدایت ہو ۔ کہ کتنا کتنا روپیہ کس کس کی طرف سے کس کس مد کا ہے ۔ میگزین کی قیمت ہے یا امانت میگزین یعنے اشاعت اسلام کا روپیہ ہے ۔ مدرسہ کا روپیہ ہے یا عید فنڈ کا روپیہ ہے ۔ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا ہے ۔ یا بہشتی مقبرہ کا چندہ ہے ۔ یا وصیت کا روپیہ ہے ۔ یا آمد کا دسواں حصہ ہے یا زکوۃ کا روپیہ ہے ۔ یا کسی جائداد کی قیمت ہے ۔ جو رسالہ الوصیت کے ماتحت انجمن مذکور کو دی گئی ہے ۔ یا کسی مکان کا کرایہ ہے ۔ یا کسی زمین کی آمد ہے جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت میں ہے یا زکوۃ کا روپیہ ہے ۔ غرض یہ کہ پورے طور کے ساتھ کوپن میں اس امر کو واضح کرنا چاہیئے جن سے محاسب کو غلطی نہ لگے ۔

تمام رقوم کی رسیدیں باضابطہ دی جاوینگی اور ماہ بماہ رقوم آمدنی کسی رسالہ یا اخبار میں شائع ہوتی رہینگی ۔ جس شخص کو باضابطہ رسید دفتر محاسب سے نہ پہنچے ۔ اسے ضروری ہوگا کہ فی الفور اپنی مرسلہ رقم کی تحقیق کرے ۔ ایسا ہی اگر مطبوعہ رسیدوں میں کسی قسم کی غلطی ہو یا کسی نام کا اندراج نہ ہو ۔ تو بھیجنے والے کا فرض ہوگا کہ فی الفور خط و کتابت کرے ۔

المشتہر

خاکسار محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

نوٹ ۔ اس امر کا یاد رکھنا از بس ضروری ہے ۔ کہ رسالہ الوصیت کے ماتحت کئی قسم کا چندہ ہے ۔ شرط اول مقبرہ بہشتی کی یہ ہے ۔ کہ کچھ چندہ حسب حیثیت مقبرہ بہشتی کی زمین یا باغ اور دیگر لوازم کی تیاری کے لئے دینا ہوگا ۔ سو یہ چندہ چندہ مقبرہ بہشتی کہلاتا ہے ۔ دوسری شرط وصیت کی یہ ہے ۔ کہ وصیت کرے ۔ یا جائداد کی قیمت کرکے روپیہ داخل کرے یا آمد کا دسواں حصہ ہے ۔ سو اس کو الگ سمجھنا چاہیئے ۔ کیونکہ ان دونوں شرطوں کا الگ الگ پورا کرنا ضروری ہے ۔

لیکچر لودیانہ ۔ لدھیانہ کا لیکچر حضرت اقدس کی ضروری تقریر تھی اور بہت سے احباب کی خواہش تھی کہ اس کو اخبار بدر میں درج کردیا جاوے لیکن میں نے سوچا کہ تھوڑا تھوڑا درج کرنے سے پورا پورا لطف نہیں رہتا ۔ اس واسطے سارا لیکچر ایک ہی اخبار میں درج کیا گیا ہے جس کے سبب سے اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے ۲۰ صفحہ کا ہوگیا ہے اور یہی سبب ہے کہ دو روز اشاعت میں دیر ہوئی ۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں اطلاع دی گئی اور چونکہ یہ اخبار دو دن بعد تک چھپتا رہا ۔ اس واسطے اگلے اخبار کے صفحے پورے نہ ہوسکیں گے ۔

معذرت ۔ افسوس ہے کہ ان ایام میں بسبب کمی فنڈ کے نہ تو اخبار کیواسطے کاغذ عمدہ قسم کا لگ سکا اور نہ مضامین کی طرف کافی توجہ ہوسکی ۔ تفسیر بھی ان ایام میں درج نہیں ہوسکی لیکن ۱۹۰۷ء سے انشاء اللہ تفسیر القرآن اور دیگر ضروری مضامین باقاعدہ نکلنے شروع ہوجائیں گے انشاء اللہ اور کاغذ کے واسطے بھی انتظام مناسب ہوجائیگا ۔

رعایت ۔ ۲۷ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء سے ۳ جنوری ۱۹۰۷ء تک براہین احمدیہ اور دوسری کتابوں کی قیمتوں میں بہ تقریب جلسہ خاص رعایت کی جاویگی ۔ براہین احمدیہ ۔ چار جلد کی قیمت ۱۲

حضرت مسیح موعود کا

لیکچر لودہیانہ میں

(منقول از الحکم)

اول مین اللہ تعالے کا شکر کرتا ہون جس نے مجھے یہ موقع دیا کہ مین پھر اس شہر مین تبلیغ کرنے کے لئے آؤن۔ مین اس شہر مین چودہ برس کے بعد آیا ہون اور مین ایسے وقت اس شہر سے گیا تہا جب کہ میرے ساتھ چند آدمی تھے اور تکفیر تکذیب اور دجال کہنے کا بازار گرم تہا اور مین لوگون کی نظر مین اس انسان کی طرح تہا جو مطرود اور مخذول ہوتا ہے اور ان لوگون کے خیال مین تھا کہ تہوڑے ہی دنون مین یہ جماعۃ مردود ہوکر منتشر ہو جاوے گی اور اس سلسلہ کا نام ونشان مٹ جاویگا چنانچہ اس غرض کے لئے بڑی بڑی کوششین اور منصوبے کئے گئے اور ایک بڑی بھاری سازش میرے خلاف یہ کی گئی کہ مجھ پر اور میری جماعت پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا اور سارے ہندوستان مین اس فتوے کو پھرایا گیا مین افسوس ظاہر کرتا ہون کہ سب سے اول مجھ پر کفر کا فتوےٰ اسی شہر کے چند مولویون نے دیا مگر مین دیکھتا ہون اور آپ دیکھتے ہین کہ وہ کفر کہنے والے موجود نہین اور خدا تعالے نے مجھے اب تک زندہ رکھا اور میری جماعت کو بڑہایا میرا خیال ہے کہ وہ فتویٰ کفر جو دوبارہ میرے خلاف تیار ہوا اسے ہندوستان کے تمام بڑے شہرون مین پھرایا گیا اور دو سو کے قریب مولویون اور مشائخون کی گواہیان اور مہرین اس پر کرائی گئین اس پر ظاہر کیا گیا کہ یہ شخص بے ایمان ہے کافر ہے دجال ہے مفتری ہے کافر ہے بلکہ اکفر ہے غرض جو جو کچھ کسی سے ہوسکا میری نسبت اس نے لکھا اور ان لوگون نے اپنے خیال مین یہ سمجھ لیا کہ بس یہ ہتھیار اب اس سلسلہ کو ختم کر دے گا اور فی الحقیقت اگر یہ سلسلہ انسانی منصوبہ اور افترا ہوتا تو اس کے ہلاک کرنے کے لئے یہ فتویٰ کا ہتھیار بہت ہی زبردست تہا لیکن اس کو خدا نے قائم کیا تھا پھر وہ مخالفون کی مخالفت اور عداوت سے کیونکر مر سکتا تھا جسقدر مخالفت مین شدت ہوتی گئی اُسیقدر اس سلسلہ کی عظمت اور عزت دلون مین جڑ پکڑتی گئی اور آج مین خدا تعالے کا شکر کرتا ہون کہ یا تو وہ زمانہ تہا کہ جب مین اس شہر مین آیا اور یہان سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے۔ اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تہی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعۃ کی تعداد دو لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑون تک پہنچے گی۔

پس یہ انقلاب عظیم کہ دیکھو کیا یہ انسانی ہاتھ کا کام ہو سکتا ہے دنیا کے تو لوگون نے چاہا کہ اس سلسلہ کا نام ونشان مٹا دین اور اگر ان کے اختیار مین ہوتا تو وہ کبھی کا اس کو مٹا چکے ہوتے مگر یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے وہ جن باتون کا ارادہ فرماتا ہے دنیا ان کو روک نہین سکتی اور جن باتون کا دنیا ارادہ کرے مگر خدا تعالے ان کا ارادہ نہ کرے وہ کبھی ہو نہین سکتے ہین۔

غور کرو میرے معاملہ مین کل علماء اور پیرزادے اور گدی نشین مخالف ہوئے اور دوسرے مذہب کے لوگون کو بھی میری مخالفت کے لئے اپنے ساتھ ملایا۔ پھر میری نسبت ہر طرح کی کوشش کی مسلمانون کو بدظن کرنے کے لئے مجھ پر کفر کا فتوےٰ دیا اور پھر جب اس تجویز مین بھی کامیابی نہ ہوئی تو پھر مقدمات شروع کئے خون کے مقدمہ مین مجھے پھنسایا اور ہر طرح کی کوششین کین کہ مجھے سزا ہو جاوے پادری کے قتل کا الزام مجھ پر لگایا گیا۔ اس مقدمہ مین مولوی محمد حسین نے بھی میرے خلاف بڑی کوشش کی اور خود شہادت دینے کے واسطے گیا وہ چاہتا تھا کہ مین پھنس جاؤن اور مجھے سزا ملے مولوی محمد حسین کی یہ کوشش ظاہر کرتی تہی کہ وہ دلائل اور براہین سے عاجز ہے اس لئے کہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب دشمن دلائل سے عاجز ہوتا ہے اور براہین سے ملزم نہین کر سکتا تو ایذا قتل کی تجویزین کرتا ہے اور وطن سے نکال دینے کا ارادہ کرتا ہے اور اس کے خلاف مختلف قسم کے منصوبے اور سازشین کرتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ مین جب کفار مکہ عاجز آگئے اور ہر طرح سے ساقط ہو گئے تو آخر انہون نے بہی اس قسم کے حیلے سوچے کہ آپ کو قتل کر دین یا قید کرین یا آپ کو وطن سے نکالدیا جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ایذائین دین مگر آخر وہ سب کے سب اپنے ارادون اور منصوبون مین نامراد اور ناکام رہے اب وہی سنت اور طریق میرے ساتھ ہو رہا ہے مگر یہ دنیا بغیر خالق اور رب العالمین کے ہستی نہین رکھتی رہی ہے جو جھوٹے اور سچے مین امتیاز کرتا ہے اور آخر سچے کی حمایت کرتا اور اُسے غالب کر کے دکھا دیتا ہے اب اس زمانہ مین خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا یہ نمونہ دکہایا ہے۔ مین اس کی تائیدون کا ایک زندہ نشان ہون اور اس وقت تم سب کے سب دیکھتے ہو کہ مین وہی ہون جس کو قوم نے رد کیا اور مغضوبون کی طرح کھڑا ہون تم قیاس کرو کہ اس وقت آج سے چودہ برس پیشتر جب مین یہان آیا تہا تو کون چاہتا تہا کہ ایک آدمی بھی میرے ساتھ ہو علماء فضلاء اور ہر قسم کے معظم مکرم لوگ یہ چاہتے تھے کہ مین ہلاک ہوجاؤن اور اس سلسلہ کا نام ونشان مٹ جاوے وہ کبھی گوارا نہین کرتے تھے کہ ترقیات نصیب ہون مگر وہ خدا جو ہمیشہ اپنے بندون کی حمایت کرتا ہے اور جس نے راستبازون کو غالب کر کے دکہایا ہے اس نے میری حمایت کی اور میرے مخالفون کے خلاف ان کی امیدون اور منصوبون کے بالکل برعکس اُس نے مجھے وہ قبولیت بخشی کہ ایک خلق کو میری طرف متوجہ کیا جو ان مخالفتون اور مشکلات کے پردون اور روکون کو چیرتی ہوئی میری طرف آئی اور آرہی ہے اب غور کا مقام ہے کہ کیا انسانی تجویزون اور منصوبون سے یہ کامیابی ہو سکتی ہے کہ دنیا کے بارسوخ لوگ ایک شخص کی ہلاکت کی فکر مین ہون اور اس کے خلاف ہر قسم کے منصوبے کئے جاوین اس کے لئے خطرناک آگ جلائی جلوے مگر وہ ان سب آفتون سے صاف نکل جاوے ہرگز نہین یہ خدا کے کام ہین جو ہمیشہ اُس نے دکہلائے ہین۔ پھر اس امر پر زبردست دلیل یہ ہے کہ آج سے ۲۵ برس پیشتر جب کہ کوئی بھی میرے نام سے واقف نہ تہا اور نہ کوئی شخص قادیان مین میرے پاس آتا تہا یا خط وکتابت رکہتا تہا اس گمنامی کی حالت مین اس کس مُپرسی کے ایام مین اللہ تعالے نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔

یأتون من کل فج عمیق ویأتیک من کل فج عمیق

لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین یہ وہ زبردست پیشگوئی ہے جو ان ایام میں کی گئی اور چھپ کر شائع ہو گئی اور ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے اُسے پڑھا ایسی حالت اور ایسے وقت میں کہ میں گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوا تھا اور کوئی شخص مجھے نہ جانتا تھا خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ تیرے پاس دور دراز ملکوں سے لوگ آئیں گے اور کثرت سے آئیں گے اور ان کے لئے مہمانداری کے ہر قسم کے سامان اور لوازمات بھی آئیں گے چونکہ ایک شخص ہزاروں لاکھوں انسانوں کو مہمانداری کے جمیع لوازمات مہیا نہیں کر سکتا اور نہ اس قدر اخراجات کو برداشت کر سکتا ہے اس لئے خود ہی فرمایا۔ یأتیک من کل فج عمیق ۔ ان کے سامان بھی ساتھ ہی آئیں گے اور پھر انسان کثرت مخلوقات سے گھبرا جاتا ہے اور ان سے کج خلقی کر بیٹھتا ہے۔ اس لئے اس سے منع کیا کہ ان سے کج خلقی نہ کرنا اور پھر یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جانا

اب آپ غور کریں کہ کیا یہ امر انسانی طاقت کے اندر ہے کہ پچیس تیس برس پہلے ایک واقعہ کی خبر دے اور وہ بھی اسی کے متعلق اور پھر اسی طرح پر وقوع بھی ہو جاوے۔ انسانی ہستی اور زندگی کا تو ایک منٹ کا بھی اعتبار نہیں اور نہیں کہہ سکتے کہ دوسرا سانس آئیگا یا نہیں پھر ایسی خبر دینا کیونکر اس کی طاقت اور قیاس میں آسکتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ میں بالکل اکیلا تھا اور لوگوں سے ملنے سے بھی مجھے نفرت تھی اور چونکہ ایک وقت آنیوالا تھا کہ لاکھوں انسان میری طرف رجوع کریں اس لئے اس نصیحت کی ضرورت پڑی۔ لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس۔ اور پھر انہی دنوں میں یہ بھی فرمایا۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی فحان ان تعان وتعرف بین الناس۔ یعنے وہ وقت آتا ہے۔ کہ تیری مدد کی جاوے گی اور لوگوں کے درمیان شناخت کیا جاویگا۔ اسیطرح پر فارسی عربی اور انگریزی میں کثرت سے ایسے الہامات ہیں جو اس مضمون کو ظاہر کرتے ہیں۔

اب سوچنے کا مقام ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا کا خوف رکھتے ہیں کہ اس قدر عرصہ دراز پیشتر ایک پیشگوئی کی گئی اور وہ کتاب میں چھپکر شائع ہوئی۔ براہین احمدیہ ایسی کتاب ہے جس کو دوست دشمن سب نے پڑھا۔ گورنمنٹ میں بھی اس کی کاپی بھیجی گئی۔ عیسائیوں ہندوؤں نے اُسے پڑھا۔ اس شہر میں بھی بہتوں کے پاس یہ کتاب ہوگی۔ وہ دیکھیں کہ اس میں درج ہے یا نہیں۔ بیہودہ مولوی (جو محض عداوت کی راہ سے مجھے دجال اور کذاب کہتے ہیں اور یہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی) شرم کریں اور بتائیں کہ اگر یہ پیشگوئی نہیں تو پھر اور پیشگوئی کس کو کہتے ہیں۔ یہ وہ کتاب ہے جس کا ریویو مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے کیا ہے چونکہ وہ میرے ہم سبق تھے اس لئے اکثر قادیان آیا کرتے تھے وہ خوب جانتے ہیں اور ایسا ہی قادیان۔ بٹالہ۔ امرتسر وغیرہ گردونواح کے لوگوں کو خوب معلوم ہے کہ اس وقت میں بالکل اکیلا تھا اور کوئی مجھے جانتا نہ تھا۔ اور اس وقت کی حالت سے عند العقل و عند القیاس معلوم ہوتا تھا کہ میرے جیسے ایک گمنام آدمی پر ایسا زمانہ آئیگا کہ لاکھوں آدمی اس کے ساتھ ہو جاویں گر میں سچ کہتا ہوں کہ میں اس وقت کچھ بھی نہ تھا۔ تنہا و بیکس تھا خود اللہ تعالیٰ نے مجھے اس زمانہ میں یہ دعا سکھلائی تھی رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین۔۔

یہ دُعا اس لئے سکھائی کہ وہ پیار رکھتا ہے ان لوگوں سے جو دعا کرتے ہیں کیونکہ دُعا عبادت ہے اور اس نے فرمایا ہے ادعونی استجب لکم دعا کرو میں قبول کروں گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغز اور مخ عبادت کا دعا ہی ہے اور دوسرا اشارہ اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ دعا کے پیرایہ میں سکھانا چاہتا ہے کہ تو اکیلا ہے اور ایک وقت آئیگا کہ تو اکیلا نہ رہیگا اور میں پکار کر کہتا ہوں کہ جیسا یہ دن روشن ہے (اس وقت آفتاب نکلا ہوا تھا ایڈیٹر) اسی طرح یہ پیشگوئی روشن ہے اور یہ امر واقعی ہے کہ میں اس وقت اکیلا تھا کون کھڑا ہو کر کہہ سکتا ہے کہ تیرے ساتھ جماعت تھی۔ مگر اب دیکھو کہ اللہ تعالےٰ کے ان وعدوں کیموافق اور اس پیشگوئی کیموافق جو اس نے ایک زمانہ پہلے خبر دی ایک کثیر جماعت میرے ساتھ کر دی ایسی حالت اور صورت میں اس عظیم الشان پیشگوئی کو کون جھٹلا سکتا ہے پھر جبکہ اسی کتاب میں یہ پیشگوئی بھی موجود ہے کہ لوگ خطرناک طور پر مخالفت کریں گے اور اس جماعت کو روکنے کے لئے ہر قسم کی کوششیں کرینگے مگر میں سب کو نامراد کر دوں گا۔

پھر براہین احمدیہ میں یہ بھی پیشگوئی کی گئی تھی کہ جب تک پاک پلید میں فرق نہ کروں گا نہیں چھوڑوں گا ان واقعات کو مشتہر کرکے ان لوگوں کو مخاطب نہیں کرتا جن کے دلوں میں خدا کا خوف نہیں اور جو گویا یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں مرنا ہی نہیں اور خدا تعالیٰ کی کلام میں تحریف کرتے ہیں بلکہ میں ان لوگوں کو مخاطب کرتا ہوں جو اللہ تعالےٰ سے ڈرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ مرنا ہے اور موت کے دروازے قریب ہو رہے ہیں اس لئے کہ خدا سے ڈرنے والا ایسا گستاخ نہیں ہو سکتا۔ وہ غور کریں کہ کیا پچیس برس پیشتر ایسی پیشگوئی کرنا انسانی طاقت اور قیاس کا نتیجہ ہو سکتا ہے پھر ایسی حالت میں کہ کوئی اسے جانتا بھی نہ ہو اور ساتھ ہی یہ پیشگوئی بھی ہو کہ لوگ مخالفت کریں گے مگر وہ نامراد رہیں گے۔ مخالفوں کے نامراد رہنے اور اپنے بامراد ہو جانے کی پیشگوئی کرنا ایک خارق عادت امر ہے اگر اس کے ماننے میں کوئی شک ہے تو پھر نظیر پیش کرو۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ حضرت آدم سے لے کر اس وقت تک کسی مفتری کی نظیر دو جس نے پچیس برس پیشتر اپنے گمنامی کی حالت میں ایسی پیشگوئیاں کی ہوں اور وہ یوں روز روشن کی طرح پوری ہو گئی ہوں۔ اگر کوئی شخص ایسی نظیر پیش کر دے تو یقیناً یاد رکھو کہ یہ سارا سلسلہ اور کاروبار باطل ہو جاوے گا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے کاروبار کو کون باطل کر سکتا ہے یونہی تکذیب کرنا اور بلا وجہ معقول انکار اور استہزا یہ حرامزادوں کا کام ہے کوئی حلال زادہ ایسی جرأت نہیں کر سکتا۔

میں اپنی سچائی کو اسی پر حصر کر سکتا ہوں اگر تم میں کوئی سلیم عقل رکھتا ہو خوب یاد رکھو کہ پیشگوئی کبھی رد نہیں ہو سکتی جب تک اس کی نظیر پیش نہ کی جاوے میں پھر کہتا ہوں کہ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ میں موجود ہے جس کا ریویو مولوی ابوسعید نے لکھا ہے اسی شہر میں مولوی محمد حسن اور منشی محمد عمر وغیرہ کے پاس ہوگی۔ اس کا نسخہ مکہ مدینہ بخارا تک پہنچا گورنمنٹ کے پاس اس کی کاپی بھیجی گئی ہندوؤں۔ مسلمانوں۔ عیسائیوں برہموؤں نے اسے پڑھا اور کوئی گمنام کتاب نہیں بلکہ وہ مشہور کتاب ہے کوئی پڑھا لکھا آدمی جو مذہبی مذاق رکھتا ہے

اس سے بیخبر نہیں ہے۔ پھر اس کتاب میں یہ پیشگوئی لکھی ہوئی موجود ہے۔ کہ یہ دنیا تیرے ساتھ ہو جاوے گی دنیا میں تجھے شہرت دونگا۔ تیرے مخالفوں کو نامراد رکھونگا اب بتاؤ کہ کیا یہ کام کسی مفتری کا ہو سکتا ہے؟ اگر تم یہی فیصلہ دیتے ہو۔ کہ ان مفتری کا کام ہو سکتا ہے۔ تو پھر اس کی نظیر پیش کرو۔ اگر نظیر دکھادو۔ تو میں تسلیم کر لونگا۔ کہ میں جھوٹا ہوں۔ مگر کوئی نہیں جو اس کی نظیر دکھلا سکے۔ اور اگر تم اس کی نظیر نہ پیش کر سکو۔ اور یقیناً نہیں کر سکو گے۔ تو پھر میں تمہیں یہی کہتا ہوں۔ کہ

خدا سے ڈرو اور تکذیب سے باز آؤ

یاد رکھو۔ خدا تعالےٰ کے نشانات کو بدوں کسی سند کے رد کرنا دانشمندی نہیں اور نہ اس کا انجام کبھی بابرکت ہوا ہے؟ میں تو کسی کی تکذیب یا تکفیر کی پروا نہیں کرتا اور ان مسلمانوں سے ڈرتا ہوں۔ جو مجھ پر کئے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ نے آپ ہی مجھے قبل از وقت بتادیا تھا۔ کہ تکذیب اور تکفیر ہوگی اور خطرناک مخالفت ہوا کرینگے۔ مگر کچھ بگاڑ نہ سکینگے کیا مجھ سے پیشتر راستبازوں اور خدا کے ماموروں کو رد نہیں کیا گیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فرعون اور فرعونیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام پر فقیہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مشرکین مکہ نے کیا کیا حملے نہیں کئے۔ مگر ان حملوں کا انجام کیا ہوا؟ ان مخالفوں نے ان نشانات کے مقابلہ میں کبھی کوئی نظیر پیش کی؟ کبھی نہیں۔ نظیر پیش کرنے سے تو ہمیشہ عاجز رہے۔ ملک زبانیں چلتی رہیں۔ اس لئے وہ کذاب کہتے رہے اس طرح یہاں بھی جب عاجز آ گئے۔ تو اور تو کچھ پیش گئی۔ جھٹ کذب کہدیا۔ مگر ان منہ کی پھونکوں سے کیا یہ خدا تعالےٰ کے نور بجھا دینگے؟ کبھی نہیں بجھا سکینگے۔

واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون

وہ سب خوارق اور نشانات کو وہ لوگ جو بدظنی کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں کہدیتے ہیں کہ شاید دست بازی ہو مگر پیشگوئی میں انہیں کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔ اس لیے نشانات نبوت میں عظیم الشان نشان اور معجزہ پیشگوئیوں کو قرار دیا گیا ہے یہ امر توریت سے بھی ثابت ہے۔ اور قرآن مجید سے بھی۔ پیشگوئیوں کے برابر کوئی معجزہ نہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ کے ماموروں کو ان کی پیشگوئیوں سے شناخت کرنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے یہ نشان مقرر کر دیا ہے۔

لا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول

یعنے اللہ تعالےٰ کے غیب کا کسی پر ظہور نہیں ہوتا مگر اللہ کے برگزیدہ رسولوں پر ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رہے۔ کہ بعض پیشگوئیاں باریک اسرار اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اور دقیق امور کی وجہ سے ان لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی ہیں۔ جو دور بین آنکھیں نہیں رکھتے اور موٹی موٹی باتوں کو صرف سمجھ سکتے ہیں۔ ایسی ہی پیشگوئیوں پر عموماً تکذیب ہوتی ہے اور جلد باز اور شتاب کار کہہ اٹھتے ہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئیں اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ظنوا انہم قد کذبوا

ان پیشگوئیوں میں لوگ شبہات پیدا کرتے ہیں۔ مگر فی الحقیقت وہ پیشگوئیاں خدا تعالےٰ کے منشا کے ماتحت پوری ہو جاتی ہیں۔ تاہم اگر وہ سمجھ میں بھی نہ آئیں۔ تو مومن اور خدا ترس انسان کا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ان پیشگوئیوں پر نظر کرے جن میں دقائق نہیں۔ یعنے جو موٹی موٹی پیشگوئیاں ہیں۔ پھر دیکھے۔ کہ وہ کس قدر تعداد میں پوری ہو چکی ہیں۔ یونہی منہ سے انکار کر دینا تقویٰ کے خلاف ہے۔ دیانت اور خدا ترسی سے ان پیشگوئیوں کو دیکھنا چاہیئے۔ جو پوری ہو چکی ہیں مگر جلد بازوں کا منہ کون بند کرے۔ اس قسم کے امور حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیش آئے۔ پھر اگر یہ امر مجھے بھی پیش آوے۔ تو تعجب نہیں بلکہ ضرور تھا کہ ایسا ہوتا کیونکہ سنت اللہ یہی تھی۔

میں کہتا ہوں کہ مومن کے لئے تو ایک شہادت بھی کافی ہے اسی سے اس کا دل کانپ جاتا ہے مگر یہاں تو ایک نہیں صدہا نشان موجود ہیں بلکہ میں دعوےٰ سے کہتا ہوں کہ اس قدر ہیں کہ انہیں گن نہیں سکتا۔

یہ شہادت تھوڑی نہیں کہ دلوں کو فتح کریگا۔ مکذبوں کو موافق بنا لیگا۔ اگر کوئی خدا کا خوف کرے اور دل میں دیانت اور دور اندیشی سے سوچے۔ تو اسے بے اختیار ماننا پڑے گا۔ کہ یہ خدا کی طرف سے ہے

پھر یہ بھی ظاہر بات ہے کہ مخالف جب تک رد نہ کرے اور اس کی نظیر پیش نہ کرے

خدا کی حجت غالب ہے

اب خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ میں اسی خدا کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے اور باوجود اس شر اور طوفان کے جو مجھ پر اٹھا اور جس کی جڑ اور ابتدا اسی شہر سے اٹھی اور یہ دہلی آب ہوئی۔ مگر اس نے تمام طوفانوں اور ابتلاؤں میں مجھے صحیح سالم اور کامیاب نکالا اور مجھے ایسی حالت میں اس شہر میں لایا کہ تین لاکھ سے زیادہ زن و مرد میرے مبایعین میں داخل ہیں اور کوئی مہینہ نہیں گذرتا جس میں دو ہزار چار ہزار بعض اوقات پانچ پانچ ہزار اس سلسلہ میں داخل نہ ہوتے ہوں

پھر اس خدا نے ایسے وقت میں میری دستگیری کی کہ جب قوم ہی دشمن ہوگئی۔ جب کسی شخص کی دشمن اس کی قوم ہی ہو جاوے۔ تو وہ بیکس اور بڑا بیدست و پا ہوتا ہے کیونکہ قوم ہی تو دست و پا اور جوارح ہوتی ہے۔ وہی اس کی مددگار ہوتی ہے دوسرے لوگ تو دشمن ہوتے ہی ہیں۔ کہ ہمارے مذہب پر حملہ کرتا ہے لیکن جب اپنی قوم بھی دشمن ہو۔ تو پھر بچ جانا اور کامیاب ہو جانا معمولی بات نہیں بلکہ ایک زبردست نشان ہے

میں نہایت افسوس اور درد دل سے یہ بات کہتا ہوں۔ کہ قوم نے میری مخالفت میں نہ صرف جلدی کی۔ بلکہ بہت بیہودگی کی۔ صرف ایک مسئلہ وفات مسیح کا اختلاف تھا۔ جس کو میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت صحابہ کے اجماع اور عقلی دلائل سے اور کتب سابقہ سے ثابت کرتا تھا اور کرتا ہوں اور حنفی مذہب کے موافق نص حدیث۔ قیاس۔ دلائل شرعیہ میرے ساتھ تھیں۔ مگر ان لوگوں نے قبل اس کے کہ وہ پورے طور پر مجھ سے پوچھ لیتے اور میرے دلائل کو سن لیتے اس مسئلہ کی مخالفت میں یہاں تک غلو کیا کہ مجھے کافر ٹھہرایا گیا اور اس کے ساتھ اور بھی جو چاہا اور کہا اور میرے نام لگایا۔

آخری زمانہ مین جب عیسائیت کا غلبہ ہوگا اسوقت مسیح موعود کے ہاتھ پر اسلام کا غلبہ ہوگا اور وہ کل ادیان اور ملتون پر اسلام کو غالب کرکے دکھا دیگا اور دجال کو قتل کریگا اور صلیب کو توڑیگا اور وہ زمانہ آخری زمانہ ہوگا نواب صدیق حسن خان اور دوسرے بزرگوں نے جنہون نے آخری زمانہ کے متعلق کتابین لکھی ہین اونھون نے بھی اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ اب اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے بھی تو کوئی سبب اور ذریعہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالی کی یہ عادت ہے کہ وہ اسباب سے کام لیتا ہے دواؤن سے شفا دیتا ہے اور اغذیہ اور پانی سے بھوک پیاس کو دور کرتا ہے۔ اسی طرح اب جبکہ عیسائی مذہب کا غلبہ ہوگیا۔ اور ہر طبقہ کے مسلمان اس گروہ مین داخل ہو چکے ہین۔ اللہ تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کو اپنے وعدہ کے موافق غالب کرے۔ اس کے لئے بہرحال کوئی ذریعہ اور سبب ہوگا اور وہی **موت مسیح کا حربہ ہے** اس حربہ سے صلیبی مذہب پر موت وارد ہوگی اور ان کی کمرین ٹوٹ جاوینگی مین سچ کہتا ہون کہ اب عیسائی غلطیون کے دور کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر کیا سبب ہو سکتا ہے کہ مسیح کی وفات ثابت کی جاوے۔ اپنے گھرون مین اس امر پر غور کرین اور تنہائی مین بستروں میں لیٹ کر سوچین۔ مخالفت کی حالت مین تو جوش آتا ہے۔ سعید الفطرت آدمی پھر سوچ لیتا ہے۔ دہلی مین جب مین نے تقریر کی ہی۔ تو سعید الفطرت انسانون نے تسلیم کر لیا اور وہین بول اٹھے۔ کہ بیشک حضرت عیسیٰ کی پرستش کا ستون ان کی زندگی ہے۔ جب تک یہ نہ ٹوٹے اسلام کے لئے دروازہ نہین کھلتا بلکہ عیسائیت کو اس سے مدد ملتی ہے۔ جو ان کی زندگی سے پیار کرتے ہین۔ انہین سوچنا چاہیئے۔ کہ دو گواہون کے ذریعے پھانسی مل جاتی ہے مگر یہان اس قدر شواہد موجود ہین۔ اور وہ بدستور انکار کرتے جاتے ہین۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے۔ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ اور پھر حضرت مسیح کا اپنا اقرار اسی قرآن مجید مین موجود ہے۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم اور توفی کے معنے موت بھی قرآن مجید ہی سے ثابت ہے کیونکہ یہی لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی آیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلما توفیتنی کہا ہے جس کے معنے موت ہی ہین اور ایسا ہی حضرت یوسف اور دوسرے لوگون کے لئے بھی یہی لفظ آیا ہے۔ پھر ایسی صورتین اس کوئی اور معنے کیونکر ہو سکتے ہین ہ؟ یہ بڑی زبردست شہادت مسیح کی وفات پر ہے۔ اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین حضرت عیسےٰ کو مُردوں مین دیکھا۔ حدیث معراج کا تو کوئی انکار نہین کرسکتا اسے کھول کر دیکھ لو کہ کیا اس مین حضرت عیسےٰ کا ذکر مُردون کے ساتھ آیا ہے یا کسی اور رنگ مین جیسے آپ نے حضرت ابراہیم اور موسےٰ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو دیکھا۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ کو دیکھا ان مین کوئی خصوصیت اور امتیاز نہ تہا اس بات سے تو کوئی انکار نہین کرسکتا کہ حضرت موسےٰ اور ابراہیم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام وفات پا چکے ہین اور قابض الارواح نے ان کو دوسرے عالم مین پہونچا دیا ہے پھر اُن مین ایک شخص زندہ بجسدہ العنصری کیسے چلا گیا۔ یہ شہادتین تھوڑی نہین ہین ایک سچے مسلمان کے لئے کافی ہین۔ پھر دوسری احادیث مین ان سب امور پر ایک جائی نظر کرنے کے بعد یہ امر تقویٰ کے خلاف تہا کہ جھٹ پٹ یہ فیصلہ کر دیا جاتا کہ مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا ہے اور پھر اس کی کوئی نظیر بھی نہین عقل بھی یہی تجویز کرتی تہی۔ مگر افسوس ان لوگون نے ذرا بھی خیال نہ کیا اور خدا ترسی سے کام نہ لے فوراً مجھے **دجّال** کہدیا۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ کیا یہ تھوڑی سی بات تھی؟ افسوس!

پھر جب کوئی عذر نہین بن سکتا تو کہتے ہین درمیانی زمانہ مین اجماع ہو چکا۔ مین کہتا ہون کب؟ اصل اجماع تو صحابہ کا اجماع تھا۔ اگر اس کے بعد اجماع ہوا ہے تو اب ان مختلف فرقون کو تو اکٹھا کرکے دکھاؤ مین سچ کہتا ہون کہ یہ بالکل غلط بات ہے۔ مسیح کی زندگی پر کبھی اجماع نہین ہوا۔ انہون نے کتابون کو نہین پڑہا ورنہ انہین معلوم ہو جاتا کہ صوفی موت کے قائل ہین اور وہ ان کی دوبارہ آمد بروزی رنگ مین مانتے ہین غرض جیسے مین نے اللہ تعالےٰ کی حمد کی ہے ویسے ہی مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہون کہ آپ ہی کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کو قایم کیا ہے۔ اور آپ ہی کے فیضان اور برکات کا نتیجہ ہے جو یہ نصرتین ہو رہی ہین۔ مین کھول کر کہتا ہون اور یہی میرا عقیدہ اور مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور آپ کی اقتدا کے بغیر فیضان کوئی روحانی فیض اور فضل حاصل نہین کر سکتا۔

پھر اس کے ساتھ ہی ایک اور امر قابل ذکر ہے اگر مین اس کا بیان نہ کرون تو ناشکری ہوگی اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو ایسی سلطنت اور حکومت مین پیدا کیا ہے جو ہر طرح سے امن دیتی ہے اور جس نے ہمکو اپنے مذہب کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے پوری آزادی دی ہے اور ہر قسم کے سامان اس مبارک عہد مین ہمین میسر آئے ہین اس سے بڑھ کر اور کیا آزادی ہوگی۔ کہ ہم عیسائی مذہب کی تردید زور و شور سے کرتے ہین اور کوئی نہین پوچھتا مگر اس سے پہلے ایک زمانہ تہا۔ اس زمانہ کے دیکھنے والے بھی اب تک موجود ہین۔ اسوقت یہ حالت تہی کہ کوئی مسلمان اپنی مسجدون مین اذان تک نہین کہہ سکتا تہا اور باآواز کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اور حلال چیزون کے کھانے سے روکا جاتا تہا۔ کوئی باقاعدہ تحقیقات نہ ہوتی تہی مگر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہم ایک ایسی سلطنت کے نیچے ہین جو ان تمام عیوب سے پاک ہے مین نے سلطنت انگریزی جو امن پسند ہے جس کو مذاہب کے اختلاف سے کوئی اعتراض نہین اور جس کا قانون ہے کہ ہر اہل مذہب آزادی سے اپنے مذہبی فرض ادا کرے چونکہ اللہ تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ہماری تبلیغ ہر جگہ پہنچ جاوے اسلئے اس نے ہمکو اس سلطنت مین پیدا کیا جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوشیروان کے عہد سلطنت پر فخر کرتے تھے اسی طرح پر ہمکو اس سلطنت پر فخر ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ مامور چونکہ عدل اور راستی لاتا ہے اس لئے اس سے پہلے کہ وہ مامور ہوکر آئے عدل اور راستی کا اجرا ہونے لگتا ہے مین یقین رکھتا ہون کہ اس رومی سلطنت سے جو مسیح علیہ السلام کے زمانہ مین تھی۔ یہ سلطنت مراتب اولیٰ اور افضل ہے اگرچہ اس کا اور اسکا قانون ملتا جلتا ہے۔ لیکن انصاف یہی ہے کہ اس سلطنت کے قوانین کسی سے دبے ہوئے نہین ہین اور مقابلہ سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ رومی سلطنت مین وحشیانہ حصہ ضرور پایا جاوے گا یہ لیکن بزدلی تہی کہ یہودیون کے خوف سے خدا کے پاک اور برگزیدہ بندہ مسیح کو حوالات مین دیا گیا اور اس قسم کا مقدمہ مجھ پر بھی ہوا تہا۔ مسیح علیہ السلام کے بزمانہ تو یہودیون نے مقدمہ کیا تہا۔ مگر اس سلطنت مین برسے خلاف جن

مقدمہ کیا گیا تھا ایک معزز پادری تھا اور ڈاکٹر بھی تھا یعنے ڈاکٹر مارٹن کلارک تھا۔ جس نے مجھ پر اقدام قتل کا مقدمہ بنایا اور اس نے شہادت پوری بہم پہنچائی یہاں تک کہ مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی بھی جو اس سلسلہ کا سخت دشمن ہے شہادت دینے کے واسطے عدالت میں آیا اور جہاں تک اس سے ہو سکا اس نے میرے خلاف شہادت دی اور پورے طور پر مقدمہ میرے خلاف ثابت کرنے کی کوشش کی یہ مقدمہ کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے اجلاس میں تھا جو شاید اب شملہ میں ہیں۔ ان کے روبرو پورے طور پر مقدمہ مرتب ہو گیا اور تمام شہادتیں میرے خلاف بڑے زور و شور سے دی گئیں ایسی حالت اور صورت میں کوئی قانون دان اہل الرائے بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ میں بری ہو سکتا ہوں۔ تمام ضابطے وقت اور صورتیں ایسی واقع ہو چکی تھیں کہ مجھے سشن سپرد کیا جاتا اور وہاں سے پھانسی کا حکم ملتا یا عبور دریائے شور کی سزا دی جاتی مگر خدا تعالیٰ نے جیسے مقدمہ سے پہلے مجھے اطلاع دی تھی اسی طرح یہ بھی قبل از وقت ظاہر کر دیا تھا کہ میں اس میں بری ہوں گا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی میری جماعت کے ایک گروہ کثیر کو معلوم تھی۔ غرض جب مقدمہ اس مرحلہ پر پہنچا اور دشمنوں اور مخالفوں کا یہ خیال ہو گیا کہ اب مجھے مجسٹریٹ سشن سپرد کریگا اس موقعہ پر اس نے کپتان پولیس سے کہا کہ میرے دل میں یہ بات آتی ہے کہ یہ مقدمہ بناوٹی ہے۔ میرا دل اس کو نہیں مانتا کہ فی الواقعہ ایسی کوشش کی گئی ہو اور انہوں نے ڈاکٹر کلارک کے قتل کے لئے آدمی بھیجا ہو آپ اس کی پھر تفتیش کریں یہ وہ وقت تھا کہ میرے مخالف میرے خلاف ہر قسم کے منصوبوں میں ہی لگے ہوئے تھے بلکہ وہ لوگ جن کو قبولیت دعا کے دعوے تھے وہ دعاؤں میں لگے ہوئے تھے اور رو رو کر دعائیں کرتے تھے کہ میں سزایاب ہو جاؤں مگر خدا تعالیٰ کا مقابلہ کون کر سکتا ہے میں نے سنا ہے کہ کپتان ڈگلس صاحب کے پاس بعض سفارشیں بھی آئیں مگر وہ ایک انصاف پسند مجسٹریٹ تھا اس نے کہا کہ ہم سے ایسی بد ذاتی نہیں ہو سکتی۔ غرض جب مقدمہ دوبارہ تفتیش کے لئے کپتان لیمارچنڈ کے سپرد کیا گیا تو کپتان صاحب نے عبد الحمید کو بلایا اور اس کو کہا کہ تو سچ سچ بیان کر۔ عبد الحمید نے اس پر بھی وہی قصہ جو اس نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے روبرو بیان کیا تھا دوہرایا اس کو پہلے سے یہ کہہ لیا تھا کہ اگر [illegible] بیان [illegible] ہوگی تو تو پکڑا جاویگا اسلئے وہ وہی کہتا گیا تا کپتان صاحب نے اسکو کہا کہ تو تو پہلے ہی بیان کر چکا ہے۔ صاحب اس سے تسلی نہیں پاتے کیونکہ تو تو سچ سچ بیان نہیں کرتا جب دوبارہ کپتان لیمارچنڈ نے اس کو کہا تو وہ روتا ہوا ان کے پاؤں پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ مجھے بچا لو کپتان صاحب نے اس کو تسلی دی اور کہا کہ ہاں بیان کرو۔ اس پر اس نے اصلیت کھولدی اور صاف اقرار کیا کہ مجھے دھمکا کر یہ بیان کرایا گیا تھا۔ مجھے ہرگز ہرگز مرزا صاحب نے قتل کے لئے نہیں بھیجا۔ کپتان اس بیان کو سنکر بہت خوش ہوا اور اس نے ڈپٹی کمشنر کو تار دیا کہ ہم نے مقدمہ نکال لیا ہے چنانچہ پھر گورداسپور کے مقام پر یہ مقدمہ پیش ہوا اور وہاں کپتان لیمارچنڈ کو حلف دیا گیا اور اس نے اپنا حلفی بیان لکھوایا۔ میں دیکھتا تھا کہ ڈپٹی کمشنر اصلیت کے کھل جانے سے بڑا خوش تھا اور ان عیسائیوں پر اسے سخت غصہ تھا جنھوں نے میرے خلاف جھوٹی گواہیاں دی تھیں۔ اس نے مجھے کہا کہ آپ ان عیسائیوں پر مقدمہ کر سکتے ہیں مگر چونکہ میں مقدمہ بازی سے متنفر ہوں میں نے یہی کہا کہ میں مقدمہ نہیں کرنا چاہتا میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے۔ اسی وقت ڈگلس صاحب نے فیصلہ لکھا۔ ایک مجمع کثیر اس دن جمع ہو گیا ہوا تھا اس نے فیصلہ سناتے وقت مجھے کہا کہ آپ کو مبارک ہو کہ آپ بری ہوئے اب بتاؤ کہ یہ کیسی خوبی اس سلطنت کی ہے کہ عدل اور انصاف کے لئے نہ اپنے مذہب کے ایک سرگروہ کی پروا کی اور نہ کسی اور بات کی۔

میں دیکھتا تھا کہ اس وقت میرے دشمن تو ایک دنیا تھی اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب دنیا دکھ دینے پر آتی ہے تو در و دیوار دشمنی کرتے ہیں خدا ہی ہوتا ہے جو اپنے صادق بندوں کو بچا لیتا ہے پھر مسٹر ڈوئی کے سامنے ایک مقدمہ ہوا۔ پھر ٹیکس کا مقدمہ مجھ پر بنایا گیا مگر ان تمام مقدمات میں خدا نے مجھے بری ٹھہرایا۔ پھر آخر کرم دین کا مقدمہ ہوا اس مقدمہ میں میری مخالفت میں سارا زور لگایا گیا۔ اور یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ بس اب اس سلسلہ کا خاتمہ ہے لیکن درحقیقت یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور وہی اس کی تائید اور نصرت کیلئے کھڑا ہوتا ہے اس کے مٹنے میں کوئی شک و شبہ ہی نہ تھا اور ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کرم دین کی حمایت کی گئی اور ہر طرح سے اس کو مدد دی گئی یہاں تک کہ اس مقدمہ میں بعض نے مولوی کہلا کر میرے خلاف گواہیاں دیں جو سراسر خلاف تھیں۔ اور یہاں تک بیان کیا کہ زانی ہو فاسق ہو فاجر ہو پھر وہ متقی ہو سکتا ہے یہ مقدمہ ایک لمبے عرصہ تک ہوتا رہا۔ اس اثنا میں بہت سے نشانات ظاہر ہوئے آخر مجسٹریٹ نے جو ہندو تھا۔ مجھ پر پانچسو (۵۰۰) روپیہ جرمانہ کر دیا مگر خدا تعالیٰ نے پہلے سے یہ اطلاع دی ہوئی تھی کہ **عدالت عالیہ نے اس کو بری کر دیا**۔ اس لئے جب وہ اپیل ڈویژنل جج کے سامنے پیش ہوا تو خدا داد فراست سے انہوں نے فوراً ہی مقدمہ کی حقیقت کو سمجھ لیا اور قرار دیا کہ میں نے کرم دین کے حق میں جو لکھا تھا وہ بالکل درست تھا۔ یعنے مجھے اس کے لکھنے کا حق حاصل تھا۔ چنانچہ اس نے جو فیصلہ لکھا ہے وہ شائع ہو چکا ہے آخر مجھے اس نے بری ٹھہرایا اور جرمانہ واپس کیا اور ابتدائی عدالت کو بھی مناسب تنبیہ دی کہ کیوں اتنی دیر تک یہ مقدمہ رکھا گیا۔

غرض جب کوئی موقعہ میرے مخالفوں کو ملا ہے تو انہوں نے میرے کچل دینے اور ہلاک کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا اور کوئی کسر نہیں چھوڑی مگر خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے ہر ایک بلا سے بچا لیا اسی طرح جیسے وہ اپنے رسولوں کو بچاتا آیا ہے میں ان واقعات کو مد نظر رکھ کر بڑے زور سے کہتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ بمراتب اس رومی گورنمنٹ سے بہتر ہے جس کے زمانہ میں مسیح کو دکھ دیا گیا۔ پلاطوس گورنر جس کے روبرو پہلے مقدمہ پیش ہوا۔ وہ دراصل مسیح کا مرید تھا اور اس کی بیوی بھی مرید تھی۔ اسی وجہ سے اس نے مسیح کے خون سے ہاتھ دھوئے مگر باوجود اس کے کہ وہ مرید تھا اور گورنر تھا اس نے اس جرأت سے کام نہیں لیا جو کپتان ڈگلس نے دکھائی۔ وہاں بھی مسیح بے گناہ تھا اور یہاں بھی میں بے گناہ تھا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ اور تجربہ سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو حق کے لئے ایک جرأت دی ہے پس میں اس جگہ تمام مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان پر فرض ہے کہ وہ سچے دل سے گورنمنٹ کی اطاعت کریں یہ بخوبی یاد رکھو جو شخص اپنے محسن انسان کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر نہیں کر سکتا جس قدر آسائش اور آرام اس زمانہ میں حاصل ہے اس کی نظیر نہیں ملسکتی۔ ریل۔ تار۔ ڈاک خانہ۔ پولیس وغیرہ کے انتظام دیکھو کہ کس قدر فوائد ان سے پہنچتے ہیں آج سے ساٹھ ستر برس پہلے بتاؤ کیا ایسا آرام اور آسانی تھی؟ پھر خود ہی انصاف

کرو جب تم پر ہزاروں احسان ہیں۔ تو ہم کیونکر شکر نہ کریں
اکثر مسلمان مجھ پر حملہ کرتے ہیں کہ تمہارے سلسلہ میں
یہ عیب ہے کہ تم جہاد کو موقوف کرتے ہو۔ مجھے افسوس ہے
کہ وہ نادان اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں وہ
اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرتے ہیں۔
آپ نے کبھی اشاعت مذہب کے لئے تلوار نہیں اٹھائی
جب آپ پر اور آپ کی جماعت پر مخالفوں کے ظلم انتہا تک
پہونچ گئے اور آپ کے مخلص خدام میں سے مردوں اور
عورتوں کو شہید کر دیا گیا اور پھر مدینہ تک آپ کا تعاقب
کیا گیا۔ اس وقت مقابلہ کا حکم ملا۔ آپ نے تلوار نہیں
اٹھائی۔ مگر دشمنوں نے تلوار اٹھائی بعض اوقات آپ کو
ظالم طبع کفار نے سر سے پاؤں تک خون آلود کر دیا تھا۔
مگر آپ نے مقابلہ نہیں کیا۔ خوب یاد رکھو کہ اگر تلوار اسلام کا
ذریعہ ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اٹھاتے
مگر نہیں وہ تلوار جس کا ذکر ہے۔ وہ اس وقت اٹھی جب
موذی کفار نے مدینہ تک تعاقب کیا۔

اس وقت مخالفین کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ مگر اب
تلوار نہیں اور میرے خلاف جھوٹی تحریروں اور تقریروں
سے کام لیا جاتا ہے اور اسلام کے خلاف صرف قلم
سے کام لیا جاتا ہے۔ پھر قلم کا جواب تلوار سے دینے
والا احمق اور ظالم ہوگا یا کچھ اور۔

اس بات کو بھی مت بھولو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کفار کے ہاتھ سے گزرے ہوئے ظلم و ستم پر تلوار
اٹھائی۔ اور وہ حفاظت خود اختیاری تھی۔ جو ہر مہذب
گورنمنٹ کے قانون میں بھی جرم نہیں تعزیرات ہند
میں بھی حفاظت خود اختیاری کو جائز رکھا ہے۔ اگر
ایک چور گھر میں گھس آوے اور وہ حملہ کر کے مار ڈالنا
چاہے۔ اس وقت اس چور کو اپنے بچاؤ کے لئے مار
ڈالنا جرم نہیں ہے۔

پس جب حالت یہاں تک پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے جاں نثار خدام شہید کر دئے گئے اور
مسلمان ضعیف عورتوں تک کو نہایت سنگدلی اور بے حیائی
کے ساتھ شہید کیا گیا تو کیا حق نہ تھا کہ ان کو سزا دی جاتی
اس وقت اگر اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہوتا کہ اسلام کا نام و نشان
نہ رہے تو البتہ یہ ہو سکتا تھا کہ تلوار کا نام نہ آتا۔ مگر وہ چاہتا
تھا کہ اسلام دنیا میں پھیلے اور دنیا کی نجات کا ذریعہ ہو
اس لئے اس وقت محض مدافعت کے لئے تلوار اٹھائی
گئی۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اسلام کا اس
وقت تلوار اٹھانا کسی قانون مذہب اور اخلاق کے
رو سے قابل اعتراض نہیں ٹھہرتا۔ وہ لوگ جو ایک گال
پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دینے کی تعلیم دیتے ہیں وہ بھی
صبر نہیں کر سکتے اور جن کے ہاں کیڑے کا مارنا بھی گناہ
سمجھا جاتا ہے۔ وہ بھی نہیں کر سکتے پھر اسلام پر
اعتراض کیوں کیا جاتا ہے میں یہ بھی کھول کر کہتا
ہوں کہ جو جاہل مسلمان کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے
ذریعہ سے پھیلا ہے۔ وہ نبی معصوم علیہ الصلوٰۃ
والسلام پر افترا کرتے ہیں اور اسلام کی ہتک کرتے
ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ اسلام ہمیشہ اپنی پاک تعلیم اور
ہدایت اور اس کے ثمرات انوار و برکات اور
معجزات سے پھیلا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے عظیم الشان نشانات آپ کے اخلاق کی
پاک تاثیرات نے اسے پھیلایا ہے اور وہ
نشانات اور تاثیرات ختم نہیں ہو گئی ہیں بلکہ ہر زمانہ
میں تازہ بتازہ موجود رہتی ہیں اور یہی وجہ ہے جو
میں کہتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ
نبی ہیں۔ اس لئے آپ کی تعلیمات اور ہدایات
ہمیشہ اپنے ثمرات دیتی رہتی ہیں اور آئندہ جب
اسلام ترقی کریگا تو اس کی یہی راہ ہوگی نہ کوئی
اور۔ پس جب اسلام کی اشاعت کے لئے کبھی تلوار
نہیں اٹھائی گئی تو اس وقت ایسا خیال بھی کرنا گناہ
ہے کیونکہ اب تو سب کے سب امن سے
بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنے مذہب کی اشاعت
کے لئے کافی ذریعے اور سامان موجود ہیں مجھے
بڑے ہی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ عیسائیوں
اور دوسرے معترضین نے اپنے اسلام پر حملہ
کرنے وقت ہرگز ہرگز اصلیت پر غور نہیں کیا
وہ دیکھتے کہ اس وقت تمام مخالف اسلام اور
مسلمانوں کے استیصال کے درپے تھے اور سب
کے سب ملکر اس کے خلاف منصوبے کرتے
اور مسلمانوں کو دکھ دیتے تھے۔ ان دکھوں اور
تکلیفوں کے مقابلہ میں اگر وہ اپنی جان نہ بچاتے تو
کیا کرتے قرآن شریف میں یہ آیت موجود ہے

اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا

اس سے معلوم ہوتا ہے یہ حکم اس وقت دیا گیا
جبکہ مسلمانوں پر ظلم کی حد ہو گئی تو انہیں مقابلہ کا حکم
دیا۔ اس وقت کی یہ اجازت تھی دوسرے وقت
کے لئے یہ حکم نہ تھا۔ چنانچہ مسیح موعود کے لئے
یہ نشان قرار دیا گیا۔

یضع الحرب

اب یہ تو اس کی سچائی کا نشان ہے کہ وہ لڑائی نہ کریگا
اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اس زمانہ میں مخالفوں
نے بھی مذہبی لڑائیاں چھوڑ دیں۔ ہاں اس مقابلہ
نے ایک اور صورت اور رنگ اختیار کر لیا ہے اور وہ
یہ ہے کہ قلم سے کام لے کر اسلام پر اعتراض کر رہے
ہیں۔ عیسائی ہیں ان کا ایک ایک پرچہ پچاس پچاس
ہزار نکلتا ہے۔ اور ہر طرح کوشش کرتے ہیں کہ
لوگ اسلام سے بیزار ہو جاویں۔ پس اس کے مقابلے
کے لئے ہمیں قلم سے کام لینا چاہئے یا تیر چلانے
چاہئیں۔ اس وقت تو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو اس
سے بڑھ کر احمق اور اسلام کا دشمن کون ہوگا۔ اس
قسم کا نام لینا اسلام کو بدنام کرنا ہے یا کچھ اور۔
جب ہمارے مخالف [illegible] نہیں کرتے
حالانکہ وہ حق پر نہیں اور [illegible] ہوگا
کہ ہم حق پر ہو کر تلوار کا نام لیں۔ [illegible]
کو تلوار دکھا کر کہو کہ مسلمان ہو جاؤ [illegible]
پھر دیکھو نتیجہ کیا ہوگا۔ وہ پولیس [illegible] گرفتار کر کے
تلوار کا مزا چکھا دیگی۔

یہ خیالات سراسر بیہودہ ہیں۔ ان کو دل
سے نکال دینا چاہئے۔ اب وقت آیا ہے کہ
اسلام کا روشن اور درخشاں چہرہ دکھایا جاوے
یہ وہ زمانہ ہے۔ کہ تمام اعتراضوں کو
دور کر دیا جاوے اور جو اسلام کے نورانی
چہرہ پر داغ لگایا گیا ہے۔ اسے دور کر کے
دکھایا جاوے۔ میں یہ بھی افسوس سے
ظاہر کرتا ہوں کہ مسلمانوں نے جو
موقع خدا تعالیٰ نے دیا ہے اور
عیسائی مذہب کے اسلام میں داخل
کرنے کے لئے جو راستہ کھولا گیا
تھا۔ اسے ہی بری نظر سے دیکھا
اور اس کا کفر کیا۔

میں نے اپنی تحریروں کے ذریعہ پورے طور پر اس طریق کو چلایا ہے۔ جو اسلام کو کامیاب اور دوسرے مذاہب پر غالب کرنیوالا ہو۔ میرے رسایل امریکہ اور یورپ میں جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس قوم کو فراست دی ہے۔ انہوں نے اس خداداد فراست سے اس امر کو سمجھہ لیا ہے لیکن جب ایک مسلمان کے سامنے میں اسے پیش کرتا ہوں تو اس کے منہہ میں جھاگ آجاتی ہے۔ گویا وہ دیوانہ ہے یا قتل کرنا چاہتا ہے حالانکہ قرآن شریف کی تعلیم تو یہی ہے۔ ادفع بالتی ھی احسن یہ تعلیم اس لیے تھی کہ اگر دشمن بھی ہو تو وہ اس نرمی اور حسن سلوک سے دوست بن جاوے اور ان باتوں کو آرام اور سکون کے ساتھہ سن لے۔ میں اللہ جلشانہ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں وہ خوب جانتا ہو کہ میں مفتری نہیں کذاب نہیں اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر بھی اور ان نشانات کو بھی جو اس نے میری تائید میں ظاہر کئے دیکھکر مجھے کذاب اور مفتری کہتے ہو تو پھر میں تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کسی ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو۔ کہ باوجود اس کے کہ ہر روز افترا اور کذب وہ اللہ تعالیٰ پر کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی تائید اور نصرت کرتا جاوے۔ چاہیئے تو یہ تہا کہ اس کو ہلاک کرے مگر یہاں اس کے برخلاف معاملہ ہو میں خدا کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ میں صادق ہوں اس کی طرف سے آیا ہوں۔ مگر مجھے کذاب اور مفتری کہا جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ اور بلا میں جو قوم میرے خلاف پیدا کرتی ہے۔ مجھے نصرت دیتا ہے اور اس سے مجھے بچاتا ہے اور پھر ایسی نصرت کی کہ لاکھوں انسانوں کے دل میں میری محبت ڈالدی۔ میں اس پر اپنی سچائی کو حصر کرتا ہوں اگر تم کسی ایسے مفتری کا نشان دیدو کہ وہ کذاب ہو اور اللہ پر اس نے افترا کیا ہو اور پہر خدا تعالےٰ نے اس کی ایسی نصرتیں کی ہوں اور اس قدر عرصہ تک اسے زندہ رکھا ہو اور اس کی مرادوں کو پورا کیا ہو دکھاؤ یقیناً سمجھو کہ خدا کے مرسل ان نشانات اور تائیدات سے شناخت کئے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ ان کے لیے دکہاتا اور ان کی نصرت کرتا ہے میں اپنے قول میں سچا ہوں اور خدا تعالیٰ جو دلوں کو دیکھتا ہے وہ میرے دل کے حالات سے واقف اور خبردار ہے کیا تم اتنا بھی نہیں کر سکتے جو آل فرعون کے ایک آدمی نے کہا تہا۔ ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم۔ کیا تم یقین نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹوں کا سب سے زیادہ دشمن ہے تم سب ملکر جو مجہ پر حملہ کرو۔ خدا کا غضب اس سے کہیں بڑہکر ہوتا ہے۔ پہر اس کے غضب سے کون بچ سکتا ہو یہ آیت جو میں نے پڑہی ہے اس میں یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وعید کی پیشگوئیاں بعض پوری کریگا کل نہیں کہا اس میں حکمت کیا ہے حالت یہی ہے کہ وعید کی پیشگوئیاں مشروط ہوتی ہیں۔ وہ توبہ۔ استغفار اور رجوع الی الحق سے بھی ٹل جایا کرتی ہیں پیشگوئی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک وعدہ کی۔ جیسے فرمایا

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم۔ اہل سنت مانتے ہیں کہ اس قسم کی پیشگوئیوں میں تخلف نہیں ہوتا کیونکہ خدا تعالےٰ کریم ہے لیکن وعید کی پیشگوئیوں میں وہ ڈرا کر بخش بھی دیتا ہے۔ اس لئے کہ وہ رحیم ہے۔

بڑا نادان اور اسلام سے دور پڑا ہوا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ وعید کی سب پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں وہ قرآن کریم کو چھوڑتا ہے۔ اس لئے کہ قرآن شریف تو کہتا ہے۔ یصبکم بعض الذی یعدکم۔ افسوس ہے بہت سے لوگ مولوی کہلاتے ہیں۔ مگر انہیں نہ قرآن کی خبر ہے نہ حدیث کی نہ سنت انبیاء کی صرف بغض کی جھاگ ہوتی ہے۔ اس لئے وہ دہوکہ دیتے ہیں یاد رکہو۔ الکریم اذا وعد وفی۔ رحیم کا تقاضا یہی ہو کہ قابل سزا ٹھہرا کر معاف کر دیتا ہے اور یہ تو انسان کی بھی فطرت میں ہو کہ وہ معاف کر دیتا ہے ایک مرتبہ میرے سامنے ایک شخص نے بناوٹی شہادت دی اس پر جرم ثابت تھا وہ مقدمہ ایک انگریز کے پاس تہا اسے اتفاقاً چٹھی آگئی کہ کسی دور دراز جگہ پر اس کی تبدیلی ہوگئی ہو وہ غمگین ہوا جو مجرم تھا وہ بڈھا آدمی تہا۔ منشی سے کہا کہ یہ تو قید خانہ ہی میں مر جاویگا اس نے بھی کہا کہ حضور بال بچہ دار ہے۔ اس پر وہ انگریز بولا کہ اب مثل مرتب ہو چکی ہے اب کیا ہو سکتا ہے پہر کہا کہ اچھا اس مثل کو چاک کر دو۔ اب غور کرو کہ انگریز کو تو رحم آسکتا ہے۔ خدا کو نہیں آتا؟

پہر اس بات پر بھی غور کرو۔ کہ صدقہ اور خیرات کیوں جاتا ہے اور ہر قوم میں اس کا رواج ہے فطرتاً انسان مصیبت اور بلا کے وقت صدقہ دینا چاہتا ہے اور خیرات کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ بکرے دو۔ کپڑے دو دو۔ وہ دو۔ اگر اس کے ذریعہ سے رد بلا نہیں ہوتا تو پھر اضطراراً انسان کیوں ایسا کرتا ہے جو ضرور رد بلا ہوتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ صرف مسلمانوں ہی کا مذہب نہیں بلکہ ہیود یوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں کا بھی یہ مذہب ہے۔ اور میری سمجھ میں روئے زمین پر کوئی اس امر کا منکر ہی نہیں جب کہ یہ بات ہے تو صاف کھل گیا کہ وہ ارادہ الٰہی ٹل جاتا ہے۔

پیشگوئی اور ارادہ الٰہی میں صرف یہ فرق ہوتا ہے کہ پیشگوئی کی اطلاع نبی کو دیجاتی ہے اور ارادہ الٰہی پر کسی کو اطلاع نہیں ہوتی اور وہ مخفی رہتا ہے۔ اگر وہی ارادہ الٰہی نبی کی معرفت ظاہر کر دیا جاتا تو وہ پیشگوئی ہوتی اگر پیشگوئی نہیں ٹل سکتی۔ تو پھر ارادہ الٰہی بھی صدقہ خیرات سے نہیں ٹل سکتا۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے چونکہ وعید کی پیشگوئیاں ٹل جاتی ہیں اس لیے فرمایا۔ ان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم۔ اب اللہ تعالیٰ خود گواہی دیتا ہے۔ کہ بعض پیشگوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ٹل گئیں اگر میری کسی پیشگوئی پر ایسا اعتراض کیا جاتا ہو تو مجھے اس کا جواب دو۔ اگر اس امر میں میری تکذیب کروگے تو میری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تکذیب کرنے والے ٹہروگے میں بڑے وثوق سے کہتا ہوں کہ یہ اہل سنت جماعت اور کل دنیا کا مسلم مسئلہ ہے کہ تضرع سے عذاب کا وعدہ ٹل جایا کرتا ہے۔ کیا حضرت یونس علیہ السلام کی نظیر بھی تمہیں بھول گئی ہے؟ حضرت یونس کی قوم سے جو عذاب ٹل گیا تھا۔ اس کی وجہ کیا تھی؟ در منثور وغیرہ کو دیکھو اور بائبل میں یونہ نبی کی کتاب موجود ہے اس عذاب کا قطعی وعدہ تہا مگر حضرت یونس کی قوم نے عذاب کے آثار دیکھکر توبہ کی اور اس کی طرف رجوع کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کو بخشدیا اور عذاب ٹل گیا اوہر حضرت یونس یوم مقررہ پر عذاب کے منتظر تھے۔ لوگوں سے خبریں پوچھتے تھے۔ ایک زمیندار سے پوچھا کہ نینوہ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ اچھا حال ہے۔ تو حضرت یونس پر بہت غم طاری ہوا۔ اور انہوں نے کہا لن ارجع الی قومی کذاباً۔ یعنے میں اپنی قوم کی طرف کذاب کہلا کر نہیں جاؤں گا۔ اب اس نظیر کے ہوتے ہوئے اور قرآن شریف کی زبردست شہادت کی موجودگی میں میری کسی ایسی پیشگوئی پر جو پہلے ہی سے شرطی تہی اعتراض کرنا تقویٰ کے خلاف ہے۔ متقی کی یہ شان نہیں کہ بغیر سوچے سمجھے کچھ

یہاں تک ہی کہ ان کی بیویاں نکال دو حالانکہ اسلام میں اس قسم کی ناپاک تعلیمیں نہ تھیں علاوہ ازیں عیسائی اور مصفا مذہب تھا۔ اسلام کی مثال ہم یوں دے سکتے ہیں جیسے باپ اپنے حقوق ابوت کو چاہتا ہے اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایکدوسرے کو مارے۔ اسلام بھی جہاں یہ چاہتا ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہ ہو۔ وہاں اس کا یہ منشا ہے کہ نوع انسان میں مودت اور وحدت ہو۔

نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے اور پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں ان تمام احکام کی وہی غرض وحدت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حقوق کے دو ہی حصے رکھے ہیں ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد۔ اس پر بہت جگہ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا۔ یعنے اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اس جگہ دو رمز ہیں ایک تو ذکر اللہ کو ذکر اباء سے دی ہے اس میں یہ سر ہے کہ اباء کی فطرتی محبت ہوتی ہے۔ دیکھو بچہ کو وہ اس وقت بھی ماں ماں ہی ... میں اللہ تعالیٰ انسان کو ... تعالیٰ سے فطرتی محبت کا ... کے بعد اور عجب امر

اسکی خودبخود پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ اصل مقصد معرفت کا ہے جہاں انسان کو پہنچنا چاہیئے۔ یعنے اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبت پیدا ہو جاوے اور ایک مقام پر یوں فرمایا ہے۔

ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ

اس آیت میں ان تین مدارج کا ذکر کیا ہے جو انسان کو حاصل کرنے چاہئیں۔ پہلا مرتبہ عدل کا ہے اور عدل یہ ہے کہ انسان کسی سے کوئی نیکی کرے بشرط معاوضہ۔ اور یہ ظاہر بات ہے۔ کہ ایسی نیکی کوئی اعلیٰ درجہ کی بات نہیں بلکہ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ عدل کرو اور اگر اس پر ترقی کرو تو پھر وہ احسان کا درجہ ہے۔ یعنے بلا عوض سلوک کرو۔ لیکن یہ امر کہ جو بدی کرتا ہے اس سے نیکی کیجاوے۔ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری پھیر دی جاوے یہ صحیح نہیں یا یہ کہو کہ عام طور پر یہ تعلیم عملدرآمد میں نہیں آسکتی۔ چنانچہ سعدی کہتا ہے

نکوئی با بداں کردن چناں است
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

اس لئے اسلام میں انتقامی حدود میں جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی ہے کوئی دوسرا مذہب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور وہ یہ ہے۔

جزاء سیئة سیئة مثلہا ومن عفی واصلح الآیۃ

یعنے بدی کی سزا اسیقدر بدی ہے اور جو کوئی معاف کر دے مگر ایسے محل اور مقام پر کہ وہ عفو اصلاح کا موجب ہو۔ اسلام نے عفو خطا کی تعلیم دی لیکن یہ نہیں کہ اس سے شر بڑھے۔

غرض۔ عدل کے بعد دوسرا درجہ احسان کا ہے یعنے بغیر کسی معاوضہ کے سلوک کیا جاوے۔ لیکن اس سلوک میں بھی ایک قسم کی خودغرضی ہوتی ہے کسی نہ کسی وقت انسان اس احسان یا نیکی کو جتا دیتا ہے اس لیے اس سے بڑھ کر ایک تعلیم دی اور وہ

ایتاء ذی القربیٰ

کا درجہ ہے۔ ماں جو اپنے بچہ کے ساتھ سلوک کرتی ہے وہ اس سے کسی معاوضہ اور انعام واکرام کی خواہشمند نہیں ہوتی وہ اس کے ساتھ جو نیکی کرتی ہے۔ محض طبعی محبت سے کرتی ہے اگر بادشاہ اس کو حکم دے کہ تو اس کو دودھ مت دو اور اگر یہ تیری غفلت سے مر جاوے تو تجھے کوئی سزا نہیں دی جاوے گی بلکہ انعام دیا جاویگا۔ اس صورت میں وہ بادشاہ کا حکم ماننے کو طیار نہ ہوگی۔ بلکہ اس کو گالیاں دیگی۔ کہ یہ میری اولاد کا دشمن ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ذاتی محبت کر رہی ہے اس کی کوئی غرض درمیان نہیں۔ اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ اور یہ آیت حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر حاوی ہے۔ حقوق اللہ کے پہلو سے لحاظ سے اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ انصاف کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کرو۔ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہاری پرورش کرتا ہے اور جو اطاعت الٰہی میں اس مقام سے ترقی کرے۔ تو احسان کی پابندی سے اطاعت کر کیونکہ وہ محسن ہے اور اس کے احسانات کو کوئی شمار نہیں کرسکتا اور چونکہ محسن کے شمائل اور خصائل کو مدنظر رکھنے سے اس کے احسان تازہ رہتے ہیں۔ اس لئے احسان کا مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا ہے کہ ایسے طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گویا دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اس مقام تک انسان میں ایک حجاب رہتا ہے لیکن اس کے بعد جو تیسرا درجہ ہے ایتاء ذی القربیٰ کا یعنے اللہ تعالیٰ سے اسے ذاتی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور حقوق العباد کے پہلو سے میں اس کے معنے بیان کرچکا ہوں اور یہ بھی میں نے بیان کیا ہے کہ یہ تعلیم جو قرآن شریف نے دی ہے کسی اور کتاب نے نہیں دی اور ایسی کامل ہے کہ کوئی نظیر اس کی پیش نہیں کرسکتا یعنے

جزاء سیئة سیئة مثلہا الآیۃ

اس میں عفو کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ اس میں اصلاح ہو۔ یہودیوں کے مذہب نے تو یہ کہا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت الخ وغیرہ۔ انہیں انتقامی قوت اس قدر بڑھ گئی تھی اور یہاں تک یہ عادت ان میں پختہ ہو گئی تھی کہ اگر باپ نے بدلہ نہیں لیا تو بیٹے اور اس کے پوتے تک کے فرائض میں یہ امر ہوتا تھا کہ وہ بدلہ دے اس وجہ سے ان میں کینہ توزی کی عادت بڑھ گئی تھی اور وہ بہت سنگدل اور بیدرد ہو گئے تھے۔ عیسائیوں نے اس تعلیم کے مقابل تعلیم دی کہ ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو ایک کوس بیگار لیجاوے۔ تو دو کوس چلے جاؤ وغیرہ۔ اس تعلیم میں جو نقص ہے وہ ظاہر ہے کہ اس پر عملدرآمد ہی نہیں ہوسکتا۔ اور عیسائی گورنمنٹوں نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ یہ تعلیم کا نقص ہے کیا یہ کسی کی جرأت ہوسکتی ہے کہ کوئی خبیث طمانچہ مار کر دانت نکالدے تو پھر دوسری گال پھیر دو

یہاں تک ہی کہ ان کی بیویاں نکال لو حالانکہ اسلام میں اس قسم کی ناپاک تعلیمیں نہیں علاوہ توایک صاف اور مصفا مذہب تھا۔ اسلام کی مثال ہم یوں سمجھ سکتے ہیں جیسے باپ اپنے حقوق ابوت کو چاہتا ہے اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایکدوسرے کو مارے۔ اسلام بھی جہاں یہ چاہتا ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہ ہو۔ وہاں اس کا یہ منشاء ہے کہ نوع انسان میں مودت اور وحدت ہو۔

نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے اور پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں ان تمام احکام کی وہی غرض وحدت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حقوق کے دو ہی حصے رکھے ہیں ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد۔ اس پر بہت کچھ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا۔ یعنے اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو جس طرح پر تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اس جگہ دو رمز ہیں ایک تو ذکر اللہ کو ذکر آباء سے [illegible] دی ہے اس میں یہ سر ہے کہ آباء کی طرفی محبت ہوتی ہے۔ دیکھو بچہ کو وہ اس وقت بھی ماں ماں [illegible] [illegible] میں اللہ تعالیٰ انسان کو [illegible] تعالیٰ سے فطری محبت کا [illegible] ت کے بعد ادبا عجب امر

اللہ کی خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ اصل مقصد عبودیت کا ہے جہاں انسان کو پہنچنا چاہئیے۔ یعنے اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبت پیدا ہو جاوے اور ایک مقام پر یوں فرمایا ہے۔

ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ

اس آیت میں ان تین مدارج کا ذکر کیا ہے جو انسان کو حاصل کرنے چاہئیں۔ پہلا مرتبہ عدل کا ہے اور عدل یہ ہے کہ انسان کسی سے کوئی نیکی کرے بشرط معاوضہ۔ اور یہ ظاہر بات ہے۔ کہ ایسی نیکی کوئی اعلیٰ درجہ کی بات نہیں بلکہ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ عدل کرو اور اگر اس پر ترقی کرو تو پھر وہ احسان کا درجہ ہے۔ یعنے بلا عوض سلوک کرو۔ لیکن یہ امر کہ جو بدی کرتا ہے اس سے نیکی کیجاوے۔ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری پھیر دی جاوے یہ صحیح نہیں یا یہ کہو کہ عام طور پر یہ تعلیم عملدرآمد میں نہیں آسکتی۔ چنانچہ سعدی کہتا ہے

نکوئی با بداں کردن چناں است
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

اس لئے اسلام میں انتقامی حدود میں جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی ہے کوئی دوسرا مذہب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور وہ یہ ہے۔

جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا ومن عفی واصلح الآیۃ

یعنے بدی کی سزا اسیقدر بدی ہے اور جو کوئی معاف کر دے مگر ایسے محل اور مقام پر کہ وہ عفو اصلاح کا موجب ہو۔ اسلام نے عفو خطا کی تعلیم دی لیکن یہ نہیں کہ اس سے شر بڑھے

غرض۔ عدل کے بعد دوسرا درجہ احسان کا ہے یعنے بغیر کسی معاوضہ کے سلوک کیا جاوے۔ لیکن اس سلوک میں بھی ایک قسم کی خودغرضی ہوتی ہے کسی نہ کسی وقت انسان اس احسان یا نیکی کو جتا دیتا ہے اس لئے اس سے بڑھ کر ایک تعلیم دی اور وہ

ایتاءِ ذی القربیٰ

کا درجہ ہے۔ ماں جو اپنے بچہ کے ساتھ سلوک کرتی ہے وہ اس سے کسی معاوضہ اور انعام واکرام کی خواہشمند نہیں ہوتی وہ اس کے ساتھ جو نیکی کرتی ہے۔ محض طبعی محبت سے کرتی ہے اگر بادشاہ اس کو حکم دے کر تو اس کو دودھ مت دو اور اگر یہ تیری غفلت سے مر جاوے تو تجھے کوئی سزا نہیں دی جاوے گی بلکہ انعام دیا جاویگا۔ اس صورت میں وہ بادشاہ کا حکم ماننے کو طیار نہ ہوگی۔ بلکہ اس کو گالیاں دیگی۔ کہ یہ میری اولاد کا دشمن ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ذاتی محبت [illegible] کر رہی ہے اس کی کوئی غرض درمیان نہیں۔ اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ اور یہ آیت حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر حاوی ہے۔ حقوق اللہ کے پہلو سے لحاظ سے اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ انصاف کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کرو۔ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہاری پرورش کرتا ہے اور جو اطاعت الٰہی میں اس مقام سے ترقی کرے۔ تو احسان کی پابندی سے اطاعت کرے کیونکہ وہ محسن ہے اور اس کے احسانات کو کوئی شمار نہیں کرسکتا اور چونکہ محسن کے شمائل اور خصائل کو مدنظر رکھنے سے اس کے احسان تازہ رہتے ہیں۔ اس لئے احسان کا مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا ہے کہ ایسے طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گویا دیکھ رہا ہے یا کم ازکم یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اس مقام تک انسان میں ایک حجاب رہتا ہے لیکن اس کے بعد جو تیسرا درجہ ہے ایتاءِ ذی القربیٰ کا یعنے اللہ تعالےٰ سے اسے ذاتی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور حقوق العباد کے پہلو سے میں اس کے معنے بیان کرچکا ہوں اور یہ بھی میں نے بیان کیا ہے کہ یہ تعلیم جو قرآن شریف نے دی ہے کسی اور کتاب نے نہیں دی اور ایسی کامل ہے کہ کوئی نظیر اس کی پیش نہیں کرسکتا یعنے

جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا الآیۃ

اس میں عفو کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ اس میں اصلاح ہو۔ یہودیوں کے مذہب نے تو یہ کہا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت الآخرہ۔ ان میں انتقامی قوت اس قدر بڑھ گئی تھی اور یہاں تک یہ عادت ان میں پختہ ہوگئی تھی کہ اگر باپ نے بدلہ نہیں لیا تو بیٹے اور اس کے پوتے تک کے فرائض میں یہ امر ہوتا تھا کہ وہ بدلہ دے اس وجہ سے اُن میں کینہ توزی کی عادت بڑھ گئی تھی اور وہ بہت سنگدل اور بیدرد ہوگئے تھے۔ عیسائیوں نے اس تعلیم کے مقابل تعلیم دی کہ ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو ایک کوس بیگار لیجاوے۔ تو دو کوس چلے جاؤ وغیرہ۔ اس تعلیم میں جو نقص ہے وہ ظاہر ہے کہ اس پر عملدرآمد ہی نہیں ہوسکتا اور عیسائی گورنمنٹوں نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ یہ تعلیم کا نقص ہے کیا یہ کسی کی جرأت ہوسکتی ہے کہ کوئی خبیث طمانچہ مار کر دانت نکالدے تو پھر دوسری گال پھیر دو

کہ ہاں اب دوسرا دانت بھی نکال دو۔ وہ خبیث تو اور بھی دلیر ہو جاویگا اور اس سے امن عامہ میں خلل واقعہ ہو جاویگا۔ پھر ہم کیونکر تسلیم کریں کہ یہ تعلیم عمدہ ہے یا خداتعالےٰ کی مرضی کے موافق ہو سکتی ہے؟ اگر اس پر عمل ہو تو کسی ملک کا بھی انتظام نہ ہو سکے۔ ایک ملک ایک دشمن چھین لے تو دوسرا خود حوالے کرنا پڑے ایک افسر گرفتار ہو جاوے تو دس اور دیدئے جاویں یہ نقص ہیں جو ان تعلیموں میں ہیں اور یہ صحیح نہیں۔

ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ یہ احکام بطور قانون مختص الزمان تھے۔ جب وہ زمانہ گذر گیا۔ دوسرے لوگوں کے حسب حال وہ تعلیم نہ رہی۔ یہودیوں کا وہ زمانہ تھا کہ وہ چار سو برس تک غلامی میں رہے اور اس غلامی کی زندگی کی وجہ سے ان میں قساوت قلبی بڑھ گئی اور وہ کینہ کش ہو گئے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس بادشاہ کے زمانہ میں کوئی ہوتا ہے۔ اس کے اخلاق بھی اسی قسم کے ہو جاتے ہیں سکھوں کے زمانہ میں اکثر لوگ ڈاکو ہو گئے تھے انگریزوں کے زمانہ میں تعلیم اور تہذیب پھیلتی جاتی ہے اور ہر شخص اس طرف کوشش کر رہا ہے۔ غرض بنی اسرائیل نے فرعون کی ماتحتی کی تھی۔ اسی وجہ سے ان میں ظلم بڑھ گیا تھا۔ اسلئے توریت کے زمانہ میں عدل کی ضرورت مقدم تھی۔ کیونکہ وہ لوگ اس سے بے خبر تھے اور جابرانہ عادت رکھتے تھے اور انہوں نے یقین کر لیا تھا کہ دانت کے بدلے دانت کا توڑنا ضروری ہے اور یہ ہمارا فرض ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس وجہ سے ان کو سکھایا کہ عدل تک ہی بات نہیں رہتی بلکہ احسان بھی ضروری ہے۔ اس سبب سے مسیح کے ذریعہ انہیں یہ تعلیم دیگئی۔ کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دو۔ اور جب اسی پر سارا زور دیا گیا۔ تو آخر اللہ تعالےٰ نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس تعلیم کو اصل نقطہ پر پہونچا دیا۔ اور وہ یہی تعلیم تھی کہ بدی کا بدلہ اسیقدر بدی ہے۔ لیکن جو شخص معاف کر دے اور معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور اجر ہے۔ عفو کی تعلیم دی ہے مگر ساتھ قید لگائی کہ اصلاح ہو۔ بل عفو نقصان پہنچاتا ہے۔ پس اس مقام پر غور کرنا۔ جب توقع اصلاح کی ہو تو عفو ہی کرنا چاہئے جیسے [illegible] ایک بڑا شریف الاصل اور فرمانبردار اور۔ لیکن اتفاقاً اس سے کوئی غلطی ہو جاوے

اس موقع پر اس کو معاف کرنا ہی مناسب ہے اگر سزا دی جاوے تو ٹھیک نہیں۔ لیکن ایک بدمعاش اور شریر ہے۔ ہر روز نقصان کرتا ہے اور شرارتوں سے باز نہیں آتا۔ اگر اُسے چھوڑ دیا جاوے تو وہ اور بھی بیباک ہو جاویگا۔ اس کو سزا دینی چاہیئے۔ غرض اس طرح پر محل اور موقعہ شناسی سے کام لو۔ یہ تعلیم ہے جو اسلام نے دی ہے اور جو کامل تعلیم ہے۔ اس کے بعد اور کوئی نئی تعلیم یا شریعت نہیں آسکتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور قرآن شریف خاتم الکتب اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کرکے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے۔ اس کو چھوڑ کر نجات نہیں ملسکتی جو اس کو چھوڑیگا۔ وہ جہنم میں جاویگا۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی خیال رکھنا چاہئے۔ کہ اس امت کے لئے مخاطبات اور مکالمات کا دروازہ کھلا ہے اور یہ دروازہ گویا قرآن مجید کی سچائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ہر وقت تازہ شہادت ہے اور اس کے لئے خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ ہی میں دعا سکھائی ہے

اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم۔ انعمت علیہم کی راہ کے لئے جو دعا سکھائی۔ تو اس میں انبیاء علیہم السلام کے کمالات کے حصول کا اشارہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ انبیا علیہم السلام کو جو کمال دیا گیا ہے وہ معرفت الٰہی کا کمال تھا اور یہ نعمت ان کو مکالمات اور مخاطبات سے ملی تھی اس کے تم بھی خواہاں رہو پس اس نعمت کے لئے یہ خیال کرو کہ قرآن شریف اس دعا کی تو ہدایت کرتا ہے مگر اس کا ثمرہ کچھ بھی نہیں یا اس امت کے کسی فرد کو بھی یہ شرف نہیں ملسکتا کہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہو گیا ہے بتاؤ اس سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ثابت ہوگی یا کوئی خوبی ثابت ہوگی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ وہ اسلام کو بدنام کرتا ہے اور اس نے مغز شریعت کو سمجھا ہی نہیں۔ اسلام کے مقاصد میں سے تو یہ امر تھا کہ انسان صرف زبان ہی سے وحدہ لا شریک نہ کہے بلکہ درحقیقت سمجھ لے اور بہشت دوزخ پر خیالی ایمان نہ ہو بلکہ فی الحقیقت اسی زندگی میں وہ بہشتی کیفیات پر اطلاع پالے اور ان گناہوں سے جن میں وحشی انسان مبتلا ہیں۔ نجات پالے یہ عظیم الشان

مقصد اسلام کا تھا اور ہے اور یہ ایسا پاک مطہر مقصد ہے کہ کوئی دوسری قوم اس کی نظیر اپنے مذہب میں پیش نہیں کر سکتی اور نہ اس کا نمونہ دکھا سکتی ہے۔ کہنے کو تو ہر ایک کہہ سکتا ہے مگر وہ کون ہے جو دکھا سکتا ہو؟

میں نے آریوں سے عیسائیوں سے پوچھا ہے کہ وہ خدا جو تم مانتے ہو اس کا کوئی ثبوت پیش کرو۔ نری [illegible] لاف و گزاف سے بڑھکر وہ کچھ بھی نہیں دکھا سکتے وہ سچا خدا جو قرآن شریف نے پیش کیا ہے۔ اس سے یہ لوگ ناواقف ہیں۔ اور اس پر اطلاع پانے کے لئے یہی ایک ذریعہ مکالمات کا تھا جس کے سبب سے اسلام دوسرے مذاہب سے ممتاز تھا۔ مگر افسوس ہے مسلمانوں نے میری مخالفت کی وجہ سے اس سے بھی انکار کر دیا۔

یقیناً یاد رکھو۔ کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اسیوقت مل سکتی ہے۔ جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پالے۔ دیکھو ایک سانپ جو خوشنما معلوم ہوتا ہے بچہ تو اس کو ہاتھ میں پکڑنے کی خواہش کر سکتا ہے اور ہاتھ بھی ڈال سکتا ہے۔ لیکن ایک عقلمند جو جانتا ہے کہ سانپ کاٹ کھائیگا اور ہلاک کر دیگا۔ وہ کبھی جرأت کر سکتا ہے کہ اس کیطرف لپکے بلکہ اگر معلوم ہو جاوے کہ کسی مکان میں سانپ ہے تو اس میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ ایسا ہی زہر کو جو ہلاک کرنیوالی چیز سمجھتا ہے تو اس کے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہوگا پس اسی طرح پر جب تک گناہ کو خطرناک زہر یقین نہ کرے۔ اس سے بچ نہیں سکتا یہ یقین معرفت کے بدون پیدا نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ انسان گناہوں پر اس قدر دلیر ہو جاتا ہے باوجودیکہ وہ خداتعالےٰ پر ایمان لاتا ہے اور گناہ کو گناہ بھی سمجھتا ہے۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ وہ معرفت اور بصیرت نہیں رکھتا جو گناہ سوز فطرت پیدا کرتی ہے اگر یہ بات پیدا نہیں ہوتی۔ تو پھر اقرار کرنا پڑیگا کہ معاذ اللہ اسلام اپنے اصلی مقصد سے خالی ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ایسا نہیں یہ مقصد اسلام ہی کامل طور پر پورا کرتا ہے اور اس کا ایک ہی ذریعہ ہے مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کیونکہ اسی سے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ گناہ سے بیزار ہے اور وہ سزا دیتا ہے گناہ ایک زہر ہے جو اول صغیرہ سے شروع ہوتا ہے اور پھر کبیرہ ہو جاتا ہے اور انجام کار کفر تک پہنچتا ہے

مین بلا معترضہ کے طور پر کہتا ہون کہ اپنی اپنی جگہ ہر قوم کو یہ فکر لگا ہوا ہے کہ ہم گناہ سے پاک ہوجاوین مثلاً آریہ صاحبان نے تو یہ بات رکھی ہوئی ہے کہ بجز گناہ کی سزا کے اور کوئی صورت پاک ہونے کی ہے ہی نہین ایک گناہ کے بدلے کئی لاکھ جونین ہین جبتک انسان ان جونون کو نہ بھگت لے وہ پاک ہی نہین ہوسکتا مگر اس مین بڑے مشکلات ہین۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ جب کہ تمام مخلوقات گنہگار رہی ہے۔ تو اس سے نجات کب ہوگی؟ اور اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ ان کے ہان یہ امر مسلمہ ہے کہ نجات یافتہ ہی ایک عرصہ کے بعد ۔۔۔ سے نکال دئے جاوینگے تو پھر اس نجات سے فائدہ ہی کیا ہوا۔ جب یہ سوال کیا جاوے۔ کہ نجات پانے کے بعد کیون نکالتے ہو تو بعض کہتے ہین کہ نکالنے کے لئے ایک گناہ باقی رکھ لیا جاتا ہے اب غور کرکے بتاؤ کہ کیا یہ قادر خدا کا کام ہوسکتا ہے؟

اور پھر جبکہ ہر نفس اپنے نفس کا خود خالق ہے خدا تعالیٰ اس کا خالق ہی نہین (معاذ اللہ) تو اسے حاجت ہی کیا ہے کہ وہ اس کا ماتحت رہے۔

دوسرا پہلو عیسائیون کا ہے۔ انہون نے گناہ سے پاک ہونے کا ایک پہلو سوچا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا مان لو اور پھر یقین کرلو کہ اس نے ہمارے گناہ اٹھا لئے اور وہ صلیب کے ذریعہ لعنتی ہوا نعوذ باللہ من ذالک۔ اب غور کرو کہ حصول نجات کو اس طریق سے کیا تعلق؟

گناہون سے بچانے کے لئے ایک اور بڑا گناہ تجویز کیا۔ کہ انسان کو خدا بنایا گیا۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور گناہ ہوسکتا ہے؟ پھر خدا بنا کر اسے معاً ملعون بھی قرار دیا۔ اس سے بڑھ کر گستاخی اور بے ادبی اللہ تعالیٰ کی کیا ہوگی؟

ایک کھاتا پیتا حوائج کا محتاج خدا بنا لیا گیا حالانکہ توریت مین لکھا تھا کہ دوسرا خدا نہ ہو نہ آسمان پر نہ زمین پر۔ پھر دروازون اور چوکھٹون پر تعلیم لکھی گئی تھی۔ اس کو چھوڑ کر یہ نیا خدا تراشا گیا جس کا کچھ بھی پتہ توریت مین نہین ملتا ہے۔ مین نے فاضل یہودی سے پوچھا ہے کہ کیا تمہارے ہان ایسے خدا کا پتہ ہے۔ جو مریم کے پیٹ سے نکلے اور وہ یہودیون کے ہاتھون سے مارین کھاتا پھرے۔ اس پر یہودی علماء نے یہی جواب دیا کہ محض افترا ہے۔ توریت سے کسی ایسے خدا کا پتہ نہین ملتا۔ ہمارا وہ خدا ہے۔ جو قرآن شریف کا خدا ہے یعنی جس طرح قرآن مجید نے خدا تعالیٰ کی وحدت کی اطلاع دی ہے۔ اسی طرح ہم توریت کے رُو سے خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہین اور کسی انسان کو خدا نہین مان سکتے۔ اور یہ تو موٹی بات ہے۔ اگر یہودیون کے ہان کسی ایسے خدا کی خبر دی گئی ہوتی جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہونیوالا تھا۔ تو وہ حضرت مسیح کی ایسی سخت مخالفت ہی کیون کرتے۔ یہان تک کہ انہون نے اس کو صلیب پر چڑھوا دیا۔ اور ان پر کفر کہنے کا الزام لگاتے تھے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس امر کو ماننے کے لئے قطعاً طیار نہ تھے۔ غرض عیسائیون نے گناہ کے دور کرنیکا جو علاج تجویز کیا ہے وہ ایسا علاج ہے جو بجائے خود گناہ کو پیدا کرتا ہے اور اس کے گناہ سے نجات پانے کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہین ہے۔

انہون نے گناہ کے دور کرنیکا علاج گناہ تجویز کیا ہے۔ جو کسی حالت اور صورت مین مناسب نہین یہ لوگ اپنے نادان دوست ہین اور ان کی مثال اس بندر کی سی ہے جس نے اپنے آقا کا خون کر دیا تھا۔ اپنے بچاؤ کے لئے اور گناہون سے نجات پانے کے لئے ایک ایسا گناہ تجویز کیا۔ جو کسی صورت مین بخشا نہ جاوے یعنے شرک کیا اور عاجز انسان کو خدا بنا لیا۔

مسلمانون کے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ ان کا خدا ایسا خدا نہین جس پر کوئی اعتراض یا حملہ ہوسکے وہ اس کی طاقتون اور قدرتون پر ایمان رکھتے ہین اور اس کی صفات پر یقین لاتے ہین مگر جنہون نے انسان کو خدا بنایا یا جنہون نے اس کی قدرتون سے انکار کر دیا ان کے ہو خدا کا عدم وجود مانتے ۔ جیسے مثلاً آریون کا مذہب ہے کہ ذرہ ذرہ اپنے وجود کا آپ ہی خدا ہے اور اس لئے کچھ بھی پیدا نہین کیا۔ بتاؤ کہ جب ذرات کے وجود کا خالق خدا نہین۔ تو ان کے قیام کے لئے خدا کی حاجت کیا ہے جبکہ طاقتین خود بخود موجود ہین اور ان مین اتصال اور انفصال کی قوتین بھی موجود ہین۔ پھر انصاف سے بتاؤ کہ ان کے لئے خدا کے وجود کی کیا ضرورت ہے؟

مین سمجھتا ہون اس عقیدہ کو رکھنے والے آریون اور دہریون مین ۱۹ اور ۲۰ کا فرق ہے۔

اب صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کامل اور زندہ مذہب ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ پھر اسلام کی عظمت و شوکت ظاہر ہو اور اسی مقصد کو لیکر آیا ہون۔ مسلمانون کو چاہیئے کہ جو انوار و برکات اس وقت آسمان سے اتر رہے ہین وہ ان کی قدر کرین اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرین کہ وقت پر ان کی دستگیری ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کیموافق اس مصیبت کیوقت ان کی نصرت فرمائی۔ لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہ کرینگے۔ تو خدا تعالیٰ ان کی کچھ پروا نہ کریگا وہ اپنا کام کرکے رہیگا مگر ان پر افسوس ہوگا۔ مین بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہون کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹاوے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔ اب کوئی ہاتھ اور قوت نہین جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے۔ فعال لما یرید ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہین یہ خبر دیدی ہے اور مین نے اپنا پیام پہنچا دیا ہے۔ اب اس کو سننا نہ سننا تمہارے اختیار مین ہے۔

یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہین اور مین خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہون۔ کہ جو موعود آنے والا تھا۔ وہ مین ہی ہون۔ اور یہ بھی پکی بات ہے کہ اسلام کی زندگی عیسیٰ کے مرنے مین ہے اگر اس مسئلہ پر غور کروگے تو تمہین معلوم ہوجائیگا کہ یہی مسئلہ ہے جو عیسائی مذہب کا خاتمہ کردینے والا ہے یہ عیسائی مذہب کا بہت بڑا شہتیر ہے اور اسی پر اس مذہب کی عمارت قائم کی گئی ہے۔ اسے گرنے دو۔

یہ معاملہ بڑی صفائی سے طے ہوجاتا اگر میرے مخالف خدا ترسی اور تقویٰ سے کام لیتے۔ مگر ایک کا نام لو جو درندگی چھوڑ کر میرے پاس آیا ہو۔ اور اس نے اپنی تسلی چاہی ہو۔ ان کا تو حال یہ ہے کہ میرا نام لیتے ہی ان کے منہ سے جھاگ گرنی شروع ہوجاتی ہے اور وہ گالیان دینے لگتے ہین بھلا اس طرح پر بھی کوئی شخص حق کو پاسکتا ہے؟ مین تو قرآن شریف کے نصوص صریحہ کو پیش کرتا ہون مگر وہ ہین کہ ان باتون کو سنتے نہین اور کافر کافر دجال دجال کہہ کر شور مچاتے ہین۔

مین صاف طور پر کہتا ہون کہ قرآن شریف سے تم ثابت کردو کہ مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت کے خلاف کوئی امر پیش کرو۔ اور یا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ کی وفات پر پہلا اجماع ہوا اس کا خلاف دکھاؤ تو نہین ملتا۔ پھر بعض لوگ شور مچاتے ہین کہ اگر آ

دنیا کے بت کو عظمت دیگئی ہے اس کے امانی اور امیدوں کور کھا گیا ہے۔ مقدمات صلح جو کچھ ہے۔ وہ دنیا کیلئے ہے۔ اس بت کو پاش پاش کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت ان کے دلوں میں قائم ہو اور اعمال کا شجر تازہ بتازہ پھل دے اس وقت درخت کی صورت ہے مگر اصل درخت نہیں کیونکہ اصل درخت کے لئے تو فرمایا۔ الم تر کیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء توتی اکلہا کل حین باذن ربہا یعنے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کیونکر بیان کی اللہ نے مثال یعنی مثال دین کامل کی کہ وہ بات ... درخت پاکیزہ کی مانند ہے جس کی جڑ ثابت ہو اور جسکی شاخیں آسمان میں ہوں اور ہر وقت اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم سے دیتا ہے۔ اصلہا ثابت سے مراد یہ ہے کہ اصول ایمانیہ اس کے ثابت اور محقق ہوں اور یقین کامل کے درجہ پر پہنچے ہوئے ہوں اور وہ ہر وقت اپنا پھل دیتا رہے کسی وقت خشک درخت کی طرح نہ ہو۔ مگر بتاؤ اب کیا حالت ہے بہت سے لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ضرورت ہی کیا ہے اس بات کی بھی نادانی ہے جو یہ کہے کہ طبیب کی حاجت ہی کیا ہے وہ اگر طبیب سے مستغنی ہے اور اس کی ضرورت نہیں سمجھتا تو اس کا نتیجہ اس کی ہلاکت کے سوا کیا ہوگا اس وقت مسلمان اسلم میں تو بیشک داخل ہیں مگر امنا کی ذیل میں نہیں اور یہ اسوقت ہوتا ہے جب ایک نور ساتھ ہو غرض یہ وہ باتیں ہیں جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں اس لئے میرے معاملہ میں تکذیب کے لئے جلدی نہ کرو بلکہ خدا سے ڈرو اور توبہ کرو کیونکہ توبہ کرنیوالے کی عقل تیز ہوتی ہے۔

اطاعون کا نشان بہت خطرناک نشان ہے اور خداتعالیٰ نے اس کے متعلق جو کلام نازل کیا ہے وہ یہ ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ یہ خداتعالیٰ کا کلام ہے اور اس پر لعنت ہے جو خداتعالیٰ پر افترا کرے۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ارادہ کی اس وقت تبدیلی ہوگی جب دلوں کی تبدیلی ہوگی۔ پس خدا سے ڈرو اور اس کے قہر سے خوف کھاؤ۔ کوئی کسی کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا معمولی مقدمہ کسی پر ہو تو اکثر لوگ وفا نہیں کر سکتے پھر آخرت میں کیا ہو سکتے ہیں جسکی نسبت فرمایا۔ یوم یفر المرء من اخیہ مخالفوں کا تو یہ فرض تھا کہ وہ حسن ظنی سے کام لیتے اور لا تقف ما لیس لک بہ علم پر عمل کرتے۔ مگر انہوں نے جلدبازی سے کام لیا یاد رکھو پہلی قومیں اسی طرح ہلاک ہوئیں۔ عقلمند وہ ہے۔ جو مخالفت کر کے بھی

جب اسے معلوم ہو کہ دعا ... سی پہلے چھوڑ دی مگر یہ بات تب نصیب ہوتی ہے جب ... مداتر ہو دراصل مردوں کا کام یہی ہے۔ کہ وہ اپنی غلطی ... اعت کریں وہ پہلوان ہے اور اسی کو خدا پسند کرتا ہے ا... ان باتوں کے علاوہ میں اب قیاس کے متعلق کچھ کہنا ... چاہتا ہوں کہ اگرچہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ میرے ساتھ ہیں ... صحابہ بھی میری تائید کرتا ہے نشانات اور تائیدات الٰہیہ ... مؤید ہیں۔ ضرورت میرا صادق ہونا ظاہر کرتی ہے لیکن ... ں کے ذریعہ سے بھی حجت پوری ہو سکتی ہے۔ ار... یہ دیکھنا چاہیئے کہ قیاس کیا کہتا ہے انسان کبھی کسی ایسی ... ئے کو طیار نہیں ہو سکتا جو اپنی نظیر نہ رکھتی ہو مثلاً ... تم کو آ کر کہے کہ تمہارے بچے کو ہوا اڑا کر آسمان پر لے گ... یا بچہ کتا بن کر بھاگ گیا ہے۔ تو کیا تم اس کی بات ... کو بلا وجہ معقول اور بلا تحقیق مان لو گے کبھی نہیں۔ اس ... لئے کہ قرآن مجید نے فرمایا۔

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔

اب مسیح علیہ السلام کی وفات کے مسئلہ پر اور ان کے آسمان پر اڑ جانیکے متعلق غور کرو۔ قطع نظر ان دلایل کے جو ان کی وفات کے متعلق ہیں یہ پکی بات ہے کہ کفار نے آنحضرت صلعم سے آسمان پر چڑھ جانیکا معجزہ مانگا۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو ہر طرح کامل اور افضل تھے ان کو چاہیئے تھا کہ وہ آسمان پر چڑھ جاتے مگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی وحی سے کیا جواب دیا۔

قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا

اس کا مفہوم یہ ہے کہ کہدو اللہ تعالیٰ اس امر سے پاک ہے کہ وہ خلاف وعدہ کرے جبکہ اس نے بشر کے لئے آسمان پر معہ جسم کے جانا حرام کر دیا ہے۔ اگر میں جاؤں تو جھوٹا ٹھیروں گا۔ اب اگر تمہارا یہ عقیدہ صحیح ہے کہ مسیح آسمان پر چلا گیا ہے اور کوئی بالمقابل پادری یہ آیت پیش کر کے آنحضرت صلعم پر اعتراض کرے تو تم اس کا کیا جواب دے سکتے ہو۔ پس ایسی باتوں کے ماننے سے کیا فائدہ جن کا کوئی اصل قرآن مجید میں موجود نہیں۔ اس طرح پر تم اسلام کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنیوالے ٹھیرتے۔ پہلی کتابوں میں بھی تو کوئی نظیر موجود نہیں اب ان کتب کی اجتہاد کرنا حرام نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ شہد شاھد من بنی اسرائیل۔ اور پھر فرمایا کفی باللہ شہیدا بینی و بینکم و من عندہ علم الکتاب اور ایسا ہی فرمایا۔ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم۔ جب آنحضرت صلعم

کی نبوت کی ثبوت کے لئے انکو پیش کیا ہے تو ہمارا ان سے اجتہاد کرنا کیسے حرام ہو گیا۔ اب انہی کتابوں میں ملاکی نبی کی ایک کتاب ہے جو بائبل میں موجود ہے اس میں مسیح سے پہلے ایلیا نبی کے دوبارہ آنیکا وعدہ کیا گیا آخر جب مسیح ابن مریم آئے تو حضرت مسیح سے الیاس کے دوبارہ آنیکا سوال ملاکی نبی کی اس پیشگوئی کے موافق کیا گیا مگر حضرت مسیح نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ آنیوالا یوحنا کے رنگ میں آچکا۔ اب یہ حضرت عیسےٰ ہی کی عدالت سے ہو چکا ہے۔ کہ دوبارہ آنیوالے سے کیا مراد ہوتی ہے۔ وہاں یحییٰ کا نام مثیل الیاس نہیں رکھا بلکہ ایلیا قرار دیا گیا۔ اب یہ قیاس بھی میرے ساتھ ہے نہیں ہی میں تو نظیر پیش کرتا ہوں۔ مگر میرے منکر کوئی نظیر پیش نہیں کیا کرتے۔

بعض لوگ جب اس مقام پر عاجز آجاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ کتابیں محرف مبدل ہیں مگر افسوس ہے یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ آنحضرت صلعم اور صحابہ اس سے سند لیتے رہے اور اکثر اکابر نے تحریف سے مراد لی ہے بخاری نے بھی یہی کہا ہے۔ علاوہ اس کے یہ میرے عیسائیوں کی جانی دشمن ہیں۔ کتابیں جدا جدا ہیں وہ اب تک ظاہر کر الیاس دوبارہ آجائیگا۔ اگر یہ سوال نہ ہوتا تو حضرت مسیح کو وہ کیا ضرورت ... نے لیتے ایک فاضل یہودی کی کتاب میرے پاس ہے جو اسنے بڑے زور سے لکھا ہے اور اپیل کرتا ہے کہ اگر مجھ سے یہ سوال ہوگا تو میں ملاکی نبی کی کتاب سامنے رکھ دونگا۔ کہ اس میں الیاس کے دوبارہ آنیکا وعدہ کیا گیا تھا۔

اب غور کرو جبکہ باوجود ان عذرات کے لاکھوں یہودی جہنمی ہوئے اور سؤر بندر بنے۔ تو کیا میرے مقابلہ میں یہ عذر صحیح ہوگا کہ یہاں مسیح ابن مریم کا ذکر ہے۔ یہودی تو معذور ہو سکتے تھے۔ ان میں نظیر نہ تھی مگر اب تو کوئی عذر باقی نہیں مسیح کی موت قرآن شریف سے ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت اس کی تصدیق کرتی ہے۔ اور پھر قرآن شریف اور حدیث میں منکم آیا ہے پھر خداتعالیٰ نے مجھے خالی ہاتھ نہیں بھیجا ہزاروں لاکھوں نشان میری تصدیق میں ظاہر ہوئے اور اب اگر کوئی چالیس دن میرے پاس رہے تو وہ نشان دیکھ لیگا۔ لیکھرام کا نشان عظیم الشان ہے احمق کہتے ہیں کہ میں نے قتل کرا دیا۔ اگر یہ اعتراض صحیح ہے تو پھر ایسے نشانات کا امان ہی اٹھ جائیگا۔ کل کو کہدیا جائیگا۔ کہ خسرو پرویز کو معاذاللہ آنحضرت صلعم نے قتل کرا دیا ہوگا۔ ایسے اعتراض حق بین اور حق شناس لوگوں کا کام نہیں ہے میں آخر میں پھر کہتا ہوں کہ میرے نشانات تھوڑے نہیں ایک لاکھ سے زیادہ انسان میرے نشانوں پر گواہ ہیں اور زندہ ہیں میرے انکار میں جلدی نہ کرو۔ مرنے کے بعد کیا جواب دوگے؟ یقیناً یاد رکھو کہ خدا سچے اور راستباز صادق کو صادق ٹھیراتا اور کاذب کو کاذب ...

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر — سلسلہ الجدید جلد ۲ — ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ — نمبر — سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔۔۔ ۲۰
معاونین درجہ اول جنکو ۴ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔۔ ۵
معاونین درجہ دوم جنکو ۴ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔۔ للعہ
عام قیمت پیشگی ۔۔۔ غربا سے جنکی آمد ماہوار ۵ ہو یا کم صرف ۲ عام قیمت بعد للعہ
فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گران سے بحساب ۵ بعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی بعلیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے
لوکل ۔۔۔ ۲ افریقہ ۔۔۔ للعہ
مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیائے سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالی جناب

مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
نو شدہ سیر آں سیرابی کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

اُجرتِ اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۳۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ کالم	۲۲	۱۴	۹	۳	۱¾
⅛ کالم	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) یہ اُجرت پہلے ہی سے کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اُجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہئے۔ ادہار کا کوئی حساب نہیں

(۳) اشتہار متواتر دئے جاوینگے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینے کے شروع ہونے سے دس دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) تقسیم کرائی فی ضمیمہ ... قادیان تک ... وصول ہونی چاہیئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار اشاعات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زاید نرخ نا منظور کریں ان کا اشتہار بند کرکے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کردی جاویگی۔

(۷) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینجر کو دکھالے مینجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار نامناسب سمجھے تو اس میں مناسب تبدیلی کرلے یا اشتہار بند کردے۔

(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہیں اس واسطے صرف گنجائش کے ہونے پر اشتہار لیا جاویگا۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

قیمت	مضمون	نام کتاب و مصنف
۴ر	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ میں بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کرکے کتاب کی صورت میں چھاپ کر شائع کیا ہے	تفسیر سورۂ جمعہ مع بیان از حضرت حکیم مولوی نور الدین
۱۰ر	دھرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب۔ مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ آیات قرآنی کی تفسیر۔ بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ امرتسر میں چھپوائی گئی۔	نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف
حصہ اول ۱۲ر دوم ۶ر سوم چہارم ۸ر	آریہ مذہب کے رد میں ایسی عمدہ کتاب ہے کہ اس نے بہت سے آریوں کے خیالات درست کر دئے میں قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرمادیں	اختیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم سکنڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
عہ	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو میں مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک اہل زبان عرب کی تصنیف ہے۔	لغات القرآن حصہ اول مولانا سید عبد الحی عرب صاحب
۲ر	جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں کے بیان میں دیا۔	لیکچر لاہور
۲ر	نظم پنجابی	وفات مسیح
۱ر	”	کامن احمدی
۲ر	ترجمہ نماز و اسماء الٰہی	الذکر مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب
۷ر	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کے درمیان مباحثہ	جنگ مقدس
۸ر	جواب عصائے موسےٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش۔ اس کتاب میں شیطانی اور رحمانی القاء میں فرق دکھایا گیا ہے۔	آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب
۳ر	تردید خیالات مولوی عبد اللہ چکڑالوی	صیانۃ القرآن عن وساوس الشیطان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب
۴ر	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

جلسہ اور ڈائری

القول الطیّب

آمد احباب اس سال جلسہ کی رونق سالہائے گذشتہ کی نسبت بہت زیادہ ہے ۲۲ر تاریخ سے ہی دوستوں کی آمد شروع ہوگئی ہے۔ حالانکہ پہلے سالوں میں احباب ۲۵ر دسمبر کو آنے شروع ہوتے تھے ۔ ۲۲ دسمبر کو ضلعہائے امرتسر لاہور ۔ سیالکوٹ ۔ جالندہر ۔ گجرات ۔ شاہ پور جھنگ اور لاہور سے کوئی تیس چالیس آدمی آ گئے تھے جنمیں چودہری الٰہ دادخان صاحب محلان والے اور ملک مولابخش صاحب ۔ رئیس گورالی ۔ سید طفیل حسین صاحب بابو غلام محمد صاحب طالب علمان میڈیکل کالج ۔ میرزا احمد جمیل صاحب وغیرہ شامل تھے ۔ پھر ۲۳ تاریخ کو چوہدری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج بمعہ اپنے والد چوہدری نظام الدین صاحب کے اور دیگر بہت سے احباب ضلع سیالکوٹ وغیرہ مقامات سے تشریف لائے لیکن بہت تعداد دوستوں کی ۲۴ر تاریخ کو آئی ۔ جن میں اکثر تعداد شہر اور ضلع سیالکوٹ کے دوستوں کی ہے ان کے علاوہ گوجرات ۔ جھنگ ۔ لاہور ۔ علی گڑھ الٰہ ۔ ڈیرہ غازیخان ۔ مظفر گڑھ ۔ کشمیر جہلم ۔ جالندہر ۔ ضلع گورداسپور ۔ ہوشیارپور ایبٹ آباد مقامات وغیرہ کے دوست تھے ۔ کل تعداد قریب ڈیڑھ سو ۱۵۰ کے ہوگی ان کے درمیان مفصلہ ذیل دوستوں کے نام سے واقف ہوں گے ۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل صدر انجمن احمدیہ ۔ حضرت مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور ۔ شیخ نور احمد صاحب بی ۔ اے وکیل ایبٹ آباد ۔ میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ضلع سیالکوٹ ۔ چوہدری مولابخش صاحب فارین سکرٹری جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ چوہدری نصر اللہ خان صاحب وکیل سیالکوٹ ۔ ماسٹر غلام محمد صاحب بی ۔ اے سیالکوٹ ۔ میاں غلام احمد صاحب راجپوت کریام ۔ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر محکم الدین صاحب مختار ۔ حافظ محمد قاری صاحب امام مسجد احمدیہ جہلم ۔ مولوی عزیز بخش صاحب بی ۔ اے ملازم دفتر ضلع ڈیرہ غازی خان ۔ ماسٹر محمد دین صاحب اور مولوی غلام محمد صاحب اور مرزا عزیز احمد صاحب ہر سہ طالب علمان ایم ۔ اے او کالج علیگڈہ سے اس سے پہلے تشریف لا چکے تھے اور حافظ محمد اسحاق صاحب ڈرائینگ ماسٹر انجینیرنگ سکول لاہور اور میاں محمد شریف صاحب بی ۔ اے بھی ۲۳ تاریخ کو لاہور سے آگئے تھے ۔ غرض ۲۵ر کی صبح کو جب حضرت اقدس سیر کے واسطے باہر تشریف لے گئے تو ایک مجمع کثیر آپ کے ہمراہ تھا ۔ جن میں اکثر حصہ سیالکوٹ کے ضلع کے احمدی برادران کا تھا ۔ جوکہ اپنے لائق مہتمم چوہدری مولابخش صاحب کے ہمراہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں ۔

جلسہ میں ڈائری کا لکھنا سیر کے وقت دوستوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ حضرت کے نزدیک پہنچنا اور ڈائری لکھنا ایک نہایت ہی مشکل کام ہو رہا تھا ۔ ہر ایک دوست جو باہر سے آتا ہے بہ سبب اس کے کہ اس کو حضرت کے حضور میں حاضر ہونے کا اور زیارت کرنے کا دیر سے موقعہ ملتا ہے ہر ایک مانند عاشق زار کے آگے بڑھتا ہے اور اس آگے بڑھنے میں وہ اس امر کی پرواہ نہیں رکھ سکتا کہ دوسرے کو کس زور کے ساتھ پیچھے ہٹا کر اپنے واسطے راہ بنا رہا ہے ایسے وقت میں ایک طاقتور آدمی بھی بمشکل سارا راستہ حضرت صاحب کی باتیں سُن سکتا ہے ۔ چہ جائیکہ ایک میرے جیسا کم طاقت اس کام کو نباہ سکے حالانکہ ان ایام میں ڈائری لکھنا خاص طور پر ضروری ہوتا ہے ۔ کیونکہ مختلف مزاج کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور اپنے اپنے طرز کے سوالات کرتے ہیں ۔ خیر باوجود ان مشکلات کے ۲۵ر کی صبح کو عاجز نے ڈائری لکھی جو ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے

انتظام لیکن قبل اس کے لکھنے کے اس امر کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اس سال مقامی انجمن احمدیہ قادیان کے صاحب سکرٹری شیخ یعقوب علی صاحب تراب اڈیٹر الحکم نے اپنی انجمن کے ممبروں کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کے واسطے خاص طور پر عمدہ انتظام کیا ہے ۔ ہر ایک جگہ کے دوستوں کی رہائش کے واسطے جدا جدا کمرے تجویز کر دئے ہوئے ہیں اور سب کمروں میں ضروری سامان روشنی وغیرہ کا مُہیا کر دیا ہے اور سب دوستوں کو ایک جگہ جمع کر کے نہایت انتظام کے ساتھ دونوں وقت کھانا کھلایا جاتا ہے ۔ جس کام میں مدرسہ کے استاد اور بورڈنگ ہوس کے طلبا بہت امداد دے رہے ہیں ۔

۲۴ر تاریخ کو قبل از نماز ظہر بہت سے دوست تشریف لا چکے تھے ۔ جو کہ مسجد مبارک میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ اس وقت اس امر کا ذکر تھا کہ غیر مذاہب کے لوگ احمدی جماعت کے آگے نہیں ٹھیرتے ۔ حضرت نے فرمایا کہ جیسا ہمارے مخالفین نے

حق کا غلبہ جو کہ عام مسلمان ہیں ۔ ہماری مخالفت میں حق کو چھوڑ رکھا ہے اس واسطے اس مقابلہ میں کھڑے نہیں ہوسکتے ۔ ایسا ہی غیر مذاہب کے لوگوں کا حال ہے اگر وہ کسی مجلس میں ہمارے برخلاف بات کریں تو اپنی اندرونی باتوں کا اظہار کرا کر خود بخود شرمندہ ہو جاتے ہیں پس ہمارے مقابلہ میں وہ بھی عاجز ہو جاتے ہیں اور یہ بھی عاجز ہو جاتے ہیں ۔

سیالکوٹ کی ہڑتال ذکر تھا کہ سیالکوٹ کے تجار نے بہ سبب محصول چنگی میں زیادتی کے دوکانیں بند کر دی تھیں اور چندروز کا نقصان اٹھا کر پھر خود بخود کھولدیں ۔ فرمایا اس طرح کا طریق گورنمنٹ کی مخالفت میں برتنا ان کی بے وقوفی تھی ۔ جس سے ان کو خود ہی باز آنا پڑا ۔ محصول تو دراصل پبلک پر پڑتا ہے ۔ آسمانی اسباب کے سبب سے بھی جب کبھی قحط پڑ جاتا ہے (بقیہ دیکھو صفحہ ۵ کالم ۲)

کچھ اخبار کے متعلق

الحمد للہ کہ گذشتہ ۱۹۰۶ء کا آخری پرچہ آج شائع ہوتا ہے جس کے ساتھ اس سال فائل بدر جلد ۵ مکمل ہوتی ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ سال اخبار کے واسطے مشکلات کا سال نہ تھا لیکن سال گذشتہ کی نسبت یہ سال بلحاظ مالی حالت کے اور بلحاظ مضامین کے اور نیز اس لحاظ سے کہ وقت پر پرچے نکلتے رہے۔ بہت اچھا رہا اور ہر پہلو میں اخبار کی حالت نے پچھلے سال سے ماشاء اللہ ایک نمایاں ترقی دکھائی ہے۔ سب سے اول تو یہ ہے کہ سال گذشتہ میں اخبار کے صرف آٹھ صفحے تھے اور اس سال میں بارہ [۱۲] اور چودہ [۱۴] اور سولہ [۱۶] صفحوں پر بھی اخبار نکلتا رہا ہے اور باوجود اس کے قیمت میں سال کے اندر کوئی ترقی نہیں کی گئی بلکہ شروع سال میں جو قیمت رکھی گئی تھی یعنے عہ/ وہی قیمت اس سال کے آخر تک قائم رکھی گئی۔ ہاں میں یہ بھی ظاہر کر دیتا ہوں۔ کہ اتنے صفحوں کا اخبار جس کے ساتھ آمدنی کا اور کوئی ذریعہ نہ ہو اور صرف اخبار کے خریداروں پر گذارا ہو اتنی تھوڑی قیمت پر چلنا مشکل ہے۔ جب تک کہ خریداروں کی تعداد ہزاروں تک نہ پہنچے۔ تعداد صفحات کے علاوہ ایک خاص ترقی جو سال حال میں اخبار بدر نے دکھائی وہ یہ ہے۔ کہ اخبار برابر وقت پر نکلتا رہا۔ اور جمعرات کے جمعرات ڈاک خانہ قادیان میں پوسٹ ہو کر احباب کو وقت مقررہ پر پہنچتا رہا۔ اس وقت کی پابندی نے بالخصوص اخبار بدر کو احباب کی نظروں میں بہت پیارا بنا دیا ہے اور میرے پاس بہت سے خطوط اس قسم کے آ چکے ہیں جنہوں نے اخبار کے باقاعدہ اور بروقت پہنچنے کے سبب لمبے چوڑے شکریے ادا کئے ہیں۔ یہ ان دوستوں کی مہربانی ہے۔ کہ ایسی بات پر انہوں نے شکریہ ادا کیا کیونکہ اخبار کو وقت پر نکالنے میں کارپردازان اخبار نے کوئی خاص کام نہیں کیا بلکہ یہ ان کا عین فرض تھا کہ وہ اخبار کو وقت پر شائع کرتے رہتے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ قادیان کے گاؤں سے اخبار کا وقت پر ہفتہ وار نکالنا کوئی آسان بات نہیں کیونکہ اس جگہ نہ تو کوئی کاغذ کی دوکان ہے نہ وقت ضرورت پریس مین اور کل کش مہیا ہو سکتے ہیں۔ مطبع کی سیاہی اور پتھر کے مسالے تک کے واسطے آدمی لاہور۔ امرتسر بھیجنا پڑتا ہے۔ اور کاتب کے واسطے قلموں کی نبوں کے لئے بھی باہر سے وی پی کیواسطے آرڈر دینا ضروری ہوتا ہے اور اگر باہر سے آرڈر کی تعمیل میں وقفہ ہو جاوے۔ تو ممکن ہے۔ کہ کاتب ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے اور اس کے ساتھ ہی تمام مطبع بند ہو جاوے۔ پھر ان مشکلات کے ساتھ اگر اخبار کا فنڈ بھی کمزور ہو۔ اور منیجر صاحب کو ہر وقت یہ فکر دامنگیر ہے۔ کہ کل کی ڈاک کی روانگی کے واسطے ٹکٹ کہاں سے لے جا دینگے۔ اور پھر اگر وہی منیجر صاحب اخبار کے اڈیٹر بھی ہوں تو یہ ظاہر ہے کہ اخبار کی حالت میں کیا کچھ ترقی ہو سکے گی۔ باوجود اس قسم کے مشکلات کے اگر اخبار بدر وقت پر نکلتا رہا ہے تو ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ کس قدر محنت اور سردردی کا نتیجہ ہوگا۔ بعض دفعہ مطبع میں کچھ ہرج ہو جانے کے سبب دگنی دگنی مزدوری دے کر اور راتوں کو کام کرا کر اخبار وقت پر چھپایا جا سکا ہے۔ اور اس کے بند کرنے اور ڈاک میں ڈالنے کے واسطے تیار کرنے کے لئے زائد منشی اور زائد مزدور کام پر لگا کر اخبار کو وقت پر پورا کر دیا گیا ہے۔ اور اخبار کو وقت پر روانہ کیا گیا ہے۔ غرض اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبار وقت پر روانہ ہوتا رہا ہے۔ لیکن اس کے واسطے جو مشکلات کارپردازان کارخانہ کو پیش آتے رہے ان کو وہی بہتر سمجھ سکتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اخبار جس اسٹینڈرڈ پر ہونا چاہیئے تھا۔ اس پر پورے طور سے تا حال نہیں پہنچا۔ لیکن فی زمانہ اخبار والوں کی حالت ایک عجیب پیچیدگی رکھتی ہے۔ ملک میں یہ دستور ہو چکا ہے۔ کہ اخباروں کی قیمت عموماً لوگ پیشگی نہیں دیتے۔ اکثر تو یہی چاہتے ہیں۔ کہ قیمت سال کے آخر میں ادا کریں۔ اور جو صاحبان سال کے درمیان کے کسی حصہ میں ادا فرما دیں۔ وہ بھی یہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے اخبار کے حال پر ایک احسان کیا ہے کہ ابھی اخبار تو سارا لے نہیں چکے اور قیمت پہلے سے دے دی ہے اور تھوڑے مہربان ایسے ہوتے ہیں جو محض ہمدردی کے لحاظ سے قیمت پیشگی ادا کر دیتے ہیں۔ بلحاظ اصول محاسبہ کے یہ بات بھی کس قدر مشکلات میں سے ہے۔ کہ اگر اخبار والا قیمت پہلے وصول کر لے۔ تو بظاہر نظر اس کا حق ہی کیا ہے کہ جو چیز تا حال صرف اس کے ارادے میں ہے کہ مشتری کو دے گا۔ اس کی قیمت آج سال بھر پہلے وصول کر لیتا ہے۔ اور اگر اخبار والا پہلے نہ لے۔ تو بظاہر مشتری کا بھی کوئی حق نظر نہیں آتا۔ کہ وہ ہر ہفتہ ایک چیز لیتا ہے اور قیمت ادا کرنے کے واسطے سال کے آخر کا حصہ مقرر کرے۔ یورپ کے اخبار تو عموماً رقم پیشگی وصول کئے بغیر کسی کے نام اخبار جاری ہی نہیں کرتے اور عموماً ان کے اخبار سال بھر اچھی حالت میں چل جاتے ہیں گو ممکن ہے کہ بعض دفعہ اخبار کے یکدفعہ بند ہو جانے سے خریداروں کے ساتھ وہ معاملہ ہو۔ جو بنک میں روپیہ جمع کرانے والوں کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں عموماً یہ دستور ہے کہ جو لوگ قیمت دے دیتے ہیں وہ نادہندوں کی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہیں اور اخبار والے صاحب درمیان میں اپنا حصہ لے کر الگ ہو جاتے ہیں اور یہ ایک معیوب بات ہے۔ اب تو ملک ہند کے بہت سے اخبارات نے بھی یہ طرز اختیار کیا ہے کہ بغیر پیشگی قیمت آنے کے اخبار جاری نہیں کرتے خیر یہ تو دوسرے اخبارات کا معاملہ رہا۔ اب میں اپنے سلسلہ کے اخبارات کی طرف توجہ کرتا ہوں ہمارے اخبار سب اپنے ساتھ ایک دینی غرض رکھتے ہیں اور ہمارے خریدار بھی اپنی خریداری کے وقت عموماً دینی اغراض کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اخبار نمبر لے کر یا بھلا نکلے جب پہنچے یا بروقت وہ بہر حال اس کا سالانہ چندہ خوشی سے ادا کر دیتے اور اس کو ایک ثواب کا کام جانتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ اس قسم کا سپرٹ رکھنے والے لوگ سب نہیں اور اخبار کا معاملہ ایسا ہے کہ بعض احمدی برادروں کی تحریک سے یا خود بخود بعض غیر احمدی بھی اخبار جاری کرا دیتے ہیں اور بدر کے رجسٹروں میں میں سینکڑوں کی رقم ایسی دیکھتا ہوں جو خریداروں کے نام بقایا ہے۔ اور خریدار ہیں کہ ادا کرنے کا نام نہیں لیتے۔ وی پی کرو تو واپس۔ خط لکھو تو

جب تک اخبار پہنچتے گئے چپ چاپ لیتے گئے۔ بند کر دیا تو بھی خاموش ہو رہے۔ اخبار کو اگر نقصان پہنچتا ہے تو ایسے ہی لوگوں سے پہنچتا ہے۔ ورنہ تمام خریدار برابر قیمت دینے والے ہوں تو نقصان کا اندیشہ نہ رہے۔

ان باتوں کو دیکھ کر بعض دفعہ یہ خیال آتا ہے۔ کہ اخبار کی قیمت کے واسطے پیشگی کا ہی قاعدہ مقرر کر دیا جاوے۔ لیکن پھر خیال آتا ہے۔ کہ ہر ایک شخص کے حالات اور طبائع مختلف ہیں کوئی اس بات کو برداشت کر سکے گا اور کوئی نہ کر سکیگا۔ اس واسطے پھر ایسا کرنے سے طبیعت رکتی ہے۔

اب اس وقت بدر فنڈ مقروض ہے اور بمشکل تمام سال گزارا گیا ہے اور ان احباب کی خدمت میں جو بغرض ثواب پیشگی قیمت کے ساتھ امداد دینے کی عادت رکھتے ہیں ان کی خدمت میں اخبار بدین غرض وی پی کیا جاتا ہے۔ کہ وہ وصول کر کے مشکور فرماویں۔

رخصت

چونکہ ان ایام میں بسبب جلسہ کے مطبع کی کارپردازان کا حضرت اقدس علیہ السلام اور دیگر بزرگوں کی تقریریں سننی اور وعظ سننے میں شامل ہونا ضروری ہے اس واسطے مطبع ایک ہفتہ کیواسطے بند رہیگا۔ عام طور پر دوسرے اخباروں میں بھی قاعدہ ہے کہ سال کے بعد ایک ہفتہ کی رخصت مطبع والوں کو ... دی جاتی ہے۔ لیکن اسکی خاص ضرورت یہ بھی ہے کہ سب کا جلسہ میں شریک ہونا اور بیرونی احباب کے ساتھ ملاقات کرنا ضروری ہوتا ہے۔ پس ۲ جنوری کا اخبار نہیں نکلیگا لیکن اس کے عوض ۱۰ جنوری کے اخبار میں چند اوراق زائد لگا دئے جاوینگے۔ اس طرح دونوں نمبر اکٹھے سمجھے جاویں گے۔

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۴ کالم ۳)

تو تاجر لوگ نرخ بڑھا دیتے ہیں اس وقت کیوں وہ کانیں بند نہیں کر دیتے۔

مرض سل کا علاج ایک دوست کا ذکر تھا کہ وہ امراض سل و دق میں مبتلا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم نے ایک شخص کو دیکھا تھا کہ وہ امراض سینہ میں گرفتار تھا ڈاکٹر نے اس کو مشورہ دیا کہ سمندر کے کنارے کچھ مدت رہے ایسا کرنے سے وہ بالکل تندرست ہو گیا اور اب تک زندہ ہے۔

مخالفت کیوں بند سیالکوٹ کا ذکر تھا کہ اب مخالفوں کا پہلا سا زور نہیں رہا۔ حضرت نے فرمایا جب کسی کی مخالفت شروع ہوتی ہے تو ایک فریق ضرور تھک کر رہ جاتا ہے۔ مدعی اگر کاذب ہو تو وہ لوگوں کی مخالفت سے تنگ آ کر تھک جاتا ہے اور اپنا کام چھوڑ دیتا ہے اور اگر وہ صادق ہو تو اس کے مخالف اپنی مخالفت میں بالآخر تھک کر رہ جاتے ہیں۔ یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔ اور یہی حال تمام انبیاء کے زمانہ میں ہوتا رہا۔ صادق ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے لیکن مخالفوں کے درمیان جہاں تعصب اور بیوقوفی دونوں باتیں مل جاویں وہاں بہت ہی زہریلا اثر ہوتا ہے۔

مباہلہ کرنیوالے فرمایا جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے مقابلہ میں آئے۔ خدا تعالیٰ نے سب کو ہلاک کر دیا انہوں نے اپنے ہاتھوں سے آپ موت مانگی۔ مخالفوں کو چاہیئے کہ اس بات پر غور کریں کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ جو شخص مقابلہ میں آتا ہے وہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہیں تو پھر کیا سبب ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے مقابلین کو نیست کر دیتا ہے اور اس کو دن بدن سرسبزی ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے مخالفوں میں بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو کہ سچے دل سے ہمارے برخلاف دعائیں مانگتے رہے اور ہم کو اسلام کا دشمن جان کر ناکیں رگڑتے رہے لیکن کیا خدا تعالیٰ اسلام کا بھی دشمن تھا۔ کہ اس نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا جو کہ سچے مسلمان تھے اور ان کے بالمقابل جس کو وہ اسلام کا دشمن اور دجال یقین کرتے تھے اس کو خدا تعالیٰ نے زندہ رکھا اور اس کے سلسلہ کو روز بروز ترقی دی۔

۲۵ دسمبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو سیر میں ایک شخص نے چند ایک سوالات پیش کئے۔ پہلا سوال یہ تھا کہ جبکہ خدا تعالیٰ ازل سے خالق ہے اور ابد تک ہے اور روح بھی ہمیشہ سے اس کی خلق میں شامل ہیں اور ہمیشہ چلے جائیں گے تو پھر آریوں کے اعتقاد کے مطابق روح بھی ازلی اور ابدی ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ بات درست نہیں اس سوال میں مغالطہ دیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ سے خالق ہے۔ مگر اس کے تمام صفات کو دیکھنا چاہیئے۔ وہ محی ہے اور ممیت بھی ہے۔ اثبات بھی کرتا ہے۔ تو محو بھی کرتا ہے۔ پیدا بھی کرتا ہے۔ فنا بھی کرتا ہے۔ اس بات کی کیا دلیل ہے۔ کہ روح کو فنا نہیں۔ اور کہ یہی روح ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ وہ جب تک کسی کو چاہے رکھے۔ ہر ایک چیز فنا ہو جانے والی ہے۔ باقی رہنے والی ذات صرف خدا کی ہی ہے۔ روح میں جبکہ ترقی بھی ہوتی ہے۔ اور تنزل بھی ہوتا ہے۔ تو پھر اس کو ہمیشہ کے واسطے قیام کس طرح ہو سکتا ہے۔ جب تک روح کا قیام ہے۔ وہ امر الٰہی کے قیام کے نیچے ہے۔ خدا کے امر کے ماتحت ہی کسی کا قیام ہو سکتا ہے اور وہی فنا بھی کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ خالق بھی ہے اور ہمیشہ خلق کو مٹاتا بھی ہے۔ مسلمان قدامت کا قائل ہے۔ مگر قدامت نوعی کا نہ کہ قدامت شخصی کا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ پہلے کیا چیزیں تھیں اور کیا نہ تھیں۔ اگر اس کے برخلاف قدامت شخصی کا عقیدہ رکھا جاوے۔ تو وہ دہریت میں داخل ہونا ہوتا ہے

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

رسید زر

۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ع نمبر ۱۲۸۸ - محمد بخش صاحب ۱۲/۶
۱۰ " " ۵۴۳ - آغا حسن صاحب سے
۱۰ " " ۱۳۳۴ - محمد عبد الصمد صاحب سے
۱۱ " " - گوہر علی صاحب سے
۱۱ " " ۶۱۹ - احمد الدین صاحب عہ
۱۱ " " ۱۲۲۵ - غلام حمید صاحب سے
۱۱ " " - عمر الدین صاحب سے
۱۱ " " - عبد العلیم صاحب ۱۲/۶
۱۱ " " ۳۱۱ - علی محمد صاحب ۱۲/۶
۱۱ " " ۱۴۶۵ - محمد حسین صاحب ۸/عہ
۱۳ " " - طفیل حسین صاحب ۶
۱۴ " " ۹۰۵ - ڈاکٹر ممتاز علی صاحب للعہ
۱۴ " " ۸۰۹ - عبد الحکیم خان صاحب ۱۲/۶
۱۵ " " ۱۳۴۰ - غلام مرتضی صاحب سے
۱۵ " " ۸۴۴ - مولوی صفدر حسین صاحب ۱۲/۶
۱۵ " " ۴۳۱ - محمد جیون خان صاحب عہ
۱۵ " " ۱۲۴۳ - محمد صدیق صاحب ۶
۱۵ " " - محمد حسین صاحب ۱۵/عہ
۱۶ " " ۱۳۹۳ - مبارک علی صاحب سے
۱۶ " " ۶۱۱ - محمد صدیق صاحب ۱۲/۶
۱۶ " " ۱۳۳۷ - محمد رضوی صاحب سے
۱۶ " " ۱۵ - مولا بخش صاحب ۱۲/۶
۱۷ " " ۱۳۴۸ - محمد جان صاحب سے
۱۸ " " ۶۰۵ - قادر علی صاحب ۱۲/۶
۱۸ " " ۱۳۰ - فتح حسین صاحب ۱۲/۶
۱۹ " " ۵۲۴ - عبد الرحمان صاحب سے
۲۰ " " ۱۳۵۴ - عبد الحق صاحب سے
۲۰ " " ۱۸۶ - چودہری احمد الدین صاحب ۱۲/۶
۲۰ " " ۶۱۰ - عبد الشکور صاحب ۱۲/۶
۲۲ " " ۱۵۱ - امر الہی صاحب ۱۲/۶
۲۲ " " ۱۲۴۳ - حشمت الدین صاحب ۱۰/عہ
۲۳ " " ۵۹۹ - چودہری اللہ دتا صاحب ۱۰/
۲۳ " " ۲۴۳ - مرزا غلام رسول صاحب ۵

جلسہ تشحیذ الاذہان

چونکہ مہمانون کی کثرت ہے۔ جن کے واسطے وضو وغیرہ کا انتظام بھی بار بار ہونا مشکل ہوتا ہے اور نیز ان سب کے ایک جگہ کہانے کا انتظام ضروری ہے۔ اس واسطے ظہر اور ساتھ عصر کی نماز آج ۲۵ دسمبر کو جمع کی گئی اور حضرت اقدس مسجد اقصےٰ مین نمازین باجماعت ادا کرنے کے بعد اندر تشریف لے گئے اور احباب جلسہ تشحیذ الاذہان میں شامل ہونے کے واسطے نئے مہمان خانہ کے ساتھ کے میدان مین جمع ہوئے جہاں کہ چٹائیون اور دریون کے ایک فراخ فرش کے علاوہ بنچون اور میزون اور کرسیون کا انتظام کیا گیا ہے۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب صدر جلسہ ہوئے اور سب سے اول قرآن شریف سنایا گیا اس کے بعد صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب (بانی انجمن نے) ایک مختصر تقریر مین حالات زمانہ اور ضرورت مصلح پر تقریر کرتے ہوئے انجمن کے اغراض پیش کئے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے جو نور دنیا مین بھیجا ہے۔ اس کے ذریعہ سے احمدی نوجوانون مین محبت اور یگانگت قائم کرنا اور تاریخ زمانہ پر روشنی ڈال کر ان کو ہدایت کی طرف لگانا اور نوجوانون کو اپنی اور دوسرون کی اصلاح کی توجہ کرنا اس انجمن کا اصلی مقصد ہے اور اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے یہ رسالہ جاری کیا گیا ہے اور سالیانہ جلسون مین تقریرین کی جاتین ان کے بعد سکرٹری انجمن حافظ عبد الرحیم صاحب نے اُن بزرگون کا شکریہ ادا کیا جنہون نے انجمن اور اس کے مقاصد مین امداد کی ہے اور شکریہ مین حضرت مولوی نور الدین صاحب اور مخدوم راقم اور ایڈیٹر صاحب بدر اور منشی حبیب الرحمان صاحب اور سیٹھ عبد الرحمان صاحب اور بابو اقبال علی اور دیگر احباب کا بالخصوص ذکر کیا اور اس بات پر افسوس کیا ہے کہ انھون نے باہر سے ڈیلیگیٹ بلوائے تھے۔ اس کی طرف جماعت نے کافی توجہ نہیں کی۔ صرف دو جگہ سے ڈیلیگیٹ مقرر ہوئے ہین ایک تو جماعت شملہ نے بابو فضل الٰہی صاحب کو مقرر کیا اور دوم جماعت لاہور نے بابو عبد الحکیم صاحب کو مقرر کیا اس کے بعد بابو عبد الحکیم صاحب نے انجمن کی ضروریات امداد اس کے مفید ہونے پر اور لاہور مین ایک احمدیون کی لائبریری کے قیام پر ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس کے بعد صدر انجمن حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے قرآن شریف مین سے اللّٰہ نور السموات والارض الخ پڑھ کر اور ترجمہ اور تفسیر کر کے وعظ فرمایا۔ جس مین دکہایا کہ یہ انجمن اور دوسری انجمنین بلکہ ہر ایک شخص اور ہر ایک جماعت اپنے مقاصد مین کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے اور کامیابی کا ایک ہی راستہ دکہایا کہ اللہ تعالےٰ کے حضور مین دعا اور عاجزی اور گڑگڑانا اور رونا اور تسبیح اور تنزیہ باری تعالیٰ سے یہ بات حاصل ہو سکتی ہے اور پہر خدا تعالیٰ کے حضور سے جو کچہ ملے۔ اس پر شکریہ کرنے اور اعمال صالح کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ حضرت مولوی صاحب ممدوح کی تقریر قلمبند کر لی گئی ہے اور کسی ملنے والے اخبار مین انشاء اللہ ہدیہ ناظرین کی جاوے گی۔

نئی آمد آج ۲۵ تاریخ کو جمون سے خلیفہ نور الدین صاحب اور اخویم مولوی محمد صادق صاحب اور لائلپور سے بابو اصغر علی صاحب اور بابو نور الدین اور دیگر بہت سے تشریف لائے ہیں اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور بابو اقبال علی صاحب آگرہ سے۔

بیعت نماز ظہر کے قبل بہت سے آدمیون نے بیعت کی اور حضرت امام کے ہاتھ پر اپنے گناہون سے توبہ کر کے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا اقرار کر کے جماعت احمدیہ مین شامل ہوئے۔ چونکہ بیعت کرنے والون کی کثرت تھی اور سب کے سب حضرت اقدس تک نہین پہنچ سکتے۔ اس واسطے ایک شخص نے اپنی پگڑی اتار کر حضرت کے ہاتھ پر رکھدی اور سب نے اس پر ہاتھ رکھ لئے اور بیعت کے الفاظ دہرائے گئے۔ یہ جماعت کو خدا تعالیٰ بڑہانا چاہتا ہے اب اس کو کون روک سکے ایسے وقت مین بیعت کرنے والون کے نامون کے لکھنے اور چھاپنے کا انتظام بھی مشکل ہے ہو سکتا ہے ایک دوست کے سپرد یہ کام کیا گیا تہا کہ جس قدر ہو سکے بیعت والون کے نام تحریر کر لین۔

فصل دین نمبر ۳

بعض اپنے مکرم احباب کی زبانی شنید تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی منطق بے جا کبھی ممکن نہیں کہ مقابلہ میں رک سکے ۔ میرا بھی گمان تھا کہ مولوی جی تلبیس حق کے لئے میرے مضمون پر اخبار کے چند ورق اونٹ پٹانگ لکھ کر سیاہ کریں گے ۔ مگر آپ کے اہلحدیث کے دو نمبر جو میرے مضمون کے بعد نکلے دیکھ کر اب میری پہلی رائے تبدیل ہو کر یہ قرار پایا کہ یہ غیر ممکن ہے کہ مولوی ثناء اللہ احمدیوں کے دلائل اور مضبوط بینات کا ذکر کر جاوے ہمیشہ جناب کو علماء سوء کی طرح متشابہات پر اڑنے کی بد عادت رہی ہے ۔ ابتدا سے جب سے آپ نے احمدیوں کی ناحق مخالفت شروع کی ۔ آپ کا فی قلوبہم زیغ کا دتیرہ ہے ۔ اس فاضلانہ طریق (براہ شیمہ) کا پتہ آپ کے اخبار کی ورق گردانی سے لگ سکتا ہے ۔ اس حیا سوز نے کہیں ان بینات کا ذکر کیا ہو ۔ جن پر اللہ تعالے نے اس سلسلہ کی بنیاد رکھی اور ان آیات کا بیان کیا ہو ۔ جن کو ہمارے امام نے روح القدس کی تائید سے بیان فرمایا ہے ہرگز نہیں ۔ نہ معلوم یہ فطرت آپ کو وراثتاً ملی یا کسی حس ال کی رفاقت کا نتیجہ ہے ۔ جہاں کہیں اس احمدی سلسلہ کا ذکر کیا ہے ۔ ایسے بودی اور کمزور نکتہ چینی اور حرف گیری کا ہے کہ جن سے آپ کی کلنہ بس طبیعت کا پتہ لگتا ۔ خدا تعالے ہزاروں ہزار نشانات جو اپنے اس مامور علیہ السلام کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے ۔ اس ناعاقبت اندیش نے ان پر مدتوں نکتہ چینی کر کے جو خلاصہ پیش کیا ہے ۔ وہ الہامات ہے جس کو پڑھ کر آپ کے علمی دعاوی پر تعجب آتا ہے ۔ اب بھی اگر یہ لا تو اپنے پہلی عادت کے مطابق تمام سچے اور صحیح واقعات کی حقیقی صورت کو نظر انداز کر کے ان کو کیفما اتفق شکل میں ظاہر کریگا ۔ بہر حال اب میں اپنے اس نمبر کو شائع کرتا ہوں ۔

میں اپنے اس سے پہلے مضمون میں امرت سری مخالف کے رؤیا کے ضروری پہلو پر بحث کر کے اس کی رؤیا کا افترا ہونا اور نبتق ثانی (فرض کیا کہ خواب کچھ ہے) اس کی خود کردہ تعبیر کا بطلان اسی کے مسلمات سے ثابت کر کے اس رؤیا کی صحیح اور سچی تعبیر اصول تعبیر کے مطابق ہدیہ ناظرین کر چکا ہوں ۔ مگر آج اس پاکیزہ اتفاق مولف کے اسی خواب کا جس کے ایک حصہ پر بحث کر آیا ہوں ۔ باقی حصہ بھی بغیر کسی قسم کی گفتگو کے نقل کر کے آخر میں اس کے ایک عذر پر عرض کرونگا ۔

چونکہ ہمارے فاضل اجہل کی عبارت ان ناظرین کے لئے جنہوں نے اس کا مولفہ رسالہ "الہامات" ملاحظہ نہیں فرمایا مطلب خیز نہ ہوگی ۔ اس لئے آپ کے مفہوم کو اپنے لفظوں میں بیان کرتا ہوں ۔ فرماتے تھے ۔ میں نے اس رؤیا میں حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ میں یہ مانتا ہوں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نبی ناصری

---

۱ آپ کے (امرت سری ملاں) ... ہونے میں اگر کسی کو شبہ ہو ۔ تو مندرجہ ذیل منقولہ اشعار جو آپ کی بعض تالیفات سے لکھے گئے تھے ۔ ملاحظہ کرے ۔ اگر اطمینان نہ ہو تو تلافی مافات کیواسطے آپ کے یہ منقولہ اشعار جو آپ کے اخبار اہلحدیث سے نقل کرتا ہوں ۔ پڑھ لیں ۔ گو اشعار دوسرے شاعروں کے کلام سے ہیں ۔ مگر چونکہ آپ نے ان کو اپنے مذاق کے مطابق اپنی تصنیفات میں نقل فرمایا ہے لہذا ان اشعار کو آپ کے اصلی مذاق کے جو آپ کی ... کا تقاضا ہے دال بالمطابقہ کہیں تو بے جا نہ ہوگا ۔

ان حسینوں کا لڑکپن ہی رہے یا اللہ ہوش آتا ہے تو آتا ہے ستانا دل کا

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم نادان ہوں
ناسمجھ کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا ہمیں

کبھی معشوق ہم بھی تھے جو کہلاتے ہیں اب عاشق
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں

یہ سب کہنے کی باتیں ہیں ہم انکو چھوڑ بیٹھے ہیں
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آہی جاتی ہے

قیامت کے دفتر ہو غضب کے دلربا تم ہو ۔
خدا جانے پری ہو ۔ حور ہو ۔ انسان ہو کیا تم ہو ۔

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے

۲ اس امر کے واضح کرنے کی یہ ضرورت پڑی ہے ۔ کہ کہیں ہم پر مولوی صاحب ۔ اسمٰعیل علیگڑھی اور غلام دستگیر قصوری کی منقولہ عبارات کی طرح بلفظہا محکی عنہ کا بے جا سوال نہ کریں ۔ ناظرین کو شاید معلوم ہوگا ۔ کہ ان دونوں مولویوں نے حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں مباہلہ کر کے اپنی ہلاکت چاہی تھی ۔ جس کے مطابق وہ سزایاب ہو کر آیات اللہ قرار پائے ۔ ہمارے امام نے جب ان کا کہیں تذکرہ فرمایا ۔ تو امرت سری مولوی نے حق پوشی کی راہ سے ایک بیہودہ عذر اٹھایا ۔ کہ حضور نے جو عبارتیں نقل کی ہیں بعینہ ان کے رسائل میں نہیں ہیں (اس اعتراض کو امرت سری مخالف نے بارہا پیش کیا ہے ۔ اگر کہیں موقعہ ہوا تو انشاء اللہ اس کے متعلق ایک مستقل مضمون بتوفیق ایزدی ہدیہ ناظرین کروں گا ۔

۳ مولف کی اپنی عبارت اس طرح ہے " میں ثناء اللہ ان (حضرت میرزا صاحب سلمہ ربہ) کے قریب بیٹھ گیا اور سوال کیا کہ آپ کی مسیحیت کے دلائل کیا ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ تم دو مسئلے چھوڑ جاتے ہو ۔ پہلے حضرت مسیح کی وفات کا مسئلہ ۔ دوم عدم رجوع موتی کا مسئلہ طے ہونا چاہئے ۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ان دونوں کو طے شدہ ہی سمجھیں ۔ میری غرض یہ ہے کہ اس پیش گوئی کے الفاظ میں جتنے لفظوں کی حقیقت محال ہے ۔ ان کو چھوڑ کر باقی الفاظ میں مجاز کیوں مراد ہے ۔ یعنے اگر بجائے مسیح کے مثیل مسیح بھی آوے تو ان مقامات پر جہاں کا ذکر احادیث صحیحہ میں آیا ہے کیوں نہ آئے ۔ کیونکہ ان مقامات پر مسیح یا مثیل مسیح کا آنا محال نہیں "

خضاب نایاب

صبح پیری کو شام جوانی سے مبدل کرنیکا اس زمانہ مین کون آرزومند شایق نہ ہوگا جنکو عمر دن کے بال سفید ہو چلے ہین انکا ذکر کیا ہے اچھے سن بزرگوار بھی سفید ریش کہلانے سے اگر ظاہراً خوش نہین تو دل مین ضرور افسردہ رہتے ہونگے ہمارا خضاب انشاء اللہ اس افسردگی کے دور کرنے مین کامیاب ہوگا ہمین زیادہ لفاظی و سخن سازی پسند نہین۔ اتنا البتہ عرض کرنا چاہتے ہین کہ اس خضاب جیسی کوئی شئے نہین ہے تجربہ سے بڑھکر کوئی کسوٹی نہین قیمت فی بکس عمر۔ علاوہ محصول ڈاک۔

جنرل ٹانک پلز

یہ مشہور و معروف گولیاں اعصاب رئیسہ کی قوت بڑھانے اور تمام نظام بدنی کو طاقت بخشنے مین بے نظیر ہین

یہ مشہور و معروف گولیان اپنی خوبیون اور فوائد کے سبب عالم مشہور ہو چکی ہین ضعف اعصاب ضعف دماغ انکھون کی کمزوری وغیرہ امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہین۔ کمزور کو طاقت بخشتی ہین بوڑھون کو جوان اور جوان کو جوانمرد بنانے مین از بس مفید۔

اگر آپ ان سربستہ رازون کو جو آپ بباعث شرم کسی کو بتلانا نہین چاہتے تو ہماری جنرل ٹانک پلز استعمال کرین۔

اگر آپ خلاف قاعدہ قدرت عملدرآمد کرنے سے اپنے نظام جسمانی مین سخت فتور پیدا کر چکے ہین تو ان گولیون کو استعمال کرکے ضرور ہی فایدہ اوٹھاوین اگر آپکا دماغ چکراتا ہو یا ہر وقت پڑے رہنے کو دل چاہتا ہو۔ تو ان گولیون کا استعمال دل و دماغ کی اصلاح کرکے قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے اور طبیعت کو ہر وقت بشاش رکھتا ہے اگر آپکو نسیان ہو اور ایک مضمون دیر تک غور کرنا آپکے لئے ناممکن ہو تو ان خرابیون کو دور کرنے کے لئے جنرل ٹانک پلز حیرت انگیز فایدہ بخشتی ہین اگر آپ بڑھاپے مین بھی اپنی طاقت کو نوجوانون کیطرح قائم رکھنا چاہتے ہو اور اگر ہر ایک کو یہ تمنا ہے کہ سب پیدا ہو کر اطمینان قلب حاصل کرنا چاہتے ہو تو ان گولیونکو جو اندرونی خرابیون کو دور کر دیتی ہین۔ استعمال کرین۔ نوٹ۔ مرض کا مفصل حال تحریر فرماوین۔ قیمت فی ڈبیہ جو ایکماہ کے لئے کافی ہوگی صرف عمر
علاوہ محصول ڈاک

المشتہر۔ ڈاکٹر ع ا